بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی هدٰنا لهٰذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدٰنا الله لقد جاءت رسل ربنا
بالحق لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک والصلوة والسلام علی سیدنا ومولٰنا
محمد المخصوص بافصح اللغات واوضح البیان والمبعوث باکمل الشرائع والممدوح
فی التوریة والانجیل والزبور والفرقان وعلی اٰله واصحابه حفظة الحق وحماة الدین ودعاة
الاسلام وسائر التابعین لهم باحسان وعلی المجتهدین الذین انتشر بهم احکام الاحادیث والقرآن
امابعد حمد ونعت کے خاکپائے طلبائے دینی محمد ہاشم علی میرٹھی انبته الله نباتا حسنا وصانه
عن الهموم والحزن بیچ خدمت علمائے نامدار وطالب علمان ذوی الاقتدار کے التماس رکھتا ہے کہ یہ کتاب کامل النصاب
بعبارت قلیل ومضامین کثیر بمصداق خیر الکلام ما قل ودل قاطع بدعات کفور دافع شناعات فجور موسوم بہ جامع التفاسیر
مورخ بفاتح التفاسیر۔ شعر۔ قفل سالش کلید خامہ۔ بکشاد گفت فاتح التفاسیر۔ تصنیف افادت مآب اسوة الکاملین
نخبة العارفین قدوة المحققین وزبدة المدققین خاتم الفقهاء والمحدثین مولانا وبالفضل اولانا مولوی محمد قطب الدین خان
صاحب دہلوی کی ہے لا زال قموس افادته ساطعة وشموس فیضه طالعة تلمیذ خاتمة المحدثین وارث علوم
سید المرسلین شہرۂ آفاق مولوی شاہ محمد اسحٰق صاحب رحمه اسکنه الله تعالی فی اعلی علیین کی ہیں اور

سبب تالیف

کا یہ ہے جبکہ مولوی صاحب ممدوح نے دیکھا کہ پست ہو گئیں ہمتیں اور سست ہو گئے حوصلے بیچ تحصیل
علم دین کے اور رغبت کرنے لگے لوگ طرف زبان اردو کے اسواسطے اس زبان میں بنظر فائدہ عام وخواص
اور وسیلۂ نجات اخروی سمجھکر تالیف فرمایا ؎ روز قیامت ہر کسی در دست گیرد نامۂ۔ من نیز
حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل۔ پس مولانا موصوف نے جزاؤهم عند ربهم جنٰت عدن
نفع الله به سائر الطالبین کہ ایسی خوبی کے ساتھ اس تفسیر کو تفاسیر مختلفہ واحادیث صحیحہ ومسائل
فقہیہ وغیرہ سے جلوہ گر کیا کہ آجتک کوئی تفسیر بزبان اردو ایسی نظر میں نہیں آئی کہ اوس سے ہر ایک خاص وعام مستفیض
ومستفید ہو سکتا ہو بجز عالم کے کہ کلام ذو المتعال ضمن اپنے میں صدہا طرح کے اشکال ودقائق متعلقات علم سے
رکھتا ہے کہ دفع اونکا بغیر علم کے ہر ایک کو ہرگز میسر نہیں مگر اسمیں مطالب تفاسیر کو مناسبت دے کر سطر جسمیں لکھدیا ہے

کر اشکال مرقومہ سمجھہ مین ہر ایک کے آنے لگین اسواسطے کہ بعد لکھنے آیت کے اول تو ترجمہ فتح الرحمان مؤلفہ شاہ ولی اللہ رح محدث دہلوی کا زبان فارسی بزبان اردو مع علامت **فتح** اور پھر ترجمہ موضح القرآن شاہ عبد القادر رح کے سے ساتھہ اشارہ **مو** اور تفسیر مدارک سے ساتھہ لفظ **مد** اور جلالین سے بلفظ ج یا **جلا** اور تفسیر معالم التنزیل سے بکنایہ لفظ **معا** اور تفسیر بحر العلوم سے ساتھہ رمز **بحر** اور در منثور کا نام بعینہ لکھا اور بعد بیان چند آیات اور تفاسیر کے جو کچھہ آیات سے حاصل مطلب سمجھا گیا ساتھہ لفظ **تنبیہ** کے اوسکو تشریح و تصریح کر کے احادیث معتبرہ اور مسائل فقہیہ مناسب اوس مقام کے لکھکر نام کتاب کا بعینہ لکھا اور جس حدیث کی شرح سے لکھا ہی اوسکے اشارات بھی لکھدیے ہین مثلا اشارہ شرح ملا علی قاری رح کا لفظ ع اور شیخ عبد الحق رح کا لفظ ح یا **حق** اور سید جمال الدین کا لفظ **سید** ہی اور جس تفسیر یا حدیث سے جس آیت کی تفسیر یا فائدہ لکھا ہی اوس جملے کو نقل کر کے آخر مین لفظ الخ کہ مخفف الی آخرہ کا ہی لکھا تا کہ طالب دیکھہ لے اور تحقیق لفظی اور ترکیب عربی بھی کچھہ اوپر حاشیے کے درج کی تا اہل علم بہرہ یاب ہون اور جس جگہ فائدہ ترجمہ شاہ ولی اللہ رح یا شاہ عبد القادر رح کا آیا اوسکو بھی مرقوم کیا اور سبب مکرر لانے ترجمے کا یہ ہی کہ ترجمہ فتح الرحمان سے ترکیب عربی اور موضح القرآن سے مطلب قرآن خوب سمجھہ مین آتا ہی بعض جگہہ بعینہ ترجمہ اور کہین حاصل اوسکا لکھکر نشانی کر دی گئی ہی جسکو شبہہ ہو اوسے دیکھہ لے پس جسوقت کہ سنا مجمع اخلاق و احسان **محمد حسین خان** صاحب مطبع مصطفائی نے کہ ایک تفسیر عجیب و غریب موصوف الصدر تالیف کرتے ہین اور خانصاحب موصوف باعتبار دیانت و ثقاہت اپنی کے کتب دینیہ اکثر چھپوایا کرتے تھے سو سنتے ہی اس تفسیر کو طلب کر کے جو مطالعہ کیا تو واقعی اسم با مسمی پایا پس بصد شوق مطبع اپنے یعنی مصطفائی دہلی مین چھپوانا شروع کیا تھا ہر چند کہ اوسکے اتمام مین کوشش بلیغ کی گئی مگر اتمام کو نہ پہونچی تھی کہ ناگاہ صرصر آفت بلا گونہ قیامت شہر دہلی پر واقع ہو کر معنی اذا زلزلت الارض زلزالہا کے ظاہر کیے تختۂ زمین ہندوستان مانند گردش آسمان کے گردش کر گیا اور اس حرکت سے تمام مردم دہلی بلکہ مانند فراش مبثوثہ کے متفرق ہوئے اور اوراق تفسیر مثل برگ خزان دیدہ برباد ہو کر بجاے کاغذ حنا و توتیا بصرف عطار و فروشان آنے لگے تب مشفق بے ریا محب باصفا حاجی **یار محمد** صاحب نے کہ جو شریک اس تفسیر کے چھپوانے مین پہلے سے ہین فقیر سے از راہ خیر خواہی کے ارشاد کیا کہ اگر تو اوراق منتشرہ کو جا بجا سے بہم پہونچا کر اوس گنج باد آوردہ کی باقی کو چھپوا دے تو عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوگا سو عاجز نے بحکم المامور معذور کے اس کار خیر کو مغتنمات سے سمجھکر اوراق پریشان کو ساتھہ عرق ریزی بہت اور جانبازی بیحد کے سنہ [illegible] ہجری مین فراہم کر کے بتاریخ بستم ماہ ربیع الآخر سنہ [illegible] ہجری مین بعونہ المستعان و علیہ التکلان کے ترتیب دیا اور سورہ احزاب سے اس تفسیر کے شروع ہونے کا سبب یہ ہی کہ جب مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ جناب مؤلف نے تمام کیا تو درس کلام مجید کا سورہ احزاب تک پہونچا تھا اونکو یہ خیال ہوا کہ یہین سے یہ تفسیر موافق درس کے تالیف ہوتی چلی جاوے تو باعانت و توفیق رب الارباب کے آخر تک تمام ہو کر پھر یہان تک پہونچ کر کامل ہو جائیگی واعظین و شائقین کو جسقدر ہاتھہ لگے کی غنیمت ہی اللہ تعالی اونکی آرزو کو پورا کرے اور سامان اطمینان دونون جہان کا عنایت فرماوے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۝

اللہم اغفر لمؤلفہ واستاذہ وساعیہ واغفر لی ولاستاذی ولوالدی واجعلنی اعظم شکرک

واکثر ذکرک واتبع نصحک واحفظ وصیتک

سورۃ الاحزاب مدنیۃ وهي ثلث وسبعون آیۃ وتسعۃ رکوعات

اس سورۃ کا نام سورۂ احزاب ہی اور یہ نام اسکا اس لیے رکھا گیا کہ احزاب جمع حزب کی ہی اور حزب کہتے ہین جماعت
کو پس کافرون کی جماعتین جمع ہو کر مدینے پر چڑھ آئین تھین آنحضرت سے لڑنے کے لیے اسمین حال اونکا مذکور
ہی چنانچہ آگے آویگا بیان مفصل اسکا اور یہ سورہ مدنی ہی اسمین تہتر آیتین ہین اور ایک ہزار دو سو اٹھاسی کلمے ۱۲۸۸
اور پانچ ہزار سات سو چھیانوے حرف ۵۷۹۶ اور نو رکوع کہا ابی بن کعب نے زر سے کہ کتنا گنتے ہو تم سورۂ احزاب کو
کہا زر نے تہتر آیتین کہا ابی بن کعب نے پس قسم ہی اوس ذات کی کہ قسم کہاتا ہی اوسکی البتہ تحقیق تھی یہ برابر سورۂ بقرہ
کے یا دراز تر اوس سے اور البتہ تحقیق پڑھی ہی ہمنے اسمین سے آیت رجم کی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا
فارجموهما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنی بیاہا مرد اور بیاہی عورت جب زنا کرین پس سنگسار کرو
اونکو ضرور کہ یہ حکم مقرر ہوا واسطے سزا کے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب دانا ہی مراد ابی کی یہ تھی کہ یہ جملہ اون آیتون مین سے
ہی کہ نسخ کی گئین قرآن مین سے اور یہ جو مشہور ہی کہ یہ زیادتی تھی ایک صحیفے مین عایشہ رض کے گھر مین پس کھا گئی
اوسکو بکری پس یہ بات بنائی ہوئی ملحدون اور رافضیون کی ہی نزول اسکا بعد سورۂ آل عمران کے ہی اور بعد
سورۂ سجدہ کے یہ اسلیے لکھی گئی کہ مشابہ ہی ابتدا اسکی اور اخیر اوسکا اسلیے کہ اوسکے اخیر مین تو حکم ہی آنحضرت ص
کو اعراض کرنے کا کافرون سے اور اونکے عذاب کے منتظر رہنے کا اور اسکی ابتدا مین حکم ہی آنحضرت کو تقوی
کرنے کا اور کافرون اور منافقون کی فرمان برداری نکرنے کا اور اتباع کرنے وحی کا اور اللہ پر توکل کرنے کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا

ای پیغمبر ڈر خدا سے اور فرمان برداری نکر کافرون اور منافقون کی تحقیق خدا ہی دانا با حکمت ف یعنی
ای نبی ڈر اللہ سے اور کہنا مان منکرون اور دغابازون کا مقرر اللہ ہی سب جانتا حکمتون والا تفسیر
کافر چاہتے تھے اپنی طرف نرم کرنا اور منافق چاہتے تھے اپنی چال سکھانی اور پیغمبر کو اللہ پر بھروسا ہی اوس سے
زیادہ دانا کون ف موضح یہان جو یا ایہا النبی فرمایا اور نہ کہا یا محمد جیسے کہ کہا یا آدم یا موسی تو یہ آنحضرت ص کے
شرافت وفضل کے اظہار کے لیے ہی اور صریح نام جو لیا ہی حضرت کا بیچ آیت محمد رسول اللہ اور مانند اسکے کے تو یہ لوگونکے معلوم کروانے
کے لیے ہی کہ وہ رسول اللہ کے ہین ڈر خدا سے یعنی ثابت رہ اللہ کے تقوے پر اور مداومت کر اوسپر اور تقوی زیادہ کر کہ وہ ایسی چیز ہی کہ جسکی
انتہا نہین پائی جاتی اور بیچ سبب اوترنے آیت یا ایہا النبی کے لکھا ہی مفسرین نے کہ ابو سفیان اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابو الاعور سلمی
بعد جنگ احد کے مدینے مین آکر بیچ گھر عبد اللہ بن ابی کے کہ سردار تھا منافقون کا اوترے اور ایک جماعت منافقون کی اونکے ساتھ
آنحضرت ص کے پاس آکر امان طلب کر کلام کیا کہا کہ ہمکو ساتھ لات وعزی کے کہ نام ہین بتون کے چھوڑ دو اور کہو کہ یہ اپنے عابدون کی
شفاعت قیامت مین کرینگے ہم بھی تمکو تمھارے رب کے ساتھ چھوڑینگے تا عبادت اوسکی فراغ دل سے بجا لاؤ کے خاطر مبارک
آنحضرت کی اس بات سے ملول ہوئی اور تیوری چڑھالی حضرت عمر حاضر تھے اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اذن
دیجیے تا انکو قتل کرون فرمایا آنحضرت ص نے کہ ای عمر مینے انکو امان دی ہی پس کہا حضرت عمر نے اونکو کہ باہر نکلو اللہ کی لعنت

وغضب مین پھر حکم کیا آنحضرت نے اونکو نکال دینے کا مدینے سے اور یہ آیت اوتری کہ ای محمد تم تقوی پر ثابت رہو
اور انکا کہنا نہ مانو اور بچتے رہو انسے کہ یہ اللہ کے بھی دشمن ہین اور مومنون کے بھی اور بعضون نے کہا کہ خطاب ہی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مراد ہی اس سے امت اور کہا ضحاک نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ ڈر اللہ سے اور نہ توڑ عہد
کہ درمیان تیرے اور درمیان انکے ہی حاصل اس قول کا یہ ہی کہ جب حضرت عمر نے ارادہ اونکے قتل کا کیا تو یہ حکم آیا اور کافرون
سے یہان مراد ہین کافر مکہ کے یعنی ابو سفیان اور عکرمہ اور ابو الاعور اور منافقون سے منافق مدینے کے یعنی
عبد اللہ بن ابی بن سلول اور عبد اللہ بن سعد اور طعمہ بن ابیرق اور خدا ہی دانا کہ جانتا ہی اعمال بندون کے حکمت والا ہی حکم
امر کے ساتھ قتل کرنے اونکے کے **مد معا تنبیہ** بھائیو خیال تو کرو کہ اللہ صاحب نے اپنے حبیب
کو کہ پاک و معصوم تھے سب گناہون سے تقوی کا حکم فرمایا تا امت اس مضمون کو دیکھکر بہت کوشش کرے تقوی کے
حاصل کرنے مین اور بچے اللہ کے عذاب سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین نجات دینے والی عذاب سے
اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین آخرت مین پس اب یہ نجات دینے والی چیزین تقوی اللہ کا ہی باطن و ظاہر مین اور
بات سچ خوشی اور ناخوشی مین اور میانہ روی تونگری اور محتاجگی مین اور اب یہ ہلاک کرنے والی چیزین پس خواہش نفسانی
پیروی کی گئی ہی اور بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتھ نفس اپنے کے اور یہ خصلت بہت بری ہی تینون
خصلتون مین اور فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ علم بہترین میراث ہی اور ادب بہترین حرفہ ہی اور تقوی بہترین توشہ ہی
یعنی راہ آخرت کا اور عبادت بہترین پونجی ہی اور عمل نیک بہترین قائد ہی اور حسن خلق بہترین مصاحب ہی اور حلم بہترین وزیر ہی
اور قناعت بہترین غنا ہی اور توفیق بہترین مددگار ہی اور موت بہترین ادب دینے والی ہی * مشکوۃ سنبہات *

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا

اور پیروی کر اوس چیز کی کہ وحی بھیجی جاتی ہی تجکو تیرے پروردگار کی طرف سے تحقیق خدا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو خبردار
اور توکل کر اوپر خدا کے اور کفایت ہی اللہ کارساز **فقط** * اور چل جو حکم آوے تجکو تیرے رب سے مقرر اللہ تمہارے کام کی
خبر رکھتا ہی اور بھروسا رکھ اللہ پر اور اللہ بس ہی کام بنانے والا * **مو تفسیر** وحی بھیجی جاتی ہی تجکو الخ یعنی
بیچ ثابت رہنے کے اوپر تقوی کے اور ترک کرنے فرمان برداری کافرون اور منافقون کے تحقیق خدا الخ یعنی وہ اللہ
کہ جو وحی بھیجتا ہی طرف تیرے ہمیشہ سے جانتا ہی عمل اونکے اور عمل تمہارے اور لفظ بما تعملون جو جمع لائے اسلیے
کہ مراد اللہ کی قول اتبع سے آنحضرت ہین اور اصحاب اونکے اور توکل کر یعنی سونپ امر اپنا طرف تدبیر اوسکی کے * ملہ

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۚ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ ۚ

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ۝

نہین پیدا کیے ہین خدا تعالی نے واسطے کسی مرد کے دو دل اندر بدن اوسکے کے اور نہین کیا ہی اون عورتون تمہاری کو
کہ ظہار کرتے ہو ساتھ اونکی مائین تمہاری اور نہین کیا ہی تمہارے لے پالکون کو بیٹے تمہارے یہ بات تمہاری ہی کہ
کہتے ہو اپنے مونہون سے اور خدا کہتا ہی بات سچی اور وہ دکھاتا ہی راہ مترجم کہتا ہی کہ اس آیت مین رد ہی اوس کافر کے
قول کا کہ کہتا تھا مجکو دو دل دیے ہین اور رد ہی اوس چیز پر کہ اہل جاہلیت نے مقرر کی تھی کہ عورت ظہار کی مانند مان کے
ہمیشہ کو حرام ہو جاتی ہی اور کنایہ ہی ساتھ جواب طعن کافرون اور منافقون کے بہ نسبت حضرت رسالت مآب صلی اللہ

علیہ وسلم کے جب زینب سے نکاح کیا کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو اپنی بیوی کر لیا **فتح** + اللہ نے رکھے نہین کسی مرد کے
دو دل اوسکے اندر اور نہین کیا تمھاری جوروون کو جنکو ماں کہہ بیٹھے ہو سچ تمھاری مائین اور نہین کیا تمھارے
لے پالکون کو تمھارے بیٹے یہ تمھاری بات ہی اپنے مونہہ کی اور اللہ کہتا ہی ٹھیک بات اور وہی سجھاتا ہی راہ **تفسیر**
کفر کے وقت کوئی جورو کو ماں کہتا تو ساری عمر وہ اوس سے جدا ہوتی اور کسیکو بیٹا کر بولتے تو سچا بیٹا ہوجاتا اللہ تعالی
نے یہ دونون حکم بدل دیے جورو کو ماں کہنا سورۂ مجادلہ مین آویگا اور لے پالک کا حکم آگے بیان ہی ان دونون کے ساتھ
تیسری بات یہ بھی سُنادی کہ ایسی باتین کہنے کی بہتیری ہین اونپر عمل نہین ہو سکتا جیسے مستقل مرد کو کہتے ہین اسکے
دو دل ہین چھاتی چیر کر دیکھو تو کسیکے دو دل نہین + **مو** + نہین پیدا کیے الخ آیا ہی کہ ابو معمر جمیل بن معمر فہری کہ ایک
شخص عاقل تھا اور جو کچھ سنتا یاد رکھتا قریش اوسکو ذوالقلبین کہتے تھے یعنی یہ دو دلون والا ہی اور وہ آپ بھی کہتا تھا
کہ میرے دو دل ہین ہر دل سے سمجھتا ہون زیادہ تر اوس چیز سے کہ محمد سمجھتے ہین اور وہ بدر مین حاضر تھا جسوقت
کہ وہان سے بھاگا مونہہ مکے کی طرف کر کر ایک جوتی پانوٴن مین اور ایک ہاتھ مین لیے ہوئے چلا جاتا تھا ابوسفیان
اوس سے ملا اور خبر قوم کی پوچھی اوسنے کہا کہ بعضے مارے گئے اور بعضے بھاگے پس ابوسفیان نے کہا کہ کیا حال
ہی تیرا کہ ایک جوتی پانوٴن مین اور ایک ہاتھ مین رکھتا ہی تو ابو معمر نے متنبہ ہو کر کہا مین جانتا تھا کہ دونون جوتیان
پانوٴن مین ہین اوس روز سے لوگون نے جانا کہ وہ دو دل نہین رکھتا ہی والا یہ حال نہوتا حق تعالی نے اوسکے اس
قول کے رد مین یہ آیت بھیجی مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ اور مقاتل نے کہا کہ یہ ضرب المثل واسطے
ظہار کرنے والے کے بیوی اپنی سے اور واسطے لے پالک کر لینے کے اور کے بیٹے کو بیان کی گئی ہی کہ جیسا کہ ایک
شخص کے دو دل نہین ہوتے ہین ایسیہی بیوی ظہار کرنے والے کی ماں اوسکی نہین ہوتی تا اوسکی دو مائین ہون
اور غیر کا فرزند بیٹا نہین ہوجاتا ہی تا ایک شخص دو کا بیٹا ہو اور زاد المسیر مین لایا ہی کہ منافق کہتے تھے کہ محمد دو
دل رکھتے ہین ایک ساتھ ہمارے اور ایک ساتھ اصحاب اپنے کے حق تعالی نے اونکے قول کے رد مین یہ آیت
بھیجی اور نہین کیا ہی اون عورتون تمھاری کو الخ یعنی بیوی کسیکی انتِ علیّ کظھر امی یعنی تو مجھپر مانند پیٹھ
ماں میری کے ہی اور مانند اسکے کے کہنے سے ماں نہین ہوجاتی ہی تا حرام ہمیشہ کو ہوجاوے اور یہ رد ہی اہل جاہلیت
کے قول کا کہ ظہار کو حرام کرنے والا بیوی کا ہمیشہ کو جانتے تھے حق تعالی نے یہ آیت اوتاری کہ حرام ہمیشہ کو
نہین ہی لیکن ظہار کرنا برا اور جھوٹ اور موجب کفارے کا ہی اور بعد کفارہ دینے کے وہ عورت اوسکے خاوند پر
حلال ہو جاتی ہی اور مسئلہ ظہار کا اور ذکر اوسکے کفارے کا سورۂ مجادلہ مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور نہین کیا ہی
تمھارے لے پالکون کو الخ اس آیت مین رد ہی لے پالک کرنے کے حکم کا کہ جاہلیت مین لے پالک کو صلبی بیٹے کے حکم مین
رکھتے تھے اور میراث مین مقدم کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے اوترنے کے پہلے زید بن حارثہ
کو آزاد کر کے لے پالک اپنا کیا تھا اور جبکہ زید نے اپنی بیوی زینب بنت جحش کو طلاق دی اور آنحضرت صلعم نے زینب کو اپنے
نکاح مین لائے تو منافقون نے کہا کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو نکاح مین لائے اور اورونکو اس کام سے منع کرتے ہین
حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ لے پالک حقیقی بیٹا نہین ہوتا ہی یہ بات تمھاری ہی الخ یعنی کہنا تمھارا بیوی کو ماں اور
لے پالک کو بیٹا ایک بات ہی کہ کہتے ہو تم اوسکو اپنی زبانون سے کچھ حقیقت نہین ہی اسکی اسلیے کہ بیٹا ہوتا ہی جنے

سے اور ایسے ہی مان اور خدا کہتا ہی بات سچی یعنی جو کچھ کہ حق ہی ظاہر و باطن مین اور وہ دکھاتا ہی راہ یعنی
راہ حق پھر فرمایا جو کچھ کہ حق ہی اور رہنمائی کی طرف راہ حق کی کہ فرمایا ادعوہم الخ ✤ **ترجمہ** ✤

اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ هُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَ
مَوَالِيۡكُمۡ ؕ وَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ فِيۡمَاۤ اَخۡطَاۡتُمۡ بِهٖ ۙ وَلٰكِنۡ مَّا تَعَمَّدَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ○

نسبت کرو لے پالکون کو اونکے باپون کی طرف یہ راست تر ہی نزدیک خدا کے پس اگر نجانو تم اونکے باپون کو پس بھائی
تمھارے ہین دین مین اور آزاد کیے ہوئے تمھارے ہین یعنی پس اس لقب سے پکارو اونکو اور نہین ہی تمپر کچھ گناہ
اوس لفظ مین کہ خطا کی ہو تمنے ساتھ بولنے اوسکے ولیکن گناہ وہ ہی کہ قصد کیا تمھارے دلنے اور ہی خدا بخشنے والا
مہربان ✤ **فتح** ✤ پکارو لے پالکون کو اونکے باپ کا کہ یہی پورا انصاف ہی اللہ کے ہان پھر اگر نہ جانتے ہو اونکے
باپ کو تو تمھارے بھائی ہین دین مین اور رفیق ہین اور گناہ نہین تمپر جس چیز مین چوک جاؤ پر وہ جو دل سے
ارادہ کیا ہی اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان ✤ **تفسیر** ✤ یعنی چوک کا گناہ تو کسی چیز مین نہین اور ارادے کا ہی
اوسمین بھی اللہ چاہے تو بخشے چوک یہ کہ مونہہ سے نکل گیا فلانے کا بیٹا فلانا ✤ **صو** ✤ پس اگر نجانو تم اونکے باپون
کو کہ نسبت کرو اونکو اونکی طرف تو بس وہ بھائی تمھارے ہین دین مین اور دوست ہین تمھارے دین مین پس کہو یہ
بھائی میرا ہی اور یہ دوست میرا ہی اور یا کہو ای بھائی میرے اور ای دوست میرے مراد ہی بھائی چارہ اور دوستی
دین کی اور نہین ہی گناہ الخ یعنی نہین ہی گناہ تمپر بیچ کہنے تمھارے کے اسکو از راہ خطا کے حالت جہالت مین
پہلے وارد ہونے نہی کے ولیکن گناہ اوسمین ہی کہ قصداً کہا تمنے اوسکو بعد آنے نہی کے ابن عمر سے منقول
ہی کہ کہا زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہتے تھے یہان تک کہ اوتری آیت ادعوہم لاباءہم اوس سے پیچھے زید بن حارثہ
کہتے تھے یا یہ معنی ہین کہ نہین گناہ تمپر جبکہ کہا تمنے اپنے غیر کے فرزند کو ای بیٹے میرے بطریق خطا اور سبقت
لسانی کے ولیکن گناہ جب ہوگا کہ کہو تم اوسکو قصد کر کر اور جائز ہی یہ کہ ہو مراد عفو ہونا خطا سے نہ عمد سے
بطریق عموم کے پھر شامل ہو بسبب عموم اپنے کے خطائے پالک کے بیٹا کہنے کو اور قصداً کہنے کو یعنی مراد یہ ہو کہ سب
چیزون مین جو قول خطأً ہو معاف ہوتا ہی اور عمداً نہین معاف ہوتا اور داخل اسمین ہو یہ بھی کہ لے پالک کو خطأً
بیٹا کہے تو معاف ہی اور قصداً کہے تو نہین معاف اور جب پائی جاوے تبنی یعنی کسی لڑکے کو اپنا بیٹا کہا تو اگر ہی
وہ متبنی مجہول النسب اور چھوٹا ہی عمر مین اوس کہنے والے سے تو ثابت ہوگا نسب اوسکا اوس سے اور آزاد
ہو جاویگا وہ اگر ہی غلام اوسکا اور اگر بڑا ہی عمر مین اوس سے تو نہین ثابت ہوگا نسب اور آزاد ہو جائیگا نزدیک
ابی حنیفہ رح کے اور اپر معروف النسب پس نہین ثابت ہوتا ہی نسب اوسکا بسبب بیٹا کہنے کے کہنے والے سے
اور آزاد ہو جاتا ہی اگر ہی غلام اور جو کوئی اپنے تئین غیر باپ اپنے کی طرف منسوب کرے تو وہ بھی گنہگار رہتا ہی
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیۡرِ اَبِیۡهِ وَهُوَ یَعۡلَمُ فَالۡجَنَّةُ عَلَیۡهِ حَرَامٌ یعنی جو کوئی منسوب کرے
اپنے تئین طرف غیر باپ اپنے کے حال آنکہ وہ جانتا ہی تو جنت اوسپر حرام ہی اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان
کہ نہین مواخذہ کرتا تمسے خطا پر اور قبول کرتا ہی توبہ قصداً گناہ کرنے والے سے ✤ **معالم** ✤

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ
بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ
ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ○

پیغمبر لائق تر ہی ساتھہ تصرف کرنے کے بیچ امور مسلمانون کے اونکی ذاتون سے اور بیویان پیغمبر کی مائین اونکی
ہین یعنی بیچ حرمت نکاح کے اور قرابت والے بعض اونکے نزدیک تر ہین ساتھہ بعض کے حکم خدا مین تمام مسلمانون
سے اور ہجرت کرنے والون سے لیکن یہ کہ کرو تم طرف دوستون اپنے کے کچھہ رعایت ہی جائز ہونا اس حکم کا لوح محفوظ
مین لکھا گیا یعنی صلۂ ارحام واجب ہی اور آپسمین وارث ہونا بسبب ہجرت اور اسلام کے منسوخ ہوا بسبب
وارث ہونے کے ساتھہ قرابت و ارحام کے ❊ فائدے ❊ نبی سے لگاو ہی ایمان والون کو زیادہ اپنی جان سے اور اوسکی
عورتین اونکی مائین ہین اور ناتے والے ایک دوسرے سے لگاو رکھتے ہین اللہ کے حکم مین زیادہ سب ایمان والون
اور وطن چھوڑنے والون سے مگر یہ کہ کیا چاہو اپنے رفیقون سے احسان یہ ہی کتاب مین لکھا ❊ تفسیر ❊ نبی
نائب ہی اللہ کا اپنی جان ومال مین اپنا تصرف نہین چلتا جتنا نبی کا اپنی جان دہکتی آگ مین ڈالنی روا نہین
اور نبی حکم کرے تو فرض ہی اور اوسکی عورتین سبکی مائین ہین حرمت مین نہ پردے مین اور حضرت کے ساتھہ جنہون
نے وطن چھوڑا بھائی بندون سے چھوٹے اونکو حضرت نے آپسمین بھائی کردیا تھا دو دو کو پیچھے اونکے ناتے والے
مسلمان ہوئے فرمایا کہ اوس بھائی چارہ سے ناتا مقدم ہی میراث ہی ناتے ہی پر اور سب حکم مگر احسان اور سلوک
اوسکا بھی لیے جاو یہ کتاب مین لکھا ہی یعنی قرآن مین ہمیشہ کو یہ حکم جاری رہا توراۃ مین بھی یہی حکم ہوگا ❊ ف
لائق تر ہی الخ یعنی آنحضرت ع کا بڑا حق ہی مومنون پر ہر چیز مین امور دین اور دنیا سے اور حکم آنحضرت ع کا بہت
جاری ہی اونپر بہ نسبت حکم نفسون اونکے کے اور فرمان برداری آنحضرت ع کی بہت واجب ہی اونپر بہ نسبت
فرمان برداری نفسون اونکے کے کہا ابن عباس اور قتادہ نے یعنی جبکہ باعث ہون اونکو آنحضرت ایک چیز
کے کرنے پر اور باعث ہون اونکو نفس اونکے غیر اوس چیز پر تو ہوگی فرمان برداری نبی کی لائق تر اونپر اونکے
نفسون کی فرمان برداری سے اور کہا ابو زید نے کہ نبی لائق تر ہی ساتھہ مومنون کے نفسون اونکے سے بیچ اوس چیز کے
کہ حکم کیا اونکے حق مین جیسے کہ تو لائق تر ہی ساتھہ غلام اپنے کے بیچ اوس چیز کے کہ حکم کیا اوسپر ابو ہریرہ سے روایت
ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی مومن مگر کہ مین لائق تر ہون ساتھہ اوسکے دنیا اور آخرت مین پڑھو
تم اگر چاہو النبی اولی بالمومنین من انفسھم پس جو مومن کہ مر جاوے اور چھوڑے مال پس وارث ہون اوسکے عصبے
جو کوئی ہون اور جو کہ چھوڑے دین یا ضیاع یعنی اولاد چھوٹی کہ خوف ہو اوسکے ضائع ہونے کا پس چاہیے کہ آوے
میرے پاس پس مین مولی یعنی مربی اوسکا ہون ❊ انتہی ❊ یا اولی بہم کے معنی ہین بہت مہربان اور بہت نفع پہنچانے
والے اونکو مانند فرمانے اللہ تعالی کے بالمومنین رؤف رحیم یعنی آنحضرت مومنون پر بہت مہربان رحم کرنے والے ہین
اور ابن مسعود کی قرأت مین النبی اولی بالمومنین من انفسھم وھو اب لھم یعنی نبی لائق تر ہی ساتھہ مومنون کے جانون
اونکی سے اور وہ باپ ہین اونکے اور کہا مجاہد نے ہر نبی باپ ہی اپنی امت کا اور اسی لیے ہوگئے مومن بھائی اسلیے
کہ نبی علیہ السلام باپ ہین اونکے دینی اور بیویان پیغمبر کی مائین اونکی ہین یعنی بیچ حرام ہونے نکاح اونکے کے اور

اور واجب ہونے تعظیم اونکی کے نہ بیچ نظر کرنے کے طرف اونکے اور خلوت کرنے کے ساتھ اونکے پس سے حرام ہین اونکے حق مین
مانند اجنبیون کے اور وارث ہین بھی مانند اجنبیون کے ہین اور نہین کہا جاویگا اونکی بیٹیون کو مومنون کی بہنین اور نہ اونکے
بھائیون اور بہنونکو مومنون کے ماموں اور خالائین اور اختلاف کیا ہی علمانے اسمین کہ آیا وہ مومن عورتون کی بھی مائین تھین
یا نہین بعضون نے تو کہا کہ وہ مومن مردون اور مومن عورتون کی سبکی مائین تھین اور بعضون نے کہا کہ وہ مائین تھین مومن مردونکی
نہ عورتون کی اور قرابت والے الخ یعنی وارث کرنا بسبب قرابت کے اولی ہی وارث کرنے سے بسبب بھائی چارہ دینی کے اور منقول
ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین ہجرت کرکے آئے تو درمیان دو دو شخصون کے مہاجر اور انصار مین سے بھائی چارہ
مقرر فرمایا اور جب ایک اونمین سے مرتا تو دوسرا زندہ میراث اوس سے لیتا اور قرابت کی جہت سے میراث نہ ملتی تھی یہان تک کہ
یہ آیت آئی اور وہ حکم منسوخ ہوا اور آپس مین وارث ہونا قرابتیون کا بحکم آیت مواریث کے مقرر ہوا لیکن احسان اور نیکی دینی بھائیون
کے ساتھ یا وصیت کرنی اونکے لیے تہائی مال تک جائز اور مستحسن ہی مراد معروفا سے یہ ہی اور فی کتاب اللہ سے مراد ہی بیچ
حکم خدا کے اور قضا اوسکی کے یا لوح محفوظ مین یا بیچ اوس چیز کے کہ فرض کیا اللہ نے * **بحر فی تنبیہ** سبحان اللہ
اس آیت کریمہ سے کیا شان معلوم ہوئی ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر شخص کو چاہیے کہ اوس محبوب عالم کو اور اوسکے
حکم کو سب سے زیادہ محبوب و مقدم رکھے حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھے اور کیون نہو کہ آپکے احسان ہمپر ایسے ہی ہین
اگر وجود باجود اونکے سے ہم راہ حق نپاتے تو دوزخ کے کندہ بنتے مولانا اسمعیل علیہ الرحمۃ نے کہ عاشق ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور اونکی سنت کے کیا خوب اشعار لکھے ہین آپکی شان مین **نظم** وہ انسان اکمل ہی سنتے ہو کون * ہوئے
مفتخر جس سے یہ دونون کون * نبی البرایا رسول کریم * نبوت کے دریا کا در یتیم * حبیب خدا سید مرسلین * شفیع الوری ہادی
راہ دین * محمد ہی نام اوسکا احمد لقب * بیان ہو سکے منقبت اوسکی کب * دل اوسکا جو ہی مخزن سر غیب * مبرا
خطا سے ہی بے شک و ریب * صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زبان اوسکی ہی ترجمان قدم * ہوا باغ دین جس سے رشک ارم * بظاہر ہی گو منقطع انبیا *
حقیقت مین ہی مطلع اصفیا * سوا اول ہی ہی ہر طرح اوسکا نور * بظاہر کیا گو کہ آخر ظہور * الٰہی ہزارون درود و سلام *
تو بھیج اوسپر اور اوسکی امت پہ عام * اور آیتین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت مذکور ہوئی اب
آگے اور ایک طرح کی بزرگی آنحضرت کی اور اور انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی اور بیان توحید شروع فرمایا

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝ لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا

اور یاد کر جب لیا ہمنے پیغمبرون سے عہد اونکا اور تجھسے لیا ہمنے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی اور عیسی بیٹے مریم
کے سے اور لیا ہمنے اونسے عہد محکم تا خدا تعالی پوچھے اون سچون سے راستی اونکی سے اور طیار کیا ہی واسطے کافرون کے
عذاب درد دینے والا * **فتح** * اور جب لیا ہمنے نبیون سے اونکا اقرار اور تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی سے
اور عیسی سے جو بیٹا مریم کا اور لیا ہمنے اونسے گاڑھا اقرار * یعنی اونکی زبانی اپنے حکم خلق کو پہونچانے تب ہر ایک سے پوچھ
کریگا اور سزا دیگا * **موضح** * **تفسیر** * جب لیا ہمنے پیغمبرون سے عہد الخ یعنی رسالت کے پہونچانے کا اور اسکا کہ
موحد اور عبادت کرنے والے خدا کے رہین اور بندگان خدا کو توحید اور اسلام کی طرف بلاوین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرے
اور ہر ایک خیر خواہ اپنی امت کا ہو اور لینا اس عہد کا روز الست کے تھا اور خاص ذکر کرنا ان پانچ پیغمبرون کا اسلیے ہی کہ

صاحب کتاب و شریعت اور اولوالعزم ہین اور سب سے پہلے ذکر کرنا آنحضرت کا واسطے افضل ہونے اونکے ہی سب پر
اور واسطے اسکے کہ آپ اصل ہین تمام خلق کے جیسے کہ فرمایا آنحضرت نے کُنتُ اَوَّلَ النَّبِیِّینَ فِی الخَلقِ وَاٰخِرَھُم
فِی البَعثِ یعنی مین ہون اول نبیون کا پیدایش مین اور آخر اونکا اوٹھنے اور نبی ہونے مین اور فرمایا اَنَا مِن نُورِ اللّٰہِ
وَالخَلقُ مِن نُورِی یعنی مین پیدا ہوا ہون اللہ کے نور سے اور تمام خلق میرے نور سے اور یہ بھی فرمایا اَوَّلُ
مَا خَلَقَ اللّٰہُ رُوحِی یعنی اول جو پیدا کیا ہی اللہ نے روح میری ہی اور یہ بھی فرمایا کُنتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَینَ الرُّوحِ
وَالجَسَدِ ۔ یعنی مین تھا نبی اوس حالت مین کہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنی ناتمام تھی خلقت اونکی اور لیا ہمنے اونسے
عہد محکم دوبارہ ذکر کیا میثاق کو واسطے ملانے وصف کے جو غلیظا ہی ساتھ اوسکے اور یہ عہد لینا اس لیے ہوا تا اونکی امتون
کے سامنے اونکی راستی سے کہ جو کچھ اپنی امتون سے کہا تھا اون سے سوال کرے تا کافر قائل ہون اس صورت مین صادقین
سے مراد انبیا ہین اور بموجب ایک قول کے مراد صادقین سے مومن ہین یعنی تا پوچھے مومنون سے پونہچانے رسالت انبیا
کے سے اور وہ بیچ دل کا زبان سے ظاہر کرین یا یہ مراد ہی کہ تا پوچھے انبیا سے کہ کیا جواب دیا تمکو تمھاری امتون نے اور یہ مانند
اس قول اللہ تعالی کے ہی یَومَ یَجمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ فَیَقُولُ مَاذَا اُجِبتُم یعنی یاد کر اوس دن کو کہ اکٹھا کریگا اللہ رسولون
کو پس فرماویگا کہ کیا جواب دیے گئے تم اور طیار کیا ہی واسطے کافرون کے یعنی رسولون کے منکرون کے **نکتہ** ایک محقق
یعنی صوفیۂ کرام مین سے فرماتے ہین کہ اول سورت مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ای عارف خبر دینے والے علوم
معارف اور حقائق سے ثابت رہ بیچ تقوے کے التفات غیر سے ہو کر اطاعت خطرۂ کفرۂ شیاطین اور منافقان نفوس سے باخبر
اور بیچارہ اور اتباع کمال الہام رب حکیم علیم اپنے کا کر کر متوکل اللہ پر رہ تو وہ کافی مہمات تیری کا ہو کر کارسازی تیری اور
تابعون تیرے کی کرے اور اپنی محبت و معرفت کی طرف متوجہ کرے اور آیت ما جعل اللہ الخ مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ جب محبت
حق کی کسی دل مین آتی ہی تو محبت کسی چیز کی ماسوی اللہ سے اوسمین نہین رہتی ہی کہ قلب ایک ہی سوائے ایک کی محبت کے گنجایش
نہین رکھتا مصرع یکدل داری یک دوست بس است قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرھُم یعنی کہہ اللہ پھر چھوڑ اونکو محبت اہل و اولاد کی نری
بات ہی بات ہی راہ حق مین کچھ فائدہ نہین رکھتی اور آیت النبی اولی الخ مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ اتباع اور محبت نبی کی اولی اور
اول اور اکثر ہو طالبون کو اپنے نفسون کی محبت سے تا حالت ولایت کو پونہچے رسول علیہ السلام فرماتے ہین لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم
حَتّٰی اَکُونَ اَحَبَّ اِلَیہِ مِن نَفسِہٖ وَوَلَدِہٖ وَمَالِہٖ وَالنَّاسِ اَجمَعِینَ یعنی مومن نہین ہوتا کوئی تم مین سے یہان تک
کہ ہون مین بہت پیارا طرف اوسکے جان اوسکی سے اور اولاد اوسکی سے اور مال اوسکے سے اور سب لوگون سے ۔ **ف**
تنبیہ ۔ غور کرنا چاہیے صوفیۂ کرام رحمہم اللہ کے قول مین کہ حضرت کے اتباع اور حضرت کی محبت کو کیا
لکھتے ہین صاف اون بزرگوارون کے قول سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کی محبت اور اونکے اتباع کے آگے اورون کی محبت اتباع
کو ہیچ جانے یہ نہین کہ جورو بچون اور لوگون اور رسمون کی خاطر آنحضرت کی اتباع و محبت کو ایک طرف رکھدے بلکہ سنت کے نام سے
چڑھے اور کہے کہ یہ باتین کٹ ملون کی ہین تصوف اور ہی چیز ہی جیسے کہ اس وقت کے اکثر بزرگوارون کو دیکھتے ہین مصرع ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا ۔ اور اس بات پر تمام صوفیۂ کرام رحمہم اللہ کا اجماع ہی سب یہی کہتے چلے آئے ہین کہ جو کچھ حاصل ہوتا ہی اور درجۂ
اعلی ملتا ہی حضرت ہی کے اتباع سے ملتا ہی چنانچہ کتاب طریق محمدی مین لکھا ہی کہ سردار جماعت صوفیۂ کرام کے اور امام ارباب طریقت
کے حضرت جنید بغدادی علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہین الطُّرُقُ کُلُّھَا مَسدُودَۃٌ اِلَّا عَلٰی مَنِ اقتَفٰی اَثَرَ الرَّسُولِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

یعنی سب راہین بند ہین یعنی خدا کی طرف پہونچنے کی مگر اوسپر راہ کھلی رہی ہی کہ جو قدم بقدم چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ بھی
انھین کا قول ہی کل طریقۃ ردتہ الشریعۃ فھو زندقۃ یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ بھیت کفر ہی
اور فرمایا کہ جسنے نہ یاد کیا قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کیجاوے اوسکی اس امر تصوف مین اسلیے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا مقید
ہی ساتھ کتاب و سنت کے اور کہا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف اسم ہی تین چیزون کا ایک تو یہ کہ نہ بجھاوے نور معرفت
اوسکا نور ورع اوسکے کو اور دوسرے یہ کہ نہ کلام کرے ساتھ علم باطن کے اسطرح کا کہ نقض کرے اوسکو ظاہر کتاب و تیسرے
یہ کہ نہ باعث ہوا اوسکو کرامت اوپر ہتک محارم اللہ تعالی کے اور کہا ابو یزید بسطامی نے اپنے کسی یار سے کہ اوٹھ ہمارے
ساتھ تو کہ دیکھین ہم طرف اوس شخص کے کہ مشہور کیا تھا اوسنے اپنے تئین ساتھ ولایت کے اور تھا وہ شخص مشہور ساتھ
زہد کے وہ یار اونکا کہتا ہی کہ پس گئے ہم طرف اوسکے پس جسوقت نکلا وہ اپنے گھر سے اور مسجد مین آیا تو اوسنے تھوکا قبلے کیطرف
پس پھر آئے ابو یزید اور سلام علیک نکی اوس سے کہا یہ شخص امین نہین ہی ساتھ ادب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
آداب مین سے پس کیونکر ہوگا امین بیچ دعوے اپنے کے اور کہا ابو یزید بسطامی نے کہ اگر کوئی شخص چلتا ہووے پانی پر اور
اوڑتا ہووے ہوا مین تو نہ فریب کھاؤ تم ساتھ اوسکے یہانتک کہ دیکھو تم کہ کیسا پاتے ہو اوسکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور
حفظ حدود اور شریعت کی رعایت مین اور کہا گیا بایزید سے کہ فلانا شخص ایک رات مین مکے کو پہونچتا ہی پس کہا اونھون نے
کہ شیطان گذرتا ہی ایک لحظے مین مشرق سے مغرب تک حال آنکہ وہ اللہ کی لعنت مین ہی اور کہا ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ بعض اوقات میرے دل مین واقع ہوتا ہی ایک نکتہ قوم کے نکتون مین سے یعنی معرفت کی بات کہ صوفیہ کرام کے دل مین آجاتی ہی
پس نہین قبول کرتا ہون مین اوسکو مگر ساتھ دو گواہون عادل کے کہ وہ کتاب و سنت ہی اور کہا ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ اللہ تعالی کی محبت کی علامتون مین سے متابعت اللہ تعالی کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی انکے اخلاق مین اور افعال
مین اور اوامر مین اور سنتون مین اور کہا بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس فرمایا
ای بشر آیا جانتا ہی تو کہ کس سبب سے بلند مرتبہ کیا تیرا اللہ تعالی نے تیرے وقت کے لوگون مین مینے عرض کیا کہ نہین جانتا مین
یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہی بسبب اتباع کرنے تیری کے سنت میری کا اور بسبب خدمت کرنے تیری کے صالحین کی
اور بسبب خیر خواہی کرنے تیری کے اپنے بھائی مسلمانون کی اور بسبب محبت رکھنے تیری کے اصحاب اور اہل بیت میرے کی اسی نے
پونہچایا ہی تجکو نیکون کی منازل کو اور کہا ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ نے کل باطن یخالفہ ظاہرہ فھو باطل یعنی جو باطن
کہ مخالف ہوا اوسکے ظاہر پس وہ باطل ہی اور کہا محمد بن فضل رحمۃ اللہ نے کہ جاتا رہنا اسلام کا چار چیزون کے سبب سے ہوگا
نہین عمل کرینگے لوگ ساتھ اوس چیز کے کہ جانینگے اور عمل کرینگے ساتھ اوس چیز کے کہ نہین جانینگے اور نہین سیکھینگے
اوس چیز کو کہ نہین جانینگے اور لوگون کو علم سیکھنے سے منع کرینگے اور جو کچھ کہ ذکر کیا گیا حضرت جنید کے کلام سے لیکر یہانتک
یہ سب نقل کیا گیا ہی رسالہ قشیری رحمۃ اللہ کے سے دیکھ ای عاقل طالب حق کے کہ یہ بزرگ نہایت بزرگ ہین مشائخ طریقت کے
اور کبرا ہین ارباب سلوک و حقیقت کے اور یہ سب تعظیم کرتے رہے ہین شریعت شریفہ کی اور بنا کرتے رہے ہین اپنے علوم باطنہ
کو اوپر سیرت احمدیہ کے پس نہ فریب دے تجکو واہیات جاہلین اور زٹلیات فاسدین مفسدین ضالین مضلین کی کیونکہ وہ گمراہ
ہین راہ شرع قویم سے اور ٹیڑھے ہین صراط مستقیم سے نکل گئے ہین راہون علماے شریعت کے سے اور مشائخ طریقت کے سے
افسوس ہزار افسوس ہی اونکے حال پر اور اون لوگون کی چال پر کہ جنھون نے اتباع اونکا کیا ہی یا اچھا جانا ہی اونکے امر کو حال انکہ

وہ قزاق ہین راہ حق کے کہ راہ ماری ہی اونھون نے عابدین کی اور ملا دیا ہی حق کو ساتھ باطل کے بلکہ چھپا دیا ہی حق کو دیدہ و دانستہ
تمام ہوا کلام [illegible] کا اور تصدیق ان باتون کی جسکو منظور ہو وہ کتب صوفیہ کو مثل عوارف و آداب المریدین و نفحات کے دیکھے بعض گمراہی
بد ذاتی سے صوفیون کو بدنام کرتے ہین اللہ ہدایت کرے ۔ بیت ۔ ہر چند ز خود بیخبر و عیب پسندند ۔ بر عیب ہنر باد شوند از بیخبر ار سندند ۔ دو دو شوند ار بدانند رسند

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝

اے مسلمانون یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے پر جس وقت کہ آئے تمہارے سر پر لشکر پس بھیجی ہمنے اونپر ہوا اور لشکر کہ نہین دیکھا تمنے اونکو اور ہی خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا ۔ مترجم کہتا ہی کہ کفار نے غزوۂ احزاب مین مدینے پر ہجوم کیا اور آنحضرت صلعم نے اپنے اور اونکے درمیان مین خندق کھودی اور منافقون سے باتین نفاق کی سرزد ہوئین مخلصون نے استقامت اختیار کی اور آخر فتح اسلام کی واقع ہوئی خدا تعالی نے اونکی مذمت مین اور مسلمانون کی مدح مین اور منت رکھنے مین اونپر یہ آیتین نازل کین ف اے ایمان والو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب آئین تمپر فوجین پھر ہمنے بھیجی اونپر باؤ اور وہ فوجین جو تمنے نہین دیکھین اور ہی اللہ جو کچھ کرتے ہو دیکھتا ۔ تفسیر ۔ چوتھے برس یہود بنی نضیر جو مدینے سے نکالے گئے تھے سورۂ حشر مین ذکر اسکا آ گیا ہر قوم مین پھرے اور قریش اور فزارہ اور غطفان اور بنی قریظہ کو جو مدینے کے پاس تھے جمع کر کر حضرت پر چڑھا لائے بارہ ہزار آدمی مسلمان کل تھے تین ہزار آدمی سے لشکر باہر آ کر خندق کھودی جب فوجین آئین دور دور سے لڑتے رہے قریب ایک مہینے کے پھر ایک رات اللہ نے اونپر باؤ بھیجی تند کافرون کی آگ بجھ گئی بھوکے رہے اور خیمے گر پڑے گھوڑے چھوٹ گئے سب لشکر برباد ہوا ناچار اوٹھ کر چلے گئے یہ جنگ احزاب کہلاتی ہی اور جنگ خندق کی جاڑے کے موسم مین اناج کی تنگی لڑائی لڑی اور خندق کھودی اور گرد سب مخالف اسمین منافق دل کی بولنے لگے اور مومن ثابت رہے اس جنگ مین حضرت صلعم نے فرمایا اب سے ہم جاوینگے کفار پر وہ ہمپر نہ آوینگے وہی ہوا ۔ تفسیر ۔ یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے پر یعنی جو کچھ کہ انعام کیا اللہ نے تمپر روز احزاب کے کہ مدد کی تمہاری اور نجات دی اور وہی روز خندق ہی اور ہوئی یہ جنگ ایک برس بعد جنگ اُحد کے آئے تمہارے سر پر لشکر یعنی احزاب اور وہ قریش تھے اور غطفان اور قریظہ اور نضیر پس بھیجی ہمنے اونپر ہوا یعنی صبا کہ جسکو پروا ہوا کہتے ہین فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ ۔ یعنی مدد دیا گیا مین ساتھ پروا ہوا کے اور ہلاک کیے گئے عاد بسبب پچھوا ہوا کے اور لشکر کہ نہین دیکھا تمنے کہ وہ ملائکہ تھے اور تھے ملائکہ ہزار اور ملائکہ اوس دن لڑے نہین لیکن جسوقت کہ ٹھنڈی رات مین ہوا ٹھنڈی چلی اور لشکر احزاب کے خیمے کی میخین اوکھاڑ ڈالین اور خیمون کی طنابین کاٹ دین اور آگ کو بجھا دیا اور گھوڑے آپسمین اچھلنے کودنے لڑنے لگے ملائکہ جوانب و اطراف لشکر احزاب کے تکبیر پکار پکار کرنے لگے ایک رعب کفار کے لشکر مین پڑا حتی سردار ہر قبیلے کا مارے خوف کے پکارتا تھا کہ ای بنی فلان ہمارے پاس پہونچو پھر شکست کھائی اور خلاصہ قصہ احزاب کا یہ ہی کہ بعد جلا وطن کرنے بنی قریظہ کے حُیَیّ بن اخطب یہودی نے ایک جماعت یہود کے ساتھ مکے مین جا کر ساتھ ابو سفیان کے اور اوسکے تابعون کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی پر عہد کیا پھر غطفان کے پاس آ کر قریش سے اتفاق کی خبر دی اور غطفان بھی اونکے ساتھ موافق ہوئے پس ابو سفیان اپنے اتباع کے ساتھ اور عیینہ غطفانی اپنے اتباع کے ساتھ لشکر لے کر باہر نکلے اور دس ہزار آدمی جمع ہو کر متوجہ مدینے کی طرف ہوئے جب یہ خبر آنحضرت کو پہونچی تو تین ہزار آدمیون کے ساتھ مدینے سے نکلے اور [illegible] سلاح کے لشکر مبارک کے پڑا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ فارس مین بوقت کثرت دشمنون کے

ف ۔ یہ مضمون حضرت شاہ عبد الغنی رحمہ اللہ علیہ نے لکھا ہی ۱۲ منہ عفی عنہ

شہر کے گرد خندق کھود لیتے ہین آنحضرت نے اسکو مستحسن رکھکر مدینے کے گرد خندق کھودنے کا حکم کیا اور ہر سپاہی کو تھوڑی تھوڑی
زمین کھودنے کے لیے تقسیم فرمادی صحابہ اوسکے کھودنے مین مشغول ہوئے اور آنحضرت بھی مٹی اوسمین سے باہر نکالتے تھے اور
صحابہ کو وعدہ فتح کا دیتے تھے اور پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْآخِرَۃ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃ
یا اللہ بلا شبہہ عیش آخرت ہی کا عیش ہی پس بخش انصار اور مہاجرین کو۔ اوس اثنا مین ایک پتھر نہایت سخت ظاہر ہوا کوئی کدال
اوسپر کارگر نہین ہوتی تھی آنحضرت کو خبر کی وہان تشریف لاکر کدال ہاتھ مین لے کر بسم اللہ کہکر اوس پتھر پر ماری تھوڑا سا ٹکڑا اوسمین
سے ٹوٹا اور ایک نور اوسمین سے نکلا کہ اوسکی روشنی مین شام کے محل نظر آئے اللہ اکبر کہکر فرمایا کہ ملک شام کی کنجیان مجکو عنایت ہوئین
بعد اوسکے دوسرا ضربہ مارا اور ٹکڑا اوسمین سے ٹوٹا اور ایک نور نکلا اور اوسکی روشنی مین یمن کے محل انکو نظر آئے اللہ اکبر کہکر
فرمایا کہ یمن کی کنجیان میرے ہاتھ مین ہین بعد اوسکے تیسرا ضربہ مارا اور وہ پتھر سارا توڑا اور ایک نور ظاہر ہوا کہ محل کسریٰ کے
نظر آئے تکبیر کہی اور فرمایا کہ فارس کی کنجیان مجکو عطا ہوئین مسلمان اس بشارت سے خوش ہوئے اور منافقون نے کہا کہ یہ مرد
خلق کو بازی دیتا ہی دشمن کے ڈر سے خندق کھودتا ہی اور یمن اور شام اور فارس کے فتح کی خبر دیتا ہی القصہ بعد چھ روز کے
خندق طیار ہوئی اور لشکر دشمنون کا مدینے کو پونہچا اور عیینہ غطفانی ساتھ لشکر اپنے کے نیچے وادی شرقی کے بیٹھے اور ابو سفیان ساتھ
لشکر اپنے کے وادی غربی مدینے مین اوترے اور یہود قریظہ بھی بسبب اغوائے حیی بن اخطب کے عہد توڑکر کفار کی مدد کو آئے
اور خندق درمیان لشکر مسلمانون کے اور لشکر کفار کے حائل رہی اور دل ضعفائے مسلمین کا بسبب ہیبت کثرت اعدا کے جگہہ سے
گیا اور دونون لشکر اسیطرح قریب ایک مہینے کی مدت تک مقابل پڑے رہے اور جنگ نہین ہوتی تھی مگر کچھہ تیر اندازی اور
پتھراؤ ہوتا تھا جب بلا لوگون پر سخت ہوئی رسول علیہ السلام نے ساتھ عیینہ وغیرہ رئیس غطفان کے صلح کی اسپر کہ تہائی
پھل مدینے کے اونکو دیے ہون بشرطیکہ یہان سے اوٹھکر اپنے وطن کو چلے جاوین اور صلحنامہ لکھا سعد بن معاذ اور سعد بن
عبادہ نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ صلح خدا تعالیٰ کے حکم سے ہی تو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ حکم الٰہی سے نہین ہی مینے واسطے کسر شوکت قریش کے یہ صلح کی ہی اون دونون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے اونکو حالت
شرک مین ایک سیر بھی نہین دی ہی اب کہ مشرف ساتھ اسلام کے ہونے ہین ہم کیونکر دیوین اب سوائے شمشیر کے کچھ نہین جانتے پس وہ
صلح موقوف رہی اور خوف وسختی مسلمانون پر نہایت ہوئی ایک روز نعیم بن مسعود غطفانی آگے رسول علیہ السلام کے آیا اور کہا
یا رسول اللہ مین مسلمان ہوا اور میری قوم کو اسکی خبر نہین ہی اب جو کچھ فرمائیے بجا لاؤن مین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تو ایک مرد ہی
اگر سکتا ہی تو کچھ فریب کر اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ یعنی لڑائی فریب ہی نعیم بنی قریظہ کے پاس آیا اور کہا کہ جانتے ہو تم کہ مین خیر خواہ
تمہارا ہون قریش اور غطفان کہ واسطے لڑنے کے آئے ہین اہل اور اموال انکے یہان سے دور ہین اگر شکست کھاوینگے
تو اپنے اہل مین پھر کر چلے جاوینگے اور اہل اور اموال تمہارے یہین ہین تم اور جائے جا نہین سکتے ہو اگر قریش اور غطفان تمکو
چھوڑکر چلے جاوینگے پس تم ساتھ انکے لڑو نہین جب تک ایک کو اونکے اشراف مین سے اپنے پاس گرو نرکھو تاکہ تمکو چھوڑکر نہ چلے جاوین
بنی قریظہ نے کہنا اوسکا قبول کیا اور کہا خیر خواہی ہماری کی تونے پھر نعیم نے قریش کے پاس آکر کہا تم جانتے ہو کہ مین خیر خواہ
تمہارا ہون ایک خبر تمکو پونہچاتا ہون اگر پوشیدہ رکھو کہا اونہون نے کہ ایسا ہی کرینگے ہم نعیم نے کہا کہ بنی قریظہ نے محمد کے
عہد توڑنے سے ندامت کھینچی اور محمد کو کہلا بھیجا ہی کہ ہم نادم ہوئے اگر کہو تو ہم ایک دو اشراف قریش اور غطفان کے تئین تمکو لادین تو
اونکو مار ڈالو اور تمسے راضی ہو او ہم آنکر مددگار تمہارے ہون اور محمد نے بھی قبول کر لیا ہی پس اگر یہود تمسے رہن چاہین تو

ہرگز نہ دینا پھر نعیم غطفان کے پاس آیا اور جو کچھ قریش سے کہا تھا انسے بھی کہا القصہ جب قریش اور غطفان نے یہود کو کہلا بھجا کہ یہ دار مقام ہمارا نہین ہی متفق ہو کر قتال کرو تا امر محمد سے فراغ پاوین ہم یہود نے کہا کہ ہم ہرگز لڑنے کے نہین جبتک ایک مرد اشراف تم مین سے ہمارے پاس رہن نہو گا تا مبادا تم ہمکو وقت شدت کے چھوڑ کر چلے جاؤ اور تنہا ہمکو محمد کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہو اور دونون فرقون کو صدق قول نعیم کا متیقن ہوا اور درمیان اونکے نفاق اور خرابی ظاہر ہوئی ہفتے کی رات کو شوال کے مہینے مین سن پانچ مین کہ نہایت سردی تھی حق تعالی نے ہوا سرد او نپر متعین کی کہ اونکے خیمون کو اوکھیڑ ڈالا اور آگ کو سرد کر دیا اور ہانڈیون اور باسنون اونکے کو اولٹ دیا اور غلغلہ تکبیر ملائکہ کے سبب کہ کفار کے لشکرون کے اطراف مین کرتے تھے اور اوس ہوا کے فعل سے رعب کفار کے دل مین پڑا اور ابو سفیان آواز دیتا تھا کہ ای گروہ قریش واللہ اگر تم صبح تک یہان پڑے رہے تو ہلاک ہو جاؤ گے اور بنی قریظہ سے دیکھو گے جو کچھ کہ سُنا تمنے اور یہ ہوا تمکو چھوڑتی نہین ہی یہان سے کوچ کرو مین کوچ کرتا ہون یہ کہا اور اپنے اونٹ پر سوار ہو کر متوجہ مکے کو ہوا غطفان بھی یہ خبر سُنکر بھاگے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ اور ہی خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنی تمہارے عمل کو ای مومنو دیکھتا اور مراد عمل سے محافظت کرنی ہی ساتھ خندق کے اور ثابت رہنا اور مددگاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ✤ مل بحر ✤

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝

جب آئے کفار تمپر اوپر کی جانب تمہاری سے اور نیچے کی جانب تمہاری سے اور جب خیرہ رہین آنکھیں اور پہونچے دل حنجر گردن کو اور گمان کرتے تھے تم بہ نسبت خدا کے گمان مختلف ✤ **فتح** جب آئے تمپر اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور جب ڈگنے لگین آنکھیں اور پہونچے دل گلون تک اور اٹکلنے لگے تم اللہ پر کئی اٹکلین ✤ **تفسیر** ✤ اوپر سے اور نیچے سے یعنی مدینے کی شرقی طرف سے جو اونچی ہی اور غربی طرف سے جو نیچی ہی اور آنکھیں ڈگنے لگین یعنی تیور بدلنے لگے لوگون کے دوستی جانے والے آنکھیں چرانے اور دل پہونچے گلون تک دھڑک دھڑک کرتے اور کی کئی اٹکلین مسلمانون نے سمجھا کہ ابکی اور سخت آزمایش آئی اور کچ ایمان والون نے سمجھا کہ ابکی بار نہ بچینگے ✤ **مو** ✤ اوپر کی جانب تمہاری سے الخ یعنی مدینے کی شرقی طرف سے جو اونچی ہی بنو غطفان آئے اور غربی طرف سے جو نیچی ہی قریش آئے اور جب خیرہ رہین آنکھیں یعنی متحیر ہوئین اور پتھرا گئین مارے ڈر کے یا پھر رہین ہر چیز سے پس نہین التفات کرتین تھین مگر اپنے دشمن کی طرف بسبب شدت خوف کے اور لفظ حناجر جمع حنجرہ کی ہی حنجرہ کہتے ہین سر علصمہ کو اور وہ منتہاے حلقوم ہی اور حلقوم جگہ داخل ہونے کھانے اور پانی کی ہی پس مراد یہ ہی کہ جب پھولتا ہی پھیپھڑا شدت خوف سے یا غصے سے تو اوپر کو آجاتا ہی دل بسبب بلند ہونے اوسکے کے سر حلقوم تک اور بعضون نے کہا کہ یہ مثل ہی لوگونکے مضطرب ہونے مین اگرچہ نہ پہونچین دل حلقوم کو حقیقۃً روایت کیا گیا ہی کہ مسلمانون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا کوئی دعا ہی کہ پڑھین ہم اوسکو کہ پہونچین ہین دل حناجر کو فرمایا ہان کہو اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا یعنی یا اللہ ڈھانپ عیب ہمارے اور امن مین رکھ دہشت کی چیزون سے ہمکو اور گمان کرتے تھے تم الخ یہ خطاب ہی مومنون کے لیے اور بعضے اونمین ثابت دل ثابت قدم تھے اور بعضے ضعیف القلوب اور منافق پس گمان کیا ثابت دلون ثابت قدمون نے ساتھ اللہ کے کہ وہ ہمکو امتحان فرماتا ہی اور ڈرے لغزش قدم اور نہ متحمل ہونے اوسکے سے اور ضعیف القلوب اور منافقون نے بہ نسبت خدا کے وہ گمان کیا کہ جو نقل کیا گیا حاصل یہ کہ گمان کیا منافقون نے استیصال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور انکے اصحاب کا اور گمان کیا مومنون نے مدد و فتحیابی لوگونکے لیے ✤ مل معا

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ○

اوس جا آزمائے گئے مسلمان یعنی ساتھ صبر کرنے کے ایمان پر اور ہلائے گئے ہلائے جانا سخت یعنی مارے ڈر کے ✣ **فتح** ✣ وہان جانچے گئے ایمان والے اور جھڑجھڑائے گئے زور کا جھڑجھڑانا ✣ **مو** ✣

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ○

اور جب کہتے تھے منافق اور وہ لوگ کہ اونکے دلون مین بیماری ہی وعدہ ندیا ہمکو خدا اور رسول اوسکے نے مگر بطریق فریب دینے کے ✣ **فتح** ✣ اور جب کہنے لگے منافق اور جنکے دلون مین روگ ہی جو وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے سب فریب تھا ✣ **تفسیر** ✣ بعضے منافق کہنے لگے پیغمبر کہتا ہی کہ میرا دین پونہچیگا مشرق اور مغرب یہان جائے ضرور کو نکل نہین سکتے مسلمان کو چاہیے اب بھی ناامیدی کے وقت بے ایمانی کی بات نہ بولے ✣ **مو** ✣ کہا بعضون نے کہ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وصف ہی منافقین کا ساتھ واو کے اور بعضون نے کہا کہ وہ وہ لوگ ہین کہ نہین سوجھ اونکو دین مین منافق چاہتے تھے کہ اپنی طرف مائل کرین اونکو بسبب ڈالنے شبہے کے اونکے دلون مین اور وعدہ ندیا الخ منقول ہی کہ معتب بن قشیر منافق نے جب دیکھا احزاب کو کہا کہ وعدہ دیتا ہی ہمکو محمد فتح فارس اور روم کا حالانکہ کوئی ہم مین سے نہین نکال سکتا ہی یعنی [illegible] دینے اور خرچ کرنے کے لیے ایک فرق کہ نام سیانے کا ہی نہین ہی یہ مگر وعدہ فریب کا ✣ **مل**

وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ○

اور جب کہا ایک فرقے نے اونمین سے ای اہل مدینہ سر لئے رہنے کی نہین ہی تمہارے لیے پس پھر جاؤ اور اذن مانگتا ہی ایک فرقہ اونمین سے جناب پیغمبر سے کہتے ہین کہ تحقیق گھر ہمارے نامضبوط ہین اور نہین ہی وہ گھر نامضبوط نہین چاہتے ہین مگر بھاگنا ✣ **فتح** ✣ اور جب کہنے لگے ایک لوگ اونمین ای یثرب والو تمکو ٹھکانا نہین سو پھر چلو اور رخصت مانگنے لگے ایک لوگ اونمین سے نبی سے کہنے لگے ہمارے گھر کھلے پڑے ہین اور وہ کھلے نہین پر غرض اور نہین مگر بھاگنا ✣ **تفسیر** ✣ یثرب نام تھا مدینے کا یعنی سارے عرب ہمارے دشمن ہوئے تو ہمکو رہنے کا ٹھکانا کہان سب لشکر سے جدا ہو جاؤ اور حضرت لشکر کے ساتھ باہر کھڑے تھے شہر مین محکم حویلیون کے ناکے بند کر کر زنانے اونمین رکھ آئے تھے یہ بہانہ کرنے لگے کہ ہمارے گھر کھلے ہین اور جھوٹ بات تھی ✣ **مو** ✣ کہا ایک فرقے نے اونمین سے یعنی منافقون مین سے اور وہ عبد اللہ بن ابی اور یار اوسکے تھے پس پھر جاؤ یعنی طرف کفر کے یا لشکر رسول اللہ سے طرف مدینے کے حاصل یہ کہ عبد اللہ بن ابی اور اوسکے تابعون نے مسلمانون سے کہا کہ محمد کے لشکر مین طاقت ٹھہرنے کی نہین ہی سب دین کفر کی طرف پھر جاؤ یا آنحضرت کے لشکر سے مدینے کو چلے جاؤ اور اذن مانگتا ہی ایک فرقہ عورۃ کے معنی ہین خلل اور تقدیر یہ ہی ذات عورۃ چنانچہ قراءت ابن عباس کی ذات عورۃ ہی ہی بولا جاتا ہی عور المکان معورا جسکہ ظاہر ہوتا ہی اوسمین ایسا خلل کہ خوف ہو اوسمین دشمن اور چور کا اور مراد اس فرقے سے بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنکر اونھون نے کہا کہ اجازت دیجیے ہمکو تا گھرون مین جاکر نگہبانی دشمنون اور چورون سے کرین اسلیے کہ وہ غیر محفوظ ہین پھر چلے آوینگے پس جھٹلایا اونکو اللہ تعالی نے کہ یہ ڈرتے نہین ہین اوس سے بلکہ چاہتے ہین بھاگنا لڑائی سے ✣ **مل معا**

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ○

اور اگر گھس آتے مدینے مین اوپر سر اونکے کے طرفون اوسکے سے پھر طلب کی جاتی اون سے فتنہ جنگی البتہ دیتے اوسکو اور توقف نکرتے بیچ

دینے فتنے کے مگر تھوڑا یعنی کلام یہ ہی کہ جہاد مین توقف کرتے ہین اور اگر جنگ بیچ مقدمہ نفسانی کے ہوتی تو توقف نکرتے **فتح** اور اگر شہر مین کوئی پیٹھہ آوے کنارون سے پھر اونسے چاہے دین سے بچلنا تو لے لین اور ڈھیل کمین اوسمین مگر تھوڑی **موضح تفسیر** اگر پیٹھہ آتے انپر یعنی پیٹھتے مین یا لوگ گھرون مین پیٹھے کی طرفون سے یعنی اگر داخل ہوتا یہ لشکر لڑنے والا کہ جسکے ڈر سے یہ بھاگتے ہین انکے پیٹھنے مین یا انکے گھرون مین تمام جوانب اوسکے سے اور آپڑتے انکے اہل اور اولاد پر لوٹنے کو پھر طلب کیے جاتے ایسے خوف کے وقت فتنہ یعنی ارتداد اور رجوع کرنا طرف کفر کے اور لڑنا مسلمانون سے تو البتہ دیتے اسکو یعنی کرنے لگتے اوسکا کہا اور نہ ڈھیل کرتے اوسکے قبول کرنے مین مگر تھوڑا سا یعنی ہوتا سوال و جواب بغیر توقف کے یا نہ ٹھہرتے پیٹھنے مین بعد مرتد ہونے اونکے کے مگر تھوڑا سا اسلیے کہ اللہ ہلاک کرتا اونکو اور معنی یہ ہین کہ یہ بہانہ کرتے ہین اپنے گھرون کی نامضبوطی کا تاکہ بھاگ جاوین مدد سے رسول خدا اور مومنون کی اور مقابلہ جماعتون کفار کے سے کہ جنکا ہول و دہشت انکے دلون مین بھر رہا ہی اور وہ جماعتین کفار کی اگر پیٹھہ آوین انکی زمینون اور گھرون مین اور پیش کرین انپر کفر اور کہا جاوے انکو کہ مسلمانون کو ضرر پہونچاؤ تو البتہ شتابی کرین طرف اوسکے اور کچھہ بہانہ نکرین اور نہین ہی یہ مگر بسبب ناخوش رکھنے اونکے اسلام کو اور دوست رکھنے انکے کفر کو **ف** **مدارک** یعنی اگر دشمن ایکبارگی پیٹھنے پر ہجوم لاوین اور انسے ترک کرنا اسلام کا اور پھرنا طرف شرک کے چاہین تو شرک قبول کرین جلدی سے اور اوسکے قبول مین توقف نکرین مگر تھوڑا سا اور بموجب ایک قول کے مراد فتنہ سے جنگ کرنی مسلمانون کے ساتھہ ہی یعنی اگر انسے لڑنا ساتھہ مسلمانون کے چاہین تو یہ قبول کرین اور ایک قول یہ ہی کہ یہ جہاد مین توقف کرتے ہین اگر خانہ جنگی اور جنگ نفسانی پیش آوے تو توقف نکرین اور بحسب ایک قول کے معنی مطلب تو ایہا کے یہ ہین کہ بعد قبول کفر کے پیٹھنے مین نہین ٹھہرینگے مگر تھوڑا سا کہ عنقریب اوسکے ہلاک ہو جاینگے **بحر**

وَلَقَدۡ كَانُوا۟ عَـٰهَدُوا۟ ٱللَّهَ مِن قَبۡلُ لَا یُوَلُّونَ ٱلۡأَدۡبَـٰرَۚ وَكَانَ عَهۡدُ ٱللَّهِ مَسۡـُٔولࣰا ۝

اور تحقیق عہد باندھا تھا ساتھہ خدا کے پہلے اس سے کہ نہ پھیرینگے پیٹھہ کو اور ہی عہد خدا کا پوچھا گیا **فتح** اور البتہ اقرار کر چکے تھے اسسے آگے کہ نہ پھیرینگے پیٹھہ اور اللہ کے اقرار کی پوچھہ ہوتی ہی **موضح تفسیر** یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ نے بعد جنگ احد کے پہلے جنگ خندق کے عہد باندھا تھا کہ پھر جہاد سے ہم نہین بھاگنے کے اور ہی عہد خدا کا پوچھا گیا یعنی روز قیامت کے عہد شکنی سے پوچھے جاوینگے اور عذاب کیے جاوینگے **بحر مد**

قُل لَّن یَنفَعَكُمُ ٱلۡفِرَارُ إِن فَرَرۡتُم مِّنَ ٱلۡمَوۡتِ أَوِ ٱلۡقَتۡلِ وَإِذࣰا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِیلࣰا ۝

کہہ ہرگز فائدہ نہ دیگا تمکو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا مارے جانے سے اور اوسوقت نہ فائدہ دیے جاؤ گے مگر تھوڑا **فتح** تو کہہ کام نہ آویگا تمکو بھاگنا اگر بھاگو گے مرنے سے یا مارے جانے سے اور پھر بھی پھل نہ پاؤ گے مگر تھوڑے دنون **تفسیر** یعنی جسکی قسمت مین موت ہی اوسکو بچاؤ نہوگا بھاگنے سے اور اگر موت نہین تو بھاگ کر بچا کی دن **مو** یعنی اگر آگئی ہی اجل تمھاری تو نہین فائدہ دیگا تمکو بھاگنا اور اگر نہین آئی ہی اجل اور بھاگے تم تو نہین بہرہ مند ہوگے دنیا مین مگر تھوڑا سا اور وہ مدت عمرون تمھارے کی ہی کہ وہ قلیل ہی اور ایک مروانی کا حال منقول ہی کہ وہ گذرا ایک جھکی ہوئی دیوار کے نیچے پس جلدی سے گذر گیا پس پڑھی اوسکے آگے کسی نے یہ آیت پس کہا اوسنے کہ یہ قلیل ہی طلب کرتے ہین ہم **مد** **تنبیہ** حاصل یہ کہ اس دنیا چند روزہ اور مال و منال اسکے پہ فریفتہ ہو کر اللہ جل شانہ کی رضامندی ہاتھہ سے نہ دے اور جانے کہ سب کچھہ چھوٹ جانا ہی سوا تین کپڑون کفن کے کچھہ ساتھہ نہ لیجائیگا جیسے کہ حضرت لقمان نے جو اپنے بیٹے کو نصیحتین کین ہین اور اونکو پاک پروردگار نے اپنے کلام مجید مین نقل کیا ہی اونمین سے یہ بھی ایک نصیحت ہی وَلَا تَنسَ نَصِیبَكَ مِنَ ٱلدُّنۡیَا

یعنی اور نہ بھول تو حصہ اپنا دنیا سے کہ وہ کفن ہی یعنی دنیا مین سے یہ تیرا حصہ ہی باقی سب چھوڑ جائیگا + قطعہ گمان مبر کہ زر و سیم دادہ اند ترا
ودیعتی ست کہ داری بدست روزے چند + چہ سود گر بشوی غرہ بر متاع کسے + چو موش بر در دکان روستا خرسند +

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ○

کہہ کون ہی وہ جو بچاویگا تمکو خدا کے تصرف سے اگر چاہے تمہارے حق مین سختی یا چاہے تمہارے حق مین کوئی نعمت اور نہ پاوینگے
واسطے اپنے سوا خدا کے کوئی دوست اور نہ مددگار + فتح + تو کہہ کون ہی کہ تمکو بچاوے الله سے اگر چاہے تمپر برائی یا چاہے
تمپر مہر اور نہ پاوینگے اپنے واسطے الله کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار + تفسیر + یعنی عرب کی مخالفت سے ڈرتے ہو اگر الله
حکم دے تو مسلمان اب تمکو قتل کر ڈالین + مو + من الله کی تقدیر ہی مما اراد الله انزاله یعنی کون بچاوے تمکو اوس چیز سے
کہ چاہے الله اوتارنا اوسکا یعنی عذاب اگر چاہے تمہارے حق مین سختی یعنی تمہارے نفسون مین قسم قتل وغیرہ سے یا چاہے
تمہارے حق مین کوئی نعمت یعنی دراز کرنا عمر کا عافیت اور سلامت مین یا کون منع کرے الله کو اس سے کہ رحم کرے تمپر اگر ارادہ کرے تمپر رحم کرنا + مد

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ○

تحقیق خدا جانتا ہی باز رکھنے والون کو تم مین سے اور کہنے والون کو واسطے بھائیون اپنے کے کہ چلے آؤ طرف ہمارے اور حاضر
نہین ہوتے ہین لڑائی مین مگر کم + فتح + الله کو معلوم ہی جو اٹکاتے ہین تم مین اور کہتے ہین اپنے بھائیون کو چلے آؤ ہمارے پاس اور
لڑائی مین نہین آتے مگر کبھی + مو + تفسیر + باز رکھنے والون کو یعنی جو کہ منع کرتے ہین رسول کی مدد کرنے سے کہ وہ منافق
ہین اپنے بھائیون کو یعنی جو کہ ظاہری بھائی ہین یعنی مسلمان چلے آؤ ہمارے پاس اور چھوڑ دو محمد کو مگر کم یعنی حاضر ہوتے ہین ایک ساعت
دکھانے کو اور ٹھہرے رہتے ہین تھوڑا مقدار اسکے کہ دیکھین اونکو لوگ پھر پھر جاتے ہین + مد + چلے آؤ ہمارے پاس اور چھوڑ دو
محمد کو اور اوسکے ساتھ جنگ مین حاضر نہو کہ ہم تمہارے ہلاک ہونے سے ڈرتے ہین آیا ہی کہ یہود نے منافقون کو کہلا بھیجا کہ تمکو کیا ہوا ہی کہ
قتل اپنا ابوسفیان کے ہاتھ چاہتے ہو اگر اس بار تمپر قدرت پاوینگے توکسیکو تم مین سے باقی نہین چھوڑینگے ہمکو تمپر خوف آتا ہی کہ
تم بھائی اور ہمسائے ہمارے ہو ہماری طرف آؤ پس عبد الله بن ابی منافق اور یارون اوسکے نے مومنون کے پاس آکر کہا
کہ تم محمد کے پاس کیا بھلائی چاہتے ہو اگر ابوسفیان تمپر قدرت پاویگا توکسیکو نہین چھوڑیگا ہمارے ہمراہ طرف یہود کے آؤ مومنون
کو منافقون کے اس کہنے سے ایمان اور احتساب زیادہ ہوا یہ آیت ان منافقون کی شان مین نازل ہوئی اور زاد المسیر مین لایا ہی
کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کے لشکر سے مدینے مین گیا اپنے سگے بھائی کو دیکھا کہ شراب و نقل آگے رکھے ہوئے عیش و طرب مین مشغول ہی اوسنے
کہا کہ ای بھائی تو یہان عیش مین گذران کرتا ہی اور پیغمبر لڑائی مین ہین اوسنے جواب دیا کہ تو بھی میرے پاس بیٹھ محمد ہرگز اس ورطے سے
خلاصی نہین پاینگا وہ شخص پھر آیا تو احوال اوسکا پیغمبر خدا سے ظاہر کرے جبرئیل علیہ السلام آئے اور اوسکے سبب یہ آیت لائے تھے + بحی +

أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا
فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ○

بخیلی کرتے ہوئے بہ نسبت تمہارے یعنی بیچ مددگاری تمہاری کے پس جسوقت آوے ڈر دیکھیگا تو انکو کہ دیکھتے ہین طرف تیرے
پھرتی ہین آنکھین انکی مانند اوس شخص کے کہ بیہوشی کیا جاتا ہی سختی موت سے پس جب جاتا رہتا ہی ڈر زبان درازی کرین تمپر ساتھ

زبانون تیز کے بخیلی کرتے ہوئے اوپر مال کے یہ جماعت نہ ایمان لائی تھی پس نابود کیا خدا نے اونکے عملون کو اور ہے یہ کام خدا پر آسان ✦ فتح
دیکھ رہے ہین تمہاری طرف سے پھر جب آوے ڈر کا وقت تو دیکھے تکتے ہین یعنی ڈر سے تیری طرف گرداتی ہین آنکھین اونکی
جیسے کسی پر آوے بیہوشی موت کی پھر جب جاتا رہے ڈر کا وقت چڑھ چڑھ بولین تم پر تیز تیز زبانون سے ڈھوکے پڑتے ہین مال پر وہ لوگ
یقین نہین لائے پھر اکارت کرڈالے اللہ نے اونکے کیے اور یہ ہے اللہ پر آسان ✦ تفسیر ✦ یعنی بجز وقت کے آفت سے جی چراتے
ہین اور ڈر کے مارے جان نکلتی ہے اور فتح کے بعد مردانگی جتاتے ہین سب سے زیادہ اور غنیمت پر دوڑتے ہین ✦ فائدہ ✦ جہان حبط
اعمال کا ذکر ہے تو فرمایا ہے یہ اللہ پر آسان ہے یعنی حکمت مین اسکی کسیکی محنت ضائع کرنی تعجب لگتی ہے لیکن جب حبط کرنے پر آوے
اوس عمل ہی مین ایسا نقصان پڑے جس سے وہ درست ہی نہین ہوا جیسے عمل بے ایمان کا کہ ایمان شرط ہے ہر عمل کی ✦ موضح
بخیلی کرتے ہوئے یعنی آتے ہین لڑائی مین اس حال مین کہ بخیلی کرتے ہین بہ نسبت تمہاری مدد کرنے مین اور غنیمت مین آپس جس وقت آوے ڈر یعنی
دشمن کی طرف سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیکھے تو انکو کہ دیکھتے ہین طرف تیرے اوس حالت مین پھرتی ہین
آنکھین اونکی دائین بائین جیسے کہ دیکھتا ہے وہ شخص کہ بیہوش کیا جاوے سکرات موت مین یعنی جیسے وہ عقل رفتہ حیران وار
دیکھتا ہے ویسے ہی یہ مارے ڈر کے بھوچکے دیکھتے ہین پس جب جاتا رہے ڈر اور امن مین ہون اور جمع کیجاوے غنیمت زبان درازی
کرین تم پر اور ایذا دین ساتھ کلام کے اسحال مین کہ بخل کرین مال پر یعنی بروقت تقسیم غنیمت کے مناقشہ کرین اور کہین ہمارا حصہ بہت سا کہ واسطے
کہ ہم تمہارے ساتھ جنگ مین تھے اور تمہارے ساتھ ہوکر لڑے اور بسبب ہمارے کے غالب ہوئے تم دشمن پر نہ ایمان لائے تھے یعنی حقیقت مین
بلکہ ساتھ زبانون کے پس نابود کیا خدا نے یعنی باطل کیا اونکے اعمال ظاہری کو بسبب دل مین رکھنے اونکے کے کفر کو اور ہے یعنی
حبط کرنا اونکے عملون کا اللہ پر آسان ✦ ملخص

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ
عَنْ أَنبَائِكُمْ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ۝

جانتے ہین کہ لشکر کافرون کے نہین گئے ہین اور اگر آوین لشکر تمنا کرین کاشکے وہ صحرانشین ہوتے درمیان گنوارون کے پوچھا کرتے
خبرون تمہاری کو یعنی ہر آنیوالے جانیوالے سے اور اگر ہون درمیان تمہارے نہ لڑین مگر تھوڑا ✦ فتح ✦ جانتے ہین فوجین نہین گئین
اور اگر جاوین فوجین تو آرزو کرین کسیطرح باہر گئے ہوئے گانؤن مین پوچھا کرین تمہاری خبرین اور اگر ہووین تم مین لڑائی نکرین مگر
تھوڑی ✦ تفسیر ✦ یعنی نامردی کے مارے یقین نہین آتا کہ فوجین پھر گئین اور باتون مین تمہاری خیرخواہی جتاوین
اور لڑائی مین کام نکرین ✦ موضح ✦ یعنی منافق ایسے نامرد ہین کہ بعد شکست کفار کے بھی گمان کرتے ہین کہ لشکر کفار کے
نہین گئے اور اگر پھر آوین لشکر کفار کے دوبارہ تو آرزو کرین بسبب اپنی نامردی کے مدینے سے باہر نکل کر جنگل مین درمیان گنوارون کے
جا بیٹھین تا نفس اپنے امن مین رہین اور الگ رہین لڑائی سے کہ مومن جسمین لگ رہے ہون پوچھتے رہین ہر مدینے کے
آنیوالے سے خبرین تمہاری اور جو کچھ کہ گذرے تم پر اور اگر ہون درمیان تمہارے اور لڑائی ہووے بھی تو نہ لڑین
مگر تھوڑا دکھانے سنانے کو اور واسطے دفع عذر لینے کے تا لوگ نہ کہین کہ یہ نہ لڑے ✦ ملخص ✦

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝

تحقیق ہے واسطے تمہارے ساتھ پیغمبر خدا کے پیروی نیک واسطے اوس شخص کے کہ ہے امید رکھتا ثواب خدا کی اور دن
آخرت کی اور یاد کیا خدا کو بہت ✦ فتح ✦ تمکو بھلی تھی سیکھنی رسول کی چال جو کوئی امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے

دن کی اور یاد کرتا ہی اللہ کو بہت سا + تفسیر + یعنی رسول کو دیکھو ان سختیون مین کیا استقلال رکھتا ہی سب سے زیادہ
محنت اور اندیشہ اوسیر ہی بدھو + ساتھ پیغمبر خدا کے پیروی نیک یعنی مومن کو چاہیے کہ موافق اور تابع رسول کا ہووے بیچ
مدد کرنے دین کے اور صبر کرنے سختی اوس چیز پر کہ اوسکو پہونچے اور ہمراہ رہنے کے ساتھ رسول کے جیسے کہ وہ تمھاری غمخواری کرتا
ہی اور یہ جو کے معنے ہین ڈرتا ہی اللہ سے اور دن آخرت سے یا امید رکھتا اللہ کے ثواب اور آخرت کی نعمتون کی اور یاد کرتا ہی اللہ کو
یعنی خوف مین اور امید مین اور سختی مین اور نرمی مین + فصل بحر تنبیہ + ایک معنی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ الخ کے یہ بھی ہو سکتے ہین کہ جو امید رکھے اللہ کی محبت و عنایت کی اور ثواب آخرت کی اوسکے
لیے آنحضرتؐ کی پیروی خوب چیز ہی اسلیے کہ آنحضرتؐ کی پیروی کرنے پر اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہی اپنی محبت کا اس آیت مین قُلْ
اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی ای محمد تو کہدے انسے کہ اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پس پیروی کرو
میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالی

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝

اور جب دیکھا مسلمانون نے لشکرون کو کہا یہ ہی جو کچھ کہ وعدہ دیا تھا ہمکو خدا نے اور پیغمبر اوسکے نے اور سچ کہا اللہ نے اور اوسکے
رسول نے اور اس ماجرے نے زیادہ کیا انکے حق مین مگر ایمان اور اطاعت کرنا + فائدہ + اور جب دیکھین مسلمانون نے فوجین
پہلے یہ وہی ہی جو وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور سچ کہا اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور انکو اور بڑھا یقین
اور اطاعت + تفسیر + وعدہ اللہ کا ہی کہ فرمایا تھا تکلیف پاؤگے کافرون کے ہاتھ سے آخر تمکو غلبہ ہی اور یہ بھی کہ رسول
نے فرمایا تھا آٹھ دس دن مین تم پر فوجین آتی ہین + عدو + وعدہ کیا تھا اللہ تعالی نے اونسے یہ کہ جھڑ جھڑائے جاؤگے اور
تکلیف و سختی پہونچائے جاؤگے یہان تک کہ فریاد رسی چاہوگے اللہ تعالی سے اور مدد مانگوگے اوس سے ساتھ قول اپنے کے
اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ
وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ یعنی کیا تمکو
خیال ہی یہ کہ چلے جاؤگے تم جنت مین اور ابھی تم پر آئے نہین احوال اون لوگون کے کہ گذرے پہلے تمھارے پہونچی اونکو سختی اور
تکلیف اور جھڑ جھڑائے گئے یہان تک کہ کہنے لگا رسول اور جو اوسکے ساتھ ایمان لائے کب آویگی مدد اللہ کی سن رکھو مدد اللہ کی
نزدیک ہی انتہی پس یہ آیت متضمن ہی اسکو کہ جب مومنون کو لاحق ہوگی مثل اس بلا کے تب مدد آویگی اور جنت ملیگی پس جب آئے
احزاب یعنی لشکر کفار کے اور مضطرب ہوئے مومن اور خوف شدید وارد ہوا اونپر کہا یہ وہی ہی جو وعدہ کیا تھا ہمسے اللہ اور رسول
نے الخ اور جانا اونھون نے کہ جنت اور مدد واجب ہوئین ہمارے لیے اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اپنے اصحاب سے کہ احزاب آنے والے ہین تمھاری طرف بیچ آخر نو راتون کے یا دس کے پس جب دیکھا اونھون نے احزاب کو آگئے
وہ وقت موعود پر کہا اونھون نے هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ الخ اور نہ زیادہ کیا اونکو یعنی اوس چیز نے کہ دیکھا اونھون نے یعنی جمع ہونا
جھرمٹ کفار کا اونپر مگر ایمان کو ساتھ اللہ کے اور وعدون اوسکے کے اور تسلیم کو اوسکی قضا و قدر پر + [illegible] منہ وعدہ خدا کا بیچ
آیت اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کے سورۂ بقرہ مین ہی کہ مدد اور جنت کا وعدہ کیے گئے تھے اوپر صبر کرنے کے بہونچنے سختی اور
ضرر پر اور بھی رسول نے آنے احزاب اور تنگ ہونے کار کے سے مومنون پر اور نصرت ہونے مومنون کے سے

پہلے خبر دی تھی اون دونون وعدون کو مومنون نے یاد کیا اور ثابت قدمی اختیار کی ✤ **متن** ✤

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

بعضے مسلمانون مین سے وہ مرد ہین کہ سچ کیا اونہون نے اوس چیز کو کہ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے اوسپر پس بعض اونمین سے وہ ہی کہ انجام کو پونہچایا اپنے قرارداد کو یعنی شہید ہوا اور بعض اونمین سے وہ ہی کہ انتظار کھینچتا ہی اور نہ بدلا اونہون نے کسی وجہ بدلنا تو کہ بدلا دیوے خدا سچون کو بدلے سچ اونکے کے اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یا ساتھ رحمت کے پھرے اوپر تحقیق خدا ہی بخشنے والا مہربان ✤ **فتح** ✤ ایمان والون مین کتنے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جسپر قول کیا تھا اللہ سے پھر کوئی ہی اونمین کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہی اونمین راہ دیکھتا اور بدلا نہین ایک ذرہ تا بدلا دے اللہ سچون کو اونکے سچ کا اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یا توبہ ڈالے اونکے دل پر بیشک اللہ ہی بخشتا مہربان ✤ **تفسیر** ✤

ذمہ پورا کر چکا یعنی جہاد ہی مین جان دے چکا جیسے شہدائے بدر اور اُحد اور راہ دیکھتے اور اصحاب جو جہاد پر مستعد ہین موت کی راہ دیکھتے لیکن رسول نے فرمایا کہ طلحہ اونمین ہی جو شہید ہو چکے ✤ **مو** ✤ نذر مانی تھی کتنے ایک لوگون نے صحابہ مین سے کہ اگر ہم کسی جہاد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونگے تو ثابت قدم رہینگے اور لڑینگے کفار سے یہان تک کہ شہید ہونگے اور وہ صحابہ عثمان بن عفان تھے اور طلحہ اور سعید بن جبیر اور حمزہ اور مُصعب اور انس بن نضر وغیرہم پس بعضے اونمین سے شہید ہوئے اور بعضے زخمی ہو کر زندہ رہے جیسے کہ فرمایا پس بعض اونمین سے وہ ہی کہ انجام کو پونہچایا اپنے قرارداد کو یعنی فارغ ہوا اپنی نذر سے اور پورا کیا اپنا عہد کہ صبر کیا جہاد مین اور شہید کیا گیا پس حاصل معنی قضٰی نحبہ کے یہ ہوئے کہ مرا شہید اور قضا نحب عبارت ہوئی موت سے اسلیے کہ جو زندہ ہی مخلوقات مین سے ضرور ہی مرنا اوسکو پس گویا کہ موت نذر لازم ہی اوسکی گردن مین پس جب مرا تو پوری کی نحب یعنی نذر اپنی اور مراد اس سے مانند حمزہ اور مصعب اور انس کے ہین کہ اُحد مین شہید ہوئے چنانچہ آیا ہی کہ انس بن نضر کے کچھ اوپر اسّی زخم لگے تھے تلوارکے یا نیزون کے یا تیرون کے اور کافرون نے اونکو مثلہ کر ڈالا تھا کہ کوئی اونکو پہچانتا تھا مگر اونکی بہن نے پہچانا اور مثلہ کہتے ہین ناک کان وغیرہ اعضا کے کاٹ ڈالنے کو اور مصعب بن عُمیر جو شہید ہوئے تھے تو اونکے کفن کو کپڑا بہم نہ پونہچا مگر ایک چادر تھی چھوٹی سی کہ جب رکھتے تھے اوسکو سر پر پانون کھلے رہتے تھے اور پانون پر رکھتے تھے تو سر کھلجاتا تھا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکھو چادر کو سر کی جانب اور رکھدو پانون پر اذخر کہ نام ایک گھانس کا ہی اور فرمایا بعض اونمین سے منتظر ہین موت کے کہ شہید مرین وہ عثمان اور طلحہ وغیرہ تھے کہ آرزوے شہادت رکھتے تھے اور انہون نے بھی جنگ احد مین بڑی مشقت اوٹھائی چنانچہ طلحہ کا ہاتھ شل ہو گیا تھا بسبب لگنے تیرون کے اسحال مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محافظت کے لیے اوسکو بمنزلہ سپر کے کیا تھا جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم نے طلحہ کو دیکھکر فرمایا کہ جسکو خوش لگے دیکھنا طرف اوس شخص کے کہ چلتا ہی روے زمین پر اس حال مین کہ پوری کر چکا نذر اپنی تو دیکھے اسکو اور نہ بدلا اونہون نے یعنی عہد نہ شہیدون نے اور نہ اونہون نے کہ جو منتظر شہادت ہین اور اسمین تعریض ہی اونکے لیے کہ جنہون نے بدل ڈالا عہد اہل نفاق مین سے جیسے کہ گذرا بیان اسکا اللہ تعالی کے اس قول مین وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ بدلے سچ اونکے کے یعنی بدلے وفا کرنے اونکے کے عہد کو اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یعنی جبکہ نہ توبہ کرین یا ساتھ

رحمت کے پھرے یعنی اگر توبہ کرین تحقیق اللہ ہی بخشنے والا یعنی بسبب قبول کرنے توبہ کے اور مہربان یعنی بسبب معاف کرنے گناہون کے ÷ مل معا ÷ تنبیہ ÷ اس سے فضیلت معلوم ہوئی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی چونکہ وہ اللہ و رسول کی محبت مین ایسے چور تھے کہ آرزو رکھتے تھے جان نثاری کی اوسپر پاک پروردگار نے یہ کچھ تعریف کی انکی اور حقیقت مین اگر غور کرے انکے حال مین تو یہ جو حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین ہونے کا کوئی تم مین کا یہان تک کہ ہوؤن مین بہت پیارا طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور بیٹے اوسکے سے اور سب لوگون سے اسپر پورا پورا عمل انھین صاحبون نے کیا کہ جورو بچے زر زمین مال متاع سب کچھ چھوڑ کر اختیار کیا رسول مقبول کی خدمت بابرکت مین رہنا اور جہاد مین باوجود اس تکلیف و بے اسبابی کے مانند شیر ببر کے تھے کافرون کو مانند بکریون کے سمجھتے تھے اور حال بے اسبابی و بے نوائی کا یہ تھا کہ کبھی چیتھڑے پائون کو باندھ باندھ کر اور لاٹھیان ہاتھون مین لے لے کر لڑنے کو گئے ہین اون کافرون سے کہ سب کچھ مہیا رکھتے تھے اور ایک ایک کھجور کھا کھا کر گذران کرتے تھے چنانچہ یہ حال سنکر جو کسینے بعضے صحابہ سے از راہ تعجب کے پوچھا کہ ایک کھجور پر کیونکر اکتفا کرتے ہونگے اونھون نے کہا جب وہ بھی ہو چکی تو اوسکی قدر معلوم ہوئی گٹھلی ہی چوس کر تسلی حاصل کر لیا کرتے تھے اور بعض اوقات درخت کے پتے جھاڑ جھاڑ کر کھاتے تھے کہ پائخانہ مانند جانور کی مینگنیون کے آتا تھا سبحان اللہ کیا اللہ جل شانہ نے قوت ایمانی نصیب اونکے کی تھی کہ باوجود اس بے نوائی کے وہ شادان اور فرحان اور لذت یاب تھے کہ کوئی غنی کیا ہوگا اللہ اور رسول کی محبت کے آگے دنیا کو برابر پیشہ کے جانتے تھے اور اسی سبب سے ایسے مقبول درگاہ صمدیت کے ہوئے کہ انکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ط وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ یعنی بلا شبہہ اللہ نے خرید لیا مومنون سے اونکی جانون کو اور اونکے مالون کو اس قیمت پر کہ اونکے لیے جنت ہو یعنی چونکہ جان و مال اپنے خرچ کرتے ہین اللہ کی طاعات مین مانند جہاد کے گویا اونکو مول لیتا ہی پاک پروردگار بعوض جنت کے حاصل یہ کہ جان و مال انکے متاع ہین اور جنت مول اونکا پس جان و مال خرچ کرنے کے عوض انکو جنت ملیگی پھر آگے بیان فرمایا خریدنے کا کہ جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین پس قتل کرتے ہین کفار کو اور قتل کیے جاتے ہین وعدہ کیا اللہ نے وعدہ کرنا اسپر سچا توریت مین اور انجیل مین اور قرآن مین اور کون شخص بہت پورا کرنیوالا ہوگا اپنے عہد کو اللہ سے یعنی اوس سے زیادہ کوئی عہد کو پورا نہین کرتا پھر خطاب کر کر بشارت دی اونکو کہ بس خوشیان کرو اس معاملت پر جو تمنے کی ہی اور یہی بڑی مراد ملنی تھی پس دیکھا چاہیے کہ اللہ تعالی جنکے لیے ایسا وعدہ مؤکد کرے جنت کا اور مراد ملنے کا اونکے حق مین جو اشقیا بدگمانیان رکھین اور اونکو برا کہین کیا حال ہونا ہی اونکا عیاذاً باللہ منہ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ برحمتک یا ارحم الراحمین ÷

وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِھِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا ط وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ط وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ○

اور پھیر دیا خدا نے کافرون کو ساتھ غصے اونکے کے نہ پائی کچھ منفعت اور کفایت کیا خدا نے مسلمانون کی طرف سے بیچ مقدمے جنگ کے اور ہی خدا توانا غالب ÷ ف ÷ اور پھیر دیا اللہ نے منکرون کو اپنے غصے مین بھرے ہاتھ نہ کچھ بھلائی اور آپ اوٹھا لی اللہ نے مسلمانون کی لڑائی اور ہی اللہ زور آور زبردست ÷ ص ÷ کافرون کو یعنی احزاب کو منفعت یعنی فتح یعنی نہین پائی اونھون نے مسلمانون پر اور کفایت کیا خدا نے الخ یعنی مومنون کو حاجت جنگ کی نہ پڑی اور خدا تعالی نے بسبب

باد صبا اور غلغلہ کرنے ملائکہ کے ساتھہ تکبیر سے کفار پر شکست ڈالی چنانچہ اوپر سب قصہ ذکر ہوچکا اور منقول ہیکہ ستائیس دن تک
احزاب باہر مدینے کے گھیرے رہے اور دلوں کو خندق کے کنارے تک آتے اور تیر و سنگ اندازی جانبین سے ہوتی اور
راتوں کو بقصد شبخون کے آتے رسول علیہ السلام ساتھہ یاروں اپنے کے اونکو دفع کرتے ایک روز عمر عبدود کہ بڑا شجاع عرب
مین مشہور تھا اور اوسکو ہزار مرد کے مقابل کرتے تھے ساتھ اور چار آدمیوں کے کفار کے دلیروں میں سے خندق سے اتر کر سامنے آیا
اور لڑنے والا طلب کیا اس طرف سے علی مرتضی باہر نکلے اور عمر عبدود اور ایک کافر کو مارا کافروں کے دل ٹوٹ گئے اور
آنحضرت ﷺ نے پیر اور منگل کے دن مسجد مین کفار پر فتحیاب ہونے کی دعا کی بدھ کو بعد نماز ظہر کے اثر فتح کا ظاہر ہوا کہ حکم الٰہی
سے باد صبا نے زلزلہ کفار کے لشکر مین ڈالا کفار عاجز ہوکر بھاگے اور فتح مسلمانوں کی بدون لڑنے کے ہوئی ۞ ۱۵ ع

وَأَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ۝

اور اوتارا اللہ نے اون لوگوں کو کہ مددگاری ان لشکروں کی کی تھی اہل کتاب مین سے یعنی قریظہ کو اوتارا اونکے قلعوں سے
اور ڈالا اونکے دلوں مین ڈر ایک فرقے کو قتل کرتے تھے تم یعنی مردوں کو اور بندی پکڑتے تھے تم ایک فرقے کو یعنی عورتوں
اور لڑکوں کو ۞ فــ ۞ اور اوتار دیا اونکو جو لوگ رفیق ہوئے تھے کتاب والے اونکے گڑھوں سے اور ڈالی اونکے دل مین دھاک کتنوں کو تم
جان سے مارنے لگے اور کتنوں کو بندی کیا ۞ تفسیر ۞ یہ یہود تھے بنی قریظہ نزدیک رہتے مدینے کے پہلے حضرت سے صلح رکھتے تھے اس
ہنگامے مین پھر گئے اس لڑائی سے فارغ ہوئے کہ جبرئیل حکم لائے جلد اونکو جا گھیرا چوبیس دن گھر کر تھکے راضی ہوئے کہ ہم نکلتے ہین
جو ہمارے حق مین سعد بن معاذ کہے سو قبول رکھو حضرت نے قبول کیا سعد نے یہی حکم کیا کہ جوانوں کو قتل کرنا اور عورتیں لڑکے بندی لیے
خدا اور رسول کی مرضی یہی تھی اور اونکی بدعہدی کی سزا ۞ ف ۞ وہ یہود بنی قریظہ تھے کہ بعد گھیرے رہنے کے پچیس دن تک اپنے
قلعوں مین تنگ ہوکر سعد بن معاذ کے حکم پر راضی ہوکر اوترے اونھوں نے حکم کیا کہ مرد انکے مارے جاوین اور عورتیں اور بچے
بندی پکڑے جاوین اور مال مسلمانوں پر تقسیم ہو اور قصہ اسکا یہ ہے کہ جب رسول علیہ السلام بعد بھاگنے احزاب کے رات مین اوسکی صبح
کو اپنے اصحاب کے ساتھہ خندق سے اوٹھہ کر مدینے مین رونق افزا ہوئے اور ہتھیار بدن سے کھولے کہ اوسی روز ظہر کے وقت جبرئیل
عمامہ استبرق سر پر باندھے ہوئے سوار خچر پر کہ زین اوسکا دیبا کا یعنی ریشمی تھا پونہچے اور رسول علیہ السلام تھے اوسوقت زینب
بنت جحش کے پاس کہ ازواج مطہرات سے تھین اور وہ سر مبارک کو دھو رہی تھین ایک جانب سر کی دھوئی تھی کہ جبرئیل آئے اور کہا
یا رسول اللہ آپنے ہتھیار اوتار ڈالے عفا اللہ عنک چالیس روز ہوئے ہین کہ ملائکہ نے ہتھیار نہین کھولے اور غبار کہ جبرئیل ع کے مونہہ پر
اور اونکے خچر پر تھا رسول علیہ السلام اوسکو اپنے دست مبارک سے پاک کرتے تھے جبرئیل نے کہا خداے تعالی حکم فرماتا ہے تمکو کہ بنی قریظہ
ہی کی طرف جانے کا قصد کیجئے مین پس اوٹھو انکی طرف مین انکی گھاٹوں کے چلتے کاٹ آیا ہوں اور انکے دروازوں کو کھول آیا ہوں اور انمین
اضطراب اور ہل چل پڑ رہی ہے پس آنحضرت ﷺ نے منادی کو حکم دیا کہ ندا کرے کہ جو کہ سننے والا مطیع ہے نماز عصر کی نہ پڑھے مگر بنی قریظہ مین
اور نشان اپنا حضرت علی کو دیا وہ اوسکو لے کر باہر نکلے اور لوگ بھی حضرت علی کے ساتھہ چلے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب اونکے
قلعوں کے پونہچے تو کلام برے رسول کی شان مین اونسے سنکر پھرے راہ مین آنحضرت سے مل کر یہہ حال ظاہر کیا آنحضرت نے فرمایا کہ جب
مجکو دیکھینگے تو کچھہ نہین کہینگے اور جب آنحضرت اپنے اصحاب پر گذرے مقام صورین مین پہلے پہونچنے کے طرف بنی قریظہ کے تو اونسے
پوچھا کہ اس راہ سے کوئی گذرا ہے اونھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ دحیہ کلبی سوار خچر سفید پر کہ اوسکے زین پر چادر دیبا کی تھی گیا ہے

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جبرئیل گئے ہین تا بنی قریظہ مین زلزلہ اور رعب ڈالین پس جب آنحضرت صلعم نزدیک قلعے بنی قریظہ کے پہونچے تو اونکے
ایک کنوئین کے پاس اوترے اور مسلمان پیچھے سے آنکر ساتھہ لشکر کے ملے بعد عشا کے اور اوسوقت عصر اور مغرب اور عشا پڑھی
بسبب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ نہ نماز پڑھے کوئی عصر کی مگر بنی قریظہ مین اور پچیس ۲۵ یا چوبیس ۲۴ روز تک اونکے
قلعے کو گھیرے رہے یہان تک کہ بتنگ آگئے اور رعب اونکے دلون مین پڑا اور یقین کیا کہ بے استیصال ہمارے کے رسول علیہ السلام
پھرینگے نہین اونھون نے ابو لبابہ صحابی کو پیغمبر خدا کے پاس سے طلب کیا اور مرد و زن نے اونکے آگے جمع ہوکر حالت تباہ اپنی
ساتھہ گریہ وزاری کے ظاہر کرکر مشورہ پوچھا کہ آیا محمد کے حکم پر ہم اوترین ابو لبابہ نے کہا ہان اوترو اور ہاتھہ سے اشارہ
ذبح کا کیا کہ ذبح کیے جاؤگے اور اوسی دم پشیمان ہوئے کہ خیانت خدا اور رسول کی کی ہین جب وہان سے پھرے تو آنحضرت صلعم
کے پاس حاضر نہوئے اور اپنے تئین مسجد کے ایک ستون سے باندھا اور کہا یہان سے نہین جانے کا مین جب تک کہ
قبول توبہ میری خدا کی طرف سے نہ اوترے گی اور خدا تعالی سے عہد کیا کہ پھر بنی قریظہ سے مین نہین ملنے کا اور جب یہ خبر ابو لبابہ
کی آنحضرت کو پہونچی تو فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو اوسکے لیے استغفار کرتا مین اب مین اوسکو نہین کھول سکتا ہون جبتک کہ
قبول توبہ اوسکی خدا کی طرف سے نہ آوے اور جب وحی قبول توبہ اوسکے کی اوتری تو آنحضرت صلعم اوسوقت ام سلمہ رض کے گھر مین تھے
آپ ہنسے ام سلمہ رض نے پوچھا کہ آپ کیون ہنستے ہین اللہ ہنسلاوے آپکے دانتون کو فرمایا ابو لبابہ کی توبہ قبول کی گئی ام سلمہ رض نے
عرض کیا کہ کیا نہ خوشخبری دون مین اسکی ابو لبابہ کو یا رسول اللہ فرمایا ہان سنادے اگر چاہے تو پس کھڑی ہوئین ام سلمہ رض اپنے
حجرے پر اور یہ ذکر ہی ازواج مطہرات کے پردے کے حکم اوترنے کے پہلے کا پس کہا ای ابو لبابہ خوش ہو کہ تحقیق توبہ قبول کی اللہ نے
تیری پس لوگ اونکے کھولنے کو دوڑے کہا ابو لبابہ نے قسم خدا کی جبتک کہ رسول علیہ السلام اپنے دست مبارک سے نکھولین
نہین کھلنے کا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت نماز صبح کے اونکو کھولا القصہ بنو قریظہ لاچار ہوکر رسول علیہ السلام
کے حکم پر اوترے اور آنحضرت صلعم نے بسبب مکالبہ اوس کے سعد بن معاذ کو حکم کیا سعد کی قوم اونکو حمار پر سوار کرکر آنحضرت صلعم کے پاس
لائی اور کہا تمکو رسول علیہ السلام نے تمہارے موالی یعنی دوستون پر حکم کیا ہی ساتھہ اونکے بھلائی کرنا اور جب سعد آنحضرت صلعم کے
سامنے آئے تو اونکی قوم سے فرمایا قوموا الی سیدکم یعنی اوٹھو اپنے سردار کے لیے اور سعد نے کہا تم میرے حکم پر راضی ہو اور
خدا سے عہد کرتے ہو کہ جو کچھہ مین حکم کرون اوسپر تم راضی ہو اونھون نے کہا ہان اور آنحضرت صلعم نے بھی اجازت دی پس
سعد نے کہا کہ حکم کرتا ہون مین یہ کہ اونکے مردون کو مارین اور اونکی عورتون اور اولاد کو بندی پکڑین اور اموال اونکے درمیان
مسلمانون کے تقسیم کرین آنحضرت صلعم نے فرمایا ای سعد ایسا حکم کیا تونے کہ جو کچھہ خدا تعالی نے سات آسمانون کے اوپر کرتا ہی پس
بنی قریظہ کو اونکے قلعے سے لاکر بنت حارث کے گھر مین قید کیا پھر رسول علیہ السلام مدینے کے بازار مین آئے اور خندقین کھودکر
اونکے مردونکو اون خندقون مین گردن مارا اور زبیر اور علی رضی اللہ عنہما مارنے والے تھے چھہ سو یا سات سو آدمی مارے گئے اور حیی
بن اخطب کو بھی وہان گردن مارا بعد اوسکے اموال اونکے تقسیم کیے بعد نکالنے خمس کے سوار کو تین حصے دیے کہ دو اوسکے گھوڑے
کے اور ایک اوسکا اور پیادے کو ایک حصہ دیا پھر قریظہ کی بندی کو آنحضرت صلعم نے نجد کو بھیجکر بکوا کر گھوڑے اور ہتیار
خرید کر لئے اور اونکی عورتون مین سے ریحانہ بنت عمرو کو آنحضرت صلعم نے اپنے لیے لیا تھا وفات تک آپکی ملک مین رہی
اور یہ فتح بنی قریظہ کی بیچ آخر مہینے ذیقعدہ کے سن پانچ ہجری مین ہوئی اور عورتین اور اولاد بنی قریظہ کی کہ بندی
مین آئے ساڑھے سات سو اور ایک قول سے نو سو تھے۔

بحث مختصر امر المعالم

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

اور انجام کار کو تمھین دی زمین اونکی اور گھر اونکے اور مال اونکے بھی اور بھی انجام کار کو تمھین دی وہ زمین کہ نہ پانوُن رکھا تھا تمنے اوسپر اور ہی خدا سب چیز پر توانا ف فتح تھے اور تمکو ہاتھ لگی اونکی زمین اور انکے گھر اور انکے مال اور ایک زمین اور جسپر پہرے نہین تھے تمھارے قدم اور ہی اللہ سب چیز کر سکتا ؛ **تفسیر** یہ زمین جو مدینے کے نزدیک ہاتھ لگی حضرت نے مہاجرین کو بانٹی اونکو گذران کا ٹھکانا ہوگیا اور انصار پر سے انکا خرچ ہلکا ہوا اور اوس دوسری زمین سے مراد ہی زمین خیبر کی دو برس کے پیچھے ان یہود ہی سے وہ ہاتھ لگی اوس سے حضرت کے سب اصحاب آسودہ ہو گئے ؛ **موضح** اموال سے مراد ہی مواشی اور نقود اور اسباب منقول ہی کہ رسول علیہ السلام نے مقرر کین زمینین اونکی مہاجرین کے لیے نہ انصار کے لیے اور فرمایا کہ تم اپنے مکانون مین ہو وہ زمین کہ پانوُن نرکھا تھا تمنے یعنی بقصد قتال کے اور وہ زمین کہ ہی یا فارس و روم یا خیبر یا تمام وہ زمینین کہ فتح کیجاوینگی روز قیامت تک ؛ **تنبیہ** ؛ اوپر کی آیت کی تفسیر مین جو کچھ قصہ ابولبابہ صحابی کا مذکور ہوا اوسکا ذکر کلام اللہ مین سورۂ انفال کے تیسرے رکوع مین ہی ؛ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ یعنی اے ایمان والو خیانت نکرو اللہ کی اور رسول کی اور نہ خیانت کرو اپنی امانتون مین جان کر اور جان لو کہ تمھارے مال اور اولاد جو ہین خراب کرنے والے ہین اور جان لو یہ کہ اسکے پاس بڑا ثواب ہی ؛ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ اے ایمان والو اگر ڈرتے رہوگے اللہ سے یعنی در مقدمۂ امانت وغیرہ کے تو کردیگا تم مین فیصلہ یعنی تمھارے گھر بار کافر نہین گرفتار ہینگے جسکا تم ڈر رکھتے ہو اور اوتاریگا تمسے تمھارے گناہ اور بخشیگا تمکو اور اللہ کا فضل بڑا ہی انتہی غور تو کرو بھائیون صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کے حال مین کہ کیا قصور ہوا تھا جسپر یہ کچھ ڈرے اور در پے اوسکے تدارک کے ہوئے کاملین کا یہی حال ہوتا ہی یہ نہین کہ گناہ پر گناہ کرتے جاوین اور کچھ پروا نرکھین اور تمام اس قصے مین عجب شان قادری معلوم ہوتی ہی کہ کیسے زبردستون کو زیردست اور خراب کیا بسبب شامت اعمال کے اور ہر قصہ کلام اللہ مین عبرت ہی کے لیے مذکور ہوتا ہی کہ سُننے والے عبرت پکڑین اور اوپر کی آیتون مین اللہ تعالے نے کچھ اپنی نعمتین بندون کو یاد دلائین تھین کہ دیکھو کس طرح ہمنے کفار احزاب اور بنی قریظہ پر تمکو فتح دے کر مالک اونکی زمینون وغیرہ کا کیا اب آگے نصیحت کی پیغمبر صاحب کی بیبیون کو کہ تم اس مال و منال کو دیکھکر فریفتہ اس دنیا مکارہ کی نہو کہ تم اوس نبی پیارے کی بیبیان ہو کہ اونھون نے ساری عمر اس دنیا کی طرف التفات نکیا اور قصداً اسپر لات ماری پس تم جو اونکی خادم خاص ہو تمکو بھی چاہیے کہ اس دنیا کی رغبت اپنے دلون مین نرکھو اور تقوی بڑے درجے کا اختیار کرو پس اس مضمون کے پونہچانے کا حکم فرمایا اپنے نبی کو حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ آنحضرت کی بیبیان جو کچھ کہ آنحضرت کے پاس تھا قسم زینت دنیا سے طلب کرتی تھین خدا تعالی نے اونکو نصیحت دی اور زجر فرمایا اور احکام آپس کے سلوک کے نازل فرمائے اور زینب رضی اللہ عنہا زید کے عقد مین تھین اونکے درمیان مین نا اتفاقی ظاہر ہوئی اور رفتہ رفتہ طلاق واقع ہوئی اور بعد تمام ہونے عدت کے خدا تعالی نے زینب کو داخل ازواج مطہرات کیا منافقون نے زبان طعن کی کھولی کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو اپنی بیوی کیا خدا تعالی نے بیچ بیان اوسکے کہ مونہہ بولا بیٹا حکم بیٹے کا نہین رکھتا ہی نازل کیا **فی**

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

ای نبی کہدے اپنی عورتون کو اگر تم چاہتیان ہو دنیا کا جینا اور یہان کی رونق تو آؤ کچھ فائدہ دون تمکو اور رخصت کر دون بھلی
طرح سے ✦ **تفسیر** منقول ہی کہ رسول علیہ السلام کی بیویان دنیا اور نفقہ زیادہ حاجت سے اونسے مانگنے لگین حضرت کو یہ بات ناگوار
گذری اور آپنے قسم کھائی کہ ایک مہینے تک اونسے مخالطت نہین کرینگے اور باہر بھی تشریف نہ لائے بسبب اسکے کہ انھین ایام مین
چوٹ آگئی تھی پاے مبارک مین بسبب گر پڑنے کے گھوڑے پر سے پس حضرت بالاخانے پر رہے مہینا بھر تک بعد ازان اوترے پس
لوگ اس احوال کی تحقیق مین پڑے اور بعضون نے کہا کہ آپنے اپنی بیویون کو طلاق دی ہی صحابہ دروازے پر جمع ہوئے اس امید پر
کہ آپ ہمکو بلاوینگے یا باہر رونق افزا ہونگے کسیکو اذن آپکا نہوا لیکن جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اذن حاضر ہونیکا چاہا تو
اذن ہوا اونکو جب اندر گئے تو دیکھا کہ بیویان آپ کی گرد آپ کے جمع ہین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے دل مین کہ کچھ ایسی بات کہون
کہ آنحضرتؐ ہنسین پس کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ بیٹی خارجہ کی کہ بیوی تھین اونکی اگر مجھسے نفقہ طلب کرے تو کوٹون مین گردن
اوسکی پس آنحضرت ہنسے اور فرمایا کہ یہ گرد میرے بیٹھین ہین جیسا کہ دیکھتا ہی تو طلب کرتین ہین مجھسے خرچ یعنی زیادہ عادت سے
پس ابوبکرؓ اوٹھے اور گردن عایشہؓ کی کوٹنے لگے اور عمرؓ اوٹھکر اپنی بیٹی یعنی حفصہؓ کی گردن کوٹنے لگے اور دونون صاحب اپنی بیٹیون
سے کہتے تھے کہ نہین تم آنحضرتؐ سے مانگتی ہو وہ چیز کہ جو حضرت پاس نہین ہی پس کہا بیویون نے قسم ہی خدا کی نہین مانگینگے ہم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کچھ چیز کہ نہو انکے پاس پس بعد اوسکے آنحضرتؐ ایک مہینے تک الگ رہے پھر یہ آیت یا ایہا النبی تا لفظ
اجرا عظیما اوتری پس پہلے آنحضرتؐ نے حضرت عایشہ رضی سے اس بات کے کہنے کا ارادہ کیا اسلیے کہ وہ بہت عقلمند اور فضل اور
جاہیتی تھین سب بیویون مین پس فرمایا ای عایشہؓ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ بیان کرون روبرو تیرے ایک بات اوسکے
جواب مین بے مشورے ماں باپ اپنے کے جلدی نکرنا کہا عایشہؓ نے کہ کیا ہی وہ ای رسول خدا کے پس پڑھی آنحضرتؐ نے روبرو عایشہؓ
کے یہی آیت تخییر کی کہا عایشہؓ نے کیا تمھارے مقدمے مین ای رسول خدا کے مشورہ کرون اپنے ماں باپ سے یعنی مشورہ اوس امر
مین کرتے ہین کہ اوسمین کچھ تردد ہوتا ہی اور مجھے اسمین کچھ تردد ہی نہین بلکہ اختیار کیا مینے اللہ کو اور رسول اوسکے کو اور آخرت کے
گھر کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت مین آیا ہی کہا اونھونے کہ جب معلوم لوگون کا سنکر آنحضرتؐ کے پاس آیا مین اور پوچھا مینے
کہ یا رسول اللہ آیا آپنے اپنی بیویون کو طلاق دی ہی جیسے کہ لوگ کہتے ہین فرمایا نہین کہا عمرؓ نے کہ اعلام کر دونمین کہ طلاق نہین دی
ہی آپ نے فرمایا اعلام کرے پس دروازے پر مسجد کے آکر پکار دیا مینے کہ رسول خدا نے اپنی بیویون کو طلاق نہین دی ہی پس اوتری
یہ آیت وَاِذَا جَاءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِہٖ وَلَوْ رَدُّوْہُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ
مِنْھُمْ لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ مِنْھُمْ اور مین تھا کہ استنباط اس امر کا کیا تھا مینے بعد اوسکے یہ آیت تخییر
نازل ہوئی اور اون ایام مین آنحضرتؐ کے نکاح مین نو بیویان تھین عایشہ رضی اللہ عنہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور
حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیٹی ابو سفیان کی اور ام سلمہ رضی بیٹی امیہ کی اور
سودہ بیٹی زمعہ کی یہ پانچ قریش مین کی تھین اور زینب بیٹی جحش کی اسدیہ اور میمونہ بیٹی حارث کی ہلالیہ اور صفیہ بیٹی حیی
بن اخطب کی خیبریہ اور جویریہ بیٹی حارث کی مصطلقیہ اور جب انھونے خدا اور رسول اور دار آخرت کو اختیار کیا تو حق تعالی
نے اوسکے عوض انعام مین آیت لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ نازل فرمائی چنانچہ اسی سورت مین وہ آگے آتی ہی اور
مفسرون کو اس تخییر مین اختلاف ہی اکثر اہل علم اسپر ہین کہ یہ تفویض طلاق نتھی بلکہ اختیار دینا اسکا تھا کہ اگر دنیا کو اختیار کرین تو طلاق
دین اور بعضے اسپر ہین کہ تفویض طلاق تھی اور حکم تخییر کا طلاق مین فقہا کے نزدیک یہ ہی کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو کہے اختیار کر تو

اور وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کچھ اوسپر لازم نہین اکثر کے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک ایک طلاق پڑتی ہی اور اگر اپنا نفس
اختیار کرے کہ کہے اپنا نفس اختیار کیا مینے تو ایک طلاق اوسپر پڑتی ہی امام احمد اور امام شافعی کے نزدیک رجعی پڑتی ہی اور حنفیہ کے
نزدیک بائنہ اور مالک کے نزدیک تین طلاقین پڑتی ہین ✣ بحر العلوم ✣ مشکوۃ ✣

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ○

تفسیر اور اگر تم ہو چاہتیان اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور پچھلے گھر کو تو اللہ نے رکھ چھوڑا ہی اونکو جو تم مین نیکی پر ہین نیگ بڑا
حاصل دونون آیتون کا یہ ہی کہ کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویون کو کہ مینے تو اختیار کیا ہی فقر دنیا مین پس اگر تم نہ راضی
ہو میرے فقر پر تو خبر دو مجکو اور آؤ میرے پاس فائدہ مند کرون مین تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچھی طرح اور اگر راضی ہو گی
میرے فقر پر اور ارادہ کرو گی خدا اور رسول کی رضامندی کا اور جنت کے ملنے کا تو تمکو اللہ تعالی عوض اس مشقت کے ثواب دیگا بڑا
حضرت مولانا عبد القادر صاحب نے فائدہ یہان یہ لکھا ہی کہ حضرت کے ازواج نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ ہون
بعضون نے بول چال کی حضرت نے قسم کھائی کہ ایک مہینا گھر مین نجاوین پھر مہینے کے بعد یہ آیت اوتری حضرت گھر مین آئے اول
حضرت عائشہ رض سے کہا اونہون نے اللہ و رسول کی مرضی اختیار کی پھر اسی طرح سب نے حضرت کے ہان ہمیشہ فقر و فاقہ تھا اپنے اختیار سے
جو آتا تھا شتاب اوٹھا ڈالتے تھے پھر قرض لینا پڑتا یہ جو فرمایا کہ جو نیکی پر رہین اونکو بڑا نیگ ہی حضرت کی ازواج سب نیک ہی ہین
الطیبات للطیبین ✣ مگر حق تعالی صاف خوشخبری کسیکو نہین دیتا تا نڈر نہو جاوے خاتمے کا ڈر لگا رہے ✣ اور مدارک مین
لفظ امتعکن کی تفسیر مین لکھا ہی دون مین تمکو متعہ طلاق اور مستحب ہی متعہ واسطے ہر مطلقہ کے سوا مفوضہ کے پہلے وطی کے
اور اور معنی اسرحکن الخ کے اور طلاق دون مین تمکو طلاق دینا اچھا کہ نہ ضرر ہو اوسمین انتہی ✣ **تنبیہ** ✣ تامل کرو ای
بھائیون ان آیات شریفہ کے مضامین مین کہ اللہ تعالی اور اوسکے رسول کو دنیا مین رغبت کرنی کیا بری معلوم ہوئی کہ جسپر
آنحضرت بھی خفے ہوئے اپنی بیویون پر اور اللہ تعالی نے بھی کیا کچھ فرمایا اور دنیا کے فانی ہونے اور برائی مین بہت آیتین
اور حدیثین آئی ہین فرمایا اللہ تعالی نے اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ
وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ
يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ یعنی جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہی کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین اور بہتایت ڈھونڈنی
مال کی اور اولاد کی جیسے کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانون کو اوسکا سبزہ اوگنا پھر زور پر آتا ہی پھر تو دیکھے زرد ہو گیا
پھر ہو جاتا ہی روندن اور پچھلے گھر مین سخت مار ہی یعنی اوسکے لیے کہ اختیار کرے دنیا کو آخرت پر اور معافی ہی اللہ سے اور
رضامندی یعنی اوسکے لیے کہ نہ ترجیح دے دنیا کو آخرت پر اور دنیا کا جینا تو یہی ہی جنس دغا کی اور فرمایا مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور اللہ کے پاس جو کچھ ہی باقی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَّمَلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ
ترجمہ آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت کی گئی ہی اور لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوسمین ہی مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک اللہ سے ذکر کے کرے
اور عالم یا طالب علم اور فرمایا اگر ہوتی دنیا اللہ کے نزدیک برابر پر پشے کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سے ایک گھونٹ اور فرمایا
جو کوئی دوست رکھے اپنی دنیا کو ضرر پونہچاتا ہی اپنی آخرت کو یعنی اسلیے کہ جب دنیا کی محبت کھیگا ڈوبا رہیگا اوسکے حاصل کرنیکی فکر مین

پس نہین فراغت پائیکا آخرت کی فکر کی اور جوکوئی دوست رکھے آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی اپنی دنیا کو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر فانی یعنی دنیا کے اور فرمایا کہ لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم خدا کی نہین محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ فراخ کی گئی اوپر کہ تمسے پہلے تھے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسمین اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا اونکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک دنیا سے بیزار تھے کہ اپنی دعا مین بھی بقدر ضرورت ہی کے مانگتے تھے یہ دعا کرتے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا ؛ یا اللہ کر رزق اولاد محمدؐ کا قوت یعنی جس سے سوال سے باز رہین اور بہت سی حدیثین اور اقوال بزرگون کے اسکی مذمت مین منقول ہین کیا خوب کہا ہی کسی نے **شعر** نباشد نیک باطن در پی آرایش ظاہر ؛ بنقاش احتیاج نیست دیوار گلستان را ؛ اور حقیقت مین جو کوئی کہ دنیا کی زرق برق مین اور حب جاہ مین گرفتار رہا بہت ہی خراب ہوا **شعر** جمع رہی ہی دل کے اندر حب جاہ ؛ کب سماوے اوسمین نور الالٰہ ؛ پس سبکو خصوصًا اسوقت کی عورتون کو غور کرنا چاہیے ان آیات کریمہ کے مضامین مین کہ جو بیویان پیشوا سب کی ہین وہ بسبب دنیا طلبی کے پایۂ عتاب مین آئین تو بھلا اورونکو کیونکر اسمین رغبت کرنی اور اپنے خاوندون کو اوسکے لیے تنگ کرنا سزاوار ہو چھوڑو بھائیون اس دنیا غدارہ کی محبت کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ ؛ محبت دنیا کی سر ہر گناہ کا ہی ؛ پھر آگے پاک پروردگار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو جتایا کہ کہین یہ نہ سمجھنا کہ ہم جو پیغمبر صاحب کی بیویان ہین اور سب مومنون کی مائین ہمپر گرفت ایسی نہین ہونے کی بلکہ یون سمجھنا کہ ہر نزدیکان را بیش بود حیرانی ؛ جیسے کہ فرماتے ہین

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

ترجمہ اے نبی کی عورتون جو کوئی لاوے تم مین کام بیحیائی کا صریح دونی ہو اوسکو مار دوہری اور ہی یہ یعنی دوچند عذاب کرنا اونکو اللہ پر آسان **تفسیر** مراد فاحشہ صریح سے یہان نافرمانی رسول اللہ کی ہی اور بعضون نے کہا زنا اور مار دوہری یعنی بہ نسبت اور بیویون کے دوہرا عذاب ہوگا تمکو اسلیے کہ جو چیز بری ہی تمام بیویون کے حق مین وہ تمہارے حق مین بدتر ہی پس زیادتی برائی معصیت کی تابع ہی زیادتی فضل کے یعنی جتنا فضل زیادہ ہوگا برائی گناہ کی اوسکے حق مین زائد ہوگی اور یہ بات ظاہر ہی کہ کسی بیوی کی فضیلت آنحضرت کی بیویون کی فضیلت کو نہین پہونچتی اور اسی لیے مذمت عاصی عالم کی اشد ہی عاصی جاہل سے اسلیے کہ معصیت عالم سے اقبح ہی اور اسی لیے زیادہ ہوئی حد آزادون کی بہ نسبت حد غلامون کے مثلًا جہان آزادون کو سو درّے مارے جاوینگے تو غلام کو پچاس آوینگے اور مومن سنگسار کیا جاتا ہی اور کافر نہین **مدارک تنبیہ** پس بھائیون سوچو تو سہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے حق مین کہ جو مائین ہین سبھون کی ایسا حکم ہوا تو اورونکی کیا حقیقت رہی ہرگز عالمون یا پیرزادون یا نوابون یا خانون وغیرہ کی اولاد اپنے خاندانون پر مغرور نہون بلکہ یہ سمجھین کہ ہم زیادہ پکڑے جاوینگے بہ نسبت عوام کے اسلیے حضرت نے فرمایا مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ یعنی جسکے عمل نے دیر کی اوسکا نسب کچھ کام نہین آنے کا یا اللہ دکھا ہمکو راہ سیدھی اور بچا ہمارے نفسون کے شرون سے آمین رب العالمین

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝

ترجمہ اور جو کوئی تم مین اطاعت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور کرے کام نیک دین ہم اوسکو اوسکا بدلا دوہرا یعنی بہ نسبت

اور کے اوسکو دگنا ثواب دین اور رکھی ہی ہمنے اوسکے واسطے روزی عزت کی کہ وہ جنت ہی ✤ تفسیر ✤ یہ بڑے درجے کا لازم
ہی نیکی کا ثواب دونا اور برائی کا عذاب دونا پیغمبر کو بھی فرمایا کہ اذًا لاذقناک ضعف الحیوۃ وضعف الممات ✤ بحر ✤

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

اے نبی کی عورتو تم نہین ہو جیسے ہر کوئی عورتین اگر تم ڈر رکھو سو تم دب کر نکہو بات پھر لالچ کرے کوئی جسکے دل مین روگ ہی
اور کہو بات معقول ✤ تفسیر ✤ یعنی جب تم کلام کرو مردون سے بحسب ضرورت کے پردے کے پیچھے سے تو نرم اور میٹھی
بات نکرو مانند بدکارون کے اسلیے کہ جنکے دل مین بیماری نفاق کی یا محبت بدکاری کی ہی اونکے دل مائل ہونگے اور رغبت کرینگے
تمھاری طرف اور معروف سے مراد ہی نیک یعنی بات اچھی کہو باوجود ہونے اوسکے کے سخت حاصل یہ کہ یہ ایک ادب سکھایا
کہ کسی مرد سے بات کہو تو اسطرح کہو جیسے ماں کہے بیٹے کو ✤ مدبحر

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا ۝

اور قرار پکڑو اپنے گھرون مین اور دکھاتی نہ پھرو جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت نادانی کے یعنی کفر کے وقت بے پردہ پھرتی
تھین عورتین اور کھڑی رکھو نماز اور دیتی رہو زکوۃ اور اطاعت مین رہو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اللہ یہی چاہتا ہی کہ دور کرے
تمسے گندی باتین یعنی گناہ اے گھر والون یعنی پیغمبر کے اور ستھرا کرے تمکو ایک ستھرائی سے ✤ تفسیر ✤ یہ خطاب ہی ازواج
کو اور داخل ہین حضرت کے سب گھر والے اور مراد جاہلیت اولی سے زمانہ ابراہیم علیہ السلام کا ہی کہ عورتین لباس فاخرہ اور بہت سا
زیور پہنکر مردون کے سامنے آتی تھین یا مراد جاہلیت اولی سے زمانہ حضرت آدم اور نوح علیہما السلام کے درمیان کا ہی یا زمانہ
داؤد و سلیمان علیہما السلام کا اور جاہلیت اخری مابین عیسی اور محمد علیہما السلام کے یا جاہلیت اولی جاہلیت کفر کی پہلے اسلام
اور جاہلیت اخری جاہلیت فسق و فجور کی اسلام مین اور پہلے حکم خاص نماز اور زکوۃ ادا کرنیکا فرمایا اور پھر حکم فرمایا تمام طاعات کا
واسطے فضیلت ان دونون عبادتون کے اسلیے کہ جو کوئی انپر مواظبت کرتا ہی تو اور طاعتین بھی اوسسے سہل ادا ہوتی ہین
اور لفظ اہل البیت مین دلیل ہی اسپر کہ حضرت کی بیویان بھی اہل بیت مین داخل ہین اور ستھرا کرے الخ یعنی پاک کرے تمکو نجاست
گناہون سے اللہ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کو منع فرمایا بعضے کامون سے اور حکم کیا بعضے کامون کے کرنیکا
تاکہ اہل بیت آنحضرت کے گناہ نکرین اور بچین اوس سے بسبب تقوے کے اور طاعت کرین اور گناہون کو پلیدی فرمایا اور تقوی کو
طہر اسلیے کہ گناہ کے کرنے سے بھی بدن نجس ہوتا ہی جیسا نجس ہوتا ہی پلیدیون سے بلکہ زیادہ اور تقوی اور نیکی کے کرنے سے
نفس ایسا پاک ہوتا ہی جیسے کپڑا پاک ہوتا ہی پانی سے اور اسمین نفرت دلائی عقلمندون کو ممنوعات سے اور رغبت دلائی اونکو
اوامر مین ✤ مد ✤ اور بحر العلوم مین لکھا ہی کہ مراد اہل بیت سے ازواج اور اولاد آنحضرت کی ہی سب اور بعضے کہتے ہین
کہ خاص بیویان ہی مراد ہین بنظر سباق اور سیاق آیت کے لیکن ام سلمہؓ کی حدیث مین آیا ہی کہ رسول علیہ السلام ہمارے گھر مین تھے
کہ یہ آیت نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور علیؓ کو طلب کرکے فرمایا اللّٰھم ھؤلاء اھل بیتی
عرض کیا مینے یا رسول اللہ مین بھی ہون فرمایا ہان انشاء اللہ تعالی روایت کیا یہ معالم وغیرہ مین اور حدیثین اونکے فضائل کی بہت
ہین از انجملہ یہ ہی کہ کہا ابو ہریرہؓ نے کہ آئے جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہی تحقیق آئی ہی تمکے سے

عمل کرنیسے اور پست کرتا ہی بسبب اوسکے اورون کو یعنی عمل کرنیسے اور فرمایا کہ جسکے دل مین نہین ہی قرآن سے کچھ وہ
مانند گھر ویران کے ہی اور یہ بھی فرمایا کتاب اللہ او سمین ہین خبرین ماقبل تمہارے کی اور خبرین مابعد تمہارے کی اور حکم اوس
چیز کا کہ درمیان تمہارے ہی قرآن فرق کرنے والا ہی حق اور باطل مین نہین ہزل جو کوئی چھوڑدے اوسکو جباروں مین سے
گردن توڑے اوسکی اللہ اور جو کوئی ڈھونڈے ہدایت غیر قرآن مین گمراہ کرے اوسکو اللہ اور وہ کمند سعادت ہی اللہ کی استوار
اور وہ ذکر ہی باحکمت اور وہ صراط مستقیم ہی وہ ایسا ہی کہ نہین ٹیڑھی ہوتین بسبب اوسکے خواہشین نفس کی حق سے طرف
باطل کے اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زبانین اور نہین سیر ہوتے اوس سے علما اور نہین پرانا ہوتا کثرت تکرار اولت سے اور نہین تمام
ہوتے عجائب اوسکے قرآن ایسا ہی کہ نہین ٹھہرے جن جسوقت کہ سنا اونھون نے اوسکو یہان تک کہ کہا اونھون نے بلاشبہ ہمنے
سنا قرآن عجیب راہ بتاتا ہی طرف بھلائی کے جسنے خبر دی ساتھ بھلائی قرآن کے کہ وہ آنحضرت ہین سچ کہا اور جسنے عمل کیا اوسپر
ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا ساتھ اوسکے عدل کیا اور جو کوئی بلایا گیا طرف اوسکے راہ دکھایا گیا طرف صراط مستقیم کے پڑھ اوسکو
وسیلہ اپنا اور فرمایا آنحضرت نے کہ مثل ماہر قرآن کی مثل فرشتون بزرگ نیک کارون کے ہی اور مثال اوس شخص کی کہ پڑھتا ہی
قرآن اور قرآن اوسپر دشوار ہی کہ زبان نہین چلتی اور یاد نہین رہتا اوسکے لیے دوہرا ثواب اور ایک روایت مین ہی وہ شخص کہ پڑھتا ہی
قرآن اور وہ ماہر ہی اوسکا ساتھ فرشتون بزرگ نیک کار کے ہی اور فرمایا مثل اوس مومن کی کہ پڑھتا ہی قرآن مانند ترنج کے ہی
کہ مزا اوسکا اچھا ہی اور خوشبو اوسکی اچھی اور مثال اوس مومن کی کہ نہین پڑھتا قرآن مانند کھجور کے ہی کہ نہین خوشبو اوسکے لیے
اور مزہ اوسکا شیرین ہی اور مثال اوس منافق کی کہ نہین پڑھتا ہی قرآن مانند مثال اندرائن کے پھل کے ہی کہ نہین اوسمین
خوشبو اور مزہ اوسکا تلخ ہی اور مثال اوس منافق کی کہ پڑھتا ہی قرآن مانند نیازبو کے ہی کہ خوشبو اوسکی اچھی ہی اور مزہ اوسکا
تلخ اور فرمایا پڑھا کرو تم قرآن اسلیے کہ وہ آویگا شفاعت کرنے والا واسطے اصحاب اپنے کے اور فرمایا کہ قرآن آویگا اپنے صاحب کے
پاس دن قیامت کے جسوقت کہ نکلیگا وہ اپنی قبر مین سے مانند مرد مصاحب کے پس کہیگا اوسکے لیے کہ آیا پہچانتا ہی تو
مجکو پس کہیگا یہ اوسکو کہ نہین پہچانتا مین تجکو پس کہیگا وہ کہ مین یار تیرا ہون قرآن وہ جو پیاسا کیا تھا مینے تجکو دوپہرون کو
اور بیدار رکھا تھا مینے تجکو راتون مین کہ تراویح و تہجد مین پڑھتا تھا اور جاگتا رہتا تھا اور تحقیق ہر تاجر پیچھے ایک تجارت کے
تھا اور تو آج کے دن پیچھے ہر تجارت کے ہی یعنی تجکو طرح بطرح کے فائدے ہین پس دی جاویگی بادشاہت اوسکے
داہنے ہاتھ مین اور خلد اوسکے بائین ہاتھ مین اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور پہنائے جاوینگے والدین کو جوڑے
کہ نہین قیمت کر سکینگے اونکی اہل دنیا پس کہینگے والدین اوسکے کہ کس سبب سے پہنائے گئے ہم یہ پس کہا جائیگا کہ یہ دونون بسبب
سیکھنے کے اور عمل کرنے فرزند تمہارے کے ہی قرآن پر پھر کہا جاویگا کہ پڑھ اور چڑھ جنت کے درجون مین اور اوسکے بالاخانون مین
اور وہ چڑھتا رہیگا جب تک کہ پڑھتا رہیگا ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوگا یا جلدی یا ترتیل سے اور فرمایا کہ جسنے سنی ایک آیت کتاب اللہ سے
لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نیکی مضاعف اور جسنے پڑھی ایک آیت کتاب اللہ عزوجل کے سے ہوگا اوسکے لیے نور دن قیامت کے اور فرمایا
کہ جسنے پڑھا قرآن اور محکم کیا اوسکو یعنی ضبط و یاد خوب کیا اور عمل کیا ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی پہنائے جاوینگے ماں باپ
اوسکے دن قیامت کے تاج کہ روشن زیادہ ہوگا بہ نسبت روشنی آفتاب سکے بیچ گھر کے دنیا کے گھرون مین سے اگر ہو آفتاب گھر کے اندر
پس کیا ہی گمان تمہارا ساتھ اوس شخص کے کہ عمل کیا اوسنے اوسپر یعنی جب اوسکے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو اوسکا کیا کچھ ہوگا یہ تمام حدیثین
صحاح ستہ وغیرہ مین ہین اور مشکوۃ مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی آدمی کہ پڑھے قرآن پھر بھول جاوے

اوسکو مگر کہ ملیگا اللہ تعالی سے روز قیامت کے اجذم یعنی اعضا کٹا یا ہاتھ کٹا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی پڑھے قرآن کہ وسیلہ روزی کا کرے اوسکو لوگون کے نزدیک آویگا وہ روز قیامت کے اس حال مین کہ اوسکے مونھہ کی
ہڈیان نکلی ہونگی نہین ہوئیگا اوسپر گوشت یعنی جیسے اوسنے عظمت وعزت قرآن کی ملحوظ نرکھی ویسے ہی اوسکے لیے یہ ذلت ہوگی
اور جامع صغیر سیوطی کی مین رسول علیہ السلام سے منقول ہی کہ حامل کتاب اللہ کے لیے مسلمانون کے بیت المال مین ہر سن مین
دوسو دینار چاہیین اور آیا ہی کہ حامل قرآن کے لیے ایک دعا مستجاب ہی اور آیا ہی کہ حافظ جب عمل کرے قرآن پر پس حلال جانے
اوسکے حلال کو اور حرام جانے اوسکے حرام کو تو شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی دس شخصون کے حق مین اوسکے گھر والون مین سے
دن قیامت کے سب اونکے ایسے ہونگے کہ واجب ہوگی اونکے لیے آگ جہنم کی اور فرمایا نہین سمجھتا وہ شخص کہ پڑھا قرآن کو پہلے تین دن کے
یعنی تین دن سے کم مین پڑھنا مکروہ ہی اور علما نے کہا ہی کہ لازم ہر مسلمان کو یون ہی کہ مہینے مین ایک ختم ضرور کیا کرے اور سات دن مین
پڑھے تو درجۂ اعتدال اور وسط کا ہی یعنی منزل فمی بشوق کی پہلے دن تین سورتین دوسرے دن پانچ تیسرے دن سات چوتھے
دن نو پانچوین دن گیارہ چھٹے دن تیرہ ساتوین دن سورۂ ق سے آخر تک امام غزالی نے یہ ڈھنگ احیا مین صحابہ کرام سے نقل
کیا ہی اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جسنے قیام کیا یعنی رات کو ساتھ دس آیتون کے نہین لکھا گیا غافلین سے اور جسنے قیام کیا ساتھ
سو آیتون کے لکھا گیا قانتین سے یعنی طاعت وعبادت کرنیوالون مین اور جسنے قیام کیا ساتھ ہزار آیتون کے لکھا گیا مقنطرین سے
یعنی تودہ تودہ ثواب حاصل کرنیوالون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین غبطہ چاہیے مگر دو شخصون پر ایک تو اوسپر
کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن پس وہ قیام کرتا ہی ساتھ اوسکے ساعات رات مین اور ساعات دن مین اور دوسرے اوس شخص پر
کہ دیا اوسکو اللہ نے مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو ساعات رات مین اور ساعات دن مین اور فرمایا نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی گھر
مین اللہ کے گھرون مین سے تلاوت کرتے ہین کتاب اللہ کی اور پڑھنا پڑھانا کرتے ہین آپسمین مگر کہ اوترتی ہی اونپر سکینہ یعنی
تسکین خاطر اور ڈھانک لیتی ہی اونکو رحمت اور گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے اور یاد کرتا ہی اونکو اللہ اونمین کہ جو اوسکے پاس ہین یعنی
ملائکہ اور ارواح انبیا وغیرہم اور صاحب تفسیر معالم کہتا ہی کہ پھر لوگ جیسے کہ حکم کیے گئے ہین ساتھ اتباع احکام قرآن کے
اور محافظت کرنیکے اوسکے حدود مین ویسے ہی حکم کیے گئے ہین ساتھ تلاوت اوسکی کے اور حفظ حروف اوسکے کے اوپر طریقہ
خط مصحف امام کے کہ جسپر اتفاق کیا ہی صحابہ رض نے اور حکم کیے گئے ہین کہ نہ تجاوز کرین اوس قراءت سے کہ موافق ہی خط مصحف
مذکور کے جو کہ پڑھی ہی قراء سبعہ معروفین نے کہ جو شاگرد ہین صحابہ اور تابعین کے اور اتفاق کیا ہی امت نے اونکے اختیار کرنے پر انتہی
اور وہ سات قراءتین ہین کہ بلا اختلاف متواتر ہین اور وہ بحر العلوم مین مذکور ہین اور تین قراءتین اور ہین کہ اونکے متواتر ہونے مین
اختلاف کیا ہی علما امت نے اور وہ قراءتین ابو جعفر مدنی اور یعقوب بصری اور خلف کوفی کی ہین کہ اونکے ملانے سے دس ہوجاتی ہین
اور وہ کتاب نشر وغیرہ مین مذکور ہین اور چار اور ہین کہ اونکے ملانے سے سب چودہ ہوجاتی ہین وہ اتحاف وغیرہ مین مذکور ہین
یہ چار باتفاق امت کے شاذ ہین اور حکم شاذ کا یہ ہی کہ مسائل کی دلیل لانے مین معمول ہی لیکن نماز اوس سے درست نہین اور اوسکو
قرآن نجاننا چاہیے بلکہ اکثر علما نے کہا ہی کہ جو کوئی شاذ کو قرآن اعتقاد کرے منع بزجر کرنا چاہیے اوسکو اگر باز نہ آوے تعزیر
اوسکو دینی چاہیے اور عاصی ہوتا ہی اور سات قراءتین کہ یہان مذکور ہین باتفاق امت نماز ساتھ جس قراءت کے اونمین سے کہ
پڑھے جائز و صحیح ہی اور تین مین اختلاف ہی جو کہ متواتر جانتے ہین اونکے نزدیک نماز ساتھ ایک کے اونمین سے صحیح ہوگی اور جو کہ
متواتر نہین جانتے ہین صحیح نہین ہوگی اور آیہ فضیلت پڑھنے اور یاد کرنے احادیث نبوی کی بھی کسی مسلمان پر مخفی نہو کہ اصل علوم

بعد قرآن کے اور مثل قرآن کے بیچ لازم ہونے عمل کے اوسپر اور اصل تمام علوم کی ہین حدیثین تمام فضیلت اوسکی اگر ذکر کرون تو طول ہوتا ہی کچھہ اومین سے ذکر کرنا کافی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا الخ یعنی خوش کرے اللہ دنیا اور آخرت مین اوس بندے کو کہ سنین حدیثین میری پس یاد کیا اونکو یعنی ساتھہ دل کے یا کتابت سے اور نگاہ رکہا اونکو یعنی ہمیشہ یاد رکہا اور نہ بھولا اونکو اور ادا کیا اونکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے یاد کین یعنی سیکھین میری امت کے نفع کے لیے چالیس حدیثین امر دین اونکے مین اوٹھاویگا اوسکو اللہ فقیہ اور ہونگا مین اوسکے لیے روز قیامت کے شفاعت کرنے والا اور گواہی دینے والا اوسکی طاعات پر اور فرمایا کہ چھوڑو مجکو جبتک کہ چھوڑون مین تمکو پس نہین ہلاک ہوئے مگر وہ لوگ کہ تھے پہلے تمہارے مگر بسبب سوال اپنے کے اور اختلاف اپنے کے پس جب کہ حکم کرون مین تمکو ساتھہ کسی چیز کے پس لو تم اوس سے جہان تک کہ طاقت رکھو اور جب کہ منع کرون مین تمکو کسی چیز سے پس باز رہو اور فرمایا قریب ہی کہ دیکھوگے تم بعد میرے اختلاف شدید پس لازم پکڑو سنت میری اور سنت خلفائے راشدین مہدیین کی خوب مضبوط پکڑو اوسکو اور بچاؤ تم اپنے تئین نئی نکالی ہوئی باتون سے اس لیے کہ ہر نئی بات نکالی ہوئی بدعت ہی اور ہر بدعت ضلالت ہی اور فرمایا جسنے اعراض کیا میری سنت سے پس نہین ہی وہ مجہسے اور فرمایا کہ جسنے دوست رکہا میری سنت کو پس تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنے دوست رکہا مجکو ہوگا ساتھہ میرے بیچ جنت کے ﴿ف﴾

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ○

تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتین یعنی سچ ماننے والے اللہ اور رسول کو اور اوس چیز کو کہ واجب ہی سچ ماننا اوسکا اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتین اور سچے مرد اور سچی عورتین یعنی نیتون مین اور اقوال و اعمال مین اور محنت سہنے والے مرد اور محنت سہنے والی عورتین اور دبے رہنے والے مرد اور دبی رہنے والی عورتین اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین یعنی صدقہ فرض و نفل دینے والے اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتین یعنی فرض و نفل روزہ رکھنے والے اور تھامنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہہ اور تھامنے والی عورتین یعنی حرام کاری سے اور یاد کرنے والے مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی عورتین رکھی ہی اللہ نے اونکے واسطے معافی اور نیگ بڑا ﴿**تفسیر**﴾ حضرت کی ایک بی بی نے کہا تھا یعنی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ قرآن مین سارا ذکر مردون کا ہی عورتون کا کہین نہین اوسپر یہ آیت اوتری نیک عورتون کی خاطر کو نہین تو جو حکم مردون پر کہا سو عورتون پر بھی آیا ہر بار جدا کہنے کی حاجت نہین ﴿ص﴾ بعد اوترنے پہلی آیتون کے ایک جماعت نے مسلمان عورتون مین سے کہا کہ ہمارے حق مین کچھہ نہ اوترا حق تعالی نے یہ آیت اوتاری اور بعضے کہتے ہین کہ اسما بنت عمیس کی ہمراہ اپنے خاوند جعفر بن ابی طالب کے جب ہجرت حبشہ سے کر کر مدینے کو آئین تو انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کے پاس آکر پوچھا کہ ہمارے حق مین بھی کچھہ اوترا ہی کہا اونھون نے نہین پھر وہ آنحضرت کے پاس آئین اور کہا یا رسول اللہ عورتین نا امیدی اور ٹوٹے مین ہین فرمایا کس سبب سے کہا اونھون نے اس سبب سے کہ کسی جگہہ ذکر کی گئین ساتھہ بھلائی کے نہین ہین جیسے کہ مرد مذکور ہین حق تعالی نے یہ آیت بھیجی ان المسلمین الخ اور یاد کرنے والے مرد الخ یعنی ساتھہ تسبیح اور تحمید اور تہلیل اور تکبیر اور قراءت قرآن کے اور مشغول ہونا علم مین بھی ذکر سے ہی کہا مجاہد نے کہ نہین ہوتا ہی بندہ

اللہ کو بہت یاد کرنے والوں مین سے یہان تک کہ یاد کرے اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اور روایت کیے گئے ہم یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا سبقت لے گئے مفرد کہا صحابہ نے کہ کیا ہین مفرد یا رسول اللہ فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی
عورتین کہا عطا ابن ابی رباح نے کہ جسنے سونپا امر اپنا طرف اللہ عزوجل کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اللہ تعالی کے کہ اِنَّ
الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ اور جسنے اقرار کیا اسکا کہ اللہ رب میرا ہی اور محمد رسول اوسکا اور نہ مخالف ہوا قلب اوسکا
اوسکی زبان کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اللہ تعالی کے وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور جسنے اطاعت کی اللہ کی دین
مین اور اوسکے رسول کی سنت مین پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ اور جسنے بچایا اپنے
قول کو جھوٹ سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ اور جسنے روکا اپنے نفس کو طاعت پر
اور معصیت سے اور مصیبت مین جزع فزع سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ اور جسنے
نماز پڑھی اس حالت سے کہ نہ پہچانا کون داہنے میرے ہی اور کون بائین میرے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْخٰشِعِیْنَ
وَالْخٰشِعٰتِ اور جسنے تصدق کی ہر ہفتے مین ایک درہم پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ
اور جسنے روزے رکھے ایام بیض مین یعنی تیرہوین چودہوین پندرہوین مین پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصّٰٓئِمِیْنَ
وَالصّٰٓئِمٰتِ اور جسنے محفوظ رکھا اپنے ستر کو حرام سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ
وَالْحٰفِظٰتِ اور جسنے پانچون نمازین پڑھین ساتھ حقوق اونکے کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ
كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ * بحر * معالم * **تنبیہ** * اس آیت مین ہر مسلمان مرد اور عورت کو غور کرنا ہے کہ خصلتین اپنے
مین حاصل کرنی چاہیین تا مستحق مغفرت اور اجر عظیم کے ہون کہا ابو بکر صدیق نے کہ نہین کوئی بندہ کہ نصیب کرے اوسکو
اللہ تعالی دس خصلتین مگر کہ نجات دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی تمام آفات و بلیات سے اور ہوتا ہی وہ مقربین کے درجے مین اول
صدق دائم ساتھ قلب قانع کے دوسرے صبر کامل ساتھ شکر دائم کے تیسرے فقر دائم ساتھ زہد حاضر کے چوتھے ذکر دائم ساتھ
پیٹ بھوکے کے پانچوین خوف دائم ساتھ حزن متصل کے چھٹے حمد دائم ساتھ بدن متواضع کے ساتوین نرمی دائم ساتھ رحم
حاضر کے آٹھوین حب دائم ساتھ حیا حاضر کے نوین علم دائم ساتھ عمل دائم کے دسوین ایمان دائم ساتھ عقل ثابت کے اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت جب پڑھے پانچون نمازین اور روزے رکھے رمضان کے مہینے کے اور محفوظ رکھے
اپنے ستر کو اور اطاعت کرے اپنے خاوند کی تو پس داخل ہو جس جنت کے دروازے سے چاہے * سنبہات * مشکوۃ *

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ
اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

اور کام نہین کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب ٹھہرا دے اللہ اور اوسکا رسول کچھ کام کہ اونکو رہے اختیار اپنے کام کا
اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اوسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر * **تفسیر** * یعنی نہین درست لائق
کسی مومن مرد اور عورت کو کہ جب اللہ اور اوسکا رسول کسی کام کا حکم کرین یہ کہ اختیار کرین جو کچھ چاہین بلکہ انکو یون چاہیے
کہ کرین رائے اپنی تابع اونکی رائے کے اور اختیار اپنا پیچھے اونکے اختیار کے اور جو کوئی بے حکم چلا الخ یعنی اگر ہی نافرمانی
رد اور نہ قبول کرنے کی تو پس وہ گمراہی کفر کی ہی اور اگر ہی نافرمانی فعل کی ساتھ قبول کرنے امر کے اور اعتقاد کرنے وجوب کے
تو پس وہ گمراہی خطا اور فسق کی ہی اور نزول اس آیت کا بیچ حق زینب بنت جحش کے ہی کہ وہ بیٹی تھین آنحضرت کی پھوپی امیمہ کی

اور قوم مین اشراف حضرت نے چاہا کہ اونکو نکاح کر دین زید بن حارثہ سے یہ زید اصل مین عرب تھے ظالم پکڑ کرلے گیا لڑکپن مین شہر مکے
مین بکے حضرت نے مول لیا آٹھ برس کی عمر مین اونکے باپ بھائی خبر پاکر آئے مانگنے کو حضرتؐ دینے پر راضی ہوئے یہ گھر جانے پر راضی نہوئے
حضرتؐ کی محبت سے پھر حضرت نے انکو بیٹا کر لیا اسلام سے پہلے او سوقت کے رواج کے موافق پس حضرت زینب اور اونکا بھائی
عبداللہ بن جحش راضی نہوئے اس نکاح کرنے پر اسلیے کہ وہ صاحب جمال اور آنحضرتؐ کی پھوپی کی بیٹی تھین عار آئی کہ بیوی غلام آزاد
کی ہووین اسپر یہ آیت اوتری بعد سننے اس آیت کے زینب اور بھائی اونکے عبداللہ راضی ہوئے اور زینب کو زید کے نکاح مین دیا
آنحضرتؐ نے اپنے پاس سے دس دینار اور ساٹھ درہم اور ایک اوڑھنی اور ایک کرتا اور ایک تہبند اور چادر اور پچاس مد غلہ اور
تیس صاع کھجور مین زینب کو بھیجین **مو+ضح عالم+تنبیہ** + اس آیت مین سوچنا چاہیے کہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ
بعد حکم کرنے اللہ اور رسول کے جو اپنی رائے کو دخل دے تو بہت برا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساری امت میری
جنت مین داخل ہوگی مگر جسنے انکار کیا کہا گیا کہ کسنے انکار کیا فرمایا کہ جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا جنت مین اور جسنے نافرمانی
کی میری پس تحقیق انکار کیا نظم کر دکھایا کہ سنایا خوب سا + لطف امت پر کیا محبوب سا + بال تک چھوڑا نہ فرق اسلام مین
سب کلام اللہ کے احکام مین + بلکہ فرمایا کہ جو افزود ہی + میری سنت سے وہی مردود ہی + دیکھو بھائیو اس آیت اور حدیث
کے مضمون کو اور غفلت کی روئی کانون سے نکال کر سنو اور سمجھو کہ جو لوگ عورت کے دوسرے نکاح کرنے وغیر ذالک سنت کی
چیزون سے عار کرتے ہین کیا کچھ حال ہوگا اونکا عیاذا باللہ منہ +

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝

اور جب تو کہنے لگا اوس شخص کو جسپر اللہ نے احسان کیا یعنی ساتھ اسلام نصیب کرنے کے اور تو نے احسان کیا یعنی ساتھ
آزاد کرنے اور متبنیٰ کرنیکے کہ وہ زید بن حارثہ ہین تھنے دے اپنے پاس اپنی جورو یعنی زینب اور ڈر اللہ سے یعنی پس نہ طلاق دے
اوسکو اور تو چھپاتا تھا اپنے دل مین ایک چیز جو اللہ اوسکو کھولا چاہتا ہی یعنی چھپاتے تھے اپنے دل مین نکاح کرنا اوس سے اگر طلاق
دیوے زید اور یہی ہی وہ چیز جو کھولدی اللہ تعالی نے اور تو ڈرتا تھا لوگون سے کہ کہینگے نکاح کر لیا اپنے بیٹے کی بیوی سے
اور اللہ سے زیادہ چاہیے ڈرنا تجکو پھر جب زید تمام کر چکا اوس عورت سے اپنی غرض یعنی جب زید کو کچھ غرض نرہی اوس سے اور
طلاق دے چکے اور عدت اوسکی پوری ہوچکی ہمنے وہ تیرے نکاح مین دی تا نرہے سب مسلمانون پر گناہ نکاح کر لینا جوروون سے
اپنے لے پالکون کی جب وہ تمام کرین اونسے اپنی غرض یعنی طلاق دے چکین اور عدت اونکی گذرلے اور ہی اللہ کا حکم کرنا + **تفسیر**
حضرت زینب زید کے نکاح مین آئین تو وہ انکی آنکھون مین حقیر لگتا مزاج کی موافقت نہوئی جب لڑائی ہوتی تو زید حضرتؐ سے آکر
شکایت کرتا اور کہتا مین اسے چھوڑتا ہون حضرت منع کرتے کہ میری خاطر سے اسنے تجکو قبول کیا اب چھوڑ دینا دوسری ذلت
ہی جب بار بار قضیہ ہوا حضرت کے دل مین آیا کہ اگر ناچار زید چھوڑیگا تو زینب کی دلجوئی بغیر اسکے نہین کہ مین نکاح کرون لیکن
منافقون کی بدگوئی سے اندیشہ کیا کہ کہینگے اپنے بیٹے کی جورو گھر مین رکھی حال انکہ لیپالک کو حکم بیٹے کا نہین کسی بات مین
اللہ تعالی نے حضرت زینب کی خاطر رکھی بعد طلاق کے حضرتؐ کے نکاح مین دے دیا اللہ ہی کے فرمانے سے نکاح بندھ گیا

ظاہر کے نکاح کی حاجت نہوئی جیسے اب کوئی اپنے لونڈی غلام کا نکاح باندھ دے غرض تمام کرلی یعنی چھوڑ دی ✤ مراد انعام
خدا سے زید پر اسلام لانا اونکا ہی اور انعام رسول سے آزاد کرنا اور بے پالک ٹھہرانا امام زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہما
فرماتے ہین کہ پہلے اس قصے سے خدا تعالی نے اپنے رسول مقبول کو اعلام کیا تھا کہ زید زینب کو طلاق دیگا اور وہ تیری
بیویون مین داخل ہوگی اور جب زید نے کہا کہ مین زینب کو طلاق دیتا ہون آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکو رہنے دے خدا تعالی
نے خطاب کیا کہ کیون یہ کلمہ کہا تو نے حال انکہ مینے تجکو پہلے اس سے خبر کر دی تھی کہ زینب تیری بیویون مین سے ہوگی اور یہ
تاویل لائق تر ہی ساتھ حال آنحضرتؐ کے اور جہی اپنے مابعد سے بھی بہت مناسبت رکھتی ہی اسلیے کہ ظاہر کرنا خدا کا سوائے
زوجنا کہا کے نہین ہی اگر محبت زینب کی اور ارادہ طلاق زید کا آنحضرتؐ کے دل مین ہوتا تو خدا تعالی اوسکو ظاہر کرتا
اور رسول علیہ السلام نے بسبب حیا کامل کے کر رکھتے تھے نفرمایا زید کو کہ زینب آیندہ کو بیوی میری ہوگی اور امسک علیک
زوجک اور اتق اللہ امر معروف ہی گناہ نہین اور پھر جب زید تمام کر چکا الخ یعنی بے پالک کی بیوی تیرے نکاح مین دی
تا مومنون پر بیچ نکاح کرنے بالکون کی بیویون کے کچھ گناہ نہو حلال ہی کہ جب بے پالک اپنی بیوی کو طلاق دے اور عدت
اوسکی گذرے تو منہ بولا باپ اوسکی بیوی کو اپنے نکاح مین لاوے بخلاف صلبی بیٹے کے کہ حلال نہین ہی بیوی اوسکی
کبھی اور منقول ہی کہ جب زید نے طلاق دی اور عدت اوسکی ہوچکی تو آنحضرتؐ نے زید کو فرمایا کہ تیرے برابر مین کسیکو
معتمد نہین جانتا اپنے دل مین چاہا خواستگاری کر میرے لیے زینب کی کہا زید نے پس گیا مین اور کہا مینے ای زینب خوش ہو
آنحضرتؐ خواستگاری تیری کرتے ہین پس زینب نہایت خوش ہوئین اور سجدہ شکر کا بجا لائین اور دعا کی کہ الہی رسول تیرا
خواستگاری میری کرتا ہی اگر مین لائق اوسکے ہون تو مجھے اوسکو دے فی الحال یہ آیت آئی اور رسول علیہ السلام بے اذن
زینب کے گھر مین آئے زینب نے کہا یا رسول اللہ بے خطبے اور بے گواہ کے آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ المزوج وجبریل
الشاهد اور اسی سبب سے زینب سب بیویون پر فخر کرتین تھین کہ نکاح کر دینے والا میرا خدا ہی اور نکاح کر دینے والے تمھارے
قرابتی تمھارے ہین اور پردہ بھی انکے نکاح کے دن دعوت ولیمہ مین اوترا اور انکے نکاح مین ولیمہ ایک بکری کا کیا
کہ اور بیویون کے نکاح مین اسقدر نہین ہوا ✤ معالم ✤

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ۝ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا ۝

نبی پر کچھ مضایقہ نہین اوس بات مین جو ٹھہرادی اللہ نے اوسکے واسطے یعنی حلال کی اونکے لیے اور حکم کیا اونکو اوسکا او
وہ نکاح کرنا آنحضرتؐ کا زینب سے ہی یا مقدر کیا اونکے لیے کہ اتنی بیویان کرینگے دستور رہا ہی اللہ کا اون لوگون مین جو گذرے پہلے
یعنی اگلے نبیون مین اور ہی حکم اللہ کا ٹھہر چکا وہ جو پہنچاتے ہین پیغام اللہ کے اور ڈرتے ہین اوس سے اور نہین ڈرتے
کسی سے سوائے اللہ کے اور بس ہی اللہ کفایت کرنے والا ✤ تفسیر ✤ دستور رہا ہی الخ یعنی دستور اللہ کا اگلے
انبیا کے حق مین یہ جاری رہا ہی کہ اونسے مواخذہ نکرے اوس چیز پر کہ مباح کی اونپر اور بموجب ایک قول کے اشارہ ہی
سنت نکاح کی طرف کہ وہ سنت تمام انبیا کی ہی اور بحسب ایک قول کے مراد کثرت بیویون کی ہی جیسے حضرت داؤدؑ کی سو بیویان
تھین اور تین سو حرمین اور حضرت سلیمانؑ کی تین سو بیویان اور سات سو حرمین کفایت کرنے والا یعنی ڈر کی چیزون کو

حسیبا کے معنے ہین حساب لینے والا صغیرہ اور کبیرہ پر یعنی وہی ہی لائق اسکے کہ خوف کیا جاوے اوس سے ❊ بحر ✝ مدد

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

محمد باپ نہین کسیکا تمہارے مردون مین سے لیکن رسول ہی اللہ کا اور مہر سب نبیون پر اور ہی اللہ سب چیز جانتا ❊ **تفسیر** پس جانتا تھا کہ کون سزاوار تہی ساتھ اسکے کہ اوس پر نبوت ختم ہو اور آیا ہی کہ بعد نکاح کرنے آنحضرت ؐ کے زینب سے منافقون نے کہا کہ یہ مرد اوروں کو فرماتا ہی کہ بیٹون کی بیویان تمپر حرام ہین اور آپ خلاف اسکے کرتا ہی اور وہ زید کو مثل فرزند صلبی کے جانتے تھے یہ آیت آئی کہ محمد باپ کسی ایسے بیٹے صلبی کا نہین ہی کہ مبلغ رجال کو یعنی حد بلوغ کو پہنچا ہو تا بیوی اوسکی اوسپر حرام ہو اور قاسم اور ابراہیم اور عبد اللہ کہ بیٹے صلبی آنحضرت ؐ کے تھے لڑکپنے مین اونکا انتقال ہوا حاصل یہ کہ حضرت کی اولاد یا لڑکے گذر گئے یا بیٹیان رہین کوئی مرد جوان ہوا نہین پس کسیکو اوسکا بیٹا نجانو مگر رسول اللہ کا ہی اس باعتبار سب اوسکے بیٹے ہین اور وہ باپ سبکا ہی واجب ہی سب پر تعظیم و توقیر اونکی نہ تمام احکام مین کہ ثابت ہین درمیان باپ بیٹون کے اور زید ایک شخص ہی تمہارے مردون مین سے کہ جو نہین ہین اولاد اونکی حقیقۃ پس ہوگا حکم اوسکا مانند حکم تمہارے سگے اور لے پالک کہ لینے کی کچھہ حقیقت نہین اور پیغمبرون پر مہر ہی اونکے بعد کوئی پیغمبر نہین ہی بڑائی اوسکو سب پر ہی روایت ہی ابی سلمہ سے کہ کہا تھے ابو ہریرہ کہتے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل میری اور مثل انبیا کی مانند ایک محل کے ہی کہ اچھی بنی عمارت اوسکی چھوڑی گئی جگہہ ایک اینٹ کی پس پھرنے لگے اوسمین دیکھنے والے تعجب کرنے لگے اوسکی خوبی عمارت سے سوا لے جگہہ اوس اینٹ کے کہ نہین عیب کرتے تھے سوا اوسکے پس ہوا مین کہ بند کی مینے اوس اینٹ کی جگہہ یہان تک کہ ختم کی گئی ساتھ میرے عمارت اور ختم کیے گئے ساتھ میرے رسول اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میرے لیے کتنے ایک نام ہین مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین ماحی ہون مٹاویگا اللہ بسبب میرے کفر کو اور مین حاشر ہون کہ جمع کیے جاوینگے لوگ میرے قدم پر یعنی محشر مین سب میرے بعد آوینگے اور مین عاقب ہون یعنی پیچھے آنے والا کہ نہین بعد میرے نبی ❊ اب آگے خطاب فرماتے ہین مومنون کو کہ اللہ کو بہت یاد کرو گویا اسمین بھی تعریض ہی منافقون وغیرہ بددینون پر کہ واہی لوگ واہی باتون مین مشغول ہوتے ہین کسیکو کچھہ کہتے ہین کسیکو کچھہ تم اپنے مولی کی یاد مین مشغول ہو ❊ **نظم** کار کن کار بگذر از گفتار ❊ کہ درین راہ کار دارد کار ❊ مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار ❊ بگذارند و خم طرۂ یارے گیرند ❊ بحر ✝ معالم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

ای مسلمانون یاد کرو اللہ کو بہت سی یاد اور پاکی بولو اوسکی صبح و شام ❊ **تفسیر** ❊ بہت سی یاد کہا ابن عباس نے کہ نہین فرض کیا اللہ نے اپنے بندون پر کوئی فرض مگر کہ مقرر کی ہی اوسکے لیے ایک حد معلوم جب تک کہ نہ معذور رہا اہل اوسکا حال عذر مین سوائے ذکر کے کہ نہین ٹھہرائی ہی اوسکے لیے ایک حد کہ منتہی ہو طرف اوسکے اور نہین معذور ہوتا کوئی اوسکے ترک مین مگر مغلوب العقل اور حکم کیا اونکو ساتھ ذکر کرنے کے تمام احوال مین پس فرمایا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ اور فرمایا اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا یعنی یاد کرو اللہ کو بہت یاد کرنا یعنی رات کو اور دن کو جنگل مین اور دریا مین اور صحت مین اور بیماری مین اور پوشیدہ اور ظاہر اور کہا مجاہد نے ذکر کثیر یہ ہی کہ نہ بھولے تو اوسکو کبھی اور صوفیہ کرام نے کہا کہ ذکر کثیر حقیقی یہ ہی کہ بیچ مراقبہ اور مشاہدے حق کے مستغرق ہو اور اوسکے غیر کو بھلانے والا ہو مولانا روم فرماتے ہین **شعر** ہر آنکو غافل از حق یکزمان است ❊ در اندم کافر است اما نہان است ❊ اور بکرہ کہتے ہین اول روز کو اور اصیل آخر روز کو خاص کیے گئے

یہ دونون وقت ساتھ ذکر کے اسلیے کہ ملائکہ رات کے اور ملائکہ دن کے جمع ہوتے ہین اونھین اور مراد تسبیح سے سُبحان اللہ
وبحمدہ ہی اور قتادہ سے ہی کہ کہو سُبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ اور بعضون کے نزدیک تمام طاعات کا مراد ہی اور بعضون کے نزدیک تسبیح بکرۃ سے نماز فجر اور تسبیح اصیل سے نماز ظہر
اور عصر اور مغرب اور عشا اور بعضون کے نزدیک مراد نماز صبح اور مغرب اور عشا ہین کہ اونکا ادا کرنا اشد ہی * مجھ ملک

معالم * تنبیہ * جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی کی یاد کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک صحابی نے
آنحضرت ؐ سے پوچھا کہ احکام اسلام کے غالب ہوئے مین مجھ پس خبر دو مجکو ساتھ ایک چیز کے کہ چنگل مارون مین ساتھ اوسکے فرمایا ہمیشہ
رہے زبان تیری تازہ اللہ کے ذکر سے اور کہا معاذ بن جبل نے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ کچھ نصیحت کیجیے مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر
تقوی اللہ کا جب تک طاقت رکھے تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر پتھر اور درخت کے اور جو کچھ کی ہو تو نے برائی یعنی گناہ یا غفلت
پس پیدا کر خالص واسطے اللہ کے توبہ اوس برائی کے لیے توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کے اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کے
نہ عمل کیا کسی آدمی نے کوئی عمل کہ بہت نجات دینے والا ہو اوسکو اللہ کے عذاب سے ذکر اللہ سے یعنی ذکر اللہ کے برابر کوئی
عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کروانیکا یہ سب پر افضل ہی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
کہ کہا پانچ چیزین ہین کہ جسمین ہون وہ سعید ہوگا اول تو یہ کہ کہتا رہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ساعت بساعت اور جب مبتلا ہو کسی بلا مین کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اور جب پیش آوے اوسکو کوئی امر
ناخوش کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ○ اور جب دیا جاوے کوئی نعمت کہے الحمد للہ رب
العلمین ○ اور جب شروع کرے کوئی کام کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ اور جب صادر ہو اوس سے کوئی گناہ
کہے استغفر اللہ واتوب الیہ اور بہت سی حدیثین اور آیتین ذکر اللہ کی فضیلت مین آئین ہین اور بزرگون سے
ذکر اللہ کی کثرت و حرص مین بہت کچھ منقول ہی آیا ہی کہ ایک بزرگ وقت مونڈنے لبون کے کچھ پڑھتے تھے حجام نے کہا ٹھہر جاؤ
ہونٹ کٹ جاویگا اونھون نے کہا کہ ہونٹ کا کٹنا میرے نزدیک سہل ہی ذکر اللہ کے ترک سے ایک بزرگ تھے کہ اونھون نے
روٹی کھانی چھوڑ دی تھی ستو بنا کے پیتے تھے کہ جلدی سے پی کر ذکر اللہ مین مشغول ہو جایا کرونگا روٹی کے کھانے مین دیر لگتی
سے باز رہنا پڑتا ہی اور ذکر اللہ منحصر کچھ کلمون اور تسبیحات وغیرہ ہی پڑھنے پر نہین ہی بلکہ جو امر بجا لاتا ہی اور نواہی سے بچتا ہی وہ ذاکر
اللہ کا ہی بقول بزرگے شعر ذکر گفتن ہمین نہ بیست کہ گوئی [illegible] ذکر آنست کز و یاد کنی وقت گناہ * حصین حصین و منبہات وغیرہ

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ
بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ○

وہی ہی جو رحمت بھیجتا ہی تمپر اور اوسکے فرشتے استغفار کرتے ہین تمھارے لیے تا کہ نکالے تمکو اندھیرون سے اوجالے مین
اور ہی اللہ ایمان والون پر مہربان * تفسیر * مراد ہی نکالنا گناہون کے اندھیرون سے طرف نور طاعت کے
یا شک سے طرف یقین کے اسلیے کہ یہ آیت مومنون کے حق مین ہی پس کفر کی اندھیری کہنی مناسب نہین اور آیا ہی کہ
جب آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی الخ اوتری تو حضرت ابو بکر رضی نے کہا یا رسول اللہ جب اللہ تعالی نے
آپکو کسی شرف کو مخصوص نہین کیا مگر کہ آپ نے اوسمین ہمکو شریک کیا ہی یعنی امیدوار ہین کہ اسمین بھی شریک ہین
پس یہ آیت اوتری ہو الذی یصلی الخ اور صلوۃ خدا کی طرف سے رحمت ہی اور ملائکہ کی طرف سے استغفار * مجھ ملک

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝

دعا اونکی جسدن اللہ سے ملینگے سلام ہی اور رکھا ہی خدا نے اونکے واسطے ثواب عزت کا ✦ تفسیر ✦ یعنی جنت
اور جبنا اوسکے ہین اور مراد اسلام سے یہ ہی کہ خدا تعالی انپر سلام فرماویگا اور وہ موجب سلامتی کا ہر خوف سے ہوگا
اور بعضون کے نزدیک ضمیر یلقونہ کی ملک الموت کی طرف ہی کہ وہ وقت آنیکے واسطے قبض ارواح مومنون کے اول
سلام اللہ علیکم کہینگے اور بعضون کے نزدیک مراد سلام اور بشارت ملائکہ کی ہی کہ مومنون پر وقت نکلنے کے قبرون سے
کرینگے ✦ مجر ✦ ۶۵ ✦ اب آگے پھر کفار و منافقون کے سُنانیکے لیے آنحضرتؐ کو خطاب فرمایا کہ ہمنے تو تجھے ان
صفتون کے ساتھ بھیجا ہی بڑے اشقیا ہین وہ کہ جو تیری قدر و مرتبہ نہین جانتے اور بڑے نصیب اونکے کہ جو تجپر ایمان لائے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

اے نبی ہمنے تجکو بھیجا بتانے والا اور خوشی سنانے والا یعنی مومنون کو جنت کی اور ڈرانے والا یعنی کفار کو دوزخ سے
اور بلانے والا اللہ کی طرف اوسکے حکم سے یعنی ساتھ آسان کرنے اوسکے کے اور چراغ چمکتا ✦ تفسیر ✦ شاہد
یعنی گواہ رسولون کے لیے کہ انھون نے احکام الٰہی پونہچا دیے تھے یا گواہ کرکر بھیجا ہی ہمنے تجکو تیری امت کے لیے
کہ اونکی تصدیق و تکذیب مین قول تیرا عند اللہ مقبول ہوگا جیسیکہ قبول ہوتا ہی قول شاہد عدل کا حکم مین اور چراغ چمکتا
کہ دور کئین بسبب اونکے اللہ تعالی نے اندھیریان شرک کی اور راہ بتائی بسبب اونکے گمراہون کو جیسے کہ دور کیجاتی ہین
تاریکیان رات کی بسبب چراغ روشن کے اور راہ پاتے ہین لوگ بسبب اوسکے اور جمہور اسپر ہین کہ مراد چراغ سے قرآن
ہی پس ہوگی تقدیر وذا سراج منیر یا وتالیا سراجا منیرا ✦ یا شاہد یعنی گواہی دینے والا ہی ہماری وحدانیت کی
بشارت دینے والا ہی ہماری رحمت کی اور ڈرانے والا ہی ہمارے عذاب سے اور بلانے والا ہی طرف عبادت ہماری کے اور چراغ اور حجت ظاہرہ
ہماری درگاہ کی ✦ ۶۵ ✦ تنبیہ ✦ روایت ہی عطا بن یسار سے کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مینے
کہ خبر دے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے کہ توریت مین ہی یعنی تمنے تو توریت پڑھی ہی آیا پائی ہی تمنے اوسمین
صفت آنحضرت کی پس خبر دو مجکو کہا عمرو بن العاص نے کہ ہان خبر دیتا ہون قسم ہی اللہ کی کہ وہ البتہ وصف کیے گئے ہین توریت
مین ساتھ بعض صفت کے کہ قرآن مین ہی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا
لِّلْاُمِّيِّيْنَ الخ یعنی اے نبی تحقیق ہمنے بھیجا تجکو اس حال مین کہ گواہ ہی احوال امت پر اور خوشخبری دینے والا ہی مطیعون کو
اور ڈرانے والا ہی گنہگارون کو اور پناہ ہی عربون کے لیے تو بندہ میرا ہی اور رسول میرا نام رکھا مینے تیرا متوکل کہ تمام کام
مجکو سپرد کیے تو نے نہین ہی سخت خو اور نہ سخت گو اور نہ چلانے والا بازارون مین اور نہین دفع کرتا ساتھ برائی کے برائی کو
یعنی جو کوئی اوس سے بدی کرے وہ اوسکے بدلے مین برائی نہین پونہچاتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور بخشتا ہی اور ہرگز وفات نہین
دیگا اوسکو اللہ یہان تک کہ سیدھا کرے بسبب اوسکے قوم ٹیڑھی اور گمراہ کو ساتھ اسکے کہ کہین لا الٰہ الا اللہ اور کھولے
بسبب اسی کلمے کے اندھی آنکھون کو اور بہرے کانون کو اور دلون غلاف دار کو کہ نہین سمجھتے ہین کچھ اور یاد نہین رکھتے ہین
کچھ گویا کہ غلاف مین ہین ✦ بخاری

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝

اور خوشی سنا ایمان والون کو کہ اونکو ہی خدا کی طرف سے بڑی بزرگی ❊ تفسیر ❊ یعنی ثواب عظیم سب امتون سے بزرگ امت یہی ہی ❊ ف ❊

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

اور کہا نہ مان منکرون کا اور دغاباز ونکا اور چھوڑ اونکو ستانا اور بھروسا کر اللہ پر اور اللہ بس ہی کام بنانیوالا ❊ تفسیر ❊ یعنی اپس وہ بچاویگا تجکو اونکے شر سے اسلیے کہ جو بھروسا کرتا ہی اللہ پر آسان کرتا ہی اللہ اوسپر سب دشواریان اور کہا نہ مان انخ مراد اس سے رغبت دلانی ہی آنحضرت کو اس بات پر یا مراد یہ ہی کہ ہمیشہ اور ثابت رہو اسی حالت پر کہ ہو تم کہ کہا نہیں مانتے اونکا اور چھوڑ ایذا اونکی اسکے معنی مین دو احتمال ہین ایک تو یہ کہ وہ جو تجھے ایذا دیتے ہین کر تو اوسکو ایک طرف اور پروا نکر اونکی اور نہ ڈر اونکے ایذا دینے سے اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ چھوڑ ایذا دینا اونکو عوض مین اونکی ایذا کے اور یہ حکم منسوخ ہی ساتھ آیت قتال کے ❊ ف ❊ معالم ❊

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

ای ایمان والو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتون سے پھر چھوڑ دو اونکو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ سو اونپر حق نہین تمہارا عدت مین بیٹھنا کہ گنتی پوری کرواؤ اونسے سو اونکو دو کچھ فائدہ اور رخصت کرو اونکو بھلی طرح سے ❊ تفسیر ❊ نکاح اصل مین کہتے ہین صحبت کرنے کو اور عقد کو نکاح کہنا اسلیے ہی کہ وہ سبب ہوتا ہی صحبت کا اور نہین آیا ہی لفظ نکاح کا کتاب اللہ مین مگر بیچ معنی عقد کے اسلیے کہ نکاح بیچ معنی وطی کے قبیل تصریح سے ہی اور آداب قرآن سے یہ ہی کہ صریح اوسکو نہین فرماتے ہین بلکہ کنایہ کرتے ہین اوس سے ساتھ لفظ ملامسۃ اور مماسۃ اور قربان اور تغشی اور اتیان کے اور بیچ تخصیص مومنات کے باوجودیکہ کتابیات بھی برابر ہین مومنات کے اس حکم مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ اولی مومن مرد کو یہ ہی کہ نکاح کرے مومن عورت سے اور ہاتھ لگاؤ یعنی جماع کرو اور خلوت صحیحہ بھی مانند جماع کے ہی اور رخصت کرو بھلی طرح سے یعنی روک نرکھو اونکو ضرر پہنچانیکے لیے اور نکالو اونکو اپنے مکانون سے اچھی طرح بن ستائے اور حکم شرعی آمین یہ ہی کہ بغیر صحبت ہوئے جو مرد چھوڑ دے عورت کو اگر اوسکا مہر کچھ بندھا تھا تو آدھا مہر دے اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو کچھ فائدہ دے یعنی ایک جوڑا پوشاک اور وہ عورت اوسی وقت چاہے تو اور نکاح کرلے عدت اوسپر کچھ نہین اور اگر صحبت ہوئے یا خلوت ہوئے گو صحبت نہوئے تو مہر بھی پورا دینا چاہیے اور عدت بھی بٹھانا یہ مسئلہ یہان فرمایا حضرت کی بیویون کے ذکر مین شاید اسواسطے کہ حضرت نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا جب اوسکے پاس گئے کہنے لگی اللہ تجھسے پناہ دے حضرت نے اوسکو جواب دیا کہ تو نے بڑے کی پناہ پکڑی اور اوس سے مفارقت کی آپنے اسپر یہ حکم فرمایا ہو اور خطاب فرمایا ایمان والون کو تا معلوم ہو کہ پیغمبر کا خاص حکم نہین سب مسلمانون پر یہی حکم ہی ❊ ف ❊ موضح ❊

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

ای نبی ہمنے حلال رکھین تجکو تیری عورتین جنکے مہر تو دیچکا اور لونڈیان کہ مالک ہوا اونکے ہاتھ تیرے جو ہاتھ لگا دین تجکو اللہ نے اور حلال کین ہمنے تیرے چچا کی بیٹیان اور پھوپھیون کی بیٹیان یعنی قریش مین کی عورتین اور تیرے مامون کی بیٹیان

اور خالاؤن کی بیٹیان یعنی بنی زہرہ مین کی جنھون نے وطن چھوڑا تیرے ساتھ اور حلال کی ہمنے مسلمان عورت اگر بخشے وہ اپنی جان نبی کو اگر نبی چاہے کہ اوسکو نکاح مین لے یہ حکم یعنی بلا مہر خالص تیرے ہی لیے ہے سوائے سب مسلمانون کے یعنی واجب ہی مہر سب پر تمھارے سوائے اگرچہ نہ ٹھہرا وے مہر یا نفی کرے اوسکی ہمکو معلوم ہی جو فرض کیا ہمنے اوپر اونکی بیویون کے حق مین اور اونکی لونڈیون کے حق مین کہ جنکے مالک ہین اونکے ہاتھ اونکے تا نرہے تجپر تنگی اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان ⊕ **تفسیر** جو عورتین تیری ہین جنکا مہر دیا یعنی اب نکاح مین ہین خواہ قریش سے ہون اور مہاجر ہون یا نہون یہ حلال ہین اور ماموں چچا کی بیٹیان یعنی قریش مین کی بشرط ہجرت کے اگر ہجرت نکی تو حلال نہین اور ہاتھ لگا دین یعنی کفار سے ہاتھ لگین کہ بندی مین پکڑی آئین پس مالک ہوے تم اونکے اور وہ صفیہ اور جویریہ تھین کہ غزوہ خیبر اور بنی المصطلق مین پکڑی آئین تھین پھر آزاد کیا آنحضرت نے اونکو اور نکاح مین لائے اونکو اور ماریہ قبطیہ بھی مملوکہ تھین حضرت کی کہ جنسے ابراہیم پیدا ہوے اور جو عورت بخشے نبی کو اپنی جان یعنی یہ حکم خاص آنحضرت ہی کے لیے تھا کہ جو عورت بن مہر اپنے تئین نذر آنحضرت کی کرے اور آنحضرت اوسکو بن مہر نکاح مین لائین تو درست تھا جیسے کہ زینب بیٹی خزیمہ انصاری کی نے کہ جنکا لقب ام المساکین تھا اور بموجب ایک قول کے میمونہ بنت الحارث نے اور بموجب ایک قول کے ام شریک بن جابر اسدیہ نے اور بموجب ایک قول کے خولہ بنت حکیم نے کہ بنی سلیم مین سے تھین نفس اپنا آنحضرت کو بخشا اور بے مہر حضرت کے نکاح مین آئین اور بعضے کہتے ہین کہ ہبہ واقع نہوا لیکن پیغمبر کو اذن تھا اسکا اور اور مسلمانون پر وہی حکم ہی اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ بن مہر نکاح نہین خواہ ذکر مین آیا خواہ نہ ٹھہرایا خواہ نہ ٹھہرایا تو جو قوم کا مہر ہی سو لازم ہی اور آنحضرت کی بیبیان دس مشہور ہین حضرت خدیجہ اول تھین اونکے بعد سب نکاح مین آئیان حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا حضرت کے سامنے نو بیبیان ہین وفات کے بعد حضرت عائشہ حضرت حفصہ حضرت سودہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب حضرت ام حبیبہ حضرت جویریہ حضرت صفیہ حضرت میمونہ پہلی مین قریشی تھین اور بیچ منعقد ہونے نکاح کے ساتھ لفظ ہبہ کے بیچ حق مسلمانون کے اختلاف ہی امام مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک نکاح سوائے لفظ نکاح یا تزویج کے منعقد نہین ہوتا اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہو جاتا ہی اور مہر بہر صورت لازم ہی عدم مہر آنحضرت کے خصائص سے تھا اور جو فرض کیا یعنی واجب کیے ہمنے مومنون پر اونکی بیویون کے حق مین احکام کہ نہ نکاح کرین زیادہ چار سے اور نہ نکاح کرین بغیر گواہون اور مہر اور اونکی لونڈیون کے حق مین یعنی ساتھ خریدنے وغیرہ اسباب ملک کے اور لفظ لکیلا متعلق ہی خالصۃ لک کے اور قد علمنا الخ بیچمین جملہ معترضہ ہی یعنی حکم مذکور خاص تمھارے ہی لیے مقرر فرمایا تا تمپر تنگی نہو ⊕ **موضع الفرقان** ⊕

تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۤءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۤءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَاۤ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝

پیچھے رکھدے تو جسکو چاہے تو اپنی بیویون مین سے اور جگہہ دے اپنے پاس جسکو چاہے اور جسکو جی چاہے تیرا اون مین سے جو کنارے کر دین تھین تو تجھپر گناہ نہین تجھپر اسمین لگتا ہی کہ ٹھنڈی رہین آنکھین اونکی اور غم نہ کھاوین اور راضی رہین اوسپر جو تونے دیا سارا یان اور اللہ جانتا ہی جو تمھارے دلون مین ہی اور ہی اللہ سب جانتا تحمل والا ⊕ **تفسیر** ⊕ کسی مرد کو جو کئی عورتین ہون اوسپر واجب ہی باری سے سب پاس رہنا برابر حضرت پر یہ واجب نرکھا اسواسطے کہ عورتین اپنا حق نسمجھین تو جو دے راضی ہوکر قبول کرین پر حضرت نے فرق نہین کیا سبکی باری برابر رکھی ایک حضرت سودہ نے اپنی باری بخشدی تھی

حضرت عائشہؓ کو ۔ موضح ۔ تفسیر وسیط میں کہا کہ جو باری مقرر کرنیکا درمیان بیویوں کے آنحضرتؐ سے تھا اس
آیت کے ساقط ہوا اور معالم میں اسکو مشہور تر قولوں کا کہا ہی اور منقول ہی کہ جب خولہ نے نفس اپنا آنحضرتؐ کو بخشا تو عایشہؓ
نے کہا عورت کو حیا نہیں آتی ہی کہ نفس اپنا مرد کو بخشتی ہی اور یہ بھی ہی کہ آنحضرتؐ کی بیویوں نے نفقہ زیادہ عادت سے طلب کیا اور
ایک مہینے تک آنحضرتؐ نے اونسے جدائی کی بعد اوسکے آیت تخییر اور یہ آیت اوتری عایشہؓ نے کہا یا رسول اللہ ما اری ربک
الا یسارع فی ھواک پس سب بیویاں راضی ہوئیں اوس چیز پر کہ آنحضرتؐ چاہیں خواہ ترک باری کریں یا فضیلت دیں بعض کو
بعض پر نفقے میں اور باری میں اور کشاف میں کہا کہ تاخیر دی آنحضرتؐ نے سودہ اور صفیہ اور جویریہ اور میمونہ اور ام حبیبہ کو اور رعایت
باری کی کرتے تھے درمیان اونکے جبکہ چاہتے جسطرح کہ چاہتے اور عایشہؓ اور حفصہؓ اور زینبؓ اور ام سلمہؓ کو اپنے ساتھ رکھا اور
درمیان اونکے باری بجالائے اور صاحب زاد المسیر نے کہا کہ آنحضرتؐ اخیر عمر اپنی تک باری اپنی بیویوں کے درمیان میں
مرعی رکھتے تھے سوائے سودہ کے کہ اونھوں نے نوبت اپنی عایشہؓ کو بخشدی تھی ۔ موضح ۔ پیچھے رکھدے تو الخ یعنی چھوڑ دے
تو ساتھ سلانا جسکا چاہے تو اونمیں سے اور ساتھ سلاوے تو جسکو چاہے یا طلاق دیوے تو جسکو چاہے اور رہنے دے تو
نکاح میں جسکو چاہے یا نہ نوبت مقرر کرے تو واسطے جسکے اونمیں سے چاہے اور نوبت مقرر کرے تو جسکے لیے چاہے یا چھوڑے
تو نکاح میں لانا جسکا چاہے عورتوں امت اپنی کی سے اور نکاح کرے تو جس سے چاہے اور جسکو جی چاہے تیرا الخ یعنی جسکو
بلاوے تو اپنے بستر پر اور طلب کرے تو صحبت اوسکی اونمیں سے کہ یکسو کیا ہی تو نے نفس اپنے سے ساتھ تاخیر دینے کے
پس نہیں ہی تنگی تجپر اسمیں یعنی نہیں ہی یہ بات کہ جب معزول کیا تو نے اوسکو تو نہ جائز ہو تیرے لیے پھر بلانا اوسکا طرف اپنے
اوسمیں لگتا ہی الخ یعنی یہ سپرد کرنا طرف مشیت تیری کے قریب تر ہی طرف ٹھنڈک آنکھوں اونکی کے اور قلت غم اونکی کے اور رضا
اونکی کے سبکی اسلیے کہ جب جانینگی وہ کہ یہ سپرد کرنا اللہ کی طرف سے ہی تو خاطر جمع ہو جاویگی اونکی اور جاتی رہیگی غیرت کرنی آپسکی
اور حاصل ہوگی رضا اور اللہ جانتا ہی الخ اسمیں وعید ہی اوس بیوی کے لیے کہ نہ راضی ہوا اونمیں سے ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کیا اللہ نے اور
سپرد کیا طرف مشیت رسول اپنے کے اور ہی اللہ سب جانتا یعنی سینے کی باتوں کو اور تحمل والا کہ نہیں جلدی عذاب کرتا پس وہ لائق ہی اسکے کہ ڈرے اوس سے ۔ موضح

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ
يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ○

حلال نہیں تجکو عورتیں اس پیچھے اور نہ یہ کہ انکے بدلے اور کرے عورتیں اگرچہ خوش لگے تجکو اونکی صورت مگر جو مال ہو تیرے ہاتھ کا
اور ہی اللہ ہر چیز پر نگہبان ۔ تفسیر ۔ یعنی جتنی قسمیں کہدیں اوس سے زیادہ حلال نہیں اور جو ہیں اونکو بدلنا نہیں
حلال ہی ضرور ہیں اور ہاتھ کا مال یعنی حرم میں حضرت کی دو حرم مشہور ہیں یا تین ایک ماریہ جنکے شکم سے فرزند ہوئے ابراہیم
ایک ریحانہ یا شمعون یا دونوں حضرت عایشہؓ نے فرمایا یہ منع آخر کو موقوف ہوا سب عورتیں حلال ہو گئیں ۔ موضح ۔ اس پیچھے
یعنی بعد نو بیویوں کے اسلیے کہ نو بیویاں نصاب تھیں آنحضرتؐ کے لیے یعنی اتنی ہی حلال تھیں جیسے کہ چار نصاب ہیں اونکی
امت کے لیے اور حاصل یہ کہ ان نو بیویوں کے سوا اور بیوی کرنی درست نہیں اور نہ یہ کہ ان سبکو یا بعض کو طلاق دے کر
انکے بدلے اور کرو یہ بھی درست نہیں مگر لونڈیاں درست ہیں اور یہ احسان خدا کا اونپر جزا اوسکی ہی کہ اونھوں نے بعد آنے
آیت تخییر کے خدا اور رسول کو اختیار کیا بموجب روایت انس وغیرہ کے رسول علیہ السلام اخیر عمر تک اس تحریم پر رہے اور بعد اسکے
اور بیوی نہیں کی اور بقول عایشہؓ اور ام سلمہؓ کے یہ حکم منسوخ ہوا کہ بعد اسکے نکاح کرنا اور بیوی سے جس سے کہ چاہیں

آنحضرت پر حلال ہوا اور منسوخ ہونا اس آیت کا یا تو سنت سے ہوا یا اللہ تعالیٰ کے اس قول سے انا احللنا لک ازواجک
کہ جو اوپر مذکور ہوا اور ترتیب نزول نہین ہی اوپر ترتیب مصحف کے یعنی یہ آیت اگرچہ مصحف مین اوپر مذکور ہوئی لیکن نازل بعد
لا یحل کے ہوئی ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ نہی ہی نکاح کرنے عورت غیر قوم اپنی کے سے کہ جو اوپر مذکور ہوئین یعنی سواے
اپنے چچا اور پھوپی اور خالہ اور ماموں کی بیٹیوں سے نکاح نکر اور انمین سے جسقدر چاہے کر اور بعضون کے نزدیک مراد غیر مسلمات
ہین یعنی یہودیہ اور نصرانیہ بعد ان مسلمات کے نکاح مین نلا اور بعضون نے کہا کہ مراد نہ طلاق دینا انکا ہی یعنی ان عورتون کو طلاق
دیکر بجاے انکے اور نکر اسلیے کہ یہ مومنون کی مائین ہوئی ہین نکاح انکا اور سے درست نہین لیکن نکاح اور عورتون کا
تجھپر حرام نہین اور بعضون نے کہا کہ عرب جاہلیت مین تبدیل بیویون کی آپسمین کرتے تھے حق تعالیٰ نے یہ آیت اوتار کر پیغمبر خدا
کو اوس سے منع کیا اور کہا ہی علما نے کہ اس آیت مین دلیل ہی جواز نظر کی طرف اوس عورت کے کہ نکاح کیا چاہے اوس سے یہ بات
معلوم ہوئی و لو اعجبک حسنہن سے اسلیے کہ خوش معلوم ہونا حسن کا سواے دیکھنے کے نہین ہوتا اور روایت ہی
مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا خواستگاری کی مینے ایک عورت سے پس فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دیکھا ہی تونے
اوسکو عرض کیا مینے نہین فرمایا پس دیکھلے اوسکو اسلیے کہ یہ لائق تر ہی ساتھ اسکے کہ موافقت ہو تم دونون کے درمیان مین اور کئی
روایتین ایسے ہی مضمون کی آئی ہین اور شان نزول اسکا یہ کہا ہی علما نے کہ آنحضرت نے عمیس کی بیٹی جعفر بن ابی طالب
کی بیوی سے بعد شہید ہونے انکے کے ارادہ خواستگاری کا کیا تھا اور وہ حسین بھی تھین پس خدا تعالیٰ نے ساتھ
اوتارنے اس آیت کے اوس سے منع فرمایا + **بحث اول فی [illegible] تنبیہ** + مجمل احوال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا یہ ہی کہ آنحضرت نے پچیس برس دو مہینے دس روز کی عمر مین نکاح کیا حضرت خدیجہ بنت خویلد
سے اور اونکی عمر چالیس برس کی تھی سب سے پہلے نکاح آپکا انھین سے ہوا اور تمام اولاد آپ کی انھین سے پیدا ہوئی
سواے ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف اونچاس برس آٹھ مہینے
چوبیس روز کی ہوئی تو خدیجہ نے وفات پائی بعد ازان نکاح کیا سودہ بنت زمعہ سے اور وہ آنحضرت کے پاس بڑھیا ہوئین
اور آنحضرت نے چاہا تھا کہ طلاق دین اونکو پس اونھون نے نوبت اپنی عایشہ کو دی اور کہا کہ مجکو مردون سے کچھ کام نہین
مقصود مجکو یہ ہی کہ اوٹھائی جاؤن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین اور وفات اونکی ہوئی سنہ چپن مین
شوال کے مہینے مین معاویہ بن ابی سفیان کی حکومت مین بعد ازان عایشہ بنت ابی بکر سے نکاح کیا مکے مین دو برس پہلے
ہجرت سے اور بموجب ایک قول کے تین برس پہلے ماہ شوال مین اور وہ اوسوقت مین چھہ برس کی تھین اور ہمبستر کیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بیچ مین شوال کے مہینے مین دوسرے سال ہجری مین اور جب وہ نو برس کی تھین اور اونھون نے
وفات پائی مہینے مین سترہوین رمضان کو سنہ اٹھاون مین اور بقیع مین مدفون ہوئین اور آنحضرت نے کسی باکرہ سے نکاح
نہین کیا سواے عایشہ کے اور کنیت اونکی ام عبد اللہ ہی اگرچہ عبد اللہ بن زبیر انکی بہن اسما کے بیٹے ہین لیکن مقرر فرمائی
کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب استدعا کیا انھون نے بسبب اسکے کہ خالہ بمنزلہ ما کے ہی بعد ازان حفصہ بنت عمر فاروق
کو نکاح مین لائے ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو طلاق دی پس آئے جبرئیل اور کہا کہ خدا تعالیٰ
تمکو فرماتا ہی کہ رجعت کرو اسلیے کہ حفصہ بہت روزہ دار اور نماز گذار ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے از خود رجعت کی بسبب مہربانی کے عمر پر واللہ اعلم اور وفات پائی انھون نے اکتالیسوین سال ہجری مین

[illegible] یعنی نکاح مین [illegible]

اور بعضون کے نزدیک ستاونویں سال مین اور اور اقوال بھی آئے ہین اسمین اور نکاح مین لائے آنحضرت صلعم ام حبیبہ
بنت ابی سفیان کو اور وہ اوسوقت حبشہ مین تھین اور مہر دیا اونکو آنحضرت صلعم کی طرف سے نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے
چارسو دینار اور متولی اونکے نکاح کے ہوئے عثمان بن عفان رض اور بقولے خالد بن سعید بن العاص اور وفات پائی چوالیسوین
سال ہجری مین اور نکاح مین لائے ام سلمہ رض کو اور وفات اونکی بیاسٹوین سال ہجری مین ہوئی اور وہ آنحضرت صلعم کی سب
بیویون سے پیچھے مری ہین اور بقولے سب سے پیچھے میمونہ نے وفات پائی اور نکاح مین لائے زینب بنت جحش کو
اور وہ آنحضرت صلعم کی پھوپی کی بیٹی تھین پہلے بیچ عقد نکاح زید بن الحارثہ مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئین بعد ازان
اونھون نے طلاق دی تب ازواج مطہرات مین داخل ہوئین اور وفات پائی اونھون نے مدینے مین بیسوین سال ہجری مین اور وہ
آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین سے اول انھون ہی نے وفات پائی ہی اور نعش پر اول
ہی اوٹھائی گئین ہین اور مراد نعش سے یہ ہی کہ جنازے پر چند لکڑیان باندھین بشکل گہوارہ تا ستر خوب ہو اور نکاح مین لائے
جویریہ بنت حارث کو اور وہ غزوہ بنی مصطلق مین بندی ہو کے آئی تھین پس ثابت بن قیس کے حصے مین آئین اونھون نے اونکو
مکاتب کیا پس وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئین تا کچھ مبلغ کتابت مین سے سوال کرین اور وہ
عورت خوش شکل تھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکار نہین کرتا ہون مین بہتر اس سے ادا کرون تیری طرف سے
مال کتابت اور تجھے اپنے نکاح مین لاؤن تو کیا وہ اسپر راضی ہوئین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مبلغ ادا کیے اور نکاح مین
لائے اونکو وفات پائی اونھون نے ماہ ربیع الاول مین سنہ چھپن ہجری مین اور نکاح مین لائے آنحضرت صلعم صفیہ کو اور وہ
حضرت ہارون کی اولاد مین سے تھین بندی ہوکر آئین غزوہ خیبر مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا اونکو اور
آزاد کرنا مہر اونکا کیا وفات پائی پچاسوین سال مین اور نکاح مین لائے آنحضرت صلعم میمونہ کو اور وہ خالہ ہین خالد بن ولید اور عبد اللہ
بن عباس کی وفات پائی اونھون نے اوسی جگہہ کہ جہان آنحضرت صلعم نے اونسے نکاح کیا تھا نام اوس موضع کا سرف ہی سنہ
اکیاون ہجری مین اور بموجب ایک قول کے چھیاسٹوین سال مین اور بر تقدیر قول اخیر کے سب بیویون کے بعد وفات اونکی
ہوگی اور یہ جماعت مذکورہ وہ ہین کہ آنحضرت صلعم کے انتقال کے بعد باقی رہین سوائے خدیجہ رض کے اور نکاح مین لائے آنحضرت صلعم زینب
بنت خزیمہ کو سنہ تیسرے ہجری مین اور وہ آنحضرت صلعم کے پاس زندہ نہین مگر تھوڑے دنون دو مہینے یا تین مہینے پھر وفات
پائی اور سوائے انکے اور ایک جماعت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو نکاح مین لائے یا خطبہ یعنی خواستگاری کی اور یہ امر
انجام کو نہ پہنچا ازانجملہ فاطمہ بنت ضحاک تھین کہ آنحضرت صلعم اونکو نکاح مین لائے اور جب آیت تخییر نازل ہوئی تو اونکو اختیار دیا انھین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہین یا دنیا اختیار کرین اونھون نے دنیا کو اختیار کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکو جدا کیا بعد ازان مینگنیان اونٹ کی چنتی پھرتی تھین اور کہتی تھین مین بدبخت ہون کہ اختیار کیا مینے دنیا کو اور ازانجملہ شراف
دحیہ کلبی کی بہن کہ نکاح کیا اونسے اور دخول نہین کیا اور خولہ بنت ہذیل اور وہ وہی ہین کہ بخشا اونھون نے نفس اپنا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو یعنی بغیر مہر کے نکاح مین آئی اور بقولے بخشنے والی اپنے نفس کی ام شریک تھی اور اسماء جونیہ کہتے ہین کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ہاتھ اوسپر ڈالین تو اوسنے کہا اعوذ باللہ منک یعنی ساتھ خدا کے پناہ مانگتی ہون تجھسے پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مفارقت کی اور عمرہ بنت یزید اور ایک عورت غفار مین سے اور عالیہ بنت ظبیان اور انسکو طلاق دی
پہلے دخول کے اور بنت الصلت کہ وہ مرگئی پہلے اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے نزدیک ہون اور ایک عورت اور تھی

کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ نزدیک ہون فرمایا ہبی لی نفسک یعنی نفس اپنا مجکو دے اوسنے کہا کہ کوئی عورت دیتی ہی
نفس اپنا بازاری کو دیتی ہی پس آنحضرت نے اوسکو جدا کیا اور خطبہ کیا ایک اور عورت سے پس اوسکے باپ نے کہا کہ وہ
داغ سفید رکھتی ہی اور اوسکے بدن مین کچھ علت تھی پھر جو دیکھا تو داغ سفید پایا اور خطبہ کیا ایک عورت کا اوسکے باپ نے
اوسنے صفت اوسکی بیان کی اور کہا زیادہ اس سے یہ ہی کہ کبھی بیمار نہین ہوئی ہی وہ فرمایا اوسکے لیے نزدیک خدا کے کچھ خیر
نہین ہی پس ترک کیا اوسکو اور تھا مہر آنحضرت کے ازواج کا پانسو درہم ہر بیوی کا سوائے صفیہ اور ام حبیبہ کے کہ انکے مہر
کا بیان اوپر گذر چکا ہی اور یہ قول صحیح تر قولون کا ہی ۞ سرور المحزون

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ۝

اے ایمان والو مت جاؤ گھرون مین نبی کے مگر جو تمکو حکم ہو کھانے کے واسطے تو جاؤ نہ راہ دیکھتے اوسکے پکنے کی و لیکن جب
بلاوے تب جاؤ پھر جب کھا چکو تو آپ آپکو چلے جاؤ اور نہ بیٹھو آپسمین جی لگاتے باتون مین اس بات سے تمھاری تکلیف تھا
پیغمبر کو پھر تمسے شرم کرتا ہی یعنی تمھارے نکالنے سے اور اللہ شرم نہین کرتا ٹھیک بات بتلانے مین اور جب مانگنے جاؤ پیغمبر کی
بیبیون سے کچھ چیز کام کی تو مانگ لو اونسے پردے کے باہر سے اسمین خوب ستھرائی ہی تمھارے دل کو اور اونکے دل کو اور تمکو
نہین پہونچتا کہ تکلیف دو اللہ کے رسول کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اوسکی عورتون سے اوسکے پیچھے یعنی انتقال کے بعد کبھی البتہ یہ بات
تمھاری اللہ کے ہان بڑا گناہ ہی ؛ تفسیر ؛ یہ اللہ تعالی نے ادب سکھائے مسلمانون کو کبھی کھانے کو حضرت کے گھر
مین جمع ہوتے تھے پیچھے باتین کرنے لگ جاتے حضرت کا مکان آرام کا وہی تھا شرم سے نفرماتے کہ اوٹھ جاؤ انکے واسطے
اللہ تعالی نے فرمادیا اور اس آیت مین حکم ہوا پردیکا کہ مرد حضرت کی ازواج کے سامنے نہ جاوین سب مسلمانون کی عورتون پر
یہ حکم واجب نہین اگر عورت سامنے ہو کسی مرد کے سب بدن کپڑون مین ڈھکا ہو تو گناہ نہین اور اگر نہ سامنے ہو تو بہتر ہی ؛ صو ؛
اکثر مفسرون کے نزدیک شان نزول ابتدائے آیت کا یہ ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا زینب بنت جحش سے
اور بلایا لوگون کو طعام ولیمہ کے لیے تو لوگ جمع ہوئے اور کھانا کھایا بعضے آدمی بعد کھانے کے بیٹھے رہے مشغول ہو کر باتون مین
اور حضرت زینب حجرے مین دیوار کی طرف مونہہ کیے ہوئے بیٹھی رہین اور جب تک حکم پردے کا نہین تھا اور آنحضرت
چاہتے تھے کہ لوگ چلے جاوین جب لوگ نہ اوٹھے تو آنحضرت خود اوس مجلس سے اوٹھے اور اکثر صحابہ چلے گئے تین چار
آدمی بیٹھے رہے اور آنحضرت حیا سے اونکو نہین کہہ سکتے تھے کہ چلے جاؤ اور آپ باہر آئے حضرت عایشہؓ کے حجرے کے
دروازے تک پہونچ کر پھر پھرے بگمان اسکے کہ لوگ چلے گئے ہون گے لیکن دیکھا تو بیٹھے تھے پھر چلے گئے پھر آئے غرض کہ
بعد انتظار بہت کے خلوت ہوئی آنحضرت زینب کے گھر مین آئے اور انس نے کہا کہ مینے بھی چاہا کہ آنحضرت کے ساتھ
گھر مین جاؤن پر آپنے پردہ حجرے کے دروازے پر چھوڑا اور یہ آیت نازل ہوئی اور حکم پردے کا صادر ہوا اور ابن عباس
سے منقول ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی بیچ حق کتنے ایک آدمیون کے مسلمانون مین سے کہ وہ منتظر رہتے تھے آنحضرت کے

کھانے کے وقت کے پس آتے تھے وہ پہلے کھانا پک چکنے کے بیٹھے رہتے یہان تک کہ پک چکتا طعام پھر کھاتے اور جلدی
نہ نکلتے پس آنحضرت کو ایذا ہوتی اونکے سبب سے پس اوتری آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا الخ
روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا زینبؓ کے نکاح مین ساتھ کھجور روٹی اور ستو اور بکری کے گوشت کے
اور حکم کیا انس کو کہ لوگون کو بلا لاوین پے در پے آئین جماعتین کھا جاتی تھی ایک جماعت پھر آتی اور جماعت یہان تک کہ کہا انس نے
یا رسول اللہ بلایا مینے لوگون کو یہان تک کہ نہین پاتا ہون مین اب کسیکو کہ بلاؤن اوسکو پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اوٹھا لو کھانا
اور متفرق ہوئے لوگ اور باقی رہے تین شخص باتین کرتے پس بہت دیر تک بیٹھے رہے پس اوٹھے آنحضرت تاکہ چلے جاوین
وہ اور پھرے بیویون کے حجرون مین اور سلام علیک کی اونسے اور دعا دی اونھون نے پھر پھرے حضرت تو دیکھا کہ وہ تینون
بیٹھے ہوئے باتین کرتے تھے اور آنحضرت بہت شرم رکھتے تھے پس پھرے آنحضرتؐ پس جب دیکھا اونھون نے حضرتؐ کو پھر
نکلے وہ اور آنحضرت تشریف لائے اور نازل ہوئی یہ آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ اور اللہ نہین شرم کرتا ہے حق سے یعنی
نکالنا تمھارا حق تھا نہین لائق یہ کہ حیا کیجاوے اوس سے اور ہر گاہ کہ تھی حیا اوس قبیل کی کہ منع کرتی ہے حیا والے کو
بعض افعال سے کہا گیا واسطے اللہ کے کہ نہین حیا کرتا وہ حق سے یعنی نہین باز رہتا اوس سے اور نہین چھوڑ دیتا اوسکو
مانند چھوڑ دینے حیا والے کے تم مین سے کسی امر کو اور خوب ستھرائی ہے یعنی شیطان کے خطرون سے اور فتنون کے عوارض سے
اور آیا ہے کہ پہلے اوترنے اس آیت کے کہ متضمن ہے فرضیت پردے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیان شب کو واسطے پائخانے
پھرنے کے باہر جاتی تھین اور عمرؓ چاہتے تھے کہ پردے مین بیٹھین آنحضرتؐ کی بیویان اور آرزو رکھتے تھے کہ کچھ اس باب مین
نازل ہو اور بارہا جناب رسالت مآب مین عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ آتے ہین آپ کے پاس نیک و بد پس اگر حکم فرمایئے
امہات المومنین کو پردہ کرنے کا تو بہتر ہی قضا کار ایک روز سودہ بنت زمعہ کہ بیوی تھین آنحضرتؐ کی پائخانے کے لیے
باہر نکلین اور قد اونکا دراز تھا حضرت عمرؓ نے آواز دی کہ پہچانا ہمنے تمکو ای سودہ اور غرض اونکی حرص تھی اوپر اوترنے حکم پردے
کے پس اوتری یہی آیت پردے کی پس بعد اسکے اوترنے کے نہین درست تھا کسیکو کہ دیکھے طرف کسی بیوی آنحضرتؐ کے
خواہ نقاب ڈالے ہو یا بغیر نقاب کے حاصل یہ کہ حضرت کی بیویون کے حق مین یہ حکم تھا کہ کوئی وجود بھی اونکا نہ دیکھے اگرچہ بدن
ڈھکا ہوا اور اورون کے لیے یہ حکم نہین اگر جسم ڈھکا ہو تو منع ہے یعنی وجود کا پردہ نہین بروایت ہے انس سے کہ کہا عمرؓ نے موافق ہوئی
میری کے تین حکم نازل کیے میرے رب نے ایک تو یہ کہ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ اگر مقام ابراہیم کو مصلی ٹھہرایئے تو بہتر ہے
پس نازل کی اللہ تعالی نے آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى اور دوسرے یہ کہ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ
آتے ہین آپ کے پاس نیک و بد پس اگر حکم کیجیے امہات المومنین کو پردے کا تو بہتر ہے پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت حجاب
کی اور تیسرے یہ کہ مینے سنا کچھ ایذا دینا آنحضرتؐ کی بیویون کا آنحضرتؐ کو یعنی درباب طلب نفقہ کے پس گیا مین بیویون پاس
اور شروع کیا مینے سمجھانا ایک ایک کو کہا مینے قسم خدا کی باز آؤ تم ان باتون سے والا بدل دیگا اللہ تعالی آنحضرتؐ کے لیے
بیویان بہتر تمسے یہان تک کہ آیا مین زینب کے پاس پس کہا زینب نے ای عمر کیا نہین ہے آنحضرتؐ مین اتنی سمجھ کہ سمجھا دین اپنی
بیویون کو یہان تک کہ تم نصیحت کرتے ہو اونکو کہا عمرؓ نے پس نکلا مین پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ
اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ آخر آیت تک اور منع ہے کہ نکاح کرو الخ نازل ہوئی یہ بیچ حق ایک شخص کے آنحضرتؐ کے صحابیون مین سے
کہ کہا اگر انتقال ہوگا آنحضرت کا تو مین نکاح کرونگا عائشہؓ سے کہا مقاتل بن سلیمان نے وہ کہنے والے طلحہ بن عبید اللہ تھے پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ یہ حرام ہے اِنَّ ذٰلِكُمْ

[illegible]
اور ٹھہرا لو مقام ابراہیم کو مصلی
امید ہے کہ رب اوسکا اگر طلاق دے تمکو بدل دے اوسکو بیویان بہتر تمسے

إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○

اگر کھولکر کہو کسی چیز کو یعنی ایذا دینی آنحضرت کی یا نکاح کرنا اونکی بیویون سے یا اوسکو چھپاؤ یعنی اپنے دلون مین سو اللہ ہر چیز جانتا ہے ⁂ تفسیر ⁂ پس عذاب کریگا تمکو بسبب اسکے اور یہ بھی نازل ہوئی اوسی شخص کے حق مین کہ دل مین اوسکے ارادہ تھا نکاح کرنے کا عایشہ رض سے بعد آنحضرت صلعم کے اور بعضون نے کہا کہ کہا ایک شخص نے صحابہ مین سے کہ کیا حال ہی ہمارا کہ منع کیے جاتے ہین ہم اپنے چچا کی بیٹیون کے پاس کے جانے سے اوسپر یہ آیت مذکورہ اوتری ⁂ معالم ⁂ تنبیہ ⁂ دیکھا چاہیے کہ کیا مرتبہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اتنی سی تکلیف آپ کی جناب کبریائی نے روا رکھی اور کیا کچھ اسپر لے دے فرمائی جو جانیکہ امتیون کے اعمال بد عرض ہون آنحضرت پر اور اوس جناب اشفق کو رنج ہو بسبب سننے اونکے تو خیال کرنا چاہیے کہ کیا کچھ مستحق عتاب ہوتے ہون اور قطع نظر اسکے گناہ کرنا خود موجب غضب الہی کا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایاک والمعصیۃ فان بالمعصیۃ حل سخط اللہ ⁂

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ○

گناہ نہین اون عورتون کو سامنے ہونیکا اپنے باپون کے اور نہ اپنے بیٹون کے اور نہ اپنے بھائیون کے اور نہ اپنے بھتیجون کے اور نہ اپنے بھانجون کے اور نہ اپنی عورتون کے اور نہ اپنے ہاتھ کے مال کے اور ڈرتیان رہو اللہ سے بیشک اللہ کے سامنے ہی ہر چیز یعنی اعمال بندون کے ⁂ تفسیر ⁂ جب اوتری آیت حجاب کی تو کہا آنحضرت کی بیویون کے باپون اور بیٹون اور اقربا محرمون نے کہ یا رسول اللہ کیا ہم بھی کلام کیا کرین اونسے پردے کے پیچھے سے پس اوتری یہ آیت کہ یہ محرم ہین انکے سامنے ہونیکا مضایقہ نہین اور مراد اپنی عورتون سے مسلمان اور نیک بخت عورتین ہین انکی وضع کی پس کافر اور بدکار عورتین حکم اجنبی مردون کا رکھتی ہین اونکے سامنے بھی نہو وین اور اپنے ہاتھ کے مال سے مراد بحسب صحیح روایت کے لونڈیان ہین اور غلام اونکے جمہور کے نزدیک مانند اور اجنبی مردون کے ہین اور چچا اور ماموں آیت مین نہین مذکور ہوئے اسلیے کہ یہ قائم مقام والدین کے ہین چنانچہ چچا کو باپ فرمایا ہی اللہ تعالی نے اس آیت مین وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ یہان خطاب ہی حضرت یعقوب کو پس حضرت اسمعیل کو اونکے باپون مین شمار کیا باوجودیکہ وہ چچا ہین حضرت یعقوب کے پھر نقل کیا گیا کلام غیبت سے طرف خطاب کے یعنی پہلے لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ اخر تھا کہ ساتھ ضمیرون غائب کے ذکر فرمایا پھر خطاب فرمایا بلفظ وَاتَّقِينَ اللَّهَ اور اس نقل مین قصد کیا گیا ہی تشدد کرنا گویا کہ کہا گیا اور ڈرو تم اللہ سے اوس چیز مین کہ حکم کی گئی ہو تم اوس چیز کو کہ وہ پردہ کرنا ہی اور احتیاط کرو تم اوسمین اور شہید کے معنی ہین عالم یعنی جاننے والا کہا ابن عطا نے کہ شہید اوسکو کہتے ہین کہ جانے دلون کے خطرون کو جیسے کہ جانے حرکات اعضا کو پس شان اللہ ہی کی ہی کسی اور کی نہین اور پھر کچھ آداب حضرت کے گھر والون کے مذکور ہوئے بسبب فزونی قدر ہونے اونکے کے اللہ تعالی کے نزدیک اب آگے گویا فرماتے ہین کہ یہ رسول ہمارے نزدیک بڑی قدر والا ہی ملحوظ رکھو آداب اوسکے اور اوسکے گھر والون کو اور درود بھیجو اوسپر کہ اللہ بھی اوسپر رحمت بھیجتا ہی اور اوسکے فرشتے بھی استغفار کرتے ہین اوسکے لیے اللّٰھم صل وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ

آیۃ اللہ ابدا ⁂

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ○

تحقیق خدا اور فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین اوپر پیغمبر کے اے مسلمانون درود بھیجو تم اوسپر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ۵ [illegible]
تحقیق اللہ اور اوسکے فرشتے رحمت و استغفار بھیجتے ہین رسول پر اے ایمان والو رحمت بھیجو اوسپر یعنی دعا کرو اوسکے لیے
اور سلام بھیجو سلام کہکر ۵ تفسیر یہ حکم ادا ہوتا ہی نماز مین السلام علیک ایہا النبی اللہم صل علی محمد اللہ سے
رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور اونکے ساتھ اونکے گھرانے پر بڑی قبولیت رکھتی ہی اونپر اونکے لائق رحمت اوترتی ہی اور دس رحمتین
اوترتی ہین مانگنے والے پر جتنا چاہے اوتنا حاصل کرے ۵ صلو درحمت بھیجو یعنی کہو اللہم صل علی محمد یا صلی
اللہ علی محمد اور سلام بھیجو یعنی کہو اللہم سلم علی محمد یعنی سلموا کے ہین تابعدار ہو اونکے امر کے اور مانو
اور بجا لاؤ اوسکو اور پوچھی گئی آنحضرت سے تفسیر اس آیت کی پس فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالی نے مقرر کیے ہین واسطے میرے
دو فرشتے پس نہین ذکر کیا جاتا ہون مین نزدیک کسی بندے مسلمان کے پھر وہ درود بھیجتا ہی مجھپر مگر کہ کہتے ہین وہ دونون فرشتے
غفر اللہ لک اور فرماتا ہی اللہ اور ملائکہ اوسکے جواب مین اون دونون فرشتون کے آمین اور نہین ذکر کیا جاتا ہون مین نزدیک
کسی بندے مسلمان کے پس نہین درود بھیجتا ہی مجھپر مگر کہ کہتے ہین وہ دونون فرشتے کا غفر اللہ لک اور فرماتا ہی اللہ اور
فرشتے اوسکے واسطے اون دونون فرشتون کے آمین پس اگر سنے اسم مبارک نبی علیہ السلام کا تو درود بھیجے اوسپر کہ یہ واجب ہی
پھر اگر سنے کئی بار ایک مجلس مین تو اختلاف کیا علمانے بعضون نے تو کہا کہ نہین واجب ہی سننے والے پر مگر ایک بار درود بھیجنا
کذا فی فتاوی قاضیخان اور قنیہ مین کہا کہ اسپر فتوی دیا گیا ہی اور کہا طحاوی نے کہ واجب ہی اوسپر درود بھیجنا ہر سننے
کے وقت اور مختار قول طحاوی ہی کا ہی کذا فی الولوالجیہ اور احتیاط اسی مین ہی اور اسپر جمہور ہین اور اگر درود بھیجے آنحضرت کے
غیر پر بطور تبعیت کے جیسے کہ کہے صلی اللہ علی النبی وآلہ تو کچھ کلام نہین ہی اسمین جائز ہی اور حسن صورت ہین اکیلے
کسی پر درود بھیجے اہل بیت مین سے تو مکروہ ہی اور شعار روافض سے ہی اور سلام کفایت کرتا ہی صلوۃ سے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پر اور اگر سنے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن پڑھتے وقت تو نہین واجب ہی درود بھیجنا اور اگر بعد فارغ ہونے کے
قرآن سے بھیجے تو اچھا ہی اور اگر قرآن پڑھتے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر پہنچے تو پڑھنا قرآن کا بحسب تالیف اور
نظم اوسکے کے افضل ہی درود بھیجنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوسوقت مین پس اگر فارغ ہوکر بھیجے تو افضل ہی اور اگر نہ
بھیجے تو کچھ ضرر بھی نہین اسکو اور پوچھے گئے بقالی پڑھنے قرآن کے سے کہ آیا وہ افضل ہی یا درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
پس کہا اونھون نے کہ وقت طلوع آفتاب سے اور اون اوقات مین کہ منع کی گئی ہی نماز اونمین درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پر اور دعا اور تسبیح اولی ہی قرآن کے پڑھنے سے اور سلف تسبیح کرتے تھے ان اوقات مین اور قرآن نہین پڑھتے تھے
اور کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر ان اللہ وملئکتہ یصلون الخ کے کہ مراد یہ ہی کہ اللہ تعالی رحمت بھیجتا ہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور ملائکہ دعا کرتے ہین اونکے لیے اور ابن عباس سے تفسیر یصلون کی برکتون بھی منقول ہی یعنی تعریف کرتے
ہین اونکی اور بعضون نے کہا کہ صلوۃ اللہ تعالی کی طرف سے رحمت ہی اور ملائکہ کی طرف سے استغفار اور کہا ابو العالیہ نے
کہ صلوۃ اللہ کی ثنا کرنی اوسکی ہی آنحضرت پر نزدیک ملائکہ کے اور صلوۃ ملائکہ کی دعا ۵ مسائل عالمگیری ۵
مسئلہ جمہور اسپر ہین کہ امر درود بھیجنے کا پیغمبر خدا پر اس آیت مین وجوب کے لیے ہی لیکن امام مالک رح کہتے ہین کہ ایکبار
تمام عمر مین فرض ہی اور زیادہ اسپر سنت اور مستحب ہی اور امام اعظم رح کہتے ہین کہ ایکبار فرض ہی اور ہر وقت سننے نام آنحضرت کے
جسوقت سنے واجب ہی اور نماز کے قعدہ اخیرہ مین سنت ہی اور اور تمام اوقات مین مستحب ہی اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک

[illegible]

نماز کے قعدۂ اخیرہ مین فرض ہی اور بوقت سننے نام آنحضرت صلعم کے بھی واجب ہی اور بیچ فتاوی برہنہ حنفیہ کے لکھا ہی کہ وقت
سننے نام ہر پیغمبر کے انبیا مین سے درود بھیجنا واجب ہی اور خلاصہ مین کہا کہ اگر وقت تلاوت کے بھی سنے تو بھی درود
واجب ہو اور تعظیم خدا تعالی کی ساتھ جل جلالہ کے کہنے ہر بار کہ نام پاک اوسکا سنے واجب ہی کذا فی الجامع اور نظم مین کہا کہ
ہر مجلس مین ایکبار کافی ہی اور فتح القدیر مین کہا اگر فوت ہو تعظیم مذکور کہنی تو اوسپر دین نہین ہوگا برخلاف درود کے کہ دین قضا کا ذمہ پر
رہتا ہی پس قضا اوسکی لازم ہی نہ قضا تعظیم خدا کی اگر فوت ہو اور عدة الواعظین مین کہا جو نام پاک کہ سنے جل جلالہ کہنا
واجب ہی اور فضائل درود کی کچھ حد نہین ہی کوئی قربت بعد ذکر خدا کے مانند اسکے نہین ہی جسقدر کہ خدا توفیق دے
غنیمت جانے اور ذکر کرنے اوسکے تمام فضائل کے سبب طول ہوتا ہی اور کسی پر مخفی نہین اسلیے چند احادیث کے بیان پر اکتفا
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً یعنی بہت قریب
ساتھ میرے لوگون مین سے روز قیامت کے وہ ہوگا کہ جو مجھپر درود بہت بھیجا کرتا ہی اور یہ بھی فرمایا کہ جو مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہی
رحمت بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار اور یہ بھی فرمایا کہ جبرئیل ع میرے پاس آئے اور کہا کہ بلا شبہ تیرا رب فرماتا ہی کیا نہین راضی کرتا
تجکو ای محمد یہ کہ نہ درود بھیجے تجپر کوئی تیری امت مین سے مگر کہ رحمت بھیجون مین اوسپر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجپر کوئی تیری
امت مین سے مگر کہ سلام بھیجون مین اوسپر دس بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ
اَبَدًا اَبَدًا اور یہ بھی فرمایا مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلٰٓئِکَةُ کَمَا صَلّٰی فَلْیُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ
اَوْ لِیُکْثِرْ یعنی جو درود بھیجے مجھپر ایک درود استغفار کرین اوسکے لیے فرشتے جیسا کہ درود بھیجا پس چاہیے کم کرے بندہ اس سے
یا زیادہ اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ کے لیے فرشتے ہین سیر کرنے والے زمین مین کہ پہنچاتے ہین مجکو میری امت کی طرف سے سلام
یہ روایتین معالم مین ہین اور الفاظ درود کے حدیثون مین طرح بطرح آئے ہین اور بہت صحیح وہ درود ہین کہ جو نماز مین پڑھنے
آئے ہین حدیث مین یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش آوے یہ کہ مانپے ثواب کو ساتھ پیمانے پورے
کے یعنی جسکو بہت سا ثواب لینا منظور ہو جبکہ درود بھیجے ہمپر کہ اہل بیت نبوت کے ہین پس چاہیے کہ پڑھے یہ درود اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور بہت درود منقول ہین حدیث مین حتی المقدور محفوظ اونسے درود کا
پڑھنا رکھے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئے ہین اور نووی نے کہا افضل یہ ہی کہ جو الفاظ وارد ہوئے ہین
حدیثون مین اونکو جمع کرکر پڑھے جیسے کہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ
عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
فِی الْعٰلَمِیْنَ رَبَّنَا اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور آداب درود پڑھنے کے مثل آداب ذکر حق کے ہین کہ وضو کرکر بخضوع
تمام رو بقبلہ بیٹھکر مسجد مین یا جانے نیک مین پڑھے اور اگر خوشبو حاضر کرے اولی تر ہی اور بعد ہر نماز کے کچھ درود مقرر
کرے اور وقت سحر کے بعد تہجد کے جسقدر کہ ممکن ہو پڑھتا رہے **تنبیہ** جانا چاہیے کہ فضائل اور

فائدے درود شریف کے بیشمار ہین واسطے اکتساب سعادت کے کچھ اونمین سے قید قلم مین آتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہ بیٹھے کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا اللہ تعالیٰ کو اوسمین اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر کہ ہوگی وہ مجلس اونپر سبب
حسرت کی دن قیامت کے اگرچہ داخل ہووین بہشت مین اور فرمایا کہ بہت بھیجو مجپر درود دن جمعے کے پس تحقیق درود تمھارا
عرض کیا جاتا ہی مجپر یعنی درود بہت بھیجا کرو مجپر خصوصاً دن جمعے کے کہ درود تمھارا جب پڑھتے ہو مجپر عرض ہوتا ہی اور جمعے کو
بطریق اولیٰ اور ادنیٰ درجہ کثرت کا اسّی یا سو بار ہی اور فرمایا بڑا بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا جاؤن مین پاس اوسکے یعنی نام لیا جاوے
میرا اور پھر درود نہ بھیجے مجپر اور فرمایا کہ بہت بھیجو مجپر درود پس تحقیق درود بھیجنا زکوٰۃ ہی تمھارے لیے یعنی سبب زیادتی اجر
اور بڑھنے مال کا اور پاکی کا گناہون سے ہی اور فرمایا خاک مین بھرے ناک اوس شخص کی یعنی خوار اور ہلاک ہووے وہ کہ ذکر
کیا جاؤن مین اوسکے پاس اور پھر درود نہ بھیجے مجپر اور فرمایا کہ جو کوئی یاد کرے مجکو اور نام لے میرا پس چاہیے کہ درود بھیجے
مجپر اور آیا ہی کہ ابی بن کعب صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بہت بھیجون پس کسقدر مقرر کرون
واسطے درود آپکے اوس وقت مین سے کہ اپنی دعا کے لیے معین کیا ہی مینے فرمایا جسقدر چاہ درود مین صرف کر ابی بن کعب نے
عرض کیا کہ چوتھائی حصہ وقت ورد اپنے مین سے آپ کے درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر اس سے زیادہ کرے
تو بہتر ہی تیرے لیے پھر عرض کیا کہ آدھا وقت درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن زیادہ کرنا بہتر ہی تیرے لیے پھر
عرض کیا کہ دو تہائی مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر دو تہائی سے زیادہ کرے تو بہتر ہوگا تیرے لیے تب اونھون نے
عرض کیا جَعَلْتُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا یعنی تمام وقت اپنے ورد کا آپکے درود ہی مین خرچ کرونگا پس فرمایا اِذًا يُكْفٰى
هَمُّكَ یعنی اب کفایت کی جائینگی ساری مہمات دینی اور دنیائی تیری اور بر آوینگی حاجتین تیری اور بخشے جائینگے گناہ
تیرے اور فرمایا جو کوئی درود بھیجے مجپر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اوسپر اللہ دس بار اور دور کیے جاتے ہین اوس سے دس گناہ
اور بلند کیے جاتے ہین اوسکے دس درجے بہشت مین اور لکھی جاتی ہین اوسکے لیے دس نیکیان اور آیا ہی کہ جو کوئی درود
بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اور استغفار کرتے ہین اوسکے لیے فرشتے اوسکے ستر بار یعنی
بہت اور کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ ہر دعا منع کی گئی ہی قبولیت سے یعنی قبول نہین ہوتی یہان تک کہ درود بھیجا جاوے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد پر اور کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ بڑے اولیا اور فضلا شام سے ہین
کہ جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت پس شروع کر اوسکو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو کچھ
چاہے تو پھر تمام کر دعا کو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ بلاشبہ اللہ پاک ذات ساتھ کرم اپنے کے
قبول کرتا ہی دونون درودون کو یعنی اول و آخر کے اور وہ بزرگتر ہی اس سے کہ چھوڑ دے اوس چیز کو کہ درمیان اون دونو
کے ہی یعنی بطفیل درود کے دعا بھی قبول ہوتی ہی یہ روایتین حصن حصین اور مشکوۃ مین ہین اور کتاب مفتاح مین کہ حاشیہ
حصن حصین کا تالیف کیا ہوا اوسکے مؤلف کا ہی لکھا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی درود بھیجتا ہی مجپر
کتاب مین یعنی لکھتا ہی کتاب مین ہمیشہ فرشتے بخشش مانگتے رہتے ہین اوسکے لیے جب تک کہ نام میرا اوس کتاب مین رہتا ہی
اور فرمایا کہ جسنے قرآن پڑھا اور حمد کی اپنے رب کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی اپنے رب سے پس تحقیق
طلب کی اوسنے خیر جگہہ اوسکی سے اور درود شریف کے پڑھنے سے محتاجگی دور ہوتی ہی آدمی سے اور بے پروا ہوتا ہی
لوگون سے جابر بن سمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ کہا اونھون نے کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

کہ ناگہان آیا ایک شخص حضرت پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالی کے فرمایا سچی بات
اور ادا امانت عرض کیا اوسنے کچھہ اور بھی فرمائیے فرمایا نماز رات کی اور صوم ہواجر یعنی روزہ گرمی کا عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ
کچھہ اور زیادہ فرمائیے فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بھیجنا مجھپر ذمہ کرتا ہی فقیر کو روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اللہ کے فرشتے ہین سیر
کرنیوالے جب گذرتے ہین وہ ذکر کے حلقے پر آپسمین ایک دوسرے کو کہتا ہی بیٹھہ جاؤ پس جب لوگ دعا کرتے ہین وہ فرشتے آمین
کہتے ہین پس جب یہ درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بھی درود بھیجتے ہین انکے ساتھہ یہان تک کہ فراغت پاتے ہین پھر
کہتا ہی بعضا اونکا بعضے کو خوشوقتی ہووے انکو کہ پھرتے ہین یہ اوس حال مین کہ بخشے گئے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جب بھول جاؤ تم کچھہ پس درود بھیجو مجھپر یاد آجائیگی وہ چیز اور مجرب ہی روایت کی حافظ اسمعیل نے کتاب ترغیب مین ساتھہ سند
جید صحیح کے کہ پہونچتی ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص تک کہا اونھون نے جسکو ہووے کچھہ حاجت طرف اللہ تعالی کے پس
چاہیے کہ روزہ رکھے بدہ اور جمعرات اور جمعے کو اور طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اور اول وقت نماز جمعے کے لیے
جاوے اور تصدق کرے کچھہ یعنی اللہ کے نام پر کچھہ دے کم ہو یا بہت پس جب جمعہ پڑھ چکے پڑھے اللّٰھم انی
اسئلک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن
الرحیم واسئلک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا ھو الحی القیوم الذی لا تاخذہ سنۃ
ولا نوم لہ ملأت عظمتہ السموات والارض الذی عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الاصوات
ووجلت القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان تعطینی حاجتی
وھی کذا وکذا یعنی لفظ کذا کی جگہہ حاجت اپنی بیان کرے پس تحقیق قبول کی جائیگی دعا اوسکی انشاء اللہ تعالی اور کہتے تھے
عبد اللہ کہ یہ دعا نادانون کو نہ سکھانا اسلیے کہ دعا کرینگے ساتھہ اسکے گناہ اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب کسی مجلس سے
اوٹھنے کا ارادہ کرتے کہتے صلی اللہ وملئکتہ علی محمد وعلی انبیاءہ اور لکھا ہی بعضے علمانے حدیثون سے
استنباط کر کر کہ درود سبب زیادتی نور کا ہی بندے کے لیے پل صراط پر اور درود سبب ہی واسطے باقی رکھنے اللہ تعالی کے
بندے کے لیے تعریف اچھی کو درمیان آسمان و زمین والون کے اور اسیطرح درود ہوتا ہی سبب برکت ذات مصلی کا اور
عمل اور عمر اوسکی کا اور درود سبب ہی پہونچنے رحمت خدا کا اور وہ سبب ہی دوام محبت کا ساتھہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور وہ سبب ہی محبت رسول خدا کا ساتھہ پڑھنے والے درود کے اور وہ سبب ہی بندے کی ہدایت کا اور
حیات دل اوسکے کی اور وہ سبب ہی واسطے عرض ہونے نام اسکے کے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور وہ سبب ہی قدم جمنے کا پل صراط پر اور سبب گذرنیکا اوس سے اور صلوۃ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بندے کی طرف سے
دعا ہی اور دعا و سوال بندے کے رب اپنے سے دو طرح ہی ایک یہ کہ حاجات اور مہمات اپنے اللہ تعالی سے مانگے اور دوسرے
یہ کہ ثنا کرے اوسکے دوست پر تو نہین شک ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھیگا اسکو اور رسول اوسکا بھی دوست رکھیگا اسلیے
کہ اپنی حاجت نہ مانگی اور اوسکو اللہ تعالی اور رسول کی محبوب چیز مین صرف کیا اور مقدم رکھا اپنے حوائج پر پس اگر کچھہ فائدہ
درود کا نہوتا مگر یہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تھا کہا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فوائد درود بھیجنے کے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اوسکے ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصا تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضائے
حاجات مین اور مین نے بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور بلاؤن کی جگہہ مین پڑا مین پس نہ نجات دی مجھکو مگر درود بھیجنے نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام ہوا مضمون مفتاح کا اور کتاب شفا اور وظائف النبی مین لکھا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھپر دس بار پس گویا کہ آزاد کرتا ہی ایک بردہ اور فرمایا کہ وارد ہونگی مجھپر قومین کہ نہین پہچانونگا
مین اونکو مگر بسبب کثرت درود بھیجنے اونکے کے مجھپر اور فرمایا کہ بڑا نجات پانے والا تم مین کا دن قیامت کے ہولون اوسکے سے
اور مواضع اوسکے سے بہت بھیجنے والا تمھارا ہوویگا مجھپر درود کو اور حضرت ابوبکر رض سے روایت ہی کہ درود بھیجنا حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ نابود کرتا ہی گناہون کو پانی ٹھنڈے سے آگ کو یعنی ٹھنڈا پانی جیسے آگ کو بجھاتا ہی اوس سے زیادہ
درود گناہون کو نابود کرتا ہی اور درود بھیجنا واجب ہی جبکہ ذکر کیا جاوے اور سنا جاوے نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور حضرت حسن بصری رح فرماتے تھے کہ جو کوئی چاہے یہ کہ پیوے ساتھ پیالے پورے کے حوض مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے
تو پڑھے اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ
وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۞
اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ اونھون نے امام شافعی رح سے بعد مرنے کے خواب مین حال اونکا پوچھا پس کہا اونھون نے کہ بخش دیا
مجکو رب میرے نے اور رحم کیا بسبب ذکر کرنے میرے کے اس درود کو ایک رسالے کے اول مین کتابون اپنی سے اللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ لوگ کشتی مین سوار ہوئے
پس چلی ہوا تیز اور گھیر لیا اونکو ہر طرف سے اور موج ماری دریانے اور طوفان آیا پس بیقرار ہوئے اور یقین کیا
غرق کا اور موت کا پس اسی حالت مین تھے کہ ایک شخص نے ایسے حال مین کہ کچھہ سوتا تھا اور کچھہ جاگتا دیکھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سکھاتے ہین اوسکو یہ درود واسطے دفع فتنے اور حصول نجات کے اور فرماتے ہین کہ سکھا یارون
اپنے کو پس پڑھین اسکو ہزار بار وہ شخص کہتا ہی کہ جب ہشیار ہوا مین تو سکھایا مینے لوگون کو اور وہ پڑھنے لگے
پس ارادہ کیا ہزار بار پڑھنے کا پس تین سو بار پڑھا تھا کہ نجات پائی اور موجین ٹھہر گئین وہ یہ ہی اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا
بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا
بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ جو کوئی کثرت کرے اس درود کی بسبب برکت اسکی کے ساتھ دیکھنے جمال جہان آرا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب مین مشرف ہوتا ہی اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَنَآ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ
فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ تمام ہوا مضمون شفا اور وظائف النبی کا
اور حضرت شیخ عبدالحق رح نے جذب القلوب مین لکھا ہی کہ اس درود کی ملازمت سے ساتھ طہارت کے مشرف ہوتا ہی ساتھ
روایت سید الانام کے خواب مین اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اور مفاخر الاسلام
مین لایا ہی کہ جو کوئی روز جمعے کے ہزار بار یہ درود پڑھے اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکھیگا یا منزل اپنی بہشت مین دیکھیگا اور اگر نہ دیکھے مکرر کرے اسکو پانچ جمعون تک دیکھیگا بفضل الٰہی اور

کہ مسرت بخشے اسکو اور جو کوئی شب جمعہ کو دو رکعت نماز کی پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے گیارہ بار آیت الکرسی
اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد از سلام کے سو بار یہ درود پڑھے اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد النّبیّ الامّیّ
وآلہ وسلّم دیکھیگا خواب مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر نصیب سکے ہوگا مین جمعہ سے نہین گذرنے کا
انشاء اللہ تعالیٰ اور تجربہ کیا ہی اسکو بعضے فقرانے والحمد للہ اور یہ بھی روایت ہی کہ جو کوئی ادا کرے دو رکعت نماز کی
شب جمعہ کو اور پڑھے ہر رکعت مین بعد از فاتحہ کے قل ھو اللہ احد پچیس بار اور بعد سلام کے ہزار بار یہ درود پڑھے
صلی اللہ علی النبی الامی دیکھیگا حضرت کو خواب مین اور یہ بھی مجرب ہی اور اور طریق بھی واسطے حاصل کرنے
اس سعادت کے بیان کیے ہین اور خلاصہ سبکا استغراق ساتھ ذکر آنحضرت کے ظاہر و باطن مین اور کثرت کرنے درود
کے اور دوام توجہ ہی کہ ہر امر مین اتباع سنت ملحوظ رکھے اور مدار کار فضل و عنایت پر ہی واللہ الموفق اور جیسے کہ کثرت
درود کی سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر شب جمعے مین فضیلت رکھتی ہی شب دوشنبہ بھی اس حکم مین ساتھ اسکے
شریک ہی اسلیے کہ دوشنبہ ایام فاضلہ سے ہی کہ اسمین عرض اعمال بندون کے درگاہ عزت مین کرتے ہین احیاء العلوم مین
ہی کہ جو کوئی شب دوشنبہ کو چار رکعت نماز کی ادا کرے اور پڑھے پہلی رکعت مین بعد از فاتحہ کے سورۂ اخلاص دس بار اور
زیادہ کرے دوسری رکعت مین دس بار یعنی بیس بار پڑھے اور تیسری رکعت مین تیس بار اور چوتھی رکعت مین چالیس بار
اور بعد از سلام کے بھی پچھتر بار سورۂ اخلاص پڑھے اور استغفار کرے اپنے لیے اور اپنے والدین کے لیے پچھتر بار اور
درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پچھتر بار بعد ازان جو حاجت کہ حضرت حق سبحانہ سے چاہے پاویگا ساری حدیث
بیان کی اور بیچ فضیلت درود کے روز پنجشنبہ مین بھی حدیث وارد ہوئی ہی اور مفاخر الاسلام مین لایا ہی کہ
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی درود پڑھے سو بار دن جمعرات کے نہین محتاج ہونے کا کبھی تمام ہوا کلام حضرت شیخ کا

ترکیب خواندن درود برای حاجات

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا ○

تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ کو اور رسول اوسکے کو لعنت کی اونکو اللہ نے بیچ دنیا اور آخرت کے اور طیار کیا واسطے
اونکے عذاب خوار کرنے والا ۞ فق ۞ جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اوسکے رسول کو اونکو پھٹکارا اللہ نے دنیا مین اور
آخرت مین اور رکھی ہی اونکے واسطے ذلت کی مار ۞ تفسیر ۞ یعنی آخرت مین کہا ابن عباس نے کہ وہ یہود اور نصاریٰ
اور مشرک ہین یہود تو کہتے تھے کہ عزیر بیٹا اللہ کا ہی اور ید اللہ مغلولۃ یعنی ہاتھ اللہ کا بند ہی اور کہتے تھے ان اللہ فقیر
اللہ محتاج ہی اور نصاریٰ کہتے تھے مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور ثالث ثلثۃ یعنی تیسرا ہی تین مین کا اور مشرک کہتے تھے کہ ملائک
بیٹیان اللہ کی ہین اور بت شریک ہین اللہ کے عیاذاً باللہ وہ نہایت پاک ہی ان باتون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یشتمنی عبدی یعنی برا کہتا ہی مجکو بندہ میرا کہتا ہی اتخذ اللّٰہ ولدا وانا الاحد
الصمد الذی لم الد ولم اولد ولم یکن لی کفوا احد یعنی پکڑا اللہ نے فرزند اور مین یکتا بے پروا ہون ایسا کہ نجنا
مینے اور نہ جنا گیا مین اور نہین ہی میرے لیے ہمسر کوئی اور فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یؤذینی ابن آدم
یسب الدھر وانا الدھر بیدی الامر اقلب اللیل والنھار یعنی ایذا دیتے ہین مجکو ابن آدم کہ برا کہتے ہین
زمانے کو اور مین زمانہ ہون کہ میرے ہاتھ تمام امور ہین پھیرتا ہون مین رات اور دن کو اور بعضون نے کہا کہ معنی
اللہ کے ایذا دینے کے یہ ہین کہ کجروی کرتے ہین اوسکے اسماء و صفات مین اور عکرمہ نے کہا کہ ایذا دینے والے مصور ہین

کہا ابوہریرہ نے کہ سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ فرماتا ہی اللہ اور کون ہی ظالم تر اوس شخص سے کہ شروع کیا
پیدا کرنا مانند پیدا کرنے میرے کے یعنی تصویر بنائی پس چاہیے کہ پیدا کریں ایک چیونٹی یا چاہیے کہ پیدا کریں ایک دانہ
دانون میں سے یا پیدا کرے ایک جو اور کہا بعضون نے کہ معنی یؤذون اللہ کے ہیں یؤذون اولیاء اللہ یعنی ایذا دیتے ہیں
اولیاء اللہ کو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ یعنی جسنے عداوت
کی میرے ولی سے پس تحقیق آگاہ کردیا مینے اوسکو ساتھ جنگ کے یعنی وہ ہمارا دشمن ہی ہمارے اوسکے لڑائی ٹھنی اور فرمایا
مَنْ اَھَانَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَۃِ یعنی جسنے حقارت کی میرے ولی کی پس تحقیق نکلا وہ مجھسے لڑنے کو
وَاِنِّیْ لَاَغْضَبُ لِاَوْلِیَائِیْ کَمَا یَغْضَبُ اللَّیْثُ الْحَرِدُ رواہ فی شرح السنۃ فرمایا اللہ تعالی نے اور
میں غصے ہوتا ہوں اپنے اولیا کے لیے جیسے کہ غصے ہوتا ہی شیر کتے کے پلے پر اس سے معلوم ہوا کہ ایذا دینے والے اصحاب کرام
کے اور آل اطہار کے اور اولیاء اللہ کے رضوان اللہ علیہم اجمعین بیچ لعنت اس آیت کے داخل ہیں اور سخت گنہگار
یا معنی ایذا دینے کے ہیں مخالفت اوسکے امر کی کرنی اور ارتکاب اوسکے معاصی کا کرنا اور کلمہ کفر و شرک زبان پر لانا فرمایا
یہ بحسب متعارف کے لوگون میں والا اللہ عزوجل منزہ ہی اس سے کہ لاحق ہو اوسکو ایذا کسی سے اور ایذا رسولؐ کی
ہی زخمی کرنا چہرہ مبارک کا اور توڑنا اونکے دندان مبارک کا اور کہنا اونکو ساحر اور شاعر اور مجنون اور جھوٹا اور طریق
سنت اونکے سے روگردانی کرنی اور جو کچھ اونکو خوش نہ آوے خواہ کلام ہو یا عمل اوسکو عمل میں لانا ❊ مسائل

بحث تنبیہ ❊ مؤید ہی مضمون اخیر کی یہ حدیث شرح الصدور کی کہ حکیم ترمذی سے نقل کی ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرض کیے جاتے ہیں اعمال بروز دوشنبہ اور پنجشنبے کے اللہ تعالی کے سامنے اور عرض کیے جاتے
ہیں اعمال اوپر انبیا اور باپون اور ماؤن کے دن جمعے کے پس خوش ہوتے ہیں وہ انکی نیکیون سے اور اونکے چہرون کی سفیدی
اور چمک زیادہ ہوجاتی ہی یعنی اور ایذا پاتے ہیں اونکی برائیون سے پس ڈرو تم اللہ تعالی سے اور نہ ایذا دو تم اپنے ہوتے کو
پس ہر شخص کو ضرور ہی کہ گناہ سے بچے اور اتباع سنت کرے تا مورد غضب الہی اور باعث ایذا اتمام انبیا خصوصا
آنحضرتؐ اور ماں باپ کی کا نہووے عیاذا باللہ منہ افسوس ہی کہ بعضے آدمی ایسی باتون کا اہتمام کرتے نہیں اور پھر دم محبت
مارتے ہیں یعنی اپنے تئین محب آنحضرتؐ اور اور انبیا اولیا کا گنیں اور پھر ناچ رنگ اور ڈھولک بازی وغیرہ گناہون
کی چیزون میں مشغول ہوکر ان سبکو ایذا پہنچاوین ❊

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝

اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہیں ایمان والون کو اور ایمان والیون کو بغیر گناہ کے کہ عمل میں لائیں ہوں پس تحقیق اوٹھایا بوجھ
بہتان کا اور گناہ ظاہر ❊

فتح ❊ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں مسلمان مردون کو اور عورتون کو بن کیے کام کے
تو اوٹھایا اونھون نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا ❊ **تفسیر** ❊ یہ منافق تھے کہ پیٹھ پیچھے بدگوئی کرتے رسولؐ کی یا
اونکی زوجہ پر طوفان لگایا سورۂ نور میں اونکے کلام ذکر ہوچکے ❊ **موضح** ❊ مطلق چھیڑ دی گئی ایذا اللہ کی اور رسولؐ کی اور
مقید کی ایذا مومنین کی کہ فرمایا بغیر کیے کام کے اسلیے کہ ایذا اللہ اور رسولؐ کی ہمیشہ ہوتی ہی بغیر ہی حق سے اور مومنین
و مومنات کی ایذا کبھی حق بھی ہوتی ہی مانند حد و تعزیر پہنچانے کے اور کبھی باطل اور آیا ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی علی رضی اللہ عنہ کی ایذا دینے والون
کے حق میں اور تری ہی کہ ساتھ باتون ناسزا اور برے کہنے کے اونکو ایذا دیتے تھے یہ قول مقاتل کا ہی اور بعضون نے کہا

کہ یہ آیت نازل ہوئی ہی حضرت عایشہ رضؓ کے حق مین کہ اونپر بہتانِ زنا لگا کر ایذا دی تھی چنانچہ سورۂ نور مین وہ قصہ مذکور ہی
اور بعضون نے کہا کہ ایک روز عمر رضؓ نے ایک لونڈی بدکار کو ادب دیا اور ڈانٹا اوس لونڈی نے شکایت اپنے مالک سے کی
اوسنے حضرت عمرؓ کو برا بھلا کہا یہ آیت اوسکے حق مین نازل ہوئی انتہی پس فسق بلکہ کفر صحابہ اور حضرت عایشہ رضؓ کے برا کہنے والونکا
اس آیت سے بھی ثابت ہوا اور حدیث مین ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے مَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ فَقَدْ سَبَّنِيْ وَمَنْ سَبَّنِيْ فَقَدْ
سَبَّ اللّٰهَ اور ضحاک اور کلبی نے کہا کہ یہ آیت زانیون کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ راتون کو مدینے کے سر راہون پر بیٹھتے
تھے اور دست تعدی عورتون پر دراز کرتے تھے اوس وقت کہ عورتین قضاے حاجت کو نکلتین تھین پس ٹوکتے تھے عورت کو اگر
چپ ہو رہی وہ تو پیچھا کرتے تھے اوسکا اور اگر ڈانٹ دیا اوسنے اونکو باز رہتے تھے اوس سے اور نہین طلب کرتے تھے مگر
لونڈیون کو ولیکن وہ امتیاز نہین کرتے تھے آزاد اور لونڈی مین اسلیے کہ سب ایک وضع کی ہوتی تھین کہ نکلتی تھین آزاد اور
لونڈیان پیرہن اور اوڑھنی مین پس شکوہ کیا بیبیون نے اسکا اپنے خاوندون سے پس ذکر کیا یہ اونکے خاوندون نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس نازل ہوئی یہ آیت وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ الخ اور
منقول ہی فضیل سے کہ نہین حلال ہی تجکو یہ کہ ایذا دے تو کتے یا سور کو ناحق پس کیونکر ایذا دیتا ہی تو مومنین و مومنات کو انتہی
پھر منع کی گئین آزاد عورتین تشبہ کرنے سے ساتھ لونڈیون کے اس آیت مین يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ الخ کہ جو آگے
آتی ہی ❊ معالم ❊ تنبیہ ❊ کسیکو ضرر و ایذا پونہچانے کی برائی حدیث شریف مین بھی بہت آئی
ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ یعنی جو کوئی ضرر پونہچاوے
کسیکو ضرر پونہچاتا ہی اللہ اوسکو اور جو کوئی دشمنی کرے کسی سے دشمنی کرتا ہی اللہ اوس سے اور فرمایا مَلْعُوْنٌ مَّنْ ضَارَّ
مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ یعنی لعنت کیا گیا وہ شخص کہ جسنے ضرر پونہچایا مومن کو یا مکر کیا ساتھ اوسکے اور چڑھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم منبر پر پس پکارے ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا ای گروہ اون لوگون کے کہ اسلام لائے ساتھ زبان اپنی کے
اور نہین پونہچا ایمان طرف دل اونکے کے نہ ایذا دو مسلمانون کو اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ ڈھونڈھو عیب اونکے پس تحقیق جو کوئی
ڈھونڈھتا ہی عیب اپنے بھائی مسلمان کا تو ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب رسوا کرتا ہی اوسکو
اگرچہ درمیان گھر اپنے کے ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَةَ فِيْ عِرْضِ
الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ یعنی تحقیق بڑے بیازون کا بیاز زبان درازی ہی بیچ آبرو مسلمان کے اور فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ جب اوپر لے گیا مجھے رب میرا یعنی شب معراج مین گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے ناخن تھے تانبے کے نوچتے تھے مونہہ اپنا اور
سینے اپنے پس کہا مینے کون ہین یہ ای جبرئیل ع کہا یہ وہ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتے ہین اور
اور پڑتے ہین آبرو ریزی اونکی مین یعنی عیب لگاتے ہین اور گالیان دیتے ہین ❊ مشکوۃ ❊

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ
ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

ای پیغمبر کہدے اپنی بیبیون کو اور اپنی بیٹیون کو اور مسلمانون کی بیبیون کو کہ چھوڑ لین اوپر اپنے چادرین اپنی یہ نزدیک تر
ہی ساتھ اسکے کہ پہچانی جاوین پس اونکو ایذا نہ دی جاوے اور ہی خدا بخشنے والا مہربان یعنی عفت اونکی ظاہر ہو تا کوئی فاسق
تعرض اونسے نکرے واللہ اعلم ❊ فتح ❊ ای نبی کہدے اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹیون کو اور مسلمانون کی عورتون کو نیچے

لٹکا لین اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادرین اسمین لگتا ہی کہ پہچانی پڑین تو کوئی نہ ستاوے اور ہی اللہ بخشنے والا یعنی
اوس تقصیر کو کہ پہلے گذری مہربان کہ تعلیم کرتا ہی اچھے آداب ✤ تفسیر ✤ پہچانی پڑین کہ لونڈی نہین بی بی صاحب ہین
یا بدذات نہین نیکبخت ہی تو بدنیت لوگ اوس سے نہ اولجھین گھونگٹ اسکا نشان رکھا یہ حکم بہتری کا ہی آگے فرما دیا انہ بخشنے والا
مہربان ہی ✤ مو ✤ مراد یہ ہی کہ چادرون مین سے موںہہ پر کچھ لٹکی رہین جسکو گھونگٹ کاڑھنا کہتے ہین یعنی نہین ہیباک
پیرہن اور اوڑھنی ہین مانند لونڈی کے اور آزاد عورت کے لیے دو چادر یا زیادہ دو سے ہوتی تھین اوسکے گھر مین لیکن
اوڑھتی تھین اور بات یہ تھی کہ عورتین اول اسلام مین رہتین تھین اوس وضع پر کہ جیسے جاہلیت مین رہتی تھین ہیباک بے پردہ
کہ نکلتی تھی عورت پیرہن اور اوڑھنی مین نہین فرق ہوتا تھا درمیان آزاد اور لونڈی کی اور نوجوان چھیڑتے اور ستاتے تھے
لونڈیون کو جبکہ نکلتی تھین رات کو واسطے قضاے حوائج کے درختون وغیرہ مین اور جو کہ ستاتے تھے آزاد کو تو کہتے لونڈی
کے ستاتے تھے پس حکم کی گئین آزاد عورتین یہ کہ وضع اپنی خلاف کرین لونڈیون کی وضع کے ساتھہ اوڑھنے چادرون کے
اور ڈھانکنے سرون کے اور موںہون کے تاکہ میل نکرے کوئی اونکی طرف کہا ابن عباس رض اور ابو عبیدہ نے کہ حکم کی گئین بیبیان مومنون
کی بیبیان یہ کہ ڈھانکین سر اور موںہہ اپنے ساتھہ جلابیب یعنی چادرون کے مگر ایک آنکھہ کھلی رکھین تاکہ پہچانی جاوین
کہ یہ آزاد ہین کہا انس رض نے کہ گذری حضرت عمر بن الخطاب رض کے سامنے ایک لونڈی نقاب ڈالے ہوے پس اوسکو درہ مارا اور
کہا اے لڑکی کیا مشابہت کرتی ہی تو آزاد عورت کے ساتھہ پھینکدے نقاب کو اور عرب مین جو عورتین سر پر کپڑا اوڑھتی ہین
چھوٹے کو تو خمار کہتے ہین کہ وہ مانند اوڑھنی کے ہوتا ہی اور اوس سے بڑے کو جلباب جسکو یہان چادر کہتے ہین ✤ معالم ✤

ملا تنبیہ ✤ کسیکو یہ شبہہ گذرے کہ بیویان بدذاتون کی ایذا سے بچائی گئین اور لونڈیان نہ بچائی گئین اسلیے
کہ مقصود شارع کو یہ نہین ہی بلکہ مقصود یہ ہی کہ چونکہ بیویون کو وہ نہ ستاتے تھے فرما دیا کہ تم ایسی وضع نہ بناو کہ دھوکے مین
کوئی تمکو ستاوے خبر لونڈیان بیچاریان تو موذی کے چنگل مین پھنس ہی رہی ہین جو بچا سو وہی سہی اور ظاہر ایہ قصہ پہلے اوترنے
حکم پردے کے ہوا ازواج مطہرات کے لیے اب آگے اس آیت سے یہ بات سمجھی گئی کہ لباس بیویون کے خوب تستر کے چاہیین
اور لونڈیون کے لیے ایسا اہتمام نہین پس یہان کی بیویان جو خوب تستر کے لباس نہین پہنتین بندوڑین بن گئین ہین بلکہ
وہان کی بندوڑیون سے بھی بدتر جاگو اے بیبیون خواب غفلت سے کیون ایسے لباس باریک اور بدن کھلے پہن کر اپنی
آخرت خراب کرتی ہو سوچو تو سہی اگر تمکو کوئی بندوڑون کے ساتھہ مشابہت دیوے تو کیسا برا مانتی ہو اور آپ اونکی مشابہ بن رہی ہو

لَئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۝ مَّلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ۝

اگر باز نہ رہین گے منافق اور وہ کہ اونکے دلون مین بیماری ہی اور خبر بد اوڑانے والے مدینے مین یعنی اپنے افعال سے تو البتہ پیچھے
لگا وینگے ہم تجکو اونکے پھر نہ ہمسایہ رہینگے تیرے مدینے مین مگر تھوڑے دنون یعنی جلاوطن کیے جاوینگے لعنت کیے گئے جہان
کہ پائے جاوین قیدی پکڑے جاوین اور قتل کیا جاوے اونکو خوب قتل کرنا ✤ **فتح** ✤ کبھی باز نہ آوین منافق اور جنکے دل مین
روگ ہی اور جھوٹی خبر اوڑانے والے مدینے مین تو ہم لگا دین گے تجکو اونکے پیچھے پھر نہ رہنے پاوینگے تیرے ساتھہ اس شہر مین مگر
تھوڑے دنون پھٹکارے ہوے جہان پائے گئے پکڑے گئے اور مارے گئے جان سے ✤ **تفسیر** ✤ روگ ہی
یعنی بدکاری کا اور روگ والے وہی ہی زناکار ہین اور جھوٹی خبر اوڑانے والے وہ لوگ مراد ہین کہ بعد نکلنے آنحضرت صلعم کے لشکر کے

بھاد کے لیے خبرین شکست اور قتل اونکی کی جھوٹ مدینے مین افشا کرتے پس اس سے مومن شکستہ دل ہوتے اور
لگا دینگے الخ یعنی البتہ حکم کرینگے ہم تجکو اونکے قتل کرنیکا یا مسلط کرینگے تجکو اونپر اور معنی ساری آیت کے یہ ہین کہ اگر
نہ باز آوینگے منافق اپنی عداوت اور مکر سے اور فاسق اپنی بدکاری سے اور خبر بد اوڑانے والے بُری خبرون کے
اوڑانے سے تو حکم کرینگے ہم تجکو ساتھ اسکے کہ کرے تو اونسے ایسے کام کہ بُرا حال کرین اونکا پھر حکم کرینگے تجکو ساتھ اسکے
کہ مضطر کرے تو اونکو طرف طلب کرنے جلاوطنی کے مدینے سے اور طرف اسکے کہ نہ سکونت کرین تیرے ساتھ مدینے مین
مگر تھوڑے دنون پھر کوچ کر جاوین اور جہان پائے گئے یعنی حکم کرے گا تو اونکے حق مین کہ جہان پائے جاوین پکڑے
جاوین اور قتل کیے جاوین اور تشدید قتلوا کی دلالت کرتی ہی کثرت پر ✣ **مدؔ معالم** ✣

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ○

مانند روش خدا کے اون لوگون مین کہ گذر گئے پہلے اس سے اور ہرگز نپاویگا تو واسطے روش خدا کے تغیر ✣ **فتح**
دستور پڑا ہوا ہی اللہ کا اون لوگون مین جو آگے ہو چکے ہین اور تو نہ دیکھیگا اسکی چال بدلتے ✣ **تفسیر** ✣ جو لوگ
بدنیت تھے مدینے مین عورتون کو چھیڑتے ٹوکتے جھوٹی خبرین اوڑاتے مخالفون کے زور کی اور مسلمانون کے بیچ کی
اونکو یہ فرمایا اور توریت مین بھی تقید ہی کہ مفسدون کو اپنے بیچ سے باہر کرو ✣ **مو** ✣ دستور پڑا ہی الخ یعنی سنت
اللہ یہی ہی کہ انبیا کو واسطے قتل کرنے اور جلاوطن کرنے منافقون اور جھٹلانے والون کے حکم کرے اور انبیا کو
غالب کرے اور تو نہ دیکھیگا الخ یعنی نہین بدلتا ہی اللہ طریق اپنا بلکہ جاری رکھیگا اوسکو دستور سابق ✣ **بحر لؔ**

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللّٰهِ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ○

سوال کرتے ہین تجھسے لوگ قیامت سے کہہ سوا اسکے نہین کہ معرفت اوسکی نزدیک خدا کے ہی اور کیا چیز معلوم کرواتی ہی تجکو
شاید کہ قیامت موجود ہوئی بیچ زمانے نزدیک کے ✣ **فتح** ✣ لوگ پوچھتے ہین تجھسے قیامت کو تو کہہ اوسکی خبر ہی اللہ ہی پاس
اور تو کیا جانے شاید وہ گھڑی پاس ہی ہو ✣ **تفسیر** ✣ شاید یہ بھی منافقون نے ہتھکنڈا پکڑا ہوگا کہ جس چیز کا جواب
نہین وہی سوال کرین بار بار اسپر یہان ذکر کردیا ✣ **مو** ✣ مشرک سوال کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت قائم ہونے
قیامت کے سے از روے استعجال کے بطریق تمسخر کے اور یہود سوال کرتے تھے اونسے از روے امتحان کے اسلیے کہ اللہ تعالی
نے پوشیدہ رکھا تھا وقت اوسکا توریت مین اور سب اپنی کتابون مین پس حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو یہ کہ جواب دین
اونکو اسطرح کہ اسکا علم خدا ہی کو ہی پھر بیان کیا اپنے رسول کے لیے کہ وہ قریب الوقوع ہی واسطے تہدید جلدی کرنے والون کے
اور واسطے ساکت کرنے امتحان کرنے والون کے ساتھ قول اپنے کے قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللّٰهِ الخ ✣ **تنبیہ**
جیسے ان لوگون کا پوچھنا از راہ بدذاتی کے تھا اسکے مقابلے مین بعضے مومنون کا پوچھنا فقط تحقیق حال کے لیے تھا وہ
اسمین داخل نہین جیسا کہ آیا ہی انس رض سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب ہی قیامت فرمایا اونے تجکو کیا مہیا کیا ہی
تو نے قیامت کے لیے عرض کیا اوسنے کہ کچھ نہین آمادہ کیا ہی سینے اوسکے لیے سوا اسکے کہ مین دوست رکھتا ہون
اللہ کو اور اوسکے رسول کو فرمایا تو اوسکے ساتھ ہوویگا کہ جسکو دوست رکھا تو نے کہا انس رض نے کہ پس نہین دیکھا مینے
مسلمانون کو کہ خوش ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام کے مانند خوش ہونے اونکے کے ساتھ ان بات کے
انتہی اس حدیث کی شرح مین حضرت شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہی کہ اسمین بشارت ہی انبیا اور صلحا اور علما اور اتقیا کے دوستداروں کے لیے

ربع

فوائد [illegible]
[illegible]
[illegible]
يا منافقون الانبياء
[illegible]

کہ امید ہی کہ کل کو انکے زیر ہین اوٹھینگے اور انکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالی اللھم ارزقنا ھذہ النعمۃ + بخاری + صیب + لم + مق

اِنَّ اللّٰہَ لَعَنَ الْکٰفِرِیْنَ وَاَعَدَّ لَھُمْ سَعِیْرًا ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝

تحقیق خدا نے لعنت کی ہی کافرون کو اور طیار کی ہی واسطے اونکے آگ ہمیشہ رہینگے بیچ اوسکے ہمیشہ نہ پاوینگے کوئی دوست اور نہ مددگار + فتح + اللہ نے پھٹکار اہی منکرون کو اور رکھی ہی اونکے واسطے دہکتی آگ رہا کرین اوسمین ہمیشہ نہ پاوین کوئی حمایتی اور نہ مددگار + تفسیر + کہ عذاب انسے باز رکھے یہ آیت رد کرتی ہی مذہب جہمیہ کو کہ وہ کہتے ہین جنت اور دوزخ فنا ہو جاینگے یعنی جب ہمیشہ رہنا فرمایا دوزخ مین تو فنا کہان ہوئی اور لفظ سعیر اپر وقف نکر اسلیے کہ جملہ خالدین حال ہی ضمیر سے کہ لفظ لھم مین ہی + صل +

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝

جسدن کہ پھیرے جاوینگے مونہہ اونکے آگ مین کہینگے ای کاشکے ہمنے فرمان برداری کی ہوتی اللہ کی اور فرمان برداری کی ہوتی ہمنے رسول کی + فتح + جسدن اوندھے ڈالے جاوینگے اونکے مونہہ آگ مین کہینگے کسیطرح ہمنے کہا مانا ہوتا اللہ کا اور کہا مانا ہوتا رسول کا + تفسیر + صاحب معالم نے معنی تقلب کے لکھے ہین اولٹ پلٹ کیے جاوینگے کہ کبھی اوندھے ہو جاوینگے اور کبھی سیدھے جسوقت کہ کھینچے جاوینگے دوزخ مین اور مدارک والے نے کہا پھیرے جاوینگے مونہہ دوزخ کی طرفون مین جیسے کہ دیکھتا ہی تو بوٹی کو پھرتے ہانڈی مین جسوقت کہ جوش مارتی ہی اور خاص کر کیا مونہون کو اسلیے کہ مونہہ بزرگ چیز ہی انسان کے نزدیک اوسکے بدن مین سے یا ہو مونہہ عبارت تمام انسان سے اور اوسدن آرزو کرینگے کہ کاشکے ہم اطاعت کرتے اللہ اور رسول کی تو خلاصی پاتے ہم اس عذاب سے پس آرزو کرینگے اوسوقت مین کہ نہین نفع دے گی آرزو کرنی دو بہرہ آچھے دن یا پچھے گئے ہر سے کیا ہیت + اب پچھتائے کیا ہوت ہی جب چڑیان چگ گئین کھیت +

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۝

اور کہینگے ای پروردگار ہمارے تحقیق ہمنے فرمان داری کی سردارون اپنے کی اور بزرگون اپنے کی پس گمراہ کیا ہمکو راہ سے + فتح + اور کہینگے ای رب ہمارے ہمنے کہا مانا اپنے سردارون کا اور اپنے بڑون کا پھر اونھون نے چکا دی ہمسے راہ + تفسیر + مراد سردارون سے سردار کافرون کے ہین کہ جنھون نے سکھایا تھا اونکو کفر اور اچھا کر دکھایا تھا کفر کو اونکے لیے اور بڑون سے مراد یا تو بڑی عمر والے ہین اور یا علما + ھ +

رَبَّنَآ اٰتِھِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْھُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا ۝ ع ۱

ای پروردگار ہمارے دے اونکو دوگنا عذاب سے اور لعنت کر اونکو لعنت بڑی + فتح + ای رب ہمارے دے اونکو دوہری مار یعنی بنسبت عذاب غیر اونکے کے بسبب گمراہی کے اور گمراہ کرنے کے اور پھٹکار اونکو بڑی پھٹکار + تفسیر + پڑھا ہی عاصم نے لفظ کبیر ب سے تا کہ دلالت کرے اشد لعن پر اور بہت بڑی لعن پر کہا کلبی نے کہ معنی لعنا کبیرا کے عذابا کبیرا ہین اور اورون نے ث سے پڑھا ہی یعنی بہت سی لعنتین کر اونپر + تنبیہ + یہان سے معلوم ہوا کہ سراسر فلاح دارین اللہ اور رسول کی فرمانبرداری ہی مین ہی جیسے کہ صریح فرمایا اللہ تعالی نے آگے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝ اور فرمایا آنحضرت نے مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا اور عالم اور پیر جو خلاف شرع باتون کی راہ بتاوین اور کوئی اونکی پیروی کرے سراسر موجب ندامت کی ہوگی اور مارے افسوس کے

ہاتھ کاٹ کاٹ کھاوینگے چنانچہ مؤید ہی اسکی آیت کریمہ ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا ۞ یویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا ۞ لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی وکان الشیطن للانسان خذولا ۞ بلکہ ہونگے اس بات مین مشابہ نصاری کے کہ جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہی اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ یعنی پکڑا نصاری نے اپنے عالمون اور درویشون کو رب سوا‌ے اللہ کے عرض کیا عدی ابن حاتم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اونھون نے پوجا تو نہین اونکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اطاعت کی اونھون نے اونکی پس جسنے اطاعت کی کسیکی اوس چیز مین کہ نہین اذن دیا ساتھ اوسکے اللہ تعالی نے پس تحقیق پوجا اوسنے اوسکو اور ٹھہرایا اوسکو رب پس اس سے صریح معلوم ہوا کہ جو مان باپ شادی غمی وغیرہ مین کفر و شرک اور گناہ کی باتین کرین اور اولاد اونکی اتباع کرے اونکا یا پیر مرید کو ڈھولک وغیرہ لگادے اور اسمین عرفان بتادے لڑکے پیروون کا یہی حال ہوگا کہ جو آیت شریفہ مذکورہ مین فرمایا پس مومن کو چاہیے کہ اللہ اور رسول کو دوست رکھے سب سے زیادہ کہ مزا ایمان کا اسی مین ہی چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین خصلتین جسمین ہون اوسنے پایا مزا ایمان کا ایک تو یہ کہ اللہ اور رسول اوسکا محبوب تر ہو طرف اوسکے سوا انکے سے اور دوسری یہ جو کسی سے محبت رکھے تو نہ دوست رکھے اوسکو مگر اللہ ہی کے لیے اور تیسری یہ کہ مکروہ رکھے کفر مین عود کرنے کو بعد اسکے کہ چھٹایا اوسکو اللہ نے کفر سے جیسے کہ مکروہ رکھتا ہی آگ مین ڈالے جانے کو اور واقع مین پورا ایمان تو یہی ہی کہ اللہ اور رسول کو سب سے زیادہ دوست رکھے حتی کہ مان باپ سے اور اولاد سے بھی چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین ہوتا یہان تک کہ ہوؤن مین محبوب تر طرف اوسکے اوسکے باپ سے اور اولاد سے اور سب لوگون سے کہ سبکی رضا کو اللہ اور رسول کی رضا کے آگے بالاے طاق رکھے اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو اپنا دستور العمل ٹھہرادے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ یعنی چھوڑے ہین مینے تم مین دو امر ہرگز تم گمراہ نہین ہونے کے جب تک کہ مضبوط پکڑے رہوگے اونکو کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہی انتہی غرض کہ اللہ اور رسول کی محبت سب پر غالب ہو اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پیروی کا طالب کہ اسکے بدلے مین جنت اور اوسکی نعمتین ملین گی آیا ہی حدیث شریف مین کہ آئے ایکبار ملائکہ آنحضرت صلعم کے پاس اس حال مین کہ آپ آرام کرتے تھے اور کہا اونھون نے آپسمین کہ مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ایک شخص کے بلانے والے کی ہی کہ اوس شخص نے بنایا ایک گھر اور اوسمین مہمانی طیار کی اور بھیجا بلانے والے کو لوگونکو بلانے کے لیے پس جسنے بلانے والے کا کہا مانا داخل ہوا گھر مین اور کھایا مہمانی مین سے اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا مہمانی مین سے پس کہا فرشتون نے کہ کھول کر بیان کرو اوسکو کہ تا سمجھین وہ اسکو کہا بعضے فرشتون نے کہ وہ سوتے ہین اور بعضون نے کہا کہ آنکھ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا اونھون نے کہ گھر جنت ہی اور بلانے والا محمد صلعم ہی پس جسنے اطاعت کی محمد کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد صلعم فرق کرنے والے ہین درمیان لوگون کے یعنی کافر و مومن کے اور عرباض بن ساریہ صحابی سے روایت ہی کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکروز پھر متوجہ ہوے ہماری طرف اور نصیحت کی ہمکو پوری کہ جاری ہوئین اوس سے آنکھین لوگون کی اور ڈر گئے اوس سے دل پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ گویا کہ یہ نصیحت رخصت کرنیوالے کی ہی پس وصیت کیجیے ہمکو

پس فرمایا کہ وصیت کرتا ہون مین تمکو اللہ سے ڈرنے کی کہ گناہ نکرنا اور حاکمون کی تابعداری کرنے کی اگرچہ غلام حبشی ہو پس تحقیق جو شخص کہ جیوے گا تم مین سے بعد میرے پس دیکھیگا اختلاف کثیر پس لازم کرو اپنے پر سنت میری اور سنت خلفاے راشدین مہدیین کی پکڑو اوسکو اور خوب محکم پکڑو اوسکو اور بچاؤ تم اپنے تئین نئے نکالے گئے امور سے اسلیے کہ ہر نیا نکالا گیا امر بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہ ایک خط کھینچا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط مستقیم پھر فرمایا کہ یہ راہ اللہ کی ہے پھر کئی خط کھینچے دائین اوس خط کے اور بائین اوسکے اور فرمایا کہ یہ راہین ہین کہ ہر راہ پر انمین سے شیطان ہے کہ بلاتا ہے طرف اوس راہ کے اور پڑھی یہ آیت ساری وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ یعنی یہ راہ میری ہے سیدھی پس پیروی کرو تم اسکی پس بندے کو چاہیے کہ ہر ساعت و ہر لحظہ تابع رہے آنحضرتؐ کی شریعت کا کہ پورا مومن جبھی ہوتا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پورا مومن ہوتا کوئی یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی قرآن و شریعت اور نشانی محبت کی بھی پیروی ہی ہے جو اللہ اور رسول کو دوست رکھیگا بالضرور طالب اونکی پیروی اور رضاجوئی کا ہوگا اور رغبت اوسکو سنت کی ہوگی ڈھونڈ ڈھونڈ کر آنحضرتؐ کی سنت کی پیروی کریگا اگرچہ تھوڑی ہی سی ہو اور بدعتون سے بھاگیگا اگرچہ صورت مین اچھی ہی ہو کیونکہ جو انوار و برکات سنت مین ہین وہ بدعت مین کہان اگرچہ کیسی ہی اچھی معلوم ہو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکالی کسی قوم نے بدعت مگر کہ اوٹھائی گئی مثل اوسکی سنت سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے یہ حدیث مشکوۃ مین ہے اسکی شرح مین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور سید جمال الدین رح لکھتے ہین کہ چنگل مارنا ساتھ سنت کے اگرچہ تھوڑی سی ہو بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ بسبب اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہے نور اور بسبب گرفتاری بدعت کے در آتی ہے ظلمت مثلا رعایت آداب پائخانہ اور استنجے کی بروجہ سنت کے بہتر ہے بنانے خانقاہ اور مدرسے کے سے اسلیے کہ چلنے والا راہ حق کا بسبب رعایت آداب سنت کے ترقی کرتا ہے مقام قرب مین اور اوسکے ترک کرنے سے تنزل کرتا ہے اوس مقام قرب سے اور یہ باعث ہوتا ہے اوس سے افضل کے ترک کا تا آنکہ پہونچتا ہے مرتبہ قساوت قلب کو کہ اوسکو رین اور طبع اور ختم کہتے ہین نعوذ باللہ من ذلک انتہی اور مثل اسی کے ملا علی قاری رح نے لکھکر لکھا ہے کہ کیا نہین دیکھتا ہے تو کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور عتاب کا ہوتا ہے اور سبک جان کر ترک کرنے سے عصیان اور عقاب ثابت ہوتا ہے اور انکار اوسکا بے شبہہ بدعتی کر دیتا ہے اور بدعت کے ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی انمین سے نہین لازم آتی انتہی ایسیہی کیا خوب بات کہی ہے حضرت ابراہیم بن ادہم رح نے جسوقت کہ پوچھا اونسے لوگون نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور ہم دعا کرتے ہین اور قبول نہین ہوتی ہمارے لیے پس کہا اونھون نے کہ سبب اسکا یہ ہے کہ تمھارے دل مر گئے ہین دس چیزون سے اول تو یہ کہ تمنے اللہ تعالی کو پہچانا اور پھر حق اوسکا ادا کرتے نہین اور پڑھی تمنے کتاب اللہ اور عمل کرتے نہین اوسپر اور دعوی کیا تمنے شیطان کی عداوت کا اور رکھتے ہو دوستی اوس سے کہ جو وہ کہتا ہے مان لیتے ہو اور دعوی کیا تمنے آگ سے ڈرنے کا اور باز نہ آئے گناہون سے اور دعوی کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور چھوڑ دی تمنے حدیث و سنت اونکی اور دعوی کیا تمنے حب جنت کا اور عمل کرتے نہین اوسکے لیے اور دعوی کیا تمنے کہ موت حق ہے اور سامان درست کرتے نہین اوسکے لیے اور مشغول ہوے تم اوروں کے عیبون مین اور چھوڑ دیے تمنے اپنے نفسون کے عیب یعنی اسکا تدارک کچھ نہین کرتے اور اسمین لگ رہے ہین کہ فلانا ایسا ہے اور فلانا ایسا اور کھاتے ہو تم اللہ کا رزق اور شکر نہین کرتے اللہ کا اور دفن کرتے ہو اپنے موتی کو اور عبرت کچھ نہین پکڑتے اوس سے انتہی مناجات

یہ دعا کرتا ہون ہو با عجز اتم — سنت نبوی پہ ہون ثابت قدم
امت احمد مین ہو میرا شمار — اور تیرے بندون مین پروردگار

بندگان خاص مین کر دے پسند — مہربان ہو مین بہت ہو ارجمند
شرک و بدعت سے خدایا پاک کر — نار دوزخ سے مجھے بیباک کر

حب مین محبوب اپنے کے خدا — جام دل لبریز کر رکھیو سدا
سنت نبوی پہ ہون محکم چلون — جان دون پر آن ہاتھون سے نہ دون

آبرو و عزت دنیا و دین — پاس ننگ و عار خویش و ہمقرین
کچھ رہے باقی نہ سنت کے سوا — تو کفایت ہووے اور خیر الوریٰ

آخری دم مین مرا ہو دستگیر — جب کرے آ لشکر شیطان اسیر
اوس لعین کا دور تجھ سے دام کر — ڈوبتے کو رکھنا مولا تھام کر

یاد مین تیرے مرا ہو ختم دم — نزع کے سب جاوین درد و الم

مناجات دیگر بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی مین ہون بندہ بس گنہگار — کہ بھاگا در سے تیرے دن مین سو بار
الٰہی دربدر بھٹکا پھرا مین — نہ آسودہ ہوا ہرگز ذرا مین

الٰہی نفس و شیطان نے ستایا — نجانا تھا جہان رستہ بتایا
الٰہی ہر طرف سے پھر پھرا کے — پڑا اب تیرے در [illegible] آ کے

الٰہی تو شہنشاہ جہان ہے — الٰہی دوسرا تجھسا کہان ہے
نہین قادر الٰہی کوئی تجھسا — نہین عاجز الٰہی کوئی مجھسا

الٰہی تو غنی مین بے نوا ہون — الٰہی شاہ تو ہے مین گدا ہون
الٰہی تو غفور اور مین گنہگار — الٰہی تو کریم اور مین گرفتار

الٰہی تو قوی اور ناتوان مین — خدا یعنی کہان تو اور کہان مین
کیا مینے جو تھا تجکو سزاوار — تو اب [illegible] کر جو ہے تجکو سزاوار

الٰہی مین کرون غم کس سے اظہار — الٰہی کون ہے میرا مددگار
الٰہی کمترین بندگان جان — الٰہی کر مری مشکل تو آسان

الٰہی بخش دے اپنے کرم سے — چھڑا دے دین اور دنیا کے غم سے
الٰہی ہین سبھی محتاج تیرے — الٰہی بخش دے مان باپ میرے

الٰہی آسرا رکھتا ہون تیرا — تو کر دے خاتمہ بالخیر میرا
الٰہی نام سے دے اپنے الفت — الٰہی غیر کی صورت سے نفرت

نہ رکھون کچھ غرض شاہ و گدا سے — جو کچھ چاہون سو چاہون تجھ خدا سے
الٰہی ترک دنیا جب کرون مین — تری ہی یاد مین آخر مرون مین

الٰہی عشق مین احمد کے رکھ چور — ہے بیمار محبت اوسکا مغفور
الٰہی درد عشق مصطفیٰ دے — پھر اوسکے وصل کی مجکو دوا دے

الٰہی سینہ بریان عطا کر — الٰہی دیدۂ گریان عطا کر
الٰہی مجکو کر خاک مدینہ — لگا دے گھاٹ سے میرا سفینہ

الٰہی ہون مین جیسا ہون نرالا — تو میری گور مین کر دے اوجالا
الٰہی آگ سے امن و امان دے — الٰہی جنت اعلیٰ مکان دے

مشکوٰۃ منہیات و غیرہا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا ۝

اے مسلمانون مت ہو مانند اون لوگون کے کہ ایذا دی انھون نے موسیٰ کو پس پاک کیا خدا تعالیٰ نے اوسکو اوس چیز سے کہ کہتے تھے اور تھا موسیٰ نزدیک خدا کے با آبرو یعنی موسیٰ وقت غسل کے ستر کرتے تھے بنی اسرائیل کے جاہلون نے کہا آدرہ ہے یعنی بیضے انکے پھولے ہوئے ہین ایک روز بحسب اتفاق کے پانی کے کنارے پر نہاتے تھے اور کپڑے اپنے پتھر پر رکھدیے تھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ پتھر روان ہوا اور موسیٰ پتھر کے پیچھے دوڑے یہان تک کہ ایک جماعت نے بنی اسرائیل مین سے اونکو ننگا دیکھا اور کہا آدرہ نہین رکھتے ہین اور آدرۃ انتفاخ خصیہ کو کہتے ہین واللہ اعلم ف یعنی اے ایمان والو تم مت ہو ویسے جنھون نے ستایا موسیٰ کو پھر بے عیب دکھایا اوسکو اللہ نے اونکے کہنے سے اور تھا موسیٰ اللہ کے ہان آبرو رکھتا ف یعنی تھے موسیٰ جاہ و قدر رکھتے اللہ کے نزدیک کہا ابن عباسؓ نے کہ تھے موسیٰ نصیبہ ور اللہ کے نزدیک نہین مانگتے تھے کچھ مگر کہ دیتا تھا اونکو اللہ اور کہا حسن نے تھے موسیٰ مستجاب الدعوات اور بعضون نے کہا تھے محبوب و مقبول اور مراد یہ ہے کہ اے مومنو تم پیغمبر محمدؐ کو ایذا نہ دو جیسے کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کو ایذا دی تھی اور اختلاف کیا ہے مفسرون نے کہ موسیٰ کو ایذا کیا دیتے تھے

بعضون نے تو یہ نقل کی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موسیٰؑ تھے شخص باحیا چھپانے والے
اپنے بدن کو کہ نہین دکھلاتے تھے اپنی جلد مین سے کچھ مارے حیا کے پس ایذا دی اونکو بعضے بنی اسرائیل نے کہ کہا نہین اتنا
چھپائے رکھتے ہین یہ اپنے بدن کو مگر بسبب عیب کے کہ اونکی جلد مین ہی یا تو برص ہی اور یا بیضے بحتو ہوئے ہین اور یا کچھ اور آفت ہی
اور اللہ تعالی نے چاہا کہ بری کرے اونکو اوس چیز سے کہ کہتے تھے وہ پس گوشے مین گئے موسیٰؑ ایک روز تنہا اور رکھے کپڑے
اپنے ایک پتھر پر پھر نہلائے پس جب فارغ ہوئے متوجہ ہوئے اپنے کپڑون کی طرف تا کہ پہنین اور پتھر بھاگا اونکے کپڑے لیکر
پس موسیٰؑ اپنا عصا لیکر پتھر کے پیچھے دوڑے یہ کہتے ہوئے ثوبی حجر ثوبی حجر یعنی میرے کپڑے دے ای پتھر
یہان تک کہ پونہچے طرف ایک جماعت کے بنی اسرائیل مین سے پس دیکھا اونھون نے اونکو کہ بھلی چنگی ہی جلد اونکی اور کچھ
علت نہین رکھتے اور ٹھہر گیا پتھر پس لیے موسیٰؑ نے کپڑے اپنے اور پہنے اور شروع کیا مارنا پتھر کو عصا سے پس قسم ہی اللہ کی
کہ بلاشبہہ پتھر مین البتہ نشان پڑ گئے مارنے سے تین یا چار یا پانچ پس یہ ہی مراد اللہ کے قول سے یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا الخ اور بعضون نے کہا کہ ایذا دینی اونکی موسیٰؑ کو یہ تھی کہ جب
ہارونؑ نے تیہ مین وفات پائی تو بعضے مفسدون نے حضرت موسیٰؑ کو تہمت لگائی کہ حضرت ہارونؑ کو جنگل مین لے جاکر مار آئے
تا شریک ریاست نر ہین پھر اونکا جنازہ آسمان سے نظر آیا اور اونکی آواز آئی کہ مین اپنی موت سے مرا ہون پس بری کیا اونکو
اللہ نے اوس چیز سے کہ کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ ایذا یہ تھی کہ قارون نے ایک عورت کو کچھ دینا کیا تھا کہ لوگون کے
سامنے موسیٰؑ کو تہمت زنا کی لگا نا کہ مجھسے کیا ہی پس اوسنے وقت بہتان لگانے کے حکم الٰہی سے برات موسیٰؑ کی ظاہر کی
اور حضرت کی ایذا دینی یہان یہ تھی کہ کہا ابو وائل نے کہ سنا مینے عبداللہ کو کہ کہا تقسیم کیا آنحضرتؐ نے کچھ یعنی مال غنیمت
پس کہا ایک شخص نے کہ اس تقسیم مین نہین ارادہ کی گئی ہی رضامندی اللہ تعالی کی پس آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور یہ خبر دی مینے آپ کو پس غصے ہوئے آنحضرتؐ یہان تک کہ دیکھا مینے اثر غصے کا آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک مین پھر فرمایا
رحم کرے اللہ موسیٰؑ کو البتہ تحقیق ایذا دیے گئے زیادہ اس سے پھر صبر کیا ✤ معالم ✤ **تنبیہ** ✤ اس سے معلوم ہوا
کہ بعضے شخص انبیا علیہم الصلوۃ والسلام سے ایسی بے ادبی کرنے مین نہ بچتے تھے تو اب اور کسیکی کیا حقیقت ہی اب
جو کوئی کسیکے ہاتھ یا زبان سے ایذا پاوے تو اسمین غور کر کر صبر کرے **شعر** قِیْلَ اِنَّ الْاِلٰہَ ذُوْ وَلَدٍ ✤ قِیْلَ اِنَّ الرَّسُوْلَ
قَدْ کَہَنَا ✤ مَا نَجَا اللّٰہُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا ✤ عَنْ لِسَانِ الْوَرٰی فَکَیْفَ اَنَا ✤

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ
وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝

ای مسلمانون ڈرو تم خدا سے اور کہو بات استوار تا سنوار دے واسطے تمہارے عمل تمہارے اور بخشدے واسطے تمہارے
گناہ تمہارے اور جو کوئی کہا مانے خدا اور رسول اوسکے کا پس تحقیق وہ مراد کو پونہچا مراد کو پہونچنا بڑا ✤ **فتح** ای ایمان والو
ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی کہ سنوار دے تمکو تمہارے کام اور بخشے تمکو تمہارے گناہ اور جو کوئی کہے پر چلا اللہ کے
اور اوسکے رسول کے اوسنے پائی بڑی مراد ✤ **تفسیر** ✤ سَدِیْدًا کے معنی ابن عباسؓ نے کہے صوابًا اور قتادہ نے کہے
عدلًا اور حسن نے کہے صدقًا اور بعضون نے کہا مستقیمًا اور عکرمہ نے کہا قول سدید لا الٰہ الا اللہ ہی اور مراد منع کرنا لوگون کا
ہی اوس چیز سے کہ چرچا کیا تھا اونھون نے زینب کے مقدمے مین بغیر عدل و صواب کے اور رغبت دلائی ہی اسپر کہ راستی در کہین

اپنے قول کو ہر باب مین اسلیے کہ محفوظ رکھنا زبان کا اور بات عدل کی کہنی سرہی تمام بھلائیون کی آور سنوارے دے الخ یعنی قبول کرے
نیکیان تمھاری یا توفیق دے تمکو اچھے عملون کی آور کہا مقاتل نے پاک کرے اعمال تمھارے یعنی ریا وغیرہ سے آور بخشدے الخ یعنی مٹا دیوے
گناہ تمھارے آور معنی یہ ہین کہ ڈرو اللہ سے اور لحاظ کرو اللہ کا اپنی زبانون کے محفوظ رکھنے مین اور بات کے درست کہنے مین
پس تم اگر کروگے یہ تو دیگا اللہ تمکو وہ چیز کہ غایت مطلوب ہی تمھاری کہ وہ قبول کرنا تمھاری نیکیون کا ہی اور ثواب دینا اور نیز بخشنا
تمھارے گناہون کا آور ہرگاہ کہ متعلق کیا ساتھ طاعت کے بڑی مراد پانے کو اس قول اپنے مین وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا اوسکے پیچھے لائے اس آیت کو اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ ؕ ف تنبیہ ؛ اس آیت
کریمہ مین اول تو حکم فرمایا تقوی کرنے کا یعنی ڈرنے کا اللہ سے کہ اوسکے ڈر سے گناہ نکرے اور جو چیزین کرنے کو فرمائین ہین اونکو بجا لاوے
تا بچے عذاب دوزخ سے اور جنت کی نعمتون کو پہنچے اور تقوی کی بہت فضیلتین آئی ہین اور بڑی فضیلت یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو البتہ کفایت کرے اونکو وہ یہ ہی وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل
لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط یعنی جو کوئی ڈرے اللہ سے کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جگہہ نجات کی اور رزق
دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سے کہ نہین گمان کرتا ہی انتہی آور یہ جو فرمایا کہ اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو کفایت کرے اونکو مراد یہ ہی کہ اگر
تقوی کرین تو البتہ کفایت کرے اونکو طلب رزق سے اور مشقت اوٹھانے سے بیچ اسباب اوسکے کے چنانچہ منقول ہی
بعض مشائخ کا کہ ہر قوم کا حرفہ ہی اور حرفہ ہمارا تقوی اور توکل ہی آور حضرت ابو بکر صدیق رضی سے منقول ہی کہ فرمایا اونھون نے
کہ اندھیریان پانچ ہین اور چراغ اونکے لیے بھی پانچ ہین محبت دنیا کی اندھیری ہی اور چراغ اوسکا تقوی ہی آور گناہ اندھیری ہی
اور چراغ اوسکا توبہ ہی آور قبر اندھیری ہی اور چراغ اوسکا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی آور آخرت اندھیری
ہی اور چراغ اوسکے لیے عمل صالح ہی آور صراط ظلمت ہی اور چراغ اوسکا یقین ہی آور پھر حکم فرمایا سیدھی بات کہنے کا کہ
جس سے گناہ نہ لازم آوے یہ بھی بڑے کام کی بات ہی اس لیے کہ اکثر گناہ کلام کرنے ہی سے لازم آتے ہین پس آدمی کو چاہیے
کہ ایسی بات نہ نکالے موہنہ سے کہ فردائے قیامت کو اوس سے ندامت اوٹھاوے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص حاضر ہوا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ نصیحت کرو مجھکو اور مختصر کرو یعنی بات تھوڑی سی ہو اور فائدہ مند بہت پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کھڑا ہووے تو اپنی نماز مین تو پڑھہ نماز رخصت کرنے والے کی سی یعنی مانند اوس شخص کے کہ
چھوڑنے والا ہی ماسوی اللہ کو یعنی خلق کو یا مراد پچھلی نماز ہی کہ اوسکے بعد اور نماز نہو اور قاعدہ یون ہی کہ پچھلی ملاقات انسان بڑے
اشتیاق سے کرتا ہی اور نہ بول تو وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو یعنی قیامت کو اپنے رب کے آگے آور قصد کر ناامیدی کا
اوس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھہ مین ہی یعنی مال کی طمع کر آور آیا ہی کہ حضرت لقمان سے کسینے پوچھا کہ کس چیز نے پونہچایا تمکو اس مرتبے
کو کہ دیکھتے ہین ہم مراد رکھتا تھا بزرگی کہا حضرت لقمان نے کہ سچ بات نے اور ادائے امانت نے اور چھوڑنے بے فائدہ بات کے نے
اور عرض کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون آدمی افضل ہی فرمایا ہر مخموم القلب سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ
سچا زبان کا جانتے ہین ہم اوسکو پس کیا ہی مخموم القلب فرمایا کہ وہ ہی پاک متقی کہ نہین ہی گناہ اوسپر اور نہ ظلم اور نہ کینہ اور نہ حسد ط
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتین ہین کہ جب ہووین تجھہ مین پس نہین ضرر ہی تجکو دنیا کے فوت ہونے سے
محافظت امانت کی آور سچ بات آور نیک طبیعت آور پرہیزگاری لقمے مین کہ حرام نہو اور زیادہ حاجت سے نہو اور بہت نکھاوے
اور پھر فرمایا کہ جو اطاعت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اوسنے بڑی مراد پائی پس اس سے معلوم ہوا کہ فلاح دارین اللہ

رسول کی اطاعت ہی مین ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگون نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف جنت کے
اور دور کرے تمکو دوزخ سے مگر تحقیق جو مینے حکم کیا ہی تمکو ساتھہ اوسکے اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو دوزخ سے
اور دور کرے تمکو بہشت سے مگر تحقیق جو منع کیا مینے تمکو اوس سے اور تحقیق روح الامین یعنی جبرئیل نے پھونکا بیچ دل مین
یعنی وحی خفی لائے کہ تحقیق کوئی نفس ہرگز نہین مرتا یہان تک کہ پورا لیلے رزق اپنا یعنی پس صبر کرے کہ بغیر رزق مقدر کے
نہین مرنے کا آگاہ ہو پس ڈرو اللہ سے اور میانہ روی کرو یعنی کمی زیادتی نہ کرو طلب رزق مین یعنی بطور شرع کے حاصل کرو
اور نہ باعث ہو تمکو دیر کر پہونچنا رزق کا یہ کہ طلب کرو اوسکو ساتھہ گناہون اللہ کے یعنی اگر رزق حلال پہونچنے مین دیر ہو تو رزق
حرام مت طلب کرو پس تحقیق نہین ہاتھہ آتی ہی وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ہی یعنی رزق حلال مگر بسبب طاعت اوسکی کے انتہی پس
ہر شخص کو چاہیے کہ خواہش نفسانی اپنی کا تابع نہو اور آرزوئین زندگانی دنیا فانیہ کی چھوڑکر ہر امر مین مطیع اللہ و رسول کا
ہو اور فکر اوس گھر باقی کے سفر کی کرے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت ڈرانے والی اوس چیز کی
کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر خواہش نفسانی ہی اور درازی آرزو زندگانی کی پس ابر خواہش نفسانی روکتی ہی حق سے
اور ابر درازی آرزو زندگانی کی پس بھلا دیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کیے ہوئے چلی جاتی ہی اور یہ آخرت کوچ
کیے ہوئے چلی آتی ہی اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے تابعدار ہین پس اگر سکو تم یہ کہ نہو تابعدارون دنیا
کے سے تو بس کرو اسلیے کہ بلا شبہہ تم آجکے دن عمل کے گھر مین ہو اور نہین حساب اور تم کل کو دار آخرت مین ہوگے
اور نہین عمل ہوگا وہان انتہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو بلاشبہہ دنیا اسباب موجود ہی کہاتے
ہین اوس سے نیک و بد آگاہ ہو اور تحقیق آخرت وقت سچا ہی اور حکم کریگا اوسمین بادشاہ قادر آگاہ ہو اور تحقیق تمام
بھلائیان اکھٹی بہشت مین ہین آگاہ ہو اور تحقیق تمام برائیان اکھٹی دوزخ مین ہین آگاہ ہو پس عمل کرو اور تم اللہ تعالی
کی طرف سے خوف پر ہو یعنی خوف ہی حساب و عذاب کا اور نہ قبول ہونے بندگی کا اور جان لو کہ تمپر پیش کیے جاوینگے عمل
تمہارے پس جو کوئی کرے برابر ذرے کے بھلائی دیکھے گا اوسکو اور جو کوئی کرے برابر ذرے کے برائی دیکھے گا اوسکو انتہی
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نکلتا آفتاب مگر کہ اوسکے دونون طرف دو فرشتے ہوتے ہین پکارتے
ہین سنتے ہین خلائق کو سوائے جن و انس کے کہ ای لوگون آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت
کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کرے یاد الہی سے مشکوۃ بصنہمات

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا
وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِينَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِينَ
وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

ع ۵

تحقیق روبرو کیا تھا ہمنے امانت کو یعنی استعداد تکلیف کو ساتھہ اوامر و نواہی کے واللہ اعلم آسمانون پر اور زمین پر اور پہاڑون پر
پس قبول نکیا کہ اوٹھاوین اوسکو اور ڈرے اوس سے اور اوٹھایا اوسکو آدمی نے تحقیق وہ ہی ستمگار نادان یعنی بالفعل
عدالت و علم نہین رکھتا اور قابلیت اوسکی رکھتا ہی واللہ اعلم تا ہو آخر کار وہ کہ عذاب کرے خدا تعالی منافق مردون کو اور منافق
عورتون کو اور شرک کرنے والون کو اور شرک کرنے والیون کو اور ساتھہ رحمت کے رجوع کرے اللہ مسلمان مردون پر اور مسلمان
عورتون پر اور ہی خدا بخشنے والا مہربان ف ہمنے دکھائی امانت آسمانون کو اور زمین کو اور پہاڑون کو پھر سبنے قبول نکیا

کہ اوسکو اوٹھالین اور اوس سے ڈر گئے اور اوٹھالیا اوسکو انسان نے یہ تحقیق بڑا بے ترس ناوان تا عذاب کرے اللہ منافق
مردون کو اور عورتون کو اور شرک والے مردون کو اور عورتون کو اور معاف کرے اللہ ایمان دار مردون کو اور عورتون کو اور ہی
اللہ بخشنے والا مہربان * تفسیر * مراد امانت سے طاعتین فرض ہین کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالی نے اپنے بندون پر پیش کیا
اونکو آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر بنابر اسکے کہ وہ جب ادا کرین اونکو ثواب دے اونکو اور اگر ضائع کرین اونکو عذاب کرے
اونکو یہ تو قول ابن عباس کا ہی اور کہا ابن مسعود نے کہ امانت نمازین ہین اور دینا زکوۃ کا اور روزے رمضان کے اور حج کرنا بیت اللہ کا
اور سچی بات اور ادا کرنا دین کا اور عدل کرنا پیمانہ اور ترازو مین اور اشد ان سب سے امانتین ہین آور کہا مجاہد نے امانت فرائض
اور حدود دین کی ہین آور کہا ابو العالیہ نے کہ امانتین وہ چیزین ہین کہ حکم کیے گئے اونکے کرنے کا اور منع کیے گئے اونکے کرنے سے
آور کہا زید بن اسلم نے وہ روزہ ہی اور غسل جنابت اور جو کچھ کہ پوشیدہ ہی شرائع سے آور کہا عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے
کہ اول جو پیدا کیا اللہ نے انسان مین فرج یعنی ستر اوسکا ہی آور کہا یہ امانت ہی کہ امانت رکھی مینے تم دونون کے پاس یعنی مرد
وعورت کے پاس پس فرج امانت ہی اور کان امانت ہی اور آنکھ امانت ہی اور ہاتھ امانت ہین اور پانون امانت ہین وَلَا اِیْمَانَ
لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ یعنی جن جن چیزون کے لیے یہ اعضا پیدا کیے ہین اونھین مین صرف کرین سوا بے محل صرف کرنا خیانت
ہی مثلاً فرج یعنی ستر کو پیدا کیا کہ عقد حلال سے اونکو کام مین لاوین جو حرام کاری یا اغلام یا چپٹی بازی کرے اوسنے خیانت کی اسی
طرح کان امانت ہین کہ اونسے ذکر اللہ اور حق باتین اور مباح ضروری سنین جو اونسے غیبت اور کہانی اور جھوٹی باتین اور
باجے گاجے وغیر ذالک گناہ کی چیزین سنے اوسنے خیانت کی اور اسی طرح اور اعضا مین سمجھ لینا چاہیے پس جسنے خیانت
کی ان امانتون مین اوسکا ایمان پورا نہین آور کہا بعضون نے کہ وہ امانتین لوگون کی ہین اور وفا کرنا عہدون کا پس حق
ہی مومن پر یہ کہ نہ دغا بازی کرے مومن سے اور نہ ذمی سے کسی چیز تھوڑی ہین او نہ بہت مین اور یہ روایت ضحاک کی ہی ابن
عباس سے فرض کی اللہ نے یہ امانت اور پیش کیا آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر یہ قول ابن عباس کا ہی اور ایک جماعت
کا تابعین مین سے اور اکثر اہل سلف سے آور فرمایا واسطے اونکے کہ کیا اوٹھاتے ہو تم اس امانت کو ساتھ اوس چیز کے کہ اسمین ہی
کہا اونھون نے اور کیا ہی اسمین فرمایا اگر نیکی کروگے جزا دیے جاؤگے اور اگر نافرمانی کروگے عذاب دیے جاؤگے کہا اونھون نے نہ اے رب ہمارے
ہم تابعدار ہین تیرے امر کے نہین چاہتے ہم ثواب اور نہ عذاب اور کہا اونھون نے یہ از راہ خوف اور تعظیم دین خدا کے کہ اگر نہ ادا
کر سکین تو خرابی ہی نہ از راہ نافرمانی اور مخالفت کے اور تہا یہ پیش کرنا اونپر از راہ تخییر کے نہ لازم کرنیکے اور اگر لازم کرتا اللہ اونپر تو
نہ باز رہتے اوسکے اوٹھانے سے کیونکہ جمادات سارے جھکنے والے اور مطیع ہین اللہ تعالی کے لیے اور سجدہ کرنے والے ہین جیسے کہ فرمایا
اللہ عزوجل نے آسمانون اور زمین کے لیے اِئْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ اور فرمایا پتھرون کے لیے
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اور فرمایا اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ الخ اور کہا بعضے اہل علم نے کہ پیدا کی اللہ عزوجل نے اون مین
عقل و فہم اوس وقت کہ پیش کی اونپر امانت یہان تک کہ سمجھے وہ خطاب کو اور جواب دیا جو کچھ کہ دیا آور کہا بعضون نے کہ مراد پیش کرنے
سے آسمان و زمین پر پیش کرنا ہی اہل آسمان و زمین پر کہ پیش کیا اوسکو اونپر کہ اون مین تھی جنس ملائکہ سے اور اول صحیح تر ہی اور وہی ہی قول
علما کا اور اوس سے ڈر گئے یعنی امانت سے کہ اگر نہ ادا کر سکینگے تو لاحق ہوگا عذاب آور اوٹھالیا اوسکو انسان نے یعنی آدم علیہ
السلام نے پس کہا اللہ تعالی نے اے آدم بلاشبہ مینے پیش کی امانت آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر پس نہ اوٹھا سکے وہ پس کیا تو لیگا

اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی کہا آدم نے اور کیا ہی اوسمین فرمایا اگر نیکی کریگا تو جزا دیا جاویگا اور اگر برائی کریگا
عذاب دیا جاویگا پس اوٹھانے لگا اوسکو آدم پس کہا رکھدے تو اسکو درمیان دونون کانون اور کندھون کے فرمایا
اللہ عزوجل نے اوپر جبکہ اوٹھایا تو نے پس مدد کرونگا مین تیری اور کردونگا تیری بینائی کے لیے پردہ جبکہ ڈریگا تو
دیکھنے سے طرف اوس چیز کے کہ نہین حلال تیرے لیے پس ڈالا اوسپر پردہ اور فرمایا کہ کردونگا مین تیری زبان کے لیے
دو کلّے اور بند یعنی دانت و ہونٹ پس جب ڈریگا تو تو بند کردون گا زبان اور کردونگا تیرے ستر کے لیے لباس پس
کھولنا نہین اوسکو اوس چیز پر کہ حرام کی مینے تجپر کہا مجاہد نے پس تھا عرصہ درمیان اوٹھانے امانت کے اور درمیان
نکالے جانے اونکے کے جنت سے بمقدار اوس عرصے کے کہ درمیان ظہر اور عصر کے ہی اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا اونھون
نے کہ صورت دی گئی امانت مانند ایک پتھر کے ٹکڑے پڑے ہوئے کے اور بلائے گئے آسمان و زمین اور پہاڑ طرف اوسکے
پس نزدیک آئے اوسکے کہنے لگے کہ نہین طاقت رکھتے ہم اوسکے اوٹھانے کی اور آئے آدم بغیر بلائے ہوئے اور ہلایا اوس پتھر
کو اور عرض کیا کہ اگر حکم فرماوے تو اوسکے اوٹھانے کا تو اوٹھالون اسکو پس کہا آسمان زمین نے کہ اوٹھالے پس اوٹھایا آدم
نے اوسکو کمر تک پھر رکھدیا اوسکو اور فرمایا اللہ تعالی نے ٹھہر رہ یہان اور جان لے کہ یہ امانت تیری گردن پر اور تیری ذریت کی
گردن پر رہی بعد تیرے روز قیامت تک اور ہی انسان بے ترس نادان کہا ابن عباس نے کہ ظلم کرنے والا ہی اپنے نفس پر بسبب
اوٹھانے امانت کے نادان واسطے امر اللہ کے اور امانت کے کہ اوٹھائی اور کہا کلبی نے جسوقت کہ نافرمانی کی اپنے رب کی
تھا نادان نہین جانتا تھا کہ کیا ہی عذاب بیچ ترک امانت کے اور کہا زجاج وغیرہ اہل معانی مین سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ یہ کہ اللہ تعالی نے امین پکڑا آدم کو اور اونکی اولاد کو ایک چیز پر اور امین پکڑا آسمانون اور زمین کو
ایک چیز پر پس امانت بنی آدم کے حق مین طاعت ہی اور ادائے فرائض اور امانت آسمانون اور زمین کے حق مین خضوع
اور فرمانبرداری ہی واسطے اوس کام کے کہ پیدا کیے گئے اوسکے لیے پس معنی فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا کے یہ ہین کہ ادا
کی اونھون نے امانت کہا جاتا ہی کلام عرب مین فُلَانٌ لَمْ يَتَحَمَّلِ الْأَمَانَةَ یعنی نہین خیانت کی امانت مین وَحَمَلَهَا
الْإِنْسَانُ یعنی خیانت کی انسان نے امانت مین کہا جاتا ہی فُلَانٌ حَمَلَ الْأَمَانَةَ یعنی گناہ کیا امانت مین بسبب
خیانت کے فرمایا اللہ تعالی نے اور البتہ اوٹھاوینگے بوجھ گناہ اپنے کے إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا نقل کیا گیا
حسن سے بنا بر اس تاویل کے کہ اونھون نے کہا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ یعنی کافر و منافق نے خیانت کی امانت مین اور قول
سلف کا اوپر مذکور ہوچکا اور تاکہ عذاب کرے اللہ الخ یعنی بسبب اسکے کہ خیانت کی اونھون نے امانت مین اور توڑا الا عہد
اور پھیرے اللہ مومن مردون پر اور مومن عورتون پر یعنی ہدایت دے اونکو اور رحم کرے اون پر بسبب اسکے کہ ادا کی اونھون نے
امانت اور کہا ابن قتیبہ نے یعنی پیش کی ہمنے امانت تاکہ ظاہر ہو نفاق منافق کا اور شرک مشرک کا پس عذاب کرے اونکو اور
ظاہر ہو ایمان مومن کا پس رجوع کرے اوسپر ساتھ رحمت اور مغفرت کے اگر ہو جاوے اوس سے تقصیر بعضی طاعات مین معالم
مراد امانت سے طاعت اللہ تعالی کی ہی اور مراد امانت کے اوٹھانے سے خیانت ہی کہا جاتا ہی کہ فلانا حامل ہی امانت کا اور متحمل ہی
اوسکا یعنی نہین ادا کرتا امانت کو طرف صاحب امانت کے تاکہ زائل ہو اوسکے ذمے سے اسلیے کہ امانت گویا کہ سوار ہی امین پر اور
وہ اوٹھانے والا ہی اوسکا اور اسی لیے کہا جاتا ہی رَكِبَتْهُ الدُّيُونُ وَلِي عَلَيْهِ حَقٌّ پس جبکہ ادا کی امانت نہین
باقی رہی سوار اوسپر اور نہ امین اوٹھانے والا اوسکا رہا یعنی ان بڑے بڑے اجرام نے کہ آسمان اور زمین اور پہاڑ ہین

تابعداری کی اللہ کے حکم کی جیسے کہ لائق ہی اونکے لیے اور ہوا کرتی ہی جمادات سے کہ جو مشیت و ارادۂ الٰہی مین بات کروانی اوسسے منظور ہوتی ہی بجالاتے ہین جیسے آسمان کی گردش اور زمین مین کھیتی ہونی اور درختون کا کھڑے رہنا اور پہاڑون کا بجائے خود قائم رہنا وغیرہ لک جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ۝ اور خبر دی کہ آفتاب اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے سجدہ کرتے ہین اللہ کو اور فرمایا وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ اور اوپر انسان پس نہین ہی حال اسکا طاعت کے بجالانے مین اور فرمان برداری کے کرنے مین اوامر الٰہی کے اور نواہی اوسکے حالانکہ وہ حیوان عاقل ہی صالح تکلیف کا مانند حال ان جمادات کے اوس چیز مین کہ لائق ہی اونکے قسم انقیاد وغیرہ سے اور یہی معنی ہین قول اللہ تعالیٰ کے فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا یعنی نہ خیانت کی اوس امانت مین اور ادا کیا اوسکو وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا یعنی ڈرے خیانت کرنے سے اوسمین وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ یعنی خیانت کی انسان نے اوسمین اور نہ ادا کیا اوسکو اور ہی انسان ظالم یعنی بسبب ترک کرنے ادائے امانت کے اور جہول بسبب خطا کرنے اوسکے اوس چیز سے کہ نیک کرے اوسکو باوجود قدرت رکھنے کے اوسپر اور وہ ادائے امانت ہی کہ مانند حاج نے کہ کافر اور منافق نے خیانت کی اور نہ اطاعت کی اور جسنے اطاعت کی انبیا اور مومنین مین سے پس نہین کہا جاویگا کہ ہی وہ ظلوم جہول ۝ ص

سُوْرَۃُ السَّبَا مَكِّیَّۃٌ غَیْرُ وَیَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَهِیَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَۃً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝

سب تعریف خدا کے لیے ہی کہ اوسکے ہاتھہ مین ہی جو کچھہ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھہ زمین مین ہی اور اوسکے لیے ہی تعریف آخرت مین اور وہ ہی باحکمت آگاہ ۝ ف یہ سب خوبی اوسکی ہی حسب کہ ہی جو کچھہ ہی آسمان مین اور زمین مین اور اوسکی تعریف ہی آخرت مین اور وہی ہی حکمتون والا یعنی ساتھہ تدبیر کرنے اوس چیز کے کہ آسمان اور زمین مین ہی جانتا یعنی اپنے مخلوق کو ۔ تفسیر اس سورت کا نام ہی سورۂ سبا یہ نام اسلیے اسکا مقرر ہوا کہ اسمین قصہ مذکور ہی قوم سبا کا چنانچہ وہ قصہ بیان ہووےگا بیچ تفسیر آیت لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ الخ کے اور یہ سورت مکی ہی اتری ہی بعد سورۂ لقمان کے آیتین اسکی چون ہین اور کلمات اسکے آٹھہ سو تراسی اور حروف اسکے تین ہزار پانسو بارہ اور رکوع اسکے چھہ اور اسکو بعد سورۂ احزاب کے اسلیے لکھا کہ وہ ختم ہوئی اس آیت پر لِیُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِیْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَیَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور یہ شروع ہوئی ہی لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ پر اور یہ وصف لائق ہی اوس حکم کے اسلیے کہ ملک تمام اور قدرت تامہ تقاضا کرتی ہی اسکو کہ جسکو چاہے عذاب کرے اور جسکو چاہے بخشے اور رحم کرے اوسپر اور دوسرے یہ کہ آخر سورۂ احزاب کے ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ اور اس سورت کی دوسری آیت تمام ہوئی ہی وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ پر اور اسمین مذکور ہی کفار کی جماعتون کا کہ اللہ تعالیٰ نے تو اونپر ایسی نعمت نازل فرمائی کہ رسول رحمۃ للعالمین بھیجا اور وہ لیسے ناشکر تھے کہ کچھہ اونکی قدر نجانی اور درپے ایذا رسانی اور مقابلے کے ہوئے آخر کو خراب ہوئے اور اسمین قوم سبا کا مذکور ہی کہ اونھون نے قدر اللہ تعالیٰ کی نعمتون کی نجانی آخر تباہ و برباد ہوئی اور بہت سی وجہین مناسبت کی نکل سکتی ہین اگر غور کرے تو اب آگے مذکور ہوتی ہی تفسیر الحمد للہ الخ کی کہ جتنی تعریفین ہین یعنی جو کوئی کسی شخص کی یا کسی

کیا باندھ لیا ہی اوسنے اوپر خدا کے جھوٹ یا اوسکو جنون ہی بلکہ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ہین ساتھہ آخرت کے بیچ عذاب کے ہونگے اور بیچ گمراہی دور کے ہین ✤ فتح ✤ کیا بنا لیا ہی اللہ پر جھوٹ یا اوسکو سودا ہی کوئی نہین پر جو یقین نہین رکھتے آخرت کا آفت مین ہین اور صریح غلطی مین ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ پہلا قول کافرون کا تھا کہ وہ کہتے تھے کیا اسنے جھوٹ کہا یا اسکو جنون ہی اللہ تعالی سنے اونکے قول کو رد فرمایا ساتھہ کلام پاک اپنے کے بَلِ الَّذِيْنَ الخ یعنی محمدؐ نے جھوٹ نہین بنایا اور نہ اوسکو جنون ہی کچھہ بھی وہ مبرا ان دونون سے ہی بلکہ یہ کہنے والے منکر بعث کے پڑے ہین عذاب دوزخ مین اور اوس چیز مین کہ باعث ہی عذاب کی یعنی گمراہی حق سے اور وہ غافل ہین اس سے اور یہ بڑے جنونون کا جنون ہی اور گردانا گیا واقع ہونا اونکا عذاب مین قریب واقع ہونے اونکے کے گمراہی مین گویا کہ یہ دونون ہین ایک وقت مین اسلیے کہ ہر گاہ کہ تھا عذاب لازم گمراہی سے گر دانے گئے وہ دونون گویا کہ پاس پاس ہین ✤ مل ✤

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝

کیا نہ دیکھا انھون نے طرف اوس چیز کے کہ آگے انکے اور جو پیچھے انکے ہی آسمان اور زمین سے اگر چاہین ہم دھنسا دین انکو زمین مین یا ڈالین ہم انپر ایک ٹکڑا آسمان سے تحقیق بیچ اس کام کے البتہ نشانی ہی واسطے ہر بندے رجوع کرنے والے کے ✤ فتح ✤ کیا دیکھتے نہین جو کچھہ انکے آگے ہی اور پیچھے ہی آسمان اور زمین اگر ہم چاہین دھنسا دین اونکو زمین مین یا گرا دین اونپر ٹکڑا آسمان سے اسمین نشانی ہی ہر بندے کو جو رجوع رکھتا ہی ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ یعنی کیا یہ اندھے ہین کہ نہین دیکھتے طرف آسمان و زمین کے کہ کس طرح اونھون نے انکو گھیر رکھا ہی نہین نکل سکتے اونکے کنارون مین سے اور اللہ کی بادشاہت سے اور نہین ڈرتے اس سے کہ اللہ دھنسا دے اونکو یا گرا دے اونپر ٹکڑا آسمان کا بسبب جھٹلانے اونکے کے آیتون کو اور بسبب کفر اونکے کے ساتھہ رسول کے اور شریعت کے جیسے کہ معاملہ کیا ساتھہ قارون کے اور ایکہ والون یعنی امت شعیب علیہ السلام کے تحقیق اس دیکھنے مین طرف آسمان و زمین کے اور فکر کرنے مین بیچ انکے اور قدرت اللہ کے کہ دلالت کرتے ہین یہ دونون اوسپر البتہ آیت ہی یعنی دلالت ہی واسطے ہر بندے کے کہ رجوع رکھتا ہی اپنے دل سے اپنے رب کی طرف اور مطیع ہی اوسکا اسلیے کہ رجوع رکھنے والا اپنے دل سے جب نظر کرتا ہی اللہ تعالی کی نشانیون پر سمجھتا ہی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر بعث پر اور عذاب اوس شخص پر کہ انکار کرتا ہی بعث کا وغیر ذلک ✤ مل ✤ تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیون کے دیکھنے سے اور اوسمین فکر کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہی چنانچہ منقول ہی جمہور علما سے کہ فکر کرنی پانچ وجہون پر ہی ایک تو فکر کرنی اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیون مین کہ وہ آسمان و زمین وغیرہ ہین پیدا ہوتی ہی اوس سے توحید و یقین اور دوسری فکر کرنی اللہ تعالی کی نعمتون مین پیدا ہوتی ہی اوس سے محبت اور شکر اور تیسری فکر کرنی اللہ تعالی کے وعدے مین پیدا ہوتی ہی اوس سے رغبت یعنی نیک کامون کی اور چوتھی فکر کرنی اللہ تعالی کی وعید یعنی ڈراوے مین پیدا ہوتا ہی اوس سے خوف الہی اور پانچوین فکر کرنی بیچ تقصیر نفس کے طاعت سے باوجود احسان الہی کے پیدا ہوتی ہی اوس سے حیا ✤ منبہات ✤ اور چونکہ اس آیت مین ذکر ہوا اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے والے بندون کا اسپر آگے قصہ بیان فرمایا دو کامل رجوع کرنے والے بندون کا کہ وہ داؤد اور سلیمان علیہما السلام ہین ✤

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

اور تحقیق دی ہمنے داؤد کو اپنے پاس سے بزرگی کہا ہمنے ای پہاڑون بزرگ پڑھو تسبیح کو ہمراہ اوسکے اور مسخر اوسکا کیا ہمنے پرندون کو

اور نرم کیا ہمنے اوسکے لیے لوہے کو فرمایا ہمنے کہ بنا زرہین کشادہ اور اندازہ نگاہ رکھ بیچ پرونے ایک حلقے کے دوسرے مین اور
ای داؤد اور داؤد کے گھر والون کرو کام شایستہ یعنی خالص لائق قبولیت کے تحقیق مین ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا
ہون یعنی پس جزا دونگا تمکو اوسپر ❊ف❊ اور ہمنے دی ہی داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی ای پہاڑون رجوع سے پڑھو اوسکے ساتھ
اور اوڑتے جانور اور نرم کردیا ہمنے اوسکے آگے لوہا کہ بنا کشادہ زرہین اور اندازے سے جوڑ کڑیان اور کرو تم سب کام بھلا مین
جو کرتے ہو دیکھتا ہون ❊تفسیر❊ حضرت داؤد جو تھے دن جنگل مین نکلتے اپنے گناہون پر روتے اور زبور پڑھتے خوش آواز
اوسکے اثر سے پہاڑ بھی ساتھ پڑھتے اور روتے اور جانور پاس آبیٹھ کر اوسی طرح آواز کرتے اوس مجلس مین لوگون کے بہت جنازے
نکلتے اور کڑیون کی زرہ پہلے اونھین سے نکلی کہ کشادہ ہے ❊ف❊ مراد بزرگی سے نبوت ہی اور زبور یا بادشاہت اور
بخاری نے کہا تمام وہ چیزین کہ دیے گئے تھے یعنی نرم ہونا لوہے کا اونکے ہاتھ مین اور خوش آوازی جیسے کہ مشہور ہی کہ اونکی خوش آوازی
سے وحوش وطیور جمع ہوتے اور مست ہوتے اور سواے انکے جو بزرگی کی باتون کر خاص کیے گئے تھے وہ مراد ہین اور اوبی
تاویب سے ہی یعنی خوش الحانی سے پڑھو ساتھ اوسکے تسبیح اور معنی تسبیح کرنے پہاڑون کے یہ ہین کہ اللہ تعالی پیدا کرتا تھا پہاڑون
مین تسبیح پس سنی جاتی تھی تسبیح اونسے جیسے کہ آدمی تسبیح کرنے والے سے سنی جاتی ہی یہ معجزہ تھا حضرت داؤد علیہ السلام کا جیسے کہ ہمارے
نبی کے ہاتھ مین سنگریزون نے تسبیح کی اور بعضون کے نزدیک معنی اوبی کے ہین سیر کرو اور یہ بھی معجزہ تھا داؤد کا کہ جب چاہتے پہاڑ
اونکے ساتھ چلتے اور جانورون کا مسخر ہونا بھی ہی کہ اونکے ساتھ ذکر الٰہی مین موافقت کرتے اور نرم کیا ہمنے الخ کہا ہی مفسرون نے
کہ لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ مین مانند موم اور گندھے ہوئے آٹے کے ہوجاتا تھا جو کچھ چاہتے اوس سے بناتے بغیر
آگ اور ہتوڑی کے اور ہر روز ایک زرہ بناتے اور چار ہزار درہم کو بیچتے دو ہزار صدقہ دیتے اور ساتھ دو ہزار کے نفقہ اپنا اور
اپنے عیال کا کرتے اور اونکی وفات کے بعد ہزار زرہین اونکے خزانے مین تھین اور روایت کیا گیا ہی کہ عادت حضرت داؤد کی
یہ تھی بعد بادشاہ ہونے کے بنی اسرائیل پر کہ بھیس بدل کر نکلتے اور انجان لوگون سے پوچھتے کہ تمھارا والی داؤد کیسا شخص ہی سب
تعریف اونکی کرتے ایک روز ایک فرشتہ حکم الٰہی سے آدمی کی صورت بنکر حضرت داؤد سے ملا داؤد نے بحسب اپنی عادت کے اوس سے
بھی پوچھا اوس فرشتے نے کہا کہ داؤد اچھا شخص ہی اگر ایک خصلت اوسمین نہوتی داؤد نے پوچھا کہ وہ کونسی خصلت ہی اوسنے کہا
کہ وہ اور عیال اوسکے بیت المال سے کھاتے ہین پس داؤد علیہ السلام نے خدا تعالی سے درخواست کی کہ کونسا پیشہ اختیار کرون
حکم ہوا کہ زرہ بنایا کر اور لوہا اونکے ہاتھ مین موم کردیا ❊ف❊ ❊تنبیہ❊ انوار التنزیل اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی
کہ حضرت داؤد نوپشت سے یہودا ابن یعقوب پیغمبر کو پہونچتے ہین اور ایشا باپ انکے بحسب ایک قول کے تیرہ فرزند رکھتے تھے
سب مین چھوٹے حضرت داؤد تھے اور بدن مین بہ نسبت اور بھائیون کے دبلے پتلے تھے اور بہ موجب اشارے باپ اپنے کے
فلاخن یعنی گوپیا اور توبڑہ پتھرون کا اور ایک عصا ہمیشہ اپنے پاس رکھتے تھے اور بکریان چرایا کرتے تھے کہتے ہین کہ ایک دن
اوائل حال مین اپنے باپ سے کہا کہ میرا پتھر فلاخن کا جس جنور پر پہونچتا ہی گرا دیتا ہی انھون نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی
تجکو حاکم قلعون کا کریگا پھر انھون نے دوسری مرتبہ کہا کہ آج مینے دیکھا کہ فلانے جنگل مین شیر میرا تابع ہوا اور اوسپر مینے سوار ہو
اوسکے کان پکڑ لیے اور اوسنے میری تابعداری کی انکے باپنے جواب دیا کہ حضرت ذوالمنن ایک مرد عالی رتبہ کو تیرا مسخر کریگا پھر ایک دن
اپنے باپ سے آکر کہا کہ جب پہاڑون کی سیر مین تسبیح کرتا ہون تو سب پہاڑ میرے ساتھ تسبیح کہتے ہین ایشا نے کہا کہ تجکو
بشارت ہو کہ بخشندۂ بے منت خیر و کرامت تجکو عطا فرماویگا مورخ کہتے ہین کہ جب طالوت بجنگ جالوت مامور ہوا تو حضرت شمویل کو

وحی پونہچی کہ قاتل جالوت ایشا کے فرزندون مین سے ہوگا کہ جب وہ سینگ کہ اوسمین روغن قدس ہی اوسکے سر پر تو رکھیگا وہ جوش
کھا کر مانند تاج کے اوس نیکبخت کے سر پر ٹھہر جائیگا اور فلانی زرہ اوسکے قد پر پوری آویگی نہ دراز ہوگی اور نہ کوتاہ حضرت اشمویل ع
نے گھر جا کر ایشا کے فرزندون کو بلایا اونھون نے بارہ فرزندون کو اشمویل ع کے پاس بھیجدیا لکھا ہی کہ یہ سب جوانان زیبا طلعت
اور خوبصورت اور قوی ہیکل اور زبردست تھے اور ایک ان مین سے بملاحت رخسارہ اور طول قد اور فربہی سب بھائیون مین امتیاز
رکھتا تھا اشمویل ع نے جانا کہ اغلب ہی کہ قاتل جالوت یہی جوان ہوگا متوجہ امتحان ہوئے اور استعمال روغن اور زرہ کا کیا مگر کچھ
علامت واثر اوسکا ظاہر نہوا اوسوقت خطاب الٰہی نازل ہوا کہ تو اختیار کرتا ہی آدمیون کو حسن وجمال پر اور مین اختیار کرتا ہون
طہارت قلوب پر حضرت اشمویل ع نے مناجات کی کہ یارب مینے بموجب حکم کے ایشا کے فرزندون کی آزمایش کی وہ شخص موعود نہین
نہ پایا وحی آئی کہ اوسکا ایک فرزند اور ہی کہ لائق اس امر خطیر کے ہی حضرت اشمویل ع نے ایشا سے کہا کہ اپنے اور فرزند کو حاضر کرو جواب
دیا کہ میرا اور فرزند نہین ہی کہا حضرت عالم الغیب والشہادہ نے خبر دی ہی کہ تیرا فرزند اور بھی ہی ایشا نے کہا کہ ایک بیٹا چھوٹا
اور ہی کہ بنا بر کوتاہی قد اور کبودگی آنکھ اور نحافت جسم اور عدم جمال ظاہری کے اوسکو مجمع عام مین نہین لایا اب وہ فلانی جگہہ
بکریان چرانے مین مشغول ہی اشمویل ع جب اوس جنگل مین پونہچے دیکھا کہ وہان شدت سے پانی جاری ہی اور حضرت داؤد ہر نوبت دو دو بکریان
اوٹھا اوٹھا کر پانی سے اوتار رہے ہین اشمویل ع نے بنور نبوت جانا کہ مظہر موعود یہی ہی اونکے پاس جاکر سلام کیا اور سینگ مذکور
اونکے سر پر رکھا چنانچہ روغن اوس سے ٹپک کر مانند تاج کے اونکے سر پر ٹھہرا ہوا اور وہ زرہ اونکے قد پر درست آئی بعد ازان اشمویل ع
نے کچھ عجائبات انسے پوچھے اور انھون نے بیان کیے اور پھر لشکر طالوت مین آئے اور جالوت کو مارا اور طالوت نے اپنی بیٹی انسے
بیاہ دی پھر بعد مرنے طالوت کے یہ بادشاہ ہوئے اور عدل وانصاف کرتے رہے اور نبی ہوئے سارا قصہ انکا طویل ہی عجائب القصص
وغیرہ تواریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور عمر انکی سانٹھہ برس کی ہوئی اور بعد انکے حضرت سلیمان ع بیٹے انکے قائم مقام انکے ہوئے عجائب القصص

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝

اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان ع کے ہوا کو سیر اول روز اوسکی ایک مہینے کی راہ تھی اور سیر آخر روز اوسکی بھی ایک مہینے کی راہ
تھی اور بہایا ہمنے اوسکے لیے چشمہ گلے ہوئے تانبے کا اور مسخر اوسکا کیا ہمنے جنّون مین سے اونکو کہ کام کرتے تھے آگے اوسکے
ساتھہ حکم پروردگار اپنے کے اور کہا ہمنے جو کہ کجروی کرے جنّون مین سے ہمارے حکم کی چکھاوین اوسکو کچھہ عذاب دوزخ مین سے فتح
اور سلیمان ع کے آگے باؤ صبح کی منزل اوسکی ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینا اور بہا دیا ہمنے اوسکے واسطے چشمہ پگھلے
تانبے کا اور جنّون سے جو کتنے لوگ محنت کرتے اوسکے سامنے اوسکے رب کے حکم سے اور جو کوئی پھرے اونمین ہمارے حکم سے
چکھاوین ہم اوسکو آگ کی مار ۞ تفسیر یعنی ہوا اول روز مین مہینے بھر کی راہ پر پونہچاتی تھی سلیمان ع کو اور
آخر روز مین بھی مہینے بھر کی راہ پر اول روز مین چلتے تھے حضرت سلیمان ع دمشق سے اور قیلولہ کرتے تھے اصطخر مین کہ نام ایک موضع
کا ہی فارس مین اور ان دونون کے درمیان مین مسافت ایک مہینے کی ہی اور اخیر روز مین چلتے تھے اصطخر سے اور رات کو جا رہتے
تھے کابل مین اور مسافت ان دونون مین بھی ایک مہینے کی ہی تیز رو سوار کی چال سے اور بعضون نے کہا کہ صبح کا کھانا رے مین
کھاتے تھے اور شام کا کھانا سمرقند مین اور چشمے سے مراد ہی کان پس تانبا بہتا تھا اوسمین سے تین دن ہر مہینے مین جیسے کہ
بہتا ہی پانی اور اوس سے لوگ منتفع ہوتے تھے اور تھا یہ زمین یمن مین اور جو کہ کجروی کرے یعنی عدول کرے ہمارے حکم سے کہ

حکم دیا تھا ہمنے سلیمان کی فرمان برداری کرنیکا اور عذاب دوزخ میں سے یعنی آخرت میں اور بعضون نے کہا دنیا مین اور وہ یہ تھا کہ اللہ تعالی نے متعین کیا تھا اونپر فرشتہ کوڑا آگ کا لیے ہوئے کہ وہ سلیمان ع کے ساتھ رہتا تھا پس جو کوئی عدول حکمی کرتا سلیمان ع کی مارتا وہ اوسکو ایک کوڑا کہ جلا دیتا اوسکو۔ ف ل

یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ

بناتے تھے جن واسطے سلیمان ع کے جو کچھ چاہتا قلعون سے اور صورتون سے اور لگنون سے بقدر حوضون کے اور دیگین اپنی جگہہ دھری رہنے والی کہا ہمنے عمل مین لاؤ اے لوگون داؤد کے شکر خدا کا اور تھوڑے ہین بندون میرے سے شکر کرنیوالے ف بناتے اوسکے واسطے جو چاہتا قلعے اور تصویرین اور لگن جیسے تالاب اور دیگین چولھون پر جمی کام کرو داؤد کے گھر والون حق مان کر اور تھوڑے ہین میرے بندون مین حق ماننے والے تفسیر مراد محاریب سے مسجدین ہین اور قلعے اونچے کہ دیوون نے سلیمان ع کے لیے بنائے تھے مانند قلعہ بیتون اور مرواح وغیرہ کے کہ یمن مین تھے کثرت سے عجیب عجیب پہاڑون کے ترشے ہوئے اور مسجدین جو بنائی تھین اون مین سے ایک مسجد بیت المقدس تھی شروع کیا بنانا اوسکا حضرت داؤد علیہ السلام نے اور برابر قد مرد کے بلند کیا تھا کہ وحی بھیجی خدائے تعالی نے کہ اتمام اس مسجد کا تمہارے ہاتھ پر مقدر نہین ہی لیکن تمہارا بیٹا سلیمان ع نام اسکو تمام کریگا اور جب حضرت داؤد ع نے وفات پائی حضرت سلیمان ع اونکی جگہہ خلیفہ ہوئے پس چاہا تمام کرنا بنای بیت المقدس کا اور جن اور شیاطین کو جمع کر کہ ہر فرقے کو ایک ایک کام پر متعین کیا جن اور شیاطین نے سنگ مرمر اور بلور کانون مین سے لاکر شہر بنایا اور بارہ محلے اوسمین بنائے اور سلیمان ع نے ایک ایک قبیلے کو ایک ایک محلے مین اوتارا اور بعد فارغ ہونیکے شہر کے بنانے سے بنانا بیت المقدس کا شروع کیا شیاطین نے بموجب حکم سلیمان ع کے فرقہ فرقہ ہوکر سونا اور چاندی اور یاقوت اور موتی اور جواہر اور پتھر اور مشک و عنبر و تمام خوشبوئیان کانون اور دریا اور اونکی جگھون مین سے اسقدر لاکر جمع کیا کہ اسکی جانے مقدار اور شمار اونکی اور مسجد بنائی ساتھ سنگ مرمر اور زرد اور سبز پتھرون کے اور ستون اوسکے بلور کے اور چھت اوسکی ساتھ تختیون جواہر بیش قیمت کے اور جڑے اوسکی چھت اور دیوارون پر موتی اور یاقوت اور تمام جواہر اور بچھائین اوسکی زمین مین تختیان فیروزے کی پس نہین تھا زمین مین کوئی مکان روشن تر اور پاکیزہ تر اوس مسجد سے یہان تک کہ اندھیری رات مین مانند چودھوین رات کے چاند کے چمکتے تھے اور جس روز بن چکی اوس دن عید کی اور علمای بنی اسرائیل کو اوسمین جمع کیا اور اعلام کیا اونکو کہ یہ مسجد بنائی ہی یہ واسطے اللہ تعالی کے اور بلاشبہہ اسمین ہر چیز خالص اللہ تعالی ہی کے لیے ہی اور روایت کیا ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب فارغ ہوئے سلیمان ع بیت المقدس کے بنانے سے سوال کین اپنے رب سے تین چیزین پس دین اونکو دو چیزین اور مین امید رکھتا ہون یہ کہ دی ہو اونکو تیسری چیز سوال کیا اونھون نے اللہ تعالی سے حکم کہ موافق حکم خدا کے ہو پس دیا اونکو یہ اور سوال کیا اوس سے ملک کہ نہ سزاوار ہو کسیکے لیے بعد اونکے پس دیا اونکو اور سوال کیا اوس سے یہ کہ جو کوئی اس مسجد مین آکر دو رکعت نماز کی پڑھے پاک ہوگناہون سے مانند روز پیدا ہونے کے ماں کے پیٹ سے پس مین امید رکھتا ہون یہ کہ دیا ہو اونکو یہ اور وہی بنا سلیمان ع کی رہی تا وقتیکہ بخت نصر شام پر مسلط ہوا اور بیت المقدس اور اوسکے شہر کو خراب کیا اور سونا و چاندی اور جواہر اور موتی اور یاقوت سب اپنی زمین سلطنت مین کہ عراق مین تھی لے گیا اور تصویرون سے مراد ہین مورتین کہ بناتے تھے جنات اونکے لیے تانبے اور پیتل اور سیسے اور سنگ سفید کی اور تصویرین

بناتے تھے درندون اور جانورون کی اور بعضون نے کہا کہ بناتے تھے صورتین ملائکہ اور انبیا اور صالحین کی مسجدون مین تاکہ لوگ دیکھکر عبادت زیادہ کرین اور عین المعانی مین کہا ہی کہ صورتین لوہے کی بصورت آدمی کے تھین حق تعالی بوقت جنگ دشمنون کے ارواح اونمین پھونکتا تھا اور وہ لڑائی مین مدد کرتی تھین انتہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جنون نے بنائے تھے اونکے لیے دو شیر اسفل کرسی اونکی مین اور دو کرگس اوپر اوسکے پس جب ارادہ کرتے تھے چڑھنے کا کرسی پہ پھیلا دیتے تھے شیر اونکے لیے دونون ہاتھ اپنے اور جب بیٹھتے تھے سایہ کرتے تھے اونپر کرگس اپنے پرون کا اور تھی تصویر بنانی مباح اوسوقت مین جیسے کہ حضرت عیسیٰ مٹی کی صورت بناکر روح پھونکتے تھے پس ہوجاتے تھے وہ پرندہ حکم الہی سے اور ہماری شریعت مین بنانا تصویر کا حرام ہی اور لفظ جفان جمع جفنۃ کی ہی بمعنی پیالے کے اور جواب جو کالجواب مین ہی جمع ہی جابیۃ کی بمعنی بڑے حوض کے کہتے ہین کہ ایک پیالے پر ہزار آدمی بیٹھکر کھانا کھاتے تھے اور دیگین بہت بڑی بڑی تھین جو چولھون ہی پر رکھی رہتی تھین اوتر نہ سکتی تھین بسبب بڑاپے کے اور سیڑھیان لگاکر اونکے مونھون تک پہونچتے تھے اور بارانی ہزار بہر جی تھے کہ اونمین کھانا پکایا کرتے تھے اور اب تک بھی بعضی اونمین کی شام مین موجود ہین اور آل داؤد سے بعضون نے تو کہا مراد خود داؤد علیہ السلام ہین اور بعضون نے کہا مراد داؤد اور سلیمان اور گھر والے اونکے ہین اور معنی اعملوا آل داود شکرا کے یہ ہین کہ ای آل داؤد طاعت کرو میری واسطے شکر ادائے ان نعمتون میری کے اور فضیل سے یہ معنی اسکے منقول ہین ادعوا اھل البلاء وسلوا ربکم العافیۃ اور پوچھے گئے جنید شکر سے پس کہا انھون نے بذل المجھود بین یدی المعبود اور شکور کے معنی ہین بہت شکر ادا کرنیوالا کہ خرچ کرے طاقت اپنی ادای شکر مین کہ دل بھی مشغول ہو ادای شکر مین باعتبار حاصل ہونے اعتقاد صحیح کے اور پاک ہونے کے برے اخلاقون سے مانند حسد وکینہ وغیرہ کے اور زبان بھی مشغول ہو ادای شکر مین اور اعضا بھی مشغول ہون اور ابن عباس سے ہی کہ شکور وہ ہی کہ شکر کرے اوپر تمام احوال اپنے کے اور بعضون نے کہا کہ شکور وہ ہی کہ شکر پر شکر کرے یا وہ ہی کہ عاجز جانے اپنے ادای شکر سے منقول ہی فضیل سے کہ کہا داؤد نے ای رب میرے کیونکر شکر کرون مین تیرا حال انکہ شکر کرنا نعمت ہی تجھسے فرمایا اب شکر کیا تونے میرا جبکہ جانا تونے کہ شکر نعمت ہی مجھسے اور فرمایا آنحضرت نے اس حال مین کہ خطبہ پڑھتے تھے لوگون کے آگے منبر پر اور پڑھی یہ آیت اعملوا آل داود شکرا فرمایا تین چیزین ہین جو کوئی دیا گیا وہ دیا گیا وہ چیز کہ دی گئی آل داؤد لوگون نے عرض کیا کہ وہ کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا عدل کرنا غضب و رضا مین اور میانہ روی فقر وغنا مین اور ذکر اللہ کا پوشیدگی وظاہر مین اور حضرت داؤد علیہ السلام کا حال منقول ہی کہ انھون نے تقسیم کر رکھا تھا ساعات شب وروز کو اپنے اہل پر اللہ تعالی کی بندگی کے لیے پس نہین آتی تھی کوئی ساعت رات ودن کی ساعتون مین سے مگر کہ کوئی نہ کوئی شخص آل داؤد مین سے نماز مین کھڑا ہوا ہوتا تھا ✢ معالم ✢ بحر ✢ در منثور ✢

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِى الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝

پس جب تقدیر کی ہمنے اوسپر مرگ راہ نہ بتائی دیوون کو اوسکی موت پر مگر کیڑے لکڑی کے کھانے والے نے کہ کھاتا تھا سلیمان کے عصا کو پس جب گرا سلیمان جان لیا جنون نے یہ کہ اگر جانتے غیب کو نہ رہتے بیچ عذاب ذلیل کرنے والے کے ✢ فتح ✢ پھر جب تقدیر کی ہمنے اوسپر موت نہ جتایا اونکو اوسکا مرنا مگر کیڑے نے گھن کے کھاتا رہا اوسکا عصا پھر جب وہ گر پڑا معلوم کیا جنون نے کہ اگر خبر رکھتے ہوتے غیب کی نہ رہتے ذلت کی تکلیف مین ✢ موضح ✢ تفسیر ✢ حضرت سلیمان جنون کے ہاتھ سے مسجد بیت المقدس بنواتے تھے جب معلوم کیا کہ میری موت پہونچی جنون کو عمارت کا نقشہ بتاکر آپ شیشے کے مکان مین در بند کرکر بندگی مین مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن تک جن بناتے رہے کہ پوری بن چکی جس عصا پر ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کھانے سے گرا تب سب پر وفات معلوم ہوئی اور جن جو آدمیون پاس

دعوی کرتے تھے علم غیب کا قائل ہوئے۔ صحیح یہ کہا اہل علم نے کہ حضرت سلیمان ع اعتکاف کرتے تھے بیت المقدس مین برس برس
اور دو دو برس اور مہینا مہینا بھر اور دو دو مہینے بھر تک اور کم اور زیادہ اس سے اور کھانا اور پانی اونکا وہان پہنچا دیتے تھے پس
داخل ہوئے اوسمین اوس مرتبے مین کہ وفات پائی اوسمین اور ہوئی ابتدا اسکی یہہ کہ نہین صبح کرتے تھے وہ کسی دن مگر کہ اوگتا تھا بیت المقدس
کی محراب مین ایک درخت اور سلیمان ع اوس سے نام اوسکا پوچھتے پس وہ کہتا کہ یہ نام ہی میرا پھر کہتے کہ کس چیز کے لیے ہی تو پس وہ کہتا کہ اس
چیز کے لیے ہون پس کٹوا لیتے اوسکو پس اگر اوگتا تھا لگانے کے لیے لگا دیتے تھے اوسکو اور جگہہ اور اگر دوا کے لیے اوگتا لکھہ لیتے
یہان تک کہ اوگا خروبہ پس کہا کہ کیا ہی نام تیرا کہا اوسنے خروبہ فرمایا کاہے کے لیے ہی تو کہا اوسنے واسطے خراب ہونے مسجد تیری کے حضرت
سلیمان ع نے کہا جب تک کہ مین زندہ ہون خدا تعالی نہین خراب کرنے کا اسکو اور اوسکو اوکھاڑ کر اور جگہہ لگا دیا اور دعا کی سلیمان ع نے
کہ الہی موت میری جنات پر پوشیدہ رکھہ تا معلوم ہو مسجد کہ کام ایک سال کا باقی رہا ہی انجام کو پہونچے اور تا کہ آدمی جان لین کہ جن بھی غیب نہین جانتے ہین
اور دعوی اونکا ساتھہ علم غیب کے کہ کرتے ہین باطل ہی پھر سلیمان ع بحسب عادت اپنی کے محراب مین گئے اور تکیہ عصا پر کر کر نماز پر کھڑے ہوئے
اور کھڑے ہی کھڑے وفات پائی جن کھڑکیون مین سے اونکو کھڑے دیکھہ کر زندہ جانتے تھے اور اعمال شاقہ مین مشغول رہے یہان تک کہ بعد
اونکی موت کے ایک برس گذرا اور لکڑی کے کیڑے نے عصا اونکا نیچے سے کھایا اور مردہ سلیمان ع کا زمین پر گرا اوسوقت جنون نے
اونکی موت سے آگاہ ہو کر بھاگ کر پہاڑون مین جگہہ پکڑی اور حضرت سلیمان ع جو بہت دنون تک محراب مین رہے جنات نے تعجب اسلیے
نکیا کہ پہلے اسکے بھی یہ نماز طول طویل پڑھا کرتے تھے وہ سمجھے کہ اب بھی بحسب عادت قدیمہ کے نماز مین مشغول ہین اور عذاب خوار
کرنے والے سے مراد ہی تکالیف شاقہ کہ بیچ کار بیت المقدس کے اوٹھاتے تھے اور حضرت سلیمان ع تیرا ۱۳ برس کے تھے کہ جانشین حضرت
داؤد ع کے اور بادشاہ ہوئے بنی اسرائیل پر اور چالیس برس سلطنت کی اور ترپن ۵۳ برس کی عمر مین وفات پائی اور چھتیس ۳۶ برس بیت المقدس
کے بنانے مین مشغول رہے **معالم تنبیہ** سبحان اللہ دونون قصون مین کیا عظمت الہی معلوم ہوتی ہی کیا
قادر بیچون ہی کہ جسنے اپنے مخلوق مین ایسے ایسے لوگ پیدا کیے کیا کیا کچھہ دنیا اور آخرت کی خوبیان انکو عطا فرمائین اور یہ سب
نتیجہ تھا اوس پاک پروردگار کی یاد کرنے کا اور اوسکی فرمان برداری کا اور اوسکی طرف رجوع رکھنے کا یہ کچھہ تو اللہ تعالی نے
اونکا مرتبہ کیا تھا اور پھر اوسکی یاد کیسی کرتے تھے اسی لیے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رزین صحابی سے فرمایا کہ
کیا نہ بتاؤن مین تجکو مدار اس کام کا یعنی دین کا وہ جو پہونچے تو بسبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین
ذکر والون کی یعنی ذکر کے لیے وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ اور جب تنہا ہووے تو
پس ہلا زبان اپنی کو جسقدر طاقت رکھے تو ساتھہ ذکر اللہ کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابو رزین
کیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنے گھر سے واسطے ملاقات کرنے بھائی مسلمان اپنے کے پیچھے پیچھے اوسکے چلتے ہین
ستر ہزار فرشتے وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسپر اور کہتے ہین ای رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت
سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے اپنے بدن کو بیچ اسکے پس کر انتہی اور حاصل معنی شکر کا یہ معلوم ہوا کہ قلب اور تمام
اعضا اپنے مولی کی طاعت مین مصروف رکھے اور اونکو گناہون سے بچاوے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے قصے سے یہ بھی معلوم ہوا
کہ اپنے گھر والون سے غافل نرہے اونکو مولی کی طاعت مین مصروف رکھواوے اور اونکو گناہون سے بچاوے بلا تشبیہ یہ ایسی
بات ہی کہ جسکو اللہ تعالی مال دیتا ہی وہ آپ بھی اوسکی محافظت کرتا ہی اور اپنے گھر والون سے بھی محافظت کرواتا ہی اس دین کی دولت
ہزارہا درجہ افضل ہی یہان کے مال سے اوسکی محافظت تو بہت ہی ضرور ہی کہ آپ بھی اوسکی محافظت کرے اور اپنے اہل سے بھی محافظت کرواوے

کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا
مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○ خیال کرو بھائیون کہ یہ کچھ
اللہ تعالیٰ نے اونکو بزرگیان اور خوبیان عطا فرمائین اور پھر کیسے اوس جل شانہ کی طاعت مین مصروف تھے بخلاف اسوقت کے
لوگون کے کہ ذرہ سی دنیا ملنے مین مغرور ہوکر سب کچھ چھوڑ دیتے ہین یہ سبب اقتضائے غفلت ہی اسی لیے حضرت علی فرماتے ہین
النَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَھُوْا یعنی لوگ سوتے ہین پھر جب مرینگے جاگ اوٹھینگے بھائیون جاگو اس خواب غفلت سے اور
ان بزرگوارون کے حال مین بغور تامل کرو کہ باوجود ایسے ایسے مرتبون کے ملنے کے کیسے مولیٰ کے شکر گذار تھے اور کیسے لرزان ترسان
رہتے تھے اور اوسکی بندگی مین کیسے مصروف تھے اب آگے رجوع رکھنے والے اور شکر گذار بندون کے مقابلے مین ناشکرون کا ذکر فرمایا

لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْکَنِھِمْ اٰیَۃٌ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ وَاشْکُرُوْا
لَہٗ بَلْدَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ○

تحقیق تھی قوم سبا کو بیچ جگہہ رہنے اونکی کے نشانی اونکے لیے تھے دو باغ دائین طرف سے اور بائین طرف سے کہا ہمنے کھاؤ تم
رزق پروردگار اپنے کا اور شکر کرو اوسکا شہر ہی پاکیزہ اور پروردگار ہی بخشنے والا + **فتح** + قوم سبا کو تھا اونکی بستی مین نشانی
دو باغ داہنے اور بائون کھاؤ روزی اپنے رب کی اور اوسکا شکر کرو دیس ہی پاکیزہ اور رب ہی گناہ بخشتا + **تفسیر** +
بلقیس جو سبا کی بادشاہ تھی ملک یمن مین اپنے دیس کو خوب بسا گئی تھی پانی جھیلون کا سب سمیٹ کر ایک جاگہہ روکا اور نیچے
تین کھڑکیان کھین اونچی اونچی زمینون کے واسطے سالے برس مینہہ کا پانی موجود رہتا جتنا چاہتی خرچ کرتی خوب سرسبز
آباد ملک ہوا + **مو** + سبا نام بیٹے یشجب بن یعرب بن قحطان کا ہی کہ اولاد اوسکی بیچ حوالی مارب کے کہ یمن کے شہرون مین
سے ہی سکونت رکھتی تھی درمیان دو پہاڑون کے کہ اونکے اعلیٰ سے اسفل تک مسافت اٹھارہ فرسنگ کی تھی اور گھاٹ اونکے
پانی بہنے کا چشمے سے پایان اوس پہاڑ مین تھا اور کبھی بسبب آنے پانی کے ولایت عمان سے اوس جنگل مین گھر اونکے خراب ہو جاتے
تھے بلقیس والیہ ملک اپنے سے چاہا بنانا سد کا اوسنے سد درمیان دونون پہاڑون کے باندھی اور تین سوراخ اوس مین چھوڑے
تا پانی سیل ملک عمان کا سد کی اوس جانب مین جمع اور بند رہے اور جب اہل سبا پانی کے محتاج ہون سوراخ اعلیٰ کو کھول کر پانی
اپنے زراعات اور باغات کو دین اور جب پانی کم ہو بیچ کے سوراخ کو کھولکر پانی لین اور جب اوس سے بھی کمتر ہو نیچے کے سوراخ
کھولکر لین اور جب پانی کی حاجت نہو سوراخ بند کر دین پس بڑی رفاہیت و فلاح مین تھے بسبب سرسبزی باغات اور سیر حاصلی کے
چنانچہ ابن عباس سے منقول ہی کہ تھے سبا تین فرسنگ مربع میں اور نہایت سیر حاصل آباد تھے شہر اونکے حتی کہ نکلتی تھی عورت ٹوکرا سر پر
لیکر اور وہ گذرتی تھی باغون مین پس بھر جاتا تھا ٹوکرا اوسکا طرح طرح کے میوون سے بغیر ہاتھ لگانے کے کسی چیز کو اور پاکیزگی
ایسی تھی کہ نہ وہان مچھر تھے اور نہ مکھی اور نہ پسو اور نہ بچھو اور نہ سانپ اور جو کوئی غربا مین سے وہان سے گذرتا تمام جاتین چھین
جومین اوسکے کپڑون کی بسبب اچھے ہونے ہوا اوسکی کے پس اسی طرح آل سبا رفاہ و فلاح مین تھی اور جب حق تعالیٰ پیغمبر اونپر بھیجتا
جھٹلاتے حتی کہ تیرہ انبیا پر ایمان نہ لائے اور آخری پیغمبر کہ بعد اوٹھ جانے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر ان پاس آیا اوسکو بہت ستایا
حق تعالیٰ نے جنگلی چوہے نیچے بند پانی کے پیدا کیے اور بموجب حکم الٰہی کے بند پانی اونکے مین سوراخ کیے آدھی رات کو کہ وہ سب
سوتے تھے بند اونکے پانی کا ٹوٹا اور رو نے آن کر اونکے باغون کو کہ دائین بائین اونکے مکانون کے تھے اور اونکے مکانون کو خراب کیا
اور بہت لوگ اور جانور بھی ہلاک ہوئے اور باقی متفرق ہوئے اور بقول بعضون کے آیا ہی کہ جب چوہے پیدا ہوئے اور سوراخ کرنے لگے

اونھون نے اوپر ہر سوراخ چوہے کے ایک ایک بلی باندھی کہ تا چوہے ڈر کے مارے دفع ہون اور جب وقت اونکے ہلاک کا پہونچا
حق تعالی نے ایک چوہا سرخ رنگ پیدا کیا اور بلی اوسکی ہیبت سے اوسکے سوراخ سے ہٹ گئی وہ چوہا اوس سوراخ مین گیا اور
اندر ہی اندر کھودا حتی کہ بند سست ہوکر ٹوٹ گیا اور رو آئی چنانچہ آیات آیندہ مین یہ سب مذکور رہی اور معنی دونون باغون کی
نشانی ہونے کے یہ ہین کہ اون باغ والون نے جب اعراض کیا اللہ کے شکر سے سلب کی اونسے نعمت تاکہ عبرت پکڑین اور
پند پذیر ہون یعنی عود کرین طرف اوس چیز کے کہ تھے اوسپر یعنی کفر اور ناقدر دانی نعمت کی یا گردانا اونکو آیت یعنی علامت دلالت کرنیوالی
اوپر قدرت الہی کے اور احسان اوسکے کے اور وجوب شکر اوسکے کے اور مراد دو باغون سے دو جماعتین باغون کی ہین کہ ایک جماعت
اونکے شہرون کے دائین طرف تھی اور ایک بائین طرف اور ہر ایک دونون جماعتون مین سے بسبب پاس پاس ہونے اور ملے ہوئے ہونے
باغون کے گویا کہ ایک باغ تھا جیسے کہ ہوتے ہین باغ آباد شہرون کے یا مراد ہین دو باغ ہر شخص کے اونمین سے کہ ایک دائین طرف
اوسکے گھر کے تھا اور ایک بائین طرف + بحر + مل

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ○

پس مونھہ پھیر لیا یعنی شکر سے پس بھیجی ہمنے اونپر رو تند یا رو کہ ساتھ پشتون کے بند باندھا تھا اوسکا اور بدل دیے ہمنے
اونکو بدلے دو باغون اون کے دو باغ میوے بدمزہ والے اور جھاؤ کے درخت والے اور کچھہ تھوڑے سے بیرون والے + فق
پھر دھیان مین نہ لائے پھر چھوڑ دیا ہمنے اونپر نالہ زور کا اور دیے اونکو بدلے ان دو باغون کے اور دو باغ جنمین کچھہ ایک میوہ کسیلا
اور جھاؤ اور کچھہ بیر تھوڑے سے + تفسیر + جب چاہا اللہ نے کہ عذاب بھیجے گھونس پیدا ہوئی اوس پانی کے بند مین اوسکی
جڑ کرید ڈالی ایکبار پانی نے زور کیا بند کو توڑ دیا وہ پانی عذاب کا تھا سرخ رنگ جس زمین پر پھر گیا کام سے جاتی رہی پیچھے وہ قوم ویران
ہوکر جدا جدا ہوگئی اور کچھہ جو رہی تھی اون باغون کے بدلے یہ چیزین پانے لگی + مو + مونھہ پھیرا یعنی انبیا کا کہنا نہ مانا اور جھٹلایا
اونکو اور کہا نہین جانتے ہین ہم واسطے اللہ عزوجل کے اپنے اوپر نعمت پس کہو تم اپنے رب سے کہ روک لیوے یہ نعمت ہمسے اگر طاقت
رکھے اور عرم کے معنی مین مینہہ شدید یا عرم نام ہے جنگل کا یا وہی چوہے کہ جنھون نے کریدی تھی سد کہ جب اونھون نے سرکشی کی مسلط کیا
اونکو اللہ نے اونپر پس کھود ڈالی سد نیچے سے اور غرق کیا اونکو اور وہ بیری یہ نہین تھی کہ جو باغون مین لگائی جاتی ہے اور
اوسکے پتون سے بدن دھوتے ہین بلکہ وہ جنگلی بیری تھی کہ جسکے پتے کسی کام نہین آتے + مل + معالم +

ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ○

یہ سزا دی ہمنے اونکو بسبب ناشکری اونکی کے اور سزا ایسی نہین دیتے ہین ہم مگر ناشکر کو + فق + یہ بدلا دیا ہمنے اونکو اسپر کہ ناشکری
کی اور ہم بدلا اوسی کو دیتے ہین جو ناشکر ہو + مو + تفسیر + ضحاک سے ہے کہ تھی یہ قوم سبا اوس زمانے مین کہ خالی تھا
نبی سے درمیان عیسی اور محمد علیہما السلام کے اور طاوس سے ہے کہ سزا سے بدلہ سے مراد ہے مناقشہ حساب مین اور جو کوئی مناقشہ کیا گیا
حساب مین عذاب کیا گیا اور وہ کافر ہے کہ نہین بخشا جاویگا اور ابی خیرہ سے ہے کہ جو حضرت علی رض کے یارون مین سے ہے منقول ہے کہ جزا معصیت
کی سستی پیدا ہونی ہے عبادت مین اور تنگی معیشت مین اور بے لذتی حلال کی [illegible] + مل + در منثور

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ ۖ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ○

اور پیدا کیے ہمنے درمیان اونکے یعنی سبا کے اور درمیان اون گانوون کے کہ برکت رکھی ہی ہمنے اون مین یعنی شام کے گانوون متصل بایکدگر
اور مقرر کی ہمنے اون گانوون مین آمدورفت کہا ہمنے سیر کرو ان گانوون مین راتون کو اور دنون کو امن سے ✤ فیہا ✤ اور رکھی تھی
ہمنے اون مین اور اون بستیون مین جہان ہمنے برکت رکھی ہی بستیان راہ پر نظر آتی اور منزلین ٹھہرا دین ہمنے اون مین چلنے کی
پھرو اون مین راتون اور دنون امن سے ✤ تفسیر ✤ برکت والی بستیان یعنی ملک شام انکے ملک سے شام تک راہ امن
کی آباد بستیان پاس پاس سفر تھا جیسے سیر ✤ ھو ✤ برکت رکھی ہمنے اون مین یعنی فراخی نعمتون کی اور پانی کی دی تھی وہان کے
رہنے والون کو اور وہ گانوون شام کے تھے فرماتے ہین کہ قوم سبا کے گانوون مین اور شام کے گانوون مین پیدا کیے ہمنے گانوون
ظاہرہ یعنی متصل بایکدیگر کہ دیکھے جاتے تھے بعض اونکے بعض سے بسبب پاس پاس ہونے اونکے کے پس وہ ظاہر تھے دیکھنے والون کی
آنکھون کے لیے یا ظاہر تھے واسطے راہ چلنے والون کے نہین دور تھے اونکی راہون سے تاکہ پوشیدہ ہون اونسے اور وہ چار ہزار
اور سات سو گانوون تھے متصل سبا سے شام تک اور مقرر کی ہمنے اون گانوون مین آمدورفت یعنی گردانا ہمنے اون گانوون کو ایک مقدار
معلوم پر کہ قیلولہ کرتا تھا مسافر ایک گانوون مین اور شام کو رہتا تھا دوسرے گانوون مین یہان تک کہ پہونچتا تھا شام کو اور
راتون کو اور دنون کو امن سے یعنی چلو اون مین اگر چاہو رات کو اور اگر چاہو دن کو پس امن اون مین مختلف نہین ہی ساتھ اختلاف
اوقات کے یا چلو اون مین امن سے نہ ڈر دشمن سے اور نہ بھوک سے اور نہ پیاس سے بسبب آبادی کے اگرچہ دراز ہووے مدت
سفر تمھارے کی اور امتداد ہو دنون اور راتون کا ✤ ھس ✤ آیا ہی کہ جو باقی رہے تھے آل سبا مین سے اونھون نے اپنے
پیغمبر سے کہا کہ قدر قادر کی جانی ہمنے اگر بعد اسکے کچھ نعمت ہمکو دے تو عبادت اوسکی بجالاوینگے ہم اور ناشکری نہین
کرینگے حق تعالی نے یہ نعمت ارزانی کی کہ یمن سے قری مبارک تک کہ گانوون شام کے ہین ایسی آبادی اور گانوون
معمور کیے کہ بسبب قرب ایک دوسرے ایک گانوون دوسرے گانوون سے نظر آتا تھا اور سفرون مین بہت آسان تھا بلکہ ایک سیر تھی ✤ بحر ✤

فَقَالُوا رَبَّنَا بَعِّدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ○

پس کہا اونھون نے یعنی زبان حال سے ای پروردگار ہمارے دوری پیدا کر درمیان سفرون ہمارے کے اور ستم کیا اونھون نے
اپنے پر پس کیا ہمنے اونکو کہانیان اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہمنے اونکو نہایت ٹکڑے ٹکڑے کرنا تحقیق اس ماجرے مین البتہ نشانی
ہی واسطے ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے ✤ فتح ✤ پھر کہنے لگے ای رب فرق ڈال ہمارے سفر مین اور اپنا برا کیا پھر کر ڈالا
ہمنے اونکو کہانیان اور چیر کر ڈالا ٹکڑے اسمین پتے ہین ہر ٹھہرنے والے کو جو حق سمجھے ✤ تفسیر ✤ آرام مین مستی آئی
لگے تکلیف مانگنے کہ جیسے اور ملکون کی خبر سنتے ہین سفر مین پانی نہین ملتا آبادی نہین ملتی ویسا ہمکو بھی ہو یہ بڑی ناشکری
ہوئی چیر کر ٹکڑے کر ڈالا یعنی متفرق ہوگئے کسی کسی ملک مین ✤ مو ✤ ٹکڑے ٹکڑے کیا ہمنے کہ کوئی اون مین سے مارب مین
نرہا قبیلہ غسان اونمین سے شام کو گیا اور قضاعہ مکے کو اور اسد بحرین کو اور انمار مدینے کو اور خزاعہ تہامہ کو اور ازد عمان
کو اور یہ دعا اس سبب سے تھی کہ جب اونکے اغنیا نے تجارت کے لیے شام کی طرف آمدورفت شروع کی اور جا بجا ایک گانوون
مین اور شام ایک گانوون مین کرتے تھے فقرا کو دیکھا کہ مثل اونکے بیچ سفر کے آسایش مین ہین حسد کر کر یہ دعا کی کہ خدایا کاش کہ ہماری
منزلون مین دوری ڈال تا کہ بے زاد و راحلہ کے سفر ساتھ آسانی کے میسر نہو اور ہم اغنیا فقرا سے ممتاز ہون پس چلین ہم اپنی
اونٹنیون پر اور فائدہ اوٹھاوین تجارتون مین اور فخر کرین سواریون اور اسباب مین غرض کہ ناشکری کی نعمت کی اور طول نے فسحت سے

اور طلب کیا رنج وتعب کو پس عقبت مین اونھون نے بسبب اس دعا کے اپنے پر ستم کیا اور خدا تعالی نے قبول کی دعا اور اون کا لوگون
کو ویران کیا اور لوگ اونکی باتین بیان کرتے تھے اور تعجب کرتے تھے اونکے احوال سے اور عرب وغیرہ مین ضرب المثل ہوئے بیچ تفرق
اور سید عا خرابی کے اور واسطے صبر کرنے والے کے یعنی گناہون سے اور شکر کرنے والے کے یعنی نعمتون کا یاد دہونون سے ہر مومن
مراد ہی اسلیے کہ ایمان دو نصف ہی نصف اوسکا شکر ہی اور نصف اوسکا صبر قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ
لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ﴿١٩﴾ کہا کہا مطرف نے نِعْمَ الْعَبْدُ الصَّبَّارُ الشَّکُوْرُ الَّذِیْ اِذَا اُعْطِیَ شَکَرَ وَاِذَا ابْتُلِیَ صَبَرَ
شعبی سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ کہا صبر کرنا ہی مصیبت مین شکر کرنا ہی وقت کرنے نیکی کے تمام سے ہی
یہ کہ شکر آدھا ایمان ہی اور یقین سارا ایمان ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ای عیسی بیٹے مریم کے
بلاشبہ مین بھیجنے والا ہون بعد تیرے ایک امت کو کہ اگر پہونچیگی اونکو وہ چیز کہ دوست رکھین گے حمد کرینگے اور شکر کرینگے اور اگر
پہونچیگی اونکو وہ چیز کہ ناگوار رکھینگے طالب ثواب ہونگے اور صبر کرینگے اس حال مین کہ نہ حلم ہوگا اور نہ علم کہا عیسی عم نے ای رب میرے
کیونکر ہوگا یہ واسطے اونکے اس حال مین کہ نہ حلم ہوگا اور نہ علم فرمایا دونگا مین اونکو اپنے حلم وعلم مین سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ عجب ہی واسطے امر مومن کے بلاشبہ مومن کے سارے امور بہتر ہین اگر پہونچے خوشی پس شکر کرے ہو بہتر اور اگر پہونچے اوسکو ضرر پس صبر کرے
ہو بہتر سعد بن ابی وقاص سے ہی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کرتا ہون مین واسطے مومن کے کہ اگر دیا جاوے
کچھ کہے الحمد لله پس شکر کیا اور اگر مبتلا کیا جاوے کہے الحمد لله پس صبر کیا پس مومن اجر دیا جاتا ہی بہرحال یہان تک کہ لقمہ اوٹھاوے
طرف موہنہ اپنے کے روایت ہی انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نظر کی دین مین طرف اوس شخص کے کہ
فوقیت رکھتا ہی اوس سے اور دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ کم ہی اوس سے لکھا اوسکو اللہ نے صابر وشاکر اور جسنے نظر کی دین مین
طرف اوس شخص کے کہ کم ہی اوس سے اور نظر کی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ بالا ہی اوس سے نہین لکھتا ہی اوسکو اللہ صابر اور نہ شاکر ✤ ف

بحر در منثور

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٢٠﴾

اور البتہ سچ پایا شیطان نے اونکے حق مین اندیشہ اپنا پس پیروی کی اوسکی مگر ایک تھوڑے سے فریق نے ایمان والون مین سے ✤ فتح ✤
اور سچ کر دکھائی اوپر ابلیس نے اپنی اٹکل پھر اوسکی راہ چلے مگر تھوڑے سے ایماندار ✤ تفسیر ✤ پہلے دن ابلیس نے کہا تھا
لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِیْلًا ویسی ہی نکلے ✤ مو ✤ یعنی شیطان نے گمان کیا تھا لوگون کے حق مین کہ مین گمراہ کرونگا
سب کو اور نہین پاویگا تو اکثر اونکے کو شاکر پس سچ پایا اوس گمان کو اہل سبا مین بسبب اتباع کرنے اونکے کے اوسکا اور کہا مجاہد نے
سبھون مین مگر جو اطاعت کرے اللہ کی کہا سدی نے ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کے یعنی
مومنون نے نہین اتباع کیا اوسکا اصل دین مین اور تحقیق فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ تحقیق
ہمارے بندون پر نہین ہی تیرے سے حکومت وعلیہم یعنی مومنون پر اور بعضون نے کہا کہ یہ خاص ہی اون مومنون کے حق مین کہ
اطاعت کرتے ہین اللہ کی اور نافرمانی نہین کرتے اوسکی کہا ابن قتیبہ نے کہ ابلیس نے جب مہلت مانگی پس مہلت دی اوسکو اللہ تعالی نے
کہا ابلیس نے لَاُغْوِیَنَّهُمْ وَلَاُضِلَّنَّهُمْ یہ از راہ یقین کے نہین کہا تھا بلکہ باعتبار گمان کے کہا تھا پس جب اتباع کیا
اونھون نے اوسکا اور اطاعت کی اوسکی سچ پایا جو کچھ کہ گمان کیا تھا اونکے حق مین حضرت حسن بصری سے ہی کہ کہا جب اوتارے گئے آدم
جنت سے اور اونکے ساتھ حوا اچھلا ابلیس از راہ خوشی کے بسبب ضرر پہونچانے اور بہکانے اون دونون کے اور کہا جب کہ

معبودون مین سے کوئی مددگار ✦ ف ✦ تو کہہ پکارو اونکو جنکو دعوی کرتے ہو سوائے اللہ کے وہ نہین مالک ایک ذرہ بھر کے
آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہ اونکا اون دونون مین ساجھا اور نہ اونمین کوئی اوسکا مددگار ✦ تفسیر ✦ معنی یہ ہین کہ
پکارو تم اونکو کہ پوجتے ہو اونکو سوائے اللہ کے قسم بتون اور ملائکہ وغیرہ سے اور نام رکھا ہی تمنے اونکا ساتھ نام اللہ کے کہ الٰہ
کہتے ہو اور التجا کرو تم طرف اونکے اوس حاجت مین کہ پیش آتی ہی تمھارے جیسے کہ التجا کرتے ہو طرف اللہ کے اور انتظار کرو قبول کرنے
اونکے کا دعا تمھاری کو جیسے کہ انتظار کرتے ہو اللہ کے دعا قبول کرنے کا دیکھو تو کوئی تمھارے کام بھی آتا ہی پھر جواب دیا اونکی طرف سے
ساتھ قول اپنے کے لا یملکون الخ یعنی ذرہ بھر بھلائی اور برائی اور نفع اور ضرر کے مالک نہین الخ یہ معنی تو صاحب مدارک نے
لکھے ہین اور صاحب معالم نے یہ لکھے ہین کہ کہہ اے محمد کفار مکہ کو پکارو تم اونکو کہ گمان کرتے ہو تم کہ وہ معبود ہین سوائے اللہ کے یعنی
پکارو اونکو تاکہ دور کرین وہ ضرر کہ اوترا ہی تمپر قحط سالی ہین پھر بیان کیا حال معبودون کا کہ وہ ایسے ہین لا یملکون الخ انتہی
اور کوئی مددگار کہ مدد کرے اوسکی اوپر تدبیر پیدایش اوسکی کے مراد یہ ہی کہ وہ معبود تمھارے باوجود ایسے عاجز ہونے کے کیونکر
لیاقت رکھین اسکی کہ پکارے جاوین جیسے کہ پکارا جاتا ہی اللہ اور امید رکھی جاوے اونسے جیسے کہ امید رکھی جاتی ہی اللہ
سے ✦ ف ✦ تنبیہ ✦ یہان سے معلوم ہوا کہ سوائے اللہ کے کوئی مالک نفع اور ضرر کا نہین یہ اوسی قادر مطلق ہین
قدرت ہی کہ جسکو چاہے نفع پہنچاوے اور جسکو چاہے ضرر پس بعضے نادان جو بعضے بزرگون کی قبرون پر چوکیان بھرتے ہین یا چلے
باندھتے ہین یا ناک گھسنی کرتے ہین یا کسی بزرگ کا توشہ وغیرہ مانتے ہین یا تعزیون اور مہندیون پر روٹیان اور میٹھے چڑھاتے
ہین بنظر حصول منفعت کے اور دفع ضرر کے محض خبط ہی اور باطل ہی

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

اور نفع نکرے درخواست نزدیک خداے تعالی کے مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیا ہو واسطے اوسکے اہل محشر مضطرب ہون
اوس وقت تک کہ اضطراب دور کیا جاوے اونکے دلون سے کہین کیا فرمایا ہی پروردگار تمھارے نے ملاء اعلی یعنی ملائکہ کہین فرمایا کہ
سخن راست یعنی اذن شفاعت کا دیا اور وہ ہی بلند مرتبہ بزرگ قدر ✦ ف ✦ اور کام نہین آتی سفارش اوسکے پاس مگر اوسکو
جسکے واسطے حکم دیا یہان تک کہ جب گھبراہٹ اوٹھائی جاوے اونکے دل سے کہین کیا فرمایا تمھارے رب نے وہ کہین جو واجبی ہی اور
وہی ہی سب سے اوپر بڑا ✦ تفسیر ✦ یعنی اللہ کے ہان سفارش عوام جانتے ہین اولیا سے وہ انبیا سے وہ فرشتون
سے فرشتون کا یہ حال ہی جو فرمایا جب اوپر سے اللہ کا حکم اوترتا ہی آواز آتی ہی جیسے پتھر پر زنجیر کی فرشتے ڈر سے تھرتھراتے ہین
جب تسکین آئی اور کلام اوتر چکا ایک دوسرے سے پوچھتے ہین کیا حکم ہوا اوپر والے بتاتے ہین نیچے والون کو جو اللہ کی حکمت کے
موافق ہی اور آگے سے قاعدہ معلوم ہی وہی حکم ہوا ✦ مو ✦ مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیا ہو یعنی نہین نفع دیگی سفارش
مگر اوسکے لیے کہ واقع ہوا اذن شفیع کو واسطے اوسکے یہ تکذیب ہی کفار کی کہ وہ کہتے تھے کہ فرشتے بیٹیان اسکی اور عیسی ابن اللہ وغیرہ
ہماری سفارش کرکر ہمکو چھڑالین گے اسپر فرمایا کہ سفارش اوسی کے لیے نفع کریگی کہ جسکے لیے اذن ہوگا کہ وہ مومن ہی نہ کافر اور اضطراب
دور کیا جاوے اونکے دلون سے یعنی شفاعت کرنے والون کے دلون سے اور اونکے دلون سے کہ جنکی شفاعت کی جاوے گی بسبب ایک
کلمے کے کہ بولیگا اوسکو رب العزت بیچ جاری کرنے اذن کے اور حتی کے پہلے یتربصون اور ینتظرون مقدر ہی یعنی گویا کہ کہا گیا کہ
درنگ کرینگے اور ٹھہرینگے شفاعت کرنے والے اور امیدوار شفاعت کے ایک زمانہ دراز تک بانتظار و توقع اذن کے لرزان ترسان

ایک ہم مین کا جھوٹا ہی حال انکہ وہ جانتا ہی اپنے کو کہ مین سچا ہون اور وہ جھوٹا اور معنی یہ ہین کہ نہین ہین ہم اور تم ایک امر پر بلکہ دو
فریقون مین سے ایک ہدایت پر ہی اور دوسرا گمراہی پر پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعدار اونکے ہدایت پر ہین اور مخالف اونکے گمراہی پر
پس جھٹلایا اونکو بغیر اسکے کہ صراحۃً جھٹلاوین اور بعضون نے کہا کہ او بمعنی واو کے ہی گویا کہ بطریق لف و نشر مرتب کے فرمایا وَاِنَّا
وَاِیَّاکُمْ لَعَلٰی ھُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ یعنی ہم ہدایت پر ہین اور تم گمراہی پر اور لفظ ہدی پر حرف جر علی لائے اور لفظ
ضلال پر حرف فی نکتہ اسمین یہ ہی کہ صاحب ہدی گویا کہ چڑھا ہوا ہی گھوڑے تیز رو پر ایڑ مار کر نکل جاتا ہی جدھر چاہتا ہی اور گمراہ
گویا کہ بیٹھ رہا ہی تاریکی مین نہین جانتا کہ کدھر جاوُن ✣ معالم مدارک تنبیہ ✣ اس سے معلوم ہوا کہ رزق سب کا اللہ ہی
ہی دیتا ہے بعضے سمجھتے ہین کہ ہمکو فراغت فلانے بزرگ کی طرف سے ہی محض باطل اور موجب کفر ہی بلکہ یون سمجھنا چاہیے اِنَّ رَبِّیْ
یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاۗءُ وَیَقْدِرُ

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

کہہ سوال نہین کیا جاوے گا تمسے ہمارے گناہ سے اور نہ سوال کیا جاوے گا ہمسے اوس چیز سے کہ تم
کرتے ہو ✣ فتح ✣ تو کہہ تمسے نہ پوچھین گے جو ہمنے گناہ کیا اور ہمسے نہ پوچھین گے جو تم کرتے ہو ✣ مو ✣

قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ○

کہہ جمع کریگا پروردگار ہمارا درمیان ہمارے یعنی قیامت کے دن پھر حکم کریگا درمیان ہمارے یعنی درمیان ہمارے اور تمہارے ساتھ راستی کے
یعنی بلا جور و میل کے اور وہی حکم کرنے والا دانا ✣ فتح ✣ تو کہہ جمع کریگا ہم سبکو رب ہمارا پھر فیصلہ کریگا ہم مین انصاف کا اور وہی ہی نیاو چکانیوالا سب جانتا ✣ مو ✣

قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَکَاۗءَ كَلَّا ۭ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○

کہہ دکھلاؤ مجکو اون لوگون کو کہ ملا دیا ہی تمنے اونکو ساتھ خدا کے شریک بنا کر نہ ایسا نہین ہی بلکہ خدا وہی ہی غالب با حکمت ✣ فتح ✣
تو کہہ مجکو دکھاؤ جنکو اوس سے ملاتے ہو ساجھی ٹھہرا کر کوئی نہین وہی اللہ ہی زبردست حکمتون والا ✣ تفسیر ✣ یعنی
معلوم کراؤ تم مجکو اون لوگون کو کہ ملایا ہی تمنے اونکو ساتھ اللہ تعالی کے شریک ٹھہرا کر عبادت مین ساتھ اوسکے آیا وہ پیدا کرتے
ہین کچھ اور رزق دیتے ہین نہ ایسا نہین کچھ نہین پیدا کرتے اور نہ رزق دیتے ہین باز آؤ اپنی ان باتون سے اور متنبہ ہو اپنی گمراہی پر اور
لفظ ہو ضمیر شان کی ہی یعنی بلکہ شان یہ ہی کہ اللہ غالب ہی اپنے امر پر حکیم ہی بیچ تدبیر اپنی کے پس کوئی شریک نہین ہی اوسکا ✣ معالم مدارک ✣

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۗفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

اور نہین بھیجا ہمنے تجکو مگر واسطے لوگون کے تمام اونکے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ✣ فتح ✣
اور تجکو جو ہمنے بھیجا سو سارے لوگون کے واسطے خوشخبری اور ڈر سنانے کو لیکن بہت لوگ نہین سمجھتے ✣ مو ✣ تفسیر ✣
خوشخبری دینے والا یعنی ساتھ فضل کے اوسکے لیے کہ مانا تجکو اور ڈرانے والا ساتھ عدل کے اوسکے لیے کہ نہ مانا تجکو اور اصرار کیا
ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے پس باعث ہوتا ہی اونکو جہل اونکا تیری مخالفت پر منقول ہی قتادہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۗفَّةً لِّلنَّاسِ کہا بھیجا اللہ نے محمد کو طرف عرب و عجم کے پس بہت بزرگ اونکا اللہ کے نزدیک بہت تابعدار
اونکا ہی واسطے آنحضرت کے اور ابن عباس سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ چیزین کہ نہین دی گئین
وہ کسی نبی کو پہلے میرے بھیجا گیا مین طرف تمام لوگون کے احمر و اسود مین یعنی طرف عرب و عجم کے اور ہر نبی بھیجا جاتا تھا اپنی
قوم کی طرف اور مدد کیا گیا مین ساتھ رعب کے کہ رعب پڑتا ہی میرا میرے دشمن پر مسافت مہینا بھر کی راہ پر اور حلال کیا گیا مین غنیمت

یعنی غنیمت ہماری امت کے لیے حلال ہوئی اوروں کے ہاں یہ حکم تھا بلکہ رکھدیتے ایک میدان بلند مین اور آگ آن کر اوسکو جلاتی
تھی اور ہوگئی گردانی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی اور دیا گیا مین شفاعت پس ذخیرہ کر رکھا ہی مینے اوسکو اپنی امت کے لیے
روز قیامت تک اور وہ اگر چاہا ہی اللہ نے پہونچنے والی ہی اون لوگون کو کہ نہین شریک کرتے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو + قال ذر
تنبیہ + سبحان اللہ کیا احسان ہی اللہ کا کہ ایسا نبی ہمارے لیے بھیجا اور ہم ایسے نالائق ہین کہ اونکی قدر اور محبت اور
اتباع جیسا چاہیے ویسا نہین کرتے ہمکو تو چاہیے کہ اونکی اور اونکی سنت کی محبت سبکی محبت پر غالب رکھین تا مستحق اون بشارت کے
ہون کہ جو آنحضرت نے فرمائی مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جسنے میری سنت
کو دوست رکھا اوسنے مجھکو دوست رکھا اور جسنے مجھکو دوست رکھا میرے ساتھ ہوگا جنت مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَبَدًا اَبَدًا وَارْزُقْنَا مَحَبَّتَہٗ وَشَفَاعَتَہٗ وَاَدْخِلْنَا فِیْ زُمْرَۃِ اَحِبَّآئِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

اور کہتے ہین کب وجود مین آویگا یہ وعدہ یعنی قیامت اگر ہو تم سچے یعنی بیچ آنے قیامت اور بعث اور ثواب و عذاب کے + فتح
اور کہتے ہین کب ہی یہ وعدہ اگر تم سچے ہو + مو

قُلْ لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ۝

کہہ تمھارے لیے وعدہ ہی ایک دن کا نہ پیچھے رہوگے اوس سے ایک ساعت اور نہ آگے بڑھوگے + فتح + تو کہہ تمکو وعدہ ہی
ایک دن کا نہ دیر کروگے اوس سے ایک گھڑی اور نہ شتابی + مو + تفسیر + یعنی نہین ممکن ہی تمکو پیچھے رہنا اوس سے
بسبب مہلت چاہنے کے اور نہ آگے بڑھنا ہی طرف اوسکے بسبب استعجال کے اور مراد اوس دن سے ہی دن قیامت کا
اور کہا ضحاک نے دن موت کا کہ نہ پیچھے رہینگے اوس سے اور نہ آگے بڑھینگے ساتھ اس طرح کے کہ زیادتی کیجاوے
تمھاری اجل مین یا کمی کیجاوے اوس سے + صل + معالم + تنبیہ + یہ قیامت کے آنے کا سوال از راہ بدذاتی
اور تمسخر کے کرتے تھے کیونکہ منکر تھے اوسکے اللہ تعالی اوسکا جواب دے کر اب آگے گویا فرماتا ہی کہ قیامت کی خبر اس قرآن مین بھی ہی اور
اگلی کتابون مین بھی جب وہ بعضے کے یہ منکر ہین تو اور باتین کہ جو اونمین ہین اونکے انکار کا کیا پوچھنا جب اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے
ہونگے اور آپسمین ایک دوسرے کو پھٹکار کرینگے تب حقیقت حال معلوم ہو جائیگی اللہ تعالی فرماویگا لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا
فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ یعنی البتہ تحقیق تھا تو غفلت مین اس سے پس کھول دیا ہمنے
پردہ تیرا پس بینائی تیری آج تیز ہی غرضکہ آج جن جن چیزون کا انکار کرتے ہین وہان سب چیزون کی حقیقت کھلجائیگی

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ
مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ
اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ۝

اور کہا کافرون نے یعنی مشرکون نے ہرگز باور نرکھینگے ہم اس قرآن کو اور نہ اوس کتاب کو کہ پہلے اوس سے تھی اور تعجب کرے تو اے
دیکھنے والے اگر دیکھے تو جب ستمگار کھڑے کیے جاوین یعنی جس کیے جاوین نزدیک پروردگار اپنے کے پھیرین بعضے اونکے طرف
بعضون کے بات کو یعنی سوال و جواب کرین کہینگے وہ لوگ کہ ناتوان پڑا گیا اونکو کہ وہ تابعدار ہین ساتھ اون لوگون کے کہ سرکشی کی
کہ وہ سردار اور پیشوا اونکے ہین اگر نہوتے تم البتہ ہم مسلمان ہوتے + فتح + اور کہنے لگے منکر ہم ہرگز نہ مانینگے یہ قرآن اور نہ اس سے

نصف
ع ۹

اگلا اور کبھی تو دیکھے کہ جب گنہگار کھڑے کیے گئے ہین اپنے رب کے پاس ایک دوسرے پر ڈالتا ہی بات کہتے ہین جنکو کمزور سمجھتا تھا
بڑائی کرنے والون کو اگر تم نہوتے تو ہم ایماندار ہوتے ✤ صو ✤ تفسیر ✤ اور نہ اوس کتاب کو کہ پہلے اوس سے تھے یعنی جو
اسکی کتابین قرآن سے پہلے اوتاری گئین اونکو بھی نہ مانینگے ہم یا مراد ہی قیامت اور جنت و دوزخ یعنی انکار کیا ابوجہل وغیرہ
مشرکون نے یہ کہ یہ قرآن اللہ کیجانب سے اور یہ کہ ہو کچھ حقیقت اوس چیز کی کہ دلالت کیا قرآن نے اوس پر کہ وہ پھر پیدا کرنا ہی واسطے
جزا کے اور اگر دیکھے تو الخ خبر دی اللہ تعالی نے انجام کار اونکے سے اور مآل اونکے سے آخرت مین پس فرمایا اپنے رسول علیہ السلام کو
یا مخاطب کو کہ اگر دیکھیگا تو آخرت مین کھڑا ہونا اونکا اور جھگڑنا اور کلام کرنا اونکا آپسمین تو دیکھیگا تو عجب حال اگر نہوتے تم الخ یعنی
اگر نہوتا بلانا تمھارا ہمکو طرف کفر کے تو البتہ ہم ایمان لاتے اللہ پر اور اوسکے رسول پر ✤ صل ✤

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ○

کہا سرکشون نے ناتوانون سے کہ کیا باز رکھا ہمنے تمکو ہدایت سے بعد اسکے کہ آئی ہدایت تمکو بلکہ تم تھے گنہگار ✤ فتح ✤ کہنے لگے
بڑائی کرنے والے کمزور گنے گیون کو کیا ہمنے روک رکھا تھا تمکو سوجھ کی بات سے تمھارے پاس پہونچے پیچھے کوئی نہین تم ہی
تھے گنہگار ✤ تفسیر ✤ یعنی کفر بسبب اختیار کرنے تمھارے کے گمراہی کو ہدایت پر نہ بسبب کہنے ہمارے کے اور فریب دینے ہمارے کے ✤ فل ✤

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

اور کہا ناتوانون نے سرکشون کو نہ بلکہ باز رکھا ہمکو مکر رات دن کے نے یعنی تمھارے مکر نے کہ ہمیشہ کرتے رہتے تھے جب فرماتے تھے ہمکو کہ
کافر ہووین ہم ساتھ خدا کے اور مقرر کرین ہم واسطے اوسکے شریک اور دل مین رکھینگے سب پشیمانی جب دیکھینگے عذاب کو یعنی
دوزخ کا اور ڈالین گے ہم طوق کافرون کی گردنون مین نہین سزا دیے جاوینگے مگر موافق اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی دنیا مین
کفر و معاصی ✤ فتح ✤ اور کہنے لگے کمزور گنے گئے بڑائی کرنے والون کو کوئی نہین پر فریب سے رات دن کے جب تم ہمکو حکم کرتے
کہ ہم نہ مانین اللہ کو اور ٹھہراوین ہم اوسکے ساتھ برابر کے اور چھپے چھپے پچتانے لگے جب دیکھا عذاب اور ہمنے ڈالین ہین طوق
گردنون مین منکرون کی وہی بدلا پاتے ہین جو کرتے ہین ✤ صو ✤ تفسیر ✤ مولوی رفیع الدین صاحب اور صاحب بحر نے
ترجمہ لفظ وقال کا کیا ہی اور کہینگے اور بل مکر الیل والنہار کا ترجمہ بلکہ مکر کرتے تھے تم رات کو اور دن کو اور معنی یہ ہین
کہ مستکبرین نے جب انکار کیا ساتھ قول اپنے کے انحن صددنکم یہ کہ ہون سبب مستضعفین کے کفر کے اور ثابت کیا ساتھ قول
اپنے کے بل کنتم مجرمین یہ کہ کفر مستضعفین کا اونکے کسب و اختیار سے تھا رد کیا اونپر مستضعفون نے ساتھ قول اپنے کے
بل مکر الیل والنہار پس باطل کیا مستضعفون نے اضراب متکبرون کا کہ بل کنتم مجرمین ہی ساتھ اضراب
اپنے کے کہ وہ بل مکر الیل والنہار ہی گویا کہ مستضعفون نے کہا کہ نہین تھا اجرام یعنی کفر کرنا ہماری جہت سے بلکہ تمھارے
مکر کی جہت سے کہ کرتے تھے ہمسے ہمیشہ رات و دن اور بسبب باعث ہونے تمھارے کے ہمکو کفر و شرک پر اور واسروا الندامۃ
کا ترجمہ ایک تو یہی ہی کہ جو لکھا گیا اور ظاہر کرینگے بھی کیا ہی مفسرون نے اور لکھا ہی کہ یہ اضداد سے ہی اور ندامت کرنے والے وہی ظالم ہین
کہ مذکور ہوئے بیچ قول اللہ تعالی کے اذ الظلمون موقوفون یعنی پشیمان ہونگے متکبر اپنی گمراہی پر اور اونکے گمراہ کرنے پر اور
پشیمان ہونگے مستضعف اپنی گمراہی پر اور گمراہ کرنے والون کے اتباع کرنے پر اور ڈالینگے ہم طوق یعنی آگ کے روایت کیا ابن ابی حاتم نے

حسن بن یحیی خشنی سے کہ کہا نہین ہی دوزخ مین مکان اور نہ جنگل اور نہ طوق اور نہ بیڑی اور نہ زنجیر مگر کہ نام صاحب اونکے کا یعنی جنکے لیے وہ مہیا ہین اونپر لکھا ہوا ہی پس بیان کی گئی یہ روایت ابو سلیمان دارانی کے سامنے پس روئے وہ پھر کہا کہ کیا حال ہوگا اوسکا کہ جسپر یہ سب جمع ہونگی کہ پانوؤن مین بیڑیان ہونگی اور ہاتھوؤن مین ہتھکڑیان اور گردن مین زنجیر پھر داخل کیا جاویگا مکان مین اور جنگل مین ۔ مد درمنثور

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

اور نہین بھیجا ہمنے کسی گانوؤن مین کوئی ڈرانے والا یعنی نبی مگر کہ کہا دولتمندون اور سردارون اوسکے نے کہ تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اوسکے نا معتقد ہین ۔ ف ۔ اور نہین بھیجا ہمنے کسی بستی مین کوئی ڈرانے والا مگر کہنے لگے وہین وہان کے آسودہ لوگ ہم تمھارے ہاتھ بھیجا نہین مانتے ۔ مو ۔ تفسیر ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اونکی قوم یعنی کفار قریش جھٹلاتے تھے اور نہ مانتے تھے کتاب اللہ کو اور اونکی شریعت کو اونکی تسلی کے لیے یہ فرمایا کہ جو نبی جس بستی مین آیا ہی وہان کے دولتمندون اور سردارون نے یہی کہا ہی کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اہل مکہ نے اور مانند انکے فخر کیا ہی ساتھ کثرت اموال و اولاد کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا الخ یہ تفسیر مدارک مین ہی اور تفسیر درمنثور مین ہی کہ روایت کیا ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے ابی رزین سے کہ کہا تھے دو شخص شریک تجارت مین پس نکلا ایک اون دونون مین کا طرف کنارے دریا کے یعنی تجارت کے لیے اور رہا دوسرا شہر مین پس جب مبعوث ہوا یعنی نبی ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اوس مسافر نے اپنے یار کو کہ شہر مین تھا کہ کیا ہوا حال آنحضرت کا پس اسنے لکھ بھیجا اوسکو کہ نہین اتباع کیا اونکا کسی نے قریش مین سے مگر رزالون اور مسکینون نے پس چھوڑ دی اوسنے تجارت اپنی پھر آیا اپنے یار کے پاس اور کہا بتا مجھکو مکان آنحضرت کا اور وہ اگلی کتابین پڑھا ہوا تھا پس آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ کس چیز کی طرف بلاتے ہو تم فرمایا آنحضرت نے طرف اس بات کے اور طرف اس بات کے یعنی مثلا توحید کی طرف اور رسالت و معاد کے ماننے کی طرف کہا اوسنے اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول ہو خدا کے فرمایا آنحضرت نے کیونکر جانا تونے یہ اوسنے کہا کہ نہین بھیجا گیا ہی کوئی نبی مگر کہ اتباع کیا ہی اوسکا رزالون اور مسکینون نے پس نازل ہوئین یہ آیتین وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ کئی آیتین پس بھیجا آنحضرت نے اوسکی طرف کسیکو کہ اوس سے جا کے کہے بلاشبہ اللہ نے اوتاری ہی تصدیق اوس بات کی کہ کہی تونے انتہی

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ○

اور کہا یعنی اغنیا نے فقرا مومنین سے کہ ہم بہت زیادہ ہین باعتبار اموال اور اولاد کے اور نہین ہین عذاب کیے گئے ۔ ف ۔ اور کہنے لگے ہمکو زیادہ ہی مال اور اولاد اور ہمپر آفت نہین آنی ۔ مو ۔ تفسیر ۔ یعنی اونھون نے بنظر اصول اپنے کے دنیا مین ارادہ کیا یہ کہ ہم اللہ کے نزدیک بہت عزیز ہین ہمکو عذاب نہین کریگا اور گمان کیا یہ کہ اگر ہم عزیز نہوتے اللہ کے نزدیک تو نہ رزق دیتا ہمکو اور اگر مومن حقیر نہوتے اللہ کے نزدیک تو نہ محروم کرتا اونکو پس باطل کیا اللہ نے اونکے گمان کو اسیطرح کہ رزق فضل ہی اللہ کا تقسیم کرتا ہی اوسکو جسطرح چاہتا ہی پس بعض اوقات وسعت رزق کرتا ہی عاصی کے لیے اور تنگی کرتا ہی مطیع پر اور بعض اوقات عکس اسکے کرتا ہی کہ وسعت رزق کرتا ہی مطیع کے لیے اور تنگی کرتا ہی عاصی پر اور بعض اوقات تنگی دونون پر ہوتی ہی اور بعض اوقات فراخی دونون پر پس نہین قیاس کیا جاتا ہی اِن دونون باتون پر امر ثواب کا پس باطل کیا اللہ تعالی نے اونکے اس گمان کو ساتھ قول اپنے کے ۔ قل

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

کہہ تحقیق پروردگار میرا کشادہ کرتا ہی روزی کو جسکے لیے چاہے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسکو ✽ **ف** ✽ تو کہہ میرا رب ہی جو پھیلا دیتا ہی روزی جسکو چاہے اور ماپ کر دیتا ہی لیکن بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے ✽ **مو** **تنبیہ** ✽ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر اغنیا حق بات نہین قبول کرتے ہین اور غربا بیچارے قبول کر لیتے ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ اغنیا کی ہمت دنیا کی طرف لگ رہی ہی شب و روز اوسمین مشغول ہو رہے ہین گویا کہ اوسکے بندے بن رہے ہین دنیا کی تدبیرین خوب سوچ سوچ کر نکالتے ہین اور دین کی طرف بالکل التفات نہین پھر دین کی بات دل مین کیونکر جمے اور بڑی خرابی جہل سے پیدا ہوتی ہی اگر کچھ محبت دین کی ہو تو علم پڑھین یا سنین اوس سے نفع و ضرر اپنا معلوم کرین نہ دین کی بات پڑھتے ہین نہ سنتے ہین پھر راہ حق پر کیونکر لگین اور اسی سبب سے حرام حلال مین کچھ امتیاز نہین کرتے بلکہ کفر و ایمان مین بھی شعر جم رہی ہی دل کے اندر حُبِّ جاہ ✽ کب سماوے اوسمین نقرۂ لا الٰہ ✽ اور حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہین رباعی گر ورد تو لا الٰہ الا اللہ ست ✽ بے سینۂ صاف کی بان سو راہ ست ✽ صرّاف زر قلب تو کی بستاند ✽ ہر چند بروسکۂ نام شاہ ست ✽ نہ خیال جمعہ جماعت کا ہی اور نہ اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ حق وارے کے حق ادا کرتے کا اس دنیا نے ایسا غافل کر رکھا ہی کہ شب و روز اسیکے سوچ بچار مین رہتے ہین اور فقرا ان سب آفتون سے محفوظ رہتے ہین اور اپنے مولیٰ کی اطاعت کا خیال رکھتے ہین کیا خوب فرمایا شقیق بلخی رحمہ اللہ نے کہ اختیار کین ہین فقرا نے پانچ باتین اور اغنیا نے پانچ باتین اختیار کی ہی فقرا نے راحت نفس کی اور فراغت دل کی اور بندگی رب کی اور خفت حساب کی اور بلندی درجے کی اور اختیار کین ہین اغنیا نے پانچ باتین تعب نفس کا اور شغل قلب کا یعنی دنیا مین اور بندگی دنیا کی اور سختی حساب کی اور پستی درجے کی انتہی اور جب تک محبت اس دنیا کی دل سے نہ نکالے اور سختی و مشقت کو نعمت و راحت پر نہ اختیار کرے تقوے ہی کو نہین پہونچتا چنانچہ منقول ہی بعضے حکما سے یعنی دانشمندان دین سے کہ آگے تقوی کے پانچ گھاٹیان ہین جو کوئی گذرے اون گھاٹیون سے پونہچے تقوی کو وہ گھاٹیان یہ ہین اختیار کرنا شدت کا نعمت پر اور اختیار کرنا مشقت کا راحت پر اور اختیار کرنا ذلت کا عزت پر اور اختیار کرنا قوت کا فضول پر یعنی حاجت سے زائد پر اور اختیار کرنا موت کا حیات پر انتہی اور خاصیت اس مال کی بھی ہی کہ اکثر مالدار آخرت کو تو بھول ہی جاتے ہین چنانچہ سفیان ثوری سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا نہین جمع ہوتا ہی اس دنیا مین کسیکے پاس مال مگر کہ اوسمین پانچ خصلتین ہوتی ہین طول امل اور حرص غالب اور بخل شدید اور قلت ورع اور نسیان آخرت اور یہ مال اللہ کی یاد سے بھی غافل کرتا ہی اور بڑی بڑی آفتین پیدا کرتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مال کے جمع کرنے مین پانچ خصلتین ہین رنج و تعب اوسکے جمع کرنے مین اور غفلت ذکر اللہ سے بسبب اصلاح اوسکی کے اور خوف اوسکے لینے والے سے اور چرانے والے سے اور اوٹھانا نام بخیل کا اپنے نفس کے لیے اور مفارقت صالحین کی بسبب اوسکے اور مال کی تفریق مین پانچ چیزین ہین راحت نفس کی اوسکے تلف ہو جانے سے اور فراغ خاطر واسطے ذکر اللہ تعالی کے محافظت اوسکی سے اور امن اوسکے لینے والے سے اور چرانے والے سے اور حاصل کرنا اسم کریم کا واسطے نفس اپنے کے اور مصاحبت صالحین کی بسبب فارغ ہونے کے اوس سے انتہی غرض کہ یہ مال دین و دنیا سے تباہ کر دیتا ہی بچنا چاہیے اسکی زیادہ طلبی سے اور قدر ضرورت پر کفایت کرنا چاہیے حضرت علی فرماتے ہین کہ لازم کر لو اپنے پر پانچ باتین اور عمل کرو اون پر عبادت کرو اللہ کی بقدر حاجتون اپنی کے طرف اوسکے اور لو تم دنیا سے بقدر عمر اپنی کے اوسمین اور گناہ کرو اللہ تعالی کا بقدر طاقت اپنی کے اوسکے عذاب پر اور توشۂ آخرت کو بقدر ٹھہرنے اپنے کے قبر مین اور عمل کرو جنت کے لیے اوسقدر کہ چاہتے ہو تم ٹھہرنا اوسمین ✽ **مبہمات** ✽

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ۝

اور نہین ہین اموال تمھارے اور نہ اولاد تمھاری وہ جو نزدیک کرے تمکو نزدیک ہمارے بمرتبۂ قربت لیکن مقرب وہ ہی کہ ایمان لایا اور عمل کیے اچھے پس یہ جماعت واسطے انکے ہی جزا دگنی بمقابلہ اسکے کہ عمل کیے اور وہ بالاخانون مین نڈر ہونگے * ف * اور تمھارے مال اور تمھاری اولاد وہ نہین کہ نزدیک کردین ہمارے پاس تمھارا درجہ پر جو کوئی یقین لایا اور بھلا کام کیا سو اونکو ہی بدلا دونا اونکے کیے پر اور وہ جھروکون مین بیٹھے ہین خاطر جمع سے * صو * تفسیر * الا من امن استثنا ہی لفظ کم سے یہ تقریر کمہ کے یعنی اموال نہین نزدیک کرتے ہین اللہ کے کسیکو مگر مومن صالح کو کہ جو خرچ کرے اونکو اللہ کی راہ مین اور اولاد بھی نہین نزدیک کرتی ہی کسیکو مگر اوسکو کہ سکھاوے اولاد کو بھلائی اور تعلیم کرے اوسکو سمجھ دین کی اور باعث ہو اونکو نماز و طاعات پر اور ابن عیینی سے ہی کہ الا بمعنی لکن کے ہی اور من شرطی ہی جواب اوسکا فاولئک الخ اور معنی جزاء الضعف کے یہ ہین کہ دو چند کیجاتی ہین اونکے لیے نیکیان کہ ایک نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین سات سو تک اور بالاخانون مین یعنی منازل جنت مین نڈر رہون گے یعنی ہر ہولناک چیز سے قتادہ سے منقول ہی یہ تفسیر آیت وما اموالکم الخ کے کہ نہ اعتبار کرو لوگون کا ساتھ کثرت مال و اولاد کے اسلیے کہ کافر کو مال دیا جاتا ہی اور بعض اوقات روک رکھتا ہی اللہ تعالی اوسکو مومن سے اور طاؤس تابعی سے ہی کہ وہ یہ دعا کیا کرتے تھے اللھم ارزقنی الایمان والعمل وجنبنی المال والولد یعنی یا اللہ نصیب کر تو مجکو ایمان اور عمل نیک اور بچا مجکو مال و اولاد سے اسلیے کہ سنا ہی مینے اوس چیز مین کو وحی کی تونے وما اموالکم ولا اولادکم بالتی تقربکم عندنا زلفی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم یعنی بلاشبہہ اللہ نہین دیکھتا ہی طرف صورتون تمھاری کے اور مالون تمھارے کے ولیکن دیکھتا ہی طرف دلون تمھارے کے اور اعمال تمھارے کے اور حضرت علی سے روایت ہی یعنی یہ تفسیر وھم فی الغرفات امنون کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ جنت مین بالاخانے ہین کہ معلوم ہوتے ہین اوپر کے رخ اونکے اندر سے اور اندر کے رخ اونکے باہر سے صحابہ نے عرض کیا کہ کنکے لیے ہین فرمایا اونکے لیے کہ کلام خوش کرتے ہین اور کھلاتے ہین کھانا یعنی فقرا و غربا کو اور ہمیشہ رکھتے ہین روزے یعنی اکثر رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین راتون کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہوتے ہین یعنی نماز تہجد پڑھتے ہین * مل * در منثور * تنبیہ * اس اموال و اولاد کو اللہ تعالی نے سورۂ تغابن مین فتنہ بھی فرمایا ہی اس آیت مین انما اموالکم واولادکم فتنۃ واللہ عندہ اجر عظیم یعنی نہین ہین اموال تمھارے اور اولاد تمھاری مگر فتنہ یعنی بلا و محنت اسلیے کہ غافل کرتے ہین امور آخرت سے اور ڈالتے ہین گناہ و عقوبت مین اور اس سے زیادہ اور کون سی بلا ہوگی اور اللہ کے پاس اجر عظیم ہی یعنی آخرت مین اور یہ بڑی نفع کی چیز ہی بہ نسبت اموال و اولاد کے پس نہ فوت کرو اوسکو بسبب مشغول ہونے کے اموال و اولاد مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکے ہی مال اوسکے سے تین چیزین ہین جو کچھ کھایا پس فنا کر دیا اوسکو یا پہنا پس پرانا کیا یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرت کے لیے اور جو کچھ سوا اسکے ہی پس وہ جانے والا ہی اوسکے سے اور چھوڑ جاویگا اوسکو لوگون کے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہین مردے کے تین چیزین پس پھر آتی ہین دو اور باقی رہتی ہی ساتھ اوسکے ایک ساتھ چلتے ہین اوسکے اہل اور مال اوسکے اور عمل اوسکے پس پھر آتے ہین اہل اوسکے اور مال اوسکا اور باقی رہتا ہی عمل اوسکا انتہی اور بہت سی مذمت آئی ہی اموال و اولاد کی لیکن مذمت باعتبار اکثر کے ہی کہ اکثر یہ چیزین اللہ کی راہ سے روکتی ہین اور جسکے لیے

کہا اونھون نے نہین ولیکن خرچ کرنا مرد کا اپنے نفس پر اور اہل پر مراد ہی پس اللہ بدلا دیتا ہی اوسکا سعید بن جبیر سے ہی کہ جو کچھ ہو خرچ کرنا
بغیر اسراف اور تنگی کے پس وہ بدلا دیتا ہی اوسکا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کچھ خرچ کرو تم اپنے اہل پر بغیر اسراف اور تنگی کے
پس وہ فی سبیل اللہ ہی اور روایت ہی علی بن ابی طالب سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ ہر دن کے لیے نحوست
ہی پس دفع کرو تم نحوست اوس دن کی بسبب صدقے کے پھر کہا پڑھو تم آیت بدلا دینے کی پس تحقیق مینے سنا اللہ تعالی سے فرماتے
وما انفقتم من شیء فهو یخلفه جب نہ خرچ کرو تم تو کیونکر بدلا دے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ مدد
اوترتی ہی آسمان سے بقدر موونت کے یعنی جتنی خرچ کرنے وغیرہ ذالک مین محنت اوٹھاؤگے وتنی ہی مدد اوترے گی اور روایت کی حکیم ترمذی
نے زبیر بن عوام سے کہ کہا آیا مین یہان تک کہ بیٹھا مین آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پکڑا کنارہ عمامے میرے کا پیچھے سے
پھر فرمایا ای زبیر بلا شبہہ مین رسول اللہ کا ہون طرف تیرے علی الخصوص اور طرف لوگون کے علی العموم آیا جانتے ہو تم کہ کیا کہا پروردگار
تمھارے نے کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا کہ کہا تمھارے رب نے جس وقت کہ بیٹھا اپنے عرش پر اور نظر کی طرف مخلوق
اپنی کے ای میرے بندون تم مخلوق میرے ہو اور مین رب تمھارا ارزاق تمھارے میرے ہاتھ مین ہین پس نہ مشقت اوٹھاؤ اوس چیز
مین کہ متکفل ہوا مین تمھارے لیے پس طلب کرو تم مجھسے ارزاق اپنے اور میری ہی طرف پیش کرو تم حاجتین اپنی ڈالو تم طرف میرے نفس
اپنے ڈالونگا مین تمپر رزق تمھارے آیا جانتے ہو کہ کیا کہا رب تمھارے نے فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے خرچ کر خرچ کرونگا مین تجپر اور فراخی
یعنی لوگون پر فراخی کرونگا مین تجپر اور تنگی نکر تنگی ڈالونگا مین تجپر اور بند نکر یعنی دینا پس بند کرونگا مین تجپر اور سینت نرکھ مال کو پس
سینت رکھونگا تجسے تحقیق دروازہ رزق کا کھلا ہوا ہی ساتون آسمانون کے اوپر سے علاقہ رکھتا ہی طرف عرش کے نہین بند ہوتا ہی
رات کو اور نہ دن کو اوتارتا ہی اللہ اوس سے رزق ہر شخص پر بقدر نیت اوسکی کے اور دینے اوسکے کے اور صدقے اوسکے کے اور خرچ کرنے
اوسکے کے پسکو بہت دیتا ہی اور کسیکو کم اور کسی سے روک رکھتا ہی ای زبیر پس کھا اور کھلا اور صندوقون وغیرہ مین بند نکر کہ پس
بند کیا جاویگا تجسے اور گن نہین کہ گنتا دون اور کیا دون پس روک رکھیگا اللہ تجسے فضل اپنا اور کم کریگا برکت کو اور تنگی نکر پس تنگی کیجاویگی
تجپر ای زبیر بلا شبہہ اللہ دوست رکھتا ہی خرچ کرنے کو اور دشمن رکھتا ہی تنگی کرنے کو اور تحقیق سخاوت یقین سے پیدا ہوتی ہی اور بخل
شک سے پس نہین داخل ہوتا ہی آگ مین وہ شخص کہ یقین رکھتا ہی اور نہین داخل ہوتا ہی بہشت مین وہ شخص کہ شک رکھتا ہی ای زبیر تحقیق اللہ دوست
رکھتا ہی سخاوت کو اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو اور دوست رکھتا ہی شجاعت کو اگرچہ ساتھ قتل کرنے بچھو یا سانپ کے ہو ای زبیر بلا شبہہ
اللہ دوست رکھتا ہی صبر کو وقت آنے مصیبتون کے اور یقین کامل کو وقت آنے شہوات کے اور عقل کامل کو وقت اوترنے شبہات کے
اور ورع صادق کو وقت پیش آنے حرام اور خبیث چیزون کے ای زبیر تعظیم کر مسلمان بھائیون کی اور بزرگ قدر کر صلحی کو
اور توقیر کر نیکون کی اور سلوک کر ہمسایے سے اور نہ ہمراہ چل بدکارون کے اور داخل ہو جنت مین بلا حساب و بلا عذاب
کے یہ وصیت اللہ کی ہی طرف میرے اور وصیت میری طرف تیرے + مل معا + در منثور +

ویوم یحشرهم جمیعا ثم یقول للملائکة اهؤلاء ایاکم کانوا یعبدون ○

اور یاد کر اوس دن کو کہ اوٹھاویگا خدا ان سبکو ایکجا پھر فرماویگا فرشتون کو آیا یہ تمکو عبادت کرتے تھے + فیہ + اور جسدن جمع
کریگا ان سبکو پھر کہیگا فرشتون کو یہ لوگ تھے تمکو پوجتے + مو + تفسیر + یہ استفہام تقریر ہی اور خطاب ہی ملائکہ کو اور
منظور ہی قائل کرنا کفار کا مانند فرمانے اللہ تعالی کے حضرت عیسی کو ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الهین
پس بری کرینگے اونسے فرشتے + مل معالم + اور یہ پوجنے والے ملائکہ کے بنو ملیح خزاعہ مین سے تھے اور یہ سوال

واسطے تقریع مشرکون کے اور قطع طمع اونکی کے شفاعت ملائکہ کے سے ہی اور اسکو استفہام تقریری کہتے ہین اور آیت ولا تنفع الشفاعۃ مین پہلے اسی سورت مین گذرا ہی کہ ملائکہ اور اور کوئی شافع اور مستفع اور مشفوع سوائے اذن حق کے نہین ہو سکین گے اور اسی لیے ملائکہ ان کفار سے بیزار ہو کر کہین گے سبحانک الخ ۱۱ بحر

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝

فرشتے کہین گے پاکی ہی تجکو تو کارساز ہمارا ہی سوائے انکے بلکہ یہ عبادت کرتے تھے دیوون کو یعنی عبادت ملائکہ بسبب وسوسہ شیاطین کے تھی پس گویا عبادت شیاطین کی کی اکثر انکے یعنی انسان کے یا کفار کے ساتھ دیوون کے اعتقاد رکھتے ہین ❊ فتح ❊ وہ بولے پاک ذات ہی تیری ہم تیری طرف ہین نہ اونکی طرف پر پوجتے تھے جنون کو یہ اکثر اونھین پر یقین رکھتے ہین ❊ مو ❊ تفسیر ❊ انت ولینا جو فرمایا تحقیق اسکی یہ ہی کہ موالات خلاف ہی معادات کے اور وہ مفاعلہ ہی ولی سے بمعنی قرب کے اور ولی واقع ہوتا ہی موالی اور موالی دونون معنی یہ ہین کہ تو ہی ہی ایسا کہ موالات کرین ہم تجسے نہ اونسے اسلیے کہ نہین ہی موالات درمیان ہمارے اور درمیان اونکے پس بیان کی اونھون نے ساتھ اثبات موالات اللہ کے اور معادات کفار کے برأت اپنی راضی ہونے سے ساتھ پوجنے انکے کے اونکو اسلیے کہ جو ہوگا اس صفت پر ہوگا حال اوسکا منافی اسکے ❊ بلکہ یہ عبادت کرتے تھے دیوون کو یعنی شیاطین کی اطاعت کرتے تھے بیچ عبادت غیر اللہ کے یا داخل ہوتے تھے شیاطین بتون کے اندر جسوقت کہ وہ پوجے جاتے تھے پس عبادت کیے جاتے تھے ساتھ پوجنے بتون کے یا بناتے تھے اونکے لیے شیاطین صورتین ایک قوم کی جنات مین سے اور کہتے تھے یہ صورتین فرشتون کی ہین پس پوجا انکو ❊ مدا ❊

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝

پس آج کے دن نہین طاقت رکھیگا بعض تمہارا واسطے بعضون کے نفع پونہچانے کی اور نہ ضرر پونہچانے کی اور فرماوینگے ہم ستمگارون کو کہ چکھو عذاب اوس آگ کا کہ تم جھٹلاتے تھے اوسکو یعنی دنیا مین ❊ فتح ❊ سو آج تم مالک نہین ایک دوسرے کے بھلے کے نہ برے کے اور کہینگے ہم اون گنہگارون کو چکھو تکلیف اوس آگ کی جسکو تم جھوٹ بتاتے تھے ❊ مو ❊ تفسیر ❊ نفع پونہچانے کی الخ اسلیے کہ حکم اوس دن مین فقط اللہ ہی کا ہوگا نہین مالک ہوگا اوسمین کوئی منفعت کا اور نہ مضرت کا کسیکے لیے اسلیے کہ وہ گھر ثواب اور عذاب کا ہوگا اور ثواب دینے والا اور عذاب دینے والا وہ اللہ ہی ہوگا پس ہوگا حال اوس گھر کا خلاف حال دنیا کے کہ جو دار تکلیف ہی اور لوگ اوسمین مخلّی بالطبع ہین آپس مین ضرر بھی پونہچاتے ہین اور نفع بھی اور مراد یہ ہی کہ نہین ہی کوئی ضرر پونہچانے والا اور نہ نفع پونہچانے والا مگر وہی پھر ذکر کی سزا ظالمون کی ساتھ قول اپنے کے ونقول الخ ❊ مدا ❊ تنبیہ ❊ بھائیون خیال تو کرو جب ملائکہ اور حضرت عیسی علیہم السلام سے ایسا سوال ہوگا تو کیا عجب ہی کہ ایسا ہی سوال ہو بعضے بزرگون سے بھی کہ جنکی قبرون کو بعضے پوجتے ہین اور جنکو بعضے حاجت روا اور مشکل کشا جانتے ہین اور جنکے نام کے تعزیے اور مینڈھیان بناکر پوجتے ہین اور جنکے نام کی بیڑیان بدھیان بیٹھاتے ہین اور جنکی چوٹیان رکھتے ہین وغیر ذلک انواع شرک کرتے ہین پس یہ دوستی اونکی ہرگز نہین ہی بلکہ حقیقت مین دشمنی ہی اونکی کہ اون بزرگوار رحمہم اللہ کو میدان محشر مین ایک طرح کا رنج دینگے عیاذًا باللہ منہ ❊

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر آیتین ہماری روشن یعنی قرآن کہتے ہین آپس مین نہین ہی یہ پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر ایک مرد ہی

چاہتا ہی کہ باز رکھے تمکو اوس چیز سے کہ پوجتے تھے باپ تمہارے اور کہتے ہین نہین ہی یہ قرآن مگر جھوٹ باندھا ہوا اور کہتے ہین کافر
سخن راست کو یعنی قرآن کو یا سارے امر نبوت کو جسوقت کہ آتا ہی انکے پاس یعنی اور عاجز ہوتے ہین یہ اوسکے مثل کے لانے سے نہین ہی یہ مگر
سحر ظاہر + فتح + اور جب پڑھی جاوین اون پاس ہماری آیتین کھلی کہین اور نہین یہ ایک مرد ہی کہ چاہتا ہی روک دے تمکو اوس سے جنکو پوجتے
رہے تمہارے باپ دادے اور کہین اور نہین یہ جھوٹ ہی باندھا لیا اور کہتے ہین منکر ٹھیک بات کو جب پونہچے اون تک اور نہین جادو صریح + مو

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ

اور نہین دین ہمنے مشرکین عرب کو کتابین کہ پڑھین اونکو یعنی اونہین دلیل ہوا اور پر صحت شرک کے اور نہین بھیجا ہمنے طرف انکے پہلے تیرے کوئی
ڈرانے والا + فتح + اور ہمنے دی نہین اونکو کچھ کتابین جنکو پڑھتے ہین اور بھیجا نہین ان پاس تجسے پہلے کوئی ڈرانے والا + مو تفسیر +
کہ ڈراوے اونکو ساتھ عذاب کے تاکہ نہ شریک کرین پس چاہیے کہ غنیمت جانین سکو پھر دنکا دیا اونکو اونکے جھٹلانے پر ساتھ قول اپنے کے + مل

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ

اور جھٹلایا تھا اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے اور یہ مشرک نہین پونہچے ہین دسوین حصے کو اوس چیز سے کہ دی تھی ہمنے اگلے لوگون
کو پس جھٹلایا اونھون نے پیغمبرون میرے کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا + فتح + اور جھٹلایا ہی انسے اگلون نے اور یہ نہین پونہچے
دسوین حصے کو جو ہمنے اونکو دیا تھا پھر جھٹلایا میرے بھیجون کو تو کیا ہوا انکار میرا + مو تفسیر + پہلے انسے تھے یعنی
جھٹلایا اگلی امتون نے مانند قوم عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور قوم لوط وغیرہم کے رسولون کو جیسے کہ یہ تجکو جھٹلاتے ہین اور
اوس چیز سے کہ دی تھی ہمنے اگلی امتون کو یعنی قوت اور نعمت اور درازی عمر کی اور کثرت اموال اور عذاب میرا یعنی اگلے جھٹلانے
والون کے لیے حاصل ہی کہ عاد اور ثمود وغیرہ نے باوجود اوس قوت اور نعمت کے کہ رکھتے تھے جب میرے رسولون کو جھٹلایا میرے
عذاب سے ہلاک ہوئے تو اہل مکہ کا دسوان حصہ بھی اگلون کی قوت و نعمت مین سے نہین رکھتے ہین کیون عذاب کرنے اور ہلاک
کرنے میرے سے نہین ڈرتے ہین اور تیرے جھٹلانے سے ای محمد اور قرآن کے جھٹلانے سے باز نہین آتے ہین + مل +
بحث + اور مدارک کے حاشیے مین لکھا ہی کہ یہ جو قول اللہ تعالی کا ہی وما بلغوا معشار ما آتیناھم اسمین چار قول ہین
ایک تو یہ کہ نہین پونہچے اگلے لوگ عمل مین دسوین حصے اوس چیز کو کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے یعنی نہین عمل کیا دسوین حصے اوس
چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے اور یہ قول حسن کا ہی اور دوسرا یہ کہ نہین پونہچے قریش دسوین حصے اوس چیز کو کہ دیے گئے اگلے
قسم قدرت اور قوت اور مال سے کہا فقیہ نے کہ یہ جواب ہی اونکے قول کا نحن اکثر اموالا واولادا اور یہ قول ابن زید کا ہی
اور تیسرا یہ کہ نہین پونہچے اگلے لوگ دسوین حصے شکر اوس چیز کو کہ دی ہمنے اونکو نقل کیا نقاش نے اور چوتھا یہ کہ نہین دیا اللہ نے
اگلون کو دسوان حصہ اوس چیز کا کہ دی ہمنے امت محمد کو قسم علم اور بیان اور حجت اور دلیل سے کہا ابن عباس نے پس نہین ہی کوئی
امت بہت علم رکھنے والی آنحضرت کی امت سے اور نہ کوئی کتاب بہت واضح البیان اونکی کتاب سے اور بعضون نے کہا اسکی تفسیر
مین یہ کہ اگلون کی عمرین طویل ہوتی تھین ہزار ہزار برس کی سات سات سو برس کی اور مانند انکے کے پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ اگلی امتین
بہت طویل العمر ہوتی تھین تمھاری عمرین تو اونکی عمر کے دسوین حصے برابر بھی نہین جب وہ کفر و شرک سے ہلاک ہوئے تو تمھاری کیا حقیقت ہی

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ

کہہ سوا اسکے نہین کہ نصیحت کرتا ہون مین تمکو ساتھ ایک بات کے کہ کھڑے ہو و واسطے خدا کے دو دو اور ایک ایک پھر تامل کرو تم

کہ نہین ہی اس یار تمہارے کو کچھہ جنون نہین ہی وہ مگر ڈرانے والا واسطے تمہارے آگے آنے عذاب سخت کے ہی ✤ **فتح** ✤ تو کہہ مین تمکو ایک ہی نصیحت کرتا ہون تمکو کہ اوٹھہ کھڑے ہو واسطے اللہ کے کام پر دو دو اور ایک ایک پھر دھیان کرو اس تمہارے رفیق کو کچھہ سودا نہین یہ ایک ڈرانے والا ہی تمکو آگے آنے ایک بڑی آفت کے ✤ **موضح** ✤ **تفسیر** ✤ تقدیر اِنَّمَآ اَعِظُكُمۡ بِوَاحِدَةٍ کی ہی اِنَّمَآ اَعِظُكُمۡ بِخَصۡلَةٍ وَّاحِدَةٍ اور اوسکو بیان کیا ساتھہ قول اپنے کے اَنۡ تَقُوۡمُوا الخ اور ارادہ کیا ساتھہ کھڑے ہونے اونکے کے اوٹھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اور متفرق ہونا اونکا اپنے مجمع مین سے کہ آنحضرت پاس تھا یا ارادہ کیا کھڑے ہونے سے قیام قصد کا طرف ایک شی کے نہ معنی حقیقی جو اوٹھنا اور کھڑے رہنا ہی اور معنی یہ ہین کہ مین تمکو نصیحت کرتا ہون ایک بات کی کہ اگر کروگے تم اوسکو تو پونہچوگے حق کو اور خلاصی پاؤگے کفر سے اور وہ یہ ہی کہ کھڑے ہو واسطے اللہ کے یعنی خالص اوسی کی رضامندی کے لیے نہ واسطے حمیت اور تعصب کے بلکہ واسطے طلب حق کے پھر فکر کرو محمد ص کے امر مین اور اوس چیز مین کہ لیکر آیا ہی وہ یعنی قرآن و شریعت اور دو دو اور ایک ایک کے کھڑے ہونے کو اسلیے فرمایا کہ دو ہوتے ہین تو فکر کرتے ہین اور پیش کرتا ہی ہر ایک اون دونون مین سے جو کچھہ کہ حاصل ہوا ہی اوسکی فکر سے اپنے یار پر اور دیکھتے ہین دونون اوسمین نظر صدق اور انصاف سے یہان تک کہ پونہچاتی ہی اون دونون کو نظر صحیح طرف حق کے اور اسی طرح ایک اکیلا فکر کرتا ہی اپنے نفس مین عدل و انصاف سے اور پیش کرتا ہی اپنی فکر کو اپنی عقل پر اور اونکو متفرق ہونے کو جو فرمایا کہ دو دو اور ایک ایک کھڑے ہون تو سبب اسکا یہ ہی کہ اجتماع مین تشویش خاطر ہوتی ہی اور مطلب کو اچھی طرح سوچیا دیکھتا نہین اور کم ہوتا ہی اوسمین انصاف اور بہت ہوتا ہی تعصب و بے انصافی اور نہین سنتا ہی مگر نصرت مذہب کی اور معنی ثُمَّ تَتَفَكَّرُوۡا مَا بِصَاحِبِكُمۡ مِّنۡ جِنَّةٍ کے یہ ہین کہ پھر فکر کرو پس جانوگے کہ نہین ہی تمہارے یار کو جنون اور آگے عذاب سخت کے وہ عذاب آخرت ہی اور یہ ہی مانند قول آنحضرت علیہ السلام کے بُعِثۡتُ بَيۡنَ يَدَيِ السَّاعَةِ پھر بیان فرمایا کہ وہ نہین مانگتا ہی مزدوری ڈرانے پر ساتھہ قول اپنے کے قُلۡ مَا سَاَلۡتُكُمۡ الخ اور مجاہد اور سدی اور ابن جریج سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّمَآ اَعِظُكُمۡ بِوَاحِدَةٍ کہا ساتھہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے یعنی نہین نصیحت کرتا ہون مین مگر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے کہنے کی ✤ **مد** ✤ **درمنثور** ✤ کچھہ جنون یعنی سودا کہ دعوی رسالت کا کرتا ہی بلکہ تم اول خلقت اوسکی سے امانت اور صدق اور کمال عقل اور حیا اور مروت اوسکی جانتے ہو ✤ **بحر** ✤

قُلۡ مَا سَاَلۡتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ فَهُوَ لَكُمۡ ؕ اِنۡ اَجۡرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ شَهِيۡدٌ ۝

کہہ جو کچھہ مانگا ہو مینے تمسے قسم مزدوری سے یعنی اپنے ڈرانے اور پونہچانے رسالت پر پس وہ واسطے تمہارے ہی یعنی بالکل مزدوری نہین مانگی مینے تمسے نہین ہی مزدوری میری مگر خدا پر اور وہ ہر چیز پر خبردار ہی ✤ **فتح** ✤ تو کہہ جو مینے تمسے مانگا تھا کچھہ نیگ سو تمہین کو پہنچے میرا نیگ ہی اوسی اللہ پر اور اوسکے سامنے ہی ہر چیز ✤ **موضح** ✤ **تفسیر** ✤ پس وہ جانتا ہی کہ مینے نہین طلب کی مزدوری تمہاری نصیحت پر اور تمہارے بلانے پر اوسکی طرف اور گواہ ہی اوسی پر ✤ **خا** ✤

قُلۡ اِنَّ رَبِّيۡ يَقۡذِفُ بِالۡحَـقِّ ۚ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ۝

کہہ تحقیق پروردگار میرا ڈالتا ہی علم غیب سے وحی راست کو وہ پروردگار جاننے والا پوشیدہ کا ہی ✤ **فتح** ✤ تو کہہ میرا رب پھینکتا جاتا ہی سچا دین یعنی اوپر سے اوتارتا ہی وہ جاننے والا چھپی چیزین ✤ **موضح** ✤ **تفسیر** ✤ معنی یَقۡذِفُ بِالۡحَقِّ کے یہ ہین کہ ڈالتا ہی اور اوتارتا ہی وحی طرف انبیا کے ✤ **مدارک** ✤

قُلۡ جَآءَ الۡحَـقُّ وَمَا يُبۡدِئُ الۡبَاطِلُ وَمَا يُعِيۡدُ ۝

کہہ آیا سخن راست اور نہ پہلی بار پیدا کرتا ہی معبود باطل اور نہ دوبارہ پیدا کریگا ✤ **فتح** ✤ تو کہہ آیا دین سچا اور جھوٹ کو

نہ پہلا وار نہ دوسرا ✽ **موضح تفسیر** ✽ جاء الحق کے معنی ہین آیا حق یعنی اسلام یا قرآن وما یبدئ الباطل وما یعید کے معنی ہین جاتا رہا باطل اور ہلاک ہوا اور معنی سبکے یہ ہوئے آیا حق اور ہلاک ہوا باطل مانند قول اللہ تعالی کے جاء الحق وزهق الباطل اور ابن مسعودؓ سے ہی کہ داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین اور گرد خانہ کعبہ کے بت تھے پس شروع کیا آنحضرتؐ نے کہ لگانے تھے اوپر لکڑی بنعہ کی کہ نام ایک درخت کا ہی اور فرماتے تھے جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا ۝ جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید ۝ اور بعضون نے کہا کہ باطل بت ہیں اور بعضون نے کہا ابلیس اس لیے کہ وہ صاحب باطل ہی یعنی نہین پیدا کرتا ہی شیطان اور نہ بت کسیکو اور نہ مرنے کے بعد اوٹھاوینگے پس پہلی بار پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اوٹھانے والا وہ اللہ ہی ہی اور جب کہا کفار نے آنحضرتؐ کو کہ تو گمراہ ہو گیا بسبب ترک کرنے دین باپ دادون اپنے کے فرمایا اللہ تعالی نے ✽

قل ان ضللت فانما اضل علی نفسی وان اهتدیت فبما یوحی الی ربی انه سمیع قریب ۝

کہہ اگر گمراہ ہو جاؤن مین پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہون مین اوپر نفس اپنے کے یعنی گناہ میری گمراہی کا میری جان پر ہی اور اگر راہ پاؤن مین پس بسبب اوسکے ہی کہ وحی بھیجتا ہی طرف میرے پروردگار میرا یعنی قرآن و حکمت تحقیق وہ سننے والا نزدیک ہی ✽ **موضح** ✽ تو کہہ اگر مین بہکا ہون تو یہی کہ بہکون گا اپنے برے کو اور اگر مین سوجھا ہون تو اوس سبب سے کہ وحی بھیجتا ہی مجکو میرا رب وہ سنتا ہی نزدیک ✽ **موضح تفسیر** ✽ اگر گمراہ ہو جاؤن مین الخ یعنی اگر لغزش قدم ہو مجکو تو مجھسے ہی اور ضرر اوسکا مجپر ہی اور اگر راہ پاؤن تو بسبب رہنمائی اوسکی کے ہی ساتھ وحی بھیجنے کے طرف میرے سننے والا ہی یعنی اوس چیز کو کہ کہتا ہون مین تمھارے لیے نزدیک ہی مجھسے اور تمسے جزا دیگا مجکو اور جزا دیگا تمکو ✽ **ع**

ولو تری اذ فزعوا فلا فوت واخذوا من مکان قریب ۝ وقالوا آمنا به وانی لهم التناوش من مکان بعید ۝

اور تعجب کرے تو اگر دیکھے تو جب گھبراوین پس نہو عذاب سے خلاص ہونا اور پکڑے جاوین ہر جانب نزدیک سے یعنی پکڑے جاوین ساتھ آسانی کے اور کہین اوس وقت ایمان لائے ہم ساتھ قرآن کے اور کہان سے ہو اونکو ہاتھ مین لانا ایمان کا جاے دور سے یعنی محال ہوا ✽ **فتح** ✽ اور کبھی تو دیکھے جب یہ گھبراوین گے پھر بھاگے نہین بچتے اور پکڑے آئے نزدیک جگہہ سے اور کہنے لگے ہمنے اسکو یقین مانا اور اب کہان انکا ہاتھ پہونچ سکتا ہی دور جگہہ سے یعنی ایمان لانے کا وقت نرہا ✽ **موضح تفسیر** ✽ جب گھبراوین یعنی وقت اوٹھنے کے قبرون سے یا نزدیک مرنے کے یا دن بدر کے اور فلا فوت کے معنی ہین پس نہین ہوگی جگہہ بھاگنے کی یا تقدیر اسکی یہ ہی فلا فوت لهم منا یعنی پس نہین بھاگ سکین گے ہمسے اور مراد مکان قریب سے موقف ہی طرف دوزخ کے جب کہ اوٹھائے جاوین گے قبرون سے یا پشت زمین سے طرف پیٹ اوسکے جبکہ مرینگے یا زمین کے پیٹ سے طرف پشت اوسکی کے جبکہ نکلین گے قبرون سے یا صحرا بدر سے طرف کنوین بدر کے اور جہان کہ ہون گے پس وہ اللہ سے قریب ہی ہین نہین بھاگ سکین گے اوس سے اور کہین گے جبکہ دیکھین گے عذاب وقت جانکنی کے اور بعضون نے کہا وقت بعث کے اور معنی تناوش کے ہین ہاتھ مین لانا یعنی کیونکر ہاتھ مین لاوین گے ایمان و توبہ حال انکہ بعید ہوئے اونسے مراد یہ ہی کہ ایمان و توبہ قبول ہوتے اونسے دنیا مین اور اب جاتی رہی دنیا اور دور پڑے آخرت سے اور ابن عباسؓ سے ہی کہ سوال کرین گے کافر پھرنا طرف دنیا کے اور کہان ہوگا اونکے لیے پھرنا طرف دنیا کے مکان بعید سے یعنی آخرت سے طرف دنیا کے ✽ **ع** ✽ **معا** ✽

وقد کفروا به من قبل ویقذفون بالغیب من مکان بعید ۝

اور حال انکا کافر تھے ساتھ قرآن کے پہلے اس سے اور ڈالتے ہین یعنی گمان مین ڈالتے تھے بن دیکھے مکان دور سے ✤ فتح ✤ اور پھینکتے
رہے بن دیکھے نشانے پر دور جگہہ سے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ کافر تھے ساتھ قرآن کے اور بعضون نے کہا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے پہلے اس سے یعنی پہلے اس سے کہ دیکھین عذاب اور اہوال قیامت کے اور معنی ویقذفون بالغیب کے یہ ہین کہ تھے
کلام کرتے ساتھ غیب کے یعنی غائب چیز مین کلام کرتے تھے کہ کہتے نہین ہی بعث اور نہ حساب اور نہ جنت اور نہ دوزخ آور مکان
دور سے کہ دور ہی صدق سے یا حق سے اور صواب سے یا یَقْذِفُوْنَ بِالْغَیْبِ الخ سے مراد ہی کہنا اونکا رسول اللہ کے حق مین
شاعر ساحر کذاب اور یہ کلام کرنا ساتھ غیب کے اور امر پوشیدہ کے اسلیے ہی کہ نہین دیکھا تھا اونھون نے حضرت سے سحر اور نہ شعر
اور نہ جھوٹ اور لائے اس غیب کو جہت بعیدہ سے کہ دور ہی حال اونکے سے اسلیے کہ بعید تر چیز اوس چیز سے کہ لائے اوسکو
آنحضرت سحر اور شعر ہی اور بعید تر چیز اونکی عادت سے کہ معروف ہی درمیان اونکے اور تجربہ کی گئی ہی جھوٹ ہی کہا مجاہد نے یعنی
بہت کہتے ہین آنحضرت کو ساتھ ظن کے نہ یقین کے اور وہ برا کہنا یہ ہی کہ کہتے تھے آنحضرت کو شاعر ساحر کاہن اور معنی غیب کے
وہی ظن ہی اسلیے کہ غائب ہی علم اوسکا اونسے اور مراد مکان بعید سے دور ہونا اونکا ہی جاننے اوس چیز کے سے کہ کہتے تھے اور معنی یہ ہین
کہ برا کہتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ اوس چیز کے کہ نہین جانتے اوس جگہہ سے کہ نہین جانتے ✤ مل ✤ معالم ✤

وَحِیْلَ بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَہُوْنَ کَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِہِمْ مِّنْ قَبْلُ اِنَّہُمْ کَانُوْا فِیْ شَکٍّ مُّرِیْبٍ ۝

اور جدائی ڈالی گئی درمیان اونکے اور درمیان اوس چیز کے کہ چاہتے تھے جیسا کیا گیا تھا ساتھ مانندون اونکے کے یعنی کفر
مین پہلے اس سے تحقیق یہ تھے شک قوی مین ✤ فتح ✤ اور اٹکاؤ پڑ گیا اونمین اور جو اونکا جی چاہے اون مین جیسا کیا گیا
ہی انکی راہ والون سے پہلے وہ تھے دھوکے مین جو چین نہ لینے دیتا ✤ مو ✤ تفسیر ✤ درمیان اوس چیز کے کہ چاہتے
تھے کہ وہ نفع دینا ایمان کا ہی اوس دن اور نجات ہونی بسبب اوسکے دوزخ سے اور مطلب یاب ہونا ساتھ بہشت کے یا پھر لوٹنا طرف
دنیا کے جیسا کہ نقل کیا اللہ تعالی نے حال اونکا اِرْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اور یہ افعال جو ذکر کیے گئے یعنی فَزِعُوْا اور اُخِذُوْا اور
حِیْلَ سب ہین صیغے ماضی کے اور مراد انسے استقبال ہی یعنی زمانہ آیندہ قیامت وغیرہ مین یون ہوگا اور ماضی لائے واسطے
تحقیق وقوع انکے کے یعنی ضرور یہ باتین ہونگی انکے وقوع مین کچھ شبہہ نہین گویا ہو چکین ہین اور ساتھ مانندون انکے کے یعنی جیسے
اور کافر کہ تھے مانند انکے کفر مین اگلے زمانے مین اونکا ایمان و توبہ نہ قبول ہوئی وقت جانکنی کے ویسے ہی آنحضرت کے وقت کے
کفار کے ساتھ معاملہ کیا جاویگا بیچ شک کے یعنی امر رسول مین اور بعث مین اور یہ رد ہی اونپر کہ کہتے ہین کہ اللہ نہین عذاب کرتا
شک پر ✤ مل ✤ معالم ✤ اور بعضون نے کہا کہ مَا یَشْتَہُوْنَ سے مراد نعمتین دنیا کی ہین اور زینت اوسکی مراد ہی چنانچہ
روایت کی ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَحِیْلَ بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَہُوْنَ کہ کہا اونھون
نے تھا ایک شخص بنی اسرائیل مین سے غنی کہ کشایش مال کی دی تھی اللہ نے اوسکو پس مر گیا وہ اور اوسکے مال کا وارث ہوا اوسکا
بیٹا بدکار پس اوس مال کو اللہ کے گناہون مین خرچ کرنے لگا یعنی شراب خواری زناکاری وغیرہ مین پس جب دیکھا یہ اوسکے چچاؤن
نے تو آئے وہ اوس نوجوان کے پاس اور غصہ اور ملامت کی اوسپر پس تنگدل اور جز بز ہوا وہ جوان اور بیچی زمین اپنی بعوض نقدی
کے پھر کوچ کیا وہان سے اور پہونچا ایک چشمے پر کہ خوب جاری تھا پس خرچ کیا اوسمین مال اپنا کہ بنایا ایک محل اوسمین پس
ایک روز وہ بیٹھا تھا کہ ناگہان اوڑ لائی اوسکے پاس ہوا ایک عورت کو کہ نہایت خوبصورت تھی وہ اور بہت خوشبو آتی تھی
اوسمین سے پس کہا اوس عورت نے کہ کون ہی تو ای بندے اللہ کے اوسنے کہا کہ مین ایک شخص ہون بنی اسرائیل مین سے کہا او

کہ تیرا ہی ہے یہ محل اور یہ مال اوسنے کہا ہان کہا اوس عورت نے کہ تیرے بیوی بھی ہی اوسنے کہا نہین کہا اوسنے کہ پھر
کیونکر گوارا ہوتا ہی تجھے عیش اس حال مین کہ تیرے بیوی نہین ہی اوسنے کہا کہ حال تو یہی ہی جو مینے بیان کیا پس آیا
تیرے لیے خاوند ہی اوسنے کہا نہین پس کہا اوس شخص نے کہ آیا تجکو رغبت ہی اسکی کہ نکاح کرون مین تجھسے اوسنے کہا
کہ مین ایک عورت ہون رہنے والی مسافت ایک کوس کی تجھسے پس جب کل ہووے تو توشہ راہ لے ایک دن کا اور آ میرے پاس اور
اگر دیکھے تو اپنی راہ مین کچھ دہشت کی چیز تو ڈرنا نہین پس جب کل ہوئی تو توشہ راہ لیا اوسنے ایکدن کا اور چلا پس پونہچا طرف
ایک محل کے اور کھٹکھٹایا دروازہ اوسکا پس نکلا طرف اوسکے ایک جوان کہ بہت خوبصورت تھا اور خوب خوشبو آتی تھی اوسمین سے
پس کہا اوسنے کہ کون ہی تو اے بندے اللہ کے کہا اسنے کہ مین اسرائیلی ہون اُمت سے کہا کہ پھر کیا حاجت ہی تیری اسنے کہا کہ بلایا تھا
مجکو اس محل کی مالکہ نے اپنے پاس کہا اوسنے کہ سچ کہا تو نے پس آیا دیکھی تو نے اپنی راہ مین کوئی ڈرانی چیز اوسنے کہا ہان دیکھی تھی اور
اگر نہ خبر دی ہوتی اوس عورت نے مجکو کہ تو ڈرنا نہین تو البتہ ڈرتا مین اوس چیز سے کہ دیکھی مینے پھر بیان کرنا شروع کیا اسنے کہا کہ
مین آتا تھا کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو ایک راہ اور مینے دیکھی ایک کتیا مونہہ کھولے ہوئے پس ڈرا مین پھر جست کر کے وہ مجھسے آگے
نکل گئی پھر جو مین اوسکے پیچھے پونہچا تو دیکھا کہ پلے اوسکے اوسکے سینے پر بول رہے ہین کہا اوس جوان نے کہ تو نہین پائیگا اسکو یہ ہوگا
اخیر زمانے مین کہ بیٹھینگے لڑکے بڈھون کے ساتھ پھر غالب آوینگے وہ اونپر اونکی مجلس مین اور رہبر جا کر سینگے اونکی باتون کا کہا اوسنے پھر آگے
چلا مین یہانتک کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو ایک اور راہ اور دیکھین مینے اوسمین سو بکریان بھری ہوئی تھنون کی اور ناگہان اونمین
ایک بکری کا بچہ ہی کہ دودھ پیتا پھرتا ہی اوسکا جو آتا ہی اونکے پاس گمان کرتا ہی کہ مینے نہین چھوڑا دودھ کچھ بھی پس کھولتا ہی تو نہ
ڈھونڈھتا ہی اور دودھ کہا اوس جوان نے کہ نہین پائیگا تو اسکو ہوگا آخر زمانے مین ایک بادشاہ کہ جمع کریگا سب لوگون کی نقدی
یہانتک کہ جب گمان کریگا کہ مینے کچھ نہین چھوڑا کھولیگا مونہہ طلب کریگا اور مال کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہانتک کہ معلوم ہوئی
مجکو اور راہ ناگہان دیکھے مینے درخت پس خوش لگی مجکو ٹہنی ایک درخت کی اونمین سے کہ تر و تازہ تھی پس چاہا مینے کاٹنا اوسکا
پس پکارا مجکو ایک اور درخت نے کہ اے بندے اللہ کے مجھمین سے لے یہانتک کہ پکارا مجکو سب درختون نے کہ اے بندے
اللہ کے ہم مین سے لے کہا اوس جوان نے کہ نہین پائیگا تو اسکو یہ ہوگا اخیر زمانے مین کہ کم ہونگے مرد اور بہت ہونگی عورتین یہانتک کہ مرد
البتہ خواستگاری کریگا ایک عورت سے پس بلاوینگی اوسکو دس بیس عورتین اپنی طرف کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہانتک کہ ناگہان
معلوم ہوئی مجکو اور راہ پس ناگہان دیکھا مینے ایک شخص کو کہ کھڑا ہی ایک چشمے پر چلو بھر بھر کر دیتا ہی ہر شخص کو پانی مین سے
پس جب متفرق ہوئے لوگ اوسکے پاس سے ڈالا اپنی زمین مین پانی پس نہ ٹھہرا اوسکی زمین مین پانی مین سے کچھ کہا اوسنے نہین
پائیگا تو اسکو یہ ہوگا اخیر زمانے مین کہ واعظ تعلیم کریگا لوگون کو علم پھر مخالفت کریگا اونکی کہ رجوع کریگا اللہ تعالی کے
گناہون کی طرف کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہانتک کہ جب معلوم ہوئی مجکو اور راہ دیکھتا ہون ایک گائے اور لوگ پکڑے ہوئے
ہین ہاتھ پاؤن اوسکے اور ایک شخص پکڑے ہوئے ہی سینگ اوسکے اور ایک شخص دم پکڑے ہوئے ہی اوسکی اور ایک شخص سوار
ہی اوسپر اور ایک شخص دودھ دوہ رہا ہی اوسکا پس کہا اوسنے کہ گائے دنیا ہی اور جو اوسکے ہاتھ پاؤن پکڑے ہوئے تھے پس وہ کم رتبہ
ہین نسبت دنیا کے اور جو اوپر اوسکے ہی یعنی طالب دنیا اور جو کہ سینگ پکڑے ہوئے تھا پس وہ تنگدست ہی کہ تدبیر اپنی معاش کی کرتا
ہی اور جو کہ دم پکڑے ہوئے تھا اوسکی پس اوس سے پیٹھ پھیری آگے دنیا نے اور جو کہ سوار تھا اوسپر پس اوسنے ترک کیا ہی دنیا کو اور
جو کہ دودھ دوہتا ہی اوسکا پس وہ خوشحال و عیش والا ہی مین کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہانتک کہ ایک راہ اور معلوم ہوئی مجکو

دیکھتا ہون کہ ایک شخص خوش بیٹھا ہوا ہی کنوین پر جب نکالتا ہی ڈول ڈالتا ہی اوسکو حوض مین پھر جا پڑتا ہی پانی کنوین مین کہا اوسنے
کہ یہ شخص ہی کہ رد کیے ہین اللہ نے اوسپر عمل نیک اوسکے پس نہین قبول کیے جاتے ہین وہ کہا اسنے پھر آگے چلتا ہون یہان تک کہ معلوم
ہوئی ہی مجکو اور راہ ناگہان دیکھتا ہون ایک شخص کو کہ ڈالتا ہی بیج زمین مین پھر کاٹتا ہی زراعت پس ناگہان دیکھتا ہی کہ بہت اچھے
گیہون ہین کہا اوسنے کہ یہ شخص ہی کہ قبول کیے اللہ نے عمل نیک و پاکیزہ (یعنی زکوٰۃ) اوسکے کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ ناگہان معلوم
ہوئی مجکو اور راہ دیکھتا ہون کہ ایک شخص لیٹا ہوا ہی چت پس کہا اوسنے کہ ای بندے اللہ کے نزدیک ہو مجسے پس پکڑ ہاتھ میرا
اور اٹھا مجکو پس قسم ہی اللہ کی کہ نہین بیٹھا مین جیسے کہ پیدا کیا ہی مجکو اللہ نے پس پکڑا مینے ہاتھ اوسکا پس اوٹھکر دوڑنے لگا
اور چلا گیا یہان تک کہ نہین دکھائی دیتا تھا مجکو پس کہا واسطے اوسکے اوس جوان نے کہ یہ عمر تیری تھی کہ پوری ہو چکی اور مین ملک الموت
ہون اور مین ہی تھا وہ عورت کہ آئی تھی تیرے پاس حکم کیا ہی مجکو اللہ نے تیری روح کے قبض کرنے کا اس مکان مین پھر لیجایئے مجکو
طرف آگ جہنم کے کہا ابن عباس نے پس اسمین اوتری ہی یہ آیت وَحِیْلَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَھُوْنَ اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ اونھون نے پیا ٹھنڈا پانی پھر روئے پس کہا گیا کہ کس چیز نے رلایا تمکو کہا اونھون نے کہ یاد کی مینے یہ آیت کتاب اللہ کی وَحِیْلَ
بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَھُوْنَ پس جانا مینے کہ دوزخی نہین چاہین گے مگر پانی ٹھنڈا اور تحقیق فرمایا ہی اللہ تعالی نے اَفِیْضُوْا
عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّھُمْ کَانُوْا فِیْ شَکٍّ مُّرِیْبٍ کہا بجا و تہم اپنے شک
و ریب سے اسلیے کہ جو مریگا شک پر اوسی پر اوٹھایا جاویگا اور جو مریگا یقین پر اوسی پر اوٹھایا جاویگا ۔ معالم و درمنثور

سُوْرَۃُ الْمَلٰۗئِکَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً وَّخَمْسُ رُکُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ ملائکہ ہی اسلیے کہ اول ہی سورت مین ذکر ملائکہ کا آیا ہی اور سورۂ فاطر بھی کہتے ہین واسطے مذکور ہونے لفظ فاطر کے
ابتدا مین اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسکی پینتالیس اور کلمات اسکے سات سو ستتر اور حروف اسکے تین ہزار ایک سو تیس ۳۱۳۰
اور رکوع اسکے پانچ اور نزول اس سورت کا بعد سورۂ فرقان کے ہی اور اسکو بعد سورۂ سبا کے اسلیے لکھا کہ وہ بھی لفظ الحمد سے
شروع ہوئی ہی اور یہ بھی اور دونون کو مناسبت باعتبار مقدار کے بھی ہی کہ دونون مقدار مین قریب قریب ہین اور بعضون نے کہا کہ ابتدا
سورۂ فاطر جو حمد کر ہوئی اسکو مناسبت ہی اوپر کی سورت کے خاتمے سے یعنی وَحِیْلَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَھُوْنَ الخ سے کہ کافرون
کی خرابی و تباہی جو اوس سورت کے اخیر مین مذکور ہو چکی تو گویا اسکی ابتدا مین اوسپر حمد کی جیسے کہ فرمایا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ
الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰۗئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْۤ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ
یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

سب تعریف واسطے اوس خدا کے ہی کہ پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا بنانے والا فرشتون کو پیغمبر بنانے والا اونکو صاحب
بازوون کا دو دو اور تین تین اور چار چار زیادہ کرتا ہی پیدائش مین جو کچھ چاہتا ہی تحقیق خدا سب چیز پر قادر ہی ۔ **فتح**
سب خوبی اللہ کو ہی جسنے بنا نکالے آسمان و زمین جسنے ٹھہرائے فرشتے پیغام لانے والے جنکے پر ہین دو دو اور تین تین اور
چار چار بڑھاتا ہی پیدائش مین جو چاہے بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہی ۔ **تفسیر** ۔ بڑھاتا ہی یعنی چار سے زیادہ کرتا ہی بعضون کے

جبرئیل ع کے چھ سو پر ہین ۞ ف ۞ اللہ تعالی نے حمد کی اپنی ذات پاک کی ازراہ تعلیم تعظیم کے اور فاطر السموات کے معنی ہین پہلے پہل پیدا کرنے والا آسمانون کا کہ ویسے کسینے نہین پیدا کیے تھے اوس سے پہلے کہا ابن عباس رض نے کہ نہین جانتا تھا مین معنی فاطر السموات والارض کے یہان تک کہ جھگڑتے آئے میرے پاس دو اعرابی ایک کنوین کے مقدمے مین پس کہا ایک نے اونمین سے انا فطرتہا یعنی مینے بنایا ہی اسکو پہلے پہل اور فرشتون کے پیغمبر بنانے سے مراد یہ ہی کہ وحی لاتے ہین انبیا علیہم السلام کے پاس اور صاحب بازوون کا دو دو والخ یعنی ملائکہ مین سے ایک جماعت ہی ہر ایک کے اونمین سے دو دو بازو ہین اور ایک جماعت ہی کہ اونکے تین تین بازو ہین اور شاید کہ تیسرا بازو پشت پر ہو درمیان مین دونون بازوون کے کہ بڑھاتا ہو اون دونون کی قوت اور ایک جماعت ہی کہ اونکے چار چار بازو ہین اور مراد ان عددون سے تعدد بازوون کا ہی حصر نہین ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جبرئیل ع کے چھ سو بازو ہین اور بقول قتادہ اور مقاتل کے یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ سے مراد یہی زیادتی بازوون کی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد اس سے یہ کہ زیادہ کرتا ہی بیچ پیدایش بازوون وغیرہ کے جو کچھ چاہتا ہی پس آیت مطلق ہے کہ شامل ہی ہر زیادتی کو پیدایش مین مانند طول قد اور اعتدال صورت اور تیزی کے عقل مین اور فصاحت کے زبان مین اور محبت کے بیچ قلوب مومنین کے اور مانند انکے اور بعضے نے کہا کہ مراد زیادتی سے پیدایش مین صورت حسین ہی اور آواز خوش اور بال اچھے اور نمکینی آنکھون مین ۞ ف ۞ سجع ۞

مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

جو کچھ کہ کھولدیوے خدا واسطے لوگون کے رحمت سے پس کوئی بند کرنے والا نہین ہی اوسکو اور جو کچھ کہ بند کرے پس کوئی کھولنے والا نہین ہی اوسکو بعد اوسکے یعنی غیر اوسکے اور وہ ہی غالب باحکمت ۞ ف ۞ جو کھولدے اللہ لوگون پر کچھ مہر تو کوئی نہین اوسکو روکنے والا اور جو روک رکھے تو کوئی نہین اوسکو بھیجنے والا اوسکے سوا اور وہی ہی زبردست حکمتون والا ۞ ف ۞ تفسیر ۞ رحمت سے مراد ہی رزق یا مینہ یا صحت یا غیر انکے اور انعامات پس کوئی بند کرنے والا نہین یعنی کوئی نہین بند کرسکتا اوسکو بعد اوسکے یعنی بعد ردکنے اوسکے اور معاذ سے روایت ہی بطریق مرفوع کے یعنی آنحضرت صلعم سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا ہمیشہ ہی ہاتھ اللہ کا پھیلایا گیا اس امت پر جبتک کہ نہ نرمی کرین نیک اونکے ساتھ بدون اونکے اور نہ تعظیم کرین نیک اونکے بدکارون اونکے کی اور نہ مدد کرین قاری اونکے امرا اونکے کی اللہ تعالی کے گناہ پر پس جب کرین یہ کھینچ لیتا ہی اللہ تعالی ہاتھ اپنا اونسے اور مغیرہ بن شعبہ سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے پیچھے ہر نماز کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اور روایت کی ابن منذر نے عامر بن عبد القیس سے کہا چار آیتین ہین کتاب اللہ کی جب پڑھتا ہون مین اونکو پس نہین پروا کرتا مین اوس حالت کی کہ صبح کرتا ہون مین اوسپر اور شام کرتا ہون مین یعنے کیسی ہی حالت گذرے مجھے کچھ پروا نہین ہوتی ہر حال خوش رہتا ہون مین اونکے مضمون کو دیکھ کر ایک تو یہ آیت ہی مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ اور دوسری یہ ہی وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ اور تیسری یہ ہی سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا اور چوتھی یہ ہی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور وہ ہی غالب قادر کھولنے اور روک رکھنے پر اور باحکمت اپنا کھولنا اور روکنا ہی اوس چیز کو کہ مقتضی ہوتی ہی حکمت اوسکے کھولنے اور روک رکھنے کو ۞ ف ۞ معا درمنثور تنبیہ ۞ بھائیون سمجھو تو سہی یہان سے صاف ہی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی کی بھلائی برائی کو

ترا کوئی نہین سکتا اور اوسکے سوا کوئی مالک نفع و ضرر کا نہین لیں اسوقت سے کے جو بعضے مرد جاہل اور اکثر عورتین کہین سیتلا کے دنون
مین سیتلا پوجنے لگتے ہین کہین کام اٹکے پر اللہ کے سوا اورون کی نذرین مانتے ہین کسی کسی کے نام بکرے وغیرہ ذبح کرتے ہین کہین بڑے بڑے
روزے مانتے ہین بزرگون کی قبرون پر جا کر کیا کیا خرافات کرتے ہین کہ حاجتین اونسے مانگتے ہین ناک کسنیان کرتے ہین چلے باندھتے ہین بیٹھتین
پڑھاتے ہین کہ ہماری مراد حاصل ہو پریون وغیرہ کے طبق دیتے ہین کوئی سید جلال بخاری کے کونڈے کرتے ہین اس نیت سے کہ برس دن
تک چین امن مین رہین گے بعضے صحنک کرتے ہین شادی مین کہ اس سے پہلے پھولین پھلین گے بعضے گنج بھرتے ہین بچون کی سلامتی کے بعضے فقیر
و ملنگ بناتے ہین اماموں کے محرم مین بعضے چوٹیان رکھتے ہین کسی بزرگ کے نام کی بعضے بدھی بیڑی پہناتے ہین بچے جینے کے لیے
کہین بچہ ہونے کے وقت پر بڑے بڑے بڑون کے پیسے اوٹھلتے ہین کہ بچا بچہ صحیح سلامتی سے اوٹھین کوئی چھاج خانے کے پر چھاوین سے بچانے
کے کچھ ضرر نہ پہنچے اور شادی غمی وغیرہ مین کیا کیا خرافات کرتے ہین کہان تک لکھیے یہ ساری باتین واہیات خبطیات اور شرک کی
باتین ہین مسلمانون کو ضرور پرہیز چاہیے بڑا افسوس ہے کہ مسلمان کہلاوین اور کام مشرکون کے کرین استہین ہون رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اور اتباع کرین کنھیا بھوانی والون کا نہین تو چاہیے کہ ہر امر مین رجوع اللہ ہی کی طرف کرو اور اوسی سے مدد چاہو
ہر کام مین ہرگز کسیکو حاجت روا اور مشکل کشا نجانو کوئی کچھ نہین کر سکتا سوا اوسکے اور جو بات کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی شریعت مین ٹھکانا اوسکا ڈھونڈھو ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین سوار تھا پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن
پس فرمایا آپ نے کہ اے لڑکے اِحْفَظِ اللّٰهَ یَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَ
اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰۤی اَنْ یَّنْفَعُوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ
قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰۤی اَنْ یَّضُرُّوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیْكَ رُفِعَتِ
الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ یعنی نگاہ رکھ حق اللہ تعالی کا محفوظ رکھے گا تجکو نگاہ رکھ اللہ کو اور مراقب رہ پاویگا اوسکو سامنے
اپنے اور جب تو مانگا چاہے کچھ تو اللہ ہی سے مانگ اور جب تو مدد مانگا چاہے تو مدد مانگ اللہ ہی سے اور جان لے کہ تحقیق سب لوگ اگر
جمع ہوین نفع پونہچانے تیرے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہین نفع دینگے تجکو مگر ساتھ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے
اور اگر جمع ہوین ضرر پونہچانے تیرے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہین ضرر پونہچا دینگے تجکو مگر ساتھ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے تجھپر
اوٹھالئے گئے قلم اور خشک ہوئے کے صحیفے انتہی بھلا خیال تو کرو کہ اللہ جا بجا یہی فرماتا ہے کہ سوائے میرے تمہارا کوئی کچھ نہین کر سکتا
اوسکا رسول پیارا یہ کچھ فرماوے اور پھر تم نفع و ضرر اپنا اورون سے ڈھونڈھتے پھرو جاگو خواب غفلت سے اور اپنے مولی سے دھن
لگاؤ اور اوسکے حبیب کی پیروی اختیار کرو تا قیامت مین شرمندگی نہ اوٹھاؤ آگے تم جانو تمہارا کام شعر ہمارا کام کہدینا تھا یارو
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو ٭

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖۗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

اے لوگون یاد کرو نعمت اللہ کی اپنے پر کیا کوئی پیدا کرنے والا ہے سوائے خدا کے روزی دیتا ہے تمکو جانب آسمان و زمین سے نہین ہے
کوئی معبود مگر وہ پس کہان سے پھیرے جاتے ہو ٭ فـ ٭ اے لوگون یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر کوئی ہے بنانے والا اللہ کے
سوائے روزی دیتا تمکو آسمان و زمین سے کوئی حاکم نہین مگر وہ پھر کہان سے اولٹے جاتے ہو ٭ صـ ٭ تفسیر ٭ یاد کرو یعنی
ساتھ زبان اور دل کے نعمت اسکی اور وہ وہ ہے کہ جسکا بیان اوپر گذرا پھیلانا زمین کا مانند فرش کے اور بلند کرنا آسمان کا

بغیر ستون کے اور بھیجنا رسولون کا واسطے بیان کرنے راہ حق کے اور زیادتی پیدائش مین اور کھولنا رزق کے دروازون کا کھم آگاہ کیا اوپر نعمتون کے اور وہ تکا ہونا منعم کا ہی ساتھ فعل اپنے کے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ اور رزق آسمان کی طرف سے سبب برسانے مینہ کے ہی اور زمین سے ساتھ انواع نبات کے اور کہان سے پھیرے جاتے ہو یعنی اس کس وجہ سے پھیرے جاتے ہو توحید سے طرف شرک کے ✣ ف ل

وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝

اور اگر ساتھ جھوٹ کے نسبت کرین تجکو پس تحقیق ساتھ جھوٹ کے نسبت کیے گئے ہین پیغمبر پہلے تجسے اور طرف خدا کے پھیرے جاتے ہین سب کام ✣ فتح ✣ اور اگر تجکو جھٹلاوین تو جھٹلائے گئے کتنے رسول تجسے پہلے اور اللہ تک پہونچتے ہین سب کام ✣ موضح
تفسیر ✣ اسمین تنبیہ کی اللہ تعالی نے قریش پر بسبب نہ ماننے اونکے اللہ کی آیتون کو اور بسبب جھٹلانے اونکے آیتونکو اور تسلی دی اپنے رسول کو کہ یہ معاملہ جھٹلانے کا کچھ تمہارے ہی ساتھ نہین ہوا ہی بلکہ اگلی امتون نے بھی رسولون کو جھٹلایا ہی اور اونھون نے صبر کیا ہی اور فتحیاب ہوئے ہین تم بھی صبر کرو فتحیاب ہووگے اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب کام یہ کلام شامل ہی اوپر وعدہ و وعید کے کہ سب امور آخرت مین اوسی کی طرف رجوع ہووینگے اور ہر ایک کاذب اور مکذب کو جزا و سزا دیگا ✣ ف ل

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ ۝

ای لوگون تحقیق وعدہ خدا کا یعنی ساتھ بعث و جزا کے حق ہی یعنی ہونے والا ہی پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تمکو بنسبت خدا کے شیطان فریب دینے والا ✣ فتح ✣ ای لوگون بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی سو نہ بہکاوے تمکو دنیا کا جینا اور نہ دغا دے تمکو اللہ کے نام سے وہ دغاباز ✣ موضح ✣ تفسیر ✣ فریب نہ دے تمکو دنیا اور غافل نکر دے تمکو فائدہ اوٹھانا اور لذت حاصل کرنی ساتھ منافع دنیا کے عمل آخرت سے اور طلب کرنے اوس چیز کے سے کہ اللہ کے پاس ہی اور فریب نہ دے تمکو شیطان اسلیے کہ وہ ڈالتا ہی تمہارے دل مین جھوٹی آرزوئین اور کہتا ہی کہ اللہ بے پروا ہی تیری عبادت سے اور تیرے عذاب کرنے سے ✣ ف ل ✣ تنبیہ ✣ سچ ہی اس دنیا اور شیطان نے راہ حق سے بہت ہی الگ کر رکھا ہی اچھے اچھے لوگ انکے مکر و فریب سے لرزان ترسان رہتے تھے چنانچہ ایک عابد رحمہ اللہ سے منقول ہی کہ اپنی مناجات مین یون دعا کیا کرتے تھے اِلٰهِي طُولُ الْأَمَلِ غَرَّنِي ✣ وَحُبُّ الدُّنْيَا أَهْلَكَنِي ✣ وَالشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ أَضَلَّنِي ✣ وَالنَّفْسُ الْأَمَّارَةُ بِالسُّوءِ عَنِ الْحَقِّ مَنَعَتْنِي ✣ وَقَرِينُ السُّوءِ عَلَى الْمَعْصِيَةِ أَعَانَنِي ✣ فَأَغِثْنِي يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ ✣ فَإِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَرْحَمُنِي غَيْرُكَ ✣ سبحان اللہ بزرگ ایسے ہوتے ہین کہ باوجود مقبول آلہی ہونے کے ایسا اپنے تئین جانتے تھے اور لرزان و ترسان رہتے تھے نہین کہ جہان مولوی گری یا فقیری کا نام لگا گویا معافی کی چٹھی لکھوا لی کہ سب کچھ اپنے حق مین مباح سمجھنے لگے یعنی بعضے مولوی تو تاویلات باطلہ کر کے بہت سی حرام چیزون کو مباح سمجھتے ہین اور بعضے فقیر باقتضائے جہالت بدعات شنیعہ اور حرام چیزون کو اپنے لیے روا جانتے ہین کہ سب کچھ ہمارے ہی لیے پیدا ہوا ہی جو چاہو سو کھاؤ اور جو چاہو سو پہنو افیون حقہ چرس کھایا پیا کرو بھنگ بوزہ ڈھول ستارے سے عرفان حاصل کرو عیاذًا باللہ منہ حقیقت مین تابع نفس امارہ کے ہو رہے ہین اور نام مولوی گری اور فقیری کو بدنام کیا ہی اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ✣ مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہین مثنوی ای بسا ابلیس آدم روی ہست ✣ پس بہر دستی نباید داد دست ✣ کار شیطان میکند نامش ولی ✣ گر ولی اینست لعنت بر ولی ✣ اور حضرت مجدد رحمہ اللہ نے کسی بزرگ کی نقل لکھی ہی کہ اونھون نے ابلیس کو دیکھا کہ فارغ البال بیٹھا ہی اونھون نے کہا ای ملعون تجکو ایسی فراغت کہان سے حاصل ہوئی اوسنے کہا کہ علما سوء وقت کے میرے خلیفہ ہین گمراہ کرنے کے لیے مجھے حاجت نہین کسی کے گمراہ کرنے کی ✣

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

تحقیق شیطان واسطے تمھارے دشمن ہی پس دشمن پکڑو اوسکو سوا اسکے نہین کہ وہ بلاتا ہی اپنے تابعون کو تا ہوون اہل دوزخ سے ۞ فتح
تحقیق شیطان تمھارا دشمن ہی سو تم سمجھ رکھو اوسکو دشمن وہ تو بلاتا ہی اپنے گروہ کو اسی واسطے کہ ہوون دوزخ والون مین ۞ موضح
تفسیر ۞ دشمن ہی یعنی ظاہر العداوت کیا تمھارے باپ کے ساتھ جو کچھ کہ کیا اور تم معاملہ کرتے ہو اوس سے اوسکا ساکہ
جنکو علم نہو اوسکے حال کا پس پکڑو اوسکو دشمن اپنے عقائد مین اور افعال مین اور ہرگز نہ پائی جاوے تمسے مگر وہ چیز کہ دلالت کرے
اوسکی دشمنی پر بیچ باطن و ظاہر تمھارے کے پھر بیان فرمایا پوشیدہ مکر امر اوسکا اور نسبت خطا کی اونکو کہ اتباع کیا ہی اوسکا طمع
کہ غرض اوسکی اپنی جماعت کے بلانے مین یہی ہی کہ پہونچاوے اونکو ہلاکت کی جگہہ مین ساتھ قول اپنے کے انما یدعوا حزبہ الخ پھر
کھول دیا پردہ پس بنا کیا تمام امر کو ایمان اور اوسکے ترک پر پس فرمایا ۞ ف ل

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ڛ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکے لیے ہی عذاب سخت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اونکے لیے ہی بخشش اور ثواب بڑا ۞ فتح
جو منکر ہوئے اونکو سخت مار ہی اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اونکو معافی ہی اور نیگ بڑا ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ وہ لوگ
کہ کافر ہوئے الخ یعنی پس جسنے اطاعت کی اوسکی جس وقت کہ پکارا اوسنے پس اوسکے لیے عذاب سخت ہی اسلیے کہ ہوا اوسکے حزب یعنی
تابعدارون سے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے الخ یعنی اور نہ اطاعت کی اوسکی اور نہ ہوئے اوسکے حزب سے بلکہ دشمنی رکھی اوس سے
اونکے لیے مغفرت ہی اور اجر بڑا واسطے بڑا جہاد کرنے اونکے کے اور جبکہ ذکر کیا دونون فریق کا فرمایا اللہ تعالی نے اپنے نبی علیہ السلام کو ۞ ف ل

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَـنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ڮ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

کیا پس وہ شخص کہ آراستہ کیا گیا اوسکے لیے عمل بد اوسکا پس دیکھا اوسکو اچھا مثل مومن صالح کے ہی پس تحقیق خدا گمراہ کرتا ہی
جسکو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہی جسکو چاہتا ہے پس چاہیے کہ ہلاک نہو نفس تیرا اوپر اونکے از روی حسرت کے تحقیق خدا دانا
ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین ۞ فتح ۞ بھلا ایک شخص جو بھلی سمجھا اوسکی برائی کیونکہ اللہ بھٹکاتا ہی جسکو چاہے اور سجھاتا
ہی جسکو چاہے سو تیرا جی نہ جاتا رہے اونپر پچھتا پچھتا کر اللہ کو معلوم ہی جو کرتے ہین ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ تقدیر اسکی یہ ہی کہ
کیا وہ شخص کہ آراستہ کیا گیا اوسکے لیے عمل بد اوسکا پس اوسکو اچھا دیکھا بسبب آراستہ کر دکھانے شیطان کے مانند اوسکے ہی کہ
نہین آراستہ کیا گیا اوسکے لیے پس گویا کہ آنحضرت نے کہا لا یعنی برابر نہین اور پھر فرمایا اللہ تعالی نے فان اللہ یضل الخ ۞ ف ل
یعنی کافر فاسق مانند مومن اور صالح کے نہین ہین اور نزول اس آیت کا بیچ حق ابوجہل اور زابل کے مشرکون کے ہی کہ شرک کو
اچھا جانتے تھے اور ہوئے بیچ حق خوارج اور بدعتیون کے ہی اور حسرت کہتے ہین شدت غم کو اوپر فوت ہونے کسی امر کے اور معنی
یہ ہین کہ نہ غم کر تو بسبب کفر اونکے کے اور ہلاک اونکے کے اگر ایمان نہ لاوے اور اللہ جانتا ہی الخ یہ وعید ہی اونکے لیے ساتھ عذاب کے
اوپر افعال بد اونکے کے ۞ ف ل ۞ معا ۞ تنبیہ ۞ اس سے معلوم ہوا کہ برے کامون کو اچھا جاننا کافرون کا
کام ہی اور یہی عقیدہ ہی اہل سنت کا کہ جو کوئی حرام قطعی کو حلال جانے اور حلال قطعی کو حرام وہ کافر ہوجاتا ہی پس مومن کو چاہیے
کہ برے کام سے نہایت بیزار ہو اور برا جانے اوسکو اور اچھا کام کر کر خوش ہو کہ اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علامت
ایمان کی فرمایا ہی ابو امامہ روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی علامت صحت ایمان کی

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَاتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَاتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ یعنی جب خوش کرے تجکو نیکی تیری اور بد دل وغمگین کرے تجکو برائی تیری پس تو مومن صحیح ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ یعنی جو شخص دوست رکھے کسی چیز کو یا کسی شخص کو خالص اللہ ہی کے لیے اور دشمن رکھے اور برا جانے کسی چیز کو یا کسی شخص کو خالص اللہ کے لیے اور دیوے خالصۃً للہ اور نہ دیوے خالص اوسی کی رضا کے لیے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان اپنا اب آگے وہان سے کفار کی اور ایک بد اعتقادی بیان فرماتا ہی اللہ تعالی کہ یہ ایسے احمق ہین کہ اکثر ہماری قدرت دیکھتے ہین اور پھر ہمکو عاجز جانتے ہین مرے کے بعد جلانے سے ؏

وَاللّٰهُ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝

اور اللہ وہ ہی کہ بھیجین ہوائین پس اوٹھایا اون ہواؤن نے ابر کو پس روان کیا ہمنے ابر کو طرف شہر مردہ کے یعنی خشک کے کہ نہو روئیدگی اوسمین پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اوس ابر کے زمین کو بعد مردہ ہونے اوسکے کے یعنی خشک ہونے اوسکے کے یعنی اوگائی ہمنے اوسمین زراعت و گھانس اسی طرح ہوگا اوٹھنا مردون کا ❊ فتح ❊ اور اللہ ہی جسنے چلائین ہین باوین پھر اوبھارتیان ہین بدلی پھر ہانک لے گئے ہم ایک مرگئے دیس کو پھر جلائی ہمنے اوس سے زمین اوسکے مرگئے پیچھے اسیطرح ہی جی اوٹھنا ❊ موضح ❊ تفسیر ❊ یعنی مثل زندہ کرنے زمین خشک کے اوٹھنا اموات کا ہوگا قبرون سے کہا گیا ہی کہ زندہ کریگا اللہ خلق کو ساتھ ایک پانی کے کہ بھیجیگا اوسکو عرش کے نیچے سے کہ اوسمین تاثیر منی کی ہوگی اوگاویگا اوس سے اجساد خلق کے ❊ معالم

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝

جو کوئی چاہے عزت پس واسطے خدا کے ہی عزت ساری طرف اوسکے چڑھتے ہین کلمات پاکیزہ اور عمل نیک بلند کرتا ہی اوسکو خدا اور جو لوگ کہ اندیشہ کرتے ہین فتنے واسطے اونکے عذاب ہی سخت یعنی آخرت مین اور بد اندیشی اونکی وہی نابود ہوگی ❊ فتح ❊ جسکو چاہیے عزت تو اللہ کی ہی عزت ساری اوسکی طرف چڑھتا ہی کلام ستھرا اور کام نیک اوسکو اوٹھالیتا ہی اور جو لوگ داؤ مین ہین برائیون کے اونکو سخت مار ہی اور داؤ اونکا اوہی ٹوٹے کا ❊ تفسیر ❊ یعنی عزت اللہ کے ہاتھ ہی ہمارے ذکر اور بھلے کام چڑھتے جاتے ہین جب اپنی حد کو پہنچین گے تب بدی پر غلبہ کرینگے کفر دفع ہوگا اسلام کو عزت ہوگی ❊ موضح ❊ کہا فرّا نے کہ معنی آیت کے یہ ہین کہ جو کوئی چاہے یہ کہ جانے کہ کسکے لیے عزت ہی پس اللہ ہی کے لیے عزت ہی ساری اور کہا قتادہ نے کہ جو کوئی چاہتا ہے عزت پس چاہیے کہ طلب کرے عزت اللہ کے پاس سے بسبب طاعت اوسکی کے جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ جو کوئی چاہتا ہو مال پس مال واسطے فلان کے ہی یعنی اوس چاہیے کہ طلب کرے اوسکو اوسکے پاس سے ❊ معالم ❊ یعنی ساری عزت خاص کی گئی ہی ساتھ اللہ کے عزت دنیا کی اور عزت آخرت کی اور کافر عزت طلب کرتے تھے ساتھ بتون کے جیسے کہ فرمایا وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا اور منافق عزت طلب کرتے تھے ساتھ مشرکون کے جیسے کہ فرمایا

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝

پس بیان کیا کہ نہین ہی عزت مگر واسطے اللہ کے اور معنی یہ کہ پس چاہیے کہ طلب کرے عزت اللہ کے پاس سے اور مانند اسکے ہی کہنا تیر اوسکو جسکا ہے نصیحت وہ نزدیک نیکون کے ہی مراد یہ ہی کہ پس چاہیے کہ طلب کرے اوسکو اونکے پاس سے اور حدیث مین ہی کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی ہر روز اَنَا الْعَزِيْزُ فَمَنْ اَرَادَ عِزَّ الدَّارَيْنِ فَلْيُطِعِ الْعَزِيْزَ یعنی مین عزیز ہون پس

جو کوئی چاہے عزت دارین کی پس چاہیے کہ اطاعت کرے عزیز کی۔ قطعہ: بنشین بگدایان در دوست کہ ہر کس ہشت یابن
طائفہ شاہی شدہ برخاست پھر معلوم کرو یا کہ جس چیز کے سبب سے طلب کیجاتی ہی عزت وہ ایمان ہی اور عمل صالح ساتھ قول اچھے کے
الیہ یصعد الکلم الطیب اور معنی لفظ الیہ کے الی محل القبول والرضا ہین یعنی طرف جگہ قبول اور رضا کے چڑھتے ہین آور جو چیز کہ متصف
ہو قبولی ہی ساتھ قبول کے وصف کیجاتی ہی ساتھ رفعت اور صعود کے یا معنی الیہ کے ہین الی الحجۃ لا ینفذ فیہ الا حکمہ یعنی چڑھتے
ہین کلمے طیب طرف اوس جگہ کے کہ نہین جاری ہوتا ہی اوسمین مگر حکم اللہ کا اور کلم الطیب کلمے توحید کے ہین یعنی لا الہ الا اللہ اور
عمل صالح عبادت خالصہ ہی یعنی اور عمل صالح بلند کرتے ہین اوسکو کلمے طیب پس اوٹھانے والے کلمے طیب ہوا اور اوٹھائے گئے عمل اسلیے کہ قبول
نہین ہوتا ہی عمل مگر موحد سے یا معنی عکس اسکے ہین یعنی اوٹھاتا ہی عمل صالح کلمون طیب کو محل قبول مین اسلیے کہ نرا قول بے عمل صالح کے
نافع نہین ہی یہ قول ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور اکثر مفسرون کا ہی پس ضمیر یرفعہ کی راجع ہو گی طرف کلم الطیب کے اور کہا ہی
علمانے کہ ایمان ساتھ تمنی اور تحلی کے نہین ہی لیکن ساتھ اوس چیز کے ہی کہ سینون مین جگہہ پکڑی ہو اور اعمال تصدیق اوسکی کرین پس
جو کوئی اعتقاد حق اور نیک رکھے اور عمل غیر صالح کرے مردود خدا کا ہو۔ شعر: تعصی الالہ وانت تظہر حبہ ۔ ھذا
لعمری فی القیاس بدیع ۔ لو کان حبک صادقا لاطعتہ ۔ ان المحب لمن یحب مطیع ۔ اور حدیث
شریف مین ہی الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ہواہا وتمنی
علی اللہ یعنی دانا وہ شخص ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو اپنا اور عمل کرے مابعد موت کے لیے اور احمق وہ ہی کہ تابع کرے اپنے
نفس کو خواہش نفسانی کے اور آرزو کرے اللہ پر کہ وہ غفور رحیم ہی بخش دیگا اور کیا خوب کسی بزرگ نے فرمایا کہ دنیا مثل دریا کے ہی
اور ہم لوگ مثل مسافرون کے ہین اور تقوی خدا کا مثل کشتی کے ہی اور آخرت مثل کنارے کے ہی جسنے تقوی نکیا وہ ڈوبا اور
بقول حسن اور قتادہ کے کلم طیب ذکر خدا کا اور عمل صالح ادائے فرائض خدا کا ہی پس جو کوئی ذکر خدا کا کرے اور فرائض خدا کے
بجا نلاوے خدا رد کرتا ہی اوسکے کلام کو اوپر عمل اوسکے کے اور حدیث شریف مین آیا ہی لا یقبل اللہ قولا الا بالعمل و
لا قولا ولا عملا الا بالنیۃ اور اسی لیے اخلاص عمل مین واجب ہی اور بعضون نے کہا کہ اوٹھانے والا اللہ ہی اور اوٹھایا گیا
عمل ہی یعنی عمل صالح کو اوٹھاتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ عمل موقوف ہی اوٹھانے پر اور کلم الطیب چڑھتے
ہین از خود اور بعضون نے کہا عمل صالح اوٹھاتا ہی عامل کو اور بزرگ کرتا ہی اوسکو یعنی جو کوئی چاہے عزت پس چاہیے کہ کرے
عمل صالح پس تحقیق عمل صالح ایسی چیز ہی کہ بلند قدر کرتا ہی بندے کو اور بعضون کے نزدیک کلم طیب سے مراد ہی سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا جب بیان کرتا ہون مین تمسے کوئی حدیث تو خبر دیتا
ہون مین تمکو اوسکے مصداق کی کتاب اللہ سے نہین کوئی بندہ مسلمان کہتا ہی پانچ کلمے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر وتبارک اللہ مگر کہ لیتا ہی اونکو فرشتہ پس رکھتا ہی اونکو نیچے پرون اپنے کے یعنی کمال احتیاط سے رکھتا
ہی اور لے چڑھتا ہی اونکو آسمان پر پھر نہین گذرتا ہی ساتھ اونکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ بخشش چاہتے ہین وہ
واسطے کہنے والے اونکے کے یہان تک کہ تعریف کیجاتی ہی ساتھ اونکے ذات اللہ تعالی کی یعنی اونکو درگاہ باری تعالی مین عرض کرتے
ہین تا رحمت وخوشنودی اوسکی پڑھنے والے پر متوجہ ہوتی ہی اور مصداق اسکی کتاب اللہ عز وجل سے یہ قول اللہ تعالی کا ہی الیہ
یصعد الکلم الطیب قتادہ سے ہی کہ مراد الیہ یصعد الکلم الطیب سے یہ ہی کہ قبول کرتا ہی کلمہ طیب کو اور سفیان
بن عیینہ سے کہ عمل صالح وہ خالص ہی یعنی اخلاص سبب قبول ہونے خیرات کا ہی قسم اقوال وافعال سے دلیل اسکی قول

اللہ عزوجل کا ہی فلیعمل عملا صالحا و لا یشرک بعبادۃ ربہ احدا ○ پس کہو داناؤن نے عمل صالح کا شرک اور ریا کو اور
کہا کلبی نے بیچ تفسیر والذین یمکرون السیئات کے یعنی عمل کرتے ہین برے اور کہا مقاتل نے مکر سے مراد شرک ہی اور
کہا ابو العالیہ نے کہ مراد مکر قریش کا ہی ساتھ آنحضرت کے کہ دار الندوہ مین جمع ہو کر آنحضرت کے حق مین مشورہ حبس اور قتل اور اخراج
کا کیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ انفال مین و اذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک اور کہا مجاہد نے
اور شہر بن حوشب نے وہ ریاکار ہین اونکے لیے عذاب شدید ہوگا اور ومکر اولئک ہو یبور کے معنی یہ ہین کہ اونھین کا
مکر باطل ہوا نہ مکر اللہ کا ساتھ اونکے جس وقت کہ نکالا اونکو مکے سے اور قتل کیا اونکو اور حبس کیا اونکو بدر کے کنوین مین پس اونپر
سارے مکر اونکے اور ثابت کیا اونکے حق مین قول اپنا و یمکرون و یمکر اللہ و اللہ خیر الماکرین اور قول اپنا و لا یحیق
المکر السیئ الا باھلہ یعنی نہین اوترتا ہی مکر برا مگر مکر کرنے والے پر اور اگر الذین یمکرون السیئات سے ریاکار
مراد ہون جیسے کہ مجاہد نے کہا تو معنی یہ ہونگے کہ جو کچھ کیا ہوا اونکا باطل ہوگا کچھ ثواب آخرت مین نہین پانے کے ❊ مسئلہ
معاد مفتوح ❊ وغیرہ ❊ تنبیہ ❊ اس آیت شریفہ سے یہ معلوم ہوا کہ سراسر عزت دارین اللہ تعالی کی طاعت مین
ہی اور ایمان اور عمل صالح سے مقبول خدا کا ہوتا ہی اور رتبہ اوسکا بڑھتا ہی حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ جسنے جمع کین چھ خصلتین خوب
طلب کی جنت اور خوب بھاگا آگ سے اول اون چھ مین کی یہ ہی کہ پہچانا اللہ کو پس اطاعت کی اوسکی اور پہچانا شیطان کو پس
نافرمانی کی اوسکی اور پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور پہچانا دنیا کو پس چھوڑ دیا اوسکو اور پہچانا حق کو پس اتباع کیا
اوسکا اور پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے انتہی اور یحیی بن معاذ سے ہی کہ اونھون نے کہا اپنی مناجات مین یا الٰہی نہین خوش
لگتی رات مگر ساتھ مناجات تیری کے اور نہین خوش آتا دن مگر ساتھ طاعت تیری کے اور نہین خوش لگے گی جنت مگر ساتھ
غفران تیرے کے اور نہین خوش آتی دنیا مگر ساتھ ذکر تیرے کے اور نہین خوش لگے گی آخرت مگر ساتھ عفو تیرے کے ❊ مناسبات
پھر لگے اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ای بندو تم ہماری طاعت سے کیونکر مونہ موڑتے ہو باوجود حاصل ہونے عزت کے اوسمین بھلا تم
اپنی حقیقت اور ہمارا رتبہ اور احسان تو دیکھو بہ نسبت اپنے کہ ❊

واللہ خلقکم من تراب ثم من نطفۃ ثم جعلکم ازواجا وما تحمل من انثی ولا تضع الا بعلمہ
وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتب ان ذلک علی اللہ یسیر ○

اور اللہ نے پیدا کیا تمکو یعنی تمھارے باپ آدم کو خاک سے پھر پیدا کیا تمکو یعنی آدم کی نسل کو نطفے سے پھر کیا تمکو جوڑے مرد و زن
اور نہین اوٹھاتی پیٹ مین کوئی عورت اور نہ جنتی ہی مگر ساتھ علم اوسکے کے اور نہین زندگانی دیا جاتا ہی کوئی دراز عمر اور نہ کم کیا جاتا
ہی اوسکی عمر مین سے مگر کہ ثبت ہی کتاب مین تحقیق یہ کام اللہ پر آسان ہی ❊ فقہ ❊ اور اللہ نے تمکو بنایا مٹی سے پھر بوند پانی سے
پھر بنائے جوڑے جوڑے اور نہ پیٹ رہتا ہی کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہی بن خبر اوسکے اور نہ عمر پاتا ہی کوئی بڑی عمر والا اور نہ گھٹتی
کسیکی عمر مگر لکھا ہی کتاب مین یہ اللہ پر آسان ہی ❊ تفسیر ❊ یعنی ہر کام سہج سہج ہوتا ہی جیسے آدم کا بنانا ❊ ص ❊ کتاب سے
مراد لوح محفوظ ہی یا صحیفہ نامہ انسان کا اور اگر کوئی کہے کہ انسان یا تو معمر یعنی دراز عمر ہوتا ہی یا کوتاہ عمر پس اوسکی عمر مین گھٹنا
بڑھنا محال ہی پس کیونکر صحیح ہو قول اللہ تعالی کا و ما یعمر من معمر و لا ینقص من عمرہ تو جواب اسکا یہ ہی کہ تاویل
اسکی یہ ہی کہ ایک کی عمر مین گھٹنا بڑھنا مراد نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ ایک کی عمر زیادہ ہوتی ہی ایک کی کم یہ سب لکھا ہوا ہی کہ فلانا دراز عمر ہی فلانا
کوتاہ عمر اسمین کمی زیادتی نہین ہوتی کہ جیسا ہی ویسا ہی ہوتا ہی اور یہ ایسا ہی ہی کہ جیسے کہا کرتے ہین لا یثیب اللہ عبدا و لا یعاقبہ

الا کہ حق پر یعنی نہین ثواب دیتا ہی اللہ بندے کو اور نہ عذاب دیتا ہی اوسکو مگر ساتھ حق کے تو اسمین ایک ہی شخص مراد ہین یعنی لکھ
پھر لوح میں کسیکو ثواب دیتا ہی اور کسیکو عذاب سب حق ہی ہوتا ہی یا تاویل آیت کی یہ ہی کہ لکھا جاتا ہی اسکے قسمت نامے مین کہ عمر اسکی
اتنے اتنے برس کی ہی پھر لکھا جاتا ہی اوسکے نیچے کہ ایک دن گیا دو دن گئے تین دن گئے یہان تک کہ اخیر عمر اوسکی تک اسی طرح لکھا جاتا ہی
پس یہ نقصان اوسکی عمر کا ہو ہر اس صورت مین ایک ہی شخص کا حال ہوگا اپنی مالک سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وما یعمر
من معمر کہا یہ ایام حیات اوسکی کے ہین اور بیچ تفسیر ولا ینقص من عمرہ کے کہا ہر دن بیچ نقصان کے ہی اور قتادہ سے ہی کہ
معمر وہ ہی کہ پہنچے ساٹھ برس کو اور منقوص من عمرہ وہ ہی کہ مرے پہلے ساٹھ برس کے اور کہا کعب احبار نے جسوقت کہ وفات
ہوئی عمر کی کہ اگر دعا کرتے عمر اپنے رب سے یہ کہ تاخیر دے اونکی اجل مین تو البتہ تاخیر دیتا پس لوگون نے کہا اونسے کہ اللہ عز وجل
فرماتا ہی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ پس کہا کعب نے کہ یہ مذکور اوسوقت کا
ہی کہ جب اجل آوے اور اسپر پہلے اسکے پس جائز ہی یہ کہ زیادہ کیا جاوے عمر اور ناقص کیا جاوے اور پڑھی یہ آیت وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ الخ
اور ابن عباس سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بنی اسرائیل مین دو بھائی بادشاہ تھے دو شہرون مین
ایک تو اون دونون مین سے سلوک کرتا تھا ناتے دارون سے اور عدل کرتا تھا رعیت پر اور دوسرا بدسلوک ناتے دارون سے اور
ظالم بنسبت رعیت کے تھا اور اونکے عصر مین ایک نبی علیہ السلام تھے پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے اونکو کہ اس نیک کی عمر مین سے
تین برس باقی رہے ہین اور اوس بد کی عمر مین سے تیس برس پس خبر دی نبی نے دونون کی رعیت کو پس اس سے دونون کی رعیت
غمگین ہوئی پس تفریق کی اونھون نے درمیان ماؤن کے اور بچون کے اور چھوڑ دیا کھانا پینا اور نکلے جنگل کی طرف دعا کرتے ہوئے
اللہ سے کہ بہرہ مند کر ہمکو ساتھ عادل کے اور دفع کر ہمسے ظالم کو پس تین دن تک جنگل مین رہے پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے اون
نبی کو یہ کہ خبر دے میرے بندون کو کہ مینے رحم کیا اونپر اور قبول کی دعا اونکی پس مقرر کی مینے باقی عمر اس نیک کی واسطے اوس ظالم کے
اور باقی عمر ظالم کی اوس نیک کا رکے لیے پس پھرے وہ اپنے گھرون کی طرف اور مرا وہ ظالم تین برس کے بعد اور باقی رہا عادل
اون مین تیس برس پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا
فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ اور یہ بھی لکھ رکھنا اسکا یا زیادتی عمر کی اور نقصان اوسکا اللہ پر سہل ہی ف اعادہ
در منثور تنبیہ ۰ تحقیق محققین کی یہ ہی کہ تقدیرین دو ہین ایک معلق اور دوسری مبرم معلق مین تغیر و تبدیل
ہوتی ہی اور مبرم مین نہین پس جہان کہین زیادتی آئی ہی وہ باعتبار معلق کے ہی اور جہان نہونا کمی زیادتی کا آیا ہی وہ باعتبار مبرم کے
ہی پس کچھ تعارض نہ ہا آیات و روایات مذکورہ مین ف

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ڰ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ
لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اور برابر نہین ہوتے یعنی یکسان نہین ہوتے مین بسبب اختلاط کے دو دریا یہ ایک شیرین ہی بیچ نہایت شیرینی کے ہی خوشگوار ہی پانی اوسکا
اور وہ دوسرا شور مائل تلخی پر اور ہر ایک سے کھاتے ہو گوشت تازہ اور نکالتے ہو زیور کہ پہنتے ہو اوسکو اور دیکھتا ہی تو کشتیون کو دریا
مین پھاڑنے والیان پانی کی تو کہ روزی طلب کرو اوسکے فضل سے اور تو ہو کہ تم شکر کرو ف یعنی اور برابر نہین دو دریا یہ میٹھا ہی
پیاس بجھاتا ہی پینے مین رچتا اور یہ کھاری کڑوا اور دونون مین سے کھاتے ہو گوشت تازہ اور نکالتے ہو گہنا جسکو پہنتے ہو اور
تو دیکھے جہاز اوسمین چلتے مین پھاڑتے تا تلاش کرو اوسکے فضل سے اور شاید تم حق مانو ف تفسیر یعنی کفر اور اسلام برابر نہین

خدا کفر کو مغلوب ہی کریگا اگرچہ تمکو دونون سے فائدہ ملیگا مسلمانون سے قوت دین اور کافرون سے جزیہ خراج گوشت میٹھے کھاری دونون پانیون سے نکلتا ہی یعنی مچھلی اور گہنا یعنی موتی مونگا اور جواہر اکثر کھاری سے اور کبھی میٹھے سے یہ جو فرمایا گہنا جو پہنتے ہو معلوم ہوا جواہر کا پہننا مردون کو حرام نہین ✤ صو ✤ روایت کی ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابی جعفر سے کہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیتے پانی فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَهٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا ✤ در منثور ✤

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ۝

داخل کرتا ہی رات کو دن مین اور داخل کرتا ہی دن کو رات مین اور رام یعنی تابع کیا آفتاب کو اور چاند کو ہر ایک چلتے ہین وقت مقرر تک یعنی روز قیامت کے منقطع ہوگا چلنا اونکا یہ ہی خدا پروردگار تمھارا اوسی کے لیے ہی بادشاہی اور جنکو پوجتے ہو سوا اوسکے یعنی بت مالک نہین مقدار پوست کھجور کی گٹھلی کے ✤ فقہ ✤ رات بیٹھاتا ہی دن مین اور دن بیٹھاتا ہی رات مین اور کام لگا یا سورج اور چاند ہر ایک چلتا ہی ایک ٹھہرائے وعدے پر یہ اللہ ہی تمھارا رب اوسی کی بادشاہی ہی اور جنکو تم پکارتے ہو اوسکے سوائے مالک نہین ایک چھلکے کے ✤ تفسیر ✤ یعنی رات دن کی طرح کبھی کفر غالب ہی کبھی اسلام اور سورج چاند کی طرح ہر چیز کی مدت بندھی ہی دیر سویر نہین ہوتی پھر اوسمین سے اللہ کی وحدانیت نکلی قطمیر کہتے ہین باریک چھلکے کو جو کھجور کی گٹھلی پر ہی ✤ صو ✤ داخل کرتا ہی یعنی اللہ رات کو دن مین پس بڑھجاتا ہی دن اور داخل کرتا ہی دن کو رات مین پس وہ بڑھجاتی ہی حاصل یہ کہ داخل کرتا ہی ساعتین ایک کی دوسرے مین یہان تک کہ ہوجاتا ہی زائد اون دونون مین سے پندرہ ساعت کا اور ناقص نو ساعت کا یہ اوسی کی قدرت کاملہ سے ہی کون کرسکتا ہی ✤ جلا ✤

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ ۝

ثلثة ارباع

اگر پکارو تم اونکو یعنی بتون کو نہ سنینگے پکارنا تمھارا یعنی اسلیے کہ وہ جماد ہین اور اگر بالفرض سنین تو قبول نکرینگے کہنا تمھارا اور روز قیامت کے منکر ہونگے شریک مقرر کرنے تمھارے کے اور نہ خبر دیگا تجکو کوئی مانند دانا کے مترجم کہتا ہی وَلَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ بمنزلہ مثل کے ہی جب سخن بلیغ کہتے ہین اور تحقیق نہایت کو پہونچاتے ہین تو یہ کلمہ کہتے ہین ✤ فقہ ✤ اگر تم اونکو پکارو سنین نہین تمھاری پکار اور اگر سنین پہنچین نہین تمھارے کام پر اور دن قیامت کے منکر ہونگے تمھارے شریک ٹھہرانے سے اور کوئی نہ بتاویگا تجکو جیسا بتاوے خبر رکھنے والا ✤ تفسیر ✤ یعنی اللہ سے زیادہ احوال کون جانے وہی فرماتا ہی کہ یہ شریک غلط ہین ✤ صو ✤ قبول نہ کرینگے اس لیے کہ وہ نہین دعوی کرتے ہین اوس چیز کا کہ دعوی کرتے ہو تم اونکے لیے یعنی معبودیت کا اور تبری کرینگے وہ اوس سے اور منکر ہونگے شریک مقرر کرنے تمھارے کے اونکو اور عبادت کرنے تمھاری کے اونکو اور کہین گے مَا كُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ یعنی نہین تھے تم ہمکو پوجتے اور نہ خبر دیگا تجکو ای مفتون ساتھ اسباب غرور کے جیسے کہ خبر دیتا ہی تجکو اللہ کہ جو خبردار ہی پوشیدہ امور کا اور تحقیق اسکی یہ ہی کہ نہین خبر دے سکیگا تجکو کسی کام کی کوئی خبر دینے والا کہ وہ مثل خبیر کے عالم ہو اوسکا مراد یہ ہی کہ خبردار امور کا نزا وہی ہی کہ جو خبر دیتا ہی تجکو حقیقت کی نزا دو تمام خبر دینے والے اور معنی یہ ہین کہ یہ جو خبر دیتا ہون مین تمکو حال بتون کی یہ حق ہی اسلیے کہ مین خبردار ہون ساتھ اوس چیز کے کہ خبر دی مینے اوسکی ✤ مل ✤ پہلے اپنی قدرت کاملہ بیان کر کے عجز بتون کا بیان فرمایا اب آگے پھر اپنی قدرت بیان کر کے بت پرستون پر غصہ فرماتا ہی ✤

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

ای لوگون تم ہو محتاج طرف خدا کے اور اللہ وہی ہے بے احتیاج تعریف کیا گیا ✤ **فقہ** ✤ ای لوگون تم ہو محتاج اسکی طرف
اور اللہ وہی ہے بے پروا سب خوبیون سراہا ✤ **موضح تفسیر** ✤ تم ہو محتاج الخ کہا ذوالنون مصری رح نے کہ خلق محتاج ہین
طرف اللہ کے ہر دم اور ہر خطرہ اور ہر لحظہ مین اور کیونکر نہ محتاج ہون حال انکا یہ ہی کہ وجود انکا اوسی سے ہی اور بقا انکا اوسی سے
اور بے احتیاج یعنی سب چیزون سے تعریف کیا گیا یعنی تمام زبانون پر اور نہین فرمایا لوگون کو محتاج واسطے تحقیر کے بلکہ واسطے
تعریض کے اوپر استغنا کے اور اسی لیے وصف کیا اپنے نفس کو ساتھ غنی کے ایسا غنی کہ وہ کہلانے والا اغنیا کا ہی اور
ذکر کیا الحمید تاکہ دلیل ہو اسپر کہ وہ غنی نفع دینے والا ہی اپنے غنا سے اپنی خلق کو اور بڑا سخی انعام کرنے والا ہی اور نیز اسلیے کہ نہین
ہی ہر غنی دینے والا اپنے غنا سے مگر جبکہ ہو غنی سخی انعام کرنے والا اور جب سخاوت کرتا ہی اور انعام کرتا ہی تو تعریف کرتے ہین اوسکی
وہ کہ جنپر انعام کرتا ہی کہا سہل نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے خلق کو حکم کیا اپنے لیے ساتھ غنا کے اور خلق کے لیے ساتھ فقر کے
پس جسنے دعوی کیا غنا کا پردے مین کیا گیا اللہ سے اور جسنے ظاہر کیا فقر اپنا پونہچایا اوسکے فقر نے طرف اللہ تعالی کے پس لائق
ہی بندے کو یہ کہ ہو احتیاج رکھنے والا باطن مین طرف اوسکے اور ہو لوگون سے انقطاع کرکر رجوع رکھنے والا طرف اوسکے تاکہ ہو عبودیت
اوسکی خالص پس عبودیت وہی خوار جانا ہی اپنے کو اور جھکنا طرف اوسکے اور علامت اوسکی یہ ہی کہ نہ سوال کرے کسی سے کچھ اور
کہا واسطی نے کہ جسنے غنا طلب کی ساتھ اللہ کے نہین محتاج ہوگا اور جسنے عزت طلب کی ساتھ اللہ کے نہین ذلیل ہوگا اور کہا حسن نے
کہ بمقدار محتاجگی بندے کی طرف اللہ کے ہوتی ہی غنا اوسکی ساتھ اللہ کے کہ جتنا زیادہ ہوتا ہی محتاجگی مین زیادہ ہوتا ہی غنا مین اور
کہا یحیی نے کہ فقر بہتر ہی واسطے بندے کے غنا سے اسلیے کہ ذلت فقر مین ہی اور کبر غنا مین اور رجوع کرنی طرف اللہ کے ساتھ
تواضع اور ذلت کے بہتر ہی رجوع کرنے سے طرف اوسکے ساتھ بہت کرنے اعمال کے اور بعضون نے کہا ہی کہ صفت اولیا کی تین چیزین
ہین اعتماد کرنا اللہ پر ہر چیز مین اور محتاج ہونا طرف اوسکے ہر چیز مین اور رجوع کرنی طرف اوسکے ہر چیز سے اور کہا شبلی نے کہ فقر
دریا ہی بلا کا اور ساری بلائین اوسکی عزت ہین ✤ **فصل تنبیہ** ✤ چونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم فقیر و محتاج ہو اللہ کے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر و باطن مین صفت فقیری ہی کی اختیار کی تھی آیا ہی حدیث شریف مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے گھر کے لوگ نہین سیر ہوئے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا ہی کہ ابوہریرہ رض
گذرے ایک قوم پر کہ آگے اونکے رکھی تھی ایک بکری بریان پس بلایا اونھون نے ابوہریرہ کو پس انکار کیا اونھون نے کہانے سے اور
کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور نہین سیر ہوئے جو کی روٹی سے انتہی سبحان اللہ محبت کے یہ معنی ہین کہ جو اپنے محبوب نے
نکھایا آپ بھی نکھایا یہ نہین کہ پیٹ تن تن کر کھاوین اور جہان کے مزخرفات کرین اور حضرت کی پیروی کا خیال نرکھین اور پہر دم
محبت مارین اور حضرت عمر رض کہتے ہین کہ مین گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان آپ لیٹے تھے چارپائی پر کہ نہین تھا درمیان
حضرت کے اور درمیان چارپائی کے بچھونا تحقیق نشان ڈال دیے تھے چارپائی نے آپ کے پہلو مین لگائے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھرا تھا
اوسکا درخت خرما کا پوست تھا عرض کیا مینے کہ ای رسول خدا دعا کرو اللہ سے پس فراخی کرے آپکی امت پر اسلیے کہ تحقیق فارس
و روم پر فراخی کی گئی ہی حال انکہ وہ نہین عبادت کرتے ہین اللہ کی پس فرمایا آپنے کیا اسی فکر مین ہی تو ای ابن خطاب یہ قوم ہی کہ جلدی
کی گئین ہین اونکے لیے لذتین اونکی زندگانی دنیا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آپنے فرمایا کیا نہین راضی ہی تو یہ کہ ہووے اونکے لیے
دنیا اور ہمارے لیے آخرت انتہی اور بعض صحابہ رض سے ہی کہ کہتے ہین شکوہ لائے ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا

پس کھول کر دکھائے ہمنے پیٹون اپنے سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک نے پیٹ کھول کر دکھائے پتھر کہ بسبب بھوک کے باندھے
تھے پس کھول کر دکھائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے دو پتھر اور اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی فقر ہی
اختیار کر رکھا تھا ابو ہریرہ کہتے ہین کہ البتہ تحقیق دیکھے مینے ستر صحابی صفہ والے کہ نہین تھا اونمین سے کوئی شخص کہ اوسپر چادر
اور ستر بند ہو یا فقط تہ بند تھا اور یا فقط کملی تحقیق باندھتے تھے گردنون اپنی مین پس بعضے اونمین سے وہ تھے کہ پہونچتے آدھی پنڈلی
تک اور بعضے اونمین سے وہ تھے کہ پہونچتے ٹخنون تک پس اکٹھا کرتا اوسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ معلوم ہو
ستر اوسکا اور اسی سبب سے کہ حال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام کا فقر تھا اجماع کیا ہی اکابر محدثین نے اور
جمہور صوفیۂ ابرار نے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سے حتی کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بد دعا کی ابن عطا پر
اسی لیے کہ اونھون نے دعوی افضلیت غنا کا کیا تھا اور دعا حضرت جنید کی اونکے حق مین قبول ہوئی اور حضرت عبد القاہر ابو نجیب
سہروردی رحمہ اللہ نے آداب المریدین مین لکھا ہی کہ اگر کوئی دلیل لاوے حدیث اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی
کو اوپر فضل غنا کے تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ دلیل فضل غنا کی نہین ہی بلکہ اسواسطے وہ بہتر ہی کہ وہ قریب فقر کے ہو جاتا ہی مثلاً
جس پاس سو روپے ہین اوسنے دس دیے تو دس کم ہو گئے وہ قریب فقر کے ہو گیا اور جسنے لیے وہ قریب غنا کے ہوا اور سوا
اسکے ہاتھ دینے والے کو فضیلت ہی باعتبار نفع رسانی کے اور فقیر کو فضیلت اور بہت وجہ کر ہی اور اس مال کے ہونے سے
جو کوئی یہ سمجھے کہ مال ہو گا تو اجر آخرت اس سے حاصل کر لونگا یہ بات بہت مشکل ہی مثال اسکی ایسی ہی کہ ایک شخص کو منتر سانپ کا
آتا ہو تو وہ سانپ سے کٹوائے کہ مجھے منتر آتا ہی مین تندرست ہو جاؤنگا ایسیہی اس مال کا حال ہی کہ ہاتھ لگے پر آپے مین رہنا
بڑا ہی دشوار ہی مصرع گر بدولت برسی مست نگردی مردی ✣ اور اس فقر کے سبب سے آدمی بڑا رتبہ پاتا ہی چنانچہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا مینے جنت مین پس دیکھے مینے اکثر رہنے والے اوسکے محتاج اور جھانکا مینے دوزخ مین پس دیکھی مینے
اکثر رہنے والی اوسکی عورتین اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ داخل ہونگے فقیر جنت مین پہلے تونگرون سے پانسو برس کہ آدھا دن ہی
قیامت کا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ڈھونڈھو مجکو اپنے ضعیفون مین یعنی اونکے حقوق نگاہ رکھو کہ میری رضامندی اوسمین پاؤگے
پس سوا اسکے نہین کہ رزق دیے جاتے ہو تم بسبب برکت ضعیفون اپنے کے انتہی خیال تو کرو بھائیون کہ جہان حضرت صلعم فرما دین
اپنے تئین ڈھونڈھنے کو وہان تو اکثر لوگ ڈھونڈھتے نہین اور جہان کچھ اصل و سند نہو آنحضرت صلعم کے تبرکات وغیرہ کی اوسکے لیے
سر تجسّس کرتے پھرین بات کیا ہی کہ تابع خواہش نفسانی کے ہین اور دعوی کرتے ہین حضرت صلعم کی محبت کی ہم تو پوری محبت
اسکو جانتے ہین کہ بموجب فرمانے حضرت صلعم کے ان ضعفا غربا کی خبر گیری کرین اور ہر چیز مین حضرت کی سنت کو دوست رکھین کہ جسکو
خود آپنے اپنی محبت فرمایا ہی کہ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بندے کو روکتا ہی اوسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تم مین کا کہ روکتا
ہی بیمار اپنے کو یعنی استسقا والے کو پانی سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہی اونکو ابن آدم برا جانتا ہی موت
کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور برا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہی اور بہت سا کچھ آیا
ہی فضیلت فقر مین اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ سرور عالم و فخر الاولین والآخرین نے اسکو پسند کیا جیسا کہ اوپر کی روایتون سے
معلوم ہوا اور حضرت صلعم کی اس دعا سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ
پس سوچو ای بھائیو ان احادیث کے مضامین کو اور چھوڑو اس دنیا مکارہ کی محبت کو اور دھن باندھو آخرت کے گھر بنانے کی

اور یہ دعا کرتے رہو جو ہمارے مولانا صاحب مرحوم کے خویش مولوی نصیر الدین رحمہ اللہ نے کی اور منزل مقصود کو پہنچ گئے مناجات

تو اپنی محبت مجھے دے خدا	خیال دوئی دل سے بالکل چلا	شراب محبت کا تو جام دے	موافق رضا اپنی کے کام لے
مجھے دین کی بات کا دے مزا	مرا دل بہت سا اسمین لگا	نہ آوے کوئی فکر جز یاد تو	اگر آوے شاید تو جلدی سے کھو
مضامین وحدت کے دل مین سما	خیالات باطل کو مجھسے بھلا	یہ غفلت مرے دل کی تو دور کر	اور اس دل کو رحمت سے معمور کر
مجھے دین احمد پہ ثابت تو رکھ	اور اس دین کی دے مجھے تو پرکھ	نہ خطرہ پھر آوے گنہ کا مجھے	رہے یاد تیری کا ماننا مجھے
ترا نام جپتا رہون رات دن	نہ پھٹکے مرے پاس شیطان لعین	الٰہی مین عاجز ترا بندہ ہون	گناہون مین اپنے سرافگندہ ہون
مجھے بخشیو اے غفور رحیم	کہ ہے ذات تیری جواد و کریم	ترا بحر رحمت جو جوشش کرے	گنہگار سارون کی بخشش کرے

مشکوۃ وغیرہ

إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝

اگر چاہے خدا لے جاوے تمکو اور لے آوے پیدائش نئی یعنی بدلے تمہارے اور نہین ہے یہ کام خدا پر دشوار ❊ فیہ ❊ اگر چاہے تمکو لیجاوے اور لے آوے ایک نئی خلقت اور یہ خدا پر مشکل نہین ❊ ھو ❊ تفسیر ❊ لیجاوے تمکو یعنی سب کو طرف عدم کے لیس یا شبہہ بے پروائی اوسکی تمہارے سب سے نہین ہے قدیم سے ہے اور لے آوے پیدائش نئی یعنی وہ بدون تعریف کے تمہاری کے تعریف کیا گیا ہے اور نہین ہے یہ کام یعنی انکو فنا کر دینا اور نئی پیدائش کا پیدا کرنا یعنی خدا تعالی پر دشوار نہین ہے کہ تمکو ہلاک کر ڈالے اور قوم پیدا کرے کہ وہ اوسی کو عبادت کرتے ہون اور اوسکا شریک کسیکو نہ کرتے ہون اور تمسے زیادہ مطیع اوسکے ہون ❊ مل ❊

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝

اور نہ اوٹھاوے کوئی اوٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور اگر بلاوے کوئی جان بوجھ والی طرف بوجھ اپنے کے نہ اوٹھایا جاویگا اوس سے بوجھ کچھ اگرچہ وہ شخص ہووے قرابت والا سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہے تو اون لوگون کو کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے نادیدہ اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور جو کوئی پاک ہوا پس سوا اسکے نہین کہ پاک ہوتا ہے واسطے نفع اپنے کے اور طرف خدا کے ہے بازگشت ❊ فیہ ❊ اور اگر پکارے کوئی بوجھوں مرتا اپنا بوجھ بٹانے کو کوئی نہ اوٹھاوے اوسمین سے کچھ اگرچہ ہو ناتے والا تو تو ڈر سنا دیتا ہے اونکو جو ڈرتے ہین اپنے رب سے بن دیکھے اور کھڑی رکھتے ہین نماز اور جو کوئی سنوریگا تو یہی کہ سنوریگا اپنے بھلے کو اور اسکی طرف ہے پھر جانا ❊ مو ❊ اور نہ اوٹھاوے کوئی اوٹھانے والا الخ یعنی نہین اوٹھاویگا کوئی نفس گنہگار گناہ نفس دوسرے کا اور معنی یہ ہین کہ ہر نفس قیامت کے نہین اوٹھاویگا مگر بوجھ اپنے ہی گناہون کا کہ کیے ہین نہین پکڑا جاویگا کوئی نفس بدلے گناہ اور نفس کے جیسے کہ کرتے ہین ظالم دنیا کے قرابتی کو بدلے قرابتی کے اور ہمسایہ کو بدلے ہمسایہ کے اور اگر کوئی کہے کہ یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اور ون کے بوجھ بھی اوٹھاوینگے تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ وارد ہوا ہے اون گمراہون کے حق مین کہ لوگون کو گمراہ کرتے ہین وہ اوٹھاوینگے بوجھ لوگون کے گمراہ کرنیکے ساتھ بوجھوں گمراہی اپنے کے اور یہ سب اونھین کے بوجھ ہونگے نہین ہوگا اونمین اوروں کے بوجھوں مین سے کچھ کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ جو کہ کافرون نے جھٹلایا اونکو اللہ تعالی نے بیچ قول اونکے کہ اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ وَمَا هُمْ بِحَامِلِينَ

من خطیئهم من شیء اور اگر بلاوے کوئی جان بوجھ والی یعنی بسبب گناہون کے کسیکو طرف بوجھ اپنے کے یعنی گناہون اپنے
کے تاکہ اوٹھا لیوے وہ بلایا گیا اون گناہون مین سے کچھ نہین اوٹھا دیگا وہ اون مین سے کچھ اگرچہ
ہو وہ بلایا گیا اوسکا صاحب قرابت قریبہ کا جیسے بیٹا یا باپ یا مان یا بھائی کہا ابن عباس نے کہ ملیگا باپ یا مان اپنے بیٹے سے
پس کہینگے ای بیٹے میرے اوٹھا لے مجھسے کچھ گناہ میرے پس کہیگا وہ بیٹا نہین طاقت رکھتا ہون مین یہی بس ہی مجکو کہ جو کچھ
مجھپر ہی انتہی اور فرق درمیان معنی قول اللہ تعالی کے ولا تزر وازرة وزر اخری ہی اور درمیان معنی ان تدع مثقلة
الی حملها لا یحمل منه شیء کے یہ ہی کہ اول دلالت کرتا ہی اوپر عدل اللہ تعالی کے بیچ حکم کرنے اوسکے کے اوپر اوپر اسکے
کہ نہین مواخذہ کریگا کسی نفس سے بغیر گناہ اوسکے کے اور دوسرا بیچ بیان اسباب کے ہی کہ نہین فریادرسی ہوگی اوس دن واسطے
اوس شخص کے کہ فریادرسی چاہیگا حتی کہ کسی نفس کو جو بوجھل کر دیا ہوگا اوسکے گناہون کے بوجھ نے اگر وہ بلاویگا کسیکو طرف
اسکے کہ سبک کرے کچھ بوجھ اوسکا تو نہین قبول کریگا کہنا اوسکا اور نہین فریادرسی کیجاوے گی اگرچہ ہو بلایا گیا قرابتی اوسکا
اور سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہی تو الخ یعنی نہین نفع اوٹھاتے ہین تیرے ڈرانے سے مگر یہ کہ جو مذکور ہوئے اور غائبانہ یعنی ڈرتے
ہین اپنے پروردگار سے اسحال مین کہ غائب ہین اوسکے عذاب سے یا ڈرتے ہین اوسکے عذاب سے اسحال مین کہ غائب ہی
عذاب اونسے اور بعضون نے کہا بالغیب سے مراد ہی پوشیدگی مین اسطرح کہ نہین اطلاع ہوتی غیر کو اوسپر اور قائم کرتے ہین نماز کو
یعنی ہمیشہ پڑھتے رہتے ہین اوسکو اوسکے وقتون مین مع ادای شرائط اور ارکان وغیرہ اوسکے کے اور جو کوئی پاک ہوا یعنی بسبب
کرنے طاعات کے اور ترک کرنے گناہون کے پس سوا اسکے نہین کہ پاک ہوتا ہی واسطے نفس اپنے کے یعنی ثواب اوسکا اوسیکو ہوتا
ہی اور طرف اللہ کے ہی بازگشت یہ وعدہ ہی پاک ہونے والون کے لیے ساتھ ثواب کے۔ من معالم جلالین

تنبیہ۔ رب ذو الجلال سے ڈرنا عجب چیز ہی بغیر اسکے آدمی ہیچ ہی کہ نہ گناہ سے بچیگا اور نہ طاعات بجا لاویگا اور جسکے
دل مین خدا تعالی کا ڈر ہوگا اوس سے سب کچھ بن آویگا حضرت عثمان فرماتے ہین کہ علامتین عارفون کی آٹھ ہین دل مین اوسکے خوف
اور رجا ہو اور زبان پر اوسکے حمد و ثنا اور آنکھون مین اوسکے حیا اور رونا اور ارادے مین اوسکے ترک اور رضا یعنی ترک کرنا دنیا کا اور
طلب کرنا رضائے مولی اپنے کا۔ منبہات

وما يستوي الاعمى والبصير ۝ ولا الظلمت ولا النور ۝ ولا الظل ولا الحرور ۝ وما
يستوي الاحياء ولا الاموات ان الله يسمع من يشاء وما انت بمسمع من في القبور ۝
ان انت الا نذير ۝

برابر نہین ہین نابینا اور بینا اور نہ تاریکیان اور روشنی اور نہ سایہ اور ہوا تیز یا گرم اور نہ برابر ہوتے ہین زندے اور مردے
تحقیق خدا سنا دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور نہین ہی تو سنانے والا اونکو کہ قبرون مین ہین نہین ہی تو مگر ڈرانے والا۔ فتح
اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ اندھیرا اور نہ اوجالا اور نہ سایہ اور نہ باؤ گرم اور برابر نہین جیتے اور مردے اللہ سناتا ہی
جسکو چاہے اور تو نہین سنانے والا قبر مین پڑون کو تو تو یہی ڈر کی خبر پہنچانے والا۔ تفسیر۔ یعنی سب خلق برابر نہین
جنکو ایمان دیتا ہی اوس نے اونکو ملیگا رتبہ بہتیرے آرزو وین کرین تو کیا ہوتا ہی یہ جو فرمایا نہ اندھیرا نہ اوجالا یعنی نہ اندھیرا برابر اوجالے
کے نہ اوجالا برابر اندھیرے کے اور فرمایا تو نہین سناتا قبر مین پڑون کو اور حدیث مین ہی کہ مردون سے سلام علیک کرو وہ سنتے ہین
اور بہت جگہ مردے کو خطاب کیا ہی اوسکی حقیقت یہ کہ مردے کی روح سنتی ہی اور قبر مین پڑا ہی دھڑ وہ نہین سن سکتا۔ موضح۔ اندھا اور بینا

مثال ہی کافر اور مومن کی یا جاہل اور عالم کی اور اندھیری اور روشنی مثال ہی کفر کی اور ایمان کی اور سایہ اور دھوپ گرم مثال ہی حق
اور باطل کی یا جنت اور دوزخ کی اور حرور کہتے ہین ہواے گرم کو مانند سموم کے لیکن سموم ہوتی ہی دن کو اور حرور دن مین بھی اور
رات مین بھی اور زندے اور مردے مثال ہی اون لوگون کی کہ داخل ہوئے اسلام مین اور اون لوگون کی کہ نہین داخل ہوئے
اور نہین تحقیق خدا سناد یتاہی الخ یعنی اوسنے جان رکھاہی اونکو کہ داخل ہونگے اسلام مین اور اونکو کہ نہ داخل ہونگے اوسمین
پس ہدایت کرتاہی جسکو چاہتاہی بہدایت کرنا اور تمپر پوشیدہ ہی حال اونکا پس اسلیے حرص کرتے ہو تم اوپر اسلام اوس
قوم کے کہ محروم ہین اسکی ہدایت سے اور تشبیہ دی کافرون کو ساتھ موتی کے اس سبب سے کہ حیات روح بسبب علم اور معرفت صانع
کے ہی جیسے کہ حیات جسد بسبب روح کے ہی اور نہین ہی تو مگر ڈرانے والا یعنی نہین ہی تجپر مگر یہ کہ پونہچاوے تو احکام الٰہی اور ڈراوے
تو دوزخ سے پس اگر ہی ڈرا گیا اون لوگون مین سے کہ سنتاہی ڈرانے کو نفع دیتاہی اوسکو ڈرانا اور اگر ہی اصرار کرنے والون مین
سے پس نہین ضرر تجپر ۞ فائدہ ۞ نیشاپوری ؒ نے ابن عباس سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ
الْمَوْتٰى اور وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کہا ابن عباس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے مقتولون پر
روز بدر کے اور فرمایا هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ای فلانے ای فلانے کیا نہین کفر کیا تو نے ساتھ رب اپنے کے
کیا نہین جھٹلایا تو نے اپنے نبی کو کیا نہین قطع رحم کیا تو نے پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا سنتے ہین یہ جو کچھ کہتے ہین آپ
فرمایا حضرت ؐ نے تم انسے زیادہ نہین سنتے اوس چیز کو کہ کہتاہون مین پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ
الْمَوْتٰى اور آیت وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ یہ مثال ہی کہ بیان کی اللہ نے واسطے کافرون کے کہ وہ نہین سنتے
ہین قول اوسکا اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کہتے تھے قتادہ جیسے
نہین سنتے ہین وے کہ قبرون مین ہین پس اسی طرح کافر نہین سنتاہی اور نہین نفع اوٹھاتاہی ساتھ اوس چیز کے کہ سنتاہی
در منثور ۞ تنبیہ ۞ جاننا چاہیے کہ سماع اموات مین اگرچہ بعضے علما نے اختلاف کیاہی لیکن مذہب امام اعظم ؒ کا اور
اکثر مشائخ ہمارے کا عدم سماع موتی کاہی بدلیل اس آیت وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کے اور آیت اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى
کے جیسا کہ صاحب غرائب فی تحقیق المذاہب امام اعظم ؒ سے یون روایت کرتے ہین رَاَى الْاِمَامُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ ؒ مَنْ يَّاْتِي
الْقُبُوْرَ لِاَهْلِ الصَّلَاحِ فَيُسَلِّمُ وَيُخَاطِبُ وَيَتَكَلَّمُ وَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ هَلْ لَكُمْ مِّنْ خَبَرٍ وَّهَلْ عِنْدَكُمْ
مِّنْ اَثَرٍ اِنِّيْ اَتَيْتُكُمْ وَنَادَيْتُكُمْ مِنْ شُهُوْرٍ وَّلَيْسَ سُؤَالِيْ مِنْكُمْ اِلَّا الدُّعَاءَ فَهَلْ دَرَيْتُمْ اَمْ غَفَلْتُمْ
فَسَمِعَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ يُخَاطِبُ بِهِمْ فَقَالَ هَلْ اَجَابُوْا لَكَ قَالَ لَا فَقَالَ لَهٗ سُحْقًا وَّتَرِبَتْ يَدَاكَ
كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ جَوَابًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَسْمَعُوْنَ صَوْتًا وَقَرَأَ وَمَآ
اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ انتہی یعنی دیکھا امام ابو حنیفہ ؒ نے کہ ایک شخص مقابر اولیا مین آتاہی پس سلام کرتاہی اور خطاب و کلام
کرتاہی اور کہتاہی ای اہل قبور آیاہی تمکو خبر اور ہی کچھ تمھارے پاس اثر کہ مین آتاہون تمھارے پاس
اور پکارتاہون تمکو مہینون سے اور نہین ہی سوال میرا تم سے مگر دعا پس آیا خبردار ہو یا غافل پس سنا ابو حنیفہ ؒ نے کلام اور خطاب
اوسکے کو اہل قبور سے پس کہا ابو حنیفہ ؒ نے اوس سے آیا جواب دیا تجکو اونھون نے کہا نہین پھر کہا امام نے دوری ہو تجکو
رحمت خدا سے اور خاک مین ملین تیرے دونون ہاتھ کیا کلام کرتاہی تو مردون سے کہ طاقت نہین رکھتے جواب کی اور مالک
کسی چیز کے نہین اور کسیکی آواز کو نہین سنتے اور پڑھی امام نے آیت وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ یعنی تو نہین سنا سکتا

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ○ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ○

اور اگر ساتھ جھوٹ کے نسبت کرین تجکو پس تحقیق جھٹلایا ہی اون لوگون نے کہ پہلے اونسے تھے آئے تھے اون پاس پیغمبر اونکے ساتھ نشانیون واضح کے اور ساتھ چھوٹی کتابون کے اور ساتھ کتاب روشن کے پھر گرفتار کیا مینے کافرون کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا ۞ فـ ۞ اور اگر وہ تجکو جھٹلاوین تو آگے جھٹلا چکے ہین انسے اگلے پہنچے اون پاس رسول انکے لیکر کھلی باتین اور ورق اور چمکتی کتاب پھر پکڑا مینے منکرون کو تو کیسا ہوا انکار میرا ۞ تفسیر ۞ جھٹلایا ہی الخ یعنی اپنے رسولون کو اور نشانیون واضح سے مراد معجزے ہین اور زبر سے صحیفے یعنی چھوٹی چھوٹی کتابین اور کتاب روشن سے مراد ہی توریت و انجیل اور زبور اور گرفتار کیا مینے یعنی عذاب کیا مینے ساتھ طرح بطرح کے عذابون کے اور اسمین تسلی ہی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جیسے یہ کفار تمکو جھٹلاتے ہین ویسے ہی اگلے کافر بھی اپنے رسولون کو جھٹلاتے رہے ہین اور اوسکے سبب سے غضب الٰہی مین گرفتار ہوتے تھے ایسا ہی حال ہوگا تمھارے وقت کے منکرون کا بھی خاطر جمع رکھو ۞ ع ۞

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ○

کیا نہ دیکھا تو نے کہ خدا نے اوتارا آسمان سے پانی پس نکالے ہمنے بسبب اوسکے میوے طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے اور پہاڑون سے راہین ہین طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے ایک ٹکڑا سفید اور ایک ٹکڑا سرخ اور ایک ٹکڑا سیاہ بیچ نہایت سیاہی کے ۞ فـ ۞ تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے اوتارا آسمان سے پانی پھر ہمنے نکالے اوس سے میوے طرح طرح اونکے رنگ اور پہاڑون مین گھاٹیان ہین سفید اور سرخ طرح طرح اونکے رنگ اور بھجنگ کالی ۞ تفسیر ۞ سفید بھی کئی درجے اور سرخ بھی کئی درجے یہ سب بیان ہی قدرت رنگارنگ کا اسی طرح مومن اور کافر ایک دوسرا سا ہو جاوے کب ہو سکے یہ تسلی ہی حضرت کو ۞ صو ۞ اول الوانہا سے جنسین میوون کی مراد ہین قسم انار اور سیب اور انجیر اور انگور وغیرہا سے کہ بیشمار ہین یا مراد ہین ہیئتین اونکی قسم سرخ اور زرد اور سبز اور مانند انکے سے اور جدد کے معنی ہین راہین کہ طرح بطرح کے ہون رنگ اونکے جمع جُدّة کی ہی مانند مُدّة اور مُدد کے اور غرابیب سود مین تقدیم و تاخیر ہی کہا جاتا ہی اسود غربیب یعنی نہایت سیاہ تشبیہ دینے کر ساتھ رنگ کوے کے یعنی راہین سیاہ ۞ صل [?] ۞

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ○

اور لوگون سے اور جانورون سے اور چارپایون سے طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے اسی طرح سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین خدا سے بندون اوسکے مین سے عالم تحقیق اللہ غالب بخشنے والا ہی ۞ فـ ۞ اور آدمیون مین اور کیڑون مین اور چارپایون مین کئی رنگ کے ہین اسی طرح اللہ سے ڈرتے وہی ہین اوسکے بندون مین سے جنکو سمجھ ہی تحقیق اللہ زبردست ہی بخشنے والا ۞ تفسیر ۞ یعنی سب آدمی ڈرنے والے نہین ڈرنا اللہ سے سمجھ والون کی صفت ہی اور اللہ کی صفت بھی دو طرح کی زبردست بھی ہی کہ ہر خطا پر پکڑے اور غفور بھی ہی کہ ہر گنہگار کو بخشے ۞ صو ۞ اور لوگون سے الخ یعنی اور اونمین سے بعضے ہین کہ مختلف ہین رنگ اونکے اسی طرح یعنی مانند اختلاف میوون اور پہاڑون کے اور جیسا

فرمایا الم تر کہ معنی الم تعلم کے ہی یعنی کیا نہ جانا تونے کہ اللہ نے اوتارا آسمان سے پانی اور بیان کین نشانیان اپنی قدرت
وصنعت کی آدے کے بعد ذکر فرمایا کہ اللہ تعالی سے ڈرتے ہین اوسکے بندون مین سے علما یعنی وہ اللہ والے علما کہ جنھون نے جانا
ہی اوسکو ساتھ صفتون اوسکی کے اور بڑائی اوسکی انکے دلون مین سمائی ہی اور جسکو علم اللہ تعالی کا زیادہ ہوگا اوسکو اوسکا ڈر
بھی زیادہ ہوگا اور جسکو علم اوسکا بہت کم ہوگا نڈر ہوگا اور حدیث شریف مین ہی کہ جو تم مین اللہ کو جانتا ہی بہت اوسکو اوسکا خوف
بھی بہت ہوتا ہی کہا ابن عباس نے کہ مراد اللہ تعالی کی یہ ہی کہ نہین ڈرتے ہین مجھسے میرے مخلوق مین سے مگر وہ لوگ کہ جانا اونھون
نے دبدبہ میرا اور عزت میری اور غلبہ میرا اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کیا آنحضرت نے کچھ یعنی کوئی مباح چیز کے بیان جواز کے لیے مانند
افطار کرنے کے سفر مین یا بوسہ لینے بیوی کے روزے مین اور رخصت دی اوسمین یعنی لوگون کو پس احتیاط کی اوس سے کتنے
ایک لوگون نے پس پونہچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور حمد کی اللہ کی پھر فرمایا کیا حال ہی لوگون کا کہ احتیاط کرتے
ہین ایک چیز سے کہ کی مینے پس قسم ہی اللہ کی بلا شبہہ مین بہت جانتا ہون بہ نسبت انکے اللہ کو اور بہت ڈرتا ہون بہ نسبت
انکے اللہ سے پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین البتہ ہنسو تم تھوڑا اور البتہ روؤ تم بہت
کہا ایک شخص نے شعبی سے کہ فتوی دے مجکو کہ کون ہی عالم پس کہا شعبی نے کہ نہین ہی عالم مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ عزوجل سے
اور پہلے جو لفظ اللہ کا لائے اور پھر علما کا یعنی انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا فرمایا اس سے معنی اسکے یہ
سمجھے گئے کہ جو لوگ ڈرتے ہین اللہ سے اسکے بندون مین سے وہ علما ہی ہین نہ غیر انکے اور اگر اسکے عکس کہتے یعنی انما یخشی
العلمٰؤا اللہ تو ہوتے معنی یہ کہ علما نہین ڈرتے ہین مگر اللہ ہی سے جیسے کہ فرمایا ولا یخشون احدا الا اللہ اور
ان دونون مین مغایرت ہی پس اول مین بیان ہی اسکا کہ ڈرنے والے علما ہی ہین نہ غیر انکے اور دوسرے مین بیان ہی اسکا کہ مخشی
وہ اللہ تعالی ہی ہی نہ غیر اوسکا [illegible] روایت ہی سعید بن جبیر سے کہ کہا خشیت کے معنی یہ ہین کہ ڈرے تو
اللہ سے یہانتک کہ حائل ہو ڈر اوسکا درمیان تیرے اور درمیان گناہ اوسکے کے پس یہ خشیت اوسکی ہی ابن عباس سے
ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا کہا علما اللہ کے وہ ہین کہ ڈرین اوس سے
اور ابن عباس سے اسی آیت کی تفسیر مین یہ بھی منقول ہی کہ کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جانتے ہین کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی کہا ابن مسعود نے
نہین ہی علم کثرت حدیث سے ولیکن علم خشیت الٰہی سے ہی ابی حیان تیمی سے روایت ہی ایک شخص سے کہ کہا تھا اوسنے کہا جاتا
ہی علما تین ہین عالم اللہ کے اور اللہ کے حکم کے اور عالم اللہ کے نہ عالم اللہ کے حکم کے اور عالم اللہ کے حکم کے نہ عالم اللہ کے
پس عالم اللہ کے اور اللہ کے حکم کے وہ ہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے اور جانتے ہین حدود و فرائض کو اور عالم اللہ کے نہ عالم اللہ کے
حکم کے وہ ہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے اور نہین جانتے حدود اور فرائض اور عالم اللہ کے حکم کے نہ عالم اللہ کے وہ ہین کہ جانتے ہین
حدود اور فرائض کو اور نہین ڈرتے اللہ سے مالک بن انس سے روایت ہی کہ کہا بلا شبہہ علم نہین ہی کثرت روایت سے سوا
اسکے نہین کہ علم ایک نور ہی کہ ڈالتا ہی اوسکو اللہ قلب مین حسن بصری سے ہی کہ کہا اونھون نے ایمان اون لوگون کا ہی کہ ڈرین اللہ
سے بن دیکھے اور رغبت کرین اوس چیز مین کہ رغبت کی اللہ نے اوسمین اور بیزار ہون اوس چیز سے کہ غصہ دلادے اللہ کو پھر
پڑھی یہ آیت انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا مسروق سے ہی کہ کہا کفایت کرتا ہی آدمی کو علم مین یہ کہ ڈرے
اللہ سے اور کفایت کرتا ہی آدمی کو جہل مین یہ کہ عجب کرے یعنی خوش ہو ساتھ علم اپنے کے [illegible] سے ہی کہ کہا فقیہ وہ شخص ہی کہ
ڈرے اللہ سے حسن بصری سے ہی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم دو ہین ایک تو دل مین ہی یعنی خشیت الٰہی

[illegible]

کلھا ثم عرضہم علی الملٰئکۃ الخ یعنی اور سکھائے آدم کو نام ساری چیزون کے پھر پیش کیا اونکو ملائکہ پر پس
اللہ تعالیٰ نے الزام دیا ملائکہ کو اور بزرگی ظاہر کی آدم کی بسبب علم کے اور چوتھی آیت یہ ہی قل رب زدنی علمًا
کہہ اے رب میرے زیادہ دے مجکو علم اگر کوئی اور چیز علم سے زیادہ شریف ہوتی تو حق تعالیٰ اپنے پیغمبر کو حکم فرماتا اوسکے طلب
کرنے کا پانچوین آیت حضرت سلیمانؑ کی بات کے بیان مین کہ اونھون نے کہا و علمنا منطق الطیر اور سکھلائے گئے ہم
بولی جانورون کی دیکھو کہ حضرت سلیمانؑ باوجودیکہ بادشاہ تھے جن و انس اور وحش و طیر پر کسی چیز سے فخر نکیا مگر ساتھ علم کے
اور چھٹی آیت یہ ہی یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت یعنی بلند درجہ کریگا اللہ اون
لوگون کو کہ ایمان لائے تم مین سے اور جو لوگ دیے گئے ہین علم اونکے لیے بہت سے درجے ہونگے پس اول تو مومنون کے
درجے بلند کرنیکا ذکر فرمایا بعد ازان فرمایا کہ جب ہین اہل علم کے لیے پس اس سے لازم آتا ہی کہ درجے اہل علم کے اورون کے
درجون سے زیادہ ہونگے اور جو چیز کہ سبب کمال درجے کی ہوگی بالضرور شریف ہوگی ساتوین آیت یہ ہی قل ہل
یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون کیا برابر ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے
پس نفی برابری کی درمیان انکے بواسطہ شرف علم اور نقصان جہل کے ہی آٹھوین آیت شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو
والملٰئکۃ واولوا العلم قائمًا بالقسط گواہی دی اللہ نے یہ کہ نہین ہی کوئی معبود مگر وہ اور گواہی دی فرشتون نے
اور علم والون نے درحالیکہ قائم ہین ساتھ عدل کے پس اہل علم کو بواسطہ شرف علم کے شہادت مین اپنے ساتھ اور ملائکہ کے ساتھ
نزدیک کیا نوین آیت انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰٓؤا اسلیے کہ معنی یہ ہین کہ سوائے عالمون کے خدا سے کوئی
نہین ڈرتا اور دوسری آیت مین فرمایا کہ بہشت ہمیشگی کی انکے لیے ہوگی کہ خدا سے ڈرے اور وہ آیت یہ ہی جزاؤہم
عند ربہم جنّٰت عدن تجری من تحتہا الانہٰر یہان تک کہ فرمایا ذٰلک لمن خشی ربہ دسوین آیت
یہ ہی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اطاعت کرو تم اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور صاحبان
امر کی تم مین سے اسلیے کہ اکثر محقق اہل تفسیر کے اسپر ہین کہ مراد اولوا الامر سے عالم ہین اسلیے کہ تیغ بادشاہون کی تابع قلم علما کے
ہوتی ہی اور قلم علما کا تابع اونکی تلوار کے نہین دوسرے جیسا کہ توریت مین آیا ہی کہ فرمایا اے موسیٰ بڑی حکمت حاصل کر اسلیے کہ
مین نہین ڈالتا ہون اوسکو کسی دل مین مگر اس حال مین کہ چاہتا ہون مین بخشنا اوسکا پس سیکھ اوسکو پھر عمل کر اوسپر پھر خرچ کر
اوسکو تاکہ پہنچے تو میری بزرگی کو دنیا اور آخرت مین اور چونکہ پہنچنا بزرگی دنیا اور عقبیٰ کا متعلق ساتھ علم اور عمل کے ہوا
معلوم ہوا کہ شرف اوسکا کس درجے کا ہی تیسرے جیسا کہ انجیل مین بیچ سفر دوسرے کے آیا ہی اور وہ قول اللہ تعالیٰ کا ہی
وائے ہی واسطے اوسکے کہ سنا علم کو اور نہ طلب کیا اوسکو کیونکر جمع کرینگے ہم عالم کو ساتھ جاہلون کے طرف دوزخ کے
طلب کرو علم کو اور سیکھو اوسکو اور نہ کہو کہ ڈرتے ہین ہم یہ کہ علم سیکھین ہم اور نہ عمل کرین ہم ولیکن کہو امید رکھتے ہین ہم یہ
علم سیکھین ہم پھر عمل کرین اوسپر اور علم شفاعت کریگا واسطے صاحب اپنے کے یعنی عالم کے اور حق ہی اللہ پر یہ کہ نہین رسوا کریگا
عالم کو فرماویگا اللہ تعالیٰ اے گروہ علما کے کیا گمان ہی تمھارا ساتھ رب اپنے کے پس کہینگے علما گمان کرتے تھے ہم یہ کہ رحم کریگا ہمپر
رب ہمارا اور بخشے گا ہمکو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق مینے کیا یعنی بخشا تمکو اور رحم کیا تمپر تحقیق مینے امانت رکھی تھی تم مین
حکمت اپنی نہ واسطے شر کے کہ ارادہ کیا ہو مینے ساتھ تمھارے داخل ہو تم میری جنت مین بسبب رحمت میری کے انتہی [illegible]
سے ساتھ کتنی وجہون کے شرف علم کا معلوم ہوا اور مقاتل بن سلیمان سے نقل ہی کہ حق تعالیٰ نے انجیل مین فرمایا اے عیسیٰ تعظیم کرو

علما کی اور پہچان تو فضل اونکا پس تحقیق مینے فضیلت دی ہی اونکو اوپر تمام خلق اپنی کے سوائے نبیون اور رسولون کے مانند فضیلت آفتاب کے سب ستارون پر اور مانند فضیلت آخرت کے دنیا پر اور مانند فضیلت اپنی کے تمام چیزون پر حیضنے جو کچھہ کہ حدیثون مین آیا ہی اور وہ اگرچہ نہایت بہت ہی لیکن دس حدیثین کہ دلالت مقصود پر نہایت واضح ہین ذکر کی جاتین ہین اول تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً یعنی تفکر کرنا ایک ساعت کا بہتر ہی ساٹھہ برس کی عبادت سے اسلیے کہ فکر بندے کو حق کی طرف پونہچاتا ہی اور طاعت ثواب کو اور یہ بھی ہی کہ فکر بے طاعت کے سبب نجات کی ہوتی ہی اسلیے کہ اگر کافر بیچ دلائل توحید الٰہی کے فکر کرے یعنی اقرار کرے توحید اور رسالت کا اور اوسی وقت مر جاوے تو باتفاق علما کے نجات پاویگا اور اگر کوئی ہزار برس بعلم و معرفت کے عمل کرے نجات نپاویگا اور دوسری یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَقْرَبُ النَّاسِ مِنْ دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْجِهَادِ یعنی قریب تر لوگون کے درجہ نبوت سے اہل علم اور جہاد کرنے والے ہین اور تیسری یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے علی رض کے جبکہ بھیجا اونکو عامل کر کر طرف اہل یمن کے فَاِنْ يَّهْدِ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِمَّا يَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ یعنی پس اگر ہدایت کرے اللہ بسبب تیرے ایک شخص کو بہتر ہی تیرے لیے اوس چیز سے کہ نکلتا ہی اوپر آفتاب یعنی تمام دنیا سے چوتھی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنَاكُمْ یعنی فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت میری کے ہی تمہارے ادنی پر پانچوین حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنِّيْ عَلِيْمٌ اُحِبُّ كُلَّ عَلِيْمٍ یعنی وحی بھیجی اللہ عزوجل نے طرف ابراہیم ع کے کہ ای ابراہیم بلاشبہہ مین علم رکھنے والا ہون دوست رکھتا ہون ہر علم رکھنے والے کو چھٹی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لَمَوْتُ قَبِيْلَةٍ اَيْسَرُ مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ یعنی البتہ مرنا ایک قبیلے کا آسان تر ہی مرنے عالم کے سے اور ساتوین حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی چلے ایک راہ مین واسطے طلب علم کے چلاویگا اللہ اوسکو ایک راہ مین جنت کی راہون مین سے اور تحقیق ملائکہ بچھاتے ہین بازو اپنے واسطے رضا طالب علم کے اور تحقیق عالم کے لیے بخشش مانگتے ہین وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین اور مچھلیان پانی کے اندر اور تحقیق علما وارث ہین انبیا کے آٹھوین حدیث آنحضرت علیہ السلام کی يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ یعنی شفاعت کرینگی دن قیامت کے تین جماعتین انبیا پھر علما پھر شہدا نوین حدیث آنحضرت کی مَنْ صَلّٰى خَلْفَ عَالِمٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فَكَاَنَّمَا صَلّٰى خَلْفَ نَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ یعنی جسنے نماز پڑھی پیچھے عالم کے علما مین سے پس گویا کہ اوسنے نماز پڑھی پیچھے نبی کے انبیا مین سے دسوین حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ لائی جاویگی روشنائی علما کی دن قیامت کے اور وزن کی جاویگی شہدا کے خون کے ساتھہ پس غالب آویگی روشنائی علما کی شہدا کے خون پر اور بجز ان کے جو کچھہ کہ اثر مین آیا ہی اور وہ بیشمار ہی اور روشن تر سب سے یہ ہی کہ جو حضرت امیر المومنین علی رض نے اپنے شاگرد کمیل بن زیاد نام کو کہا ای کمیل علم بہتر ہی تیرے لیے مال سے علم نگہبانی کرتا ہی تیری اور تو نگہبانی کرتا ہی مال کی اور علم حاکم ہی اور مال محکوم علیہ ہی اور مال کو ناقص کرتا ہی نفقہ اور علم بڑھتا جاتا ہی خرچ کرنے سے یعنی پڑھانے سے اور ادر جاے فرمایا کہ عالم افضل ہی روزہ دار قائم اللیل مشقت کرنے والے سے عبادت مین اور جبکہ مرتا ہی عالم چھید پڑ جاتا ہی اسلام مین ایسا چھید کہ نہین بند کرتا ہی اوسکو کوئی مگر جانشین نیک اوسکا اور یہ بھی حضرت علی رض سے منقول ہی کہ بزرگی علم کی مال پر دس وجہ سے ہی اول تو یہ کہ بسبب مال کے دشمن بہت ہو جاتے ہین تا بجدیکہ جو کوئی اسکا بہت قریب ہوتا ہی ناتے مین مانند فرزند اور بھائی وغیرہ کے واسطے میراث کے مرنا اسکا چاہتا ہی اور علم کے سبب سے دوست

یعنی نقصان واقع ہوتا ہی ۱۲ منہ مدظلہ

بہت ہوتے ہین اسلیے کہ جب خلق کو معلوم ہوتا ہی کہ یہ شخص عالم بزرگ ہی دلون کو اوسکی طرف میل ہوتا ہی دوسری یہ کہ علم سبب قرب
اور کرامت حق کا ہی اور مال سبب بُعد اور مواخذہ کا اور تیسری یہ کہ علم میراث ملائکہ اور انبیا کی ہی اور مال میراث نمرود اور قارون
کی چوتھی یہ کہ مال متاع دنیا فانی کی ہی اور علم متاع آخرت باقی کی پانچوین یہ کہ علم عالم سے کسی طرح جدا نہین ہوتا بخلاف
مال کے کہ ایک ساعت مین جدا ہو جاتا ہی کتنے ہی غنی فقیر ہو گئے ہین چھٹی یہ کہ مال کی تو نگہبانی کرتا ہی اور علم تیرا نگہبان ہی
یعنی بسبب اوسکے خدا کے گناہ سے بچتا ہی ساتوین یہ کہ صاحب مال پکارا جاتا ہی ساتھ نام بخیل و بد کے اور صاحب علم پکارا
جاتا ہی ساتھ اکرام و اعظام کے آٹھوین یہ کہ مال حفاظت کیا جاتا ہی چورون سے اور علم نہین حفاظت کیا جاتا ہی چورون سے
نوین یہ کہ مال بسبب بہت دنون کے رہنے کے خراب اور پرانا ہو جاتا ہی اور علم نہین پرانا ہوتا دسوین یہ کہ مال والے کا دل سخت
ہو جاتا ہی اور صاحب علم کا دل منور ہوتا ہی یہان تک کہ صاحب مال دعوی ربوبیت کا کرنے لگتا ہی یعنی مثل فرعون کے اور
صاحب علم دینی ایسا دعوی کرتا نہین اور عبید اللہ اور عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹون کو وصیت کی کہ ای بیٹو اپنے اوپر
اختیار کر ادب کو یعنی علم کو اسلیے کہ وہ رہنما ہی مروت پر اور انیس ہی وحشت مین اور یار ہی سفر مین اور مصاحب ہی وطن مین اور
صدر کرتا ہی مجلس مین اور وسیلہ ہی طرف حاصل کرنے مطالب کے اور غنی ہی وقت نہونے مال کے اور سبب رفعت ہی خسیس
کے لیے اور سبب کمال ہی شریف کے لیے ابو اسود دئلی نے فرمایا کہ نہین ہی کوئی چیز عزیز تر علم سے بادشاہ حاکم ہین لوگون پر اور
علما حاکم ہین بادشاہون پر اور حضرت لقمان علیہ السلام کی وصیتون مین سے ہی اپنے بیٹے کو کہ ای بیٹے میرے لازم کر اپنے پر
تحصیل علم اسلیے کہ تو اگر محتاج ہوگا تو ہوگا علم تیرے لیے مال اور اگر غنی ہوگا تو ہوگا علم تیرے لیے جمال اور کہا بعضے حکما نے
کاشکے جانون مین کہ کون سی چیز پائی اوس شخص نے کہ فوت ہوا اوس سے علم اور کون سی چیز فوت ہوئی اوس سے کہ پایا اوسنے
علم اور نقل ہی کہ سکندر نے ارسطاطالیس سے پوچھا کہ علم بہتر ہی یا بادشاہی ارسطاطالیس نے کہا کہ بادشاہی سے قدر دنیا
مین ہوتی ہی اور علم سے عالم کی قدر بعد اوسکے مرنے کے زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت اسکے کہ اوسکی حیات مین ہی اور سکندر نے کہا کہ
کیون ہی یہ بات کہ علما ہمیشہ بادشاہون کے دروازون پر آمد و شد کرتے ہین اور بادشاہ علما کے دروازے پر بہت کم جاتے
ہین ارسطاطالیس نے کہا کہ علما اس سبب سے جاتے ہین کہ ان بیچارون کو حاجت مال کی پڑتی ہی اونکے دروازون پر اور اوسکے حاصل
کرنے کے لیے جاتے ہین یعنی جیسے کوئی پائخانہ مین جاتا ہی اور بادشاہ جو قدر علم کی جانتے نہین ہین اور احتیاج اوسکی رکھتے
نہین اس سبب سے کم جاتے ہین انتہی یہ تمام مضمون کتاب نفائس الفنون مین سے لکھا ہی غرض اسکے بیان سے یہ ہی کہ ہر زن و مرد
کو چاہیے کہ ان مضامین مین غور کر کر طلب علم مین چست و چالاک ہون کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر اور اگر علم کے پڑھنے کی فرصت نہو
تو بھلا اسقدر تو کرو جہان اہل حق وعظ کہتے ہون وہان خواہ مخواہ حاضر ہو کر اکتساب سعادت کیا کرو کہ علم سننے سے بھی حاصل ہوتا ہی
شعر فتعلم لا تکونن جاہلا ابدا انما الناس موتی واہل العلم احیاء اور واقع مین عدم فرصتی
کا بہانہ کرنا بھی لغو ہی دنیا کے جس کام کو جی چاہتا ہی کیسی فرصت نکال لیتے ہو اوسکے لیے اگر دنیا کے کام کے برابر بھی
اسکو سمجھو باوجودیکہ زمین آسمان کا فرق ہی ان مین تو بھی کیا کچھ حاصل کر لو جاگو بھائیو خواب غفلت سے اور دعا کرو
اپنے کریم کارساز سے بسبب فرمودہ اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا عِلْمًا نَّافِعًا
وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا آمین رب العالمین ۔ اور چونکہ آیت مذکورہ مین فضیلت علما کی بیان ہوئی اب آگے

پتا اون علما کا بیان ہوتا ہی کہ وہ کون سے علما ہین جو اللہ سے ڈرتے ہین اور ثواب اونکا مذکور ہوتا ہی ٭

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝

تحقیق وہ لوگ کہ پڑھتے ہین کتاب خدا کی اور قائم رکھتا ہی نماز کو اور خرچ کیا انھون نے اوس چیز سے کہ روزی دی ہی ہمنے اونکو پوشیدہ اور ظاہر امیدوار ہین سوداگری سے کہ ہرگز ہلاک نہوگے تو کہ پورا دے اونکو ثواب اونکا اور زیادہ دے اونکو فضل اپنے سے تحقیق وہ بخشنے والا قدردان ہی ٭ فتح ٭ جو لوگ پڑھتے تھے کتاب اللہ کی اور سیدھی کرکر نماز اور خرچ کیا کچھ ہمارا دیا چھپا اور چھپے امیدوار ہین ایک بیوپار کے جو کبھی نہ ٹوٹے تا پورے دے اونکو نیگ اونکے اور بڑھتی دے اپنے فضل سے تحقیق وہ ہی بخشنے والا قبول کرتا ٭ تفسیر ٭ پڑھتے ہین کتاب اللہ کی یعنی ہمیشہ تلاوت قرآن کیا کرتے ہین پوشیدہ اور ظاہر یعنی صدقۂ نفل پوشیدہ دیتے ہین اور صدقۂ فرض ظاہر یعنی قناعت نہین کرتے ہین ساتھ تلاوت کرنے اوسکے کے حلاوت عمل کرنے سے اوسپر یعنی قرآن پڑھتے بھی ہین اور عمل بھی کرتے ہین اوسپر امیدوار ہین سوداگری کے وہ طلب کرنا ثواب کا ہی بسبب طاعت کے کہ ہرگز ہلاک نہوگی لن تبور کے معنی ہین لن تکسد یعنی امیدوار ہین سوداگری کے کہ مستغنی ہوگا اوس سے کساد یعنی کھوٹا ہونا اور رواج پاویگا نزدیک اللہ کے ثواب اونکا یعنی ثواب اعمال اونکے کا اور زیادہ دے اونکو فضل اپنے سے کہا ابن عباس نے کہ سواے ثواب موعود کے دیگا ایسی چیزین کہ نہ کسی کی آنکھون نے دیکھین ہین اور نہ کسی کے کانون نے سنی ہین انتہی یا مراد ہی زیادہ دینے فضل سے فراخی قبرون کی یا قبول ہونا اونکی شفاعت کا اونکے حق مین کہ احسان کیا ہی اونسے یا دو چند کرنا حسنات اونکے کا یا دیدار الٰہی ہونا بخشنے والا ہی یعنی لوگون کو اور شکور کے معنی یہ ہین کہ دیتا ہی ثواب بہت عمل قلیل پر ٭ ص عا ٭ تنبیہ ٭ نماز کے قائم رکھنے کے یہ معنی ہین کہ ہمیشہ پڑھا کرے اوسکو اوسکے وقتون مین اور احکام ارکان و واجبات سنن مستحبات کی رعایت رکھے اور اوسی کو محافظت نماز بھی کہتے ہین اس سے بڑا درجہ پاتا ہی نمازی دارین مین حضرت عثمان رضہ سے منقول ہی کہ جو کوئی محافظت کرتا ہی پانچون نمازون کی اونکے وقتون مین اور مداومت کرتا ہی اونپر اوسکو اللہ تعالیٰ نو طرح کی بزرگیان عطا فرماتا ہی دوست رکھتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ اور رہتا ہی بدن اوسکا تندرست اور محافظت کرتے ہین اوسکی ملائکہ اور اوترتی ہی برکت اوسکے گھر مین اور ظاہر ہوتی ہی اوسکے چہرے پر علامت صالحین کی اور نرم کردیتا ہی اللہ تعالیٰ دل اوسکا اور گذریگا پل صراط پر مانند بجلی چمکتی کے اور نجات دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ آگ دوزخ سے اور اوتاریگا اوسکو اللہ تعالیٰ اون لوگون کے ہمسایے مین کہ نہین ہی خوف اونپر اور نہ غمگین ہون گے ٭ منبہات ٭

اور چونکہ ذکر آیا تھا قرآن پڑھنے کا اوسپر خوبی اوسکی بیان فرمائی ٭

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝

اور جو کچھ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے قرآن سے وہی ہی حق سچا کرنے والا اوس چیز کو کہ آگے اوسکے ہی یعنی جو کتابین کہ پہلے اوس سے اوتری ہین تحقیق خدا ساتھ بندون اپنے کے البتہ خبردار دیکھنے والا ہی ٭ فتح ٭ اور جو ہمنے تجھپر اوتاری کتاب وہی ٹھیک ہی سچا کرتی آپ سے اگلی کو مقرر اللہ اپنے بندون سے خبر رکھتا ہی دیکھتا ٭ صو ٭ تفسیر ٭ پس جانا تجھکو اور دیکھا احوال تیرا پس دیکھا تجھکو لائق اسکے کہ وحی بھیجی طرف تیرے ایسی کتاب معجز کہ جو کسوٹی ہی ساری کتابون کی ٭ فصل ٭

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ

وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝

پھر وارث کیا ہمنے کتاب کا اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے بندون اپنے سے یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے امت محمدیہ کو یعنی
واللہ اعلم پس بعض اونمین سے ظلم کرنے والا ہی اپنی جان پر اور بعض اونمین سے میانہ رو ہی اور بعض اونمین سے سبقت کرنیوالا
ہی طرف نیکیون کے ساتھ حکم خدا کے یہ یعنی وارث کرنا کتاب کا ہی فضل بڑا ۔ فــ یعنی پھر ہمنے وارث کیے کتاب کے وہ جو چنے
ہمنے اپنے بندون مین سے پھر کوئی اونمین برا کرتا ہی اپنی جان کا اور کوئی اونمین سے بیچ کی چال پر اور کوئی اونمین سے آگے
بڑھ گیا لیکر خوبیان اللہ کے حکم سے یہی ہی بڑی بزرگی ۔ تفسیر یعنی پیغمبر کے بعد کتاب کے وارث کئی ایک اور
چنے بندے بنائے یعنی یہ امت اونمین تین درجے بنائے ایک گنہگار ایک میانہ ایک اعلی سب کو گنا چنے بندون مین امید ہی
کہ آخر سب بہشتی ہین رسول نے فرمایا ہمارا گنہگار معافی ہی اور میانہ سلامت ہی اور آگے بڑھنے سو سب سے آگے بڑھے اللہ کریم ہی
اوسکے ہان کمی نہین ۔ ضح ۔ پھر وارث کیا ہمنے الخ یعنی وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو پھر وارث کیا ہمنے اوسکا بعد
تیرے یعنی حکم کیا ہمنے اوسکے وارث کرنے کا اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے الخ اور وہ امت آنحضرت کی ہی صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین اور وہ کہ بعد اونکے پیدا ہوتے چلے جاوینگے قیامت تک اسلیے کہ اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا ہی اونکو تمام امتون پر
اور کیا اونکو امت وسط یعنی افضل تا کہ ہون وہ گواہ لوگون پر اور خاص کیا اونکو ساتھ بزرگی پہونچنے کے طرف افضل رسولون کے پھر
بیان فرمائے اونکے مراتب پس فرمایا کہ بعض اونمین سے ظلم کرنے والا ہی اپنی جان پر اور وہ وہی ہی کہ موقوف رکھا گیا حکم خدا پر جیسا کہ
آگے آویگا بیان اوسکا اور بعض اونمین سے میانہ رو ہی اور وہ وہی ہی کہ ملایا ایک کام نیک اور دوسرا بد اور بعض اونمین سے سبقت
کرنے والا ہی طرف نیکیون کے اور یہ تاویل موافق ہی قرآن کے کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یعنی اور جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے
اور مدد کرنے والے اور جو اونکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی اونسے اور وہ راضی اوس سے اور طیار رکھے ہین واسطے اونکے
باغ نیچے بہتی نہرین ہاکرین اونمین ہمیشہ یہی ہی بڑی مراد ملنی اور فرمایا بعد اوسکے وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ
خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ یعنی اور اور
ہین کہ اقرار کیا اپنے گناہون کا ملایا ہی اونھون نے عمل نیک کو ساتھ عمل دوسرے کے بد ہی نزدیک ہی کہ خدا اونکے ساتھ رحمت کے
متوجہ ہو اور تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہی اور فرمایا بعد اوسکے وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا
يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ یعنی اور اور ہین موقوف رکھے گئے فرمان خدا پر یا یہی کہ عذاب کرے اونکو یا ساتھ
رحمت کے متوجہ ہو اور خدا دانا درست کار ہی اور یہ تاویل موافق حدیث کے بھی ہی کہ روایت کی گئی عمر سے کہ اونھون نے
کہا منبر پر بعد پڑھنے اس آیت کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سَابِقُنَا سَابِقٌ وَمُقْتَصِدُنَا نَاجٍ وَظَالِمُنَا
مَغْفُوْرٌ لَّهٗ یعنی سابق ہمارا سبقت لیجانے والا ہی اور میانہ رو ہمارا نجات پانے والا ہی اور ظالم ہمارا بخشا جاویگا اور روایت
ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا سابق داخل ہوگا جنت مین بغیر حساب کے اور مقتصد یعنی میانہ رو حساب کیا جاویگا
حساب آسان پھر داخل ہوگا بہشت مین اور اپنے پر ظلم کرنے والا اپنے نفس پر پس حبس کیا جاویگا یہانتک کہ گمان کریگا کہ وہ شخص
ہرگز نہین نجات پاویگا پھر پہونچیگی اوسکو رحمت الہی پس داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ ابو درداء نے اور یہ تاویل موافق

اثر یعنی اقوال صحابہ کے بھی ہی کہ ابن عباس سے منقول ہی کہ سابق اخلاص رکھنے والا ہی اور مقتصد ریاکار اور ظالم کفران نعمت
کرنے والا نہ منکر اللہ کا اسلیے کہ حکم کیا گیا ہی تینون کے لیے جنت کے داخل ہونے کا اور موافق ہی قول سلف یعنی تابعین کے بھی
کہ کہا ربیع بن انس نے ظالم صاحب کبائر ہی اور مقتصد صاحب صغائر اور سابق وہ کہ پرہیز رکھتا ہو صغائر اور کبائر سے اور کہا
حسن بصری نے کہ ظالم وہ ہی کہ غالب ہون برائیان اوسکی اوپر نیکیون اوسکی کے اور سابق وہ کہ غالب ہون نیکیان اوسکی اوسکی
برائیون پر اور مقتصد وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان اوسکی اور پوچھا گیا ابو یوسف رحمہ سے کہ مراد اس آیت مین کون لوگ ہین
پس کہا اونھون نے کہ وہ سب مومن ہین اور صفت کافرون کی بعد اسکے مذکور ہی کہ وہ قول اللہ تعالی کا ہی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا
لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ اور اسیپر تینون طبقے پس ہین اونھین لوگون مین سے کہ برگزیدہ کیا اونکو اللہ تعالی نے اپنے بندون مین سے اسلیے
کہ فرمایا فَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ اور سب ضمیرین پھرتی ہین طرف قول اللہ تعالی کے الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا
اور وہ اہل ایمان ہین اور اسی پر جمہور ہین اور مقدم کیا ظالم کو واسطے آگاہ کرنے اس بات کے کہ وہ بہت ہین اور مقتصدین کم ہین
بنسبت ظالمین کے اور سابق بہت ہی کم ہین اور کہا ابن عطا نے کہ ظالم کو اسلیے مقدم کیا کہ نا امید نہو وہ اوسکے فضل سے
اور بعضون نے کہا کہ اسلیے مقدم کیا ظالم کو کہ اول احوال معصیت ہی پھر توبہ پھر استقامت اور کہا سہل نے کہ سابق عالم ہی اور
مقتصد متعلم یعنی طالب علم اور ظالم جاہل اور یہ بھی کہا سہل نے کہ سابق وہ ہی کہ مشغول ہو اپنی آخرت کی فکر مین اور مقتصد وہ کہ
مشغول ہو اپنی معاش و معاد مین اور ظالم وہ ہی کہ باز رہے بسبب معاش اپنی کی اپنی معاد سے اور بعضون نے کہا ظالم وہ ہی
کہ عبادت کرے رب کی غفلت سے اور بحسب عادت کے اور مقتصد وہ ہی کہ عبادت کرے رب کی از راہ رغبت جنت اور خوف
دوزخ کے اور سابق وہ ہی کہ عبادت کرے اوسکی از راہ ہیبت اور استحقاق کے اور بعضون نے کہا کہ ظالم وہ ہی کہ لیوے
دنیا کو حلال ہو یا حرام اور مقتصد وہ ہی کہ کوشش کرے اسکی کہ نہ لیوے دنیا کو مگر وجہ حلال سے اور سابق وہ ہی کہ روگردانی
کرے حلال و حرام سے بالکل اور بعضون نے کہا کہ ظالم طالب دنیا ہی اور مقتصد طالب عقبی اور سابق طالب مولی اور بعضون
نے کہا ظالم وہ ہی کہ ہو ظاہر اوسکا بہتر اوسکے باطن سے اور مقتصد وہ ہی کہ برابر ہو ظاہر و باطن اوسکا اور سابق وہ کہ باطن
اوسکا بہتر ہو اوسکے ظاہر سے اور بعضون نے کہا ظالم وہ ہی کہ توحید بیان کرے اللہ تعالی کی اپنی زبان سے اور نہ موافق
ہو فعل اوسکا اوسکے قول کے اور مقتصد وہ کہ توحید بیان کرے اللہ کی اپنی زبان سے اور فرمانبرداری کرین اوسکے اعضا
اوسکی اور سابق وہ کہ توحید بیان کرے اللہ کی زبان سے اور فرمانبرداری کرین اوسکے اعضا اوسکی اور خالص کرے اوسکے
لیے عمل اپنا اور بعضون نے کہا ظالم تلاوت کرنے والا قرآن کا ہی اور مقتصد پڑھنے والا اوسکا اور علم رکھنے والا اوسکا اور سابق
پڑھنے والا قرآن کا علم رکھنے والا اوسکا اور عمل کرنے والا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی اور کہا ابوبکر وراق نے کہ یہ ترتیب بیان
فرمائی بحسب مقامات لوگون کے اسلیے کہ احوال بندے کے تین ہین معصیت و غفلت پھر توبہ پھر قربت پس جب نافرمانی کی تو
داخل ہوا بیچ جماعت ظالمون کے پھر جب توبہ کی داخل ہوا بیچ جملۂ مقتصدین کے پھر جب صحیح اور بہت ہوئی توبہ اور مجاہدہ تو
داخل ہوا بیچ گنتی سابقین کے + ملا معا + تنبیہ + خیال تو کرو بھائیون کہ اللہ تعالی کس عنایت سے فرماتا
ہی کہ ہمنے تمکو وارث کتاب کا کیا اور پھر فرمایا کہ یہ بڑا ہی فضل ہی اللہ تعالی کا تمکو چاہیے کہ اس نعمت کو بہت ہی غنیمت جانو
پڑھو بھی اور عمل بھی کرو اسپر اسکو بلاؤن ہی کے بھگانے کے لیے طاق پر نہ رکھہ چھوڑو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین چھہ چیزین ہین کہ وہ غریب ہین چھہ جگہون مین مسجد غریب ہی اوس قوم کے درمیان ہین کہ نماز نہ پڑھین اوسمین اور

کر آیا حساب دے چکے تم پس دو زانو ہو بیٹھیں گے وہ اور اوٹھا دینگے ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور عرض کرینگے کہ ای رب ہمارے کیا ساتھ اس حالت کے حساب دین ہم کہ تحقیق نکلے ہم وطن سے اور چھوڑے ہمنے اہل اور مال اور اولاد پس بڑہا دیگا اللہ اونکے لیے پرسونے کے جڑاؤ ساتھ زبرجد اور یاقوت کے پس اوڑینگے یہان تک کہ داخل ہونگے جنت مین پس یہہ ہی قول اللہ تعالی کے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ تا قول اوسکے وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ زیادہ پہچانتے ہونگے مکان اپنے جنت مین بنسبت مکانون اپنے کے دنیا مین اور ابن عمر سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہوگی اہل لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ پر وحشت اونکی قبرون مین اور نہ محشر مین پس گویا کہ مین دیکھتا ہون اہل لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ کو کہ جہاڑتے ہین مٹی اپنے سرون سے اور کہتے ہین الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ الخ ابراہیم تیمی سے ہی کہ کہا اونہون نے لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ غمگین ہوا یعنی دنیا مین یہہ کہ ڈرے اس سے کہ نہو جنتیون مین سے اسلیے کہ جنتی کہین گے الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ نہ ڈرا یہ کہ ڈرے اس سے کہ نہو جنتیون مین سے اسلیے کہ جنتی کہین گے إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ یعنی بلاشبہہ تھے ہم پہلے اس سے اپنے اہل مین ڈرنے والے ✤ معالم ✤ در منثور ✤ اب آگے جنتیون کے مقابلے مین ذکر کرنا دوزخیون کا شروع فرمایا ✤

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ

اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکے لیے ہی آگ دوزخ کی نہین تو حکم کیا جاویگا اونپر تا مرین اور نہ سبک کیا جاویگا اونسے کچھ عذاب دوزخ سے اسی طرح سزا دیتے ہین ہم ہر ناشکر کو ✤ فوائد ✤ اور جو منکر ہین اونکو ہی آگ دوزخ کی نہ اونپر تقدیر پہونچتی ہی کہ مر جاوین اور نہ اونپر سے ہلکی ہوتی ہی وہان کی کچھ کلفت یعنی ایسے ہی سزا دیتے ہین ہم ہر ناشکر کو ✤ تفسیر ✤ لَا يُقْضَىٰ الخ یعنی نہین حکم کیا جاویگا اونپر دوسری موت کا تا آرام پاوین جیسے کہ اور جا فرمایا وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ یعنی پکارینگے دوزخی مالک داروغہ دوزخ کو کہ ای مالک عرض کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمپر موت کا تاکہ آرام پاوین ہم ابو درداء روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بھوک پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اوس حالت کے کہ کافر اوس مین ہونگے کہ عذاب دوزخ ہی یعنی الم بھوک کا مانند الم تمام عذابون اونکے کے ہوگا پس فریاد کرینگے الم بھوک سے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع سے نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرینگے کھانے کے لیے یعنی بسبب نفع نہ پانے کے پہلے کھانے سے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر کے یعنی جو کہ گلے مین اٹک جاویگا نہ نیچے اوتر سکے گا اور نہ باہر نکل سکے گا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سے یا کانٹے آگ کے پس یاد آویگا اونکو کہ وہ اوتارتے تھے کھانے اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اون کھانون کے اوتارنے کے لیے پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنی جن برتنون مین گرم پانی ہونگے وہ زنبورون سے اوٹھا کر دیے جاوینگے یعنی ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگے باسن گرم پانی کے اونکے مونہون سے بھون ڈالینگے اونکے مونہون کو پس جب داخل ہونگے یعنی اقسام اوس چیز کے کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرد آب وغیرہ سے اونکے پیٹون مین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے اوس چیز کو کہ اونکے پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہین گے دوزخی دعا کرو ای نگہبانو دوزخ کے اللہ تعالی سے کہ سبک کرے ہمسے عذاب ایکدن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کیا نہین آئے

تمہارے پاس رسول ساتھ معجزون اور دلیلون واضحہ کے کہین گے دوزخی کہان آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہین گے نگہبان دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرتے کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدگی کے یعنی اسلیے کہ نہین نفع دینے کی دعا اونکو اوسوقت نہ اونکی دعا نہ اونکی فریاد فرمایا آنحضرتؐ نے پس کہین گے دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو پس کہین گے دوزخی ای مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمارے مرنے کا رب تیرا یعنی تا کہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرتؐ نے پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسمین ہوگے کہا اعمش نے کہ ایک آدمی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضے صحابہ سے موقوفاً یا مرفوعاً یہ کہ درمیان پکارنے اونکے مالک کو اور جواب دینے مالک کے اونکو ہزار برس ہونگے یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کے عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرتؐ نے پس کہینگے یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو اوس سے نجات اپنی اسلیے کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہارے لیے تمہارے پروردگار سے یعنی رحمت اور قدرت اور مغفرت مین پس کہینگے ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری یعنی سبقت کی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کے اور تھے ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنے والے ہون اپنے نفس پر پھر فرمایا آنحضرتؐ نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل و خوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونے کا فرمایا آنحضرتؐ نے پس نزدیک اسکے نا امید ہونگے ہر بھلائی سے اور نزدیک اسکے شروع کرینگے نالہ و فریاد مین اور حسرت کھانے مین اور آہ و واویلا کرنے مین + معا +

+ مشکوٰۃ +

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَٰلِحًا غَيْرَ ٱلَّذِى كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا۟ فَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ○

اور اہل دوزخ فریاد کرینگے اوس جگہ کہینگے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو تا کرین ہم کام اچھے سوائے اوسکے جو تھے ہم کام کرتے کہین گے ہم کیا زندگانی نہ دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت پکڑے اوسمین جو کوئی نصیحت پکڑنی چاہے اور آیا تمکو ڈرانے والا پس چکھو یعنی عذاب پس نہین واسطے ظالمون کے کوئی مددگار کہ مدد کرے اونکی + فتح + اور وہ چلاتے ہین اوسمین ای رب ہمکو نکال کہ ہم کچھ بھلا کام کرین وہ نہین جو کرتے تھے کیا ہمنے عمر نہ دی تھی تمکو جتنے مین سوچ لے جسکو سوچنا ہو اور پہونچا تمکو ڈر سنانے والا اب چکھو کہ کوئی نہین گنہگارون کا مددگار + تفسیر + وہ نہین جو کرتے تھے یعنی اوسوقت تو اوسی کو بھلا سمجھتے تھے پر اب وہ نکرینگے + موضح + نکال ہمکو الخ یعنی نکال ہمکو دوزخ سے اور پھیر ہمکو طرف دنیا کے تا ایمان لاوین ہم بدلے کفر کے اور اطاعت کرین بدلے گناہ کے پس جواب دیے جاوینگے بعد مقدار عمر دنیا کے کہ کیا زندگانی نہ دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت پکڑی اوسمین الخ کہا بعضون نے کہ وہ سن بلوغ ہی اور کہا عطا اور قتادہ اور کلبی نے کہ اٹھارہ برس ہین اور کہا ابن عباس نے اور علی رضی اللہ تعالی عنہما نے کہ وہ ساٹھ برس ہین اور یہی ہی وہ عمر کہ عذر نہین سنے گا اوسمین اللہ تعالی ابن آدم کا چنانچہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے أَعْذَرَ ٱللَّهُ إِلَىٰ ٱمْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّىٰ بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً یعنی عذر نہین سنے گا اللہ اوس شخص کا کہ ڈھیل دی اوسکی اجل مین یہان تک کہ پہونچایا اوسکو ساٹھ برس کو اور ابو ہریرہؓ سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ ٱلسِّتِّينَ إِلَى ٱلسَّبْعِينَ وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَٰلِكَ یعنی عمرین میری امت کی مابین ساٹھ برس کے ستر برس تک ہین یعنی اکثر ایسے ہی عمر کے ہونگے

اور بہت کم ہوتے ہین جو کہ تجاوز کرینگے اس عمر سے چنانچہ عمر مبارک رسول اللہ کی اور خلفاے راشدین کی سواے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کے تریسٹھ برس کی ہوئی اور آیا تمکو ڈرانے والا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو قول اکثر مفسرون کا ہی اور بعضون نے کہا
مراد قرآن ہی اور کہا عکرمہ اور سفیان بن عیینہ اور وکیع نے کہ وہ بڑھاپا ہی معنی اسکے یہ ہین کہ کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو
یہان تک کہ بڈھے ہوئے تم کہا گیا ہی الشَّيبُ نَذِيرُ المَوتِ اور بعض صحابہ سے منقول ہی کہ نہین کوئی بال سفید ہوتا ہی مگر کہ
کہتا ہی دوسرا بال ساتھی اوسکا استعدی فقد قرب الموت یعنی مستعد ہو چلنے کے لیے پس تحقیق قریب آیا موت * ف ل * عا

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيبِ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

تحقیق خدا جانتا ہی پوشیدہ چیزین آسمانون کی اور زمین کی یعنی جو کچھ کہ پوشیدہ ہی آسمان و زمین مین تمسے تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی
بات کو * فتح * اللہ بھید جاننے والا ہی آسمانون کا اور زمین کا اوسکو خوب معلوم ہی جو بات ہی دلون مین * مو *

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُم خَلٰٓئِفَ فِي الاَرضِ ؕ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيهِ كُفرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيدُ الكٰفِرِينَ كُفرُهُم عِندَ
رَبِّهِم اِلَّا مَقتًا ۚ وَلَا يَزِيدُ الكٰفِرِينَ كُفرُهُم اِلَّا خَسَارًا ۝

وہ وہ ہی کہ کیا تمکو جانشین زمین مین پس جو کوئی کافر ہوا ضرر اوسپر ہی کفر اوسکے کا اور نہین زیادہ کرتا ہی بیچ حق کافرون کے
کفر اونکا نزدیک پروردگار اونکے کے مگر اشد غضب کو اور نہین زیادہ کرتا ہی بیچ حق کافرون کے کفر اونکا مگر زیان کو * فتح *
وہی ہی جسنے کیا تمکو قائم مقام زمین مین پھر جو کوئی ناشکری کرے تو اوسپر پڑے اوسکی ناشکری اور منکرون کو نہ بڑھیگی اونکے
انکار سے اونکے رب کے ہان مگر بیزاری اور منکرون کو نہ بڑھیگا اونکے انکار سے مگر نقصان * تفسیر * قائم مقام کیا
زمین مین یعنی رسولون کے پیچھے ریاست دی یا اگلی امتون کے پیچھے اب اوسکا حق ادا کرو * مو * وہ وہ ہی کہ کیا تمکو
جانشین الخ یعنی اوسنے کیا تمکو جانشین اپنی زمین مین مالک کیا تمکو تصرف کی کنجیون کا اوسمین اور مسلط کیا تمکو اوس چیز پر
کہ زمین مین ہی اور مباح کیے تمہارے لیے منافع زمین کے تاکہ شکر کرو تم اوسکا ساتھ توحید اور طاعت کے پس جو کوئی کافر ہو تم مین
سے اور بیقدری کرے ایسی نعمت کی پس وبال اوسکے کفر کا رجوع کریگا اوسپر اور وہ وبال غضب اللہ کا ہی اور نقصان آخرت کا
جیسے کہ فرمایا اور نہین زیادہ کرتا ہی الخ * ف ل *

قُل اَرَءَيتُم شُرَكَآءَكُمُ الَّذِينَ تَدعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ ؕ اَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الاَرضِ اَم لَهُم شِركٌ
فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَم اٰتَينٰهُم كِتٰبًا فَهُم عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنهُ ۚ بَل اِن يَّعِدُ الظّٰلِمُونَ بَعضُهُم بَعضًا اِلَّا غُرُورًا ۝

کہہ آیا دیکھا تمنے شریکون مقرر کیے ہوئے اپنے کو جنکو پوجتے ہو تم سواے خدا کے دکھاؤ مجکو کیا چیز پیدا کی ہی زمین سے آیا واسطے اونکے
ہی کچھ شرکت آسمانون مین بلکہ آیا دی ہی ہمنے انکو کوئی کتاب پس وہ حجت پر ہین اوس سے بلکہ وعدہ نہین دیتے ہین ظالم بعض اونکے
بعض کو مگر بطریق فریب دینے کے * فتح * تو کہہ بھلا دیکھو تو اپنے شریک جنکو پکارتے ہو سواے خدا کے دکھاؤ مجکو کیا بنایا اونھون نے
زمین مین یا کچھ اونکا ساجھا ہی آسمانون مین یا ہمنے دی ہی اونکو کوئی کتاب سو یہ سند رکھتے ہین اوسکی کوئی نہین پر جو وعدہ بتاتے ہین گنہگار
ایک دوسرے کو سب فریب ہی * مو * تفسیر * شریکون مقرر کیے ہوئے اپنے کو یعنی معبودون اپنے کو کہ جنکو شریک کیا ہی تمنے عبادت
مین اور لفظ ارونی بدل ہی ارأیتم سے اسلیے کہ معنی ارأیتم کے اخبرونی ہین گویا کہا گیا کہ خبر دو تم مجکو ان شرکا سے اور اوس چیز سے
کہ مستحق ہوئے ہین وہ بسبب اوسکی شرکت کے خبر دو مجکو کونسا جز اجزاے زمین سے بنایا ہی اونھون نے سواے اللہ کے آیا واسطے اونکے
ہی کچھ شرکت الخ یعنی کیا اونکے لیے ساتھ اللہ کے شرکت ہی آسمانون کے پیدا کرنے مین کیا اونکے ساتھ کتاب ہی اوتری ہوئی اللہ کے پاس سے

كر بولتي هين اسپر كه بت شركا اللہ كے هين كيا وه اوپر حجت اور برهان كے هين اوس كتاب كي حجت سے نهين بلكه وعده ديتے هين بعض
انكے يعني سردار بعض كو يعني اتباع كو مگر بطريق فريب دينے كے وه يه كهتا اونكا هے هؤلاء شفعاؤنا عند الله ✽ فصل

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ
اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝

تحقيق خدا نگاه ركهتا هے آسمانون اور زمين كو اس سے كه ٹل جاوين جگهه اپني سے اور اگر ٹل جاوين يعني بالفرض نگاه نه ركهے
اون دونون كو كوئي پيچھے خدا كے يعني غير خدا كے تحقيق وه هے بردبار بخشنے والا ✽ فتح ✽ تحقيق الله تهامتا هے آسمانون كو اور
زمين كو كه ٹل نجاوين اور اگر ٹل جاوين كوئي نه تهام سكے انكو اوسكے سوائے وه هے تحمل والا بخشتا ✽ موضح ✽ تفسير
بردبار كه جلدي نهين كرتا عذاب كرنے مين كه تهامے ركهتا هے آسمان و زمين كو حالانكه تهے وه سزاوار اسكے كه پهٹ جاوين بسبب گراني
كلمه شرك كے جيسے كه فرمايا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ الخ يعني قريب هين آسمان كه پهٹ جاوين كلمه
شرك سے اور پهٹ جاوے زمين روايت هے ابو هريره رضي سے كه كها سنا مين نے نبي صلى الله عليه وسلم سے منبر پر كه فرمايا واقع هوا
موسى عليه السلام كے دل مين كه آيا سوتا هے عز و جل يا نهين پس بهيجا الله تعالى نے اونكے پاس ايك فرشتے كو پس جگا مارا وه اونكو
تين رات تك اور ديے اونكے دونون هاتون مين دو شيشے اور كها كه مضبوط پكڑے ره ان دونون كو پس موسىٰ كو نيند آنے لگي اور
دونون هاتهه آپسمين ملنے لگے پهر يه هوشيار هو جاتے اور ايك كے سهارے سے دوسرے كو سنبهال ليتے يهان تك كه سو گئے
وه اور دونون هاتهه آپسمين مل گئے اور ٹوٹ گئے دونون شيشے فرمايا آنحضرت نے كه ظاهر كي گئي موسى كے ليے مثل اگر الله
تبارك و تعالى سوتا تو نه تهمتے آسمان و زمين اور ابن عباس سے روايت هے كه كها اونهون نے جب جاوے تو سلطان هيبت ناك
كے پاس ڈرتا هوا اس سے كه زيادتي كريگا تجهير تو كهه تين بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ
وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ اَنْ يَّقَعْنَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا
مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اور فرمايا آنحضرت صلى الله عليه
وسلم نے كه بنده جب داخل هوتا هے اپنے گهر مين اور جگهه پكڑتا هے اپنے بچهونے پر تو دوڑتا هے اوسكي طرف فرشته اوسكا اور شيطان
اوسكا كهتا هے شيطان اوسكا كه ختم كر يعني اپنے جاگنے كو ساتهه شر كے اور كهتا هے فرشته كه ختم كر ساتهه بهلائي كے پس اگر
اسنے ذكر الله كيا اور حمد كي اوسكي هانك ديتا هے فرشته شيطان كو اور نگهباني كرتا رهتا هے اسكي اور اگر وه جاگتا هے سوتے سے تو دوڑتا
هے اوسكي طرف فرشته اوسكا اور شيطان اوسكا كهتا هے اوسكو شيطان كه شروع كر يعني امور اپنے ساتهه برائي كے اور كهتا هے
فرشته شروع كر ساتهه بهلائي كے پس اگر اسنے كها اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ
اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ پس اگر گر پڑيگا اپنے بچهونے سے اور مر جاويگا تو هوگا شهيد اور اگر اوٹهيگا نماز پڑهنے كو تو نماز پڑهيگا ✽ منثور ✽

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۝ اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ

الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ○

اور قسم کھائی کفار مکہ نے ساتھ اللہ کے سخت ترین قسمین اپنی کہ اگر آوے اونکے پاس ڈرانے والا البتہ ہونگے بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے پس جب آیا اونکے پاس ڈرانے والا نہ زیادہ کیا اونکو مگر نفرت مراد رکھتا ہون مین سرکشی زمین مین اور زیادہ نکیا مگر بداندیشی بدکو اور نہین اوترتا ہی وبال بداندیشی بدکا مگر کرنے والون اوسکے پر پس منتظر نہین ہین مگر آئین عقوبت پہلون کے پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے تبدیلی اور نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے کچھہ تغیر ✽ فـ ✽ اور قسم کھاتے تھے اللہ کی تاکید کی قسمین اپنی اگر آویگا اون پاس کوئی ڈرسنانے والا البتہ بہتر راہ چلینگے اور کسی ایک امت سے پھر جب آیا اون پاس ڈرسنانے والا اور زیادہ ہوا بدکنا غرور کرنا ملک مین اور داؤ کرنا برے کام کا اور برائی کا داؤ اولٹے گا اوسی داؤ والون پر پھر اب وہی راہ دیکھتے ہین اگلون کے دستور کی سو نہ پاویگا اللہ کا دستور بدلنا اور نہ پاویگا اللہ کا دستور ٹلنا ✽ تفسیر ✽ عرب کے لوگ جو سنتے یہود کی بے حکمیان اپنے نبی سے تو کہتے کبھی ہم مین ایک نبی آوے تو ہم اوسسے بہتر رفاقت کرین سو منکر ہونے اور عداوت کی ✽ صـ ✽ اور قسم کھائی کفار مکہ نے الخ یعنی پہلے آنحضرت صلعم کے نبی ہونے کی قریش نے سنا کہ اہل کتاب نے اپنے رسولون کو جھٹلایا پس کہا اونھون نے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاری کو کہ آئے اونکے پاس رسول پس جھٹلایا اونھون نے اونکو قسم خدا کی اگر آوے ہمارے پاس رسول تو ہونگے ہم بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے پس جب آیا اونکے پاس ڈرانے والا یعنی جب بھیجے گئے آنحضرت صلعم رسول کر کر نہ زیادہ کیا اونکو رسول کے آنے نے مگر دوری کو حق سے واسطے سرکشی کرنے کے اور بداندیشی کرنے کے کہ جھٹلانا محمد صلعم کا ہی اور قصد کرنا اونکے قتل کا اور شرک کرنا اور نہین اوترتی ہے بداندیشی مگر اوسکے کرنے والے پر چنانچہ اوتری ہی روز بدر کے کہ کفار تباہ و برباد ہوے مثل مشہور ہے چاہ کنندہ را چاہ در پیش فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِيَّاكُمْ وَمَكْرَ السَّيِّئِ فَإِنَّهُ لَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ وَلَهُمْ مِنَ اللَّهِ طَالِبٌ یعنی بچاؤ تم اپنے تئین مکر بد سے اسلیے کہ نہین اوترتا ہے وبال مکر بد کا مگر اوسکے کرنے والون پر اور اونکے لیے اللہ کی طرف سے مواخذہ اور عذاب ہے روایت ہے محمد بن کعب سے کہ کہا تین چیزین ہین جسنے کین وہ نہین نجات پانے کا یہان تک کہ اوترے وبال اونکا اوسپر جسنے مکر کیا یا سرکشی کی یا عہد توڑا پھر پڑھین یہ آیتین کہ مصدق ہین ان تینون باتون کی لَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ نہین اوترتا ہی وبال بداندیشی کا مگر اوسکے کرنے والے پر يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ ای لوگون نہین ہے وبال تمہاری سرکشی کا مگر تمہاری ہی جانون پر وَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ اور جو توڑے عہد پس نہین توڑیگا مگر ضرر اوسکا اوسی کی جان پر پڑیگا پس نہین منتظر ہین مگر آئین عقوبت پہلون کے اور وہ اوتارنا عذاب کا ہی اون لوگون پر کہ جھٹلایا اونھون نے اپنے رسولون کو کہ وہ اونسے پہلے کی امتین تھین اور معنی یہ ہین کہ پس نہین منتظر ہین وہ بعد جھٹلانے تیرے کے مگر اسکی کہ اوتارین ہم اونپر عذاب مثل اوس عذاب کے کہ اوترا اونسے پہلون پر کہ جو جھٹلاتے تھے رسولون کو پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے تبدیلی الخ بیان فرمایا کہ آئین اللہ تعالی کا کہ وہ بدلہ لینا ہی رسولون کے جھٹلانے والون سے ایسا آئین ہی کہ نہین بدلتا ہی اوسکو فی ذاتہا اور نہین پھیرتا ہی اور تغیر کرتا ہی اوسکو اوسکی اوقات سے خواہ مخواہ جاری ہی کرتا ہی اوسکو ✽ مل ✽ در منثور ✽

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ○

کیا سیر نہین کی اونھون نے زمین مین تا دیکھین کہ کیونکر ہوا انجام کار اون لوگون کا کہ پہلے انسے تھے اور تھے وہ زیادہ تر انسے
یعنی اہل مکہ سے قوت مین یعنی پس نہ بھاگ سکے اور ہرگز نہین ہی اللہ اس لائق کہ عاجز کرے اوسکو کوئی چیز بیچ آسمانون کے
اور نہ بیچ زمین کے یعنی کوئی چیز اوس سے بھاگ کر نہین نکل سکتی تحقیق وہ ہی دانا توانا ✦ فـ ✦ کیا پھرے نہین ملک مین کہ
دیکھین آخر کیا ہوا اونکا جو انسے پہلے تھے اور تھے انسے سخت زور مین اور اللہ وہ نہین جسکو تھکاوے کوئی چیز آسمانون مین
نہ زمین مین وہ سب جانتا کر سکتا ✦ مو ✦ تفسیر ✦ کفار قریش شام اور عراق اور یمن کی طرف تجارت وغیرہ کو جایا کرتے تھے
پس اللہ تعالی اونکے متنبہ کرنے کے لیے استفسار فرماتا ہی کہ کیا تمنے اگلے لوگون کے زمین مکان اُجڑے ہوے نہین دیکھے
ہین وہ سب اسی کفر و شرک اور نافرمانی اللہ و رسول کے سے تباہ و برباد ہوئے تم اگر اپنی بدذاتی سے باز نہ آؤگے تو تم بھی
اسی طرح خراب و تباہ ہوؤگے ✦ ف ✦ تنبیہ ✦ اس مضمون کو پاک پروردگار نے کئی جاے ذکر فرمایا ہی اور جا بجا
حکم فرمایا ہی سیر کر کر عبرت پکڑنے کا جیسے کہ اس آیت مین قُلْ سِیرُوا فِی الْأَرْضِ فَانْظُرُوا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ
الْمُکَذِّبِینَ یعنی سیر کرو زمین مین پس دیکھو کہ کیونکر ہوا انجام کار [illegible] کا مقصود یہ ہی کہ اورون کی بدحالی
دیکھکر اپنا حال درست کرو نا تم بھی ویسی خرابی مین نہ گرفتار ہو جاؤ اور اس نیت سے باستثال امر الٰہی کے سیر کرنی ویران مکانون کی
عجب چیز ہی لوگ سیر تماشون کے لیے دور دور از راہ طی کر کر جاتے ہین اور ایسی سیر سے غافل ہین اس سے دنیا کی فنا اور مکاری کی
مین جھتی ہی اور رجوع دار آخرت کی طرف حاصل ہوتی ہی چنانچہ اسی مضمون کو عاجز نے ان اشعار مین باندھا ہی نظم

جا سیر ذرا کر جو مکانات ہین اُجڑے
پہنے ہوئے رہتی تھین سدا اطلس و والا
وہ ستھرے چمن سب کے اب گھانس ہی اوگین
کچھ بھی ہی نشان اونکا کہان فوج و رسالا
ہرگز نہ سمجھتے تھے کہ محتاله دنیا
سب چھوڑ گئے کچھ نلیا زیور و کالا
جب تک کہ جوان تھا یہ شہوت تھی تگ و دو
شرما تو ذرا بال ترے ہو گئے گالا
ہیہات صد افسوس صد افسوس صد افسوس
سوجھے نہ کبھی دین کی رہ مین کوئی چالا
اب مرگ سے اور گور و قیامت سے ہی غافل
کیا عذر گناہون کا بنایا ہی بھلا لا
ایکدم نہوا اپنے گناہون سے تو نادم
کافی نہین نادان کو نہ دفتر نہ رسالا

کیا ہو گئے جنکے تھے بہت خادم و لالا
رہتین تھین پرین جلیبین جن غرفون کے آگے
بلبل نہ وہان ہیگی نہ گل ہیگا نہ لالا
کرتے تھے جو دعوی کہ یہ ہی ملک ہمارا
جوبن کو بلا دیوے گی بھر زہر کا پیالا
اس عمر کے گلشن مین خزان آ گئی تیرے
پیری مین ہوئی تشنگی حرص دو بالا
ہی قرب اجل سو عمل طول امل وائے
نقارہ ہوا کوچ کا محمل نہ سنبھالا
سوجھے گی تجھے اوسگھڑی جب موند گئین آنکھین
کھل جاوینگی آنکھین جو پڑیگا تجھے پالا
اب عذر گناہون سے جو رونا ہی سو روالے
کر توبہ زبان سے کہے پھر دل مین ہی لالا
کیسے تجھے سمجھاؤن سمجھتا نہین عاجز

کیا ہو گئین وہ پردہ نشین جنکی کنیزین
بورا آ گیا مکڑی نے وہان آنکے جالا
کیا ہو گئے وہ لوگ جو رکھتے تھے تجمل
یہ ملک ہی جاگیر یہی اوسکا قبالا
ملتے ہوئے دونون کف افسوس گئے اوٹھ
خم ہو گیا جون سرو ترا راست تھا بالا
کرتا ہی وہی جسمین تری رو سیہی ہو
ہرگز نہ ندامت نہ ملامت نہ سنبھالا
شطرنج مین دنیا کے ہین منصوبہ و صد فکر
پہناکے کفن گور مین تنہا تجھے ڈالا
اوس روز قیامت کو کہ کانپین گے اولوالعزم
کچھ کام نہ آویگا وہان گریہ و نالا
ہشیار کو اک حرف نصیحت ہی کفایت
یہ مست نہ دیوانہ نہ مدہوش نہ بالا

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝ ٤٥

ع ۵ ۱۷

اور اگر گرفتار کرتا خدا لوگون کو ساتھ سزا اوس چیز کے کہ کرتے ہین نچھوڑتا پشت زمین پر کسی جانور کو و لیکن موقوف رکھتا ہی
اونکو ایک وقت معین تک پس جب آویگا وقت مقرر اونکا تحقیق خدا ہی ساتھ بندون اپنے کے دیکھنے والا ۔ فتح ۔
اور اگر پکڑ کرے اللہ لوگون کو اونکی کمائی پر نہ چھوڑے زمین کی پیٹھ پر ایک ہلنے چلنے والا پر اونکو ڈھیل دیتا ہی ایک ٹھہرے ہوئے
وعدے تک پھر جب آیا اونکا وعدہ تو اللہ کی نگاہ مین ہین اوسکے سب بندے ۔ مو ۔ تفسیر ۔ ساتھ اوس چیز کے
کہ کرتے ہین یعنی گناہ اور دابہ سے مراد ہی جاندار کہ چلتا ہی زمین پر یعنی اگر اللہ تعالی گرفت کرتا انکے گناہون پر تو کسیکو نہ چھوڑتا
اعمال بد کی شامت کے سبب سے جیسے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین ہوا کہ ہلاک کیا اللہ تعالی نے اوس چیز کو کہ زمین کی
پشت پر تھی لیکن جو کہ کشتی نوح علیہ السلام مین تھے وہی بچ رہے لیکن شان غفور رحیمی کا ظہور رہی کہ انکو مہلت دے رکھی ہی ایک
وقت مقرر تک یعنی روز قیامت تک پھر وہ اپنے بندون یعنی اہل طاعت و معصیت کا حال دیکھنے والا ہی اوسپر کسیکی حقیقت امر
کی پوشیدہ نہین ہی وہان ہر کسیکو جزا سزا ہو رہیگی ۔ ص ۲ معا ۔ تنبیہ ۔ سبحان اللہ عجب شان ہی اوسکی غفور رحیمی
کی کہ ہم شب و روز نفسون کی خواہشون مین گرفتار ہین اور پھر وہ درگذر فرماتا ہی اور ہم سے نالائقون کی پرورش کرتا ہی جو کوئی کسی
احسان کرتا ہی پاسکیو نوکر رکھتا ہی تھوڑے سے مشاہرے کو تو کیا کیا اغماض کرتا ہی اوسپر اور ذرہ سے قصور سے مدتون خفا
رہتا ہی وہ رب العلمین کیا کیا کچھ انعام کرتا ہی پھر یہ شان بے نیازی کا ظہور ہی کہ اور نعمتون پر نعمتین دیتا چلا جاتا ہی اور کچھ
خیال نہین فرماتا ہماری تقصیرات پر حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک چادر اوڑھے
ہوئے اور اوسکے ہاتھ مین کچھ تھا کہ اوسپر چادر لپیٹ رکھی تھی پس عرض کیا اوسنے کہ یا رسول اللہ مین گذرا تھا ایک درختون کے
بن پر پس سنین مینے اوسمین آوازین پرند جانور کے بچون کی پس پکڑ لیا مینے اونکو اور رکھ لیا مینے اونکو اپنی چادر مین پس
آئی مان اونکی اور میرے سر کے گرد پھرنے لگی پس کھول دیا مینے اوسکے لیے اون بچون کو پس آپڑی وہ اونپر پس لپیٹ لیا مینے
اون بچون کو مان سمیت اپنی چادر مین پس وہ یہ ہین میرے پاس فرمایا آنحضرت صلعم نے رکھ تو دے انکو پس رکھدیا اوسنے اونکو اور مان
بچون کی جدا نہوئی اونسے ساتھ ہی لگی رہی انکے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا تعجب کرتے ہو تم بسبب رحم کرنے بچون کی مان کے
اپنے بچون پر پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے البتہ اللہ بہت رحم کرنے والا ہی اپنے بندون پر بنسبت رحم کرنے
ان بچون کی مان کے اپنے بچون پر لیجا انکو اور رکھدے انکو جہان سے لیا ہی تو نے انکو اور مان انکی انکے ساتھ ہو پس پھر لاوہ
شخص نے کر اونکو انتہی صدق اللہ و صدق الرسول ایسا ہی وہ ارحم الراحمین ہی ورنہ کیا ٹھکانا تھا ہمارا اور اس سے زیادہ آخرت مین
اوسکی رحمت کے امیدوار ہین چنانچہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا شبہ اللہ کے لیے
سو رحمتین ہین اوتاری ہی اون مین سے ایک رحمت درمیان جن اور انس اور چارپایون اور حشرات الارض کے پس بسبب
اوسی ایک رحمت کے آپسمین مہربانی کرتے ہین او بسبب اوسی کے آپسمین رحم کرتے ہین اور بسبب اوسی کے شفقت کرتا
ہی وحشی اپنے بچون پر اور رہنے دین ہین اللہ نے ایک کم سو رحمتین کہ رحم کریگا ساتھ انکے اپنے بندون پر روز قیامت کے یہ حدیث
بخاری مسلم کی ہی اور یہی ابو داود کی لیکن ان حدیثون کو دیکھکر کوئی بالکل نڈر بھی نہو جائے کہ وہ شان قہاری جباری کی بھی
رکھتا ہی اسی لیے کہا گیا ہی الایمان بین الخوف والرجاء یعنی ایمان درمیان مین ہی خوف و رجا کے ڈرتا بھی رہے
اوس سے اور امیدوار بھی ۔

سورۃ یس مکیۃ وہی ثلث وثمانون آیۃ وخمسۃ رکوعات

سورۂ یس مکی ہی اور آیتین اسمین تراسی ہین اور کلمات سات سو ستائیس اور حروف تین ہزار اور رکوع پانچ اور یہ نام اسکا اسلیے
رکھا گیا کہ مذکور ہی اسکے لفظ یس کا اور نزول اسکا بعد سورہ جن کے ہی اور بعد سورۂ فاطر کے یہ اس لیے لکھی گئی
کہ جب ذکر ہوا سورۂ فاطر مین قول اللہ تعالی کا وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ اور قول اللہ تعالی کا وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ
لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ تا قول اوسکے فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ اور مراد نذیر سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور کافرون
نے اونسے روگردانی کی اور جھٹلایا اونکو پس شروع کی یہ سورت ساتھ قسمون کے اوپر صحت رسالت اونکی کے اور اوپر
اسکے کہ وہ صراط مستقیم پر ہین پھر آگے فرمایا لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ اور یہ وجہ اتصال کی ظاہر ہی اور وجہ
ہی کہ سورۂ فاطر مین ہی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى اور سورۂ یس مین ہی وَالشَّمْسُ تَجْرِي
لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ دو آیتین اور یہ وجہ فراخ تر اور واضح تر
اور اور یہ وجہ ہی کہ فاطر مین ہی وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ اور یس مین ہی وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ
الْمَشْحُونِ یہ کئی آیتین ہین کہ نشانیان اوسکی قدرت کی تفصیل سے انمین مذکور ہین اور اس سورۂ مبارک کی بہت فضیلت
آئی ہی حدیث شریف مین انس رضی سے روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کے لیے دل ہی اور دل قرآن کا یس ہی
اور جسنے پڑھی یس لکھتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے بسبب پڑھنے اوسکے کے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یس رات کو واسطے طلب رضامندی اللہ تعالی کے بخشے گئے واسطے اوسکے گناہ اوس
رات مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یس پس گویا پڑھا قرآن دس بار اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسنے سنی سورۂ یس برابر کی گئی واسطے اوسکے یعنی ثواب اوسکا برابر کیا گیا تصدق کرنے بیس دینار کے اللہ کی راہ مین
اور جسنے پڑھا اوسکو برابر کی گئی واسطے اوسکے بیس حج کے اور جسنے لکھا اوسکو اور پیا اوسکو داخل کیے گئے اوسکے دل مین
ہزار یقین اور ہزار نور اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور ہزار رزق اور دور کیے گئے اوس سے تمام بغض و کینے اور بیماریان اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہون مین کہ یس بیچ دل ہر انسان کے ہو امت میری مین سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جو شخص سورۂ یس پڑھے ہر ہر رات پھر مرا شہید اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یس اول روز مین
روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور ابن عباس رضی سے روایت ہی کہا جسنے پڑھی یس وقت صبح کے دیا گیا آسانی و فراخی اوس دن
کی شام تک اور جسنے پڑھا اوسکو رات مین دیا گیا آسانی و فراخی اوس رات کی صبح تک اور فرمایا نہین ہی کوئی میت کہ پڑھی جاوے
اوسکے پاس یس مگر کہ آسانی کرتا ہی اللہ او سپر اور ابو قلابہ سے کہ کبار تابعین سے ہین روایت ہی کہا جو کوئی پڑھے یس مغفرت کیجاوے
اوسکے لیے اور جو کوئی پڑھے اسکو اس حال مین کہ وہ بھوکا ہو سیر ہو اور جو کوئی پڑھے اسکو اس حال مین کہ وہ راہ بھولا ہو راہ پاوے
اور جو کوئی پڑھے اسکو اس حال مین کہ کوئی چیز اوسکی جاتی رہی ہو پالیوے اوسکو اور جو کوئی پڑھے اسکو وقت کھانے کے کہ
ڈرتا ہو قلت اوسکی سے کفایت کرے اوسکو اور جو کوئی پڑھے اسکو نزدیک میت کے یعنی قریب المرگ کے یا میت حقیقی کے آسانی
کیجاوے او سپر اور جو کوئی پڑھے اسکو نزدیک عورت کے کہ دشوار ہو بچے کا ہونا او سپر آسانی کیجاوے او سپر اور جو کوئی پڑھے
اسکو پس گویا کہ پڑھا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کے لیے دل ہی اور قرآن کا دل یس ہی یہ روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین
اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے ابی جعفر محمد بیٹے علی یعنی امام زین العابدین رح کے سے کہا جو شخص پاوے اپنے دل مین سختی
یعنی سنگدلی اسپر چاہیے کہ لکھے یس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ایک پیالے مین ساتھ زعفران کے پھر پی لے اوسکو اور پڑھی ہی

فضائل یس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ صبح کی نماز مین اور عمار بن یاسر پڑھا کرتے تھے یٰس جمعے مین منبر پر کہا یحیی بن کثیر نے کہ جسنے پڑھی یٰس وقت صبح کے ہمیشہ رہتا ہی خوشی مین شام تک اور جسنے پڑھی یٰس وقت شام کے ہمیشہ رہتا ہی خوشی مین صبح تک خبر دی ہمکو اوسنے کہ تجربہ کیا ہی اسکا اور کہا یٰس دل ہی قرآن کا پڑھی یٰس سعید بن جبیر رضی نے ایک شخص مجنون پر پس اچھا ہو گیا وہ اور روایت کی ابو الشیخ نے کتاب عصمت مین محمد بن سہل مقری سے اونھون نے محمد بن عبید اللہ بن محمد بن عمر و دباغ سے اونھون نے اپنے باپ سے کہ کہا چلا مین ایک راہ مین کہ اوسمین غول بیابانی یعنی بھتنے تھے پس ناگہان دیکھا ایک عورت کو کہ سرخ کپڑے پہنے ہوئے تخت پر بیٹھی ہی اور قندیلین روشن ہین اور وہ بلاتی ہی مجکو پس جب دیکھا مینے یہ شروع کی مینے یٰس پڑھنی پس بجھ گئین قندیلین اوسکی اور وہ کہتی تھی ای بندۂ خدا کیا کیا تو نے ساتھ میرے ای بندۂ خدا کیا کیا تو نے ساتھ میرے پس سالم رہا مین اوس سے کہا مقری نے پس نہین پہونچے تمکو کچھ قسم حرف یا مطالبے کے سلطان سے یا دشمن سے مگر کہ پڑھو تم یٰس پس وہ دفع کیا جاوے گا تمسے ساتھ برکت اسکی کے جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے صبح کو سورۂ یٰس اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ کے قبر کی یا ایک کی اون دونون مین سے ہر ہفتے مین پھر پڑھے اونکے پاس یٰس بخشتا ہی اللہ واسطے اوسکے گناہ بقدر شمار ہر حرف کے اوس سے اور حل قضے کے لیے بھی پڑھنا اسکا بہت مجرب ہی کہ چار رکعت پڑھے شب جمعہ مین پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ اور یٰس پڑھے چنانچہ وہ ساری ترکیب حصن حصین مین مذکور ہی اور تفسیر جلیل شرح حصن حصین مین تفصیل سے لکھی گئی ہی ✤ تناسق الدرر فی تناسب السور ✤ منثور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ○

قسم قرآن باحکمت کی ✤ فتح ✤ قسم ہی اس پکے قرآن کی ✤ مو ✤ تفسیر ✤ بیچ معنی یٰس کے اقوال بہت ہین بعضے علما نے تو کہا ہی کہ یہ مثل اور مقطعات کے اسرار غیب سے ہی کہ سواے خدا اور رسول کے کسیکو اوسکی اطلاع نہین اور بعضے علما کہتے ہین کہ نام قرآن یا سورت کا ہی اور ابن عباس رضی سے ہی کہ معنی اسکے یا انسان ہین بیچ لغت طی کے اور ابن حنفیہ سے ہی یا محمد اور حدیث مین آیا ہی اللہ تعالی نے نام رکھے میرے اور ذکر کیے نام میرے قرآن مین سات نام محمد اور احمد اور طٰہٰ اور یٰس اور مزمل اور مدثر اور عبد اللہ اور بعضون نے کہا معنی یٰس کے ہین یا سید اور بعضون نے کہا یا سید البشر اور بعضون نے کہا یا رجل اور بحسب ایک قول کے نام خداے تعالی کا ہی ✤ عل ✤ بحر ✤

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○

تحقیق تو پیغمبرون مین سے ہی راہ سیدھی پر ✤ فتح ✤ تو تحقیق ہی بھیجے ہوون سے اوپر سیدھی راہ کے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ جواب ہی قسم کا اور یہ رد ہی کفار پر جس وقت کہ کہا اونھون نے کہ نہین ہی تو رسول ✤ مدارک ✤

تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ○ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○

اوتارا ہوا زبردست مہربان کا تا ڈر سناوے تو اوس قوم کو کہ ڈرائے نہین گئے ہین باپ اونکے پس وہ غافل ہین یعنی اولاد اسمعیل مین کوئی پیغمبر نہین بھیجا گیا تھا ✤ فتح ✤ اوتارا زبردست رحم والے نے کہ تو ڈراوے ایک لوگون کو کہ ڈر نہین سنا اونکے باپ دادون نے سو وہ خبر نہین رکھتے ✤ مو ✤

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤی اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○

البتہ ثابت ہوا وعدہ عذاب کا اوپر اکثر اونکے کے پس وہ ایمان نہین لانے کے ✤ فتح ✤ ثابت ہو چکی ہی بات اون بہتون پر

سو وہ نہ مانینگے ۔ صو تفسیر ثابت ہو چکی ہی بات مراد بات سے یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یعنی البتہ بھرینگے ہم جہنم کو جنات اور آدمیون سے سب سے یعنی متعلق ہوا ہی ساتھ انکے
یہ قول اور ثابت ہوا ہی اونپر اور واجب ہوا ہی اسلیے کہ یہ اون لوگون مین سے ہین کہ جان لیا ہی اللہ تعالیٰ نے کہ وہ کفر پر مرینگے
پھر مثال بیان فرمائی اونکے کفر پر اڑے رہنے کی اور راہ پر نہ آنے کی ساتھ اسطرح کے کہ ٹھہرایا اونکو مانند طوق پکڑ دونون سر
اوٹھائے ہوؤن کے بیچ اس بات کے کہ نہین التفات کرتے ہین وہ طرف حق کے اور نہین پھیرتے ہین گردنین اپنی اوسکی طرف
اور نہین جھکاتے ہین سر اپنے اوسکے لیے اور ٹھہرایا اونکو مانند اونکے کہ واقع ہون درمیان دو دیوارون کے نہ دیکھتے ہون کسی
چیز کو کہ آگے اونکے ہو اور اوس چیز کو کہ پیچھے اونکے ہو بیچ اسکے کہ نہین تامل کرتے ہین اور نہ دل کی بینائی رکھتے ہین اور وہ اندھے
ہین نظر کرنے سے اللہ کی آیتون مین ساتھ قول اپنے کے اِنَّا جَعَلْنَا الخ ۔ صل

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○

تحقیق کیے ہمنے بیچ گردنون اونکی کے طوق پس وہ طوق ٹھوڑیون تک ہین پس وہ سر اونچے کر رہے ہین ۔ فتح
ہمنے ڈالے ہین اونکی گردنون مین طوق سو وہ ہین ٹھوڑیون تک پھر اونکے سر اولا ہو رہے ہین ۔ موضح تفسیر
پس وہ ٹھوڑیون تک ہین معنی اسکے یہ ہین کہ پس طوق پہونچنے والے ہوتے ہین ٹھوڑیون تک پس وہ سر اونچے کر رہے
ہین طوق پر گردن کا سر اونچا اسلیے رہتا ہی کہ طوق مین ایک حلقہ ہوتا ہی ٹھوڑی کے نیچے اوسمین سے ایک کیل نکلی ہوئی
ہوتی ہی اور وہ ٹھوڑی تک پہونچتی ہی کہ سر کو نیچا نہین ہونے دیتی پس ہمیشہ سر اوٹھا ہی رہتا ہی ۔ صل یعنی بسبب
کثرت طوقون کے سر نیچے نہین کر سکتے ہین اور معالم مین لکھا ہی کہ مراد یہ ہی کہ ہاتھ اونکے جو انکی گردن کے ساتھ ملا کر طوق
ڈالے گئے ہین اونچا اوٹھا رکھا ہی اونکے طوقون نے اونکی ٹھوڑیون کو اور سرون کو پس اونکے سر اوٹھ رہے ہین بسبب
اونچے ہونے طوقون کے اور جھکا نہین سکتے ہین اونکو کہا اہل معانی نے کہ یہ تمثیل ہی باز رکھنے خدا کی مشرکون کو
ایمان سے بسبب موانع اوسکے بحسب علم ازلی کے کہ جانا اور مقدر کیا تھا کہ یہ ایمان نہین لانے کے اور نہین تھا وہا
طوق بلکہ مراد یہ ہی کہ باز رکھا ہمنے اونکو ایمان سے بسبب موانع کے پس گردانا اغلال کو مثل اسکے لیے اور بعضون نے کہا
کہ نزول اس آیت کا بیچ حق ابو جہل اور ایک شخص کے بنی مخزوم مین سے ہی قصہ اوسکا یہ ہی کہ ابو جہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر
محمد کو نماز مین دیکھونگا تو سر اوسکا توڑ ڈالونگا دوسرے روز دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ایک پتھر اوٹھا کر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جب پتھر ہاتھ مین لیکر اوٹھایا تو اوسپر ہاتھ اوسکا اوسکی گردن مین طوق ہو گیا اور
پتھر اوسکے ہاتھ مین چپٹ رہا اوسی حال سے اپنے یارون کے پاس پھر کر آیا اور اوس حال کی خبر دی اوسوقت وہ پتھر اوسکے
ہاتھ سے گرا ایک شخص نے بنی مخزوم مین سے کہا کہ مین محمد کو اس پتھر سے جاکر مارتا ہون اور اوس پتھر کو اوٹھا کر آنحضرت
کے پاس آیا دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہین چاہا کہ پتھر مارون نابینا ہوا وہ قرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتا تھا اور
آپکو دیکھتا نہین تھا اپنے یارون کی طرف پھر کر آیا اونکو بھی نہ دیکھا آواز اونکی سنی کہ پوچھتے ہین کیا کیا تو نے اوسنے کہا کہ آواز
اونکی سنتا تھا مین اور تو کو نہین دیکھتا تھا اور درمیان میرے اور اونکے ایک چیز مانند ہیئت اونٹ کے حائل ہوئی اور مجکو اپنی
دم سے روکتا تھا اگر اوسکے پاس ہوتا مین تو مجکو کھا جاتا حق تعالیٰ نے یہ آیت اور اسکے بعد کی آیت اونکے حق مین بھیجی ۔ معالم

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○

تھی اور آیا کوئی اونمین کا اور کہا کس چیز نے روکا ہی تمکو کہا اونھون نے کہ انتظار کرتے ہین ہم محمد کا پس کہا اوسنے کہ تحقیق مین نے
دیکھا ہی اونکو اندر مسجد کے کہا او تھو تمپر تحقیق سحر کیا تمپر ۞ مان در منثور

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۞

سوا اسکے نہین ہی کہ ڈراتا ہی تو اوسکو کہ پیروی نصیحت کی کرے یعنی نہین نفع دیتا ہی ڈرانا تیرا اگر اوسکو کہ پیروی
کرے قرآن کی اور ڈرے خدا سے غائبانہ یعنی ڈرے اللہ کے عذاب سے حال آنکہ دیکھا نہین ہی اوسکو پس خوشخبری
دے اوسکو ساتھ بخشش کے یعنی عفو گناہون اوسکے اور ثواب بزرگ کے یعنی جنت کے ۞ فتح ۞ تو تو ڈر سنا دے
اوسکو جو چلے سمجھانے پر اور ڈرے رحمٰن سے بن دیکھے سو اوسکو دے خوشخبری معافی کی اور عزت کے نیگ کی ۞ موضح

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۞

تحقیق ہم زندہ کرتے ہین مردون کو اور لکھتے ہین ہم جو کچھ کہ آگے بھیجا یعنی اعمال اچھے برے اور لکھتے ہین ہم نقش قدم
اونکے اور ہر چیز کو گھیر رکھا ہی ہمنے بیچ کتاب ظاہر کے یعنی لوح محفوظ کے ۞ فتح ۞ ہم ہین جو جلاتے ہین مردے اور لکھتے ہین
جو آگے بھیج چکے اور انکے پیچھے نشان رہے اور ہر چیز گن لی ہی ہمنے ایک کھلی اصل کتاب مین ۞ تفسین ۞ جو آگے
بھیج چکے اپنے اعمال اور پیچھے رہے نشان اولاد اور عمارت اور رسم ڈالی نیک یا بد ۞ صح ۞ زندہ کرتے ہین ہم یعنی
اوٹھاوینگے ہم اونکو بعد مرنے اونکے کے یا نکالتے ہین ہم اونکو شرک سے طرف ایمان کے اور آثار سے مراد ہین نشانیان
کہ مرنے کے بعد چھوڑین خواہ نیک ہون جیسے علم سیکھو سکھایا گیا یا کتاب تالیف کر گیا یا زمین وغیرہ وقف کر گیا یا خانقاہ
یا مسجد بنا گیا یا بری جیسے بعضے ظالم کسی پر کچھ چٹی لگا دیتے ہین اور اسیطرح تمام طریقے نیک یا بد کہ جاری کیے جاوین
اور مانند اسی کے ہی قول اللہ تعالی کا يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۞ یعنی خبر دیا جاویگا انسان اوس دن ساتھ
اوس چیز کے کہ آگے بھیجی یعنی اعمال اور پیچھے چھوڑی یعنی نشانیان مذکورہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی رواج دے
اسلام مین طریقہ نیک کہ عمل کیا جاوے اوسپر بعد اوسکے ہوگا واسطے اوسکے ثواب اوسکا اور ثواب اون شخصون کا کہ عمل کیا
اوسپر بغیر ناقص ہوئے اجر اونکے سے کچھ اور جسنے رواج دیا اسلام مین طریقہ بد کہ عمل کیا جاوے اوسپر بعد اوسکے ہوگا اوپر
گناہ اوسکا اور گناہ اونکا کہ چلین گے اوسپر پیچھے اوسکے بغیر اسکے کہ نقصان ہو گناہون اونکے سے کچھ اور بعضون نے کہا
کہ وہ آثار قدم رکھنے اونکے ہین طرف جمعے یا جماعتون کے ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ کہا رہتے تھے بنو سلمہ مدینے کی ایک
جانب مین پس ارادہ کیا انتقال مکان کرنے کا قریب مسجد نبوی کے پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى
وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ پس بلایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ لکھے جاتے ہین نشان قدم
تمھارے پھر پڑھی یہ آیت اونپر پس چھوڑ دیا اونھون نے وہان سے اوٹھنا اور ابی موسی سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ بہت بڑا لوگون کا از روے ثواب کے نماز مین بعید تر اونکا ہی چلنے مین یعنی جتنی زیادہ دور سے
چلکر آوے گا اوتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص کہ انتظار کرے نماز کا یہان تک کہ پڑھے اوسکو ساتھ امام کے بہت بڑا ہی
ثواب مین اوس شخص سے کہ نماز پڑھتا ہی پھر سو رہتا ہی ابی بن کعب نے کہا کہ تھا ایک شخص نہین جانتا مین کسیکو اہل مدینے سے
ان لوگون مین سے کہ نماز پڑھتے ہین قبلے کی طرف بہت دور رہنے والا مسجد سے اوس شخص سے پس ہوتا تھا وہ نماز مین
ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا گیا اوس سے کہ اگر خریدے تو حمار کہ سوار ہووے تو اوسپر گرمی اور اندھیرے مین تو بہتر ہو

اوسنے کہا قسم اللہ کی نہین خوش آتا مجھکو کہ مکان میرا لگا ہوا ہو مسجد سے پس خبر دی گئی اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس پوچھا اوس سے سبب اسکا اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلیے پاس ہونا مکان کا مین نہین چاہتا ہون کہ تا لکھے
جاوین نشان قدم میرے اور قدم میرے اور پھر آنا میرا اور متوجہ ہونا میرا اور پشت دینا میرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دے تجکو اللہ یہ سب اور دے تجکو جو کچھ کہ امید ثواب کی رکھتا ہی سب ۔ [illegible]
تنبیہ ۔ اس سبب سے یہ سمجھا گیا کہ سنت کی باتون کے رواج دینے مین اور بدعتون کے مٹانے مین بڑا فائدہ ہی اور
سنت کے ترک کرنے مین اور بدعتون کے جاری کرنے مین بہت ضرر ہی پس اسوقت مین عورت کا دوسرا نکاح کروانا سنت ہی اور اسکو
عار جاننا بدعت و کفر اور ایسے ہی خرید و فروخت کرنی بذات خود سنت ہی اور اسکو برا اور عار جاننا بدستور سابق اور ان دونون بلاؤن مین
بھی اکثر لوگ بلکہ بعضے علما و مشائخ بھی گرفتار ہو رہے ہین اور ایسے ہی سنت سلام اور مصافحہ کی اور مانند انکے کی بہت سنتین مٹ رہی
ہین کہ جو اونکو اب رواج دے وہ بشارت مذکور مین داخل ہو اور تعزیہ بنانا مہندی سہرا کنگنا منڈھا باندھنا اور باندھنا بدھی بیڑی پہنانا
یا چوٹی کسیکے نام کی رکھنی یا بچے کو فقیر اماموں کا بنانا یا گنج بھرنا بچے کی سلامتی کے لیے یا ڈاڑھی کا منڈانا یا ٹخنون [illegible] رکھنا اور
مانند انکے کے یہ سب بدعات سیئہ ہین اور انکو نہ مٹانا حتی الوسع اپنے گھر اور دوستون مین سے ایک طرح کا آثار بد چھوڑ جانا ہی
اور سبب داخل ہونے کا وعید مذکور مین اور ایسے ہی مسجد مین حاضر ہونا اور جماعت سے نماز ادا کرنی سنن ہدی سے ہی اور اسکا ترک
کرنا علامت منافقون کی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی نکلا اپنے گھر سے باوضو طرف نماز فرض کے پس اجر اوسکا مانند اجر
حاجی احرام باندھے ہوئے کے ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہی نماز تنہا پر ستائیس درجے
اور عبد اللہ بن مسعود رض سے منقول ہی کہ کہا البتہ تحقیق دیکھا ہمنے اپنے کو اس حال مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا نماز باجماعت سے مگر منافق
معلوم النفاق یا بیمار کامل اور خفیف بیماری والے کا یہ حال تھا کہ دو شخص دو طرف سے پکڑ کر لاتے تھے نماز کے لیے اور کہا ابن مسعود
نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائین ہمکو سنن ہدی اور بلاشبہ سنن ہدی سے ہی نماز پڑھنی ایسی مسجد مین کہ اذان دی جاتی
ہو اوسمین یعنی باجماعت پڑھنی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا ابن مسعود نے جسکو خوش لگے یہ کہ ملے اللہ تعالی سے فردا یعنی قیامت کو
مسلمان یعنی کامل مسلمان پس چاہیے کہ محافظت کرے ان پانچون نمازون پر جسوقت کہ اذان دی جاوے ان نمازون کی یعنی
جماعت سے پڑھے مسجد مین پس تحقیق اللہ نے ظاہر کیے تمہارے نبی کے لیے طریقے ہدایت کے اور تحقیق پانچون نمازین باجماعت
مسجد مین پڑھنیں سنن ہدی سے ہین اور اگر تمنے نماز پڑھی اپنے گھرون مین یعنی اگرچہ جماعت سے پڑھی جیسے کہ پڑھتا ہی یہ متخلف اپنے
گھر مین البتہ چھوڑی تمنے سنت اپنے نبی کی اور چھوڑو گے سنت اپنے نبی کی البتہ گمراہ ہو جاؤگے اور نہین کوئی شخص کہ وضو کرے اچھی طرح پھر قصد کرے طرف
مسجد کے ان مساجد مین سے مگر کہ لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے عوض ہر قدم کے کہ رکھتا ہی نیکی اور بلند کرتا ہی اوسکا بسبب قدم کے
درجہ اور دور کرتا ہی اوس سے بسبب اوسکے گناہ اور البتہ دیکھا ہی ہمنے اپنے کو اس حال مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا اس نماز باجماعت
سے مگر منافق معلوم النفاق اور تھا مرد یعنی مومن مریض لایا جاتا اور اوسکو اس طرح کہ دو شخصون کے کندھون پر ہاتھ رکھے ہوتا
یہان تک کہ کھڑا کیا جاتا صف مین روایت کی یہ مسلم نے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے اگر نہوتین گھرون مین عورتین اور ذریت تو قائم کرتا
مین نماز عشا کی اور حکم کرتا مین اپنے جوانون کو کہ جلادین جو کچھ کہ گھرون مین ہو آگ سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جسنے سنا
اذان کو پس نہ جواب دیا اوسکا یعنی ساتھ قول اور فعل کے پس نہین ہی نماز اوسکے لیے مگر عذر سے انتہی اور بہت سی روایتین
آئی ہین جماعت کی فضیلت مین چنانچہ بعضی روایتین سو اوسکے اگلے بھی اوپر گذرین ہین اور پھر ایسی نعمت کو ہاتھ سے دینا اور منافقون کے

گردہ مین گنے جانا عقل سے کمال ہی بعید ہی اور اسکے ترک کی عادت ڈالنی اور اسکو رواج دینا اپنے تابعین مین اور اپنے وقت کے لوگو مین آثار بد سے ہی اس جماعت کے ترک کی آفت مین بھی بہت لوگ پھنس رہے ہین حتی کہ بعضے اہل علم اور اکثر مشائخ بھی گرفتار ہین جو جاہے جاہل و عوام علما نے بہانا کیا تعلیم و تعلم کا مشائخ نے حیلہ کیا وظیفہ خوانی کا کہ رات کو وظیفے پڑھتے مین بیدار رہتے ہین اس سبب سے جماعت کے لیے نہین پہونچ سکتے ہین کہ جو جماعت کا وقت ہوتا ہی وہی ہمارے سونے کا وقت ہوتا ہی یا وظیفے کا اور یہ بھی باقتضاے جہالت ہی اگر علم ہو تو تاکید کرنی حضرت عمرؓ کی مدنظر رکھین کہ ایکبار حضرت عمرؓ نے نپایا سلیمان بن ابی حثمہؓ کو نماز صبح مین اور حضرت عمرؓ صبح کو گئے بازار کی طرف اور گھر سلیمان کا درمیان مین تھا مسجد اور بازار کے پس گذرے حضرت عمرؓ اوپر شفا کے کہ مان تھی سلیمان کی اور فرمایا اوسکو کہ نہین دیکھا مینے سلیمان کو صبح کی نماز مین پس کہا شفا نے کہ رات گذاری تھی اوسنے نماز پڑھتے یعنی تہجد کی پس غالب ہوئین اوسپر آنکھین اوسکی یعنی نیند غالب ہوئی آنکھ لگی پس کہا حضرت عمرؓ نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت مین محبوب تر ہی طرف میرے اس سے کہ قیام کرون رات کو یعنی شب بیدار رہون انتہی اور قطع نظر اسکے جب جاگتے اور فارغ ہوتے ہین تب کب آتے ہین جہان ذرا نام نوابی یا خانی یا شاہی کا لگا قید جمعہ و جماعت کی اوٹھ گئی معلوم نہین کہ عار آتی ہی غربا کے پاس کھڑے رہنے سے یا اس جماعت کا کچھ وجود ہی نہین جانتے کہ عرسون اور میلون وغیرہ مین تو براہ دور و دراز جاوین سواریون پر چڑھ چڑھ کر اور نہ آوین تو محلے کی مسجدون مین نہ آوین عوام کار باری آپ کو بگڑے انکو دیکھکر اونھون نے کہا کہ جب ایسے ایسے لوگ کہ بزرگ گنے جاتے ہین مسجدون مین نہ آئے تو ہم غریب کہ کار بار مین لگے رہتے ہین اگر نہ آوینگے تو کیا ہوگا حیف صد حیف ضَلُّوا وَاَضَلُّوا آپ بھی ڈوبے اور اورون کو بھی ڈبویا اگرچہ اس عاجز کا لکھنا ناگوار تو گذریگا لیکن محض نظر اَلنُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ کے عرض کیا گیا ہی کہ شاید بنظر انصاف قلب کی طرف متوجہ ہون اور حق بات خیال مین آجاوے اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞ احادیث مشکوٰۃ ۞ اب آگے اون مشرکون کے سمجھانے کے لیے ایک قصہ بیان ہوتا ہی کہ دیکھو جیسے وہ لوگ نافرمانی اللہ و رسول کے سے تباہ ہوے ویسے ہی تم ہوؤگے اگر اپنی بدذاتی سے باز نہ آؤگے

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝

اور بیان کر واسطے انکے قصہ گاؤنکے رہنے والون کا جب آئے اوس گاؤن پر پیغامبر ۞ فـ ۞ اور بیان کر اونکے واسطے ایک کہاوت لوگ اوس گاؤنکی جب آئے اوسمین بھیجے ہوئے ۞ مو ۞ تفسیر ۞ بیان کر یعنی ذکر کر انکے لیے قصہ عجیبہ قصہ گاؤن والون کا جب آئے اونپر پیغمبر یعنی بھیجے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آیا ہی کہ حضرت عیسیٰؑ نے دو شخصون کو اپنے حوارئین مین سے کہ نام اونکا صادق اور صدوق تھا قریہ انطاکیہ پر بھیجا تا لوگون کو حق کی طرف بلاوین اور تھے وہ بت پرست جب وہ قریب گاؤنکے پہونچے تو ایک بڈھے کو دیکھا کہ بکریان چرا رہا ہی اور نام اوسکا حبیب نجار تھا اوس سے اونھون نے سلام علیک کی اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو اونھون نے کہا کہ ہم رسول عیسیٰ کے ہین تمکو بتون کی پرستش سے خدا کی عبادت کی طرف بلاتے ہین ہم اوس بڈھے نے کہا کہ کچھ دلیل اپنے دعوے پر رکھتے ہو انھون نے کہا ہان رکھتے ہین بیمارون کو شفا دیتے ہین ہم اور کوڑھی اور اندھے کو بھلا چنگا اور بینا کر دیتے ہین یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہین وہ علتون مذکور کو دفع کر دیتا ہی اوس بڈھے نے کہا اچھا کہ میرا بیٹا سالہا سال سے بیمار ہی اور اطبا اوسکے معالجے سے عاجز آئے ہین اگر تم اوسکو اچھا کر دو تو تمھارے خدا پر ایمان لاوین ہم پس اونکو اپنے بیٹے کے سرہانے لے گیا اونھون نے دعا کی اور ہاتھ اوسکے بیٹے پر پھیرا حق تعالیٰ نے اوسکو شفا دی اور یہ خبر اوس گاؤن مین شائع ہوئی اور بہت بیمارون نے اون دونون رسولون

کے ہاتھ سے شفا پائی اور وہ بڈھا مسلمان ہوا اور یہی تھا کہ چھ سو برس پہلے ہمارے پیغمبر پر ایمان لایا بن دیکھے اور ایک
سابقین فی الاسلام سے اور ملقب ساتھ صاحب یٰس کے ہی غرض کہ جب یہ خبر اون دو رسولون عیسیٰ کی انطاکیہ مین منتشر
ہوئی اور وہان کے رہنے والون مین سے بہت سے اونکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور یہ خبر پہنچی وہان کے بادشاہ کو کہ
انطیخس نام رکھتا تھا اور روم کے بادشاہون مین سے تھا اور بت پرست تھا تو اونکو اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ تم کون ہو اونھون نے
کہا کہ ہم رسول عیسیٰ ع کے ہین بادشاہ نے کہا کہ کیون آئے ہو کہا تو کہ تمکو خدا کی عبادت کی طرف بلاوین اور بت پرستی سے
باز رکھین اوسنے کہا کہ سوائے معبودون ہمارے کے یعنی بتون کے کوئی اور معبود بھی ہی اونھون نے کہا کہ ہان ہی جو کہ خالق تیرا
ہی اور تیرے معبودون کا بھی اوس بادشاہ نے اون دونون رسولون کو قیدخانے مین مقید کیا اور ہر ایک کو سو کوڑے مارے اور
جب یہ خبر حضرت عیسیٰ ع کو پہنچی تو اپنے حواریون کے سردار شمعون نام کو اونکی مدد کے لیے بھیجا شمعون نے انطاکیہ مین آکر بادشاہ کے
خاص لوگون سے آشنائی پیدا کی حتی کہ شدہ شدہ بادشاہ کے آگے گئے اور از راہ دانشمندی و حکمت کے ایسے مقرب بادشاہ
کے ہوئے کہ بادشاہ بغیر مشورے اونکے کچھ کام نہین کرتا تھا ایک روز شمعون نے بادشاہ سے پوچھا کہ مینے سنا ہی کہ دو مسافرون
کو تونے قیدخانے مین رکھا ہی سبب اسکا کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ وہ دعوی کرتے ہین کہ سوائے بتون تمہارے کے کوئی اور خدا ہی
شمعون نے تعجب کر کر کہا کہ اپنے نوکرون کو کہ اونکو ہمارے آگے حاضر کرین تو ہم بھی اونکے حال و مقال پر مطلع ہووین بادشاہ نے
اونکے حاضر کرنے کا حکم کیا جب وہ آئے اور شمعون کو دیکھا تو خوش ہوئے اور خاطر جمع سے بیٹھے شمعون نے پوچھا کہ تمکو کسنے بھیجا ہی
اونھون نے کہا اوس اللہ نے بھیجا ہی کہ پیدا کیا اوسنے ہر چیز کو اور رزق دیا ہر زندے کو پس کہا شمعون نے کہ وصف بیان کرو اوسکا
اور مختصر بیان کرو اونھون نے کہا یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید یعنی کرتا ہی وہ جو کچھ چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو کچھ ارادہ
کرتا ہی شمعون نے کہا اونکو کہ خدا تمہارا کیا قدرت رکھتا ہی اونھون نے کہا کہ نابینا کو بینا کرتا ہی شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ ایک
نابینا کو حاضر کرین اور اون دونون رسولون کو کہا کہ اسکو بینا کرو اونھون نے دعا کی فی الحال بینا ہوا اور ایک روایت مین بدلے
پہلی عبارت کے یون ہی کہ شمعون نے کہا کہ کیا ہی نشانی تمہاری یعنی تمہاری حقیت کی اونھون نے کہا کہ جو کچھ آرزو ہو بادشاہ
کی وہ کر سکتے ہین ہم پس بلایا بادشاہ نے ایک لڑکے نابینا کو پس دعا کی اونھون نے اللہ سے پس بینا ہوا وہ لڑکا شمعون نے
کہا کہ ای بادشاہ اگر تو اپنے معبودون سے مانگے کہ کرین مانند اسکے تو ہو شرف تیرے لیے اور تیرے معبودون کے لیے پس
بادشاہ نے آہستہ سے ساتھ شمعون کے کہا کہ مجھ کو تجھسے پردہ نہین ہی ہمارے معبود تو نہ کچھ دیکھتے ہین اور نہ سنتے ہین اور نہ بولتے
ہین اور نہ ضرر پہنچا سکتے ہین اور نہ نفع اور کسی چیز پر قادر نہین ہین شمعون نے پھر اون رسولون سے کہا کہ خدا تمہارا اور کیا قدرت
رکھتا ہی اونھون نے کہا کہ مردے کو زندہ کرتا ہی شمعون نے کہا کہ اگر خدا تمہارا یہ کام کرے تو ہم سب تمہارے خدا پر اور تمپر ایمان لاوین
اور سات روز کے مردے کو اونکے سامنے لائے اون دونون نے خدا تعالیٰ سے دعا کی اور شمعون دل مین دعا کرتے تھے وہ مردہ
زندہ ہو کر اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ مین داخل کیا گیا آگ کے سات نالون مین سبب اسکے کہ مین مرا شرک پر اور کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور ایک
روایت مین ہی کہ کہا مین ڈراتا ہون تمکو اوس چیز سے کہ تم اوسمین ہو پس ایمان لاؤ اور یہ دونون رسول سچے ہین اور کہا اوسنے کہ
کھولے گئے دروازے آسمان کے پس دیکھا مینے ایک جوان خوبصورت کو کہ شفاعت کرتا ہی ان تینون کے لیے بادشاہ نے
کہا کہ کنکے لیے کہا اوس مردے نے کہ شمعون کے لیے اور ان دونون رسولون کے لیے پس بادشاہ متعجب ہوا اور شمعون نے
جب جانا کہ میری بات نے اثر کیا بادشاہ کے دل مین تو اوسکو حقیقت حال کی خبر دی اور نصیحت کی اوسکو ایمان کے لانے کی پس

بادشاہ اور بعضے لوگ ایمان لائے اور بعضے کافر رہے اور کافروں نے قصد کیا بادشاہ کے اور مومنوں کے قتل کرنے کا بس
حبیب نجار کو جب خبر قصد قتل اونکی کی پہنچی تو وہ بھی اپنے مکان سے کہ شہر کے کنارے پر تھا متوجہ انکی طرف ہوا اور اظہار
اسلام کیا اور اپنی قوم کو دعوت اسلام کی طرف کی لوگوں نے انکا کہنا نہ مانا اور انکو شہید کیا پھر جبرئیل نے ایک چیخ ماری کہ کافر
ہلاک ہو گئے چنانچہ آیات آیندہ میں یہ قصہ مذکور ہے + مل + بحس +

إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ ○

اوس وقت کہ بھیجا ہمنے طرف اونکے یعنی گانوں والوں کے دو شخصوں کو پس جھٹلایا گانوں والوں نے اونکو پس قوت دی ہمنے ساتھ
تیسرے کے پس تینوں نے کہا یعنی گانوں والوں سے کہ تحقیق ہم طرف تمہارے بھیجے گئے ہیں + فتح + جب بھیجے ہمنے اونکی
طرف دو تو اونکو جھٹلایا پھر ہمنے زور دیا تیسرے سے تب کہا ہم تمہاری طرف آئے ہیں بھیجے + تفسیر + یہ شہر تھا
انطاکیہ حضرت عیسیٰ کے دو یار وہان پہنچے شہر والوں نے ٹال دیے پھر تیسرے یار بھی پہنچے تیسرے بڑے یار کہے موضح
نسبت بھیجنے کی خدا تعالیٰ نے اپنی طرف کی باوجودیکہ وہ رسول بھیجے ہوئے عیسیٰ کے تھے اسلیے کہ فعل پیغمبر کا سوا امر الٰہی کے
نہین ہے اور مراد دو سے وہی صادق اور صدوق ہین اور بقولے یحییٰ اور یونس اور تیسرے شمعون اور بقولے سلوم اور مشہور قول اول ہی ہے بحس +

قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ○

کہا گانوں والوں نے نہین ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے اور نہین بھیجا خدا نے کچھ یعنی وحی اور نہین ہو تم مگر دروغ گو + ش +
وہ بولے تم بھی انسان ہو جیسے ہم اور رحمن نے کچھ نہین اوتارا تم سارا جھوٹھ کہتے ہو + مو +

قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ○ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○

کہا رسولوں نے کہ پروردگار ہمارا جانتا ہے کہ تحقیق ہم طرف تمہارے بھیجے گئے ہین اور نہین ہے ہمپر مگر پیغام پہنچانا
ظاہر + فتح + کہا ہمارا رب جانتا ہے ہم بیشک تمہاری طرف بھیجے آئے ہین اور ہمارا ذمہ یہی ہے پہنچا دینا کھولکر + مو +
تفسیر + یعنی ساتھ دلیلون واضحہ کے کہ اونسے ثابت ہو سچا ہونا پیغام کا اور وہ بینا کرنا اندھے کا اور چنگا
کرنا کوڑھی کا اور بیمار کا اور زندہ کرنا میت کا ہے + جلالین + مدا +

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

کہا اونھون نے کہ تحقیق ہمنے شگون بد لیا ساتھ تمہارے اگر نہ باز رہوگے البتہ سنگسار کرینگے ہم تمکو اور البتہ پہنچیگا
تمکو ہماری طرف سے عذاب درد دینے والا + فتح + بولے ہمنے نامبارک دیکھا تمکو اگر تم نہ چھوڑوگے تو ہم تمکو
سنگسار کرینگے اور تمکو لگے گی ہمارے ہاتھ سے دکھ کی مار + مو + تفسیر + شگون بد لیا اور وہ یہ تھا
کہ اونھون نے مکروہ رکھا رسولوں کے دین کو اور نفرت کی اوس سے اونکے نفسوں نے اور عادت جاہلوں کی یہ ہے کہ
یمن یعنی مبارکی لیتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ مائل ہوتے ہین طرف اوسکے اور قبول کرتے ہین اسکو طبیعتین اونکی اور شگون بد
لیتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ نفرت کرتے ہین اوس سے اور مکروہ جانتے ہین اوسکو پس اگر پہونچتی ہے اونکو کوئی بلا
یا نعمت تو کہتے ہین کہ یہ بلا اسکی نحوست سے پہنچی اور یہ نعمت اوسکی برکت سے اور بعضوں نے کہا کہ مینہ نہ برسا تھا اون ایام
اونھون نے کہا جب سے تم اس گانوں مین آئے ہو پہنچی ہے یہ مصیبت ہمکو تمہاری نحوست سے کہ مینہ برستا نہین اور زراعت
ہماری خشک ہو گئی ہے اگر نہ باز رہوگے یعنی اپنی اس گفتگو سے تو مار ڈالینگے ہم تمکو یا نکال دینگے تمکو یا برا بھلا کہینگے ہم + مدا +

قَالُوْا طَآئِرُکُمْ مَّعَکُمْ ۭ اَئِنْ ذُکِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○

کہا اونھون نے کہ شگون بد تمہارا ہمراہ تمہارے ہی کیا اگر نصیحت دیے جاتے ہو تم اور شگون بد کے حمل کرتے ہو تم بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکلنے والی ❊ فق ❊ کہنے لگے تمہاری نامباری کی تمہارے ساتھ ہی کیا اس سے کہ تمکو سمجھایا گیا کوئی نہین بلکہ تم لوگ ہو کہ حد پر نہین رہتے ❊ تفسیر ❊ شاید کفر کی شامت سے قحط ہوا ہوگا اوسکو نامباری کی سمجھے یا آپسمین اختلاف ہو کسیکے مانا کسیکے نہ مانا اوسکو کہا ہر طرح شامت اونھین کی ہے ❊ ف ❊ شگون تمہارا یعنی بدبختی تمہاری کا تمہارے ساتھ ہے اور وہ کفر ہے کہ اوسکی شامت سے قحط وغیرہ مین گرفتار ہوئے ایک قوم ہو حد سے نکلنے والی نافرمانی مین پس اس سبب سے آئی ہے تمپر نحوست نہ اللہ کے رسولون کے سبب سے اور نہ اونکی نصیحت کرنے سے یا یہ معنی ہین کہ بلکہ تم حد سے نکلنے والے ہو اپنی گمراہی مین کہ نسبت نحوست کی کرتے ہو اونکی طرف کہ واجب ہے بابرکت سمجھنا اونکو اور برکت حاصل کرنی اونکی کہ وہ رسول اللہ کے ہین ❊ ۹۵ ل

تنبیہ ❊ اس آیت کریمہ سے یہ بات سمجھی گئی کہ نحوست و بدشگنی کسیکے قدم سے یا آواز وغیرہ سے نہین ہوتی جیسے یہان مشہور ہے کہ بہو کا یا نوکر یا جانور نو خریدہ یا بچہ نو تولد کا قدم منحوس ہوا کہ اوسکے آنے سے فلانی مصیبت پڑی یا فلانا جانور بولا یا بلی نے رستا کاٹا یا چھینک ہوئی اس سے یہ ضرر پہنچا اسکی کچھ اصل نہین بلکہ اسکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الطیرۃ شرک اسکی شرح صاحب مجالس نے یون لکھی ہے کہ یعنی شگون بد لینا اعمال اہل شرک و کفر کے سے ہے جیسے کہ بیان کیا اللہ تعالی نے عقیدہ اونکا کتنی ہی جگہہ اپنی کتاب مین کہ وہ بدشگنی لیتے تھے ساتھ رسولون کے اور تابعدارو اونکے کے اور سبب اسکا یہ تھا کہ رسول جب بلاتے تھے اونکو طرف اوس دین کے کہ جسکی الفت نرکھتے تھے تو اس سے تعجب کرتے تھے وہ اور انبیا سے اونکی طبیعتین متنفر ہوتی تھین اسلیے کہ عادت جاہلون کی یہ تھی کہ مبارک جانتے تھے اوس چیز کو کہ موافق ہوتی تھی خواہش اونکی کے اگرچہ باعث ہوتی ہر شر و وبال کی اور منحوس جانتے تھے اوس چیز کو کہ مخالف ہوتی اونکی خواہش کے اگرچہ سبب ہوتی ہر خیر و نوال کی اور اونکی عادات مین سے یہ بھی تھا کہ نحس جانتے تھے بعضے دنون اور مہینے کو جیسے کہ ماہ صفر ہے پس بہت لوگ اس زمانے مین بھی نحس جانتے ہین اوسکو اور بعضے باز رہتے ہین اوسمین سفر کرنے اور نکاح کرنے اور [illegible] کے سے اور اسکو منحوس جاننا جنس طیرہ منہی عنہا کے سے ہے اسلیے کہ تخصیص نحوست کی ساتھ ایک زمانے کے اور کے غیر صحیح ہے اسلیے کہ زمانہ عبارت ہے مدت دراز سے معلوم ہوتی ہے مقدار اوسکی ساتھ حرکت افلاک اور ستارون کے اور زمانہ بذاتہ امر واحد ہے متشابہ الاجزا حاصل ہوا ہے ساتھ پیدائش اللہ تعالی کے اور واقع ہوتے ہین اوسمین افعال بندون کے پس نہین ہوتا ہے اوسمین یمن اور شوم مگر باعتبار افعال بندون کے پس جو زمانہ کہ مشغول ہو بندہ اوسمین ساتھ عبادت کے پس وہ زمانہ مبارک ہے اوسپر اور جس زمانے مین کہ مشغول ہو بندہ ساتھ گناہ کے پس وہ زمانہ منحوس ہے اوسپر اور حقیقت مین یمن وہی طاعت ہے اور شوم وہی معصیت ہے جیسے کہ کہا عدی ابن حاتم نے یُمْنُ المرء وشؤمه بین لحییه یعنی مبارکی آدمی کی اور نحوست اوسکی درمیان دونون کلون اوسکے کے ہے یعنی زبان اوسکی اور کہا ابن مسعود نے کہ اگر ہو نحوست کسی چیز مین تو اوس چیز مین ہو کہ درمیان دونون کلون کے ہے یعنی زبان مین اور حضرت عائشہ رض سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الشؤم سوء الخلق یعنی نحوست بدخلقی ہے لیکن بنابر اسکے نہین ہے نحوست مگر معاصی اور ذنوب اسلیے کہ وہ غصہ دلاتے ہین اللہ تعالی کو پس اللہ تعالی جب غصے ہوا بندے پر ہوتا ہے وہ بندہ بدبخت دنیا اور آخرت مین اور جب راضی ہوتا ہے اللہ تعالی بندے سے ہوتا ہے وہ بندہ نیکبخت دنیا اور آخرت مین اور بعض صالحین سے شکوہ کیا گیا بلا کا کہ واقع ہین اوسمین لوگ پس کہا کہ نہین جانتا [illegible]

اس بلا کو کہ تم اوسمین پڑے ہو مگر بسبب نحوست گناہون اور معاصی کے پس گنہگار منحوس ہوتا ہی اپنے نفس پر اور اپنے غیر پر اسلیے
کہ نہین امن مین ہوتا ہی اس سے کہ اوترے اوسپر عذاب پس گھیرے سب لوگون کو خصوصًا اونکو کہ نہ برا جانین اوسکے عمل کو پس دوری
اوس سے لازم ہی اور اسیطرح وہ مکان کہ کیے جاتے ہین اون مین گناہ لازم ہی دور ہونا اونسے اور بچاکنا اونسے بخوف اوترنے
عذاب کے اوپر اونکے کہ ہون اونمین پس جدا ہونا گنہگارون سے اور اونکے مکانون سے جملہ ہجرت مامور بہا سے ہی اور کفار
کی عادت یہ بھی تھی کہ تفتیش کرتے تھے مطالب کو اسباب شر سے مانند رمل کے اور نظر کرنے کے ستارون مین وغیرہ مین اور یہ
سب قبیل طیر منہی عنہا سے اور قبیل استقسام بالازلام سے ہی اور کہا ابو اسحٰق الزجاج وغیرہ نے کہ استقسام ساتھ ازلام
کے یعنی قسمت بھلی بری اپنی معلوم کرنی ساتھ تیرون کے حرام ہی اسلیے کہ یہ داخل ہوتا ہی اللہ تعالی کے علم مین کہ چھپا ہوا غائب
ہم سے اور داخل ہی استقسام بالازلام مین فال جو نکالتے ہین ہمارے زمانے مین اور کہتے ہین اوسکو فال قرآن اور فال دنیا
اور مانند اونکے کے پس وہ نہین ہین اوس فال سے کہ جسکی تعریف کی گئی ہی شرع مین بلکہ وہ قبیل استقسام بالازلام سے
ہی پس نہین جائز ہی استعمال اونکا اور نہ اعتقاد رکھنا اونکی حقیقت کا اسلیے کہ ایسی فالون مین خبر دینی ہی غیب سے اور تعیین
شگون لینا ہی قرآن عظیم سے نہین ہی فال محمود شرع مین مگر یہ کہ یمن و برکت معلوم کرے ساتھ ایک کلمے کے کہ موافق ہو مراد کے
جیسے کسی کام کو نکلے اور لفظ راشد یا نجیح سنے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آتا تھا
جس وقت کہ نکلتے کسی حاجت کو یہ کہ سنین یا راشد یا یا نجیح اور اور حدیث مین آیا ہی اِنَّهٗ عم كَانَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ
یعنی آنحضرت فال نیک لیتے تھے اور شگون بد نہین لیتے تھے اور اور حدیث مین آیا ہی كَانَ يُحِبُّ الْفَالَ وَيَكْرَهُ الطِّيَرَةَ
یعنی آنحضرت دوست رکھتے تھے فال نیک کو اور مکروہ رکھتے تھے شگون بد لینے کو کہا ہی علما نے کہ نہین دوست رکھتے تھے آنحضرت
فال نیک کو اور نہین مکروہ رکھتے تھے طیرہ یعنی شگون بد لینے کو مگر اسلیے کہ طیرہ مین حکم کرنا ہوتا ہی غیب پر اور بدگمانی لیجانی
ہوتی ہی اللہ تعالی پر اور توقع رکھنی بلا کی ہوتی ہی اور فال نیک مین نہین حکم کرنا ہوتا ہی غیب پر بلکہ اوسمین نری طلب خیر کی
اور حسن ظن ساتھ اللہ تعالی کے اور امید حصول مراد کی ہوتی ہی پس انسان جب امید رکھے اللہ تعالی سے بھلائی اور نفع کی
نزدیک کسی سبب قوی یا ضعیف کے تو یہ بہتر ہی اوسکے لیے اور جب قطع کرے امید اپنی اللہ تعالی سے تو یہ برا ہی اوسکے لیے
بموجب قول اللہ تعالی کے اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ یعنی نہین نا امید ہوتی اللہ کی
رحمت سے مگر قوم کافر اور ذکر کیا گیا ہی نصاب الاحتساب مین کہ ایک شخص جب نکلا سفر کو پس آواز کی عقعق نے کہ ایک قسم ہی
کوے کی پس پھر آیا وہ سفر سے تو کافر ہوا نزدیک بعض مشائخ کے اور ذکر کیا گیا ہی محیط مین کہ نامہ جب آواز کرے اور کہے
کوئی شخص کہ مر جاویگا مریض تو کافر ہوتا ہی کہنے والا بعضون کے نزدیک اور مثال فال نیک لینے کی یہ ہی کہ ہو اوسکو حاجت
پس سنے کسیکو کہتا ہی یا واجد پس پڑے اوسکے دل مین امید حاجت کے پانے کی یا اوسکا کوئی بیمار ہو پس سنے کسیکو
کہ کہتا ہی یا سالم پس پڑے اوسکے دل مین امید سلامتی کی حاصل یہ کہ اللہ کے مومن بندون کو شگون بد وغیرہ پر التفات
نہین کرنا چاہیے اور جب پیش آوے اونکو کوئی امر امور دین اور دنیا مین سے تو استخارہ کرین اللہ تعالی سے کہ دو رکعت نماز کی
پڑھکر دعا استخارہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ الخ کہ جو حدیث شریف مین آئی ہی چنانچہ حصن حصین اور مشکوٰۃ اور
صحیحین وغیرہ کتب حدیث مین مذکور ہی پڑھے کہا ہی علما نے کہ مستحب ہی استخارہ کرنا ساتھ نماز اور دعا مذکور کے تمام امور مین
جیسے کہ تصریح کی ہی اسکی حدیث مذکور مین کہ فرمایا اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ

ثُمَّ لِیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ الخ پس دو رکعت سوا فرض کے پڑھے یعنی نفل اور حاصل ہوتا ہی ساتھ دو رکعتون کے
سنتون رواتب مین سے اور ساتھ تحیۃ المسجد وغیرہ نوافل کے اور اگر متعذر ہو نماز پڑھنی تو فقط دعا ہی پڑھے اور مستحب ہی شروع کرنا دعا
مذکور کا اور ختم کرنا اوسکا ساتھ الحمد للہ اور صلوٰۃ وسلام کے رسول اللہ پر اور جب استخارہ کرے تو استخارہ کرے سات بار پھر جس چیز پر
دل ٹھہرے وہ کرے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی انس رضی سے کہ آنحضرت نے فرمایا اونکو ای انس جب قصد کرے تو کسی کام کا پس
استخارہ کر اپنے رب سے سات بار پھر نظر کر طرف اوس چیز کے کہ سبقت کی ہی تیرے دل کی طرف پس خیر اوسی مین ہی انتہی اسی طرح
سے ہوتا ہی فعل اللہ کے صالح بندون کا جب پیش آتا ہی اونکو کوئی امر امور دین و دنیا سے پس ہووے استخارہ امور دین مین
مانند حج اور جہاد اور تمام بھلائیون کے اوپر تعین وقت کے نہ نفس فعل پر اور امور دنیا مین نفس فعل پر ہو اور حال اہل فسق اور جاہلون کا کہ جو راہ حق سے
بھٹکے ہوئے ہین یہ ہی کہ جب قصد کرتا ہی کوئی اونمین سے کسی کام کا مثلاً شادی درپیش ہوئے یا سفر کو جاتا ہو تو جاتا ہی رمال
یا نجومی اور مانند انکے کے پاس اور کچھ اونکو اجرت دیتا ہی اور پوچھتا ہی کہ آیا یہ کام کرون یا نکرون رمال قرعہ ڈال کر اور نجومی
پترا دیکھکر جو بتاتا وہ کرتا ہی اور یہ نہین جانتا مسکین کہ اس سے دین و دنیا اپنی خراب کرتا ہی اسلیے کہ ذکر کیا گیا ہی شرح عقائد
مین اَنَّ تَصْدِیْقَ الْکَاھِنِ بِمَا یُخْبِرُہٗ عَنِ الْغَیْبِ کُفْرٌ لِقَوْلِہٖ ع مَنْ اَتٰی کَاھِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُہٗ فَقَدْ کَفَرَ
بِمَآ اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ یعنی کاہن جو خبر غیب کی دے اوسکو سچ ماننا کفر ہی بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو
کوئی آیا کاہن کے پاس اور سچ مانا اوسکا کہا پس تحقیق کافر ہوا ساتھ اوس چیز کے کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی قرآن و شریعت اور کاہن
وہی ہی جو خبر غیب کی دے برابر ہی کہ رمل کی راہ سے دے یا نجوم کی راہ سے یا اور طرح سے یَسَّرَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی الْاِجْتِنَابَ
عَنْ جَمِیْعِ ذٰلِکَ تمام ہوا کلام صاحب مجالس کا غور کرو بھائیو ان مضامین مین صاف اس سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ ابتدائے
تنبیہ مین جو کچھ لکھا گیا اور اور بعضی رسمین کہ آگے مذکور ہوتی ہین یہ سب طیرہ ممنوع مین داخل ہین اور وہ یہ ہین کہ یہان جو
رسم ہی کسیکے مرنے کے بعد اچار نہ ڈالے اور دال نہ بھگوئے اور چرخانہ کاتے والا اور کوئی مر جاویگا یا نیلا نے رنگ کا کپڑا جو
نہ پہنے والا کچھ ضرر پہونچیگا یا چوڑی نتھ اس اعتقاد سے پہنے کہ یہ خاوند کی سلامتی کی ہین دیکھنا کوئی چوڑی ٹھنڈی ہو جاوے
اور اوسکے ٹوٹنے کو بدشگنی جانتی ہین یہ سب قبیل طیرہ سے ہین کہ جسکو آنحضرت نے شرک یعنی اعمال مشرکین سے فرمایا ہی
پس مسلمان کو علی الضرور بچنا چاہیے انسے کہ کفار کی رسم برتنی بہت بری چیز ہی اگر انکو موثر حقیقی جانے تو تو کفر ہی ہی اور اگر موثر
نجانا اور نکی دیکھا دیکھی اونکی رسم برتی تو بھی اللہ تعالیٰ اوس سے نہایت بغض رکھتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ
حَقٍّ لِیُھْرِیْقَ دَمَہٗ یعنی اللہ تعالیٰ نہایت بغض رکھتا ہی بنسبت سب آدمیون کے تین شخصون سے ایک تو جو کجروی کرے
حرم مین یعنی جو باتین حرم مین کرنی نچاہیین وہ وہان کرنے لگے اور دوسرا وہ شخص کہ ڈھونڈھے اسلام مین طریقہ جاہلیت یعنی
طالب ہو کفار کی رسمون کے برتنے کا اور تیسرا وہ شخص کہ طالب ہو آدمی کی خونریزی کا ناحق پس جو کوئی اللہ تعالیٰ کا نہایت مبغوض ہوا
اوسکا کیا ٹھکانا عیاذًا باللہ منہ مسلمان کو ہر نوع بدشگنی کے ماننے اور تمام رسمیات کفر سے بچنا چاہیے اور یہ اعتقاد رکھے کہ ان
شگونون کی چیزون کو کچھ دخل نہین جو کچھ چاہتا ہی اللہ جل شانہ کرتا ہی ہماری شامت اعمال سے پس جب کوئی مصیبت درپیش آوے
جانے کہ جیسا ہمنے کیا ویسا پایا تو بہ و استغفار سے رجوع اپنے مولیٰ کی طرف کرے اور آیندہ کو گناہون سے بچے اسکے برابر دفع مصیبت
و بلا و نحوست کے لیے کوئی چیز مفید نہین ہی کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ

کا یحتسب یعنی جو کوئی اللہ کے ڈر سے گناہ سے بچتا ہی پیدا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے جگہ نکلنے کی ہر تنگی سے اور رزق دیتا
ہی اوسکو ایسی جگہ سے کہ گمان بھی نہیں رکھتا وہاں سے ملنے کا ۰

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ۝ اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ ۝

اور آیا دور ترین محلون اوس شہر کے سے یعنی انطاکیہ کے سے ایک مرد دوڑتا ہوا کہا ای قوم میری پیروی کرو ان
بھیجے گیون کی پیروی کرو اون شخصون کی کہ نہیں مانگتے تمسے کچھ مزدوری اور وہ راہ پائے ہوئے ہین ۰ فـ ۰ اور آیا شہر
کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا بولا ای قوم راہ پر چلو ان بھیجے ہوون کی چلو راہ پر ایسون کی جو تمسے نیگ نہین مانگتے
اور سوجھے ہین ۰ مو ۰ تفسیر ۰ مراد مرد سے وہی حبیب نجار ہی کہ جو مسلمان ہوئے تھے ان رسولون کے
ہاتھ پر اور پہلے وہ بت تراشا کرتے تھے اور سدی نے کہا دھوبی تھے اور چھ سو برس کی عمر تھی اونکی اور ہوئے وہ
مومن سخی جو کچھ کماتے شام کو جمع کرتے اور دو حصے کرتے اوسکے ایک حصے مین قوت اپنے عیال کا کرتے اور ایک حصہ للہ دیتے
اور تھا مکان اونکا بہت دور شہر کے دروازے کے پاس کہ وہ دروازہ بہ نسبت اور دروازون کے بہت دور تھا اور کہا
قتادہ نے کہ حبیب پہاڑ کے غار مین عبادت مولی مین مشغول تھے جب اونکو یہ خبر پہنچی کہ اونکی قوم نے قصد کیا ہی رسولون کے
قتل کرنے کا تو وہ آئے اونکے پاس اور اپنا دین ظاہر کیا اور کہا رسولون سے کہ کیا تم مانگتے ہو مزدوری اس ابلاغ رسالت پر
اونھون نے کہا نہیں پس وہ اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا ای قوم میری پیروی کرو بھیجے گیون کی الخ جب اونھون نے
یہ کہا تو قوم نے کہا کہ کیا تو انکے دین پر ہی اور انکے معبود پر ایمان رکھتا ہی پس کہا حبیب نے آگے کا قول اور بعضون نے
کہا کہ حبیب نے جب کہا کہ پیروی کرو رسولون کی تو پکڑ کر لے گئے وہ حبیب کو بادشاہ کے پاس پس کہا اوسنے بادشاہ نے کہ تو
پیروی کرتا ہی رسولون کی پس کہا حبیب نے ومالی لا اعبد الذی الخ ۰ مد معا ۰

الجزء الثالث والعشرون

وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

اور کیا ہی مجکو کہ نہ عبادت کرون مین اوس معبود کی کہ پیدا کیا مجکو اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ۰ فـ ۰ اور مجکو
کیا ہی کہ بندگی نہ کرون اوسکی جسنے مجکو بنایا اور اوسی کی طرف پھر جاؤ گے ۰ مو ۰ تفسیر ۰ یعنی بعد موت کے
پس سزا دیگا تمکو مانند اور کفار کے اور پیدا کرنے کو اپنی طرف نسبت کیا کہ اثر نعمت کا تھا اوسکو اپنے اوپر ظاہر کیا اور
رجوع کو اونکی طرف کہ معنی زجر کے رکھتا تھا ۰ جـ ۰

أَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ ۝

کیا سوائے اوسکے ایسے خدا پکڑون مین کہ اگر چاہے خدا میرے حق مین ایک نقصان دفع نکرے مجھسے شفاعت اونکی کسی
چیز کو اور وہ نہ خلاص کرین مجکو ۰ فـ ۰ بھلا مین پکڑون اوسکے سوائے اورون کو پوجنا کہ اگر مجھپر چاہے رحمن تکلیف
کچھ کام نہ آوے مجکو اونکی سفارش اور نہ وہ مجکو چھڑاوین ۰ مو ۰ تفسیر ۰ کیا پکڑون مین استفہام معنی انکار
کے ہی یعنی نہیں پکڑنے کا مین سوائے خدا کے ایسے خدا کہ کچھ قدرت نہیں رکھتے ہین اور آپ پتھر یا لکڑی سے ہین دفع
نکرے مجھسے شفاعت اونکی یعنی وہ شفاعت کرنے ہی کے نہیں کہ دفع کرے شفاعت اونکی کچھ اور نہ خلاص کرین مجکو

یعنی اوس نقصان سے اور بعضون نے کہا نہ چھٹاوین عذاب سے اگر عذاب کرے مجکو اللہ اگر کرون مین یہ * مع *

إِنِّي إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○

تحقیق مین اوس وقت یعنی اگر پوجون مین غیر اللہ کو البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہوونگا * فتح * تو مین بھٹکا راہون صریح * موضح *

إِنِّي آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ○

تحقیق مین ایمان لایا ساتھ پروردگار تمھارے کے پس سنو تم مجھسے مترجم کہتا ہی کہ گانون والون نے شہید کیا اوسکو واللہ اعلم * فتح * مین یقین لایا تمھارے رب پر مجھسے سن لو * تفسیر * آگے نقل کیا کہ قوم نے اوسکو شہید کیا اور بعضے کہتے ہین اللہ تعالی نے جیتا اوٹھا لیا * موضح * جب نصیحت کی حبیب نے اپنی قوم کو تو وہ پتھراؤ کرنے لگی حبیب پر پس وہ جلدی سے متوجہ ہوئے اون رسولون کی طرف پہلے مارے جانے کے اور کہا اونسے کہ مین ایمان لایا تمھارے رب پر پس سنو تم ایمان میرا یعنی گواہ رہو میرے ایمان پر اور فردا ے قیامت کو خدا کے آگے گواہی دینا اور بعضے کہتے ہین کہ حبیب نے اپنی قوم کی طرف خطاب کر کر یہ بات کہی کہا ابن عباس نے روندا اون کافرون نے حبیب کو اپنے پانون سے یہان تک کہ نکل آئین آنتین اونکی دبر کی راہ سے کہا سدی نے کہ کافر مارتے تھے پتھر حبیب کو اور وہ کہتے تھے رب اهد قومی فانهم لا یعلمون یعنی ای رب میرے ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ جانتے نہین ہین پس پتھراؤ کرتے رہے وہ یہان تک کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا اونکو اور قتل کیا اونکو پس شہید ہوئے وہ اور قبر اونکی بیچ بازار انطاکیہ کے ہی اور جب وہ قتل کیے گئے کہی گئی آگے کی بات * من معالم منثور *

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ○ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ○

کہا گیا اوسکو کہ داخل ہو بہشت مین کہا ای کاش میری قوم جانین کہ کس چیز سے بخشا مجکو پروردگار میرے نے اور کیا مجکو نوازون مین سے کہ جنت مین داخل کیا * فتح * حکم ہوا کہ چلا جا بہشت مین بولا کسی طرح میری قوم معلوم کرین کہ بخشا مجکو میرے رب نے اور کیا مجکو عزت والون مین * تفسیر * قوم نے اوس سے دشمنی کی اوسکو بہشت مین بھی قوم کی خیر خواہی رہی کہ اگر معلوم کرین میرا حال تو سب ایمان لاوین * موضح * اسمین دلیل ہی اسپر کہ جنت پیدا کی جا چکی ہی اور حسن بصری نے کہا کہ جب ارادہ کیا قوم نے اوسکے قتل کرنے کا تو اوٹھا لیا اونکو اللہ تعالی نے اپنی طرف اور وہ جنت مین ہین مرنے کے نہین مگر وقت فنا ہونے آسمان و زمین کے پس جب وہ داخل ہوئے بہشت مین اور وہان کی نعمتین دیکھین تو کہا ای کاش الخ اور یہ آرزو اونھون نے اسلیے کی کہ تا رغبت کرین لوگ رسولون کی پیروی مین پس جب قتل کیے گئے حبیب غضب الہی اوسکے سبب سے جوش مین آیا اور جلدی سزا دی اونکو کہ حکم ہوا جبرئیل کو کہ اونھون نے ایک چیخ ماری پس وہ مر گئے جیسے کہ آگے فرماتے ہین * معالم *

وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ○

اور نہین اوتارا ہمنے حبیب کی قوم پر بعد اوسکے کوئی لشکر آسمان سے اور نہین ہین ہم اوتارنے والے لشکر * فتح * اور اوتاری نہین ہمنے اوسکی قوم پر اوسکے پیچھے کوئی فوج آسمان سے اور ہم اوتارا نہین کرتے * موضح * تفسیر * بعد اوسکے یعنی بعد قتل اوسکے کے یا بعد جیتے جی اوٹھ جانے اوسکے کے اور لشکر آسمان سے یعنی ملائکہ کا اونکے عذاب کرنے کے لیے اور ما کنا منزلین کے معنی یہ ہین کہ نہین صحیح تھا ہماری حکمت مین کہ اوتارین ہم قوم حبیب کے ہلاک کرنے کے لیے لشکر اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی نے مقدر کیا ہی ہلاک کرنا ہر قوم کا بعضی بعضی طرح پر بسبب حکمت کے کہ تقتضی ہوئی ہی

۱ بما غفر لی ربی یعنی غفران ربی لی [illegible] * [illegible] *

۲ [illegible] کہا گیا [illegible] بعد قتل کے کلام [illegible] حیات [illegible]

اوسکو بس حکمت الٰہی مقتضی اسکو تھی کہ لشکر ملائکہ انکے ہلاک کرنے کے لیے اوترے آور یہ معنی ہین کہ نہین اوتارتے ہین ہم کسیکے ہلاک کرنے کے لیے لشکر ملائکہ کا بلکہ اور جسطرح چاہتے ہین ہلاک کرتے ہین مانند طوفان اور صاعقہ اور صیحہ اور ہوا اور مانند انکے پھر آگے بیان فرمایا عذاب اونکا ٭ مدٗ معا ٭

اِنۡ کَانَتۡ اِلَّا صَیۡحَۃً وَّاحِدَۃً فَاِذَا ہُمۡ خٰمِدُوۡنَ ۝

نتھی عقوبت یعنی عذاب اونکا مگر ایک چیخ زور کی پس ناگہان وہ مانند آگ بجھی ہوئی کے ہوئے ٭ فتح ٭ یہی تھی ایک چنگھاڑ پھر تبھی سب بجھ رہے ٭ مو ٭ تفسیر ٭ یعنی اللہ تعالیٰ کا فی انکے امر کا ہوا ساتھہ آواز فرشتے کے کہ جبریل نے دونون بازو دروازۂ انطاکیہ کے پکڑکر ایک چنگھاڑ ماری سب مر رہے جیسے آگ یکبار گی ہی بجھ جاتی ہے اور نہین اوتارا اونکے ہلاک کرنے کے لیے لشکر آسمان سے جیسے کہ کیا گیا روز بدر اور خندق کے آور جب یہ کچھ تکلیف انکو پونہچی تو اللہ نے ترس بھی اونکا بڑا کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر بہترین اہل زمین کے ہین مگر یہ کہ نبی نہین ہین سوائے مومن آل یاسین کے اور سوائے مومن آل فرعون کے آور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا صدیق تین ہین حزقیل مومن آل فرعون کا اور حبیب نجار صاحب آل یاسین اور علی بن ابی طالب اور آیا ہے کہ عروہ بن مسعود ثقفی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پس اسلام لائے پھر اونہون نے چاہا پھرنے کا طرف قوم اپنی کے پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ مار ڈالین گے تجکو کہا اگر پاوین گے مجکو سوتے تو جگانے کے نہین یعنی چہ جائے قتل کرنا پس پھرے طرف قوم کے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف پس سنا نا اونہون نے کہنا انکا اور ایذا کی باتین سنائین انکو پس جب طلوع ہوئی فجر کھڑے ہوئے عروہ بالاخانے پر اور اذان دی نماز کے لیے اور کلمۂ شہادت پڑھا پس ایک شخص نے ثقیف مین سے اونکو تیر مارا اور مار ڈالا پس جب آنحضرتؐ کو خبر پونہچی تو فرمایا کہ مثل عروہ کی مثل صاحب یٰس کے ہے کہ بلایا اپنی قوم کو اوسنے طرف اللہ کے پس قتل کیا اوسکو ٭ مدٗ در منثور معا ٭

یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ ۚ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ۝

ای وائے بندون پر نہین آتا ہی اونپر کوئی بھیجا ہوا مگر کہ ساتھہ اوسکے تمسخر کرتے تھے ٭ فتح ٭ کیا افسوس ہے بندون پر کوئی رسول نہین آتا ان پاس جس سے ٹھٹا نہین کرتے ٭ مو ٭ تفسیر ٭ معنی یہ ہین کہ وہ لائق تر اسکے ہین کہ حسرت کرین اونپر حسرت کرنے والے اور افسوس کرین اونکے حال پر افسوس کرنے والے قتادہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ یعنی ای حسرت بندون کو اوپر نفسون اونکے کے اوپر اوس چیز کے کہ ضائع کیا امر الٰہی سے اور زیادتی کی اللہ کے مقابلے مین آور بعضون کے نزدیک یہ معنی ہین یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ کے کہ ندامت ہوگی قیامت کے دن بندون پر کہ نہین آیا انکے پاس کوئی رسول مگر کہ استہزا کرتے تھے اوس سے معنی حسرت کے شدت ندامت کے ہین اور یہ قول خدا کا ہوگا کہ روز قیامت کے سب کافرون کو خطاب کریگا کہ حسرت ہے تمپر کہ میرے رسولون پر ایمان نہ لائے اور نزدیک ایک جماعت کے مفسرون مین سے یہ مقولہ قوم کفار انطاکیہ کا ہے کہ بوقت دیکھنے عذاب کے حسرت اوپر جھٹلانے تینون رسولون اپنے کے کھائی اور آرزو ایمان کی اوسوقت کی اور نفع نہ پایا ٭ بحر ٭ مدٗ در منثور ٭

اَلَمۡ یَرَوۡا کَمۡ اَہۡلَکۡنَا قَبۡلَہُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ اَنَّہُمۡ اِلَیۡہِمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ ۝

کیا نہ دیکھا یعنی کیا نجانا اونہون نے کہ کسقدر ہلاک کیے ہمنے پہلے انکے طبقات لوگون کے کیا نہ دیکھا کہ وہ جماعت یعنی ہلاک کی ہوئی طرف انکے یعنی جینے والون کے پھر نہین آتے ہین ٭ فتح ٭ کیا نہین دیکھتے کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے

اوس سے دن پھر بھی یہ رہ جاتے ہین اندھیرے مین اور سورج چلا جاتا ہی اپنی ٹھہری راہ پر یہ انداز ہی اوس زبردست باخبر کا ✤ موضح ✤
تفسیر ✤ نشانی ہی کہ دلالت کرتی ہی ہماری قدرت پر مانند پوست کے کھینچتے ہین ہم اوس سے روز کو یعنی نکال لیتے ہین
اور الگ کر لیتے ہین ہم رات سے دن کو اسطرح کا نکالنا کہ نہین باقی رہتی ساتھ اوسکے کچھ بھی روشنی دن کی آنے والے ہین
تاریکی مین یعنی داخل ہونے والے ہین اوسمین اور معنی اسکے یہ ہین کہ جاتا رہتا ہی دن اور آجاتی ہی رات اور یہ یون ہی کہ اصل
تاریکی ہی اور دن آنے والا ہی اوسپر پس جب غروب ہوتا ہی آفتاب نکلتا ہی اور الگ ہو جاتا ہی دن رات سے پس ظاہر
ہوتی ہی تاریکی اور سورج چلتا ہی یعنی اور نشانی لوگون کے لیے یہ ہی کہ چلتا ہی سورج اپنی حد کے لیے کہ موقت اور مقدر ہی ہو پہنچنا
اوسکا طرف اوسکے اپنے آسمان سے آخر سال مین مشابہت دی اوسکو مسافر کے ٹھہرنے کی جگہہ کے ساتھ جبکہ منقطع کرتا ہی چلنا اپنا یا چلنا
ہی واسطے حد ہر روزہ اپنی کے روبرو ہمارے کہ وہ مغرب ہی یا چلتا ہی واسطے انتہائے امر اپنے کے نزدیک تمام ہونے دنیا کے اور
قائم ہونے قیامت کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحت کو پہنچا ہی کہ آپ نے فرمایا مستقر آفتاب کا عرش کے نیچے ہی و
حدیث یہ ہی عن ابی ذر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ والشمس تجری لمستقر لہا
قال مستقرہا تحت العرش اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ذر سے جس وقت کہ غروب
ہوا آفتاب کہ تو جانتا ہی کہ کہان جاتا ہی یہ ابوذر نے کہا کہ کہا مین نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا کہ چلا جاتا ہی یہانتک
کہ سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اذن چاہتا ہی یعنی طلوع ہونے کا اور قریب ہی کہ سجدہ کرے پس نہ قبول کیا جاوے اوس سے اور اذن
مانگے پس نہ اذن دیا جاوے اوسکے لیے کہا جائیگا اوسکو پھر جا جہان سے آیا ہی پس طلوع کریگا اپنے غروب ہونے کی جگہہ سے پس یہ ہی
قول اللہ تعالی کا والشمس تجری لمستقر لہا یعنی جاری ہونا اوسکا اس تقدیر و حساب پر موافق اندازہ ہی خدائے غالب دانا کا کہ جو
غالب ہی ہر چیز پر اور جانتا ہی ہر معلوم کو ✤ معا ✤ مشکوٰۃ ✤

والقمر قدرنٰہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم ۝

اور چاند مقرر کر دین ہم نے اوسکے لیے منزلین یہانتک کہ ہو جاوے بشکل شاخ کھجور سوکھی کے ✤ فتح ✤ اور چاند کو ہم نے بانٹ
دی ہین منزلین یہانتک کہ پھر آرہے جیسے ٹہنی پرانی ✤ تفسیر ✤ چاند اور سورج ملتے ہین مہینے کے آخر تو چاند چھپ گیا
جب آگے بڑھا تو نظر آیا پھر منزل منزل بڑھتا چلا جب تک پھر اوسی جگہہ آیا تو پہنچا ٹہنی سا نظر آیا پھر ٹہنی سا ہو کر چھپا بیچ مین پھر
پورا ہوا اور گھٹا اور منزلین ہین ۲۸ اٹھائیس ✤ مو ✤ منزلین چاند کی اٹھائیس ہین اور اترتا ہی چاند ہر رات بیچ ایک کے اونمین سے
نہ اوس سے آگے بڑھتا ہی اور نہ کوتاہی کرتا ہی اوس سے اوپر اندازہ برابر کے سیر کرتا رہتا ہی اونمین اوس شب سے کہ دکھائی دیتا
ہی اٹھائیسوین تک پھر دو رات چھپتا ہی اگر ہوتا ہی مہینا تیس روز کا اور ایک رات چھپتا ہی جبکہ مہینا انتیس روز کا ہوتا ہی
اور عرجون لکڑی ہی شاخ خرمائی اور قدیم پرانی سال گذشتہ کی اور جب وہ پرانی ہوتی ہی تو باریک بھی ہو جاتی ہی اور ٹیڑھی بھی مانند
ہلال کے اور زرد بھی پس مشابہت دی چاند کو اوسکے ساتھ تین وجہون مذکورہ کر ✤ مد ✤

لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر ولا الیل سابق النہار وکل فی فلک یسبحون ۝

نہین آفتاب لائق ہی اوسکو کہ پا دے چاند کو اور نہ رات سبقت کرنے والی ہی دن پر یعنی پہلے تمام ہونے روز کے
نہین آتی اور ہر ایک آفتاب اور چاند اور ستارون سے آسمان مین سیر کرتے ہین ✤ فتح ✤ نہ سورج کو پہنچے کہ پکڑے چاند کو اور
نہ رات آگے بڑھے دن سے اور ہر کوئی ایک گھیرے مین تیرتے ہین ✤ تفسیر ✤ سورج چاند ملتے ہین تو چاند بگڑ جاتا ہی

سورج کو سورج نہین پکڑتا چاند کو اور رات دن مین کوئی آگے بڑھنے والا یکہ دن پر دوسرا دن آوے بن بیچ رات آئے اور ہر ستارہ
ایک ایک گھیر رکھتا ہی اوسی راہ پر پھرتا ہی معلوم ہوا ستارے آپ چلتے ہین یہ نہین کہ آسمان مین گڑے ہین اور آسمان چلتا ہو
نہین تو پھرتا نہ فرماتے ✣ صو ✣ نہین آفتاب الخ یعنی نہین سہل ہی آفتاب کو کہ پا لیوے چاند کو اور نہ رات سبقت کر سکتی ہی
دن پر یعنی نہین داخل ہوتا ہی دن رات پر پہلے تمام ہونے اوسکے اور نہ داخل ہوتی ہی رات دن پر پہلے تمام ہونے دن کے یعنی
دونون آپسمین آگے پیچھے آتے ہین ساتھ حساب معلوم کے نہین آتا ہی ایک ان دونون کا پہلے وقت اپنے کے اور بعضون نے
کہا کہ نہین داخل ہوتا ایک ان دونون کا دوسرے کی سلطنت مین یعنی نہین طلوع ہوتا ہی آفتاب رات کو اور نہ چاند دن کو اس حال مین
کہ اوسکے لیے روشنی ہو پس جب دونون جمع ہونگے اور پاویگا ہر ایک ان دونون مین سے دوسرے کو اور طلوع ہویگا آفتاب مغرب
سے تو قائم ہوگی قیامت اور بعضون نے کہا کہ نہین لائق ہی آفتاب کو یہ کہ پاوے چاند کو یعنی نہین جمع ہوتا سورج ساتھ چاند کے
ایک آسمان مین اور نہ رات سبقت کرنے والی ہی دن پر یعنی نہین متصل ہوتی رات ساتھ رات کے کہ نہو ان دونون کے بیچمین
دن فاصل ✣ مل ✣ معا ✣

وَاٰیَۃٌ لَّھُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَھُمْ فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ ۝ وَخَلَقْنَا لَھُمْ مِّنْ مِّثْلِہٖ مَا یَرْکَبُوْنَ ۝

اور نشانی ہی اونکے لیے یعنی ہماری قدرت پر کہ اوٹھایا ہمنے قوم بنی آدم کو بیچ کشتی بھری ہوئی کے اور پیدا کیا ہمنے اونکے لیے
مانند اوس کشتی کے جو سوار ہوتے ہین اوسپر یعنی اونٹ اور گاڑی ✣ فتح ✣ اور ایک نشانی ہی اونکو کہ ہمنے اوٹھالی اونکی نسل اوس
بھری کشتی مین یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے وقت نہین تو انسان کا تخم نہ رہتا اور بنا دی ہمنے اونکو اوس طرح کی چیزین جسپر چڑھتے
ہین ✣ صو ✣ تفسیر ✣ مراد کشتی بھری ہوئی سے کشتی نوح علیہ السلام کی ہی کہ باپ دادا اہل مکہ کے اوسمین سوار ہو کر بچے تھے
اور یا اور ذریت اونکی صلبون مین تھے اگر وہ نہ بچتے تو یہ کیونکر پیدا ہوتے پس اونپر احسان ہونا سب پر احسان ہی اور وہ کشتی
تمام حیوانات سے بھری ہوئی تھی اور لفظ ذریت اضداد سے ہی بمعنی اولاد کے بھی آتا ہی اور بمعنی باپ دادون کے بھی جیسے کہ
یہان آیا اور بعضون کے نزدیک ذریت بمعنی مشہور کے ہی یعنی اولاد اونکی کہ کشتیون مین سوار ہو کر تجارت کو جاتے ہین اور مراد
مانند کشتی سے چھوٹی کشتیان ہین کہ نہرون مین چلتی ہین وہ بنائی گئین بشکل کشتی نوح علیہ السلام کے تعلیم الٰہی سے اور بقول ابن عباس کے مراد
اونٹ ہین کہ جنگل مین بوجھ اوٹھاتے ہین جیسے کشتی بوجھ اوٹھاتی ہی دریا مین اسی واسطے عرب اونٹ کو سفینۂ بریہ کہتے ہین ✣ مل ✣ معا ✣

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْھُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَھُمْ وَلَا ھُمْ یُنْقَذُوْنَ ۝ اِلَّا رَحْمَۃً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ ۝

اور اگر چاہین ہم غرق کرین اونکو یعنی دریامین باوجود پیدا کرنے کشتیون کے پس کوئی فریادرس نہو اونکے لیے اور نہ نجات پاوین
وہ یعنی ڈوبنے سے لیکن رحمت کی ہمنے اپنی طرف سے اور بہرہ مند کیا ہمنے ایک مدت تک ✣ فتح ✣ اور اگر ہم چاہین تو اونکو
ڈبا دین پھر کوئی نہ پہونچے اونکی فریاد کو اور نہ وہ خلاص کیے جاوین مگر ہم اپنی مہر سے اور کام چلانے کو ایک وقت تک ✣ صو ✣
تفسیر ✣ لیکن رحمت کی ہمنے الخ یعنی نہین نجات دیتے ہین ہم اونکو مگر بسبب رحمت اپنی کے اونپر اور بسبب بہرہ مند کرنے کے
اونکو ساتھ لذت کی چیزون کے تا تمام ہونے عمرون اونکی کے ✣ مل ✣

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَمَا خَلْفَکُمْ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور جب کہا جاتا ہی اونکو کہ ڈرو اوس عذاب سے کہ آگے تمہارے ہی اور جو پیچھے تمہارے ہی شاید کہ تم رحم کیے جاؤ ✣ فتح ✣
اور جب کہیے اونکو بچو اپنے سامنے آنے سے اور اپنے پیچھے چھوڑے سے شاید تم پر رحم ہو ✣ تفسیر ✣ سامنے آتا ہی جزا کا دن

پیچھے چھوڑے اپنے اعمال + ص + یعنی جو کچھ کہ آگے گذرے ہین گناہ تمھارے اور جو کچھ کہ پیچھے کے بعد یاڈر وسل اون قانع سے
کہ مبتلا کی گئین ساتھ اونکے امتین جھٹلانے والیان اپنے انبیا کو مانند قوم عاد اور ثمود وغیرہ کے اور ماخلفکم امر قیامت کا یا
ما بین ایدیکم وما خلفکم سے فتنہ دنیا کا اور عذاب آخرت مراد ہی کہا ابن عباس نے ما بین ایدیکم سے مراد ہی آخرت پس عمل کرو
اوسکے لیے اور ماخلفکم سے مراد ہی دنیا پس بچو اوس سے اور مت فریفتہ ہو واوسپر + صل + معا +

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ○

اور نہین آتی اونکے پاس کوئی نشانی نشانیون رب اونکے سے مگر کہ ہوتے ہین اوس سے موہنہ پھیرنے والے ہین + فتح + اور کوئی حکم
نہین پہونچتا انکو اپنے رب کے حکمون سے جسکو ٹالا نہین سہتے + تفسیر + یعنی ڈھنگ انکا یہی ہی کہ موہنہ موڑتے ہین
وقت آنے ہر آیت و نصیحت کے + صلا

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○

اور جب کہا جاتا ہی انکو کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ رزق دیا ہی تمکو خدائے تعالی نے کہتے ہین یہ کافر مسلمانون کو کہ کیا کھلاوین
ہم اوس شخص کو کہ اگر چاہتا اللہ کھانا دیتا اوسکو نہین تم مگر بیچ گمراہی ظاہر کے + فتح + اور جب کہیے اونکو خرچ کرو کچھ اللہ کا
دیا کہتے ہین منکر ایمان والون کو ہم کیون کھلاوین ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اوسکو کھلاتا تم لوگ تو نرے بہک رہے ہو + تفسیر + یہی
گمراہی ہی نیک کام مین تقدیر کا حوالہ اور اپنے مزے مین لالچ پر دوڑنا + مو + یعنی جسکو خدائے تعالی باوجود کمال قدرت کے
نہ دے تو بھلا ہم کیونکر دین اوسکو یعنی ہم بھی موافقت اوسکی مشیت کی کرتے ہین کہ طعام نہین دیتے اوسکو کہ جسکو اللہ نے
نہین دیا کہا ابن عباس نے کہ تھے کہ بین زندیقی پس جب حکم کیے گئے صدقہ دینے کا مسکینون کو تو کہنے لگے قسم خدا کی کیا محتاج
کرے اوسکو اللہ اور ہم کھلاوین اوسکو یعنی یہ کبھی نہین ہونے کا کہ اللہ کسی کے محتاج کیے کو ہم دین یہ دلیل حیلہ بخیلون کا ہی
باطل اسلیے کہ حق تعالی نے بعضون کو فقیر کیا ہی اور بعضون کو غنی تا امتحان کرے کہ غنی زکوۃ فرض وغیرہ فقرا کو دیتا ہی یا نہین
نہین تم مگر بیچ گمراہی ظاہر کے یہ قول ہی اللہ تعالی کا اونکے لیے یا حکایت ہی قول مومنین کی اونکے لیے یا یہ جملہ جواب کفار سے ہی
مومنون کے لیے کہ وہ کہتے ہین کہ تم بڑی گمراہی مین پڑے ہو کہ طریقہ ہمارا چھوڑ کر اتباع محمد کا اختیار کیا ہی + مدا معلم

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○

اور کہتے ہین کافر کب ہوے یہ وعدہ اگر ہو تم سچے + فتح + اور کہتے ہین کب ہی یہ وعدہ اگر تم سچے ہو + تفسیر + کافر یہ
خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آنحضرت کے اصحاب کو کر کرتے تھے کہ اگر تم سچے ہو اس وعدے مین کہ مردے
قبرون سے اوٹھینگے اور قیامت برپا ہوگی تو بھلا بتاؤ تو یہ وعدہ کب ظہور کریگا + تفسیر + فرمایا اللہ تعالی نے

مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ○

نہین انتظار کرتے مگر ایک نعرۂ تند کا کہ پکڑلے اونکو اور وہ جھگڑتے ہون + فتح + یہی راہ دیکھتے ہین ایک چنگھاڑ کی جو انکو پکڑیگی
جب آپس مین جھگڑ رہے ہونگے + تفسیر + یعنی قیامت ناگہان آویگی اپنے معاملات مین مستغرق ہونگے + مو + یعنی
بیچ خرید وفروخت مین اور امور دنیا مین مشغول ہونگے اور بعضے بعضون سے معاملات مین جھگڑ رہے ہونگے کہ اچانک نفخہ پہلا کہ جسکو

قولہ وما تأتیہم من آیۃ الخ
من الاولی لتاکید النفی و
من الثانیۃ للتبعیض ۱۲ مظ

نفخ دوسری بھی کہتے ہیں پھونکا جاویگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ پھیلائے
ہونگے دو شخصوں نے کپڑے اپنے درمیان اپنے پس نہیں خرید فروخت کرنے پاوینگے اوسکی اور نہیں لپیٹنے پاوینگے اوسکو کہ
قیامت برپا ہو جاویگی اور اوٹھاویگا آدمی نوالہ مونہہ کی طرف اپنے نہیں کھاسکیگا اوسکو یعنی سب یکایک آجاتے قیامت کے ۔ مدامعا در منثور

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

پس نہیں وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل خانہ کی طرف پھر سکینگے ۔ فت پھر نہ سکیں گے کہ کچھ کہہ مریں اور نہ اپنے گھر کو
پھر جا سکینگے ۔ تفسیر یعنی قیامت نہیں مہلت دیگی اونکو کچھ بھی کہ اپنے کسی امر کی کچھ وصیت کریں یا اپنے مکانوں
کی طرف پھر سکیں اپنے بازاروں وغیرہ سے بلکہ مر جاوینگے جہاں آواز سنیں گے صور کی اور اوسوقت کا ہول بڑے بڑے لوگوں کو
بھی رہا ہی چنانچہ آیا ہی حدیث شریف میں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیونکر خوش ہوؤں میں اور چین کروں میں اس
حال میں کہ صاحب صور یعنی اسرافیل مونہہ میں لے رہا ہی صور کو اور کان رکھے ہوئے ہی واسطے سننے امر الٰہی کے اور جھکائے ہوئے
پیشانی اپنی یعنی جیسے کہ عادت ہی نرسنگا وغیرہ بجانے والوں کی انتظار کر رہا ہی کب حکم کیا جاوے صور کے پھونکنے کا پس
عرض کیا صحابہ نے کہ کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو یعنی کیا کریں ہم اور کس چیز میں مشغول ہوئیں اور کہاں بھاگیں ہم جب کہ یہ امر ایسا
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یعنی التجا کرو اللہ تعالی کی طرف اور سونپو امر اپنے
طرف اوسکے اور ڈرو اوسکے عذاب سے اور امید رکھو اوسکے فضل مغفرت کی باوجود کرنے طاعات و عبادات بہت زیادہ عجب کے
نقل کی یہ ترمذی نے ۔ مدامعا در منثور مشکوۃ

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝

اور پھونکا جاویگا صور میں پس ناگہاں وہ قبروں سے طرف پروردگار اپنے کے دوڑینگے ۔ فت اور پھونکا جاوے نرسنگا
پھر تبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑینگے ۔ تفسیر صور سینگ ہی یعنی بشکل سینگ کے ہی اور یہ نفخہ دوسرا ہی نفخہ
بعث کا یعنی قبروں سے اوٹھنے کے لیے اور دونوں نفخوں کے درمیان میں فرق چالیس برس کا ہوگا ۔ مد

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝

کہیں گے ای وائے ہمپر کسنے اوٹھایا ہمکو ہماری خوابگاہ سے ان یہ وہی ہی کہ وعدہ کیا تھا رحمن تعالی نے اور سچ کہا
پیغمبروں نے ۔ فت کہیں گے ای خرابی ہماری کسنے اوٹھا دیا ہمکو ہماری نیند کی جگہ سے یہ وہی ہی جو وعدہ دیا تھا رحمن نے
اور سچ کہا تھا بھیجے ہوؤں نے ۔ تفسیر کسنے اوٹھایا ہمکو کفار یہ اس سبب سے کہیں گے کہ درمیان دونوں نفخوں
کے وہ کچھ سو جاوینگے اور جب بعد دوسرے نفخے کے اوٹھیں گے اور قیامت کو دیکھیں گے تو یہ تاسف اپنے پر کرینگے اور
اہل معانی کہتے ہیں کہ وہ طرح بطرح کے عذاب قیامت کے دیکھکر عذاب قبر کو بہ نسبت اوسکے سو جانا گنینگے اور ویل کہیں گے
اور هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ آخر قول ملائکہ کا ہی کہ وہ کفار کو یہ کہیں گے اونکے جواب میں کہ جب وہ کہیں گے مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا
تو ملائکہ یہ کہینگے یا یہ کلام مومنوں کا ہوگا چنانچہ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی اور قتادہ سے کہ مشرک
تو کہیں گے يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا اور کہیگا مسلمان هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ
اور مجاہد نے کہا کہ سب کفار ہی کہیں گے اقرار کرینگے کہ اللہ تعالی نے اور اوسکے رسولوں نے سچ کہا تھا درباب بعث و حشر لیکن
اوسوقت کا اقرار کیا نفع کریگا اور لفظ مرقدنا پر وقف لازم ہی یعنی سیم کا رہا و ۔ مدامعا در منثور

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ○

نہین ہوگا یہ واقعہ مگر ایک نعرہ تند پس ناگہان وہ جمع کر کر نزدیک ہمارے حاضر کیے جاوینگے ✤ فـ ✤ یہی ہوگی ایک چنگھاڑ
پھر تبھی وہ سارے ہمارے پاس پکڑے آئے ✤ تفسیر ✤ یہ واقعہ یعنی نفخہ دوسرا حاضر کیے جاوینگے یعنی حساب کے لیے
پھر ذکر فرمایا جو کچھ کہ کہا جاویگا انکو اوسدن مین یعنی فالیوم لا تظلم الخ ✤ معالم ✤

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○

پس آج کے دن نہین ظلم کیا جاویگا کسی شخص پر کچھ ظلم اور جزا نہین دیے جاوگے مگر حسب اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم ✤ فـ ✤
پھر آج کے دن ظلم نہوگا کسی جی پر کچھ اور وہی بدلا پاوگے جو کرتے تھے ✤ فـ ✤

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ○

تحقیق رہنے والے بہشت کے آج کے دن بیچ ایک کام کے ہین خوش ہین ✤ فـ ✤ تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک دھندے
مین ہین باتین کرتے ✤ تفسیر ✤ مراد دھندے سے توڑنا بکارت کا ہی کہ اپنی بیویون سے صحبت کرینگے اونکا کنوارپن
نہرون کے کنارون پر درختون کے نیچے اور بعد صحبت کرنے کے پھر وہ باکرہ ہی ہو جاینگی جیسے کہ تھین یا مراد دھندے سے سننا
گانے کا ہی یا ضیافت اللہ تعالی کی یا ملاقات کرنا بعضون کا بعضون سے یا تمام نعمتین اور چین بہشت کے مراد ہین کہ خوشیان مناتے ہونگے سب اور آرام
ہونگے پس دھندے سے وہ دھندا نہین مراد ہی کہ جس سے کچھ مشقت اوٹھاوین اسلیے کہ جنت مین رنج و مشقت ہی ہی نہین

✤ معالم منثور ✤

هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ○

وہ اور بیویان اونکی بیچ سایون کے تختون پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہونگے ✤ فـ ✤ وہ اور اونکی عورتین سایون مین
تختون پر بیٹھے ہین تکیہ لگائے ✤ موضح ✤

لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ○

بہشتیون کے لیے بیچ بہشت مین میوہ اور اونکے لیے ہی جو کچھ چاہین ✤ فـ ✤ اونکو وہان ہی میوہ اور اونکو ہی جو
مانگ لین ✤ تفسیر ✤ یعنی جس چیز کی خواہش ہوگی وہ اوسیوقت آن موجود ہوگی چنانچہ ابو امامہ صحابی سے منقول ہی
کہ جو شخص بہشتیون مین سے خواہش کریگا کچھ پینے کی چیز کی جنت کے پینے کی چیزون مین سے تو آویگا آبخورہ آپ سے اوسکے ہاتھ مین
پس پیئیگا پھر چلا جاویگا اپنی جاگہ ✤ درمنثور ✤ تنبیہ ✤ سبحان اللہ یہ تمام نتیجہ ہی اللہ و رسول کی فرمانبرداری کا
کہ جیسا یہان اپنا دل مارا تھا ہر ممنوع چیز سے اوسکے بدلے مین وہان مجرد خواہش کے آ موجود ہوگا جو کچھ چاہینگے
پس ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ و رسول کی تابعداری خوب کرے تا ایسی دولت ہاتھ لگے

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ○

کہا جاویگا سلام ہو جو پروردگار مہربان کی جانب سے ✤ فـ ✤ سلام بولنا ہی رب مہربان سے ✤ تفسیر ✤ یعنی ملائکہ
حق تعالی کی طرف سے سلام لاوینگے یا بے واسطہ خود پاک پروردگار سلام فرماویگا اونکی حرمت بڑھانے کو چنانچہ حدیث شریف
مین آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسوقت کہ اہل جنت اپنے چین مین ہونگے کہ ناگہان اوپر سے چمکیگا اونکے لیے
ایک نور پس اوٹھاوینگے وہ سر اپنے پس ناگہان دیکھینگے کہ رب عزوجل نے اونکے اوپر تجلی فرمائی پس فرماویگا السلام علیکم

یا اہل الجنۃ پس یہی مصداق اللہ عزوجل کے اس قول کا سلٰمٌ قولًا من رب رحیم پس دیکھے گا اللہ تعالیٰ انکی طرف
اور یہ دیکھینگے اوسکی طرف پس نہین التفات کرینگے کسی چیز کی طرف وہان کی نعمتون مین سے جب تک کہ دیکھتے رہینگے اوسکی طرف
یہان تک کہ پردے مین ہوگا انسے پس باقی رہیگا نور اوسکا اور برکت اوسکی اوپر اونکے گھرون مین + معالم +
تنبیہ + خیال تو کرو بھائیون کہ رب العلمین تو اپنے بندون سے سلام علیک کرے اور یہان کے ادنی ادنی
شخص کہ جنکو کچھ نسبت ہی اوسکی عظمت کے ساتھ نہین وہ سلام علیک کرنے سے اپنے چھوٹون اور خادمون کے ساتھ
عار کرین افسوس صد افسوس کیا شان فرعونی ہی اللہ تعالیٰ بچاوے ایسی خصلت بد سے سب مسلمانون کو اور اس حدیث مین
جو مذکور ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دیدار ہونے کے وقت جنتی کسی چیز کی طرف التفات نہین کرینگے یہ بات بظاہر ہی یہان ایسے
ویسے حسن والے کو دیکھکر مبہوت و متحیر ہو جاتے ہین چہ جائیکہ اوس نور عالم اور جمال جہان کو دیکھینگے کیونکر شیفتہ و فریفتہ
ہوون او سپر اور اسی طرح جنکو اللہ تعالیٰ یہان نور باطن نصیب کرتا ہی اور اپنا ذوق و شوق عطا فرماتا ہی وہ اوسکے ذکر اور کلام مجید
کے پڑھنے مین وہ لذت پاتے ہین کہ کسی چیز مین نہین چنانچہ حضرت امام غزالی نے بعض بزرگون سے نقل کی ہی کہ نماز تہجد مین جو بندہ
کلام شریف پڑھتا ہی اوس مزے کو نہایت مناسبت ہی ساتھ لذت جنت کے اور اسی سبب سے اونکو شب بیداری مین اور بہت پڑھنے
قرآن مین کچھ رنج نہین ہوتا بلکہ لذت پاتے ہین جیسے حضرت امام اعظم اور اور بعضے بزرگون سے جو پڑھنا سارے سارے قرآن کا ایک
ایک شب مین اور پڑھنا بہت سے نوافل کا منقول ہی اس محبت و ذوق و شوق ہی کے سبب سے یہ بات حاصل ہوئی ہی بلا شبہہ
دنیا ہی مین دیکھئے کہ ایک کنچنی پر عاشق ہوتا ہی اور کسی رات اوسکی ملاقات ہوتی ہی تو ساری رات جاگ کر باتون مین کاٹ دیتا ہی
اور صبح کو شادان و فرحان ہوتا ہی چہ جائیکہ اوس محبوب عالم کی محبت دل مین ہو اور اوسکے حضور مین حاضر ہو تو پھر کیونکر رنج پاوے
یہ تمام کسل اور رنج و تعب کا معلوم ہوا اوسکی عبادت مین علامت نقصان محبت و تعظیم اوسکے کی ہی اللّٰھم انی اسئلک
حبک وحب من یحبک وحب عمل یقربنی الی حبک

وامتازوا الیوم ایھا المجرمون ○

اور کہینگے ہم جدا ہو جاؤ تم آج کے دن اے گنہگارون + ف + اور تم الگ ہو جاؤ آج اے گنہگارون + تفسیر + جب ہونگے
محشر مین جمع ہونگے اور اونکو جنت کے لیجانے کا حکم ہوگا تو اوسوقت فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ اے گنہگارون الگ ہو جاؤ انسے تا یہ
جنت مین داخل ہوون اور تم دوزخ مین ضحاک سے روایت ہی کہ ہر کافر کے لیے ایک گھر ہوگا آگ سے کہ رہیگا اوسمین نہ دیکھے گا وہ کسیکو
اور نہ دیکھا جاویگا کبھی اور روایت کی ابن ابی حاتم نے رواد بن جراح سے بیچ تفسیر اس آیت کے کہا جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا
پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ الگ کرو مسلمانون کو مجرمون سے یعنی کافرون سے مگر صاحب اہواء
یعنی تابع خواہش نفس کے اور بدعتی یعنی چھوڑے جاوینگے صاحب ہوی ساتھ مجرمون کے میمون سے آیا ہی کہ اونھون نے پڑھی یہ آیت
وامتازوا الیوم ایھا المجرمون پس رقت کی اور روئے اور کہا نہ سنی لوگون نے کبھی کوئی خبر اشد اس سے اور
فرماویگا اللہ تعالیٰ کافرون کو دن قیامت کے + در منثور +

الم اعھد الیکم یبنی ادم ان لا تعبدوا الشیطن انہ لکم عدو مبین ○ وان اعبدونی
ھذا صراط مستقیم ○

کیا حکم نہ بھیجا تھا مینے طرف تمہارے اے اولاد آدم کہ مت پوجو شیطان کو تحقیق وہ تمہارے لیے دشمن آشکار ہی اور یہ کہ

اور کفایت کرتے ہین فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندون کے ہین گواہ ⁂ ف ۲ گواہ پکڑنا ان فرشتون کا زیادہ
ہی مقصود پر واسطے تقریر و تاکید کے بعد ازانکہ نفس بندے سے گواہ قرار دیے گئے کہ آپ اوسپر راضی ہوا تھا اور چاہئے تھا
فرشتون کو بھی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو خلاف قرار داد کے ہوتا ⁂ ف ۳ فرمایا آنحضرت نے پس مہر کیجاوے گی
بندے کے دہانے پر پھر فرمایا جاویگا واسطے جماعت اعضاے بندے کے کہ بول پس بولین گے اعضا اوسکے ساتھ افعال
اوسکے کہ کیے تھے بسبب اونکے پھر چھوڑا جاویگا درمیان بندے کے اور درمیان کلام کے ⁂ ف ۴ یعنی
اوٹھائی جاویگی مہر اوسکے مونہہ سے یہان تک کہ کلام کریگا موافق عادت کے پس گواہی دینی اونکی زبانون کی آیت مین مراد ہے ساتھ اور
طرح کے کلام کرنے کے خلاف عادت کے ⁂ ف ۵ فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ اپنے اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت
ہو تمکو پس تمہاری طرف سے اور تمہاری ہی خلاصی کے لیے جھگڑتا تھا مین ⁂ ف ۶ ⁂ اور تمنے آپ اپنے تئین ہلاکت
مین ڈالا یا یہ معنی ہین کہ تمہارے سبب سے خصومت کرتا تھا مین لوگون سے اور دفع کرتا تھا ضرر تمسے یعنی محافظت اور مدد تمہاری
کرتا تھا اور تمکو دوست اپنا جانتا تھا آخر کو تم دشمن و بدخواہ میرے نکلے اور جواب اعضا کا محذوف ہے دلالت کرتا ہے اوسپر قول
اللہ تعالی کا وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ
أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ یعنی اور کہین گے وہ اپنی جلدون سے کہ کیون گواہی دی تمنے ہمپر کہین گی وہ بلایا ہمکو اوس
اللہ نے کہ بلایا ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو اول بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ۱۲ اسکے بعد آیت یون ہے وَمَا كُنْتُمْ
تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ
كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝ یعنی پردے مین نہین چھپتے تھے تم یعنی دنیا مین وقت مرتکب ہونے فواحش کے بسبب خوف اسکے کہ گواہی
دین پر کان تمہارے اور آنکھین تمہاری اور چمڑے تمہارے ولیکن گمان کرتے تھے تم یعنی وقت چھپنے کے یہ کہ اللہ نہین جانتا ہے
بہت سی چیزون کو اون چیزون مین سے کہ کرتے ہو تم ۱۲ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھین گے ہم اپنے رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع و خلاف کرتے ہو تم اور شک رکھتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے
دوپہر مین کہ نہو چھپا ابر مین کہا اصحاب نے کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتے ہو بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین رات مین کہ نہ چھپا ہوا ابر مین
کہا نہین فرمایا پس قسم اوس خدا کی کہ بقاے ذات میری کی دست قدرت اوسکی مین ہے نزاع و خلاف نہین کرنے کے تم بیچ دیکھنے پروردگار اپنے کے
مگر جیسے خلاف شک کرتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے یا چاند کے یعنی انکے دیکھنے مین تو خلاف اور نزاع اور شک نہین کرتے ہو پس پروردگار کے دیکھنے مین بھی نہین
کرنے کے فرمایا آنحضرت نے پس بیچ دیکھنے کے بندے پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندے کو پس فرماویگا ای فلانے کیا نہ بزرگی دی تھی مینے
تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تھا مینے تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی تھی مینے تجکو بیوی یعنی تیرے جنس سے اور
پیدا کی مینے تجمین اور اوسمین الفت اور محبت و انسیت اور کیا نہین تابعدار کیے مینے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ اور کیا نہین
چھوڑا مینے تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا ہووے تو اور لیوے تو چوتھائی غنیمت ⁂ ف ۷ جاہلیت مین یہی رسم تھی کہ
سردار قوم کا خاص اپنے لیے چوتھائی غنیمت مین سے لیتا تھا اور باقی قوم کے لیے چھوڑ دیتا تھا ⁂ ف ۸ پس کہیگا بندہ
ای پروردگار میرے ہان کیا اور دیا تونے مجکو جو کچھ کہ فرمایا تونے فرمایا آنحضرت نے پس فرماویگا اللہ تعالی کیا پس
گمان کرتا تھا تو کہ ملاقات کریگا مجسے پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تھا مین اور غافل تھا اس سے اور بھول گیا تھا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ تحقیق مین بھول جاؤنگا تجکو یعنی آج محروم رکھونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسا کہ بھولا تو مجکو ⁂ ف ۹ یعنی دنیا مین میری اطاعت کو

بھولا حاصل یہ کہ میننے ایسے انعام کیے تجبر تجکو شکر کرنا اور امیدوار میرے دیدار کا ہونا چاہیے تھا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا
پس جبکہ تو میرا شکر بھول گیا مین بھی اب معاملہ بھولنیکا کرونگا جزا دینے مین اور اپنی رحمت سے محروم رکھونگا یہ مضمون اس آیت
شریفہ کا ہی کذالک اتتک ایتنا فنسیتھا وکذالک الیوم تنسی ○ ہر کہ فریاد رسے روز مصیبت خواہد
گو در ایام سلامت بجوان مردی کوش ف ۔ پھر خطاب و ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسرے بندے سے پس ذکر کیا
آنحضرت نے بیچ خطاب کرنے حق کے اوس بندے سے اور جواب دینے بندے کے اوس سے مانند اوسکے کہ اول بندے
کے حق مین مذکور ہوا پھر ملیگا پروردگار تیسرے بندے سے پس کہیگا اوس سے مانند اوسکے کہ کہا بندے اول سے پس کہیگا
وہ بندہ تیسرا جواب یہ پروردگار مین ای رب میرے ایمان لایا مین تجبر اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبرون پر اور نماز پڑھی مینے
اور روزہ رکھا مینے اور تصدق کیا مینے یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا یہی تیسرا اپنے نفس پر بھلائی کی جسقدر ہوسکے گی پس فرماویگا
اللہ تعالی کہ یہان ٹھہر یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر کا اور ہماری نعمتون کی شکر گذاری کا کیا تو نے تو ٹھہر تا دکھاؤن تجکو تیرے اعمال گواہ
قائم کرکر پھر کہا جاویگا اوس بندے کو کہ ابھی پیدا کرتے ہین ہم گواہ تجبر اور سوچیگا وہ بندہ اپنے دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا
مجبر پس مہر کیجاویگی اوسکے مونہہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران کو کہ بول پس بولیگی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈیان
اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کے ساتھ عملون اوسکے سے ف ۔ قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتھہ اور پاؤن اور
زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر مقصود تمام اعضا و ارکان ہین
جیسے کہ حدیث انس مین گذرا ف ۔ اور یہ سوال و جواب اور مہر کرنی بندے کے مونہہ پر اور بولنا اوسکے اعضا کا کہ
مذکور ہوا اسلیے ہی کہ تا بندہ ازالۂ عذر کرے اپنے نفس سے اور ثابت ہون گناہ اور جگہہ عذر کی نرہے یا معنی یہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو
خدائے تعالی بیچ عذاب کرنے اوس بندے کے اوسی کے نفس کی طرف سے اور یہ بندہ کہ حال اسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ
وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اوس سے ۔ اور روایت اسما بن عبید سے ہی کہ کہا لایا جاویگا ابن آدم کو دن قیامت
کے اور اوسکے ساتھہ پہاڑ ہوگا اعمال نامون کا یعنی بہت سے ہونگے ہر ساعت کا صحیفہ ہوگا پس کہیگا فاجر قسم تیری عزت
کی تحقیق لکھہ لیا فرشتون نے مجبر جو کچھہ نہین کیا مینے پس اوسوقت مہر کیجاویگی اوسکے مونہون پر اور اذن دیا جاویگا اوسکے
اعضا کو کلام کرنے کا پس اول کلام کریگی ابن آدم کے اعضا مین سے بائین ران اوسکی ۔ اور اثر مین آیا ہی کہ اعضا صلحا کے
بھی اعمال صالحہ کی گواہی دینگے اور بیان کرینگے اونکو جسوقت کہ خدائے تعالی اونسے پوچھے گا کہ میرے لیے کیا لائے اور وہ حیا سے
اعمال صالحہ اپنے ظاہر نہین کرسکین گے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کو خطاب کرکر کہ لازم کرو اپنے پر تسبیح
اور تہلیل اور تقدیس کو اور غافل ہو یاد الہی سے اور شمار کرو اونگلیون سے اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی اور طلب بولنے کی
کیجاویگی اونسے یعنی وہ بیان کرینگی اور گواہی دینگی کہ ہمپر یہ کچھہ لسنے پڑھا تھا عل ۔ بحوالۂ درمنثور و مشکوۃ

ولو نشاء لطمسنا علی اعینھم فاستبقوا الصراط فانی یبصرون ○

اور اگر چاہین ہم نابود کرین ہم اونکی آنکھین پس سبقت کرین طرف راہ کے پس کہان دیکھین گے ۔ فتح ۔ اور اگر ہم چاہین
مٹا دین اونکی آنکھین پھر دوڑین راہ لینے کو پھر کہان سے سوجھے ۔ موضح ۔ تفسیر ۔ طمس کے معنی ہین مٹا دینے
کے اور معنی لطمسنا علی اعینہم کے یہ ہین کہ آنکھون کو ایسا نابود کرین ہم کہ پلک اور درز آنکھہ کی بھی باقی نرہے اور مقصد
آیت کا یہ ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جیسے کہ انکے دلون کو دیکھنے ہدایت کے سے اندھا کیا ہی مینے اگر مین چاہتا تو انکی ظاہری

انکھون کو بھی اندھا کر دیتا تا راہ ظاہر کی دیکھنے سے بھی نابینا رہتے ٹٹولتے پھرتے + بحث + معا +

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ○

اور اگر چاہین ہم مسخ کر دین ہم اونکو اوپر جگہہ اونکی کے پس نہ سکین گذرنا وہان سے اور نہ پھرین + اور اگر ہم چاہین صورت بدل دین اونکی جہان کے تہان پھر نہ سکین آگے چلنا اور نہ وہ اولٹے پھرین + تفسیر + یعنی اگر چاہون تو انکو انکے گھرون مین کہ جہان گناہ کرتے ہین سور یا بندر بنا دون یا پتھر کر دون تاوہین پڑے رہین اور ادھر جگہہ کے آنے جانے پر قادر نہون اور بعضون کے نزدیک معنی لا یرجعون کے یہ ہین کہ بعد مسخ کے صورت اصلی مین پھر نہ پھرین + معالم + بحث +

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ○

اور جسکو عمر دراز دیتے ہین ہم اولٹا پھیرتے ہین ہم اوسکو پیدایش مین کیا پس نہین سمجھتے + فتح + اور جسکو ہم بوڑھا کرین اوندھا کرین خلقت مین پھر کیا بوجھ نہین رکھتے + تفسیر + یعنی جیسا لڑکا سست تھا بوڑھا پھر ویسا ہی ہوا یہ بھی نشان ہے پھر پیدا ہونے کا + موضح + یعنی جسکی عمر ہم دراز کرتے ہین تو اوسکی خلقت کو اولٹ دیتے ہین پہلے حال پر کہ ہو جاتا ہی بدلے قوت کے ضعف اور بدلے جوانی کے بڑھاپا اور یہ یون ہی کہ ہمنے پیدا کیا تھا اوسکو ضعیف جثے مین اور خالی عقل و علم سے پھر بڑھانے لگے ہم اوسکو یہان تک کہ پونہچا اپنی ٹھاڑی جوانی کو اور خوب کامل ہوئی قوت اوسکی اور جاننے بوجھنے لگا اپنا نفع و ضرر پس جب تمام ہولی جوانی وغیرہ اوسکی اولٹنے لگے ہم اوسکو خلقت مین یعنی گھٹانے لگے ہم قوت وغیرہ اوسکی یہان تک کہ پھر آیا ایسے حال مین کہ مشابہ ہی حال لڑکے کے ضعف بدن مین اور قلت عقل مین اور خالی ہونے مین علم سے جیسے کہ اولٹا جاتا ہی تیر پس کیا جاتا ہی اعلیٰ اوسکا اسفل اوسکا فرمایا اللہ عزوجل نے وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ط یعنی اور تم مین وہ ہوتا ہی کہ پھیرا جاتا ہی بدترین عمر کی طرف تا نجانے کچھ بعد اسکے کہ جانتا تھا کیا پس نہین سمجھتے کہ جو قادر ہوا اسپر کہ نقل کرے اونکو جوانی سے طرف بڑھاپے کے اور قوت سے طرف ضعف کے اور قوت عقل سے طرف خرافت اور قلت تمیز کے وہ قادر ہی اسپر بھی کہ مٹا دے آنکھین انکی اور مسخ کرے انکو جہان کے تہان اور اوٹھاوے انکو بعد مرنے کے + معالم + تنبیہ + اسمین اشارہ ہی اسکی طرف بھی کہ آدمی کو چاہیے کہ جوانی اور صحت و فراغت کو غنیمت جانے جب بڑھا ہوگا سب اعضا ضعیف ہو جاوینگے پھر کہان صحت و فراغت آج یہ عضو دکھتا ہی کل وہ پس اوسکے معالجے مین لگا رہیگا اور کچھہ بندگی مولیٰ کی نہین ہو سکنے کی اب حالت قوت و جوانی مین کرنا ہی سو کر لے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ یعنی دو نعمتین کہ ٹوٹے مین ہین اونمین بہت لوگ صحت و فراغت مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اوس حالت مین کہ نصیحت کرتے تھے اوسکو غنیمت جان پانچ چیزون کو پہلے پانچ کے جوانی اپنی کو پہلے بڑھاپے اپنے کے اور صحت اپنی کو پہلے بیماری اپنی کے اور تونگری اپنی کو پہلے محتاجگی اپنی کے اور فراغت اپنی کو پہلے شغل اپنے کے اور زندگانی اپنی کو پہلے موت اپنی کے انتہی شیخ الاسلام انصاری فرماتے ہین جوانی درستی و پیری درستی پس ای نادان خدا را کی پرستی + مشکوٰۃ وغیرہ

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ○ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○

اور نہین سکھایا ہمنے اس پیغمبر کو شعر اور نہین لائق اوسکو نہین ہی یہ مگر ایک نصیحت اور قرآن آشکار تو کہ ڈراوے اوس شخص کو
کہ جیتا ہو یعنی سمجھ والا ہو اور ثابت ہو حجت کافرون پر ۔ ف اور ہمنے نہین سکھایا اونکو شعر کہنا اور یہ اسکے لائق نہین ہی تو
نری سمجھوتی ہی اور قرآن ہی صاف تا ڈر سنادے اوسکو جسمین جان ہو اور ثابت ہو بات منکرون پر ۔ تفسیر جسمین جان ہو
یعنی نیک اثر پکڑتا ہو اوسکے فائدے کو اور منکرون پر الزام اوتارنے کو ۔ ص ۔ نہین سکھایا ہمنے اس پیغمبر کو شعر یعنی
شعر کہنا نہین سکھایا ہمنے اوسکو ساتھ تعلیم قرآن کے شعر بمعنی اسکے کہ قرآن نہین ہی شعر اسلیے کہ شعر کہتے ہین ایک کلام موزون
مقفی کو کہ دلالت کرے ایک معنی پر پس کہان ہی اسمین وزن اور کہان ہی قافیہ پس کچھ مناسبت نہین ہی درمیان اسکے اور درمیان شعر
کے اگر تحقیق کرے تو اور نہین لائق یعنی شعر گوئی لائق منصب رسالت اوسکی کے نہین ہی اور ہرگز اوسنے شعر نہین کہا ہی تو کچھ
شبہہ اوسکے کلام مین اور خدا کے کلام مین پیدا ہوا اور نزول اس آیت کا کفار کے قول کے رد مین ہی کہ آنحضرت کو شاعر اور قرآن
کو شعر کہتے تھے اور روایت کیا گیا ہی کہ اگر آنحضرت کبھی کوئی بیت تمثیل کے لیے پڑھتے تھے تو قدرت حق سے زبان مبارک اونکی
وزن شعر سے منحرف ہو جاتی تھی چنانچہ ایکبار آنحضرت نے ایک بیت پڑھی ابو بکر رض نے کہا کہ یون نہین ہی یا رسول اللہ فرمایا مین
شاعر نہین ہون اور مجکو لائق نہین ہی شعر گوئی اور حسن بصری سے منقول ہی کہ آنحضرت نے پڑھی یہ بیت کفی بالاسلام
والشیب للمرء ناهیا ۔ یعنی کفایت کرتا ہی اسلام اور بڑھاپا آدمی کو منع کرنے مین برائیون سے پس کہا ابو بکر رض نے کہ
یا رسول اللہ شاعر نے یون کہا ہی کفی الشیب والاسلام للمرء ناهیا پس اعادہ کیا حضرت نے اوسکو مانند اول کے
یعنی پہلی ہی طرح پھر وزن شعر کا بگاڑ کر پڑھا پس کہا ابو بکر رض نے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ بلا شبہہ آپ رسول اللہ کے ہین بموجب
فرمانے اللہ عز وجل کے وما علمناه الشعر وما ینبغی له اور کہا ہی علماء نے کہ کسی پیغمبر نے شعر نہین کہا ہی اور اسی لیے
بعضے علماء نے کہا ہی کہ شعر کہنا حرام ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ حرام نہین ہی مگر جن شعرون مین کہ سبب حرمت کا پایا جاوے جیسے ہجو
مسلمانون کی ہو اور مانند اسکے کے تو البتہ حرام ہی چنانچہ ایسے ہی شعر کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ
البتہ بھرنا آدمی کے پیٹ کا پیپ سے کہ فاسد کرے پیٹ کو بہتر ہی شعر کے بھرنے سے اور ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے
تھے عرج مین کہ نام ایک بستی کا ہی کہ ناگہان پیدا ہوا ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خذوا الشیطان
او امسکوا الشیطان یعنی پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا منع کرو اس شیطان کو شعر کے پڑھنے سے البتہ پیٹ بھرنا آدمی کا پیپ سے
بہتر ہی اوسکے لیے شعر کے بھرنے سے انتہی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین
پروا کرتا مین ہر عمل سے کہ کرون مین اگر پیون مین تریاق یا لٹکاؤن مین گلے مین تمیمہ یا کہون مین شعر یعنی تصنیف کرون بیتین اپنی طرف
سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ۔ ف ۔ [illegible] یعنی اگر ان چیزون مین سے ایک چیز بھی مجھسے صادر ہو تو مین اون لوگون مین سے ہوونگا
کہ پروا نہین کرتے ہر چیز کے کرنے مین اور پرہیز نہین کرتے ناشروع سے مقصود یہ ہی کہ کرنا ان چیزون کا کام اوس شخص کا ہی کہ بے قید
و بے پروا ہو نامشروعات کے کرنے مین اور ان چیزون کا استعمال حضرت نے اسلیے برا جانا کہ تریاق مین گوشت سانپ کا اور شراب
پڑتی ہی پس حرام ہی وہ اور اگر تریاق ایسا ہو کہ اوسمین حرام چیزین نہ پڑین تو کچھ مضایقہ نہین اوسکا اور بعضون نے کہا کہ ترک کرنا اوسکا
بھی اولی ہی عمل کرنے کو ساتھ اطلاق حدیث کے اور مراد تمیمہ سے تمیمے جاہلیت کے ہین یعنی منتر اونکے اور منکے اور ناخن وغیرہ کہ عورتین
دفع نظر کے لیے بچون کے گلون مین ڈالتی ہین اور جن تعویذون مین قرآن کی آیتین اور اسمائے الٰہی ہون وہ خارج ہین اس حکم سے
بلکہ مستحب ہین امید برکت کی او ہین اور کہون مین شعر الخ یعنی قصد کرون مین شعر کہنے کا اور کہون اپنے دل سے یہ بات حضرت نے

فرمائی بسبب اسی قول اللہ تعالیٰ کے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ اور اگر بے قصد و بے اختیار زبان سے کلام موزون
نکلے تو وہ اور بات ہے داخل کہنے شعر کے اور مذموم نہین اسلیے کہ اہل عرف و اصطلاح بھی اوسکو داخل شعر کے نہین رکھتے جیسے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ + أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ + یا فرمایا هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ +
وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ + غزوۂ احد مین آنحضرت کے پاے مبارک کی اونگلی مین پتھر لگا اور لہو نکلا اوسوقت اونگلی کو خطاب
کر کر فرمایا کہ نہین ہے تو مگر ایک اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی تو اور راہ خدا مین ہے جو کچھ دیکھا تو نے اور پیش آیا تجھکو یعنی ضایع نہین ہے
اور اوسکے لیے جزا ہے اور یہ تلقین ہے امت کو کہ زخم لگنے مین صبر کرین غرضکہ ایسے کلام موزون بے قصد زبان مبارک سے جاری ہوئے
ہین اسکو شعر نہین کہنے کے اور چونکہ آنحضرت کو حق تعالیٰ نے منزہ اور معصوم کیا تھا مطلق شعر کہنے حضرت کے لیے روا نہ تھے بس
یہ کمال مخصوص ہے حضرت کے لیے اور بیچ حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر مثل اور کلامون کے ہین کہ اچھے مضمون سکے اچھے ہین
اور برے مضمون کے برے چنانچہ حدیث مین اسیطرح آیا ہے ہان توجہ باطن کی اوسکی طرف اور ضایع کرنا عمر کا اور تفکر کثیر کرنا منع ہے اور امور
ضروریہ دینیہ سے مذموم ہے تمام ہوا کلام ملا علی قاری وغیرہ کا درباب شعر کے اب آگے تفسیر شروع ہوتی ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ الخ کی
یعنی نہین ہے یہ یعنی معلم یعنی سکھایا گیا مگر نصیحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ نصیحت کیجاوے ساتھ اسکے انس و جن کو اور نہین ہے یہ مگر
قرآن کتاب آسمانی کہ پڑھی جاوے محرابون مین اور تلاوت کیجاوے عبادتخانون مین اور پونہچین لوگ اوسکے پڑھنے سے اور
اوسپر عمل کرنے سے مطلب دارین کو پس کیا مناسبت ہے اسمین اور شعر مین کہ جو شیطانی وسوسون سے ہین تو کہ ڈراوے یعنی قرآن
یا رسول اوس شخص کو کہ ہو جیتا یعنی عاقل تامل کرنے والا ہو اسلیے کہ غافل بمنزلہ میت کے ہے یا جیتا ہو ساتھ دل کے اور وہ مومن
ہے اور ثابت ہووے القول کے دوسرے معنی یہ ہین کہ اور واجب ہو کلمہ عذاب کا اون کافرون پر کہ تامل نہین کرتے ہین اور وہ بمردون کے
حکم مین ہین + مدلبحر در منثور + مشکوٰۃ + پھر اپنے احسان جتاتے مشرکونکو کہ ہمارے
تو یہ احسان اور پھر اورون کو کچھ بھی نفع ضرر نہین پونہچا سکتے ہمارا شریک ٹھہراتے ہین حیف ہے انکی ناسمجھی کو +

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝

کیا نہ دیکھا اونھون نے کہ ہمنے پیدا کیا انکے لیے اوس چیز سے کہ بنایا ہے ہاتھون ہمارے نے چارپایون کو پس وے اونکے مالک ہین + فتح +
کیا اور نہین دیکھتے کہ ہمنے بنا دیے اونکو اپنے ہاتھون بنانے سے چوپائے پھر وہ انکا مال ہین + موضح + تفسیر + اوس چیز
سے کہ بنایا ہے ہاتھون ہمارے نے یعنی متولی ہوے ہین ہم اوسکے پیدا کرنے کے بے مدد کرنے کسیکے عرب عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا
وہان کہتے ہین کہ اوس کام مین کسیکو شرکت نہو چنانچہ اسی لیے حق تعالیٰ نے مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا فرمایا کہ خالق چارپایون کا
مین ہی ہون بے شرکت و مددگاری کسی اور کے پس یہ اونکے مالک ہین یعنی اونکو خاص انھین کے لیے پیدا کیا پھر مالک کیا
اونکا انکو پس یہ تصرف کرتے ہین اونمین مالکون کا سا اور خاص ہے نفع اوٹھاتے ہین اونسے یا مالکون کے معنی ضابطون
قاہرون کے ہین یعنی نہین پیدا کیا ہمنے چارپایون کو وحشی بھاگنے والے بنی آدم سے کہ نہ تھام سکین اونکو بلکہ تابعدار
ہین انکے اور یہی معنی ہین آگے کے قول کے + مدلبحر + معالم +

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝

اور فرمان بردار کیا ہمنے چارپایون کو واسطے انکے پس بعضے اونمین سے سواری انکی ہین اور بعضے اونمین سے کھاتے ہین + فتح +
اور عاجز کر دیا اونکو انکے آگے پھر اونمین کوئی ہے انکی سواری اور کسیکو کھاتے ہین + تفسیر + یعنی اون چارپایون کو تابعدار

انکا کر دیا ہی سینے والا کون قادر ہو سکتا تھا اور نیز اگر اللہ تعالی اونکو تابعدار و مسخر نکر دیتا اور اسی لیے لازم کیا اللہ سبحانہ تعالی نے سوار پر یہ کہ شکر ادا کرے اس نعمت کا اور تسبیح کرے ساتھ قول اللہ تعالی کے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ اور حاصل ساری آیت کا یہ ہی کہ مسخر کیا ہمنے چار پایوں کو انکا تاکہ سوار ہوں اونکی پشتوں پر اور کھاوین گوشت اونکے ✤ صل

وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝

اور انکے لیے چار پایوں مین منفعتین ہین اور پینے کیا پس نہین شکر کرتے ✤ فتح ✤ اور اونکو انمین فائدے ہین اور پینے کے گھاٹ پھر کیوں نہین شکر کرتے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ منفعتین ہین کہ اونکے چمڑوں اور پشموں وغیرہ ذالک سے فائدے اوٹھاتے ہین اور گھاٹ ہین یعنی دودھ کہ اونکے دودھ پیتے ہین تھن اونکے بمنزلے گھاٹوں کے ہین یا مشارب کے معنی ہین پینے کے کیا پس شکر نہین کرتے اللہ کا یعنی اوپر انعام کرنے چار پایوں کے کہ چار پائے دیے ہین انکو طرح طرح کے فائدے اوٹھانے کو ایسے منعم کا تو بڑا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اوسی کو پوجے اوسکا ساجھی کسیکو نسمجھے اور جو اوسنے فرمایا ہی اوسکو بجا لائے اور جن چیزوں سے منع کیا ہی اونسے باز رہے ✤ صل

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ ۝

اور پکڑے مشرکوں نے سوائے خدا کے معبود تا ہووے کہ وہ مدد دیے جاوین ✤ فتح ✤ اور پکڑے ہین اللہ کے سوائے اور حاکم کہ شاید انکی مدد پہونچے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ یعنی بتوں کو پوجتے ہین اس زعم پر کہ مدد کرینگے ہماری جب پیش آجاویگا کوئی امر ✤ صل

لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ۝

نہین کر سکینگے بت مدد انکی یعنی اپنے پوجنے والوں کی اور یہ بت واسطے انکے لشکر ہین حاضر کیے گئے ✤ فتح ✤ نہ سکینگے انکی مدد کرنی اور یہ اونکی فوج ہوکر پکڑے آوینگے ✤ تفسیر ✤ اور یہ یعنی کافر واسطے بتوں کے لشکر ہین یعنی مددگار اور گروہ ہین حاضر کیے گئے کہ خدمت کرتے ہین اونکی اور مکھیاں وغیرہ اوڑاتے ہین بتوں پر سے یا یہ معنی ہین کہ پکڑا کافروں نے بتوں کو معبود تاکہ مدد کرین وہ انکی نزدیک اللہ کے اور شفاعت کرین انکی حال انکا امر خلاف اسکے ہوگا کہ وہم کیا اونھوں نے اسلیے کہ وہ بت دن قیامت کے لشکر ہونگے گروہ کافروں کے حاضر کیے جاوینگے واسطے عذاب انکے کے اسلیے کہ وہ بت کیے جاوینگے ایندھن دوزخ کے ✤ صل ✤ اور وہ یعنی کافر لشکر ہین بتوں کے غصہ کرتے ہین یہ اونکے لیے اور حاضر ہوتے ہین اونکے پاس دنیا مین اور وہ بت نہین بھلائی پونہچا سکتے ہین انکو اور نہ مدد کر سکتے ہین انکی اور بعضوں نے کہا کہ یہ آخرت کا مذکور ہی کہ لایا جاویگا ہر معبود کہ سوائے اللہ کے ہی اور اوسکے ساتھ تابعین اوسکے ہونگے کہ جنھوں نے پوجا تھا اوسکو اور وہ حاضر کیے جاوینگے دوزخ مین ✤ معا ✤

فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝

پس غمگین کرین تجکو باتین انکی تحقیق ہم جانتے ہین جوکچھ چھپاتے ہین اور جو ظاہر کرتے ہین ✤ فتح ✤ اب تو غم نکھا انکی بات سے ہم جانتے ہین جو چھپاتے ہین اور جو کھولتے ہین ✤ تفسیر ✤ باتین انکی یعنی کفار کہ جو جھٹلاتے ہین تجکو اور ایذا دیتے ہین اور جور وجفا کرتے ہین اسپر غمگین نہو ہم جانتے ہین انکی چھپی دشمنی کو اور ظاہر دشمنی کو پس سزا دینگے ہم انکو پس الف لام بمنزلہ تیرے کو یہ کہ تسلی پکڑ ساتھ اس وعید کے اور حاضر کرے اپنے نفس مین صورت حال اپنے کی اور حال اونکے کی آخرت مین تاکہ جاتا رہے اوس سے فکر اور نہ گھبرائے اوسکو غم پس نہین چاہا آنحضرت کو منع فرمایا غم کرنے سے تو مراد بات کرنا آنحضرت کے غم کا نہین ہی انکے کہنے سے بلکہ یہ ہی ایسی ہے جیسے قول کریم مین فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا آخَرَ ✤ مدا

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۝

کیا نہین دیکھا آدمی نے کہ ہمنے پیدا کیا ہی اوسکو نطفے سے پس ناگہان وہ جھگڑنے والا آشکار ہوا + فتح + کیا دیکھتا نہیں آدمی
کہ ہمنے اوسکو بنایا ایک بوند سے پھر تبھی وہ ہوگیا جھگڑتا بولتا + تفسیر + نطفے سے یعنی اوس منی سے کہ نکلتی ہی سوراخ ذکر سے
اور وہ نجس ہوتی ہی پس ناگہان وہ جھگڑنے والا آشکارا ہوا یعنی پس وہ باوجود حقارت اصل اپنی کے اور ذنائت اول حال اپنے کے
پروردگار اپنے سے جھگڑتا ہی اور منکر ہوتا ہی اوسکی قدرت کا اوپر زندہ کرنے مردون کے بعد بوسیدہ ہونے ہڈیون اونکی کے
پھر جھگڑنا اوسکا بھی نہایت درجے کو پونہچا ہی کہ پہلے ایک چیز مردہ یعنی منی سے پیدا ہوا اور پھر انکار کرتا ہی پیدا کرنے کا مردے سے
یعنی ہڈیون بوسیدہ خاک ہوئی سے اور یہ نہایت انکار ہی اور نزول اس آیت کا بیچ شان اُبی بن خلف کے ہی کہ بیچ انکار بعث کے
آنحضرت سے جھگڑا اور ہڈی بوسیدہ ہاتھ مین ملکر آنحضرت کے سامنے لایا اور کہا کہ ان اجزاے متفرقہ خاک ہوئے کو کون زندہ کرسکے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداے تعالی روز قیامت کے اسکو زندہ کریگا اور تجکو بھی زندہ کرکر دوزخ مین بھیجیگا اور
یہ آیت اوتری + ہل + معا +

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّـحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ○

اور بیان کی واسطے ہمارے ایک مثال اور بھول گیا پیدایش اپنی کہا کون زندہ کریگا ہڈیون کو اس حالت مین کہ وہ پرانی
ہوگئی ہونگی + فتح + اور بٹھاتا ہی ہمپر کہاوت اور بھول گیا اپنی پیدایش کہنے لگا کون جلاویگا ہڈیان جب کھوکھری
ہوگئین + تفسیر + مثل وہی ہی کہ ہڈی ہاتھ مین ملکر کہا اسکو کون زندہ کریگا بھول گیا اپنی پیدایش کہ منی سے
ہوئی ہی پس وہ بہت عجیب ہی ہڈیون کے زندہ کرنے سے اور جو کہ ثابت کرتے ہین حیات ہڈیون مین اور کہتے ہین کہ ہڈیان
مردار کی نجس ہین اسلیے کہ موت تاثیر کرتی ہی اونمین پہلے اسکے کہ حیات در آوے اونمین وہ سند پکڑتے ہین اس آیت سے
اور ہمارے نزدیک ہڈیان مردار کی پاک ہین اور اسی طرح بال اور پٹھے اوسکے اسلیے کہ حیات نہین در آتی ہی اونمین پس نہین تاثیر کرتی ہی
اونمین موت اور مراد ہڈیون کے زندہ کرنے سے آیت مین پھیرنا اونکا ہی طرف اوس حالکے کہ تھین اوسپر یعنی تر و تازہ بیچ بدن زندہ حساس کے + قل

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ○ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ○

کہہ زندہ کریگا اونکو وہ کہ پیدا کیا اونکو اول بار اور وہ ساتھ ہر قسم پیدایش کے دانا ہی جسنے پیدا کی واسطے تمہارے درخت سبز سے
آگ پس ناگہان تم اوس درخت سبز سے آگ روشن کرتے ہو + فتح + تو کہہ اونکو جلاویگا جسنے بنایا اونکو پہلی بار اور وہ سب بنانا
جانتا ہی جسنے بنا دی تمکو سبز درخت سے آگ پھر اب تم اوس سے سلگاتے ہو + تفسیر + یعنی اول تھر سے نکالتے ہین یا بعضے
درخت سبز سے ٹہنیان اوسکی آپسمین رگڑتی ہین تو آگ نکلتی ہی جیسے بانس سے + ص + خلق یعنی مخلوق کے ہو دانا ہی نہین پوشیدہ
اوسپر اجزا مخلوق کے اگرچہ متفرق ہوجائین جنگل و دریا مین پس جمع کریگا اونکو اور جیسے تھے پھر ویسے ہی بناویگا پھر ذکر فرمایا
عجائب پیدایش اپنی مین سے روشن ہونا آگ کا درخت سبز سے باوجودیکہ آگ و پانی آپسمین ضد ہین ایک دوسرے کے اور آگ
بجھ جاتی ہی پانی سے اور اس درخت کا بیان ابن عباس نے یون کیا ہی کہ وہ دو درخت ہین ایک کو مرخ کہتے ہین اور دوسرے
کو عفار ہیں جسکو کوئی چاہتا ہی اونمین سے آگ نکالنی تو کاٹتا ہی اونمین سے دو ٹہنیان مانند دو مسواکون کے اور وہ سبز ہوتی
ہین ٹپکتا ہی اونمین سے پانی پس رگڑتا ہی مرخ کو کہ وہ نر ہی اوپر عفار کے کہ وہ مادہ ہی پس نکلتی ہی اونمین سے آگ اللہ عز و جل کے
اذن سے اور کہا حکما نے کہ ہر درخت مین آگ ہی سوا ے عناب کے اور اہل عرب کی مثالون مین بھی آیا ہی کہ ہر درخت مین آگ ہی

اور مرخ وعفار میں کثرت سے ہی اور مقصود اس قدرت کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ جو کوئی قادر ہو اوپر جمع کرنے پانی اور آگ کے بیچ ایک درخت کے وہ بہت ہی قادر ہوگا اوپر آگے پیچھے لانے موت اور حیات کے آدمی میں اسلیے کہ جاری کرنا احد الضدین کا دوسرے پر آگے پیچھے سہل تر ہی عقل کے نزدیک جمع کرنے سے معًا بغیر ترتیب کے پھر آگے بیان فرمایا کہ جو قادر ہی آسمان و زمین کے پیدا کرنے پر باوجود بسبب عظم وشان انکی کے تو وہ انسان کے پیدا کرنے پر بہت ہی قدرت رکھتا ہی * مدن معالم

اَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ○

کیا نہیں وہ جسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو قدرت والا اوپر اسکے کہ پیدا کرے مانند لوگوں کے البتہ اور وہی ہی پیدا کرنے والا جاننے والا * فتح * کیا جسنے بنائے آسمان و زمین نہیں سکتا کہ بناوے ایسے آدمی کیوں نہیں وہی ہی اصل بنانے والا سب جانتا * تفسیر * مانند انکے یعنی انسان چھٹاپے میں نسبت آسمان و زمین کے یا پیدا کرنے سے مراد یہ ہی کہ اعادہ کرے انکو اسلیے کہ اعادہ کیا گیا مثل ہوگا پہلے پیدا کیے گئے کے نہ وہی البتہ یعنی کہ ہاں وہ قادر ہی اسپر خلاق کثیر المخلوقات العلیم کثیر المعلومات * مدن

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○

سوا اسکے نہیں کہ حکم خدا کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ ہی کہ کہے اوسکو ہو پس ہو جاتی ہی * فتح * اوسکا حکم یہی ہی جب چاہے کسی چیز کو کہ کہے اوسکو ہو وہ ہو جائے * تفسیر * ہو جاتی ہی یعنی پس موجود ہو جاتی ہی بالضرور حاصل یہ ہی کہ تمام مخلوقات بسبب پیدا کرنے اوسکے کے ہی ولیکن تعبیر کیا اوسکے پیدا کرنے کو ساتھ کلمہ کن کے بغیر اسکے کہ صادر ہوا وہاں سے کاف اور نون سوائے اسکے نہیں کہ یہ بیان ہی جلدی پیدا کرنے کا گویا کہ وہ کہتا ہی یعنی کلمہ کن حاصل یہ کہ جیسے نہیں ثقیل ہوتا ہی کہنا کن کا تمپر پس ایسیہی نہیں بھاری ہی اللہ پر پہلے پیدا کرنا اور دوبارہ پیدا کرنا * مدن

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

پس پاک ہی وہ کہ اوسکے ہاتھ میں بادشاہی ہی ہر چیز کی اور طرف اوسکے پھیرے جاؤگے * فتح * سو پاک ہی وہ ذات جسکے ہاتھ ہی حکومت ہر چیز کی اور اوسی کی طرف پھر جاؤگے * تفسیر * یعنی بعد موت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کے لیے دل ہی اور تحقیق دل قرآن کا یٰس ہی جسنے پڑھی یٰس چاہتا ہو بسبب اوسکے خشنودی اللہ کی بخشنے اللہ نے گناہ اوسکے اور دیا گیا ثواب سے گویا کہ پڑھا قرآن بائیس بار اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ یٰس آگے حاجت اپنی کے حاجت روائی کیجاویگی اوسکی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس اگر ہو بھوکا سیر کریگا اوسکو اللہ اگر ہو پیاسا سیراب کریگا اوسکو اللہ اور اگر ہو ننگا پہناویگا اوسکو اللہ اور اگر ہو ڈرتا یعنی کسی چیز سے نڈر کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو وحشت رکھتا مانوس کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو فقیر غنی کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو قید خانے میں نکالے اوسکو اللہ اور اگر ہو بندی میں پاوے گا خلاص کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو راہ بھولا راہ دکھاوے اوسکو اللہ اور اگر ہو قرضدار ادا کرے اللہ دین اسکا پہنچ خزانے سے اور نام رکھا گیا ہی اسکا دافعہ اور قاضیہ دفع کرتی ہی اپنے پڑھنے والے سے ہر برائی کو اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت * مدن
حضرت شیخ عبد العزیز شکر بار علیہ الرحمۃ کی وفات اسی آیت شریفہ پر ہوئی ہی فسبحن الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون ○

سورۃ الصّٰفّٰت مکیۃ وھی مائۃ واثنتان وثمانون آیۃ وخمس رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ صافات ہی اسلیے کہ سرے ہی پر اسکے لفظ والصافات مذکور ہی کہ مراد اس سے ملائکہ ہیں مخلوق نوری

اور مقرب ربانی اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین ایک سو بیاسی ہین اور کلمے آٹھ سو ساٹھ اور حروف تین ہزار آٹھ سو چھبیس اور
رکوع پانچ اور نزول اسکا بعد سورۂ انعام کے ہی اور یہ سورہ یٰس کے بعد اسلیے لکھی گئی کہ یٰس مین ہی اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ
مِّنَ الْقُرُوْنِ یعنی کیا نہ دیکھا اونھون نے کہ کتنی سنگتین انکے پہلے ہمنے ہلاک کین اور اس سورت مین تفصیل ہی احوال سنگتون گروہ کی
یٰس اسمین تفصیل ہی اونکی جیسے کہ سورۂ اعراف مین ہی بعد سورۂ انعام کے اور شعرا مین بعد فرقان کے ابن عباس رضؓ سے منقول ہی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ یٰس اور صافات روز جمعہ کے پھر مانگا اللہ تعالیٰ سے کچھ دیگا اللہ مانگا ہوا اوسکا
+ تناسق الدرر فی تناسب السور + درمنثور وغیرہ +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۙ

قسم ہی اون فرشتون کی کہ صف باندھتے ہین یعنی نزدیک پروردگار اپنے کے صف باندھنے کر پھر قسم ہی اوس جماعت کی کہ ہانکتے
ہین یعنی شیطانون کو واللہ اعلم ہانکنے کر پھر قسم ہی اوس جماعت کی کہ تلاوت کرتے ہین کتاب الٰہی کو تلاوت کرنے کر تحقیق معبود
تمھارا ایک ہی + فتح + قسم صف باندھنے والون کی قطار ہوکر پھر ڈانٹنے والون کی جھڑک کر پھر پڑھنے والون کی یاد کر
بیشک حاکم تمھارا ایک ہی + تفسیر + فرشتے کھڑے ہوتے ہین قطار سننے کو حکم اللہ کا پھر جھڑکتے ہین شیطانون کو جو سننے کو
جا لگتے ہین پھر جب اوترچکا اوسکو پڑھتے ہین ایک دوسرے کے بتانے کو + مو + حدیث مین آیا ہی کہ ملائکہ آسمان مین
صفین باندھے کھڑے ہین اپنے پروردگار کے سامنے مانند صفون خلق کے دنیا مین نماز کے لیے اونکی قسم اللہ جل شانہ
نے کھائی چنانچہ جابر بن سمرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین صف باندھتے ہو تم
جیسے کہ صف باندھتے ہین فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے عرض کیا ہمنے کہ کیونکر صف باندھتے ہین فرشتے اپنے رب کے سامنے
فرمایا کہ تمام کرتے ہین اگلی صفون کو اور آپسمین گھچے ہوے کھڑے رہتے ہین صفون مین اور بعضون نے کہا کہ مراد صافات سے
وہ ملائکہ ہین کہ صفین باندھے کھڑے ہین ہوا مین تو جو کچھ کہ حکم ہو بجا لاوین یا مراد صفین غازیون کی ہین جہاد مین یا صفین نمازیون کی
جماعت مین یا علمائے عاملین کہ تہجد مین اور اور تمام نمازون مین قدم برابر جما کر کھڑے ہوتے ہین مثل صف کے اور بیچ صف فائدہ رسانی
کے ساتھ صف فیض رسانی کے قائم ہوتے ہین اور مراد زاجرات سے ملائکہ ہانکنے والے شیاطین کے ہین کہ جو حکم الٰہی کے سننے کو
آسمان پر جا لگتے ہین یا زواجرات قرآن کہ برائی سے منع کرتے ہین یا غازی ڈانٹنے والے گھوڑون یا دشمنون کے یا وہ مومن مراد
ہین کہ اپنے نفسون کو گناہون سے باز رکھتے ہین اور یا وہ علما مراد ہین کہ لوگون کو گناہون سے منع کرین اور یا جانور پرندے ہین
کہ ہوا مین صف باندھے ہوئے شہوات کو زجر کرتے ہین یعنی روکتے ہین اور طرح بطرح کے ذکر الٰہی مین مشغول ہین اور یا فرشتے
ہانکنے والے ابر کے مراد ہین یا فرشتے روکنے والے لوگون کے معاصی سے بسبب الہام کے اور مراد تالیات سے ملائکہ ہین کہ پڑھتے
تسبیح اور تمجید الٰہی کرتے ہین اور یا غازی کہ ہمیشہ ذکر الٰہی مین رہتے ہین اور جہاد مین بھی اوس سے باز نہین رہتے اور یا وہ کہ
نماز مین پڑھنے والے قرآن کے مراد ہین اور یا علما پڑھنے والے احکام شریعت کے خلق پر ہین اور بہر تقدیر چونکہ اہل مکہ کہتے تھے
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا یعنی کیا کر ڈالا محمد صلعم نے سب معبودون کو ایک معبود خدا تعالیٰ نے یہ قسمین کھا کر فرمایا کہ معبود
تمھارا ایک ہی ہی + صاحب تنبیہ + اس سے بڑی فضیلت معلوم ہوئی ملائکہ اور علمائے عاملین اور
مجاہدین اور ذاکرین وغیر ذلک کی کہ جو اوپر مذکور ہوئے اسلیے کہ پاک پروردگار نے قسم انکی کھائی اور قسم وغیرہ کی کھائی جاتی ہی

٥ زواجرات وہ آیتین ہین کہ [illegible]

کہ جوذی قدر اور عزیز ہوتے ہین قسم کہانے والے کے نزدیک ❊

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۞

وہ پروردگار آسمانون کا اور زمین کا ہی اور اوس چیز کا کہ درمیان انکے ہی اور وہ پروردگار مشرقون کا ہی یعنی اور مغربون کا بہی **فتح** ❊ رب آسمانون کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہی اور رب مشرقون کا ❊ **تفسیر** ❊ شمال سے جنوب تک ایک طرف مشرقین ہین سورج کو ہر روز جدا اور دوسری طرف اوتنی ہی مغربین ❊ **ص** ❊ مشارق یعنی مطالع آفتاب کے کہ تین سو ساٹھہ ہین اور ایسے ہی مغرب تین سو ساٹھہ ہین اسلیے کہ ہر روز ایک مشرق سے نکلتا ہی اور ایک مغرب مین جاتا ہی اور بعضون نے کہا جو جگہہ کہ نکلتے ہوئے پڑتی ہی اوسپر روشنی آفتاب کی وہ ایک مشرق ہی اور جو جگہہ کہ غروب ہوتے مین روشنی آفتاب کی اوسپر پہونچتی ہی وہ ایک مغرب ہی پس گویا کہ ارادہ کین ساتھہ اسکے تمام وہ جگہین کہ دہوپ پہونچتی ہی اونپر اول روز مین اور آخر روز مین اور جہان کہ مشرقین اور مغربین فرمایا ہی جیسے کہ سورہ رحمن مین ہی رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ۞ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۞ مراد مشرق و مغرب جاڑے اور گرمی کے ہین اور جہان رب المشرق و المغرب فرمایا ہی جیسے کہ سورہ مزمل مین ہی رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَکِیْلًا ۞ پس مراد جہت ہی کہ مشرق ایک جہت ہی اور مغرب ایک جہت ❊ اور ایک روایت طویل ابن عباس رض سے منقول ہی مختصر اوسکا یہ ہی کہ ملوک حضرموت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور اونہون نے کتنی ایک باتین پوچہہ کر عرض کیا کہ ہم کیونکر جانین کہ تم رسول ہو خدا کے پس آنحضرت صلعم نے ایک مٹہی سنگریزون کی بہر لی اور فرمایا کہ یہ گواہی دینگے کہ مین رسول ہون خدا کا پس تسبیح کی سنگریزون نے آنحضرت صلعم کے دست مبارک مین اون بادشاہون نے کہا کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ بلاشبہہ آپ رسول ہین خدا کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ اللہ نے بہیجا ہی مجکو ساتھہ حق کے اور اوتاری مجپر کتاب نہین آتا ہی باطل آگے اوسکے سے اور نہ پیچہے اوسکے سے وہ میزان مین بہت بہاری ہی بڑے پہاڑ سے اور اندہیری رات مین مانند روشنی شعلے کے ہی اونہون نے عرض کیا کہ پس سنائیے ہمکو اوسمین سے کچہہ پس پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا یہان تک کہ پہونچے وَرَبُّ الْمَشَارِقِ تک پہر ٹہہر گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ٹہہر گئی روح آپ کی یعنی اس مضمون کی لذت سے ایک سکتے کی سی حالت پیدا ہوئی پس نہین حرکت کرتا تہا حضرت کے اعضا مین سے کچہہ اور اشک مبارک آنحضرت کے بہتے تہے آپ کی داڑہی شریف پر پس کہا اونہون نے کہ ہم دیکہتے ہین آپکو روتے کیا اوسکے ڈر سے روتے ہو کہ جسنے بہیجا ہی تمکو فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ اوسی کے ڈر نے رولایا مجکو بہیجا ہی اوسنے مجکو صراط مستقیم پر کہ سیدہی ہی مانند تلوار کے اگر کجی کرون مین اوس سے ہلاک ہو جاؤن پہر پڑہی یہ آیت وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ آخر آیت تک ❊ **صل معا درمنثور** ❊ **تنبیہ** ❊ سبحان اللہ کیا شان عظمت رب جلیل کی اس آیت سے معلوم ہوتی ہی اوسکی ربوبیت یعنی پرورش ہی کا ظہور ہی کہ اتنا بڑا آسمان بے ستون کہڑا ہی اور چرخے کی طرح پہر رہا ہی اور ستارے اوسکے اپنے اپنے منازل مین سیر کر رہے ہین اور فرشتے عجیب عجیب طرح کے اوسکی بندگی مین لگ رہے ہین اور اوسکے حکم سے تمام امور مخلوق کے سرانجام کر رہے ہین اور وہان سے مینہہ برستا ہی کہ مدار وہی سبب معاش مخلوقات کا ہی پہر آگے زمین مین دیکہیے کہ کیا کیا ظہور اوسکی ربوبیت کا ہی کہ لوگ کہیتیان کرتے ہین باغات لگاتے ہین اونکو اوسنے کیا کیا بہرہ مند کرتا ہی پہر کہین نہرین جاری ہین کہین گل بوٹا کہل رہا ہی کہین پڑہنا پڑہانا علوم دینیہ کا کہین جاری احکام شرعیہ کا کہین ذکر اللہ ہو رہا ہی یہ باغ اور ہی طرح کا

کھل رہاہی کہ اسکے آگے ان باغات کی کچھہ بھی حقیقت نہین اوسی کی پرورش و قدرت سے ہر کوئی ان چیزون پر قادر ہوتا ہی اور کہین تجارت ہو رہی ہی کہین طرح طرح کی عجیب چیزین بن رہی ہین کہین کارخانہ محبت اللہ فی اللہ کا جاری ہی کہ کوئی اوستاد سے محبت رکھتا ہی کوئی مرشد سے کوئی بیوی بچون سے بلحاظ اتباع سنت کے اور عکس انکا بھی ایسا ہی پھر دریا مین دیکھیے تو وہان اور ہی طرح کا ظہور ربوبیت ہی کہ اوسمین طرح طرح کے جانور پرورش پا رہے ہین لوگ کشتیون مین سوار ہو کر ہزارون کوس پر جا کر اپنے مقصد حاصل کرتے ہین غرض کہ زمین اور آسمان مین اور درمیان مین انکے عجیب عجیب کارخانے اوسکی ربوبیت اور قدرت کے نمایان ہین مصرع ہر ذرے مین چمکے ہی جلوہ تری قدرت کا ٭ اور جتنا جسکو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی وتنا ہی اوسکی نظر مین دکھاؤ ان چیزون کا زیادہ حاصل ہوتا ہی اور جتنا اوس سے دور ہوتا ہی وتنا ہی ان چیزون کے دیکھنے سے بے نصیب چونکہ آنحضرت اکمل الکاملین اور اعرف العارفین تھے آپ کو شان ربوبیت کی اور عظمت و کبریائی اور خشیت الٰہی اکثر اوقات تو نمایان رہتی تھی کہ اور کسیکو وہ حاصل نہین لیکن چونکہ یہ آیت پڑھی اسوقت لذت و یاد اوسکی زیادہ ہوئی اور عظمت و خشیت الٰہی دل مین بہت سمائی اس سے یہ حالت دربیش آئی اور حضرت کے قلب مبارک مین جو ہر وقت عظمت و خشیت الٰہی رہتی تھی کہ بیان اوسکا حدیث مین یون آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین دیکھتا ہون وہ چیز کہ نہین دیکھتے ہو تم اور سنتا ہون مین وہ چیز کہ نہین سنتے ہو تم یعنی ہول قیامت کی اور شدت عذاب کی آواز کرتا ہی آسمان یعنی چرچر بولتا ہی مانند زین چرے کے مارے عظمت الٰہی کے اور لائق ہی اوسکو یہ کہ آواز کرے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین ہی آسمان مین جگہہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتہ رکھے ہوئے ہی پیشانی اپنی حال یہ کہ سجدہ کرنے والا ہی واسطے اللہ کے قسم ہی خدا کی اگر جانو تم جو کچھہ کہ جانتا ہون مین تو البتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم ساتھہ عورتون کے بچھونون پر اور نکلو تم طرف راہون کے فریاد کرتے ہوئے اللہ تعالی سے کہا ابو ذر نے جو روایت کرتے ہین اس حدیث کو ای کاشکے مین ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا یعنی تو گناہون مین نہ آلودہ ہوتا اور روایت مین آیا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ تو بڈھے ہو گئے فرمایا آپ نے کہ بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود نے اور بہنون اوسکی نے یعنی جن سورتون مین احوال قیامت کا ہی مثل سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کے انتہی اور کہان تک بیان کیجیے عظمت و خشیت الٰہی کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین سما رہی تھی اب غور کرو بھائیون کہ حال اپنے پیشوا اور فخر الاولین و الآخرین کا کہ جنکے سب گناہ اگلے پچھلے بخشدیے تھے اللہ تعالی نے یہ ہو اور ہم امتی انکے ایسے غافل ہون شان ربوبیت سے کہ شب و روز تابع خواہش نفسانی کے ہو کر فسق و فجور و نافرمانی مین گرفتار ہون اگر یہ عظمت اوسکی پوری پوری دل مین ہو کہ وہ رب ہی آسمانون اور زمین کا اور اون چیزون کا کہ درمیان مین ہین انکے اور رب ہی مشارق و مغارب کا تو کاہیکو اوسکے حکمونکو پس پشت ڈالین یہ جانین کہ جب اوسکی ایسی شان ہی کہ وہ رب العٰلمین ہی تو اوسکے فرمانے کو سب پر مقدم رکھے ہاے افسوس صد افسوس اپنے بڑون کے برابر بھی تو اوسکی عظمت و خشیت دل مین نہین رکھتے باپ بلکہ بھائی کے سامنے مثلا رنڈی سے کلام نکرین چہ جاے زنا اور اللہ جل شانہ کے دیکھنے کی کچھہ بھی پروا نہین اور اسی طرح اور گناہون کا حال سمجھنا چاہیے رونا چاہیے اپنے حال پر اور توبہ و استغفار کرنی اور رجوع کرنی اوسکی طرف کہ وہ بڑا ہی غفور رحیم ہی جب غلام بھاگا ہوا اوسکے در کا اوسی کے در پر آ کر التجا اور استغفار و زاری کرتا ہی تو ظہور شان غفوری اور ربوبیت کا زیادہ از حد ہوتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ توبہ کرنے والا گناہ سے مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ اوسکے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے ہر تنگی سے

راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب وس جاگہہ سے کہ گمان نہین کرتا اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی بندہ مومن کہ نکلے آنکھون اوسکی سے آنسو اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے خوف اللہ تعالی کے سے
پھر پہونچے کسی چیز کو بہتر جگہہ چہرے اوسکے سے مگر کہ حرام کرتا ہی اوسکو اللہ دوزخ پر انتہی سبحان اللہ کیا عنایت و پرورش ہی اوسکی
شان ربوبیت کی حیطہ التحریر و تقریر سے باہر ہی کہان تک لکھیے لیکن بھائیون کان لگا کر ایک حدیث قدسی سنیے اور اوس پر عمل کیجیے
کہ معلوم کرنے شان ربوبیت رب مین اور ادا شکر اوسکے مین کافی و وافی ہی روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ جملے اون حدیثون کے کہ روایت کرتے تھے اللہ تبارک و تعالی سے یعنی حدیث قدسی ہی یہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے
ای میرے بندون تحقیق مینے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سے پس وہ میرے حق مین ایسا ہی جیسا لوگون کے
حق مین حرام اور کیا مینے اوسکو درمیان تمھارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس مین ای بندون میرے سب تم گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت
کرون پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو ای بندون میرے تم سب بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو کھلاؤن
مین یعنی اور فراخ کرون اوسپر رزق اور بے پروا کرون اوسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا مین تمکو اور ایک اور روایت مین
بدلے اس مضمون کے یون ہی کہ سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین مگر جسکو دولتمند کیا مینے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو
یعنی حلال و طیب انتہی ای بندون میرے سب تم ننگے ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہننے کو دیا مینے پس مانگو
مجھسے لباس پہناؤنگا مین تمکو ای بندون میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمھارے خطا کرتے ہو رات و دن اور مین گناہ بخشتا ہون سب
یعنی توبہ و استغفار سے یا مراد یہ ہی کہ سوائے شرک کے اور گناہ بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو
ای بندون میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہونچوگے میرے ضرر کو تاکہ ضرر پہونچاسکو مجکو اور ہرگز نہ پہونچوگے نفع میرے کو تاکہ نفع پہونچاسکو
مجکو یعنی تمھارے گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے فائدہ نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمھارے
ہی لیے ہی چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو ای بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور
جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے تو نہ زیادہ کرے میرے ملک مین کچھ یعنی اگر تم نہایت
پرہیزگار ہو جاؤ کہ تم مین جو نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسے آنحضرت ہین ویسے ہو جاؤ تو ہمارے ملک مین یعنی بادشاہی مین کچھ زیادتی
نہین ہوتی ای بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے یعنی سب ملکر ہون
اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو اور
اور روایت مین آیا ہی دونون جانے کسی چیز کے بدلے برابر پر پشہ کے ای بندون میرے اگر اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے
اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنے اوسکے کے یعنی
ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوے وہ دینا اوسچیز سے کہ نزدیک میرے ہی مگر جیسے گھٹاتی ہی سوئی یعنی پانی کو جسوقت
کہ ڈالی جاوے دریائے شور مین ای بندون میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمھارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمپر پھر پورا دونگا
مین تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف
کرے اللہ تعالی کی اور جو پاوے سوائے بھلائی کے یعنی برائی پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اسلیے کہ صادر ہوئی اوسکے
نفس سے تمام ہوئی حدیث پس بھائیون ان مضامین مین غور کرکہ کفر اور شرک اور بدعتون اور اور گناہون سے اپنے تئین
بچاؤ اور اپنے مولی سے ہر امر مین دھیان لگاؤ اور اتباع سنت کو دستور العمل اپنا ٹھہراؤ تا مستحق اوسکی پرورش و عنایت کے ہو

اور معلوم ہو کہ تسنے اوسکو رب آسمانون اور زمین کا اور اون چیزون کا کہ انکے درمیان ہین ہین اور رب مشارق و مغارب کا
سمجھا والا یہ دوہا کہا ہوا کسی بزرگ کا تمپر صادق آوے گا دوہا کہتے ہین کرتے نہین بوندھ کے بڑے لبیار ۔ بوندھ بڑے
کالے ہوئینگے سائین کے دربار ۔ تہمت چند اپنے دمے دہر چلے ۔ کس لیے آئے تھے کیا ہم کر چلے ۔ مشکوۃ وغیرہ

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝

تحقیق ہمنے آرایش دی آسمان دنیا کو ساتھ زینت کے یعنی ساتھ ستارون کے اور نگاہ رکھا ہمنے ہر شیطان
سرکش سے ۔ فتح ۔ ہمنے رونق دی ورلے آسمان کو ایک رونق جو تارے ہین اور بچاؤ بنایا ہر شیطان سرکش سے ۔ تفسیر ۔
معلوم ہوتا ہی تارے سب ورلے آسمان مین ہین اگرچہ پھیر اہر ایک کا اوپر سو یا نیچے ہو اور انھین تارون کی روشنی سے آگ
نکلتی ہی جس سے شیطانون کو مار پڑتی ہی جیسے سورج سے آتشی شیشے سے ۔ مو ۔ لفظ الکواکب بدل ہی بزینۃ سے اور
معنی یہ ہین کہ ہمنے زینت دی ورلے آسمان کو ساتھ ستارون کے ۔ مل ۔

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝
اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝

مقصد یہ کہ کان نرکھین شیاطین طرف بڑے فرشتون بلند کے اور پھینکے جاتے ہین طرف اونکے شعلے ہر جانب سے واسطے
ہانکنے کے اور واسطے اونکے ہی عذاب دائم مگر جو کوئی اُچک لے گیا یعنی کوئی کلمہ کلمات ملائکہ سے ایک بار اُچک لیجاتا پس پیچھے
لگتا ہی اوسکے شعلہ چمکتا ۔ فتح ۔ سن نہین سکتے اوپر کی مجلس تک اور پھینکے جاتے ہین ہر طرف سے ہانکے گئے اور اونکو مار
ہی ہمیشہ مگر جو اُچک لایا جھپ سے پھر پیچھے لگا اوسکو انگارا چمکتا ۔ تفسیر ۔ ملاء اعلی سے مراد فرشتے ہین اسلیے کہ
وہ رہتے ہین آسمانون مین اور انس و جن ملاء اسفل ہین اسلیے کہ وہ رہنے والے زمین کے ہین ہر جانب سے یعنی تمام آسمان
کی جانبون سے کہ جس طرف سے چڑھتے ہین چوری سے سننے کے لیے ودھر ہی سے شعلے مارے جاتے ہین اور واصب کے
معنی ہین دائم مشتق وصوب سے یعنی دنیا مین اونپر شعلے مارے جاتے ہین اور آخرت مین عذاب دائم غیر منقطع طیار ہی
انکے لیے ابن عباس رض سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ کے کہا کہ شیاطین قتل
نہین کیے جاتے ہین بسبب شعلون کے اور نہ مرتے ہین لیکن وہ اونکے بدنون کو جلا کر خراب اور زخمی کر دیتے ہین بغیر قتل کے
اور ابراہیم سے منقول ہی اسی کی تفسیر مین کہ جو شیطان جاتا ہی چوری سے سننے کو پس جب کچھ سنتا ہی چوری سے اور شعلہ
لگتا ہی تو کہتا ہی اوس شیطان سے جو قریب اوسکے ہوتا ہی تھا ایسا اور ایسا یعنی فلانی فلانی بات کا مذکور تھا ۔ مل ۔
درمنثور ۔ مراد ملاء اعلی سے ملائکہ ہین یعنی زینت دی ہمنے آسمان کو ساتھ ستارون کے اور ساتھ حفاظت
اوسکی کے چوری کے سننے سے کہ بعد اوسکے شیاطین اوسپر قدرت نرکھین اور اگر کوئی شیطان قریب آسمان کے ہو کر کوئی
بات فرشتون کی باتون مین سے اُچک لے بھاگے تو اوسی وقت اوسپر شعلہ جاری ہو کر ہانکا جاوے اور روایت کیا گیا ہی
کہ پہلے بعثت رسول علیہ السلام ہمارے کے سے شیاطین قریب آسمان کے جا کر کلام ملائکہ کا سنتے تھے اور وہان سے آکر کلمات
باطل اپنے ساتھ اون کلمات کے ملا کر لوگون کو پہنچاتے تھے بسبب برکت بعثت آنحضرت صلعم کے اس کام سے باز رکھے گئے اب
اگر طمع کر جاتے ہین تو شعلے مارے جاتے ہین ۔ بحث ۔ باقی رہا یہ کہ یہان پر ایک سوال ہی کہ جسکا جواب ضروری ہی وہ یہ ہی
کہ پہلی آیت مین پروردگار نے اپنی ذات کو غائب کے صیغے سے یاد فرمایا کہ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ

فرمایا اور اس آیت مین غائب سے متکلم کی طرف التفات فرمایا اور یون ارشاد ہوا کہ ہمنے ایسا اور ایسا کیا یعنی زینت دی
آسمان دنیا کو دی ستارون سے تو اب اس عبارت کے اسلوب اور تغیر اور پھیرنے مین کیا نکتہ ہی اسکا جواب یہ ہی کہ اوس آیت
مین وہ وصف بیان فرمایا تھا کہ جنکا ظاہر ہونا مخلوقات سے کسی طور متصور نہین ہی جیسے پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا اور مشارق
کا اور مغارب کا وہان پر متکلم کے صیغے سے بیان کرنیکی کچھ حاجت نہین تھی اسواسطے کہ سب انا اور عقلمند اسبات کو جانتے
ہین کہ یہ کام سوائے اوس ذات پاک کے کوئی نہین کر سکتا اور اس آیت مین ایسے کام ذکر کیے ہین کہ جنمین آدمی کو بھی دخل ہی
اور وہ کام آدمی بھی ظاہر مین کر سکتا ہی جیسے قندیلون اور چراغون سے مکان کو آراستہ کرنا اور دشمنون کو سنگسار کرنا اور دشمنون
کی خرابی کا اسباب موجود رکھنا کہ یہ سب کام آدمی بھی کرتے ہین تو یہان پر متکلم ذکر کرنا ضرور ہوا تا کسی طرح
کا شبہہ باقی نرہے * تفسیر عزیزی * اپنی قدرتین بیان فرما کر اب بیان فرماتے ہین کہ عجب حال ہی ان مشرکون کا
کہ باوجود دیکھنے ایسی قدرتون کاملہ ہماری کے انکار بعث و حشر کا کرتے ہین بھلا او پوچھ تو انسے کہ جب ہمنے بڑی بڑی چیزین مثل
ملائکہ اور جنات اور آسمان زمین وغیرہ کے پیدا کین تو انکا دوبارہ پیدا کرنا کہ نہایت ضعیف الخلقت ہین مٹی سے بنے ہین
ہمارے نزدیک کیا حقیقت رکھتا ہی *

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ○

پس استفسار کر انسے یعنی کفار مکہ سے آیا یہ سخت تر ہین پیدایش مین یا جو کہ پیدا کیے ہمنے یعنی ملائکہ اور جن اور آسمان
وغیرہ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہی انکو مٹی چپکتی سے * فتح * اب پوچھ انسے یہ مشکل ہین بنانے یا جتنی خلق ہمنے بنائی ہم ہی نے
انکو بنایا ہی ایک گارے چپکتے سے * تفسیر * جو کہ پیدا کیے مراد ہین وہ چیزین کہ ذکر کی گئین اوسکی مخلوق مین سے
یعنی ملائکہ اور آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ انکے درمیان مین ہی اور یہ استفہام بمعنی تقریر کے ہی یعنی یہ چیزین بہت سخت ہین
پیدایش مین پس جب انکو پیدا کیا ہمنے درصورتیکہ کچھ بھی وجود نتھا انکا تو بعث اور اعادہ ان اموات کا کہ نہایت ضعیف الخلقت
ہین مٹی کے بنے ہوئے ہمپر کیا مشکل ہوگا کہ یہ اوسمین شک رکھتے ہین اور سب ایک قول کے مراد تہین گذشتہ ہین یعنی اونکو باوجود
اوس شدت و قوت کے بسبب گناہون کے ہلاک کیا ہمنے ہلاک کرنا ان ضعیفون کا کیا مشکل ہوگا کیون عبرت نہین پکڑتے ہین * معالم *

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ○

بلکہ تعجب کیا تونے یعنی کافرون کے حال سے اور وہ ٹھٹھا کرتے ہین * فتح * بلکہ تو رہتا ہی اچنبے مین اور وہ کرتے ہین ٹھٹھے * تفسیر *
یعنی تجکو انسے تعجب آتا ہی کہ ایمان کیون نہین لاتے اور اونکو تجسے ٹھٹھا * مع * بلکہ تعجب کیا تونے یعنی اونکے جھٹلانے سے
تجکو آتا ہی کہ رسول علیہ السلام کو گمان یہ تھا کہ جو کوئی قرآن کو سنیگا ایمان لاویگا اور جب مشرکون نے اوسکو سنا تو ایمان
نلائے بلکہ تمسخر کیا پیغمبر خدا متعجب ہوئے یہ آیت آئی کہ یہ جو تجکو جھٹلاتے ہین تو تعجب کرتا ہی اور حال یہ ہی کہ یہ تیرے تعجب سے
تمسخر کرتے ہین یا مراد یہ ہی کہ تعجب کیا تونے انکے انکار کرنے سے بعث کا اور وہ ٹھٹھا کرتے ہین امر بعث سے اور حمزہ اور
کسائی نے عَجِبْتُ ت کے پیش سے پڑھا ہی اور یہ قرات ابن مسعود اور ابن عباس کی ہی اس صورت مین معنی یہ ہونگے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مینے تعجب کیا انکے انکار و تکذیب سے اور یہ تمسخر کرتے ہین * معالم *

وَإِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ○ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○

اور جب نصیحت دی جاوے انکو نہین نصیحت پکڑتے ہین اور جب دیکھین کوئی نشانی ٹھٹھا کرتے ہین اور کہتے ہین نہین یہ مگر

جادو ہی ظاہر ✤ فتح ✤ اور جب سمجھائیے نہین سوچتے اور جب دیکھین کچھ نشانی ہنسی مین ڈال دیتے ہین اور کہتے ہین اور کچھ نہین یہ جادو ہی کھلا ✤ تفسیر ✤ اور داب انکا یہ ہی کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین ساتھ قرآن کے تو نہین نصیحت مانتے اور جب دیکھین کوئی نشانی مانند دو ٹکڑے ہونے چاند کے اور مانند اسکے کے تو ٹھٹا کرتے ہین ساتھ اوس کے ✤ م ل

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝

اور کہا کفار مکہ نے اس حال مین کہ انکار کرنے والے بعث کے تھے کیا جب مر جاوینگے ہم اور ہو جاوینگے ہم مٹی اور چند ہڈیان کیا ہم اوٹھائے جاوینگے آیا باپ پہلے ہمارے اوٹھائے جاوینگے ✤ فتح ✤ کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو پھر اوٹھانا ہی کیا اور ہمارے باپ دادون کو اگلے ✤ مو ✤

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝

کہہ ہان اوٹھائے جاؤگے اور تم خوار ہوؤگے پس سوا اسکے نہین کہ وہ اوٹھنا ایک نعرہ تند ہوگا پس ناگہان وہ دیکھینگے ✤ فتح ✤ تو کہہ ہان اور تم ذلیل ہوؤگے سو وہ تو یہی ہی ایک جھڑکی پھر تبھی یہ لگین گے دیکھنے ✤ تفسیر ✤ اور تم خوار ہوؤگے یعنی اوٹھائے جاؤگے اس حال مین کہ خوار ہوؤگے پس سوا اسکے نہین الخ یعنی بعث یعنی اوٹھنا بعد مرنے کے سوائے ایک نفخہ کے نہین ہی چون ہی ایک نفخہ ہوگا سب زندہ ہونگے اور یہ نفخہ دوسرا ہوگا پس ناگہان وہ یعنی خلائق کہ زندہ ہونگے دیکھینگے اوس چیز کو کہ کیجاویگی ساتھ اونکے یا دیکھینگے طرف اعمال بد اپنے کے یا منتظر ہونگے اوس چیز کے کہ اوترے گی اونپر ✤ جلالین ✤ م ل

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝

اور کہین گے کفار ای وائے ہمپر یہ ہی دن جزا کا کہا جائیگا یہ ہی روز فیصل کرنے قضایا کا کہ اوسکو جھٹلاتے تھے تم ✤ فتح ✤ اور کہین گے ای خرابی ہماری یہ آیا دن جزا کا یہ ہی دن فیصلے کا جسکو تم جھٹلاتے تھے ✤ تفسیر ✤ لفظ ویل ایک کلمہ ہی کہ کہا جاتا ہی وقت ہلاک ہونے کے اور معنی ویلنا کے ہلاکنا ہین اور یا حرف تنبیہ کا ہی یہی دن جزا کا یعنی یہ ایسا دن ہی کہ بدلا دیا جاویگا ہمکو ہمارے اعمال کا اور یوم الفصل کے معنی یہ ہین کہ دن ہی حکم کرنے اور فرق کرنے کا درمیان فرقون ہدایت وضلالت کے پھر احتمال ہی کہ ہووے هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ سے تُكَذِّبُوْنَ تک کلام کافرون کا کہ بعضے کافر بعضون سے یون کہین گے اور یہ بھی احتمال ہی کہ کلام ملائکہ کا ہو کہ وہ کافرون سے یون کہین گے اور یہ بھی احتمال ہی کہ يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ کلام کافرون کا ہو اور هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ کلام ملائکہ کا ہو کہ وہ کفار کے جواب مین یون کہین گے ✤ م ل

تنبیہ ✤ اسدن کا ذکر سورہ نبا مین بھی فرمایا ہی ان آیتون مین اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ یعنی بیشک دن فیصلے کا ہی ایک وقت ٹھہر رہا جسدن پھونکین نرسنگا پھر چلے آؤ جوٹ جوٹ اور کھولا جاوے آسمان تو ہو جاوے دروازے اور چلائے جاوین پہاڑ تو ہو جاوین ریتا انتہی اور جابجا پروردگار نے اس دن کا ذکر فرمایا ہی اپنے کلام مجید مین اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے اور علما ربانیین نے طرح بطرح خلائق کو سمجھایا لیکن چونکہ خواب غفلت مین مین کچھ ہوشیار نہین ہوتے اور اوسکے لیے سامان نہین کرتے اوسدن پردے غفلت کے اوٹھ جائین گے جیسے کہ پاک پروردگار خبر دیتا ہی انکی غفلت کی اور اوسدن کے ہوشیار ہونے کی اس آیت کریمہ مین لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ یعنی اوس دن فرماویگا کہ تو بے خبر رہا اسدن سے اب کھول دیا ہمنے تجھپر سے پردہ

ربع ع ۲۱

تیرا اب آج تیری نگاہ تیز ہی اور انبیا اور علما علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سمجھانا تو لگی ہی جس زمین پر بستی ہو یہ ہر روز پکار رہی ہی کہ حاصل اوسکا یہ ہی کہ موت کہ قیامت صغریٰ ہی سر پر کھڑی ہی ہوشیار ہو اور وہان کا سامان کرو اور گناہون سے باز آؤ اور اپنے مولیٰ کی طرف رجوع کرو چنانچہ انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ زمین پکارتی ہی ہر روز دس باتین کہتی ہی ای ابن آدم چلتا ہی تو میری پیٹھ پر اور رجوع تیری طرف پیٹ میرے کے ہی اور گناہ کرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور عذاب کیا جاویگا تو میرے پیٹ مین اور ہنستا ہی تو میری پیٹھ پر اور روویگا تو میرے پیٹ مین اور خوش ہوتا ہی تو میری پیٹھ پر اور غمگین ہوویگا تو میرے پیٹ مین اور جمع کرتا ہی تو مال میری پیٹھ پر اور ڈالا جاویگا تو میرے پیٹ مین اور کھاتا ہی تو حرام میری پیٹھ پر اور تجکو کھاوینگے کیڑے میرے پیٹ مین اور اتراتا اور اکڑتا پھرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور ذلیل ہوویگا تو میرے پیٹ مین اور چلتا پھرتا ہی تو خوش میری پیٹھ پر اور پڑیگا تو غمگین میرے پیٹ مین اور چلتا ہی تو روشنی مین میری پیٹھ پر اور پڑیگا تو اندھیریون مین میرے پیٹ مین اور چلتا ہی تو مجمعون مین میری پیٹھ پر اور پڑیگا تو تنہا میرے پیٹ مین انتہی پس بھائیون سوچو ان مضامین مین اور جاگ کر خواب غفلت سے اپنے مولیٰ کی طرف رجوع کرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدھی راہ سے تا وہ جو دن فیصلے کا ہوگا اوسدن تم اپنے رسول کے طفیل سے جناب عالیات مین چین کروگے والا خدا جانے کم او فرقون کے ساتھ کس دوزخ کے گڑھے مین پڑے ہوؤگے اللہ بچاوے اوس سے ✻

منہیات ✻

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝

کہا جاویگا یعنی اللہ تعالیٰ فرماویگا اوٹھاؤ تم ای ملائکہ ظالمون کو اور اونکے ہمراہیون کے ساتھ یعنی ساتھ شیاطین کے واللہ اعلم اور ساتھ اون چیزون کے کہ پوجتے تھے سوا خدا کے پس رہنمائی کرو اونکو طرف راہ دوزخ کے ✻ **فتح** ✻ جمع کرو گنہگارون کو اور اونکے جوڑون کو اور جو کچھ پوجتے تھے اللہ کے سوائے پھر چلاؤ اونکو راہ پر دوزخ کے ✻ **تفسیر** ✻ یہ حکم ہوا فرشتون کو اونکی جوڑیون یا توجورون کو کہا یا ایک ایک قسم کے گنہگار جو اکٹھے ہین اونکو کہا ✻ **ص** ✻ یعنی ملائکہ کو اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ جمع کرو کفار کو طرف موقف کے حساب و جزا کے لیے یا فرشتے کہینگے دوزخ کے نگہبانون سے کہ جمع کرو اونکو دوزخ مین ڈالنے کے لیے اور ازواج سے مراد ہین وہ لوگ کہ مشابہ اور مانند اونکے ہین اور تابعدار اونکے کہا قتادہ اور کلبی نے جو کہ عمل کرین اونکے سے پس بت پرست بت پرستون کے ساتھ ہونگے اور ستارہ پرست ستارہ پرستون کے ساتھ اور شراب خوار شراب خوارون کے ساتھ ہونگے اور زناکار زناکارون کے ساتھ اور بیاز خور بیاز خورون کے ساتھ یا مراد ہین مصاحب اونکے قسم شیاطین سے کہ ہر کافر اپنے شیطان کے ساتھ ہوگا زنجیر مین یا مراد ہین کافر بیبیان اونکی اور مراد ما یعبدون سے بت اور شیاطین ہین اور بعضے مشرکون نے جو حضرت عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ کو معبود ٹھہرایا ہی ما یعبدون سے مستثنیٰ ہین ساتھ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ✻ **ملخص معالم و منثور** ✻

تنبیہ ✻ ان مفسرون نے چند مشرکون کا ذکر بطور مثال کے کیا ہی کہ اسی پر سمجھنے والا سمجھ لیگا کہ سب مشرکون کا یہی حال ہوگا یعنی تعزیہ پرست تعزیہ پرستون کے ساتھ جمع ہونگے اور مینہدی پرست مینہدی پرستون کے ساتھ اور قبر پرست قبر پرستون کے ساتھ اور چھڑی پرست چھڑی پرستون کے ساتھ اور تھان پرست تھان پرستون کے ساتھ اور سیتلا پرست سیتلا پرستون کے ساتھ غرض کہ تمام مشرک اپنے ہمجنسون کے ساتھ جمع کیے جاوینگے میدان محشر مین احکم الحاکمین کے سامنے حساب و جزا کے لیے ✻

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ○ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ○ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ○

اور روکو انکو تحقیق یہ سوال کیے جاوینگے کیا ہی تمکو کہ نہین مدد کرتے تم ایک دوسرے کی بلکہ وہ آج کے دن گردن جھکانے والے ہین
اور ٹھہراؤ انکو اور انسے پوچھنا ہی کیا ہوا تمکو ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے کوئی نہین وہ آج آپ کو پکڑواتے ہین ✽ تفسیر ✽
حکم ہے کہ ٹھہرا کر اونسے یہ باتین پوچھو جب وے دوزخ کو روانہ ہونگے اور پل صراط کے پاس پہنچینگے تو حکم ہوگا کہ انکو ٹھہرا رکھو
اور انکے عقائد اور اقوال و افعال سے سوال کرو واسطے زیادتی سرزنش کے یہ قول ابن عباس کا ہی اور روایت کیا گیا ہی
اونسے یہ بھی کہ لا الہ الا اللہ سے پوچھا جاویگا اور حدیث مین آیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین ٹلینگے
قدم ابن آدم کے دن قیامت کے یہان تک کہ پوچھا جاویگا چار چیزون سے عمر اوسکی سے کہ کاہے مین پورا کیا اوسکو
اور جوانی اوسکی سے کہ کاہے مین فنا کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کاہے مین خرچ کیا اوسکو
اور علم اوسکے سے کہ کیا عمل کیا اوس پر انتہی اور کہا جاویگا انکو یعنی نگہبان دوزخ کے اونسے کہینگے توبیخا کہ کیون آپس مین
ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے جیسے دنیا مین کرتے تھے اور یہ جواب ہی ابو جہل کے قول کا کہ اوسنے روز بدر کے کہا تھا
نحن جمیع منتصر یعنی ہم سب کا مسئل ہی بدلا لینے والے پھر فرماویگا اللہ تعالی اونکی طرف سے بلکہ یہ آج کے دن فرمانبردار
ذلیل ہین ✽ معانی ✽ تنبیہ ✽ وہ دن نہایت سخت ہوگا جسنے یہان اوسکی فکر رکھی وہان جواب کچھ نہ بنیگا
اسی لیے اکابر دین رہے نے محاسبہ بتایا ہی جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین حاسبوا قبل ان تحاسبوا پس چاہیے
کہ ہر شب اپنے عمل اچھے برے مین دھیان کیا کرے یہ جانے کہ مین غلام ہون ایک بڑے شہنشاہ کا اوسنے مجھے بھیجا ہی
سوداگری کو اگر اچھی سوداگری کرونگا سرخرو ہونگا انعام پاونگا اگر بری سوداگری کرونگا خراب ہونگا جوتیان کھاونگا اسلیے کہ وہ مالک
ایسا ہی کہ اوسکی خلاف مرضی کوئی بول نہ سکیگا اوس دن اوس شان قہاری کے آگے لوگ لرزان ترسان ہونگے کون بدون
اوسکی مرضی کے بولے پس ہر شخص کو چاہیے کہ سوچے اپنے اعمال مین اگر اچھے عمل پاوے شکر کرے اور زیادہ توفیق ہوگی بھلائی کی
بموجب وعدہ الہی کے لئن شکرتم لازیدنکم اور اگر برے عمل پاوے توبہ و استغفار اور رجوع الی اللہ کرے اور دعا مانگے کہ یا اللہ
مجھے اس بلا کو چھڑا اور اوس آفت سے بچا روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفون مین
فرمایا تھین تمام مثالین کہ ای بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا مین تحقیق مینے نہین بھیجا تجکو تاکہ جمع کرے دنیا بہت سی ولیکن
بھیجا مینے تجکو تاکہ پھیرے تو بددعا مظلوم کی سے اسلیے کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جب تک کہ اوسمین
عقل ہی یہ کہ ہون اوسکے لیے چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اوسمین اپنے رب سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے اوسمین
اپنے نفس سے اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اوسمین بیچ صنعت خدا کے اور ایک وقت رکھے اپنی حاجت یعنی کھانے پینے وغیرہ کے لیے
اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ نہو طمع کرنے والا مگر واسطے تین چیزون کے واسطے توشہ طیار کرنے معاد کے یا درست کرنے معاش یا لذت
اوٹھانے کے غیر حرام سے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ زمانے کا حال دیکھتا رہے متوجہ رہے اپنے حال پر محافظت کرتا رہے اپنی زبان کی اور جسنے
محاسبہ کیا کلام اپنے کا اپنے اعمال مین سے کم ہوگا کلام کرنا اوسکا نہین کلام کریگا مگر ضروری عرض کیا مینے پس کیا ہی حضرت موسی علیہ السلام کے
صحیفون مین فرمایا ہین عبرتین تمام یعنی ڈرانے کی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرتا ہی موت کا پھر وہ خوش ہوتا ہی اور تعجب
کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین رکھے آگ دوزخ کا اور پھر ہنسے بھی اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرے ساتھ تقدیر کے
اور پھر وہ رنج اوٹھاوے یعنی معاش کے طلب کرنے مین اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ دیکھے دنیا کو اور اوسکے انقلاب کو اور پھر اطمینان کرے

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ○

پس گمراہ کیا ہمنے تمکو تحقیق ہم گمراہ تھے ✣ فتح ✣ پھر ہمنے تمکو گمراہ کیا ہم تھے آپ گمراہ ✣ موضح ✣ تفسیر ✣ یعنی چونکہ ہم گمراہ تھے ہماری دیکھا دیکھی تم بھی گمراہ ہوئے آیت قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ کی تفسیر سے لیکر یہانتک تفسیر جلالین سے لکھا گیا اور مدارک مین و قُولِن سے لیکر یہانتک جو لکھا ہے وہ یہ ہے بلکہ تھے تم مسلمان یعنی بلکہ انکار کیا تمنے ایمان کا اور روگردانی کی اوس سے باوجودیکہ قدرت رکھتے تھے تم ایمان پر اختیار کرسکتے تھے ایمان کو کفر پر بے اضطرار کے اور نتھا ہمکو تمپر کچھ غلبہ کہ دور کرتے بسبب اوسکے تمسے قدرت و اختیار تمہارا بلکہ تھے تم قوم اختیار کرنے والے سرکشی کے پس لازم ہوئی ہم سبکو بات پروردگار ہمارے کی اور یعنی وعید اللہ تعالیٰ کا ساتھ اسکے کہ ہم چکھنے والے ہین عذاب اوسکا بالضرور بسبب جاننے اوسکے کے حال ہمارے کو پس گمراہ کیا ہمنے تمکو یعنی پس بلایا ہمنے تمکو طرف گمراہی کے تحقیق ہم تھے گمراہ پس چاہا ہمنے گمراہ کرنا تمہارا تاکہ ہوؤ تم مانند ہمارے ✣ مص

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ○

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تحقیق وہ سب یعنی اتباع اور متبوع اوس روز یعنی قیامت کو بیچ عذاب کے آپسمین شریک ہونگے یعنی جیسے کہ تھے شریک گمراہی مین تحقیق ہم اسی طرح کرتے ہین ساتھ گنہگارون کے ✣ فتح ✣ سو وہ اوسدن تکلیف مین شریک ہین ہم ایسا ہی کرتے ہین گنہگارون سے حق مین ✣ تفسیر ✣ اسی طرح یعنی جیسے کہ کرینگے انسے کرینگے اور گنہگارون سے کہ غیر ان کے ہین یعنی عذاب کرینگے ہم تابع اور متبوع کو ✣ جلالین

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ○

تحقیق یہ بھی جب کہا جاتا واسطے اونکے نہین کوئی معبود مگر اللہ تکبر کرتے اور کہتے تھے کیا ہم چھوڑ دینے والے ہین معبودون اپنے کو واسطے کہنے ایک شاعر دیوانے کے ✣ فتح ✣ وہ تھے کہ جب اون سے کوئی کہتا کسیکی بندگی نہین سوائے اللہ کے تو غرور کرتے اور کہتے کیا ہم چھوڑ دینگے اپنے ٹھاکرون کو کہنے سے ایک شاعر دیوانے کے ✣ تفسیر ✣ یعنی جب مشرک سنتے تھے کلمہ توحید کا تو تکبر کرتے تھے اوس سے یعنی نہین مانتے تھے اوسکو اور شرک ہی اختیار کرتے تھے اور شاعر مجنون سے مراد رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کہتے تھے مشرک کہ اوسکے کہنے سے ہم اپنے معبودونکو نہین چھوڑینگے اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ لڑون مین لوگون سے یعنی کفار پر جہاد کرون یہانتک کہ گواہی دین وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ پس جب کرین یہ بچاوینگے مجھسے خون اپنے اور مال اپنے مگر بحق اسلام کے یعنی مثلاً کسیکو قتل کریگا حق اوسکے بدلے قتل کیا جاویگا یا زنا کریگا سنگسار کیا جاویگا اور حساب اوسکا اللہ پر ہے یعنی ظاہر کے کہنے کرنے سے مجھسے تو بچا لیکن دل مین اگر اعتقاد انکار رکھتا ہوگا تو خدا سمجھ لیگا اور اوتاری اللہ نے اپنی کتاب مین یعنی تصدیق اسکی اور ذکر کیا ایک قوم کا کہ تکبر کیا اونخون نے اون کلمے کے ماننے سے پس فرمایا اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ اور فرمایا اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا یعنی جب رکھی منکرون نے اپنے دل مین پچ نادانی کی ضد پس اوتارا اللہ نے اپنی طرف کا چین اپنے رسول پر اور مسلمانون پر اور لگا رکھا اونکو ادب کی بات پر اور وہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے یہی آور وہ ادب کی بات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے تکبر کیا اوس سے مشرکون نے دن حدیبیہ کے اوس روز کہ نوشت خواندگی اونسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر قضیہ مدت کے اور روایت ہے وہب بن منبہ سے کہ اونہنے کہا کسینے کہ کیا نہین ہی لَآ اِلٰہ

الا اللّٰہ کنجی جنت کی ہی اونھون نے کہا ہان ہی ولیکن نہین ہوتی ہے کنجی مگر کہ اوسکے دندانے ہوتے ہین یعنی غیر نافع ہی جبکہ نہون
اوسمین دندانے اور مراد دندانون سے چارون رکن اسلام کے ہین یعنی نماز روزہ حج زکوۃ پس اگر لائے تو کنجی کہ اوسکے لیے دندانے ہون کھولا جاویگا قفل جنت کا
تیرے لیے والا نہین کھولا جائیگا تیرے لیے۔ فائدہ در سلوک تنبیہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ افضل الذکر ہی
ضرور ہی بندے کو کہ مشغول ہو ساتھ اوس ذکر کے تاکہ مطمئن ہو دل اوسکا بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اور مستعد ہو
اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لیے لیکن پہلے مشغول ہونے کے اوسمین واجب ہی اوسپر یہ کہ حاصل کرے کچھ علم عقائد کا کہ جس سے درست ہو
اعتقاد بموجب مذہب اہل سنت و جماعت کے اور بچے اوسکے سبب سے مشابہت بدعتیون کی سے اسلیے کہ قلب جبتک کہ مکدر
ہوتا ہی ساتھ ظلمت بدعت اعتقادیہ کے نہین منور ہوتا ہی ساتھ انوار اذکار کے اور واجب ہی اوسپر یہ بھی کہ حاصل کرے پہلے اوسکے
علم فقہ سے اوسقدر کہ درست ہون بسبب اوسکے اعمال اوسکے موافق شریعت مطہرہ کے والا سبقت کرنی خیالی امور کی طرف پہلے منضبط
کرنے اصول اوسکے کے اور ضبط کرنے طریقون اوسکے کے عجلت شیطانیہ ہی اور شہوت نفسانیہ کہ باعث ہوتی ہی فضیحت کی دنیا اور آخرت
مین اسلیے کہ کبھی فریب کھاتا ہی اوسکا کرنے والا بسبب خیالات نفسانیہ کے اور مکرون شیطانیہ کے اور گمان کرتا ہی اونکو کرامات اور وہ
حقیقت مین استدراج ہوتے ہین اور سبب بیادتی طرح طرح کی گمراہیون کا اسلیے کہ جو کوئی مشغول ہوا ساتھ ذکر و ریاضت کے پہلے
حاصل کرنے اسقدر علم عقائد کے کہ جس سے درست ہو اعتقاد بموجب مذہب اہل سنت و جماعت کے اور بچے بسبب اوسکے مشابہت
بدعتیون کی سے اور پہلے حاصل کرنے اسقدر علم فقہ کے کہ جس سے درست ہون اعمال اوسکے موافق شریعت مطہرہ کے نہین بعید ہی
کہ یہ کہ واقع ہوا اوسکے لیے کشف حسی واسطے بعضی چیزون کے یا کوئی امر خارق خوارق عادات سے بمقتضی ریاضت کے یا دکھلانے
شیطان کے جیسے کہ منقول ہین بہت سی ایسی چیزین بعضے کافرون ریاضت کرنے والون سے پس گمان کرے کہ یہ ولایت کرامت
ہین حالانکہ وہ حقیقت مین مکر و استدراج نہ کرامت و ولایت پس بنا بر اسکے واجب ہی بندے ذکر کرنے والے پر یہ کہ عقائد و فقہ
سیکھکر گردانے تمام اعمال اپنے کو موافق احکام شرع کے جبتک کہ زندہ اور عاقل ہی اور نہین جائز ہی اوسکے لیے یہ کہ کرے کوئی عمل
مخالف احکام شرع کے کسی وقت اور احکام شرع کے دو قسم پر ہین ایک قسم تو متعلق ہی ساتھ ظاہر کے کہ وہ بدن ہی اور ایک قسم متعلق ہی ساتھ باطن کے کہ وہ دل
ہی اور ہر ایک دونون قسمون مین سے دو نوع پر ہی ایک تو اون دونون مین سے وہ ہی کہ واجب ہی کرنا اوسکا اور دوسری وہ ہی کہ واجب
ہی ترک کرنا اوسکا پس تمام احکام شرع کے چار ہوئے پس اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ ظاہر کے اور واجب ہی کرنا اوسکا پڑھنا دونون
کلمون شہادت کا ہی یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور برپا کرنا نماز کا اور
دینا زکوۃ کا اور روزے رکھنے رمضان کے اور حج کرنا بیت اللہ کا اور جہاد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا وغیر ذلک فرائض
و واجبات اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ ظاہر کے اور واجب ہی ترک کرنا اوسکا قتل ہی اور زنا اور اغلام کرنا اور چوری کرنی اور شراب
پینی اور غیبت کرنی اور چغل خوری اور جھوٹ بولنا اور نظر کرنی طرف اوس چیز کے کہ حرام ہی دیکھنا اوسکا اور سننا اوس چیز کا کہ حرام ہی
سننا اوسکا وغیر ذلک محرمات و مکروہات اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ باطن کے اور واجب ہی کرنا اوسکا توبہ ہی اور اخلاص
اور توکل اور صبر اور شکر اور خوف اور امید رکھنی وغیر ذلک اخلاق حمیدہ اور خصال جمیلہ اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ باطن کے
اور واجب ہی ترک کرنا اوسکا کبر ہی اور عجب اور ریا اور حسد وغیر ذلک اخلاق ذمیمہ اور خصال شنیعہ پس جسنے خلاف کیا ایک حکم کا ان
چارون احکام مین سے اوسنے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اور مستحق ہوا اوسکے عذاب کا پس نہین ہوگا وہ اہل ولایت اور کرامت سے یہ مجالس الابرار
کی پہلی مجلس مین سے بطریق اختصار کے لکھا گیا ہی مناسب اس آیت و احادیث کے جو کوئی مفصل دیکھا چاہے اوسمین سے دیکھ لے سبحان اللہ

تنبیہ در ذکر الٰہی

استدراج اوسکو کہتے ہین کہ کوئی چیز خارق عادت بدون ولایت کے ظاہر ہو کفار سے ۱۲

اقسام شرع و بیان آن

کیسا خوب لکھا ہے اس مقام کو غفر اللہ لی ولمؤلفہ وافاض علینا من کرامتہ اب آگے رد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اون بد گمانوں کے قول کو جو اوس رسول اہل عقل العقلاء کو دیوانہ اور شاعر کہتے تھے عیاذاً باللہ منہ ۵ ✤

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

بلکہ لایا ہے پیغمبر بات درست اور باور رکھا تمام پیغمبروں کو ✤ فتح ✤ کوئی نہیں وہ لایا ہے سچا دین اور سچ مانتا ہے رسولوں کو ✤ تفسیر ✤ باور رکھا تمام پیغمبروں کو یعنی جو کچھ اگلے رسول لیکر آئے تھے یعنی کلمہ توحید و دین حق وہی یہ لیکر آئے ہیں مضمون اسکا مانند مضمون مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ کے ہے ✤ جلالین ✤ مد ✤

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ○ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○

تحقیق تم البتہ چکھنے والے عذاب درد دینے والے کے رہو گے اور نہ بدلا دیے جاؤ گے مگر بحسب اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے یعنی دنیا میں قسم شرک سے لیکن بندے خالص کیے ہوئے خدا کے یعنی وہ کہ پاک کیے گئے شرک و معاصی سے ✤ فتح ✤ بیشک تمکو چکھنی دکھ والی مار اور وہی بدلا پاؤ گے جو کچھ تم کرتے تھے مگر جو بندے اللہ کے ہیں چنے ہوئے یعنی اونکے گناہ ہوں گے بدلا نہیں معاف ہوا ✤

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ○ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○

یہ لوگ واسطے انکے روزی ہے مقرر طرح طرح کے میوے اور وہ نوازے ہوئے ہیں بیچ بہشتوں نعمت کے اوپر تختوں کے آمنے سامنے ✤ فتح ✤ وہ جو ہیں اونکو روزی ہے مقرر میوے اور اونکی عزت ہے باغوں میں نعمت کے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے ✤ تفسیر ✤ یہ لوگ واسطے انکے یعنی جنت میں روزی ہے مقرر پھر تفسیر بیان فرمائی روزی مقرر کی کہ وہ فواکہ ہیں اور فواکہ اون چیزوں کو کہتے ہیں کہ جو کھائی جاویں مزے کے لیے نہ از راہ قوت کے واسطے حفظ صحت کے یعنی اونکا تمام رزق فواکہ ہونگے اسلیے کہ بے پروا ہونگے حفظ صحت سے ساتھ اقوات کے اسلیے کہ جسم اونکے محکم ہونگے پیدا کیے گئے ہمیشہ کے لیے پس جو کچھ کہ کھاوینگے لذت کے لیے کھاوینگے اور بعضوں نے کہا کہ رزق معلوم سے مراد ہے معلوم الوقت یعنی صبح و شام جیسے کہ فرمایا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا یعنی جنتیوں کے لیے رزق اونکے ہونگے صبح و شام پس اس آیت کے یہ معنی ہونگے کہ اونکے لیے رزق بیچ صبح و شام میوے ہونگے اور دلیل اس تقریر پر خوب ٹھہرا ہے ✤ اور جنتی تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے کہ تا ایک دوسرے کی پیٹھ نہ دیکھے اس طرح کے بیٹھنے میں کمال سرور و انس حاصل ہوتا ہے آپس میں ✤ مد ✤

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ○

پھر آیا جاویگا اوپر پیالہ شراب جاری سے سفید رنگ لذت دینے والی پینے والوں کو نہ اوس شراب میں تباہ کاری اور نہ پینے والے اوس شراب سے مست ہونگے ✤ فتح ✤ لوگ لیے پھرتے ہیں اونکے پاس پیالہ شراب نتھری کا سفید رنگ مزہ دیتی پینے والوں کو نہ اوس میں سر پھرتا ہے اور نہ اوس سے بکتے ہیں ✤ تفسیر ✤ لفظ کاس اکثروں کے نزدیک ساتھ ہمزہ کے ہے بمعنی شیشے کے پیالے کے جسمیں شراب ہو اور بس خمر کو بھی کاس کہتے ہیں چنانچہ اخفش سے منقول ہے کہ جو لفظ کاس قرآن میں آیا ہے پس وہ بمعنی خمر یعنی شراب ہی کے ہے اور اسی طرح ابن عباس کی تفسیر میں ہے اور من معین کے معنی یہ ہیں شراب سے کہ جاری ہے جنت کی روئے زمین پر مانند پانی کی نہروں کے حاصل یہ کہ شراب کی نہروں جاری سے پلائے جاوینگے بیضاء یعنی دودھ سے زیادہ سفید ہوگی لذۃ یعنی لذیذ ہوگی پینے والوں کے لیے بخلاف دنیا کی شراب کے کہ وہ بدمزہ ہوتی ہے وقت پینے کے اور لا فیہا غول کے معنی شعبی نے کہے کہ نہیں جاتی رہینگی اوس سے عقلیں اونکی اور کلبی نے کہا نہیں گناہ اوس میں اور قتادہ نے کہا غول کے معنی ہیں پیٹ کے درد کے

اور حسن نے کہا درد سر کے اور اہل معانی نے کہا غول کہتے ہیں فساد کو کہ لاحق ہو پوشیدگی میں غرض کہ دنیا کی شراب میں طرح طرح کی خرابیاں ہوتی ہیں اوس سے نشہ بھی آتا ہے عقل بھی جاتی رہتی ہے گناہ بھی ہوتا ہے پیٹ میں درد بھی ہوتا ہے اور قے بھی آتی ہے اور بول بھی بہت آتا ہے اور جنت کی شراب میں ایسے کوئی چیز بھی نہیں اور ینزفون کے معنی ہیں بیسکرون یعنی اوس سے مست بھی نہیں ہونے کے بخلاف شراب دنیا کے ❊ مل ❊ معا ❊ جلالین ❊

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝

اور بہشتیوں کے پاس بیٹھی ہونگی عورتیں نیچی نظریں رکھنے والیاں بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں شتر مرغ کے چھپائے ہوئے ❊ فتح ❊ اور لوگوں کے پاس ہیں عورتیں نیچی نگاہ رکھتیاں بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں چھپے دھرے ❊ تفسیر ❊ بعضے کہتے ہیں مراد ہیں شتر مرغ کے انڈے بہت خوشرنگ ہوتے ہیں ❊ مو ❊ قاصرات الطرف وہ عورتیں کہ روکے ہونگی آنکھیں اپنے اپنے خاوندوں پر نہ دیکھیں گی کسیکو سوا اونکے بسبب اچھا معلوم ہونے حسن اونکے کے اونکے نزدیک اور عین جمع عیناء کی ہے معنی بڑی اور خوبصورت آنکھوں والی کے اور بیض جمع بیضہ کی ہے یعنی انڈے شتر مرغ کے کہ اونکو چھپے ہوئے پروں میں کہ نہ پہونچے اونپر غبار اور شتر مرغ کے انڈے کا رنگ سفید مائل بزردی ہوتا ہے اور یہی رنگ عورتوں کے لیے بھی اچھا ہوتا ہے پس مشابہت دی ہے ان کی عورتوں کو شتر مرغ کے اوس انڈے کے ساتھ کہ پروں میں چھپا ہو محفوظ ہو غبار کے پہونچنے سے صفائی اور خوبصورتی میں اور یہ مشابہت دینی بحسب محاورہ عرب کے ہے کہ وہ عورتوں کو مشابہت دیا کرتے ہیں انڈوں مذکور کے ساتھ اور کہتے ہیں اونکو بیضات الخدور ❊ مد ❊ جا ❊ معا ❊

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝

پس مونہہ کرینگے بعض اہل بہشت کے اوپر بعض کے آپسمیں استفسار کرتے ہوئے ❊ فتح ❊ پھر مونہہ کیا ایک دوسرے کی طرف لگے پوچھنے ❊ تفسیر ❊ یعنی یہ ہیں کہ شراب پیتے جاوینگے اور آپسمیں باتیں کرتے جاوینگے پیتے میں مانند عادت شراب پینے والوں کے پس متوجہ ہونگے بعضے بہشتی بعضوں پر پوچھیں گے آپسمیں اوس حال سے کہ گذرا اونپر دنیا میں ❊ مل ❊ تنبیہ ❊ یعنی بدلے اون کے جو دنیا میں تکلیفیں اوٹھائیں تھیں اور فقر و فاقہ کھینچے تھے اوسکو یاد کرینگے اور آپسمیں پوچھینگے کہ کیوں بھی کیا کیا تکلیفیں ہمنے اوٹھائیں تھیں دنیا میں اوسکے بدلے اللہ جل شانہ نے یہ کچھ انعام و احسان ہم پر فرمایا آپسمیں تسلی ہے دینداروں تکلیف والوں کو کہ یہاں کی تکلیف کی کچھ حقیقت نہجانیں ایک وقت اونپر ایسا آنے والا ہے کہ چین کرینگے اور اس حال کو ذکر کرینگے آپسمیں ❊

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۝ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ۝

کہا ایک کہنے والے نے اونمیں سے کہ تحقیق تھا واسطے میرے ایک ہمنشین دنیا میں کہ از راہ انکار کے کہتا تھا کیا تو باور کرنے والوں سے ہوا ہے یعنی حشر کو کیا جب مر جاوینگے ہم اور ہو جاوینگے ہم مٹی اور چند ہڈیاں کیا ہم جزا لینے جاوینگے ❊ فتح ❊ بولا ایک بولنے والا اونمیں مجھکو تھا ایک ساتھی کہتا کیا تو یقین کرتا ہے کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں کیا ہمکو بدلا ملنا ہے ❊ تفسیر ❊ کہا مجاہد نے کہ مراد ہمنشین سے شیطان ہے اور اوروں نے کہا کہ تھا ہمنشین انسان پھر کہا مقاتل نے کہ تھے وہ دونوں بھائی اور باقیوں نے کہا کہ تھے وہ دونوں شریک ایک تو اونمیں کافر تھا اوسکا نام قرطوس تھا اور دوسرا مومن تھا اوسکا نام یہودا تھا اور یہی دونوں ہیں کہ جنکا قصہ سورۂ کہف میں بیان فرمایا ہے بیچ آیت وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ کے ❊ معا ❊ سورۂ کہف میں وہ قصہ یوں مذکور ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اور بتا اونکو کہاوت دو مردوں کی بنا دیے ہمنے ایک کو دو باغ انگور کے اور گرد اونکے کھجوریں اور رکھی دونوں کے بیچمیں کھیتی دونوں باغ لاتے اپنا میوہ اور نہ گھٹاتے اوسمیں سے کچھ اور بہائی ہمنے

اون دونون کے بیچ مین نہر اور اوسکو پھل ملا پھر بولا اپنے دوسرے سے یعنی بھائی مومن سے جب باتین کرنے لگا اوس سے مجھہ پاس
زیادہ ہی تجھسے مال اور آبرو کے لوگ اور گیا اپنے باغ مین یعنی اوس دوسرے مومن کے ساتھہ تاکہ دکھاوے اوسکو باغ اور میوے
اوسکے اور وہ برا کر رہا تھا اپنی جان پر یعنی بسبب کفر کے بولا مجکو نہین آتا خیال کہ خراب ہو یہ باغ کبھی اور مجکو خیال مین نہین آتا کہ
قیامت ہونی ہی اور اگر کبھی پوہنچایا گیا مجکو میرے رب کے پاس یعنی آخرت مین موجب گمان تیرے کے تو پاؤنگا بہتر اس سے اوس طرف
پہونچکر کہا اوسکو دوسرے نے یعنی مومن نے جب بات کرنے لگا یعنی جواب دیا اوسکو کیا تو منکر ہو گیا اوس شخص سے جسنے بنایا تجکو
مٹی سے یعنی اسلیے کہ آدم مٹی سے سے بنے پھر بوند منی سے پھر پورا کر دیا تجکو مرد پر مین تو کہون وہی اللہ ہی میرا رب اور نہ مانون ساجھی
اپنے رب کا کسیکو اور کیون نہ جب تو آیا تھا اپنے باغ مین کہا ہوتا یعنی جبکہ خوش ہوا اوسکو دیکھکر جو چاہا اللہ نے ہونے والا ہی کچھہ زور نہین
یعنی نہین قدرت رکھتا مین اپنے مال کی محافظت پر اور برائی کے دفع کرنے پر اوس سے مگر اللہ کی مدد سے اگر تو دیکھتا ہی مجکو کہ مین
کم ہون تجھسے مال اور اولاد مین تو امید ہی کہ میرا رب دیوے مجکو تیرے باغ سے بہتر اور بھیجدے اسپر یعنی تیرے باغ پر بجلی آسمان سے
پھر صبح کو رہ جاوے میدان چٹپر یا صبح کو ہو رہے اوسکا پانی خشک پھر نہ سکے تو کہ اوسکو ڈھونڈ لاوے اور سمیٹ لیا اوسکا سارا پھل
یعنی ہلاک کر دیا اوسکو اللہ نے پھر صبح کو رہگیا ہاتھہ ملتا یعنی از راہ حسرت و ندامت کے اوس مال پر جو اوسمین لگایا تھا یعنی اپنے باغ کی
عمارت مین اور وہ ڈھیا پڑا تھا اپنی چھتریون پر یعنی انگور کی ٹٹیون پر اور کہنے لگا کیا خوب تھا اگر مین ساجھی نہ بناتا اپنے رب کا کسیکو
اور نہ ہوئی اوسکی جماعت کہ مدد کرین اوسکو اللہ کے سواے اور نہوا وہ کہ بدلا لے سکے وہان سب اختیار ہی اللہ سچے کا اوسی کا انعام بہتر
ہی اور اوسی کا دیا بدلا انتہی اور تفسیر در منثور مین اس آیت کی تفسیر مین یون منقول ہی کہ روایت کیا عبد الرزاق اور ابن منذر نے عطاء
خراسانی سے کہ کہا تھے دو شخص شریک اور اون دونون کی ملک مین تھین آٹھہ ہزار دینار پس بانٹ لین دونون نے وہ دینار پس
خریدی ایک نے اون دونون مین سے ہزار دینار کو ایک زمین پس کہا دوسرے نے یا اللہ فلانے نے خریدی ہزار دینار کو زمین اور مین
خریدتا ہون تجھسے ہزار دینار کو زمین جنت مین پس بعد دین ہزار دینار پھر بنایا اوسکے یار نے ایک مکان ہزار دینار کا پس کہا اوسنے
یا اللہ فلانے نے بنایا گھر ہزار دینار کا اور مین خریدتا ہون تجھسے جنت مین مکان ہزار دینار کو پس بعد دین اوسنے ہزار دینار پھر نکاح کیا
اوسنے ایک عورت سے پس خرچ کین اوسپر ہزار دینار پس کہا اسنے یا اللہ فلانے نے نکاح کیا ایک عورت سے پس خرچ کین اوسپر ہزار دینار
اور مین منگنی کرتا ہون طرف تیرے جنت کی عورت سے بدلے ہزار دینار کے پس بعد دین ہزار دینار پھر خریدے اوسنے غلام و اسباب
گھر کا ہزار دینار کو پس کہا اسنے یا اللہ فلانے نے خریدے غلام و اسباب ہزار دینار کو اور مین خریدتا ہون تجھسے غلام و اسباب
جنت مین ہزار دینار کو پس بعد دین ہزار دینار پھر پوہنچی اوسکو حاجت سخت پس کہا اسنے کاش کے جاؤن مین اوس یار پاس شاید کہ پوہنچے
مجکو اوس سے بھلائی یعنی مال پس بیٹھا یہ اوسکی راہ پر یہان تک کہ گذرا وہ اسپر اپنی حشمت و اہل سمیت پس اوٹھا یہ اوسکی طرف پس پہچانا
اوسنے اسکو اور کہا کہ تو فلانا ہی پھر کہا کہ کیا حال ہی تیرا کہا اسنے کہ پوہنچی مجکو بعد جدا ہونے کے تجھسے حاجت پس آیا ہون مین تیرے پاس تو کہ
پوہنچے مجکو بھلائی پس کہا اوسنے کہ کیا ہوا ایک ہمارا مال ہین سے تو ہمنے بانٹا تھا آدھا تو نے لیا تھا اور آدھا مینے پس کہا اسنے
کہ خریدا تو نے مکان ہزار دینار کو پس کیا مینے ایسا یعنی جنت کا مکان لیا اور کیا تو نے ایسا اور کیا مینے یہ پس سارا قصہ بیان کیا
اوسنے کہا اوسنے کہ تو سچ ماننے والون مین سے ہی اسکو یعنی سچ جانتا ہی اسکو کہ قیامت ہوئیگی اور تجکو وہان ملیگا ایسا اور ایسا
چلا جا قسم خدا کی نہین دونگا مین تجکو کچھہ پس پھیر دیا اسکو پس حکم ہوا اون دونون کی وفات کا پس نازل ہوئی اون دونون کے حق مین
یہ آیت فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاۤءَلُوْنَ یہان تک کہ پوہنچا اوسی ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ تک اور ایک اور روایت مین

ماننداس قصے کے نقل کیا ہی لیکن اوسمین ذکر حاجت کے پہونچنے کا نہین ہی فقط اوسکے خریدنے اور اسکے دیناروں کے
صدقہ دینے کا ذکر کرکر کہا کہ پھر آیا فرشتہ یعنی ملک الموت پس روح قبض کی اون دونون کی پھر گیا فرشتہ اس صدقہ دینے والے کو پس داخل کیا اسکو
ایک مکان مین کہ خوش لگا اسکو اور وہان ایک عورت نہایت حسین تھی پھر داخل کیا اسکو دو باغون مین اور دکھائین وہان کی نعمتین کہ
اللہ ہی اونکو جانتا ہی پس کہا اسنے اوسوقت کہ بہت مشابہ ہین یہ باغ وغیرہ اوس شخص کے باغ وغیرہ کے کہ تھا امر اوسکا ایسا
اور ایسا کہا فرشتے نے کہ جاتا رہا وہ اور تیرے لیے یہ مکان اور دو باغ ہین اور عورت پس کہا اسنے اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ يَّقُوْلُ
ءَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ کہا گیا اسکو کہ وہ دوزخ مین ہی کہا فرشتے نے اوس سے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یا اوسی
شخص نے کہا اور جنتیون سے هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ پس کہا اسنے اوسوقت تَاللّٰهِ اِنْ
كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ الخ انتہی

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝

پھر کہا کیا تم جھانکتے ہو یعنی دوزخیون کو پس جھانکا پس دیکھا اوس ہمنشین اپنے کو درمیان دوزخ کے ✱ فتح ✱ کہنے لگا بھلا تم
جھانک کر دیکھو گے یعنی وہ ساتھی پڑا ہی دوزخ مین ✱ مو ✱ اوسکو جھانک کر دیکھین کس حال مین پڑا ہی پھر جھانکا تو اوسکو دیکھا
بیچون بیچ دوزخ کے ✱ تفسیر ✱ پھر کہیگا یعنی وہی کہنے والا اپنے جنتی بھائیون سے کہ کیا تم جھانکتے ہو دوزخ کی طرف تاکہ دیکھین
ہم کہ کیا حال ہی میرے ہمنشین کا پس کہینگے بہشتی کہ تو ہی خوب پہچانتا ہی اوسکو بہ نسبت ہمارے پس تو ہی جھانک پس جھانکیگا و
کہنے والا مومن ہی یا اللہ تعالیٰ فرماویگا بہشتیون کو کہ کیا تم جھانکتے ہو دوزخ کی طرف تو کہ جانو تم کہ کیسا رتبہ ہی تمہارا بہ نسبت
دوزخیون کے اور ابن عباس کہتے ہین کہ جنت مین روشندان ہین کہ دیکھینگے جنتی اونمین سے دوزخیون کو ✱ معا ✱ مل ✱

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝

کہا قسم ہی خدا کی تحقیق نزدیک تھا تو کہ ہلاک کر ڈالے مجھکو اور اگر نہوتی بخشایش پروردگار میرے کی یعنی بچانا کفر و شرک سے اور
توفیق دینی اسلام کی تو البتہ ہوتا مین حاضر کیے گیون سے عذاب مین یعنی مانند تیرے اور اور دوزخیون کے ✱ فتح ✱ بولا قسم
اللہ کی تو تو لگا تھا کہ مجھکو گڑھے مین ڈالے اور اگر نہوتا میرے رب کا فضل تو مین بھی ہوتا اونمین جو پکڑے آئے ✱ مو ✱

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝

البتہ نہین ہین ہم مرنے والے مگر موت پہلی اپنی اور نہین ہم عذاب کیے گئے ✱ فتح ✱ کیا اب ہمکو نہین مرنا مگر جو پہلی بار مر چکے اور ہمکو تکلیف
نہین پہونچنی ✱ مو ✱ تفسیر ✱ یہ کہنے لگا اپنی خوشی سے معنی یہ ہین کہ یہ حال مومنون کا ہی کہ نہین چکھنے موت مگر ایکبار دنیا
مین بخلاف کفار کے کہ وہ متوقع رہینگے دوزخ مین موت کے ہر ساعت اور یہ بڑی مصیبت ہی چنانچہ ایک حکیم سے کسی نے پوچھا کہ موت
سے بری چیز کون سی ہی اوسنے کہا وہ حال کہ متوقع ہو اوسمین مرنے کا مصرع جان بلب نمی آید این چہ سخت جانی ہاست ✱ اور یہ بات کہیگا
مومن واسطے اظہار نعمت خدا کے روبرو ہمنشین کافر اپنے کے تاکہ ہو سرزنش اور سبب زیادتی عذاب کی اوسکے لیے پھر کہیگا اپنے ہمنشین کے
سنانے کے لیے اِنَّ هٰذَا الخ اور بعضون نے کہا کہ یہی جنتی فرشتون کے لیے جسوقت ذبح کیجاویگی موت یہ کلمات اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ الخ
پس کہینگے اونسے ملائکہ لا پس کہینگے وہ اِنَّ هٰذَا الخ ✱ مل ✱ معا ✱

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝

تحقیق یہی جس حال مین کہ ہم ہین مراد پانا بڑا ہی واسطے ایسی نعمت کے چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے ✱ فتح ✱ بیشک یہی ہے

بڑی مراد ملتی ایسی چیزون کے واسطے چاہیے محنت کرین محنت کرنے والے ❊ موضح تفسیر ❊ واسطے ایسی نعمت کے کہ جو مذکور ہوئی آیت
اُولٰٓئِکَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ سے لیکر یہان تک چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے یہ قول اللہ تعالی کا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ اوسی
جنتی کے کلام سے ہی ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا اونھون نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے کہ فرماویگا اہل جنت کو کُلُوْا وَاشْرَبُوْا
هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ کہ هنیئا سے یہ مراد ہی کہ مرنے کے نہین اوسمین پس وقت سننے اس کلام پاک کے کہین گے اَفَمَا
نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ○ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ کہا ابن عباس نے
کہ یہ قول اہل جنت کا ہی پھر فرماویگا اللہ تعالی لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○ اور براء ابن عازب سے روایت ہی کہ کہا
چلا جاتا تھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال مین کہ دست مبارک آپ کا میرے ہاتھ مین تھا پس دیکھا آپ نے ایک
جنازہ پس جلدی جلدی چلنے لگے آپ یعنی اوسکے ساتھ ہونے کے لیے یہان تک کہ پونہچے قبر پر پھر دوزانو بیٹھے اور رونے لگے یہان تک
کہ تر ہوئی زمین پھر فرمایا لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○ اور انس روایت کرتے ہین کہ کہا داخل ہوا مین ساتھ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ایک بیمار پر اور اوسکا دم بہت چل رہا تھا یعنی جیسا جان بلب کا چلتا ہی پس فرمایا آنحضرت نے لِمِثْلِ هٰذَا
فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ❊ معالم در منثور ❊ تنبیہ ❊ ان دونون روایتون سے معلوم ہوا کہ مثل ہذا سے
ایسے وقت بھی مراد ہو سکتے ہین کہ جسمین عمل کیا ہوا کام آوے یہ تفسیر ہی اور ہوئی کہ گویا آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے اوس محل مین
تو فرمایا ہی ہی یہ بھی اوسکا محل ہو سکتا ہی کہ ایسے وقت کے لیے کرین جو کچھ کرنا ہی چنانچہ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا پڑھو قرآن کو اور طلب کرو عجیب وغریب باتین اوسکی ایک آیت سے چند مضمون نکلتے ہین مصرع نکتہا ہست بسی محرم اسرار
کجاست ❊ اور رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکی اوس وقت کی بیکسی پر تھا کہ دیکھیے کیا گذرے کہ بندہ تقصیروار شہنشاہ کے
سامنے چلا ہی اسی لیے حضرت نے فرمایا کہ ایسے وقت کے لیے چاہیے عمل کرین عمل کرنے والے ان دونون روایتون مین بھی عجیب تنبیہ ہی
عاقل کے لیے اور حسب پہلی روایتون کے اور ہی طرح کی تنبیہ ہی کہ خیال تو کرے بندہ کہ مالک حقیقی بعد بیان فرمانے نعمتون جنت کے
کس عنایت سے فرماتا ہی کہ ایسی نعمت کے لیے چاہیے عمل کرین عمل کرنے والے مالک اگر اپنے غلام سے بغیر دینے انعام کے کام کروا وے
تو کون دم مار سکتا ہی یہان مالک غلامون سے سارا کام کروالیتے ہین روٹی کپڑا دیکر بلکہ بعضے سوداگری وغیرہ اونسے کرواتے ہین کہ کبھی کے
آپ بھی کھاو اور ہمکو بھی دو پاک سبحان اللہ اوس مالکون کے مالک کی شان جوادی یہ ظہور کر رہی ہی کہ ہم جیسے نافرمان بدذات غلامون کی
یہان بھی پرورش کرے اور وہان کے انعام کا اس طرح متوقع کرے کہ چاہیے عمل کرین اسکے لیے عمل کرنے والے اگر یونہی ہمسے عمل
کرواتا فقط یہین کے روٹی کپڑے دینے پر اور طرح طرح کی پرورش کرنے پر یا فقط عذاب سے بچانے کے لیے تو کیا کسی کا دعوی ہو سکتا
تھا نہ یہان کی پرورش کا تو کچھ وجود ہی نہ سمجھا اپنی شان جوادی کے لگے وہان کی ایسی ایسی نعمتون کا متوقع کر کر عمل کرنے کو فرمایا کہ ایسی
نعمت کے لیے عمل کرین آپ خیال تو کرو بھائیون کہ اوسکے تو کیسے کیسے احسان اور ہمسے کیسے کیسے عصیان یہان کے مالک اپنے غلام
لونڈی کی جان و حاجت روائیون کے مالک نہین اور پھر کس کس طرح ایذا دیتے ہین اور وہ مالک الملک مالک جان کا بھی ہی اور نان کا
بھی اور طرح طرح سے پرورش فرماتا ہی اور حاجت روائیان کرتا ہی اور چین و آرام سے رکھتا ہی باوجود نافرمانی کرنے اوسکی کے پس حیف
صد حیف ہمارے حال پر کہ پھر ایسے مالک کی بندگی کی طرف نہ جھکین اور رات دن خواب و خور مین اور غفلت اور عصیان و نسیان مین
کاٹین ہمکو جو سزا دے بجا ہی لیکن اوسکی شان غفور رحیمی سے امیدوار مغفرت کے ہین اور سوا اقرار کرنے اپنی تقصیر کے کچھ نہین بنتی قطعہ
بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش ❊ عذر بدرگاہ خدا آورد ❊ ورنہ سزاوار خداوندیش ❊ کس نتواند کہ بجا آورد ❊ اور اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی

کہ جو بعضے کہتے ہین کہ بتوقع ملنے جنت اور نعمتون اوسکی کے عبادت کرنی نہ چاہیے اونکے قول کو صریح رد کرتی ہی یہ آیت کریمہ کیونکہ اللہ تعالی
نے حکم فرمایا ہی اسکا اس آیت مین لِمِثۡلِ هٰذَا فَلۡيَعۡمَلِ الۡعٰمِلُوۡنَ ○ اور یہ منع کرتے ہین اوس سے ہان یہ بات صحیح ہی کہ جنت کو رضائے
مولی کے لیے طلب کرے اور آگ سے پناہ مانگے اسواسطے کہ محل غضب الٰہی ہی نہ واسطے طلب خواہش نفس کے اور یہ مذہب
انبیا اولیا کا ہی شعر گر طمع خواہد زمن سلطان دین ✤ خاک بر فرق قناعت بعد ازین ✤

اَذٰلِكَ خَيۡرٌ نُّزُلًا اَمۡ شَجَرَةُ الزَّقُّوۡمِ ○ اِنَّا جَعَلۡنٰهَا فِتۡنَةً لِّلظّٰلِمِيۡنَ ○

آیا یہ جو کچھ مذکور ہوا بہتر ہی مہمانی یا درخت زقوم تحقیق کیا ہمنے زقوم کو ایک عذاب واسطے ظالمون کے ✤ **فتح** ✤ بھلا یہ بہتر مہمانی
یا درخت سینڈہ کا ہمنے اوسکو رکھا ہی خراب کرنا ظالمون کا ✤ **مو** ✤ یعنی آخرت مین اوسکو کھاوینگے اور گلے مین پھسیگا
ایک عذاب یہ بھی ہوگا یا خراب کرنا دنیا مین کہ سنکر گمراہ ہوتے ہین کہ سبز درخت دوزخ مین کیونکر اوگا ✤ **تفسیر** ✤ درخت زقوم کہ اوسکو
یہان سینڈہ کہتے ہین نہایت تلخ و بدمزہ ہوتا ہی اوسکو اللہ تعالی دوزخ مین اوگاویگا دوزخیون کے کھلانے کے لیے پس فرمایا کہ
کیا نعمتین جنت کی اور جو کچھ اوسمین ہی قسم لذتون اور طعام و شراب سے بہتر ہین مہمانی یا درخت زقوم پھر فرمایا کہ ہمنے اوسکو محنت
و عذاب کیا ہی کفار مکہ کے لیے آخرت مین کہ اوسکو کھاوینگے اور وہ حلق مین پھسیگا نہایت رنج اوٹھاوینگے اور یا اوسکے بیان کرنے
مین آزمایش ہی اونکی دنیا مین اور وہ یہ ہی کہ جب اونھون نے سنا کہ زقوم ایک درخت ہی دوزخ مین تو کہنے لگے کہ کیونکر ہوا آگ مین درخت آگ تو
جلا دیتی ہی درخت کو پس جھٹلایا اونھون نے اسکو اور یہ نہ سمجھے وہ نادان کہ خدا سب چیز پر قادر ہی اور آیا ہی کہ ابن زبعری نے قریش کے
سردارون کو کہا کہ محمد ہمکو زقوم سے ڈراتا ہی اور وہ لغت بربر مین مسکہ اور خرما کو کہتے ہین ابو جہل اوٹھا اور سردارون کو اپنے گھر مین لایا
اور اپنی لونڈی کو کہا زقمینا یعنی زقوم دے ہمکو وہ لونڈی مسکہ اور کھجورین لے آئی ابو جہل نے کہا کہ کھاؤ یہ زقوم ہی کہ محمد ہمکو اوس سے
ڈراتا ہی پس فرمایا اللہ تعالی نے انها شجرة الخ ✤ **مل معا** ✤

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخۡرُجُ فِىۡۤ اَصۡلِ الۡجَحِيۡمِ ○ طَلۡعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوۡسُ الشَّيٰطِيۡنِ ○

تحقیق وہ ایک درخت ہی کہ نکلتا ہی بیچ گہراو دوزخ کے خوشہ اوسکا مانند سرون شیطانون کے ہی ✤ **فتح** ✤ وہ ایک درخت ہی
کہ نکلتا ہی دوزخ کی جڑ مین اوسکا خوشہ جیسے سر شیطانون کے ✤ **مو** ✤ یعنی بدنما یا شیطان کہا سانپون کو ✤ **تفسیر** ✤
کہا حسن نے کہ جڑ زقوم کی دوزخ کے گہراو مین ہی اور ٹہنیان اوسکی پہونچتی ہین دوزخ کے درجون تک اور طلع اصل مین کہتے ہین خوشہ
خرما کو اور یہان مراد اوس سے پھل زقوم کا اور مشابہت دیا گیا شیطان کے سرون سے اسلیے کہ دلالت کرے اوسکے نہایت برے اور
بدشکل ہونے پر اسلیے کہ شیطان برا اور قبیح ہی لوگون کی طبیعتون مین بسبب اعتقاد رکھنے اونکے کہ وہ شر محض ہی اسلیے عرب کے
نزدیک ضرب المثل ہی کہ بہت قبیح چیز کو شیطان کے سر کے ساتھ مشابہت دیا کرتے ہین اور بعضون کے نزدیک مراد شیاطین سے
سانپ ہین کہ عرب سانپ بدشکل کو شیطان کہا کرتے ہین ✤ **مل معا** ✤

فَاِنَّهُمۡ لَاٰكِلُوۡنَ مِنۡهَا فَمٰلِـُٔوۡنَ مِنۡهَا الۡبُطُوۡنَ ○ ثُمَّ اِنَّ لَهُمۡ عَلَيۡهَا لَشَوۡبًا مِّنۡ حَمِيۡمٍ ○ ثُمَّ
اِنَّ مَرۡجِعَهُمۡ لَاِلَى الۡجَحِيۡمِ ○

پس تحقیق دوزخی کھاوینگے اوس درخت سے یعنی اوسکے پھل سے باوجود برا ہونے اوسکے کے بسبب شدت بھوک کے پس
بھرینگے اوس سے پیٹون کو پھر تحقیق واسطے اونکے اوپر کھانے اوسکے کے ملونی ہوگی گرم پانی سے پھر تحقیق پھر جانا اونکا طرف دوزخ
کے ہوگا بعد کھانے اور پینے کے اونکو دوزخ مین پھر لیجاوینگے ✤ **فتح** ✤ **تفسیر** ✤ لفظ ثم عربی مین ڈھیل کے لیے آتا ہی پس بیچ آیت

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا الخ کے جو ثم لائے تو معنی اوسکے یہ ہوئے کہ وہ پیٹ بھرینگے درخت زقوم سے اور وہ گرم ہوگا کہ جلاویگا اونکے پیٹون کو اور پیاس لگاویگا اونکو پس پانی نہین ملنے کا مگر بعد پیٹ بھرنے کے واسطے عذاب دینے کے ساتھ اوس پیاس کے پھر پانی جو ملیگا تو وہ نہایت ہی گرم ہوگا کہ بھون ڈالیگا اونکے مونہون کو اور کاٹ ڈالیگا اونکی آنتون کو پس وہ ملیگا اونکے پیٹون مین زقوم کے ساتھ پس اسلیے اوسکو ملونی فرمایا اور آیا ہی کہ جب وہ زقوم کھاوینگے اور اوسپر گرم پانی پیوینگے اور وہ گرم پانی اونکے پیٹون مین زقوم کے ساتھ ملیگا تو کانٹے بن جاوینگے پھر تحقیق پھر جانا اونکا الخ یعنی گرم پانی باہر دوزخ کے ہوگا پس اوسپر وارد کیے جاوینگے اوسکے پینے کے لیے جیسے اونٹون کو لیجاتے ہین پانی پلانے کو پھر پھیرے جاوینگے دوزخ کیطرف چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝ یعنی پھرینگے دوزخی درمیان دوزخ کے اور درمیان پانی نہایت گرم کے اور یہان جو ثم لائے معنی ڈھیل کے اسمین ظاہر ہین اور ابن مسعود کی قرات مین ہی ثُمَّ اِنَّ مُقَبَّلَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ✤ ف معا لینی بہت بھوکے ہونگے تو یہ کھانا پانی پلاکر پھر آگ مین ڈالین گے ✤ مو ✤

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝

تحقیق انھون نے گمراہ پایا اپنے باپون کو پس یہ اوپر قدمون باپون اپنے کے جلد ہانکے جاتے ہین ✤ فتح ✤ انھون نے پائے اپنے باپ دادے بہکے ہوئے سو وہ اونھین کے قدمون پر دوڑتے ہین ✤ مو ✤ تفسیر ✤ اسمین بیان فرمایا سبب مستحق ہونے اونکا ان شدائد کو کہ مستحق ان شدائد کے ہونگے بسبب تقلید باپ دادون اپنے کے دین مین اور اتباع کرنے انکے کے اونکا گمراہی مین اور ترک کرنے اتباع رہنما کے ✤ ف تنبیہ ✤ غور کرنی چاہیے کہ باپ دادا کی پیروی کرنے سے اور اللہ ورسول کی راہ چھوڑنے سے کیا کچھ خرابیان بھگتینگے الامان الامان جاگو بھائیون خواب غفلت سے اور چھوڑو سبکی راہ اور اختیار کرو اللہ ورسول کی راہ بھلا سوچو تو سہی کہ اس وقت مین جو بعضے لوگ اپنے بڑون کی رسمون کو حکم خدا اور رسول پر ترجیح دیتے ہین اور کھلم کھلا کہتے ہین کہ صاحب دین سے دنیا سنبھالنی مشکل ہی اور کہین ہاتھون کی لکیرین بھی مٹی ہین ہمارے بڑون نے کبھی یہ نکیا تو ہم کیونکر کرین بلکہ بعضے جاہل شرع شریف کے مقابلے مین یون بکنے لگتے ہین کہ خدا مارے یا چھوڑے ہمسے تو کبھی یہ بات نہوگی پس انمین اور اون کفار مین کہ جنکے حق مین یہ کچھ وعید فرمائی کیا فرق ہی اور ایسی باتین ایسی جاہل اکثر کہا کرتے ہین کہ جسکی کسی عورت کا خاوند مرگیا ہو اور دوسرے نکاح کو کوئی کہے کہ اللہ ورسول کا حکم بھی ہی کہ اسکا نکاح کسی سے کردو تو اسکو ناک کٹائی جانکر ایسا کچھ بکنے لگتے ہین یا کسیکے مرنے کے بعد جو عورتین چالیس روز تک نوحہ کرنے کے لیے صف بچھا کر بیٹھتی ہین یا اور شادی غمی کی رسمون بد کو کوئی منع کرے تو ایسا ہی کچھ بکنے لگتی ہین بس یہ اور وہ کافر ایک سے ہین مسلمان کے معنی یہ ہین کہ جو حکم اللہ ورسول کا ہو سر آنکھون پر رکھے اور انکے آگے بڑون کی رسمون کو طاق پر رکھے

شعر خلاف پیمبر کسی رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ✤ والا دین و دنیا مین تباہی ہی

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝

اور تحقیق گمراہ ہوئے تھے پہلے انسے اکثر پہلے لوگون سے اور تحقیق بھیجے ہین ہمنے درمیان انکے ڈرانے والے ✤ فتح ✤ اور بہک چکے ہین انسے آگے بہت لوگ پہلے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ پہلے انسے یعنی پہلے تیری قوم قریش کے اگلی امتون کے لوگ بہت گمراہ ہو چکے ہین بسبب تقلید باپ دادون کے اور نہ تامل کرنے کے حق باتین اور ڈرانے والے یعنی انبیا کہ ڈراتے تھے انجام بد سے ✤ ف ل ✤

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

پس دیکھ کیسا ہوا انجام ڈرائے گیون کا مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ یعنی کافر ہلاک ہوئے اور مومن

ع ۲ ۵۳ ۶

کہ جنکو اللہ نے چن لیا تھا اپنی عبادت کے لیے اونھون نے نجات پائی ہلاک و عذاب سے حاصل یہ کہ انبیاء ذکر سبھی کو سناتے ہین نیک سمجھتے ہین اور برے سمجھتے ہین
اور جو نکہ ذکر فرمایا تھا رسولون کے بھیجنے کا اگلی امتون مین اور انجام بد ہونے امتون کا اوسکے بعد ذکر کیا نوح علیہ السلام کا اور اونکے پکارنے کا اوسکو وقت تنگ
ہونے کے قوم اپنی سے اسلیے کہ یہ اونھین سے آدم ثانی ہین اسواسطے کہ بعد طوفان کے اب بنی آدم اونھین کی اولاد ہین پس فرمایا ÷ ع ل

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝

اور تحقیق پکارا ہمکو نوح نے پس اچھے قبول کرنے والے دعا کے ہین ہم ÷ ف ÷ سو کیا خوب پہونچنے والے ہین پکار پر ÷ موضح ÷ تفسیر ÷
پکارا ہمکو الخ یعنی دعا کی ہمسے تو کہ نجات دین ہم اوسکو غرق سے یا یہ مراد ہی کہ بد دعا کی اپنی قوم پر پس کہا اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ
فَانْتَصِرْ ۝ پس خوب قبول کی ہمنے دعا اوسکی کہ مدد کی اوسکی اوسکو بچایا اور قوم کو ڈبویا ÷ م ل ÷

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝

اور بچا دیا ہمنے اوسکو اور اوسکے لوگون کو بڑے غم سے اور کیا ہمنے اوسکی اولاد کو اونھین کو فقط باقی رہا ہوا ÷ ف ÷ اور بچا دیا اوسکو
اور اوسکے گھر کو بڑی گھبراہٹ سے اور رکھی اوسکی اولاد وہی رہ جانے والی ÷ مو ÷ تفسیر ÷ اوسکے لوگون کو یعنی جو ایمان
لائے تھے اوسپر اور اولاد اونکی بڑے غم سے یعنی غرق سے باقی رہا ہوا یعنی اونکی اولاد کے سوا سب مر گئے فقط اولاد اونھی کی باقی
رہی چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب نکلے نوح علیہ السلام کشتی سے تو مر گئے وہ لوگ کہ ساتھ اونکے تھے مرد و عورت مگر جو کہ اونکے
ساتھ اونکی اولاد مین سے تھے اور بیویان اونکی وہ باقی رہے پس سب آدمی حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہین اور بیٹے اونکے تین تھے
سام اور وہ باپ ہین عرب کے اور فارس و روم کے اور حام اور وہ باپ ہین سودان کے مشرق سے لیکر مغرب تک یعنی حبش اور زنگ
اور بربر اور ہند کے اور یافث اور وہ باپ ہین ترک اور خزر اور یاجوج و ماجوج کے اور انکے کہ جو وہان ہین انتہی اور یہان سے
معلوم ہوتا ہی کہ طوفان نوح علیہ السلام کا تمام زمین پر تھا اور بعضون نے کہا کہ زمین ہند مین نہ تھا اور بعضون نے کہا کہ اونکی قوم کی
زمین کے سوا نہ تھا ÷ معالم ÷ بحر ÷ کشتی مین اسی یا تراسی آدمی بچے تھے اونکی اولاد نہین چلی ان تینون بیٹون سے چلی
سام بسا بیچ زمین کے عرب اور توران اور ایران پیدا ہوا یافث بسا شمال کو ترک اور یاجوج و ماجوج پیدا ہوا حام بسا جنوب کو ہند اور حبش پیدا ہوئے ÷ مو ÷

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور چھوڑی ہمنے اوسپر ثنا نیک پچھلون مین سلام ہو جیو نوح پر عالمون مین ÷ ف ÷ تفسیر ÷ چھوڑی ہمنے یعنی باقی رکھی اوسکے لیے
ثنائے نیک اور ذکر اچھا پچھلون مین یعنی جتنے انبیا اور امتین اونکی بعد اونکے ہین دن قیامت تک سلام ہو جیو یعنی ہماری طرف سے اوسپر
عالم کے لوگون مین اور بعضون نے کہا کہ چھوڑا ہمنے اوسپر پچھلون مین یہ کہ درود بھیجین اوسپر روز قیامت تک ÷ جلا ÷ معا ÷ اور
صاحب مدارک نے یہ معنی لکھے ہین کہ چھوڑا ہمنے نوح پر پچھلی امتون مین یہ کلمہ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ یعنی سلام بھیجا کرین اوسپر اور دعا کیا
کرین اوسپر عالمون مین یعنی ثابت ہوا یہ تحیت یعنی سلام و دعا اون سب مین پس نہین خالی ہوگا کوئی اونمین سے اس تحیت سے گویا کہا گیا
کہ ثابت کیا اللہ نے سلام بھیجنا نوح پر اور مدام کو جاری کیا اسکو ملائکہ مین اور جن و انس مین کہ سلام بھیجا کرین اوسپر پچھلے انتہی پس حضرت
شاہ ولی اللہ نے ترجمہ آیت کا بحسب پہلی تفسیر ورن کے لکھا ہی اور شاہ عبد القادر صاحب نے بحسب تفسیر مدارک کے لکھا ہی
کہ اور باقی رکھا ہمنے اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہی نوح پر سارے جہان والون مین یعنی ہمیشہ اوسپر سلام بھیجتا ہی سارا جہان ÷

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

تحقیق ہم اسی طرح یعنی جیسے کہ جزا دی ہمنے نوح کو جزا دیتے ہین نیک کارون کو تحقیق نوح ہمارے ایمان دار بندون مین سے ہی ÷ ف ÷

تفسیر + تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہین الخ حضرت نوح کو جو یہ جزا خوب ملی اوسکا سبب بیان فرمایا کہ یہ اس سبب سے تھا کہ وہ نیک کار تھے کہا مقاتل نے کہ جزا دی اونکو اللہ نے بسبب نیک کاری اونکی کے یہ کہ ثنا نیک چھوڑی اونکے لیے عالمون مین پھر سبب بیان فرمایا اونکے نیک کار ہونے کا کہ وہ نیک کار اس سبب سے تھا کہ وہ بندہ مومن تھا تاکہ معلوم ہو لوگون کو بزرگی محل ایمان کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان صفات مدح اور تعظیم سے ہے + مل + معا +

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ○

پھر ڈبا دیا ہمنے اوروں کو یعنی کافرون کو + فتح + پھر ڈبا دیا ہمنے دوسرون کو + موا +

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ○ اِذْ جَاۗءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ○

اور تحقیق نوح کے تابعدارون مین سے تھا ابراہیم جب آیا رو برو پروردگار اپنے کے ساتھ دل پاک کے عیب سے + فتح +
تفسیر + تابعدارون مین سے یعنی جنھون نے متابعت کی نوح کی اصول دین مین یا متابعت کی ہے مضبوط رہنے مین اللہ کے دین پر اونمین سے ابراہیم بھی تھے اور حضرت نوح اور ابراہیم کے درمیان مین فرق دو ہزار اور چھ سو چالیس برس کا ہی اور ان دونون کے درمیان مین دو نبی گذرے ہین حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام ساتھ دل پاک کے الخ یعنی پاک تھا شرک سے یا دل کی آفتون سے یعنی بغض و حسد وغیرہ سے اور معنی آنے کے ساتھ دل پاک کے رو برو رب کے یہ ہین کہ اونھون نے خالص کیا اللہ کے لیے دل اپنا اور جانا اللہ نے یہ حال اونکا پس بیان کیا گیا آنا بطور مثال کے واسطے اسکے + مل + تنبیہ + روز قیامت کے نہ نفع دیگا کسیکو اور نہ اولاد لیکن جو آویگا اللہ تعالی کے پاس ساتھ قلب سلیم کے کہ پاک ہو شرک و نفاق وغیرہ عیوب قلب سے البتہ نفع پاویگا اور مراد کو پہونچیگا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ○ پس چاہئیون جہان تک بنے کوشش اسمین کرو کہ قلب پاک سے اوس جناب اقدس مین حاضر ہو کہ نہ اوسمین کچھ شرک کو نفاق ہو اور نہ بغض و کینہ اور نہ حسد و عداوت وغیر ذلک آفات دل فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نجات پائی اوسنے کہ خالص کیا اللہ تعالی نے دل اوسکا ایمان کے لیے اور کیا دل اوسکا سلیم یعنی سالم بری باتون سے مثل حسد کینہ وغیرہ کے اور کی اوسکی زبان سچی اور نفس اوسکا مطمئن اور خلق اوسکا سیدھی اور کیا کان اوسکے کو سننے والا حق کا اور آنکھ اوسکی کو دیکھنے والی صانع کی دلیلون کی پس ایسے کان پس قیف ہی یعنی جیسے قیف سے عرق وغیرہ شیشے مین پہونچتا ہے ایسے ہی کان سے بات دل مین پہونچتی ہی اور ایسے آنکھ پس ٹھہرانے والی ہی واسطے اوس چیز کے کہ نگاہ رکھتا ہی دل یعنی آنکھ کی راہ سے بھی کوئی چیزین دل مین جاتی ہین اور ثابت رہتی ہین جیسے کان کی راہ سے + مشکوۃ +

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ○ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ○

جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہ کس چیز کو پوجتے ہو تم آیا ساتھ رلانے فاسد کے معبودون کو سوائے خدا کے ڈھونڈھتے ہو + فتح + جب کہا اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو تم کیا پوجتے ہو کیون جھوٹ بنائے حاکمون کو اللہ کے سوائے چاہتے ہو + موضح +

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

پس کیا ہی گمان تمھارا ساتھ پروردگار عالمون کے + فتح + تفسیر + یعنی کیا ہی گمان تمھارا ساتھ اوسکے اس حال مین کہ پوجتے ہو تم اوسکے غیر کو یا کیا ہی گمان تمھارا ساتھ اوسکے کہ کیا کریگا ساتھ تمھارے اور کیسا عذاب کریگا تمکو اس حال مین کہ پوجا تمنے اوسکے غیر کو با وجودیکہ جانتے تھے تم کہ منعم حقیقی وہی ہی پس لائق عبادت کے وہی تھا نہ اور کوئی یا کیا ہی گمان تمھارا جب ملوگے اوس سے اس حال مین کہ پوجا تمنے

اوسکے غیر کو کہ کیا معاملہ کریگا تمسے یا کیا ہی گمان تمہارا ساتھ اوسکے جبکہ پوجا تمنے اوسکے غیر کو وہ چھوڑ دیگا تمکو بغیر عذاب کے ۚ ف مآل معا^ی

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝

پس دیکھا ابراہیم نے ایکبار دیکھنا ستارون میں پس کہا تحقیق میں بیمار ہونگا ❊ ف تفسیر ❊ آیا ہی کہ جب ابراہیم عم نے قوم کو بتون کے پوجنے پر ملامت کی تو اونھون نے کہا کہ کل عید ہماری ہی اور جنگل کو جاوینگے آج کھانے پکاتے ہین ہم اور گرد بتون کے چھوڑ جاتے ہین تا تبرک ہو اور کل جب ہم جنگل سے پھرینگے اور بتخانے مین آوینگے تو تبرک تقسیم کرینگے تو بھی ہمراہ ہمارے چل تا مجمع ہمارا اور زیب اور زینت بتونکا دیکھے تو ہم جانتے ہین کہ بعد دیکھنے اوسکے ہماری ملامت سے باز رہیگا تو اور بتون کے پوجنے مین ہمکو معذور رکھیگا ابراہیم عم نے کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن جب ابراہیم عم کو کہا کہ ہمارے ساتھ باہر چل ابراہیم عم نے ستارون کی گردش مین یا نجوم کی کتاب مین دیکھکر کہا کہ مین طاعون مین گرفتار ہونگا اور چونکہ قوم اونکی عمل نجوم پر کرتی تھی انھون نے بھی اونسے کلام ساتھ نجوم کے کیا تا اونپر حجت لازم ہو اور انکار نکرین انکی بات پر ❊ ف معا^یحب ❊ یعنی دیکھنا ستارون مین اس حال مین کہ دیکھتے تھے آسمان کو اپنے دل مین سوچتے ہوئے کہ کیا حیلہ کرین یعنی جیسے فکرمند آسمان کو دیکھنے لگا کرتا ہی تدبیر سوچنے کے لیے ویسے ہی انھون نے آسمان کو دیکھا اور ستارے نظر پڑے یا دکھایا قوم کو کہ وہ نظر کرتے ہین ستارون مین بسبب معتقد ہونے اونکے کے علم نجوم کے پس وہم ڈالا اونکو کہ انھون نے دلیل پکڑی ساتھ علامت کے اسپر کہ بیمار ہونگے پس کہا ابراہیم عم نے کہ مین بیمار ہون یعنی قریب ہی کہ بیمار ہونگا ساتھ مرض طاعون کے اور یہ بیماری اونمین اکثر ہوا کرتی تھی اور وہ ڈرتے تھے عدوی سے یعنی بیماری کے لگ جانے سے پس یہ کہا اونھون نے اسلیے کہ تا لوگ الگ ہو جاوین انسے پس بھاگے لوگ انکے پاس سے اپنی عید کی طرف اور چھوڑا انکو بتخانے مین تنہا پس کیا انھون نے بتون کے ساتھ جو کچھ کہ کیا چنانچہ آگے آویگا بیان اوسکا اور کہا ہی علما نے کہ علم نجوم کا حق تھا پھر منسوخ کیا گیا مشغول ہونا ساتھ معرفت اوسکی کے اور جھوٹ بولنا حرام ہی مگر جبکہ تعریض کرے یعنی اشارہ ہو اوسمین اور بات کی طرف پس جو کچھ کہ ابراہیم عم نے کہا تعریض تھی اوسمین یعنی اِنِّي سَقِيمٌ سے مراد تھی اِنِّي سَاَسْقَمُ یعنی قریب ہی کہ مین بیمار ہونگا یا جسکی گردن مین موت ہی وہ بیمار ہی اور اسی جہت سے مثل مشہور ہی كَفٰى بِالسَّلَامَةِ دَاءً یعنی کفایت کرتی ہی سلامتی دکھ ہونے مین اور مرا ایک شخص ناگہان پس کہا لوگون نے کہ مر گیا اس حال مین کہ بھلا چنگا تھا پس کہا ایک اعرابی نے کہ کیا تندرست ہی وہ شخص کہ موت اوسکی گردن مین ہی یا مراد ابراہیم عم کی یہ تھی کہ مین سقیم النفس ہون بسبب کفر تمہارے کے جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ مین مریض القلب ہون اسبات سے ❊ ف تنبیه ❊ معالم وغیرہ مین جو لکھا ہی کہ وہ کفار بتون کے آگے کھانا تبرک ہونے کے لیے رکھ جاتے تھے اور پھر اوسکو تبرک کا تقسیم کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو اسوقت مین لوگ تعزیے کے آگے کونڈے حلوے وغیرہ کے رکھتے ہین اور بعضے مینہدی کے آگے مالیدہ وغیرہ اور بعضے قبرون پر لید یا ریوڑیان پھول پان چادر وغیرہ چڑھاتے ہین اور دودھ و شربت وغیرہ سے مشکیزے اور گنج بھرتے ہین اور بعضے طاقون وغیرہ مین روشنی کرکر مالیدہ وغیرہ رکھکر نیاز دیتے ہین اور ان سب چیزون کو تبرک کا تقسیم کرتے ہین وہ یہ مشابہت بت پرستون کے ساتھ پیدا کرتے ہین ان سب افعال مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ہی دیا ہی مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو کوئی مشابہت کرتا ہی کسی قوم کے ساتھ پس وہ اونھین مین سے ہوتا ہی پس مسلمانون کو بچنا چاہیے ایسے افعال سے کہ یہ طریقہ اہل اسلام کا نہین ہی اگر ایسی باتین اچھی ہوتین تو کہین صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین یا ائمہ مجتہدین سے بھی تو منقول ہوتین جب اونسے نہ ثابت ہوئین تو باطل اور بری ہین ❊

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝

پس پھر گئے ابراہیم عم سے پیٹھ پھیر کر پس پوشیدہ متوجہ ہوا ابراہیم طرف معبودوں انکے کے پس کہا یعنی از راہ تمسخر کے کیا کچھ

الغیب الا اللہ انتہی اور اوسی پارے مین قول حضرت نوح کا نقل کیا کہ انھون نے اپنی امت سے کہا و لآ اقول لکم عندی خزآئن اللہ
ولآ اعلم الغیب الخ اور فرمایا اپنے نبی پیارے اشرف المخلوقات کو کہ تو لوگون سے یون کہدے قل لآ املک لنفسی نفعا و لا
ضرا الا ما شآء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر
و بشیر لقوم یؤمنون ○ یعنی نہین مالک ہون مین اپنے نفس کے لیے نفع حاصل کرنے کا اور نہ ضرر کے دفع کرنے کا مگر جو چاہے
اللہ اور اگر جانتا مین غیب کو یعنی اوس چیز کو کہ غائب ہی مجھسے تو بہت خوبیان لیتا اور مجھکو برائی کبھی نہ پہونچتی مین تو یہی ہون ڈر اور خوشی
سنانے والا ماننے لوگون کو انتہی بھلا جب ان حضرات کو علم غیب نہوا تو اور کی کیا حقیقت ہی اب ان آیات کو دیکھکر خیال کرنا چاہیے کہ
جسنے اسوقت دعوی غیب دانی کا بہ نسبت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے کر کر کچھ اشعار اس مضمون کے لکھے ہین قول اوسکا سراسر باطل
ہی آیات مین تامل کرنا چاہیے نہ اوس گمراہ کے قول مین کہ قول پوچ اوسکا سراسر مخالف ہی قرآن اور حدیث اور فقہ کے اور ملا علی قاری نے
شرح فقہ اکبر مین اسکو کفر لکھا ہی عبارت اونکی یہ ہی ثم اعلم ان الانبیآء لا یعلمون المغیبات من الاشیآء الا
ما اعلمھم اللہ احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضۃ
قوله تعالی قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ انتہی اور بزازیہ وغیرہ فتاوون مین لکھا ہی
من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر اور بحر الرائق مین لکھا ہی جو کوئی نکاح کرے اور کہے کہ گواہ کیا مینے
خدا رسول کو تو نکاح منعقد نہین ہوتا اور وہ شخص کافر ہو جاتا ہی اسواسطے کہ دعوی کیا اوسنے کہ نبی کو علم غیب کا ہی اور اوسی مین لکھا ہی
من ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ واعتقد بہ ذلک کفر انتہی باز آ ہم بر سر مطلب کہ تعزیہ وغیرہ
پرستش کی چیزون کا رد اس آیت سے بھی نکلتا ہی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل
الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ○ اسلیے کہ ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا ہی کہ کل ما نصب واعتقد تعظیمہ
من الحجر والشجر فھو النصب انتہی اور صاحب مجالس نے لکھا ہی والانصاب جمع نصب وھو کل ما نصب وعبد
من دون اللہ تعالی من شجر او حجر او قبر او غیر ذلک والواجب ھدم ذلک کلہ ومحو اثرہ انتہی اللھم اھدنا سبل السلام
وجنبنا عن طرق الاثام ❊

قالوا ابنوا له بنیانا فالقوہ فی الجحیم ○

❊ تفسیر فتح ❊ کہا اونھون نے آپسمین کہ بناؤ ابراہیم کے لیے عمارت یعنی ان آگ بہت سی جمع کرو واللہ اعلم پس ڈالو اوسکو بہت سی آگ مین
عمارت یعنی ایک گھیر سا پتھرون کا چنو اور اوسمین لکڑیان بھر دو اور دہکاؤ اوسمین آگ پس جب دہکنے لگے تو ڈالدو اسکو آگ دہکتی مین پس اونھون نے
ایک چاردیواری پتھرون کی تیس گز کی اونچی اور بیس گز کی چوڑی بنا کر لکڑیون سے بھری اور جب دہکنے اور بھڑکنے لگی آگ تو ابراہیم کو
اوسمین ڈالدیا حق تعالی نے اوسکو اونپر گلزار کر دیا چنانچہ سورۂ انبیا مین بیان اسکا گذرا ❊ صاحب بحر ❊ کہا سدی نے پس قید کیا کفار
نے ابراہیم کو ایک گھر مین اور جمع کین اونکے لیے لکڑیان یہانتک کہ اگر عورت بیمار ہوتی تھی تو کہتی تھی اگر عافیت دیگا مجھکو اللہ تو جمع کرونگی
مین لکڑیان ابراہیم کے جلانے کے لیے پس جب جمع کین اونکے لیے لکڑیان بہت سی اور خوب بھڑکائی آگ یہانتک کہ اگر جانور گذرتا تھا
اوسپر تو جل جاتا تھا شدت لپٹ اوسکی سے اور زیادتی حرارت اوسکی سے پس قصد کیا اونکے ڈالنے کا پس اوٹھاکر رکھا اونکو عمارت
کے سر پر یعنی بلندی پر پس اوٹھایا ابراہیم نے سر اپنا طرف آسمان کے پس کہا آسمان اور زمین اور پہاڑون اور فرشتون نے اے رب ہمارے
ابراہیم جلایا جاتا ہی تیری راہ مین پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین خوب جانتا ہون حال اوسکا اور اگر وہ تمکو پکاریگا تو پس تم [illegible]

اوسکو اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے جسوقت کہ اوٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ فِی السَّمَآءِ وَاَنَا الْوَاحِدُ
فِی الْاَرْضِ لَیْسَ فِی الْاَرْضِ اَحَدٌ یَّعْبُدُکَ غَیْرِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنی یا الٰہی تو ایک ہی آسمان مین
اور مین ایک ہون زمین مین یعنی تیری بندگی کرنے مین نہین ہے زمین مین کوئی کہ عبادت کرے تجکو غیر میرے بس ہے مجکو اللہ اور اچھا ہی کارساز وہ پس
حکم فرمایا اللہ تعالی نے آگ کو یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ یعنی ای آگ ہوجا تو ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر درمنثور

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ○

پس قصد کیا کفار نے ساتھ اوسکے بدخواہی کا پس کیا ہمنے اونکو زیر تر فتح پھر چاہنے لگے اوسپر داؤ پھر ہمنے ڈالا اونھی کو نیچے مو
تفسیر یعنی بدخواہی کی تھی ابراہیم علیہ السلام کی کہ ڈالا اونکو آگ مین تو کہ ہلاک ہوجاوین پس اللہ تعالی نے اونکو مقہور و ذلیل کیا کہ نکلے
ابراہیم آگ سے صحیح سلامت مل

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ○

اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ تحقیق مین جانیوالا ہون طرف پروردگار اپنے کے راہ دکھاویگا مجکو یعنی اوس جگہہ کی کہ رضا پروردگار
ہمارے کی ہو فتح اور بولا مین جاتا ہون اپنے رب کی طرف وہ مجکو راہ دیگا مو تفسیر جانے والا ہون یعنی
ہجرت کرنے والا ہون اپنے رب کی طرف اور معنی یہ ہین کہ مین ہجرت کرتا ہون دار الکفر سے اور جاتا ہون اپنے رب کی مرضی کی جگہہ کیا
پیچ جب کہ نکلے آگ سے اور باپ نے انکو گھر سے نکالدیا بادشاہ کی خاطر سے جیسے کہ کہا اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّیْ راہ دکھاویگا مجکو یعنی
اوس جگہہ کی کہ مجکو وہان کے جانیکا حکم کیا اور وہ شہر شام تھا پس جب اپنے وطن سے نکل کر متوجہ شام کی طرف ہوئے تو درمیان راہ
مین ہاجرہ ہاتھ لگین حضرت سارہ کے کہ بیوی ابراہیم علیہ السلام کی تھین اور سارہ نے ہاجرہ کو ابراہیم علیہ السلام کے تئین بخشا ابراہیم نے دعا کی فرزند ہونیکی پس کہا معالم

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ○

ای پروردگار عطا کر مجکو یعنی فرزند صالحون سے پس بشارت دی ہمنے اوسکو ساتھ ایک لڑکے بردبار کے فتح ای رب بخش مجکو
کوئی نیک بیٹا پھر خوشخبری دی ہمنے اوسکو ایک لڑکے کی جو ہوگا تحمل والا مو تفسیر بشارت متضمن ہے تین باتون کو
ایک تو یہ کہ فرزند مرد ہوگا دوسرے کہ وہ پہنچیگا عمر حلم کو اسلیے کہ لڑکا نہین وصف کیا جاتا ہی ساتھ حلم کے اور تیسرے یہ کہ وہ حلیم یعنی
بردبار ہوگا اور اونکے حلم سے کونسا حلم بڑا ہوگا کہ جب لگے باپ اونکے ذبح کرنے کا اور ذکر کیا اونکے آگے تو کہا اونھون نے سَتَجِدُنِیْٓ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ یعنی پاویگا تو مجکو اگر چاہا ہی خدا نے صبر کرنے والون مین سے پھر مستعد ہوئے اپنے ذبح کروانیکے لیئے مل

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ یٰٓاَبَتِ
افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ○

پس جب پہنچا وہ لڑکا اوس سن کو کہ سعی کرسکے ہمراہ والد اپنے ابراہیم کے کہا ابراہیم نے ای چھوٹے بیٹے میرے تحقیق مین دیکھتا
ہون خواب مین کہ مین ذبح کرتا ہون تجکو پس دیکھ تو کیا چیز تیری خاطر مین پہنچتی ہی کہا ای باپ میرے کر ڈال جو کچھ حکم کیا جاتا ہی تجکو پاویگا
تو مجکو اگر چاہا ہی اللہ نے صبر کرنے والون سے فتح پھر جب پہنچا اوسکے ساتھ دوڑنے کو کہا ای بیٹے مین دیکھتا ہون خواب مین
کہ تجکو ذبح کرتا ہون پھر دیکھ تو تو کیا دیکھتا ہی بولا ای باپ کر ڈال جو تجکو حکم ہوتا ہی تو مجکو پاویگا اگر اللہ نے چاہا سہارنے والا مو
تفسیر سعی کرسکنے سن سعی کا وہ عمر ہی کہ اوسوقت مین کام مردون کا ساکر سکے اور عمر اسمعیل کی اوسوقت مین تیرا آن برس
کی تھی اور موجب ایک قول کے سعی سعی کے چلنے سے ہین یعنی چلنا ہمراہ باپ اپنے کے سنا وغیرہ تک ہی اور یہ مساعدت کرتا ہی اوس

قول کہ سات برس کا کہا ہی اور بحسب ایک قول کے سعنی سعی کے عمل و عبادت ہی اور وہ حد بلوغ ہی آور تری رای سے ہی
یعنی رای تیری کیا تقاضا کرتی ہی بطور مشاورت کے یہ پوچھا نہ رویت عین سے اور مشورہ اونسے اسلیے نہین کیا کہ اونکے مشورے اور رای پر
عمل کرین ولیکن اسلیے پوچھا کہ تا معلوم ہو کہ آیا جزع کرتے ہین یا صبر ✤ بحر ✤ مل ✤ شعر چون خلیل اللہ قربان کرد واز
جان خود را نیز با صد جد و کد ✤

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

پس جب مطیع ہوئے دونون حکم الٰہی کے اور باپ نے پچھاڑا فرزند کو پیشانی کے بل آواز دی ہمنے ابراہیم کو کہ ای ابراہیم تحقیق سچ
کر دکھایا تو نے خواب کو تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہین نیک کارون کو ✤ فتح ✤ پھر جب دونون نے حکم مانا اور پچھاڑا اوسکو ماتھے کے
بل اور ہمنے اوسکو پکارا یون کہ ای ابراہیم تو نے سچ کر دکھایا خواب ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو ✤ مو ✤ تفسیر
یعنی جیسے درگذر کیا ہمنے ذبح ہونے فرزند تیرے سے ایسے ہی بدلہ دیتے ہین ہم اونکو کہ خوب اطاعت کرتے ہین ہماری کہا مقاتل نے
کہ بدلہ دیا اللہ نے ابراہیم کو بسبب خوب اطاعت کرنے اوسکی کے یہ کہ درگذر کیا ذبح ہونے فرزند اوسکے سے ✤ معا ✤ پیشانی کے بل
تا موہنہ سامنے نظر آوے بیٹے کا کہ محبت جوش کرے کہتے ہین یہ بات بیٹے نے سکھائی آگے اللہ نے نہین فرمایا کہ کیا گذرا یعنی کہنے
مین نہین آتا جو حال گذرا اوسکے دل پر اور فرشتون پر ہم اسی طرح جزا دیتے ہین نیک کارون کو یعنی ایسے مشکل حکم کر کر آزماتے ہین پھر اونکو
تھام رکھتے ہین تب درجے بلند دیتے ہین ✤ مو ✤

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝

تحقیق یہ ماجرا امتحان ظاہر ہی اور عوض اوسکے دیا ہمنے ایک دنبہ مہیا واسطے ذبح کے بڑے جثے کا ✤ فتح ✤ بیشک یہی ہی
صریح جانچنا اور اوسکا بدلہ دیا ہمنے ایک جانور ذبح کو بڑا ✤ مو ✤ تفسیر ✤ وہ دنبہ ابلق و سینگدار تھا اور جاننا چاہیے
کہ دونون اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کا اتفاق ہی اسپر کہ جس لڑکے کے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا ابراہیم کو وہ اسحٰق تھے اور علماے مسلمین
نے اختلاف کیا ہی اسمین پس ایک جماعت نے کہ وہ اسحٰق ؑ تھے اور یہ قصہ شام مین تھا کہ جب ابراہیم ؑ نے رب ہب لی دعا کی اور خوشخبری فرزند
کی پائی کہا ہو اذاً للہ ذبیح یعنی چونکہ وہ فرزند پیدا ہوگا اللہ کے نام پر ذبح کیا جاویگا پھر جب اسحٰق ؑ پیدا ہوئے اور حد سعی یعنی کار بار کی عمر کو
پہنچے تو خواب مین سنا اوف بنذرک یعنی پوری کر اپنی نذر پس اس سبب سے حکم خدا کا ابراہیم ؑ کو بیٹے کے ذبح کرنیکا ہوا تھا اور بعد خواب کے
ابراہیم ؑ نے اسحٰق کو کہا آؤ تا کہ اللہ قربانی کرین ہم اور رسی اور چھری لیکر دونون روانہ ہوئے جب کہ پہاڑون کے درمیان مین پہنچے تو بیٹے نے
پوچھا کہ ای باپ کہ قربانی تیری کہان ہی کہا ابراہیم ؑ نے انی اری فی المنام انی اذبحک الخ اور اور جماعت مفسرونکی اسپر ہین کہ ذبیح
اسمٰعیل ہین اور دونون قول رسول علیہ السلام سے بھی روایت کیے گئے ہین اور دلیل فرقہ اول کی یہ ہی کہ ذبیح وہی بشیر ہی یعنی جسکے
پیدا ہونے کی بشارت دی تھی اوسی کو ذبح کرنے کو لے گئے تھے جیسے کہ اوپر کی آیتون سے سمجھا گیا اور بشارت اسحٰق ہی کے حق مین
ہوئی ہی جیسے کہ فرمایا فبشرنٰہا باسحٰق یعنی خوشخبری دی ہمنے سارہ کو اسحٰق ؑ کے پیدا ہونے کی اور دلیل دوسرے فرقے کی یہ ہی کہ بشارت
اسحٰق کے پیدا ہونے کی بعد قصہ ذبیح کے ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وبشرنٰہ باسحٰق نبیا یعنی خوشخبری دی ہمنے ابراہیم ؑ کو
اسحٰق کے پیدا ہونے کی کہ پیدا ہوگا اسحال مین کہ مقدر ہی نبی ہونا اوسکا چنانچہ یہ جملہ ان آیات کے مابعد مین آویگا پس دلالت کیا اسپر کہ
مبشر غیر مذبوح کے ہی اور بھی سورہ ہود مین فرمایا فبشرنٰہا باسحٰق ومن وراء اسحٰق یعقوب یعنی پس بشارت دی ہمنے

سارہ کو اسحق کے پیدا ہونے کی اور پیچھے اسحق کے یعقوب ع کی اور یہ بشارت بیٹے اور پوتے کے پیدا ہونے کی ہی پس جس بیٹے سے
کہ فرزند ہونے والا تھا کیونکر اوسکے ذبح کا حکم ہوتا اور یہ بھی دلیل ہی کہ دونون سینگ دنبے ذبح کیے گئے کے بیت اللہ کے دروازے پر ٹنگے تھے
عبد اللہ بن زبیر اور حجاج کے زمانے مین جلے اور وہ اولاد اسمعیل ع کے تصرف مین تھے اور یہ بھی منقول ہی کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک شخص سے
کہ یہود کے علما مین سے تھا اور اسلام لایا تھا اور نیک بخت تھا پوچھا کہ کونسا بیٹا ابراہیم ع کا مذبوح تھا کہا اسمعیل تھا اور یہود بھی جانتے ہین
لیکن بسبب حسد کرنے کے عرب پر ظاہر نہین کرتے اور محمد بن اسحق وغیرہ کہتے ہین کہ ابراہیم ع نے ہاجر کو مکے مین چھوڑا تھا اور اسمعیل ع
وہین نشو و نما پاتے تھے اور ابراہیم ع جب چاہتے کہ ہاجرہ اور اسمعیل کو دیکھین تو شہر شام سے براق پر سوار ہوتے اور صبح کا کھانا مکے مین کھاتے
اور ملاقات انکی کرکے پھر شہر شام کو رجوع کرتے اور رات کو اپنے اہل کے پاس شام مین آرہتے اور زمین انکے براق کے قدمون مین سمٹی جاتی تھی یہان تک
کہ اسمعیل سن سعی کو پہونچے تب ترویہ مین کہ آٹھوین ذی الحجہ کو کہتے ہین ابراہیم ع نے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ خدا تعالی تجکو تیرے بیٹے کے
ذبح کرنے کا حکم کرتا ہی اور جب صبح ہوئی تو تمام روز فکر مین رہے کہ یہ خواب اللہ کی طرف سے ہی یا شیطان کی طرف سے اسلیے اوس دن کو ترویہ
کہتے ہین اور جب نوین شب ہوئی تو پھر وہی خواب دیکھا نوین کی صبح کو جو اوٹھے تو پہچانا کہ امر الٰہی ہی اسلیے روز عرفہ نام ہوا اوسکا پھر دیکھا
مثل اسی کے تیسری رات مین پس قصد کیا اسمعیل کے نحر یعنی ذبح کرنے کا پس نام رکھا گیا اوس دن کا یوم النحر پھر تقدیر جب یقین ہوا ابراہیم ع کو
اسمعیل ع سے یہ ماجرا ظاہر کیا اونھون نے بھی تسلیم کیا روز نحر کے یعنی دسوین ذی الحجہ کو ابراہیم ع رسی اور چھری اور اسمعیل ع کو ہمراہ لیکر منا کو گئے
اور اونکو زمین پر لٹایا اسمعیل ع نے کہا ای باپ میرے مجکو مضبوط باندھو تا تڑپون نہین اور کپڑے اپنے مجسے الگ کر لو تا میرے خون کی چھینٹ
اونپر پڑے اور میرے ثواب کو ناقص نکرے اور میری مان اوسکو دیکھ کر غم مین نپڑے اور چھری کو خوب تیز کر لو تو جلد میرے حلق پر چلانا
تا موت آسان ہو اور جب میری مان پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پہونچانا اور اگر مناسب جانو تو میرا کرتہ میری مان کو سونپنا تا اوسکو
تسلی اوس سے ہوتی رہے ابراہیم ع نے ایسا ہی کیا اور دونون صاحب رونے لگے جاتے تھے پھر ابراہیم ع نے چھری اونکے حلق پر پھیری کچھ نہ کاٹا
دو تین بار چھری کو تیز کرتے تھے پھر اوسکو حلق پر پھیرتے تھے چھری سے کچھ نہ کٹتا تھا بسبب مانع کے قدرت الٰہی سے کہ گردن مثل تانبے
کے ہو گئی تھی اسمعیل ع نے کہا اے باپ میرے موہنہ میرا زمین کی طرف کر کہ تو میرا موہنہ دیکھکر رحم کرتا ہی مبادا وہ رحم درمیان میرے اور درمیان امر خدا
کے حائل ہو اور مین بھی چھری کو دیکھکر جزع فزع نکرون ابراہیم ع نے ایسا ہی کیا کہ اسمعیل ع کو پیشانی کے بل لٹا کر چھری اونکی گدی پر پھیری
چھری اولٹ گئی اور حق تعالی کی طرف سے ندا آئی یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا اور بعضون نے کہا ہی کہ خواب مین بھی یہی سب
معاملے دیکھے تھے بہانا خون کا بیٹے سے نہ دیکھا تھا اور اوس سب کو بجا لائے تصدیق خواب کی حاصل ہوئی اور سوا اسکے اپنی طرف سے
انھون نے سعی و کوشش کی ذبح کرنے مین جیسے کہ ذبح کرنے والا کرتا ہی ولیکن اللہ تعالی نے بچایا اونکو جس طرح کہ بچایا اور یہ قدح نہین کرتا ہی
فعل ابراہیم مین اور بعد سننے اوس آواز کے دیکھا کہ جبرئیل ع ایک دنبہ لائے اور کہا یہ فدا یعنی بدلا بیٹے تیرے کا ہی اسکو ذبح کر اور بیٹے کو
چھوڑ دے اور وہ دنبہ عظیم الجثہ اور فربہ تھا اور یہی سنت ہی قربانیون مین اور روایت کیا گیا ہی کہ حضرت ابراہیم ع نے جب ذبح کیا اوسکو کہا
جبرئیل ع نے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر ذبیح نے یعنی حضرت اسمعیل ع نے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر کہا ابراہیم ع نے اللہ اکبر و للہ
الحمد پس باقی رہی یہ سنت جانور کے ذبح کرنے مین اور دلیل پکڑی ہی ابو حنیفہ رح نے ساتھ اس آیت کے اوس شخص کے حق مین کہ
نذر کرے ساتھ ذبح کرنے فرزند اپنے کے یہ کہ لازم آتا ہی اوسکو ذبح کرنا بکری کا اور ابن عباس سے منقول ہی کہ یہ دنبہ وہ تھا کہ تقرب اللہ کے لیے
اوسکو ہابیل کہ جو بیٹے تھے حضرت آدم ع کے پس قبول کیا گیا اون سے اور وہ جنت مین چرتا تھا یہان تک کہ حضرت اسمعیل کے بدلے مین دیا گیا اور اگر
اسمعیل ذبح کیے جاتے تو ہوتا بیٹے کا ذبح کرنا سنت اور ذبح کیا کرتے لوگ اپنے بیٹون کو انتہی پس اوس دنبے کو منحر مین لا کر ذبح کیا اور قول

ہاتھ سے ذبح کرتا ہی پھر بیٹے کا صبر و سعادتمندی دیکھیے کہ کس طرح اونھون نے کہنا مانا پھر ان کو دیکھیے کہ وہ بھی راضی برضاے حق ہین
پس معنی اسلام کے یہی ہین کہ اللہ کی محبت و حکم کے آگے سبکو ہیچ جانے اور اوسکی راہ مین جان و مال نثار کرے نہ اپنی خواہش کا تابع ہو نہ اولاد کی
خواہش کا فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین ہوتا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہو خواہش نفسانی اوسکی تابع اوس چیز کے
کہ لایا ہون مین اوسکو کہ وہ دین و شریعت ہی اب دیکھا چاہیے کہ ایک تو ایسے بڑے تھے کہ ایسا ضرر اپنا قبول رکھا کہ جان تک دینے مین
دریغ نکیا اور ایک ہم نالائق ہین کہ ہر امر ہمارے دارین کے فائدے کی بات ارشاد ہوئی ہی اور نہین عمل مین لاتے مثلاً فرمایا ہی اللہ تعالی نے اِنَّ
الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ یعنی بلاشبہ اسراف کرنے والے بھائی شیطانون کے ہین پس خیال کیا چاہیے کہ شادی
غمی وغیرہ مین اسراف کر کر شیطان کے بھائی بننا قبول اور اوسکو ترک کر کر فائدۂ دارین حاصل کرنا نہین منظور کیا اولٹی سمجھ ہی ویسے ہی خراب
بھی ہوتے ہین جو ذرہ بھی ذہن لگاویگا اس بات کو سمجھ لیگا شعر ہوشیار کو اک حرف نصیحت ہی کفایت * نادان کو کافی نہین دفتر نہ رسالا *
پس عاقل کو چاہیے کہ بہر نوع رضاے مولی کو مقدم رکھے اور یہ بات جبھی ہوتی ہی کہ اپنے نفس کو مار کر خاک کر دے پھر سب کچھ بن پاتا ہی
اور اپنے مولی کے ہان بڑا رتبہ پاتا ہی شعر خاکساری سے ابھی تو در بدر ہون * کشتہ ہو کر خاک ہو جاؤن تو پھر اکسیر ہون *

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ○

اور خوشخبری دی ہمنے ابراہیم کو اسحق کی جو نبی ہوگا نیکبختون مین * فتح * اور خوشخبری دی ہمنے اوسکو اسحق کی جو نبی ہوگا نیکبختون مین * مو *
تفسیر * معلوم ہوا وہ پہلی خوشخبری اسمعیل کی تھی اور سارا قصہ ذبح کا اونہین پر تھا یہود کہتے ہین ذبح کیا اسحق کو لیکن خلاف ہی
اسحق کی خوشخبری کے ساتھ خبر ہی یعقوب کی یہ سورۂ ہود مین ہو چکا اور خبر ہی نبی ہونے کی یہ سنکر حضرت ابراہیم نہ پوچھتے کہ ابھی دونون
باتین ظہور مین نہین آئین ذبح کیونکر ہوگا * فائدۂ مو * پس جنھون نے ٹھہرایا ذبیح اسمعیل کو اونھون نے یہ معنی کیے کہ بشارت دی ہمنے بعد اس
قصے کے اسحق نبی کے پیدا ہونے کی طاعت کے بدلے مین اور جنھون نے ذبیح ٹھہرایا ہی اسحق کو کہا اونھون نے کہ بشارت دی ہمنے ابراہیم کو اسحق کی
نبوت کی روایت کی یہ عکرمہ نے ابن عباس سے کہا بشارت دی اسحق کی دو بار ایک تو جب پیدا ہوئے اور ایک جب نبی کیے گئے * معا *

وَبٰرَکْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ○

اور برکت بھیجی ہمنے ابراہیم پر اور اسحق پر اور اون دونون کی اولاد مین سے بعضے نیک کار ہین اور بعضے ستم کرنے والے آشکارا
ہین اپنے پر * فتح * اور برکت دی ہمنے اوسپر اور اسحق پر اور دونون کی اولاد مین نیکی والے ہین اور بدکار بھی ہین اپنے حق مین صریح * مو *
تفسیر * اور برکت بھیجی الخ یعنی ان دونون پر اتارین ہمنے برکتین دین و دنیا کی اور بعضون نے کہا کہ یہ مراد ہی کہ برکت اوتاری ہمنے
ابراہیم ع پر اوسکی اولاد مین اور اسحق پر یہ کہ نکالے ہمنے اوسکی صلب سے ہزار نبی اول اونکے یعقوب ہوئے اور آخر اونکے عیسی علیہما السلام
اور نیک کار ہین یعنی مومن اور ستم کرنے والے ہین یعنی کافر ہین یا احسان کرنے والے ہین لوگون پر اور ظالم ہین اپنے نفس پر بسبب
بڑھ جانے کے حدود شرع سے اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ اچھے اور بُرون کے افعال نہین جاری ہوتے ہین بعلاقہ نطفہ اور قرابت کے
پس کبھی جنتے ہین نیک بدون کو اور بد نیکون کو اور تنبیہ ہی اسپر کہ بُرائی ہوئی پچھلون مین نہ گنے گئے عیب و نقصان اگلون کے بلکہ آدمی
عیب کیا جاتا ہی بسبب بدفعلی اپنی کے اور عذاب کیا جاتا ہی اوس چیز پر کہ صادر ہوئی اوس سے نہ اوس چیز پر کہ پائی جاوے اصل یا فرع
اوسکی سے * معا * یہ دونون کہا دونون بیٹون کو دونو سے بہت اولاد پھیلی اسحق کی اولاد مین نبی گذرے بنی اسرائیل اور اسمعیل کی
اولاد مین عرب جنمین ہمارے پیغمبر ہوئے * مو * آگے فرمایا تھا کہ ہمنے لوگون مین ڈرانے والے یعنی انبیا بھیجے پس دیکھ کہ کیسا انجام ہوا ڈرائے ہوؤن کا
اسکے بعد حضرت نوح وغیرہ علیہم السلام کا کہ ڈرانے والے تھے اور اونکی امت کا کہ جو ڈرائے گئے تھے حال بیان فرمایا اوسی کا تتمہ یہ آگے بیان ہوتا ہی

ع ۳ ۲۹

قولہ نبیا حال مقدرۃ [illegible] اسحق [illegible] من الصلحین حال [illegible]

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ○ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ○

اور البتہ تحقیق ہمنے احسان کیا موسی اور ہارون پر یعنی بسبب نبوت دینے کے اور نجات دی ہمنے اونکو اور اونکی قوم کو یعنی بنی اسرائیل کو غم بڑے سے ✽ فتح ✽ اور ہمنے احسان کیا موسی اور ہارون پر اور بچا دیا اونکو اور اونکی قوم کو اس بڑی گھبراہٹ سے ✽ موضح ✽ تفسیر ✽ کہ غم تھا ڈوب جانے کا یا فرعون اور اوسکی قوم کی ایذا رسانی کا جو غم تھا اوس سے چھڑایا ✽ مد ✽

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ○ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ○

اور مدد دی ہمنے اونکو یعنی موسی اور ہارون اور اونکی قوم کو پس تھے وہ غالب یعنی فرعون پر اور اوسکی قوم پر اور دی ہمنے موسی اور ہارون کو کتاب واضح یعنی توریت کہ اوسمین خوب بیان واضح تھا احکام الہی کا ✽ فتح ✽ اور اونکی مدد کی تو رہے وہی زبردست اور دی اونکو کتاب واضح ✽ موضح ✽

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○

اور دکھلائی ہمنے اونکو راہ سیدھی ✽ فتح ✽ اور سوجھائی اونکو سیدھی راہ ✽ موضح ✽ تفسیر ✽ یعنی راہ اہل اسلام کی اور وہ راہ اون لوگون کی ہی کہ انعام کیا اللہ نے اونپر نہ اونکی کہ غضب کیا گیا ہی اونپر اور نہ گمراہون کی ✽ مد ✽

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ○

اور باقی چھوڑی ہمنے اونپر ثنائے نیک پچھلون مین سلام ہو جیو موسی اور ہارون پر ✽ فتح ✽ اور باقی رکھا اونپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہی موسی اور ہارون پر ✽ موضح ✽

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○

تحقیق ہم ایسے ہی بدلہ دیتے ہین نیکی کارون کو تحقیق وہ دونون مومن بندون ہمارے سے ہین ✽ فتح ✽ ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو وہ دونون ہین ہمارے بندون ایماندار مین ✽ موضح ✽

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

اور تحقیق الیاس ع بھیجے ہوؤن مین سے تھا ✽ فتح ✽ اور تحقیق الیاس ہی رسولون مین ✽ موضح ✽ تفسیر ✽ بعضون کے نزدیک الیاس وہی ادریس نبی ہین چنانچہ پڑھا ہی ابن مسعود نے وَاِنَّ اِدْرِیْسَ جگہ الیاس کے اور اکثرون کے نزدیک الیاس بیٹے یسین کے بیٹے فنحاص کے بیٹے عیزار بیٹے ہارون بیٹے عمران کے ہین اور وہ سب تھے انبیائے بنی اسرائیل مین سے کہ بعد مرنے حزقیل نبی کے اور فساد بنی اسرائیل کے ساتھ گناہ اور بت پرستی کے خدا تعالی نے الیاس کو بنی اسرائیل پر نبی کر کے بھیجا اور انبیا بنی اسرائیل مین سے بھیجے جاتے تھے بعد موسی ع کے تاکہ یاد دلاوین احکام توریت کو کہ بھول گئے تھے بنی اسرائیل اور بنی اسرائیل بیچ [illegible] متفرق تھے اور سبب اسکا یہ تھا کہ جب یوشع بن نون نے بعد موسی علیہما السلام کے ولایت شام کو فتح کیا تو اوس ولایت کو بنی اسرائیل پر تقسیم کیا اور ہر سبط کو ایک ایک جگہ پہ بسایا ایک سبط کو اونمین سے شہر بعلبک اور نواحی اوسکے مین اوتارا الیاس اونھین مین سے تھے پس بھیجا اللہ تعالی نے الیاس کو طرف انکے اور اون ایام مین بادشاہ اوس گروہ کا اجب نام تھا کہ بت بعل نام کو پوجتا تھا اور اپنی قوم سے جبر عبادت اوسکی کرواکر اونکو گمراہ کیا تھا اور طول بعل کا بیس گز کا تھا اور چار موہنہ تھے اوسکے اور جب الیاس مبعوث ہوئے تو اونکو اللہ تعالی کی عبادت کی طرف بلاتے تھے اور وہ قبول نکرتے تھے مگر بادشاہ کہ ایمان الیاس پر لایا تھا اور الیاس ع رہنمائی اوسکی کرتے تھے اور اجب جسوقت سفر کو جاتا تو اپنی بیوی مسماۃ ازبیل کو اپنی رعیت پر خلیفہ کر جاتا اور وہ ستانے ہوئی لوگون کے اور اونپر حکمرانی کرتی اور وہ عورت منکر انبیا کی اور تشدد اونکی تھی یحیی علیہ السلام کو بھی اوسی نے مار ڈالا تھا اور اوس عورت کا کاتب تھا ایک مومن حکیم کہ اپنے ایمان کو

[illegible]

پوشیدہ رکھتا تھا اوسنے خلاصی دلوائی تھی اوسکے ہاتھ سے تین سو نبیوں کو کہ چاہتی تھی وہ قتل کرنا اون میں ہر ایک کا جب وہ نبی ہوتے تھے
سوا ہے اونکے کہ جنکو قتل کیا اور تھی وہ عورت بدکار اور اوسنے سات بادشاہ بنی اسرائیل سے نکاح کر کر از راہ مکر کے قتل کیا تھا اور تھی وہ
بڑی عمر کی کہتے ہین کہ ستر بچے جنے تھے اور جب بادشاہ کے ہمسایہ مین ایک مرد صالح مزدکی نام رہتا تھا اور وہ ایک باغیچہ بادشاہ کے
محل کیطرف رکھتا تھا کہ وہی اوسکی وجہ معاش تھا اوسکی آبادی اور تعمیر اور ترمیم مین مصروف رہتا تھا پس بادشاہ اور بیوی اوسکی اپنے
محل مین بیٹھکر اوپر سے سیر اوس باغیچے کی کرتے اور کھاتے اور پیتے اور قیلولہ کرتے دونون اوسمین اور بادشاہ ساتھ اوس ہمسایہ مزدکی کی
نام کے احسان و مہربانی کرتا اور عورت بادشاہ کی ازبیل نام حسد کرتی تھی اوسپر بسبب اوس باغیچے کے اور چاہتی تھی کہ اوسکو مار ڈالے اور
اوسکے باغیچے کو از راہ غصب کے لے لے اسلیے کہ سنتی تھی لوگون کو کہ بہت کرتے ہین ذکر اوسکا اور تعجب کرتے ہین اوسکی آراستگی
وخوبی سے اور بادشاہ اوس ارادے سے اوسکو منع کرتا رہتا تھا پس نہین پڑ سکتا تھا اوسپر ہاتھ اوسکا تا آنکہ ایکبار بادشاہ کو سفر
دور و دراز پیش آیا اپنی عورت کو بموجب عادت اپنی کے خلیفہ رعیت پر کیا اور آپ سفر کو نکلا بادشاہ کی بیوی نے بادشاہ کے سفر دراز کو غنیمت
جانکر کتنے ایک آدمیون کو مقرر کیا کہ جھوٹی گواہی دین اس بات کی کہ مزدکی نے بادشاہ کو برا کہا ہے اور حکم اوسوقت مین یہ تھا کہ جو کوئی بادشاہ کو
برا کہے اور گواہون سے ثبوت اوسکا ہو تو اوسکو قتل کرتے تھے پس سامنے بلایا اوس عورت نے مزدکی کو اور کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو بادشاہ کو
برا کہتا ہے پس انکار کیا مزدکی نے اسکا پس بلائے اوسنے گواہ اور گواہی دی اونھون نے اسپر جھوٹی پس حکم کیا اوسنے اوسکے قتل کا اور
لے لیا باغیچہ اوسکا اور جب بادشاہ سفر سے پھر کر آیا تو اوسکی بیوی نے مزدکی کے قتل کرنے کی خبر دی بادشاہ نے کہا کہ خوب نکیا تو نے فلاح نہین
پاوینگے ہم اپنے مین بسبب حق ہمسائگی کے اوسکے ساتھ احسان کرتا تھا اور تو نے ایسا معاملہ کیا اوسکی بیوی نے غصے مین آکر کہا کہ مینے تجھ
حکم تیرے کے حکم کیا اور تیرے لیے بدلہ لیا اور تو یہ کہتا ہے اوسنے کہا کہ حق ہمسائگی کا نگاہ رکھا تو نے عورت نے کہا خیر اب تو ہوا جو
کچھ کہ ہوا حاصل یہ کہ غضب الٰہی بسبب قتل کرنے اوس مظلوم کے جوش مین آیا اور حضرت الیاس کو وحی بھیجی کہ بادشاہ کو اور اوسکی بیوی کو غضب
الٰہی کی خبر بسبب قتل کرنے اوسکے ولی کے پہنچاوین کہ اگر توبہ نکرینگے اور باغیچہ مزدکی کا اوسکے وارثون کو نہ پہنچاوینگے تو اوسے اور
اوسکی بیوی کو اللہ تعالی مار ڈالیگا اور مردے اونکے اوس باغیچے مین پڑے رہینگے تا آنکہ بدبودار ہو جاوینگے اور گوشت اونکی ہڈیون سے جدا ہو جاویگے
اور جب الیاس نے یہ خبر بادشاہ کو پہنچائی تو بادشاہ الیاس پر غصے ہوا پھر کہا ای الیاس قسم خدا کی نہین دیکھتا ہون مین جسکو راہ حق پر تو نہین
بلاتا ہے مگر باطل بات پر اور نہین دیکھتا ہون مین فلانے اور فلانے کو نام لیا کتنے بادشاہون کا کہ پوجتے تھے بتون کو مگر کہ ہمارے ہی سے حال پر ہین
پھر کھاتے ہین اور چین کرتے ہین ملک کرتے ہین نہین ناقص کرتے ہین کچھ اونکی دنیا مین سے کام اونکے کہ جنکو تو باطل کہتا ہے اور اپنے مین ہم کوئی
بزرگی دیکھتے نہین مین یعنی ہم اونسے بھی زیادہ بزرگ ہین کہ ہم اونکے سے کام چھوڑ دین کہی یہ بات بادشاہ نے اور قصد کیا الیاس کے عذاب
کرنے اور قتل کرنے کا الیاس اوس سے آگاہ ہو کر وہان سے باہر نکل کر بڑے بڑے پہاڑون مین جا چھپے اور بادشاہ پھر بت بعل کو پوجنے لگا
اور الیاس کے تجسس مین پڑا اور الیاس سات برس تک پہاڑون کی گھاٹیون اور غارون مین اوسکے ڈر سے چھپے رہے اور زمین کی
روییدگیون اور درختے کے پھلون سے قوت بسری کرتے تھے اور بعد سات برس کے امر الٰہی الیاس کے ظاہر ہونے کا پہنچا پس اجب سے
ایک بیٹے کو کہ بہت پیارا تھا اوسکے نزدیک ساری اولاد مین بیمار کیا اسطرح کا کہ اوسکی زندگی سے ناامید ہوئے اور رجوع بعل کے سدنہ یعنی مجاورون
کیطرف کی تا شفا اوس لڑکے کی بعل سے چاہین ہر چند اونھون نے دعا و زاری کی کچھ جواب نپایا اور پہلے اسکے دابا اونکا یہ تھا کہ چار سو سدنہ
بعل پر مقرر کیے تھے اور اونکو انبیا کہتے تھے اور حق تعالی نے شیطان کو قدرت دی تھی کہ بعل کے اندر داخل ہو کر بولتا تھا اور وہ چار سو سدنہ
اوسکے کلام پر کان رکھکر شیطان کے وسوسون کو سنکر لوگون کو پہنچاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور اسوقت مین کہ بادشاہ کے بیٹے کی شفا کی

اشد بیماری حق تعالیٰ نے شیطان سے قدرت داخل ہونے کی اندر بعل کے سلب کی کچھ آواز بعل کے اندر سے ندا آئی لوگون نے بادشاہ سے کہا کہ بعل
تیرے غصے ہی کے جواب نہین دیتا نواح شام مین اور سجود مین انبیا کو وہان بھیج تو شاید وہ شفاعت کرین بادشاہ نے پوچھا کہ سبب بعل کے
غصہ ہونے کا جو یہ کیا ہی باوجود یکہ مین اوسکو پوجتا ہون اونہون نے کہا اس سبب سے غصے ہی کہ تم نے الیاس کو قتل نکیا اور قصور کیا اوسکے ہاتھ
کر سالم چلا گیا حالانکہ وہ منکر تھا تیرے معبود کا بادشاہ نے کہا کہ مین کیونکر اوسکو قتل کرون کہ مکان اوسکا معلوم نہین اور ہاتھ نہین
اور مین اپنی بیٹے کی بیماری مین مشغول ہون اگر اسکو شفا ہو تو الیاس کو تلاش کر کے مارون مین اور بعل کو راضی کرون پھر بادشاہ نے چار سو انبیا
کو شام کے بتون کی طرف بھیجا تا سوال کرین اونسے یہ کہ شفاعت کرین نزد بادشاہ کی بت سے کہ شفا دے وہ اوسکے بیٹے کو پس گئے وہ یہان تک
کہ جب وہ قریب مکان الیاس کے پہونچے تو اونکو وحی آئی کہ انپر ظاہر ہو کر معارضہ کر اور ڈر نہین کہ مین رعب تیرا اونکے دل مین ڈالونگا اور اونکے شر تجھسے
دفع کرونگا پس الیاس پہاڑون سے اوترے اور اون انبیا سے ملے اور کہا کہ اللہ عزوجل نے بھیجا ہی مجکو تمھاری طرف اور اونکی طرف کہ جنکے تمھارے
رب ہین پس سنو ای قوم رسالت اپنے رب کی تاکہ پہونچاؤ تم اپنے صاحب کو پس پھر جاؤ اوسکی طرف اور کہو کہ خدا فرماتا ہی تمکو ای جب نہین جانتا کہ
معبود بحق مین ہی ہون اور میرے سوا کوئی معبود نہین اور مین معبود بنی اسرائیل کا ہون اور خالق اور رازق اور مارنے والا جلانے والا اونکا مین ہی ہون
پس جہل اور کم عقلی تمکو باعث شرک کی ہوئی ہی اور شفا اپنے بیٹے کی غیر میرے سے ڈھونڈتا ہی تو ایسون سے کہ اپنے نفسون کے لیے بھی مالک کسی چیز کے
نہین مگر جو کچھ چاہون مین وہی ہوتا ہی اور قسم ہی قسم اپنے نام کی مین تجکو غصے مین لانے والا ہون بیچ مقدمے بیٹے تیرے کے اور مار ڈالونگا اوسکو بھی
تاکہ جانے تو کہ کوئی نہین مالک ہی اوسکے لیے کسی چیز کا سوا میرے پس جب بادشاہ نے یہ کلام الیاس کا سنا تو مجال جواب دینے کی اپنے مین پائی
اور خوفناک ہو کر بادشاہ کے پاس پھر آئے اور کہا اوس سے کہ الیاس اوترا ہی پہاڑ سے اور وہ شخص دبلا اور لنبا ہی اور بال اوسکے بڑھے ہوئے ہین
اور جلد اوسکی پر بال کھڑے ہین اور اوسپر جبہ ہی بالونکا اور کملی اپنے سینے پر ڈالے ہوئے ہی پس جب ملے ہم اوس سے پڑی ہمارے دلون مین ہیبت
اور رعب اوسکا اور بند ہو گئین زبانین ہماری اور ہم باوجود اس عدد کثرت کے اوس سے کلام نکر سکے اور جواب ندے سکے یہانتک کہ آئے ہم تیرے پاس
پس اجب اپنی زندگی سے بیزار ہوا اور پچاس بکار آدمیون کو مقرر کیا تا مکر و فریب سے الیاس کو اوسکے پاس لاوین اونھون نے پہاڑ مین جا کر
آواز بلند سے کہا کہ ای الیاس ہمپر ظاہر ہو خدا پر اور تجھپر ایمان لائے ہین ہم اور اجب نے اور تمام بنی اسرائیل نے تصدیق تیری کر کے تجکو سلام کہا ہی
اور التجا کی ہی کہ ہمپر صدق کلام تیرا ظاہر ہوا ہمارے درمیان مین آکر ہمکو رہنمائی کرو تو تابعدار تمھارے ہووین اور تمھارے فرمانے پر عمل کرین اور باز رہین
اوس چیز سے کہ منع کرو تم ہمکو اور تمکو یہ لائق نہین ہی کہ ہمارے پاس آنے سے باز رہو باوجود ایمان لانے اور فرمان برداری کرنے ہماری کے
پس آئیے ہمارے پاس اور یہ باتین سب مکر و فریب کی تھین پس جب سنین الیاس نے باتین اونکی تو اونکے دل مین آیا کہ ظاہر ہون اور طمع کی اونکے
ایمان لانے کی اور خوف کیا اللہ کا نہ ظاہر ہونے مین پس الہام کیا الیاس کو اللہ نے کہ توقف کر اور دعا کر تا صدق و کذب انکا ظاہر ہو پس دعا کی
الیاس نے کہ یا الٰہی اگر یہ سچے ہین اس کہنے مین تو حکم فرما مجکو ظاہر ہونے کا طرف اونکے اور اگر جھوٹے ہین تو کفایت کر تو مجکو انکے شر سے
اور پھینک انپر آگ کہ جلا دے انکو پس دعا اونکی تمام نہوئی تھی کہ آگ برسی اونکے اوپر سے اور جل گئے وہ سب پس یہ خبر اجب کو اور اوسکی قوم کو پہونچی
پھر بھی باز نہ آیا اپنے ارادۂ بد سے اور حیلہ کیا دوبارہ الیاس کے مقدمے مین پس مقرر کی اونکے لیے ایک اور جماعت مانند گنتی پہلون کے اور قوی تر
اونسے اور بڑھی حیلہ بازی مین آئے وہ یہان تک کہ چڑھے اون پہاڑون کی چوٹیون پر متفرق ہو کر اور آواز دی کہ ای نبی اللہ ہم پناہ مانگتے
ہین ساتھ اللہ کے اور ساتھ تیرے خدا کے غضب و قہر سے بلا شبہہ ہم نہین ہین مانند اون لوگون کے کہ آئے تھے تمھارے پاس پہلے ہمارے وہ
منافق تھے اور آئے تھے تمھارے پاس تاکہ مکر کرین ساتھ تیرے بغیر رائے ہماری کے اور اگر جانتے ہم آنا اونکا تو قتل کرتے ہم اونکو اور مدد
کرتے تمھاری پس کفایت کیا تمکو رب تمھارے نے فریب اونکے سے اور ہلاک کیا اونکو اور مدد کیا ہمارا اور تمھارا اونسے پس جب سنی الیاس نے

گفتگو اونکی تو پھر دعا کی پہلی سی پس برسائی اللہ نے اونپر آگ پس جل گئے وہ بھی آخر کو اور تمام اس حالت مین بادشاہ کا بیٹا مبتلا
شدید مین تھا اپنی بیماری سے پس جب سنا بادشاہ نے ہلاک ہونا اپنے لوگون کا دوبارہ بہت غضبناک ہوا اور چاہا کہ آپ الیاس کی طلب مین نکلے
لیکن بسبب بیماری بیٹے اپنے کے توقف کیا اور اپنی بیوی کے کاتب کو کہ مومن تھا الیاس کیطرف بھیجا باُمید اسکے کہ مانوس ہے اوس سے
الیاس پس اوتر آویگا اوسکے ساتھ اور ظاہر کیا کاتب سے کہ مین ارادہ بد نہین رکھتا ہون الیاس کے ساتھ اور اوس سے اسلیے ظاہر کیا
کہ اطلاع رکھتا تھا اوسکے ایمان کی اور اوسکے ایمان لانے کے سبب سے بادشاہ اوس سے بھی خفا تھا غرضکہ راز اپنا کاتب سے مخفی رکھا بلکہ
اوسپر ایمان لانا اپنا الیاس پر ظاہر کیا اور ایک جماعت رازدانون اپنے کو ہمراہ اوسکے کر دیا اور وہ بوقت ظاہر ہونے الیاس کے اوس مومن پر
زبردستی پکڑ کر لے آوین اور اگر اپنی خوشی سے آوے تو متعرض نہون اور کاتب سے کہا کہ تو جانتا ہی کہ یہ تمام آفتین یعنی بیٹے کا بیمار ہونا
اور تابعین کا جلنا وغیر ذالک بسبب جھٹلانے ہمارے کے اوسکو اور بسبب دعاے بد اوسکی کے پونہچی ہین اگر اور بددعا کریگا تو یہ بچے ہوئے
بھی باقی نہین رہنے کے پس جا الیاس کے پاس اور خبر دے اوسکو کہ ہمنے توبہ کی ہی پس آ تو ہمارے پاس کہ ہمکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی اپنی
توبہ مین اور رضاے رب کی طلب مین اور بتون کے چھوڑنے مین مگر یہ کہ ہو الیاس ہمارے درمیان مین کہ امر کرے ہمکو اور منع کرے ہمکو اور
خبر دے ہمکو اوس چیز کی کہ راضی ہی اوس سے رب ہمارا اور آپ اور قوم اوسکی بت پرستی سے باز رہے تا کہ کاتب بت پرستی کے ترک کرنے کی خبر
الیاس ؑ کو پونہچاوے اور کاتب سے کہا کہ الیاس کو خبر کر کہ ہمنے چھوڑ دیا ہی اپنے بتون کو کہ جنکو پوجتے تھے اور منتظر ہین کہ تم آ کر اپنے ہاتھ سے
بتون کو جلاؤ اور تباہ کرو اور تھا یہ مکر بادشاہ کا پس گیا کاتب اور جماعت ہمراہی یہان تک کہ پونہچے اوس پہاڑ تک جسمین الیاس تھے
پھر پکارا اوسنے الیاس کو پس پہچانی الیاس نے آواز اوسکی اور بیقرار ہوئے وہ اوسکے ملنے کے لیے کہ مشتاق رہتے تھے اوسکے ملنے کے
پس وحی بھیجی اللہ نے الیاس کو کہ نکل اپنے بھائی نیکبخت کی طرف اور مل اوس سے اور از سر نو عہد و پیمان لے اوس سے پس نکلے الیاس اوسکی طرف
اور سلام علیک کی اوس سے اور مصافحہ کیا اوس سے اور کہا کہ کیا خبر ہی پس کہا اوس مومن نے الیاس سے کہ بھیجا ہی مجکو تیرے پاس اوس جبار
سرکش نے اور اوسکی قوم نے پھر بیان کیا الیاس سے جو کچھ کہ کہا تھا اونھونے پھر کہا کہ مین ڈرتا ہون اگر تو ہمراہ میرے نہ چلیگا تو مجکو مار ڈالینگے
اب جو کچھ فرماؤ بجا لاؤن مین اگر فرماؤ تو تمہارے ہی پاس رہون اور اگر فرماؤ تو جہاد کرون اونپر اور اگر فرماؤ تو تمہارا پیغام اونکو پونہچاؤن
اور اگر چاہو تو دعا کرو اللہ تعالی سے کہ نجات دے ہمکو اس غم سے حق تعالی نے الیاس کو وحی بھیجی کہ یہ سب مکر اون جھوٹون کا ہی تو تجکو
گرفتار کرین لیکن اگر یہ مرد بغیر تیرے اونکے پاس جاویگا تو اسکو متہم کر کر مار ڈالینگے کہ مین کہین گے کہ تو اوس سے ملا اور ساتھ نہ لایا معلوم ہوتا ہی
کہ تو ملا ہوا ہی اوس سے پس تو اسکے ساتھ وہان جا ہم اونکے شر سے تجکو بچاوینگے اس طرح کہ اجب کے بیٹے کو اور زیادہ بیمار کرینگے اونکو کچھ
تمہاری خبر بھی نہین رہنے کی اور جب اوسکے بیٹے کو مین مار ڈالونگا تو تو وہان سے نکلیو پس الیاس ہمراہ کاتب کے شہر مین آئے اور اوسی وقت مرض
بادشاہ کے بیٹے کا شدید ہوا اور اجب اور لوگ اوسکے اوس لڑکے کے حال مین مشغول ہوئے یہان تک کہ اوسکا بیٹا مر گیا اور الیاس اونکے شر سے
محفوظ رہکر پھر پہاڑون کی طرف گئے اور جب اجب اور قوم اوسکی اوس لڑکے کے مرنے کے غم و فکر سے فارغ ہوئے اور ہوش مین آئے تو
کاتب سے پوچھا کہ الیاس کہان ہی اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا مین تیرے بیٹے کے مرنے مین مشغول رہا اور یہ گمان مجکو تھا ہی کہ تو قید مین اوسکو
رکھیگا بادشاہ چپ ہو رہا اور کاتب سے متعرض نہوا بعد ازان جب ایک مدت گذری الیاس کو پہاڑون مین تو مشتاق لوگون کے دیکھنے کے ہوئے
اور پہاڑون سے اوتر کر آئے ایک عورت کے پاس کہ بنی اسرائیل مین کی تھی اور وہ مان تھی یونس بن متی ذی النون کی اور چھ مہینے تک اوسکے پاس
چھپے رہے اور یونس اون ایام مین شیر خوار تھے پس وہ عورت الیاس کی بہت خدمت کرتی تھی لیکن چونکہ الیاس وسیع پہاڑون مین رہے چکے تھے
تنگی مکان اس عورت کے سے بتنگ آکر بعد چھ مہینے کے پھر پہاڑون ہی مین چلے گئے یونس کی مان الیاس کے فراق مین غمگین رہتی تھی اور تھوڑے

دنون کے بعد یونس بیٹا اوسکا مرگیا جسوقت کہ دودھ چھٹایا اوسکا پس بڑی مصیبت پڑی اوسپر وہ مصیبت زدہ پہاڑون مین الیاس
کی تلاش کے لیئے گئی اور بہت تلاش سے الیاس سے ملاقات کی اور کہا کہ تمھارے بعد بسبب مرنے بیٹے کے بڑی مصیبت مین گرفتار ہوئی مین
اور اور بیٹا رکھتی نہین ہون سوائے اوسکے پس رحم کرو مجھپر اور دعا کرو اپنے رب جل جلالہ سے کہ زندہ کرے بیٹے میرے کو کہ مینے اب تک اوسکو
دفن نہین کیا ہی چادر اوڑھا کر یونہی چھوڑ آئی ہون پوشیدہ لوگون سے پس کہا اوس سے الیاس نے کہ مجھکو اسکا حکم نہین ہی مین تو نہین ہون مگر بندہ
مامور کہ کرتا ہون جو کچھ حکم کرتا ہی مجکو رب میرا الیاس بہت گریہ وزاری کی اوس بیوی نے پس مہربان کیا اللہ نے الیاس کے دل کو اوسپر پس کہا اوسنے
اوس سے کہ کب مرا ہی بیٹا تیرا اوسنے کہا کہ سات دن ہوئے ہین پس چلے الیاس اوسکے ساتھ ہمین سات دن اور گذر گئے یہانتک کہ پہونچے
اوس عورت کے مکان پر پس پایا اوسکے بیٹے کو مرا ہوا چودان دن کا پس وضو کیا الیاس نے اور نماز پڑھی اور دعا کی پس زندہ کردیا اللہ تعالی نے
یونس بن متی کو پس جب وہ زندہ ہوکر اوٹھ بیٹھا تو جلد ہی سے الیاس اوٹھ کھڑے رہے اور اوسکو چھوڑ کر اور اپنے رہنے کی جگہہ چلے گئے پس جب بہت ہوئی
نافرمانی اوسکی قوم کی تو بہت تنگ دل و غمگین رہتے الیاس بسبب اسکے بعد سات برس کے اللہ تعالی نے وحی بھیجی الیاس کو اسحال مین کہ وہ خوف و
مشقت مین تھے کہ اے الیاس کیون ایسا غمگین رہتا ہی کیا نہین ہی تو امین میرا اور حجت میری زمین میری مین اور برگزیدہ میرا مخلوق میری مین سے
پس مانگ مجھسے کچھ دونگا مین تجکو کہ مین فراخ رحمت والا اور بڑے فضل والا ہون کہا الیاس نے کہ امیدوار ہون اسکا کہ مارے تو مجکو اور
ملاوے مجکو میرے باپ دادون سے کہ مین ملول ہوا ہون بنی اسرائیل سے بہت تنگ کیا ہی اونھون نے مجکو پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے الیاس کو کہ یہ دن
ایسا نہین ہی کہ جسمین خالی کرون مین تجھسے اور تیرے اہل سے زمین کو آبادی اور آراستگی زمین کی تو بسبب تیرے اور ہم مثلون تیرے ہی کے ہی اگرچہ
تم کم ہو ولیکن اور کچھہ مانگ دونگا مین تجکو کہا الیاس نے کہ اگر نہین مارتا ہی تو مجکو تو دے مجکو قدرت کہ بدلہ لون بنی اسرائیل سے کہا اللہ عزوجل نے
کہ کیا چاہتا ہی تو کہ دون مین تجکو عرض کیا الیاس نے کہ قدرت دے مجکو آسمان کے خزانون پر سات برس تک کہ نہ ابر آوے اونپر مگر میری دعا سے
اور نہ برسے اونپر ایک بوند مگر میری شفاعت سے کہ وہ تابعدار نہین ہونگے بدون اسکے فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین بڑا ہی رحم کرنے والا ہون اپنی
خلق پر ایسی بات کرنے سے اگرچہ ظالم ہون انھون نے چھہ ہی برس کی اجازت چاہی فرمایا کہ مین بہت ہی رحم کرنے والا ہون اپنی خلق پر ایسی
بات کرنے سے پھر کہا چار ہی برس کی اجازت ہو فرمایا کہ مین بڑا ہی رحم کرنے والا ہون اپنی خلق پر ایسی بات کے کرنے سے ولیکن دیتا ہون مین تجکو
لے تو انتقام تین برس تک گردانتا ہون نہین خزانے مینھہ کے تیرے ہاتھہ مین کہا الیاس نے کہ مین کیونکر جیونگا فرمایا کہ مسخر کرونگا تیرے لیئے ایک جنس
پرندہ کے جانورون مین سے کہ آیا کرینگے تیرے لیے کھانا پانی اور زمین سے کہ جہان قحط نہوگا کہا الیاس نے کہ راضی ہوا مین پس روکا اللہ تعالی نے
مینھہ یہانتک کہ ہلاک ہوگئے مواشی اور جانور سواری کے اور درندے اور درخت اور لوگ بڑی ہی مشقت مین پڑے اور الیاس اپنی حالت
اصلی پر خوش ناخوش رہتے تھے چھپے ہوئے اپنی قوم سے رزق ملتا تھا انکو جہان ہوتے تھے اور اونکی قوم کو یہ معلوم ہوگیا تھا پس جب بو روٹی کی
کسیکے گھر مین آتی تھی تو کہتے تھے کہ داخل ہوئے ہین الیاس اس مکان مین پس تلاش کرتے تھے الیاس کو پس پہونچتی تھی اوس گھر والون کو اونسے
برائی کہا ابن عباس نے کہ تین برس تک بنی اسرائیل قحط مین گرفتار رہے پس گذرے الیاس ایک بڑھیا پر پس کہا اوسکو کہ کیا تیرے پاس
طعام ہی اوسنے کہا کہ ہان کچھہ آٹا ہی اور تھوڑا سا زیت پس دعا کی الیاس نے اوسکے لیے اور دعا کی اوسمین برکت ہونے کی اور ہاتھہ پھیرا اوسپر
یہانتک کہ بھرگئی تھیلی اوسکی آٹے سے اور بھرگئی مشک اوسکی زیت سے پس جب دیکھا لوگون نے یہ تو پوچھا کہ کہان سے آیا تیرے پاس یہ اوس
بڑھیا نے کہا کہ گذرا تھا مجپر ایک شخص کہ حال اوسکا ایسا ایسا تھا پس بیان کیا اوس عورت نے حال اوسکا کہ اونکی دعا کی برکت سے یہ ہوا پس پہچانا
لوگون نے اوسکو اور کہا کہ یہ الیاس تھا پس تلاش کیا الیاس کو اور پایا اونکو پس بھاگے اونسے پھر آئے ایک عورت کے گھر مین کہ بنی اسرائیل
مین کی تھی اور بیٹا اوسکا الیسع بن خطوب بیمار تھا انھون نے اوسکے لیے دعا کی اور اوسنے صحت پائی اور تابع الیاس کا ہوا یہ انپر ایمان لایا تھا

اور تصدیق کی انکی اور ساتھ ہوا انکے اور الیاس بڈھے تھے اور الیسع جوان پھر اللہ تعالی نے وحی بھیجی الیاس کو کہ تونے بہت مخلوق بے گناہ میری قسم چارپایوں اور پرندون سے بسبب برسنے مینہہ کے ہلاک کی پس لوگ کہتے ہین قسم خدا کی کہ الیاس نے کہا ای رب میرے چھوڑ مجکو کہ مین ہی دعا کرون اونکے لیے اور آگاہ کرون مین اونکو کہ تم جو بلا مین پڑ رہے تھے اوس سے نجات ہوئی تمکو شاید کہ وہ باز آوین بت پرستی سے پس حکم ہوا کہ ہان اچھا پس آئے الیاس بنی اسرائیل کے پاس اور کہا کہ تم ہلاک ہوئے مارے بھوک و مشقت کے اور ہلاک ہوگئے چارپائے اور پرندے اور درندے اور درخت بسبب خطاؤن تمھاری کے اور تم باطل پر ہو اگر چاہو کہ حقیقت اسکی معلوم کرو تو اپنے بتون کو باہر نکالو اور اونسے مینہہ مانگو اگر برسا دین تو تم حق پر ہو اور اگر نہ جانو کہ باطل پر ہو اوس سے باز آؤ اور مین خدا سے دعا کرون کہ بلا تمھاری دور کرے اونھون نے کہا کہ انصاف کی بات کہی تونے پس نکالے اونھون نے بت اپنے اور دعا مانگی اونسے پس نہ دور ہوئی اونسے وہ بلا کہ جسمین گرفتار تھے پھر کہا اونھون نے الیاس سے کہ ہم ہلاک ہوئے پس دعا کرو اللہ سے ہمارے لیے پس دعا مانگی اونکے لیے الیاس نے اور لوگ بیٹھے خوش خوش پس آیا ایک ابر مانند سپر کے پشت دریا پر اور وہ دیکھتے تھے پس آیا ابر اونکی جانب اور گھیر لیا آسمان کے کنارون کو پھر برسایا اونپر اللہ نے مینہہ اور سرسبز و آباد ہوئے شہر اونکے پس جب دور کی اللہ نے اونسے وہ بلا تو توڑا اونھون نے عہد اور نہ چھوڑا کفر اور اوس سے بھی بدتر حال پر ہوئے پس جب دیکھا یہ الیاس نے تو دعا کی اپنے رب عزوجل سے کہ اونکے غم سے فارغ کر وحی آئی کہ فلانے دن فلانی جگہہ باہر نکل اور جو کچھ سامنے آوے تیرے اوسپر سوار ہونا اور ڈرنا نہین اوس سے پس روز موعود مین جو الیاس الیسع جگہہ وعدہ کی مین گئے تو اونکے سامنے سے آیا ایک گھوڑا آگ کا اور بعضون نے کہا کہ رنگ اوسکا مانند رنگ آگ کے تھا یہان تک کہ ٹھہر آگے اونکے پس پھلانگ مار کر چڑھے اوسپر الیاس اور وہ گھوڑا الیاس کو لیکر روانہ ہوا الیسع نے آواز دی کہ ای الیاس مجکو کیا فرماتا ہی پس پھینکی الیاس نے الیسع کی طرف چادر یا کملی اپنے اوپر کی جانب سے پس ہوئی یہ علامت خلیفہ کرنے اونکے کی بنی اسرائیل پر پس اخیر ملاقات انکی یہ تھی اور اوٹھا یا اللہ تعالی نے الیاس کو اور زمین سے اور قطع کی اونسے لذت کھانے اور پینے کی اور پہنایا اونکو لباس اچھا زینت کا پس ہوئے الیاس انسان فرشتہ صفت زمین کے رہنے والے کہ آسمان والون مین ملے اور مسلط کیا اللہ نے اجب بادشاہ پر اور اوسکی قوم پر دشمن اونکا پس قصد کیا اونکے قتل کا اس طرح کہ نہ خبر ہوئی اونکو یہان تک کہ گھیرا اونکو پس اجب بادشاہ اور اوسکی بیوی ازبیل کو قتل کیا مزدکی کے باغیچے مین اور مردے مردار اونکے وہان پڑے رہے یہان تک کہ سڑ گل گئے گوشت اونکے اور بوسیدہ ہوگئین ہڈیان اونکی بحسب وعدۂ الٰہی کے پھر حق تعالی نے الیسع کو پیغمبر اوس قوم کا کرکے بھیجا اور وحی بھیجی اونکو اور تائید اونکی کی اور بنی اسرائیل اونپر ایمان لائے اور تعظیم اور اتباع اونکا کرتے تھے اور حکم خدا اون مین جاری تھا یہان تک کہ الگ ہوئے اونسے الیسع اور روایت کیا گیا ہی کہ الیاس اور خضر روزے رمضان کے بیت المقدس مین رکھتے ہین اور ہرسال موسم حج مین آتے ہین اور بعضون نے کہا کہ الیاس متعین ہین جنگلون پر اور خضر دریاؤن پر ✤ معا ✤

اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ۝

جب کہا الیاس نے اپنی قوم کو کہ آیا پرہیزگاری نہین کرتے ہو تم کیا پوجتے ہو بعل کو اور بعل نام ایک بت کا ہی اور چھوڑ دیتے ہو بہترین پیدا کرنے والون کو ✤ فتح ✤ جب کہا اپنی قوم کو کیا تمکو ڈر نہین کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہترین بنانے والے کو ✤ موضح ✤ **تفسیر** ✤ بعل نام بت کا ہی کہ سونے کا تھا کہا قتادہ نے کہ بعل لغت یمن مین رب کو کہتے ہین اور لوگ اونکے شہر کا نام تھا بک پھر مرکب کیا گیا اور ہوا بعلبک نام شہر کا اور وہ شام کے شہرون مین سے ہی اور کہا گیا ہی کہ الیاس متعین ہین جنگلون پر جیسے کہ متعین ہین خضر دریاؤن پر اور حسن بصری کہتے ہین کہ وفات پائی الیاس اور خضر نے اور ہم نہین کہتے ہین جو کچھ کہ کہتے ہین لوگ بلکہ وہ دونون زندہ ہین اور چھوڑ دیتے ہو اللہ یعنی ترک کرتے ہو عبادت اوس اللہ کی کہ وہ بہتر ہی سب اندازہ کرنے والون سے ✤ مدارک معالم ✤

اللّٰہَ رَبَّکُمۡ وَ رَبَّ اٰبَآئِکُمُ الۡاَوَّلِیۡنَ ○ فَکَذَّبُوۡہُ فَاِنَّہُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ○

ترک کرتے ہو خدا کو کہ پروردگار تمھارا ہی اور پروردگار باپون پہلے تمھارے کا پس جھٹلایا اوسکو پس تحقیق وے جماعت حاضر کی جاوینگی یعنی دوزخ مین مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے یعنی اونکی قوم سے ❊ **فتح** ❊ جو اللہ ہی رب تمھارا اور رب تمھارے اگلے باپ دادون کا پھر اوسکو جھٹلایا سو وہ پکڑے آتے ہین مگر جو بندے ہین اللہ کے چنے ❊ **مو** ❊

وَ تَرَکۡنَا عَلَیۡہِ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلۡ یَاسِیۡنَ ○ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○ اِنَّہٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ○

اور چھوڑی ہمنے الیاس پر ثنا نیک پچھلون مین سلام ہوے الیاس پر تحقیق اسی طرح جزا دیتے ہین نیکی کرنے والون کو تحقیق وہ تھا بندون ہمارے ایمان والون سے ❊ **فتح** ❊ اور باقی رکھا اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہی الیاس پر ❊ **مو** ❊ **تفسیر** ❊ الیاسین یعنی الیاس اور قوم اوسکی مومن یہ ہی مانند قول اونکے کے الخبیبون یعنی آیا خبیب عبداللہ بن زبیر اور قوم اوسکی اور شامی اور نافع نے آل یاسین بھی پڑھا ہی اسلیے کہ یاسین حضرت الیاس کے باپ کا نام ہی پس اضافت کیا گیا طرف اوسکے لفظ آل کا ❊ **عل** ❊

وَ اِنَّ لُوۡطًا لَّمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ○ اِذۡ نَجَّیۡنٰہُ وَ اَہۡلَہٗۤ اَجۡمَعِیۡنَ ○ اِلَّا عَجُوۡزًا فِی الۡغٰبِرِیۡنَ ○

اور تحقیق لوط البتہ پیغمبرون سے تھا یاد کر جسوقت نجات دی ہمنے اوسکو اور اہل خانہ اوسکے کو سبکو مگر ایک بوڑھیا کہ تھی پیچھے رہنے والون سے ❊ **فتح** ❊ اور تحقیق لوط ہی رسولون مین جب بچادیا ہمنے اوسکو اور اوسکے گھر والون کو سارے مگر ایک بوڑھیا رہ گئی رہنے والون مین ❊ **مو** ❊

ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِیۡنَ ○ وَ اِنَّکُمۡ لَتَمُرُّوۡنَ عَلَیۡہِمۡ مُّصۡبِحِیۡنَ ○ وَ بِالَّیۡلِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ○

پھر ہلاک کیا ہمنے اورون کو اور تحقیق تم یعنی اے اہل مکہ گذرتے ہو اوپر مکانون اوس قوم کے صبح کیوقت اور رات کو بھی کیا پس نہین سمجھتے تم ❊ **فتح** ❊ پھر اوکھاڑ ماراہمنے دوسرون کو اور تم گذرتے ہو اون پر صبح کیوقت اور رات کو پھر کیا نہین بوجھتے ❊ **مو** ❊ **تفسیر** ❊ قوم لوط کی بستیان اولٹی ہوئی نظر آتی تھین شام کی راہ مین سو فرماتے ہین کہ تم جو تجارت کو شام کی طرف جاتے ہو اور راہ مین قوم لوط کے مکانون پر گذرتے ہو تم مین اتنی سمجھ نہین کہ اونکو دیکھکر عبرت پکڑو کہ اللہ و رسول کی نافرمانی نے یہ درجہ اونکا پونہچایا مباد اس نافرمانی سے ہمارا بھی یہی حال ہو اور یہ ختم کیا قصۂ لوط اور یونس علیہما السلام کو ساتھ سلام کے جیسے کہ ختم کیا ان دونون کے پہلے انبیا کے قصون کو اسلیے کہ اللہ تعالی نے سلام بھیجا سب رسولون پر آخر سورت مین کہ فرمایا و سلٰم علی المرسلین پس اکتفا کیا ساتھ اوسکے ذکر کرنے ہر ایک کے سے علیحدہ ساتھ سلام کے ❊ **مو** ❊ **مل** ❊ **تنبیہ** ❊ مقصود ان قصون کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ غور کرین لوگ یہ کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی سے دنیا مین یہ کچھ تباہی پڑتی ہی اور آخرت کی خرابی کا جو کچھ وعدہ ہی بلاشبہ وہ بھی ہونے والا ہی پس بھر نوع اللہ رسول کی فرمان برداری ملحوظ رکھین تا دین و دنیا مین چین کرین اور درجے عالی پاوین اور یہ بھی ان قصون سے خصوصاً اجب بادشاہ کے قصے سے معلوم ہوا کہ نفسانیت اور حب جاہ اور حب دنیا باعث نافرمانی کی ہی تھی اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک یعنی تیرا بڑے دشمنون کا دشمن تیرے دونون پہلوون کے درمیان ہی یعنی نفس اور فرمایا حب الدنیا رأس کل خطیئۃ یعنی محبت دنیا کی سرہی تمام گناہون کا اور یہ بھی فرمایا حبک الشیء یعمی و یصم یعنی دوست رکھنا تیرا ایک چیز کو اندھا اور بہرا کردیتا ہی پس اس نفس کو مارے اور حب دنیا اور حب جاہ دل سے نکالے تو فرمان برداری اللہ و رسول کی بنیاد ہے والا اس دنیا کی محبت مین اندھا بہرا بنا رہیگا حق بات دیکھیگا اور سنیگا ❊ **بیت** ❊ جسکو دنیا کے علائق مین پھنسا دیکھتا ہی ❊ خواہ مخواہ اوسکو زمین بیچ دھنسا دیکھتا ہی ❊

ذو السبب[illegible] من [illegible] بالرفع [illegible] الیاس کو الیاسین بھی کہتے ہین جیسے [illegible] اور طور سینین ۱۲ **مو** ❊ [illegible] ع ۲۵

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ○ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ○
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ○

اور تحقیق یونس تہا رسولون سے جب بھاگا طرف کشتی بھری ہوئی کے پس قرعہ ڈالا ساتھ اہل کشتی کے پس ہوا مغلوبون سے یعنی بسبب
قرعہ کے پس نگل گئی اوسکو مچھلی اور وہ کرنے والا تہا ایک کام کہ موجب ملامت کا ہو ❊ فتح ❊ اور تحقیق یونس ہی رسولون مین
جب بھاگ کر پونہچا اوس بھری کشتی پر پھر قرعہ ڈلوایا تو ہوگیا الزام کھایا پھر لقمہ کیا اوسکو مچھلی نے اور وہ اولاہنا کھایا تھا ❊ موق
تفسیر ❊ وہ کام موجب ملامت کا یہ ہوا کہ گئے دریا کی طرف اور بیٹھے کشتی مین بغیر اذن رب اپنے کے آوریا یہ معنی ہین ہو ملیم کے
کہ وہ ملامت کرنے والا تھا اپنے نفس کو کہ کیون بھاگا مین قصہ مفصل انکا تو سورۂ یونس مین مذکور ہی اور مجمل یہ ہی کہ حق تعالی نے
حضرت یونس کو موصل سے نینوا کو بھیجا ابلاغ رسالت کے لیے اونکی قوم نے جھٹلایا اونکو پس اللہ تعالی نے وحی بھیجی اونکو کہ مین عذاب
بھیجنے والا ہون اوپر فلانے فلانے دن پس نکل تو انکے بیچمین سے پس آگاہ کیا یونس نے اپنی قوم کو ساتھ آنے عذاب کے اوپر بحسب وعدۂ الٰہی
کے پس کہا اونہون نے یعنی آپس مین کہ دیکھتے رہو یونس کو پس اگر وہ نکلا تم مین سے تو قسم خدا کی ہونے والا ہوگا جو کچھ کہ وعدہ کیا ہی تمسے پس
جب ہوئی وہ رات کہ وعدہ عذاب کا کیا تھا اوسکی صبح مین تو پچھلی رات سے یونس اپنی قوم مین سے پوشیدہ نکل کھڑے رہے اور قوم نے کچھ آثار
عذاب کے دیکھے پس ڈرے اور نکلے چھوٹے بڑے اپنی بستی سے جنگل کی طرف اور جدا کیے جانور اونکے بچون سے اور عورتون کو بھی جدا کیا
اونکے بچون سے اور نالہ و زاری کی اللہ تعالی سے اور ایمان لائے پس درگذر کیا اللہ تعالی نے اون سے اور منتظر رہے یونس الگ جنگل مین
گانون اور گانون والون کی خبر کے لیے یہان تک کہ ایک شخص گانون والون مین سے گذرا پس پوچھا یونس نے حال گانون والونکا اوسنے سارا
ماجرا کہا پس کہا یونس نے کہ مین کبھی نہین جانیکا اونکے پاس کہ جھٹلاوینگے وہ مجکو اور متوجہ دریا کی طرف ہوئے اور کشتی پر کہ لوگون سے بھری
ہوئی تھی سوار ہوئے پس کشتی دریا مین ٹھہر گئی اور چکر کھانے لگی ملاحون نے کہا کہ ہماری کشتی مین کوئی غلام ہی مالک سے بھاگا ہوا کہ کشتی روانہ نہین
ہوتی ہی اور لوگونکے گمان مین یہ بات ٹھہری تھی کہ کشتی مین جو غلام بھاگا ہوا ہوتا ہی تو کشتی نہین چلتی ہی پس یونس نے کہا کہ غلام بھاگا ہوا
اپنے مالک سے مین ہون اونہون نے کہا حاشا کہ تو غلام ہووے نشانی صلاحیت اور آزادگی کی تیری پیشانی مین ظاہر ہی حضرت یونس نے
تکرار کی آخر کو قرعہ ڈالنا ٹھہرا تین بار ہر ایک کے نام کا قرعہ ڈالا تینون بار مین یونس ع ہی کا نام نکلا اور معمول اونکا یہ تھا کہ بھاگے ہوئے
غلام کو دریا مین ڈالدیتے تھے پس چاہا کہ یونس ع کو دریا مین ڈالین حق تعالی نے ایک مچھلی کو حکم کیا کہ مونہہ کھولکر کشتی کے سامنے جا
اوسی وقت وہ آن موجود ہوئی ملاح دوسری طرف اونکو لے گئے وہ مچھلی بھی وہین جا موجود ہوئی یونس علیہ السلام نے کملی سر پر کھینچکر اپنے تئین
مچھلی کے پیٹ مین ڈالدیا مچھلی اونکو نگل گئی پھر مچھلی کو حکم الٰہی پونہچا کہ یونس کو ہمنے تیری خوراک نہین کیا ہی تیرا پیٹ فقط قید خانہ
اسکا ہی چاہیے کہ کچھ ایذا اسکو نہ پونہچے مچھلی نے انکو اپنے پیٹ مین اسطرح محفوظ رکھا جیسے مان بچے کو رکھتی ہی اور سر پانی سے
باہر کرکے چلتی تھی تا یونس کا دم نہ رکے چالیس روز تک اوسکے پیٹ مین رہے اور مچھلی ساتون دریاؤن مین پھرتی تھی اور یونس دریا کے
عجائب غرائب دیکھتے تھے اور ذکر الٰہی مین مشغول تھے اور حق تعالی نے مچھلی کے گوشت و پوست کو مانند آئینے کے کردیا تھا کہ مانع کسی چیز کے
دیکھنے سے نہون اور انکے قصے مین یہ بھی روایت کیا گیا کہ جب یہ دریا کے پاس پونہچے تو انکے ساتھ انکی بیوی اور دو بیٹے بھی تھے پس آئی
ایک کشتی اور چاہا انہون نے سوار ہونا اوسمین پس پہلے اپنی بیوی کو بٹھایا تو آپ بعد اونکے سوار ہون کہ حائل ہوئی موج درمیان مین انکے اور
کشتی کے اور کشتی چل کھڑی رہی پھر ایک اور موج آئی وہ انکے بڑے بیٹے کو لے گئی اور بھیڑیا آیا وہ چھوٹے بیٹے کو لے گیا پس تن تنہا رہ گئے
پھر آئی ایک اور کشتی اوسپر سوار ہو کر الگ قوم سے بیٹھے پس کشتی ٹھہر گئی اور ہوا جو کچھ کہ ہوا ❊ معا ❊ جلا ❊ بحر ❊ مل ❊ در منثور

نافرمانی کی پہری پس قید کیا مینے اسکو مچھلی کے پیٹ مین بیچ دریا کے عرض کیا ملائکہ نے کہ وہ بندہ ایسا صالح ہی کہ چڑھتے تھے طرف تیرے ہر روز اسکے عمل صالح پس سفارش کی ملائکہ نے انکی اوسوقت پس حکم ہوا مچھلی کو انکے اگلنے کا پس اُگل دیا انکو کنارہ دریا پر اور ضحاک بن قیس سے روایت ہی کہ کہا یاد کرو اللہ کو نرمی و فراغت مین یاد رکھیگا تمکو اللہ شدت مین اسلیے کہ یونس تھے بندے صالح یاد کرنے والے اللہ کے پس جب پڑے مچھلی کے پیٹ مین تو فرمایا اللہ تعالی نے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اور فرعون تھا بندہ سرکش بھولنے والا اللہ کی یاد کا پس جب وہ ڈوبنے لگا تو کہا اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ پس کہا گیا اوسکو آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ حاصل یہ کہ عین اوسوقت کا یاد کرنا اور ایمان لانا اوسکا کچھ مفید نہوا بسبب غفلت و بدذاتی پہلی کے اور حضرت یونس جو حالت چین مین بھی اللہ تعالی کو یاد رکھتے تھے اونکا سختی کے وقت بھی بیڑا پار ہوا بسبب یاد و اطاعت پہلی کے اور ابن ابی حاتم اور حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین نقل کیا حسن بصری سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ کہا یونس بہت نماز پڑھا کرتے تھے حالت نرمی مین پس جبکہ مچھلی کے پیٹ مین پڑے تو گمان کیا انھون نے کہ یہ موت ہی پس ہلائے دونون پانون اپنے پس وہ ہلنے لگے پس سجدہ کیا اور کہا ای رب تیرے ٹھہرائی مینے تیرے لیے جگہ سجدے کی ایسی جگہہ مین کہ نہین سجدہ کیا کسینے اوسمین ❊ **معاملہ در منثور ❊ تنبیہ** ❊ مجالس الابرار کی اکتالیسوین مجلس مین کہ سبب بلاؤن کے اوترنے کی اور سبب انکے دفع کی قسم توبہ اور دعاؤن سے جو لکھی ہین از انجملہ یہ بھی لکھا ہی کہ ایسیہی تسبیح روکتی ہی بلا کے واقع ہونے کو اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کعب احبار سے کہ اونھون نے کہا سبحان اللہ کہنا روکتا ہی عذاب کو اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا یونس نبی علیہ السلام کے حق مین فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اور تھی تسبیح اونکی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ جیسے کہ بیان فرمایا اللہ تعالی نے فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الخ پھر اللہ تعالی نے اوسکے بعد فرمایا فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـــْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی جب اونسنے اس تسبیح کے ساتھہ توجہ کی ہماری طرف اور عجز و زاری اور دعا کی تو قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مومنون کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی غمگین کہ دعا کرے ساتھہ اس دعا کے مگر کہ قبول کیجاتی دعا اوسکے لیے اور اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ ایک چیز کے کہ جب اوترے تمھارے کسی پر سختی یا بلا اور دعا کرے ساتھہ اوسکے تو دور کردے اللہ تعالی اوس سے بلا و سختی عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یا رسول اللہ فرمائیے فرمایا دعا ذی النون کی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور ذکر کیا گیا ہی بعض صالحین سے کہ بہت بڑی چیز دفع بلا کے لیے بہت درود بھیجنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس سے بچتا ہی خوف کی چیزون سے اور بڑے درجون کو پہونچتا ہی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث ابی بن کعب کی کہ ایک شخص نے التزام اسکا کیا کہ اپنے تمام وقت دعا کو حضرت کے درود مین صرف کرونگا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اب تیرے سب غم و فکرون کو یعنی دین و دنیا کے اللہ تعالی کفایت کریگا اور بخشے گا گناہ تیرے اور حاصل یہ ہی کہ جب بلا متوجہ ہووے تو مشروع یہ ہی کہ مشغول ہو ساتھہ توبہ اور استغفار کے اور ایسے کامون کے کرنے کے کہ دفع کیجاوے اونسے بلا کہ وہ اعمال نیک ہین اور تقوی بموجب فرمانے اللہ تعالی کے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ پس اللہ تعالی نے بیان فرمایا اس آیت مین کہ جو اللہ تعالی سے ڈرتا ہی پرہیز کرنے نہ کرنے کی چیزون مین تو گردانتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے جگہہ نکلنے کی اور چھٹکارا کی غمون دنیا اور آخرت کے سے اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مین البتہ جانتا ہون ایک آیت کہ اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو کفایت کرے

اونکو وہ یہ ہی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ الخ پس بار بار حضرت اسکو پڑھتے تھے اور منقول ہی کہ جب عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو کہ سالم اوسکا
نام تھا کفار نے قید کیا تو عوف نے حضرت کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر ماجرا عرض کیا اور شکوہ کیا اپنے فقر و فاقہ کا پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّقِ اللّٰہَ وَاَکْثِرْ قَوْلَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنی ڈر اللہ سے اور
بچ گناہوں سے اور بہت کہتا رہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ پس کیا اونھون نے ایسا ہی پس وہ اپنے
گھر مین بیٹھے تھے کہ ناگہان کھٹکھٹایا اوسکے بیٹے نے دروازہ اور اوسکے ساتھ سو اونٹ تھے دشمن اونسے غافل ہو گئے تھے
یہ ہانک کر لے آئے پس جانا گیا اس سے کہ بڑی چیز دفع بلا کے لیے ہر بھلائی اور طاعت ہی اور مشغول ہونا گناہون اور ممنوع چیزون مین
سبب ہی اوترنے بلا کا کہ آنحضرت نے فرمایا نہین پہونچتی ہی بندیکو سختی و مصیبت تھوڑی اور نہ بہت مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی
اللہ تعالی اوس سے بہت ہی پھر پڑھی یہ آیت وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ○ یعنی جو کچھ
پہونچتی ہی تمکو مصیبت پس تمہارے ہاتھ کا کیا ہی اور درگذر کرتا ہی بہت سے گناہوں سے پس آنحضرت نے بیان کیا اس حدیث مین کہ بندے کو
نہین پہونچتی ہی مشقت دنیا مین مگر بسبب گناہ کے کہ صادر ہوتا ہی اوس سے اور ہوتی ہی یہ مصیبت کہ لاحق ہوئی ہی اوسکو دنیا مین کفارہ اوسکے
گناہ کی اور جو گناہ کہ اللہ تعالی عفو کرتا ہی بغیر بدلہ دینے کے دنیا مین اور آخرت مین وہ بہت ہین اس سے اور کہا علی کرم اللہ وجہہ نے کہ مومن
کے لیے اللہ کے نزدیک پانچ طرح کے عذاب ہین اول تو مرض ہی پھر مصیبتین پس اگر گناہ اوسکے زیادہ ہوئے اس سے تو عذاب کیا جاویگا قبر مین
پھر اگر اوس سے بھی زیادہ ہوئے تو ڈرایا جاویگا پل صراط پر پھر اگر اس سے بھی زیادہ ہوئے تو عذاب کیا جاویگا جہنم مین بقدر گناہون اپنے کے پھر نکالا جاویگا واسطے
بسبب توحید کے اگر توحید اوسکی صحیح ہوگی اور اگر توحید اوسکی صحیح نہین ہوگی تو نہین نکالا جاویگا اوس سے بلکہ باقی رہیگا اوسمین ابد الآباد کو عیاذا باللہ منہ

وَاَرْسَلْنٰہُ اِلٰی مِائَۃِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ○ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰہُمْ اِلٰی حِیْنٍ ○ ع

اور بھیجا ہمنے اوسکو طرف لاکھ کے یا زیادہ ہون اس سے پس ایمان لائے پس بہرہ مند کیا ہمنے اونکو ایک وقت تک فتح + اور بھیجا اوسکو
لاکھ آدمیون پر یا زیادہ پھر وہ یقین لائے پھر ہمنے اونکو برتنے دیا ایک وقت تک موضح تفسیر یعنی اگر عاقل بالغ گنتے تو لاکھ تھے
اور اگر سبکو شامل گنتے تو زیادہ تھے یہ اللہ کو شک نہین صو اور بھیجا ہمنے اوسکو طرف لاکھ کے مراد اس سے قوم اونکی ہی کہ جنکی طرف
مبعوث ہوئے تھے پہلے مچھلی کے نگلنے کے یا زیادہ ہون یعنی دیکھنے والے کی نظر مین یعنی جب دیکھتا اونکو کوئی دیکھنے والا تو کہتا کہ وہ لاکھ ہین
یا زیادہ اور کہا زجاج نے کہ کہا اکثرون نے کہ او بمعنی بل کے ہی یعنی لاکھ تھے بلکہ زیادہ یعنی بیس یا تیس یا ستر ہزار پس ایمان لائے یونس
پر اور اوس چیز پر کہ بھیجے گئے ساتھ اوسکے وہی قوم جن سے بھاگ گئے تھے انپر ایمان لا رہی تھی ڈھونڈھتی تھی کہ یہ جا پہونچا اونکو بڑی خوشی
ہوئی بہرہ مند کیا ہمنے یعنی باقی رکھا ہمنے اونکو اسحال مین کہ فائدہ اوٹھاتے تھے اپنے مال و منال اور آل و اولاد سے ایک وقت تک یعنی وقت
موت تک ہا صو یہ بھیجنا یونس کا اہل نینوی کی طرف زمین موصل سے پہلے جانے سے مچھلی کے پیٹ مین ہی اور بقولے بعد
اوسکے اور بقولے یہ بھیجنا اور قوم کی طرف ہی پس ایمان لائے یعنی وہ کہ جنکی طرف بھیجے گئے تھے یونس ایمان لائے بعد دیکھنے
عذاب کے اور جب اونکو خبر یونس کے آنیکی پہونچی تو بادشاہ تمام قوم کے ساتھ اونکے استقبال کے لیے نکلا بحر + معا +

فَاسْتَفْتِہِمْ اَلِرَبِّکَ الْبَنٰتُ وَلَہُمُ الْبَنُوْنَ ○ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِکَۃَ اِنَاثًا وَّہُمْ شٰہِدُوْنَ ○

پس استفسار کر مشرکون سے کیا واسطے رب تیرے کے بیٹیان ہین اور واسطے اونکے بیٹے کیا ہمنے پیدا کیا ہی فرشتون کو اور وہ
حاضر تھے فتح + اب انسے پوچھ کیا تیرے رب کے ہان بیٹیان اور انکے ہان بیٹے یا ہمنے بنایا فرشتون کو عورت اور یہ دیکھتے تھے موضح
تفسیر یہ عطف کیا گیا ہی اوپر مثل اپنے کے اول سورت مین یعنی اوپر فاستفتہم اہم اشد خلقا کے اگرچہ بہت ہی فاصلہ درمیان معطوف

معطوف علیہ کے حکم کیا اپنے رسول کو کہ پہلے پوچھین قریش سے وجہ انکار کرنے بعث کی پھر جاری کیا کلام بعض بعض سے لگا ہوا پھر حکم فرمایا کہ پوچھین اونسے وجہ اس تقسیم بُری کی کہ اپنے لیے تو بیٹے ٹھہرا رکھے ہین خوش ہوتے ہین اونکے ہونے سے اور اللہ کے لیے بیٹیان ٹھہرا رکھی ہین کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان اللہ کی ہین باوجودیکہ اپنے لیے بیٹیون کے ہونے کو نہایت برا جانتے ہین اور بیزار رہتے ہین اونکے ذکر کرنے سے اور وہ حاضر تھے وقت پیدا کرنے ہمارے کے کہ یہ کہتے ہین معنی اسکے یہ ہین کہ یہ کہتے ہین یہ بات خاطر جمعی سے بسبب نہایت جہل اپنے کے گویا کہ یہ حاضر تھے وقت پیدا کرنے اونکے کے ✤ مل ✤

اَلَآ اِنَّهُمۡ مِّنۡ اِفۡكِهِمۡ لَيَقُوۡلُوۡنَ ۝ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ۝

آگاہ ہو تحقیق یہ اپنی دروغ گوئی سے کہتے ہین کہ جنا ہی اللہ نے اور بلا شبہہ یہ جھوٹے ہین یعنی اس کہنے مین ✤ فتح ✤ سنتا ہے یہ اپنا جھوٹھ بنایا کہتے ہین کہ اللہ کے اولاد ہوئی اور یہ بیشک جھوٹے ہین ✤ مو ✤

اَصۡطَفَى الۡبَنٰتِ عَلَى الۡبَنِيۡنَ ۝ مَا لَـكُمۡ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ۝ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۝

کیا اختیار کیا بیٹیون کو بیٹون پر کیا ہے تمکو کیونکر حکم کرتے ہو یعنی یہ حکم فاسد کیا اندیشہ نہین کرتے تم یعنی وہ پاک ہے فرزند سے ✤ فتح ✤ کیا پسند کین بیٹیان بیٹون سے کیا ہوا ہے تمکو کیسا انصاف کرتے ہو کیا تم دھیان نہین کرتے ✤ مو ✤

اَمۡ لَـكُمۡ سُلۡطٰنٌ مُّبِيۡنٌ ۝ فَاۡتُوۡا بِكِتٰبِكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝

کیا تمھارے لیے کوئی دلیل ہے ظاہر پس لاؤ تم کتاب اپنی اگر ہو تم سچے ✤ فتح ✤ یا تم پاس کوئی سند ہے کھلی تو لاؤ اپنی کتاب اگر ہو تم سچے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ یعنی اگر تمپر کوئی دلیل اوتری ہے آسمان سے اس بات کی کہ فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین تو لاؤ وہی اپنی کتاب جو اوتری ہے تمپر اگر تم سچے ہو اپنے اس دعوے مین ✤ مل ✤

وَجَعَلُوۡا بَيۡنَهٗ وَبَيۡنَ الۡجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدۡ عَلِمَتِ الۡجِنَّةُ اِنَّهُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَ ۝ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ۝

اور مقرر کیا کافرون نے درمیان خدا تعالی کے اور درمیان جنون کے ناتا اور تحقیق جانتے ہین جن کہ وہ البتہ حاضر کیے جاوینگے یعنی حساب و عذاب کے لیے پاکی ہے خدا کو اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہین مگر بندے خالص کیے ہوئے خدا کے یعنی بیان مخلصون کا موافق واقعے کے ہے ✤ فتح ✤ اور ٹھہرایا ہے اوسمین اور جنون مین ناتا اور جنون کو معلوم ہے کہ وہ پکڑے آتے ہین اللہ نرالا ہے ان باتون سے جو بناتے ہین مگر جو بندے ہین اللہ کے چنے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ مراد جنون سے ملائکہ ہین بسبب اجتنان یعنی پوشیدہ ہونے اونکے کے لوگون کی نظرون سے ناتا کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان اللہ کی ہین اور کہتے تھے کہ اللہ تعالی نے نکاح کیا جنیہ سے پس پیدا ہوئے اوسکے ملائکہ اور مجوس کہتے تھے کہ خدا تعالی اور شیاطین بھائی ہین حق تعالی نے یہ آیتین اوتار کر اونکے قولون کو رد فرمایا اور جانتے ہین جن یعنی ملائکہ کہ جنھون نے کہی ہے یہ بات وہ البتہ حاضر کیے جاوینگے دوزخ مین پاکی ہے خدا کو اوس سے کہ بیان کی اپنی ذات پاک کی اولاد و جورو سے اور الا عباد اللہ المخلصین کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ مخلصین نجات پاوینگے آگ جہنم سے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ یہ کفار تو اوسکے حق مین ایسا کچھ بیان کرتے ہین ولیکن مخلص بیزار رہین ایسی بات کے بیان کرنے سے ✤ جلالین ✤ مدارک ✤ بحر ✤

فَاِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ ۝ مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ بِفٰتِنِيۡنَ ۝ اِلَّا مَنۡ هُوَ صَالِ الۡجَحِيۡمِ ۝

پس تحقیق تم اے کافرون اور جو کچھ کہ پوجتے ہو یعنی بت نہین ہو تم سب گمراہ کرنے والے واسطے عبادت اوس معبود باطل کے مگر اوس شخص کو کہ وہ جلنے والا دوزخ کا ہے علم الٰہی مین ✤ فتح ✤ سو تم اور جنکو تم پوجتے ہو اوسکے ہاتھ سے بہکا نہین لے سکتے مگر اوسی کو

جو پہنچنا ہی آگ مین ✤ ف تفسیر ✤ یعنی تم انسان اور تمہارے جن شیطان بے مرضی اللہ کے گمراہ نہین کر سکتے مگر وہی ہوگا
جسکو اوسنے دوزخی لکھہ دیا ہی ✤ ف پس تحقیق تم ای اہل مکہ اور معبود تمہارے نہین تم اور وہ سب اللہ پر گمراہ کرنے والے مگر اونکو کہ
جانے والے ہین دوزخ مین یعنی نہین گمراہ کر سکتے تم کسیکو مگر اون دوزخیون کو کہ سبقت ہو چکی ہی علم آلہی مین کہ وہ بسبب اعمال بد اپنے کے لائق
داخل ہونے دوزخ کے ہونگے اور کہا حسن نے کہ پس تم ای کہنے والون اسبات کے اور وہ بت کہ پوجتے ہو تم اونکو نہین ہو تم اوپر عبادت بتون کے
گمراہ کرنے والے کسیکو مگر اونکو کہ مقدر ہی اونکے لیے کہ داخل ہونگے دوزخ مین اور بعضون نے کہا کہ نہین تم گمراہ کرنے والے مگر اوسکو کہ واجب کی گئی
ہی اوسپر گمراہی تقدیر آلہی مین ✤ ف

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝

فرشتون نے کہا اور نہین ہی کوئی ہم مین سے مگر اوسکے لیے جا ہی معین اور تحقیق ہم صف باندھنے والے ہین اور تحقیق ہم تسبیح کہنے
والے ہین ✤ فتح ✤ اور ہم مین جو ہی اوسکو ایک ٹھکانا ہی مقرر اور ہم جو ہین ہم ہی ہین قطار باندھنے والے اور ہم جو ہین ہم ہی ہین پاکی
بولنے والے ✤ ف تفسیر ✤ یہان سے اللہ تعالی نے فرشتون کی زبان سے فرمایا جیسے دعائین فرمائی ہین آدمیون کی زبان سے
ٹھکانا مقرر یعنی اپنی حد ہی اوس سے آگے بڑھنا نہین یہ اسپر فرمایا کہ کافر کہتے فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین جنون کی عورتون سے
پیدا ہوئیان سو جنون کو اپنا حال معلوم ہی اور فرشتے یون کہتے ہین ✤ ف جا ہے معین ہی یعنی عبادت مین نہین تجاوز کرتا اوس سے
اور صف باندھنے والے ہین یعنی قدم برابر برابر کر کر کھڑے ہوتے ہین ہم نماز مین یا صف باندھ کر کھڑے رہتے ہین ہم گرد عرش کے دعا کرتے
ہوئے مومنون کے لیے اور ہم تسبیح کہنے والے ہین یعنی پاکی سے یاد کرتے ہین اوسکو یا نماز پڑھنے والے ہین اور وجہ یعنی اولی یہ ہی کہ ہو یہ
اور ماقبل اسکا یعنی آیت سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ سے کلام ملائکہ کا تاکہ متصل ہو ساتھہ ذکر اونکے کے بیچ قول اللہ تعالی کے وَلَقَدْ
عَلِمَتِ الْجِنَّةُ گویا کہ کہا گیا کہ تحقیق جانا ملائکہ نے اور گواہی دی اونھون نے کہ مشرکون نے افترا کیا ہمپر بیچ نسبت کرنے کے طرف رب العزت کے
اور کہا اونھون نے سبحان اللہ پس پاکی بیان کی اللہ کی اس سے اور استثنا کیا اللہ کے مخلص بندون کو اور تبرا کیا اونکو شرک کرنے سے اور کہا
اونھون نے واسطے کافرون کے کہ تم اور معبود تمہارے نہین قدرت رکھتے ہو یہ کہ فتنے مین ڈالو اللہ پر کسیکو اوسکی مخلوق مین سے اور گمراہ کرو اوسکو
مگر جو اہل دوزخ سے اور کیونکر نسبت ہی ہمکو رب العزت کے ساتھہ ہم تو نہین ہین مگر غلام ذلیل اوسکے آگے واسطے ہر ایک کے ہم مین سے
مقام معلوم ہی طاعت کے لیے نہین ٹل سکتا ہی اوس سے مارے عظمت اوسکی کے اور عاجزی اپنی کے اور ہم برابر جمائے ہوئے ہین قدم اپنے
اوسکی عبادت کے لیے تسبیح کرتے ہین اوسکی بزرگی بیان کرتے ہین اوسکی جیسے کہ واجب ہی بندون پر واسطے رب اونکے کے اور بعضون نے
کہا کہ یہ قول ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اور نہین ہی مسلمانون مین سے کوئی مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہوگا دن قیامت کے بقدر عمل اوسکے
استنباط کی یہ بات اللہ تعالی کے اس قول سے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ پھر ذکر کیے اعمال اونکے کہ وہ ایسے ہین
کہ صفین باندھ کر کھڑے رہتے ہین نماز مین اور پاکی بیان کرتے ہین اللہ کی نامناسب چیزون سے ✤ ف جبرئیل کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ نہین ہی کوئی ہم مین سے یعنی گروہ ملائکہ سے مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہی آسمانون مین عبادت کرتا ہی اللہ کی اور یہین کہا ابن عباس نے
کہ نہین ہی آسمانون مین جگہہ ایک بالشت کی مگر کہ اوسمین ہی فرشتہ نماز پڑھتا اور تسبیح کرتا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چرچراتا ہی
آسمان اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچر بولے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہی نہین ہی آسمان مین جگہہ چار انگشت کی
مگر کہ فرشتہ رکھے ہوئے ہی پیشانی اپنی سجدہ کر رہا ہی اللہ کو کہا سدی نے مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہی کہ عبادت کرتا ہی اللہ کی اوسپر مانند خوف اور
رجا اور محبت اور رضا کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے ہمنشینون سے کہ آواز کرتا ہی آسمان یعنی چرچر بولتا ہی جیسے

زمین نے چرچر کیا بولتا ہی سوار کے بوجھ سے اور لائق ہی اوسکے لیے یہ کہ آواز کرے نہیں اوس سے جگہہ ایک قدم کی مگر کہ اوسپر فرشتہ ہی
رکوع کرتا یا سجدہ کرتا پھر پڑھی آنحضرتؐ نے یہ آیت وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ اور قتادہ سے روایت ہی
کہ کہا نماز پڑھتے تھے مرد اور عورت اکھٹے یہان تک کہ نازل ہوئی یہ آیت وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ پس آگے رہنے لگے
مرد اور پیچھے رہنے لگین عورتین زید بن مالک سے روایت ہی کہ کہا نماز پڑھتے تھے لوگ متفرق پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَاِنَّا
لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ پس حکم کیا اونکو یہ کہ صف باندھا کرین حضرت عمر بن الخطاب کا معمول تھا کہ جب قائم کی جاتی تھی نماز فرماتے برابر ہو
آگے بڑھ ای فلانے پیچھے ہٹ ای فلانے سیدھی کرو صفین اپنی چاہتا ہی اللہ کہ تم ملائکہ کا طریق برتو پھر پڑھتے حضرت عمرؓ وَاِنَّا لَنَحْنُ
الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہیں صف باندھتے ہو تم جیسے کہ صف باندھتے ہین فرشتے نزدیک
پروردگار اپنے کے عرض کیا ہمنے کیونکر صف باندھتے ہین فرشتے اپنے پروردگار کے نزدیک فرمایا کہ تمام کرتے ہین اگلی صفین اور جھکر کھڑے رہتے ہین صف مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فضیلت دیے گئے ہین ہم لوگون پر یعنی اگلی امتون پر تین باتون مین مقرر کی گئین صفین ہماری مانند صفون ملائکہ کے یعنی فضیلت و ثواب مین
اور مقرر کی گئی ہمارے لیے زمین مسجد اور ٹھہرائی گئی خاک اوسکی ہمارے لیے پاک کرنے والی جبکہ نہ پاوین ہم پانی انسؓ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابری کرو تم اپنی صفون مین اور جھکر کھڑے رہو پس مین دیکھتا ہون تمکو اپنے پیچھے سے بھی کہا انسؓ نے
کہ تحقیق دیکھا مینے ایک اپنے کو کہ ملائے رکھتا تھا مونڈھا اپنا ساتھ مونڈھے یار اپنے کے اور قدم اپنا ساتھ قدم اوسکے کے کہا نعمان
بن بشیرؓ نے کہ دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سیدھا کرتے تھے صفون کو جیسے کہ سیدھے ہوتے ہین تیر پس دیکھا ایکدن سینہ ایک شخص کا
نکلا ہوا صف سے پس فرمایا کہ سیدھا کرو اپنی صفون کو والا مخالفت ڈالیگا اللہ درمیان ذاتون تمھاری کے کہا ابن مسعودؓ نے کہ چھوتے تھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مونڈھے ہمارے نماز مین یعنی جب نماز کو کھڑے ہوتے اور فرماتے برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نکھڑے رہو پس مختلف ہونگے
دل تمھارے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھا کرو اپنی صفون کو اسلیے کہ تحقیق نماز کی خوبی سے ہی سیدھا کرنا صف کا اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے بند کیا فرجہ صف مین بلند کریگا اللہ تعالی بسبب اوسکے درجہ اوسکا اور بناویگا اوسکے لیے گھر جنت مین
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش ہوتا ہی اللہ تعالی تین طرح کے لوگون کو دیکھکر ایک تو اوس قوم کو دیکھکر کہ صف باندھتے ہین نماز مین
اور دوسرے اوس شخص کو دیکھکر کہ لڑتا ہی پیچھے یارون اپنے کے یعنی جہاد مین سے اور لوگ تو بھاگ گئے اور یہ اونکے پیچھے کفار سے لڑتا رہا اور تیسرے
اوس شخص کو دیکھکر کہ کھڑا ہوتا ہی تاریکی رات کی مین یعنی تہجد پڑھنے کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ برابر کرو اپنی صفون کو اور اچھے کرو
رکوع و سجود اپنے ابی صالح سے روایت ہی کہ کہا جب اوتری یہ آیت اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ تا قول
اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ کہا جبرئیلؑ نے کہ کیا دشوار ہوا یہ یعنی بہت قیام کرنا رات کا تمپر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ہان کہا جبرئیلؑ نے
وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ✣ معا ✣ در منثور ✣

وَاِنْ كَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَ ۝ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۝ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ۝

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝

اور تحقیق کافر عرب کے کہتے تھے کہ اگر ہوتا ہمارے پاس مذکور پہلوں کا البتہ ہوتے ہم بندے خالص کیے ہوئے خدا کے پھر کافر ہوئے ساتھ اوس
قرآن کے پس جان لین گے انجام کار کو ✣ فتح ✣ اور یہ تو کہتے تھے اگر ہم پاس احوال ہوتا پہلے لوگون کا تو ہم ہوتے بندے اللہ کے جنے سو اوس سے
منکر ہوگئے اب آگے جان لینگے ✣ موضح ✣ تفسیر ✣ یعنی مشرکین قریش پہلے مبعوث ہونے آنحضرت علیہ السلام کے کہتے تھے کہ اگر ہمارے
پاس ہوتی کوئی کتاب امتون گذشتہ کی کتابون مین سے تو البتہ خالص کرتے ہم عبادت اللہ کی اور نہ جھٹلاتے ہم جیسے کہ اونھون نے جھٹلایا اور نہ خلاف کرتے ہم

لوگ کہتے رہے کہ ہمارے پاس پہلون کا ذکر ہوتا تو ہم اللہ کے خالص بندے ہوتے … [illegible]

جیسے کہ اونھون نے خلاف کیا پھر جب آیا اون پاس قرآن کہ وہ سردار اور معجز ہی سب کتابون مین تو نمانا اوسکو سو جان لینگے سزا اوسکی ✤ ممد

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ۝ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝

اور تحقیق پہلے صادر ہوا وعدہ ہمارا واسطے بندون ہمارے پیغمبرون کے کہ تحقیق پیغمبر ہمارے وہی ہین مدد دیے گئے اور تحقیق لشکر ہمارے وہی ہین غالب ✤ فتح ✤ اور پہلے ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندون کے حق مین جو رسول ہین بیشک وہین کو مدد ہونی ہی اور ہمارا لشکر جو ہی بیشک وہی زبر ہی ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ یعنی وعدہ ہو چکا ہی ہمارا کہ رسولون کا بول بالا ہوگا اور غلبہ ہوگا اونکا اونکے دشمنون پر گفتگو مین اور لڑائی مین بیچ دنیا کے اور بڑا رتبہ ہوگا اونکا آخرت مین اور حسن بصری رضی سے ہی کہ نہین مغلوب ہوا کوئی نبی لڑائی مین اور ابن عباس رضی سے ہی کہ اگر نہ مدد کیے گئے دنیا مین تو مدد کیے جاوینگے عقبی مین اور حاصل یہ کہ قاعدہ انکے امر کا اور اصل اوسکی اور غالبا اوسکی طرف سے یہی ہی کہ مدد اونکی ہوتی ہی اگرچہ واقع ہو زوائد امور مین کچھ آزمایش و محنت اور اعتبار غالب ہی کا ہی ✤ مدل ✤ پہلے صادر ہوا وعدہ ہمارا ساتھہ مدد کرنے کے واسطے بندون ہمارے پیغمبرون کے اور وہ وعدہ یہ ہی لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي یعنی البتہ غالب ہوویگا دین میرا اور رسول میرے اور یا وعدہ یہ ہی إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ اور لشکر ہمارے یعنی مومن وہی غالب ہونگے کفار پر ساتھہ دلیل کے اور نصرت کے اوپر دنیا مین اور اگر نہ مدد ہوئی بعضون کی اونمین سے دنیا مین تو آخرت مین ہوگی ✤ جلا ✤

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝

پس موہنہ پھیرے کفار مکہ سے ایک مدت تک اور دیکھا اونکو پس وہ بھی دیکھینگے ✤ فتح ✤ سو تو انسے پھر رہا ایک وقت تک اور انکو دیکھتا رہ کہ آگے دیکھ لینگے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ ایک مدت تک یعنی تھوڑی سی مدت تک اور وہ مدت ہی کہ مہلت دیے گئے اونمین یا روز بدر تک یا فتح مکہ تک اور دیکھا اونکو یعنی دیکھتا رہ اوس چیز کو کہ پہونچے اونکو اوس دن پس وہ بھی دیکھینگے اوسکو یا دیکھ طرف اونکے جسوقت کہ عذاب کیے جاوین پس وہ بھی دیکھینگے اوس چیز کو کہ سنکر ہین اوسکے یعنی عذاب یا معلوم کر اونکو پس قریب ہی کہ جانینگے ✤ مدل ✤ اور دیکھ تو ای محمد اوترنا عذاب کا انپر پس قریب ہی کہ وہ بھی دیکھینگے اوترنا عذاب کا اپنے پر اور مراد مدت سے موت ہی یا روز بدر یا حکم اونکے قتل کرنے کا اور بعضون کے نزدیک یہ حکم اعراض کا ساتھہ آیت قتال کے منسوخ ہی اور کفار نے اس آیت کو سنکر از راہ تمسخر کے کہا کہ یہ عذاب کب ہوگا یہ آیت آگے کی اوتری از راہ تہدید کے ✤ جلا ✤

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۝

کیا یہ کافر ہمارے عذاب کو جلدی طلب کرتے ہین پس جب اوتریگا عذاب اونکے میدان مین برا ہوگا روز اون ڈرائے گیون کا ✤ فتح ✤ کیا ہماری آفت شتاب مانگتے ہین پھر جب آ اوترے گی انکے میدان مین تو بری صبح ہوگی ڈرائے گیون کی ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ جلدی طلب کرتے ہین یعنی پہلے وقت اوسکے کے اونکے میدان مین کہا فرا نے کہ عرب اکتفا کرتے ہین ساتھہ ذکر کرنے ساحت کے یعنی میدان کے قوم سے یعنی ساحت ذکر کرتے ہین اور قوم مراد ہوتی ہی برا ہوگا روز اون ڈرائے گیون کا یعنی برا ہوگا روز اون کافرون کا کہ ڈرائے گئے ساتھہ عذاب کے کہا بعضون نے کہ یہ ہوا روز فتح مکہ کے اور کہا ہی مفسرون نے کہ اکثر عرب مین جو دشمن اپنے دشمن پر دوڑ لاتے تھے تو تمام شب راہ چلکر بوقت صبح کے اونکو غفلت تمام مین پاکر قتل و غارت کرتے تھے بسبب کثرت اس کار کے غارت کو صباح کہتے تھے اگرچہ اور وقت مین بھی واقع ہوتی اسلیے حق تعالی نے اس آیت مین تشبیہ دی عذاب کو ساتھہ لشکر کے کہ یکایک اونپر ہجوم کرے اور غارت اونکی واقع ہوا انس سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نکلے طرف خیبر کے آئے اوسمین رات کو اور تھے آنحضرت جب آتے کسی قوم پر رات کو تو نہ لڑتے

یہان تک کہ صبح کرتے پس جب صبح ہوئی تو نکلے یہود اپنے بیلچے اور ٹوکرے لیکر پس جب دیکھا اونھون نے آنحضرتؐ کو تو کہا اونھون نے کہ یہ محمد
ہین قسم خدا کی اور لشکر اونکا پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ
فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ اللہ بہت بڑا ہی خراب ہوا خیبر بلاشبہ ہم جب اوترتے ہین کسی قوم کے میدان مین تو بری ہوتی ہی
صبح ڈرائے گیون کی ٭ [illegible] ٭

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ○ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ○

اور منہ پھیرلے اونسے ایک مدت تک اور دیکھ پس وہ بھی دیکھ لینگے ٭ فقیہ ٭ اور پھیر لے انسے ایک وقت تک اور دیکھتا رہ اب آگے
دیکھ لینگے ٭ موضح ٭ تفسیر ٭ مکرر فرمائی یہ آیت تاکیدًا واسطے تہدید کفار کے اور تسلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ٭ جلالین ٭

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

پاکی ہی تیرے پروردگار صاحب غلبے کو اوس چیز سے کہ یہ جماعت بیان کرتے ہین اور سلام ہو بھیجا ہوا اوپر بھیجے ہوؤن خدا کے اور سب تعریف ہی
واسطے خدا پروردگار عالمون کے ٭ فقیہ ٭ پاک ذات ہی تیرے رب کی عزت کا صاحب پاک ہی ان باتون سے جو کرتے ہین اور سلام ہی رسولون پر اور سب خوبی
اللہ کو جو سارے جہان کا ٭ موضح ٭ تفسیر ٭ اضافت کیا گیا رب طرف عزت کے واسطے اختصاص اوسکے کے ساتھ عزت کے گویا کہ کہا گیا ذو العزة یعنی صاحب غلبے کا
جیسے کہ کہا جاتا ہی صاحب صدق واسطے اختصاص اوسکے کے ساتھ صدق کے اور جائز ہی کہ یہ مراد ہو کہ نہین ہی کوئی عزت کسیکے لیے مگر کہ وہ
رب اوسکا اور مالک اوسکا ہی جیسے کہ فرمایا تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ عزت دیتا ہی تو جسکو چاہے ١٢ اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہین یعنی اولاد اور بیوی اور شریک اوسکے لیے
ثابت کرتے ہین اوس سے وہ پاک ہی اور سب رسولون پر سلام بھیجا بعد اسکے کہ بعضون پر علی الخصوص بھیجا اس سورت مین اسلیے کہ سب پر خاص
کر اسلام بھیجنے مین [illegible] ہوتی اور تعریف واسطے خدا پروردگار عالمون کے یعنی اوپر ہلاک ہونے دشمنون کے اور مدد ہونے انبیا کے اس سورت مین
ذکر ہوا اون چیزون کا کہ نہین شریک کرنے اللہ کے حق مین اور نسبت کین اونھون نے طرف اللہ کے وہ چیزین کہ وہ پاک ہی اوس سے اور ذکر ہی اون چیزون کا
کہ کہتے تھے رسولون سے کافرون کی جانب سے اور ذکر ہی اسکا کہ دیے گئے انجام کار مین انبیا مدد کفار پر پس ختم کیا اسکو ساتھ ایسی آیتون کے کہ
جامع ہین سب مضمونون کے جواب مین کہ پاکی بیان کی اپنی ذات کی اوس چیز سے کہ شرک بیان کرتے تھے اور سلام بھیجا رسولون پر سبب تکلیف
اوٹھانے اونکے کفار سے تا اونکی عزت بڑھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا اسپر کہ انجام بخیر ہوا انبیا کے لیے شعر شکر بدرگہ
کہ رسیدیم بدوست ٭ آفرین باد برین ہمت مردانۂ ما ٭ اور مراد سکھانا ہی مومنون کو کہ یہ کہا کرین اور خالی نہون اس سے اور غافل نہون اون
مضمونون سے کہ قرآن مجید مین بیر دیکھے گئے ہین اور حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ جسکو خوش لگے یہ کہ ماپ لے پیمانہ پورے مین ثواب دن قیامت کے
پس چاہیے کہ ہو آخر کلام اوسکا جس وقت کہ اوٹھے مجلس اپنی سے سُبْحٰنَ رَبِّكَ آخر سورت تک اور روایت کی ابن مردویہ نے طریق ابی العوام سے
اوس نے قتادہ سے اونھون نے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سلام بھیجو مجھپر پس سلام بھیجو رسولون پر اسلیے کہ نہین ہون مین
مگر رسولون مین سے کہا ابو العوام نے کہ قتادہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو جس وقت کہ پڑھتے تھے یہ آیتین سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ
عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اور روایت کی طبرانی نے ابن عباسؓ سے کہ کہا
پہچانتے تھے ہم فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھ کہنے سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ الخ کے اور ابوسعید روایت کرتے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جب ارادہ کرتے تھے سلام پھیرنے کا نماز اپنی سے تو کہتے تھے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ اور یہ بھی ابوسعید سے
روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے بعد سلام پھیرنے کے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ اور زید بن ارقم سے روایت ہی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا پیچھے ہر نماز کے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ پس تحقیق ماپ لیا پیمانہ پورا ثواب سے اور روایت کی ابن ابی حاتم

ع ٥
یعنی بعد سلام پھیرنے اور فارغ ہونے نماز سے ١٢

شبہی ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ ماپ لے پیمانہ پورا ثواب سے دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے آخر مجلس
اپنی مین جسوقت کہ چلے اوٹھنا سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ ۞ معادر منثور بحر ۞ تنبیہ ۞ خلاصہ ساری
سورت مبارکہ کا یہ معلوم ہوا کہ جو اللہ ورسول کی فرمانبرداری کرتے ہین دنیا اور آخرت مین نفع اوٹھاتے ہین اور چین آرام مین رہتے ہین
اور طرح بطرح کے انعام واکرام پاتے ہین اور جو منکر اور نافرمان ہین اللہ ورسول کے دنیا اور آخرت مین تباہ وخراب ہوتے ہین اور یہی
مضمون حدیثون سے معلوم ہوتا ہی اونمین سے ایک یہ حدیث ہی کہ عائشہ رض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ فرمایا جب اراد
کریگا اللہ تعالی یہ کہ داخل کرے اہل جنت کو جنت مین تو بھیجے گا اللہ تعالی طرف اونکے ایک فرشتے کو اس حال مین کہ اوسکے ساتھ ہدیہ یعنی تحفہ
ہوگا اور لباس جنت سے پس جب چاہینگے جنتی داخل ہونا جنت مین تو کہیگا اونسے فرشتہ کہ ٹھہر جاؤ اسلیے کہ میرے پاس ایک ہدیہ ہی رب العلمین
کی طرف سے وہ کہینگے کہ کیا ہی وہ ہدیہ فرشتہ کہیگا کہ وہ دس مہری کاغذ ہین لکھا ہوا ہی ایک مین تو سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا
خٰلِدِيْنَ یعنی سلام ہی تمپر خوش حال ہوئے تم پس داخل ہو جنت مین ہمیشہ رہو گے اور دوسرے مین لکھا ہوا ہی اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ
اٰمِنِيْنَ یعنی داخل ہو اوسمین سلامتی سے با امن اور تیسرے مین لکھا ہوا ہی وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ یعنی اور یہ وہ جنت ہی کہ دی گئی تمکو بسبب اون چیزے کے کہ تھے تم کرتے اور چوتھے مین لکھا ہوا ہی سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا
صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنی سلام ہی تمپر یہ ثواب بسبب صبر کرنے تمھارے کے ہی دنیا مین پس اچھا ہی دار آخرت تمھارا
اور پانچوین مین ہی اَلْبَسْنٰكُمُ الْحُلَلَ وَالْحُلِيَّ یعنی پہناوینگے ہم تمکو لباس وزیور اور چھٹے مین ہی وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ
عِيْنٍ یعنی نکاح مین دوینگے ہم اونکے حورین بڑی آنکھون والیان اور ساتوین مین ہی اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا
یعنی بلاشبہ مینے بدلہ دیا اونکو آج بسبب صبر کرنے کے اور آٹھوین مین ہی صِرْتُمْ شُبَّانًا لَا تَهْرَمُوْنَ اَبَدًا یعنی ہوئے
تم جوان نہین بڈھے ہونے کے کبھی اور نوین مین لکھا ہی رَافَقْتُمُ الْاَنْبِيَآءَ وَالشُّهَدَآءَ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی رفیق ہوئے
تم انبیا اور شہدا اور صالحین کے اور دسوین مین لکھا ہی كُنْتُمْ فِيْ جِوَارِ الرَّحْمٰنِ ذِي الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ یعنی ہوئے تم ہمسائے
رحمٰن کے کہ صاحب عرش بزرگ کا ہی پھر کہیگا فرشتہ کہ داخل ہو جنت مین پس داخل ہونگے جنت مین اور کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ
اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ
نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ یعنی شکر ہی اوس خدا کا کہ لے گیا ہمسے غم بلاشبہ رب ہمارا
البتہ بخشنے والا اقدردان ہی تعریف ہی اوس خدا کو کہ سچ کر دکھایا ہمکو وعدہ اپنا اور وارث کیا ہمکو زمین جنت کا رہتے ہین ہم جنت مین جہان چاہتے
پس اچھا ہی اجر عمل کرنے والونکا اور جب چاہیگا اللہ تعالی داخل کرنا دوزخیون کو دوزخ مین تو بھیجیگا اللہ تعالی طرف اونکے ایک فرشتے کو
کہ اوسکے ساتھ دس کاغذ ہونگے مہری ایک مین تو لکھا ہوگا اُدْخُلُوْا فِيْ جَهَنَّمَ لَا تَمُوْتُوْنَ فِيْهَآ اَبَدًا وَّلَا تَحْيَوْنَ
وَلَا تَفْرَحُوْنَ یعنی داخل ہو تم دوزخ مین نہین مروگے تم اسمین اور نہ جیوگے اور نہ خوش ہوگے اور دوسرے مین لکھا ہوگا خُلُوْدًا
فِي الْعَذَابِ لَا رَاحَةَ لَكُمْ یعنی بیٹھو عذاب مین نہین چین ہی تمھارے لیے اور تیسرے مین لکھا ہوگا يَئِسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ
یعنی نا امید ہوئے رحمت خدا سے اور چوتھے مین لکھا ہوگا اُدْخُلُوْا فِي الْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالْحُزْنِ اَبَدًا یعنی داخل ہو بیچ غم اور فکر
واندوہ کے ہمیشہ کو اور پانچوین مین لکھا ہوگا لِبَاسُكُمُ النَّارُ وَمِهَادُكُمُ النَّارُ وَطَعَامُكُمْ وَشَرَابُكُمُ النَّارُ
وَغَوَاشِيْكُمُ النَّارُ یعنی لباس تمھارا آگ ہی اور بچھونا تمھارا آگ اور کھانا اور پینا تمھارا آگ ہی اور اوڑھنا تمھارا آگ ہی اور چھٹے
مین ہوگا هٰذَا جَزَآؤُكُمُ الْيَوْمَ بِمَا فَعَلْتُمْ مِّنَ الْمَعْصِيَةِ یعنی یہ بدلہ تمھارا ہی آجکے دن بسبب کرنے تمھارے کے گناہ کو

فریاد کرنے لگتے ہین جسوقت کہ دیکھا اونھون نے عذاب حال انکا نہین تھا وہ وقت بھاگنے کا اور نہین تھی اونکے لیے جگہہ بھاگنے اور نجات کی
پس یہ حال اونکون پر گذر چکا ہی اور پھر عبرت نہین پکڑتے ساتھہ اونکے کفار مکہ کے اور ابن عباس نے کہا کہ عادت کفار مکہ کی یہ تھی کہ جب
جنگ مین مضطرب ہوتے تو بعضے بعضون کو کہتے مناص یعنی بھاگو اور بچاؤ اپنے کو پس جب اونپر اوترا عذاب روز بدر کے اور کہا اونھون نے
مناص تو اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت کہ اب وقت مناص کہنے کا نہین ہی ✤ جلالین ✤ معالم

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۡ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰــهًا وَّاحِدًا ښ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝

ای بلیغ فی العجب وقیل العجب مالہ مثل والعجاب مالا مثل لہ ص

اور تعجب کیا کفار نے اس سے کہ آیا اونکے پاس ڈرانے والا اونھین کی قوم مین سے اور کہا ان کافرون نے یہ شخص جادوگر ہی جھوٹا کیا کر دیا اسنے
خداؤن متعدد کو ایک خدا تحقیق یہ ایک چیز ہی بہت تعجب کی ✤ فتح ✤ اور اچنبھا کرنے لگے اسپر کہ آیا اونکو ایک ڈر سنانے والا اونھی مین سے
اور لگے کہنے منکر یہ جادوگر ہی جھوٹھا کیا اسنے کر دی اتنون کی بندگی کے بدل ایک ہی کی بندگی یہ بھی ہی بڑے تعجب کی بات ✤ موضح
تفسیر ✤ یعنی اچنبھا کرنے لگے کفار اسپر کہ رسول اونھین مین سے ہوا یعنی بعید جانا کہ نبی بشر مین سے ہو اور لوگون کو ڈراوے اللہ کے
عذاب سے کیا کر دیا اسنے خداؤن متعدد کو ایک خدا کہتا ہی ہمسے کہ کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی یہ کیونکر ہو کہ ایک خدا ساری مخلوق کی
سنے یہ بات اچنبھے کی ہی اور یہان جو فرمایا وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ اور نہ فرمایا وَقَالُوْا تو یہ اپنا غضب ظاہر کرنے کو اونپر فرمایا اور تاکہ
دلالت کرے اسپر کہ ایسی بات پر جرأت نہین کرتے ہین مگر کافر اشد کہ ڈوبے ہوتے ہین گمراہی مین اسلیے کہ اس کفر سے کونسا کفر زیادہ ہوگا
کہ جسکی اللہ تصدیق کرے اوسکو ساحر جھوٹھا کہین اور تعجب کرین توحید سے کہ حق بلاشک ہی اور نہ تعجب کرین شرک سے کہ جاہل وبے اصل محض ہی
روایت کیا گیا ہی کہ جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ مسلمان ہوئے تو مومن تو خوش ہوئے اس سے اور قریش پر یہ بات شاق ہوئی پس جمع ہوئے پچیس آدمی
قریش کے سردارون مین سے اور گئے ابو طالب کے پاس اور کہا تم بڑے بوڑھے ہمارے ہو اور جانتے ہو کہ یہ نادان کیا کرتے ہین مراد رکھتے تھے
نادانون سے وہ لوگ کہ مسلمان ہوئے تھے آئے ہین ہم تمہارے پاس تو کہ درمیان ہمارے اور درمیان بھتیجے اپنے کے یعنی آنحضرت کے حکم کرو تم پس
ابو طالب نے رسول علیہ السلام کو اپنے پاس بلا کر کہا ای بھتیجے میرے یہ قوم تیری مین رکھتے ہین تجھسے ایک سوال پس ایکبارگی انسے اعراض مگر
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا سوال رکھتے ہو مجھسے اونھون نے کہا کہ چھوڑ دے تو ہمکو اور چھوڑ دے ذکر معبودون ہمارے کا
اور متعرض ہمارے دین کا نہو ہم بھی متعرض تیرے اور معبود تیرے کے نہین ہونگے آنحضرت نے فرمایا کہ ایک کلمہ تمسے چاہتا ہون اگر دو تم مجکو تو
مالک ہوجاؤ بسبب اوسکے عرب کے اور عجم بھی بسبب اوسکے مسخر تمہارے ہو جاوین کہا اونھون نے نعم وعشرا یعنی دینگے ہم تجکو وہ
ایک کلمہ اور دس کلمے ساتھ اوسکے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس سب ایکبارگی اوٹھ کھڑے ہوئے اور متفرق ہوئے
اور کہا اونھون نے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰــهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اونھون نے آپسمین
کہا کہ کیا گنجایش رکھتا ہی کہ ایک الہ کاربر خلائق کا کرے ہم تین سو ساٹھہ بت رکھتے ہین اور کام ایک شہر مکہ کا نہین درست
کر سکتے ہین وہ ✤ مدارک ✤ محمدی ✤ معالم

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓي اٰلِهَتِكُمْ ښ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝

اور چلے اشراف قوم کے اونھین سے آپسمین کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اوپر عبادت خداؤن اپنے کے تحقیق یہ دین نیا تشنہ ہی کہ
ارادہ کیا گیا ہی ✤ فتح ✤ اور چل کھڑے ہوئے پنچ اونھین کے کہتے چلو اور ٹھہرے رہو اپنے ٹھاکرون پر بیشک اس بات مین کچھہ

غرض ہی ❊ موضح تفسیر یعنی چلے اشراف قریش کے ابوطالب کی مجلس سے بعد اسکے کہ عاجز کیا اونکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب مین کہتے ہوئے آپسمین کہ چلو اور صبر کرو یعنی ثابت رہو اپنے معبودون کی عبادت پر تحقیق یہ امر یعنی توحید
جو ہمکو سنوائی البتہ ایک چیز ہی ارادہ کی گئی یعنی ارادہ رکھتا ہی اوسکا اللہ اور حکم کریگا اوسکے جاری کرنیکا پس نہین پھر سکتی ہی وہ اور
نہین نفع دیتا ہی اوسمین مگر صبر کرنا یا یہ کہ یہ امر البتہ ایک چیز ہی حوادث زمانہ سے کہ ارادہ کیجاتی ہی ساتھ ہمارے پس نہین ہی
چھٹکارا ہمکو اوس سے ❊ فائدہ عمر جو مسلمان ہوئے اور مسلمانون کو قوت ہوئی اونکے سبب سے تو کفار نے کہا کہ یہ جو دیکھتے ہین ہم زیادتی
اصحاب محمد کی یہ ایک چیز ہی ارادہ کی گئی ساتھ ہمارے یعنی عذاب ہوگا ہمکو اور جڑ پیڑ سے اوکھڑ جاوینگے اور ہمارا دین ہلاک ہوگا
بسبب غلبہ محمد کے اور اصحاب اونکے کے شعر باطل نہ کیونکہ جاے یہان حق نمود ہی ❊ وہ جو کہ جیسے حق سے سلام درود ہی ❊ معالم

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝

نہین سنی ہمنے یہ بات یعنی توحید بیچ دین پچھلے کے یعنی قرآن آخر مین کہ ہمنے اوسکو پایا واللہ اعلم نہین ہی یہ مگر افترا ❊ فتح
یہ نہین سنا ہمنے اس پچھلے دین مین اور کچھ نہین یہ بنائی بات ہی ❊ موضح تفسیر دین پچھلے سے یا تو ملت عیسیٰ کی
مراد ہی کہ جو آخر تھی سب ملتون مین اسلیے کہ نصاری تین خدا کے قائل تھے موحد نہ تھے یا ملت قریش مراد ہی کہ جسپر پایا اونھون نے
باپ دادون اپنے کو مگر افترا کہ بنالیا ہی اوسکو محمد نے اپنے جی سے ❊ فائدہ پچھلا دین کہتے تھے اپنے باپ دادون کو یعنی
سنکے تو سنتے ہین کہ اگلے لوگ ایسی باتین کہتے تھے پر ہمارے بزرگ یون نہین کہ گئے ❊ فائدہ موضح

أَؤُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذِكْرِي بَلْ لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ۝

کیا اوتارا گیا اس شخص پر قرآن ہمارے درمیان مین سے بلکہ یہ کافر بیچ شک کے ہین میری نصیحت سے بلکہ ہنوز نہین چکھا ہی اونھون نے
عذاب میرا ❊ فتح کیا اسی پر اوتری سمجھوتی ہم سب مین سے کوئی نہین اونکو دھوکھا ہی میری نصیحت مین کوئی نہین ابھی
چکھی نہین میری مار ❊ موضح تفسیر کیا اوتارا گیا الخ ناگوار ہوا ونکو از راہ حسد کے کہ چلے اشرافون مین سے محمد ہی کو یہ شرف
کہان سے ملا کہ کتاب الٰہی اوسپر اوتاری گئی بلکہ یہ کافر بیچ شک کے ہین میری نصیحت سے یعنی قرآن سے کہ جھٹلایا اونھون نے اوسکے لانے والے کو
بلکہ نہین چکھا اونھون نے اب تک عذاب میرا لیکن جب چکھینگے عذاب میرا تو جاتا رہیگا انسے جو کچھ کہ اب شک و حسد رکھتے ہین یعنی وہ
تصدیق نہین کرتے ہین محمد کو مگر جب کہ میرا عذاب اونکو پہنچیگا تب تصدیق کرینگے اوسکو ❊ معالم

أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۝

کیا اونکے پاس ہین خزانے رحمت پروردگار تیرے غالب بخشنے والے کے ❊ فتح کیا انکے پاس ہین خزانے تیرے رب کی مہر کے
جو زبردست ہی بخشنے والا ❊ موضح تفسیر یعنی نہین ہین وہ مالک رحمت کے خزانون کے تاکہ پہنچاوین اوسکو جسکو چاہین
اور پھیرین اوسکو جس سے چاہین اور اختیار کرین نبوت کے لیے بعضے اپنے سردارون کو اور اوٹھالیوین اوسکو محمد سے مالک رحمت کا
اور اوسکے خزانون کا نہین ہی مگر وہی غالب اپنی خلوق پر بہت دینے والا کہ پہنچاتا ہی اوسکو ہر محل اوسکے اور تقسیم کرتا ہی اوسکو جہان کہ
مقتضی ہی حکمت اوسکی پھر بیان کیے یہی معنی یس فرمایا ❊ معالم

أَمْ لَهُمْ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ۝

کیا انکے لیے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور اوس چیز کی کہ درمیان انکے ہی پس چاہیے کہ اوپر چڑھ جاوین لٹک کر
رسیون مین یعنی رسیون مین لٹک کر بھی آسمان پر نہین چڑھ سکتے ہین پس بادشاہی کیسی واللہ اعلم ❊ فتح کیا اونکی حکومت ہی

۵ [illegible]

آسمانون مین اور زمین مین ہین اور جو انکے بیچ ہی تو چاہیے چڑھ جاوین رسیان تانکر ﴿ مو تفسیر ﴾ کیا انکے لیے
بادشاہی الخ یعنی کیا انکو بادشاہی ہی ان چیزون کی تاکہ کلام کرین امور ربانیہ مین اور تدبیرون الٰہیہ مین کہ جو مختص ہین ساتھ
رب العزۃ والکبریا کے یہ سرزنش کی اونکو نہایت درجے کی پس فرمایا کہ اگر یہ صلاحیت رکھتے ہین تدبیر خلائق کی اور تصرف کرنے کی
بیچ تقسیم رحمت کے تو چاہیے کہ چڑھ جاوین بیچ اسباب کے یعنی سیڑھیون مین اور راہون مین کہ جنسے پہونچتے ہین طرف آسمان کے تاکہ تدبیر
کرین امر عالم کی اور بادشاہی خدا کی اور اوتارین وحی اوسپر کہ چاہین ﴿ مف تنبیہ ﴾ چونکہ وہ لوگ مؤدب آداب شرع کے
اور خدا کا ڈر نہ رکھتے تھے حسد اونکو باعث ان بے ادبیون کا ہوتا تھا اسی سے مستحق غضب الٰہی کے ہوتے تھے ادب و تقوی عجب چیز ہی
جسکو وہ حاصل ہوتے ہین اوس سے کام دونون جہان کے بنیاتے ہین چنانچہ حضرت علی رض فرماتے ہین کہ علم بہترین میراث ہی اور ادب بہترین
حرفہ ہی اور تقوی بہترین توشہ ہی یعنی راہ آخرت کا اور عبادت بہترین پونجی ہی اور عمل صالح بہترین قائد ہی یعنی یہ جنت کو پہونچاتی
اور حسن خلق بہترین مصاحب ہی اور حلم بہترین وزیر ہی اور قناعت بہترین غنا ہی اور توفیق بہترین مدد ہی اور موت بہترین
ادب دینے والی ہی انتہی مولوی روم فرماتے ہین مثنوی ﴿ از خدا خواہیم توفیق ادب ﴾ بے ادب محروم گشت از لطف رب ﴾
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ﴾ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد ﴾ اور خوف خدا اونکو کیونکر ہوتا جو اونہین عالم تھے وہ مارے طمع
اور حب دنیا کے راہ حق کہ خلاف اونکی مرضی کے تھی بتاتے تھے کسی بزرگ کا قول ہی کہ بیمار جاتا ہی طبیب پاس جب طبیب ہی بیمار ہو
تو کیا علاج کرے اور یہ طمع مال اور حب دنیا بڑی ہی آفتین ہین خصوصًا اہل علم کے لیے چنانچہ بعضے حکما یعنی دانایان دین سے
منقول ہی کہ اونھون نے کہا دس خصلتین ہین کہ دشمن رکھتا ہی اونکو اللہ تعالی دس شخصون سے بخل کو اغنیا سے اور طمع کو علما سے
اور قلت حیا کو عورتون سے اور محبت دنیا کو بڈھون سے اور کسل کو جوانون سے اور ظلم کو بادشاہ سے اور تکبر کو فقرا سے اور بزدلی کو غازیون سے
اور عجب کو زاہدون سے اور ریا کو عابدون سے ﴿ مف مناسبت ﴾ پھر رب تعالی نے یہ غصہ فرماکر وعدہ کیا اپنے نبی سے نصرت کا اون کفار پر کہ فرمایا

جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝

ایک لشکر ہی یہان شکست دیا گیا جملہ گروہون سے یعنی جنس گروہون کے کہ ساتھ انبیا کے مخالفت کی ﴿ فتح ﴾ ایک لشکر ہی وہان
تباہ ہوا اون سب لشکرون مین ﴿ ف ﴾ یعنی اگلی قومین برباد ہوئین اگر چڑھ جاوین تو اونہین بھی ایک برباد ہون ﴿ مو تفسیر ﴾
یعنی یہ لوگ جو کہتے ہین یہ بات یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئی ایک لشکر ہین حقیر اس جگہ مغلوب و شکست دیے گئے اگلے لشکرون کی جنس سے
مراد اس لشکر سے قریش ہین کہا قتادہ نے کہ خبر دی اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ وہ مکے مین تھے یہ کہ
شکست پاویگا لشکر مشرکون کا جیسے کہ اور جگہہ فرمایا سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ پس آئی تاویل اسکی یعنی ظہور ہوا
اس وعدے کا روز بدر کے پس ہنالک اشارہ ہی طرف بدر کے اور مصارع کفار کے اور اگلے لشکرون سے مراد اگلی امتین ہین یعنی
کفار مکہ اونھین اگلے کفار کی جنس سے ہین کہ جمع ہوکر انبیا پر چڑھ آتے تھے اور اونسے لڑتے تھے اور پھر شکست پاتے تھے اور ہلاک
ہوتے تھے جھٹ پٹ پس تعبیر و انکے واسطے تسلی کی ہی حال اونکا ہونا ہی جو اگلون کا ہوا ﴿ معا ﴾ ﴿ مل تجاد ﴾

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ
أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۝ إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝ ع

جھٹلایا پہلے انکے یعنی اہل مکہ سے قوم نوح نے یعنی نوح کو اور عاد نے یعنی ہود کو اور فرعون میخون والے نے یعنی چار میخون سے باندھ کر
عذاب کرتا تھا اور ثمود نے یعنی قوم صالح نے صالح کو اور قوم لوط نے یعنی لوط کو اور بن کے رہنے والون نے یعنی شعیب کو جھٹلایا ان جماعتون نے

نہین ہر کوئی ان مین سے مگر کہ جھٹلایا پیغمبرون کو پس وجود مین آیا عذاب میرا ❊ فتح ❊ جھٹلا چکے ہین انسے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور
فرعون میخون والا اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ کے لوگ وہ فوجین یہ جتنے تھے سب نے یہی جھٹلایا رسولون کو پھر ثابت ہوئی میری
طرف سے سزا ❊ مو ❊ تفسیر ❊ فرعون میخون والے نے جھٹلایا حضرت موسیٰ کو اور اوسکو میخون والا اسلیے فرمایا کہ جسپر غصہ ہوتا تھا
اوسکو عذاب کرتا تھا چومیخا کر کے یعنی چار میخین چار طرف زمین مین گاڑ کر آدمی کو چت لٹا کر چارون ہاتھ پانون اوسکے اون میخون سے
باندھ دیتا اور سانپ اور بچھو اوسپر چھوڑ دیتا تاکہ مر جاوے اور بعضون نے کہا کہ اسی طرح سے اوسے باندھ کر چھوڑ دیتا یہان تک کہ وہ مر جاتا
اور بعضون نے کہا کہ اوسکے لشکر کے گھوڑون کی میخین ہونے بہت سی تھین اسلیے یہ نام اوسکا ہوا اور بعضون نے کہا کہ میخون والے سے مراد ہے
صاحب مکانون محکم کا کہ اوسکے مکانون مین میخین بہت سی جڑی تھین مضبوطی کے لیے اور بعضون نے کہا صاحب قوت و بطش کا یعنی جیسے
میخ سے ایک چیز مضبوط ہوتی ہے ایسی ہی اوس سے مضبوطی تھی ملک کو اور قوی تھا اوسپر اور بعضون نے کہا صاحب لشکرون اور جماعتون
کثیرہ کا اور لشکر کو اوتاد اسلیے کہتے ہین کہ خیمے اور گھوڑون کی میخین اونمین بہت سی ہوتی ہین اور اولٰئک الاحزاب جو فرمایا اوس سے
اس اشارہ سے آگاہ کرنا ساتھ اس بات کے جو کہ وہ مکہ جنمین سے یہ لشکر شکست دیا گیا ٹھہرا وہ یہ ہین اور آگاہ کرنا ہے ساتھ اسکے کہ
وہ ہین کہ پائی گئی انسے تکذیب ❊ مل ❊ معا ❊

وَمَا يَنْظُرُ هٰؤُلَاءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝

اور نہین انتظار کرتے کفار اس عصر کے مگر ایک نعرۂ تند کا یعنی نفخۂ قیامت کا کہ نہو اوسکو کچھ توقف اور کہا اونھون نے بطریق ٹھٹھے کے اے پروردگار
ہمارے جلدی دے ہمکو سرنوشت ہماری عذاب سے پہلے روز حساب کے ❊ فتح ❊ اور راہ نہین دیکھتے یہ لوگ بلکہ یہی ایک چنگھاڑ کی جسکو نہین بیچ مین ڈھیلنا اور کہنے لگے
اے رب شتابی دے ہمکو چٹھی ہماری پہلے حساب کے دن سے ❊ مو ❊ تفسیر ❊ نعرۂ تند سے مراد ہے نفخہ پہلا کہ جسکو فزع اکبر کہتے ہین اور فواق کے پیش و زبر سے برابر اوس مدت کو کہتے ہین کہ
دوہنے کے درمیان مین کچھ ٹھہر جاتے ہین تا دودھ اوتر آوے اور وہ بہت تھوڑی مدت ہوتی ہے پس معنی یہ ہین کہ جب آویگا وقت
اوسکا نہین توقف ہوگا اوسکو اتنی دیر بھی کہ جتنی دیر دودھ دوہتے مین ٹھہر جاتے ہین اور ابن عباس سے یہ معنی اسکے منقول ہین کہ
نہین ہوگا واسطے اوسکے پھر آنا مراد رکھتے ہین یہ کہ وہ نفخہ ایک ہی ہوگا دوبارہ نہین ہونے کا اور قطنا کے معنی ہین حصہ ہمارا
جنت سے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ذکر کیا کہ اللہ نے وعدہ کیا ہے مومنون سے جنت کا پس کہا کفار نے از راہ ٹھٹھے کے کہ
جلدی دے ہمکو حصہ ہمارا جنت سے یا یہ معنی ہین کہ حصہ ہمارا عذاب سے جو وعدہ کرتا ہے تو جیسے فرمایا اللہ تعالی نے ویستعجلونک بالعذاب
یعنی جلدی چاہتے ہین کفار تجسے عذاب اور بعضون نے کہا کہ یہ ابوجہل کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ کہتا تھا یا اللہ اگر حق ہو جو کچھ کہتا ہے
محمد تو برسا ہمپر پتھر آسمان سے یا بھیج ہمپر عذاب دردناک اور ابن عباس سے قطنا کے معنی منقول کتاب نامہ ہین یعنی کتاب اعمال ہماری کی کہا
کلبی نے کہ جب اوترین یہ آیتین سورہ حاقہ کی فاما من اوتی کتابہ بیمینہ الخ و اما من اوتی کتابہ بشمالہ الخ
تو کہا کافرون نے از راہ ٹھٹھے کے کہ جلدی سے دیدے ہمکو کتاب ہماری دنیا مین پہلے روز حساب کے اور اونکے ایسے واہی کلامون سے
جو آنحضرت ملول ہوتے تھے حق تعالی نے آنحضرت کی تسلی کے لیے آگے کی آیت بھیجی ❊ مل ❊ معالم ❊ در منثور ❊

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝

صبر کر اوس چیز پر کہ کہتے ہین کافر اور یاد کر ہمارے بندے داؤد صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا یعنی خدا کیطرف ❊ فتح ❊
تفسیر ❊ صبر کر اوس چیز پر کہ کہتے ہین کافر یعنی تیرے حق مین اور بچا اپنے نفس کو اس سے کہ لغزش ہو جائے اوسکو اوس چیز مین کہ

تکلیف دیا گیا کہ وہ صبر کرتا ہی اونکی باتون پر اور تحمل کرتا ہی اونکی ایذا پر اور یاد کر ہمارے بندے داؤد کو اور اوسکی بزرگی کو کہ اللہ کے
نزدیک کیسا گرامی قدر تھا اور پھر کیا ذرہ سی لغزش مین کیا کچھ عتاب الٰہی اوس پر ہوا صاحب قوت کا یعنی دین مین اور جو کچھ کہ وہ ولایت
کرتا ہی اسکو اید سے مراد قوت ہی بیچ دین کے ہی قول اللہ تعالی کا ہی اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ یعنی بہت رجوع رکھنے والا تھا وہ طرف رضامندی
اللہ تعالی کی کے کہا ابن عباس رضی نے صاحب قوت کا عبادت مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق محبوب ترین روزون کے طرف اللہ کے روزے داؤد کے ہین اور محبوب ترین نماز کی طرف اللہ کے نماز داؤد کی ہی روزہ رکھتے تھے ایک دن
اور افطار کرتے تھے ایک دن اور سوتے تھے آدھی رات اور قیام کرتے تھے یعنی مشغول عبادت مین ہوتے تھے تہائی رات اور سوتے چھٹے حصہ
رات کے مین اور بعضی روایت مین ہی کہ آدھی رات قیام کرتے تھے کہا ابو درداء نے کہ آنحضرت جب ذکر کرتے داؤد کا اور حال بیان کرتے اونکا
فرماتے تھے کہ تھا وہ اعبد البشر یعنی بڑے عابد تھے آدمیون مین اور کہا سعید بن ہلال نے کہ تھے داؤد علیہ الصلوۃ والسلام جبکہ اوٹھتے رات کو
پڑھتے اَللّٰهُمَّ نَامَتِ الْعُيُوْنُ وَغَارَتِ النُّجُوْمُ وَاَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِيْ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ
انتہی اور بعضون نے کہا کہ ذی الاید کے معنی ہین صاحب قوت کے لڑائی اور ملک داری مین اور اوّاب کے معنی بعضون نے کیے ہین بہت رجوع
کرنے والے طرف اللہ تعالی کے ساتھ توبہ کے ہر اوس چیز سے کہ برا جانتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور کہا ابن عباس رضی نے معنی اوّاب کے ہین مطیع اور
سعید بن جبیر نے کہا تسبیح کرنے والا لغت حبش مین اور ابن عباس رضی سے اوّاب کے معنی یقین کرنے والے کے بھی آئے ہین * معالم *
در منثور * اسیجا کہ داؤد کو یاد دلایا کہ اونھون نے بھی طالوت کی حکومت مین بہت صبر کیا آخر حکومت اونکو ملی اور مخالفون کو جہان
سے زیر کیا یہی نقشہ ہوا ہمارے پیغمبر کا ہاتھ کے بل والا یعنی قوت سلطنت یا لوہا نرم ہوتا یا ہاتھ کا بل یہ کہ سلطنت کا مال نکھاتے تھے
اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتے * مو *

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝

تحقیق تابعدار کیا ہمنے ہمراہ اوسکے پہاڑون کو تسبیح کہتے تھے بوقت شام و صباح اور تابعدار کیا ہمنے جانورونکو اکٹھے کیے ہوے
ہر ایک واسطے اوسکے فرمان بردار تھا * فی * تفسیر * تابعدار کرنا پہاڑون کا یہ تھا کہ چلتے تھے وہ ساتھ داؤد کے جسوقت
کہ چاہتے تھے داؤد چلنا اونکا اوس جگہ کہ ارادہ کرتے اور عشی اور اشراق سے مراد ہین دونون طرفین دن کی اور اصل مین عشی
کہتے ہین وقت عصر کو رات تک اور اشراق وقت اشراق کا اور وہ وقت ہی کہ روشن ہوتا ہی آفتاب اور وہی وقت ضحی کا ہی ابن عباس رضی
سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ کہا تھا مین گذرتا اس آیت پر پس نہین جانتا تھا مین کہ
کیا مراد ہی اس سے یہان تک کہ حدیث بیان کی مجھسے ام ہانی بنت ابی طالب نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اونکے پاس دن
فتح مکہ کے پس مانگا پانی وضو کا پس وضو کیا پھر نماز پڑھی ضحی یعنی چاشت کی پھر فرمایا ای ام ہانی یہ ہی صلوۃ الاشراق اور یہ بھی ابن عباس رضی
سے ہی کہ اونکو پہنچی یہ بات کہ ام ہانی بنت ابی طالب نے ذکر کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی دن فتح مکہ کے ضحی کی آٹھ
رکعتین پس کہا ابن عباس نے کہ گمان کیا مینے کہ اس ساعت کے لیے نماز ہی بموجب قول اللہ تعالی کے يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ
وَالْاِشْرَاقِ اور یہ بھی ابن عباس سے ہی کہ کہا ڈھونڈھی مینے صلوۃ ضحی قرآن مین پس پایا مینے اوسکو اس جگہ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ
اور ابو ہریرہ رضی سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین محافظت کرتا نماز ضحی پر مگر اوّاب یعنی رجوع رکھنے والا اللہ کی طرف
اور فرمایا کہ یہ صلوۃ الاوّابین ہی اور یہ بھی ابی ہریرہ رضی سے ہی کہ کہا وصیت کی مجکو خلیل میرے صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑھوں ضحی کی
اسلیے کہ وہ صلوۃ اوابین کی ہی اور مانند اسی کے انس سے منقول ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی ضحی کی

بارہ رکعتین بناتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے محل سونے کا جنت مین اور فرمایا آنحضرت نے انس کو کہ پڑھہ نماز ضحی اسلیے کہ وہ نماز ابرار یعنی نیکون کی ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی فجر کی پھر بیٹھا رہا اپنی نماز کی جگھہ مین یاد کرتا اللہ کو یہان تک کہ نکلا آفتاب پھر نماز پڑھی ضحی سے دو رکعتین حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر یہ کہ چھوئے اوسکو یا چڑھیا وے اوسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی فجر کی جماعت مین پھر بیٹھا ذکر کرتا رہا یہان تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑھی دو رکعت نماز ضحی یعنی نماز اشراق کی ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند ثواب حج اور عمرے کے پورے حج اور پورے عمرے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ٹھہرا رہا اپنی نماز کی جگھہ مین اوسوقت سے کہ فارغ ہوا نماز صبح سے یہان تک کہ پڑھین دو رکعتین ضحی یعنی اشراق کی نہین بولا مگر بھلی بات بخشے جائینگے اوسکے لیے گناہ اوسکے اگرچہ ہون دریا کے جھاگون سے زیادہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی نماز ضحی کی دو رکعت نہین لکھا گیا غافلین سے اور جسنے پڑھین چار رکعت لکھا گیا عابدین سے اور جسنے پڑھین چھہ رکعتین کفایت کیا گیا اوسدن یعنی اللہ سب مہمات اوسکے سرانجام کریگا اور جسنے آٹھہ رکعتین پڑھین لکھا گیا قانتین سے اور جسنے بارہ رکعتین پڑھین بناویگا اللہ اوسکے لیے گھر بڑا جنت مین اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ای ابن آدم پڑھہ میرے لیے چار رکعت اول روز مین کفایت کرونگا مین تجکو آخر اوس روز تک یعنی کفایت کرونگا مین تیری شغلون اور حوائج کو اور دفع کرونگا مین تجسے اوس چیز کو کہ مکروہ رکھے تو اوسکو بعد نماز تیری کے آخر روز تک اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان مین تین سو ساٹھہ مفصل یعنی جوڑ ہین پس اوسپر لازم ہی یہ کہ دیوے عوض ہر جوڑ اپنے کے صدقہ عرض کیا صحابہ نے کہ کون طاقت رکھتا ہی اسکی یا نبی اللہ فرمایا کہ رینٹھ جو مسجد مین پڑا ہوا اوسکو دفن کر دینا صدقہ ہی اور کچھہ چیز یعنی ایذا دینے والی کہ ایکطرف کرے تو اوسکو راہ سے صدقہ ہی پس اگر نپاوے تو یعنی کوئی چیز مذکور پس دو رکعتین ضحی کی کفایت کرتین ہین تجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت و لازم ہوتا ہی اوپر تمام جوڑون ایک تمہارے کے صدقہ پس ہر تسبیح صدقہ ہی اور ہر تحمید صدقہ ہی اور ہر تہلیل صدقہ ہی اور ہر تکبیر صدقہ ہی اور امر بالمعروف صدقہ ہی اور نہی عن المنکر صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہین اس سے دو رکعتین کہ پڑھے اونکو ضحی سے اور تابعدار کیا ہمنے جانورون کو اکھٹے کیے ہوئے ہر طرف سے ابن عباس رض سے منقول ہی کہ داؤد جب تسبیح کرتے تو جواب دیتے اونکو پہاڑ ساتھہ تسبیح کے یعنی وہ بھی انکے ساتھہ تسبیح کرتے اور جمع ہوتے اونکے پاس جانور اور تسبیح کرتے پس یہ ہی جمع ہونا اونکا اور ہر ایک یعنی پہاڑ اور جانور بسبب تسبیح داؤد کے تسبیح کرنیوالے تھے اسلیے کہ وہ سب تسبیح کرتے تھے ساتھہ تسبیح اونکی کے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر لہ کی اللہ کی طرف پھرتی ہی یعنی ہر ایک داؤد اور پہاڑ اور جانورون سے واسطے اللہ کے اواب تھے یعنی تسبیح کرنیوالے ۱۲ درمنثور مشکوۃ

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ○

اور محکم کی ہمنے بادشاہی اوسکی اور دی ہمنے اوسکو حکمت اور سخن واضح ۔ فتح ۔ تفسیر محکمی داؤد کی بادشاہی کی ایسی تھی کہ نگہبانی کرتے تھے اونکی محراب کی ہر شب تینتیس ہزار آدمی اور بعضون نے اسکی تقریر یون کی ہی کہ مراد شددنا ملکہ سے تقویت داؤد کی ساتھہ لشکرون اور نگہبانون کے ہی کہ ہر شب چھتیس ہزار آدمی اونکی محراب کی چوکی دیتے تھے یا ساتھہ وزیرون خیرخواہ کے یا بسبب نہ پہونچنے ہاتھہ ظالمون کے رعیت پر اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل مین سے اپنے ایک سردار پر دعوی غصب کرنے گائین کا کیا نزدیک داؤد کے اور وہ منکر ہوا اور مدعی کے پاس گواہ نتھے داؤد نے کہا توقف کرو تم دونون یہان تک کہ کچھہ واضح ہو خواب مین وحی آئی کہ مدعی علیہ کو مار ڈال داؤد ع نے توقف کیا کہ خواب پر جلدی نکرون دوسرے دن پھر ویسا ہی خواب دیکھا پھر اوسپر عمل نکیا پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف اوسکے تیسری بار کہ قتل کر اسکو یا آویگا اسپر عذاب اس روز داؤد نے اوسکو بلا کر کہا کہ خدا تعالی

نے مجکو وحی بھیجی ہو کہ تجکو مار ڈالو نہین اوسنے کہا کہ بے گواہون کے مارتا ہی داؤد ع نے کہا کہ حکم خدا کے خلاف نہین کرتے کا مین جب اوس شخص نے
یقین کیا کہ مجکو چھوڑنے کے نہین تو اوسنے کہا کہ جلدی نکر یہانتک کہ خبر دون مین تجکو اس ماجرے کی قسم خدا کی کہ مین بسبب اس گناہ کے
ماخوذ نہین ہوا ہون ولیکن اسکے بیٹے کے بینے قتل کیا ہی پس داؤد ع نے اوسکو قتل کیا پس ہیبت داؤد ع کی بنی اسرائیل پر بہت ہوئی پس
شَدَدْنَا مُلْکَہٗ یہ ہی اور بعضون نے کہا کہ حق تعالی نے آسمان سے ایک زنجیر بھیجی تھی کہ حضرت داؤد کے سر پر بندھی رہتی تھی مدعی
مدعی علیہ مین سے جو کوئی سچا ہوتا تھا اوسکا ہاتھ اوسپر پہونچتا اور ہاتھ جھوٹے کا اوس زنجیر پر نہ پہونچتا استحکام داؤد کی بادشاہی کا یہ تھا
اور حکمت سے مراد ہی زبور اور علم شرائع اور بعضون نے کہا کہ جو کلام موافق حق کے ہو پس وہ حکمت ہی اور فصل خطاب سے مراد ہی علم قضا اور فیصلہ
کرنے خصومات کا اور فرق کرنا درمیان حق اور باطل کے اور بعضون نے کہا کلام واضح کہ مخاطب مقصود کو بے شبہہ معلوم کرے اور بقول علی کے
فصل خطاب حکم کرنا ہی ساتھ گواہون کے مدعی پر اور ساتھ یمین کے مدعی علیہ پر اور شعبی سے ہی کہ فصل خطاب کہنا داؤد کا ہی اما بعد کہ اول
یہ کلمہ انھون ہی نے کہا ہی پس جو کوئی بیان کرے ایک امر ذی شان تو پہلے ذکر کرے اللہ کا اور حمد کرے اوسکی پھر ساتھ لفظ اما بعد کے فصل کر
مطلب شروع کرے ۔۔ ۱۵ ۔۔ مترجم کہتا ہی یعنی حضرت شاہ ولی اللہ کہ داؤد علیہ السلام ننانوے بیویان رکھتے تھے باوجود اسکے ایک عورت
کہ ایک شخص کی منگیتر تھی یا اوسکے نکاح مین تھی درخواست کی خدائے تعالی نے فرشتون کو واسطے تنبیہ داؤد کے بشکل جھگڑنے والون کے
بناکر بھیجا اشارہ اس قصے کی طرف ہی ان آیتون مین واللہ اعلم ۔

وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ○ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ○

کیا آئی ہی تیرے پاس اے محمد خبر آپسمین جھگڑنے والون کی جب دیوار سے کود کر چلے آئے مسجد مین جس وقت کہ داخل ہوئے داؤد پر
پس ڈرا داؤد اون سے کہا اونھون نے کہ مت ڈر ہم دو جھگڑنے والے ہین ستم کیا ہی بعض ہمارے نے بعض پر پس حکم کر درمیان ہمارے ساتھ
حق کے اور ظلم مت کر اور راہ دکھا طرف سیدھی راہ کے ۔۔ فتح ۔۔ تفسیر لفظ تسوروا کے معنی ہین چڑھے وہ داؤد کی دیوار پر
اور اوترے آئے طرف اونکے اور سور کہتے ہین دیوار بلند کو اور محراب کہتے ہین غرفہ یعنی بالاخانہ کو یا مسجد کو یا صدر مسجد کو یعنی اسی محراب کو
کہ جہان امام کھڑا رہتا ہی اور داخل ہوئے داؤد ع پر الخ روایت کیا گیا ہی کہ اللہ تعالی نے بھیجا طرف داؤد کے دو فرشتون کو بصورت انسان کے
بعضون نے کہا کہ وہ جبرئیل اور اسرافیل تھے آئے دونون بیچ صورت دو جھگڑنے والون کے کر واقع ہوا اونمین جھگڑا کہ جو آگے مذکور ہوگا بطریق
فرض کے تاکہ متنبہ ہون داؤد علیہ السلام اوس چیز پر کہ واقع ہوئی اونسے کہ وہ یہ ہی کہ تھین اونکے لیے ننانوے بیویان اور طلب کی انھون نے
بیوی ایک شخص کی کہ نہین تھی اوسکی اور بیوی سوائے اوسکے اور نکاح کیا اوس سے اور خلوت کی اوس سے چنانچہ آگے تفصیل اسکی آویگی
پس وہ فرشتے آئے اور چاہا اونھون نے داخل ہونا داؤد کے پاس اور اونکا معمول یہ تھا کہ ایک روز عبادت کے لیے مقرر رکھا تھا اور ایک روز
حکمرانی کے لیے اور ایک روز واسطے بیویون اور اشتغال خانگی کے پس جس دن کہ وہ فرشتے آئے وہ دن داؤد کی عبادت کا تھا پس منع کیا
اونکو دربانون نے اندر کے جانے سے پس وہ دیوار پر چڑھ کر اونکے پاس محراب مین چلے آئے اسطرح کہ داؤد ع کو خبر بھی نہوئی یکایک دیکھا کہ وہ
اونکے آگے بیٹھے ہین پس ڈرے داؤد ع اونسے اسلیے کہ وہ چلے آئے اونکے پاس بیچ غیر روز حکمرانی کے اور اسلیے کہ وہ اوتر آئے اون پاس
دیوار پر سے خلوت کے روز باوجودیکہ نگھبان گرد محراب کے کثرت سے تھے اور کسیکو اون پاس آنے نہ دیتے تھے اور راہ دکھا ہمکو طرف سیدھی راہ کے
یعنی محض حق کے منقول ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے کے لوگون کی عادت تھی کہ آپسمین سلوک اور احسان اور خبرگیری ایک دوسرے
کی کیا کرتے تھے حتی کہ اگر کسیکی بیوی کسیکو پسند آتی تھی تو وہ سوال کرتا تھا کہ اسکو اپنے سے جدا کر کہ میرا نکاح اس سے کرے اور وہ ایسا ہی کرتا تھا

بحسب عادت سلوک و احسان کے غرض کہ نہایت خبر گیران تھے آپس مین جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین انصار کا حال تھا
مہاجرین کی خبر گیری مین پس اتفاق ایسا ہوا کہ نظر داؤد علیہ السلام کی ایک شخص اُوریا نام کی بیوی پر جا پڑی اور وہ پسند آئی اونکو پس
داؤد علیہ نے موجب عادت اونکی کے اوریا سے سوال کیا کہ اپنی بیوی کو اپنے سے جدا کر کے میرا نکاح اوس سے کر دے پس حیا آئی اوریا کو کہ
مین انکا سوال کیونکر رد کرون پس اوسنے اوسکو جدا کیا اپنے سے اور انھون نے اوس سے نکاح کر لیا اور حضرت سلیمان اوسی سے پیدا ہوئے
پس یہ فرشتے آئے انکے پاس اس بات کے جتانے کو اللہ تعالی کی طرف سے کہ تمکو باوجود اس عالی رتبہ ہونے کے اور کثرت بیویونکے
نہین لائق تھا کہ سوال کرو بیوی ایسے شخص سے کہ نہین ہے اوسکے پاس سوائے ایک بیوی کے بلکہ تھا واجب تمپر مارنا اپنی خواہش کا اور
جبر کرنا اپنے نفس پر اور صبر کرنا اوس چیز پر کہ امتحان کیے گئے تم ساتھ اوسکے اور بعضون نے کہا کہ خطبہ یعنی پیغام نکاح کیا تھا اوس
عورت سے اوریا نے پھر پیغام نکاح کیا اوس سے داؤد نے پس پسند کیا داؤد کو اوس عورت کے اہل نے پس یہی لغزش داؤد سے کہ پیغام نکاح
کیا انھون نے اوپر پیغام نکاح اپنے بھائی مسلمان کے باوجود کثرت بیویون اپنی کے اور یہ جو نقل کیا جاتا ہے کہ داؤد علیہ نے بھیجا کئی بار
اوریا کو طرف جہاد بلقا کے کہ نام ایک موضع کا ہے اور چاہا یہ کہ قتل کیا جاوے اوریا تا کہ نکاح کر لین اوسکی بیوی سے پس نہین لائق ہے
یہ عوام مسلمین کے صالحین سے چہ جائیکہ بعض انبیا سے مشہور ہے ایسی بات ہو اور کہا علی رضی اللہ نے کہ جو کوئی نقل کرے تمسے قصہ داؤد کا
جیسے کہ نقل کرتے ہین اوسکو قصاص یعنی واعظ رطب یابس بیان کرنے والے دُرّے لگاؤن اوسکو ایک سو ساٹھ اور یہ حد بہتان
کرنے کی ہے انبیا پر اور منقول ہے کہ نقل کیا گیا قصہ داؤد کا عمر بن عبد العزیز کے آگے اور اونکے پاس ایک شخص تھا اہل حق سے پس جھٹلایا
اوس شخص نے اوس قصہ نقل کرنے والے کو اور کہا کہ اگر قصہ بیان کیا جاوے بموجب اوس چیز کے کہ کتاب اللہ مین ہے تو نہین لائق ہے
یہ کہ طلب کیا جاوے خلاف اوسکے اور بھاری جان ہے اسکو کہ کہا جاوے غیر اوسکے اور اگر ہو قصہ بموجب اوس چیز کے کہ ذکر کیا تو نے اور پردہ کیا
اللہ نے اوسکے بیان کرنے مین اپنے نبی سے تو نہین لائق ہے اظہار اوسکا پس کہا عمر نے البتہ سنا مین اس کلام کو محبوب تر ہے
طرف میرے اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب کہ وہ دنیا اور دنیا کی چیزین ہین اور وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے اوسپر مثل کہ بیان کیا اوسکو
اللہ نے واسطے قصہ داؤد علیہ السلام کے نہین ہے مگر طلب کرنا داؤد کا اوس عورت کے خاوند سے کہ جدا ہو اوس سے اونکے لیے فقط اور سوا
اسکے نہین کہ آیا ہے قصہ بطریق تمثیل اور کنایہ کے نہ تصریح کے واسطے ہونے اوسکے کے ابلغ توبیخ مین **ف تنبیہ** بیچ قصہ
داؤد اور نکاح کرنے اونکے کے عورت معلومہ سے اختلاف بہت ہے اور بعضے مفسرون نے قصے کو اس طرح نقل کیا ہے کہ شرع اور عقل اوسکو
نہین قبول کرتے ہین اور جو کچھ قریب تر ساتھ صواب کے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ اوریا نے ایک عورت سے پیغام نکاح کا کیا تھا اور قریب تھا کہ
اوس سے نکاح کرین اوس عورت کے ولیون کو اوریا کی طرف کچھ خدشہ پڑا اور اوسکو ندی اور حضرت داؤد علیہ نے پیغام نکاح کا اوس سے کیا اور داؤد
کی ننانوین بیویان تھین باوجود اسکے اوس سے بھی نکاح کیا آذا المسیرین لایا ہے کہ عتاب الٰہی داؤد پر اسلیے تھا کہ بعد از خطبہ اوریا کے
اوس سے خطبہ کیا اور مرشد نا مولانا اسحق صاحب نے یہ مضمون اس عاجز مولف اس کتاب کو لکھوا دیا تھا اور ظن غالب یون ہے کہ یہ تقریر شاہ ولی اللہ صاحب
کی ہے کہ شاید اونکے مولفات مین سے لکھوائی تھی واللہ اعلم بالصواب ٭

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ○

یہ بھائی میرا ہے اسکے پاس ہین ننانوین دنبیان اور میرے پاس ہے ایک دنبی پس کہا اس شخص نے کہ سونپ مجکو یہ ایک دنبی اور سختی کی
ساتھ میرے کلام کرنے مین **ف تفسیر** وہ جو دو فرشتے جھگڑتے ہوئے آئے تھے اونمین سے ایک کا یہ مقولہ ہے بعد اسکے کہ داؤد
نے سبب اونکے آنے کا پوچھا یہ بھائی میرا ہے مراد بھائی چارہ دین کا ہے یا بھائی چارہ محبت و الفت کا یا بھائی چارہ شرکت و خلطہ کا

[illegible margin notes]

سبحان الملك الاعظم يبتلي الخلق بما يشاء سبحان خالق النور سبحان القائل بين
القلوب سبحان خالق النور الهي خليت بيني وبين عدوي ابليس فلم اقم لفتنته اذ انزلت
بي سبحان خالق النور الهي الويل لداود اذا كشف عنه الغطاء فيقال هذا داود الخاطي
سبحان خالق النور الهي باي عين انظر اليك يوم القيمة وانما ينظر الظالمون من
طرف خفي الهي باي قدم اقوم امامك يوم القيمة يوم تزل اقدام الخاطئين سبحان
خالق النور الهي انا الذي لا اطيق حر شمسك فكيف اطيق حر نارك سبحان خالق النور
الهي انا الذي لا اطيق صوت رعدك فكيف اطيق صوت جهنم سبحان خالق النور
الهي الويل لداود من الذنب العظيم الذي اصاب سبحان خالق النور الهي انت تعلم
سري وعلانيتي فاقبل عذري سبحان خالق النور الهي برحمتك اغفر لي ذنوبي
ولا تباعدني من رحمتك لهواي سبحان خالق النور الهي اعوذ بوجهك الكريم من ذنوبي
التي اوبقتني سبحان خالق النور الهي فررت من ذنوبي واعترفت بخطيئتي فلا تجعلني
من القانطين ولا تخزني يوم الدين سبحان خالق النور اور روایت ہی علقمہ بن مرثد سے کہ کہا اگر جمع کیے
جاوین آنسو سب زمین کے رہنے والون کے تو نہ برابر ہون داؤد علیہ السلام کے آنسوؤن کے جسوقت کہ پونچھے وہ خطا کو اور اگر آنسو زمین کے
رہنے والون کے اور آنسو داؤد علیہ السلام کے جمع کیے جاوین تو نہ برابر ہون آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے آنسوؤن کے جسوقت کہ اوتارے
گئے جنت سے اور ابن بریدہ سے روایت ہی کہ کہا اگر برابر کیا جاوے رونا زمین کے رہنے والون کا ساتھ رونے داؤد کے تو نہ برابر ہوا وسکے اور اگر
برابر کیا جاوے رونا داؤد کا اور رونا زمین کے رہنے والونکا حضرت آدم عم کے رونے کے ساتھ تو نہ برابر ہوا وسکے اور روایت کیا احمد نے
اسمعیل بن عبد الله بن ابی المہاجر سے کہ داؤد علیہ السلام پر خفا ہوتے تھے لوگ بسبب کثرت رونے کے پس کہتے تھے داؤد چھوڑو مجھکو تا
روؤن میں پہلے رونے کے دن کے اور پہلے جلنے ہڈیون کے اور شعلہ مارنے ڈاڑھیون کے اور پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے میرے لیے ملائکہ کو کہ جنکی
یہ صفت ہی غلاظ شداد لا يعصون الله ما امرهم ويفعلون ما يؤمرون اور روایت کیا احمد نے عثمان
بن ابی العاتکہ سے کہا تھے داؤد علیہ السلام کی دعا میں یہ جملے سبحانك الهي اني اذا ذكرت خطيئتي ضاقت علي
الارض برحبها واذا ذكرت رحمتك ارتدت الي روحي سبحانك الهي اتيت اطباء عبادك
ليداووا لي خطيئتي وكلهم عليك يدلني اور عطا خراسانی سے روایت ہی کہ داؤد علیہ السلام نے نقش کر رکھا تھا
اپنی خطا کو اپنی ہتھیلی میں تا کہ نہ بھول جاوین اوسکو اور جب دیکھتے تھے اوسکو کانپ جاتے تھے دونون ہاتھ اونکے اور روایت ہی وہب بن منبہ
سے کہ کہا اونھون نے داؤد علیہ السلام جبکہ پونچھے گناہ کو نہین کھانا کھایا کبھی مگر کہ ملے ہوتے تھے اوسمین آنسو اونکی آنکھون کے اور نہین پیا
پانی مگر کہ ملے ہوتے تھے اوسمین آنسو اونکی آنکھون کے اور عبد الرحمن بن جبیر سے روایت ہی کہ داؤد علیہ السلام کہتے تھے بعد آزمایش کے
اللهم ما كتبت في هذا اليوم من مصيبة فخلصني تین بار وما انزلت في هذا اليوم من خير
فاتني منه نصيبنا تین بار اور جب شام ہوتی کہتے مانند اسکے پس نہین دیکھی داؤد نے بعد اسکے کوئی چیز مکروہ اور سعید بن ہلال سے
روایت ہی کہ داؤد نبی علیہ السلام کی عیادت کیا کرتے تھے لوگ گمان کرتے تھے کہ وہ بیمار مین حال انکہ نہین تھی اونکو کچھ بیماری مگر بسبب شدت
خوف الہی کے حال تھا اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی اور روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین ابن عباس سے کہ کہا نہین پونچھا

داؤد کو جو کچھ کہ پہنچا اونکو بعد تقدیر الٰہی کے مگر بسبب عجب کے کہ اچھا جانا اپنے تئین اور وہ یہ تھا کہ اونھون نے کہا ای رب میرے نہین ہی
کوئی ساعت رات سے اور نہ دن سے مگر کہ حال یہ ہی کہ کوئی عبادت کرنے والا آل داؤد سے عبادت کرتا ہی تیری نماز پڑھتا ہی تیرے لیے تسبیح کرتا ہی
یا تکبیر کہتا ہی اور ذکر کین داؤد نے اور کتنی ہی چیزین پس مکروہ رکھا اسکو اللہ تعالیٰ نے اور فرمایا ای داؤد بلاشبہ یہ نہین تھا مگر بسبب
مدد میری کے پس اگر نہوتی مدد میری تو نہ قوت پاتا تو اوپر اسکے قسم ہی اپنے جلال کی البتہ سونپونگا مین تجکو طرف نفس تیرے کے ایک دن پس کہا داؤد نے ای رب
میرے تو خبر دینا مجکو پس پہنچا اونکو فتنہ اسدن ۞ من معالم در منثور ۞ شعر نیاوردم از خانہ چیزی نخست ۞ تو دادی ہمہ چیز من چیز تست

فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۚ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ○

پس بخشی ہمنے اوسکے لیے وہ لغزش اوسکی اور بلاشبہ اوسکے لیے نزدیک ہمارے قربت ہی اور اچھی بازگشت ہی ۞ ف ۞
تفسیر ۞ یعنی جنت پس جب کہ خدا تعالیٰ نے درگذر کیا اونکی زلت سے وہ مغفور اور مسرور اور مقرب حق کے ہوئے اور روایت کیا گیا ہی
کہ بعد قبول ہونے اس توبہ کے بھی داؤد تیس برس تک شب و روز روتے رہتے تھے اور مثل نشان جاری ہونے پانی کے زمین مین نشان اونکے آنسو کا
اونکے رخسارے پر پیدا ہوا تھا اور کچھ چیز کھاتے اور پیتے نتھے مگر آنسو اونکے اوسمین ملجاتے تھے اور بعد قبول ہونے اس توبہ کے ایک روز واسطے
فیصلہ کرنے قضیون بنی اسرائیل کے بیٹھتے تھے اور ایک روز اپنی بیویون کے لیے مقرر رکھا تھا اور ایک روز جنگلون مین اور پہاڑون مین
اور دریاؤن کے کنارے پھرتے تھے اور ایک روز خلوت مین بیٹھتے اور وہان چار ہزار صحرا مین تھین سب راہب یعنی عابد و درویش وہان جمع ہو کر
داؤد کے ساتھ نوحہ کرتے اور بخشش چاہتے اور جس روز کہ باہر جاتے اور خوش آوازی سے ذکر الٰہی کرتے اور روتے تمام پہاڑ اور جانور اور
اور درخت اونکے ساتھ روتے حتی کہ نہرین اونکے آنسوؤن سے جاری ہوتین اور جب کنارے دریا پر آکے روتے اور لوگ اونکے ساتھ روتین مچھلیان
اور چارپائے دریا کے اور پرند جانور پانی کے اور درندے پھر جب شام ہوتی پھر آتے گھر مین پس جب ہوتا دن اونکے نوحہ کرنے کا اپنے نفس پر پکارتا
پکارنے والا اونکا کہ آج دن ہی داؤد کے نوحہ کرنے کا اپنے نفس پر پس چاہیے کہ حاضر ہو وہ شخص کہ مساعدت کرے اونکی پس داخل ہوتے داؤد اوس
مکان مین کہ جہان صحرا مین تھین پس اور بچھائے جاتے اونکے لیے تین بچھونے ٹاٹ کے کہ اندر اونکے لیف یعنی گابھا کھجور کا بھرا ہوتا پس بیٹھتے
اوسپر اور آتے چار ہزار راہب بارانیان اوڑھے ہوئے اور اونکے ہاتھ مین عصے ہوتے پس بیٹھتے وہ اون صحراؤن مین پھر داؤد بلند آواز سے
روتے اور نوحہ کرتے اپنے نفس پر اور راہب بلند کرتے اونکے ساتھ آوازین اپنی پس روتے رہتے یہان تک کہ غرق ہوجاتے بچھونے
اونکے آنسوؤن سے اور پڑے رہتے داؤد اوسمین مانند جانور کے بچے کے یعنی نہایت ضعیف اور لوٹتے پس آتے بیٹے اونکے سلیمان اور اوٹھاتے
اونکو پس لیتے داؤد وہ آنسو اپنی ہتھیلی مین پھر ملتے اوسکو اپنے مونہہ پر اور کہتے یا رب اغفر ما ترٰی اور کہا وہب نے جب توبہ
قبول کی اللہ نے داؤد کی کہا داؤد نے یا رب غفرت لی فکیف لی ان انسٰی خطیئتی فاستغفر منها وللخاطئين الى يوم القيامة
اور داؤد پہلے خطا کرنے سے قیام کرتے تھے آدھی رات اور روزے رکھتے تھے آدھے دہر یعنی ایام پس جب کہ خطا ہوئی اونسے جو کچھ کہ ہوئی
روزے رکھتے تھے ہمیشہ اور قیام کرتے ساری رات اور ابن عباس رضی سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورۂ ص مین اور فرمایا کہ
سجدہ کیا ص کا داؤد نے شکریہ مین یعنی بیچ قضیے کے کہ سورۂ ص مین اونسے مذکور ہی واسطے توبہ کے اور کرتے ہین ہم وہ سجدہ واسطے شکر گذاری
قبول توبہ اونکی کے اور یہ بھی ابن عباس رضی سے روایت ہی کہ کہا آیا ایک شخص یعنی ابو سعید خدری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا
یا رسول اللہ دیکھا مینے اپنے تئین آجکی رات اوس حال مین کہ مین سوتا تھا گویا کہ مین نماز پڑھتا ہون پیچھے ایک درخت کے پھر سجدہ کیا مینے
یعنی تلاوت کا پھر سجدہ کیا درخت نے وقت سجدے میرے کے پس سنا مینے اوس درخت کو کہ کہتا ہی اللهم اكتب لي بها عندك اجرًا
وضع عني بها وزرًا واجعلها لي عندك ذخرًا وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود کہا ابن عباس رضی نے

ورے چالیس دن کے نہین لازم ہوگا اونکو اور ایسے ہی سننے والا کافر وغیرہ ہوگا تو اوسپر بھی نہین واجب ہوگا اور اگر سنے ان
ذکر کیے گیون سے مسلمان عاقل بالغ واجب ہوگا اوسپر سجدہ بسبب سننے اوسکے کے اور اگر پڑھا محدث نے یا جنبی نے یا سنا
ان دونون سے واجب ہوگا سجدہ ان دونون پر اور ایسے ہی بیمار کا حکم ہی اور نہین واجب ہوگا سجدہ جب کہ سنے اوسکو جانور سے مختار
یہی ہی اور سوتے سے سنے تو صحیح یہ ہی کہ واجب ہوگا سجدہ اور اگر سنا سجدہ آواز گنبد یا پہاڑ کی سے نہین واجب ہوگا اوسپر
سونے والا جب کہ خبر دیا جاوے کہ اوسنے پڑھی ہی آیت سجدے کی سوتے مین تو واجب ہوگا سجدہ اوسپر اور اگر پڑھا سجدہ نشے والے نے
واجب ہوگا سجدہ اوسپر اور اوپر اوسکے کہ سنے اوسکو عورت نے جسوقت کہ پڑھی آیت سجدے کی نماز مین اور نہین سجدہ کیا اوسکے لیے
یہان تک کہ حائض ہوگئی ساقط ہوگیا اوس سے سجدہ نفل نماز پڑھنے والے نے جب کہ پڑھی آیت سجدے کی اور سجدہ کیا اوسکے لیے پھر
فاسد ہوگئی نماز اوسکی اور واجب ہی اوسپر قضا اوسکی نہین لازم ہوگا اوسکو اعادہ اوس سجدے کا اور ایسے ہی مسلمان جب کہ پڑھے
آیت سجدے کی پھر مرتد ہوجاوے و عیاذاً باللہ منہ پھر مسلمان ہو نہین واجب ہوگا اوسپر وہ سجدہ نہین واجب ہوتا سجدہ بسبب لکھنے
قرآن کے جب کہ پڑھے آیت سجدے کی فارسی مین پس اوسپر اور اوس شخص پر کہ سنے اوسکو سجدہ ہی سمجھے سننے والا یا نہ سمجھے جب کہ
خبر دیا جاوے سننے والا کہ اوسنے پڑھی ہی آیت سجدے کی اور صاحبین کے نزدیک اگر سننے والا جانے گا کہ وہ پڑھتا ہی قرآن تو لازم ہوگا اوسکو
سجدہ اور نہین تو نہین کذا فی الخلاصۃ اور بعضون نے کہا کہ واجب ہوگا سجدہ بالاجماع اور یہی صحیح ہی کذا فی محیط السرخسی اگر پڑھی آیت
سجدے کی عربی مین لازم آویگا سجدہ اوسپر مطلق لیکن معذور ہوگا ساتھ تاخیر کے جب تک کہ نہ جانے اور اگر پڑھا سجدہ اس حال مین کہ وہ بھول
پس سنا واجب ہوگا اوسپر سجدہ جب کہ پڑھی آیت سجدے کی ساتھ ہجا کے یعنی ہجے کرنے کے نہین واجب ہی سجدہ اور جب کہ پڑھے
امام آیت سجدے کی سجدہ کرے وہ اور سجدہ کرین مقتدی ساتھ اوسکے برابر ہی کہ سنین اوسکو امام سے یا نہ سنین اور برابر ہی کہ ہو نماز جہری مین یا سری
مین مگر یہ کہ مستحب یہ ہی کہ نہ پڑھے آیت سجدے کی نماز سری مین اور اگر سنا سجدہ امام سے اجنبی نے کہ نہین ہی ساتھ اونکے نماز مین اور نہ داخل ہوا
ساتھ اونکے نماز مین لازم ہوگا اوسکو سجدہ کرنا سنا ایک شخص نے سجدہ امام سے پھر داخل ہوا ساتھ امام کے پہلے سجدہ کرنے اوسکے کے سجدہ کرے
ساتھ اوسکے اور اگر داخل ہوا امام کی نماز مین بعد سجدہ کرنے اوسکے کے نہ سجدہ کرے اور یہ جب ہی کہ پاوے امام کو اوسی رکعت کے اخیر مین اور اگر
پاوے اوسکو اور رکعت مین تو سجدہ کرے اوسکا بعد فراغ کے اگر پڑھے آیت سجدہ مقتدی نہین لازم ہوگا سجدہ امام پر اور نہ مقتدی پر
نہ نماز مین اور نہ بعد فراغ نماز کے اگر سنے نماز پڑھنے والا اجنبی سے سجدہ کرے بعد فراغ کے اور اگر سجدہ کرے نماز مین نہین کفایت
کرتا ہی اوسکو اور نہین فاسد ہوتی ہی نماز اوسکی یہ جب ہی کہ نہ پڑھا مصلی سننے والے نے غیر مقتدی سے پس اگر پڑھا اوسکو اول پھر سنا
اوسکو پس سجدہ کیا اوسکا نہ اعادہ کرے اوسکو ظاہر روایت مین اور اگر سنا اوسکو پہلے پھر پڑھا اوسکو پس اسمین دو روایتین ہین اور
جزم کیا ہی سراج مین کہ نہ اعادہ کرے اوسکو اور اگر پڑھی آیت سجدے کی نماز مین پس اگر ہی آیت وسط سورت مین تو افضل یہ ہی کہ
سجدہ کرے پھر کھڑا ہو اور ختم کرے سورت اور رکوع کرے اور اگر سجدہ نکیا اور رکوع کیا اور نیت کی سجدے کی کفایت کریگا اوسکو اور
اسی پر فتویٰ ہی اور اگر نہ رکوع کیا اور نہ سجدہ کیا اور تمام کی سورت پھر رکوع کیا اور نیت کی سجدے کی نہین کفایت کریگا اوسکو اور نہ ساقط
ہوگا اوس سے سجدہ بسبب رکوع کے اور اوسپر قضا اوسکی لازم ہی ساتھ سجدہ کرنے کے جب تک کہ نماز مین ہی اور ذکر کیا خواہرزادہ نے
کہ اوسنے جب پڑھین بعد آیت سجدے کے تین آیتین تو منقطع ہوگا فور اور نہین قائم ہوگا رکوع مقام سجدے کے اور کہا شمس الائمہ حلوانی نے
کہ نہین منقطع ہوتا فور جب تک کہ نہ پڑھے زیادہ تین آیتون سے اور اگر سجدہ ہو ختم سورت مین تو افضل یہ ہی کہ رکوع کرے واسطے اوسکے
اور اگر سجدہ کیا اور نہ رکوع کیا تو ضرور ہی یہ کہ پڑھے کچھ اور سورت مین سے بعد اوٹھانے سر کے سجدے سے اور اگر اوٹھایا سر اور نہ پڑھا کچھ اور رکوع کر دیا

جائز ہی اور اگر نہ رکوع کیا اور نہ سجدہ کیا اور تجاوز کیا اور موضع کی طرف یعنی اور کچھہ پڑھنا شروع کر دیا پس نہین جائز ہی اوسکے لیے
یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے اور اوسپر لازم ہی یہ کہ سجدہ کرے جبتک کہ نماز مین ہی اور اگر ہو سجدہ آخر سورت مین اور بعد اوسکے دو
آیتین ہین یا تین تو وہ مختار ہی اگر چاہے رکوع کرے واسطے اوسکے اور اگر چاہے سجدہ کرے پس جب چاہے یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے
تو جائز ہی اوسکو یہ کہ ختم کرے سورت اور رکوع کرے اور اگر سجدہ کرے واسطے اوسکے پھر کھڑا ہو تو ختم کرے سورت اور رکوع کرے
پس اگر ملاوے ساتھہ اوسکے کچھہ اور دوسری سورت سے تو وہ افضل ہی + اور جب سجدہ کرے اور رکوع کرے نماز کے لیے علیحدہ فی الفور
تو عود کرے طرف قیام کے اور مستحب ہی یہ کہ قیام کے پیچھے ہی رکوع نکرے بلکہ پڑھے دو آیتین یا تین آیتین پھر رکوع کرے +
اور اگر پڑھے آیت سجدے کی نماز مین پس ارادہ کرے یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے احتیاج ہوگی نیت کی نزدیک رکوع کے پس اگر نہ پائی
اوس سے نیت نزدیک رکوع کے نہین کفایت کریگا اوسکو سجدے سے اور اگر نیت کی رکوع مین اختلاف کیا ہی مشائخ نے کہا بعضون نے کہ
کفایت کریگا اوسکو اور بعضون نے کہا نہین کفایت کریگا اوسکو کذا فی المضمرات + اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہین جائز یہ کذا فی شرح ابی المکارم
اور اگر نیت کی بعد سر اوٹھانے کے رکوع سے نہین کفایت کریگا اوسکو بالاجماع + اور اگر نیت کی سجدے کی امام نے رکوع مین کہ کیا پیچھے تلاوت
کے اور نیت کی اوسکی مقتدی نے نہین قائم مقام ہوگا رکوع سجدے کے اوس کی یعنی مقتدی سے پس باقی رہیگا سجدہ دین اوسکے ذمے پس سجدہ
کرے جب سلام پھیرے امام اوسکا اور اعادہ کرے قعدے کو اور اگر چھوڑ دیگا قعدے کو فاسد ہو جائیگی نماز اوسکی + اجماع ہی علما کا اسپر سجدہ
تلاوت کا ادا ہو جاتا ہی ساتھہ سجدہ نماز کے فی الفور کرے اگرچہ نہ نیت کرے واسطے تلاوت کے + نمازی جبکہ بھولجاوے سجدہ تلاوت کا
اوسکی جگہہ مین پھر یاد آوے اوسکو رکوع مین یا سجدے مین یا قعدے مین تو وہ سجدہ مین گر پڑے پھر عود کرے طرف اوس چیز کے کہ تھا اوسمین
اور اعادہ کرے اوسکو از راہ استحسان کے اور اگر اعادہ نکریگا جائز ہو جائیگی نماز اوسکی + جب کہ پڑھی امام نے آیت سجدے کی اور بعضے لوگ تھے
صحن مین پس تکبیر کہی امام نے سجدے کے لیے اور گمان کیا اون لوگون نے کہ صحن مین تھے یہ کہ تکبیر کہی امام نے رکوع کے لیے پس رکوع کیا اونھون نے پھر اوٹھا امام سجدے سے
اور تکبیر کہی پس گمان کیا لوگون نے کہ امام نے اوٹھایا سر اپنا رکوع سے پس تکبیر کہی لوگون نے اور اوٹھائے سر اپنے اگر نہ زیادہ کیا اونھون نے اسپر نہین فاسد ہوگی
نماز اونکی + نمازی نے جب کہ سنی آیت سجدے کی غیر اپنے سے اور سجدہ کیا ساتھہ پڑھنے والے کے اگر قصد کیا ساتھہ اوسکے اتباع پڑھنے والے کا
تو فاسد ہو جائیگی نماز اوسکی + اور مستحب ہی غیر نماز مین یہ کہ سجدہ کرے سننے والا ساتھہ پڑھنے والے کے اور نہ اوٹھاوے سر اپنا پہلے اوسکے
اور مستحب ہی یہ کہ آگے بڑھے پڑھنے والا اور صف باندھین قوم پیچھے اوسکے + اور ذکر کیا ہی ابو بکر نے کہ عورت صلاحیت رکھتی ہی امام
ہونے کی واسطے مرد کے اس سجدے مین کذا فی البحر الرائق + اور حکم اس سجدے کا تداخل ہی یہان تک کہ کفایت کریگا پڑھنے والے کے حق مین ایک
سجدہ اگرچہ جمع ہون اوسکے حق مین تلاوت اور سننا یعنی اگر ایک شخص پڑھیگا یہی آیت سجدے کی اور سنے گا بھی اوسی کو تو ایک سجدہ
کفایت کر جائیگا + اور شرط تداخل کی اتحاد آیت اور اتحاد مجلس ہی یہان تک کہ اگر مختلف ہو مجلس اور متحد ہو آیت یا متحد ہو مجلس
اور مختلف ہو آیت نہین متداخل ہوگا سجدہ کذا فی المحیط + اور اگر متبدل ہو مجلس سننے والے کی نہ پڑھنے والے کی مکرر ہوگا وجوب سننے
والے پر + اور اگر متبدل ہو مجلس پڑھنے والے کی نہ سننے والے کی مکرر ہوگا وجوب پڑھنے والے پر نہ سننے والے پر موجب قول اکثر مشائخ کے
اور اسی پر عمل ہی + اور مجلس ایک ہی ہی اگرچہ طویل ہو یا کھاوے ایک لقمہ یا پیوے ایک گھونٹ یا کھڑا ہو جاوے یا چلے ایک قدم یا دو قدم
یا انتقال کرے گھر کے کونے سے یا مسجد کے کونے سے طرف دوسرے کونے کے مگر جب کہ ہو گھر بڑا مانند گھر سلطان کے + اور اگر انتقال کرے مسجد جامع
مین ایک کونے سے طرف دوسرے کونے کے تو نہین مکرر ہوگا وجوب + اور چلنا کشتی کا نہین قطع کرتا ہی مجلس کو یعنی کشتی چلتی ہی چلے
اوسمین ایک آیت سجدے کو کئی بار پڑھیگا تو ایک ہی سجدہ اوسکا ہوگا کہ مجلس متحد ہی بخلاف چلنے جانور کے جس وقت کہ نہ ہو سوار اوسکا نماز مین

یعنی جانور کے چلنے مین مکرر سجدے لازم ہونگے سوار پر اگر نماز نفل نہ پڑھتا ہوگا اور نماز نفل پڑھتا ہوگا تو ایک ہی سجدہ آویگا کہ وہ ایک ہی مجلس کے
حکم مین ہے ؛ اور اگر مشغول ہو ساتھ تسبیح اور تہلیل کے یا قرأت کے نہین منقطع ہوگا حکم مجلس کا اور اگر پڑھی آیت سجدے کی پھر سوار ہوا
جانور پر پھر اوترا پہلے چلنے کے تو بھی نہین منقطع ہوگی مجلس اور اگر پڑھی آیت سجدے کی پس سجدہ کیا پھر پڑھا قرآن بعد اسکے طویل
پھر عود کیا اوس سجدے کو نہین واجب ہے کا سجدہ اوسپر دوسرا اور اگر پڑھی آیت سجدہ ایک مکان مین پھر اوٹھا پس سوار ہوا جانور پر پھر
پڑھا اوسکو دوسری بار پہلے چلنے جانور کے پس اوسپر ایک ہی سجدہ آویگا کہ سجدہ کرے زمین پر ؛ اور اگر چلا جانور پھر پڑھا اوسکو
لازم آوینگے اوسپر دو سجدے ؛ اور اسی طرح جسوقت کہ پڑھی آیت سجدے کی سوار ہوکر پھر اوترا پہلے چلنے جانور کے پس پڑھے اوسکو پس اوسپر ایک سجدہ
آویگا کہ سجدہ کرے زمین پر ؛ اور اعتبار کیا جاویگا تبدل مجلس کا نہ اعراض کا یعنی انکار کرنے کا یہانتک کہ اگر کہا نہین پڑھونگا مین دوسری بار
پھر پڑھا اوسی مجلس مین کفایت کریگا اوسکو ایک سجدہ ؛ اور مکرر لازم ہونگے سجدے کپڑے کے تانا تنتے مین اور اناج کے گاہنے مین اور
ہل چلانے مین اور انتقال کرنے مین ایک ٹہنی سے طرف دوسری ٹہنی کے بیچ صحیح اقوال کے ؛ اور اگر پڑھے آیت سجدہ اس حال مین کہ وہ پیادہ
چلتا ہی لازم ہوگا اوسپر ہر بار پڑھنے مین ایک سجدہ اور اسی طرح اگر تیرتا ہی پانی مین بیچ دریا کے یا بڑی نہر کے تو ہر بار مین سجدہ آویگا
اور جسوقت کہ تیرتا ہو حوض مین یا تالاب مین کہ اوسکے لیے حد معلوم ہی پس صحیح یہ ہی کہ سجدے مکرر لازم ہوتے ہین اور اسی طرح اگر پڑھے
اوسکو گرد چکی کے خراس ہین پس صحیح یہ ہی کہ سجدے مکرر لازم ہوتے ہین ؛ اور اگر عمل کثیر کرے کہ کھاوے بہت یا سووے چت یا بیچے یا مانند اسکے
کچھ کرے تو واجب ہوگا سجدہ استحساناً اسلیے کہ مجلس بدل جاتی ہی ان اعمال سے اور دو نام کے پس بیع تی ہی مضاف طرف ان اعمال کے
عرف مین ؛ اور جو سجدہ کہ واجب ہوا نماز مین نہین ادا ہوتا ہی خارج نماز کے اور ہوتا ہی گنہگار اوسکے ترک کرنے سے کذا فی البحر الرائق ؛
یہ جب ہی کہ نہین فاسد کی نماز پہلے سجدے کے پس اگر فاسد کر دیا اوسکو ادا کرے سجدے کو خارج نماز کے اور اگر فاسد کی نماز بعد سجدہ کرنے
کے تو نہ اعادہ کرے اوسکو کذا فی القنیۃ ؛ اور اگر پڑھا قرآن رکوع مین یا سجود مین نہین لازم ہوگا اوسکو سجدہ تلاوت کا ؛ اگر پڑھی آیت
سجدے کی پس سجدہ کیا پھر شروع کی نماز اوسی جگہہ پھر پڑھا اوسکو دوبارہ پس اوسپر سجدہ دوسرا لازم ہوگا اور اگر نہین سجدہ کیا پہلے
کے لیے اوسپر ایک ہی سجدہ آویگا یہانتک کہ اگر نہ ادا کیا اوسکو ساقط ہو جائیگا اور اگر پڑھا اوسکو ایک رکعت مین پس سجدہ کیا
اوسکا پھر اعادہ کیا اوسکو اوسی رکعت مین نہین واجب ہوگا دوبارہ ؛ نماز پڑھنے والے نے جب کہ پڑھی آیت سجدے کی پہلی رکعت مین پھر
اعادہ کیا اوسکو دوسری رکعت مین اور تیسری مین اور سجدہ کیا پہلے کے لیے نہین ہی اوسپر لازم یہ کہ سجدہ کرے اون دونون کا صحیح یہی ہی
اگر پڑھی آیت سجدے کی نماز مین اور سجدہ کیا پھر پڑھا اوسکو بعد سلام کے اوسی جگہہ دوسری بار سجدہ کرے دوبارہ ظاہر روایت مین ؛
پڑھی آیت سجدہ ایک رکعت مین پھر حدث ہوا پس پھرا اور وضو کیا پھر عود کیا اور سنا اوسکو اپنے غیر سے اوسپر دو سجدے آوینگے ؛ اگر پڑھی
آیت سجدے کی نماز مین یا سنا اوسکو غیر اپنے سے پس سجدہ کیا اوسکے لیے پھر حدث ہوا پس وضو کیا اور بنا کی نماز پھر سنا آیت سجدے کو
اوس سے واجب ہوگا اوسپر سجدہ دوسرا اور سجدہ کرے جب کہ فارغ ہو نماز سے بخلاف اسکے کہ جب پڑھے آیت سجدے کی نماز مین پھر حدث ہو
پس وضو کرے اور بنا کرے پھر پڑھے وہی آیت نہین واجب ہوگا اوسپر سجدہ دوسرا ؛ اور اگر پڑھے آیت سجدے کی وقت مباح مین پس سجدہ کرے اوسکا
اوقات مکروہہ مین نہین کفایت کریگا اور اگر پڑھے اوسکو اوقات مکروہہ مین پھر سجدہ کرے اونھین اوقات مین جائز ہوگا ؛ اور اگر
پڑھا اوسکو سواری سے اوترے ہوئے پھر نہ پہنچا اوسکو خوف پس سوار ہوا اور سجدہ کیا کفایت کریگا اوسکو حالت خوف مین اور نہین کفایت کریگا
اوسکو حالت امن مین ؛ اور شرائط اس سجدے کے شرائط نماز کے سے ہین سوائے تحریمہ کے ؛ اور رکن اس سجدے کا رکھنا پیشانی کا ہی زمین پر
یا وہ چیز کہ قائم مقام اوسکے ہو کہ وہ رکوع ہی یا اشارہ کرنا بسبب مرض کے یا سوار ہونے کے جانور پر سفر مین ؛ اور جو سجدہ کہ واجب ہے گا زمین پر

نہین جائز ہونے کا سواری پر اور جو سجدہ واجب ہوگا سواری پر جائز ہوگا زمین پر + اور فاسد کرتی ہی اس سجدے کو وہ چیز کہ فاسد
کرتی ہی نماز کو مانند حدث کرنے کے قصدًا اور کلام کرنے کے اور قہقہہ مارنے کے اور اوس پر اعادہ اوس سجدے کا لازم ہی جیسے اگر پائی جاوین
یہ چیزین نماز کے سجدے مین تو اعادہ اوسکا کرنا آتا ہی مگر یہ کہ نہین وضو کرنا آتا قہقہے مین اور ایسے ہی محاذات یعنی برابر ہونا عورت کا نہین
فاسد کرتا ہی اوسکو اور اگر سو جاوے اوسمین تو نہین ٹوٹتی ہی طہارت اوسکی بموجب روایت صحیح کے + اور سنت اوسکی تکبیر ہی ابتدا اور انتہا
مین پس جب ارادہ کرے سجدے کا تکبیر کہے اور نہ اوٹھاوے دونون ہاتھ اپنے اور سجدہ کرے پھر تکبیر کہے اور اوٹھاوے سر اپنا اور نہ تشہد ہی
اوسکے بعد یعنی التحیات اور نہ سلام اور کہے سجدے مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی تین بار اور نہ کم کرے تین بار سے جیسے کہ فرض مین ہی
اور تکبیر بلند آواز سے کہے + اور مستحب ہی یہ کہ جب ارادہ کرے سجدۂ تلاوت کا کھڑا ہووے پھر سجدہ کرے اور جب اوٹھاوے سر اپنا سجدے سے
کھڑا ہو جاوے پھر بیٹھے + پھر جب ارادہ کرے سجدہ کرنے کا نیت کرے اوسکی اپنے دل سے اور ادا اوسکا فی الفور نہین ہی یہانتک کہ اگر
ادا کرے اوسکو جسوقت مین کہ ہو ہوگا ادا کرنے والا نہ قضا کرنے والا + یہ حکم بیچ غیر سجدۂ نماز کے ہی اور نماز کا سجدہ جب تاخیر کرے
اوسکو یہانتک کہ دراز ہو قراءت ہوگا وہ قضا اور گنہگار ہوگا تاخیر کرنے سے + قرآن کے پڑھنے والے کے پاس جب لوگ مستعد ہون
سجدہ کرنے کے لیے اور وہ جانتا ہو کہ نہین دشوار ہوگا اونپر ادا کرنا سجدے کا تو لائق ہی کہ پڑھے آیت سجدے کی پکار کر اور اگر ہون لوگ بے وضو
یا گمان کرتا ہو پڑھنے والا کہ لوگ نہ سنینگے اور سجدہ نہین کرنے کے یا دشوار ہوگا اونپر ادا کرنا سجدے کا تو لائق ہی یہ کہ پڑھے چپکے سے
برابر ہی کہ ہو نماز مین یا خارج نماز کے کذا فی الخلاصۃ + اور مکروہ ہی یہ کہ پڑھے سورت اور چھوڑ دے آیت سجدے کی اور اگر پڑھے نری آیت
سجدے کی غیر نماز مین نہین مکروہ ہی + اور مستحب ہی یہ کہ پڑھے ساتھ اوسکے ایک آیت یا دو آیتین اور اگر نہ پڑھے اوسکے ساتھ کچھ تو کچھ
ضرر بھی نہین + **عالمگیری + مسائل** متعلقہ سجدۂ تلاوت کے + کتاب کافی مین لکھا ہی کہ کہا بعضون نے جو شخص پڑھے
تمام آیتین سجدے کی کہ چودہ ہین ایک مجلس مین اور سجدہ کرے ہر ایک کے لیے کفایت کریگا اوسکو اللہ تعالی اوس چیز سے کہ غم و فکر مین
ڈالے اوسکو اور ظاہر قول اوسکے کا یہ ہی کہ جو شخص ارادہ کرے انکے پڑھنے کا واسطے کفایت مہمات کے تو پڑھے اون چودہ آیتون کو
پے در پے پھر سجدے کرے اور احتمال یہ بھی ہی کہ سجدہ کرے ہر ہر آیت کے لیے بعد پڑھنے اونکے کے + اور سجدۂ شکر کا کرنا مستحب ہی بموجب روایت
مفتی بہ کے اسلیے کہ اکثر روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت حصول نعمت اور دفع بلا کے سجدۂ شکر کا کیا ہی لیکن سجدہ کرنا
خواہ شکر کا ہو یا تضرع اور استغاثہ کا بعد نماز کے مکروہ ہی اسلیے کہ جاہل اعتقاد کرینگے اوسکو سنت یا واجب یعنی اور وہ ایسا ہی نہین
بلکہ وہ مکروہ ہی بموجب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جو
کوئی نئی بات نکالے ہمارے اس دین مین وہ بات کہ نہین ہی دین سے پس وہ بات یا وہ شخص مردود ہی اور نہین نقل کیا گیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور نہ اور کسی سے خلفاے راشدین مین سے کہ اونھون نے ملازمت کی ہو سجدہ کرنے کی بعد نماز کے اور جو مباح کہ ہووے طرف
اوسکے یعنی طرف اوس چیز کے کہ ذکر کی گئی اعتقاد سنیت سے یا وجوب سے پس وہ مکروہ ہی کہا سید احمد نے ظاہر یہ ہی کہ کراہت تحریمی ہی
اسلیے کہ وہ داخل کرتا ہی دین مین وہ چیز کہ نہین ہی دین سے انتہی اور مکروہ ہی امام کے لیے آیت سجدے کی پڑھنے جمعے اور عیدین مین اور
کہا شمس الائمہ نے کہ کہا مشائخ ہمارے نے کہ سبیل ہمارے زمانے مین جسوقت کہ پڑھے آیت سجدے کی امام جمعے مین یا عیدین مین یہ ہی
کہ نہ سجدہ کرے اوسکے لیے بسبب درازی صفوف کے اور کثرت لوگون کے اسلیے کہ مکبر جب تکبیر کہیگا اوسکے لیے تو لوگ گمان کرینگے کہ اوسنے
تکبیر کہی ہی رکوع کے لیے پس وہ رکوع کرینگے اور اسمین فتنہ ظاہر ہی + اور پڑھنا الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَة کا اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَان
کا روز جمعہ کے فجر کی نماز مین مسنون ہی کہ کبھی کبھی پڑھ لیا کرے بدون مواظبت کے جیسے کہ نہ مواظبت کرے اوسکے ترک پر اور درود

[illegible marginal notes]

بھیجنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بس ایسا ہی ہی یعنی نہین مکرر ہوتا ہی وجوب درود کا وقت تکرار اسم مبارک اون علیہ السلام
کے مجلس واحد مین نزدیک متقدمین کے بقیاس آیت سجدے کے اور پوچھے گئے عمر حافظ کرخی ایک شخص نے آیت سجدے کی کئی بار مجلس مین
آیا افضل اوسکے حق مین یہ ہی کہ سجدہ کرے واسطے ہر تلاوت کے یا نکرے اونھون نے کہا کہ وہ مانند اوس شخص کے ہی کہ ذکر کیا نام نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا کئی بار نہین لازم آتا ہی اوسپر درود بھیجنا مگر ایکبار لیکن ان دونون مین فرق ہی اور وہ یہ ہی کہ مستحب ہی تکرار
درود کی نہ سجدہ تلاوت کی اور متاخرین نے کہا کہ مکرر ہوتا ہی وجوب درود بھیجنے کا نبی علیہ السلام پر جبتک کہ ذکر کیے جاوین ایک مجلس مین
یا کئی مجلسون مین اسلیے کہ درود بھیجنا حقوق مخلوق سے ہی اور نہین تداخل ہوتا حقوق العباد مین اور ترک اوسکا جفا ہی اور بخل اور بددعا
کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ ذکر کیا گیا مین نزدیک اوسکے پس نہ درود بھیجا مجھپر اور اسی لیے
کہا ہی امام طحاوی نے کہ درود واجب ہوتا ہی جبکہ ذکر کیے جاوین آنحضرت اور یہی صحیح ہی پس لازم کر لینے پر اوسکو متفق ہوئی اقوال علما
کے یا مختلف ہون اور ساری عمر مین ایکبار درود بھیجنا فرض ہی اور نہین خلاف بیچ واجب ہونے تعظیم اللہ تعالیٰ کے جب ذکر کیا جاوے
لیکن ثنا اللہ عزوجل پر متداخل ہوتی ہی کما نقلہ الحموی فی حاشیۃ الاشباہ + اور چھینکین جو تین سے زیادہ ہون
تو نہ جواب دے صحیح یہی ہی اسلیے کہ حدیثون سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہی + در المختار + طوالع +

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ

کہا ہمنے اے داؤد تحقیق کیا ہمنے تجکو بادشاہ زمین مین پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق کے اور پیروی مکر خواہش نفس کی
کہ وہ گمراہ کر دیگی تجکو تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہوتے ہین راہ خدا سے اونکے لیے ہی عذاب سخت بسبب اسکے کہ فراموش کیا روز حساب کو + فتح
تفسیر یعنی انا جعلناک خلیفۃ فی الارض کے یہ ہین کہ خلیفہ کیا ہمنے تجکو ملک پر زمین مین یا کیا ہمنے تجکو
خلیفہ اون کا کہ تھے پہلے تیرے یعنی انبیا کا کہ قائم تھے حق پر اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ حال داؤد کا بعد توبہ کے باقی رہا اوسی وضع پر کہ تھا پہلے
کچھ متغیر نہین ہوا ساتھ حق کے یعنی ساتھ حکم خدا کے جسکے ہو تو تابع یا ساتھ عدل کے اور پیروی مکر خواہش نفس کی یعنی حکم کرنے مین
فراموش کیا روز حساب کو یعنی اسطرح کہ ترک کیا اونھون نے ایمان لانا روز حساب پر کہ باز رہنا ہی سبب ترک اونکے عمل کو واسطے
اس دن کے اور آیا ہی کہ حضرت عمر نے سوال کیا طلحہ اور زبیر اور کعب اور سلمان سے کہ کیا فرق ہی خلیفہ اور بادشاہ مین پس کہا طلحہ اور زبیر نے
کہ ہم نہین جانتے پس کہا سلمان نے کہ خلیفہ وہ ہی کہ عدل کرے رعیت مین اور تقسیم کرے درمیان اونکے برابر اور شفقت کرے اوپر جیسے کوئی
شفقت کرتا ہی اپنے اہل پر اور حکم کرے ساتھ کتاب اللہ کے پس کہا کعب نے نہین گمان کرتا تھا مین کہ مجلس مین کوئی پہچانتا ہوگا فرق خلیفہ
بادشاہ کا سوا میرے اور روایت مین آیا ہی کہ عمر نے سلمان سے پوچھا کہ آیا مین بادشاہ ہون یا خلیفہ پس کہا اوسنے سلمان نے کہ اگر تم محصول
کرتے ہو مسلمانون کی زمین سے ایک درہم یا کم یا زیادہ پھر رکھتے ہو اوسکو غیر حق مین تو بادشاہ ہو نہ خلیفہ اور روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نے
حضرت عمر سے فرق خلیفہ اور بادشاہ کا بیان کیا کہ خلیفہ نہین لیتا ہی مگر حق اور نہین رکھتا ہی اوسکو مگر حق مین لو تم شکر اسکا الحمد للہ
اور بادشاہ ظلم کرتا ہی پس لیتا ہی اس سے اور دیتا ہی اوسکو پس چپ ہو رہے حضرت عمر اور بعضے صحابہ سے آیا ہی کہ جب وہ منبر پر بیٹھے تو کہا لوگون
خلافت نہین ہی ساتھ جمع کرنے مال کے اور نہ بانٹ دینے اوسکے لیکن خلافت عمل کرنا ہی ساتھ حق کے اور حکم کرنا ساتھ عدل کے اور
پکڑنا لوگونکا ساتھ امر خدا کے مالک بن دینار سے روایت ہی کہ کہا دعا کی داؤد نے مناجات مین اجعل حبک احب الی من نفسی وسمعی
[illegible]

آیا ہے کہ حضرت داؤد نے سوال کیا رب العزت سے کہ الٰہی کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ تسلی دے غمگین مصیبت زدہ کو واسطے طلب رضامندی
تیری کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جزا اوسکی یہ ہی کہ اوڑھاؤنگا مین اوسکو ایک چادر ایمان کی چادرون مین سے ڈھانکونگا مین اوسکو ساتھ اوسکے
آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا مین اوسکو جنت مین کہا داؤد نے کہ الٰہی پس کیا جزا ہی اوس شخص کی کہ ساتھ چلے جنازے کے واسطے طلب
رضامندی تیری کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہی کہ ساتھ چلین گے اوسکے ملائکہ اوسدن کہ وہ مریگا اور اوسکی قبر تک اور یہ ہی کہ رحمت بھیجونگا مین اوسکی
روح پر ارواح مین کہا داؤد نے کہ پس کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ پرورش کرے یتیم کو اور بیوہ کو واسطے طلب رضامندی تیری کے
فرمایا جزا اوسکی یہ ہی کہ سایہ مین کرونگا مین اوسکو بیچ سایہ عرش اپنے کے اوس دن کہ نہین سایہ ہوویگا سوائے سایہ میرے کے کہا
داؤد نے کہ پس کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ روئے تیرے ڈر سے یہان تک کہ بہین آنسو اوسکے اوسکے چہرے پر فرمایا جزا اوسکی یہ ہی کہ
حرام کرونگا مین اوسکے چہرے کو آگ کی بھاپ پر اور یہ کہ امن دونگا اوسکو گھبراہٹ کے دن سے یعنی روز قیامت سے اور مجاہد سے روایت ہی
کہ کہا داؤد نے ای رب میرے طویل ہوئی عمر میری اور بڑا ہوا مین ہیرا اور ضعیف ہوئے اعضا میرے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف اوسکے
کہ ای داؤد خوشحالی ہو واسطے اوسکے کہ دراز ہوئی عمر اوسکی اور اچھے ہوئے عمل اوسکے ✤ ملا معاذ در مثنوی **تنبیہ**
سوچنا چاہیے کہ خواہش نفسانی کیا بُری چیز ہی کہ جس سے اللہ کی راہ سے بھٹکتا ہی اور پھر عذاب شدید پاتا ہی جہان تک ہو سکے اس سے
بچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے خواہش نفسانی کے متبع کو بت پرست فرمایا ہی اس آیت مین أفرأیت من اتخذ الٰهه هواه
یعنی کیا پس دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ پکڑا ہی معبود اپنا خواہش نفسانی اپنی کو ✤

وما خلقنا السماء والأرض وما بینهما باطلا ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار ○

اور نہین پیدا کیا ہی ہمنے آسمان اور زمین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان انکے ہی یعنی خلق بیہودہ اور یہ گمان کافرونکا ہی پس خرابی ہی کافرونکو
عذاب آگ سے ✤ فتح ✤ **تفسیر** ✤ باطل کے معنی ابن عباس نے کہے ہین کہ نہ ثواب کے لیے ہو اور نہ عذاب کے لیے اور اوروں نے
کہے ہین کہ نہو واسطے غرض صحیح اور حکمت بالغہ کے یا باطلا کے معنی ہین مبطلین عابثین مانند قول اللہ تعالیٰ کے وما خلقنا السموات
والأرض وما بینهما لاعبین ○ ما خلقناهما الا بالحق یعنی اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان و زمین کو اور اوس چیز کو
کہ درمیان انکے ہی اس حال مین کہ کھیلنے والے ہون اور نہین پیدا کیا ہمنے انکو مگر ساتھ حق کے اور تقدیر اسکی یہ ہی ذوی باطل
وعبث پس کہا گیا لفظ باطلا جگہ عبثا کے یعنی نہین پیدا کیا ہی ہمنے انکو واسطے کھیل کود کے ولیکن واسطے حق ظاہر کے اور وہ یہ ہی کہ پیدا
کیا ہی ہمنے نفسون کو امانت رکھی ہمنے انمین عقل اور طیار رکھی ہمنے واسطے اونکے عاقبت و جزا موافق عملون کے اور ذلک اشارہ ہی طرف باطل
پیدا کرنے اونکے کے اور ظن معنی مظنون کے ہی یعنی پیدا کرنا اونکا واسطے عبث کے نہ واسطے حکمت کے مظنون کافرونکا ہی اگر کوئی کہے کہ جب
اونھون نے اقرار کیا اسکا کہ اللہ نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور اون چیزون کو کہ انکے درمیان ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولئن
سألتهم من خلق السموات والأرض لیقولن الله تو کیون ٹھہرائے گئے گمان کرنے والے اسکے کہ اوسنے پیدا کیا ہی
انکو عبث نہ حکمت کے لیے تو جواب اسکا یہ ہی کہ جب ہوا انکار کرنا اونکا بعث اور حساب اور ثواب و عذاب کو پہنچانے والا طرف اسکے کہ پیدا کرنا
انکا عبث و باطل ہی ٹھہرائے گئے گویا کہ وہ گمان رکھتے ہین اسکا اور کہتے ہین یہ ✤ فتح ✤

أم نجعل الذین آمنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین في الأرض أم نجعل المتقین کالفجار ○

کیا کرینگے ہم اون لوگون کو کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے مانند مفسدون کے بیچ زمین کے کیا کرینگے ہم پرہیزگارون کو مانند بدکارون کے ✤ فتح ✤
تفسیر یعنی ایسا نہین ہونے کا اور مراد یہ ہی کہ اگر باطل ہو جزا جیسے کہ کہتے ہین کافر تو البتہ برابر ہو جاے احوال سوانے والون اور

بگاڑنے والون اور پرہیزگارون اور بدکارون کا اور جو کوئی برابری کرے درمیان انکے ہوگا نادان اور نہین ہوگا حکیم اَبُو ذر سے روایت ہی کہ کہا فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جیسے کہ نہین چنے جاتے درخت خاردار سے انگور یعنی کوئی درخت خاردار سے انگور کا میوہ نہین پاتا ایسے ہی نہین پاتے بدکار منازل نیکون کے آیا ہی کہ کفار قریش نے کہا مومنون سے کہ ہمکو آخرت مین برابر تمہارے بلکہ زیادہ تم سے نعمتین ملینگی یہ آیت آئی کہ کافر ساتھ مومن کے برابر نہین ہونے کے کافر دوزخ مین جاینگے اور مومن بہشت مین ✤ ملی ✤ در منثور ✤ بحر ✤

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○

یہ قرآن ایک کتاب ہی بابرکت کہ اوتارا ہمنے اوسکو طرف تیرے تو کہ لوگ تامل کرین اوسکی آیتون مین اور تو کہ نصیحت پکڑین عقلمند ✤ فتح ✤

تفسیر ✤ بابرکت ہی یعنی بہت ہی خیر و نفع اوسکا اور تامل کرین یعنی دیکھین اونکے معانی مین پھر ایمان لاوین حسن بصری سے منقول ہی کہ کہا اونھون نے کہ پڑھا اس قرآن کو غلامون اور لڑکون نے اس حال مین کہ نہین جانتے ہین وہ تاویل اوسکی یاد کر لیے ہین حروف اوسکے اور ضائع کیے ہین حدود اوسکے یہان تک کہ بعضے اونمین سے کہتے ہین کہ قسم خدا کی البتہ پڑھ لیا ہمنے قرآن پس نہین چھوڑا ہمنے اوسمین سے ایک حرف حالانکہ بلاشبہ قسم خدا کی سارے قرآن کو چھوڑا اونھون نے نہین دیکھا جاتا اونپر قرآن کا اثر خلق مین اور نہ عمل مین واللہ کیا ہی یہ کہ یاد کرتے ہین حرف اوسکے اور ضائع کرتے ہین حدین اوسکی واللہ نہین ہین یہ حکما پرہیزگار بہت پیدا کیے ہین اللہ نے لوگون مین ایسے لوگ یا اللہ کر ہمکو علمائے متدبرین اور نہ بنا ہمکو قاریون متکبرین سے اور یہ بھی حسن بصری سے منقول ہی کہ تدبر آیتون قرآن کا اتباع کرنا اوسکا ہی ساتھ عمل کرنے اوسکے کے انتہی آنحضرت ؐ نے فرمایا مجکو سورۂ ہود نے بوڑھا کیا اور اسی طرح سورۂ مرسلات اور واقعہ کے حق مین فرمایا ہی ہم لوگ اگر سارا قرآن پڑھین تو خبر بھی نہوے اور آیا ہی کہ عبد اللہ بن عمر رض لوگون کے ساتھ کم بیٹھتے تھے اور اکثر گورستان مین پھرتے رہتے اور ہر گھڑی مصحف کے اوپر پڑھنے اوسکے کے رہتے لوگون نے کہا کہ اے ابن عمر کیون یہ تین چیزین اختیار کین ہین تمنے کہا اسلیے کہ کوئی واعظ گور سے زیادہ نصیحت کرنے والا نہین اور جب گور کو دیکھتا ہون مین جانتا ہون کہ یہان رہنا ہوگا اور کوئی امام نہین ہی بہتر کتاب خدا تعالی سے اور کوئی مونس نہین ہی بہتر تنہائی سے کہ جو مونس ہوگا حق سے حجاب مرد کا ہوگا پس تنہائی بہتر ہی اوس سے ✤ معالم ✤ ملی ✤ در منثور ✤ منبہ الغافلین ✤ شعر ✤ ہر چہ آورد ست برمن دوستی آورد مش ✤ کاش با بیگانگی دل آشنا بودی مرا ✤

مسئلہ دعوون اور بینات کی مناسبت ساتھ قصۂ داؤد ؑ کے ہی اسلیے یہان لکھا جاتا ہی پس جاننا چاہیے کہ اگر کوئی شخص کسی پر دعوی کرے اور وہ مدعی علیہ دوسرے شہر مین ہی اور اوس شہر مین بھی کوئی حاکم ہو تو دعوی مدعی کا مسموع نہین ہونے کا اور اگر اوس شہر مدعی علیہ کے مین کوئی حاکم نہو تو حاکم پر حاضر کروانا مدعی علیہ کا اوس شہر سے بے حاکم اوسکے کے اپنے شہر مین لازم نہین ہی مگر یہ کہ وہ شہر اوسکا ایسی مسافت پر ہو کہ ایک روز مین مدعی اپنے شہر سے وہان جا کر پھر آوے ✤ اور سننا دعوی حاضر کا اور گواہ کا غائب پر حاکم کے لازم ہی لیکن حکم کرنا غائب پر بحسب گواہی گواہ کے جائز نہین ✤ اور جب ایک حق کسی پر دو گواہون عدل کی گواہی سے حاکم کے نزدیک ثابت ہوا اور وہ شخص حاضر ہو تو اوسپر حکم کرے ✤ اور مدعی کو باوجود دو گواہون کے قسم نہین آتی ہی ✤ اور اگر دو شخص ایک دیوار مین تنازع کرین اور وہ دیوار دونون کے مکان یعنی دالان وغیرہ سے ملی ہوئی ہو تو آدھی ایک کو دی جاوے اور آدھی دوسرے کو اور اگر کڑیان ایک کی اوسپر رکھی ہون تو اوسی کو دین ✤ اور اگر ایک غلام بالغ ایک شخص کے قبضے مین ہو اور وہ دعوی اوسکے غلام ہونے کا کرے اور غلام اوسکو جھٹلاوے تو قول غلام کا ساتھ قسم کے مقبول ہوگا اور وہ آزاد ہوگا اور اگر غلام صغیر بے تمیز ہو تو قول صاحب ید یعنی قابض کا معتبر ہوگا ✤ اور اگر کوئی دعوی اوسکے نسب کا کرے تو بغیر گواہ کے مقبول نہین ہونے کا ✤ اور گواہ مدعی پر ہین اور قسم منکر پر ✤ اگر کوئی کہے کہ میرے پاس گواہ نہین ہین یا سب گواہ میرے دروغگو ہین بعد اوسکے گواہ گذرانے تو مقبول ہونگے ✤ گواہ خارج کے اولی ہین نسبت

بیان آنکہ تدبر قرآن [illegible]

مسئلہ دعاوی اور بینات کے بیان میں

گواہ قابض کے ✤ اگر دو گواہ آپسمین متعارض ہوں تو ترجیح کسیکو نہین ہی ✤ اگر ایک مرد دعوی نکاح ہونے ایک عورت کا اپنے سے کرے تو دعوی اوسکا بے ذکر کرنے شرطون صحت نکاح کے سنا جاویگا یعنی مثلا یہ ضرور نہین کہ وہ کہے کہ مینے اس سے نکاح کیا دو گواہون کے سامنے یا باجازت ولی رشید کے اگرچہ چھوٹی ہی ✤ مدعی علیہ اگر قسم سے انکار کرے تو مدعی علیہ پر حکم کرے اور قسم دینی نہین آتی کی مدعی کو بعد انکار کرنے مدعی علیہ کے قسم سے اگر کسیکا کسی پر دین ہو اور مدیون یعنی قرضدار منکر ہو اور وہ شخص مال مدیون پر قدرت پاوے تو دین دینے والے کو روا ہی کہ مقدار دین اپنے کے بے اذن اوسکے جنس مال اپنے سے لے لیوے اور امام شافعی کے نزدیک مطلق مال مین سے لے لینا درست ہی خواہ جنس مال اپنے سے ہو یا اور طرح کا ✤ اگر دو عدل گواہی دین اسپر کہ فلانے شخص نے اپنے بندے کو آزاد کیا ہی اور مالک منکر ہو آزاد کرنے کا تو گواہی صحیح نہین ہوگی ✤ **بحر** ✤ **نکتہ** ✤ ایک محقق کہتا ہی کہ آیت اِصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَاذۡکُرۡ عَبۡدَنَا دَاوٗدَ ذَا الۡاَیۡدِ سے یہان تک اشارہ ہی اسپر کہ سالک کو لازم ہی کہ صبر کرے اوپر شدائد ہر طرح کے کہ اوسکو پہونچے اور چاہیے کہ کسی حال مین اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے سستی نکرے اور اوسکے غیر کی طرف کچھ بھی التفات نکرے اور سوچے کہ انبیا کو باوجود اوس برگزیدگی کے بسبب تھوڑے سے التفات کرنے کے غیر اللہ کی طرف کے سے آزمایشین ہوئین ✤ **بحر** ✤ **شعر** چون بالتو شوم مجاز من جملہ نماز ✤ چون بیتو شوم نماز من جملہ مجاز ✤

وَوَهَبۡنَا لِدَاوٗدَ سُلَيۡمٰنَ ؕ نِعۡمَ الۡعَبۡدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝

اور دیا ہمنے داؤد کو سلیمان بہت خوب بندہ وہ ہی رجوع رہنے والا ✤ **ص**

اور عطا کیا ہمنے داؤد کو ایک فرزند سلیمان نام اچھا بندہ تھا سلیمان تحقیق وہ بہت رجوع کرنے والا تھا خدا کی طرف ✤ **فائدہ** **تفسیر** ✤ آیا ہی کہ جب بخشا اللہ تعالی نے داؤد کو سلیمان تو کہا اونھون نے سلیمان سے کہ ای بیٹے میرے کیا ہی بہت اچھی چیز کہا اونھون نے سکینت اللہ کی اور ایمان کہا پس کیا ہی بہت بری چیز کہا اونھون نے کفر بعد ایمان کے کہا داؤد نے پس کیا ہی بہت شیرین چیز کہا رحمت اللہ کی درمیان بندون اوسکے کہا داؤد نے پس کیا ہی بہت ٹھنڈی چیز کہا عفو کرنا اللہ کا لوگون سے اور عفو کرنا لوگونکا آپسمین کہ ایک دوسرے سے درگذر کرے کہا داؤد نے پس تو ہی بیٹا میرا اور آیا ہی کہ جب ارادہ کیا داؤد نے یہ کہ خلیفہ کرین اپنے بیٹے سلیمان کو تو کہا اونسے سلیمان نے کہ آیا بسبب محبت فرزندی کی کرتا ہی تو یہ یا اللہ تعالی کے حکم سے کہا داؤد نے کہ بسبب محبت فرزندی کے کرتا ہون پس انکار کیا سلیمان نے اوسکے قبول کرنے سے یہان تک کہ حکم کرے اونکو اللہ اسکا اور ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا وحی بھیجی اللہ تبارک وتعالی نے طرف داؤد کے کہ مین پوچھنے والا ہون یعنی تیری زبانی تیرے بیٹے سلیمان سے سات باتین پس اگر خبر دے تجکو پس وارث کرنا تو اوسکو علم ونبوت کا پس کہا سلیمان سے داؤد نے کہ اللہ نے وحی بھیجی ہی مجکو کہ پوچھون مین تجھسے سات باتین پس اگر خبر دے تو مجکو وارث کرون مین تجکو علم ونبوت کا کہا سلیمان نے کہ پوچھو جو کچھ چاہو کہا داؤد نے کہ خبر دے مجکو کہ کونسی چیز شہد سے زیادہ میٹھی ہی اور کونسی چیز برف سے زیادہ ٹھنڈی ہی اور کونسی چیز نرم زیادہ ہی ریشمی کپڑے سے ہاتھ لگانے مین اور کیا چیز ہی کہ نہین دکھائی دیتا نشان اوسکا صاف چیز مین اور کیا چیز ہی کہ نہین معلوم ہوتا اثر اوسکا پانی مین اور کیا چیز ہی کہ نہین دکھائی دیتا اثر اوسکا آسمان مین اور کون فربہ رہتا ہی ارزانی وقحط مین کہا سلیمان نے کہ اپر شہد سے زیادہ میٹھی چیز تو آسایش اللہ کی ہی واسطے لہ محبت رکھنے والون کے آپسمین اور ٹھنڈی چیز زیادہ برف سے پس وہ کلام ہی کہ وارد ہوا اولیا اللہ کے دلون پر یعنی الہام وواردات الہی اور نرم زیادہ ریشمی کپڑے سے پس حکمت اللہ کی ہی جسوقت کہ پھیلاوین اوسکو اولیا اللہ آپسمین اور جسکا نہ معلوم ہو نشان پانی مین پس آسمان ہی کہ چلتا ہی اور نہین معلوم ہوتا اثر اوسکے چلنے کا اور جسکا کہ نہین معلوم ہوتا نشان صاف چیز مین

پس جیونٹی ہی گھر کی پیٹھ پر اور نہین معلوم ہوتا نشان اوسکا اور جیسا کہ نہین معلوم ہوتا نشان آسمان مین پس جانور ہی کو اور ہاتھ
اور نہین معلوم ہوتا نشان اوسکا اور جو کفر بعد ہے تا ہی ارزانی اور قحط مین پس وہ مومن ہی کہ جب دیتا ہی اوسکو اللہ شکر کرتا ہی
اور جب مبتلا کرتا ہی اوسکو صبر کرتا ہی پس ڈال اوسکا بڑا سخی اور نہایت روشن ہوتا ہی دمشق

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ

جب دکھانے کو آئے اوسکے سامنے شام کو گھوڑے خاصے تو بولا مینے چاہی محبت مال کی اپنے رب کی

رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝

یاد سے یہان تک کہ چھپ گیا اوٹ مین ❊ مو ❊

یاد کر جسوقت کہ روبرو لائے سلیمان کے بعد ظہر کے گھوڑے تیز رو پس کہا تحقیق مینے دوست رکھا ان گھوڑون کو قبیل غبت کرتے ہوے ساتھ مال کے اعراض کرتے ہوے ذکر پروردگار اپنے سے یعنی نماز عصر سے یہان تک کہ پوشیدہ ہوا آفتاب پردے مین یعنی نماز عصر کی فوت ہوئی ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ حضرت سلیمان نے سنا کہ سمندر کے کنارے دریائی گھوڑے نکلتے ہین خاصی گھوڑیان و ان بادہ بعین وہ اونسے جفت ہوکے ہوئے تھے اونکا قدم جیسے بیٹر زیادہ طیار ہوکر آئے دیکھنے مین بیخبر ہوگئے وظیفے کا وقت جاتا رہا عصر کا سورج اوٹ مین آگیا پھر غصے ہوئے اون گھوڑون پر سبھو منگاکر کاٹ ڈالا یہ اللہ کی محبت کا جوش تھا اونکی تعریف فرمائی ❊ مو ❊ صافنات جمع صافنہ کی ہی صافنہ اوس گھوڑے کو کہتے ہین کہ جسکے تین پانون زمین پر ٹکے ہون کھڑے ہوے مین اور ایک پانون کے سم کا ایک کونا ٹکا ہو اور باقی اوٹھا ہوا ہو کہ یہ گھوڑے کے اوصاف محمودہ مین سے ہی اور جیاد جمع جواد کی ہی یعنی تیز رو کے اور بعضون نے کہا کہ جیاد لنبی گردنون کے گھوڑون کو کہتے ہین مشتق جید سے کہ بمعنی گردن کے ہی اور معنی یہ ہین کہ وہ گھوڑے ایسے تھے کہ اگر ٹھہرائے جاتے اوسیوقت ٹھہر جاتے اور اگر چلائے جاتے وہ تیز و سبک رفتار تھے کہ جیسے چاہیے اور لکھا ہی مفسرین نے کہ حضرت سلیمان نے دمشق اور نصیبین کے کفار پر جہاد کیا اور ہزار گھوڑے وہان سے ہاتھ لگے اور بعضون نے کہا کہ داؤد علیہ السلام کو عمالقہ سے ہاتھ لگے تھے اور اونسے میراث مین انکو ملے اور بعضون نے کہا کہ گھوڑے دریائی پردار تھے کہ سلیمان ع کے لیے دیوون نے دریا مین سے نکالے تھے بہر تقدیر سلیمان ع بعد نماز ظہر کے کرسی پر بیٹھے اون گھوڑون کے دیکھنے کے لیے اور منظور تھا جہاد کرنا کہین کے کفار پر پس نو سو گھوڑے اونکو دکھائے گئے اونکے دیکھنے مین نماز عصر سے غافل رہے اور تھی نماز عصر کی فرض اونپر اور بعد دیکھ چکنے نو سو کے آگاہ ہوئے دیکھا کہ آفتاب غروب ہوگیا نہایت ہی غمگین ہوئے اور کہا کہ ان گھوڑون کو پھر میرے سامنے لاؤ اور جب لائے ادھے اور تلوار سے اونکی گردنین اور کونچین کاٹین تا قرب الہی اور رضامندی اوسکی حاصل ہو اور کفارہ اوس تقصیر کا ہو اور سطرح مارنا گھوڑون کا اونکے لیے مباح تھا اگرچہ حرام ہی ہمپر جیسے کہ مباح ہی ہمارے لیے ذبح کرنا چارپایون کا اور باقی رہے سو پس جتنے گھوڑے لوگون کے پاس ہین انھین کی نسل سے ہین بعد ازان اسکے بدلے حق تعالی نے اونکو بہتر گھوڑے سے عطا کیا کہ ہوا کو مسخر اوسکا کیا جہان پہنچتے تھے اونکو لشکر سمیت لیجاتی تھی جیسے کہ سورۂ سبا مین گذرا ❊ مل معالم ❊

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝

پھیر لاؤ اونکو میرے پاس پھر لگا جھاڑنے پنڈلیان اور گردنین ❊ مو ❊

پھیر لاؤ ان گھوڑون کو مجھپر پس شروع کیا ہاتھ پونچھنا پنڈلیون پر اور گردنون پر یعنی ذبح کیا اون گھوڑون کو اور کونچین اونکی کاٹین بسبب فوت ہونے ذکر خدا تعالی کے واللہ اعلم ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ پھیر لاؤ الخ یعنی حضرت سلیمان نے پانو فرشتون کو کہا کہ پھیر لاؤ آفتاب کو مجھپر تا کہ نماز پڑھون مین عصر کی پس پھیر آگیا آفتاب اور نماز پڑھی سلیمان نے عصر کی اور حضرت سلیمان نے اپنے خادمون سے کہا کہ پھیر لاؤ گھوڑون کو

اور شروع کیا الخ یعنی پھیرنے لگے اونکی پنڈلیون اور گردنون پر یعنی کاٹنے لگے پانوؤن اور گردنین اونکی اسلیے کہ باز رکھا اونھون نے
نماز سے اور بعضون نے کہا کہ کیا یہ سلیمان علیہ السلام نے نماز کے فوت ہونے کے غم سے ہین یا از راہ ادائے شکر پھیرپانے آفتاب کے اور گھوڑے اونکی شریعت
مین کھانے حلال تھے پس نہوا تلف کرنا اونکا اور بعضون نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے پوچھتے تھے اون گھوڑونکو از راہ توقیر اونکے * مل
یعنی ذبح کیا اون گھوڑونکو اور پانوؤن اونکے کاٹکر گوشت اونکا واسطے خدا کے فقرا کو دیا اور اسطرح ذبح کرنا اونکی شریعت مین
مباح تھا اور بعضون کے نزدیک مراد مسح بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ سے داغ صدقے کا کرنا اوپر پانوؤن اور گردنون اونکی کے ہو کہ
داغ کر کر راہ خدا مین تصدق کیا اور علی مرتضی رض سے منقول ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے ملائکہ کو کہ آفتاب پر متعین ہین بموجب امر الٰہی کے حکم کیا کہ
آفتاب کو پھیر لاؤ مجھپر اور وہ پھیر لائے اور سلیمان علیہ السلام نے نماز عصر اوسکے وقت مین ادا کی اور یہ دیکھنا گھوڑونکا واسطے طیاری جہاد کے تھا
پس جنھون نے کہا ہی کہ مراد مسح سے دور کرنا غبار کا پانوؤن اور گردنون گھوڑون کے سے بسبب شفقت اور رافت کے گھوڑون پر تھا اس
قول کے مناسب ہوگا اور پھیر پانا آفتاب کا واسطے نماز عصر کے حضرت علی رض کے لیے ہمارے رسول علیہ السلام کی دعا سے مشہور ہی اور
صحت حدیث اوسکی کے خیبر مین محدثون کو اتفاق ہی * بحر * **تنبیہ** * سبحان اللہ جو لوگ کہ طالب مولی کے ہوتے ہین وہ اسطرح
بیزار رہتے ہین اون چیزون سے کہ مانع ہوتی ہین اللہ کے ذکر کی اسلیے کہ وہ جانتے ہین کہ دنیا اور دنیا کی چیزین فانی ہین اور آخرت باقی
چنانچہ کسی بزرگ سے منقول ہی کہ کہا اونھون نے کہ انجام دنیا کا زوال ہی اور انجام آخرت کا بقا ہی اور انجام حیات موت ہی اور
انجام طعام مزابل ہی یعنی پیٹ مین نجاست ہو کر آخر کو کوڑیون پر جا کر پڑتا ہی اور انجام جمع کرنے مال کا حساب ہی اور انجام عمارتونکا
خراب ہونا ہی اور انجام ظلم کا عذاب ہی اور انجام پریشانی خاطر کا عیب ارہونا ہی اور انجام تائب کا غفران ہی اور انجام گنہگار کا
رسوائی و خواری ہی اور انجام زہد کا رضوان کہ اللہ تعالی راضی ہوتا ہی انتہی ہکذا فی المنبہات پس چونکہ عظمت الٰہی اور بقا عقبی
اور فنا دنیا اونکے دلون مین جمی ہوتی ہین وہ ذکر اللہ کے خارج سے بیزار رہتے ہین اور جنکے دل مین دنیا کی محبت جم رہی ہی وہ ذکر اللہ کے
خارج دنیا کا جانکر اوس سے باز رہتے ہین جو کوئی اہل اللہ اور اہل دنیا کے حال مین غور کرے حقیقت اسکی اوسپر کھل جائیگی اور اونکے
قصے سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اچھے بندون کو دولت دنیا اللہ سے غافل نہین کر دیتی بخلاف ناقصون کے کہ ذرہ سی فراغت مین اللہ کو
بھول جاتے ہین پس اگر کوئی دنیا کے دھندے کا عذر کرے تو ہیچ ہی اور خیال کرے کہ انسے زیادہ کہا جاہ و حشم و فراغت ہوگی باینہمہ اون
اللہ کی بندگی مین مصروف تھے چنانچہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ روز قیامت کے اللہ سبحانہ و تعالی دلیل لاویگا ساتھ چار شخصون کے
چار طرح کے لوگون پر اغنیا پر ساتھ سلیمان علیہ السلام کے کہ دیکھو باوجود اس مال و منال کے ہماری طاعت سے غافل نہوا اور دلیل لاویگا فقرا پر ساتھ عیسی کے
کہ دیکھو کیسے محتاج تھے اور پھر ہماری بندگی مین کیسے مصروف رہے اور دلیل لاویگا غلامون پر ساتھ یوسف علیہ السلام کے اور بیمارون پر ساتھ
ایوب کے یہ روایت منبہات مین مذکور ہی *

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ○

اور ہمنے جانچا سلیمان کو اور ڈال دیا اوسکے تخت پر ایک دھڑ پھر وہ رجوع ہوا * بصو

اور تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان کو اور ڈالا ہمنے اوسکے تخت پر ایک بدن پھر رجوع کی تحی مترجم کہتا ہی یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ کہ
سلیمان علیہ السلام نے اپنے امرا سے منغص ہوئے اور خاطر مین لائے کہ آجکی رات سو بیویون سے صحبت کرونگا اور ہر بیوی ایک ایک بچا جنیگی اور
ہر ایک شہسوار ہوگا جہاد کرنے والا اور مجکو احتیاج امرا کے تعلق کی نہین پڑنے کی فرشتے نے کہا انشاء اللہ تعالی کہہ حضرت سلیمان
بھول گئے پس کوئی عورت حاملہ نہوئی مگر ایک عورت نے لڑکا ناقص الخلقت جنا اور اوس لڑکے کو سلیمان کے تخت پر ڈالدیا سلیمان متنبہ ہوئے

اور رجوع رب العزت کی طرف کی واللہ اعلم + **تفسیر** اسکی تفسیر مین ظاہر تر قولون کا یہ ہی کہ جو حدیث مرفوع سے نقل کیا گیا
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ آجکی رات صحبت کرونگا مین ستر بیویون سے ہر ایک جنیگی شہسوار کہ جہاد کریگا
اللہ کی راہ مین اور نہ کہا انشاء اللہ تعالی پھر صحبت کی اونسے پس نہ حاملہ ہوئی مگر ایک عورت جنی لڑکا ناقص الخلقت پس ڈالا گیا وہ
اونکے تخت پر پس دیکھا اوسکو گود مین پس قسم ہی اوس ذات کی کہ نفس محمد کا اوسکے ہاتھ مین ہی اگر کہتا وہ انشاء اللہ تعالی البتہ جہاد کرتے
وہ بچے سب اللہ کی راہ مین گھوڑے پر سوار ہو کر اور بعضون نے کہا کہ آزمائے گئے سلیمان بعد بیس برس کے بادشاہت کے اور بعد آزمایش
کے بیس برس پھر بادشاہت کی اور آزمانا اونکا یہ تھا کہ اونکے ہان ایک بیٹا پیدا ہوا پس کہا شیطانون نے کہ اگر یہ جیتا رہا تو
نہین چھوٹینگے ہم اسکی تابعداری سے پس قصد کیا شیاطین نے اوسکے قتل کرنے کا پس یہ خبر حضرت سلیمان ع کو پونہچی پس پرورش
کرنے لگے اوسکو ابر مین بخوف ضرر پونہچانے شیاطین کے پس ڈالا گیا بچہ اونکا مردہ اونکے تخت پر پس متنبہ ہوئے سلیمان اپنی لغزش پر
کہ توکل نکیا اللہ پر اوسکے مقدمے مین اور یہ جو روایت کیجاتی ہی حدیث خاتم اور شیطان کی اور بت پرستی کی سلیمان کے گھر مین باطل ہے
اوسکو علماے کاملین محققین نے اور کہا کہ یہ یہود کی باطل باتون مین سے ہی یہ تفسیر مدارک اور بیضاوی مین لکھا ہی اور حدیث خاتم وغیرہ کی
تفسیر بحر العلوم مین معالم وغیرہ سے بتفصیل مذکور رہی اور موضح قرآن اور جلالین مین بالاجمال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال +

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِيٓ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ○

بولا اے رب میرے معاف کر مجکو اور بخش مجکو وہ بادشاہی کہ نچاہیے کسیکو میرے پیچھے بیشک تو ہی ہے بخشنے والا + مو

کہا سلیمان نے ای پروردگار میرے بخش مجکو اور عطا کر مجکو وہ بادشاہی کہ راست نہ آوے کسیکو سوائے میرے تحقیق تو ہی بخشنے والا ہی + فتح
تفسیر پہلے بخشش مانگی پھر بادشاہی مانگی بحسب عادت انبیا علیہم السلام اور صالحین کے کہ سوال سے پہلے استغفار کیا کرتے ہین
اور اسطرح کا سوال کیا اسلیے کہ تا ہو معجزہ اونکے لیے نہ از راہ حسد کے توضیح اسکی یہ ہی کہ سلیمان ع پیدا ہوئے تھے خاندان بادشاہت
و نبوت مین اور وارث ہوئے تھے اون دونون کے پس چاہا کہ طلب کرین اپنے رب سے ایک معجزہ پس طلب کیا بحسب حال اپنے کے ملک زائد
خارق عادت کے تا کہ ہو وہ دلیل نبوت کی اور راست خواہ مخواہ مانین اور معجزہ نہین ہوتا ہی یہان تک کہ ہو خارق واسطے عادت کے پس یہی
معنی قول اللہ تعالی کے لا ینبغی لاحد من بعدی اور پہلے اسکے نہین مسخر تھے اونکے ہوا اور شیطان پس جب دعا کی اسطرح
تو مسخر ہوئے اونکے ہوا اور شیاطین اور سلمہ بن الاکوع سے مروایت ہی کہ کہا نہین سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے مگر یہ شروع
کرتے تھے اوسکو ساتھ سبحان ربی الاعلی الوہاب کے اور بخاری مسلم وغیرہما مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ ایک سرکش جنون مین سے ناگہان آیا آجکی رات تا کہ قطع کرے نماز میری اور اللہ نے مجکو قادر کیا اوسپر پس تحقیق قصد کیا مینے یہ کہ باندھ دون
اوسکو ایک ستون سے مسجد کے ستونون مین سے تا کہ صبح کو دیکھو تم سب اوسکو پس یاد آئی مجکو دعا اپنے بھائی سلیمان کی رب اغفر لی
وهب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی پس چھوڑ دیا مینے اوسکو اسحال مین کہ ذلیل تھا + مدارک کشاف
در منثور + شعر + خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات + آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری + لکھا ہی مفسرون نے
کہ مراد یہ ہی کہ دے مجکو ایسی بادشاہی کہ اخیر عمر میری مین مجسے چھین کر اور کو نہ دیو تو اور اکثر مفسر یہ ہین کہ دے مجکو ایسی بادشاہی
کہ اور کو نہو اور یہ سوال اسلیے تھا کہ علم اور قبول ہونے توبہ اونکی کے اور معجزہ رسالت کا ہو اور بعضون کے نزدیک مراد اس سے تسخیر
ہواؤن کی اور جانورون کی اور شیاطین کی ہی کہ بعد اونکے کسیکے لیے نہین ہوئی اور امام قشیری نے فرمایا کہ سلیمان ع نے جان لیا تھا کہ
محمد ص غیر خدا کی طرف کچھ بھی التفات نہین کرنے کے اور دنیا اور دنیا کی چیزون کو پر پشہ کے برابر بھی نہین سمجھتے کے اسلیے اس دعا کی جرأت کی

اور فتوحات مین لکھا ہی کہ مراد سلیمان کی ظاہر مین ہی والا ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم باطن مین یہ سب کچھ اور زیادہ اس سے رکھتے تھے مسخر ہونا جن اور شیاطین وغیرہ کا اونکے لیے اونکے احوال مین بہت مذکور ہی ✤ بحث ✤ فقرے کا ہوا یہ غلغلہ ✤ تخت سلیمان پہ پڑا زلزلہ ✤

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ۝ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝

پھر ہمنے تابع کی اوسکے باو چلتی اوسکے حکم سے نرم نرم جہان پونہچا چاہتا اور تابع کیے شیطان سارے عمارت کرنے والے اور غوطے لگانے والے

وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝

اور کتنے اور بندھے ہوئے بیڑیون مین

پس مسخر کیا ہمنے ہوا کو چلتی تھی اوسکے حکم سے ملائم جہان چاہتا اور مسخر اوسکا کیا ہمنے دیوون کو ہر عمارت بنانے والے کو اور ہر غوطہ مارنے والے کو دریا مین اور مسخر اوسکا کیا ہمنے اور دیوون کو ہاتھ و پانون جکڑے ہوئے زنجیرون مین ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ ساری دنیا مین جہان معلوم کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہی آدمیون کو اوسکو قید کر لیتے یا دریا مین بند کر کر ڈال دیا یا زمین مین گاڑ دیا بعضے اب تک بند ہین ✤ مع ✤ ملائم یعنی نرم و خوش آیندہ ہوا ایسی تیز نہ چلتی تھی کہ ناگوار ہو اور ہلا مارے بس تخت پہ بیٹھتے اور گرد اونکے اور لوگ کرسیون پر بیٹھتے آپسمین باتین کرتے چلے جاتے اور جہان جانا منظور ہوتا وہان ہوا بسہولت وبے تکان جلد پونہچا دیتی اور ہر عمارت بنانے والے کو کہ بناتے تھے اونکے لیے جو کچھ چاہتے بنواتے عمارتین عجیبہ اور ہر غوطہ مارنے والے کو کہ غوطہ مارتے تھے دریا مین واسطے نکالنے موتیون کے اور اول موتی دریا مین سے اونھون ہی نے نکلوائے ہین اور معنی یہ ہوئے کہ مسخر کیا ہمنے اونکے لیے ہر بنانے والے اور غوطہ مارنے والے کو شیاطین مین سے اور مقرنین الخ کی تفسیر یہ ہی کہ حضرت سلیمان بعضے سرکش شیطانون کو آپسمین زنجیرون اور بیڑیون مین باندھتے واسطے ادب دینے اور باز رکھنے کے فساد سے ✤ مل ✤ درمنثور ✤

هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝

یہ بخشش ہماری اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ کچھ نہین حساب اور اوسکو ہمارے پاس مرتبہ ہی اور اچھا ٹھکانا

کہا ہمنے یہ ہی بخشش ہماری پس عطا کر یا نگاہ رکھ بغیر اسکے کہ ساتھ تیرے حساب کیا جاوے اور تحقیق سلیمان کے لیے نزدیک ہمارے نزدیکی ہی اور اچھی بازگشت ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ یہ ہی بخشش الخ یعنی یہ جو دیا ہمنے تجکو ملک و قدرت بخشش ہماری ہی بلا حساب یعنی بکثرت نہین کوئی گن سکتا اور گھیر سکتا اوسکو پس دے تو اوس سے جو کچھ چاہے تو یا نہ دے سپرد ہی تیری طرف تصرف کرنا اسمین پس جملہ بلا حساب متعلق ہی عطاؤنا کے جیسے کہ ترجمہ اوسکا کیا گیا یا متعلق ہی فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ کے یعنی دے تو یا نہ دے تو نہین حساب تجپر اسمین اور آیا ہی کہ حضرت سلیمان جب دیتے ثواب پاتے اور اگر نہ دیتے تو کچھ نقصان اونکے لیے نتھا بخلاف اوروں کے کہ اونکے لیے نہ دینے مین نقصان ہی یعنی آیت کے یہ ہین کہ مسخر کرنا شیاطین وغیرہ کا عطا ہماری ہی پس احسان رکھ جسپر چاہے تو شیاطین مین سے ساتھ چھوڑ دینے کے یا بند رکھ جسکو چاہے تو اوس سے زنجیر و بیڑیون مین بغیر حساب کے یعنی نہین حساب تجپر اسمین ✤ مل ✤ کشاف ✤ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے قصے اپنی قدرت نمایون کے بیان فرما کر اور انبیا علیہم السلام کے قصے مذکور ہوتے ہین کہ ہمارے ایسے شاہی کہ ایسے بزرگ بندے یون ہماری طرف رجوع تھے اور ذرہ سی لغزش مین یون پایہ عتاب مین آجاتے تھے پس اونکے حال سنکر جاگو خواب غفلت سے اور بچو ہماری نافرمانی سے اور رجوع کرو ہماری ہی طرف نہ اور کی طرف اور رسول کی فرمانبرداری ہر ساعت ملحوظ رکھو ✤

[Marginal glosses, partly illegible: ورخاء حال — من الريح والرخاء — بمعنى لينة — وحيث ظرف — تجري — او سخر — بدل من كل بناء — وآخرين عطف — على كل بناء — داخل في حكمه — البدل ۱۲ مد — ع ۳ — حيث بحرف — نحوي ۱۲ مد — تحت — اي ارادوا قول — العرب اصاب — الصواب — ع ۳ — ۱۲ — فاخطأ — الجواب بيريد — الصواب ۱۲ معا — بغير حساب متعلق بعطائنا — وقيل حال — اي هذا عطاؤنا — حاكثيرا ۱۲ — فامنن — من المنة — العطاء ۱۲ جلال]

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝

اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو جب پکارا اپنے رب کو کہ مجکو لگادی شیطان نے ایذا اور تکلیف

اور یاد کر بندے ہمارے ایوب کو جب پکارا اوسنے اپنے پروردگار کو کہ ہاتھ لگایا ہے مجکو شیطان نے ساتھ ایذا اور درد کے ✣ فتح ✣ تفسین یعنی بیماری اور جو مجھہ کو اوسمین رنج اوٹھانے طرح بطرح کے اگر کوئی کہے کہ کیون نسبت کیا ایوب نے ایذا و تکلیف کے پہونچنے کو شیطان کی طرف باوجودیکہ پونہچائی تکلیف اللہ تعالی نے تو جواب اسکا یہ ہے کہ چونکہ وسوسہ شیطان کا اور فرمانبرداری اوسکے وسوسے کی بات مین سبب ہوئی تھی اللہ کے رنج و دکھ پونہچانے کی اونکو نسبت کیا اوسکی طرف اور برعایت ادب کے نہ منسوب کیا اوسکو اللہ تعالی کی طرف اپنی دعا مین باوجودیکہ وہی بیمار کرنے والا تھا اور کسیکو قدرت نہین اوسپر سوائے اوسکے اور بعضون نے کہا کہ مراد تھے وہ وسوسے کہ اونکے دل مین ڈالتا تھا شیطان اونکی بیماری مین اور وہ یہ تھے کہ بلا جو اونپر اوتری تھی بڑی بھاری معلوم کرواتا اور برانگیختہ کرتا اونکو بلا کے مکروہ جاننے پر اور جزع فزع کرنے پر پس التجا کی اللہ تعالی سے بیچ اسباب کے کہ کفایت کرے اوسکو ساتھ دور کرنے بلا کے یا ساتھ توفیق دینے کے بیچ دفع کرنے وسوسے کے اور رد کرنے اوسکے کے ساتھ صبر جمیل کے اور روایت کیا گیا ہے کہ عیادت کیا کرتے تھے ایوب کی تین شخص مومنون مین سے پس مرتد ہوگیا ایک اونمین سے پس پوچھا حال اوسکا کہا گیا کہ ڈالا شیطان نے اوسکے دل مین یہ کہ اللہ نہین مبتلا کرتا ہے انبیا اور صالحین کو اور ذکر کیا گیا ہے بیچ سبب بلا اونکی کے کہ ایک شخص نے استغاثہ کیا اونسے ایک ظلم پس نہ فریادرسی کی اونھون نے اوسکی اور بعضون نے کہا کہ اونھون نے ذبح کی تھی ایک بکری پس کھایا اوسکو اور ہمسایہ اونکا بھوکا تھا یا دیکھا کچھہ منکر یعنی خلاف شرع پس سکوت کیا اوس سے یا مبتلا کیا اوسکو اللہ نے واسطے رفع درجات کے بغیر زلت یعنی لغزش کے کہ ہوئی اون سے ✣ ملک کشاف ✣ یعنی سرزنش کرتا ہے شیطان کہ کیا کیا تونے اے ایوب کہ حق تعالی نے نعمتین اپنی تجھسے سلب کین اور ڈالا اونکی قوم کے دل مین وسوسہ ڈالتا تھا اسکا کہ مرض ایوب کا تمکو لگ جاویگا حتی کہ اونکو اپنے گھرون سے باہر ڈالدیا چنانچہ مفصل قصہ انکا سورۂ انبیا مین گذرا ہے اور حاصل کلام یہ کہ جب ایام انکی آزمایش کے تمام ہوئے اور دعا اونکی قبول ہوئی اونکو وحی آئی کہ اُرْكُضْ الخ ✣ بحر ✣

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌ ۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ

لات مار اپنے پانون سے یہ چشمہ نکلا نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے اور اونکے برابر اونکے ساتھہ

رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

اپنی طرف کی مہر سے اور یاد رہنے کو عقل والون کے

کہا ہمنے مار زمین کو ساتھ پانون اپنے کے ناگہان وہ چشمہ ہوگا مہیا واسطے غسل کے سرد ہوگا اور پینے کے لائق ہوگا اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے اور مانند اونکے ہمراہ اونکے بخشایش نزدیک اپنے سے اور نصیحت واسطے عقلمندون کے ✣ فتح ✣ تفسین مار زمین کو یہ بیان ہے ایوب کی دعا قبول ہونے کا یعنی بھیجا ہمنے طرف ایوب ع کے جبرئیل علیہ السلام کو پس کہا جبرئیل ع نے اونکو کہ لات مار زمین پر وہ زمین جابیہ کی تھی پس ماری لات اوسپر پس جاری ہوا چشمہ پانی کا پس کہا گیا هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ یعنی یہ پانی ہے کہ غسل کرے تو ساتھہ اوسکے اور پیوے تو اوس سے پس اچھا ہو جاویگا باطن و ظاہر تیرا اور کہا بعضون نے کہ جاری ہوئے اونکے لیے دو چشمے پس غسل کیا ایک سے اور پیا دوسرے سے پس جاتا رہا دکھ اونکے باطن و ظاہر سے بحکم خدا کے اور کہا بعضون نے کہ ماری اونھون نے دائین لات پس نکلا چشمہ گرم پس غسل کیا اوس سے پھر بائین لات ماری پس نکلا چشمہ ٹھنڈا پس پیا اوس سے اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے یعنی زندہ کیا اونکو اللہ تعالی نے جو مرگئے تھے اور اونکے برابر اور دیے اور رحمۃ اور ذکری دونون مفعول لہ ہین یعنی دینا اونکا تھا واسطے رحمت کے

اور واسطے نصیحت عقلمندون کے اسلیے کہ جب وے سنینگے ہماری بخشش کو اوسپر بسبب صبر اوسکے کے تو رغبت کرینگے صبر کرنے مین بلا پر ٭ مدارک کشاف ٭ جب اللہ نے چاہا کہ اونکو اچھا کرے ایک چشمہ نکالا اونکے لات مارنے سے اوسی سے نہایا کرتے اور پیتے و انکی شفا ہوئی اور اونکے بیٹے بیٹیان چھت کے نیچے دبکر مر گئے تھے اونکو جلایا اور اوتنی اولاد اور دی ٭ موضح

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝

اور پکڑ اپنے ہاتھ مین سینکونکا مٹھا پھر اوس سے مارلے اور قسم مین جھوٹا نہو ہمنے اوسکو پایا سہارنے والا بہت خوب بندہ . وہ ہی رجوع رہنے والا

اور کہا ہمنے لے اپنے ہاتھ مین مٹھا سینکون کا پس مار ساتھ اوسکے یعنی اپنی بیوی کو اور خلاف قسم کا نکر تحقیق ہمنے پایا ایوب کو صبر کرنے والا نیک بندہ تھا ایوب تحقیق وہ رجوع کرنے والا خدا کی طرف تھا ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ ضغث کہتے ہین چھوٹے سے مٹھے کو تنکون کا ہو یا پھولونکا یا اور کسی چیز کا اور سبب اس حکم کا یہ تھا کہ قسم کھائی تھی ایوب نے اپنی بیماری مین کہ مارونگا مین اپنی بیوی کو سو لکڑیان یا درّے جب تندرست ہونگا پس پوری کروائی اللہ تعالی نے قسم اونکی ساتھ ایسی چیز کے کہ آسان ہوا اونپر اور اونکی بیوی پر بسبب خوب خدمت کرنے اونکی کے ایوب کی اور بسبب راضی ہونے اونکے اوس بیوی سے اور یہ رخصت اب بھی باقی ہے اور آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک شخص ناقص الخلقت کہ اوسنے زنا کیا تھا ایک لونڈی سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ لو ایک بڑی ٹہنی کھجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیان چھوٹی چھوٹی ہون پس مارو اوسکو ساتھ اوسکے ایکبار انتہی اور واجب ہے یہ کہ لگین اوسکو کہ جسکو مار اجاوے ہر ایک تنکا سو مین سے یا تو نوکین اوسکی لگین کھڑی یا چوڑا اونکا پھیلا ہوا باوجود صورت ضرب کے اور سبب اس قسم کھانے ایوب کا یہ تھا کہ اونکی بیوی نے دیر لگائی تھی آنے مین ایک روز بسبب درپیش آنے کسی کام کے پس غصے مین آنکر یہ قسم کھائی اونھونے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اونھین دنون مین بیٹھا ابلیس راہ پر ایک صندوقچہ دوا کا لیکر لوگون کے علاج کرنے کو پس کہا ایوب کی بیوی نے کہ یہان ایک بیمار ہے کہ اوسکا ایسا ایسا حال ہے پس آیا اوسکا بھی علاج کریگا تو کہا ابلیس نے ہان کرونگا بشرط اسکے کہ اگر مین اوسکو اچھا کردون تو وہ کہے کہ تونے شفا دی مجکو نہین چاہتا مین اوس سے اجرت سوا اسکے پس آئی بیوی ایوب کی اونکے پاس اور ذکر کیا یہ اونسے کہا ایوب نے وارے تجکو یہ شیطان ہے لازم کی مینے نذر واسطے اللہ کے اپنے پر کہ اگر شفا دیگا مجکو اللہ تو مارونگا مین تجکو سو درّے پس جب شفا دی اونکو اللہ نے حکم کیا یہ کہ لین مٹھا تنکونکا اور مارین اوسکو اوس سے پس لی اونھون نے ایک بڑی ٹہنی کہ اوسمین سو ٹہنیان چھوٹی تھین اور ماری اوسپر ایکبار اور بعضون نے کہا کہ کہا اونکی بیوی سے شیطان نے کہ سجدہ کر مجکو ایکبار پس پھیر دونگا مین تیرا مال و اولاد تمہاری پس قصد کیا اونھونے اسکا لیکن بچایا اللہ نے پھر ذکر کیا یہ ایوب سے اونھونے یہ قسم مذکور کھائی اور بعضون نے کہا کہ وسوسہ ڈالا شیطان نے اونکی بیوی کے دل مین کہ ایوب جب شراب پیویگا تو اچھا ہوجائیگا یہ بیان کیا اونھونے ایوب سے اوسپر قسم کھائی اور وجدناہ بمعنی علمناہ کے ہے یعنی جانا ہمنے اوسکو صبر کرنے والا اگر کوئی کہے کہ صابر اونکو کیونکر پایا اونھونے تو شکوہ کیا اللہ سے بلا کا اور طلب رحم کی کی اوس سے تو جواب اسکا یہ ہے کہ اللہ عز و جل سے شکوہ کرنے کو جزع نہین کہتے ہین جیسے کہ کہا یعقوب نے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اور اسی طرح شکوہ کرنا بیمار کا طبیب سے جزع نہین کہلاتا اور اور بات یہ ہے کہ اگر صبر کرتے ہین لوگ بلا پر تو نہین خالی ہوتے آرزو کرنے عافیت کے سے اور طلب کرنے اوسکے سے پس جب صحیح ہوا یہ کہ صابر کہلایا جاتا ہے باوجود آرزو کرنے عافیت کے اور طلب کرنے شفا کے تو کہلایا جاویگا صابر باوجود التجا کرنے کے طرف اللہ تعالی کے اور دعا کرنے کے واسطے جاتے رہنے بلا کے اور باوجود علاج کرنے اور مشاورت اطبا کے علاوہ اسکے کہ ایوب علیہ السلام طلب کرتے تھے شفا بسبب ڈرنے کے فتنے سے اپنی قوم پر کہ شیطان وسوسہ ڈالتا تھا اونکے دل مین کہ اگر یہ نبی ہوتا تو نہ مبتلا ہوتا ایسی بلا مین اور طلب کرتے تھے شفا بارادے قوت حاصل ہونے کے طاعت پر

کہ حال اونکا اس درجے کو پہونچا تھا کہ نہین باقی رہا تھا اونکے بدن سے مگر دل اور زبان اور روایت کیا گیا ہی کہ ایوب نے کہا اپنی مناجات مین
الٰہی تو جانتا ہی یہ کہ نہین مخالف ہوئی زبان میری دل میرے کی اور نہین تابع ہوا دل میرا آنکھ میری کے اور نہین ورے مجھسے لونڈی غلام میرے
اور نہین کھایا مینے مگر اسحال مین کہ میرے ساتھہ یتیم ہوتا تھا اور نہین رات گذاری مینے پیٹ بھر اور نہ کپڑے پہنے اسحال مین
میرے ساتھہ کوئی بھوکا یا ننگا ہو پس دور کی اللہ نے بلا اوس سے ابن مسعود سے روایت ہی کہ کہا ایوب سردار ہونگے صبر کرنے والون کے
روز قیامت کے اور آیا ہی کہ کہا گیا ایوب کو یعنی اللہ تعالی کی طرف سے کہ ای ایوب نہ عجب مین ڈالے تجکو صبر کرنا تیرا اسلیے کہ اگر نہ دیتا مین
جگہہ ہر بال تیرے کی صبر تو نہ صبر کرسکتا تو اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ایوب کی بیوی نے کہا ای ایوب بلا شبہہ تو مرد مستجاب الدعوۃ ہی
پس دعا کر اللہ سے یہ کہ شفا دے تجکو پس کہا ایوب نے وائے تجکو رہے ہم نعمتون مین ستر برس پس چھوڑ ہمکو کہ رہین ہم بلا مین ستر برس پس رہے
بلا مین سات برس اور کہا حسن بصری نے کہ تھے ایوب جب پہونچتی اونکو مصیبت کہتے یا اللہ تو نے لی نعمت اور تو ہی نے دی تھی
جب تک باقی ہی جان میری حمد کرونگا مین اوپر اچھی نعمتون تیری کے اور کہا وہب بن منبہ نے کہ ایوب کی بیوی کا نام تھا رحمت بنت
میشا ابن یوسف بن یعقوب علیہم السلام + در منثور کشاف **تنبیہ** +: اس قصے سے ثابت ہوا کہ آدمی ہرگز
بلا کی طاقت نہین رکھتا حتی الوسع اللہ تعالی سے عافیت طلب کرے چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی کو عافیت طلب کرنی
بہت پسند ہی اور اکثر دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ
حضرت سمنون محب کذاب ولی نے یہ بیت پڑھی شعر وَلَیْسَ لِی فِی سِوَاکَ حَظٌّ + فَکَیْفَ مَا شِئْتَ فَاخْتَبِرْنِی +
یعنی دل مین میرے سوا تیرے حصہ نہین جیسے مجھے چاہے آزمالے اونکا حبس بول الامتحان کے لیے ہوگیا بڑا کرب پہونچا اور وہ صبر کرتے تھے
حتی کہ اونکے بعض یارون نے خواب مین دیکھا کہ سمنون دعا کرتے ہین معلوم ہوا کہ مرضی الٰہی ایسے صبر مین نہین آخر دعا کی
اور لڑکون سے بازار کے کہتے پھرتے تھے اُدْعُوْا لِعَمِّکُمُ الْکَذَّابِ پس ملقب ہوئے ساتھہ اس لقب کے اور یہ بھی
ثابت ہوا اس قصے سے کہ حیلہ کرنا وقت ضرورت کے جائز ہی چنانچہ بعضے فقہا نے بعض محل پر عدم وقوع طلاق وغیرہ مین حیلے تجویز کیے ہین +

وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ۝

اور یاد کر ہمارے بندون کو ابراہیم اور اسحق اور یعقوب ہاتھون والے اور آنکھون والے

اور یاد کر ہمارے بندون ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کو ہاتون والے اور آنکھون والے یعنی علم و عمل دونون کامل رکھتے تھے واللہ اعلم فی +
تفسیر: یعنی ہاتون سے بندگی کرتے اور آنکھون سے قدرتین دیکھکر یقین زیادہ کرتے. مع + چونکہ اکثر کام ہاتھ سے کیے جاتے ہین
تغلیباً یون فرمایا پس کہا جاتا ہی ہر کام مین هٰذَا مِمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْهِمْ یعنی یہ اون کامون مین سے ہی کہ کیا ہاتون اونکے نے
اگرچہ وہ کام ہاتون سے نہوتا ہو یا کرنے والے ہاتھ کٹے ہون اور بنا بر اسی کے وارد ہوا قول اللہ تعالی کا اُولِی الْاَیْدِیْ
وَالْاَبْصَارِ یعنی صاحبان اعمال اور فکر کے گویا کہ جو لوگ نہین کرتے ہین اعمال آخرت کے اور نہین کوشش کرتے ہین اللہ کی راہ
مین اور نہین تفکر کرتے ہین دین دارون کا سا وہ بیچ حکم جاہلون کے ہین کہ جو ہاتھ پانون سے کچھ کام نہین کرسکتے اور مسلوب العقلون
کے حکم مین ہین کہ جو سمجھ باطن کی نہین رکھتے اور اسمین تعریض ہی ہر اوس شخص کو کہ نہین ہی عمل کرنے والا اللہ کے لیے
اور نہ سوجھ باطن کی رکھتا ہی اللہ کے دین مین اور توبیخ ہی اوپر ترک کرنے اونکے کے مجاہدے کو اور سوچنے کو اللہ کے دین مین
باوجود قادر ہونے کے ان دونون پر ۔ شعر ۔ ہرچہ از یار دور مانی چہ کفر آن حرف چہ ایمان + ہرچہ از دوست دور افتی
چہ زشت آن نقش چہ زیبا + کشاف مع +

إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۝

ہمنے امتیاز دیا اونکو ایک چنی بات کا وہ یاد اوس گھر کی اور وہ سب ہمارے پاس ہین چنے نیک لوگون مین

تحقیق ہمنے برگزیدہ کیا اونکو واسطے ایک خصلت پاک کے کہ یاد کرنا آخرت کا ہی اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے چنے ہوئے بہتر لوگون سے تھے ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ اِنَّا اَخْلَصْنٰهُمْ یعنی کیا ہمنے اونکو اپنے لیے خالص بِخَالِصَةٍ یعنی ساتھ خصلت خالصہ کے کہ نہین آمیزش اوسمین پھر تفسیر کیا اوسکو ساتھ ذِکْرَی الدَّارِ کے اور معنی یہ ہین کہ ہمنے خالص کیا اونکو ساتھ ذکر کرنے دار آخرت کے یعنی گردانا ہمنے اونکو اپنے لیے خالص اس طرح کہ کیا ہمنے اونکو ایسا کہ یاد دلاتے تھے لوگون کو دار آخرت اور رغبت کرتے تھے اونکو دنیا سے جیسے کہ عادت انبیا علیہم السلام کی ہی یا معنی اسکے یہ ہین کہ وہ بہت کرتے تھے ذکر آخرت کا اور عمل کرتے تھے اوسکے لیے اور بہت رجوع رکھتے تھے اسکی طرف اور بھول گئے تھے ذکر دنیا کا اور بعضونے کہا ذِکْرَی الدَّارِ ثنا جمیل ہی دنیا مین اور یہ بات بھی خالص انھین کے لیے ہی پس نہین ذکر کیے جاتے غیر انکے دنیا مین جیسے یہ ذکر کیے جاتے ہین اور مؤید ہی اسکو قول اللہ تعالی کا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا کہا مالک بن دینار نے معنی اسکے یہ ہین کہ کھینچ لی ہمنے اونکے دلون سے محبت دنیا کی اور ذکر کرنا اوسکا اور خالص کیا ہمنے اونکو ساتھ محبت آخرت کے اور ذکر اوسکے کہا مجاہد نے کہ خالص کیا ہمنے اونکو ذکر آخرت کے لیے نہین ہی اونکو کچھ فکر و ذکر سوائے اوسکے ❊ معالم ❊ کشاف ❊ درمنثور ❊ تنبیہ ❊ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے طالب مخلص بندے دنیا سے بیزار رہتے ہین اور آخرت کو یاد رکھتے ہین ہر وقت ایسے کامون مین لگے رہتے ہین کہ اللہ تعالی راضی رہے اونسے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ علامتین عارفون کی آٹھ ہین دل اونکا ساتھ خوف و رجا کے ہوتا ہی اور زبان اونکی ساتھ حمد و ثنا کے اور آنکھ اونکی ساتھ حیا و بکا کے اور ارادہ اونکا ساتھ ترک و رضا کے یعنی ترک کرنا دنیا کا اور طلب کرنا رضا مولی اپنے کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جسنے جمع کین چھ خصلتین نہ چھوڑا طلب کیا جنت کو اور خوب بھاگا دوزخ سے وہ خصلتین یہ ہین کہ پہچانا اللہ کو پس اطاعت کی اوسکی اور پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور پہچانا دنیا کو پس ترک کیا اوسکو اور پہچانا حق کو پس اتباع کیا اوسکا اور پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے ❊ منبہات ❊

وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ۝

اور یاد کر اسمعیل کو اور الیسع کو اور ذوالکفل کو اور ہر ایک تھا خوبی والا

اور یاد کر اسمعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو اور ہر ایک نیکون سے تھا ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ الیسع بھی نبی ہین خلیفہ الیاس کے اور لام اسمین زائد ہی یعنی لفظ یسع ہی اور ذوالکفل جیلکے بیٹے یسع کے ہین اور اختلاف کیا گیا ہی اونکی نبوت مین کہا بعضونے کہ متکفل ہوئے تھے وہ سو نبیون کے کہ بھاگ کر آئے تھے وہ طرف انکے قتل سے ❊ مل ❊

هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ۝

یہ ایک کور ہو چکا اور تحقیق ڈر والون کو ہی اچھا ٹھکانا باغ ہین بسنے کے کھول رکھے انکے واسطے دروازے

یہ قرآن ایک نصیحت ہی اور تحقیق واسطے پرہیزگارون کے اچھی جاگہ ہی پھر جانے کی بہشتین ہین ہمیش رہنے کی کھلے ہونگے واسطے اونکے دروازے ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ جب بہشت مین داخل ہونگے ہر کوئی بن بتائے اپنے گھر مین چلا جاویگا ❊ موضح ❊ هٰذَا ذِکْرٌ یعنی یہ ایک قسم ہی ذکر سے اور وہ قرآن ہی جب کہ جاری ہوا ذکر انبیا کا اور تمام کیا اوسکو اور وہ ایک بات ہی ابواب تنزیل سے اور ایک قسم ہی اقسام اوسکے سے اور ارادہ کیا یہ کہ ذکر کرین اوسکے پیچھے اور باب کہ وہ ذکر جنت اور اہل اوسکے کا ہی کہا هٰذَا ذِکْرٌ

پھر کہا وان للمتقین جیسے کہ کہتا ہی جاحظ کہ نام عالم کا ہی اپنی کتابون مین فھذا باب جب پھر شروع کرتا ہی اور باب اور ابن عباس سے یہ معنی منقول ہین ھذا ذکر کے کہ یہ ذکر ہی انبیا گذشتہ کا اور بعضون نے یہ معنی اسکے کہے ہین کہ یہ شرف ہی اور ذکر جمیل کہ ذکر کیے جاوینگے انبیا ساتھہ اسکے ہمیشہ اور اونکے لیے باوجود اسکے اچھا مرجع ہی یعنی ذکر کیے جاتے ہین دنیا مین اچھی طرح اور پھیرے جاوینگے آخرت مین طرف مغفرت اللہ تعالی کے پھر بیان کی کیفیت خوبی اوس مرجع کی کہ فرمایا جنات عدن کشاف مدن

مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۝ وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ

تکیہ لگائے بیٹھے اونمین منگواتے ہین اونمین میوے بہت اور شراب اور اونکے پاس عورتین ہین نیچی نگاہ والیان ایک عمر کی

تکیے لگائے ہونگے اوسمین منگواوینگے اوسمین میوے بہت اور شراب اور نزدیک اونکے ہونگی عورتین نیچی نگاہ والیان ہمعمر آپسمین فتح تفسیر اور شراب یعنی اور شراب بہت اور قاصرات الطرف کے ایک معنی یہ ہین کہ اپنے خاوندون ہی کو دیکھتی ہونگی نہ اورونکو ہمعمر آپسمین یعنی عمرین اونکی ایک سی ہونگی تینتیس تینتیس برس کی یا یہ معنی ہین کہ عمرین اونکی مانند عمر اونکے خاوندون کے ہونگی بس مذکور ہے جلالین مدن

هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝

یہ ہی جو تمکو وعدہ ملتا ہی دن حساب کے

یہ ہی جو کچھہ کہ وعدہ دیا جاتا ہی تمکو بیچ روز حساب کے فتح تفسیر لیوم الحساب یعنی واسطے دن حساب کے جیسے کہ کہے تو یہ وہ چیز ہی کہ ذخیرہ کرتے ہو تم واسطے دن حساب کے یعنی واسطے اوس دن کے کہ بدلہ دیا جاویگا ہر نفس کو ہر چیز کا کہ کی ہی کشاف مدن

إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ ۝ هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا

پر یہ ہی روزی ہماری دی اوسکو نہین نبڑنا یہ سن چکے اور تحقیق شریرون کے واسطے ہی برا ٹھکانا دوزخ ہی جسمین بیٹھینگے

فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

سو کیا بری طیاری

تحقیق یہ رزق ہمارا ہی نہین ہوگا اوسکو کچھہ زوال یہ ہی جزا اور تحقیق حد سے گذرے ہوؤن کے لیے بری جاگہہ ہی پھر جانے کی کہ دوزخ ہی داخل ہونگے اوسمین پس بری آرام کی جگہہ ہی وہ فتح تفسیر مشابہت دی اوس آگ کو کہ اونکے نیچے ہوگی ساتھہ بچھونے کے کہ بچھاتا ہی اوسکو سونے والا جیسے کہ اور جگہ فرمایا لھم من جھنم مھاد ومن فوقھم غواش یعنی کفار کے لیے آگ جہنم کا بچھونا ہوگا اور اوپر سے اونکے بالاپوش ہوگا اوسی کا کشاف

هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝ وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ۝

یہ ہی اب اسکو چکھین گرم پانی اور پیپ اور کچھہ اوراسی شکل کا طرح طرح کی چیزین

یہ عذاب پانی گرم ہی اور پیپ ہی پس چاہیے کہ چکھین اوسکو اور اور عذاب ہین مانند اسکے طرح طرح کے فتح تفسیر غساق ساتھہ تشدید اور تخفیف کے پیپ اور زرداب کہ نکلیگا دوزخیون کی جلدون اور گوشت مین سے اور زناکارون کے شرمگاہون سے اور کہا ابن عباس نے کہ غساق زمہریر ہی جلاویگا دوزخیون کو ساتھہ ٹھنڈک اپنی کے جیسے کہ جلاویگی آگ ساتھہ گرمی اپنی کے اور بعضون نے کہا کہ غساق کے معنی منتن یعنی سڑانے والے کے ہی لغت ترکی مین ابو سعید سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک ڈول غساق سے ڈالا جاوے دنیا مین تو سڑا دیوے اہل دنیا کو انتہی اور بعضون نے کہا کہ غساق ایسا بدبودار ہوگا کہ اگر ایک قطرہ اوسکا

مشرق مین توسڑا دیوے اہل مغرب کو اور اگر ٹپکے اوس سے ایک قطرہ مغرب مین تو سڑا دیوے اہل مشرق کو اور حسن بصری سے منقول ہی کہ غساق ایک عذاب ہی کہ نہین جانتا اوسکو کوئی سوا اللہ کے جو لوگ کہ طاعت کرتے ہین اللہ کی پوشیدہ پس پوشیدہ رکھا اونکے لیے ثواب جیسے کہ فرمایا اس آیت مین فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّآ اُخۡفِيَ لَهُمۡ یعنی پس نہین جانتا کوئی شخص اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھی گئی اونکے لیے یعنی تہجد گذارون کے لیے اور جو لوگ پوشیدہ گناہ کرتے ہین پس چھپایا گیا اونکے لیے عذاب اور مانند اسکے یعنی مانند عذاب کو کے شدت اور خرابی مین اور عذاب ہونگے طرح بطرح کے ❊ معا ❊ در منثور ❊ کشاف ❊ شعر ❊

عذاب ہجر تیرا کیا ہی تھوڑا ❊ جو اوسیر تازیانے بھی پڑے ہین ❊

هٰذَا فَوۡجٌ مُّقۡتَحِمٌ مَّعَكُمۡ لَا مَرۡحَبًۢا بِهِمۡ اِنَّهُمۡ صَالُوا النَّارِ ۝ قَالُوۡا بَلۡ اَنۡتُمۡ لَا مَرۡحَبًۢا بِكُمۡ اَنۡتُمۡ قَدَّمۡتُمُوۡهُ لَنَا فَبِئۡسَ الۡقَرَارُ ۝ قَالُوۡا رَبَّنَا مَنۡ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدۡهُ عَذَابًا ضِعۡفًا فِي النَّارِ ۝

ایک فوج دھنسی آتی ہی تمھارے ساتھ جگہہ نہ ملیو انکو یہ ہین پیٹھنے آگ مین وہ بولے بلکہ تم ہی ہو کہ جگہہ نہ ملیو تمکو تم ہی پیش لائے ہمارے یہ بلا سو کیا برا ٹھہراؤ ہی وہ بولے ای رب ہمارے جو کوئی ہمارے پیش لایا یہ سو بڑھتی دے اوسکو مار دونی آگ مین

جب تابعین جاوینگے کہ دوزخ مین پیٹھین تو متبوعون کو کہا جاویگا یہ قوم ہی پیٹھنے والی آگ مین ہمراہ تمھارے متبوع کہین گے نہ خوشی ہوجیو انکو تحقیق یہ داخل ہونے والے ہین آگ مین تابع کہینگے بلکہ نہ خوشی ہوجیو تمکو تمنے رسم قدیم بنایا کفر کو واسطے ہمارے پس بری جاگہہ ہی رہنے کی دوزخ کہینگے تابعین ای پروردگار جسنے آیین قدیم بنایا ہو واسطے ہمارے کفر پس زیادہ کر اوسکے حق مین عذاب دگنا بیچ آگ کے ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ ہذا فوج الخ یہ بیان ہی کلام طاغین کا یعنی کفار کے سردار سرکشون کا کہ بعضے اونمین سے یہ کہینگے اور مراد فوج سے تابعین اونکے ہین کہ جو پیٹھے تھے ساتھ اونکے گمراہی مین پس پیٹھین گے ساتھ اونکے عذاب مین اور لا مرحبا بہم بددعا ہی کہ متبوع اپنے تابعین پر کرینگے اور بعضون نے کہا کہ هٰذَا فَوۡجٌ مُّقۡتَحِمٌ کلام خزنہ کا ہی یعنی دوزخ کے دربانون کا کہ کہینگے واسطے سردارون کفار کے اونکے تابعین کے حق مین وقت داخل ہونے اونکے کے دوزخ مین ساتھ تابعین اپنے کے اور لا مرحبا بہم الخ کلام ہی سردارون کا اور بعضون نے کہا کہ یہ سب کلام خزنہ کا ہی بلکہ نہ خوشی ہوجیو تمکو یعنی تمنے جو بددعا کی ہمپر تم احق ہو اوسکے اور کہا ابن مسعود نے کہ عذاب ضعف بڑے بڑے سانپ اور بچھو اور چھوٹے چھوٹے سانپ ہین ❊ کشاف ❊ معا ❊ جلا ❊

وَقَالُوۡا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمۡ مِّنَ الۡاَشۡرَارِ ۝ اَتَّخَذۡنٰهُمۡ سِخۡرِيًّا اَمۡ زَاغَتۡ عَنۡهُمُ الۡاَبۡصَارُ ۝

اور کہینگے کیا ہوا کہ ہم نہین دیکھتے کتنے مردونکو کہ ہم اونکو گنتے تھے برے لوگون مین کیا ہمنے اونکو ٹھٹھے مین پکڑا یا چوک گئین اون سے آنکھین

اور کہینگے کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے ہین ہم اون مردون کو کہ گنتے تھے ہم اونکو بدون سے یعنی فقراے مسلمین کیا مسخرہ پکڑتے تھے ہم اونکو یا پھر گئین ہین اونسے آنکھین ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ اور کہینگے یعنی سردار کفار قریش کے دوزخ مین کہ کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے ہین اونکو کہ گنتے تھے ہم اونکو دنیا مین بدون سے یعنی اراذل سے کہ نہین ہی خیر اونمین اور اسلیے بھی برا جانتے تھے اونکو کہ خلاف تھے اونکے دین کے پس وہ برے تھے اونکے نزدیک اور مراد ان فقراے مسلمین سے عمار اور بلال اور صہیب اور خباب اور سلمان وغیرہم ہین

شعر حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم * ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بو العجبی ست * شعر ای گدایان خرابات خدا یار شماست * چشم انعام مدارید ز انعامی چند * اور اتخذناہم میں استفہام انکاری ہی کہ انکار کرینگے اپنے نفسون پر تمسخر کرنے مین یعنی نا کیون تمسخر کیا تھا ہمنے اونسے کیا ہی برا کیا اور ام زاغت متصل ہی ساتھ لفظ مالنا کے یعنی کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے اونکو دوزخ مین یعنی کیا وہ اسمین ہی ہی نہین یا پھر گئین ہین اونسے آنکھین ہماری کہ نہین دیکھتے ہم اونکو حال انکہ وہ اسمین ہین تقسیم کیا اونھون نے اونکے امر کو درمیان اسکے کہ ہون اہل جنت سے اور درمیان اسکے کہ ہون اہل نار سے مگر یہ کہ پوشیدہ ہوا اونپر مکان اونکا * مدا یعنی جب کفار دوزخ مین داخل ہونگے اور فقراے صحابہ کو وہان نہ دیکھین گے کہینگے کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے یہان اونکو کہ ساتھ اونکے تمسخر کرتے تھے کیا ہمراہ ہمارے یہان داخل ہی نہین ہوئے ہین یا داخل ہوئے ہین اور پھر گئی ہین اونسے بینائیان ہماری اور چھپ گئے ہین ہمسے کہ ہم اونکو نہین دیکھتے ہین پس حق تعالی اون فقراے صحابہ کو حکم کریگا کہ بہشت کے بالاخانون پر چڑھو اور اپنے تئین کفار کو دکھاؤ تا کفار کو حسرت زیادہ ہو * معا بحر * وہان دیکھینگے سب پہچانین لوگ ادنی اعلی دوزخ کے واسطے جمع ہوئے ہین اور مسلمانون کو پہچانتے تھے اور سب برا جانتے تھے وہ نظر نہین آتے تو حیران ہو کر کہینگے کہ ہمنے اونکو غلط پکڑا ٹھٹھے میں وہ اس قابل نہ تھے کہ آج دوزخ کے نزدیک نہین یا اسی جگہ ہین پر ہماری آنکھین چوک گئین ہمارے دیکھنے مین نہین آتے * موا

إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۝

یہ بات ٹھیک ہونی ہی جھگڑا آپسمین دوزخیون کا

تحقیق یہ حق ہی یعنی واجب ہی وقوع اسکا مراد اس سے جھگڑنا دوزخیون کا ہی * فتح * تفسیر * یعنی یہ جو بیان کیا ہمنے حال انکا البتہ سچ ہی ہونے والا ہی خواہ مخواہ بالضرور ہی یہ کہ کلام کرینگے یہ پھر بیان کیا کہ کیا ہوگا وہ یس فرمایا کہ وہ جھگڑنا ہوگا اہل نار کا آپسمین جیسا کہ اوپر گذرا اور ہر گاہ کہ مشابہ ہی گفتگو اونکی آپسمین اور جو کچھ کہ واقع ہوگا درمیان اونکے قسم سوال و جواب سے ساتھ اوس چیز کے کہ جاری ہوتی ہی درمیان جھگڑنے والون کے نام رکھا اسکا تخاصم یعنی جھگڑنا آپسمین اور اس لیے بھی یہ نام رکھا اسکا کہ قول رؤسا کا لا مرحبا بہم اور قول اتباع اونکے کا بل انتم لا مرحبا بکم قبیل خصومت سے ہی پس نام رکھا تمام گفتگو کا تخاصم واسطے مشتمل ہونے اوسکے کے اسپر * مدا

ع ۲۴ ۱۳

قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

تو کہہ مین تو یہی ہون ڈرسنانے والا اور حاکم کوئی نہین مگر اللہ اکیلا دباؤ والا رب آسمانون کا اور زمین کا

وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝

اور جو انکے بیچ ہی زبردست گناہ بخشنے والا

کہہ سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانے والا ہون اور نہین ہی کوئی معبود مگر خدا ے یگانہ با قوت پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور اوس چیز کا کہ درمیان انکے ہی غالب بخشنے والا * فتح * تفسیر * یعنی کہہ اے محمد مشرکین مکہ سے کہ نہین ہون مین مگر رسول ڈرانے والا کہ ڈراتا ہون مین تمکو اللہ کے عذاب سے اور کہتا ہون مین واسطے تمہارے یہ کہ دین حق توحید اللہ کی ہی اور یہ کہ اعتقاد کیا جاوے یہ کہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ اکیلا بلا ند و بلا شریک زبردست ہر چیز پر اوسی کے لیے بادشاہت و ربوبیت ہی تمام عالم مین اور غالب ایسا ہی کہ اوسپر کوئی غالب نہین آسکتا جب عذاب کرے گنہگارونکو اور و مع ذلک بخشنے والا ہی اونکے گناہون کو کہ التجا کرین طرف اوسکے * مدا

قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ۝ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝

تو کہہ یہ ایک بڑی خبر ہی کہ تم اوسکو دھیان مین نہین لاتے مجکو کچھ خبر نہ تھی اوپر کی مجلس کی جب آپسمین تکرار کرتے ہین

اِنْ يُّوْحٰى اِلَيَّ اِلَّا اَنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○

مجکو تو یہی حکم آتا ہی کہ اور نہین مین ڈر سنانے والا ہون کھول کر

کہہ یہ خبر بزرگ ہی تم اوس سے مونہہ پھیرنے والے ہو نہین ہی مجکو کچھہ علم ساتھہ حال جماعت بلند قدر کے فرشتون سے جب آپسمین جھگڑتے اور سوال
کرتے ہین وحی نہین بھیجی جاتی ہی طرف میری مگر یہ کہ مین ڈرانے والا آشکارا ہون ❊ فتح التفسیر ❊ کہہ یہ خبر بزرگ ہی یعنی یہ جو
خبر دی مینے تمکو کہ مین رسول ڈرانے والا ہون اور اللہ ایک ہی نہین کوئی شریک اوسکا خبر بڑی ہی نہین اعراض کرتا ایسی خبر سے مگر غافل
بڑی ہی غفلت والا پھر تم اوس سے مونہہ پھیرنے والے ہو یعنی غافل ہو نہین ہی مجکو کچھہ علم الخ یہ دلیل بیان کی صحت نبوت آنحضرت کی کہ یہ جو
خبر بیان کرتے ہین فرشتون کی اور اونکے جھگڑنے کی آپسمین ایک امر ہی کہ نہین تھا اونکو اوسکا علم کبھی پھر جانا اوسکو حال انکہ نہین
چلا اوس راہ کہ چلتے ہین لوگ بیچ حاصل کرنے علم اوس چیز کے کہ نہین جانتے ہین اور وہ سیکھنا اہل علم سے ہی اور پڑھنا کتابون کا
پس جانا گیا کہ یہ نہین حاصل ہوا ہی اونکو مگر بسبب وحی بھیجنے اللہ تعالے کے اور اِلَّا اَنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ کی تقدیر ہی اِلَّا
لِاَنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین وحی بھیجی جاتی طرف میری مگر واسطے انذار یعنی ڈرانے کے اور بعضون نے کہا کہ
نبا عظیم قصے آدم کے ہین اور خبر دینی اونکی بغیر سننے کے کسی سے اور ابن عباس سے ہی کہ نبا عظیم قرآن ہی اور حسن بصری سے ہی کہ وہ
دن قیامت کا ہی جیسے کہ اور جاے فرمایا عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ○ اور مراد ملاء اعلی سے اصحاب قصے کے ہین یعنی
فرشتے اور آدم اور ابلیس اسلیے کہ وہ تھے آسمان مین اور تھی گفتگو درمیان اونکے آپسمین اور وہ گفتگو یہ تھی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً یعنی مین کرنے والا ہون زمین مین نائب کہا فرشتون نے اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا
یعنی کیا کریگا تو نائب زمین مین اوسکو کہ فساد کریگا اوسمین اگر کوئی کہے کہ گفتگو تو اللہ مین اور فرشتون مین ہوئی تھی فرشتون مین
آپسمین کہان ہوئی تھی تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی کی گفتگو بواسطہ فرشتے کے ہوئی تھی پس گفتگو کرنے والا حقیقت مین وہی فرشتہ
متوسط ہی پس صحیح ہوا یہ کہ گفتگو تھی درمیان فرشتون اور آدم اور ابلیس کے اور وہ ملاء اعلی ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ دیکھا مینے یعنی خواب مین اپنے رب عز وجل کو اچھی صورت مین یعنی صفت مین فرمایا اللہ تعالی نے فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى
یعنی کس چیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے یعنی کونسے عمل ہین کہ فرشتے اونکی فضیلت مین بحث و گفتگو کرتے ہین یا اونکے لیجانے مین بیچ جگہہ
قبولیت کے جھگڑتے ہین آپسمین جو کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن وہ کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن عرض کیا مینے کہ تو ہی خوب جانتا ہی کہا آنحضرت
نے پس رکھی اللہ تعالی نے ہتھیلی اپنی درمیان دونون مونڈھون میرے کے یعنی خصوصیت دی اونکو ساتھہ زیادتی فضل اور پہونچانے فیض اپنے کے
طرف اونکے جیسے کہ بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتے ہین تو ہاتھہ اوسکی پیٹھہ پر رکھتے ہین اور گردن مین ہاتھہ ڈالتے ہین پس پائی مینے
ٹھنڈک اوسکی درمیان سینے اپنے کی یعنی فیض الہی پہونچا میرے دل مین اور علوم ربانی پڑنے لگے اوسمین پس جانا مینے جو کچھہ کہ آسمانون
اور زمین مین ہی اور پڑھی آنحضرت نے یہ آیت وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ
مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ○ یعنی جیسے کہ دکھائی ہمنے تجکو ای محمد ربوبیت و الوہیت آسمانون اور زمین کی اسی طرح دکھائی ہمنے ابراہیم کو
ربوبیت اور الوہیت آسمانون اور زمین کی تاکہ دلیل پکڑے بسبب اوسکے اور تاکہ ہووے یقین کرنے والون سے فرمایا اللہ تعالی نے یعنی
بعد پہونچانے علوم کے دوبارہ پوچھا کہ ای محمد کیا جانتا ہی تو کہ کس چیز مین گفتگو اور تنازع کرتے ہین ملائکہ عرض کیا مینے ہان جانتا ہون کفارات
مین نزاع کرتے ہین اور کفارات یہ ہین ٹھہرنا مسجدون مین بعد نمازون کے اور پیادہ پا چلنا طرف جماعتون کے اور کامل کرنا وضو کا وقت مکارہ کے
پس جسنے کیا یہ زندہ رہیگا ساتھہ خیر کے اور مریگا ساتھہ خیر کے اور گناہون سے ایسا پاک ہوا کہ جیسا پاک تھا اوس دن کہ جنا تھا اوسکو مان

اوسکی سے اور فرمایا اللہ تعالی نے ای محمد جب نماز پڑھ چکے تو تو کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ
وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ یعنی یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون
تجسے کرنا نیکیون کا اور چھوڑنا برائیون کا اور دوستی مسکینون کی یعنی مین اونکو دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھین اور جسوقت
ارادہ کرے تو ساتھ بندون اپنے کے فتنے کا یعنی گمراہی کا یا سزا اونچانے کا پس اوٹھا لے مجکو طرف اپنے بغیر فتنے کے یعنی غیر گمراہ
فرمایا اللہ تعالی نے یعنی واسطے زیادتی تعلیم پیغمبر اپنے کے بعد اسکے کہ بیان کیے اونھون نے کفارات یا کہا حضرت نے واسطے زیادتی
بیان کے امت کو بسبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنی وہ عمل کہ جنسے مرتبہ بندے کا درگاہ حق مین بلند ہوتا ہے
یہ ہین پھیلانا اسلام کا یعنی ہر مسلمان سے سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو
اوسوقت کہ لوگ سوتے ہون اخیر حدیث مین اشارہ اسپر ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ جمع کرے اپنے مین صفت تواضع اور بخشش اور
عبادت کی شعر ؎ شرف مرد بجود ست و کرامت بسجود ٭ ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود ٭ اور روایت ہی معاذ
بن جبل سے کہا دیر کی ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز سے یعنی وقت عادت کے نہ آئے یہان تک کہ
نزدیک تھے ہم کہ دیکھین قرص آفتاب کو پس نکلے جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتھ نماز کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور تخفیف کی نماز اپنی مین پس جب سلام پھیرا پکارا ساتھ آواز اپنی کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ بیٹھے رہو اپنی صفون پر جیسے کہ ہو تم بیٹھے
پھر مڑے طرف ہمارے پھر فرمایا آگاہ ہو تحقیق مین خبر دونگا تمکو اوس چیز سے کہ روکا مجکو تمسے آجکی صبح وہ یہ ہے کہ تحقیق مین اوٹھا
رات کو یعنی تہجد کے لیے پس وضو کیا مینے اور نماز پڑھی جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگا مین بیچ نماز اپنی کے یہان تک کہ بھاری ہوا
یعنی نیند غالب ہوئی پس ناگہان دیکھا مینے پروردگار اپنے بابرکت اور بلند قدر کو اچھی صورت یعنی اچھی صفت مین کہا ای محمد کہا مینے حاضر ہون مین
ای رب میرے فرمایا پروردگار نے کسچیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے مقرب کہا مینے نہین جانتا مین فرمایا اللہ تعالی نے یہ کلمہ تین بار یعنی تین بار
یہی بات پوچھی اور مینے یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرت نے پس دیکھا مینے اللہ کو کہ رکھا ہاتھ اپنا درمیان دونون مونڈھون میرے کے یہان تک کہ
پائی مینے سردی اللہ تعالی کی انگلیون کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی واسطے میرے ہر چیز اور پہچان لیا مینے سب کو پس فرمایا
ای محمد کہا مینے حاضر ہون مین ای رب میرے فرمایا کسچیز مین جھگڑتے ہین فرشتے مقرب کہا مینے کفارات مین فرمایا اللہ تعالی نے کیا ہین وہ
کہا مینے چلنا ساتھ قدمون کے طرف جماعتون کے اور بیٹھنا مسجدون مین پیچھے نمازون کے اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہتون کے یعنی جب ناخوش
لگے طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی بیماری کے فرمایا پھر کسچیز مین گفتگو کرتے ہین کہا مینے بیچ درجون کے فرمایا اللہ تعالی نے اور کیا ہین
وہ کہا حضرت نے کہا مینے کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات مین اور نماز پڑھنی رات مین اوس حال مین کہ لوگ سوتے ہون کہا اللہ تعالی نے
دعا کر اپنے لیے جو چاہ کہا حضرت نے دعا کی مینے یہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ
الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَۃً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ
حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ یعنی یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسے کرنے نیکیون کا اور چھوڑنے
برائیون کا اور دوستی مسکینون کی اور یہ کہ بخشے واسطے میرے اور رحم کرے مجپر اور جسوقت ارادہ کرے تو فتنہ پونچانے کا ایک قوم مین پس مار مجکو
غیر فتنے مین اور مانگتا ہون مین تجسے محبت تیری یعنی تجھے دوست رکھون یا تو مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اوس شخص کی کہ محبت رکھے
تجسے یعنی مین اوسے دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اوس عمل کی کہ نزدیک کرے مجکو طرف محبت تیری کے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ خواب حق ہے پس یاد رکھو اسکو پھر سکھلاؤ اوسکو لوگون کو ٭ ۵۰ کشاف ٭ معاذ ٭ در منثور ٭

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝

جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو میں بناتا ہوں ایک انسان مٹی کا پھر جب ٹھیک بنا چکوں اور پھونکوں اوس میں ایک اپنی جان تو گر پڑو اوسکے آگے سجدے میں ۔ مو ۔

یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے فرشتوں سے تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں ایک آدمی کو مٹی سے پس جب درست کروں اوسکو اور پھونکوں میں اوس میں روح اپنی پس گر پڑو واسطے اوسکے سجدہ کرتے ہوئے ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ پیدا کرنے والا ہوں ایک آدمی کو مٹی سے یعنی آدم کو اور فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا اگر کوئی کہے کیونکر صحیح ہوا یہ کہنا اونکو کہ میں پیدا کرنے والا ہوں ایک آدمی کو حال انکہ وہ تو جانتے ہی تھے کہ آدمی کیا چیز ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ کہا ہو اللہ تعالی نے واسطے انکے کہ میں پیدا کرنے والا ہوں ایک مخلوق کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہوگی ولیکن جس وقت کہ حکایت کیا اوسکو اقتصار کیا اسم پر اور روح اپنی کہ پیدا کیا ہے میں نے اوسکو اور اضافت کیا اوسکو طرف اپنے تخصیص کے لیے مانند بیت اللہ اور ناقة اللہ کے اور معنی یہ ہیں کہ زندہ کروں میں اوسکو اور گردانوں اوسکو حساس جاندار اور گر پڑو زمین پر اور معنی یہ ہیں کہ سجدہ کرو کہا بعضوں نے کہ تھا انحنا یعنی جھکنا کہ دلالت کرے تواضع پر اور بعضوں نے کہا کہ تھا سجدہ واسطے اللہ تعالی کے یا تھا سجدہ تحیت کا یعنی بجای سلام کے ۔ مد ۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

پھر سجدہ کیا فرشتوں نے سارے اکھٹے مگر ابلیس نے غرور کیا اور تھا وہ منکروں میں ۔ مو ۔

پس سجدہ کیا سارے فرشتوں نے بجا مگر شیطان نے سرکشی کی اور ہوا کافروں سے ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ لفظ کل احاطے کے لیے ہے اور اجمعون اجتماع کے لیے پس فائدہ دیا یہ کہ اونھوں نے سجدہ کیا سبنے ایک ہی وقت میں نہ متفرق اوقات مختلفہ میں سرکشی کی یعنی سجدہ نکیا اور ہوا کافروں سے بسبب نہ ماننے امر کے اور ابلیس کو استثنا کیا ملائکہ سے حال انکہ وہ جن تھا اسلیے کہ وہ ملائکہ ہی میں رہتا تھا اور بسبب کثرت عبادت کے مثل ملائکہ کے ہوگیا تھا بلکہ معلم تھا فرشتوں کا ۔ مد ۔ کشاف ۔ تنبیہ ۔ جاننا چاہیے کہ سجدہ عبادۃ کا سوائے اللہ تعالی کے کسیکو کسی وقت میں درست نہیں ہوا البتہ سجدہ تحیت کا یعنی بجای سلام کے تھا جیسا کہ حضرت آدم کو ملائکہ نے کیا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں سجدہ تحیت کا بھی منسوخ ہوا اب کسیکو سوائے اللہ تعالی کے کسیطرح کا سجدہ کرنا درست نہیں ہے چنانچہ مولانا اسحق صاحب رحمہ اللہ نے مائة المسائل میں اس مسئلے کو خوب واضح لکھا ہے واسطے ہدایت بھائی مسلمانوں کے سرخیہ اوسکا مع روایتوں کے لکھا جاتا ہے سجدہ کرنا غیر خدا کو قبر ہو یا غیر قبر حرام اور کبیرہ ہے اور اگر عبادت کی راہ سے غیر خدا کو سجدہ کریگا تو موجب کفر و شرک کا ہو اور اگر غیر خدا کو قبر ہو یا غیر قبر سجدہ بدون حضور نیت کے کرے وہ بھی موجب کفر کا ہے جیسا کہ کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے اور سجدہ تحیت کا کہ اگلے زمانے میں تھا شریعت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام میں منسوخ ہوا چنانچہ کتابیں تفسیر اور حدیث اور فقہ کی دلالت کرتی ہیں اس پر نصاب الاحتساب میں ہے اِذَا سَجَدَ لِغَیْرِ اللّٰهِ یَکْفُرُ لِاَنَّ وَضْعَ الْجَبْهَةِ عَلَی الْاَرْضِ لَا یَجُوْزُ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰی لِمَا رُوِیَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اٰمَنُوْا بِكَ وَاَمَّا اَنَا فَلَا اُؤْمِنُ بِكَ حَتّٰی تُرِیَنِیْ بُرْهَانًا خَالِصًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ اِلٰی تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَقُلْ لَهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْكِ فَذَهَبَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰی تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْكِ فَمَالَتِ الشَّجَرَةُ مِنْ

اطیعینی فقال لها الاعرابی جاءتك الرسول الله فاتت الی الشجرة فقال لها اطیعی رسول الله فمالت من جانبیها وبین یدیها وخلفها حتی تقلعت عن الارض وجاءت معه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقال لها عودی الی مكانك فعادت الی مكانها وقام كل عرق منها الی موضعه كما
كان فقال الاعرابی اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله ثم قال یا رسول الله كما انی
سالت منك برهانا خالصا فاذن لی حتی اصلی لك الصلوات الخمس واسجد لك فقال النبی
صلی الله علیه وسلم لو جازت السجدة لغیر الله لامرت المراۃ ان تسجد لزوجها والمعنی فی
ذلك هو ان هذه عبادة خالصة لله تعالی فمن اتاها بغیر الله یكفر لانه شرك انتهی یعنی جبکہ
سجدہ کرے غیر اللہ کو کافر ہو جاتا ہی اسلیے کہ رگڑنا پیشانی کا جائز نہین ہی سوائے اللہ تعالی کے کیونکہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک اعرابی
آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بلاشبہہ لوگ ایمان لائے آپ پر اور مین تمپر ایمان نہین لائے کا یہانتک
کہ دکھاؤ مجکو دلیل خالص اپنی نبوت کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جا طرف اس درخت کے اور کہہ اوس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بلاتے ہین تجکو پس گیا اعرابی اوس درخت پاس اور کہا کہ رسول خدا بلاتے ہین تجکو پس جھکا درخت چارون طرف سے یہانتک
کہ اوکھڑا زمین سے اور آیا وہ اعرابی کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے اوسکو کہ پھر جا اپنی جگہہ پس
چلا گیا وہ اپنی جگہہ اور جم گئی ہر رگ اوسکی اپنی اپنی جگہہ پر جیسے کہ تھین پس کہا اعرابی نے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوائے
اللہ تعالی کے اور بلاشبہہ تم رسول خدا کے ہو پھر کہا یا رسول اللہ جیسے کہ مانگی مینے تمسے دلیل خالص پس حکم کرو مجکو تاکہ پڑھون مین تمہارے لیے
پانچون نمازین اور سجدہ کرون مین تمہارے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جائز ہوتا سجدہ غیر خدا کے لیے تو حکم کرتا مین عورت کو
یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور سبب اسمین یہ ہی کہ یہ سجدہ عبادت خالص اللہ ہی کے لیے ہی پس جو کوئی کرے سجدہ غیر اللہ کو کافر ہوگا اسلیے
کہ یہ شرک ہی تمام ہوئی عبارت تصلبی کی اور فتاوی حمادیہ مین ہی ما یفعله كثیر من الجهلة من السجود بین یدی المشائخ فان
ذلك حرام قطعا بكل حال سواء كانت الی القبلة او الی غیرها وسواء قصد السجود لله تعالی او غفل
عنه یعنی بہت سے جاہل جو سجدہ کرتے ہین آگے مشائخ کے پس بلاشبہہ یہ حرام ہی یقینا بہرحال برابر ہی کہ ہو طرف قبلے کے یا غیر اوسکے اور برابر ہی
کہ قصد کرے سجدہ کرنا اللہ تعالی کے لیے یا غافل ہو اوس سے اور تفسیر درمنثور مین ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ولا یتخذ بعضنا بعضا
اربابا من دون الله کہ کہا عکرمہ نے هو سجود بعضهم لبعض اور یہ بھی حمادیہ مین ہی اذا سجد لغیر الله یكفر لان
وضع الجبهة علی الارض لا یجوز الا لله تعالی اور روضۃ العلما مین ہی ان السجدة لا تحل الا لله تعالی
یعنی بلاشبہہ سجدہ حلال نہین ہی سوائے اللہ تعالی کے اور یہ بھی حمادیہ مین ہی التواضع لغیر الله حرام واذا سجد لغیر الله
معتقدا حقیته كفر قال الفقیه ابو جعفر من قبل الارض بین یدی سلطان او امیر او سجد له
فان كان علی وجه التحیة لا یكفر ولكن یصیر مرتكبا للكبیرة واما اذا سجد لهؤلاء الجبابرة
فهی كبیرة من الكبائر وهل یكفر مطلقا قال بعضهم هذا علی وجوه ان اراد به العبادة كفر
وان اراد به التحیة لم یكفر ویحرم علیه ذلك وان لم یكن له نیة كفر عند اكثر اهل العلم
فاما تقبیل الارض فهو قریب من السجود انتهی یعنی تواضع غیر خدا کے لیے حرام ہی اور جب سجدہ کرے غیر خدا کو
باعتقاد حقیت اوسکی کے کافر ہوتا ہی کہا فقیہ ابو جعفر نے کہ جسنے چوبی زمین آگے بادشاہ کے یا کسی امیر کے یا سجدہ کیا اوسکو پس اگر ہو
بطور تحیت کے نہین کافر ہوتا ہی ولیکن مرتکب ہوتا ہی کبیرہ کا اور اسیطرح جبکہ سجدہ کرے واسطے ان ظالمین کے پس وہ کبیرہ ہی کبائر سے اور آیا

کافر ہوتا ہی مطلقا یا نہین کہا بعضون نے کہ یہ کئی وجہون پر ہی اگر ارادہ کرے ساتھ اوسکے عبادت کا کافر ہوتا ہی اور اگر ارادہ کرے
ساتھ اوسکے تحیت کا نہین کافر ہوتا ہی اور حرام ہی اوسپر یہ اور اگر نہوا اوسکو کچھ نیت کافر ہوتا ہی اکثر اہل علم کے نزدیک پس اسپر چومنا
زمین کا پس و قریب ہی سجدہ کرنے کے تمام ہوا مضمون حمادیہ کا اور ملا علی قاری نے شرح مناسک مین لکھا ہی بیچ ذکر زیارت
قبور کے ولا یمسح ولا یقبل الارض فانه بدعة اي غير مستحسنة فتكون مكروهة واما
السجدة فلا شك انها محرمة فلا يغتر الزائر بما يرى من فعل الجاهلين بل يتبع العلماء
العاملين انتهى یعنی اور نہ جھکے قبر پر اور نہ چومے زمین کو اسلیے کہ یہ بدعت قبیحہ ہی پس ہی گا مکروہ اور اسپر سجدہ پس بلاشک وہ حرام ہی
پس فریب کھاوے زیارت کرنے والا ساتھ اوس چیز کے کہ دیکھتا ہی فعل جاہلین سے بلکہ اتباع کرے علماے عاملین کا تمام ہوا مضمون شرح مناسک کا
اور مشکوۃ مین ہی قیس بن سعد سے کہا اتيت الحيرة فرايتهم يسجدون لمرزبان لهم فقلت لرسول الله
صلى الله عليه وسلم احق ان يسجد له فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اتيت
الحيرة فرايتهم يسجدون لمرزبان لهم فانت احق بان نسجد لك فقال لي ارايت لو مررت
بقبري اكنت تسجد له فقلت لا فقال لا تفعلوا لو كنت امرا احدا ان يسجد لاحد لامرت
النساء ان يسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم عليهن من حق رواه ابو داود وروى احمد عن معاذ بن جبل انتهى
یعنی آیا مین حیرہ مین کہ نام ایک شہر کا ہی پس دیکھا مینے وہان کے لوگون کو سجدہ کرتے واسطے سردار اپنے کے پس کہا مینے کہ البتہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین اسکے کہ سجدہ کیا جاوے اونکو پس آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مینے کہ مین آیا شہر حیرہ
مین پس دیکھا مینے اونکو سجدہ کرتے اپنے سردار کو پس تم لائق تر ہو ساتھ اسکے کہ سجدہ کرین ہم تمکو پس فرمایا مجکو کہ خبر دے تو کہ اگر
گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کریگا تو اوسکو پس کہا مینے نہین پس فرمایا کہ تم مجکو بھی سجدہ نکرو اور اگر مین حکم کرتا کسیکو یہ کہ سجدہ کرے
کسیکو تو البتہ حکم کرتا مین عورتون کو یہ کہ سجدہ کرین اپنے خاوندون کو واسطے اوس حق کے کہ گردانا ہی اللہ نے واسطے اونکے بیویون پر
نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی احمد نے معاذ بن جبل سے تمام ہوا مضمون مشکوۃ کی حدیث کا اور کہا سید نے حاشیہ مین کہ مشکوۃ پر ہی
وفيه ارشاد واشارة الى ان الملك ليس مستحقا للسجود والعبادة لتغيره وزواله بل
المستحق للمعبودية والمسجودية هو الله الواحد القديم الذي لا يحوم حول جنابه
التغير والفناء والزوال انتهى یعنی اسمین ارشاد اور اشارہ ہی طرف اسکے کہ مخلوق نہین ہی مستحق سجود اور عبادت کے لیے
واسطے متغیر ہونے اوسکے اور زوال اوسکے کے بلکہ مستحق معبودیت اور مسجودیت کے لیے وہی اللہ واحد قدیم ہی کہ نہین پھرتا ہی گرد
اوسکے قصور تغیر اور فنا اور زوال کا تمام ہوا مضمون سید کا اور یہ حدیث یعنی لو كنت امرا احدا ان يسجد لغير الله
لامرت المرأة ان تسجد لزوجها حدیث مشہور ہی روایت کیا ہی اسکو کتنے صحابہ نے جیسے کہ روایت کیا ہی اسکو احمد اور
ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور بیہقی نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے اور روایت کیا اسکو طبرانی نے زید بن ارقم سے اور روایت کیا اسکو
ابو داؤد اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے قیس بن سعد سے اور ترمذی نے ابی ہریرہ سے اور دارمی اور حاکم نے بریدہ سے اور احمد نے معاذ سے اور طبرانی نے
سراقہ بن مالک اور صہیب اور عصمہ بن مالک اور غیلان بن سلمہ سے اور روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے عائشہ رض سے اور بیہقی نے بھی
ابی ہریرہ سے اسیطرح لکھا ہی جمع الجوامع مین سیوطی نے اور تفسیر مدارک مین ہی واذ قلنا للملائكة اسجدوا لادم اي
اخضعوا له واقروا بالفضل له عن ابي بن كعب وعن ابن عباس كان ذلك انحناء ولم يكن خرورا

عَلَى الذَّقَنِ وَالْجُمْهُورُ عَلَى أَنَّ الْمَأْمُورَ بِهِ وَضْعُ الْوَجْهِ عَلَى الْأَرْضِ وَكَانَ السُّجُودُ تَحِيَّةً لِآدَمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ الصَّحِيحُ إِذْ لَوْ كَانَ لِلَّهِ تَعَالَى لَمَا امْتَنَعَ عَنْهُ إِبْلِيسُ وَكَانَ سُجُودُ التَّحِيَّةِ جَائِزًا
فِيمَا مَضَى ثُمَّ نُسِخَ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِسَلْمَانَ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ لَهُ لَا يَنْبَغِي لِمَخْلُوقٍ أَنْ
يَسْجُدَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى انْتَهَى یعنی وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ کی تفسیر یہ ہی کہ جھکو آدم کے لیے اور
اقرار کرو اوسکی فضیلت کا ابی بن کعب اور ابن عباس سے منقول ہی کہ تھا یہ جھکنا اور نہین تھا گر پڑنا ٹھوڑی پر اور جمہور اسپر ہین کہ حکم
ملائکہ کو مونھ کے ٹیکنے کا تھا زمین پر اور تھا سجدہ کرنا تحیت واسطے آدم علیہ السلام کے اور یہی صحیح ہی اسلیے کہ اگر ہوتا سجدہ واسطے اللہ تعالی
کے لیے تو نہ انکار کرتا اوس سے ابلیس اور تھا سجدہ تحیت کا جائز زمانہ گذشتہ مین پھر منسوخ کیا گیا بسبب فرمانے آنحضرت علیہ السلام کے سلمان کو جبکہ
ارادہ کیا اونھون نے سجدہ کرنے کا آنحضرت کو کہ نہین لائق ہی کسی مخلوق کو کہ سجدہ کرے کسیکو سواے اللہ تعالی کے تمام ہوا مضمون مدارک کا اور مأۃ المسائل کا

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ○
فرمایا اے ابلیس تجھکو کیا اٹکاؤ ہوا کہ سجدہ کرے اسچیز کو جو مینے بنائی اپنے دونون ہاتھ سے یہ تونے غرور کیا یا تو بڑا تھا درجے مین مو

کہا اللہ تعالی نے اے شیطان کس چیز نے باز رکھا تجھکو اس سے کہ سجدہ کرے تو اوس چیز کو کہ پیدا کیا مینے اوسکو اپنے دونون ہاتھون سے کیا تکبر
کیا تونے یا حقیقت مین ہی تو بلند قدرون سے۔ فتح تفسیر۔ یا پیدا کیا مینے اپنے دونون ہاتھون سے یعنی خود متولی ہوا مین اسکی
پیدایش کا بلا واسطہ ملائکہ کے پس ایسے کو باستثنال حکم میرے کے کیون نہ سجدہ کیا تونے اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ دو ہاتون والا اکثر اعمال
ہاتون سے کرتا ہی پس غالب کیا گیا عمل دونون ہاتون کا تمام اون اعمال پر کہ کیے جاتے ہین ساتھ غیر ہاتھون کے یہان تک کہ کہا جاتا ہی عمل
قلب مین کہ یہ اون کامون مین سے ہی کہ کیا ہاتون تیرے نے اور یہان تک کہ کہا جاتا ہی بن ہاتون والے کو کہ تونے اپنے ہاتون کیا جو کچھ کیا
پس اسی قبیل سے یہ بھی لما خلقت بیدی ہی اور عبد اللہ بن حارث سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ پیدا کین اللہ تعالی نے تین چیزین اپنے ہاتھ سے پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اور لکھی توریت اپنے ہاتھ سے اور درخت لگائے فردوس
مین اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا قسم ہی اپنی عزت کی نہین رہیگا اسمین دائم الخمر اور نہ دیوث عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ جانا ہمنے
دائم الخمر کو پس کیا ہی دیوث فرمایا دیوث وہ ہی کہ سہل جانے اپنے اہل کے لیے برائی کو اور استکبرت الخ کے ایک تو وہی معنی ہین
جو مترجم نے لکھے اور ایک معنی یہ ہین کہ تو ہی نے اب تکبر کیا یہان تک کہ انکار کیا سجدے سے یا ہمیشہ سے تھا تو اوس قوم سے کہ تکبر
کرتے ہین پس تکبر کیا تونے سجدے سے بسبب تکبر کے اوسکے اور یہ استفہام توبیخ و انکار کے لیے ہی۔ مل در منثور
صاحب جلالین۔ دونون ہاتون سے یعنی بدن کو ظاہر کے ہاتھ سے اور روح کو غیب کے ہاتھ سے اللہ غیب کی چیزین
بناتا ہی ایک طرح کی قدرت سے اور ظاہر کی چیزین ایک طرح کی قدرت سے انسان مین دونون طرح کی قدرتین خرچ کین۔ مو

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ○
بولا مین بہتر ہون اوس سے مجھکو بنایا تونے آگ سے اور اوسکو بنایا مٹی سے مو

کہا شیطان نے مین بہتر ہون اوس سے پیدا کیا تونے مجھکو آگ سے اور پیدا کیا تونے اوسکو مٹی سے۔ فتح تفسیر یعنی اگر وہ پیدا کیا جاتا
آگ سے تو نہ سجدہ کرتا مین اوسکو اسلیے کہ وہ پیدا کیا جاتا مثل میرے پس کیونکر سجدہ کرون مین اوسکو کہ کم رتبہ ہی مجھسے اسلیے کہ وہ مٹی سے
پیدا ہوا اور آگ غالب ہوتی ہی مٹی پر کہ جلا دیتی ہی اوسکو۔ صا آگ گرم ہی پر جوش اور مٹی سرد اور خاموش اوسنے اوسکو خوب سمجھا
اللہ نے اسکو پسند کیا۔ صو شعر خاک شو خاک تا بروید گل کہ بجز خاک نیست مظہر گل

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

فرمایا تو تو نکل یہان سے کہ تو مردود ہوا اور تجہپر میری پھٹکار ہی اوس جزا کے دن تک ✤ مو ✤

فرمایا اللہ تعالی نے پس باہر نکل بہشت سے تحقیق تو راندہ گیا اور تحقیق تجہپر لعنت میری ہو جیو روز جزا تک ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ یعنی جبتک پھٹکار پڑتی جاویگی تیرے اعمال سے یہان سے نکل یعنی بہشت مین فرشتون کی صحبت مین جاتا تھا اب نکالا گیا ✤ مو ✤ بہشت سے یا آسمانون سے یا اوس خلقت سے کہ تھا تو اوسمین اسلیے کہ وہ فخر کرتا تھا اپنی خلقت پر پس بدل ڈالا اللہ تعالی نے اوسکی خلقت کو کہ کالا کر دیا اوسکو بعد اسکے کہ تھا گورا اور بدشکل کر دیا بعد اسکے کہ تھا خوبصورت اور تاریک کر دیا بعد اسکے کہ تھا نورانی راندہ گیا تکبر کیا ابلیس نے سجدہ کرنے سے اوسکو کہ پیدا کیا گیا مٹی سے اور یہ خیال نکیا کہ اللہ تعالی نے حکم کیا سجدہ کرنے کا ملائکہ کو اور اونھون نے اتباع کیا اوسکا از راہ بزرگ جاننے خطاب اوسکے کے اور تعظیم کرنیکے امر اوسکے کو پس ہوا وہ مردود اور لعنت میری یعنی دور کرنا میرا تمام بھلائیون سے روز جزا تک اس سے یہ گمان نکرے کوئی کہ اوسکی لعنت کی انتہا روز جزا تک ہی پھر موقوف ہو جائیگی اسلیے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ دنیا مین نری لعنت ہی رہیگی اوسپر اور جب روز قیامت کا ہوگا تو اوس لعنت کے ساتھ عذاب بھی ہوگا یا جب کہ لعنت رہی اوسپر اوقات رحمت مین تو غیر اوقات رحمت مین بطریق اولی رہیگی اور لعنت وہان منقطع کیونکر ہوگی اسحال مین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ یعنی پس ندا کرنے والا یعنی فرشتہ ندا کریگا درمیان اونکے کہ لعنت اللہ کی ہی ظالمون پر ✤ مدل ✤

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝

بولا تو اے رب مجکو ڈھیل دے جس دن تک مردے جیوین فرمایا تو تجکو ڈھیل ہی اوسی وقت کے دن تک جو معلوم ہی

کہا شیطان نے اے پروردگار میرے پس مہلت دے مجکو اوس روز تک کہ اوٹھائے جاوینگے لوگ فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق تو مہلت دئے گیون سے ہی دن اوس وقت معلوم تک ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ وقت معلوم وہ وقت ہی کہ واقع ہوگا اوسمین نفخہ پہلا اور دن اوسکا وہ دن ہی کہ وقت نفخے کا ایک جزو ہی اجزا اوسکے سے اور معنی معلوم کے یہ ہین کہ وہ معلوم ہی نزدیک اللہ کے معین ہی کہ نہ آگے بڑھیگا اور نہ پیچھے ہٹیگا ✤ مدل ✤

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

بولا تو قسم ہی تیری عزت کی مین گمراہ کرونگا ان سبکو مگر جو بندے ہین اونمین تیرے چنے

کہا شیطان نے قسم تیری عزت کی البتہ گمراہ کرونگا مین اونکو سبکو الا بندے خالص کیے ہوئے تیرے اونمین سے ✤ فتح ✤

قَالَ فَالْحَقُّ ۫ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

فرمایا تو ٹھیک بات یہ ہی اور مین ٹھیک ہی کہتا ہون مجکو بھرنا دوزخ تجہسے اور جو انمین تیری راہ چلے اون سب سارے

فرمایا اللہ تعالی نے پس سچ بات ہی یہ اور سچ بات کہتا ہون مین البتہ بھرونگا مین دوزخ کو تجہسے اور اونسے کہ پیروی تیری کرین اونمین سے سبھی ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ سچ بات کہتا ہون مین یعنی نہین کہتا ہون مین مگر حق اور مراد حق سے یا تو اسم اوس عز وجل کا ہی کہ جو وارد ہوا ہی اوسکے اس قول مین اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ یا مراد حق سے وہ حق ہی کہ جو نقیض ہی باطل کی عظمت یاد دلائی اوسکو اللہ نے ساتھ قسمون اپنی کے ساتھ اسکے تجہسے یعنی تیری جنس سے کہ وہ ذریت اوسکی ہی اور شیاطین اونمین سے یعنی آدم کی ذریت مین سے اکٹھے یعنی دوزخ کو بھرونگا متبوعون اور تابعون سے کہ سب وہان ہونگے نہین چھوڑونگا مین اونمین سے کسیکو ✤ مدل ✤ تنبیہ ✤ یہ قصہ اللہ جل شانہ نے اسلیے بیان فرمایا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ اللہ کی نافرمانی ایسی بری چیز ہی کہ شیطان باوجودیکہ معلم تھا فرشتون کا اور ایسی عبادت کی تھی کہ کوئی جگہہ زمین پر باقی نچھوڑی تھی کہ جہان سجدہ نکیا ہو پھر ذرہ سی نافرمانی مین کیسا مردود ہوا اور باعث اس نافرمانی کا تکبر ہوا یہ تکبر بری ہی بلا ہی کہ

مضر اصل ایمان مین ہی اگر غالب ہوا اور محروم کرنے والا ہی معرفت حق سے اور علم آیتون اوسکی سے اور موجب غصہ و بغض خدا کا
اور ذلیل و خوار کرنے والا بندے کا اور منجر طرف عذاب جہنم کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ
یعنی نہ مانا شیطان نے حکم خدا کا اور تکبر کیا اور ہوا کافرون سے اور فرمایا سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ
بِغَیْرِ الْحَقِّ یعنی قریب ہی کہ پھیر دونگا مین اپنی آیتون سے اون لوگون کو کہ تکبر کرتے ہین زمین مین بغیر حق کے اور فرمایا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ
الْمُسْتَکْبِرِیْنَ یعنی بلا شبہ اللہ نہین دوست رکھتا ہی تکبر کرنے والون کو اور فرمایا اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ
یعنی کیا نہین ہی جہنم مین ٹھکانا تکبر کرنے والونکا اور مانند انکے بہت آیتین ہین تکبر کی برائی مین اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہوا اوسکے دل مین برابر ذرے کے تکبر پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک آدمی
دوست رکھتا ہی یہ کہ ہون کپڑے اوسکے اچھے اور جوتی اوسکی اچھی فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تحقیق اللہ زینت والا ہی دوست رکھتا ہی
زینت کو تکبر باطل کرنا حق کا ہی یعنی توحید و عبادت کا اور سرکشی ساتھ حق کے اور قبول نکرنا اوسکو اور حقیر جاننا لوگونکا اور فرمایا
آنحضرت صلعم نے تین شخص ہین کہ نہین کلام کرنے کا اونسے اللہ قیامت کو اور نہ پاک کریگا اونکو اور ایک روایت مین ہی اور نہ دیکھیگا اللہ
طرف اونکے اور واسطے اونکے ہی عذاب دردناک بڈھا زناکار اور بادشاہ جھوٹا اور فقیر متکبر اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کبریا یعنی
بزرگی ذاتی چادر میری ہی اور عظمت یعنی بزرگی صفاتی ازار میری ہی پس جسنے چھینی مجھسے ایک انمین سے داخل کرونگا اوسکو آگ مین اور فرمایا
آنحضرت صلعم نے ہمیشہ آدمی دور کھینچتا ہی نفس اپنے کو یہان تک کہ لکھا جاتا ہی متکبرون مین پس پہونچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو یعنی آفات
وبلیات دنیا اور آخرت مین اور فرمایا آنحضرت صلعم نے اوٹھائے جاوینگے متکبر مانند سرخ چیونٹیون کے دن قیامت کے آدمیون کی صورتون مین
ڈھانکے گی اونکو خواری ہر جگہہ سے ہانکے جاوینگے طرف قیدخانے کے کہ دوزخ مین ہی نام ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر آگ آگون کی
پلائے جاوینگے عصارۂ دوزخیون کے سے کہ [illegible] دوزخیون کے پیپ لہو کا ہی کہا حضرت عمر نے اوس حال مین کہ وہ منبر پر تھے اے لوگون
تواضع کرو اسلیے کہ تحقیق مینے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی تواضع کرے لوگون سے اللہ کے لیے بلند کرتا ہی
اللہ مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دل مین حقیر ہی اور لوگون کی آنکھون مین بڑا ہی اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہی قدر اوسکی اللہ پس وہ لوگون کی
آنکھون مین حقیر ہی اور اپنے دل مین بڑا ہی یہان تک کہ البتہ وہ خوار ہوتا ہی لوگون کے نزدیک کتے سے زیادہ یا فرمایا سور سے زیادہ
اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تین چیزین نجات دینے والی ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین آخرت مین پس اوپر نجات دینے والی چیزین
تقوی اللہ کا ہی باطن و ظاہر مین یعنی سامنے لوگون کے اور غائبانہ یا باطن و ظاہر ہر شخص کا مراد ہی اور سچ بات خوشی و ناخوشی مین اور میانہ روی
تونگری اور محتاجگی مین اور اوپر ہلاک کرنے والی چیزین پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہی اور بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا
ساتھ نفس اپنے کے یعنی اپنے کو اچھا جاننے اور صفتین اپنی خوش رکھے پس اس سے تکبر پیدا ہوتا ہی اور یہ خصلت بہت بری ہی تینون خصلتون مین
انتہی اور تکبر یہ ہی کہ اپنے تئین سب سے بالا اور زیادہ اور بہتر جانے اور اوس سے خوشی مین ہو اور اورون کو اپنے سے کم جانے اور نظر حقارت سے
دیکھے اور تقدیم اپنی تمام کامون مین سبون پر ڈھونڈھے اور اوس سے نصیحت کسیکی اور بات نیک کسیکی اوسکے دل مین نہ سماوے اور اگر
جو کچھ کہے سختی سے کہے اور تھوڑی سی بات مین غضبناک ہو جاوے اور تکبر اس حد کو پہنچا دیتا ہی کہ متکبر لوگون کو لائق اپنی خدمت کے بھی
نہین جانتا ہی جیسے کہ اکثر اہل دنیا ہر کسی سے بات نہین کرتے ہین اور خدمت نہین لیتے ہین اور یہ بدترین صفات اور حجاب اعظم درمیان
خدا اور بندے کے ہی اور بندے کو سب نیکیون سے اور اچھے اخلاق سے باز رکھتا ہی اور ساتھ بدی کے متخلق کرتا ہی اور تکبر کے کتنے ہی درجے
ہین ایک تو تکبر خدا پر ہی کہ جیسے فرعون و نمرود نے کیا کہ بندگی سے عار رکھ کر دعوی خدائی کا کیا اور دوسرے تکبر رسول پر ہی کہ جیسے کفار قریش نے

متابعت اور تصدیق اونکی سے تکبر کر کر منکر رہے اور تیسرے تکبر بندون پر ہی اور یہ اگرچہ درجے مین اول دونون سے کم ہی لیکن وبال اسکا بھی بڑا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین نہین جانے کا وہ کہ جسکے دل مین برابر ایک دانے کے تکبر ہوگا اور اسباب تکبر کے متعدد ہین ایک تو علم ہی کہ عالم بے عمل خود بین ہوکر سبھون کو مانند چارپایون کے جانتا ہی اور سبسے اپنی تعظیم و خدمت کی امید رکھتا ہی اور اپنے افعال و اقوال سے سب پر احسان رکھتا ہی اور یہ اس سببسے ہوتا ہی کہ علم دینی نہین سیکھتا ہی یا حقیقت کار اوسپر کھلے اور موجب تواضع کا ہو اور یا واسطے حاصل کرنے دنیا اور مال و جاہ کے سیکھا ہی کہ اوس سببسے وہ علم بھی اوسکے حق مین زہر قاتل ہوا اور اوسکو ہلاکت دینی مین ڈالا ہی ایسے عالم اور صحبت اوسکی سے حذر کر کر ساتھ علمائے عاملین کے صحبت رکھنی چاہیے اور عالم کو تامل کرنا اس مقدمے مین اسقدر کافی ہی کہ جانے اس بات کو کہ عالم کو اوسکی تقصیر پر جاہل سے زیادہ عذاب ہوگا کہ حدیث مین آیا ہی اَلْجَاهِلُ يُعَذَّبُ مَرَّةً وَّالْعَالِمُ سَبْعَ مَرَّاتٍ یعنی جاہل عذاب کیا جاویگا ایک بار اور عالم سات بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کون عالم تھا پھر کیسے آپ متواضع تھے اور دوسرا سبب کبر کا زہد و عبادت ہی کہ زاہد اور پارسا اور عابد کبر سے کم خالی ہوتے ہین اور ریا اوسکی جہل دیندار ہی ہی کہ اپنے پندار سے اپنے تئین نجات پایا ہوا اور بہترین خلق جانتا ہی اور اورونکو ہلاکت مین اور اگر اوسکے رنج دینے والے کو کچھ آفت پہونچتی ہی تو کہتا ہی کہ میرے سببسے اوسپر یہ آفت آئی اور احمق یہ نہین جانتا ہی کہ کفار کو بسبب ایذا رسول علیہ السلام کے آفت نہین پہونچتی تھی مین کون ہون کہ میری ایذا سے کسیکو آفت پہونچے اور عبادت کرنے والے کتنے ہی طرح کے ہین بعضے تو ایسے ہین کہ اگرچہ کبر سے پاک نہین ہین لیکن ساتھ مجاہدے اور تکلف کے تواضع کرتے ہین اور اورونکو ساتھ زبان اور معاملے کے بہتر جانتے ہین اور بعضے زبان سے کہتے ہین اور معاملے مین افعال کبر کے ظاہر کرتے ہین مانند تقدیم اپنی کے مجلس وغیرہ مین اور بعضے ساتھ زبان کے بھی اور افعال کے بھی کبر اپنا ظاہر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم ایسی عبادت اور ایسا کام کرتے ہین کون ہی کہ ہمارے برابر ہو اور علاج کبر کا یہ ہی کہ بیچ حدیثون وعید کے تامل کرے اور تواضع کو پیشہ پکڑے اور جانے کہ جو کچھ خلق پر آفت و رنج پہونچتا ہی بسبب شومی میری کے ہی اور جانے کہ تھوڑے سے تکبر سے اعمال میرے نابود ہو جائینگے اور اوسبب تکبر کا نسب ہی کہ صاحب نسب عالی اور اولیا زادے ایسے فخر مین رہتے ہین کہ سبکو مثل خادم کے بلکہ غلام اپنا جانتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ رسول علیہ السلام نے فاطمہ زہرا کو کہ نہایت پیاری اونکی تھین فرمایا کہ تکیہ اسپر نکر کہ مین بیٹی رسول علیہ السلام کی ہون عمل کر عمل کر اور خدا تعالی نے فرمایا فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ اور فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنی بلاشبہہ بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے بہت متقی تمہارا ہی مصرع بندگی باید ہمیشہ زادگی درکار نیست اور اور سبب کبر کا جمال ہی اور مال اور قوت اور تابعدار اور چاکر اور غلام اور مرید اور قرابت اور مانند اونکے جو چیزین کہ آدمی اونکو اپنے نزدیک نعمت پہچانتا ہی حتی کہ مطرب اور مخنث اور ڈومنی بھی اپنے کسب پر تکبر اور تفاخر کرتے ہین اور علاج تکبر کے دفع کرنے کا یہ ہی کہ تامل کرے اسمین کہ جگہہ متکبر کی دوزخ ہی اور سوچے کہ اصل آدمی کی قطرہ منی کا ہی اور دنیا مین محتاج بہت سی چیزون کا ہی اگر ایک روٹی ہی اوسکو نہ پہونچے تو ہلاک ہو جائے اور اگر ایک کانٹا چبھے تو باوجود اس ڈیل ڈول کے عاجز ہو جاوے اور رنج مین پڑے اور باوجود اسکے موت و فنا سر پر کھڑی ہی ایسے کو تکبر کیا لائق ہی اور یہ بھی ہی کہ جو کچھ تکبر حکم کرے خلاف اوسکے عمل مین لاوے اور مال اور حشم اور جاہ اور جمال اور تمام اسباب کبر دنیاوی کو فانی جانے اور فانی پر تکبر کرنا نہایت حمق ہی اور عمدہ علاج تکبر کا یہ ہی کہ تواضع اختیار کرے کہ وہ صفات انبیا اور اولیا کے سے ہی رسول علیہ السلام نے فرمایا کرم تقوی مین ہی اور شرف تواضع مین اور تونگری یقین مین اور تواضع یہ ہی کہ حق کو قبول کرے اگرچہ لڑکے اور جاہل سے ہو اور اپنے تئین سب سے کمتر جانے مگر یہ کہ

[illegible]

تین علامتین ہین جھگڑا کرے اوس شخص سے کہ بالا ہی اوس سے رتبے مین اور ارادہ لینے کا کرے اوس چیز کا کہ نہین پہونچ سکتا ہی وہان تک اور کہے وہ چیز کہ نہین جانتا ہی ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہا جسکو سکھاوے اللہ علم پس تعلیم کرے اوسکو اور ونکو اور نہ کہے وہ چیز کہ نہین اوسکو اوسکا علم اگر کہیگا تو ہوگا تکلف کرنے والون مین سے اور نکل جاویگا دین سے یعنی کمال دین سے مگر نصیحت اسکی طرف سے عالمون کے لیے یعنی عالم کے لوگون کے لیے یعنی جن و انس کے لیے نہ ملائکہ کے لیے وحی بھیجی گئی ہی طرف میرے پس مین پہونچاتا ہون اوسکو اور البتہ جان لوگے تم اے کفار مکہ خبر صدق قرآن کی یعنی جو کچھ کہ اوسمین بیان ہی وعدہ اور وعید اور ذکر بعث و نشور کا بعد ایک زمانے کے یعنی بعد موت کے یا روز بدر کے یا روز قیامت کے ختم کیا سورت کو ساتھ ذکر کے کہ فرمایا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ جیسے کہ شروع کیا اوسکو ساتھ ذکر کے کہ فرمایا صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ٭ **مدارک درمنثور تنبیہ** ٭ غور کرنا چاہیے کہ صحابہ ضیافت مین کہ سنت ہی تکلف کرنے سے پرہیز کرتے تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور اب لوگ عرسون بے اصل مین اور شادیون مین کیسے کیسے تکلف کرتے ہین صرح صاحب تقریب مقروض ہوتا ہی اور جہان سے بنتا ہی شیرینی وغیرہ کا سرانجام کرتا ہی اور لوگون کو رقعے بھیج بھیج کر بلواتا ہی یہ تکلف نہین ہی تو کیا ہی شرع مین اگر قیمت مثل سے زیادہ پانی ہاتھ لگتا ہو تو حکم تیمم کر لینے کا ہی زاد و راحلہ نہو تو حج فرض نہین ہوتا ہی یہ کونسی ضرورت ہی کہ اسکے لیے یہ کچھ تکلفات ہوتے ہین اگر انصاف کر کر سوچین تو صورت ریا کی پائی جاتی ہی یہ دل مین بھی بات ہوتی ہی کہ اگر عرس و شادی نہین کچھ نکرینگے تو شیخی کرکری ہوگی جب یہ مدنظر ہوا تو ثواب کہان کہ آنحضرت نے فرمایا ہی ریا کے عمل مین ثواب نہین ملتا بلکہ فرمایا ہی اِنَّ يَسِيْرًا مِّنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ یعنی تھوڑا سا ریا بھی شرک ہی اور ان روایتون مذکورہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل علم کو چاہیے کہ جو کچھ کوئی پوچھے اگر یہ جانتا ہو تو بتا دے ورنہ کہے مجھے معلوم نہین اب بعضے اہل علم کو جو کچھ معلوم نہین ہوتا ہی تو اوٹ پٹانگ بتا دیتے ہین اونکو بھی یہی مقصود ہوتا ہی کہ اگر نہ بتاوینگے تو لوگون کے نزدیک بات ہیٹی ہوگی یہ بھی متکلفین و ریا کارون مین داخل ہین عیاذا باللہ منہ

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ مَکِّیَّۃٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ اٰیَۃً وَثَمٰنِیَۃُ رُکُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ زمر ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ زمر کے معنی ہین جماعتون کے اور آخر مین کو ہی دوزخیون اور جنتیون کی جماعتون کا ان آیتون مین وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا الخ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا الخ اور یہ سورت مکی ہی سوا آیت قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا سے تَشْعُرُوْنَ تک کہ یہ مدنی ہی اور نزول بعد سورۂ سبا کے ہی اور یہ بعد سورۂ ص کے اسلیے لکھی گئی کہ اوسکے آخر مین ہی اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور اسکے اول مین ہی تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ پس گویا کہ کہا گیا هٰذَا الذِّكْرُ تَنْزِيْلٌ اور یہ نہایت اتصال و مناسبت ہی آپسمین اس جہت سے کہ اگر ساقط کیجاوے بسم اللہ تو دونون کلام ملکر مانند ایک آیت کے ہوجائین پھر اللہ تعالی نے ذکر کیا ص کے آخر مین حضرت آدم کا اور اوسکی ابتدا مین ذکر کیا اونکی سوہی کے پیدا ہونے کا اونسے اور تمام لوگون کے پیدا ہونے کا اونسے اور ذکر کیا لوگون کا پیدا ہونا اونکی ماؤن کی پیٹون مین پیدایش بعد پیدایش کے پھر ذکر کیا کہ وہ مرینگے پھر ذکر کیا وفات نوم اور موت کا بیچ قول اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا کے پھر ذکر کیا قیامت کا اور حساب کا اور جزا کا اور دوزخ کا اور جنت کا اور حکم کرنے کا درمیان اونکے ساتھ حق کے اور کہا گیا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور اسی پر سورت تمام ہوئی پس ذکر کیا احوال خلق کا ابتدا سے آخر معاد تک متصل پیدایش آدم سے کہ مذکور ہی پہلی سورت مین اور آیتین اسمین پچھتر ہین اور کلمات ایک ہزار ایک سو ستر اور حروف چار ہزار اٹھتر اور رکوع آٹھ

تناسق الدرر ٭ مدارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ○

اوتارا ہی کتاب کا اللہ سے جو زبردست ہی حکمتون والا ہی ⁂ موضح

بھیجنا اس کتاب کا جانب خدائے غالب باحکمت کے سے ہی ⁂ فتح

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ○

ہمنے اوتاری ہی تیری طرف کتاب ٹھیک سو بندگی کر اللہ کی نری کرکر اوسکے واسطے بندگی ⁂ موضح

تحقیق ہمنے بھیجی ہی طرف تیرے کتاب ساتھ حق کے پس عبادت کر خدا کو خالص کرکر واسطے اوسکے عبادت کو ⁂ فتح تفسیر

ہمنے بھیجی ہی الخ یہ تکرار نہین اسلیے کہ اول مانند عنوان کے ہی واسطے کتاب کے اور دوسری واسطے بیان اوس چیز کے ہی کہ کتاب مین ہی خالص کر

واسطے اوسکے عبادت کو شرک اور ریا سے ⁂ مدارک

اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ بَیْنَهُمْ فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ○

سنتا ہی اللہ کو ہی بندگی نری اور جنھون نے پکڑے ہین اوس سے ورے حمایتی کہ ہم انکو پوجتے ہین سو اسواسطے کہ ہمکو پہنچا وین اللہ کی طرف پاس کے درجے بیشک اللہ چکاویگا اون مین جس چیز مین جھگڑ رہے ہین البتہ اللہ راہ نہین دیتا اوسکو جو ہو جھوٹا حق نہ ماننے والا ⁂ موضح

آگاہ ہو خدا کے لیے ہی یعنی مقبول نزدیک اوسکے ہی پرستش کرنی خالص یعنی بغیر شرک کے اور اونھون نے کہ دوست پکڑے سوائے خدا کے کہا اونھون نے عبادت نہین کرتے ہین ہم انکی مگر اسلیے کہ نزدیک کردین ہمکو طرف خدا کے بیچ مرتبے قرب کے تحقیق خدا حکم کریگا درمیان اونکے بیچ اوس چیز کے کہ وہ بیچ اوسکے اختلاف رکھتے ہین تحقیق خدا راہ نہین دکھاتا ہی اوس شخص کو کہ جھوٹا ناشکر ہی ⁂ فتح

تفسیر ⁂ خدا کے لیے ہی الخ یعنی وہ ایسا ہی کہ واجب ہی اختصاص اوسکا ساتھ اسکے کہ خالص کیجاوے اوسکے لیے طاعت ہر آمیزش کدورت سے کیونکہ وہ مطلع ہی غیوب و اسرار پر حاصل یہ کہ نہین مستحق ہی عبادت خالص کا مگر اللہ یزید رقاشی سے روایت ہی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم دیتے ہین مال اپنے واسطے طلب ذکر کے کہ لوگون مین مذکور ہو کہ فلانے نے مال دیا پس آیا ہمکو اسمین کچھ ثواب ہوتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا کہا اوسنے یا رسول اللہ ہم دیوین واسطے طلب اجر اور ذکر کے پس کیا ہمکو ثواب ہوگا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نہین قبول کرتا ہی مگر وہ عمل کہ خالص اوسی کے لیے ہو پھر پڑھی آنحضرت صلعم نے یہ آیت اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ابن جریر اور قتادہ سے منقول ہی کہ دین خالص گواہی دینی ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کی ہی اور حسن بصری سے ہی کہ دین خالص اسلام ہی اور اون لوگون نے کہ دوست پکڑے سوائے خدا کے یعنی پوجتے ہین وہ بتون کو کہتے ہین نہین پوجتے ہم مگر الخ اور تحقیق اللہ حکم کریگا درمیان انکے یعنی درمیان مسلمانون اور مشرکون کے بیچ اوس چیز کے کہ اختلاف کرتے ہین کہتے ہین کہ جب مسلمان مشرکون کو کہتے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو کہتے مشرک کہ اللہ نے پیدا کیے ہین پھر جب کہتے مشرکون کو مسلمان کہ کیا ہوا ہی تمکو کہ پوجتے ہو بتون کو تو کہتے مشرک کہ نہین پوجتے ہین ہم بتون کو مگر اسلیے کہ نزدیک کردین وہ ہمکو طرف اللہ کے مرتبہ قرب مین اور معنی یہ ہین کہ اللہ حکم کریگا روز قیامت کے درمیان جھگڑنے والون فریقین کے پس داخل کریگا مومنون کو جنت مین اور کافرون کو دوزخ مین اور خدا راہ نہین دکھاتا ہی الخ یعنی راہ نہین دکھاتا ہی اوس شخص کو کہ وہ اوسکے علم مین ایسا ہی کہ اختیار کریگا کفر کو یعنی نہین توفیق دیتا ہی اوسکو ہدایت کی اور نہین ہدایت کرتا ہی اوسکی وقت اختیار کرنے اوسکے کے کفر کو اور جھوٹ بولنا اونکا یہ تھا کہ جنکو اونھونے دوست ٹھیرایا تھا

تنزیل الکتاب مبتدا خبرہ من اللہ العزیز الحکیم فی ملکہ الحکیم فی صنعہ ۱۲ جلال

قولہ بالحق متعلق بانزلنا ۱۲ جلال

قولہ والذین الخ وہو مبتدا محذوف الخبر تقدیرہ والذین عبدوا الاصنام یقولون ما نعبدہم الخ ۱۲ جلال

قولہ زلفی مصدر ای قربا ۱۲ جلال

وقف لازم

بسبب رغبت کرنے لبعض اونکے کے طرف بعض کے اور بسبب ڈرنے بعض اونکے کے بعض سے اور فرمایا آنحضرتؐ نے جو کوئی نماز پڑھے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی روزہ رکھے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی تصدق کرے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا فرمایا آنحضرتؐ نے ڈرتا ہون مین اپنی امت پر شرک سے اور خواہش پوشیدہ سے کہا شداد نے کہا مینے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی پیچھے آپکے فرمایا ہان آگاہ ہو تحقیق وہ نہین پوجینگے آفتاب کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن دکھاوینگے اعمال اپنے اور شہوت پوشیدہ یہ کہ صبح کریگا ایک اونمین کا روزے سے پس پیش آویگی اوسکے لیے خواہش خواہشون اوسکے سے پس چھوڑ دیگا روزہ اپنا کہا ابو سعید نے کہ برامد ہوے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ ہم ذکر کر رہے تھے آپسمین کانے دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ وہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میرے کانے دجال سے پس عرض کیا ہمنے ہان یا رسول اللہ خبر دیجیے فرمایا وہ شرک خفی ہی یہ کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پس زیادہ کرے نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر ایک شخص کے یعنی کسیکو دیکھا دیکھتے ہوئے اپنی طرف اوسکے دکھانے کو لنبے لنبے سجدے وغیرہ کرنے لگا فرمایا آنحضرتؐ نے اگر بلا شبہہ ایک آدمی کرے ایک عمل غار مین کہ نہ دروازہ ہو اوسکے لیے اور نہ سوراخ نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کے جو کچھہ کہ ہوگا ✽ فرمایا آنحضرتؐ نے جو شخص کہ ہووے اوسکے لیے چھپی خصلت اچھی یا بُری ظاہر کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی بسبب اوسکے ✽ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی تحقیق نہین ہون مین کہ تمام کلام دانا کے قبول کرون ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد و خواہش اوسکی پس اگر ہو قصد و خواہش اوسکی بیچ طاعت مین کرتا ہون مین خاموشی اوسکی حمد اپنے لیے اور وقار اور اگرچہ نہ کلام کرے تمام ہوئے مضمون حدیثون کے اور کسی بزرگ رحمہ اللہ سے منقول ہی کہ زہد موقوف پانچ چیزون پر ہی اعتماد کرنا اللہ تعالی پر اور بیزار ہونا خلق سے اور اخلاص عمل مین اور اوٹھانا ظلم کا اور قناعت کرنی ساتھ اوس چیز کے کہ ہاتھہ مین ہو اتنی ہی بس آدمی کو چاہیے کہ ان آیات و احادیث کے مضمونون مین غور کر کر خالص اوسکی رضامندی کے لیے عبادت کرے ہرگز کسیکے دکھانے سُنانے سے غرض نرکھے اور آیت مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى سے رد تعزیہ پرستون اور چھڑی پرستون اور گور پرستون وغیرہم کا بھی ہوا کہ ان بھلے آدمیون کو بھی جب کوئی سجدہ کرنے اور منت لغیر اللہ کے ماننے سے منع کرتا ہی تو یہی کہنے لگتے ہین کہ صاحب ہم انکو اللہ کے پیارے بندے جانکر ایسے کام کرتے ہین تو اللہ کے ہان ہماری عرض داشت کرین پس اونکو سوچنا چاہیے اس آیت کے مضمون مین کہ یہی تو کفار قریش بھی کہتے تھے جو تم کہتے ہو اور اللہ نے اونکی مذمت کی اور بعینہ یہ کہنا تفسیر درمنثور مین قتادہ سے منقول ہی مَا نَعْبُدُهُمْ آخر کی تفسیر مین ای مَا نَعْبُدُ هٰذِهِ الْاٰلِهَةَ اِلَّا لِيَشْفَعُوْا لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یعنی ہم نہین پوجتے ہین ان بتون کو مگر اسلیے کہ وہ سفارش کرین ہماری اللہ سے غرضکہ پوجنا سوا اللہ کے ہر کسیکے لیے منع ہی خواہ پیغمبر ہون یا فرشتے یا پیر اونکو بزرگ اور پیشوا اور اللہ کے پیارے بندے جانو اور اونکی محبت ظاہر و باطن مین رکھو اور ظہور محبت اونکی تابعداری ہی مین ہوتا ہی جیسے کہ صریح اس آیت کریمہ سے سمجھا جاتا ہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ نہ یہ کہ نام محبت کا جھوٹھہ موٹ لیکر سوئے بہانے لگے اور طوق اطاعت کا گلے سے نکالکر الگ ہوگئے یہ دعوی محبت کا محض جھوٹا ہی تمام انبیا اور اولیاء اللہ اور علمائے ربانیین ہی کہ رہے ہین چھپا ہے اونکی کتابون مین دیکھہ لے اور یہ کسی نے ہرگز نہین لکھا ہی کہ پیر پیغمبرون کو خدا کے مرتبے مین پونہچاوے اور یہ نام محبت اسی کو جانتے ہین کہ جو معاملہ خدا سے رکھتے ہین وہی بزرگون سے رکھے تو تو محب ہی والا بے ادب اور یہ محض غلط ہی بھائیون خدائے تعالی کو خدا سمجھو اور پیغمبرون کو پیغمبر اور بزرگون کو بزرگ ایک کو دوسرے کے ساتھہ ہرگز شریک نکرو کہ یہ خلاف ہی عقیدہ اہل سنت کے آگے تم جانو تمہارا کام ✽ شعر ✽ ہمارا کام کہدینا تھا یارو ✽ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو ✽ مشکوۃ

✽ منبہات وغیرہما ✽

ف ۱ مانگنا شرک ہے اور رجاع ... نفسانی کو طاعت ...

ف ۲ میں حاجت اظہار کی کیا ہے کو ظاہر کرنا ریاکاری ہو ...

ف ۳ صلاح و تقوی اور اسکا ... نہیں ... ظاہر کرنا ...

ف ۴ ... اسلیے کو اوسکے ... [illegible]

ف ۵ [illegible]

لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ سُبْحَانَهُ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○

اگر اللہ چاہتا کہ اولاد کرلے تو چن لیتا اپنی خلق میں جو چاہتا وہ پاک ہے وہی ہے اللہ اکیلا دباؤ والا ۴

اگر چاہتا خدا کہ فرزند پکڑے تو البتہ چن لیتا اوس میں سے کہ پیدا کیا ہے اوس نے جس چیز کو کہ چاہتا پاکی ہے اوسکو وہی ہے خدائے یگانہ باقوت ❊ فتح ❊ تفسیر یعنی اگر جائز ہوتا اللہ کو لینا فرزند کا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو اور کہتے ہو اتخذ الرحمٰن ولدا تو اختیار کرتا اللہ اپنی مخلوق میں سے جسکو چاہتا اور اوسکو فرزند ٹھہراتا نہ اونکو کہ تم کہتے ہو کہ ملائکہ بیٹیاں اسکی ہیں اور عزیر و مسیح بیٹے اوسکے پاکی ہے اوسکو پاکی بیان کی اپنی ذات کی اس سے کہ ہو اوسکے لیے کوئی جو کچھ کہ منسوب کرتے ہیں طرف اوسکے قسم شرکا اور اولاد سے اور رہنمائی کی اسپر ساتھ قول اپنے کے هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ یعنی وہ ایک ہے بری ہے شریکوں اور اولاد سے قہار ہے یعنی بڑا ہی غالب ہے ہر چیز پر اور چیزوں میں سے معبود بھی اونکے ہیں پس کہاں سے ہونگے وہ اولیا شریک پھر رہنمائی کی ساتھ بیان کرنے پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کے اور لپیٹنے رات دن کے ایک کو دوسرے پر اور مسخر کرنے سورج و چاند کے اور جاری ہونے اونکے کے ایک وقت معین تک اور پیدا کرنے خلائق کثیر کے نفس واحد سے اور پیدا کرنے چارپایوں کے اوپر اسکے کہ وہ واحد لاشریک ہے قہار ہے کوئی اوسپر غالب نہیں ساتھ قول اپنے کے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ الخ ❊ مل ❊

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ

بنائے آسمان اور زمین ٹھیک لپیٹتا ہے رات کو دن پر اور لپیٹتا ہے دن کو رات پر اور کام لگائے [illegible]

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ○

سورج اور چاند ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہری مدت پر سنتا ہے وہی ہے زبردست گناہ بخشنے والا ۵

پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ساتھ تدبیر درست کے لپیٹتا ہے رات کو دن پر اور لپیٹتا ہے دن کو رات پر اور تابع کیا آفتاب اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے ایک وقت مقرر میں آگاہ ہو وہ وہی غالب بخشنے والا ہے ❊ فتح ❊ تفسیر لپیٹتا ہے الخ معنی یہ ہیں کہ ہر ایک اون دونوں میں سے غائب کر دیتا ہے دوسرے کو جب آجاتا ہے ایک دوسرے پر یعنی جب دن نکلتا ہے رات کو غائب کر دیتا ہے اور جب رات آتی ہے دن کو غائب کر دیتی ہے جیسے کہ اور جگہ فرمایا يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ اور بعضوں نے لکھا کہ داخل کرتا ہے رات کو دن پر پس بڑھ جاتا ہے دن اور داخل کرتا ہے دن کو رات پر پس بڑھ جاتی ہے رات جیسے کہ اور جگہ فرمایا يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ پس جو کچھ کہ ناقص ہوتا ہے رات سے داخل ہوتا ہے دن میں اور جو کچھ کہ ناقص ہوتا ہے دن سے داخل ہوتا ہے رات میں اور منتہی نقصان کا نو ساعتیں ہیں اور منتہی زیادتی کا پندرہ ساعتیں ہیں اور وقت مقرر سے مراد دن قیامت کا ہے غالب قادر ہے اوپر عذاب کرنے اوس شخص کے کہ نہ عبرت پکڑے ساتھ مسخر کرنے سورج و چاند کے پھر نہ ایمان لاوے اونکے مسخر کرنے والے پر بخشنے والا ہے واسطے اوس شخص کے کہ سوچے اور عبرت پکڑے پس ایمان لاوے چاند سورج کے مدبر پر ❊ مل ❊ معا ❊

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ

بنایا تمکو ایک جی سے پھر بنایا اوس سے اوسکا جوڑا اور اوتارے تمہارے واسطے چوپایوں سے آٹھ نر مادہ بناتا ہے تمکو

فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ○

ماں کے پیٹ میں طرح پر طرح تین اندھیروں کے بیچ وہ اللہ ہے رب تمہارا اوسیکا راج ہے کسیکی بندگی نہیں سوائے اوسکے پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو

پیدا کیا تمکو ایک شخص سے پھر پیدا کیا اوس شخص سے اوسکی بیوی کو اور اوتارین تمہارے لیے چارپایوں سے آٹھ قسمیں یعنی نر و مادہ اونٹ اور گائین

اور دُنبے اور بکری سے واللہ اعلم پیدا کرتا ہی تمکو بیچ پیٹون ماؤن تمھاری کے ایک پیدایش پیچھے دوسری پیدایش کے بیچ اندھیرون
تین کے یعنی مشیمہ اور رحم اور پیٹ واللہ اعلم یہی خدا پروردگار تمھارا اوسی کے لیے ہی بادشاہی نہین ہی کوئی معبود مگر وہ پس
کہان سے پھیرے جاتے ہو ✦ فتح ✦ تفسیر ✦ ایک شخص سے یعنی آدم سے اور اوسکی بیوی کو یعنی حوا کو کہا گیا ہی کہ نکالا اللہ تعالی
نے حضرت آدم کی ذریت کو اونکی پیٹھ سے مانند چیونٹیون کے پھر پیدا کیا بعد اوسکے حوا کو اونکی پسلی سے اور اوتارین یعنی اوتارنے کے
یہان پیدا کرنے کے ہین مانند قول اللہ تعالی کے وَاَنزَلنَا عَلَیکُم لِبَاسًا یُّوَارِی سَوءٰتِکُم یعنی پیدا کیا تمھارے لیے
لباس کو ڈھانکے ستر تمھارے یا پیدا کیا اونکو جنت مین ساتھ آدم علیہ السلام کے پھر اوتارا اونکو یا انزل اسلیے فرمایا کہ چارپائے نہین جیتے ہین مگر بسبب
روییدگی کے اور روییدگی نہین ہوتی ہی مگر بسبب پانی کے اور پانی اوتارتا ہی اللہ تعالی پس گویا کہ اوتارا اون چارپایون کو اور بعضون نے
کہا کہ معنی اَنزَلَ لَکُم مِّنَ الاَنعَامِ کے یہ ہین جَعَلَہَا لَکُم رِزقًا یعنی کیا اونکو تمھارے لیے مہمانی و رزق ایک
پیدایش پیچھے دوسری پیدایش کے یعنی پہلے نطفہ تھا پھر ٹکڑا خون کا ہوا پھر لوتھڑا پھر ہڈیان اور گوشت بن کر بدن بنتا ہی اور روح پھونکی
جاتی ہی جیسے کہ اور جگہ فرمایا اللہ تعالی نے وَقَد خَلَقَکُم اَطوَارًا یہی خدا یعنی جسکے یہ مصنوعات ہین وہی خدا پروردگار تمھارا پس
کہان سے پھیرے جاتے ہو یعنی کیونکر پھیرے جاتے ہو راہ حق سے بعد سننے اس بیان کے اور دیکھنے دلیلون واضحہ کے پھر آگے بیان فرمایا کہ [illegible]
تمسے ساتھ قول اپنے کے اِن تَکفُرُوا الخ ✦ مل معا ✦

اِن تَکفُرُوا فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنکُم وَلَا یَرضٰی لِعِبَادِہِ الکُفرَ وَاِن تَشکُرُوا یَرضَہُ لَکُم وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ
اگر تم منکر ہوگے تو اللہ پروا نہین رکھتا تمھاری اور پسند نہین کرتا اپنے بندون کی منکری اور اگر حق مانوگے تو وہ پسند کریگا تمھارا اور نہ اوٹھاویگا کوئی
وِّزرَ اُخرٰی ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُم مَّرجِعُکُم فَیُنَبِّئُکُم بِمَا کُنتُم تَعمَلُونَ اِنَّہٗ عَلِیمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ
بوجھ دوسرے کا پھر اپنے رب کی طرف تمکو پھر جانا ہی تو وہ جتا دیگا تمکو جو کرتے تھے مقرر اوسکو خبر ہی جیون کے بات کی

اگر ناشکری کرو تم پس تحقیق خدا بے پرواہی تمسے اور نہین پسند کرتا اپنے بندون کے حق مین ناشکری کو اور اگر شکر کرو تم پسند کریگا اوسکو واسطے
تمھارے اور نہ اوٹھاویگا کوئی بوجھ اوٹھانے والا بوجھ دوسرے کا پھر طرف رب تمھارے کے ہی پھر جانا تمھارا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوس
چیز کے کہ کرتے تھے تم تحقیق وہ جاننے والا ہی سینے والی باتون کو ✦ فتح ✦ تفسیر ✦ خدا بے پرواہی تمسے یعنی تمھارے ایمان
اور تم محتاج ہو اوسکی طرف بسبب ضرر پانے تمھارے کے ساتھ کفر کے اور نفع پانے کے ساتھ ایمان کے اور ناشکری کو یعنی کفر کو نہین
پسند کرتا اسلیے کہ کفر نہین ہی ساتھ رضا خدا کے اگرچہ ہی بارادہ اوسکے کے اور اگر شکر کرو تم یعنی ایمان لاؤ اور اطاعت کرو اوسکی
پسند کریگا اوسکو تمھارے لیے اسلیے کہ وہ سبب مطلب پانی تمھاری کا ہی پس اوسکے عوض مین تمکو جنت دیگا اور نہ اوٹھاویگا الخ یعنی
نہین ماخوذ ہوگا کوئی بسبب گناہ دوسرے کے یعنی جو گناہ کریگا وہی پکڑا جاویگا یہ نہین ہونے کا کہ کسیکا بوجھ کوئی اور اوٹھاے اور وہ
اوسکے بدلے مین عذاب کیا جاوے اپنی اپنی کرنی اپنی اپنی بھرنی اور وہ جو حدیث شریف مین مذکور ہی مَن سَنَّ سُنَّۃً سَیِّئَۃً فَلَہٗ
وِزرُہَا وَوِزرُ مَن عَمِلَ بِہَا اوسکے یہ معنی ہین کہ سکے گناہ سبب بانی اوسکے کے گمراہی کی طرف اوس پر ڈالے جاوینگے اور یہ بلا یا برا
گناہ ہی اسواسطے اسکی سزا بھی بڑی ہی اور پھر طرف رب تمھارے کے یعنی جزا رب تمھارے کی رجوع تمھاری ہی پس خبر دیگا تمکو تمھارے
اعمال کی اور بدلا دیگا تمکو اوس پر ✦ مسئلہ ✦ کہا ابن عباس اور سدی نے کہ معنی وَلَا یَرضٰی لِعِبَادِہِ الکُفرَ کے یہ ہین کہ نہین پسند کرتا
اللہ اپنے مومن بندون کے لیے کفر کو اور وہ وہ لوگ ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ عِبَادِی لَیسَ لَکَ عَلَیہِم سُلطٰنٌ
یعنی میرے جو بندے ہین اون پر تجکو تسلط و تصرف نہین ہی پس لفظ عبادی عام ہی لفظ مین اور خاص ہی معنون مین مانند قول اللہ تعالی کے

عَمِیْنًا لَیْسَ بِہَا عِبَادُ اللّٰہِ کہ مراد عباد اللہ سے بعضے بندے ہین اور بعضون نے عام بندے مراد لیے ہین یعنی نہین پسند کرتا
کسیکے لیے اپنے بندون مین سے کفر کو کفر کرین وہ ساتھ اوسکے یہ معنی روایت کیے گئے ہین قتادہ سے اور یہی قول سلف کا ہی کہا اونھون نے
کفر کافر کا ناپسند ہی اللہ کو راضی نہین وہ اوس سے اگرچہ اوسکے ارادے سے ہی * معا *

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا
اور جب لگے انسان کو سختی پکارے اپنے رب کو رجوع ہوکر اوسکی طرف پھر جب بخشے اوسکو نعمت اپنی طرف سے بھول جاوے جو پکارتا تھا
اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِیْلًا اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ○
اوس کام کو پہلے سے اور ٹھہراوے اللہ کے اور برابر کہ اوروں کو بہکاوے اوسکی راہ سے تو کہہ برت لے ساتھ اپنی منکری کے تھوڑے دنون تو ہی آگ والون مین ہو

اور جب پہونچتا ہی آدمی کو کچھ رنج دعا کرتا ہی جناب پروردگار اپنے سے رجوع کرکر طرف اوسکے پھر جب دیتا ہی اوسکو کوئی نعمت اپنے
پاس سے بھول جاتا ہی جو کچھ کہ دعا کرتا تھا بسبب اوسکے پہلے اس سے اور مقرر کرتا ہی واسطے اللہ کے شریکون کو تاکہ گمراہ کرے خدا کی راہ سے
کہہ فائدہ اوٹھا ساتھ کفر اپنے کے تھوڑے روز تحقیق تو دوزخیون سے ہی * فتح * تفسین * آدمی سے مراد ابو جہل ہی
یا تمام کافر اور ضر سے مراد بلا و سختی ہی رجوع کرکر طرف اللہ کے ساتھ دعا کے نہین دعا کرتا غیر اوسکے سے اور نَسِیَ مَا كَانَ الخ کے معنی
یہ ہین کہ بھول جاتا ہی اپنے اوس پروردگار کو کہ تضرع کرتا تھا طرف اوسکے یا یہ معنی ہین کہ بھول جاتا ہی اوس ضر کو کہ تھا پکارتا اللہ تعالی کو
طرف دور کرنے اوسکے کے یعنی اوسکے دور کرنے کے لیے اور تاکہ گمراہ کرے یعنی اللہ کے جو اوسنے شریک مقرر کیے ہین نتیجہ اوسکا یہ ہی
کہ گمراہ کرے اوروں کو اللہ کی راہ سے یعنی دین اسلام سے کہہ اے محمد اس کافر کو کہ فائدہ اوٹھا ارہ یہ امر تہدید و تنبیہ کے لیے ہی تھوڑے روز
یعنی دنیا مین یہ قبیل خذلان اور چھوڑ دینے کے سے ہی گویا کہ کہا گیا اوسکو کہ جب قبول کیا تو نے اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا تھا تو ساتھ اوسکے
کہ وہ ایمان و طاعت ہی تو لائق اسکے ہی کہ نہ حکم کیجیے تجکو ساتھ اوسکے بعد اسکے اور حکم کیا جاوے تو ساتھ ترک کرنے اوسکے کے ساتھ
اور مانند اسکے ہی معنون مین قول اللہ تعالی کا مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ یعنی یہ بہرہ مندی چند روزہ ہی پھر ٹھکانا
انکا دوزخ ہی * مل * کشاف * تنبیہ * مراد بھول جانے سے یہ ہی کہ اوسکے امر و نہی کا خیال نہین رکھتا جہان فراغت ہوئی
پھر کہان نماز کہان روزہ اور کہان ترک کفر و فسق و فجور سے بچنا اگر کوئی سمجھاتا بھی ہی تو کہتا ہی کہ ہمین چند سے بھی کچھ کیا جا سکتے بھی کہتا ہی کہ
ہمارا اللہ نے فراغت دی ہی ابھی چین کرین تو کب کرینگے کبھی کہتا ہی کہ بھائی دین سے دنیا سنبھالنی مشکل ہی کیا کرین کچھ نہین بنتی غرض کہ
مصیبت مین تو وہ تضرع و زاری اللہ سے ہوتی ہی اور جب رہائی اوس مصیبت سے ہوتی ہی اور فراغت حاصل ہوتی ہی تو خدا کو بالکل بھول جاتا ہی
گویا سانڈ بیل ہو جاتا سو کہ یہ لگا بس اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ سختی مین اللہ کو یاد کرنا اور فراغت مین بھول جانا اوسکو یہ نہایت بری
بات ہی اور کافرون کی صفت ہی بندے مومن کو چاہیے کہ ہرحال اپنے مولی کو بھولے نہین اور یہ کام چارپایون کا ہی کہ جب حاجت در پیش آئی
تو ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعا کرنے لگے اور جب حاجت روا ہو گئی اور چین میسر ہوا بالکل غافل ہو گئے اوسکی طرف سے اس صفت کی مذمت اللہ تعالی
نے اور جگہ بھی بیان فرمائی ہی اس آیت مین وَاِذَاۤ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ ○ یعنی اور جب ہم نعمت بھیجین انسان پر ٹلا جاوے اور موڑ لے اپنی کروٹ اور جب لگے اوسکو برائی تو دعائین کرے
چوڑی * شعر * ہر کہ غیر یاد رسی روز مصیبت خواہد * گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش *

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآىٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ
بھلا ایک جو بندگی مین لگا ہو گھڑیون رات کے سجدے کرتا اور کھڑا خطرہ رکھتا ہی آخرت کا اور امید رکھتا ہی اپنے رب کی مہر کی تو کہہ کوئی

یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

برابر ہوتے ہین سمجھ والے اور بے سمجھ وہی سوچتے ہین جنکو عقل ہی ع

کیا وہ ناشکر مشرک بہتر ہی یا وہ شخص کہ عبادت کرنے والا ہی بیچ ساعتون رات کے سجدہ کرتا ہوا اور کھڑے ڈرتا ہی آخرت سے اور امید
رکھتا ہی رحمت پروردگار اپنے کی کہہ کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین اور وہ کہ نہین جانتے سوا اسکے نہین کہ نصیحت مانتے ہین عقلمند
فتح + تفسیر بعضون نے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ کے معنی یہ لکھے ہین کیا وہ شخص کہ قانت ہی مانند غیر اپنے کے ہی یعنی جو کہ مطیع ہی کیا
وہ مانند نافرمان کے ہی یعنی نہین ہین دونون برابر کہا ابن عباس رض نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ابوبکر صدیق رض کے حق مین اور ضحاک نے کہا کہ نازل
ہوئی ابوبکر اور عمر رض کے حق مین اور ابن عمر رض سے ہی کہ نازل ہوئی یہ حضرت عثمان رض کے حق مین اور کلبی سے ہی کہ یہ نازل ہوئی ابن مسعود اور عمار
اور سلمان کے حق مین اور قانت کے معنی ہین مطیع اللہ کا اور ابن عمر نے کہا کہ قنوت پڑھنا قرآن کا اور طول قیام اور سجدہ کرتا ہوا اور کھڑا یعنی
نماز مین ڈرتا ہی آخرت سے یعنی عذاب آخرت سے اور امید رکھتا ہی رحمت پروردگار اپنے کی یعنی جنت کی اور دلالت کرتی ہی یہ آیت اسپر کہ
مومن کو واجب ہی یہ کہ ہو درمیان خوف اور رجا کے امید رکھے اللہ کی رحمت کی نہ اپنے عمل کی اور ڈرتا رہے اوسکے عذاب سے بسبب
قصور کرنے کے اپنے عمل مین پھر رجا یعنی امید جب بڑھ جاوے اپنی حد سے تو ہوتی ہی امن اور خوف جب بڑھ جاوے اپنی حد سے تو ہوتا ہی یاس
یعنی ناامیدی اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ یعنی پس نہین امن مین ہوتے ہین اللہ کے
مکر سے مگر قوم زیانکار اور فرمایا اِنَّهٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ یعنی نہین ناامید ہوتے اللہ کی
رحمت سے مگر قوم کافر پس معلوم ہوا کہ امن یعنی نڈر ہو بیٹھنا اللہ کے عذاب سے اور ناامید ہونا بالکل اوسکی رحمت سے دونون چیزین بری ہین
پس واجب ہی کہ خوف و رجا کی حدون سے بڑھے نہین ڈرتا بھی رہے اوسکے عذاب سے اور امید بھی رکھے اوسکی رحمت کی اسی لیے کہا گیا ہی
اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنی ایمان بیچ بیچ مین ہی خوف و رجا کے حاصل یہ کہ نہ تو بالکل نڈر ہو بیٹھے کہ نماز روزہ وغیرہ اوامر
و نواہی چھوڑ دے اور سمجھے کیا ڈر ہی اللہ تو غفور و رحیم ہی اور نہ بالکل ناامید ہو جاوے اوسکی رحمت سے بلکہ اوسکی طاعت مین مصروف رہے اور
پھر ڈرتا بھی رہے اوس سے اور امیدوار اوسکے فضل و کرم کا رہے چنانچہ منقول ہی حضرت عمر رض سے کہ کہا اگر پکارا جاویگا یعنی بالفرض قیامت مین
یہ کہ داخل ہوگا جنت مین ایک شخص تو امید رکھونگا کہ وہ مین ہون اور اسی طرح اگر پکارا جاوے گا کہ ایک شخص دوزخ مین جاویگا تو گمان کرونگا کہ
وہ مین ہی ہون اور حضرت حسن بصری رح سے منقول ہی کہ اونسے پوچھا گیا حال ایک شخص کا کہ معاصی مین جو رہتا ہی اور امید رکھتا ہی اونھون
نے کہا ھٰذَا تَمَنٍّ یعنی یہ آرزو ہی باطل ہی اور رجا نہین ہی مگر قول اللہ تعالی کا پھر پڑھی یہ آیت اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ
اور روایت کیا ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے انس رض سے کہ کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس اس حال مین کہ وہ
قریب المرگ تھا پس فرمایا اوسکو کہ کیسا پاتا ہی تو اپنے کو یعنی کیا حال ہی تیرا سو کہا اوسنے عرض کیا کہ امید رکھتا ہون اور ڈرتا ہون پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین جمع ہوتی ہین یہ دونون چیزین کسی بندے کے دل مین ایسی جگہہ مین یعنی ایسے وقت مین
مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ وہ چیز کہ امید رکھتا ہی اور امن دیتا ہی اوسکو اوس چیز سے کہ ڈرتا ہی انتہی اور وہ لوگ کہ جانتے ہین مراد جاننے والون سے
علما دیندار عمل کرنے والے ہین تقدیر کلام یون ہی یَعْلَمُوْنَ وَیَعْمَلُوْنَ گویا کہ ٹھہرایا اللہ تعالی نے اون علما کو کہ عمل نہین کرتے ہین
غیر عالم اور اسمین بڑی تنبیہ ہی اون لوگون کو کہ جمع کرتے ہین علوم پھر فرمانبرداری نہین کرتے ہین اللہ کی اور کلام علمی بہت کرتے ہین
پھر دنیا مین مفتون ہو رہے ہین پس وہ اللہ کے نزدیک جاہل ہی ہین اسلیے کہ قانتین ہی کو علما ٹھہرایا اور جائز ہی کہ مراد ہو اس سے تشبیہ
یعنی جیسے کہ نہین برابر ہوتے ہین عالم و جاہل اسیطرح نہین برابر ہین مطیع و عاصی ۱۲ کشاف + در منثور + مرقاۃ +

اور عتاب و فہمایش مشرکین کو فرماکر اب نصیحت فرماتے ہین مومنون کو از راہ مہربانی کے ✣

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ

تو کہہ اے بندون میرے جو یقین لائے ہو ڈرو اپنے رب سے جنھون نے نیکی کی اس دنیا مین اونکو ہی بھلائی اور زمین

اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اللہ کی کشادہ ہی ٹھہرنے والون ہی کو ملتا ہی اونکا نیگ ان گنت ✣ مو ✣

کہہ اے محمد میری طرف سے اے بندون میرے کہ ایمان لائے ہو ڈرو اپنے پروردگار سے اون لوگون کے لیے کہ نیکی کی اس دنیا مین حالت نیک ہوگی اور زمین خدا کی کشادہ ہی سوا اسکے نہین کہ پورا دیا جاویگا صبر کرنے والون کو ثواب اونکا بیشمار اس آیت مین تعریض ہی ساتھ ہجرت حبشہ کے ✣ فتح ✣ تفسیر ✣ ڈرو یعنی ساتھ بجا لانے حکمون اوسکے کے اور بچنے کے منہیات اوسکے سے نیکی کی یعنی ایمان لائے اور طاعت کی اللہ کی دنیا مین اور لفظ فی متعلق ہی لفظ احسنوا کے نہ لفظ حسنۃ کے معنی اسکے یہ ہین کہ جنھون نے نیکی کی اس دنیا مین پس اونکے لیے ایسے حسنہ یعنی بھلائی ہی آخرت مین کہ بیان نہین ہو سکتی اور وہ داخل ہونا جنت کا ہی اور سدی مفسر نے متعلق کیا ہی لفظ فی کو ساتھ حسنہ کے اور تفسیر کیا ہی حسنہ کو ساتھ صحت و عافیت کے اور زمین خدا کی کشادہ ہی یعنی کچھ عذر نہین ہی بہت نیکی کرنے والون کو پھر نہیان تک کہ اگر بہانہ کرین وہ یہ کہ ہم اپنے وطنون مین بہت نیکی نہین کر سکتے ہین تو کہا گیا اونکو کہ اللہ کی زمین کشادہ ہی اور شہر اوسکے بہت سے ہین پس چلے جائین اور شہرونکی طرف اور پیروی کرین انبیا اور صالحین کی اونکی ہجرت کرنے مین طرف غیر شہرون اپنے کے تاکہ زیادہ کرین بھلائی ہجرت کے ساتھ اور بھلائیون اپنی کے اور طاعت یعنی پیروی انبیا وغیرہ کے ساتھ اور طاعتون اپنی کے اور کہا ابن عباس نے اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کی تفسیر مین یعنی کوچ کرو مکے سے اور اسمین رغبت دلائی ہی ہجرت کرنے پر اوس شہر سے کہ ظاہر ہون اوسمین گناہ اور بعضون نے کہا کہ نازل ہوئی ہی یہ بیچ حق مہاجرین حبشہ کے اور کہا سعید بن جبیر نے اسکی تفسیر مین کہ جو کوئی حکم کیا جاوے ساتھ معاصی کے پس چاہیے کہ بھاگے اور مجاہد نے کہا اسکی تفسیر مین کہ زمین میری فراخ ہی پس ہجرت کرو اور الگ ہوو بتون سے اور صبر کرنے والون کو یعنی جنھون نے کہ صبر کیا اپنے وطنون کے چھوڑنے پر اور کنبے کے چھوڑنے پر اور بلاؤن کے اوٹھانے پر اللہ کی طاعت مین اور خیر زیادہ کرنے مین اور صبر کیا اپنے دین پر کہ نہ چھوڑا اوسکو بسبب ایذا کے اونکو ثواب بیحساب ملیگا کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حساب کرنے والون کے حساب مین بھی نہین آسکنے کا یعنی بہت ثواب ملیگا اور روایت کیا ابن مردویہ نے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ جب دوست رکھتا ہی ایک بندے کو یا چاہتا ہی یہ کہ دوستی کرے اوس سے تو ڈالتا ہی بلا اوسپر اور لپٹ پھیر کر ڈالتا ہی بلا اوسپر ڈالنے کر یعنی بکثرت پھر جب دعا کرتا ہی بندہ کہتے ہین فرشتے پسندیدہ آواز ہی یہ کہتے ہین جبرئیل کہ اے رب میرے یہ فلانا بندہ ہی تیرا روا کر حاجت اسکی پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ چھوڑ دے اسکو یعنی دعا کرنے دے کچھ نہ کہہ اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ سنون مین آواز اوسکی پھر جب کہتا ہی وہ یَا رَبِّ فرماتا ہی اللہ جل شانہ لَبَّيْكَ عَبْدِيْ وَسَعْدَيْكَ یعنی حاضر ہون مین اے بندے میرے اور مدد کرونگا تیری قسم ہی اپنی عزت کی نہین دعا کرنے کا تو مجھسے کچھ مگر کہ قبول کرونگا تیرے لیے اور نہین سوال کریگا تو مجھسے کچھ مگر کہ دونگا تجکو یا تو جلدی دونگا تجکو جو کچھ کہ سوال کیا تو نے اور یا ذخیرہ کرونگا تیرے لیے اپنے پاس فضل اوس سے اور یا دفع کرونگا بلا بہت بڑی اس سے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھڑی کیجاوینگی ترازوین روز قیامت کے پھر لایا جاویگا اہل صلوۃ کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل صدقہ کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل حج کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل بلا کو پس نہین

فائدہ بیان فضیلت ہجرت

فائدہ در بیان فضیلت دعا و اہل بلا

توریت مین جو کوئی توشہ آخرت کا طیار کرے دنیا مین ہوگا روز قیامت کے حبیب اللہ تعالی کا اور جو کوئی ترک کرے غصہ کو ہوگا اللہ کی پناہ مین اور جو کوئی ترک کرے محبت عیش کی دنیا مین ہوگا روز قیامت کے امن مین اللہ کے عذاب سے اور جو کوئی ترک کرے حسد کو ہوگا روز قیامت کے تعریف کیا گیا روبرو خلائق کے اور جو کوئی ترک کرے حب ریاست کو ہوگا روز قیامت کے عزیز نزدیک ملک جبار کے اور جو کوئی ترک کرے فضول کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے چین مین ہمیشہ کو اور جو کوئی ترک کرے جھگڑے کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے مطلب پایون سے اور جو کوئی ترک کرے بخل کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے ذکر کیا گیا سامنے خلائق کے اور جو کوئی ترک کرے راحت کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے سرور اور جو کوئی ترک کرے حرام کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے انبیاء کے ہمسائے مین اور جو کوئی ترک کرے نظر حرام کو دنیا مین ٹھنڈی کریگا اللہ آنکھین اوسکی روز قیامت کے ساتھ اولین کے اور جو کوئی ترک کرے غنا کو دنیا مین اور اختیار کرے فقر کو بھیجیگا اوسکو اللہ تعالی روز قیامت کے طرف جنت کے ساتھ اولین کے اور جو کوئی کھڑا ہو واسطے حاجت روائی اپنے بھائی مسلمان کے دنیا مین پورا کریگا اللہ واسطے اوسکے حاجتین دنیا اور آخرت کی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو اوسکی قبر مین کوئی مونس پس چاہیے کہ کھڑا ہو تاریکی رات مین اور نماز پڑھے یعنی تہجد کی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو عرش رحمن کے سایے مین پس چاہیے کہ ہو زاہد اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو حساب اوسکا آسان پس چاہیے کہ ہو خیرخواہ اپنے نفس کا اور اپنے بھائی مسلمانون کا اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو جنت مین پس چاہیے کہ ہو اللہ کا ذکر کرنے والا رات و دن مین اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہون اوسکے لیے فرشتے زیارت کرنے والے پس چاہیے کہ ہو پرہیزگار اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو اون لوگون مین سے کہ داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے پس چاہیے کہ توبہ کرے اللہ سے توبۃ نصوح اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو غنی پس چاہیے کہ ہو راضی اللہ کی قسمت پر اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو فقیہ پس چاہیے کہ ہو خاشع یعنی دل سے عاجزی کرنے والا واسطے اللہ تعالی کے اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو حکیم پس چاہیے کہ ہو عالم اور جو کوئی چاہے سلامتی لوگون سے پس نہ ذکر کرے کسیکو مگر ساتھ بھلائی کے اور جو کوئی چاہے سلامتی بہت کھڑے رہنے سے آگے اللہ تعالی کے پس لازم کرے اپنے چپ رہنا مگر ساتھ خیر کے یعنی کلام کرے تو اچھا کلام کرے اور جو کوئی چاہے سلامتی تکبر اور خیانت سے پس چاہیے کہ یاد کرے اپنے نفس کو اور پہچانے اوسکو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے اور کیون پیدا کیا گیا ہے اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو شریف دنیا اور آخرت مین پس چاہیے کہ اختیار کرے آخرت کو دنیا پر اور جو کوئی چاہے فردوس اور نعمتین غیر فانی نہ ضائع کرے اپنی عمر کو بیچ دنیا کے اور جو کوئی چاہے حاجت روائی دنیا اور آخرت مین پس اوسپر لازم ہے بہت دعا کرنی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو عزیز دنیا اور آخرت مین پس لازم کرے اپنے پر سخاوت اسلیے کہ سخی قریب ہے اللہ تعالی سے اور قریب ہے جنت سے اور بعید ہے دوزخ سے اور جو کوئی چاہے یہ کہ روشن کرے اللہ تعالی دل اوسکا ساتھ پورے نور کے پس لازم کرے اپنے پر فکر کرنی اور عبرت پکڑنی اور جو کوئی چاہے بدن صابر اور زبان ذاکر اور قلب خاشع پس لازم ہے اوسکو کہ استغفار بہت کیا کرے اور مدد مانگے واسطے مومن مردون اور مومن عورتون کے یعنی اللہ تعالی سے اونکے لیے بھی دعا کرے

مشکوۃ منبہات

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ○ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ○

تو کہہ مجھکو حکم ہے کہ بندگی کرون اللہ کو نری کرکر اوسکی بندگی اور حکم ہے کہ مین ہون سب سے پہلے حکم بردار

قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○

تو کہہ مین ڈرتا ہون اگر حکم نہ مانون اپنے رب کا ایک بڑے دن کی مار سے ٭۵۵٭

کہہ تحقیق فرمایا گیا مجھکو کہ عبادت کرون مین خدا کو خالص کرکر واسطے اوسکے پرستش اور حکم کیا گیا مجھکو کہ ہوؤن مین اول مسلمان

کہہ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی پروردگار اپنے کی کرون مین عذاب دن بڑے کے سے ۔ فتح تفسیر کہہ یعنی اوس شخص
ست کہ باعث ہو تجکو رجوع ہونے کا طرف دین باپ دادا تیرے کے اور حکم کیا گیا مجکو یعنی خالص بندگی کرنے کا واسطے اسکے کہ ہون مین
اول مسلمین کا یعنی مقدم اون کا اور سابق اونکا دنیا اور آخرت مین اور معنی یہ ہین کہ اخلاص کو سبقت ہے دین مین پس جسنے اخلاص کیا
ہوا سبقت لیجانے والا اپس اول حکم ہی عبادت کرنے کا ساتھ اخلاص کے اور دوسرا سبقت لیجانے کا اور سبب اسکے اوترنے کا
یہ تھا کہ کفار مکہ نے کہا کہ اے محمد تجکو کیا چیز باعث ہوئی اسپر کہ خلاف باپ دادا اپنے کا کرکر مخالفت ہمارے دین کا ہوا چاہیے کہ موافق
اپنی قوم کے عبادت لات وعزی کی کرے تو اور آسودہ رہے تو یہ آیتین آئین اونکے رد مین کہ کہہ مین حکم کیا گیا ہون ساتھ توحید و اسلام
اور عذاب قیامت سے ڈرتا ہون صح بحث

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ
تو کہہ مین اللہ کو پوجتا ہون نری کرکر اپنی بندگی اوسکے واسطے اب تم پوجو جسکو چاہو اوسکے سوا تو کہہ بڑے ہارے وہ جو
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝
ہار بیٹھے اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن سنتا ہی یہی ہے صریح ٹوٹا موضح

کہہ خدا کو عبادت کرتا ہون خالص کرکر واسطے اوسکے عبادت اپنی کو یعنی شرک سے پس عبادت کرو تم جسکو چاہو سوائے خدا کے کہہ البتہ
ٹوٹا پانے والے وہ لوگ ہین کہ جنہون نے ٹوٹا دیا اپنے تئین اور اپنے اہل کو روز قیامت کے یعنی ہلاک کیا اپنے تئین اور اپنے گھر والون کو
بسبب گمراہ ہونے کے اور گمراہ کرنے کے آگاہ رہو یہ مقدمہ وہی ہے زیان ظاہر فتح تفسیر کہہ خدا کو عبادت کرتا ہون الخ
اس آیت مین خبر دینی ہے ساتھ اسکے کہ آنحضرت خاص اللہ وحدہ ہی کو عبادت کرتے ہین خالص کرکر واسطے اوسکے عبادت اپنی کو
نہ غیر اوسکے کو اور پہلی آیت مین خبر دینی ساتھ اسکے تھی کہ وہ حکم کیے گئے ہین ساتھ عبادت و اخلاص کے پس عبادت کرو تم الخ
یہ امر توبیخ و تہدید کا ہے مانند قول اوسکے کے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یعنی کرو تم جو کچھ چاہو اور قریش نے کہا آنحضرت سے کہ اگر مخالفت کرے گا
تو اپنے باپ دادا کی تو ٹوٹے مین پڑیگا تو پس اوتری یہ آیت قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الخ یعنی کامل ٹوٹے مین وہ ہین کہ ٹوٹے مین ڈالا اپنے تئین
بسبب ہمیشہ رہنے کے دوزخ مین اور ٹوٹے مین ڈالا اپنے اہل کو بھی یعنی بیویون اور خادمون کو روز قیامت کے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا اونکو
پس وہ بھی دوزخ مین پڑے اور کہا ابن عباس نے ٹوٹے والے کفار ہین کہ جنکو پیدا کیا اللہ نے دوزخ کے لیے پس گئی اونسے دنیا اور حرام کی
اونپر جنت اور یہ بھی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ ٹوٹے مین پڑنا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مقرر کیا ہے واسطے ہر انسان کے مکان جنت مین
اور اہل پس جسنے کی طاعت اللہ کی ہوگا وہ مکان اور اہل اوسکے لیے اور جسنے کی معصیت اللہ کی داخل ہوگا وہ دوزخ مین اور ہوگا
وہ مکان اور اہل واسطے غیر اوسکے کے کہ جسنے کی ہوگی طاعت اللہ کی مع معا ۝

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ
اونکو اوپر سے بادل ہین آگ کے اور نیچے سے بادل اس چیز سے ڈراتا ہے اللہ اپنے بندون کو اے بندو مجھسے ڈرو

واسطے اونکا اوپر اونکے سائبان ہونگے آگ سے اور نیچے اونکے سے بھی مانند سائبانون کے یہ عذاب ہے کہ ڈراتا ہے اللہ ساتھ اوسکے اپنے
بندون کو اے بندو میرے پس ڈرو مجھسے فتح تفسیر مراد سائبانون سے طبقے دوزخ کے ہین اوپر بھی اونکے اور نیچے اونکے بھی اور نیچے کے طبقے سائبان
کہے گئے اوسکے نیچے والون کے لیے یعنی آگ گھیرے ہوئے ہوگی اونکو اور ڈراتا ہے تاکہ ایمان لاوین اوپر اور بچین منہیات اوسکے سے مد
اوپر کے سائبانون سے مراد طبقے دوزخ کے اور دھوان اوسکا ہے اور نیچے کے سائبانون سے مراد بچھونے ہین آگ سے یہان تک کہ پہونچینگے

گہرا دوزخ تک اور سائبان اونکو اسلیے فرمایا کہ وہ سائبان ہونگے اونسے نیچے والون کے لیے نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہی لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ یعنی اونکے لیے دوزخ کی آگ سے بچھونے ہونگے اور اوپر اونکے بالاپوش آگ جہنم کے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے سوید بن ابی غفلہ سے کہ کہا جب چاہیگا اللہ تعالی یہ کہ بھول جاوے دوزخیون کو یعنی معاملہ بھولنے والون کا سا کرے بناویگا واسطے ہر شخص کے اونمین سے ایک صندوق آگ کا بقدر اوسکے پھر مقفل کریگا اوسکو آگ کے قفلون سے پس نہین قریب ہوگی اوس سے کوئی رگ مگر کہ اوسمین میخ ہوگی پھر رکھا جاویگا وہ صندوق ایک اور صندوق آگ کے مین پھر مقفل کیا جاویگا وہ آگ کے قفلون سے پھر دہکائی جاویگی درمیان اون دونون صندوقون کے آگ پس نہین دیکھیگا کوئی اونمین سے یہ کہ آگ مین ہی کوئی سواے اوسکے پس یہی قول اللہ تعالی کا لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ اور قول اوسکا لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ + معالم + در منثور +

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ

اور جو لوگ بچے شیطانون سے کہ اونکو پوجین اور رجوع ہوئے اللہ کیطرف اونکو ہی خوشخبری سو تو خوشی سنادے میرے بندونکو جو

يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

سنتے ہین بات پھر چلتے ہین اوسکے نیک وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے +

اور جن لوگون نے کہ پرہیز کیا بت سے اس سے کہ پوجین اوسکو اور رجوع کی طرف خدا کے واسطے اونکے ہی خوشخبری پس خوشخبری دے اون بندون میرے کو کہ سنتے ہین بات پھر پیروی کرتے ہین بہتر اوسکی کی یہ لوگ ہین کہ جنکو ہدایت کیا اللہ نے اور وہی لوگ ہین صاحب عقل کے + ف

تفسیر + معالم اور جلالین مین معنی طاغوت کے بت لکھے ہین اور مدارک مین شیاطین آور واسطے اونکے خوشخبری ہی یعنی خوشخبری ثواب کی ہی جیسے کہ اور جگہہ فرمایا اللہ تعالی نے لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ یعنی واسطے اونکے بشارت ہی زندگانی دنیا مین اور آخرت مین اللہ عز و جل خوشخبری دیتا ہی اونکو ثواب کی اپنی وحی مین اپنے رسولون کی زبانی اور ملتے ہین اونسے فرشتے وقت آنے موت کے بشارت دیتے ہوئے اور جبکہ اوٹھائے جاوینگے قبرون سے فرماتا ہی اللہ تعالی يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یعنی جسدن تو دیکھے مومن مردون اور مومن عورتون کو دوڑتی چلتی ہی اونکی روشنی آگے اونکے اور داہنے اونکے اور کہا جاویگا اونکو خوشخبری ہی تمکو آجکے دن باغ ہین نیچے بہتین جنکے نہرین سدا رہین اونمین یہ جو ہی یہی ہی بڑی مراد ملنی پس خوشخبری دے میرے بندونکو الخ یہ وہی لوگ ہین کہ جنھون نے پرہیز کیا اور رجوع کی اور مراد اسطرح بیان فرمانے سے یہ ہی کہ ہین وہ باوجود اجتناب اور رجوع کے اس صفت پر یعنی نقاد ہین دین مین تمیز کرتے ہین درمیان حسن اور احسن کے اور فاضل اور افضل کے پس جب پیش آتے ہین اونکو دو امر واجب اور مستحب تو اختیار کرتے ہین واجب کو اور اسیطرح مباح اور مستحب جمع ہون تو حرص کرتے ہین اوس چیز پر کہ اقرب ہو نزدیک اللہ کے اور بہت ہو ثواب مین یعنی مستحب اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہی کہ سنتے ہین قرآن اور اور کچھہ بھی پھر پیروی کرتے ہین قرآن ہی کی اور بعضون نے کہا کہ سنتے ہین اوامر اللہ تعالی کے پس پیروی کرتے ہین اونکے احسن کی مثلاً حکم ہی قصاص لینے اور عفو کرنے اور بدلا لینے اور چشم پوشی کرنے اور ظاہر کر دینے اور پوشیدہ دینے کا اونمین سے احسن پر عمل کرتے ہین کہ اپنے تقصیروار کا قصور معاف کر دیتے ہین اور دیدیتے ہین خفیہ بموجب فرمانے اللہ تعالی کے وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ یعنی اور یہ کہ معاف کرو تو قریب تر ہی واسطے تقوی کے اور فرمایا وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

یعنی اور اگر پوشیدہ دو صدقہ فقرا کو تو یہ بہتر ہی تمھارے لیے اور ابن عباسؓ سے ہی کہ وہ شخص ہین کہ بیٹھے ہین تھے ایک قوم کے پس سنتے
ہین اوسمین باتین اچھی اور بری پھر بیان کرتے ہین اور لوگون مین جاکر باتین اچھی سنی ہوئی اور باز رہتے ہین سوا اونکے سے یعنی
بری باتین نہین ذکر کرتے کہ ہم کیون اپنی زبانین اور اوقات و نفس خراب کرین اور وبال لین اپنے پر اور ابن عباسؓ سے آیا ہی کہ جب
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو عثمان او طلحہ او زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور عبد الرحمن بن عوف
نے اونکے پاس آکر حقیقت اسلام کی خبر پوچھی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حقیقت اوسکی ظاہر کی پس ایمان لائے وہ سب پس نازل ہوئی
یہ آیت اونکے حق مین فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ اور ساری باتین اسلام کی
حسن یعنی اچھی ہین اور ابن عمرؓ سے ہی کہ کہا تھے سعید بن زید اور ابوذر غفاری او سلمان اتباع کرتے تھے جاہلیت مین احسن القول
و الکلام لا اله الا الله کا یعنی توحید کے قائل تھے اور بت پرستی سے بچتے تھے پس نازل کی اللہ تعالی نے اپنے نبی پر يَسْتَمِعُونَ
الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ آخیر آیت تک اور جابر بن عبد اللہؓ سے ہی کہ کہا جب اوتری آیت لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ الخ یعنی دوزخ
کے سات دروازے ہین تو آیا ایک شخص انصار مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ملک مین سات بردے ہین
مینے آزاد کیا ہر دروازہ دوزخ کے لیے ایک ایک بردہ پس نازل ہوئی اوسکے حق مین یہ آیت فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ الخ اور ابو سعیدؓ سے
روایت ہی کہ جب اوتری آیت فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ الخ تو بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارنے والے کو پس پکارا وہ کہ جو کوئی [illegible]
اس جا ملین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوگا بہشت مین پس سامنے سے ملے عمرؓ رسول نبی کو یعنی اوس پکارنے والے کو
الخ ابو ہریرہ تھے اور پھیر دیا اوسکو پھر عرض کیا عمرؓ نے آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ ڈرتا ہون مین کہ اگر بھروسا کرینگے لوگ یعنی اس کلمہ پر
تو عمل نہین کرینگے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جانین لوگ مقدار رحمت اللہ کی تو البتہ بھروسا کرینگے اور اگر جانین مقدار غضب
الٰہی کی اور اوسکے عذاب کی تو البتہ حقیر جانینگے اپنے اعمال کو اور وہ عقلمند ہین یعنی نفع اوٹھانے والے ہین اپنی عقلون سے ۔ مدد منثور کشاف

أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝

بھلا جسپر ٹھیک ہوچکا ۔ عذاب کا حکم ۔ بھلا تو ۔ خلاص کریگا ۔ آگ مین پڑے کو ۔ مو

کیا جو کوئی کہ ثابت ہوا اوسپر وعدہ عذاب کا کیا تو خلاص کر سکتا ہی اوس دوزخی کو ۔ شیخ ۔ تفسیر مین اصل کلام یون ہی کہ کیا وہ شخص کہ
واجب ہوا ہی اوسپر وعدہ عذاب کا کیا پس تو خلاص کر سکتا ہی اوسکو یا معنی اسکے یہ ہین کہ کیا وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر وعدہ عذاب کا کیا تو
بچا سکتا ہی اوس سے کیا پس تو چھڑا سکتا ہی اوسکو یعنی نہین چھڑا سکتا ہی کوئی اوس شخص کو کہ گمراہ کیا اوسکو اللہ تعالی نے اور سبقت
لے گیا ہی اوسکے علم مین کہ وہ دوزخیون سے ہی کہا ابن عباسؓ نے کہ مراد کلمۂ عذاب سے یہ ہی کہ یعنی جو کوئی سبقت لے گیا ہی علم الٰہی مین کہ وہ دوز
مین ہوگا اور بعضون نے کہا کلمہ عذاب کا یہ قول اللہ تعالی کا ہی لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ اور بعضون نے
کہا یہ قول اوسکا هٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا أُبَالِي ۔ مدارک ۔ معالم

لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

لیکن جو ۔ ڈرتے رہے اپنے رب سے ۔ اونکو ہین جھروکے ۔ اونپر ۔ اور جھروکے چنے ہوئے ۔ اونکے نیچے ۔ چلتی ہین ۔ ندیان

وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ۝

وعدہ ہوا اللہ کا ۔ اللہ نہین خلاف کرتا ۔ وعدہ ۔ مو

ولیکن جو کہ ڈرے اپنے پروردگار سے اونکے لیے ہین محل بلند اونکے اوپر اور محل ہین بنائے ہوے چلتی ہین اونکے نیچے نہرین وعدہ کیا ہی

خدا اپنے خلاف نہین کرتا ہی خدا وعدے کو ✣ **فتح ✣ تفسیر** ✣ یعنی اونکے لیے محل بلند ہین اور اونپر اوپر بالاخانے بہت بلند ہونگے
بنسبت نیچے کے محلون کے جیسے کفار کے لیے سائبان ہونگے آگ کے تو مومنون کے لیے محل ایسے ہونگے اور معنی مبنیۃ کے واللہ اعلم یہ ہین
کہ اوپر کے محل بھی مانند نیچے کے محلون کے ہونگے کہ اونکے نیچے بھی نہرین ایسی ہی جاری ہونگی جیسے نیچے کے مکانون کے نیچے کچھ تفاوت
نہین ہوگا اوپر نیچے کے مکانون مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت دیکھینگے بالاخانے والون کو اپنے اوپر جیسا کہ
دیکھتے ہو تم ستارے روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف اور یہ بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی
اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیون کے ہوگا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہونگے کہ نہین پہنچینگے
اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے فرمایا کہ ہان پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بھی یعنی اولیا بسبب متابعت و صحبت اونکی کے
قسم ہی خدا کی پہنچینگے اونکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا ہی پیغمبرون کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ جنت مین
بالاخانے ہین کہ معلوم ہوتا ہی ظاہر اونکا باطن اونکے سے اور باطن اونکا ظاہر اونکے سے طیار رکھے ہین وہ اللہ نے اونکے لیے کہ نرم کرتے ہین
کلام اور کھلاتے ہین کھانا اور پیاپی یعنی اکثر رکھتے ہین روزے اور نماز پڑھتے ہین رات کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہین ✣ **کشاف**

من ✣ معالم ✣ مشکوۃ ✣

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَکَہٗ یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ یُخْرِجُ بِہٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا
تو نے نہین دیکھا کہ اللہ نے اوتارا آسمان سے پانی پھر چلایا وہ پانی چشمون مین زمین کے پھر نکالتا ہی اوس سے کھیتی کئی کئی
اَلْوَانُہٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَجْعَلُہٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ ۝
رنگ بدلتی اوس پر پھر آتی طیاری پر تو تو دیکھے اوسکا رنگ زرد پھر کر ڈالتا ہی اوسکو چورا بیشک اسمین نصیحت ہی عقلمندون کو

کیا نہ دیکھا تو نے کہ خدا نے بھیجا آسمان سے پانی پس داخل کیا اوسکو بیچ چشمون کے زمین مین پھر نکالتا ہی بسبب اوسکے کھیتی کو طرح بطرح یعنی
اقسام اوسکے پھر خشک ہوتی ہی پس دیکھتا ہی تو اوسکو زرد ہوئی وے پھر کرتا ہی اوسکو ریزہ ریزہ تحقیق اس مقدمے مین نصیحت ہی واسطے
صاحب عقل کے ✣ **فتح ✣ تفسیر** ✣ پانی یعنی مینہ اور بعضون نے کہا جو پانی کہ زمین مین ہی پس وہ آسمان سے ہی اوترتا ہی اوس سے
طرف صخرہ کے پھر تقسیم کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی پس داخل کیا اوسکو یعنی چشمون اور نہرون اور جگہون جاری ہونے کی مین مانند رگون کے
بدنون مین اور الوان سے مراد ہیئتین کھیتی کی ہین قسم سبز اور سرخ اور زرد اور سفید وغیرہ سے اور یا الوان سے اقسام اوسکے مراد ہین
یعنی گیہون اور جو اور تل وغیر ذلک اور اس مقدمے مین یعنی پانی کے اوتارنے مین اور کھیتی کے نکالنے مین نصیحت اور تنبیہ ہی اس بات پر
کہ ضرور اسکا کوئی بنانے والا حکیم ہی اور یہ ہوا ہی بنانے اور تدبیر سے نہ معطل اور مہمل چھوڑنے سے **شعر** ابر و باد و مہ و خورشید و
فلک در کارند ✣ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ✣ اور جائز ہی یہ کہ ہو یہ مثل واسطے دنیا کے جیسے کہ سورۂ کہف مین فرمایا
وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ
هَشِیْمًا تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
وَ الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلًا ۝ یعنی اور بتا اونکو کہاوت دنیا کی زندگی کی جیسے
پانی اوتارا ہمنے آسمان سے پھر رلا ملا نکلا اوس سے زمین کا سبزہ پھر کل کو ہو رہا چورا باؤ مین اوڑتا اور اللہ کو ہی ہر چیز پر قدرت یعنی جب
چاہے پھر چلا دے مال اور بیٹے رونق ہین دنیا کی جیتے اور رہنے والی نیکیون پر بہتر ہی تیرے رب کے ہان بدلا اور بہتر ہی توقع ✣ **ف**
رہنے والی نیکیان یہ کہ علم سکھلا جاوے جو جاری رہے یا نیک رسم یا مسجد یا کنوان سرا یا باغ کھیت وقف کر جاوے یا اولاد کو تربیت کر کر صالح

چھوڑ جاوے اور بعضون نے کہا باقیات صالحات سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہی اور زیادہ کیا بعضون نے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بھی ✤ مل ✤ کشاف ✤ مو ✤ جلد ✤ اوپر کفار اور مومنون کا ذکر کر کر اب فرماتے ہین کہ یہ دونون برابر نہین ہو سکتے ✤

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

بھلا جسکا سینہ کھولدیا اللہ نے مسلمانی پر سو وہ اوجالے مین ہی اپنے رب کیطرف سے سو خرابی ہی جنکے دل سخت ہین اللہ کی یاد سے

اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

وہ پڑے پھرتے ہین بھٹکے صریح ✤ مو ✤

کیا جو شخص کہ کھولا ہی خدا نے سینہ اوسکا واسطے دین اسلام کے پس وہ اوپر روشنی کے ہی جانب پروردگار اپنے کے سے مانند سخت دلونکے ہی پس وائے اونکو کہ سخت ہی دل اونکا یاد کرنے خدا کے سے یہ ہین بیچ گمراہی ظاہر کے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ یعنی کیا پس جسکو پہچانا اللہ نے کہ یہ مہربانی کے لائق ہی پس مہربانی کی اوسپر یہان تک کہ کھل گیا سینہ اوسکا واسطے اسلام کے اور رغبت کی اسلام مین اور قبول کیا اوسکو مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین مہربانی کی اوسپر پس وہ تنگ سینہ سنگدل ہی یعنی دونون برابر نہین ہو سکتے اور نور اللہ کا لطف یعنی مہربانی اوسکی ہی حاصل یہ کہ کیا جسکا سینہ کھولدیا اللہ نے اسلام کے لیے پس ہدایت پائی اوسنے وہ مانند اوس شخص کے ہی کہ مُہر کردی اللہ نے اوسکے دل پر پس سخت ہو گیا دل اوسکا یعنی دونون برابر نہین ہین اور پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ کیونکر ہوتا ہی کھلنا سینے کا فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہی نور دل مین کھلجاتا ہی دل اور فراخ ہو جاتا ہی پھر عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ کیا علامت ہی اسکی فرمایا اَلْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالتَّاَهُّبُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ یعنی رجوع کرنی ہمیشگی کے گھر یعنی آخرت کی طرف اور الگ ہونا دار غرور یعنی دنیا سے اور سامان درست کرنا موت کے لیے پہلے آنے موت کے اور روایت مین آیا ہی کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ یعنی پس جسکو چاہے اللہ یہ کہ راہ دکھاوے اوسکو کھولتا ہی سینہ اوسکا اسلام کے لیے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نور جب داخل ہوتا ہی سینے مین کھلجاتا ہی وہ پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آیا واسطے اس حالت کے علامت ہی کہ پہچانی جاوے ساتھ اوسکے فرمایا ہان دور ہونا گھر غرور کے سے اور رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور مستعد ہونا موت کے لیے پہلے اوترنے اوسکے سے اور سخت ہی دل اونکا یاد کرنے خدا کے سے یعنی ترک کرنے ذکر خدا سے یا بسبب ذکر خدا کے یعنی جب ذکر کیا جاتا ہی اللہ کا اونکے پاس یا اوسکی آیتین ذکر کیجاتی ہین تو پریشان دل ہوتے ہین اور سنگدلی زیادہ ہوتی ہی اونکو مانند قول اللہ تعالی کے فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ یعنی پس زیادہ کرتی ہین آیتین قرآنی پلیدی کو طرف پلیدی اونکی کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مت کرو بہت کلام بغیر ذکر اللہ کے اسلیے کہ بلاشبہہ کثرت کلام کی بغیر ذکر اللہ کے سبب ہی سنگدلی کی اور بلاشبہہ بہت دور لوگون کا اللہ سے سنگدل ہی اور فرمایا تمام کلام ابن آدم کے مضر ہین اوسپر مفید نہین مگر حکم کرنا اچھی باتون کا اور منع کرنا بُری باتون سے یا ذکر اللہ اور آیا ہی کہ عیسیٰؑ نے وصیت کی حواریین کو یعنی اپنے مصاحبون کو کہ بہت کلام نکیا کرو بغیر ذکر اللہ عزوجل کے اسلیے کہ سخت ہو جاوینگے دل تمہارے اور بلاشبہہ سخت دل بعید ہی اللہ سے ولیکن جانتا نہین اور حضرت علیؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کھانا بندون کا اور بہت سونا اونکا سبب ہی سنگدلی کا اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہضم کرو تم اپنے طعام کو ساتھ ذکر خدا اور نماز کے اور سو نہو اوسپر اسلیے کہ سخت ہو جاوینگے دل تمہارے اور یہ بھی حضرت عائشہؓ سے

روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسوت قلب یعنی سنگدلی باعث ہوتی ہی تین خصلتون کی حب طعام کی اور حب نوم کی اور حب راحت کی اور کہا مالک دینار نے کہ نہین مارا گیا بندہ ساتھہ عذاب کے اعظم قسوت قلب سے یعنی سنگدلی بہت بڑا عذاب ہی اور نہین غضب ہوا اللہ کسی قوم پر مگر کہ چھین لیتا ہی اوس سے رحمت یعنی رحم دلی ٭ کشاف ٭ معالم ٭ در منثور ٭ مشکوۃ ٭

تنبیہ ٭ علامت شرح صدر کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ مولوی ہو یا صوفی یا دنیا دار جسکو رجوع دار آخرت کی طرف نہو اور طالب ہو دنیا کا اور بیزار نہو اوس سے اور مستعد مابعد موت کے لیے نہو یعنی نیک کام کر کے اور بری باتون سے بچے نہین اوسکو شرح صدر اور ہدایت خدا حاصل نہین پس جو مولوی شاگرد بہت سے کرے یا وعظ کہے نیت نام ونمود کے جیسے بیان شہادت وغیرہ مین کسیکو یہ نیت ہو کہ لوگ بڑا صاحب جانینگے جو پڑھا دون بڑھاؤنگا یا درویش نام ونمود کے لیے مرید بہت کرے اور آخرت کے امور کی پروا نرکھے اوسکو سوچنا چاہیے اپنے حال مین کہ اللہ ورسول ہمارے حق مین کیا کچھ فرماتے ہین یا اللہ ہم سب بھائی مسلمانون کو راہ حق ہدایت فرما اور ہمارے نفسون کی شرارتون سے بچا اور یہ جو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ قسوت قلب بسبب کلام کرنے سے سوا ذکر اللہ کے پیدا ہوتی ہی پس اسمین سوچنا چاہیے کہ مطلق کثرت کلام کا یہ حال ہی چہ جائے برے کلام گالی گلوز غیبت جھوٹ چغل خوری وغیر ذلک چنانچہ بیان اونکے قبائح کا برمحل اونکے ہوگا اب ایک حدیث جامع سن لو کہ اسمین مضامین مناسب اس مقام کے بہت سے ہین وہ یہ ہی کہ معاذ کہتے ہین کہ کہا مینے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو جنت مین اور دور کرے مجکو دوزخ سے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ البتہ تحقیق پوچھا تونے بڑا کام اور بلاشبہ وہ البتہ آسان ہی اوس پر کہ آسان کرے اللہ تعالی اوسکو وہ یہ ہی کہ عبادت کرے تو اللہ تعالی کو اور نہ شریک کرے تو ساتھہ اوسکے کسیکو اور قائم کرے تو نماز اور دیوے تو زکوۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا پھر فرمایا کہ کیا نہ بتاؤن مین تجکو راہین خیر کی وہ یہ ہین کہ روزہ سپر ہی یعنی آگ جہنم سے اور صدقہ دور کرتا ہی گناہون کو جیسے کہ بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان رات کے یعنی اسیطرح یہ بھی خطاؤن کو دور کرتی ہی پھر پڑھی آپنے یہ آیت تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یہان تک کہ پہنچے یَعْمَلُوْنَ تک پھر فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تجکو سردار دین کا اور ستون اوسکا اور چوٹی کوہان اوسکے کی یعنی اعلی چیز کہا مینے ہان یا رسول اللہ بتائیے فرمایا سردار دین کا کلمہ شہادت کا ہی اور ستون اوسکا نماز ہی اور چوٹی کوہان اوسکے کی جہاد ہی پھر فرمایا کیا نہ خبر دون مین تجکو اس سب کے جڑ کی کہا مینے ہان ای نبی اللہ خبر دیجیے پس پکڑی آنحضرت صلعم نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا کہ بند کر اپنے پر اسکو پس عرض کیا مینے ای نبی اللہ کے اور تحقیق ہم کیا البتہ پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ کلام کرتے ہین ہم ساتھہ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو مان تیری ای معاذ اور نہین ڈالتی ہی لوگون کو آگ مین مونہون کے بل یا فرمایا ناکون کے بل اونکے مگر ماحصل زبانون اونکے کی انتہی پس آدمی کو چاہیے کہ غور کرے اس حدیث کے مضمون مین کہ اسمین چیزین دار آخرت کے ملنے کی اور دنیا کی بے رغبتی کی اور سامان مابعد موت کے اور سبب بچنے کے قساوت قلبی سے مذکور ہین انپر عمل کرنا چاہیے تا نعمتین جاودانی ہاتھہ لگین اور نفس اور شیطان اور دنیا کی چال سے کہ دشمن جانی ہین بچے فرماتے ہین حضرت ابو بکر رض کہ ابلیس آگے تیرے ہی اور نفس داہنے تیرے اور ہوس بائین تیرے اور دنیا پیچھے تیرے اور اعضا گرد تیرے اور جبار اوپر تیرے پس ابلیس بلاتا ہی تجکو طرف ترک کرنے دین کے اور نفس بلاتا ہی تجکو طرف معصیت یعنی چھوٹے گناہون کے اور ہوس بلاتی ہی تجکو طرف شہوات کے اور دنیا بلاتی ہی تجکو طرف اختیار کرنے اوسکے اور ترجیح دینے اوسکے کے آخرت پر اور اعضا بلاتے ہین تجکو طرف گناہون بڑے کے اور جبار یعنی اللہ تعالی بلاتا ہی تجکو طرف جنت اور مغفرت کے فرمایا اللہ تعالی نے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ یعنی کفار بلاتے ہین دوزخ کی طرف اور اللہ بلاتا ہی طرف جنت ومغفرت کے پس جسنے کہا مانا ابلیس کا

گیا اوس سے دین اور جسنے کہا مانا نفس کا گئی اوس سے روح اور جسنے کہا مانا ہوی کا گئی اوس سے عقل اور جسنے کہا مانا دنیا کا گئی اوس سے آخرت اور جسنے کہا مانا عصا کا
گئی اوس سے جنت اور جسنے کہا مانا اللہ کا گئیں اوس سے سب بُرائیاں اور پہونچا سب بھلائیون کو اللّٰھُمَّ اھْدِنَا اِلٰی مَرْضَاتِکَ وَاجْنِبْنَا عَنْ
مُوجِبَاتِ سَخَطِکَ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ÷ **مشکوٰۃ ÷ منبہات** ÷ شعر گوہی توفیق و سعادت درمیان
افگندہ اند ÷ کس بمیدان درنمی آید سواران را چہ شد ÷ اب آگے سنگدلون کے مقابلے مین نرم دلون کا مذکور ہوتا ہی

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ثُمَّ
اللہ نے اوتاری بہتر بات کتاب کی آپس مین ملتی دوہرائی ہوئی بال کھڑے ہوتے ہین اوس سے کھال پر اون لوگون کی جو ڈرتے ہین اپنے رب سے پھر

تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ
نرم ہوتی ہین اونکی کھالین اور اونکے دل اللہ کی یاد پر یہ ہی راہ دینا اللہ کا اسطرح راہ دیتا ہی جسکو چاہے اور جسکو راہ بھلاوے اللہ

فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ ۝
اوسکو کوئی نہین سجھانے والا ÷ مو ÷

خدا نے اوتاری بہتر بات ایک کتاب کہ بعض اوسکا مانند دوسرے کے ہی آیتین دوہری یعنی وعدہ ساتھ وعید کے اور ڈرانا ساتھ بشارت کے
بال کھڑے ہوتے ہین اوسکے سننے سے کھال پر اون لوگون کے کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے بعد ازان نرم ہوتے ہین پوست اونکے اور
دل اونکے نزدیک ذکر خدا کے یہ ہی ہدایت خدا کی راہ دکھاتا ہی ساتھ اوسکے جسکو چاہے اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اوسکے
کوئی راہ دکھانے والا ÷ **فقہ ÷ تفسیر** ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کاش کہ کچھ حدیث بیان فرمائیے ہمسے
پس اوتری یہ آیت اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ الخ متشابہا کے یہ معنی ہین کہ مشابہ ہی بعض اوسکا بعض سے صدق مین اور بیان مین
اور نصیحت ہونے مین اور حکمت مین اور اعجاز وغیر ذلک مین اور لفظ مثانی صفت ہی کتاب کی بمعنی مکرر کے اسلیے کہ کئی کئی بار آئے ہین
وعد اور وعید اور قصے اور خبرین اور احکام اور اوامر اور نواہی اور نصیحتین اور بعضون نے کہا کہ مثانی اسکو اسلیے کہا کہ بار بار
پڑھی جاتی ہی اور تقشعر کے یہ معنی ہین کہ کانپنے لگتین ہین جلدین اونکی کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے اور معنی یہ ہین کہ جب سنتے ہین
وہ قرآن اور آیتین وعید اوسکی کی خوف آلہی طاری ہوتا ہی اونپر اور کانپنے لگتی ہین جلدین اونکی بعد ازان نرم ہوتے ہین الخ یعنی
پھر جب یاد کرتے ہین وہ اللہ کو اور اوسکی رحمت کو اور کمال مغفرت کو نرم ہو جاتی ہین جلدین اونکی اور دل اونکے اور جاتا رہتا ہی اونسے
خوف و کپکپاہٹ اور بعضون نے یون تقریر کی ہی اوسکی کہ جب ذکر کی جاتی ہین آیتین رحمت کی نرم ہو جاتے ہین الخ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ یعنی آگاہ ہو ساتھ ذکر خدا کے تسکین پاتا ہی دل حاصل یہ کہ وقت خوف کے کانپ جاتے ہین دل اونکے
اور نرم ہو جاتے ہین اور چین مین آ جاتے ہین وقت امید کے اور ذلک اشارہ ہی کتاب کی طرف اور راہ دکھاتا ہی جسکو چاہے الخ وہ شخص ہی کہ
جان لیا ہی اللہ نے اوس سے اختیار کرنا ہدایت کا اور جسکو گمراہ کرے یعنی پیدا کرے گمراہی اوسمین پس اوسکو کوئی راہ بتانے والا الحق یہ ظرف
نہین ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جب کانپتی ہی جلد مومن کی خوف آلہی سے تو جھڑ جاتے ہین اوس سے گناہ اوسکے جیسے کہ جھڑتے ہین خشک درخت
سے پتے اوسکے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب کانپتی ہی جلد بندے کی خوف آلہی سے تو حرام کرتا ہی اوسکو اللہ آگ دوزخ پر اور قتادہ سے
منقول ہی بیچ تفسیر تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ کے کہا یہ صفت اولیا اللہ کی ہی صفت بیان کی
اونکی یہ کہ کانپنے لگتین ہین جلدین اونکی اور رونے لگتین ہین آنکھین اونکی اور تسکین پاجاتے ہین دل اونکے ساتھ ذکر خدا کے اور نہین صفت
بیان کی اونکی ساتھ جانے رہنے عقلون اونکی کے اور غش آ جانے کے سوائے اسکے نہین کہ یہ بات اہل بدع یعنی بدعتیون مین ہوتی ہی اور نہین ہی

یہ بات مگر شیطان سے اور عبداللہ بن عروۃ ابن الزبیر سے روایت ہی کہ کہا اونھون نے کہا مینے اپنی دادی بنت ابی بکر سے کہ کیا کرتے تھے
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جب پڑھا جاتا تھا اونپر قرآن کہا اونھون نے کہ ہوتے تھے وہ جیسے کہ صفت بیان کی اونکی اللہ نے
روتین تھین آنکھین اونکی اور کانپنے لگتین تھین جلدین اونکی کہا عبداللہ نے کہ پس کہا مینے اسماء سے کہ اب تو لوگون کا یہ حال ہی کہ جب
پڑھا جاتا ہی اونپر قرآن تو گر پڑتے ہین غش کھا کر کہا اسماء نے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی یہ شیطان کی جانب
سے ہی اور آیا ہی کہ گذرے ابن عمر ایک شخص پر اہل قرآن سے کہ گرا ہوا پڑا تھا پس پوچھا ابن عمر نے کہ کیا حال ہی اسکا کہا لوگون نے
کہ جب پڑھا جاتا ہی اسپر قرآن یا سنتا ہی یہ ذکر اللہ کا تو گر پڑتا ہی پس کہا ابن عمرؓ نے کہ ہم البتہ ڈرتے ہین اللہ سے اور گرتے نہین اور کہا
ابن عمرؓ نے بلاشبہ شیطان داخل ہوتا ہی بیچ جوف ایک کے انکے نہین تھا یہ کام اصحاب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ذکر کیا ابن عمر سے
ابن سیرین نے کہ جو لوگ بیہوش ہو کر پڑتے ہین جب کہ پڑھا جاتا ہی اونپر قرآن درمیان ہمارے اور درمیان اونکے فیصلہ اسپر ہی کہ بیٹھے
ایک اونکا گھر کی چھت پر دونون پانوُن لٹکا کر پھر پڑھا جاوے اوسپر قرآن اول سے آخر تک پس اگر گر پڑے وہ تو وہ صادق ہی
اور روایت ہی عامر بن عبداللہ بن زبیر سے کہا آیا مین اپنی مان کے پاس پس کہا مینے کہ پایا مینے ایک قوم کو کہ نہین دیکھی مینے خیر او
کبھی جو یاد کرتے ہین اللہ کو پس کانپتا ہی ایک اونکا یہان تک کہ بیہوش ہو جاتا ہی خوف الٰہی سے پس کہا اونھون نے کہ مت بیٹھ ساتھ
اونکے پھر کہا کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے اور دیکھا مینے ابو بکرؓ اور عمرؓ کو قرآن پڑھتے پس نہین ہوتا تھا یہ حال
اونکا خوف الٰہی سے کیا پس جانتا ہی تو اونکو ابو بکرؓ اور عمرؓ سے زیادہ ڈرنے والا اللہ سے اور قیس بن جبیرؓ سے ہی کہ کہا صعقہ یعنی بیہوش ہو جانا
شیطان سے ہی ✤ درمنثور ملخصاً ✤ تنبیہ ✤ انصاف سے غور کرنا چاہیے ان روایتون مین کہ صحابہ بیہوش ہونے والون
کو قرآن اور ذکر اللہ سنکر یہ کچھ سلے دے کرتے تھے وے اون لوگون کے حال پر کہ راگ و ڈھولکی کے سننے پر اظہار شوق اور وجد کرین اور
پٹخنیان کھاوین یہ محض اغواء شیطانی ہی چنانچہ کتاب درالمختار مین شرح وہبانیہ سے لکھا ہی بیت ومن یستحل الرقص قالوا
بکفرہ ✤ لا سیما بالدف یلہو و یزمر ✤ یعنی اور جو شخص کہ حلال جانے وجد کو قائل ہوئے ہین علما اوسکے کفر کے خصوصاً
کہ ساتھ دف کے لہو کرے اور باجے بجاوے ۱۲

۵۱ أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظَّٰلِمِينَ ذُوقُوا۟ مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ

بھلا ایک جو روکتا ہی اپنے مونہہ پر برا عذاب دن قیامت کے اور کہیے بے انصافون کو چکھو جو تم کماتے تھے ✤ مو

کیا جو شخص کہ بچتا ہی ساتھ مونہہ اپنے کے سختی عذاب سے روز قیامت کے یعنی سوا مونہہ کے کچھ نہ پاوے کہ عذاب کو ساتھ اوسکے بچاوے
مانند اہل نجات کے ہو اور کہا جاوے گا ظالمون کو کہ چکھو وبال اوس چیز کا کہ کرتے تھے تم ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ معنی اسکے یہ ہین کہ
انسان جب دیکھتا ہی کوئی ڈر کی چیز تو ہاتھ مونہہ کے سامنے روکتا ہی اور چاہتا ہی کہ ہاتھ سے مونہہ کو بچاوے اسلیے کہ سب اعضا مین مونہہ
نہایت عزیز ہوتا ہی اور جو شخص کہ ڈالا جاویگا دوزخ مین ڈالا جاویگا اس حال مین کہ طوق کیے جاوینگے ہاتھ اوسکے ساتھ گردن اوسکی
کے پس نہین میسر ہوگا اوسکو یہ کہ بچاوے آگ کو مگر ساتھ اوس مونہہ اپنے کے کہ بچاتا تھا ڈر کی چیزون سے ساتھ غیر اوسکے کے اوسکی محافظت کے لیے
اور کہا جاویگا ظالمون کو یعنی کہینگے ظالمون سے داربان دوزخ کے ذوقوا الخ ✤ ۱۲ ✤ کشاف ✤ مراد یتقی بوجھہ سے یہ ہی کہ
کھینچا جاویگا وہ مونہہ کے بل دوزخ مین اور یہ مانند اس قول اللہ تعالی کے ہی ✤ افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی
امنا یوم القیمۃ ✤ یعنی کیا پس وہ شخص کہ ڈالا جاویگا دوزخ مین بہتر ہی یا وہ شخص کہ آویگا با امن روز قیامت کے اور یا مینے نہین
کہا اوندھا ڈالا جاویگا دوزخ مین اور اول جو آگ کو پہونچیگا مونہہ اوسکا ہوگا اور کہا مقاتل نے کہ وہ کافر ہی کہ ڈالا جاویگا دوزخ مین

۵۱ قوله افمن یتقی الخ ... سوء العذاب ... کشاف

ف حاصل یہ کہ اوسکے مونہہ پر عذاب پڑیگا کوئی چیز نہ بچاویگا کہ جس سے عذاب اوسکا بچایا جاوے منہ مظہر

اس حال مین کہ طوق کیے ہونگے ہاتھ اوسکے ساتھ گردن اوسکی کے اور اوسکے ہاتھ مین بڑا انگارا ہوگا گندک کا پس بھڑکیگی آگ اوسمین اس حال مین کہ وہ لٹکتا ہوگا ساتھ گردن کے پس گرمی دوزخ کی اور لپٹ اوسکی اوسکے مونہہ پر پہونچتی ہوگی نہین دفع کرسکیگا اوسکو بسبب طوق کے کہ اوسکے ہاتھ اور گردن مین ہوگا اور بعضونے کہا کہ مراد اس سے ابوجہل ہی کہ ہاتھ اوسکے گردن مین باندھکر دوزخ مین لیجاوینگے اور وہ ساتھ مونہہ اپنے کے آگ دوزخ سے پرہیز کریگا ✤ معالم ✤ در منثور ✤

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ

جھٹلا چکے ہین انسے اگلے پھر پہونچا اونپر عذاب جہان سے خبر نہ رکھتے تھے پھر چکھائی اونکو اللہ نے رسوائی

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

دنیا کے جیتے اور عذاب آخرت کا تو اور بڑا ہی اگر یہ سمجھ رکھتے ✤ مو

جھٹلایا تھا یعنی رسولون کو اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے یعنی قریش سے پس آیا اونکو عذاب اوس جگہہ سے کہ نہین جانتے تھے پس چکھائی اونکو خدا تعالی نے خواری بیچ زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا سخت ہی اگر جانتے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ اوس جگہہ سے کہ نہین جانتے تھے یعنی اوس جہت سے کہ نہین گمان کرتے تھے اور نہین خطرہ گذرتا تھا اونکے دل مین کہ شر پہونچیگی اونکو اوس جہت سے اوس وقت کہ وہ امن مین تھے غافل تھے عذاب سے ناگہان گرفتار عذاب مین ہوئے امن کی جگہہ اپنی سے اور خواری یعنی مسخ اور خسف اور جلاوطن ہونا اور مانند انکے عذاب خدا سے سخت ہی یعنی دنیا کے عذاب سے اگر جانتے البتہ امن مین رہتے یا یہ معنی ہین کہ اگر جانتے وہ آخرت کے عذاب کو تو نہ جھٹلاتے ✤ مد ✤ کشاف ✤ معا ✤ جلا ✤

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا

اور ہمنے بیان کی لوگون کو اس قرآن مین سب چیز کی کہاوت کہ شاید وہ سوچین قرآن ہی عربی زبان کا

غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

جسمین کجی نہین کہ شاید وہ بچ چلین ✤ مو

اور البتہ تحقیق بیان کی ہمنے واسطے آدمیون کے اس قرآن مین ہر نوع سے مثال ہووے کہ نصیحت پکڑین اوتارا ہمنے قرآن عربی بے عیب ہووے کہ یہ پرہیزگاری کرین ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ غیر ذی عوج کے معنی یہ ہین کہ مستقیم و پاک ہی تناقض و اختلاف سے اور بعضون نے کہا کہ مراد عوج سے شک ہی یعنی شک والا نہین کہ کچھ شک ہو اللہ کے کلام ہونے مین اور انس سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے قرآنا عربیا غیر ذی عوج کہ فرمایا غیر مخلوق یعنی یہ قرآن اللہ کا کلام ہی قدیم مخلوق نہین پرہیزگاری کرین یعنی کفر سے بچین ✤ مد ✤ در منثور ✤

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ

اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک مرد ہی کہ اوسمین کئی شریک ضدی اور ایک مرد ہی پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی ہی انکی کہاوت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

سب خوبی اللہ کو ہی پر وہ بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے ✤ مو

بیان کی خدا نے ایک مثال ایک غلام ہی کہ اوسمین شریک مختلف ہین اور ایک غلام ہی مسلم واسطے ایک شخص کے کیا برابر ہین صفت مین تعریف خدا کے لیے ہی بلکہ اکثر اونکے نہین جانتے یعنی جس غلام کے کئی مالک ہوتے ہین ضائع ہوتا ہی ایسے ہی جو شخص کہ بہت معبودون کو

پوجتا ہی ضائع ہی اور جو غلام کہ خالص ایک شخص کا ہی وہ شخص کارساز سب امور اوسکے کا ہوتا ہی ایسے ہی جو کہ موحد و مخلص ہو
خدا کارساز اوسکا ہی واللہ اعلم + فتح + تفسیر + متشاکسون کے معنی ہین جھگڑنے والے اور اختلاف کرنے والے بدخلق اور سلما مصدر ہی
سلم کا اور معنی ہین اسکے سلامتی ہوا لا کہ سیکو اوسمین تنازع نہو واسطے ایک شخص کے یعنی خالص ہوا اوسکے لیے شرکت سے کیا برابر ہین صفت مین
یعنی کیا برابر ہین صفتین انکی اور حال انکے یہ استفہام انکاری ہی یعنی نہین برابر انکے صفتین اور حال تعریف خدا کے لیے کہ ایک ہی وہ ایسا کہ
نہین شریک کوئی اوسکا نہ اور معبودون کے لیے سوائے اوسکے یعنی واجب ہی یہ کہ حمد و عبادت متوجہ ہو طرف اوس وحدہ کے پس تحقیق ثابت ہوا
کہ نہین ہی کوئی معبود سوائے اوسکے بلکہ اکثر اونکے نہین جانتے ہین یعنی اوس عذاب کو کہ رجوع کرینگے اوسکی طرف پس شریک کرتے ہین
ساتھ اوسکے غیر اوسکے کو تمثیل دی کافر کو اور اوسکے معبودونکو ساتھ غلام کے کہ شریک ہون اوسمین کئی شریک کہ اونمین آپسمین تنازع
اور اختلاف ہو ہر ایک اونمین سے دعوی کرتا ہو کہ یہ غلام میرا ہی پس وہ آپسمین کھینچا کھانچی کرتے ہون اوسکو اور لگاتے ہون اوسکو
خدمتون مختلف مین اور وہ غلام متحیر ہی نہین جانتا کہ کونسا راضی ہی اوسکی خدمت سے اور کس پر اونمین سے بھروسا کرے اپنی حاجتون
مین اور کس سے طلب کرے رزق اپنا اور کس سے ڈھونڈے رفاقت اپنی پس فکر اوسکی متفرق ہی اور دل اوسکا پریشان اور تمثیل دی
مومن کو ساتھ غلام کے کہ اوسکا ایک آقا ہو پس فکر اوسکی ایک ہی اور دل اوسکا مجتمع + کشاف + جلالین +
یعنی نہین برابر ہی غلام جماعت کا اور غلام ایک کا اسلیے کہ اول سے جب طلب کرے ہر ایک اوسکے مالکون مین سے خدمت اپنی
ایک وقت مین تو وہ متحیر ہوتا ہی کہ کسکی خدمت کرون انمین سے اور یہ مثال شرک کی ہی اور دوسری مثال موحد کی ہی + جلد + ایک غلام
جو کئی کا ہو کوئی اوسکو اپنا نہ سمجھے تو اوسکی پوری خبر نہ لے اور ایک غلام جو سارا ایک کا ہو وہ اوسکو اپنا سمجھے اور پوری خبر لے یہ مثال
ہی جو ایک رب کے بندے ہین اور جو کئی رب کے بندے + موضح + یعنی جو غلام کہ کئی آقا رکھتا ہو اور وہ اوس سے خدمت لینے مین تنازع کرتے ہون
برابر نہین ہی ساتھ اوس غلام کے کہ سوائے ایک آقا کے نہ رکھتا ہو اور بے تنازع ہو اسیطرح کافر پوجنے والا معبودون متعددہ باطلہ کا یعنی
بتونکا ساتھ مسلمان پوجنے والے خدا یگانہ معبود بحق کے برابر نہو + بحر + تنبیہ + حاصل آیت یہ ہوا کہ اللہ تعالی کا شریک کسیکو
نکرے اوسی کو مالک اور کارساز اور رازق اپنا سمجھے اور عبادت اوسیکو کرے پس بزرگون کو سر کا تاج اور آنکھون کی تیلی سمجھے لیکن
کارخانہ خدائی مین کسیکو دخیل نجانے اور جو بندگی کہ خاص اللہ ہی کی سزاوار ہی جیسے سجدہ کرنا طواف کرنا اور پکارنا وقت حاجات کے اور
منتون کا ماننا اور نام رکھنے مین نسبت عبودیت کی کرنی اوسکی طرف اور مانند انکے کے اوسکے غیر کے لیے نکرے تفصیل اخیر کی بات کی یہ ہی
کہ نام رکھنا عبد فلان اور غلام فلان بھی ایک قسم ہی شرک کی اس سے بھی بچے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ بیچ تفسیر آیت فلما
اٰتٰهما صالحًا الخ کے لکھتے ہین کہ یہ تصویر ہی حال آدمی کی کہ وقت ثقل حمل کے نیت درست کرتا ہی اور جب فرزند وجود مین آوے
تو اوسکو فراموش کر دیتا ہی اور یہان سے جانا گیا کہ شرک نام رکھنے مین ایک قسم ہی شرک سے جیسے کہ اہل زمانہ ہمارے غلام فلان اور عبد فلان
نام رکھتے ہین انتہی پس آدمی کو چاہیے کہ ایک ہی کا غلام ہو رہے ہر ایک کا غلام نہ بنتا پھرے اور اوسیکو حاجت روا اور کارساز اپنا سمجھے
نہ اور کسیکو والا جنکو نام رکھا ہی اللہ تعالی نے اس آیت مین بھی انہین مین داخل ہوگا اور خَسِرَ الدُّنیا وَالآخِرَة ہوگا حضرت
شیخ عبد الحق دہلوی نے مدارج النبوۃ مین بیچ ذکر وفود کے لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عبد عوف کا عبد اللہ رکھا جیسے کہ
وفد بنی البکا مین عبد عمر کا نام عبد الرحمن رکھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جس نام مین اضافت عبد کی غیر خدا کی طرف ہو وہ نام رکھنا
خوب نہین انتہی مسئلہ شرکت دو قسم پر ہی شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہ ہی کہ مالک ہون دو شخص عین کے یعنی ایک
چیز کے از راہ ارث کے یا خریدنے کے یا کوئی ہبہ کرے اون دونون کو کچھ یا غالب آوین دو شخص چیز مباح پر مثلاً شکار کرین دو شخص وغیر ذلک

مسئلہ شرکت

پاس مل جاوے مال دو شخصوں کا اس طرح کہ نہ متمیز ہو سکے یعنی ایک جنس کا مال دونون پاس تھا وہ مل گیا جیسے دودھ ایک کا دوسرے کے
دودھ مین مل جاوے یا دونون قصداً اوس مال کو ملا دین پس اس شرکت کا حکم یہ ہی کہ ہر ایک دوسرے کے حصے مین اجنبی ہی اور جائز ہی بیچنا
اپنے حصے کا اپنے شریک کے ہاتھ اور غیر شریک کے ہاتھ بھی بیچنا اپنے حصے کا جائز ہی بغیر اذن شریک کے سوائے دونون قسمون اخیر کے
یعنی دونون نے مال ملا دیا ہو یا آپسے مل گیا ہو تو اوسکا بیچنا بغیر اذن شریک کے درست نہین ہی اور شرکت عقد یہ ہی کہ کہے ایک دوسرے سے
کہ شریک کیا مینے تجکو فلانی چیز مین اور دوسرا قبول کرے اور رکن شرکت کا ایجاب و قبول ہی اور شرط اسکی یہ ہی کہ نہو اسمین کوئی چیز ایسی کہ
قطع کرے شرکت کو مانند شرط کرنے معین روپیون کے فائدے مین سے واسطے ایک کے اون دونون مین سے یعنی اگر دو شریکون مین سے یہ شرط
کرے کہ جو فائدہ ہوگا اوسمین سے پانچ روپے مین لونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکت کو قطع کر دیتی ہی نہ ہونا اسکا شرط ہی اس شرکت کی اور
یہ شرکت عقد چار قسم پر ہی شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان اور شرکت صنائع و التقبل اور شرکت وجوہ پس شرکت مفاوضہ تو یہ ہی کہ شریک ہوں دو شخص
کہ برابر ہوں دونون تصرف اور دین مین اور مال مین پس نہین جائز ہی یہ شرکت درمیان مسلمان اور کافر کے اسلیے کہ دین مین مساوی نہین
اور نہ درمیان غلام اور آزاد کے اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے کے اسلیے کہ تصرف مین برابر نہین اور مراد مساوات سے مال مین مساوات
اوس مال کی مراد ہی کہ صحیح ہو اوسمین شرکت اور نہین مضایقہ ہی ساتھ زیادتی اوس مال کے کہ نہ جائز ہو اوسمین شرکت مانند عروض یعنی
اسباب اور زمین وغیرہ کے اور متضمن ہوتی ہی یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہی معاملے مین
پس جب خریدے ایک دونون مین سے کچھ تو بیچنے والے کو مطالبہ ثمن کا یعنی مول کا شریک دوسرے سے پہونچتا ہی اور ضرور ہی اسمین لفظ مفاوضہ کا
یا بیان کرنا تمام مقتضیات اوسکے کا اور نہین شرط ہی اسمین دینا مال کا وقت عقد کے اور جو کوئی اون دونون مین سے کچھ مول لے سوائے
طعام و لباس اہل اپنے کے پس وہ دونون کا ہوگا اور جو دین کہ لازم ہوا ایک پر اون دونون مین سے بسبب اوس چیز کے کہ صحیح ہو اوسمین شرکت
مانند خریدنے اور بیچنے اور اجارہ لینے کے یا بسبب کفالت کے ساتھ امر کے ضامن ہوگا اوسکا دوسرا اور بغیر امر کے ضامن نہین ہونے کا صحیح
یہی ہی یعنی جبکہ لازم آوے ایک پر اون دونون مین سے دین بسبب کفالت کے بغیر امر مکفول عنہ کے پس صحیح یہ ہی کہ اس دین کا نہین ضامن ہوگا
شریک دوسرا اور اسی طرح اگر لازم ہوگا دین بسبب غصب کے ایک پر ضامن ہوگا اوسکا دوسرا اور نہین صحیح ہی شرکت مفاوضہ اور عنان مگر ساتھ
روپے یا اشرفی یا پیسون کے کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمد کے اور ساتھ ڈلے سونے اور چاندی کے اگر معاملہ کرتے ہوں لوگ ساتھ اونکے اور اگر ایک
دونون شریکون مین سے مالک ہوا بسبب ارث کے یا اور جہت کے ایسے مال کا کہ جسمین شرکت مفاوضہ درست ہو سکتی ہی مانند روپے اشرفی کے تو شرکت
مفاوضہ جاتی رہی اور شرکت عنان ہو گئی اور اگر وارث ہوگا ایک دو شریکون مین سے ایسی چیز کا کہ جسمین شرکت مفاوضہ نہین ہو سکتی
مانند اسباب اور مکان و زمین کے تو باقی رہی شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان یہ ہی کہ شریک ہوں دو شخص کہ برابر ہوں چیزون ذکر کی گئی مین
یعنی تصرف وغیرہ مین یا نہ برابر ہوں پس اگر مال دونون کے برابر ہوں یا کم زیادہ ہوں صحیح ہی اور صحیح ہی یہ شرکت اس طرح بھی کہ شرط
کیجاوے کہ یہ ہو مال مساوی اور نہو نفع مساوی یعنی ایک کیلیے نفع اور دوسرا زیادہ باوجود مساوات مال کے تو بھی درست ہی اور تینون
اماموں کے نزدیک سوائے امام شافعی کے ایک نوع ہونا دونون کے مالون کا اور مخلوط کرنا دونون مالونکا اور برابر ہونا دونون کے مالون کا اور
ربح کا شرط نہین ہی جس طرح کہ ہو اور جو کچھ شرط کرین جائز ہی اور ربح اور تلف اور ضمان بقدر دونون مالون کے ہونگے پس اگر ایک کے
درہم ہوں اور ایک کے دینار تو بھی جائز ہی اور یہ شرکت متضمن ہوتی ہی وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت صنائع و التقبل یہ ہی کہ شریک ہوں
دو حرفے والے اگرچہ حرفے مختلف رکھتے ہوں مثلاً درزی ہوں یا ایک رنگریز ہو اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کرین کام دونون
اور ہو کسب درمیان دونون کے یعنی دونون ملکر کسب کرین اور اگر شرط کرین دونون کام کرنے مین آدھوں آدھ کی اور نفع مین یہ شرط کرین

چنانچہ ابن عمرؓ کہتے ہین کہ ایک مدت ہم بھی جانتے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی ہی ہمارے حق مین اور اہل کتاب کے حق مین کہ دین کا فرمان جھگڑا ہوگا
جیسا ذکر کیا گیا اور ہم کہتے تھے کہ ہم آپسمین کیونکر جھگڑینگے حال انکہ نبی ہمارا ایک ہی اور دین ہمارا ایک ہی اور کتاب ہماری ایک ہی یہانتک
کہ دیکھا مینے اپنے بعضون کو کہ مارتے ہین بعضون کو تلوار سے پس جانا مینے کہ یہ نازل ہوئی ہی ہم مومنون کے حق مین اور ابراہیم نخعی نے بھی یہ
کہا صحابہ نے کہ کیا ہوگی خصومت ہماری یعنی قیامت کو حالانکہ ہم تو بھائی ہین آپسمین پس جب قتل کیے گئے عثمانؓ تو کہا صحابہ نے کہ یہ
خصومت ہماری ہی یعنی درباب قتل انکے کہ آپسمین جھگڑا ہوئیگا روز قیامت کے اور کہا ابو العالیہ نے کہ نازل ہوئی یہ آیت اہل قبلہ کے
حق مین اور یہ جھگڑنا درباب خونون اور حقوق آپسکے ہوگا اور وجہ اول ہی ہی یعنی پوری اور حق بات اول ہی کی ہی یعنی آنحضرتؐ اور کفار
جھگڑینگے جیسے کہ سمجھا جاتا ہی اس قول اللہ تعالی کے سے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ الخ اور اس قول اوس تعالی کے سے وَالَّذِيْ
جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ کہ بیان اور تفسیر ہی اون لوگون کی کہ اونمین جھگڑا ہوگا آپسمین اب مناسب قول اخیر کے
کچھ روایتین سننی چاہیئین ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر ہووے کچھ حق بھائی اوسکے کا قسم
آبروریزی اوسکی سے یا اور کچھ پس معاف کروا دے اوسکو اوس سے آجکے دن پہلے اسکے کہ نہونگے دینار اور نہ درہم یعنی قیامت مین اگر ہونگے
ظالم کے لیے عمل اچھے لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق مظلوم کے اور اگر نہونگی ظالم کے لیے نیکیان لیجاوینگی برائیان حق والے کی پس
رکھی جاوینگی ظالم پر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کہ کیا جانتے ہو تم کہ کیا معنی ہین مفلس کے عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس
ہم مین وہ شخص ہی کہ نہ درہم ہووے اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق مفلس میری امت سے وہ شخص ہی کہ آویگا دن
قیامت کے ساتھ نماز اور روزہ اور زکوۃ کے اور آویگا ساتھ اس حالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان لگایا ہوگا کسیکو اور
کھا گیا ہوگا مال کسیکا اور بہایا ہوگا خون کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک کو نیکیون اوسکی سے اور دوسرے کو نیکیون اوسکی سے پس اگر تمام ہوئین نیکیاں اوسکی
پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھ سزا گناہ کے اوسپر تو لیجاوینگی خطائین مظلومون کی پس ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ جہنم مین
اور روایت ہی زبیر بن العوام سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہ آیت اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ
رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ کیا مواخذہ کیا جاویگا ہمپر اوس چیز کا کہ ہی درمیان ہمارے دنیا مین ساتھ خواص ذنوب کے
یعنی زنا وغیرہ کا تو مواخذہ ہووے ہی گا آپسکے حقوق کا بھی مواخذہ ہوگا فرمایا ہان البتہ مواخذہ کیا جاویگا تمپر اسکا یہانتک کہ ادا کیا جاویگا طرف حقدار
کے حق اوسکا کہا زبیر نے قسم خدا کی بلا شبہہ امر دشوار ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ جھگڑے کی روز قیامت کے ہر چیز یہانتک کہ
دو بکریان بھی آپسمین جھگڑینگی در مقدمہ اوس ٹکر کے جو آپسمین سینگون سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول جو آپسمین جھگڑینگے
روز قیامت کے مرد اور بیوی اوسکی ہی قسم خدا کی نہین بولیگی زبان اوسکی ولیکن دونون ہاتھ اوسکے اور پانون اوسکے گواہی دینگے اوسپر اوس چیز کی
کہ غائبانہ کرتی تھی اپنے خاوند پر اور گواہی دینگے دونون ہاتھ مرد کے اور پانون اوسکے اوس چیز کی کہ خبرگیری کرتا تھا وہ بیوی کی یعنی اسمین جو کچھ
قصور کیا ہو اوسکی گواہی دینگے پھر بلایا جاویگا مرد اور خادم اوسکا ساتھ مثل اسکے یعنی انکے بھی اعضا اسی طرح گواہی دینگے پھر
بلائے جاوینگے بازاری یعنی اونھون نے جو کسیکی حق تلفی کی ہوگی اونکے اعضا بھی گواہی دینگے اور نہین پائے جاوینگے وہان دانق اور قیراط لیکن
نیکیان ظالم کی دیجاوینگی مظلوم کو اور برائیان مظلوم کی ظالم پر رکھی جاوینگی پھر لایا جاویگا جبارون یعنی ظالمون کو لوہے کے گرزون سے
پس کہا جاویگا کہ وارد کرو انکو دوزخ پر پس قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ داخل ہونگے آگ مین یا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاِنْ مِّنْكُمْ
اِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہین ہی تم مین سے مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر یعنی گذریگا اوسپر سے کہ پل صراط اوسپر ہوگا یعنی مجکو شک ہی کہ داخل ہونگے
دوزخ مین یا فقط ورود ہی ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول دو جھگڑنے والون کے آپسمین دو ہمسائے ہونگے کہ مین فرمایا

ف ١ یعنی طرح طرح کی عبادتین اور [illegible]
ف ٢ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مسلمان وہ ہی کہ سالم رہین مسلمان یعنی بچین زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے اور مہاجر وہ ہی کہ ترک کرے اوس چیز کو کہ منع کیا اللہ نے اوس سے ١٢ مشکوۃ
ف ٣ یعنی طرح طرح کے [illegible]
ف ٤ [illegible] یعنی [illegible] حقوق [illegible] ١٢ ف
ف ٥ دانق اور [illegible] ١٢

میان بیوی اول جھگڑینگے اور کہین ہمسایون کو فرمایا اور دونون محل پر اول اضافی مراد ہو یعنی بہ نسبت بعض حقوق کے یہ
اول ہین اور بہ نسبت بعض کے وہ شاید گھروالون مین پہلے اونکا جھگڑا ہوا اور باہروالون مین ہمسایون کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے لایا جاویگا یعنی محشر مین امیر ظالم کو پس جھگڑے گی اوس سے رعیت پھر فتح یاوینگے وہ اوس پر پس کہا جاویگا اوس امیر کے لیے
کہ باندھا جاوے ایک ستون سے دوزخ کے ستونون مین سے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا جھگڑینگے لوگ آپسمین روز قیامت کے یہان تک کہ
جھگڑے گی روح ساتھ بدن کے پس کہیگی روح واسطے بدن کے کہ تو نے کیا یعنی جو کچھ کیا اور کہیگا بدن واسطے روح کے کہ تو نے حکم کیا تھا
اور تو نے فریب دیا پس بھیجیگا اللہ تعالی ایک فرشتے کو پس حکم کریگا وہ درمیان اون دونون کے پس کہیگا فرشتہ واسطے اون دونون
کے کہ مثل تم دونون کی ایسی ہی جیسے ایک شخص جاماندہ بینا ہو اور دوسرا اندھا ہو داخل ہوئے دونون ایک باغ مین پس کہا جاماندہ نے
واسطے اندھے کے کہ مین دیکھتا ہون یہان میوے ولیکن نہین پہونچ سکتا مین طرف اونکے پس کہا واسطے اوسکے نابینا نے کہ سوار ہو تو
مجھپر اور توڑ میوے پس سوار ہوا جاماندہ اوسپر اور توڑے میوے پس کونسا اون دونون مین سے زیادتی کرنے والا ہوا کہینگے روح و جسد کہ دونون
ہی زیادتی کرنے والے پس کہیگا واسطے اون دونون کے فرشتہ کہ تم دونون نے حکم کیا اپنے نفس پر یعنی بدن واسطے روح کے مانند سواری کے
ہی اور روح سوار ہونے والی ہی اوسپر اور ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ
کہا کہ جھگڑیگا سچا جھوٹے سے اور مظلوم ظالم سے اور ہدایت یافتہ گمراہ سے اور ضعیف متکبر سے * **تنبیہ** * ان روایتون سے معلوم ہوا
کہ بندون کے حقوق نہایت دشوار ہین چنانچہ صحیح بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال نامے تین ہین ایک
اعمال نامہ ہی کہ نہین بخشتا اللہ جو کچھ اوسمین ہی وہ شرک کرنا ہی ساتھ اللہ کے فرماتا ہی اللہ عز و جل اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ
یعنی بلاشبہ اللہ نہین بخشتا ہی یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور دوسرا اعمال نامہ ہی کہ نہین عفو کرتا اوسکو اللہ و ظلم کرنا ہی بندون کا
آپسمین یہان تک کہ بدلا لیگا بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمال نامہ ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ اوسکی وہ ظلم کرنا بندون کا ہی درمیان اپنے
اور درمیان اللہ کے یعنی حقوق اللہ تعالی کے فوت کیے پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے عتاب کرے اوسکو اور اگر چاہے
درگذر کرے اوس سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بچا اپنے کو بددعا مظلوم کی سے پس سوا اسکے نہین کہ وہ مانگتا ہی اللہ سے حق اپنا اور
بلاشبہ اللہ نہین منع کرتا ہی حق والے کو حق اوسکے سے انتہی یہ دونون روایتین مشکوۃ مین ہین اور یہ جو اوپر روایت مین آیا کہ ظالم
کی نیکیان مظلوم کو ملین گی اوسکے حق کے بدلے مین مقدار اوسکی کیا ہی کتنی نیکیان کتنے حق کے بدلے مین ملین گی تو اسکی تفصیل
درالمختار مین یہ لکھی ہی کہ آیا ہی کہ لیا جاویگا ایک دانق کے عوض مین کہ قریب دو پیسے کے ہوتی ہی ثواب سات سو نمازون باجماعت کا انتہی
نکتہ اسکے اوپر کے رکوع مین جو آیت گذری فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ الخ
اوسمین قول سے مراد صوفیہ کرام رح کے نزدیک قسمین خطرون کی ہین اور وہ چھ ہین ایک تو خطرہ نفس کا ہی اور اوسمین کچھ خیر نہین ہوتی اور وہ
باعث شہوتون اور لذتون اور امور دنیوی اور جسمانی کا ہی کہ کچھ ثبات نہین رکھتے ہین اور اوسمین سوائے خوشی نفس ایک ساعت کی
اور کچھ نہین ہی اور وہ باز رکھنے والا اللہ سے اور قساوت اور غفلت لانے والا ہی وَكُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ
واقع ہی یعنی جو چیز باز رکھے تجکو اللہ سے پس وہ بت تیرا ہی اور اوسمین منہمک رہنے کے لیے کچھ حد نہین ہی اور دوسرا خطرہ شیطانی ہی
کہ واسطے گمراہ کرنے اور کفر اور شرک اور تہمت کرنے اور شکوہ کرنے خدا کے اور واسطے کروانے تمام گناہون اور تاخیر توبہ اور مانند اسکے کے
وارد ہوتا ہی اور کبھی واسطے مکر اور استدراج کے ساتھ امر خیر کے بھی وارد ہوتا ہی اور بحسب ایک قول کے خطرہ نفسانی بھی کبھی ساتھ خیر کے
آتا ہی لیکن ان دونون کے ساتھ مین شر ہی ہوتی ہی اور خطرہ نفسانی کو ہواجس نفسانی اور شیطانی کو وساوس شیطانی کہتے ہین اور اکثر حرکات

اور سکینات عوام کے بحسب انھیں دونون خطرون کے ہوتے ہین اور دونون مذموم ہین اور اسی لیے عوام حب دنیا اور معاصی مین مستغرق ہین تیسرا خطرۂ ملکی اور روحی چوتھا خطرۂ قلبی ہی اور یہ دونون محمود ہین اور یہ دونون باعث ہوتے ہین طاعت اور عبادت اور فکر اللہ اور متوجہ ہونے کے طرف اللہ اور آخرت اور راستی کے اور اون چیزون کے کہ جس سے خیر آدمی کی اور سلامتی اوسکی دارین مین ہو اور اعمال خواص کے بحسب انکے ظہور پاتے ہین پانچوین خطرۂ عقلی ہی کہ کبھی بحسب خطرۂ ملکی اور روحی کے اور کبھی بحسب خطرۂ نفس اور شیطان کے وارد ہوتا ہی چھٹا خطرۂ الٰہی ہی کہ بے واسطہ بندے کے دل پر وارد ہوتا ہی اور اکثر اوسکا خیر ہی اور کبھی واسطے امتحان اور ابتلا کے ساتھہ برائی کے بھی وارد ہوتا ہی اور اسکو الہام ربانی کہتے ہین اعمال عارفون کے بحسب انکے ہوتے ہین لیکن تمیز اسکا اور خطرون سے اور اسیطرح تمیز اور خطرون کا ایک کا دوسرے سے نہایت ہی مشکل ہی اور جگہہ بڑی ہی لغزش کی ہی جسکو خدا تعالی چاہے اور اوسکے دل کو منور کرے اوسی کو میسر ہوتی ہی اور حاصل کار یہ کہ جب بندہ شرک اور معاصی سے باز رہا اتباع خطرۂ شیطانی سے امن مین ہوا اور جب ترک لذات اور شہوات مباحہ اور اعتراض اور غصہ کرنے سے حق پر باز رہا اور توبہ اور استغفار عادت اپنی کی اور افعال خیر ساتھہ شرائط اونکی کے خالصۃً للہ کرنے اختیار کیے امید ہی کہ مکر نفس سے محفوظ رہیگا اور مداومت کرنے والا اونپر مغفور اور جنتی بھی ہوگا اور جب ورع اور تقوی اور زہد اور ریاضت اور راہ خدا طلبی کی کہ اکثر یہ چیزین واردات ملکی اور روحی اور عقلی سے ہوتی ہین اختیار کرے امید ہی کہ حق تعالی اوسکو معرفت اپنی عطا فرماوے اور ساتھہ نور ربانی کے منور کرے پس اوسپر شناخت اور تمیز خطرون کی اور معرفت حقائق اشیا کی کما حقہ آسان ہو اور تا حاصل ہونے اس مرتبے کے علاج پہچاننے خطرون کا یہ ہی کہ جو خطرہ موافق شرع کے نہو نفس یا شیطان سے ہوگا اور جس چیز مین تردد ہو اوسکو بھی ترک کرے اور طالب حق کو موافق احوال اولیا سے بھی بھلائی خطرے کی واضح ہوتی ہی اور خطرۂ خیر کہ ہمیشہ اوسکے ساتھہ جزم و قوت کے ہو الہام ہی اور اگر متردد ہو فرشتے سے ہی اور اسیطرح خطرہ برائی کا کہ ہمیشہ ہو نفس سے ہی اور کبھی حق سے یعنی امتحان کے لیے اور اگر متردد ہو شیطان سے ہی ٭ بحث ٭ تفصیل اسکی جو دیکھے تو فتوح الغیب مین حضرت غوث اعظم نے لکھی ہی ٭

○ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ وَکَذَّبَ بِالصِّدۡقِ اِذۡ جَآءَہٗ ؕ اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡکٰفِرِیۡنَ ○

پھر اوس سے ظالم کون جس نے جھوٹ بولا اللہ پر اور جھٹلایا سچی بات کو جب پہنچی اوس پاس کیا نہین دوزخ مین ٹھہراو منکرون کا ٭ مو ٭

پس کون شخص زیادہ ظالم ہی اوس سے کہ جھوٹھ باندھا خدا پر اور جھٹلایا دین سچے کو جسوقت کہ آیا اوسکے پاس کیا نہین ہی دوزخ مین جگہہ کافرون کی ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ یعنی اگر نبی نے جھوٹ خدا کا نام لیا تو اوس سے برا کون اور اگر وہ سچا تھا اور تمنے جھٹلایا تو تمسے برا کون ٭ مو ٭ اوپر کی آیت مین جو جھگڑنا آپس کا مذکور ہوا اس آیت مین اور آیت وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِہٖۤ مین بیان ہی اون لوگون کا کہ ہونگا درمیان اونکے جھگڑا اور جھوٹ باندھا خدا تعالی پر یعنی افترا کیا اوسپر ساتھہ نسبت کرنے شریک اور فرزند کے طرف اوسکے اور صدق سے مراد ہی دین جو حضرت لیکر آئے یا قرآن اور کافرون کے یعنی اون لوگون کے لیے کہ افترا کیا اللہ پر اور جھٹلایا دین سچے کو ٭ حل ٭ دعا ٭

وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ○

اور جو لایا سچی بات اور سچ مانا اوسکو وہی لوگ ہین ڈر والے ٭ مو ٭

اور وہ شخص کہ لایا دین سچے کو اور وہ لوگ کہ مان لیا اوسکو یہ جماعت وہ ہین پرہیزگار ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِہٖ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ لائے حق کو اور ایمان لائے اوسپر اور مراد ہین اس سے آنحضرت اور متبعین اونکے

الجزء الرابع والعشرون

جیسے کہ مراد ہین ساتھ موسی کے وہ اور قوم اونکی ہیچ قول اللہ تعالی کے وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ
يَهْتَدُونَ یعنی اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب تاکہ وہ ہدایت پاوین پس اسلیے فرمایا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ
اور کہا زجاج نے کہ روایت کیا گیا ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ اونھون نے کہا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَالَّذِي
صَدَّقَ بِهِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور روایت کیا گیا ہی یہ کہ الَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَالَّذِي
صَدَّقَ بِهِ مومن ہین اور یہ سب صحیح ہی اور کہا ابن عباس نے وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ الخ سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہین کہ لائے لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ اور تصدیق بھی کیا اوسکو اور پونہچایا خلق کو اور سدی نے کہا کہ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ جبرئیل ع
ہین کہ لائے قرآن کو اور صَدَّقَ بِهِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ قبول کیا اوسکو اور عطا نے کہا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ انبیاء ع
ہین اور صَدَّقَ بِهِ تابعدار اونکے ہین ✤ معا ✤ تنبیہ ✤ اس آیت کے اخیر مین جو فرمایا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ
یعنی یہی لوگ ہین کہ ڈرتے رہتے ہین اپنے پروردگار سے اور گناہون سے بچتے ہین حضرت عثمان رض سے منقول ہی کہ مومن کو چھ قسم کا
ڈر رہتا ہی ایک تو یہ کہ ایسا نہو کہ اللہ تعالی بغیر ایمان کے ناگہان اوٹھائے دنیا سے اور ایک نسخے مین ہی ساتھ گناہون کے اوٹھا اور دوسرے
ڈر رہتا ہی حفظہ یعنی ملائکہ اعمال لکھنے والون کی طرف سے یہ کہ لکھین اوسپر وہ اعمال کہ فضیحت ہو سبب اونکے روز قیامت کے اور تیسرے
ڈر رہتا ہی شیطان کی طرف سے اسکا کہ باطل کر دے عمل اوسکا اور چوتھے ملک الموت کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ روح قبض کرلے ناگہان غفلت مین
اور پانچوین دنیا کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ فریفتہ ہو ساتھ اوسکے پس غافل کر دے اوسکو آخرت سے اور چھٹے اہل وعیال کی طرف سے ڈر رہتا ہی
یہ کہ مشغول ہو ساتھ اونکے پس غافل کر دین وہ اللہ کی یاد سے ✤ منبہات ✤

لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا
اونکو ہی جو چاہین اپنے رب کے پاس یہ ہی بدلا نیکی والون کا تا اوتارے اللہ اون سے برے کام جو کیے تھے
وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝
اور بدلے مین دے اوکا نیک بہتر کامون کا جو کرتے تھے ✤ مو ✤

واسطے اونکے ہی جو کچھ چاہین نزدیک پروردگار اونکے کے یہی جزا نیک کارون کی کہ دور کرے خدا اونسے بدترین اوس چیز کا کہ کیا
اور دیوے اونکو مزدوری اونکی بحسب نیکوترین اوس چیز کے کہ کرتے تھے ✤

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَن
کیا اللہ بس نہین اپنے بندے کو اور تجکو ڈراتے ہین اونسے جو اوسکے سوا ہین اور جسکو راہ بھلاوے اللہ تو کوئی نہین اوسکو راہ دینے والا اور جسکو
يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انتِقَامٍ ۝
راہ سجھاوے اللہ اوسکو کوئی نہین بھلانے والا کیا نہین ہی اللہ زبردست بدلا لینے والا ✤ مو ✤

کیا نہین ہی خدا کارساز بندے اپنے کا اور ڈراتے ہین تجکو ساتھ اون لوگون کے غیر خدا کے ہین اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہین ہی واسطے
اوسکے کوئی راہ دکھانے والا اور جسکو راہ دکھاوے خدا نہین ہی اوسکو کوئی گمراہ کرنے والا کیا نہین ہی خدا غالب بدلا لینے والا ✤ فتح ✤
تفسیر ✤ کیا نہین ہی خدا کارساز اپنے بندے کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی ہی اور حمزہ اور علی نے عبادہ پڑھا ہی جمع عبد کے
یعنی انبیا اور مومن اور مضمون اسکا مانند مضمون آیت إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ کے ہی اور ڈراتے ہین تجکو ساتھ اون لوگون کے
کہ غیر خدا کے ہین یعنی ساتھ بتون کے کہ جنکو پکڑ رکھا ہی مشرکون نے معبود سوائے خدا کے اور ڈرانا اونکا یہ تھا کہ قریش نے کہا آنحضرت صلعم کو

کہ ہم ڈرتے ہین اِس سے کہ دیوانہ کردین تجکو معبود ہمارے اور پھٹکار اونکی پڑے تجپر بسبب عیب کرنے تیرے کے اونکو بدلا لینے والا کر بدلا لیتا ہی اپنے دشمنون سے اور اسمین وعید یعنی دھوکا ہی واسطے قریش کے اور وعدہ ہی واسطے مومنون کے کہ وہ بدلا لیویگا واسطے مومنون کے کافرون سے اور مدد کریگا اونکی اونپر پھر معلوم کروایا اللہ تعالیٰ نے کہ کفار باوجود بت پوجنے کے مقر ہین اسکے کہ اللہ پیدا کرنے والا آسمان و زمین کا ہی ساتھ قول اپنے کے ✤ مل ✤

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ
اور جو تو اونسے پوچھے کسنے بنایا آسمان اور زمین تو کہین اللہ نے تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو پوجتے ہو

دُونِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ
اللہ کے سوائے اگر چاہے اللہ مجپر کچھ تکلیف وہ ہین کہ کھول دین تکلیف اوسکی ڈالی ہوئی یا وہ چاہے مجپر مہر وہ ہین کہ روک دین

رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝
اوسکی مہر تو کہہ مجکو بس ہی اللہ اوسی پر بھروسا رکھتے ہین بھروسا رکھنے والے ✤ مو

اور اگر پوچھے تو اونسے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو البتہ کہین خدا نے پیدا کیے ہین کہہ دیکھا تمنے اوسکو کہ پوجتے ہو سوائے خدا کے اگر چاہے میرے حق مین خدا تعالیٰ سختی کو کیا یہ بت دفع کرنے والے سختی اوسکی کے ہین مجسے یا اگر چاہے میرے حق مین بخشایش کیا یہ بت باز رکھنے والے بخشایش اوسکی کے ہین کہہ بس ہی مجکو خدا اوسپر توکل کرتے ہین توکل کرنے والے ✤ فتح ✤ **تفسیر** سختی یعنی مرض یا فقر یا سوائے اونکے بخشایش یعنی صحت یا غنا یا مانند انکے کے اور یون جو فرمایا کہ اگر پوچھے تو اونسے الخ یہ اسلیے فرمایا کہ اونھون نے ڈرایا تھا آنحضرت صلعم کو بتون کی پھٹکار اور دیوانہ کر دینے سے پس حکم کیے گئے آنحضرت صلعم ساتھ اسبات کے کہ اقرار کرواوین اونسے پہلے اسبات کا کہ اونکا خالق ہی اللہ خدا لاشریک ہی پھر کہین اونسے بعد اقرار کروانے کے کہ پس اگر چاہے میرے حق مین خالق عالم کا کہ جسکا اقرار کیا تمنے ضرر پونہچانا یا رحمت پونہچانی کیا قادر ہونگے وہ اوپر خلاف اسکے کے پس جب ساکت و قائل کیا اونکو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کہہ کافی ہی مجکو اللہ ضرر پونہچانے بتون اونکے سے روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلعم نے پوچھا اونسے یعنی جو کہ حکم ہوا تھا پس ساکت رہے وہ پس اوتری یہ آیت قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ✤ مل ✤ **تنبیہ** جاننا چاہیے کہ کلمہ حَسْبِيَ اللّٰهُ کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر اوترے غم یا سختی یا کوئی امر دشوار تو چاہیے کہ کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اور بعضی روایت مین ہی حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یہ دونون روایتین حصن حصین مین بخاری سے منقول ہین پھر حصن حصین کے شارح مولوی فخر الدین نے اسکی شرح مین لکھا ہی کہ روایت کی ابن عباس رضی نے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب آگ مین ڈالا تو یہی کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو پڑھا جبکہ کہا لوگون نے إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ یعنی کفار تمسے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہین ڈرو اونسے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت ابراہیم ع کو آگ مین ڈالنے لگے تو آخری قول اونکا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تھا انتہی اور انیس المنقطعین مین ہی کہ روایت کی عبد اللہ بن بریدہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑھے دس کلمے پیچھے نماز صبح کے پاویگا اللہ تعالیٰ کو نزدیک اونکے کفایت کرنے والا اونمین سے پانچ دنیا کے لیے ہین اور پانچ آخرت کے لیے وہ یہ ہین حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِينِي حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَا أَهَمَّنِي حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغَى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِي حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِي بِسُوءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيزَانِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْحَوْضِ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ یعنی بس ہی مجکو اللہ

واسطے دین میرے کے بس ہی مجکو اللہ واسطے اوس چیز کے کہ فکر مین ڈالے مجکو بس ہی مجکو اللہ واسطے اوس شخص کے کہ سرکشی کرے مجپر بس ہی مجکو اللہ واسطے اوسکے کہ حسد کرے مجسے بس ہی مجکو اللہ واسطے اوسکے کہ مکر بد کرے مجسے بس ہی مجکو اللہ نزدیک موت کے بس ہی مجکو اللہ وقت سوال کرنے منکر نکیر کے قبر مین بس ہی مجکو اللہ نزدیک میزان کے بس ہی مجکو اللہ نزدیک گذرنے کے پل صراط پر سے بس ہی مجکو اللہ نزدیک حوض کوثر کے بس ہی مجکو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اوسی پر بھروسا کیا مینے اور اوسی کیطرف رجوع کرتا ہون مین انتہی اور ملا علی قاری نے بھی حزب الاعظم مین اس دعا کو نقل کیا ہی اور اوسکے کسی شارح نے یہی فائدہ اسکا نقل کیا ہی لیکن حزب الاعظم مین بعد لفظ توکلت کے بجاے والیہ انیب کے وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ہی اور حصن حصین مین ابوداؤد وغیرہ سے یہ بھی لایا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر غالب آوے کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج اوسکا نہین جانتا ہی تو چاہیے کہ کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ

تو کہہ اے قوم کام کیے جاؤ اپنی جگہہ مین بی کام کرتا ہون اب آگے جان لوگے کس پر آتی ہی آفت کہ اوسکو رسوا

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

اور اوترتی ہی اوسپر مار سدا کی ۞ موؔ

کہدے اے قوم میری عمل کرو تم اپنی وضع پر تحقیق مین بھی عمل کرنے والا ہون اپنی وضع پر پس جانوگے تم اوس کسیکو کہ آویگا اوسکو عذاب کہ رسوا کریگا اوسکو اور اوس کسیکو کہ اوتریگا اوسپر عذاب دائم ۞ فتح ۞ تفسیر علی مکانتکم کے معنی ہین اوپر حال اپنے کے کہ جسپر تم ہو اور اوپر جہت اپنی کے عداوت سے کہ جسپر ہو اوسپر پس جانوگے تم الخ کیسی تہدید کی کافرون کو ساتھ ہونے آنحضرتؐ کے فتحیاب اور غالب و نیز دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ جب آئے کفار پر رسوائی اور عذاب پس یہ عزت اور غلبہ آنحضرتؐ کا ہی اسلیے کہ غلبہ پورا ہوگا آنحضرتؐ کے لیے بسبب عزت پانے عزیز کے دوستون اونکے سے اور بسبب ذلت پانے ذلیل کے دشمنون اونکے سے اور لفظ یخزیہ صفت ہی عذاب کی جیسے لفظ مقیم صفت ہی یعنی عذاب کہ رسوا کرنے والا ہو اوسکو اور وہ دن بدر کے ہوا اور عذاب دائم عذاب دوزخ کا ہی ۞ مدؔ

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

ہمنے اوتاری ہی تجھپر کتاب لوگون کے واسطے سچے دین کے ساتھہ پھر جو کوئی راہ پر آیا سو اپنے بھلے کو اور جو کوئی بہکا سو یہی کہ بہکا اپنے

عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

برے کو اور تجھپر اونکا ذمہ نہین ۞ موؔ

تحقیق ہمنے اوتاری ہی تجھپر کتاب واسطے لوگون کے ساتھہ حق کے پس جسنے راہ پائی پس نفع اوسی کے لیے ہی اور جو کہ گمراہ ہوا سوا اسکے نہین ہی کہ گمراہ ہوتا ہی واسطے ضرر اپنے کے نہین ہی تو اوپر اونکے نگہبان ۞ فتح ۞ تفسیر واسطے لوگون کے اور واسطے حاجت اونکی کے طرف اوسکے تاکہ بشارت دیوین اور ڈراوین پس قوی ہون بواعث اونکے طرف اختیار کرنے طاعت کے معصیت پر اور جسنے راہ پائی یعنی اختیار کیا ہدایت کو پس اپنے نفس کو نفع پہنچایا اور جسنے اختیار کی گمراہی پس تحقیق ضرر پہنچایا اپنے نفس کو نہین ہی تو اوپر اونکے نگہبان تاکہ گمراہی مین نہ پڑنے دیوے تو اور نہ نگہبان نہین ہی تو اونکا بیچ اختیار کرنے ہدایت و ضلالت اونکی کے تو تجھپر مواخذہ ہووے ۞ مدؔ ۞ مسئلہ ۞ وکالت عقود جائزہ سے ہی جارون اماموں کے نزدیک اور بیچ تمام اون چیزون کے کہ مباشرت بنفس خود جائز ہی وکالت بھی جائز ہی مانند بیع اور شرا اور خصومت اور ادا دیون اور طلاق اور نکاح اور مانند انکے کے اور اقرار وکیل کا اپنے موکل پر

نیند مین بھی جان کھنچتی ہی جیسے موت مین اگر نیند مین کھنچکر یہی وہی موت ہی مگر یہ جان وہ ہی جسکو ہوش ہی اور ایک جان جس سے دم چلتا ہی
اور نبضین اوچھلتی ہین اور کھانا ہضم ہوتا ہی وہ دوسری ہی وہ پہلے موت کے نہین کھنچتی ۱۷ یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ
مراد یہ ہی کہ سب نفسون کو وفات دیتا ہی وقت موت کے بالکل اور وفات دینا مار ڈالنا اونکا ہی اور مار ڈالنا یہ ہی کہ سلب کی جاتی ہی وہ چیز کہ
نفس بسبب اوسکے زندہ ہی حس و ادراک رکھنے والا ہی یعنی صحت و سلامتی اجزا اوسکے کی اسلیے کہ وقت سلب صحت کے گویا کہ ذات اوسکی
سلب کی گئی اور یہ جو فرمایا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا اس سے مراد یہ ہی کہ وفات دیتا ہی اون نفسون کو کہ نہین مرے اونکے سونے مین
یعنی وفات دیتا ہی اونکو جس وقت کہ سوتے ہین یہ فرمایا مشابہت دینے کے واسطے سونے والون کی ساتھ موتی کے اور اسی قبیل سے ہی قول اللہ تعالی کا
وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ بِاللَّيْلِ یعنی وہ اللہ ایسا ہی کہ مار ڈالتا ہی تمکو رات کو اس حیثیت سے کہ نہ تمیز رکھتے ہین اور نہ تصرف کرتے
ہین مانند موتی کے فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ یعنی پس بند کر رکھتا ہی اون نفسون کو کہ حکم کیا اوپر موت حقیقی کا یعنی نہین
پھیرتا ہی اونکو بیچ وقتون اونکے کے اس حال مین کہ زندہ ہون اور چھوڑ دیتا ہی دوسرے نفسون سونے والون کو ایک وقت مقرر تک کہ وقت
تمام ہونے عمر کا ہی اور بعضون نے کہا کہ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ کے معنی یہ ہین یستوفیہا و یقبضہا یعنی بالکل مار ڈالتا ہی اور لے لیتا ہی
اونکو اور یہ وہ نفس ہین کہ جنکے ساتھ حیات و حرکت ہی اور وفات دیتا ہی اون نفسون کو کہ نہین مرے اونکی نیند مین اور یہ نفس تمیز کے ہین
کہا ہی مفسرین نے کہ پس جو نفس وفات دیے جاتے ہین بیچ سونے کے وہ نفس تمیز کے ہین نہ نفس حیات کے اسلیے کہ نفس حیات کے جب زائل ہوتے ہین
جاتا رہتا ہی ساتھ اونکے دم اور سونے والا دم لیتا ہی اور واسطے ہر انسان کے دو نفس ہین ایک تو نفس حیات ہی اور وہ وہ ہی کہ جدا ہوتی ہی
وقت موت کے اور دوسرا نفس نفس تمیز کا ہی اور وہ وہ ہی کہ جدا ہوتا ہی انسان سے جب کہ سوتا ہی اور روایت کیا ہی مفسرین نے ابن عباس
سے کہ ابن آدم مین نفس ہی اور روح ہی درمیان ان دونون کے مانند شعاع آفتاب کے ہی پس نفس تو وہ ہی کہ بسبب اوسکے عقل و تمیز ہی
اور روح وہ ہی کہ بسبب اوسکے سانس لیتا ہی اور حرکت کرتا ہی پس جب کہ سوتا ہی بندہ قبض کرتا ہی اللہ تعالی نفس اوسکا اور نہین قبض کرتا
روح اوسکی اور حضرت علی رض سے منقول ہی کہ نکلجاتی ہی روح اور باقی رہتی ہی شعاع اوسکی بدن مین پس ساتھ اسکے دیکھتا ہی خواب پس
جب جاگنے لگتا ہی نیند سے پھر آتی ہی روح اوسکے بدن کی طرف جلد تر پلک مارنے سے اور یہ بھی حضرت علی رض سے منقول ہی کہ جو کچھ کہ دیکھتا ہی
نفس سونے والے کا آسمان مین پس وہ رویا صادقہ ہی یعنی جلد اوسکا ظہور ہوتا ہی اور جو کچھ کہ دیکھتا ہی بعد چھوڑنے کے پس سکھاتا ہی اوسکو
شیطان پس وہ رویا کاذبہ ہی اور سعید بن جبیر سے ہی کہ ارواح زندون اور مردون کی آپسمین ملتی ہین سوتے مین پس پہچانتی ہین اونمین سے
جو کچھ چاہتا ہی اللہ پہچانے اور بعضی روایت مین ہی کہ پوچھتی ہین آپسمین جو کچھ چاہتا ہی اللہ پھر روک رکھتا ہی اللہ ارواح اموات کی اور
چھوڑ دیتا ہی ارواح زندون کی طرف بدنون اونکے کے ایک وقت مقرر تک اور روایت کیا گیا ہی کہ ارواح مومنون کی چڑھتی ہین وقت سونے
کے آسمان مین پس جو کہ ہوتی ہی اونمین سے پاک حکم کیا جاتا ہی اوسکے لیے سجدہ کرنے کا اور جو کہ نہین ہوتی ہی اونمین سے پاک نہین حکم کیا جاتا ہی
واسطے اوسکے سجدہ کرنیکا اور کہا فرقدنے کہ نہین ہی کوئی رات راتون دنیا کی سے مگر کہ رب تبارک و تعالی قبض کرتا ہی ساری ارواح کو
مومنون کی بھی اور کافرون کی بھی پھر پوچھتا ہی ہر روح سے جو کچھ کہ کرتا ہی صاحب اوسکا دن مین حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پھر بلاتا ہی
ملک الموت کو اور فرماتا ہی قبض کر اسکو اور قبض کر اسکو یعنی جسکی موت کا حکم ہوتا ہی اور چھوڑتا ہی اورون کو ایک وقت مقرر تک اور یہ روایت
ہی کہ اونھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس وقت کہ آنحضرت اونکے گھر مین اوترے ہوئے تھے وقت ارادہ کرنے سونے کے کہ کہا ایک
کلام کہ نہین سمجھے ہم اوسکو کہا ابو ایوب نے کہ پوچھا مینے آنحضرت سے وہ کلام پس پڑھی یہ دعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ
مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَتُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَتُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى

انت خلقتنی وانت تتوفانی فان انت توفیتنی فاغفر لی وان انت احییتنی فاحفظنی اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگہہ پکڑے ایک تمہارا طرف بچھونے اپنے کے پس چاہیے کہ جھاڑے اوسکو اپنے تہبند اندر کے
کونے سے کیونکہ نہین جانتا ہی کہ کیا اوسکے پیچھے پڑا ہوا وسپر یعنی جانور ومٹی وغیرہ پھر چاہیے کہ کہے باسمک ربی وضعت
جنبی وباسمک ارفعہ ان امسکت نفسی فارحمہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ
الصالحین اور ایک شب مین جو آنحضرت صلعم سفر مین اخیر رات مین اوترے تو سو گئے اور اور لوگ بھی سو گئے نہین جاگے مگر آفتاب
کی گرمی سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگو ان بیارواحین عاریت ہین بندون کے بدنون مین پس قبض کرلیتا ہی
اونکو جب چاہتا ہی اور چھوڑ دیتا ہی اونکو جب چاہتا ہی انتہی تحقیق اس مقدمہ مین اینی جو کچھ کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین اوپر قدرت
اور علم اللہ تعالی کے واسطے اوس قوم کے کہ دوڑاتے ہین فکرین اپنی پس جانتے ہین کہ جو قادر اسپر ہی وہ قادر ہی بعث پر بھی اور
قریش نہین فکر کرتے ہین ۱۲ کشاف ودر منثور جلالین ایک وقت معین تک کہ وقت تمام ہونے عمر کا ہی
کہ جب وہ وقت پونہچیگا قبض کرکر عالم ارواح مین لیجاویگا اور پھر بدن کی طرف نہین بھیجیگا اور جسکا وقت مرگ کا نہین پونہچا ہی
اوسکو سوتے مین قبض کرتا ہی اور پھر بدن کی طرف بھیجتا ہی اور بندہ بیدار ہوتا ہی اور معنی قول رسول کے النوم اخ الموت
یہی ہین اور مراد موت سے موت جسد اوسکے کی ہی اسلیے کہ روح جس وقت سے کہ مخلوق ہوئی ہی فنا پذیر نہوگی متعلق بدن کے ساتھ
رہتی ہی یا برزخ مین یا بہشت ودوزخ مین ہمیشہ رہیگی قرآن اور حدیثین تمام اس مضمون پر ناطق ہین اعتقاد کرنا خلاف اسکے
عقائد باطلہ سے ہی اور لازم آتا ہی انکار جین یا عذاب قبر اور بعث اور حساب اور دوام بہشت ودوزخ کا ساتھ اہل اونکے کے اور اسی
جگہہ سے ہی کہ امام غزالی نے کہا ہم اگرچہ ازلی نہین ہین لیکن ابدی ہین اور تفسیر نیشاپوری مین کہا ہی کہ ان آیتون مین تسلی
پیغمبر خدا کی ہی باین وجہ کہ ہدایت وضلالت تمام خدا کی طرف سے ہی اور ہدایت مثل حیات اور بیداری کے ہی اور ضلالت مثل موت اور
سونے کے ہی پس جیسے کہ موت اور حیات اور جاگنا اور سونا بسبب پیدا کرنے خدا کے ہین ہدایت وضلالت بھی اوسی کی پیدا کی ہوئی
ہین جسنے اسکو پہچانا مصیبتین اوسپر آسان ہونگی اور کسی سبب سے غمگین نہین ہوئیگا اور یہ بھی اوسمین ہی کہ کہا حکمائے اسلام نے
کہ نفس انسانیہ جوہر روشن نورانی ہی جب متعلق ہو ساتھ بدن کے حاصل ہوتی ہی روشنی اوسکی تمام اعضائے ظاہری اور باطنی مین اور وہ
زندگانی اور بیداری ہی اور وقت سونے کے نہین واقع ہوتی ہی روشنی اوسکی مگر باطن بدن پر اور منقطع ہوتی ہی ظاہر بدن سے پس
باقی رہتا ہی نفس حیات کہ جسکے سبب سے سانس آتا ہی اور رحل کرتے ہین قوائے بدنیہ باطن مین اور فنا ہو جاتا ہی وہ نفس کہ جسسے تمیز
وعقل ہی اور جب منقطع ہو جاتی ہی یہ روشنی بالکل بدن سے پس وہ موت ہی اور ایسی تدبیر عجیب کا صادر ہونا نہین ممکن ہی مگر بڑے ہی قادر
خبیر سے کہ نہین شریک ہی کوئی اوسکا اوسکی بادشاہت مین اور نہ نظیر اوسکا پس اسی لیے ملائی گئی آیت ساتھ اس قول تعالی کے
ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون مسئلہ سونے کا لکھا ہی علمانے کہ جب آدمی کچھ کھاتا ہی اور معدہ اسکے مین جو
مارتی ہی تو بخار اوس سے اوٹھکر دماغ کو جاتے ہین اور خالی معدہ مین بھی بسبب کاواک ہونے معدے کے بخار اوٹھکر دماغ کو جاتے ہین اور بہر صورت
دماغ کی حس پر غالب آکر اوسکو معطل کر دیتے ہین اور کچھ حس حرکت سوائے دم آنے کے باقی نہین رہتی ہی اور آیت مین گذر ہی چکا ہی کہ فاعل اور
خالق سب چیزون کا خدائے تعالی ہی اور غرض اس تمہید سے یہ ہی کہ سونا جملہ نقصانون ممکنات کے سے ہی اور غافل کرنے والا ذکر خدا سے اور بہلانیوالا
سے بس آدمی کو بتکلف سونا نچاہیے خصوصاً طالب خدا کو جب تک کہ نیند خوب غلبہ نکرے نسووے کہ منجملہ آداب سونے کے سے یہی ہی کہ جب تک
نیند خوب غلبہ نکرے سووے نہین اور ساتھ عبادت اور یاد خدا اور مراقبے کے مشغول رہے اور جب نیند خوب غلبہ کرے ذکر اللہ کرتا ہوا سووے

تفسیر: للہ الشفاعۃ یعنی وہی مالک ہی شفاعت کا پس نہین طاقت رکھتا ہی کوئی شفاعت کی مگر ساتھ اذن اوسکے یہ مضمون
مدارک نے لکھا ہی اور صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ پس نہین طاقت رکھتا ہی کوئی شفاعت کی مگر ساتھ دو شرطون کے ایک تو یہ جسکی
شفاعت کرین اوس سے اللہ راضی ہو اور دوسری یہ کہ شفاعت کرنے والے کو اذن ہو شفاعت کا اور یہان دونون شرطین مفقود ہین
اوسی کے لیے بادشاہی ہی یہ تقریر ہی للہ الشفاعۃ جمیعا کی اسلیے کہ جب ہوئی اوسی کے لیے بادشاہی ساری ہی اور شفاعت
بھی بادشاہت سے ہی ہو گا وہ مالک شفاعت کا بھی پھر طرف اوسکے الخ یہ متصل ہی اپنے قریب کے معنی اسکے یہ ہین کہ اوسی کے لیے ہی
بادشاہت آسمانون اور زمین کی آج کے دن پھر طرف اوسکے پھیرے جاؤ گے روز قیامت کے پس نہین ہو گی بادشاہت اوس دن مگر
اوسی کے لیے پس اوسی کے لیے ہی بادشاہی دنیا اور آخرت کی انتہی یعنی اللہ کے روبرو سفارش ہی پر اللہ کے حکم سے نہ کہ
کہے سے جب موت آوے کسیکے کہے سے عزرائیل نہین چھوڑتا۔ مو تنبیہ: ان آیتون سے بھی رد ہوتا ہی قول اونکا کہ جو
کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کرنے مین حاجت اذن کی نہین ہونے کی۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ
اور جب نام لیجیے اللہ کا نرا رک جاوین دل اونکے جو یقین نہین رکھتے پچھلے گھر کا اور جب نام لیجیے
مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝
اوسکے سوا اورونکا تبھی لگین خوشیان کرنے ۔ مو

اور جب یاد کیا جاتا ہی خدا اکیلا نفرت کرتے ہین دل اون لوگون کے کہ ایمان نہین لاتے ہین ساتھ آخرت کے اور جسوقت کہ یاد کیے
جاتے ہین وہ کہ سوا اوسکے ہین ناگہان وہ خوش ہو جاتے ہین۔ فتح: تفسیر: اکیلا یعنی جب اللہ ہی کا فقط ذکر ہوتا ہی
اور اوسکے ساتھ اونکے معبودون کا ذکر نہین ہوتا ہی تو رک جاتے ہین اور جب یاد کیے جاتے ہین معبود اونکے یعنی لات اور عزی وغیرہ
خواہ اللہ کا ذکر ہووے اونکے ساتھ یا نہووے تو خوش ہو جاتے ہین بسبب مفتون ہونے اونکے کے ساتھ معبودون اپنے کے یا یہ مراد ہی کہ
جب کہا جاتا ہی لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ تو متنفر اور منقبض ہو جاتے ہین اسلیے کہ اسمین نفی ہی اونکے معبودون کی
اور کہا بعضون نے کہ یہ خوش ہونا کفار کا اوس وقت تھا کہ آنحضرت نے سورہ والنجم پڑھی کعبے کے دروازے کے پاس اور شیطان نے
آنحضرت کی آواز کے ساتھ اپنی آواز کو مشابہ کر کر پڑھا تلک الغرانیق العلی و ان شفاعتهن لترتجی یعنی یہ بت
بتحقیق ہین بلند گردنون کی اور انکی شفاعت کی امید ہی پس اسکو سنکر کفار خوش ہوے کہ انھون نے ہمارے بتون کی تعریف کی اور کہا
ابن عباس رض نے کہ الذین لا یؤمنون بالآخرۃ سے مراد ہین یہ چار کافر ابوجہل بن ہشام اور ولید بن عقبہ اور صفوان اور ابی
بن خلف۔ معا در منثور۔ تنبیہ: اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے بدعتی غالی توحید کے بیان اور اتباع سنت
سنیہ کی تاکید کرنے سے چڑ جاتے ہین اور خفا ہوتے ہین اونمین بھی نمونہ ان مشرکون کا پایا جاتا ہی کہ جیسے وہ فقط اللہ تعالی کا
ذکر سنکر متنفر ہوتے تھے اور اپنے بتون کا ذکر سنکر خوش ویسے ہی انکا حال ہی کہ توحید و سنت کے بیان سے ناخوش ہوتے ہین اور جن بزرگون کو
مشکل کشائی کے لیے پکارتے ہین اونکے ذکر سے خوش ہوتے ہین عیاذا باللہ مومن کو یون چاہیے کہ بہت خوش ہو اللہ و رسول کے
ذکر سے اور بزرگان دین کو اپنا پیشوا جانین اور محبت رکھین اونسے یہ جانکر کہ یہ اللہ کے پیارے ہین پر نہ اونکے ذکر و اتباع کو
اللہ و رسول کے ذکر و اتباع پر ترجیح دین اگر کوئی کہے کہ مومنون مین ایسی بات جو تمنے کہی کہان ہوتی ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ جو
لوگ موحد کامل اور متبعین سنت کے بدرجہ اتم اور زاہد عن الدنیا راغب فی العقبی تھے اور یہی کہتے تھے کہ اللہ کے برابر کسیکو نہ سمجھو

اور آنحضرتؐ ہی کا اتباع کرو نہ باپ دادا وغیرہ کا اونسے کیون یہ لوگ بغض رکھتے ہین اور سب سے برا جانتے ہین اونکو وجہ کو
کہ بلے درجے کے بدعتی تھے ڈھولکی تعزیہ وغیرہ کو جائز بتاتے تھے اونکو کیون سر کا تاج بنا رکھا تھا حیف ہی کہ اونسے تو بغض ہوا
اور ہو تو ایسون سے کہ جنھون نے گھربار جان مال آبرو اللہ و رسول کی راہ مین نثار کردی ایسے معاملہ صریح دلالت کرتا ہی آنکے دل مین
چور ہونے پر اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ وَجَنِّبْنَا عَنْ سَبِيْلِ الضَّلَالَةِ

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ
تو کہہ اے اللہ پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو ہی فیصلہ کرے اپنے بندون مین
فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○
جس چیز مین وہ جھگڑ رہے تھے ٭ صو

کہہ اے بار خدایا اے پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کریگا درمیان بندون اپنے کے
بیچ اوس چیز کے کہ وہ اوسمین اختلاف کرتے تھے ٭ فق ٭ تفسیر ٭ یعنی ہدایت و گمراہی مین آیا ہی کہ جب نہایت تنگ آئے
آنحضرتؐ کفار کے ہاتھ سے اور بسبب نہایت سرکشی اونکے کے کفر و عناد مین تو کہا گیا آنحضرتؐ کو کہ دعا کر تو اللہ سے ساتھ نامون بزرگ
اوسکے کے اور کہہ کہ تو ہی قادر ہے حکم کرنے پر درمیان میرے اور درمیان اونکے اور اسمین بیان ہی اونکے حال کا اور وعید ہی اونکے لیے
اور تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن مسیب سے منقول ہی کہ کہا نہین جانتا مین کوئی آیت کہ پڑھی جاوے پھر دعا کی جاوے نزدیک
اوسکے مگر کہ قبول کیجاوے سوائے اس آیت کے اور ربیع بن خثیم سے منقول ہی اور وہ کلام کم کیا کرتے تھے یہ کہ اونکو خبر دی گئی حسینؓ کے
قتل ہونے کی پس غصے ہوئے وہ اونکے قاتل پر اور لوگ منتظر ہوئے اسکے کہ اب کلام کرینگے پس نہ زیادہ کیا اسپر کہ کہا آہ کیا ایسی حرکت کی
اور پڑھی یہ آیت اور یہ بھی روایت کیا گیا ہی کہ اونھون نے اسکے پیچھے کہا کہ قتل کیا گیا وہ شخص کہ جسکو آنحضرتؐ اپنی گود مین بٹھاتے تھے
اور رکھتے تھے مونہہ اپنا اونکے مونہہ پر اور حضرت عایشہؓ روایت کرتے ہین کہ جب آنحضرتؐ اوٹھتے تھے رات کو شروع کرتے تھے نماز اپنی
ساتھ اس دعا کے یعنی بجائے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کے اسکو پڑھتے تھے یا وہ بھی اسکے ساتھ پڑھتے ہون اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ
وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ
فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٭ مد کشاف ٭ در منثور ٭

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ
اور اگر گنہگارون کے پاس ہو جتنا کچھ کہ زمین مین ہی سارا اور اتنا ہی اور اوسکے ساتھ سب ڈالین اپنے چھڑوائی مین بری طرح کی مار سے دن
الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ○
قیامت کے اور نظر آیا اونکو اللہ کی طرف سے جو خیال نہ رکھتے تھے ٭ مو

اور اگر ہو اون لوگون کے لیے کہ ظلم کیا جو کچھ کہ زمین مین ہی سب اور مانند اوسکے ہمراہ اوسکے تو البتہ عوض اپنے دین اوسکو بسبب
سختی عذاب کے روز قیامت مین اور ظاہر ہو جاویگا اونکے لیے خدا کی طرف سے جو کچھ گمان نہین رکھتے تھے ٭ فق ٭ تفسیر ٭
یہ آیت وعید کی مانند اس آیت وعدے کے ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ یعنی پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ
پوشیدہ رکھی گئی ہی اونکے لیے اور معنی یہان کی آیت کے یہ ہین کہ ظاہر ہوگا اونکے لیے غضب الٰہی اور عذاب اوسکے سے وہ کچھ کہ

نہین تھا کبھی اونکے حساب مین اور نہین خطرہ گذرتا تھا اوسکا اونکے دلون مین اور بعضون نے کہا کہ کیے تھے کچھ اعمال یعنی نیکیان
جانتے تھے اونکو حسنات پس ناگہان ظاہر ہونگے سیئات اور سفیان ثوری سے ہی کہ اونھون نے پڑھی یہ آیت پھر کہا ویل لاھل
الریاء ویل لاھل الریاء یعنی وائے ہی اہل ریا کے لیے دوبار کہا اسکو یعنی ریا کی راہ سے عمل کرکے اچھا جانتے تھے اونکو وہان
نکلیں گے بُرے کہ باعث وبال کے ہونگے اور جزع فزع کیا محمد بن منکدر نے اپنے مرنے کے قریب پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا کہا کہ ڈرتا
ہون مین کتاب اللہ کی ایک آیت سے اور پڑھی یہی آیت پس مین ڈرتا ہون اللہ کی طرف سے یہ کہ ظاہر ہووے میرے لیے اللہ کی طرف سے وہ چیز
کہ نہین گمان رکھتا مین یعنی عذاب و غضب الٰہی کہا مقاتل نے اس آیت کی تفسیر مین کہ ظاہر ہوگا اونکے لیے جب کہ اوٹھائے جاوینگے
قبرون سے وہ کچھ یعنی عذاب کہ نہین گمان رکھتے تھے دنیا مین کہ وہ اوتریگا ہمپر آخرت مین اور کہا سدی نے کہ گمان کرتے تھے کہ
ہم اچھا کرتے ہین پس ظاہر ہوگا اونکے لیے برا یعنی قرب الٰہی ڈھونڈتے تھے بتون کے پوجنے مین پس جب عذاب
کیے جاوینگے اوسپر ظاہر ہوگا اونکے لیے اللہ کی طرف سے وہ کچھ کہ نہین گمان کرتے تھے + مل + معا + کشاف +

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝
اور نظر آئے اونکو برے کام اپنے جو کمائے تھے اور اولٹ پڑا اونپر جس چیز پر ٹھٹا کرتے تھے + مو +

اور ظاہر ہوگی اونکے لیے جزا بد اوس چیز کی کہ کی اور گھیر لے گی اونکو وہ چیز کہ ساتھ اوسکے ٹھٹا کرتے تھے + فتح +
تفسیر + سیئات ما کسبوا کے معنی ہین برائیان اعمال اونکے کی یہ جو کیے تھے یا برائیان کاربد کرنے اونکے کی یعنی
شرک اور ظلم جو دوستان خدا پر کیے تھے وہ ظاہر ہونگی جس وقت کہ پیش کیے جاوینگے اعمال نامے اونکے اور پہلے تحقیق پوشیدہ تھی جیسے
کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے احصاہ اللہ ونسوہ یعنی یاد رکھا ہی اوسکو اللہ نے اور وہ بھول گئے ہین یا مراد یہ ہی کہ عذاب برائیون کے
ظاہر ہونگے اور حاق الخ کے معنی ہین اوتریگا اور گھیر لیگا اونکو عذاب کہ ساتھ اوسکے ٹھٹا کرتے تھے + مل + جلا + کشاف +

فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ بَلْ
سو جب لگے آدمی کو کچھ تکلیف ہمکو پکارے پھر جب ہم بخشین اوسکو اپنی طرف سے کوئی نعمت کہے یہ تو مجکو ملی کہ آگے سے معلوم تھی کوئی نہین
هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝
یہ جانچ ہی پر وہ بہت لوگ نہین سمجھتے + مو +

پس جب پہونچتی ہی آدمی کو سختی پکارتا ہی ہمکو پھر جب دیتے ہین ہم اوسکو کوئی نعمت اپنی طرف سے کہتا ہی سوا اسکے نہین کہ دی گئی
یہ نعمت مجکو بنا بر دانش کے کہ مجھمین ہی بلکہ یہ نعمت ایک آزمایش ہی ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے + فتح + تفسیر + علی علم کے
معنی یا تو یہ ہین علی علم منی بانی ساعطاہ یعنی مین جانتا تھا کہ مجکو یہ کچھ ملیگا اسلیے کہ مجھمین فضل و استحقاق تھا اسکا اور یا
یہ معنی ہین علی علم من اللہ بی و باستحقاقی یعنی اللہ مجکو جانتا تھا اور میرے مستحق ہونے کو اوسنے مجکو یہ کچھ دیا اور یا یہ
معنی ہین علی علم منی بوجوہ المکسب یعنی سمجھ بوجھ طرح طرح کے کسبون کی مجھمین تھی اوس سبب سے مجکو ملا جیسے
کہا قارون نے علی علم عندی بلکہ یہ آزمایش ہی یہ انکار ہی اوسکے لیے گویا کہ فرمایا کہ نہین دی ہمنے تجکو نعمت اسلیے کہ جو تو کہتا ہی
بلکہ یہ آزمایش و امتحان ہی تیرے لیے کہ دیکھین آیا تو شکر کرتا ہی یا ناشکری اور نہین جانتے ہین کہ یہ آزمایش ہی + تنبیہ + اس سے
معلوم ہوا کہ سبب جو نعمت پہونچے اللہ کی طرف سے اوسکا شکر ادا کرے زبان سے بھی اور اعضا سے بھی اور ناشکری نکرے نہ زبان
نہ اعضا سے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید یعنی اور اگر شکر کیا تمنے

البتہ زیادہ دونگا تمکو نعمت اپنی اور اگر ناشکری کی تمنے بلا شبہ عذاب میرا سخت ہو پس جسکو اللہ تعالی دولت دے اچھی راہ مین صرف کرے بیجا صرف نکرے مصرع گر بدولت برسی مست نگردی مردی ؏

قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

کہہ چکے ہین یہ بات اونسے اگلے پھر کچھہ کام نہ آیا اونکو جو کماتے تھے ؛ موؔ

تحقیق کہی تھی یہی بات اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے پس دفع نکیا اونکے سر سے بلا کو اوس چیز نے کہ کماتے تھے ؛ فتح تفسیر یہی بات یعنی إنما أوتيته على علم اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے یعنی قارون نے اور اوسکی قوم نے کہ کہا قارون نے إنما أوتيته على علم عندی اور قوم اوسکی راضی تھی ساتھہ اس بات کے پس گویا کہ کہی اونھون نے بھی یہ بات اور جائز ہے کہ اگلی امتون مین سے اور لوگ ہون کہ اونھون نے کہا ہو مثل اسکے کماتے تھے یعنی متاع دنیا اور جمع کرتے تھے اوس سے ؛ مدؔ

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا

پھر پڑین اونپر برائیان جو کمائین تھین اور جو گنہگار ہین انمین سے اونپر بھی اب پڑتی ہین برائیان جو کمائی ہین

وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ۝

اور وہ نہین تھکانے والے ؛ موؔ

پس پہونچے اونکو عذاب اوس چیز کے کہ کی اور اون لوگون نے کہ ظلم کیا اس جماعت مین سے پہونچیگا اونکو عذاب اوس چیز کا کہ کیا ہے اور نہین ہین یہ عاجز کرنے والے ؛ فتح ؛ تفسیر سیئات ما کسبوا یعنی جزا بدکرداریون اونکے کی اور ظلم کیا یعنی کفر کیا اور اس جماعت مین سے یعنی تیری قوم کے مشرکون مین سے پہونچیگا الخ یعنی قریب ہے کہ پہونچیگا اونکو مانند اوس چیز کے کہ پہونچی اگلون کو پس قتل کیے گئے سردار انکے بدر مین اور روکا گیا اونسے رزق پس قحط زدہ رہے سات برس تک اور نہین ہین یہ عاجز کرنے والے یعنی ہمارے عذاب سے نکل نہین سکتے پھر فراخی کی گئی اونکے لیے پس مینہہ برسائے گئے سات برس پس کہا گیا اونکے لیے اولم یعلموا الخ ؛ مدؔ

أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

اور کیا نہین جان چکے کہ اللہ پھیلاتا ہی روزی جسکو چاہے اور ماپ کر دیتا ہی البتہ اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو مانتے ہین ؛ موؔ

کیا نہین جانا ہی کفار نے کہ خدا کشادہ کرتا ہی رزق کو واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہی واسطے جسکے چاہے تحقیق اس کار مین البتہ نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین ؛ فتح ؛ تفسیر یعنی عقل دوڑانے مین تدبیر کرنے مین کوئی تنگی نہین کرتا پھر ایک کو روزی کشادہ ہی ایک کو تنگ جان لو کہ یہ عقل کا کام نہین ؛ موؔ ایقدر کے ایک معنی تو مذکور ہوئے اور بعضون نے کہا کرتا ہی اوسکو بقدر قوت کے اور بعضون نے کہا ہانپ کر دیتا ہی ایمان لاتے ہین یعنی ساتھہ اسکے کہ نہین ہی کوئی تنگ کرنے والا اور نہ فراخ کرنے والا سوا اللہ عزوجل کے ؛ مدؔ

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ

کہہ دے اے بندو میرے جنھون نے زیادتی کی اپنی جان پر نہ آس توڑو اللہ کی مہر سے بیشک اللہ بخشتا ہی سب

جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

گناہ وہ جو ہی وہی ہی معاف کرنے والا مہربان ؛ موؔ

کہہ میری طرف سے اے بندون میرے کہ تجاوز حد سے کی اوپر اپنے ناامید مت ہو خدا کی رحمت سے تحقیق خدا بخشتا ہی گناہون کو سارے تحقیق خدا وہی

ع ۵ ۱۱ ۲

بخشنے والا مہربان ۞ فق ۞ تفسیر ۞ تجاوز حد سے کی یعنی گناہ بہت سے کیے ہین بخشتا ہی الخ یعنی سوا شرک کے اور بعضون
نے کہا کہ بیچ قرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطمہ رض کے ہی یغفر الذنوب جمیعا و لا یبالی اور غفور کے معنی یہ ہین کہ
(اور پروا نہین کرتا)
کوڈھانکتا ہی بڑے بڑے گناہ رحیم ہی کہ دور کرتا ہی بڑی بڑی سختیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین دوست رکھتا
مین یہ کہ میرے لیے دنیا اور دنیا کی چیزین ہوون بدلے اس آیت کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ اور جو شخص شرک کرے پس چپ رہے
حضرت ایک ساعت پھر فرمایا الا و من اشرک یعنی آگاہ رہو اور جو شرک کرے اوسکے لیے بھی یہی حکم ہی یعنی بخشتا ہی شرک کو
بھی لیکن بعد توبہ کے اور اور گناہون کو بغیر توبہ کے بھی جب چاہے تو بخشدے کما قال الشیخ رح فی ترجمۃ المشکوۃ اور روایت
کیا گیا ہی کہ کتنے ایک لوگ اہل شرک مین سے کہ کفر و کبائر یعنی قتل و زنا اور بہت سے گناہون کے مرتکب تھے اونہون نے آنحضرت صلعم کے پاس
حاضر ہوکر عرض کیا کہ جس دین کی طرف تم بلاتے ہو ہی تو اچھا لیکن ہم اس شرط سے قبول کرتے ہین کہ خبر دو تم ہمکو اسکی کہ گناہ ہمارے
بخشے جاوینگے یہ آیت نازل ہوئی کہ ای محمد میری طرف سے میرے بندون سے کہدو کہ تم نا امید نہو خدا اب گناہ بخشدیگا یعنی جب تم
اسلام لاؤگے اور بعضون نے کہا کہ یہ نازل ہوئی بیچ حق وحشی قاتل حضرت امیر حمزہ کے اور وہ مسلمان ہوا بعد اسکے پس کہا مسلمانون نے
یا رسول اللہ یہ حکم خاص اوسی کے لیے ہی یا عام ہی سب مسلمانون کے لیے فرمایا بلکہ سب مسلمانون کے لیے ہی ابن عباس رض سے منقول ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسیکو طرف وحشی بیٹے حرب کے کہ جو قاتل تھا امیر حمزہ کا تا کہ بلاوے اوسکو طرف اسلام کے پس کہلا بھیجا اوسنے
خدمت بابرکت مین کہ اے محمد کیونکر بلاتے ہو تم مجھکو اسلام کی طرف اس حال مین کہ تم کہتے ہو کہ جسنے قتل کیا یا شرک کیا یا زنا کیا ملیگا اوسکو
دو چند کیا جاویگا اوسکے لیے عذاب اور ہمیشہ رہیگا اوسمین ذلیل ہوکر اور مینے کیا ہی یہ سب کچھ پس آیا پاتے ہو تم میرے لیے رخصت پس
اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت الا من تاب و امن و عمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنت
و کان اللہ غفورا رحیما یعنی مگر جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور کیا عمل صالح پس یہ جماعت ہی کہ بدل دیگا اللہ اونکی برائیون کو
حسنات سے اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان پس کہا وحشی نے یہ شرط شدید ہی الا من تاب و امن و عمل عملا صالحا
پس شاید کہ مین قادر ہوون اسپر یعنی تینون باتون پر پس اوتاری اللہ تعالی نے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر
ما دون ذلک لمن یشاء یعنی بلا شبہ اللہ نہین بخشیگا شرک کو اور بخشدیگا اوس چیز کو کہ سوا ہے اسکے ہی جسکے لیے چاہیگا پس
کہا وحشی نے یہ دیکھتا ہون بعد مشیت اوسکی کے یعنی مغفرت کو موقوف اپنے چاہنے پر رکھا پس نہین جانتا مین کہ بخشدیگا مجھکو یا نہین آیا
اسکے سوا کچھ اور بھی ہی پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم ساری آیت پس کہا
وحشی نے ہان یہ میرے ڈھب کی ہی پھر مسلمان ہوا پس کہا لوگون نے بلا شبہ ہمنے بھی کیا ہی جو کچھ کیا وحشی نے فرمایا کہ یہ سب مسلمانون کے
لیے ہی اور منقول ہی ابن عمر رض سے کہا نازل ہوئی یہ آیت بیچ حق عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور ایک جماعت کے مسلمانون مین
سے کہ اسلام لائے تھے پھر مرتد ہو گئے بسبب مار پیٹ کے پس ہم کہتے تھے کہ نہین قبول کرنے کا اللہ انسے فرض اور نہ نفل کبھی اسلیے کہ مسلمان
ہوئے تھے پھر چھوڑ دیا انھون نے دین اپنا بسبب عذاب دیے جانے کے پس اوتارین اللہ تعالی نے یہ آیتین پس لکھا اونکو عمر بن الخطاب رض نے اپنے
ہاتھ سے پھر بھیجا اونکو طرف عیاش بن ربیعہ اور ولید وغیرہما کے پس اسلام لائے وہ اور ہجرت کی اور یہ بھی ابن عمر رض سے روایت ہی کہ
کہتے تھے ہم گروہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان کرتے اور کہتے کہ نہین ہی کوئی چیز حسنات ہماری سے مگر کہ وہ مقبول ہی یہانتک کہ
نازل ہوئی یہ آیت اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و لا تبطلوا اعمالکم یعنی فرمان برداری کرو اللہ کی اور فرمان برداری
کرو رسول کی اور نہ باطل کرو تم اعمال اپنے پس جب کہ اوتری یہ آیت کہا ہمنے کیا ہی یہ ایسی چیز کہ باطل کرے گی ہمارے اعمال کو پھر کہا ہمنے

ف یعنی شان نزول اس آیت کی طرف ہو والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر و لا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق و لا یزنون و من یفعل ذلک یلق اثاما یضعف لہ العذاب یوم القیمۃ و یخلد فیہ مہانا الا من تاب و امن و عمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات و کان اللہ غفورا رحیما ۱۲

ف تضعیف [illegible] العذاب [illegible] شرک [illegible]

کہ وہ کبائر اور فواحش ہین کہا ابن عمرؓ نے بس تھے ہم جب دیکھتے اوس شخص کو کہ کیا اون گناہون مین سے کچھ بس کہتے ہم کہ تحقیق
ہلاک ہوا پس نازل ہوئی یہ آیت یعنی قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا پس باز رہے ہم اس کہنے سے پس تھے ہم جب دیکھتے
کسیکو کہ کیا ہی انمین سے خوف کرتے ہم اوسپر یعنی عذاب کا اور اگر نکیا انمین سے کچھ امید رکھتے ہم واسطے اوسکے یعنی مغفرت کی
اور مراد اسراف سے ارتکاب کبائر کا ہی اور ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ایک جماعت کے اصحاب اپنے سے
کہ ہنستے تھے اور باتین کر رہے تھے پس فرمایا آنحضرتؐ نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی اگر جانو تم
اوس چیز کو کہ جانتا ہون مین البتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت پھر پھرے حضرتؐ اور رونے لگے لوگ پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف
آنحضرتؐ کے کہ ای محمد کیون نا امید کرتا ہی تو میرے بندون کو پس پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا خوش ہو تم اور اپنے اعمال کو
مستقیم کرو راہ حق پر اور نزدیکی ڈھونڈھو تم اللہ تعالی کے ساتھ بجا لانی طاعتون کے اور ابن مسعودؓ سے منقول ہی کہ وہ داخل ہوئے
مسجد مین پس ناگہان دیکھا ایک واعظ کو کہ وہ ڈرا رہا تھا آگ دوزخ سے پس کہا ای ڈرانے والے آگ کے نا امید کرتا تو لوگون کو پھر
پڑھی یہ آیت يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اور کہا حضرت علیؓ نے کہ
کون سی آیت وسیع تر ہی پس شروع کیا لوگون نے ذکر کرنا آیتون کا قرآن مین سے مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ الخ اور مانند
اسکے پس کہا حضرت علیؓ نے کہ نہین ہی قرآن مین کوئی آیت وسیع تر قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا الخ سے اور ابن عباسؓ
سے ہی بیچ تفسیر آیت يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا الخ کے کہ بلایا اللہ تعالی نے اپنی مغفرت کی طرف اون لوگون کو کہ کہتے
تھے مسیح وہی اللہ ہی اور اونکو کہ کہتے تھے مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور اونکو کہ کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا ہی اور اونکو کہ کہتے تھے اللہ
فقیر ہی اور اونکو کہ کہتے تھے ہاتھ اللہ کا بند کیا گیا ہی یعنی عیاذاً باللہ ممسک ہی کہ دیتا نہین اور اونکو کہ کہتے تھے اللہ تیسرا
تین مین کا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی ان سبکو کہ آیا توبہ نہین کرتے تم طرف اللہ کے اور بخشش نہین مانگتے تم اوس سے حالانکہ اللہ غفور رحیم ہی
پھر بلایا طرف توبہ کے اوسکو کہ جسنے بہت بڑی بات کہی کہ کہا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى یعنی یہ فرعون تھا کہ کہا مین رب اعلی
تمھارا ہون اور کہا مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ یعنی یہ بھی فرعون نے کہا کہ نہین جانتا مین تمھارے لیے کوئی معبود
سوا اپنے کہا ابن عباسؓ نے کہ جسنے نا امید کیا بندون کو توبہ سے بعد اسکے پس تحقیق انکار کیا اوسنے کتاب اللہ کا ولیکن نہین
قادر ہوتا بندہ توبہ کرنے پر یہان تک کہ توفیق دے توبہ کی اللہ اوسکو اور عبید بن عمیر سے روایت ہی کہ کہا ابلیس نے کہا ای رب
میرے تو نے نکالا مجھکو جنت سے بسبب آدم کے اور مین نہین طاقت رکھتا ہون اوسپر یعنی اونکے بہکانے وغیرہ پر مگر ساتھ حکومت
و قدرت تیری کے فرمایا اللہ تعالی نے پس تو مسلط ہی اوسپر کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے مجکو کچھ اور فرمایا نہین پیدا کیا جاوے گا
اوسکے لیے کوئی فرزند مگر کہ پیدا کیا جاویگا تیرے لیے مثل اوسکے کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا سینے اونکے رہنے کی
جگہین ہین تمھارے لیے اور جاری ہوگے تم اونکے خون کے جاری ہونے کی جگہہ کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا پکار لا اوپر اپنے
سوار اور پیادے اور ساجھا کر اونسے مال اور اولاد مین اور وعدے دے اونکو اور کچھ نہین وعدہ دیتا اونکو شیطان مگر دغابازی کہا آدم
علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ ای رب میرے تحقیق مسلط کیا تو نے اوسکو مجھپر اور مین نہین بچ سکتا ہون اوس سے مگر ساتھ مدد تیری کے فرمایا کہ
نہین پیدا کیا جاویگا تیرے لیے کوئی فرزند مگر کہ متعین کرونگا مین اوسپر اوسکو کہ محفوظ رکھیگا اوسکو ہمنشین بد سے یعنی فرشتہ متعین
کرونگا کہ شیطان سے بچاویگا اوسکو کہا حضرت آدمؑ نے ای رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا کہ ایک نیکی برابر دس کے یا زیادہ اور برائی ایک کی ایک
یا مٹا دونگا اوسکو کہا ای رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہی جب تک کہ روح بدن مین ہی کہا ای رب میرے اور زیادہ دے

نکھد توکسی شخص کوکہ نہین بخشیگا تجکو اللہ کبھی اور نہین داخل کریگا تجکو بہشت مین کہا مینے کون ہو تم اللہ رحمت کرے تمپر کہا اوسنے
مین ابوہریرہ ہون پس کہا مینے کہ یہ کلمہ کہتا ہی ایک ہم مین کا اپنے بعضے گھر والون کو جب کہ غصے ہوتا ہی یا کہتا ہی اپنی بیوی کو
یا اپنے خادم کو کہا ابوہریرہ رضنے پس بلاشبہ سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو شخص تھے بنی اسرائیل مین
آپسمین دوست ایک اونمین سے بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے مین اور دوسرا کہتا تھا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تھا
اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنے والے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اوس چیز سے کہ تو اوسمین ہی یعنی گناہ سے پس کہتا
گنہگار کہ چھوڑ مجکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنی اسلیے کہ وہ غفور رحیم ہی یہان تک کہ پایا اوس عابد نے اوسکو ایکدن ایک گناہ پر
کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا ہی تو مجپر داروغہ پس کہا
عبادت کرنے والے نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بھیجا اللہ تعالی نے طرف
اون دونون کے فرشتہ پس قبض کین روحین اون دونون کی پس اکھٹے ہوئے دونون یعنی ارواحین اونکی نزدیک اللہ تعالی کے یعنی برزخ
یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہی تو یہ کہ
محروم کرے بندے میرے کو میری رحمت سے پس کہا اوسنے کہ نہین طاقت رکھتا مین اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتون کو
یعنی جو کہ دوزخ پر تعین ہین کہ لیجاؤ اوسکو طرف دوزخ کے ف اوس شخص نے جو عجب و اعتماد کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اوس
گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی نہین بخشنے کا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیے کہا ہی کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر
جاننے کا اپنے تئین وہ بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو ع + در منثور مین معانی +
مشکوٰۃ + تنبیہ + ان روایتون مین جو بیان کمال وسعت رحمت باری تعالی کا اور تاکید نا امید نہونے کی اللہ تعالی کی
رحمت سے مذکور ہوئی اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بس جب وہ غفور رحیم ہوا تو بندگی کرنی اوسکی کیا ضرور ہی اسلیے کہ یہ عقیدہ
ٹھہرا ہوا ہی اہل سنت کا الایمان بین الخوف والرجاء یعنی ایمان درمیان مین ہی خوف و امید کے ڈرتا بھی رہے
اوسکے عذاب سے اور امیدوار بھی رہے اوسکے کرم کا اور حضرت علی فرماتے ہین قطعہ ایا صاحب الذنب لا تقنطن
فان الالہ رؤف رؤف + ولا ترحلن بلا عدۃ + فان الطریق مخوف مخوف + یعنی اے گنہگار
نا امید نہو اسلیے کہ اللہ بڑا مہربان ہی بڑا مہربان ہی اور نہ کوچ کر بغیر سامان کے اسلیے کہ راہ دہشتناک ہی دہشتناک ہی اور یہی مضمون
ان فارسی کے شعرون مین ہی قطعہ غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را + در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند + نومید ہم مباش کہ رندان
بادہ نوش + ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند + رابعہ شامیہ زوجہ حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہما حالت خوف مین اکثر
یہ رباعی پڑھتی تھین رباعی زادی قلیل لا اراہ مبلغی + فللزاد ابکی ام بطول مسافتی + اتحرقنی
بالنار یا غایۃ المنی + فاین رجائی منک واین مخافتی + قطعہ توشہ تھوڑا ہی میرا اے یار وہ نہین منزل تلک
وصول کہان + توشے پر روؤن یا مسافت پر + دوستو تم بتاؤ جاؤن کہان + کیا میرے رب مجھے جلاویگا + خوف میرا کہان رجا میرا کہان +

وَاَنِيبُوا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ۝

اور رجوع ہو اپنے رب کی طرف اور اوسکی حکم برداری کرو پہلے اس سے کہ آوے تمپر عذاب پھر کوئی تمھاری مدد نہ آویگا + مق

اور رجوع کرو طرف پروردگار اپنے کے اور تابعدار ہو اوسکے پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب پھر مدد نہ کیے جاؤگے + فتح +
تفسیر + جب اللہ تعالی نے اسلام غالب کیا جو کافر دشمنی مین لگے تھے سمجھے کہ برحق اس طرف اللہ ہی اور چھپانے لگے لیکن

شرمندگی سے مسلمان ہوئے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی دشمنی کی لڑائی لڑے جانین ماریں تب اللہ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ
کوئی نہیں جسکی توبہ اللہ نہ قبول کرے نا امید مت ہوؤ توبہ کرو اور رجوع ہو بخشے جاؤگے مگر جب سر پر عذاب آیا یا موت نظر آنے لگی
تب کی توبہ قبول نہیں ✤ مطابقت ✤ بر در آمد بندۂ بگریختہ ✤ آبروی خود بعصیان ریختہ ✤ وآنیبوا یعنی اور توبہ کرو طرف اوسکے
واسلموا یعنی اور خالص کرو اوسکے لیے عمل پھر مدد نہ کیے جاؤگے اگر توبہ نکی تم نے پہلے اوترنے عذاب کے ✤ ف ○

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

اور چلو بہتر بات پر جو اوتری تمکو تمہارے رب سے پہلے اس سے کہ پہونچے تمپر عذاب اچانک اور تمکو خبر نہو ✤ معاً

اور پیروی کرو بہترین اوس چیز کی کہ اوتاری گئی طرف تمہارے پروردگار تمہارے کی جانب سے پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب ناگہان اور تم
خبردار نہوؤ ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ اور پیروی کرو بہترین الخ یہ مانند اوس قول اللہ تعالیٰ کے ہی جو اوپر گذرا اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ
الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ناگہان یعنی یکایک آجاوے عذاب اس حال مین کہ تم غافل ہوؤ گویا تمکو کچھ خبر نہیں ہونے کی سبب
زیادتی غفلت کے ✤ ف ✤ بہترین اوس چیز کی الخ یعنی قرآن کی اور قرآن سارا احسن یعنی اچھا ہی اور معنی آیت کے یہ ہین جو
حسن بصری نے کہے کہ لازم کرو طاعت اوسکی اور بچو نافرمانی اوسکی سے اسلیے کہ قرآن مین ذکر قبیح یعنی بُری چیز کا ہی تاکہ بچے اوس سے
اور ذکر ادون یعنی حقیر چیزون کا ہی تاکہ نہ رغبت کرے اوسمین اور ذکر احسن یعنی بہت اچھی چیز کا ہی تاکہ اختیار کرے اوسکو ✤ معاً
خبردار نہوؤ یعنی جاننے نہوؤ اوسکے آنے کے پہلے اوسکے وقت کو اور مراد احسن سے عزیمت اور حکم خدا کا ہی ساتھہ لازم کرنے
طاعت کے اور بچنے کے گناہون سے والا تمام قرآن حسن ہی اس جہت سے کہ کلام الٰہی ہی اگرچہ اوسمین کلام قبیح کفار کا وغیر ذلک کو ہی ✤

بحر ✤ جار ✤

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ○ اَوْ تَقُوْلَ

کہین کہنے لگے کوئی جی ای افسوس جس سے بینے کمی کی اللہ کی طرف سے اور مین تو ہنستا ہی رہا یا کہنے لگے

لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ○ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً

اگر اللہ مجکو راہ دیتا تو مین ہوتا ڈر والون مین یا کہنے لگے جب دیکھے عذاب کسی طرح مجکو پھر جانا ہے

فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

تو مین ہون نیکی والون مین ✤ مو ✤

رجوع خدا کی طرف کرو اور اتباع قرآن کا کرو بہت خوف اسکے کہ کہے کوئی شخص ای افسوس اوپر اسکے کہ تقصیر کی بیلنے بیچ
حق خدا کے اور تحقیق مین تھا ٹھٹھا کرنے والون سے یا کہے اگر خدا ہدایت کرتا مجکو البتہ ہوتا مین پرہیزگارون سے یا کہے جس وقت کہ
دیکھے عذاب کو کاشکے ہو مجکو پھر جانا یعنی دنیا مین تو کہ ہوؤن مین نیکی کرنے والون سے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ فی جنب اللہ
یعنی بیچ حکم خدا کے یا بیچ طاعت خدا کے یا بیچ ذات خدا کے یا بیچ طریق خدا کے اور وہ توحید اوسکی ہی اور اقرار کرنا ساتھہ نبوت نبی
اوسکے کے یعنی محمد علیہ السلام کے یا بیچ حق خدا کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا
اللہ کو اوسمین مگر کہ ہوگی وہ مجلس اوپر حسرت دن قیامت کے اگرچہ ہون وہ اہل جنت سے عرض کیا صحابہ نے کہ کیون ہوگی حسرت فرمایا
دیکھین گے ثواب ہر مجلس کا کہ یاد کیا تھا اوس مجلس والون نے اللہ کو اوسمین اور نہیں دیکھین گے ثواب اس مجلس کا کہ جسمین ذکر نہیں ہوا تھا
پس ہوگی حسرت اونپر اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ

لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ کے کہ نہ کفایت کیا اوسکو یہ کہ ضایع کرے طاعت اسکی یہانتک کہ ٹھٹھا کیا اہل طاعت سے کہا قتادہ نے کہ یہ قول ایک قسم کا ہوگا اونمین سے اور اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ قول اور ایک قسم کا ہوگا اونمین سے اور اتقول حین الخ اور قسم کا ہوگا اونمین سے فرماویگا اللہ تعالیٰ ازراہ رد کرنے قول اونکے کے اور جھٹلانے اونکے کے بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ الخ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر دوزخی کو دکھائی جاویگی جگہہ اوسکی جنت سے پس کہیگا لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ پس ہوویگا یہ کہنا اوسکا ازراہ حسرت کے اور ہر اہل جنت کو دکھائی جاویگی جگہہ اوسکی دوزخ سے پس کہیگا لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ پس ہوویگا یہ کہنا اوسکا ازراہ شکر کے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ اور ہدایت کرتا مجھکو یعنی دیتا مجھکو ہدایت اور ہوتا مین پرہیزگارون سے یعنی اون لوگون مین سے کہ بچتے ہین شرک سے کہا شیخ امام ابو منصور رحمہ نے کہ یہ کافر زیادہ پہچانتا ہی اللہ کی ہدایت کو معتزلہ سے اور ایسے ہی زیادہ پہچانتے ہین وہ کافر کہ جو کہین گے اپنے تابعدارون کو لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ یعنی اگر توفیق دیتا ہمکو اللہ ہدایت کی اور دیتا ہمکو ہدایت البتہ بتلاتے ہم تمکو طرف اوسکے ولیکن جانا ہمنے اختیار کرنا گمراہی کا پس نہ مدد کی ہماری اور نہ توفیق دی ہمکو اور معتزلہ کہتے ہین بلکہ ہدایت کیا اونکو اور دی اونکو توفیق لیکن اونھون نے ہدایت نپائی اور حاصل یہ کہ اللہ کے پاس لطف یعنی مہربانی ہی جسکو دے وہ راہ پائی اوسنے اور وہ لطف توفیق اور عصمت یعنی بچاو گناہ سے ہی اور جسکو نہ دی وہ گمراہ ہوا اور ہوا مستحق ہونا اوسکا عذاب کو اور ضائع کرنا اوسکا حق کو بعد اسکے کہ قدرت دی اللہ نے اوسکو حاصل کرنے ہدایت کی اور نیکی کرنے والون سے یعنی موحدون سے ✤ مل ✤ در منثور ✤

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝
کیون نہین پہونچ چکے تھے تجکو میرے حکم پھر تو نے اونکو جھٹلایا اور غرور کیا اور تو تھا منکرون مین ✤ مو ✤

اوس وقت خدا فرماویگا ہان آئین تجھین تیرے پاس آیتین میری پس جھٹلایا تو نے اونکو اور تکبر کیا تو نے اور ہوا تو کافرون سے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ لفظ بلیٰ رد ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوسپر گویا کہ وہ فرماتا ہی ہان آئین تجھین تیرے پاس آیتین میری یعنی قرآن اور وہ سبب ہدایت کا ہی کہ اوسمین بیان کر دی تھی مینے تیرے لیے ہدایت جدا کرکر گمراہی سے اور راہ حق جدا کرکر باطل سے اور قدرت دی تھی مینے تجکو بیچ اختیار کرنے ہدایت کے گمراہی پر اور بیچ اختیار کرنے حق کے باطل پر ولیکن چھوڑ دیا تو نے اوسکو اور ضائع کیا تو نے اور تکبر کیا تو نے اوسکے قبول کرنے سے اور اختیار کیا تو نے گمراہی کو ہدایت پر اور مشغول ہوا تو خلاف مین اوس چیز کے کہ حکم کیا گیا تھا پس سوال اسکے نہین کہ آیا ضائع کرنا تیری جانب سے پس نہین ہی کچھہ عذر تیرے لیے اور بلیٰ جواب ہی نفی تقدیری کا اسلیئے کہ معنی لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ کے ہین ما هُدِيتُ یعنی نہ ہدایت کیا گیا مین ✤ مل ✤

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝
اور قیامت کے دن تو دیکھے اونکو جو جھوٹھہ بولتے ہین اللہ پر اونکے موتھہ سیاہ کیا نہین دوزخ مین ٹھکانا غرور والون کو ✤ مو ✤

اور روز قیامت کے دیکھیگا تو اون لوگون کو کہ جھوٹھہ باندھا خدا پر موتھہ اونکے سیاہ ہوگئے ہین کیا نہین ہی دوزخ مین جگہہ متکبرون کے لیے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ جھوٹ باندھا یعنی ساتھہ نسبت کرنے شریک اور اولاد کے طرف اوسکے اور نفی کرنے صفات کے اوس سے جگہہ متکبرون کے لیے یہ اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالیٰ کے واستکبرت ✤ مل ✤ حدیثین تکبر کی برائی کی اور مسئلہ اوسکا تفصیل سے

مسئلہ غرور

سورۂ ص کے اخیر مین بیچ ضمن تفسیر آیت قال فالحق والحق اقول کے گذر چکا ہی جو چاہے وہان سے دیکھلے اور
مسئلہ مسئلے غرور اور عجب کے کہ وہ بھی اقسام تکبر سے ہین یہان مذکور ہوتے ہین گوش ہوش سے سننے چاہیین
غرور پندار بھی آدمی کے لیے بلاے عظیم ہی اور نابود کرنے والا عمل کا اور کھینچنے والا طرف عذاب کے ہی اور مغرور اوسکو کہتے ہین
کہ ساتھ ذات اور صفات اور اعمال اپنے کے گمان کمال اور بھلائی کا لیجاوے اور اپنے عمل کے سبب سے حق خدا پر اپنے لیے لازم
جانے اور آفت اور ردّ اعمال اپنے سے غافل ہو اور خاتمۂ بد سے اور مواخذے سے نڈر ہو اور سبب اسکا نہ جاننا فعالی اور جباری
خدا کا اور بے پروائی اوسکی کا ہی اگرچہ صاحب غرور ظاہر مین علم و عمل رکھتا ہو اور اکثر علما اور فقرا اور زہاد سے اس بلا مین مبتلا
ہین گروہ علما سے بعضے ایسے ہین کہ بسبب حاصل کرنے علم کے مغرور ہو کر جانتے ہین کہ ہم ماخوذ نہین ہونگے بلکہ بہت ہماری
شفاعت سے نجات پاوینگے اور یہ فرقہ نہین جانتا ہی کہ مقصود علم سے عمل ہی اور نجات وعدہ کی گئی عمل پر ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون یعنی جنتیون کو فرماویگا کہ داخل ہو تم جنت مین بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتے
تھے تم اور عالم بے عمل کے حق مین آیا ہی مثل الذین حملوا التورىة ثم لم یحملوها کمثل الحمار یحمل
اسفارا یعنی مثال اون لوگون کی کہ علم توریت دیے گئے ہین پھر عمل نہین کرتے ہین اوسپر مانند مثال گدھے کے ہی کہ اوٹھائے
پھرتا ہی بوجھ کتابون کا یعنی جیسے گدھے کو اپنے اوپر لدی کتابون سے کچھ فائدہ نہین ویسے ہی اسکو علم نے کچھ فائدہ نہ دیا مثل مشہور ہی
عالم بے عمل کو کہا کرتے ہین کہ گدھے پر کتابین لادین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ کسیکو قیامت مین عذاب زیادہ تر اوس عالم
سے نہین ہوئے کا کہ جسنے اپنے علم پر عمل نکیا اور ایک اور گروہ علما کے عمل بھی رکھتے ہین لیکن باطن کو حسد اور کینے اور ریا اور عجب
سے پاک نہین کرتے اور رسول ؐ کی خبر سے غافل ہین کہ فرمایا جسکے دل مین ایک ذرہ کبر ہو جنت مین نہین جانے کا اور حسد ایمان کو
تباہ کرتا ہی اور تھوڑا سا ریا شرک ہی اور ایک گروہ اسکو بھی جانتے ہین اور پھر پندار مین ہین کہ ہم اس سے پاک ہین اور حقیقت مین
پاک نہین ہوتے اور ایک گروہ اہل علم مین غرور رکھتے ہین اور فریب مین ہین یعنی جو علم کہ دینی ہی اوسکو ترک کر کر علم مناظرہ اور کلام اور
مانند انکے کے مین مشغول ہین اور جانتے ہین کہ علم یہی ہی اور یہ نہین جانتے کہ یہ علوم باز رکھنے والے خدا اور عبادت اور آخرت سے ہین اور
ایک گروہ اہل غرور سے عابد ہین کہ بعضے اونمین سے نوافل مین تو مستغرق ہین اور فرائض سے خبر نہین رکھتے اور اگر فرائض ادا بھی
کرتے ہین تو بے طور نہ جماعت سے غرض ہی نہ اداے احکام و ارکان وغیرہ کا دھیان وظیفے کے سبب سے اوس جماعت کو ترک کرین کہ صحابہ
جسکے حق مین کہتے تھے کہ جماعت ہم مین نہین ترک کرتا تھا مگر معلوم النفاق اور جو صحابی بیمار ہوتے تھے تو دو آدمی بغلون مین ہاتھ دیکر
پانون گھسیٹتے لاتے تھے اور بعضے بسبب وسوسون کے طہارت مین نماز کو وقت سے بے وقت کر دیتے ہین اور احتیاطین نامشروع کرتے ہین
اور وقتا مین دین کے کچھ تفتیش حلال و حرام کی نہین کرتے ہین بلکہ سبکو حلال جانتے ہین اور نہین جانتے کہ اصل سب چیز کی لقمہ ہی اور
لقمۂ حلال نور عبادت دل مین پیدا کرتا ہی اور حرام ظلمت اور بعضے کلام اللہ پڑھتے وقت فقط حروف ہی کے ادا کرنے مین رہتے ہین اور
اوسکے تفاخر کرتے ہین اور نہین جانتے کہ مقصود حضور دل ہی اور بعضے ہر روز ختم قرآن کرتے ہین اور بہت عمل کو دوست رکھتے ہین اور
نہین جانتے کہ مقصود اوس سے تدبر و تفکر ہی اور وہ سواے آہستگی اور قلت کے ہاتھ نہین آتا اور بہت عمل بغیر حضور اور اخلاص کے کام نہین آتا
اور ایک گروہ اہل غرور سے فقرا ہین کہ ساتھ صورت اور کلام تصوف کے مغرور ہین اور نہین جانتے کہ اصل تصوف کی تصفیہ دل کا اور
تزکیہ نفس کا اور حاصل کرنا قرب و معرفت الہی کا ہی اور بعضے اسلیے بسبب دیکھنے بعضی غیب کی چیزون کے بسبب ریاضت کے اور
مکشوفات ہونے سے مغرور ہوتے ہین اور جانتے ہین کہ غایت کار تصوف کی یہی ہی اور بعضے بسبب وسوسون شیطانی کے گرفتار ہو کر ترک

اوامر کا کرتے ہین اور منہیات کے مرتکب ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ دل ہمارا ساتھ خدا کے ہی احتیاج عمل ظاہر کی کیا ہی اور نہین جانتے
کہ انبیا اور اولیا نے باوجود نہایت قرب کے عمل ظاہر کو نہین ترک کیا ہی اور ترک کرنا اوسکا موجب دوری اور غضب الٰہی کا ہی اور
خلاف سیرت صالحون اور عاشقان الٰہی کا ہی پس دل کو ان سب وسوسون سے اور برائیون سے پاک کرنا چاہیے اور ایک گروہ اہل غرور سے
مالدار ہین کہ مال حرام کو خیرات مین صرف کر کر امیدوار ثواب کے ہوتے ہین اور اپنے اس کام پر مغرور ہوتے ہین اور نہین جانتے کہ پھیر دینا
مال حرام کا اوسکے مالک کو فرض ہی اور بسبب تصرف کرنے کے اوسمین مستحق عذاب کے ہوتے ہین اور بعضے مال حلال کو بھی خرچ کرتے
ہین تو واسطے ریا یعنی دکھانے اور نام و نمود کے خرچ کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ریا حبط کرنے والا عملون کا ہی اور اگر ریا بھی نہو
تو غیر مشروع مین خرچ کرتے ہین اور ایک وہ لوگ ہین کہ زکوۃ تو ندین اور اور جگہہ خرچ کرین اور بعضے زکوۃ دین لیکن اللہ کے لیے ندین
اور ایسون کو دین کہ خدمت یا تعریف یا اور غرض کی اونسے امید رکھین اور یہ فرقے اور مانند انکے کو ان تمام برائیون اور غرور و پندار
سے پاک ہوکر تمام اعمال اپنے کو موافق شریعت اور طریقت اور سیرت صلحا کے کرنا چاہیے اور کبر اور عجب سے دور ہونا چاہیے تا عبادت و خیرات
لیاقت قبولیت کی اللہ کے نزدیک رکھین ورنہ الا رنج بے فائدہ ہی ✤ **مسئلہ** عجب اور خود بینی بھی مفسد عمل کے اور محروم
کرنے والے توفیق الٰہی سے اور باعث رسوائی کے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین بخل
اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی تابعداری کی گئی اور خوش ہونا آدمی کا ساتھ نفس کے پس دور رہنا اس خصلت سے واجب ہی اور
عجب اسکو کہتے ہین کہ اپنے عمل کو کار بزرگ جانے اور گمان کرے کہ مین ایسا کار خیر کرتا ہون اور بسبب اوسکے خوش ہو اور اوسکو اپنی صفت سے
جانکر توفیق الٰہی سے غافل ہو اور اوسکے جاتے رہنے اور حبط ہو جانے سے ڈرے نہین اور ہووے کہ شدہ شدہ عمل سے بھی باز رہے بسبب شومی
عجب کے اور علاج دفع عجب کا یاد کرنا احسان اور توفیق الٰہی کا اور جاننا اسکا ہی کہ حق تعالی نے اوسکو آلات عمل کے عنایت فرمائے اور
قادر اوسپر کر کر وعدہ ثواب کا اوسپر دیا پس احسان اوسکا اپنے پر جاننا چاہیے اور شکر اوسکی توفیق کا بجا لانا چاہیے اور یہ یاد کرنا احسان
خدا کا بیچ وقت بواعث عجب کے فرض ہی اور سب وقتون مین مستحب اسلیے کہ عجب ایک بلائے عظیم اور پیدا کرنے والا کبر اور نسیان اور
معاصی کا ہی اور باز رکھنے والا تدارک معاصی سے اور مشقت کرنے سے عبادت مین اور مانع شکر اور تزکیہ نفس سے اور محروم رکھنے والا
بہت سی بھلائیون سے اور مانع قبول کرنے نصیحت کی بات کا اور حق کا اور پیدا کرنے والا کبر کا ہی ✤ **تنبیہ** ✤ اوپر کے
مسئلے مین جو تین طرح کے لوگون کا ذکر کیا یعنی عالم عابد مالدار کا کہ اکثر ان لوگون مین غرور و پندار ہوتا ہی سچ ہی اسی سبب سے مجلس وعظ
مین بہت ہی کم جاتے ہین سبحان اللہ مجلس وعظ مین کہ مسنون ہی اور کیا کچھ فضیلت رکھتی ہی حاضر نہون اور عرسون اور پھولون کی
محفلون مین جا موجود ہون خصوصا یہ پیرزادے خلاف شرع اور دنیادار تابع نفس امارہ کے جاوین تو ڈھولکی کی محفل مین اور ناچ کی
محفل مین اور میلے تماشون مین اور نچاوین تو وعظ کی محفل مین اگر کہین کہ فرصت نہین ہی تو اون محفلون خلاف شرع کے لیے کیونکر
فرصت نکلیاتی ہی اگر کہین کہ افراط و تفریط ہوتی ہی بیان مین تو امر بالمعروف کرنا چاہیے بشرطیکہ علم سے بہرہ رکھتے ہون اور اگر
علم سے بہرہ نرکھتے ہونگے تو حق و باطل مین کیونکر تمیز کرینگے اور علم آوے کیونکر نہ علم پڑھین نہ سنین جو باتین دین کی کہ خلاف اپنی خواہش نفسانی
کے سنی اوسکو بددینی کی بات بتانے لگے اور جو باتین اپنے ذہنون مین جم رہی ہین کیسی ہی خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی ہون اونکو حق جانتے ہین اور اونکے
خلاف کو باطل غرضکہ غرور و پندار نے اکثرون کو تباہ کر رکھا ہی ضلوا واضلوا آپ بھی ڈوبے اور اپنے تابعین کو بھی ڈبویا اللہ بچاوے اسکی آفت سے ✤

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

اور بچاویگا اللہ اونکو جو ڈرتے رہے اونکے بچاؤ کی جگہہ نہ لگے اونکو برائی اور نہ وہ غم کھاوین ✤ ۶۱

اور نجات دیگا خدا اون لوگون کو کہ پرہیزگاری کرتے تھے ساتھہ کامیابی اونکی کے نہین پہونچیگی اونکو سختی اور نہ وہ غمگین ہونگے
٭ فتح ٭ تفسیر ٭ پرہیزگاری کرتے تھے یعنی شرک سے بمفازتہم یعنی ساتھہ فلاح اونکی کے یعنی کامیابی اونکی کے اور تفسیر
مفازۃ کی یہ ہی لا یمسہم السوء الخ یعنی نہین لگیگی اونکو آگ اور نہ وہ غمگین ہونگے گویا کہ کہا گیا کہ کیا ہی مفازۃ یعنی کامیابی
اونکی پس کہا گیا کہ نہین پہونچیگی اونکو سوء یعنی نجات دیگا اونکو ساتھہ دور کرنے سوء اور غم کے اوسے یعنی نہین پہونچیگی اونکے بدنون کو ایذا اور نہ اونکے دلونکو غم یا مفازۃ کے
معنی ہین بیچ مکان مطلب یا اونکے کے جنت سے یعنی داخل کیے جاوینگے جنت مین یا یہ معنی ہین کہ نجات دیگا اونکو ساتھہ سبب پرہیزگاری اونکی کے آگ سے یا سبب اعمال نیک
اونکے کے ٭ فل جلالہ ٭ معا ٭ تنبیہ ٭ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ تقوی سبب نجات کا اور باعث داخل ہونے جنت کا ہی اسلیے جابجا
تاکید اسکی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے کہ آیا تم جانتے ہو کہ اکثر کیا چیز داخل کریگی لوگون کو جنت مین وہ تقوی اللہ
کا ہی اور نیک خلقی آیا جانتے ہو کہ اکثر کیا چیز داخل کریگی لوگون کو دوزخ مین آگاہ ہو وہ دو کاواک یعنی سوراخ ہین مونہہ اور ستر انتہی
غرض کہ آدمی کو چاہیے کہ ہر حال اپنے مولی سے ڈرتا ہے اور لوگون سے خوش اخلاقی سے گذران کرے اور ستر و زبان کو محفوظ رکھے
یعنی ستر کو بدکاری سے اور زبان کو بدگوئی سے کسی بھائی مسلمان کے دل کو ناحق رنجیدہ نکرے تا بعد مرنے کے اپنی مراد کو پہونچے اور لوگ
یاد کرین کیا خوب کہا ہی کسی نے قطعہ یاد داری کہ وقت زادن تو ٭ ہمہ خندان بودند و تو گریان ٭ آنچنان زی کہ وقت مردن تو ٭
ہمہ گریان بوند و تو خندان

اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ ۡ وَّہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ۝ لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط
اللہ بنانے والا ہی ہر چیز کا اور وہ ہر چیز کا ذمہ لیتا ہی اوسی کے پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ع
اور جو منکر ہوئے ہین اللہ کی باتون سے وہ جو ہین وہی ہین ٹوٹے مین پڑے مقا

اللہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا ہی اور وہ ہر چیز پر حافظ و متصرف ہی اوسی کے لیے ہین کنجیان آسمانون اور زمین کی یعنی مختار و متصرف
وہ ہی واللہ اعلم اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتھہ آیتون خدا کے یہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانے والے ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ اوسی کے لیے
ہین کنجیان الخ یعنی وہ مالک ہی امر آسمانون اور زمین کا اور حافظ ہی انکا اور یہ قبیل کنا یہ سے ہی اسلیے کہ حافظ خزانونکا اور مدبر امر
اونکے کا وہی ہوتا ہی کہ جو مالک اونکی کنجیونکا ہوتا ہی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین الخ یہ لگتا ہی ساتھہ اس قول اللہ تعالی کے وینجی اللہ
الذین اتقوا یعنی نجات دیگا اللہ تعالی پرہیزگارون کو ساتھہ کامیابی اونکی کے اور جو لوگ کافر ہوئے وہ زیانکار ہین اور بیچ مین
ان دونون کے جملہ معترضہ آیا کہ وہ خالق ہر چیز کا ہی اور وہ نگہبان ہی او سپر نہین پوشیدہ ہی او سپر کوئی چیز اعمال مکلفین مین سے کہ منجملہ چیزون
پیدا کی گئی مین سے ہین اور جو کچھ کہ بدلا دیے جاوینگے اون اعمال پر یا یہ جملہ لگتا ہی ساتھہ اوس جملے کے کہ قریب اوسکے ہی بنا بر اسکے کہ جو چیز
آسمانون اور زمین مین ہی پس اللہ خالق اور حافظ اور متصرف اوسکا ہی اور جنھون نے کفر کیا اور انکار کیا اسکا وہی لوگ زیانکار ہین اور
بعضون نے کہا کہ پوچھی حضرت عثمان رضہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر قول اللہ تعالی کی لہ مقالید السموات والارض
پس فرمایا اے عثمان نہین پوچھا مجھسے اس کسی نے پہلے تیرے تفسیر اسکی یہ کلمے ہین لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر و سبحان
اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن
بیدہ الخیر یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر اور تاویل اسکی موجب اس قول کے یہ ہی کہ اللہ کے لیے
کلمے ہین کہ توحید و تمجید بیان کیجاتی ہی اوسکی ساتھہ ان کلمون کے اور یہ کلمے کنجیان خیر آسمانون اور زمین کی ہین جسنے پڑھا انکو بہرہ و رہوگا

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ○

تو کہہ اب اللہ کے سوائے کسیکو بتاتے ہو کہ پوجون ای نادانون + مقا

کہہ کیا حکم کرتے ہو مجکو کہ پرستش کرون مین غیر خدا کو ای نادانون + فتح + تفسیر + کہہ یعنی اونکو کہ بلاتے ہین تجکو طرف دین باپ دادون تیرے کے کیا غیر خدا کو پوجون مین تمہارے کہنے سے بعد اس بیان کے ای نادانون ساتھ توحید خدا کے نزول اس آیت کا یہہ جواب کفار قریش کے ہے کہ آنحضرت کو باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے تھے ۞

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ

اور حکم ہو چکا ہی تجکو اور تجہسے اگلون کو اگر تونے شریک مانا اکارت جاوینگے تیرے کیے اور تو ہوگا

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

ٹوٹے مین آیا + مقا

اور تحقیق وحی بھیجی گئی ای محمد طرف تیرے اور طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجہسے تھے یعنی اور انبیا کہ اگر شریک خدا کا مقرر کرے تو البتہ نابود ہون عمل تیرے اور البتہ ہوے تو ٹوٹا پانے والون سے + فتح + تفسیر + باوجودیکہ اللہ تعالی جانتا تھا کہ اوسکے رسول شرک نہین کرنے کے اور پھر یون فرمایا اسلیے کہ خطاب آنحضرت کو ہی اور مراد اس سے غیر اونکے ہین اور یا یہ کہ یہ بطریق فرض کے فرمایا یعنی بالفرض والتقدیر اگر شرک کرو یون ہو جائے ۞

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

نہ بلکہ اللہ ہی کو پوج اور رہ حق ماننے والون مین + مقا

بلکہ خدا ہی کو عبادت کر اور ہو شکر کرنے والون سے + فتح + تفسیر + کفار جو حضرت کو اپنے بتون کے پوجنے کے لیے کہتے تھے یہ رد اونکا ہی گویا کہ فرمایا نہ عبادت کر اوس چیز کو کہ یہ کفار اوسکی عبادت کرنے کو کہتے ہین بلکہ اگر عبادت کرے تو تو اللہ ہی کی عبادت کر اور ہو شکر کرنیوالون سے اوس چیز پر کہ انعام کیا ساتھ اوسکے اللہ تعالی نے تجپر کہ کیا تجکو سردار اولاد آدم کا + حل + تنبیہ + اوپر کی آیت مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرا دیا شرک کرنے پر اور مقصود سنانا اونکی امت کو ہی اس طرح کے بیان فرماتے ہین اہتمام منع کا بہت ہوتا ہی جیسے بلاتشبیہ بادشاہ اپنے وزیر کو ایک بات سے منع کرے اور مقصود منع کرنا رعایا کا ہو تو رعایا کو ڈر زیادہ ہوتا ہی کہ جب بادشاہ نے اپنے وزیر کو اسطرح منع کیا تو ہماری کیا حقیقت ہی ہمکو بالضرور اس بات سے بچنا چاہیے پس ایسی ہی یہان سمجھنا چاہیے کہ جب اپنے بندۂ خاص اور حبیب کو شرک سے اس طرح منع فرمایا تو اونکی امت کو بہت بچنا چاہیے شرک سے والا کیا کرایا سب برباد ہوگا پھر آنحضرت کو اس طرح منع فرما کر مشرکون کی نصیحت پر اور اوپر بیان کرنے ناقدردانی اونکی کے اور بیان فرمانے قدرت کاملہ اپنی کے متوجہ ہوئے کہ جو تجکو بلاتے ہین اپنے بتون کی طرف یہ تیرے رب کی قدر ہی نہین جانتے کہ فرمایا وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ الخ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۚ

اور نہین سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہی اور زمین ساری ایک مٹھی ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہین اوسکے داہنے ہاتھ مین

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

وہ پاک ہی اور بہت اوپر ہی اس سے کہ شریک بتاتے ہین + مقا

اور نہ پہچانا خدا کو حق پہچاننے اوسکے کا اور زمین ساری اوسکی مٹھی مین ہوگی روز قیامت کے اور آسمان لپٹے ہونگے اوسکے داہنے

ہاتھ مین پاکی ہی اوسکے لیے اور برتر ہی اون چیزسے کہ شریک اوسکا مقرر کرتے ہین ✢ فقیر ✢ تفسیر اللہ کے فرمائے موافق
اللہ کا داہنا ہاتھ کہیے اور بائوان نہ کہیے ✢ ص ایک تو ما قدروا اللہ الخ کے معنی یہی ہین جو مذکور ہوئے کہ نہ پہچانا اوسکو
حق پہچاننے اوسکے کا اور دوسرے معنی یہ ہین کہ نہ تعظیم کی اوسکی حق عظمت اوسکی کا جب کہ بلایا تجکو طرف عبادت غیر اوسکی کے پھر
آگاہ کیا اونکو اوپر عظمت و جلالت شان اپنی تعالی کے پس فرمایا والارض جمیعا الخ اور مراد اس کلام سارے سے صورت بیان کرنی
اپنی عظمت کی اور واقف کرنا اوپر کنہ جلال اپنی کے ہی اور مراد زمین سے ساتون زمینین ہین دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا جمیعا
اور قول اوسکا والسموات اور معنی یہ ہین کہ زمینین قبض کی گئی ہونگی اوسکے لیے یعنی اوسکے ملک و تصرف مین ہونگی اور لفظ
مطویات طی سے ہی کہ جو ضد نشر یعنی پھیلانے کی ہی جیسے کہ فرمایا یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب یعنی اوس
دن کہ لپیٹینگے ہم آسمان کو مانند لپیٹنے سجل کے کتابون کو یعنی بندون کے اعمال نامون کو پس معنی مطویات کے یہ ہوئے کہ لپیٹے ہوئے
ہونگے اور عادت لپیٹنے والے کاغذ کی یہ ہوتی ہی کہ لپیٹتا ہی اوسکو اپنے دائین ہاتھ سے پس اسلیے بیمینہ فرمایا اور بعضون نے کہا کہ
معنی بیمینہ کے بقوتہ ہین یعنی آسمان لپیٹے جاوینگے اوسکی قدرت سے اور حاجی غلام مصطفی نے لکھا ہی کہ علما ایسی آیتون
کو متشابہات سے کہتے ہین اور بعضے قدرت مراد رکھتے ہین اور محقق اسپر ہین کہ ایمان اسپر لانا چاہیے اور اسکی کیفیت کو سپرد خدا کرین
انتہی اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ آیا ایک عالم یہود کے علما مین سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا محمد ہم پاتے ہین
یعنی اپنی کتاب مین کہ بلاشبہ اللہ تعالی اوٹھاویگا آسمان کو روز قیامت کے ایک اونگلی پر اور زمینون کو ایک اونگلی پر اور درختون کو
ایک اونگلی پر اور پانی اور تری یعنی خاک نمناک کو ایک اونگلی پر اور تمام خلق کو ایک اونگلی پر پھر فرماویگا انا الملک یعنی مین بادشاہ ہون پس ہنسے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کی واسطے تصدیق قول اوس عالم کے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وما
قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب اوسنے پوچھا تو اوسوقت
یہ آیت اوتاری اللہ تعالی نے اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ مٹھی مین لیویگا اللہ تعالی زمین کو
اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے دائین ہاتھ مین پھر فرماویگا کہ مین بادشاہ ہون کہان ہین بادشاہ زمین کے اور ابن عمر سے روایت ہی کہ
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن قیامت کا جمع کریگا اللہ تعالی ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کو اپنی مٹھی
مین پھر فرماویگا انا اللہ یعنی مین اللہ ہون مین رحمن ہون مین بادشاہ ہون مین قدوس یعنی نہایت پاک ہون مین سلام ہون یعنی
سالم ہون سب عیبون اور نقصانون سے اور سب کی سلامتی مجھی سے ہی مین مومن یعنی امن دینے والا ہون مین نگہبان ہون مین عزیز
یعنی غالب ہون مین جبار ہون یعنی زبردست مین متکبر ہون یعنی بزرگ سب سے مین ہون وہ ذات پاک کہ پیدا کیا مینے دنیا کو اس حال مین
کہ تھی کچھ نہین مین ہون وہ کہ اعادہ کرونگا اوسکو یعنی زمین و آسمان بعد فنا کے پھر پیدا کرونگا کہان ہین بادشاہ اور کہان ہین ظالم زبردست
اور روایت کی طبرانی نے ساتھ سند ضعیف کے جریر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک جماعت کے اصحاب اپنے سے
کہ مین پڑھتا ہون تمپر آیتین آخر زمر سے پس جو کوئی رو ویگا تم مین سے واجب ہوئیگی اوسکے لیے جنت پس پڑھا اوسکو وما قدروا اللہ
سے آخر سورت تک پس بعض ہم مین سے وہ تھا کہ رویا اور بعض ہم سے وہ تھا کہ نہ رویا پس کہا نہ رونے والون نے یا رسول اللہ کوشش کی ہمنے
یہ کہ روویں ہم پس نہ رونا آیا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نے کہ مین پھر پڑھونگا اوسکو تمپر پس جسکو نہ رونا آوے پس چاہیے کہ بتکلف روو ے
یعنی صورت رونے کی بناوے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تین چیزین پوشیدہ رکھین مین مینے اپنے
بندون سے اگر دیکھتا اونکو کوئی تو نہ عمل کرتا ہرگز کبھی ایک تو اپنے تئین پوشیدہ رکھا ہی اگر کھولتا مین پردہ اپنا پس دیکھتا مجکو یہان تک

کر یقین کرتا اور جانتا کہ کیسا معاملہ کرونگا مین ساتھ خلق اپنی کے جب کہ اوٹھاؤنگا اونکو قبرون سے اور اکھٹا کرونگا آسمانون کو اپنے ہاتھ
مین پھر سمیٹونگا زمینون کو پھر کہونگا مین کہان ہین بادشاہ کون ہی وہ کہ اوسکے لیے بادشاہت ہو سوائے میرے دو رستے جنت کو شرح مین
کیا ہی مینے اگر دکھاتا مین اونکو جنت اور جو کچھ کہ بھلائیان طیار کین ہین مینے اونکے لیے او مین اسکا یقین کرتے اوسکا اور میرے
دوزخ کو پوشیدہ رکھا ہی مینے اگر دکھاتا مین اونکو دوزخ اور جو ہر ایمان طیار کین ہین مینے اونکے لیے او سمین بس یقین کرتے اوسکا
ولیکن قصداً پوشیدہ رکھا ہی مینے ان چیزون کو واسطے تا کہ جانون مین کیسے عمل کرتے ہین اور تحقیق بیان کردیا مینے اونکو اونکے لیے
اور ابو ذر سے روایت ہی کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تو جانتا ہی کہ کسقدر ہی کرسی پس کہا مینے
نہین فرمایا نہین ہین آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ اونمین ہی مقابلے مین کرسی کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا
بیچ ہموار زمین چٹیل کے اور نہین ہی کرسی مقابلے مین عرش کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالا اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار
چٹیل کے اور نہین ہی عرش مقابلے مین پانی کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالا اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے
اور نہین ہی پانی مقابلے مین ہوا کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے اور نہین ہین سب
اللہ عز و جل کی مٹھی مین مگر مانند ایک دانے کے یا دانے سے بھی زیادہ چھوٹے کہ ہو دانہ بیچ ہتیلی ایک تمھارے کے اور یہی ہی تفسیر قول
اللہ تعالی کی وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ کہا پوچھی مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے تفسیر قول اللہ تعالی کی وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کہ کہان ہونگے لوگ اوسدن فرمایا پل صراط پر ہونگے
اور پاکی ہی اوسکے لیے الخ یعنی بہت ہی بعید ہی اس شرکت سے قدرت اوسکی اور عظمت اوسکی اور بہت ہی برتر ہی وہ اس سے کہ نسبت
کیے جاوین طرف اوسکے شرکا * حل جار * در منثور * بحر * تنبیہ * قطعہ * گر کسی وصف او ز من پرسد
بی زبان بی نشان چہ گوید باز * عاشقان کشتگان معشوق اند * بر نیاید ز کشتگان آواز * اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ
اللہ کے حکم پر اورون کے حکمون کو مقدم رکھتے ہین یا شعائر اسلام اور سنون چیزون پر اورون کی رسمون کو ترجیح دیتے ہین اللہ
کے نام پر کسیکو دینے کو تعظیمی سے دین اور جیسا تیسا دیدین اور کسی بزرگ کے نام کا کرین تو اوسمین بڑے بڑے تکلفات کرین
وہ اللہ کی قدر و عظمت کو نہین پہچانتے ہین اور مومن جو اس آیت کے مصداق ہین مومن کی شان یہی کہ اللہ اور رسول کے حکمون
اور رسمون کو سب پر مقدم رکھین اور اونکی قدر و عظمت کے برابر کسیکی قدر و عظمت نہ سمجھین ۱۲

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ
اور پھونکا گیا نرسنگا پھر بیہوش ہوگرا جو کوئی ہی آسمانون مین اور زمین مین مگر جسکو اللہ نے چاہا پھر پھونکا گیا
اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝
دوسری بار پھر تبھی وہ کھڑے ہوگئے دیکھتے * صو *

اور پھونکا جاویگا صور مین پس مر جاویگا جو کہ آسمانون مین ہی اور جو کہ زمین مین ہی مگر وہ کہ خدا نے چاہا ہی پھر پھونکا جاویگا صور مین
دوسری بار پس ناگہان وہ کھڑے ہونگے دیکھتے * فیہ * تفسیر * ایک بار نفخ صور ہی عالم کی فنا کا دوسرا ہی زندہ ہونے کا
یہ تیسرا ہی بیہوشی کا بعد حشر کے چوتھا ہی خبردار ہونے کا اسکے بعد اللہ کے سامنے ہو جاوینگے * مو * نفخ فی الصور سے
پہلا نفخہ مراد ہی کہ اوسمین سب مر جاوینگے اور ثم نفخ فیہ اخری سے نفخہ دوسرا جلانے کے لیے مگر وہ کہ خدا نے چاہا ہی یعنی
جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت اور بعضون نے کہا کہ وہ اوٹھانے والے عرش کے ہین یا رضوان کہ نام جنت کے دارغہ کا ہی

اور جو رین اور مالک کہ نام دوزخ کے داروغہ کا ہی اور زبانیہ کہ دوزخ کے نگھبانون کو کہتے ہین یعنی یہ اس نفخے مین نہین
مرینگے پھر مرینگے آخر کو اور ینظرون کے یہ معنی ہین کہ ادھر اودھر دیکھتے ہونگے جیسے مبہوت دیکھتا ہی جب کہ ناگہان کوئی امر عظیم درپیش
آجاتا ہی اوسکو اور یا ینظرون کے معنی ہین منتظرون یعنی منتظر ہونگے حکم آلہی کے کہ دیکھیے کیا حکم ہوتا ہی ہمارے حق مین اور اس آیت سے
معلوم ہوا کہ نفخے دو ہونگے پہلا موت کے لیے اور دوسرا بعث یعنی جی اوٹھنے کے لیے اور جمہور اسپر ہین کہ نفخے تین ہونگے پہلا فزع یعنی
گھبراہٹ کے لیے جیسے کہ فرمایا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ اور دوسرا موت کے لیے اور تیسرا اعادے کے لیے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مابین دونون نفخون کے چالیس ہونگے لوگون نے کہا چالیس دن ہونگے کہا ابو ہریرہ رضی نے نہین کہہ سکتا
مین کہا لوگون نے چالیس مہینے کہا نہین کہہ سکتا مین کہا لوگون نے چالیس برس کہا نہین کہہ سکتا ہون مین فرمایا حضرت صلعم نے پھر اوتاریگا اللہ
آسمان سے پانی پس اوگینگے لوگ جیسے کہ اوگتا ہی سبزہ نہین ہی انسان سے کوئی چیز مگر کہ بوسیدہ ہوجاتی ہی لیکن ایک ہڈی ہی اور وہ عجب الذنب
ہی کہ ریڑھ کی ہڈی کو کہتے ہین اور اوسی سے ترکیب دی جاویگی خلق روز قیامت کے اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے یہود
مین سے مدینے کے بازار مین قسم ہی اوس ذات کی کہ برگزیدہ کیا موسی کو بشر پر پس اوٹھایا ایک شخص نے انصار مین سے ہاتھ اپنا پھر طمانچہ مارا
اوسکو اور کہا کیا کہتا ہی تو یہ اس حال مین کہ ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس ذکر کیا مینے یہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ترجمہ اسکا اوپر مذکور ہوچکا ہی حاصل یہ کہ دوسرے
نفخے مین سب بیہوش ہوجاینگے مگر جسکو اللہ چاہیگا وہ نہین بیہوش ہونگے پس سب سے پہلے مین سر اوٹھاونگا پس ناگہان دیکھونگا مین
موسی کو پکڑے ہوئے ایک پایہ عرش کے پایون مین سے پس نہین جانتا مین کہ آیا اوٹھایا ہوگا موسی ؑ نے سر اپنا پہلے میرے یا ہونگے اون لوگون مین سے
کہ استثنا کیا اللہ تعالی نے اور سعید بن جبیر سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فرمایا وہ شہدا ہین [illegible]
گردنون مین ڈالے ہوے تلوارین کھڑے ہین گرد عرش کے ملینگے اونسے فرشتے روز قیامت کے محشر مین ساتھ اونٹنیون یاقوت کے
کہ مہارین اونکی موتیون کی کجاوے اونکے اطلس اور رالہی کے بال اونکے نرم زیادہ ریشم سے قدم اونکے وہان پہونچینگے کہ جہان تک
نظرین آدمیون کی پہونچین سیر کرینگے جنت مین کہینگے وقت بہت سیر کرنے کے لیچلو ہمکو طرف رب ہمارے کے دیکھین کیا حکم کرتا ہی درمیان
مخلوق اپنی کے جب وہ آوینگے تو ہنسے گا اونکی طرف دیکھکر معبود میرا اور جب کہ وہ ہنسے گا کسی بندے کی طرف دیکھکر اوس جگہہ مین پس نہین
حساب ہی اوسپر اور انس رضی سے روایت ہی کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ کہا صحابہ رضی نے کہ کون ہین یا رسول اللہ یہ لوگ کہ استثنا کیا اونکو اللہ تعالی نے یعنی اپنے کلام
پاک اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ مین فرمایا یہ جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت اور اسرافیل اور اوٹھانے والے عرش کے ہین پس جب کہ قبض کریگا اللہ
ارواح خلائق کی فرماویگا ملک الموت کو کہ کون باقی رہا ہی حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کہیگا ملک الموت سُبْحَانَكَ
رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی پاکی ہی تجکو ای رب میرے اور برتر ہی تو ای صاحب بزرگی اور بخشش کے باقی ہین جبرئیل
اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت صلعم پس فرماویگا اللہ تعالی کہ قبض کر جان اسرافیل کی پس قبض کریگا ملک الموت جان اسرافیل کی
پھر فرماویگا کہ ای ملک الموت کون باقی رہا ہی پس عرض کریگا وہ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ باقی
رہا ہی جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ قبض کر جان میکائیل کی پس قبض کریگا وہ جان میکائیل کی
پس گریگا وہ مانند پہاڑ بڑے کے پھر فرماویگا ای ملک الموت کون باقی رہا پس کہیگا وہ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ يَا ذَا الْجَلَالِ

وَالْاِکْرَامِ باقی رہا ہی جبرئیل اور ملک الموت پس فرماویگا مرجا تو ای ملک الموت پس مرجاویگا وہ پھر فرماویگا ای جبرئیل کون
باقی رہا ہی پس کہیگا وہ سُبْحَانَکَ رَبِّي يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ باقی رہا ہی جبرئیل اور جبرئیل کو اللہ کے ہان بڑا مرتبہ
ہوگا جیسا کہ ہی اونکے لیے پس فرماویگا ای جبرئیل ضرور ہی تجکو بھی مرنا پس گر پڑینگے جبرئیل سجدے مین ہلاوینگے دونون بازو اپنے
یعنی جیسے جانور وقت مرنیکے پر ہلاتا ہی اور تڑپتا ہی کہیگا جبرئیل سُبْحَانَکَ رَبِّي تَبَارَکْتَ وَتَعَالَيْتَ يَاذَا الْجَلَالِ (برکت والا ہی تو)
وَالْاِکْرَامِ اَنْتَ الْبَاقِي وَجِبْرَئِيلُ الْمَيِّتُ الْفَانِي (تو ہی باقی ہی اور جبرئیل مردہ ہی فانی ہی) اور قبض کریگا اللہ روح اوسکی بیچ اوس خلقت کے کہ پیدا کیا گیا ہی
اوسمین پس جبرئیل کا یہ حال ہی کہ فضیلت خلقت اوسکے کی اوپر خلقت میکائیل کے مانند فضیلت بڑے پہاڑ کے ہی ایک ٹیلے پر ٹیلون مین
سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ فضیلت جبرئیل کی خلقت کی اوپر خلقت میکائیل کے مانند پہاڑ کے ہی
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا میری امت مین دجال پس ٹھہریگا اونمین چالیس دن یا چالیس برس یا چالیس
مہینے یا چالیس رات پھر بھیجیگا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو گویا کہ وہ عروۃ بن مسعود ثقفی ہین یعنی اونکی صورت ہوگی پس ڈھونڈینگے
وہ دجال کو پھر ہلاک کریگا اوسکو اللہ یعنی اونکے ہاتھ سے پھر ٹھہرینگے عیسیٰ لوگون مین بعد اسکے سات برس اس حال مین کہ نہین
ہوگی درمیان دو شخصون کے عداوت پھر بھیجیگا اللہ ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سے پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوسکے دل مین
برابر ذرے کے ایمان ہو مگر کہ ہلاک کریگی اوسکو ہوا یہانتک کہ اگر کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا تو داخل ہوگی وہ ہوا اوسپر یعنی اور
ہلاک کریگی اوسکو اور باقی رہینگے برے لوگ بیچ خفت طیر کے اور احلام سباع کے یعنی سبک ہونگے مانند پرندے کے کہ یہان سے وہان جا بیٹھا اور اپنے
وطن اور درندون کی سی خو رکھتے ہونگے نہین اچھا جانینگے شرعی بات کو اور نہین برا جانینگے خلاف شرع کو پھر صورت بن کر آویگا شیطان
اور کہیگا کیا نہین کہنا مانتے تم میرا پھر حکم کریگا لوگون کو بت پرستی کا پس پوجینگے وہ بت اور وہ اوسوقت فراخی رزق کی رکھتے ہونگے
اور عیش خوش پھر پھونکا جاویگا صور پس نہین سنیگا اوسکو کوئی مگر کہ کان لگاویگا اوسکی طرف اور اول جو اوسکو سنیگا وہ شخص ہوگا کہ
درست کرتا ہوگا اپنے حوض کو پس مرجاویگا وہ پھر نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہ مرجاویگا پھر بھیجیگا اللہ ایک مینھ کہ گویا کہ وہ شبنم ہوگا یعنی ہلکی
پھوار پڑیگی پس اوگینگے اوس سے بدن لوگونکے پھر پھونکا جاویگا صور دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹھ کھڑے ہونگے دیکھتے ہوئے پھر
کہا جاویگا لوگون کو کہ آؤ اپنے رب کی طرف اور کہا جاویگا فرشتون کو کہ کھڑا رکھو انکو یہ سوال کیے جاوینگے پھر کہا جاویگا کہ نکالو دوزخ کی جماعت
پس عرض کرینگے فرشتے کہ کتنون مین سے کتنے نکالین پس کہا جاویگا کہ ہر ہزار مین سے نو سو ننانوے یعنی ایک کم ہزار دوزخ کے لیے اور ایک
بہشت کے لیے پس یہ وہ دن ہوگا کہ کردیگا لڑکون کو بڈھا اور یہ وہ دن ہوگا کہ کھولا جاویگا پنڈلی سے یعنی امر دشوار ہوگا روز قیامت کے
بسبب حساب و جزا کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیونکر چین کرون مین اس حال مین کہ مونھ رکھے ہوئے ہی صور پھونکنے والا یعنی
اسرافیل صور پر اور جھکائے ہوئے ہی پیشانی اپنی یعنی جیسے عادت ہی نرسنگا بجانے والون کی کہ جب ارادہ کرتے ہین اوسکے بجانے کا تو سر
جھکا لیتے ہین اور لگا رہا ہی کان اپنا منتظر ہی اسکا کہ حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس پھونکے کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ جب حال
یہ ہی تو کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنی پڑھنے کے لیے اب اور اوسوقت یا اوس وقت سختیون کے فرمایا کہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِيْلُ عَلَی
اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پلک جھپکاتا صور پھونکنے والا جب سے کہ متعین ہوا ہی صور پھونکنے کے
مستعد ہی دیکھ رہا ہی عرش کی طرف بخوف اسکے کہ حکم کیا جاوے پھونکنے کا پہلے اسکے کہ پھرے طرف اوسکے نظر اوسکی گویا کہ دونون
آنکھین اوسکی دو ستارے ہین روشن ۔ کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اس حال مین کہ اونکے پاس ایک جماعت
صحابہ کی بیٹھی تھی یہ کہ اللہ تبارک و تعالی جب فارغ ہوا پیدا کرنے آسمان اور زمین کے سے پیدا کیا صور کو پھر دیا وہ اسرافیل کو پس وہ رکھے ہوئے ہی

اوسکو اپنے مونھہ پر ٹکٹکی باندھے ہوئے ہی طرف آسمان کے منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوے پس پھونکے اوسمین کہا مینے یا رسول اللہ اور کیا ہی
صور فرمایا ایک سینگ ہی اور کیسا بڑا ہی وہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے بلاشبہ بڑائی اوسکے دور کی مانند عرض آسمانون
اور زمین کے ہی پس پھونکا جاویگا اوسمین پھونکنا پہلا پس مر جاوینگے وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین پھر پھونکا جاویگا
اوسمین دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹھہ کھڑے رہینگے دیکھتے ہوئے طرف رب العلمین کے اور حکم کریگا اللہ اسرافیل کو بیچ نفخہ پہلے مین یہ کہ دیر تک
پھونکے صور پس تھکیگا نہین وہ اوسکے پھونکنے مین اور یہ ذکر فرمایا اللہ نے اس آیت مین وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً
مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ۝ یعنی اور نہین منتظر ہین یہ کافر مگر ایک آواز کے کہ نہین ہی واسطے اوسکے افاقت پس چلاویگا اللہ پہاڑون کو پس
ہو جاوینگے وہ غبار اور تھرتھراویگی زمین ساتھہ رہنے والون اپنے کے پس ہوگی مانند کشتی بندھی ہوئی کے دریا مین کہ لگتی ہین اوسکو موجین
ہلے گی زمین ساتھہ رہنے والون اپنے کے مانند قندیل لٹکی ہوئی کے عرش مین کہ ہلاتی ہین ہوائین اور اوسکا ذکر فرمایا اللہ تعالی نے اس آیت مین
يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ۝ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ یعنی اوٹھائے جاؤگے
تم قبرون سے ای کفار مکہ اوسدن کہ ہلاویگا ہلانے والا یعنی نفخہ پہلا کہ بسبب اوسکے تھرتھراویگی ہر چیز پیچھے آویگا دوسرا نفخہ اوسدن بہت ہونگے
اور قلق مین ہونگے دل یعنی بہت سے منکرون کے بینائیان اونکی ذلیل ہونگی یعنی بسبب دیکھنے ہول کے پس چت پڑے ہونگے لوگ اپنی پشتون پر اور
بھول جاوینگی دودھہ والیان اپنے بچون کو اور گر پڑینگے حمل حمل والیون کے اور بڈھے ہو جاوینگے لڑکے اور اوڑتے پھرینگے شیطان بھاگتے
ہوئے مارے خوف کے یہان تک کہ پہونچینگے زمین کے کنارون پر پس ملینگے اونسے فرشتے اور مارینگے اونکے مونہون پر پس پھرینگے وہ
اور پھرینگے لوگ پیٹھہ دیکر پکارتے ہوئے بعضے بعضون کو اور یہ مذکور ہی اس آیت مین يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُم مِّنَ اللَّهِ
مِنْ عَاصِمٍ یعنی اوسدن کہ پھر جاوگے پیٹھہ دیکر نہین ہوگا تمھارے لیے اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا اور مذکور ہی اس قول اللہ تعالی
کے مین يَوْمَ التَّنَادِ یعنی اوسدن کہ پکاریگا بعض بعض کو پس اوسوقت کہ لوگ اس حال مین ہونگے ناگہان پھٹیگی زمین ایک کنارے سے
دوسرے کنارے تک پس دیکھینگے لوگ ایک امر عظیم کہ نہین دیکھا ہوگا مثل اوسکے اور پہونچیگا اونکو بسبب اوسکے کرب و ہول جسقدر کہ اوسکو اللہ ہی
جانتا ہی پھر نظر کرینگے طرف آسمان کے پس ناگہان وہ مانند تانبے پگھلے ہوئے کے ہوگا پھر پھٹیگا آسمان اور جھڑ جائینگے ستارے اوسکے اور
گہن لگیگا چاند و سورج کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اموات نہین جانینگے کچھہ اسمین سے پس عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ
پس کنکو مستثنی کیا ہی اللہ نے اوسوقت کہ فرمایا فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ یعنی
پس ڈرینگے وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین مگر جنکو اللہ چاہیگا وہ نہین ڈرینگے فرمایا وہ شہدا ہین اور نہین پہونچیگا ڈر
مگر زندون کو اور شہدا زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس رزق دیے جاتے ہین اور بچاویگا اونکو اللہ اوسدن کے ڈر سے اور امن دیگا
اونکو اوس سے اور یہ مذکور ہی اس آیت مین يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ
تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ
وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝ یعنی ای لوگون ڈرو اپنے رب سے بلاشبہ زلزلہ قیامت کا ایک چیز ہی
بڑی اوسدن کہ دیکھوگے تم اوسکو بھول جاویگی بسبب اوسکے ہر دودھہ پلانے والی اوسکو کہ دودھہ پلاتی ہی اور گر پڑیگا حمل ہر حمل والی کا
اور دیکھیگا تو لوگون کو نشے والے حال انکہ نہین ہونگے وہ نشے مین یعنی شراب وغیرہ کے ولیکن عذاب خدا سخت ہی یعنی پس اوسکے ڈر سے
یہ حال ہوگا پس پھونکا جاویگا نفخہ صعق یعنی موت کا پس مر جاوینگے آسمان و زمین والے مگر جسکو اللہ نے چاہا ہی وہ نہین مریگا یعنی اوسوقت
پس اوسوقت کہ وہ مرے پڑے ہونگے آویگا ملک الموت جبار کے پاس اور عرض کریگا ای رب میرے مر گئے آسمان والے اور زمین والے

مگر جسکو تو نے چاہا وہ نہین مرا پس فرماویگا اللہ تعالی حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی کہ کون باقی رہا عرض کریگا ملک الموت کہ ای رب
میرے باقی ہی تو کہ تو زندہ ہی جو نہین مرنے کا اور باقی رہے اوٹھانے والے تیرے عرش کے اور باقی رہے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل
اور مین باقی رہا ہون پس فرماویگا اللہ تعالی چاہیے کہ مرجاوے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور گویا کریگا اللہ عرش کو پس کہیگا وہ
کہ ای رب میرے مارتا ہی تو جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کو پس فرماویگا اللہ اوسکو کہ چپ رہ مینے لکھی ہی موت اوپر سب کے کہ نیچے عرش میرے
کے ہین پس مرجاوینگے وہ پھر آویگا ملک الموت جبار کے پاس اور کہیگا ای رب میرے تحقیق مرگئے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل پس فرماویگا
اللہ عزوجل حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کون باقی رہا پس کہیگا ملک الموت کہ ای رب میرے رہا تو کہ تو زندہ ہی کہ جو نہین مریگا اور باقی رہے تیرے
عرش کے اوٹھانے والے اور باقی رہا مین پس فرماویگا اللہ اوسکو چاہیے کہ مرجاوین میرے عرش کے اوٹھانے والے پس مرجاوینگے وہ اور حکم
کریگا اللہ عرش کو کہ لیوے صور پھر آویگا ملک الموت رب کے پاس اور عرض کریگا کہ ای رب میرے مرگئے تیرے عرش کے اوٹھانے والے پس فرماویگا اللہ حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی
پس کون باقی رہا پس عرض کریگا ملک الموت کہ ای رب میرے باقی رہا تو کہ زندہ ہی جو نہین مرنے کا اور باقی رہا مین پس فرماویگا اللہ اوسکو کہ تو ایک
مخلوق ہی میری مخلوق مین سے پیدا کیا تھا مینے تجکو واسطے اوس چیز کے کہ دیکھی تو نے یعنی مرنے کے لیے پس مرجا تو پس مرجاویگا ملک الموت
پس جب کہ نہین باقی رہیگا کوئی سوا اللہ واحد قہار کے کہ جو بے پروا ہی جسنے نہ جنا اور نہ جنا گیا ہوگا آخر جیسا کہ تھا اول لپیٹیگا
اللہ آسمانون کو اور زمین کو مانند لپیٹنے سجل کے کہ نام فرشتے کا ہی اعمال نامون کو پھر بچھاویگا آسمان و زمین کو یعنی اونکے ٹکڑون کو پھر فرماویگا
اَنَا الْجَبَّارُ تین بار پھر پکاریگا اپنی آواز سے لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ یعنی کسکے لیے ہی بادشاہت آج دو بار
فرماویگا یہ پس نہین جواب دیگا اوسکو کوئی پھر فرماویگا آپ ہی لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی اللہ واحد قہار ہی کے لیے بادشاہت ہی آج
اور پھر کے بنانا آسمان و زمین کا معلوم ہوتا ہی اس آیت سے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ یعنی اوس دن کہ
بدلے جاوینگی زمین غیر زمین سابق کے اور آسمان بھی پس پھیلاویگا اللہ زمین کو اور ہموار کریگا اوسکو پھر پھیلاویگا اوسکو مانند پھیلانے چمڑے
عکاظی کے کہ نام ایک بازار کا ہی نہین دیکھیگا تو اوسمین نیچا اور نہ اونچا پھر ڈانٹیگا اللہ خلق کو ایکبار ڈانٹنا پس ناگہان وہ اس تبدیلی زمین
مین اس حال پر ہونگے کہ جو ہوگا بیچ پیٹ زمین کے ہوگا اوسکے پیٹ مین اور جو کہ ہوگا اوسکی پیٹھ پر رہیگا اوسکی پیٹھ پر یعنی جہان کے تہان مرے
پڑے ہونگے پھر اوتاریگا اللہ تمہیر پانی عرش کے نیچے سے پس حکم فرماویگا اللہ آسمان کو برسنے کا پس برسیگا آسمان چالیس دن یہان تک کہ
ہوجائیگا پانی اوپر تمہارے بارہ ہاتھ پھر حکم فرماویگا اللہ بدنون کو اُگنے کا پس اُگین گے مانند اُگنے ترہ تازہ اور اُگین گے مانند اُگنے سبزے کے یہان تک کہ جب کامل ہوچکینگے
جسم اونکے اور ہوجائینگے جیسے کہ تھے فرماویگا اللہ کہ زندہ ہوویں اوٹھانے والے عرش کے پس زندہ ہونگے وہ اور حکم کریگا اللہ اسرافیل کو
یعنی صور لینے کا پس لیگا وہ صور کو اور رکھیگا اوسکو اپنے مونھ پر پھر فرماویگا اللہ کہ زندہ ہون جبرئیل اور میکائیل پس زندہ ہونگے وہ دونون
پھر بلاویگا اللہ روحون کو پس لائی جاوینگی وہ روشن ہونگی ارواح مومنون کی نور سے اور اور ارواحین یعنی کفار کی تاریک ہونگی
پھر لیویگا اللہ اون سب کو پھر ڈالیگا اونکو صور مین پھر حکم کریگا اسرافیل کو یہ کہ پھونکے نفخہ بعث کا یعنی جی اوٹھنے کا پس نکلینگی
ارواحین گویا کہ وہ شہد کی مکھیان ہین بھر جاوینگی آسمان و زمین کے درمیان مین پھر فرماویگا اللہ قسم ہی میری عزت و جلال کی البتہ
رجوع کرے ہر روح طرف بدن اپنے کے پس داخل ہونگی روحین زمین مین طرف بدنون کے پس داخل ہونگی نتھنون مین پھر چلینگی بدنون مین جیسے کہ چلتا ہی زہر
اوسکے بدن مین کہ جسکو زہریلا جانور کاٹے پھر پھٹیگی زمین اور تم نکلوگے اوسمین سے اور اول مین اوسمین سے نکلونگا بعد پھٹنے کے پس نکلوگے تم
زمین سے جلدی کرتے ہوئے طرف رب اپنے کے سبقت کروگے تیز چلوگے بلانے والے کی طرف کہینگے کافر کہ یہ دن سخت ہی اور اوٹھینگے
قبرون سے ننگے پانون ننگے بدن بدون ختنہ کیے پس اوسوقت کہ ہم کھڑے ہونگے ناگہان سنینگے ہم آسمان کی طرف سے ایک آہٹ شدید

ف ایک روایت مین جبرئیل کا مرنا سب کے بعد مذکور ہوا اور یہان ملک الموت کا مرنا سب کے بعد شاید کسی راوی کا نسیان ہوا ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ مدظلہ

پس اوتریں گے آسمان سے دنیا کے رہنے والے دو برابر اونکے کہ زمین میں ہیں جنات و انسان یہان تک کہ جب قریب پہونچینگے وہ زمین کے
روشن ہوجاویگی زمین اونکے نور سے اور صفین باندھینگے پھر اوتریںگے دوسرے آسمان کے رہنے والے دو برابر اون فرشتون کے کہ اوترے
پہلے آسمان سے اور دو برابر اونکے کہ زمین میں ہیں جن و انس یہان تک کہ جب قریب پہونچینگے وہ زمین روشن ہوگی زمین اونکے نور سے
اور صفین باندھینگے وہ پھر اوتریں گے تیسرے آسمان کے رہنے والے دو برابر اون فرشتون کے کہ اوترے ہونگے اور دو برابر اونکے کہ زمین میں ہین
جن و انس یہان تک کہ جب قریب پہونچینگے زمین کے روشن ہوگی زمین اونکے نور سے اور صفین باندھینگے وہ پھر اوتریں گے اور فرشتے اسی
اسیقدر زیادہ ساتون آسمانون کے پھر اوتریگا جبار بیچ سائبان ابر کے اور آٹھ فرشتے اوٹھائے ہوئے ہونگے عرش اوسکا اوسدن اور
ابچار فرشتے اوٹھائے ہوئے ہین قدم اونکے نیچے کی ہین کے تہ پر ہین اور زمینین اور آسمان اونکی کمر تک ہین اور عرش اونکے مونڈھون
پر ہے واسطے اونکے شغل ہے ساتھ تسبیح کے پس کہہ رہے ہین سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ
وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ سُبْحَانَ الَّذِي يُمِيتُ الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْأَعْلَى رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْأَعْلَى الَّذِي يُمِيتُ
الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوتُ پس رکھیگا اللہ عرش اپنا جہان کہ چاہیگا زمین مین پھر پکاریگا ساتھ آواز اپنی کے پس کہیگا اے گروہ
جن و انس کے بلا شبہہ مین چپ رہا تمھارے لیے ابتدا اوس دن سے کہ پیدا کیا مینے تمکو اس دن تمھارے تک سنین مینے باتین تمھاری
اور دیکھے مینے اعمال تمھارے پس چپ رہو تم میرے پاس پس یہ اعمال تمھارے ہین اور اعمال یہ تمھارے پڑھے جاتے ہین تمپر پس جو کوئی پاوے
خیر پس چاہیے کہ حمد کرے اسکی اور جو کوئی پاوے غیر اسکے پس نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو پھر حکم کریگا اللہ جہنم کو پس نکلے گی اوسمین سے ایک گردن
بلند تاریک پھر فرماویگا اللہ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ
یعنی کیا نہ حکم کیا تھا مینے تمکو یعنی رسولون کی زبانی کہ اے بیٹون آدم کے نہ فرمان برداری کرنا تم شیطان کی بلا شبہہ وہ تمھارا دشمن ظاہر ہے
اور فرماویگا اللہ تعالی وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ یعنی اور جدے ہوجاؤ آج کے دن اے کافرون یعنی
مومنون سے پس جدائی ہوجاویگی درمیان لوگون کے یعنی مومن الگ ہوجائینگے کافر الگ اور زانوون کے بل گر پڑینگی امتین یعنی مارے ڈر کے
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً یعنی اور دیکھے گا تو سب امتون کو زانوؤن کے بل گرے اور ہر امت بلائی جاویگی
اپنے اعمال نامون کی طرف اور کھڑی کی جاوینگی ایک موقف یعنی کھڑے رہنے کی جگہہ مین مقدار ستر برس کے نہین حکم کیا جاویگا کچھ درمیان
اونکے پس روئینگے یہان تک کہ منقطع ہوجائینگے آنسو اور بجائے آنسوون کے خون نکلے گا اور گراوینگے پسینا یہان تک کہ پونہچے گا
پسینا اس حد کو کہ مونھ اور ٹھوڑیون تک آجائیگا اونکے اور چلاوینگے اور کہینگے کون شفاعت کرے ہمارے لیے ہمارے رب سے تا حکم کرے
درمیان ہمارے پس کہینگے یعنی آپسمین کہ کون لائق تر ہے ساتھ اسکے تمھارے باپ سے کہ آدم ہین پیدا کیا اونکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے
اور پھونکی اونمین روح اپنی اور کلام کیا اون سے روبرو پس آوینگے آدم کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اون سے پس انکار کرینگے
وہ اور کہینگے کہ نہین ہون مین لائق اسکے پھر شفاعت طلب کرینگے نبیون سے یعنی ہر ہر نبی سے اور جس نبی کے پاس جاوینگے وہ انکار کریگا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک کہ آوینگے وہ میرے پاس پس چلون گا مین یہان تک کہ آونگا مین فحص مین پس گرونگا مین
سجدے مین کہا ابو ہریرہ رضی نے یا رسول اللہ فحص کیا چیز ہے فرمایا آگا عرش کا یہان تک کہ بھیجے گا اللہ طرف میرے ایک فرشتے کو پس پکڑیگا وہ بازو میرا
اور اوٹھاویگا مجکو پھر فرماویگا مجھسے اللہ تعالی کہ اے محمد پس کہونگا مین ارشاد اے رب میرے پس فرماویگا کیا مطلب ہے تیرا حالانکہ وہ خوب
جانتا ہوگا میرے مطلب کو پس عرض کرونگا مین کہ اے رب میرے وعدہ کیا تھا تو نے مجھسے شفاعت کا پس شفاعت قبول کر میری اپنی خلق کے

۵ وان اعبدونی ہٰذا صراط مستقیم
یعنی اور توحید و فرمان برداری
میری کرنا یہ راہ سیدھی ہے ۱۲

حق مین پس حکم کر درمیان اونکے فرماویگا اللہ تعالی شفاعت قبول کی مینے تیری اور حکم کرونگا مین درمیان اونکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ پس پھرونگا مین اور کھڑا رہونگا ساتھ لوگون کے پس حکم کریگا اللہ درمیان خلائق کے پس اول حکم کیا جاویگا درباب
خونون کے اور آویگا ہر شہید کہ قتل کیا گیا تھا اللہ کی راہ مین اور حکم کریگا اللہ کہ اوسکا سر اوٹھا کر لایا جاوے اور اوسکی گردن کی رگون
مین سے خون جاری ہوگا پس کہینگے شہید کہ ای رب ہمارے قتل کیا ہمکو فلانے فلانے شخصون نے پس فرماویگا اللہ حال آنکہ وہ خوب جانتا ہوگا
کیون قتل کیے گئے تم پس کہینگے ای رب ہمارے قتل کیے گئے ہم تا کہ ہو غلبہ تیرے لیے یعنی لڑے تھے تو اسلام غالب ہو مارے گئے پس
فرماویگا اللہ تعالی کہ سچ کہا تمنے پس کردیگا اللہ اونکے مونہون کے لیے روشنی مانند روشنی آفتاب کے پھر ساتھ ساتھ چلینگے اونکے
فرشتے جنت تک اور آوینگے وہ کہ قتل کیے گئے ہین غیر راہ خدا مین اوٹھا کر لائے جاوینگے سر اونکے اور اونکی گردنون کی رگون مین سے خون
جاری ہوگا پس کہینگے وہ ای رب ہمارے قتل کیا ہمکو فلانے فلانے شخصون نے پس فرماویگا اللہ تعالی کیون حال آنکہ وہ خوب جانتا ہوگا پس کہینگے
تا کہ ہو عزت ہمارے لیے یعنی اپنے غالب ہونے کے لیے لڑے تھے مارے گئے پس فرماویگا اللہ تعالی ہلاک ہو جیو تو پھر نہین باقی رہیگا
کوئی شخص کہ قتل کیا کسیکو مگر کہ قتل کیا جاویگا بدلے اوسکے اور نہ حق تلفی کی ہوگی کسینے کسیکی مگر کہ ماخوذ ہوگا بدلے اوسکے اور ہوگا اللہ کی
مشیت مین اگر چاہے عذاب کرے اوسپر اور چاہے رحم کرے اوسپر پھر حکم کریگا اللہ درمیان باقی مخلوق اپنی کے یہان تک کہ نہین باقی رہیگا
حق کسیکا نزدیک کسیکے مگر کہ لیویگا اوسکو اللہ واسطے مظلوم کے ظالم سے یہان تک کہ تکلیف دیا جاویگا اوسدن دودھ مین پانی ملاکر
بیچنے والا یہ کہ الگ کرے پانی کو دودھ سے پھر جب فارغ ہوگا اللہ اس سے پکاریگا پکارنا کہ سناویگا ساری خلائق کو آگاہ ہو چاہیے کہ مل جاوے
ہر قوم ساتھ معبودون اپنے کے یعنی بتون کے اور ساتھ ان چیزون کے کہ تھے پوجتے سوائے اللہ کے پس نہین باقی رہیگا کوئی کہ پوجتا ہو سوائے
اللہ کے کسی چیز کو مگر کہ صورت بنا کر لائے جاوینگے اوسکے لیے معبود اوسکے سامنے اوسکے اور بنایا جاویگا ایک فرشتہ فرشتون مین سے
بصورت عزیر ع کے اور بنایا جاویگا ایک فرشتہ فرشتون مین سے بصورت عیسی ع کے پس ساتھ ہو جاوینگے اول کے یہود اور ساتھ ہو جاوینگے
دوسرے کے نصاری پھر کھینچ کر لیجاوینگے اونکو معبود اونکے یعنی بت اور مانند اونکے طرف دوزخ کے پس یہ مذکور ہی اس آیت مین فرمائی
اللہ تعالی نے لَوْ كَانَ هٰؤُلَاءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ یعنی اگر ہوتے بت معبود تو نہ داخل ہوتے دوزخ
مین اور سب دوزخ مین ہمیشہ رہینگے پس جب کہ نہین باقی رہینگے مگر مومن اور اونھین مین منافق بھی ہونگے تو کہا جاویگا اونکے لیے
ای لوگون گئے اور لوگ پس تم بھی مل جاؤ ساتھ معبودون اپنے کے اور اون چیزون کے کہ پوجتے تھے تم اونکو پس کہینگے وہ قسم خدا کی
نہین تھے ہم پوجتے کسی معبود کو سوائے اللہ کے پھر کہا جاویگا اونسے اسی طرح کہ مل جاؤ تم اپنے معبودون کے ساتھ اور اون چیزون کے ساتھ
کہ تھے تم پوجتے پس کہینگے وہ قسم خدا کی نہین ہی ہمارے لیے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور نہین پوجتے تھے ہم اوسکے غیر کو پھر کہا جاویگا یہی
اونسے تیسری بار پس کہینگے وہ مانند اسی کے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ مین رب تمہارا ہون پس آیا ہے درمیان تمہارے اور درمیان رب
تمہارے کے کوئی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو اوس نشانی سے پس کہینگے ہان پھر کھولیگا اللہ تعالی پنڈلی اور دکھاویگا اونکو کچھ نشانی
پس پہچانینگے کہ یہ رب ہمارا ہی پس گر پڑینگے لوگ اپنے مونہون کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور کریگا ہر منافق اپنی پیٹھ کے بل کردیگا اللہ
ہڈیان اونکی پیٹھون کی گاؤن کے سینگون کے مانند پھر حکم کریگا اللہ واسطے اونکے سر اوٹھانے کا پس سر اوٹھاوینگے اپنے اور رکھا جاویگا
پل صراط پشت دوزخ پر مانند بال کے باریک اور مانند دھار تلوار کے تیز اوسپر آنکڑے ہونگے اور سیخیں کہ جنکے سرے ٹیڑھے ہون اور تیز اور کانٹے
ہوتے ہے مانند کانٹون سعدان کے کہ نام ایک گھانس کا ہی ورے اوسکے پل ہوگا پھسلنا کہ جسپر قدم نہ جمے پس گذرینگے اوسپر سے بعضے مانند
پلک مارنے کے اور بعضے مانند چمکنے بجلی کے اور بعضے مانند چلنے ہوا کے اور بعضے مانند گھوڑون تیز رو کے اور بعضے مانند تیز رو اور سوارون کے

یعنی مانند جھپر وغیرہ کے اور بعضے مانند تیز رو پیادہ پا چلنے والون کے پس بعضے نجات پانے والے صحیح سالم ہونگے اور بعضے اس طرح
نجات پاوینگے کہ زخمی ہونگے اور کھرنچین لگین گی اونکے مونہون پر جہنم مین پس جب کہ پونہچینگے اہل جنت طرف جنت کے پس داخل ہونگے
اوسمین پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے نہین ہو تم دنیا مین زیادہ پہچاننے والے اپنی بیویون اور مکانون کو اہل جنت سے
اپنی بیویون اور مکانون کو جب کہ داخل ہونگے وہ جنت مین یعنی جیسے یہان اپنی بیویون اور مکانون کو لوگ پہچانتے ہین اس سے زیادہ
جنت مین جنتی اپنے مکانون اور بیویون کو کہ اونکے لیے طیار ہین پہچان لینگے کہ یہ ہمارے ہی مکان ہین اور یہ ہماری ہی بیویان ہین پس
داخل ہوگا ایک شخص اونمین سے بہتر بیویون پر اون بیویون مین سے کہ جو پیدا کین ہین اللہ نے جنت مین اور دو بیویان آدمی زاد ہونگی اونکو فضیلت
ہوگی وہان کی بیویون پر بسبب عبادت کرنے کے دنیا مین پس داخل ہوگا وہ پہلی بیوی پر اونمین سے کہ بیٹھی ہوگی بیچ بالاخانے یاقوت کے اور تخت
سونے کے کہ جڑاو ہوگا ساتھ موتیون کے اور اوسپر ستر جوڑے ہونگے لاہی اور اطلس کے پھر یہ رکھیگا ہاتھ اپنا درمیان دونون مونڈھون اوسکے کے
پس دیکھیگا ہاتھ اپنا اوسکے سینے مین سے اوسکے کپڑون اور جلد اور گوشت کے پیچھے سے اور وہ جنتی دیکھیگا طرف گودے پنڈلی اوسکی کے
جیسے کہ دیکھتا ہی ایک تمہارا طرف ڈورے کے کہ ہوتا ہی یاقوت مین پرویا ہوا جگر اوس عورت کا آیینہ ہوگا اوس مرد کا اور جگر مرد کا اوس
عورت کے لیے آیینہ ہوگا یعنی آپسمین ایک دوسرے کے جگر مین صورت اپنی دیکھیگا مانند آیینے کے پس اوسوقت کہ وہ مرد اوس عورت
کے پاس ہوگا نہین ملول کریگا یہ مرد اوس عورت کو اور نہ وہ عورت اس مرد کو یعنی خوش باخوش آپسمین ہونگے اور ایک کی سیری دوسرے
سے نہین ہوویگی اور جب صحبت کریگا جنتی اوس سے پاویگا اوسکو باکرہ اور نہین سست ہونگے دونون اور نہ رنج اوٹھاوینگے پس
اوسوقت کہ وہ جنتی اس حالت مین ہوگا کہ ناگہان پکارا جاویگا اوسکو پس کہا جاویگا اوسکو کہ ہم جانتے ہین کہ تو نہین ملول ہی اور نہ وہ
ملول ہی لیکن بلاشبہ تیرے لیے اور بیویان بھی ہین سوا اسکے پس نکلیگا پھر وہ جاویگا اور بیویون کے پاس ایک ایک پاس جب جاویگا
اونمین سے ایک کے پاس کہیگی اوسکو قسم خدا کی نہین دیکھی مینے جنت مین کوئی چیز بہتر تجھسے اور نہین پیدا ہوئی جنت مین کوئی چیز محبوب تر
طرف میرے تجھسے فرمایا آنحضرت صلعم نے اور جب کہ پڑینگے دوزخی یعنی کافر دوزخ مین پڑیگی ایک خلق مخلوق خدا سے کہ ڈالینگے اونکو اعمال اونکے
یعنی ہونگے مؤمن لیکن اعمال بد کے سبب سے پڑینگے پس بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ جہنم کی دونون گھٹنون تلک اور
بعضے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضے وہ ہونگے کہ لگیگی اونکے آگ سارے بدن مین سوا مونہہ کے حرام کریگا اللہ اونکی صورتونکو
آگ پر پس پکارینگے آپسمین بیچ دوزخ کے کہینگے کون شفاعت کرے ہمارے لیے طرف رب ہمارے کے یہان تک کہ نکالے ہمکو آگ سے
پس کہینگے یعنی بعضے کہ کون لائق تر ہی ساتھ شفاعت کرنے کے تمہارے باوا آدم ع سے پس جاوینگے مؤمن طرف آدم ع کے اور کہینگے پیدا کیا
تجکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی تجمین روح اپنی اور کلام کیا تجسے سامنے پس ذکر کرینگے آدم ع گناہ اپنا اور کہینگے مین نہین لائق ہون اسکے
ولیکن لازم ہی تمکو کہ نوح ع کے پاس جاؤ اسلیے کہ وہ اول نبی ہین اللہ کے سب رسولون مین پس جاوینگے وہ لوگ نوح ع کے پاس اور طلب کرینگے
شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ گناہ اور کہینگے کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی تمکو جانا ابراہیم ع کے پاس کہ اللہ نے پکڑا تھا
اوسکو خلیل پس آوینگے ابراہیم ع کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ گناہ اپنا اور کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق اسکے
ولیکن لازم ہی تمکو جانا موسی ع کے پاس کہ اللہ نے مقرب کیا تھا اوسکو درحالیکہ سرگوشی کی اوس سے اور کلام کیا اوس سے اور اوتاری اوسپر
توریت پس آوینگے وہ موسی ع کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ بھی گناہ اپنا اور کہینگے کہ نہین ہین لائق اسکے
ولیکن لازم ہی تمکو جانا پاس روح اللہ کے اور کلمہ اوسکے کے کہ عیسی بیٹے مریم کے ہین پس آوینگے وہ عیسی بیٹے مریم کے پاس اور طلب کرینگے
شفاعت پس کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی تمکو جانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

پس آوینگے وہ میرے پاس اور میرے لیے نزدیک رب میرے کے تین شفاعتین ہین کہ وعدہ کیا ہی اوسنے مجھسے اونکا پس چلونگا مین یہانتک
کہ جاؤنگا مین جنت کے دروازے پر پس پکڑونگا مین حلقہ دروازیکا اور کھلواؤنگا مین دروازہ پس کھولا جاویگا دروازہ میرے لیے پس داخل ہونگا
مین اور گرونگا مین سجدے مین پس الہام کریگا اللہ مجکو اپنی حمد و تمجید اس طرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسیکو اپنی مخلوق مین سے پھر فرماویگا
اللہ تعالی کہ اوٹھا سر اپنا ای محمد شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا تو پس اوٹھاؤنگا مین سر اپنا پھر گرونگا مین
سجدے مین پس الہام کریگا اللہ مجکو اپنی حمد و تمجید اس طرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسیکو اپنی مخلوق مین سے پھر فرماویگا اوٹھا سر اپنا ای محمد شفاعت کر شفاعت
تیری قبول کیجاویگی اور مانگ دیا جاویگا تو پس جب کہ اوٹھاؤنگا مین سر اپنا فرماویگا اللہ مجکو حالانکہ وہ خوب جانتا ہوگا کیا ہی مطلب تیرا پس
کہونگا مین کہ ای رب میرے وعدہ کیا تھا تو نے مجھسے شفاعت کا پس شفاعت قبول کر میری پس کہونگا مین ای رب میرے جو لوگ کہ پڑے ہین
آگ مین میری امت مین سے اونکو حکم نکلنے کا دے پس فرماویگا اللہ کہ نکالو تم اونکو کہ جنکی صورت پہچانتے ہو تم پس نکالینگے ہم اونکو یہانتک کہ نہین
باقی رہیگا اون جان پہچانون مین سے کوئی پھر حکم فرماویگا اللہ شفاعت کرنے کا پس نہین باقی رہیگا کوئی نبی اور نہ شہید مگر کہ شفاعت کریگا پس
فرماویگا اللہ تعالی کہ نکالو تم اونکو کہ جنکے دل مین پاؤ تم برابر دینار کے خیر پس نکالینگے وہ یہانتک کہ نہین باقی رہیگا اونمین سے کوئی پھر حکم فرماویگا
اللہ کہ نکالو تم اونکو کہ پاؤ تم اونکے دلون مین برابر تہائی دینار کے یعنی خیر پھر فرماویگا آدھے دینار برابر پھر فرماویگا تہائی دینار کے برابر پھر فرماویگا
چوتھائی دینار کے برابر پھر فرماویگا ایک قیراط کے برابر پھر فرماویگا برابر دانے کے یعنی رائی کے دانے برابر پس نکالے جاوینگے وہ یہانتک کہ نہین
باقی رہیگا اونمین سے کوئی اور یہانتک کہ نہین باقی رہیگا دوزخ مین وہ کہ عمل خیر کیا ہو اللہ کے لیے کبھی اور نہین باقی رہیگا وہ کوئی
کہ اوسکے لیے شفاعت ہو مگر کہ شفاعت کیا جاویگا یہانتک کہ ابلیس بھی اللہ کی رحمت دیکھیگا وہ بھی امید رکھیگا کہ میرے لیے شفاعت
کیجاوے بیت اگر در دہد یک صلای کرم ✤ عزازیل گوید نصیبی برم ✤ پھر فرماویگا اللہ کہ باقی رہا مین اور مین ارحم الراحمین ہون پس بھریگا
ایک مٹھی اور نکالیگا دوزخ سے اسقدر کہ نہین شمار کرسکتا اونکو کوئی سوا اللہ کے پس بویگا یعنی صحیح و سالم کریگا اونکو نہر پر کہ کہا جاتا ہی
اوسکو نہر الحیوان پس اوگینگے اوسمین یعنی بھلے چنگے ہوجاینگے جیسے کہ اوگتے ہی دوب نالے کی کوڑے کرکٹ پر پس جو دوب مذکور آفتاب مین ہوتی ہی
سبز ہوتی ہی اور جو سایے مین ہوتی ہی زرد ہوتی ہی پس اوگینگے یعنی صحیح سالم ہوجاینگے خوش نما مانند موتی کے لکھا جاویگا اونکی گردنون مین الجہنمیون
عتقاء الرحمن یعنی یہ دوزخی ہین آزاد کیے ہوے رحمن کے نہین کیا انھون نے عمل خیر کبھی ساتھ توحید کے پس ٹھہرینگے وہ جنت مین جسقدر
چاہیگا اللہ اور وہ لکھا ہوا اونکی گردنون مین تھا پھر عرض کرینگے وہ کہ ای رب ہمارے مٹادے ہمسے یہ لکھا ہوا پس مٹاویگا اللہ اوسے ہمسے ✤ ملا در منثور ✤

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ
اور چمکی زمین اپنے رب کے نور سے اور لا دھرا دفتر اور حاضر آئے پیغمبر اور گواہ اور فیصلہ ہوا اونمین

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ○
انصاف سے اور اونپر ظلم نہوگا ✤ مو ✤

اور روشن ہوگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے اور رکھے جاوینگے عمل نامے اور لایا جاویگا پیغمبرون کو اور گواہون کو اور حکم کیا جاویگا
درمیان آدمیون کے ساتھ حق کے یعنی عدل کے اور وہ ظلم نہین کیے جائینگے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ گواہ ہر وقت کے نیک لوگ احوال
بتاوینگے بُرون کی بُرائی اور بھلون کی بھلائی کے جو دیکھتے تھے ✤ مو ✤ نور رب سے مراد عدل اوسکا ہی بطریق استعارے کے جیساکہ کہا
جاتا ہی بادشاہ عادل کے لیے اَشْرَقَتِ الْاٰفَاقُ بِعَدْلِكَ وَاَضَاءَتِ الدُّنْیَا بِقِسْطِكَ اور آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا اَلظُّلْمُ ظُلُمٰتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور اضافت رب کی زمین کی طرف اسلیے ہی کہ وہ مزین کریگا اوسکو بسبب پھیلانے

عدل اپنے کے اوسمین اور کھڑی کریگا زمین مین ترازو وہین اپنے عدل کی اور حکم کریگا ساتھ حق کے درمیان رہنے والون اوسکے اور جہان کہ عدل ہوتا ہی اوس جگہہ سے برابر کوئی جگہہ مزین اور آباد نہین ہوتی اور کہا امام ابو منصور رحمہ اللہ نے کہ جائز ہی یہ کہ پیدا کرے اللہ ایک نور پس روشن کرے ساتھ اوسکے زمین موقف کو اور اضافت نور کی رب کی طرف تخصیص کے لیے ہی جیسے کہ بیت اللہ اور ناقة اللہ مین ہی یہ مدارک مین ہی اور معالم مین ہی کہ نور ربہا کے معنی ہین ساتھہ نور خالق اپنے کے اور یہ مذکور اوس وقت کا ہی کہ تجلی فرماویگا رب تعالی فیصلہ فرمانے کے لیے قیامت کو اوس دن اوسکے نور پاک کی نہایت روشنی ہوگی جیسے آفتاب کی ہوتی ہی اور زمین سے مراد میدان محشر ہی انتہی اور کتاب سے مراد اعمال نامے ہین یا لوح محفوظ اور لایا جاویگا پیغمبرون کو یعنی تو کہ پوچھے اونسے رب اونکا کہ رسالت پہنچائی تھی اور قوم نے کیا جواب دیا اور گواہون سے مراد فرشتے عمل لکھنے والے ہین دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا کُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَّشَهِيدٌ ○ اور بعضون نے کہا کہ وہ نیک لوگ ہر زمانے کے ہین کہ گواہی دینگے اوس زمانے والون کی بھلائی برائی کی اور بعضون نے کہا کہ وہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ گواہی دیگی رسولون کی رسالت کے پونہچانے کی اور امت کے جھٹلانے کی اونکو اور ختم کیا آیت کو ساتھ نفی ظلم کے جیسے کہ شروع کیا اوسکو ساتھ اثبات عدل کے + معا + مد + در منثور +

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ○

اور پورا ملا ہر جی کو جو کیا اور اوسکو خوب خبر ہی جو کرتے ہین + مو +

اور پوری دی جاوے گی ہر شخص کو جزا اوس چیز کی کہ کی ہی اور خدا خوب جانتا ہی جو کچھ کرتے ہین + فتح + تفسیر یعنی بغیر عمل نامے اور گواہ کے اور بعضون نے کہا کہ یہ آیت تفسیر ہی اس قول اللہ تعالی کی وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ یعنی پوری دی جاویگی ہر شخص کو جزا اوس چیز کی کہ کرتا ہی قسم بھلائی برائی سے اور نہین زیادتی کیجائیگی برائی مین اور نہ کمی کیجاویگی خیر مین سے + مد +

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ

اور ہانکے گئے جو منکر تھے دوزخ کو جتھے جتھے یہانتک کہ جب پہنچے اوسپر کھولے گئے اوسکے دروازے اور کہنے لگے انکو داروغہ اوسکے کیا نہ پہنچے تھے

رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ

رسول تم مین کے پڑھتے تمپر باتین تمھارے رب کی اور ڈراتے تمکو اس تمھارے دن کی ملاقات سے بولے کیون نہین پر ثابت ہوا

كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ○

حکم عذاب کا منکرون پر + مو +

ع ۷

اور ہانکا جاویگا کافرون کو طرف دوزخ کے گروہ گروہ یہانتک کہ جب آوینگے دوزخ کے پاس کھولے جاوینگے دروازے اوسکے اور کہینگے اونکو نگہبان دوزخ کے کیا نہین آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر تمھاری جنس سے پڑھتے تھے تمپر آیتین تمھارے پروردگار کی اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اس دن تمھارے کے سے کہینگے ہان آئے تھے اور پڑھین تھین آیتین ہمپر ولیکن ثابت ہوا حکم عذاب کا کافرون پر + فتح + تفسیر ہانکا جاویگا یعنی سختی سے جیسے کہ قیدیون کو ہانک کر لیجاتے ہین قید خانے مین یا قتل کرنے کے لیے دروازے اوسکے کہ سات ہین نگہبان دوزخ کے وہ فرشتے ہین کہ متعین ہین واسطے عذاب کرنے دوزخیون کے اس دن یعنی اسوقت تمھارے سے اور وہ وقت داخل ہونے اونکے کا ہی دوزخ مین یہ دن قیامت کا وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ○ کے معنی یہ ہین لیکن واجب ہوا ہمپر کلمہ اللہ کا لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ سبب اعمال ہمارے کے جیسے کہ کہا اونھون نے غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ○ پس ذکر کیا اونھون نے عمل اپنا جو موجب ہی کلمہ

عذاب کا اور وہ کفر و ضلال ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کی طرف جب دوزخی ہانکے جاوینگے تو بڑی گی اونسے ایک گردن دوزخ مین سے نکلکر اور جلا دیویگی اونکو اس طرح کا جلانا کہ نہین چھوڑیگی گوشت ہڈی پر مگر کہ ڈالدیگی اوسکو ایڑیون پر ❊ مل در منثور ❊

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

حکم ہوا ❊ پیٹھو دروازون مین دوزخ کے سدا رہنے کو اوسمین سو کیا بری جگہہ ہے رہنے کی غرور والون کو ❊ موضح ❊

کہا جاویگا داخل ہو ؤ دوزخ کے دروازون مین ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے پس بری جگہہ متکبرون کی ہی دوزخ ❊ ف ❊

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

اور ہانکے گئے جو ڈرتے رہے تھے اپنے رب سے بہشت کو جتھے جتھے یہان تک کہ جب پہونچے اوسپر اور کھولے گئے اوسکے دروازے اور کہنے لگے اونکو

خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝

داروغہ اوسکے سلام پہونچے تمپر تم لوگ پاکیزہ ہو سو پیٹھو اسمین سدا رہنے کو ❊ موضح ❊

اور ہانکے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے تھے پروردگار اپنے سے طرف بہشت کے گروہ گروہ یہان تک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے اور کھولے جاوینگے دروازے اوسکے اور کہینگے واسطے اونکے نگہبان بہشت کے سلام تمپر ہو جیو خوش حال ہوئے تم پس داخل ہو ؤ بہشت مین ہمیشہ رہنے والے ❊ تفسیر ❊ مراد یہان اہل جنت کے ہانکنے سے ہانکنا اونکی سواریون کا ہی اسلیے کہ نہین لیجایا جاویگا اونکو مگر سوار کر کر طرف بہشت کے جیسے کہ کیا جاتا ہی ساتھ اونکے کہ اکرام کیا جاتا ہی اونکا قسم ایلچیون سے کہ آتے ہین بعضے بادشاہون کے پاس یہان تک کہ جب آوینگے الخ معنی یہ ہین کہ یہان تک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے واقع ہوگا آنا اونکا ساتھ کھلنے دروازون اوسکے کے اور بعضون نے کہا ہی کہ دروازے جہنم کے نہین کھولے جاتے ہین مگر نزدیک داخل ہونے دوزخیون کے اوسمین اور دروازے جنت کے پہلے سے کھلے ہونگے بموجب قول اللہ تعالی کے جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ پس لائے گئے یہان واو کو یا کہ فرمایا یہان تک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے اور کھلے ہونگے دروازے اوسکے اور طبتم کے معنی یہ ہین کہ پاک ہوئے تم میل معاصی سے اور پاک ہوئے تم خبث خطاؤن سے اور کہا زجاج نے کہ مراد طبتم سے یہ ہی کہ تھے تم پاکیزہ دنیا مین اور نہین تھے تم خبیث یعنی نہین تھے تم اصحاب خبائث سے اور مراد یہ ہی کہ نگہبان جنت کے سلام کرینگے اونکو اور کہینگے طبتم کہا ابن عباس رض نے بیچ تفسیر طبتم کے اچھا ہوا تمہارے لیے مقام کہا قتادہ نے یہ وہ لوگ ہین کہ جب قطع کرینگے آگ دوزخ کی بیٹھینگے ایک پل پر کہ درمیان دوزخ و بہشت کے ہوگا پس بدلا لیوینگے بعض اونکے بعض سے یہان تک کہ جب پاک و صاف ہونگے داخل ہونگے جنت مین پس کہیگا واسطے اونکے رضوان کہ نام بہشت کے داروغہ کا ہی اور نگہبان بہشت کے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝ اور منقول ہی علی رض سے کہ کہا ہانکے جاوینگے جنتی طرف جنت کے پس جب کہ پہونچینگے طرف جنت کے پاوینگے نزدیک دروازے بہشت کے ایک درخت کہ نکلینگے اوسکی جڑ مین سے دو چشمے پس نہاوینگے ایک سے پس پاک ہونگے ظاہر اونکے اور پیوینگے دوسرے چشمے سے پس پاک ہوگا باطن اونکا اور ملینگے اونسے فرشتے جنت کے دروازون پر کہینگے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝ اب کچھ روایتین پہلے مضمون کے متعلق سننی چاہیین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا مین جنت کے دروازے پر روز قیامت کے اور کھلواؤنگا مین دروازہ اوسکا پس کہیگا نگہبان جنت کا کہ کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ کہ تیرے ہی سبب سے حکم کیا گیا تھا مین یہ کہ نہ کھولون دروازہ بہشت کا کسیکے لیے پہلے تیرے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول گروہ کہ داخل ہوگا بہشت مین صورتین اونکی بصورت چودھوین رات کے چاند کی ہونگی نہ تھوکینگے اوسمین اور نہ ناک سنکینگے باسن اونکے اور کنگھیان اونکی سونے اور چاندی کی ہونگے اور اونکی انگیٹھیون مین اگر جلایا جاویگا اور پسینا اونکا مشک

یعنی مشک کی سی خوشبو آتی ہوگی اونمین سے اور واسطے ہر ایک جنتی کے دو دو بیبیان ہونگی دکھائی دیگا گودا اونکی پنڈلیون کا
گوشت کے پیچھے سے بسبب حسن کے نہین اختلاف ہوگا درمیان اونکے اور نہ بغض آپسمین یکدل ہونگے آپسمین تسبیح کرینگے اللہ کی
صبح و شام اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول جماعت داخل ہوگی جنت مین بصورت چودھوین رات کے چاند کے اور جو کہ
بعد اونکے داخل ہونگے اونکے چہرون کی روشنی ایسی ہوگی جیسے بہت روشنی ستارے کی آسمان مین اور حضرت علی ابن ابی طالب رض سے
روایت ہی کہ کہا ہانکے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے طرف جنت کے گروہ گروہ یہان تک کہ جب پہنچینگے طرف ایک دروازے کے
جنت کے دروازون مین سے پاوینگے نزدیک اوسکے ایک درخت کہ نکلتے اوسکی جڑ مین سے دو چشمے جاری ہین قصد کرینگے طرف ایک کے
اون دونون مین سے پس پیوینگے اوسمین سے پس جاتا رہیگا جو کچھ کہ اونکے پیٹون مین ہوگا قسم موذی چیز سے یا نجاست سے یا خوف کی چیز سے
پھر قصد کرینگے طرف دوسرے چشمے کے پس طہارت ظاہری حاصل کرینگے اوس سے پس ظاہر ہوگی اوپر انکے تازگی چین کی پس ہر گز نہین متغیر
ہونگی جلدین اونکی بعد اوسکے کبھی اور نہین پریشان ہونگے بال اونکے اور بال اونکے ایسے معلوم ہونگے گویا تیل لگا ہی اونھون نے پھر
پہنچینگے جنت کے نگہبانون کی طرف پس کہینگے وہ سلم علیکم طبتم فادخلوھا خالدین ○ پھر آگے دوڑ کر لینگے
اونسے ولدان یعنی لڑکے کہ جنت مین خادم ہونگے بار بار آوینگے وہ انکے پاس جیسے کہ بار بار آتے ہین دنیا والے اوس دوست کے پاس کہ سفر
سے آتا ہی پس کہینگے وہ خوش خبری ہو تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ طیار کر رکھی ہی اللہ نے تمھارے لیے یعنی اکرام کی چیزین پھر جاویگا
ایک لڑکا اون مین سے طرف بعضی بیوی اوسکی کے حور عین سے اور کہیگا کہ فلانا شخص آیا ہی یعنی دنیا کا نام لیکر کہیگا پس کہیگی وہ کہ تو نے
دیکھا ہی اوسکو پس کہیگا وہ کہ ہان مینے دیکھا ہی اوسکو پس دوڑیگی وہ مارے خوشی کے یہان تک کہ کھڑی رہیگی وہ جنت کے دروازے کی
چوکھٹ پر یعنی اوسکے دیکھنے کے لیے پس جب کہ پہنچیگا جنتی طرف مکان اپنے کے دیکھے گا طرف بعضے مکانون اپنے کے پس ناگہان دیکھیگا گنبد
موتی کا کہ اوسپر محل سبز اور زرد اور سرخ اور ہر رنگ کے ہین پھر اوٹھائیگا سر اپنا اوسکی چھت کی طرف پس ناگہان وہ مانند بجلی کے
روشن ہوگی اگر نہ قدرت دیتا اللہ اوسکو اوسکے دیکھنے کی تو روشنی اوسکی لیجاتی بینائی اوسکی پھر جھکاویگا سر اپنا پس دیکھیگا طرف
بیویون اپنی کے اور آبخورون کے کہ رکھے ہونگے نہرون کے کنارون پر اور طرف تکیون قطار رکھے اور قالینون بچھے ہوون کے پس
دیکھے گا طرف اس نعمت کے پھر تکیہ لگا کر بیٹھے گا ایک تخت پر اپنے تختون مین سے اور کہیگا الحمد للہ الذی ھدنا لھذا وما
کنا لنھتدی لولا ان ھدنا اللہ الخ یعنی شکر ہی اوس اللہ کا کہ راہ بتائی ہمکو اسکی اور نہ راہ پاتے ہم اگر نہ راہ دکھاتا
ہمکو اللہ ساری آیت پڑھینگے پھر پکاریگا ایک پکارنے والا یعنی فرشتہ جیتے رہو گے تم پس نہین مروگے تم کبھی اور اسمین قیام کروگے تم
پس نہین نکلوگے کبھی اور تندرست رہوگے پس نہین بیمار ہوگے کبھی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مین آٹھ
دروازے ہین اونمین سے ایک دروازہ ہی کہ اوسکا نام ریان ہی بمعنی تر و تازہ کے نہین داخل ہونگے اوسمین سے مگر روزہ دار اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دوہری چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشی کی جگہہ بلایا جاویگا بہشت کے
دروازون سے اور بہشت کے کتنے ہی دروازے ہین یعنی آٹھ پس جو ہووے اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو
بلایا جاویگا نماز کے دروازے سے یعنی جو کہ خاص اہل نماز ہی کے لیے ہی کہا جاویگا کہ اسی دروازے سے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی
ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہوگا بلایا جاویگا جہاد کے دروازے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنی اللہ بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا
دروازے صدقے کے سے اور جو کہ ہو اہل روزہ سے یعنی روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنی باب الصیام سے کہ نام اوسکا
ریان ہی پس کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ضرورت ہی اوس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان سب دروازون مین سے

یہ کہ بلایا جاوے سب دروازون سے یعنی کچھ ضرورت تو ہی نہین کہ کوئی سب ہی دروازون سے بلایا جاوے اگر ایک بھی دروازے سے
بلایا جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت مین ہی حاصل ہی لیکن باوجود اس جاننے کے پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سے
بھی فرمایا کہ ہان اور امید رکھتا ہون مین کہ ہووےگا تو اونمین سے نقل کی یہ حدیث بخاری مسلم نے ف دو دو چیز سے مراد ہے
مثلا دو درہم یا دو روپے یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیر ذالک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے یعنی بلاوینگے نگہبان
جنت کے سب دروازون سے اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر اون اعمال کے ہی کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونے کا سب دروازون مین سے
ہوتا ہی اور ریان کے معنی ہین سیراب کہا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ بلایا جاتا ہی روزہ دار اوسمین شراب طہور پہلے پہونچنے کے
درمیان جنت کے تاکہ جاتی رہے پیاس روزے مین جو یہان پیاسا رہا تھا اوسکے عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور
ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت
کا پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمہارا ہی پس
داخل ہو تم اوسمین ساتھ رحمت خدا کے اور ایک حدیث مین آیا ہی باب التوبہ کہ توبہ والے اوسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی غصہ
پینے والے اور عفو کرنے والے گناہ لوگون کے اوسمین داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی کہ راضی برضاے مولی اوسمین داخل ہونگے اور ہووےگا
اونمین سے یعنی اسلیے کہ حضرت ابوبکر مین یہ سب باتین پائی جاتی تھین ﷺ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشت کے
آٹھ دروازے مین سات بند ہین اور ایک کھلا ہوا ہی توبہ کے لیے یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب مغرب سے اور ابن عباس سے منقول ہی
کہ کہا جنت کے آٹھ دروازے ہین ایک دروازہ نمازیون کے لیے اور ایک دروازہ روزہ دارون کے لیے اور ایک دروازہ حاجیون کے لیے
اور ایک دروازہ عمرہ کرنے والون کے لیے اور ایک دروازہ جہاد کرنے والون کے لیے اور ایک دروازہ ذاکرون کے لیے اور ایک دروازہ
شکر کرنے والون کے لیے ٥٢ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر عمل والے کے ایک دروازہ ہی جنت کے دروازون مین سے
کہ پکارے جاوین وے اوس سے بسبب اوس عمل کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کی چوکھٹ کے دونون بازوون
مین مسافت چالیس برس کی ہی اور البتہ آویگا اوسپر یعنی اوسکے دروازے پر ایک دن کہ وہ بھرا ہوگا یعنی بسبب ازدحام خلائق کے
اور کہا ابوحرب بن ابی الاسود دؤلی نے کہ آدمی بیٹھا رہیگا جنت کے دروازے پر بسبب ایک گناہ کے کہ کیا ہوگا سو برس اس حال مین
کہ وہ دیکھتا ہوگا اپنی بیویون اور خادمون کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنجیان جنت کی گواہی دینی لا الہ الا اللہ
کی ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنجیان جنت کی نماز ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی تم مین سے
کوئی کہ وضو کرے پس پورا کرے وضو پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مگر کہ کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے کہ داخل ہو جس دروازے سے چاہے
اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ پڑھے پانچون نمازین اور روزے رکھے رمضان کے اور نکالے زکوۃ اور بچے
ساتون گناہ کبیرہ سے مگر کہ کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے بہشت کے روز قیامت کے ف ساتون گناہ کبیرہ سے ظاہرا یہ مراد
ہین کہ جو حدیث شریف مین آئے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو سات گناہون ہلاک کرنے والون سے عرض کیا صحابہ نے
کہ یا رسول اللہ وہ کیا ہی فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور سحر کرنا اور قتل کرنا اوس نفس کا کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور کھانا
بیاز کا اور کھا جانا یتیم کے مال کا اور بھاگنا جہاد مین سے اور بہتان کرنا عورتون پاکدامن مومنات غافلات کو یعنی جو کہ پاک و بیخبر ہون
فاحشات سے یہ حدیث بخاری مسلم مین ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ مرجاوین اوسکے تین فرزند

نابالغ مرکر استقبال کرینگے اوسکا جنت کے آٹھون دروازون سے اور لینے کو آوینگے اوسکے کہ جسن دروازے سے چاہے داخل ہو
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکی دو بیٹیان ہون یا دو بہنین ہون یا دو بھتیجیان ہون یا دو خالائین ہون اور وہ پرورش
اونکی کرتا ہو کھولے جائینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ ڈرے اپنے رب سے
اور حفاظت کرے اپنے ستر کی یعنی بدکاری سے اور فرمان برداری کرے اپنے خاوند کی کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے بہشت کے
اور کہا جاویگا اوسکو کہ داخل ہو جسدروازے سے چاہے انتہی اسی طرح اور بہت روایتین اور اقوال آئے ہین نامحرم کے نظر کرنے کی برائی
مین پس دیکھنے والا اور دکھلانے والے دونون گنہگار ہوتے ہین اور اسی طرح جو کوئی بےپردگی اپنے گھر والون مین روا رکھے وہ بھی سخت
گنہگار ہوتا ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخصون پر اللہ تعالی نے حرام کی ہے جنت ایک تو دائم الخمر پر اور دوسرے
مان باپ کے نافرمان پر اور تیسرے دیوث پر جو کہ دیکھے اپنے گھر والون مین برائی یعنی زناکاری اور بےپردگی وغیرہ اور نہ غیرت کرے اور
اور نہ منع کرے اونکو پس یہ جو یہان رسم ہے کہ عورتین اپنی خالہ وغیرہ کے بیٹون کے سامنے کہ نامحرم ہین ہوتی ہین اور کھلا ملا رکھتی ہین
اونکے ساتھ اور مرد لوگ اونکو اوس سے منع نہین کرتے اور روا رکھتے ہین اس بےغیرتی کو وہ دیوث ہین اور داخل وعید مذکور مین چنانچہ
بیان مفصل اسکا برمحل اسکے ہوگا انشاء اللہ تعالی اللہ جل شانہ اس آفت سے سب مسلمانون کو بچاوے کہ بڑی ہی آگ لگ رہی ہے
گھر گھر مین مگر جسکو اللہ بچاوے وہی بچا ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کرے میری امت کے لیے چالیس
حدیثین کہ نفع دے اونکو اللہ بسبب اونکے کہا جاویگا اوسکو کہ داخل ہو جسدروازے جنت کے سے کہ چاہے تو ❊ فل ذ در منثور

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝

اور وہ بولے شکر اللہ کا جسنے سچ کیا ہم سے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا گھر پکڑلین بہشت مین سے جہان چاہین سو کیا خوب نیگ ہے محنت کرنے والون کا ❊ موضح

اور کہینگے بہشتی کہ سب تعریف واسطے اوس خدا کے کہ جسنے سچا کیا وعدہ اپنا اور عطا کی ہمکو زمین جگہہ پکڑتے ہین ہم بہشت سے
جس جگہہ کہ چاہتے ہین ہم فرمایا اللہ تعالی نے پس اچھی مزدوری کام کرنے والون کی ہے بہشت ❊ فتح ❊ تفسین ❊ اونکو حکم ہے
کہ جہان چاہین رہین لیکن ہر کوئی وہی جگہہ چاہیگا جو اوسکے واسطے رکھی ہے ❊ موضح ❊ سچا کیا الخ یعنی پورا کیا جو کچھہ کہ وعدہ کیا تھا
ہمسے دنیا مین عقبی کی نعمتون کا اور زمین یعنی زمین جنت کی روایت ہے عکرمہ سے کہ زمین جنت کی سفید ہے چاندی کی جس جگہہ کہ
چاہتے ہین ہم یعنی ہووےگی ہر ایک کے لیے اونمین سے جنت کہ نہین بیان ہو سکتی وسعت اوسکی اور زیادہ ہوگا اوسکا حاجت سے
پس اپنی اوس جنت مین جہان چاہیگا قرار پکڑیگا کام کرنے والونکی یعنی جو عمل خیر کرتے ہین دنیا مین ❊ فل ذ در منثور

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اور تو دیکھے فرشتے گھر رہے ہین عرش کے گرد پاکی بولتے ہین اپنے رب کی خوبیان اور فیصلہ ہوا اونمین انصاف کا
اور یہی بات ہوئی کہ سب خوبی ہے اللہ کو جو صاحب ہے سارے جہان کا ❊ موضح

اور دیکھیگا تو فرشتون کو گرداگرد ہوئے ہونگے گرد عرش کے تسبیح کرتے ہین ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے اور حکم کیا جاویگا درمیان
اونکے ساتھہ راستی کے یعنی بیچ تمام ملا اعلی کے اور کہا جاویگا سب تعریف خدا کے لیے ہے کہ پروردگار ہے عالمون کا ❊ فتح

قولہ حافین من الملائکۃ من حول العرش ای محدقین [illegible]
ربع [illegible]

تفسیر۔ تسبیح کرتے ہین الخ یعنی کہتے ہین سُبحانَ اللهِ والحمدُ لله ولا اله الا الله والله اکبر یا سُبّوحٌ
قدوسٌ ربُّ الملٰئکة والرّوح یا سبحان الله وبحمدہٖ اور یہ واسطے تلذذ کے ہی نہ تعبد کے اسلیے کہ وہ مکلف نہین
اور حکم کیا جاوےگا درمیان اونکے یعنی درمیان انبیا اور امتون کے یا درمیان اہل جنت ونار کے ساتھ راستی کے یعنی عدل کے پس داخل ہونگے
مومن جنت مین اور کافر دوزخ مین اور کہا جاویگا یعنی کہینگے اہل جنت از راہ شکر کے جسوقت کہ داخل ہونگے بہشت مین اور پورا ہوگا وعدہ
الله کا اونکے لیے الحمد لله رب العٰلمین جیسے کہ فرمایا الله تعالی نے وآخر دعوٰهم ان الحمد لله رب العٰلمین ۞
یعنی آخر قول اونکا یہ ہوگا الحمد لله رب العٰلمین ۞ منقول ہی قتادہ سے بیچ تفسیر قول الله تعالی کے وقضی بینهم
بالحق وقیل الحمد لله رب العٰلمین ۞ کہا کہ شروع کی الله تعالی نے اول پیدایش ساتھ حمد کے اور ختم بھی
کی ساتھ حمد کے یعنی شروع کی ساتھ قول اپنے کے الحمد لله الذی خلق السمٰوٰت والارض اور ختم کی
ساتھ قول اپنے کے وقضی بینهم بالحق وقیل الحمد لله رب العٰلمین ۞ وہب سے منقول ہی کہ جو کوئی
چاہتا ہی یہ کہ پہچانے حکم کرنا الله کا اوسکی خلق مین تو چاہیے کہ پڑھے آخر سورۂ زمر کا اور آنحضرت صلی الله علیہ وسلم سے روایت
کیا گیا ہی کہ جسنے پڑھی سورۂ زمر نہین منقطع کریگا الله امید اوسکی روز قیامت کے اور دیگا اوسکو ثواب ڈرنے والونکا کہ ڈرتے ہین
الله تعالی سے اور پڑھتے تھے رسول خدا صلی الله علیہ وسلم ہر شب سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر ۔ ملا در منثور +
کشاف ۔ تنبیہ ۔ ان آیات کریمہ سے برائی کفر وبدکاری کی اور خوبی ایمان وپرہیزگاری کی معلوم ہوئی اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ کفر وبدکاری سے کیا کچھ خرابیان بھگتےگا اور ایمان وپرہیزگاری سے کیا کچھ نعمتین اور چین آخرت کے پاویگا پس اقتضا عقل
یہ ہی کہ ایسی باتین نکرے کہ آخرت مین خراب ہو بلکہ ایسی باتین کرے کہ وہان چین کرے یہان کے چین کی فکر کرنی عاقل کا کام نہین
کیا خوب کہا ہی ابن عباس رض نے کہ حق ہی عاقل پر یہ اختیار کرے سات چیزین سات چیزون پر اختیار کرے فقر کو غنا پر اور ذلت کو عزت پر اور تواضع کو
کبر پر اور بھوک کو سیری پر اور غم کو خوشی پر اور کم رتبے کو بلند مرتبے پر اور موت کو حیات پر ۔ منبہات

سورة المؤمن مكية وهي خمس وثمانون آية وتسع ركوعات

اس سورہ کا نام سورۂ مومن ہی اسلیے کہ امن دیتی ہی آگ دوزخ سے اور ان حامیمون کو لباب القرآن اور عرائس القرآن
بھی کہتے ہین اور سورۂ غافر بھی کہتے ہین اسلیے کہ اول ہی سورتین غافر الذنب الخ مذکور ہی اور یہ سورت مکی ہی مگر الا الذین
یجادلون دو آیتون تک کہ یہ مدنی ہین اور کہا حسن نے سوائے آیت وسبح بحمد ربک کے کہ یہ مدنی ہی اور ابن عباس سے منقول
ہی کہ حامیمین سب مکی ہین اور آیتین اسمین پچاسی ہین اور کلمات ایک ہزار ایک سو ننانوین ١١٩٩ اور حروف چار ہزار نوسو ساٹھ اور رکوع نو
اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ زمر کے اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اسلیے بھی بعد اسکے لکھی گئی کہ ابتداے زمر کا اور اسکا قریب ہم ہی
کہ زمر کا سرا ہی تنزیل الکتب من الله العزیز الحکیم اور اسکا سرا ہی حٰم تنزیل الکتب من الله العزیز العلیم
اور زمر کے اخیر مین ملائکہ کی تسبیح وتحمید کا ذکر ہی کہ فرمایا وتری الملٰئکة حآفین من حول العرش یسبحون
بحمد ربهم اور اسکی ابتدا مین اونکی تسبیح وتحمید کا ذکر ہی کہ فرمایا الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون
بحمد ربهم الخ اور بہت مضمون آپسمین ایک دوسرے کے مناسب ہین اور ان حامیمون کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف
وآثار مین فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ الله نے دین مجکو سات سورتین یعنی بڑی بڑی اول کی کہ انفال تک ہوتی ہین

[illegible]

جگہ زبور سے

جگہہ توریت کے اور دین مجکو آلر آت طواسین تک جگہہ انجیل کے اور دین مجکو مابین طواسین کے حامیمون تک جگہہ زبور کے

اور فضیلت دی مجکو ساتھہ حامیمون اور مفصل کے نہین پڑھا اونکو کسی نبی نے پہلے میرے اور ابن عباس رضہ سے ہی کہ ہر چیز کے لیے لباب

یعنی خلاصہ ہی اور لباب قرآن کا حامیمین ہین اور ابن مسعود رضہ سے بطریق مرفوع کے ہی یعنی منقول آنحضرت صلعم سے کہ حامیمین باغ ہین

باغون جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازے جہنم کے بھی سات ہین آکھڑی ہوگی

ہر حم ان مین سے ایک ایک دروازے پر اون دروازون مین سے کہیگی یا اللہ نہ داخل کر تو اس دروازے سے اوس شخص کو کہ ایمان رکھتا تھا

مجہپر اور پڑھتا تھا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کے لیے پھل ہی اور پھل قرآن کے حامیمین ہین وہ

باغ ہین ارزانی کرنے والے سیر کرنے والے کے پس جو کوئی دوست رکھے یہ کہ میوہ خوری کرے جنت کے باغون مین پس چاہیے

کہ پڑھے حامیمین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے حم کہ اوسکو سورہ مؤمن کہتے ہین الیہ المصیر

تک اور آیت الکرسی بوقت صبح کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے یعنی سب آفات وبلیات ظاہر وباطن کے سے شام تک

اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے صبح تک ✤ در منثور ✤ جلالین ✤ کشاف ✤

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

حٰمٓ ۝ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ۝ غَافِرِ الذَّنۡبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ شَدِیۡدِ

اوتارا کتاب کا اللہ سے ہی جو زبردست ہی خبردار گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرتا سخت

الۡعِقَابِ ذِی الطَّوۡلِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ اِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ ۝

مار دیتا مقدور کا صاحب کسیکی بندگی نہین سوا اوسکے اوسی کی طرف پھر جانا ہی ✤ موضح ✤

اوتارنا کتاب کا جانب خدا غالب دانا کے سے ہی بخشنے والا گناہ کا قبول کرنے والا توبہ کا سخت کرنے والا عذاب کا صاحب توبہ کرم کا

نہین ہی کوئی معبود مگر وہ اوسی کی طرف ہی پھر جانا ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ حٰم ان حروف مقطعات کے معنی اللہ ہی جانتا ہی

کچھہ معلوم نہین کہ کیا مراد ہی النسفی اور ابن عباس رضہ سے منقول ہی کہ یہ اسم اعظم ہی اور بعضون نے کہا کہ ہر حرف اشارہ ہی خدا تعالی کے

نام کی طرف مانند حکیم اور مجید اور مانند انکے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ حروف قسم کے ہین اور بعضون نے کہا کہ نام سورۃ کا ہی اور

آیا ہی کہ جنگ حنین مین آنحضرت صلعم نے کنکریان ہاتھہ مین لین اور کفار کے موہنون پر پھینکتے تھے اور کہتے تھے شَاھَتِ الْوُجُوْہُ حٰمٓ

لَا یُنْصَرُوْنَ یعنی ذلیل ہوے موہنہ بہ برکت حم کے نہین مدد کیے جاینگے اور روایت مین آیا ہی کہ پس شکست پائی کافرون نے

حال آنکہ تیر ونیزہ ادہر سے نہین چلا الْعَلِیْمِ جاننے والا ہی اوسکو کہ تصدیق کی اوسکی اور تکذیب کی پس یہ تہدید ہی مشرکون کے لیے

اور بشارت ہی مومنون کے لیے غَافِرِ الذَّنْبِ ڈھانکنے والا ہی گناہ گنہگارون کے وَقَابِلِ التَّوْبِ قبول کرنے والا ہی توبہ

رجوع کرنے والون کی شَدِیْدِ الْعِقَابِ یعنی سخت عذاب کرنے والا ہی مخالفین پر ذِی الطَّوْلِ صاحب فضل کا ہی عارفین پر

یا صاحب غنی کا ہی یعنی بے پرواہ سب سے اور ابن عباس رضہ سے ہی کہ غافر الذنب اور قبول کرنے والا توبہ کا واسطے اوسکے ہی کہ کہا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور شَدِیْدُ الْعِقَابِ اوسکے لیے ہی کہ نہین کہتا ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور حسن بصری رح سے منقول ہی

بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ کہ کہا بخشنے والا ہی گناہون کا اوسکے لیے کہ نہ توبہ کی اور

قبول کرنے والا توبہ کا ہی اوسکے لیے کہ توبہ کی اور منقول ہی کہ ایک شخص اہل شام مین سے کہ حضرت عمر رضہ کے لشکر مین تھا اور بڑا خوب تھا

وہ ایک دفعہ کہین غائب ہوگیا اوسکو حضرت عمرؓ نے تلاش کیا اور لوگون سے پوچھا کہ وہ کہان ہی لوگون نے کہا کہ وہ شراب خواری مین گرفتار ہی حضرت عمرؓ نے اپنے کاتب کو کہا کہ لکھ مِنْ عُمَرَ اِلٰی فُلَانٍ سَلَامٌ عَلَیْكَ وَاَنَا اَحْمَدُ اِلَیْكَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ الیٰ قولہ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ یعنی عمر کی طرف سے فلانے کو معلوم ہو کہ سلام ہو تجپر اور مین تعریف بیان کرتا ہون آگے تیرے اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ ساری آیت لکھوائی اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ تک اور مہر کی اوس نامہ پر اور کہا اپنے رسول کو یعنی قاصد کو کہ نہ دینا تو یہ اوسکو جب تک کہ نہ پاوے تو اوسکو ہوشیار نشے سے پھر دعا کی اوسکے لیے اور حکم کیا اون لوگون کو کہ پاس بیٹھے تھے اونکے کہ دعا کرو اوسکے لیے کہ توبہ نصیب ہو اوسکو پس دعا کی لوگون نے اوسکے لیے پس جب پہنچا اوسکے پاس وہ نامہ تو شروع کیا اوسنے پڑھنا اوسکو اور کہتا تھا کہ تحقیق اللہ نے وعدہ کیا مجسے بخشنے کا مجکو اور ڈرایا مجکو اپنے عذاب سے پس بار بار پڑھتا تھا اوسکو یہانتک کہ رویا پھر باز آیا شراب خواری سے بوجہ احسن اور خوب و کامل ہوئی توبہ اوسکی پس جب کہ پہنچی یہ خبر اوسکی حضرت عمرؓ کو تو فرمایا کہ اسطرح کیا کرو جب دیکھو تم اپنے بھائی مسلمان کو کہ پھسلا ہی راہ حق سے تو رہنمائی کرو اوسکو اور آگاہ کرو اوسکو حق بات پر اور دعا کرو اللہ سے اوسکے لیے یہ کہ توبہ نصیب ہو اوسکے لیے اور نہ ہو تم مددگار واسطے شیاطین کے اوسپر یعنی بددعا اوسکے اور زیادہ خراب ہونے کے لیے نکرو کہ یہ باغوائے شیطان ہوتا ہی پس تم بددعا کروگے تو مددگار اوسکے ٹھہروگے اور کہا قتادہ نے کہ تھا ایک جوان مدینے مین صاحب عبادت اور حضرت عمرؓ خوش ہوتے تھے اوسکا حال دیکھکر پس گیا وہ مصر کیطرف اور بگڑ گیا وہ جاکر پس باز نہین آتا تھا برائیون سے پس آیا حضرت عمر کے پاس کوئی شخص اوسکے قرابتیون مین سے پس پوچھا حال اوسکا پھر پوچھا حال اوس جوان کا پس کہا اوسنے کہ نہ پوچھیے مجسے حال اوسکا حضرت عمرؓ نے کیون اوسنے کہا کہ وہ بگڑ گیا اور الگ ہوگیا یعنی خیر سے پس لکھا طرف اوسکے حضرت عمرؓ نے کہ فلانے شخص کو معلوم ہو جیو حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝ پس پڑھنے لگا وہ اوسکو اپنے نفس پر پس متوجہ ہوا خیر پر اور آیا ہی کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب کے پاس اور کہا ای امیر المومنین مینے قتل کیا ہی کسیکو پس آیا میرے لیے بھی توبہ ہی پس پڑھی حضرت عمرؓ نے اوسکے آگے یہ آیت حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ اور کہا کہ عمل کر اور نا امید نہو اور ثابت بنانی سے منقول ہی کہ کہا تھا مین مصعب بن زبیر کے ساتھ بیچ نواح کوفے کے پس داخل ہوا مین ایک باغ مین اور پڑھنے لگا مین دو رکعت نماز کی پس شروع کی مینے حٰمٓ المؤمن یہانتک کہ پہنچا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ تک پس ناگہان ایک شخص آیا پیچھے میرے سوار ایک خچر سفید پر اور اوڑھے ہوئے چادر یمنی کی اور کہا کہ جب کہے تو غَافِرِ الذَّنْبِ تو کہہ یَا غَافِرَ الذَّنْبِ اغْفِرْ ذَنْبِیْ اور جب کہے تو قَابِلِ التَّوْبِ تو کہہ یا قَابِلَ التَّوْبِ اقْبَلْ تَوْبَتِیْ اور جب کہے تو شَدِیْدِ الْعِقَابِ پس کہہ یَا شَدِیْدَ الْعِقَابِ لَا تُعَاقِبْنِیْ اور جب کہے تو ذِی الطَّوْلِ کہہ یَا ذَا الطَّوْلِ طُلْ عَلَیَّ بِخَیْرٍ کہا ثابت نے کہ پس کہا مینے اسکو پھیر التفات کیا مینے پس نہین دیکھا مینے کسیکو پس نکلا مین طرف دروازے کے پس کہا مینے یعنی دروازے والون سے کہ کیا گذرا ہی تمپر کوئی شخص کہ اوسپر چادر تھی یمن کی کہا لوگون نے کہ نہین دیکھا ہمنے کسیکو پس تھے لوگ گمان کرتے کہ وہ الیاس تھے ❊ ماخوذ در منثور جلد ۵ ❊

تنبیہ ❊ اس آیت مین جو صفت پاک پروردگار کی مذکور ہوئی کہ وہ گناہ بخشتا ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اور عذاب شدید بھی کرتا ہی پس بندے کو چاہیے کہ صفت اوسکی رحیمی اور قہاری کی ملحوظ رکھے اور توبہ پوری کرے ایک بزرگ نے کیا خوب کہا ہی

کہ لائق ہو عاقل کو کہ جب توبہ کرے تو دس چیزین عمل مین لاوے استغفار زبان سے کرے اور نادم ہو دل مین اور دور کرے بدن سے گناہ کی چیز اور عزم کرے اسپر کہ پھر گناہ کبھی نہین کرنے کا اور صحبت رکھے آخرت کی اور بغض رکھے دنیا سے اور کلام کم کرے اور کم کھاوے اور کم سووے تاکہ فارغ ہو علم کی تحصیل کے لیے اور کم سووے کہ متقیون کی صفات مین سے آیا ہی کلام مجید مین وَکَانُوا قَلِیلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَہْجَعُونَ وَبِالْاَسْحَارِ ہُمْ یَسْتَغْفِرُونَ یعنی تھے وہ اس صفت پر کہ رات کو تھوڑا سا سوتے تھے یعنی اور نماز پڑھتے رہتے اکثر رات مین اور سحرون کو وہ بخشش مانگتے تھے یعنی کہتے تھے اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَنَا ❊ منبہات

مَا یُجَادِلُ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰہِ اِلَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَلَا یَغْرُرْکَ تَقَلُّبُہُمْ فِی الْبِلَادِ ○

وہی جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین جو منکر ہین سو تو نہ بہک اسپر کہ چلتے پھرتے ہین شہرون مین ❊ مو

نہین جھگڑتے بیچ آیتون خدا کے مگر کافر پس نہ فریب مین ڈالے تجکو آمد و رفت اونکی بیچ شہرون کے ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ نہین جھگڑتے الخ یعنی نہین جھگڑتے اونمین ساتھ جھٹلانے اور انکار کرنے اونکے کے مگر کافر چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول اللہ تعالی کا وَجَادَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِہِ الْحَقَّ اور اسی پر محمول ہی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنَّ جِدَالًا فِی الْقُرْاٰنِ کُفْرٌ اور یہ قول حضرت کا وَاِیَّاکُمْ وَالْمِرَاءَ فِیْہِ فَاِنَّ الْمِرَاءَ کُفْرٌ یعنی بچو تم جھگڑنے سے قرآن مین اسلیے کہ جھگڑنا اسمین کفر ہی پس یہان بھی جھگڑنے سے یہی مراد ہی کہ ایک آیت سے دوسری کو جھٹلادے اور تکذیب و انکار کرے اور سوا اسکے پس جھگڑنا آیتون مین واسطے واضح کرنے مشتبہون اونکے کے اور حل مشکلات اونکے کے اور استنباط معانی اونکی کے اور رد کرنے کجروون کے ساتھ اونکے جہاد اعظم ہی راہ خدا مین آمد و رفت اونکی شہرون مین یعنی واسطے تجارتون نفع دینے والیون کے اور کسبون فائدہ مندون کے کہ صحیح سالم پھرتے ہین یہ حال قریش کا ہی کہ شام اور یمن کے شہرون مین اسی طرح آمد و رفت رکھتے تھے اور اپنے مال کی تجارت کرتے تھے اور نفع اوٹھاتے تھے پس فرمایا کہ جب اللہ نے اونکے کفر کی گواہی دی تو واجب ہوا اوسپر کہ کچھ حقیقت اونکی نہ سمجھے اور یہ حال اونکا فریب مین نہ ڈالے اسلیے کہ انجام کار اونکا راجع طرف زوال کے ہی اور بعد اوسکے شقاوت ابدی حاصل ہی کہ ہمیشہ عذاب مین رہین گے پھر بیان فرمایا کہ اسی طرح اگلون نے رسولون کو جھٹلایا تھا اور جدال باطل کرتے تھے دیکھو کیا انجام کار اور عاقبت بد اونکی ہوئی ایساہی انکا حال ہونا ہی پس فرمایا کَذَّبَتْ قَبْلَہُمْ الخ ❊ درمنثور کشاف ❊

کَذَّبَتْ قَبْلَہُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِہِمْ ۪ وَہَمَّتْ کُلُّ اُمَّۃٍۢ بِرَسُوْلِہِمْ لِیَاْخُذُوْہُ وَ

جھٹلا چکے ہین انسے پہلے قوم نوح کی اور وہ فرقے انسے پیچھے اور ارادہ کیا ہر امت نے اپنے رسول پر کہ اوسکو پکڑلین اور

جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِہِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُہُمْ ۫ فَکَیْفَ کَانَ عِقَابِ ○

لانے لگے جھوٹے جھگڑے کہ اوس سے ڈگادین سچا دین پھر مینے اونکو پکڑا تو کیسی ہوئی میری سزا دینی ❊ مو

جھٹلایا تھا پہلے انسے قوم نوح نے یعنی نوح کو اور اور جماعتون نے بعد قوم نوح کے اور قصد کیا ہر ایک امت نے ساتھ پیغمبر اپنے کے تو کہ پکڑلیوین اوسکو اور مکابرہ کیا ساتھ شبہات بیہودہ کے تو کہ ناچیز کرین ساتھ اوسکے سخن درست کو پس پکڑلیا مینے اونکو پس کیونکر تھا عذاب میرا ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ اور جماعتون نے یعنی اون لوگون نے کہ جمع ہوکر چڑھ آئے رسولون پر اور مقابلہ کیا اونکا اور وہ عاد اور ثمود اور قوم لوط وغیرہم تھے اور قصد کیا ہر امت نے یعنی ان امتون مین سے کہ وہ قوم نوح اور احزاب تھی تو کہ پکڑلین اوسکو پھر قتل کرین اوسکو اور باطل سے مراد کفر ہی اور حق سے ایمان پس معنی لِیُدْحِضُوْا بِہِ الْحَقَّ کے یہ ہین تو کہ باطل کرین ساتھ کفر کے ایمان کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے باطل کی تو کہ نابود کرے

ساتھ باطل کے حق کو پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اللہ کا اور ذمہ اوسکے رسول کا پس پکڑ لیا مینے اونکو یعنی اونھون نے
قصد کیا اپنے رسول کے پکڑنے کا پس گردانی مینے جزا اونکی اوپر ارادے کے اونکے رسولون کے یہ کہ پکڑ لیا مینے اونکو پس سزا اونکی
سینے اونکو پس کیونکر تھا عذاب میرا یعنی تم گذرتے ہو اونکے شہرون پر پس دیکھتے ہو اثر اسکا [illegible]

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝

اور ویسی ہی ٹھیک ہو چکی بات تیرے رب کی منکرون پر کہ یہ ہین دوزخ والے * صق

اور اسی طرح ثابت ہوا حکم پروردگار تیرے کا کافرون پر کہ وہ رہنے والے دوزخ کے ہین * فتح * تفسیر انهم
اصحاب النار بیچ محل رفع کے ہے بدل کلمة ربك سے یعنی مثل اس وجوب کے واجب ہوا کافرون پر ہونا اونکا
اصحاب نار سے اور معنی اسکے یہ ہین کہ جیسے کہ واجب ہوا ہلاک کرنا اونکا دنیا مین ساتھ عذاب جڑ پیڑ سے اوکھیڑنے والے کے ایسے ہی
واجب ہوا ہلاک کرنا اونکا ساتھ عذاب دوزخ کے آخرت مین * ف اب آگے تعریض ہے کافرون کو کہ دیکھو عظمت ہماری الہی کی
اور پھر تم ہمارا شریک اورونکو کرتے ہو اور ہمارا اور ہمارے رسول کا کہنا نہین مانتے * ف *

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ

جو لوگ اوٹھا رہے ہین عرش اور جو اوسکے گرد ہین پاکی بولتے ہین اپنے رب کی خوبیان اور اوسپر یقین رکھتے ہین اور گناہ بخشواتے ہین

لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ

ایمان والون کے اے رب ہمارے ہر چیز سما گئی ہے تیری مہر اور خبر مین سو معاف کر اونکو جو توبہ کرین اور چلین تیری راہ

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝

اور بچا اونکو آگ کی مار سے * صق

وہ جو اوٹھا رہے ہین عرش کو اور جو گرداگرد عرش کے ہین پاکی بیان کرتے ہین ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے اور ایمان لاتے ہین
ساتھ اوسکے اور بخشش چاہتے ہین واسطے مومنون کے کہتے ہین اے پروردگار ہمارے گھیر لیا ہے تو نے سب چیزون کو از روے
رحمت و علم کے پس بخش اونکو کہ توبہ کی اور پیروی کی تیری راہ کی اور نگاہ رکھ اونکو عذاب دوزخ سے * فتح * تفسیر وہ جو
اوٹھا رہے ہین عرش کو یعنی اوٹھانے والے عرش کے اور گرداگرد عرش کے کروبی ہین اور یہ سب سردار فرشتون کے ہین اور روایت
کیا گیا ہے کہ عرش کے اوٹھانے والون کے پانون نیچے کی زمین مین ہین اور سر نیچے عرش کے اور جھکے ہوئے ہین نہین اوٹھاتے نظر
اپنی اور وہ بنسبت ساتوین آسمان کے فرشتون کے نہایت خوف الہی رکھتے ہین اور ساتوین آسمان کے فرشتے زیادہ خوف رکھتے ہین بنسبت
اوس آسمان والون کے کہ نیچے اوسکے ہے اور اوس آسمان والے زیادہ خوف رکھتے ہین بنسبت اوس آسمان والون کے کہ نیچے اوسکے ہے
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرش کے اوٹھانے والون کے کانون کی لو سے اونکے مونڈھون تک مسافت سات سو برس کی
راہ کی ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مابین ٹخنے ایک کے حاملین عرش سے اوسکے قدم کے نیچے تک مسافت پانسو برس کی راہ کی ہے اور
ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالی نے حکم کر رکھا ہے تمام فرشتون کو یہ کہ صبح اور شام کو سلام کیا کرین عرش کے اوٹھانے والون کو
بسبب بزرگی دینے کے واسطے اونکے تمام فرشتون پر اور بعضون نے کہا کہ گرد عرش کے ستر ہزار صفین فرشتون کی ہین کہ طواف
کرتے ہین عرش کا لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے اللہ اکبر کہتے ہوئے اور پرے اونکے ستر ہزار صفین ہین کھڑی ہوئی کہ لا الہ الا اللہ
کہتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین اور پرے اونکے لاکھ صفین ہین داہنے بائین ہاتھ رکھے ہوئے یعنی جیسے نماز مین کھڑے رہتے ہین

نہین ہی اونمین سے کوئی مگر کہ وہ تسبیح کرتا ہی ساتھ اوس مضمون کے کہ نہین تسبیح کرتا ہی ساتھ اوسکے دوسرا یعنی ہر ایک نئے نئے مضمون سے تسبیح کرتا ہی اور بقول مجاہد کے درمیان اوٹھانے والون عرش کے اور عرش کے ستر پردے نور کے ہین اور امام جعفر رضی سے منقول ہی کہ ہر دو دو پایون عرش کے درمیان مین اسقدر مسافت ہی کہ پرندہ جانور سریع الطیر ہزار برس مین ایک پائے سے دوسرے پائے تک پہونچے اور عرش کے آٹھ پائے ہین اور عرش ہر روز ساتھ ستر ہزار رنگون نورانی کے منور ہوتا ہی کسی چیز کو مخلوق مین سے طاقت نظر کرنے کی طرف اوسکے نہین ہی اور تمام چیزین عرش کے آگے مانند ایک کڑے کے ہی جنگل مین اور کہا ہی علمانے کہ ہر ایک عرش کے اوٹھانے والون مین سے اور اونمین سے گرد عرش کے ہین چار چار مونہہ رکھتا ہی ایک مونہہ بیل کا سا اور ایک مونہہ شیر کا سا اور ایک مونہہ کرگس کا سا اور ایک مونہہ انسان کا سا اور ہر ایک اونمین سے چار چار بازو رکھتا ہی دو دو بازو مونہہ پر ڈھکے ہین تو عرش کو دیکھکر بیہوش نہوین اور دو بازوؤن سے اوڑتا ہی اور کلام اونکا سوائے تسبیح اور تہلیل اور تحمید اور تمجید اور تکبیر کے اور کچھ نہین ہی آگی بیان کرتے ہین الخ شہر بن حوشب سے روایت ہی کہ اوٹھانے والے عرش کے آٹھ ہین چار اونمین سے کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور یہ قول اونکا بسبب دیکھنے گناہون بنی آدم کے ہی اور وہب سے روایت ہی کہ عرش کے اوٹھانے والے ابتو چار ہین پھر جب ہوگا روز قیامت کا تو مؤید ہونگے اونکے چار فرشتے اور ایک فرشتہ اونمین سے بصورت انسان کے ہی تو کہ سفارش کرے بنی آدم کی درباب رزقون اونکے کے اور ایک فرشتہ بصورت شیر کے ہی تو کہ سفارش کرے درندونکی درباب رزقون اونکے کے پس جب اوٹھایا اونھون نے عرش کو تو گر پڑے زانوؤن کے بل عظمت خدا سے پس تلقین کیے گئے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پس سیدھے اوٹھ کھڑے ہوئے اپنے پانون پر اور روایت کیا گیا ہی کہ قدم عرش کے اوٹھانے والونکے زمینون کی تہ مین ہین اور زمینین اور آسمان اونکی کمرون تک ہین اور وہ کہہ رہے ہین سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اور ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے یعنی تصدیق کرتے ہین اسکی کہ وہ وحدہٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ہی اور فائدہ اس بیان فرمانے کا باوجود جاننے ہمارے کے اس بات کو کہ اوٹھانے والے عرش کے اور وہ فرشتے کہ گرد اوسکے ہین جو کہ تسبیح و تحمید کر رہے ہین مؤمن ہین ظاہر کرنا شرف و فضل ایمان کا ہی اور رغبت دلانی اوسمین جیسے کہ وصف بیان فرمایا انبیا کا اکثر جگہہ ساتھ صلاح کے اسی لیے اور جیسے کہ اعمال خیر کے بعد بیان فرمایا یعنی سورۂ بلد مین ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس ظاہر کیا ساتھ اسکے فضل ایمان کا اور رعایت کیا گیا تناسب بیچ قول اوسکے کے وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا گویا کہ کہا گیا کہ وہ ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے اور استغفار کرتے ہین اونکے لیے کہ ہم مثل حال اونکے کے ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ بسبب اشتراک کے ایمان مین واجب ہوتا ہی یہ کہ آپسمین ایک دوسرے کی خیر خواہی کرے اور شفقت کرے ایک دوسرے پر اگرچہ بعید ہون مکان کہا مطرف نے کہ بڑے خیر خواہ اللہ کے مومن بندون کے فرشتے ہین کہ کیسی کیسی دعائین کرتے ہین اور بڑے بدخواہ مؤمنون کے شیاطین ہین کہ طرح بطرح سے بہکاتے ہین اور جملہ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ الخ کا مطلب یہ ہی کہ رحمت تیری چھا رہی ہی سب چیزون پر اور علم تیرا محیط ہی سب چیزون کو کہ کوئی چیز تیرے علم سے باہر نہین پس بخش اونکو کہ توبہ کی یعنی جانا تونے اونسے توبہ کرنا اور پیروی کی تیری راہ کی یعنی راہ حق کی کہ جسکی طرف بلایا تونے اونکو ۵۵

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

ای رب ہمارے اور داخل کر اونکو بسنے کے باغون عدن جنکا وعدہ دیا تو نے اونکو اور جو کوئی نیک ہو اونکے باپون مین اور عورتون مین اور اولاد مین

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

بیشک توہی ہی زبردست حکمت والا ✚ مو ✚

ای پروردگار ہمارے اور داخل کراونکو بہشتون ہمیشہ رہنے کی مین وہ جو وعدہ کیا ہی تو نے ساتھ اونکے اور داخل کراونکو بھی کہ جو شایستہ کار ہون باپون اونکے سے اور بیبیون اونکی سے اور فرزندون اونکے سے تحقیق توہی غالب باحکمت ✚ تفسیر ✚ یعنی اگرچہ بہشت ملتی ہی اپنے عمل سے جورو بیٹا اور مان باپ نہین کام آتے لیکن تیری حکمتین ایسی بھی ہین کہ ایک کے سبب سے کتنون کو اعلی درجے مین پہونچاوے اپنے عمل سے زیادہ اور بدلا ہو اپنے بھی عمل کا وہ عمل یہ کہ آرزو رکھتے ہون کہ ہم بھی اوسی کی چال چلین یہ نیت قبول پڑجاوے ✚ مو ✚ کہا سعید بن جبیر نے کہ داخل ہوگا مومن جنت مین پس کہیگا کہان ہی باپ میرا کہان ہی مان میری کہان ہی فرزند میرا کہان ہی بیوی میری پس کہین گے فرشتے کہ اونھون نے عمل نہین کیا مانند عمل تیرے کے پس کہیگا مومن کہ مینے عمل کیا تھا اپنے لیے بھی اور اونکے لیے بھی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ داخل کرو اونکو بھی جنت مین توہی غالب باحکمت یعنی تو ایسا بادشاہ ہی کہ تو سب پر غالب ہی تجپر کوئی غالب نہین آسکتا اور تو باوجود باد شاہت وعزت اپنی کے نہین کرتا ہی ایسی کہ خالی ہو حکمت سے اور موجب حکمت تیری کا یہ ہی کہ وفا کرے تو اپنے وعدے کو ✚ مل ✚ معا ✚

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

اور بچا اونکو برائیون سے اور جسکو تو بچاوے برائیون سے اوس دن اوسپر مہر کی تو نے اور یہ جو ہی یہی ہی بڑی مراد پانی ✚ مو ✚

اور نگاہ رکھ اونکو عذابون سے اور جسکو نگاہ رکھے تو عذابون سے اوسدن پس تحقیق مہربانی کی تو نے اوسپر اور یہ مقدمہ نگاہ رکھنے کا وہی ہی مطلب پانا بڑی ✚ تفسیر ✚ یعنی تیری مہر سے ہو کہ برائیون سے بچے اپنے عمل سے کوئی نہین بچ سکتا تھوڑی بہت برائی سے کون خالی ہی ✚ مو ✚ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ کے معنی یہ ہین کہ بچا تو اونکو جزا سیات سے اور وہ عذاب دوزخ کا اور یہ یعنی دفع کرنا عذاب کا ✚ مل ✚ تنبیہ ✚ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ دولت ایمان اور پیروی راہ حق کی ایسی چیز ہین کہ جنکے سبب سے فرشتے بخشش مانگتے ہین اونکے حاصل کرنے والون کے لیے بلکہ اونکے متعلقون کے لیے بھی اور کیون نہو کہ اللہ تعالی اوسسے راضی ہوتا ہی اور جس سے وہ راضی ہوا سب خیر خواہ ہوجاتے ہین مصرع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ✚ حضرت عمر سے منقول ہی کہ اللہ تعالی نے سات چیزون کو سات چیزون مین پوشیدہ رکھا ہی رضا کو پوشیدہ رکھا ہی طاعت مین اور غضب کو پوشیدہ رکھا ہی معصیت مین اور اسم اعظم کو پوشیدہ رکھا ہی قرآن مین اور لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا ہی رمضان کے مہینے مین اور صلوۃ وسطی کو پوشیدہ رکھا ہی پانچون نمازون مین اور اولیا کو پوشیدہ رکھا ہی خلق مین اور موت کو پوشیدہ رکھا ہی عمر مین ✚ منبہات ✚

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝

جو لوگ منکر ہین اونکو پکار کہین گے اللہ بیزار ہوتا تھا زیادہ اس سے جو تم بیزار ہوئے ہو اپنے جی سے جسوقت تمکو بلاتے تھے یقین لانے کو پھر تم منکر ہوتے تھے

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے آواز دیا جاویگا اونکو کہ تحقیق دشمن رکھنا خدا کا تمکو جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم دنیا مین طرف ایمان کے پس کافر رہتے تھے تم زیادہ تر ہی دشمن رکھنے تمھارے سے اپنے تئین یعنی دوزخ مین اپنے اوپر بددعا کرینگے

نفی یوم منع النفس علیٰ علامہم فی وادخلہم اوریہ عدتہم والمعنی وعدتہم وادخل من صلح من آبائہم ۱۲ مل

ع ۹ ۶

اور کہینگے کافر کہ شاید معدوم ہون اور یہ دشمن رکھنا ہی اپنے تئین واللہ اعلم اور ممکن ہی کہ معنی یون ہون کہ تحقیق دشمن رکھنا خدا کا تمکو سخت تر ہی دشمن رکھنے تمہارے سے اپنے تئین جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم طرف ایمان کے پس کافر رہتے تھے تم یعنی قبول نکرنا ایمان عداوت نفس اپنے کی ہی اگرچہ اسکو نہین جانتے تھے پس جزا اس عداوت نفس اپنے کی عداوت خدا کی ہوئی انکے لیے لیکن شدت اور عذاب اور ضرر پہونچا یہان ظاہر ہوا واللہ اعلم + فتح + تفسیر یعنی روز قیامت کے جب داخل ہونگے کافر دوزخ مین اور دشمن رکھینگے اپنے نفسون کو تو پکارینگے اونکو نگہبان دوزخ کے کہ البتہ دشمن رکھنا اللہ کا تمہارے نفسون کو بہت بڑا ہی دشمن رکھنے تمہارے سے اپنے نفسون کو اور معنی یہ ہین کہ کہا جایگا اونکو روز قیامت کے کہ دشمن رکھتا تھا اللہ تمہارے نفسون کو کہ حکم کرنے والے تھے ساتھ برائی اور کفر کے جسوقت کہ انبیا بلاتے تھے تمکو طرف ایمان کے اور تم نہین قبول کرتے تھے ایمان کو اور اختیار کرتے تھے اوسپر کفر کو اشد اوس چیز سے کہ دشمن رکھتے ہو تم اونکو آج اس حال مین کہ تم دوزخ مین ہو جسوقت کہ ڈالا نفسون نے تمکو دوزخ مین بسبب اتباع تمہارے کے اونکی خواہشون کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ البتہ دشمن رکھنا اللہ کا تمکو اب بہت بڑا ہی دشمن رکھنے بعض تمہارے سے بعض کو مانند قول اللہ تعالی کے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا یعنی روز قیامت کے انکار کریگا بعض تمہارا بعض سے اور لعنت کریگا بعض تمہارا بعض کو کافر رہتے تھے تم یعنی مقر تھے کفر پر + مد +

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ

بولے ای رب ہمارے تو موت دے چکا ہمکو دوبار اور زندگی دے چکا دوبار اب ہم قائل ہوئے اپنے گناہون کے پھر اب بھی ہی نکلنے کو کوئی راہ + مو +

کہینگے ای پروردگار ہمارے مارا تونے ہمکو دوبار اور زندہ کیا ہمکو تونے دوبار پس اقرار کیا ہمنے ساتھ گناہون اپنے کے پس کیا ہی طرف نکلنے کے کوئی راہ یعنی حیلہ ہی مترجم کہتا ہی نطفہ تھے خدا تعالی نے جان دی بعد ازان قبض روح کی پھر زندہ کیا واللہ اعلم فتح + تفسیر پہلے مٹی تھے یا نطفہ تو مردے ہی تھے پھر جان پڑی تو جی پایا پھر مرے پھر جیے یہ ہوئی دو موتین اور دو حیاتین + مو + یہ بات کافر اسی لیے کہینگے کہ وہ منکر تھے دنیا مین زندہ ہونے کے بعد موت کے پس اقرار کرینگے روز قیامت کے دو موتون کا اور دو حیاتون کا دو موتین اور دو حیاتین یہ کہ تھے وہ مردہ اپنے باپون کی پشتون مین پھر زندہ کیا اونکو اللہ نے دنیا مین پھر جب اجل آئی مرے پھر زندہ کیا اونکو بعث کے لیے روز قیامت کے پس یہ دو موتین اور دو حیاتین ہوئین اور دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول اللہ تعالی کا وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ یعنی اور تھے تم مردہ پس زندہ کیا تمکو اللہ نے پھر ماریگا تمکو پھر زندہ کریگا تمکو اور بعضون نے کہا کہ موت پہلی دنیا مین اور دوسری قبر مین بعد زندہ کرنے کے سوال کے لیے اور زندہ کرنا پہلا زندہ کرنا اوسکا ہی قبر مین بعد مرنے کے سوال کے لیے اور دوسرا بعث کے لیے پس اقرار کیا ہمنے جب کہ دیکھینگے کہ مارنا اور جلانا مکرر ہوا تو جانینگے کہ اللہ قادر ہی اعادے پر جیسے کہ وہ قادر ہی پہلے بار پیدا کرنے پر پس اقرار کرینگے اپنے گناہون کا یعنی انکار بعث وغیرہ کا پس کیا ہی طرف نکلنے کے یعنی آگ سے کوئی راہ کبھی یا نا امیدی ہی واقع ہی کہ نہ نکلینگے اور نہ راہ ہوگی طرف اوسکے اور یہ کلام اون شخصون کا ہی کہ غالب ہوگی اونپر یاس اور نہین کہینگے مگر ازراہ تحیر کے اور اسی لیے آیا جواب سبب اسکے اور وہ یہ قول اللہ تعالی کا ہی ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗ الخ معا + مد +

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ

یہ تم پر اسواسطے کہ جب کسی نے پکارا اللہ کو اکیلا تو تم منکر ہوئے اور جب اوسکے ساتھ شریک پکارا تو تم یقین لانے لگے اب حکم وہی جو کرے اللہ سب سے اوپر بڑا + صق +

فاعترفنا بذنوبنا ... ۱۲ مدارک

فهل الی خروج من النار ای سراع نوع من الخروج ... ۱۲ معالم

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ جب یاد کیا جاتا تھا خدا کو تنہا انکار کرتے تھے تم اور اگر شریک اوسکا مقرر کیا جاتا تھا باور رکھتے تھے تم
پس حکم واسطے اللہ بلند قدر بڑے کے ہی ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ یعنی اس عذاب مین جو تم گرفتار ہوا اور تمکو راہ نکلنے کی جو کبھی نہین
ہونے کی بسبب انکار تمھارے کے ہی توحید الٰہی سے اور بسبب باور کرنے تمھارے کے شرک کو پس حکم واسطے اللہ کے ہی حیثیت
سے کہ حکم کیا تمپر ساتھ عذاب ہمیش کے بلند قدر یعنی بلند ہی شان اوسکی پس نہین روکی جاتی قضا اوسکی بڑے کی یعنی بڑی ہی
بادشاہت اوسکی پس سبب جدہی جزا اوسکی اور کہا گیا ہی کہ تھے حروریہ کہ ایک فرقہ تھا خوارج کا نکالا تھا اونھون نے اسی سے
لا حکم الا للہ یعنی کسیکا حکم نہین ہی سوا خدا کے اور کہا قتادہ نے کہ جب نکلے اہل حرورا کہا علی نے کہ کون ہین یہ کہا لوگون نے کہ محکم
ہین یعنی کہتے ہین لا حکم الا للہ پس کہا علی نے کہ یہ کلمہ حق ہی کہ ارادہ کیا گیا ہی ساتھ اسکے باطل یعنی حکم تو اللہ ہی کا ہی مگر یہ
اس سے نہین مراد ہی کہ سوا اللہ کے نہ حکم رسول کا ہی اور نہ خلیفہ کا پس وہ جو یہ اس سے مراد رکھتے ہین یہ باطل ہی ✤ مدارک ✤ جواب آیت
سابق کا محذوف ہی کچھ حاجت اوسکی نہی بسبب دلالت کرنے ظاہر کے اوسپر یعنی جواب اسکا یہ ہی کہ نہین ہی راہ نکلنے کی اور یہ عذاب
ہمیشہ رہنا دوزخ مین بسبب اسکے ہی کہ جب کہا جاتا تھا لا الہ الا اللہ انکار کرتے تھے تم اور کہتے تھے اجعل الالھۃ
الٰھا واحدا یعنی کیا کر دیا سب معبودون کو ایک معبود اور اگر اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرتے تھے تو تم تصدیق کرتے تھے اوس
شرک کی ✤ معالم ✤ پھر بیان کچھ اپنی قدرتون کا فرماتے ہین کہ ایسی ذات قادر کے ساتھ محض عاجزون کو کیونکر شریک کرتے ہو ✤

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ○

وہی ہی تمکو دکھاتا ہی اپنی نشانیان اور اوتارتا تمھارے واسطے آسمان سے روزی اور سوچ وہی کرے جو رجوع رہتا ہو ✤ صفا ✤

وہ ہی جو کہ دکھلاتا ہی تمکو نشانیان اپنی اور اوتارتا ہی واسطے تمھارے آسمان سے رزق اور نہین نصیحت پکڑتا مگر وہ شخص کہ رجوع کرتا ہی
طرف خدا کے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ نشانیان یعنی ہوا اور ابر گرجنا کڑکنا اور بجلی اور مانند انکے کے رزق یعنی مینہ اس لیے کہ وہ سبب
رزق کا ہی اور نہین نصیحت پکڑتا اور نہین عبرت پکڑتا ساتھ نشانیون اللہ کے مگر وہ شخص کہ توبہ کرتا ہی شرک سے اور رجوع کرتا ہی
طرف اللہ کے اسلیے کہ معاند نصیحت نہین پکڑتا ہی پھر فرمایا مؤمنون کے لیے فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکفرون ✤ مدارک ✤

فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ○

سو پکارو اللہ کو نری کر کر اوسکے واسطے بندگی اور پڑے برا مانین منکر ✤ صفا ✤

پس یاد کرو خدا کو خالص کر کر واسطے اوسکے عبادت کو یعنی شرک سے اگرچہ ناخوش رکھین کافر ✤ تفسیر ✤ روایت کیا مسلم اور
ابو داؤد اور نسائی نے عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے پیچھے نماز کے لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ولا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ
لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکفرون ✤ در منثور ✤

رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ○

صاحب اونچے درجون کا مالک تخت کا اوتارتا ہی بھید کی بات اپنے حکم سے جسپر چاہے اپنے بندون مین کہ ڈراوے ملاقات کے دن سے

يَوْمَ هُم بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○

جس دن وہ لوگ نکل کھڑے ہونگے چھپی رہیگی اللہ پر اونکی کوئی چیز کسکا راج ہی اوس دن اللہ کا جو اکیلا ہی دبائو والا ✤ صفا ✤

وہ ہی بلند کرنے والا مرتبون کا صاحب عرش کا ڈالتا ہی وحی کو اپنے حکم سے اوپر جسکے چاہتا ہی اپنے بندون مین سے تو کہ ڈراوے

اوس بندے کو روز ملاقات سے یعنی ساتھ خدا کے اور فرشتون کے اوس روز کہ وہ باہر نکلین گے قبرون سے نہ پوشیدہ ہوگا اللہ پر اونسے کچھہ
خدا فرماویگا کسکے لیے ہی بادشاہی آج کے دن پھر آپ ہی جواب دیگا واسطے اللہ اکیلے غالب کے ✤ تفسیر ✤ معنی رفیع الدرجات
کے ہین بلند کرنیوالا آسمانون کا بعض اونکے کا بعض پر یا بلند کرنیوالا درجات بندون اپنے کا دنیا مین ساتھ رتبہ دینے کے
یا بلند کرنیوالا مومنون کے درجون کا جنت مین اور ذوالعرش کے معنی ہین مالک عرش اپنے کا جو اوپر ہے سب آسمانون کے
پیدا کیا اوسکو واسطے طواف کرنے ملائکہ اپنے کے اور واسطے ظاہر کرنے عظمت اپنی کے باوجود بے پروائی اپنی کے سلطنت اپنی سے
اور روح جبرئیل ہین یا وحی کہ جس سے زندہ کرتا ہے دلون کو جیسے کہ زندہ کرتا ہے بدنون کو ساتھ ارواح کے من امرہ یعنی
بسبب امر اپنے کے یا ساتھ امر اپنے کے اور کہا ابن عباسؓ نے من قضائہ یعنی حکم اپنے سے اور بعضون نے کہا من قولہ
یعنی وحی بھیجتا ہے قول اپنے سے لینذر کہ تو کہ ڈراوے یعنی اللہ ما یلقی علیہ یعنی جسپر وحی بھیجی کہ وہ نبی ہے وہ ڈراوے
بندون کو اور دلالت کرتی ہے اسپر قرأت یعقوب کی لتنذر اور یوم التلاق سے مراد دن قیامت کا ہے اسلیے کہ ملینگے اوسمین آسمان
والے اور زمین والے اور اولین و آخرین اور کہا قتادہ اور مقاتل نے کہ ملینگے اوسمین خلق اور خالق اور میمون بن مہران نے کہا کہ
ملینگے اوسمین ظالم و مظلوم اور بعضون نے کہا کہ ملینگے اوسمین عابد و معبود اور بعضون نے کہا کہ ملیگا اوسمین آدمی ساتھ عمل اپنے کے اور
بقولے ملینگی ارواح ساتھ بدنون کے اور بارزون کے معنی ہین نکلینگے قبرون سے اور ظاہر ہونگے کہ نہین چھپا ئیگی اونکو کوئی چیز
قسم پہاڑ و مکانات وغیرہ سے اور نہ پوشیدہ ہوگا اللہ پر اونسے یعنی اعمال و احوال اونکے سے کچھہ اور فرماویگا اللہ تعالی اوسدن بعد فنا
خلق کے اوسوقت کہ کوئی جواب دینے والا نہوگا کسکے لیے ہے بادشاہت آج پھر جب کوئی جواب نہ دیگا تو آپ ہی فرماویگا کہ واسطے
اللہ واحد قہار کے ہے یعنی وہ ایسا ہے کہ قہر کیا خلق پر ساتھ موت کے اور بعضون نے کہا کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہیگا لمن
الملک الیوم پس جواب دینگے اوسکو اہل محشر للہ الواحد القہار اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ پکاریگا پکارنے والا
آگے قیامت کے یا ایہا الناس اتتکم الساعۃ یعنی اے لوگو آئی تمپر قیامت پس سناویگا ان کلمات کو زندون کو اور مردون کو
اور اتریگا اللہ طرف آسمان دنیا کے پھر پکاریگا پکارنے والا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار ✤ اور ابن جریج
سے ہے بیچ تفسیر اس آیت کے کہ کہا جبار یعنی سرکش آگ کے صندوقون مین بند کیے جاوینگے پھر کہا جاویگا لمن الملک الیوم
پھر کہا جاویگا للہ الواحد القہار ✤ ملا ✤ معالم ✤ بحر ✤ درمنثور ✤

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

آج بدلا پاویگا ہر جی جیسا کمایا ظلم نہین آج بیشک اللہ شتاب لینے والا ہے حساب ✤

آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر شخص بحسب اوس چیز کے کہ کی ہے کچھہ ظلم نہین ہے آج تحقیق خدا جلد حساب کرنے والا ہے ✤ تفسیر ✤
جب کہ ثابت ہوئی یہ بات کہ اوسدن بادشاہت اللہ وحدہ ہی کے لیے ہوگی تو بیان فرمائے نتیجے اسکے اور وہ یہ ہین کہ ہر نفس
بدلا دیا جاویگا ساتھ اوس چیز کے کہ کی ہے دنیا مین قسم بھلائی اور برائی سے اور ظلم سے امن ہوگا اسلیے کہ وہ ظلم کرنے والا نہین ہے
بندون پر اور حساب مین دیر نہین لگنے کی اسلیے کہ نہین باز رکھیگا اوسکو ایک کا حساب لینا دوسرے کے حساب لینے سے پس تمام
خلق سے حساب لیگا وقت واحد مین کہ وہ اسرع الحاسبین ہے جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا پونہچی مجکو ایک حدیث ایک شخص سے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے درباب قصاص کے پس خریدا مینے ایک اونٹ اور باندھا مینے اوسپر کجاوا پھر چلا مین طرف
اوسکے ایک مہینے بھر یہان تک کہ آیا مین مصر مین پس آیا مین عبداللہ بن انیس کے پاس اور کہا مینے اوس سے کہ ایک حدیث پونہچی ہے مجکو

تمسے درباب قصاص کے یعنی پس بیان کرو اوسکو بالمشافہ پس کہا عبداللہ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ
اوٹھاویگا اللہ قبرون سے بندون کو ننگے بغیر ختنہ کیے بہمًا کہا ہمنے کیا ہی بہمًا فرمایا وہ یہ ہی کہ نہین ہوگی ساتھ اونکے کوئی چیز
پھر پکاریگا اونکو ساتھ آواز کے کہ سنین گے اوسکو وہ کہ دور ہونگے جیسے کہ سنین گے اوسکو وہ کہ قریب ہونگے انا الملک انا
الدیان یعنی مین بادشاہ ہون مین جزا دینے والا ہون نہین لائق واسطے کسیکے اہل جنت مین سے یہ کہ داخل ہو جنت مین اور
نہ واسطے کسیکے اہل دوزخ مین سے یہ کہ داخل ہو دوزخ مین اس حال مین کہ اوسکے پاس ہو حق کسیکا یہان تک کہ بدلا لون مین اوسکا
اوس سے یہان تک کہ طپانچہ مارا ہوگا کسیکو اوسکا بھی بدلا لیا جاویگا کہا ہمنے کیونکر ہوگا یہ اوس حال مین کہ ہم آوینگے اللہ کے پاس
بے ختنہ کیے بہمًا فرمایا ساتھ حسنات اور سیئات کے یعنی نیکیان ظالم کی مظلوم کو ملینگی اور نیکیان ہونگی یا ہو چکین گی بدلا اور بیچ بدلے
تو برائیان مظلوم کی ظالم کو دیجاوینگی اور پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت الیوم تجزی کل نفس بما کسبت
لا ظلم الیوم اور ابن عباس رضی سے روایت ہی کہ کہا گناہ تین طرح کے ہین پس ایک تو گناہ اس طرح کے ہین کہ بخشے جاتے ہین اور
ایک گناہ اس طرح کے ہین کہ نہین بخشے جاوینگے اور ایک گناہ اس طرح کے ہین کہ نہین چھوڑا جاویگا اونمین سے کچھ پس وہ گناہ
کہ بخشا جاتا ہی یہ ہی کہ بندہ گناہ کرتا ہی پھر بخشش مانگتا ہی اللہ سے پس بخشا جاتا ہی اوسکے لیے اور وہ گناہ کہ نہین بخشا جاویگا شرک ہی
اور وہ گناہ کہ نہین چھوڑا جاویگا اونمین سے کچھ پس حق کسیکا ہی پھر پڑھی ابن عباس رضی نے یہ آیت الیوم تجزی کل نفس بما
کسبت لا ظلم الیوم ان اللہ سریع الحساب ۝ بدلا لیا جاویگا واسطے بکری منڈی کے سینگ والی بکری سے
کہ سینگ مارا ہوگا اوسکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر ہو کچھ حق مسلمان بھائی اوسکے کا آبرو اوسکی سے یا اور
کچھ پس معاف کروالے اوس سے اوسکو آج پہلے اسکے کہ نہونگے دینار اور نہ درہم اگر ہونگے ظالم کے لیے عمل اچھے لیے جاوینگے اوس سے
بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہونگی اوسکے لیے نیکیان لیجاوینگی برائیان حق والے کی پس رکھی جاوینگی ظالم پر اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جانتے ہو تم ای اصحاب کیا معنی ہین مفلس کے عرض کیا صحابہ نے مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس
اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ تحقیق مفلس امت میری سے وہ شخص ہی کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزہ اور زکوۃ کے اور آویگا
ساتھ اس حالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا کا کیا ہوگا کسیکو اور کھایا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور
مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک نیکیون اوسکی سے اور اور نیکیون اوسکی سے پس اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے
ساتھ سزا گناہ کے کہ اوسپر ہی تو لیجاوینگی خطائین مظلومونکی پھر ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ البتہ ادا کیے جاوینگے حقوق طرف حق والون کے دن قیامت کے یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا بکری منڈی کے لیے سینگ والی سے ✣

مد ✣ در منثور ✣ مشکوۃ ✣

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ

اور خبر سنادے اونکو اوس نزدیک والے کے دن کی جسوقت دل پہونچینگے گلون کو دبا لیے ہونگے کوئی نہین گنہگارون کا دوست

وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ۝ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۝

اور نہ کوئی سفارشی جسکی بات مانی جاوے اور جانتا ہی چوری کی نگاہ اور جو چھپا ہی سینون مین ✣ موضح

اور ڈرا اونکو روز قیامت سے اوس وقت کہ دل نزدیک حنجر گردن کے ہونگے بھرے ہوئے غم سے نہین ہی واسطے ظالمون کے کوئی دوست
اور نہ شفاعت کرنے والا کہ بات اوسکی قبول کیجاوے جانتا ہی خدا خیانت آنکھون کی اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین سینے ✣ تفسیر ✣

دل نزدیک حنجرہ گردن کے ہونگے یعنی اونچے ہونگے دل اونکے اپنے ٹھکانے کی جگہون سے اور جا لگینگے اونکے گلون مین پس نہ تو وہ نکل جاوینگے
کہ مر جاوین اور نہ اپنی جگہون پر پھر جاوینگے تو آرام پاوین واسطے ظالمون کے یعنی کافرون کے اور خیانت آنکھون سے مراد ہی چوری کی نگاہ
سے دیکھنا اوس چیز کو کہ نہین درست دیکھنا اوسکا یا اشارہ کرنا آنکھ سے لوگون کے عیب کی طرف اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین
سینے قسم امانت یا خیانت سے اور بعضون نے کہا کہ وہ یہ ہی کہ دیکھے طرف اجنبی عورت کے ساتھ شہوت کے چوری کی نظر سے پھر فکر کرے
ساتھ قلب اپنے کے بیچ جمال اوسکے کے اس حال مین کہ نہ جانے اوسکی نظر و فکر کو وہ کہ روبرو اوسکے ہو اور اللہ اس سبکو جانتا ہی
منقول ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور ○ کے کہ کہا ایک شخص ہوتا ہی قوم مین پس
گذرتی ہی اون پر عورت پس اونکے سامنے وہ نظر نیچی کر لیتا ہی اور جب غافل ہوتے ہین لوگ کنکھیون سے دیکھتا ہی اوسکو پھر جب وہ دیکھتے ہین تو نیچی نظر
نیچی کر لیتا ہی اوسکی طرف نہین دیکھتا اور اللہ مطلع ہی اوسکے دل پر کہ وہ چاہتا ہی دیکھنا اوسکا اور آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا
پڑھتے تھے اللھم طھر قلبی من النفاق وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانة
فانک تعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور ۔ مل در منثور ۔ تنبیہ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اجنبی
عورت وغیرہا کو ہرگز نہ دیکھے اسلیے کہ اس نظر سے بڑی بڑی آفتین پیدا ہوتی ہین اسی لیے کلام اللہ و حدیث مین جا بجا ممانعت آئی ہی
اس سے فرمایا اللہ تعالی نے قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم ان اللہ
خبیر بما یصنعون ○ وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین
زینتھن الا ما ظھر منھا یعنی کہہ اے محمد مومن مردون کو کہ ڈھانکین نظرین اپنی یعنی نامحرمون کے دیکھنے سے اور محفوظ رکھین اپنے
ستروں کو یہ امر موجب پاکیزگی کا ہی اونکے لیے بلاشبہ اللہ آگاہ ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین اور کہہ مومن عورتون کو کہ ڈھانکین نظرین
اپنی اور محفوظ رکھین ستر اپنے اور ظاہر نکرین محل زینت اپنی کے مگر اوسقدر کہ ظاہر ہی اوس سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
النظر سھم من سھام ابلیس یعنی نظر تیر ہی ابلیس کے تیرون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے
لکھا ہی فرزند آدم پر حصہ اوسکا زنا سے پاویگا اوسکو بیشک پس زنا آنکھ کا دیکھنا ہی نامحرم کو اور زنا زبان کا کلام بیہودہ کرنا اور
نفس آرزو کرتا ہی اور خواہش کرتا ہی اور ستر سچ کرتا ہی اوسکو یا جھٹلاتا ہی اوسکو یعنی اگر فعل بد کیا سچ کیا اوسکو اور اگر باز رہا
جھٹلایا اوسکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی خدا تعالی نے دیکھنے والے اور دکھلانے والے پر اور احیاء مین ہی
کہ ایک شخص نے یحیی علیہ السلام سے پوچھا کہ کونسی چیز ہی ابتدا زنا فرمایا نظر اور آرزو کرنی اور ہدایہ مین اور اوسکی شرح کفایہ
مین حدیث نقل کی ہی کہ جو کوئی نظر کرے طرف محاسن یعنی جمال عورت اجنبیہ کے شہوت سے ڈالا جاویگا اوسکی آنکھون مین سیسا
روز قیامت کے اور جو کوئی چھوئے ہتھیلی عورت کی کہ نہو اوس سے رو یعنی محرم نہو اور نہ بیوی ہو تو رکھا جاویگا اوسکی ہتھیلی پر انگارا
روز قیامت کے اور فرمایا حضرت امام ربانی رح نے کہ نہین تمام ہوتا ہی ورع یہان تک کہ جانے دس چیزون کو فرض اپنے نفس پر
ایک تو محافظت زبان کی غیبت سے اور دوسرے اجتناب بدگمانی سے اور تیسرے اجتناب سخریہ سے اور چوتھے پست کرنا نظر کا
محارم سے یعنی اون چیزون سے کہ حرام ہی دیکھنا اونکا مانند عورت اجنبیہ اور امرد وغیرہما کے اور پانچوین سچی زبان اور چھٹے
یہ کہ جانے احسان اللہ تعالی کا اپنے پر تا کہ عجب نہ پیدا ہو اور ساتوین یہ کہ خرچ کرے مال اپنا حق مین اور نہ خرچ کرے
کو باطل مین اور آٹھوین یہ کہ نہ چاہے واسطے نفس اپنے کے بلند مرتبے اور تکبر اور نوین محافظت نمازون پر اور

دسوین استقامت سنت و جماعت پر

اور ایسی ہی محافظت روزون اور ادائے زکوۃ و حج پر ۱۲ منہ مد ظلہ

وَاللّٰهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝

اور اللہ چکاتا ہی انصاف اور جنکو پکارتے ہین اوسکے سوا نہین چکاتے ہین کچھ بیشک اللہ جو ہی سو ہی سنتا دیکھتا ۔ مو ۔

اور خدا حکم کرتا ہی ساتھ حق کے اور جنکو کافر پوجتے ہین سوا خدا کے نہین حکم کرتے ساتھ کسی چیز کے تحقیق خدا وہ ہی سننے والا دیکھنے والا ۔ تفسیر ۔ اور خدا حکم کرتا ہی یعنی وہ ذات پاک کہ جسکی یہ صفتین ہین نہین حکم کرتا مگر ساتھ عدل کے اور معبود اونکے نہین حکم کرتے کچھ وہ ہی سننے والا الخ یہ تقریر اللہ تعالی کے اس قول کی یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور اور وعید ہی کافرون کے لیے کہ وہ سنتا ہی اوس چیز کو کہ وہ کہتے ہین اور دیکھتا ہی اوس چیز کو کہ کرتے ہین لوگ اور وہ سزا دیگا اونکو اوسپر اور تعریض ہی اونکے لیے کہ جنکو پوجتے ہین سوا خدا کے کہ وہ نہین سنتے اور نہین دیکھتے ۔ مدارک ۔

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللّٰهِ مِن وَاقٍ ۝

کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھتے آخر کیسا ہوا اونکا جو تھے انسے پہلے وہ تھے انسے سخت زور مین اور جو نشان چھوڑ گئے زمین مین پھر اونکو پکڑا اللہ نے اونکے گناہون پر اور نہ ہوا اونکو اللہ سے کوئی بچانے والا ۔ مو ۔

کیا نہین سیر کی ہی انھون نے زمین مین تو دیکھین کہ کیونکر ہوا آخر کام اون لوگون کا کہ تھے پہلے انسے تھے وہ زیادہ تر انسے قوت مین اور نشانیون مین بیچ زمین کے یعنی محل اور قلعے بہت سے بناکر چھوڑ گئے پس گرفتار کیا یعنی سزا اونکو دی خدا نے بسبب گناہون اونکے کے اور نتھا واسطے اونکے خدا سے یعنی اوسکے عذاب سے کوئی پناہ دینے والا ۔ تفسیر ۔ آخر کام اون لوگون کا کہ تھے پہلے انسے یعنی اسوقت کے کفار سے پہلے جنھون نے رسولون کو جھٹلایا اونکا انجام کار کیا اونھون نے نہین دیکھا ۔ مدارک ۔

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

یہ اسپر کہ اون پاس آتے تھے اونکے رسول کھلے نشان لے کر پھر منکر ہوئے پھر اونکو پکڑا اللہ نے بیشک وہ زور آور ہی سخت مار دینے والا ۔ مو ۔

یہ عذاب بسبب اسکے تھا کہ آتے تھے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ دلیلون ظاہر کے پس کفر کیا اونھون نے پس گرفتار کیا اونکو خدا نے تحقیق خدا زور آور ہی یعنی قادر ہی ہر چیز پر سخت عذاب کرنے والا یعنی جب عذاب کرے ۔ ف ۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۝

اور ہمنے بھیجا موسی کو اپنی نشانیان دیکر اور کھلی سند فرعون اور ہامان اور قارون پاس پھر کہنے لگے یہ جادوگر ہی جھوٹا ۔ مو ۔

اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون اپنی کے اور ساتھ حجت ظاہر کے طرف فرعون اور ہامان اور قارون کے پس کہا اونھون نے وہ جادوگر ہی جھوٹا ۔ تفسیر ۔ نشانیون سے مراد ہین نو معجزے اونکے جیسے کہ اور جگہہ فرمایا ولقد آتینا موسی تسع آیات بینات اور وہ یہ ہین عصا اور طوفان اور ٹڈی اور چچڑیان اور ید بیضا اور کثرت مینڈکون کی اور خون کہ تمام پانی خون ہی خون ہوگیا تھا اور قحط اور نقصان پھلون کا اور فرعون بادشاہ مصر کا اور مدعی ربوبیت کا تھا اور ہامان وزیر اوسکا

بیان آیات تسع بینات موسوی

اور قارون مقرب اور ندیم فرعون کا تھا موسیٰ علیہ السلام ساتھ نو معجزون کے اور دعوت باحجت کے اونپر مبعوث ہوئے اور
اونھون نے تکذیب و انکار اونکا کیا اور دلیلون ظاہر کو سحر و کذب بتایا * مل بحث * قارون تھا قوم بنی اسرائیل مین لیکن
مرضی مین موافق فرعون والون کے اور اونھین کی دولت سے کماتا تھا مال * مو *

فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ

پھر جب پونہچا اون پاس لیکر سچی بات ہمارے پاس سے بولے مارو بیٹے اونکے جو یقین لائے ہین اوسکے ساتھ اور جیتی رکھو اونکی عورتین

وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

اور جو داؤ ہی منکرون کا سو غلطی مین * مو *

پس جب آیا موسیٰ اونکے پاس ساتھ پیغام سچ کے یعنی نبوت کے ہمارے پاس سے کہا اونھون نے مار ڈالو بیٹے اون لوگون کے کہ ایمان
لائے ساتھ اوسکے اور جیتا رکھو بیٹیون اونکی کو اور نہین ہی مکر کافرون کا مگر تباہی مین * تفسیر * فرعون پہلے پیدایش
موسیٰ ع کے بنی اسرائیل کی اولاد کو مار ڈالتے تھے تو موسیٰ باقی رہے اور جب کہ موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے محفوظ رکھا قتل سے
باز رہے اور پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے نبوت اپنی ظاہر کی فرعون کے امیرون نے کہا کہ بنی اسرائیل کے بیٹون کو قتل کرنا چاہیے
تا مدد موسیٰ کی نکرین پھر قتل اختیار کیا اور بیٹیون کو واسطے خدمت قبطیون کی عورتون کے جیتا چھوڑتے تھے * مع * مل *

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ

اور بولا فرعون مجکو چھوڑو کہ مار ڈالون موسیٰ کو اور پڑا پکارے اپنے رب کو مین ڈرتا ہون کہ بگاڑ دے تمہاری راہ یا

أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ

نکالے ملک مین خرابی * مو *

اور کہا فرعون نے ای یارون چھوڑ دو مجکو تو مارون مین موسیٰ کو اور چاہیے کہ دعا کرے اپنے پروردگار کی جناب مین اپنی توقع کہ اوسکو
میرے قتل سے بچاوے تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ بدل ڈالے دین تمہارے کو یا یہ کہ ظاہر کرے بیچ زمین کے فساد کو * تفسیر *
جب فرعون ارادہ حضرت موسیٰ ع کے قتل کا کرتا تھا تو تابعین کہتے تھے کہ مت مار اسکو کہ یہ وہ نہین ہی کہ جس سے تو ڈرتا ہی
یہ اوسکے درجے کو نہین پہونچتا ہی نہین ہی یہ مگر ساحر اور جب کہ تو اسکو مار ڈالیگا تو لوگ شبہے مین پڑینگے جانینگے کہ تو عاجز آیا
اوسکے مقابلہ کرنے سے ساتھ دلیل کے اور ظاہر یہ ہی کہ فرعون یقینا جانتا تھا کہ یہ نبی ہین اور جو کچھ یہ لائے ہین معجزے ہین سحر
نہین ہین لیکن تھا وہ مفسد و خونی کہ ذرہ ذرہ سی بات مین آدمی کو مار ڈالتا تھا پس کیونکر نہ قتل کرتا اوسکو کہ جانتا تھا کہ یہ سلطنت کو
یہ تباہ کریگا ولیکن وہ ڈرتا تھا کہ ایسا نہو اگر مین ارادہ اونکے قتل کا کرون تو ہلاک ہو جاؤن چنانچہ جملہ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ شاہد صدق ہی
اوپر نہایت ڈرنے اوسکے کے موسیٰ ع سے اور اونکی دعا کرنے سے اپنے رب سے اور یہ کہنا اوسکا کہ چھوڑ دو مجکو تو مار ڈالون موسیٰ ع کو واسطے فریب
دینے قوم اپنی کے تھا کہ تمھین روکتے ہو ورنہ مین تو مارنے کو مستعد ہون اور واقع مین مارے ڈر کے نہین مار سکتا تھا تحقیق مین ڈرتا
ہون یعنی اگر نہ قتل کرون اوسکو یہ کہ تغیر کرے تمہارے دین کو کہ تم جسپر ہو اور تھے وہ پوجتے فرعون کو اور بتون کو اور فساد سے مراد ہی
کشت و خون آپسمین کہ جس سے اس زمین کا حاصل ہے اور معطل ہین کھیتیان اور کسب و معایش گویا اوسنے کہا کہ مین ڈرتا ہون اس سے
کہ خراب کر دے وہ دین تمہارا بسبب بلانے تمہارے کے اپنے دین کی طرف یا خراب کرے دنیا تمہاری بسبب اوسکے کہ
ظاہر ہون فتنے بسبب اوسکے * مل *

وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝

اور کہا موسی نے مین پناہ لیچکا ہون اپنے اور تمہارے رب کی ہر غرور والے سے جو یقین نہ کرے حساب کا دن مو۲

اور کہا موسی ع نے تحقیق مینے پناہ پکڑی ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے شر متکبرون کے سے کہ باور نہین رکھتا ہی روز حساب کو ❊ تفسیر ❊ جب سنا حضرت موسی ع نے کہ فرعون میرے قتل کا ارادہ رکھتا ہی تو اپنی قوم سے کلام مذکور کہا اور یہ جو کہا وربکم اس کہنے مین رغبت دلائی اونکو اسپر کہ اقتدا کرین اوسکا یعنی پناہ مانگین ساتھ اللہ کے جیسے اونھون نے مانگی اور توکل کرین اللہ پر جیسے اونھون نے کیا اور من کل متکبر کہا تاکہ شامل ہو پناہ مانگنے کو فرعون سے اور اور زبردستون سے اور تکبر سے مراد ہی تکبر کرنا حق کے قبول کرنے سے اور یہ سب تکبرون مین بدترین تکبر ہی اور لا یؤمن بیوم الحساب اسی لیے کہا کہ جب آدمی مین جمع ہوتے ہین تکبر اور تکذیب جزا کی اور بے پروائی عاقبت کی تو اسباب سنگدلی اور جرأت کرنے کے اللہ پر اور اوسکے بندون کا ان ہم پہونچتے ہین اور نہین چھوڑتا بڑے سے بڑا گناہ ❊ تنبیہ ❊ روز حساب سے مراد ہی دن قیامت کا کہ اوسمین پوچھا جاویگا بندہ ہر چیز سے حتی کہ اوسکی سماعت اور بصارت سے سوال کیا جاویگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝ یعنی کان اور آنکھ اور دل ان سبکی اوس سے پوچھ ہی پس واجب ہی اوسپر کہ حساب لے اپنے نفس سے پہلے اسکے کہ مناقشہ کیا جاوے حساب مین اسلیے کہ یہ بندہ تاجر ہی راہ آخرت مین اور پونجی اسکی عمر اسکی ہی اور نفع اسکا صرف کرنا عمر اپنی کا ہی طاعتون اور عبادتون مین اور ٹوٹا اسکا صرف کرنا عمر کا ہی معاصی و برائیون مین اور نفس اسکا شریک ہی اس تجارت مین اور وہ اگرچہ صلاحیت خیر و شر کی رکھتا ہی لیکن گناہون کی طرف بہت متوجہ ہوتا ہی اور شہوات کی طرف نہایت مائل ہوتا ہی پس ضرور ہی اسکو مراقبہ اور محاسبہ کرنا اوس سے اسلیے کہ اگر مہمل چھوڑیگا نفس کو ایک لحظہ تو خیانت کرنے لگے گا اور اگر بہت مہمل چھوڑیگا تو بہت خیانت کریگا یہانتک کہ جاتا رہیگا اصل مال سارا اور جسنے مہمل نہ چھوڑا اوسکو بلکہ نگہبانی کی اوسکی اور حساب لیتا رہا اوس سے ظاہر ہوگا اوسکے لیے نفع اور ٹوٹا اور زیادتی اور نقصان اور دلیل واجب ہونے محاسبۂ نفس کی یہ قول اللہ تعالی کا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ پس اس آیت مین اشارہ ہی طرف لازم ہونے محاسبۂ نفس کے اوپر عملون گذشتہ کے پس گویا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ چاہیے کہ دیکھے ایک تمہارا اون اعمال کو کہ آگے پہونچتے ہین روز قیامت کے لیے کہ آیا وہ عمل اچھے ہین کہ جو نجات دینگے اسکو یا برے ہین کہ جو ہلاک کرینگے اسکو پس بلا شبہہ حساب روز قیامت کے ہلکا ہوگا اوسپر کہ حساب لیتا ہے اپنے نفس سے دنیا مین اور دشوار ہوگا حساب اوسپر کہ مہمل چھوڑے نفس کو اور نہ حساب لے اوس سے پس بلا شبہہ جو کوئی محاسبہ لے اپنے نفس سے حالت نرمی مین پہلے حساب شدید کے عود کریگا امر اوسکا طرف رضا اور غبطہ کے یعنی اللہ تعالی اوس سے راضی ہوگا اور حال اوسکا لائق رشک لیجانے کے ہوگا اور جو کوئی مہمل چھوڑے اوسکو اور حساب نہ لے اوس سے عود کریگا امر اوسکا طرف ندامت و حسرت کے پس انسان جب مریگا تو کھلجاویگا اوسکے لیے مرتے ہی جو کچھ کہ نہین تھا کھلا اوسکی زندگانی مین جیسے کہ کھلتا ہی بیدار ہونے والے کے لیے جو کچھ کہ نہین تھا اوسکے لیے کھلا اوسکے سوتے مین اور لوگ اب سوتے ہین پھر جب مرینگے تو جاگ اوٹھینگے پس کھلیگا اوسکے لیے اول جو کچھ کہ نفع دیگا اوسکو قسم نیکیون اوسکی سے اور جو کچھ کہ ضرر پہونچاویگا اوسکو قسم برائیون اوسکی سے پس نہین دیکھیگا اپنی برائیون کی طرف مگر کہ حسرت کریگا اور ایسی حسرت کہ اختیار کریگا بیٹھنا شدت آگ مین واسطے خلاصی پانے کے حسرت سے پس آدمی جبتک کہ دنیا مین ہی باز رکھتے ہین اوسکو مشغلے دنیا کے مطلع ہونے سے اعمال بد پر پس بسبب موت کے منقطع ہوجاتے ہین اوس سے مشغلے اور معلوم ہونے لگینگے اوسکے لیے تمام اعمال اوسکے نزدیک انقطاع نفس کے پہلے دفن ہونے کے اور روشن ہوگی اوس حال مین آگ فرقت کی لذائذ دنیا فانیہ کے سے اور یہ ایک طرح کا عذاب ہی کہ ہجوم کریگا اوسپر پہلے دفن کے اور بعد دفن کے

پھیری جاویگی روح اوسکی طرف بدن اوسکے کے ایک اور طرح کے عذاب کے لیے اور ہوگا حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ چھین کرے
ایک مدت تک بیچ گھر ایک بادشاہ کے بادشاہون مین سے غائبانہ اوسکے باعتماد اسکے کہ بادشاہ تنگ گیری نہین کریگا اوسکے امر مین
یا نہین جانیگا افعال بد اوسکے پس پکڑ لیا اوسکو بادشاہ نے ایک دن ناگہان اور پیش کیا اوسپر ایک کاغذ کہ جمع کیے گئے تھے
اوسمین تمام توحش و قصور اوسکے ذرہ ذرہ اور بادشاہ قاہر غیرت ناک ہی اور پر حرام اپنے کے بدلا لینے والا ہی اونسے کہ قصور کرتے ہین
اوسکے ملک مین التفات نہین کرتا ہی اوسکی طرف کہ سفارش کرے اوس سے کسی گنہگار کی پس سوچنا چاہیے اوس شخص کے امر مین
کہ کیا حال ہوگا اوسکا پہلے واقع ہونے عذاب بادشاہ کے اوسپر قسم خوف اور خجالت اور الم اور ندامت سے پس ایسا ہی ہوگا حال میت کا
کہ فریفتہ ہی دنیا کی لذتون مین پہلے اوترنے عذاب قبر کے بلکہ نزدیک موت اوسکی کے اور جو کہ احتراز کرتا ہی دنیا کی خواہش کی چیزون سے
اور مشغول ہوتا ہی طاعتون مین اور نہین عشق ہی اوسکو انس غیر ذکر خدا سے تو ہوتا ہی حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ ہو قیدی بیچ مکان تنگ
تاریک کے پھر کھولا جاوے اوسکے لیے دروازہ پس نکلے اوس سے طرف باغ وسیع بے انتہا کے اور اوس مین طرح طرح کے درخت اور
شگوفے اور جانور اور میوے اور حوض اور نہرین ہون پس بنابر اسکے لائق ہی عاقل کو یہ کہ متوجہ ہو اپنے نفس پر اور کہے اوسکو اے نفس
کیا نہین جانتا تو کہ آگے تیرے جنت اور دوزخ ہی اور تو جانے والا ہی طرف ایک کے اونمین سے عنقریب پس کیا ہی تجکو کہ نہین مستعد ہوتا
تو موت کے لیے حال آنکہ وہ بہت ہی نزدیک ہی طرف تیرے ہر قریب چیز سے پس تو اگرچہ جانتا ہی اوسکو دور لیکن اللہ تعالی جانتا ہی اوسکو قریب
جیسا کہ فرمایا ہی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ اور شاید کہ وہ اچک لیجاوے تجکو آج یا کل پس بلا شبہہ
جب وہ آویگی تو آجاویگی اچانچک بغیر آگے بھیجے رسول یعنی قاصد کے اس لیے کہ نہین ہی اوسکے آنے کے لیے سن معین اور نہ وقت
معلوم نہ گرمی مین ہی اور نہ جاڑے مین اور نہ رات مین اور نہ دن مین اور نہ لڑکپنے مین اور نہ جوانی مین بلکہ ہر دم تیرے دمون سے
لائق ہی اسکے کہ آجاوے موت اوسمین ناگہان اور اگر نہ آوے موت اوسمین ناگہان تو مرض آجاوے ناگہان اور وہ پونہچاوے طرف
موت کے پس کیا عجیب غفلت ہی تیری اوس سے کیا نہین تامل کرتا تو اللہ تعالی کے قول مین اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ
فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ اور کیا عجیب ہی حال تیرا کہ تو دعوی کرتا ہی ایمان کا اپنی زبان سے اور اثر نفاق کا ظاہر ہی تجپر کیونکہ بلا شبہہ مالک
تیرا اور مولی تیرا متکفل ہوا ہی تیرے لیے بیچ امر دنیا کے کہ فرمایا ہی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور تو
جھٹلاتا ہی اوسکو ساتھ افعال قبیحہ اپنے کے اور جنگ کرتا ہی تو اوس سے مانند جنگ کرنے مدہوش شیفتہ شراب کے اور سپرد کیا ہی امر آخرت کا طرف
سعی تیری کے کہ فرمایا ہی وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى اور تو مونہہ موڑتا ہی اوس سے مانند مونہہ موڑنے مغرور حقیر جاننے والے کے
حال آنکہ نہین ہی یہ ایمان کی علامتون مین سے پس اگر کفایت کرتا ایمان زبانی تو کیون ہوتے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے مین پس کیا
جرأت ہی تیری اللہ تعالی کی معصیت پر اگر ہی وہ ساتھ اعتقاد تیرے کے اس بات پر کہ اللہ تعالی نہین دیکھتا ہی تجکو تو کیا بڑا ہی کفر تیرا اور اگر ہی
وہ ساتھ جاننے تیرے کے اس بات کو کہ اللہ تعالی دیکھتا ہی تجکو تو کیا بدترین برائی تیری ہی اور کیا اشد حماقت تیری ہی پس کس دلیری سے
مستحق ہوتا ہی تو اوسکے قہر و غضب کا اور عذاب شدید کا کیا تجکو یہ گمان ہی کہ تو متحمل اوسکے عذاب و عقاب کا ہوگا افسوس صد افسوس
گویا کہ تو ایمان نہین رکھتا ہی روز حساب پر کیونکہ اگر ڈاکٹر خبر دے تجکو ایک نہایت کھانے لذیذ کھانے کے حق مین کہ یہ کھانا ضرر کریگا
تجکو تیری بیماری مین تو صبر کریگا تو اوس سے اور چھوڑ دیگا اوسکو پس کیا ہی قول اللہ تعالی کا کہ جو اوسکی اوتاری ہوئی کتابون مین ہی
اور قول انبیا کا کہ جنکی تائید کی گئی ہی معجزون سے کمتر نزدیک تیرے تاثیر مین اوس ڈاکٹر کے قول سے کہ خبر دیتا ہی ظن و تخمین سے
باوجود نقصان عقل و دین کے بلکہ اگر خبر دے تجکو ایک لڑکا کہ کون مین ہی تیرے کپڑے مین بچھو ہی تو پھینکدیگا تو اوسکو فی الحال بلا توقف

وہن پوچھے پس کیا ہی قول انبیا اور علما کا کمتر نزدیک تیرے ایک لڑکے کے قول سے ہا ہوا آگ جہنم اور طوق اور سانپ اور بچھو
اوسکے حقیر تر نزدیک تیرے اوس بچھو سے کہ نہین پاتا ہی دکھ اوسکا مگر ایک دن بلکہ کمتر اوس سے پس اگر جانتا ہی تو ان سبکو اور ایمان رکھتا ہی
تو اسپر تو کیا حال ہی تیرا کہ مشغول ہوتا ہی ساتھ شہوات کے اور تاخیر کرتا ہی عمل نیک مین حالانکہ موت گھات مین لگ رہی ہی تیری پس شاید کہ
اوچک لیجاوے تجکو بدون مہلت دینے کے پس کس سبب سے امن مین ہی تو اوسکے جلد آجانے سے پس کتنون نے کہ صبح کی ہی اور دن
پورا نہین ہونے پایا ہی کہ مرگئے ہین اور کتنون نے آرزو کی ہی کہ یہ کام کل کرینگے اور کل تک نہین پہونچے ہین کہ مرگئے ہین اور تقدیر کے
وعدہ دیا گیا ہی تو مہلت دیے کا سو برس تک اور تاخیر کی تونے عمل کرنے مین اوسکے آخر تک پس کیا گمان ہی تجکو کہ جو نہ چرا اوسکے
جانور مگر بیچ بستی گھاٹی کے کیا وہ قادر ہوگا اوپر قطع کرنے گھاٹی کے ساتھ اوسکے اور چونکہ سبقت نہین کرتا طاعات پر اور تاخیر کرتا ہی
عمل مین اوسکو کوئی سبب نہین ہی سواے عاجز ہونے کے مخالفت ہوا سے اسلیے کہ اوسمین تعب و مشقت ہی پس کیا پاویگا کوئی دن کہ آوے
اس حال مین کہ دشوار ہوا اوسمین مخالفت ہوا کے یعنی خواہش نفسانی کی ایسا دن پیدا ہی نہین کیا اللہ نے اور نہ پیدا کریگا اوسکو کہ جنت محفوف
اور جنت ڈھکی ہوئی ہی ساتھ مکارہ یعنی مشقت کی چیزون کے اور مکارہ نہین ہوتے ہین خفیف نفسون پر کبھی اسکا وجود محال ہی پس
اگر نہین سمجھتا ہی تو یہ امور ظاہر اور میل کرتا ہی تو طرف تاخیر عمل کے تو کونسی حماقت زیادہ کریگا تو اس حماقت یعنی بڑا ہی احمق ہی تو کہ
تجسے زیادہ کوئی احمق نہین اور اگر بھروسا کرتا ہی تو اللہ کے کرم و فضل پر تو کیا حال ہی تیرا کہ نہین بھروسا کرتا ہی تو اوسکے کرم و فضل پر
بیچ امور دنیا اپنی کے کیا نہین سامان درست کرتا ہی تو جاڑے کے لیے بقدر درازگی مدت اوسکی کے پس جمع کرتا ہی تو اوسکے لیے
لکڑیان اور لباس سرمائی وغیرہ لوازمات اوسکے سے اور بھروسا نہین کرتا اللہ تعالی کے کرم و فضل پر تو کہ دفع کرے تجسے سردی جاڑے کی
بغیر جبہ اور مانند اوسکے کے کیونکہ بلاشبہ وہ قادر ہی اسپر کیا پس گمان کرتا ہی تو کہ سردی طبقہ زمہریر جہنم کی خفیف تر ہی سردی مین تو اور کم
مدت مین سردی شدت جاڑے کی سے کیا گمان کرتا ہی تو کہ تو نجات پاویگا اوس سے بغیر سعی کے یہ نہایت ہی بعید ہی پس تحقیق سردی جاڑے
کی جیسے کہ نہین دور ہوتی ہی تجسے مگر بسبب جبہ اور لکڑیون اور تمام لوازمات جاڑے کے ایسے ہی نہین دفع ہوگی تجسے گرمی آگ جہنم کی اور سردی
طبقہ زمہریر اوسکے کی مگر بسبب بچاؤ کرنے کے ساتھ قلعے طاعتون اور عبادتون کے اور ساتھ ترک کرنے منکرات کے اور نہین ہی کرم و فضل اللہ تعالی کا
مگر اس بات مین کہ معلوم کروادے تجکو راہ بچاؤ کی نہ اس بات مین کہ دفع کرے تجسے عذاب بدون بچاؤ کے پس تحقیق کرم اللہ تعالی کا اور فضل
اوسکا بیچ دفع کرنے سردی جاڑے کے تجسے یہی ہی کہ پیدا کردی تیرے لیے آگ اور بتادی تجکو راہ اوسکے نکالنے کی پتھر اور لوہے مین سے تو کہ دفع
کرے تیرے نفس سے سردی جاڑے کی پس جیسے کہ خریدنا جبے کا اور لکڑیون کا اور تمام لوازمات دفع سرما کا تیری سردی کو دفع کرتا ہی
اور یار تیرا ہی اور خریدتا ہی تو اوسکو اپنے نفس کے لیے کیونکہ کیا ہی اوسکو اللہ نے سبب تیری استراحت کا اسی طرح طاعت تیری اور مجاہدہ
بیڑا تیرا پار کریگا بحکم پروردگار تعالی کے اور نہین ہین یہ چیزین مگر راہین تیری نجات کی عذاب الیم سے اور سبب تیرے پہونچنے کی طرف جنت ہمیشہ کے
پس جب بھلائی کی اپنے لیے کی اور جسنے برائی کی وبال اوسپر ہی اور اللہ بے پرواہ ہی سارے جہان سے اور شاید کہ تو کہے کہ نہین باز رکھتی مجکو سبقت
سے مگر حرص میری اوپر لذت شہوات کے اور کم طاقتی میری تحمل رنجون اور مشقتون پر پس اگر سچا ہی تو اسمین تو کیا سخت حماقت ہی تیری اور کیا
قبیح ہی عذر تیرا اسلیے کہ شہوات دنیا کے فانی ہین سریع الزوال نہین خالی ہین مکدرات سے کسی حال مین پس کیا حال ہی تیرا کہ نہین طلب کرتا ہی تو
داخل ہونے کو بہشت مین واسطے حاصل کرنے کے اوسمین ساتھ شہوات باقیہ دائمہ کے کہ صاف ہین مکدرات سے تمام احوال مین کیونکہ آخرت ہمیشہ
و باقی رہیگی پس سعادت آخرت کے لیے بقدر باقی رہنے اپنے کے اوسمین پس بلاشبہ تمام کو پہونچے ایام عمر تیری کے اور تو ضائع کرچکا ہی
اکثر اونکو اور نہین باقی رہے ہین اونسے مگر ایام چند پس اگر تجارت کریگا تو ماباقی مین فائدہ اوٹھائیگا تو اور اگر ضائع کریگا تو باقی کو اور رہیگا

عادت قدیمہ پر تو لوٹتا پاویگا تو ٹوٹا ظاہر پس جاگ نیند غفلت سے اس لیے کہ موت وعدہ گاہ تیری ہی اور قبر گھر تیرا اور مٹی بچھونا تیرا
اور ہول قیامت آگے تیرے اور لشکر موت کا باہر شہر کے منتظر ہی اور یہ سب کھائے ہین قسمین مغلظ اسکی کہ نہین ٹلنے کے اپنی
جگہہ سے یہان تک کہ لیوینگے تجکو اور ملاوینگے تجکو ساتھ اپنے کیا نہین جانتا ہی تو کہ اموات آرزو رکھتے ہین پھر آنے کی طرف دنیا کے
ایک دن کو تاکہ مشغول ہوین اوسمین ساتھ تدارک اوس چیز کے کہ رہ گئی ہی اون سے اور تو ضائع کرتا ہی اپنے دنون کو اور گمان کرتا ہی کہ وہ بنائے
ہین طرف آخرت کے اور تو ہمیشہ رہنے والا ہی یعنی دنیا مین افسوس صد افسوس تو اپنی عمر کے ڈھانے مین لگ رہا ہی جیسے کہ نکلا ہی اپنی
مان کے پیٹ سے بناتا ہی تو پشت زمین پر محل اپنا اور عنقریب ہوگا پیٹ زمین کا قبر تیری خوش ہوتا ہی تو ہر روز ساتھ زیادتی مال اپنے کے
اور نہین غمگین ہوتا ساتھ نقصان عمر اپنی کے مونھہ موڑتا ہی تو آخرت سے اور وہ متوجہ ہی تجپر اور متوجہ ہوتا ہی تو دنیا پر اور وہ مونھہ موڑنے
والی ہی تجسے پس کیا عجیب ہی حال تیرا کہ تو باوجود گرفتار ہونے کے طرح طرح کے گناہون مین نہین کوشش کرتا ہی اپنی آخرت کے بنانے کی
بلکہ مشغول ہی تو دنیا کے بنانے مین گویا کہ تو کوچ ہی نہین کرنے کا اوس سے پس ڈر ای مسکین اوس دن سے کہ حاضر ہوئیگا تو اوسمین اسکی بارگاہ
مین اور وہ نہین چھوڑیگا کسی بندے کو کہ حکم کیا تھا اوسکو دنیا مین اور منع کیا تھا اوسکو اوسمین یہان تک کہ پوچھیگا اوس سے اوسکے
عمل سے خواہ قلیل ہو یا کثیر چھوٹا ہو یا بڑا ہو پوشیدہ ہو یا ظاہر پس سوچ ای غافل کہ کس دل سے کھڑا ہوئیگا تو سامنے اوسکے اور کس
زبان سے جواب دیگا تو اوسکے سوال کا اور طیار کر واسطے سوال کے جواب اور واسطے جواب کے صواب اور صرف کر باقی عمر اپنی عمل صالح مین بیچ
چھوٹے دنون کے واسطے ایام دراز کے بیچ دار فنا کے واسطے دار بقا کے پس اگر کہے تو کہ نفس میرا متابعت میری نہین کرتا مجاہدے
اور طاعتون کی مواظبت پر پس کیا ہی علاج اسکا تو جان لے کہ نافع ترین اسباب علاج اوسکے کا وہ ہی کہ جو ذکر کیا ہی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
نے احیا مین کہ اختیار کر تو صحبت اوس بندے کی کہ کوشش کرتا ہی طاعت خدا مین اور ملاحظہ کر احوال اوسکا اور پیروی کر اوسکی لیکن یہ علاج
متعذر ہی اس زمانے مین واسطے مفقود ہونے اوس شخص کے کہ کوشش کرے عبادت مین اگلون کی سی پس نہین ہی کوئی علاج نافع تر تیرے لیے
اس زمانے مین سننے احوال اونکے سے اور مطالعہ کرنے خبرون اور احوال اونکے سے کہ کیا کیا کوششین اور ریاضتین اور زہد کیے ہین
اونھون نے اور رنج اونکا موقوف ہوا اور ثواب باقی رہا اور چین اونکا ابد الآباد کو نہین منقطع ہوگا اور کیا اشد حسرت ہی اوسپر کہ نہ پیروی
کرے اونکی پس بہرہ مند کرے اپنے نفس کو ایام قلیل مین ساتھ شہوات مکدرہ کے پھر آجاوے اوسکو موت اور حائل ہو درمیان اوسکے
اور درمیان اوس چیز کے کہ نفس چاہتا ہی اوسکو پس لازم ہی تجکو یہ کہ مطالعہ کرے تو احوال صحابہ اور تابعین کا اور اون مجاہدہ کرنے والون کا
کہ بعد اونکے گذرے ہین اور بسبب واقف ہونے کے اوپر احوال اونکے کے ظاہر ہوئیگا تجکو بُعد تیرا اور بُعد اہل عصر تیرے کا اہل دین سے پھر اگر کہے
نفس تیرا تجسے کہ خیر آسان ہوتی تھی اوس زمانے مین بسبب کثرت مددگارون کے اور اس زمانے مین اگر مخالفت کریگا تو اہل زمانہ اپنے زمانے والون کی
تو مسخر کرینگے تجسے اور کہینگے کہ یہ دیوانہ ہی پس موافقت کر تو اونکی بیچ اوس حال کے کہ وہ اوسمین ہین پس نہین جاری ہوگی تجپر مگر وہ چیز کہ
جاری ہوگی اونپر اور بلا جب کہ عام ہوتی ہی گوارا ہوتی ہی تو بچا تو اپنے تئین چال فریب نفس اپنے کے سے اور کہہ اوس سے کہ بھلا بتا تو اگر آوے
رو نالے کی ڈوبجاویگا جو کہ سامنے آویگا اوسکے اور ٹھہرے رہے شہر والے اپنی جگہہ اور نہ بچایا اونھون نے اپنے تئین اور تو قادر ہی اوسپر کہ الگ ہووے
اونسے اور سوار ہووے کشتی پر اور نجات پاوے تو بسبب اوسکے غرق سے پس آیا خلجان ہوگا تیرے دل مین یہ کہ مصیبت جب عام ہوتی ہی گوارا
ہوتی ہی یا چھوڑدیگا تو موافقت اونکی اور نسبت جہل کی کریگا تو اونکی طرف اونکے اس کام کرنے مین اور بچادیگا تو اپنے تئین اوس چیز سے
کہ پیش آویگی تجکو پس جب کہ نہین موافقت کرتا ہی تو اونکی بخوف غرق کے حال انکہ عذاب غرق کا دراز نہین ہوتا سوا ایک ساعت کے رات یا دن سے
تو کیونکر نہین بھاگتا ہی تو عذاب ہمیشہ سے اور تو ہمیشہ ہی اوسکے لیے ہر حال مین اور کہان گوارا ہوتی ہی مصیبت جب کہ عام ہوتی ہی پس بابت کفار

نہین ہلاک ہوتے مگر بسبب موافقت اہل زمانہ اپنے کے اس حیثیت سے کہ کہا اونھون نے اِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا
عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ۝ یعنی ہمنے پایا اپنے باپ دادا کو ایک طریق پر اور ہم اونکے قدم بقدم چلنے والے ہین پس بچا تو اپنے تئین بحر بچا
اپنے تئین اس سے کر دیکھے تو طرف اہل عصر اپنے کے اور طرف اونکے کہ گذرے ہین پہلے تیرے یعنی بد دین اسلیے کہ تو اگر اطاعت کریگا اکثر زمین والونکی
تو گمراہ کر دین گے تجکو اللہ کی راہ سے یا اللہ بچا ہمکو گمراہی سے اور آسان کر حساب یوم الحساب کا ۔ **مجالس الابرار**

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ
اور بولا ایک مرد ایماندار فرعون کے لوگون مین جو چھپاتا تھا اپنا ایمان کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اسپر کہ کہتا ہی میرا رب اللہ ہی اور
جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ
لایا ہی تم پاس کھلی نشانیان تمہارے رب کی اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اوسپر پڑیگا اوسکا جھوٹھ اور اگر وہ سچا ہوگا تو تم پر پڑیگا کوئی
الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝
وعدہ جو دیتا ہی بیشک اللہ راہ نہین دیتا اوسکو جو ہو بے لحاظ جھوٹھا ۔ موضح

اور کہا ایک مرد مسلمان نے فرعون کے ناتے دارون مین سے کہ پوشیدہ رکھتا تھا ایمان اپنے کو کیا مار ڈالوگے تم ایک مرد کو بسبب اسکے کہ کہتا ہی
پروردگار میرا خدا ہی اور تحقیق لایا ہی آگے تمہارے دلیلین ظاہر تمہارے پروردگار کی طرف سے اور اگر بالفرض ہی یہ جھوٹا تو اوسپر ہی
وبال اوسکے جھوٹ کا اور اگر ہی یہ سچا تو البتہ پونہچیگا تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو تحقیق خدا راہ نہین دکھاتا ہی اوسکو کہ ہو حد سے
گذرنے والا جھوٹا ۔ **تفسیر** یعنی اگر جھوٹا ہی تو جسپر جھوٹ بولتا ہی وہی سزا دے رہیگا اور شاید سچا ہو تو اپنا فکر کرو ۔ موضح
مراد اس مرد سے ایک قبطی ہی فرعون کے چچا کا بیٹا کہ وہ موسی علیہ السلام پر ایمان لایا تھا خفیہ اور بعضون نے کہا کہ وہ بنی اسرائیل مین سے تھا
اور نام اوسکا شمعان ہی یا حبیب یا حزبیل یا خربیل یا حزقیل اور ظاہر اول ہی یعنی وہ قبطی تھا فرعون کا چچا زاد بھائی کہ جسکا ذکر اللہ تعالی
نے سورہ یس مین فرمایا ہی اس آیت مین وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ کیا مار ڈالوگے تم الخ یہ اظہار نہایت برا
جاننے کا ہی اوسکی جانب سے گویا کہ کہا اوسنے کہ کیا کروگے تم ایسا فعل شنیع کہ وہ قتل کرنا نفس محرمہ کا ہی اور نہین ہی تمہارے لیے کوئی سبب اونکے
قتل کرنے کا مگر کہنا اوسکا کلمہ حق کو کہ وہ ربی اللہ ہی حالانکہ وہ رب تمہارا بھی ہی نہ رب تنہا اوسیکا ہی اور تحقیق لایا ہی آگے تمہارے الخ یعنی نہین
لایا ہی وہ واسطے صحیح کرنے قول اپنے کے ایک دلیل بلکہ لایا ہی کتنی ہی دلیلین تمہارے پروردگار کی طرف سے تو کہ تم راہ سمجھو اور حق پاؤ اور اگر
بالفرض ہی یہ جھوٹا الخ دلیل لایا وہ شخص اوپر بطریق تقسیم کے کہ موسی علیہ السلام خالی نہین ہی اس سے کہ ہو جھوٹا پس اوسپر ہو وبال اوسکے
جھوٹ کا نہ اوپر اور اگر ہو وہ سچا اور جھٹلایا تمنے اوسکو تو پونہچیگا تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو یعنی عذاب اگر کوئی کہے کہ کیون کہا
بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو حالانکہ وہ نبی صادق تھے ضرور تھا کہ جو وعدہ دیتے تھے سب ہی ظہور مین آتا نہ بعض جواب یہ ہی کہ یہ اوسنے
کہا از راہ مدارات اونکی کے اونکی تسلی کے لیے کہ پریشان خاطر نہون اور سنین اور اسمین نفی کل وعدے کے ظہور کی نہین ہی پس گویا کہ
اونھون نے کہا اونکو کہ اقل اوس چیز کا کہ ہو بیچ صدق موسی کے یہ کہ پونہچے تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو اور وہ عذاب عاجل یعنی
دنیا کا ہی اور اسمین ہلاک تمہارا ہی اور تھے موسی وعدہ دیتے اونکو عذاب دنیا اور آخرت کا جھوٹا یعنی اپنے دعوے مین اور معنی یہ ہین کہ اگر
وہ مسرف کذاب ہی تو تباہ و ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور خلاصی پاؤگے تم اوس سے یا یہ معنی ہین کہ اگر ہوتا وہ مسرف جھوٹا تو کاہیکو راہ بتاتا اوسکو اللہ
نبوت کی اور کاہیکو اوسکی تائید کے لیے معجزے عطا فرماتا اور بعضون نے کہا کہ وہم لایا لوگون کو کہ وہ شخص مومن مراد مسرف سے موسی کو رکھتے ہین
اور واقع مین وہ مراد رکھتے تھے اوس سے فرعون اور کہا بعضون نے کہ جو کچھ خدمت گذاری اور خیر خواہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

ومن آل فرعون صفۃ رجل وقیل کان اسرائیلیا ومن آل فرعون صلۃ ای یکتم ایمانہ من آل فرعون ۱۲ ق
وقد جاءکم ... ۱۲ ق
قال ابو عبیدۃ المراد بالبعض الکل

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی وہ زیادہ تھی اس سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز طواف کیا خانۂ کعبہ کا پس ملے کفار حضرت سے جب کہ فارغ ہوئے آپ طواف سے اور پکڑی اونھون نے چادر آپکی جمع ہونے کی جگہہ سے یعنی گلے کے ہان سے اور کہا اونھون نے آپ سے کہ تو وہ شخص ہی کہ منع کرتا ہی ہمکو بتون کے پوجنے سے کہ جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین وہی ہون پس اوٹھے ابوبکرؓ اور آنحضرتؐ سے پیچھے چمٹ گئے پشت کی طرف سے اور کہا کفار سے اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ بلند آواز سے اسکو کہتے تھے اور آنکھون سے اونکی آنسو جاری تھے یہان تک کہ چھوڑا اونھون نے آنحضرتؐ کو اور کہا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کہ مومن آل فرعون کے نے کہا یہ خفیہ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یہ ظاہر اور عروۃ بن مسعود سے منقول ہی کہ کہا کہا مینے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ خبر دے مجکو اشد اوس چیز کی کہ کیا اوسکو مشرکون نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبد اللہ نے اوسوقت کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے صحن کعبہ مین ناگہان متوجہ ہوا عقبہ بن ابی معیط پس پکڑا مونڈھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لپیٹا کپڑا اونکا بیچ گردن اونکی کے اور گھونٹا اوسکو گھونٹنا سخت پس متوجہ ہوئے ابوبکرؓ اور پکڑے مونڈھے اوسکے اور دفع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ اور اور روایت مین آیا ہی انس بن مالک سے کہ کہا مارا مشرکون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہان تک کہ بیہوش ہو گئے حضرتؐ پس کھڑے ہوئے ابوبکر اور شروع کیا پکارنا وَيْلَكُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ کہا بعضون نے اونمین سے کون ہی یہ کہا بعضون نے یہ بیٹا ابو قحافہ کا ہی اور حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا اے لوگو خبر دو مجکو کہ آدمیون مین بڑا شجاع کون ہی کہا لوگون نے کہ نہین جانتے ہم کہ کون ہی کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکرؓ ہین البتہ تحقیق دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ پکڑا اونکو قریش نے پس کوئی چڑھا آتا تھا آنحضرت پر اور کوئی ہلاتا تھا آپکو اور وہ کہتے تھے تو وہی ہی کہ کر دیا تونے سب معبودون کو ایک معبود کہا علی رضی اللہ عنہ نے پس قسم خدا کی نہین نزدیک ہوا ہم مین سے کوئی یعنی حضرت کے سوا ابوبکرؓ کے مارتے تھے وہ کسیکو اور گردن گھونٹتے تھے کسیکی اور ہلاتے تھے کسیکو اور کہتے تھے وَيْلَكُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ پھر اوٹھائی یعنی مونھ پر رکھنے کے لیے علی رضی اللہ عنہ نے چادر کہ اوڑھے ہوئے تھے اور روئے یہان تک کہ تر ہوگئی ڈاڑھی اونکی پھر کہا قسم دیتا ہون مین تمکو آیا مومن آل فرعون کا بہتر ہی یا ابوبکرؓ پس سکوت کیا لوگون نے پس کہا علی رضی اللہ عنہ نے جواب نہین دیتے تم مجکو پس قسم خدا کی البتہ ایک ساعت ابی بکرؓ کی بہتر ہی قصہ مومن آل فرعون کے سے وہ ایک شخص تھا کہ چھپاتا تھا ایمان اپنا اور یہ یعنی ابوبکرؓ ایک شخص ہی کہ ظاہر کیا ایمان اپنا۔ **مد کشاف و درمنثور۔ تنبیہ۔** اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے خاص بندے دین کے مقدمے مین کسی سے ڈرتے نہین اور اس باب مین تکلیفین اوٹھاتے ہین اور صبر کرتے ہین چنانچہ پاک پروردگار نے ایسے بندون کی تعریف فرمائی ہی کہ لَا يَخَافُوْنَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَآئِمٍ یعنی ڈرتے نہین ہین وہ اللہ کے دین کے مقدمے مین ملامت ملامت کرنے والے کے سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس صفت حاصل کرنے کا حکم فرمایا جیسے کہ ابوذرؓ روایت کرتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے نصیحت کیجیے مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجکو خدا سے ڈرنے کی اسلیے کہ اس سے نہایت زینت تیرے سارے امور کی ہی عرض کیا مینے کچھ اور نصیحت کیجیے فرمایا لازم کر اپنے پر تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ تعالیٰ کا پس تحقیق وہ باعث ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان مین اور نور ہی تیرے لیے زمین مین یعنی نور معرفت و یقین تجھے زیادہ ہوگا کہا مینے اور نصیحت کیجیے فرمایا لازم کر اپنے پر بہت چپ رہنا کہ یہ باعث ہانکنے شیطان کا ہی اور مدد ہی تیرے لیے اوپر امر دین تیرے کے عرض کیا مینے کچھ اور نصیحت کیجیے فرمایا بچا تو اپنے تئین بہت ہنسنے سے اسلیے کہ یہ مار ڈالتا ہی دل کو اور لیجاتا ہی نور مونھ کا عرض کیا مینے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا کہہ حق اگرچہ تلخ ہو عرض کیا مینے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا نہ ڈر اللہ کے دین کے مقدمے مین ملامت ملامت کرنے والے کے سے

عرض کیا ہے کچھہ اور زیادہ کیجیے فرمایا چاہیے کہ باز رکھے تجکو لوگون کی عیب گیری سے وہ عیب کہ جانتا ہی تو اپنے مین انتہی اور اکثر
اہل حق کا یہی حال رہا ہی کہ اظہار حق مین کسیکی ملامت سے ڈرتے نہین تھے اور ان روایتون سے فضیلت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی بھی معلوم
ہوئی تامل کرنا چاہیے کہ آنحضرت کے خیرخواہ اور مددگار رہے ہین اسی سبب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیسی بزرگی انکی بیان کی ہی مگر
اشقیا انکو برا کہتے ہین کیا نادان ہین اللہ بچاوے اس عقیدۂ بد سے ✤

یٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا قَالَ
ای قوم میری تمہارا راج ہی آج چڑھ رہے ہو ملک مین پھر کون مدد کریگا ہماری اللہ کی آفت سے اگر آگئی ہمپر بولا
فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝
فرعون مین وہی سجھاتا ہون تمکو جو سوجھا مجکو اور وہی راہ بتاتا ہون جسمین بھلائی ہی ✤ صق

ای قوم میری واسطے تمہارے ہی بادشاہی آج غالب ہو زمین مین پس کون مدد دیگا ہمکو عذاب خدا کے سے اگر آجاوے ہمپر کہا فرعون نے
مصلحت نہین دیتا ہون مین تمکو مگر جو کچھہ کہ ادراک کرتا ہون مین اور نہین بتاتا مین تمکو مگر راہ بھلائی کی ✤ تفسیر ✤ زمین مین یعنی
زمین مصر مین پس کون بچا دیگا الخ یعنی تمہارے لیے ملک مصر ہی اور تم غالب آئے ہو لوگون پر اور جبر کیا ہی تمنے اونپر پس بگاڑو اپنے
امور کو ضرر پاؤگے اور مستحق ہوگے عذاب خدا کے اسلیے کہ نہین طاقت ہی تمکو اوسکی اگر آن پڑے تمپر اور نہین بچا سکیگا تمکو اوس سے کوئی
اور مصلحت نہین دیتا ہون مین الخ یعنی مشورہ نہین دیتا ہون مین تمکو مگر جو کچھ مناسب جانتا ہون کہ وہ قتل کرنا موسی علیہ السلام کا ہی یعنی
نہین مناسب جانتا ہون مین مگر قتل کرنا اوسکا اور یہ جو تم کہتے ہو اچھا نہین اور نہین بتاتا مین تمکو الخ یعنی یہ بات مگر راہ صواب و صلاح کی یا نہین
تعلیم کرتا مین تمکو مگر جو کچھ کہ مین صواب جانتا ہون اور نہین باقی رکھتا مین اوس سے کچھ اور نہین پوشیدہ رکھتا مین تمسے خلاف اوس چیز کے
کہ ظاہر کرتا ہون یعنی زبان و دل میرے موافق ہین اوس چیز پر کہ کہتا ہون اور یہ جھوٹ کہا اوسنے اسلیے کہ وہ تدبیر پوچھا کرتا تھا اپنے لوگون سے
موسی علیہ السلام کے ڈر کے مارے ولیکن اظہار جوانمردی جھوٹ ظاہر کرتا تھا اگر ایسا نہوتا تو کاہیکو کسیسے مشورہ کرتا اور نہ تو وہ کہتا اپنے مشورے پر ✤ صل

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّ
اور کہا اوس ایماندار نے ای قوم میری مین ڈرتا ہون کہ آوے تمپر دن اون فرقون کا سا جیسے رسم پڑی قوم نوح اور عاد اور
ثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝
ثمود کی اور جو انکے پیچھے ہوئے اور اللہ بے انصافی نہین چاہتا بندون پر ✤ صق

اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا تھا ای قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون تمپر مانند روز جماعتون اگلے کے سے مانند صورت حال قوم نوح اور عاد
اور ثمود کے اور لوگ کہ بعد انکے تھے اور خدا ارادہ ستم کا نہین کرتا بندون پر ✤ تفسیر ✤ مانند روز الخ یعنی مانند دنون انکے کے مانند
صورت حال الخ یعنی جیسے انکی عادت تھی کفر اور تکذیب اور تمام گناہ کرنے کی کہ ہمیشہ اسی طور پر رہے یہان تک کہ آیا اونپر عذاب ایسی ہی
تمہاری عادت ہی ڈرتا ہون مین کہ مبادا اونھین کا سا حال تمہارا بھی ہو اور خدا ارادہ ستم کا نہین کرتا الخ یعنی نہین چاہتا اللہ کہ ظلم
کرے اپنے بندون پر پس عذاب کرے اونپر بغیر گناہ کے یا زیادہ عذاب کرے اوس قدر عذاب پر کہ مستحق ہین اوسکے یعنی ہلاک کرنا
انکا عدل تھا اسلیے کہ وہ مستحق تھے اوسکے بسبب اعمال اپنے کے اور یہ ڈراتا تھا ساتھ عذاب دنیا کے پھر ڈرایا انکو عذاب آخرت سے ساتھ قول اپنے کے ✤ صل

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ
اور ای قوم میری مین ڈرتا ہون کہ تمپر آوے دن ہانک پکار کا جسدن بھاگوگے پیٹھہ دیکر کوئی نہین تمکو اللہ سے بچانے والا

وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝

اور جسکو غلطی مین ڈالے اللہ تو کوئی نہین اوسکو سمجھانے والا ❊ عثو

اور اے قوم میری ڈرتا ہون مین تمپر دن پکارنے کے سے یا یکدیگر کو اوسدن کہ موڑ پھیرو گے تم پیٹھ دیکر نہین ہوگا تمہارے لیے خدا سے کوئی نگاہ رکھنے والا اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہین ہے اوسکے لیے کوئی راہ دکھانے والا ❊ **تفسیر** دن پکارنے کے سے مراد دن قیامت کا ہی کہ پکارا جاویگا ہر شخص ساتھ پیشوا اپنے کے اور پکارینگے بعضے بعضون کو پس پکارینگے جنتی دوزخیون کو اور دوزخی جنتیون کو اور بعضون نے کہا کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اَلَا اِنَّ فُلَانًا سَعِدَ سَعَادَةً لَا يَشْقٰى بَعْدَهَا اَبَدًا اَلَا اِنَّ فُلَانًا شَقِيَ شَقَاوَةً لَا يَسْعَدُ بَعْدَهَا اَبَدًا ❊ یعنی آگاہ ہو کہ بلاشبہ فلان نیکبخت ہوا نیکبخت ہونے کر کہ نہین بدبخت ہونے کا بعد اسکے کبھی آگاہ ہو تحقیق فلان بدبخت ہوا بدبخت ہونے کر کہ نہین نیکبخت ہونے کا بعد اسکے کبھی اور پکارا جاویگا جسوقت کہ ذبح کی جاویگی موت اے اہل جنت ہمیشگی ہے یعنی تمکو پس نہین ہے موت اور اے اہل دوزخ ہمیشگی ہے یعنی تمکو پس نہین ہے موت قتادہ سے منقول ہے بیچ تفسیر وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ کے کہ کہا اوسدن پکارینگے جنتی دوزخیون کو قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ❊ یعنی تحقیق سچ پایا ہمنے جو کچھ وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے رب نے پس آیا پایا سچ تمنے جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا یعنی تمسے تمہارے رب نے کہا قتادہ نے اور پکارینگے دوزخی جنتیون کو اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاۗءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ یعنی پہنچاؤ ہمکو پانی یا جو کچھ کہ دیا ہے تمکو اللہ نے اور پڑھا ہے ابن عباس نے یوم التناد ساتھ تشدید دال کے بمعنی بھاگنے کے یہ نام اسلیے رکھا گیا کہ ضحاک سے منقول ہے کہ جب ہوگا دن قیامت کا تو حکم کریگا اللہ تعالی آسمان دنیا کو پھٹنے کا پس پھٹیگا ساتھ اہل اپنے کے پس ہو جاوینگے فرشتے اوپر کنارے اوسکے یہان تک کہ حکم کریگا اونکو رب اوترنے کا پس اترینگے اور گھیر لینگے زمین کو اور زمین والون کو پھر حکم فرماویگا پھٹنے کا دوسرے آسمان کو پھر تیسرے کو پھر چوتھے کو پھر پانچوین کو پھر چھٹے کو پھر ساتوین کو پھر صفین باندھکر کھڑے ہونگے آگے پیچھے پھر اوتریگا ملک اعلی یعنی اللہ جل شانہ اس حال مین کہ بائین طرف اوسکے جہنم ہوگی پس جب دیکھینگے اوسکو زمین والے تو بھاگینگے پس نہین جائینگے کسی کنارے پر زمین کے کنارون مین سے مگر کہ پاوینگے سات صفین فرشتون کی پس پھر آوینگے طرف اوس مکان کے کہ تھے اوسمین پس یہی ہے تفسیر قول اللہ تعالی کی اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ یعنی ساتھ تشدید دال کے يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ اور یہی مراد ہے اس قول اللہ تعالی کی وَّجَاۗءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِايْۗءَ يَوْمَىِٕذٍۢ بِجَهَنَّمَ اور یہی مطلب ہے اس قول اللہ تعالی کا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ یعنی اے گروہ جن و انس کے اگر قدرت رکھتے ہو تم یہ کہ نکلو کنارون آسمانون اور زمین کے سے بھاگ کر میری قضا سے پس نکلو تم نہین نکل سکنے کے تم مگر ساتھ قوت کے اور وہ قوت کہان ہوگی تمکو اور یہی مراد ہے اس قول اللہ تعالی کی وَانْشَقَّتِ السَّمَاۗءُ فَهِيَ يَوْمَىِٕذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓي اَرْجَاۗىِٕهَا یعنی اور پھٹیگا آسمان پس وہ اوسدن ضعیف ہوگا اور فرشتے اوسدن اوپر کنارون آسمان کے ہونگے یعنی آسمان جو پھٹیگا فرشتے اوسوقت آسمان کے کنارون پر ہو جائینگے بسبب اسکے کہ وہ نہین پھٹنے کے پس اوسوقت مین کہ لوگ اس حالت مین ہونگے ناگہان سنینگے ایک آواز یعنی فرشتے کی پس آوینگے لوگ طرف حساب کے انتہی ❊ اوسدن کہ موڑ پھیرو گے الخ یعنی پھرو گے موقف حساب سے طرف دوزخ کے نہین ہوگا تمہارے لیے عذاب خدا سے کوئی بچانے والا ❊ فل معا ❊ درمنثور ❊ **تنبیہ** ❊ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے اچھے بندون کو روز قیامت کا بڑا ہی ڈر رہتا ہے کہ دیکھیے اوسدن کیا گذرے پس ہر شخص کو چاہیے کہ اس دار فانی اور دار العمل مین اوسدن کی ضرور فکر رکھے تا اوسدن مین عذاب سے نجات پاوے

اور جنت کے چین و آرام کو پہونچے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال مین کہ آپ ایک شخص کو نصیحت کرتے تھے کہ غنیمت جان پانچ
چیزون کو پہلے پانچ چیزون کے اپنی جوانی کو پہلے بڑھاپے اپنے کے اور اپنی صحت کو پہلے بیماری اپنی کے اور اپنی تونگری کو پہلے محتاجی اپنی کے
اور اپنی فراغت کو پہلے شغل اپنے کے اور اپنی حیات کو پہلے موت اپنی کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اسمین کہ انسان جوانی
کی حالت مین قادر ہوتا ہی ایسے اعمال پر کہ نہین قادر ہوتا اونپر بڑھاپے مین پس ضرور ہی اسکو کہ غنیمت جانے فرصت کو اور مشغول ہو طاعتون مین
جوانی کی حالت مین پہلے بڑھاپے کے اسلیے کہ جوانی کی حالت مین اگر ترک کریگا عمل کو اور پیروی کریگا خواہش نفسانی کی اور عادت ڈالیگا گناہ
کی تو نہین ترک کر سکیگا اوسکو بڑھاپے مین پس لائق ہی اسکو یہ کہ چھوڑے گناہ جوانی مین اور عادت ڈالے اپنے نفس کو اعمال خیر کی تسہیل ہون کہ
بڑھاپے مین اور یہ بھی بیان فرمایا اسمین کہ بندہ حالت صحت مین قادر ہوتا ہی بھلائیون کے کرنے پر ساتھ مال و بدن اپنے کے پس لائق ہی اسکو کہ
غنیمت جانے صحت کو اور کوشش کرے بھلائیون کے کرنے مین اپنے مال و بدن سے اسلیے کہ جب بیمار ہوتا ہی تو ضعیف ہو جاتا ہی بدن
پس نہین قادر ہوتا ہی طاعتون پر ساتھ بدن اپنے کے اور قاصر ہوتا ہی ہاتھ اسکا مال سے تہائی سے زیادہ مین پس نہین تصرف
کر سکتا ہی اپنے مال مین مگر بیچ مقدار تہائی کے اور یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان حالت تونگری مین اور حالت فراغت مین قادر ہوتا ہی طاعتون کے
بلا مانع پس جب بدل جاتی ہی تونگری ساتھ محتاجگی کے اور فراغت ساتھ شغل کے تو ظاہر ہوتے ہین موانع پس نہین قادر ہوتا طاعتون پر بلکہ مشغول
ہوتا ہی امر معاش مین پس لائق ہی اسکو کہ غنیمت جانے تونگری و فراغت کو نیک عملون کے حاصل کرنے کے لیے اسلیے کہ تونگری کے پیچھے فقر آجاتا ہی
اور فراغت کے پیچھے شغل اور یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان حالت حیات مین قادر ہوتا ہی عمل پر پس جب مر جاتا ہی تو باز رہتا ہی عمل سے پس لائق ہی
اسکو کہ غنیمت جانے اپنی حیات کو اور نہ ضائع کرے اپنی عمر کو لا یعنی مین اسلیے کہ ہر دم عمر کے دمون مین سے جواہر نفیس ہی کہ جسکی کچھ قیمت ہی نہین
اسلیے کہ خرید سکتا ہی ساتھ اوسکے خزانہ اوس جنت کے خزانون مین سے کہ جسکی نعمتون کی کچھ انتہا ہی نہین ابد الآباد کو رہینگے پس ضائع کرنا
ان دمون کا اور خریدنا ساتھ انکے ان چیزونکو کہ سبب اسکی ہلاکت کی ہین ساتھ اتباع خواہش نفسانی کے نہایت ہی ٹوٹا ہی پس بلا شبہ
جو کوئی پیروی کرتا ہی اپنی خواہش کی کرتا ہی وہ کام کہ ضرر کرتے ہین اسکو یا ہلاک کرتے ہین اسکو بالفعل یا آیندہ کو حالانکہ وہ نہین جانتا
یا جانتا ہی لیکن بسبب خفت عقل کے ترجیح دیتا ہی لذت موجودہ بے بقا کو اوپر عذابون آخرت کے کہ جنکی کچھ انتہا ہی نہین اور گمان کرتا ہی
بسبب ہیے کے اندھے ہونے کے اور نہایت حماقت کے کہ مین مطلب یاب ہوا کچھ لذت سے اور یہ نہین جانتا وہ احمق کہ مین دنیا سے نکلونگا
اس حال مین کہ جانتا ہوونگا کہ ساتھ کسی لذت کے مطلب یاب نہین ہوا اصلا نہ تو دنیا کی لذتون سے اسلیے کہ وہ اوس سے جاتی رہین گی
اور نہ آخرت کی لذتون سے اسلیے کہ اون تک پہونچنے کا نہین پس باقی رہیگا حسرت و ندامت مین اوسوقت کہ نہین نفع دیگی اوسکو ندامت
روایت کی گئی ہی آنحضرت علیہ السلام سے کہ فرمایا نہین کوئی مریگا مگر کہ نادم ہوگا صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہوگی ندامت اوسکی یا رسول اللہ
فرمایا اگر نیک کار ہوگا تو نادم ہوگا یہ کہ نیکی بیشے زیادہ کیون نہ کی اور اگر بدکار ہوگا تو نادم ہوگا کہ ہائے کیون نہ باز آیا مین بدی سے پس
اے غافل نہ ضائع کر عمر اپنی غفلت مین اور کوشش کر بیچ حاصل کرنے اسباب آخرت کے پہلے اسکے کہ آوے دن قیامت کا نہین حاصل کر سکیگا
اوسکو اوسدن پس تو عنقریب دیکھ لیگا اوسدن کو پس نادم ہوئیگا تو اوس عمر اپنی پر کہ فوت ہوئی بیچ غیر طاعت رب تیرے کے اور نہین
نفع دیگی تجھکو ندامت پس بندہ جبکہ ہو بیچ کسی شغل کے اشغال دنیا سے اور شغل اوسکا مانع ہو عمل سے اور موقوف رکھے اوس عمل کو
فراغت پر کہ جب فارغ ہوونگا تو کرونگا پس یہ اوسکی حماقت سے ہی دو وجہ کر ایک تو یہ کہ ترجیح دی اوسنے دنیا کو آخرت پر اور
نہین ہی یہ شان عاقل کی فرمایا اللہ تعالی نے بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ یعنی بلکہ ترجیح
دیتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرت بہتر و پایندہ تر ہی اور دوسرے عمل کی تاخیر کرنے مین وقت فراغت اپنے تک یہ ضرر ہی کہ کبھی

۵ الفاظ حدیث مین اغتنم خمسا قبل خمس شبابک قبل ہرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیاتک قبل موتک

نہین پاتاہی مہلت بلکہ اوچک لیجاتی ہی اوسکو موت پہلے فارغ ہونے اوسکے کے یا زیادہ ہوجاتا ہی شغل اوسکا اسلیے کہ اشغال دنیا کے
مستلزم ہین بعض اونکے بعض کو پس باقی رہیگا بدون توشہ روز آخرت کے پس واجب ہی بندہ پر کہ سبقت کرے طرف اعمال نیک کے جس
حال پر کہ ہو پہلے پہونچنے موت کے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ یعنی اور جلدی کرو طرف مغفرت پروردگار اپنے کے اور طرف جنت کے کہ چوڑاؤ اوسکا بقدر آسمانون
اور زمین کے ہی طیار کی گئی ہی وہ پرہیزگارون کے لیے پس جسکا دل متعلق ہوا دنیا مین اور لیا اوس سے زائد اپنی حاجت سے قسم کھانے اور پینے
اور لباس سے ضرر کریگا اوسکو مگر یہ کہ مدد کرے طاعت خدا تعالیٰ پر اسلیے کہ جس چیز کو دوست رکھتا ہی انسان اور وہ ہاتھ لگی ہی اوسکو
ضروری کہ مفارقت کریگا اوس سے پس اگر دوست رکھتا تھا اوسکو واسطے غیر خدا کے معذب ہوگا بسبب فوت ہونے اوسکے کے یعنی حاصل ہوگا
رنج بقدر اوسکے کہ متعلق ہوگا ساتھ اوسکے دل اوسکا اور اسی لیے کہا بعضے اگلے بزرگون نے کہ جو کوئی دوست رکھے دنیا کو پس چاہیے
کہ دل مین ٹھہرالے تحمل کرنا مصیبتون پر اسلیے کہ محب دنیا کا نہین خالی ہوتا ہی تین مصیبتون سے فکر لازم اور رنج دائم اور حسرت بے انتہا پس
اگر نہو دنیا کی محبت کے لیے عذاب عاجل یعنی دنیا کا مگر یہ تو کافی ہی اوسکے لیے مصیبت ہونے مین پس کیا حال ہوگا جس وقت کہ چھٹینگی اوس سے
محبوب و لذت کی چیزین بسبب موت کے اور ہوگا معذب ساتھ نفس اوس چیز کے کہ لذت اوٹھاتا تھا ساتھ اوسکے بقدر لذت اپنی کے کہ
باز رکھا تھا اوسنے اوسکو سعی کرنے سے بیچ طلب کرنے توشہ روز معاد کے اسلیے کہ اگر ہونگی کسیکے لیے ہزار چیزین محبوب تو اوس سے نکلینگی
بسبب اونکے نزدیک موت کے ایک وقت مین ہزار مصیبتین اسلیے کہ وہ دوست رکھتا تھا اون سبکو اور سلب کیجاتی ہین اوس سے ایک
لحظے مین وہ سب اور باقی رہتا ہی حسرت و ندامت مین بعد مرنے کے اور یہ اول رنج ہی کہ پہونچتا ہی اوسکو بعد مرنے اوسکے کے سوا اوس
عذاب آخرت کے کہ طیار رکھا ہی اللہ تعالیٰ نے واسطے اون لوگون کے کہ دوست رکھتے ہین زندگانی دنیا کو اور راضی ہین ساتھ اوسکے حاصل یہ کہ
جسنے دوست رکھا کسی چیز کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور نہین تھی محبت اوسکی اوس سے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور نہ واسطے ہونے اوسکے کے
مددگار طاعت خدا پر حاصل ہوگا اوسکو بسبب اوسکے ضرر برابر ہی کہ ملی وہ چیز اوسکو یا نہ ملی اسلیے کہ اگر نہ ملی اوسکو تو زندگانی بسر کریگا بیچ رنج
وغصے مین اور نہین راحت پانے کا رنج سے اور اگر ملی تھی وہ اوسکو تو ہوگا رنج جو حاصل ہوا تھا اوسکو پہلے حصول اوسکے کے اور حسرت جو ہوگی اوسکو
بعد فوت ہونے اوسکے کے کئی حصے زائد اوس لذت سے کہ حاصل ہوئی تھی اوسکو اور اگر پوچھے بندہ ہر حظ کو حظوظ دنیا سے اور ہر لذت کو
لذتون دنیا کے سے اور گذر گئی عمر اوسکی اوسی حالت پر اور نہ سعی کی بیچ حاصل کرنے سعادت اُخروی کے ہوگا نزدیک موت کے
اس حالت پر کہ گویا نہین پایا کچھ حظ و لذت حظوظ لذتون دنیا سے اور ہو جائینگے یہ حظوظ و لذتین عذاب اوسکے لیے اور ہوئیگا معذب
ساتھ نفس اوس چیز کے کہ تھا چین مین بسبب اوسکے دو جہت سے ایک تو بسبب فوت ہونے اوسکے کے باوجود شدت تعلق قلب اوسکے کے
ساتھ اوسکے اور دوسرے بسبب نہ حاصل ہونے اوس چیز کے کہ وہ بہت نافع اور ہمیشہ کو رہینگے یعنی ثواب آخرت پس محبوب حاصل
فوت ہوجائیگا اوس سے اور محبوب اعظم حاصل نہین ہونے کا اوسکو اور یہ اول عذاب ہی جو لاحق ہوگا اوسکو پہلے عذاب دوزخ کے اسلیے
کہ علمانے کہا ہی کہ نہین ہی موت عدم محض اور نہ فنا صرف بلکہ وہ انقطاع تعلق روح کا ہی ساتھ بدن کے اور مفارقت اوسکی اوس سے اور تبدیل
ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور انتقال ایک دار سے طرف دوسرے دار کے اور وہ بڑی ہی مصیبت ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکا نام رکھا ہی
مصیبت کہ فرمایا فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ یعنی پس پہونچی تمکو مصیبت موت کی پس موت بڑی ہی مصیبت ہی اور اوس سے بڑھکر
مصیبت غفلت کرنی ہی اوس سے اور نہ ذکر کرنا اوسکا اور کم فکر کرنا اوسمین اور ترک کرنا عمل کا اوسکے لیئے اور اتباع ہوی اسلیے کہ اتباع ہوی کا
زہر آلودہ کے زہرون مین سے کہ باعث ہوتی ہی ہلاکت کی روز جزا کے اسلیے کہ مومن نے ساتھ نفس ایمان کے عہد کیا ہی اللہ تعالیٰ سے یہ کہ

نہین نافرمانی کرنے کا بیچ اوسکی اور یہ اسلیے کہ ایمان کے معنی ہین قبول کرنا اور لازم کرنا یعنی جو کوئی کہتا ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوتا ہی
گویا کہ وہ کہتا ہی کہ بلاشبہہ مینے جانا اور اعتقاد کیا کہ اللہ تعالی ایک ہی اپنی ذات او صفات اور افعال مین اور نہین ظاہر ہوتی عالم مین کوئی
چیز مگر ساتھ علم اور ارادے اور خلق اوسکے کے اور نہین ہی کوئی مستحق عبادت کا مگر وہی اور مینے لازم کی عبادت اوسکی اور نہین عبادت کرنے کا
مین مگر اوسی کو پس بعد اس عہد کرنے کے حرام ہی اوسپر نافرمانی کرنی اوسکی کسی چیز مین قسم اوامر و نواہی اوسکے سے یہان تک کہ جب بلاوے
اوسکو نفس اوسکا طرف توڑنے عہد مولی اوسکے کے تو لازم ہی اوسکو یہ کہے اوسکو جیسے کہ کہا یوسف نبی علیہ السلام نے عزیز کی بیوی سے
جسوقت کہ بلایا اوسنے اونکو طرف نفس اپنے کے مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ یعنی پناہ
مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس فعل بد سے بلاشبہہ جسنے خریدا ہی مجکو یعنی عزیز مالک میرا ہی اچھی طرح رکھا اوسنے مجکو یعنی پس نہین خیانت کرنیکا
مین اوسکے اہل مین بلاشبہہ نہین مطلب پاتے ہوتے ظالم یعنی زناکار ؛ پس جسکا نفس بہت راغب ہوا اوس چیز کی طرف کہ خواہش رکھتا ہی اوسکی
مثلا زنا و غیر ذالک اور پھر ترک کیا اوسکو باوجود قدرت رکھنے کی اوسپر اوس جگہہ مین کہ نہین مطلع ہی اوسپر کوئی مگر اللہ تعالی ہوگا یہ فعل دلیل اوپر
صحت عہد کرنے اوسکے کے ساتھ رب اپنے کے سچ ایمان اپنے کے اسلیے کہ مومن نے جب جانا کہ رضا میرے مولی کی ہوی کے ترک مین ہی تو مقدم
رکھے رضا اپنے مولی کی اپنی ہوی پر اور ہووے لذت و محبت اوسکی بیچ اوس چیز کے کہ پسند رکھے مولی اوسکا اگرچہ مخالف ہوا اپنی ہوی کی اور ہووے
رنج و جفا اوسکا بیچ اوس چیز کے کہ نہ پسند رکھے اوسکو مولی اوسکا اگرچہ ہو موافق ہوی اوسکی کے بلکہ ہووے لذت اوسکی بیچ ترک کرنے شہوات اپنی کے
واسطے اللہ تعالی کے بہت زیادہ اوسکی لذت سے بیچ کرنے اوسکے کے بلکہ ہووے نزدیک اوسکے کراہت اوسکے کرنے کی خلوت مین سخت تر
مکروہ جاننے اوسکے سے جھوٹ و حبس کے دکھ کو کیا نہین جانتا تو کہ جسوقت کہا عزیز کی بیوی نے یوسف علیہ السلام کے حق مین وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ
مَآ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ۝ یعنی اور اگر نہ کریگا یوسف جو کچھ کہتی ہون مین اوسکو تو البتہ قید کیا جاویگا وہ اور البتہ
ہوویگا وہ ذلیلون سے ؛ پس کہا عورتون نے اطاعت کر اپنے مالک کی ؛ کیونکر کہا یوسف علیہ السلام نے رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا
یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ ؕ یعنی ای رب میرے قید خانہ محبوب تر ہی طرف میرے اوس چیز سے کہ بلاتی ہین عورتین مجکو طرف اوسکے پس عزیز کی بیوی کا
دل چونکہ خالی تھا ایمان سے مائل ہوئی طرف برائی اور بیحیائی کے باوجود ہونے اوسکے کے خاوند والی اور یوسف علیہ السلام کے دل مین چونکہ ایمان غالب تھا
اعراض کیا اونھون نے اوس چیز سے کہ ارادہ کیا اوسنے اوسنے باوجود ہونے اونکے کے جوان و بن بیوی والے پس جو کوئی عمل کرتا ہی بمقتضائے ایمان کے
آتی ہی لذت اوسکو بیچ باز رہنے کے اوس چیز سے کہ مائل ہوتا ہی طرف اوسکے نفس اوسکا جب کہ ہوا اوسمین غضب اللہ تعالی کا اور مقید ہوتا ہی ساتھ
محاسبہ نفس اپنے کے تو کہ ہو حساب اوسپر آسان کل کو اور طریق محاسبے کا یہ ہی کہ دیکھے اپنے احوال مین کہ آیا مجپر اللہ تعالی کے حقوق مین سے
اور لوگون کے حقوق مین سے کچھ ہی یا نہین پس تدارک کرے اللہ تعالی کے فرائض کا کہ جو فوت ہوئے ہون اوس سے یعنی قضا بھرے اونکی اور پوچھے
حقوق لوگون کے ایک ایک دانہ اور جنکو ہاتھ و زبان سے ستایا ہوا اونسے بخشواوے اور خوش کرے دل اونکے ساتھ احسان کرنے کے اونپر
یہان تک کہ جب مرے تو نہ باقی رہے اوسپر کوئی فرض خدا تعالی کا اور نہ حق کسیکا اور داخل ہو جنت مین بلا حساب اسلیے کہ اگر مریگا پہلے
ادا کرنے حقوق کے تو گھیرینگے اوسکو مدعی اوسکے اور گریبان گیر ہونگے پس کوئی کہیگا مارا تھا تونے مجکو اور کوئی کہیگا کہ برا کہا تھا تونے مجکو
اور کوئی کہیگا کہ جھگڑتا تھا تو مجھسے اور کوئی کہیگا کہ لیا تھا تونے مال میرا اور کوئی کہیگا کہ پایا تھا تونے مجکو مظلوم اور تو قادر تھا ظلم کے
دفع کرنے پر اور پھر نہ دفع کیا تونے مجھسے ظلم کو اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تونے مجکو خلاف شرع بات پر پس منع کیا تونے مجکو اوس سے
پس اوسوقت کہ وہ اسیطرح بہوت متحیر ہوگا بسبب کثرت مدعیون کے اور عاجز ہوگا اونکی جواب دہی سے اور امید رکھتا ہوگا مولی
غفار سے کہ شاید وہ چھٹاوے اونکے ہاتھون سے ناگہان سنیگا آواز جبار کی کہ فرماویگا اَلْیَوْمَ تُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ

بل النون للفاعل ولیکون ۱۲

لا ظلم الیوم یعنی آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر نفس ساتھ اوس چیز کے کہ کی ہے نہیں ہے ظلم آج کے دن پس اوسوقت بیقرار ہوگا
دل اوسکا اور یقین کریگا اپنے نفس کے ہلاک ہونے کا پس سوچ اے غافل اوس مضمون کو کہ ساتھ اوسکے ڈراتا ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں کہ فرمایا
ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون یعنی اور نہ گمان کر تو اللہ کو غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہیں ظالم اور نہ پیروی
کر تو شیطان کے وسوسے کی اسلیے کہ وہ دشمن ہے بنی آدم کا چاہتا ہے گمراہ کرنا اونکا تو کہ کھینچ لیجاوے اونکو اپنے ساتھ طرف دوزخ کے
پس واجب ہے مومن پر یہ کہ دفع کرے اوسکے وسوسے کو اور ٹھہراوے اوسکو دشمن جیسے کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے ان الشیطن لکم
عدو فاتخذوہ عدوا یعنی بلاشبہ شیطان تمھارے لیے دشمن ہے پس ٹھہراؤ اوسکو دشمن اور ذکر کیا ہے فقیہ ابو اللیث نے کتاب تنبیہ
میں کہ بلاشبہ تیرے لیے چار دشمن ہیں کہ محتاج ہے تو یہ کہ جہاد کرے تو ساتھ ہر ایک کے اونمین سے ایک تو اونمین سے دنیا ہے اور وہ غدارہ مکارہ ہے
پس اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا یعنی پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور دوسرا دشمن نفس
تیرا ہے اور وہ بدترین دشمنوں کا ہے دشمن اسلیے کہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اعدی عدوک
نفسک التی بین جنبیک یعنی بڑے دشمنوں کا دشمن تیرا نفس تیرا ہے جو درمیان دونوں پہلووں تیرے کے ہے اور اللہ تعالی نے
خبر دی ہے کہ وہ نفس بڑا تھا حکم کرنے والا برائی کا ہے کہ فرمایا ان النفس لامارۃ بالسوء اور حکم کرنا ساتھ برائی کے داب عادت
اوسکی ہے اس لیے کہ پیدا کیا گیا وہ ظالم وجاہل اور علم وعدل طاری ہوئے ہیں اوسپر اور اگر نہ باقی اوسکو رحمت اللہ تعالی کی اور فضل اوسکا
تو باقی رہتا وہ اپنے ظلم وجہل پر اور ہوتا جماعت شیطان کے سے اور کھینچتا ہے وہ اوس شخص کو کہ اطاعت کرے اوسکی طرف عصیان
اور مخالفت رحمن کے اسلیے کہ وہ دوڑتا ہے بالطبع بیچ میدان مخالفت کے اور بندہ ساتھ مشقت کے روکتا ہے اوسکو برائی سے پس جسنے چھوڑی
باگ اوسکی پس وہ شریک اوسکا ہے بیچ فساد اوسکے کے اور تیسرا دشمن شیطان جن ہے پس پناہ مانگ ساتھ اللہ تعالی کے اوس سے
اور چوتھا دشمن شیطان الانس ہے پس حذر کر اوس سے اسلیے کہ وہ شدید ہے تجھپر شیطان الجن سے اسلیے کہ شیطان الجن کا بہکانا ساتھ وسوسے
کے ہوتا ہے اور شیطان الانس رفیق ہے تیرا اور اوسکا بہکانا ہوتا ہے روبرو سامنے آنکھوں کے ہمیشہ چاہتا ہے کہ بہکاوے تجکو اوس حق سے
جیسے کہ کہا ہے بعضے اگلے بزرگوں نے کہ تو پناہ مانگتا ہے ساتھ اللہ تعالی کے شیطان جن سے پس بھاگ جاتا ہے وہ اور یہ شیطان انس
پس نہیں ٹلتا ہے یہاں تک کہ ڈالے تجکو گناہ میں اور اسی لیے فرمایا نبی علیہ السلام نے لا تصحب الا مومنا ولا یاکل
طعامک الا تقی یعنی نہ صاحبت کر مگر مومن سے اور نکھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار پس آنحضرت علیہ السلام نے حکم بچنے کا کیا صاحبت
ومخالطت غیر متقی کے سے اسلیے کہ صحبت ومخالطت پیدا کرتی ہے محبت والفت دل میں پس لازم ہے یہ کہ ہووے جیسا کہ فرمایا ہے نبی علیہ السلام نے
یحشر المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل یعنی اوٹھایا جاویگا آدمی اوپر دین دوست اپنے کے
پس چاہیے کہ دیکھے ایک تمہارا اوس شخص کو کہ دوستی کرتا ہے اوس سے اور فرمایا اللہ تعالی نے الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض
عدو الا المتقین یعنی دوستدار اوس دن یعنی روز قیامت کے بعضے بعضوں کے دشمن ہوونگے سوائے پرہیزگاروں کے پس ہر ایک
دوستوں میں سے سوائے پرہیزگاروں کے کہینگے روز قیامت کے یویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا یعنی اے خرابی میری نہ پکڑا ہوتا
میں نے فلانے کو دوست اور کہیگا یلیت بینی وبینک بعد المشرقین یعنی کسی طرح مجھمین اور تجھمین فرق ہوتا مشرق و مغرب کا
پس دوستانا انسان کا اور محبت اوسکا وہی ہے کہ سعی کرے بیچ سنوارنے آخرت اوسکی کے اگرچہ اوسمین ضرر ہو اوسکی دنیا کا اور دشمن اوسکا وہ ہے
کہ سعی کرے بیچ بگاڑنے آخرت اوسکی کے اگرچہ اوسمین نفع ہو اوسکی دنیا کا پس بنا بر اسکے لائق ہے مومن کو یہ کہ نہ ٹھہراوے دوست مگر
اوس شخص کو کہ اعتماد ہو اوسکے دین وامانت پر اور جانے صلاح وتقوی اوسکا اسلیے کہ آدمی ہوگا روز قیامت کے ساتھ اوس شخص کے

یعنی دعوت کر فاسق کی اور طعام تیرا [illegible] زیادہ [illegible] کذا قال [illegible]

کہ دوست رکھتا تھا اوسکو بسبب اس حدیث کے کہ روایت کی گئی ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی
اوس شخص کے ساتھ ہوگا کہ دوست رکھتا تھا اوسکو کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہ فریب مین ڈالے تمکو ظاہر قول علیہ السلام کا
اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اسلیے کہ تم نہین لاحق ہونے کے ساتھ نیکون کے مگر بسبب اعمال اپنے کے اسلیے کہ یہود و نصاریٰ دوست
رکھتے ہین اپنے انبیا کو اور نہین ہونگے ساتھ اونکے روز قیامت کے اور یہ قول حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ محبت
بغیر موافقت کرنیکے عمل مین نہین نفع دیگی اسلیے کہ تعظیم انبیا اور علما اور صلحا کی اور محبت اونکی نہین ہوتی ہی مگر ساتھ اتباع اونکی
کے بیچ اوس چیز کے کہ بلاتے ہین وہ طرف اوسکے قسم علم نافع اور عمل صالح اور پیروی کرنے اور چلنے سے اونکی راہ پر اسلیے کہ جسنے اتباع کیا
اونکا اور قدم بقدم چلا اونکے ہوگا سبب ملنے ثواب اونکے کا بموجب فرمانے علیہ السلام کے مَنْ دَعٰی اِلٰی هُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ
مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا یعنی جسنے بلایا طرف ہدایت کے ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند
ثوابون اون لوگون کے کہ پیروی کی اوسکی نہین ناقص کریگا یہ ثواب کا ملنا اسکو پیروی کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ اور جسنے پیروی کی
اونکی اور نہ چلا قدم بقدم اونکے بلکہ مخالفت کی اونکی عمل مین اور مشغول ہوا ساتھ چومنے ہاتھون اونکے کے اور جھاڑ کر رکھنے جوتیون اونکی کے
اور چاپلوسی کرنے کے آگے اونکا اور اوٹھ کھڑے ہونے کے وقت دیکھنے اونکے کے پس نہین ہی یہ کچھ بھی تعظیم و محبت اونکی اسلیے کہ اسنے
کیا اونکو اپنے ساتھ محروم ثواب سے پس کون سی تعظیم و محبت ہی اسمین ✤ مجالس الابرار ✤ الغرض جسکے عمل کم اور حقیر ہون
اور مع ذلک محبت رکھے نیکون سے تو اوسکے حق مین یہ حدیث صادق ہی کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس بہت نماز ہی
نہ روزہ ہی مگر مین دوست رکھتا ہون خدا اور رسول کو آپنے فرمایا تو اونہین کے ساتھ ہی جنکو دوست رکھتا ہی اور عرض کی صحابہ نے کہ
ہم آپکو جنت مین کہان دیکھینگے آپ بلند منازل مین ہونگے تو نازل ہوئی یہ آیت وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ
الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ۝
پس نیکون کے ساتھ ہونے کا مدار اطاعت خدا و رسول کی ٹھہرائی اور جو مخالفت کرے اونکی اور پھر دعوی کرے محبت کا تو وہ روافض
کی طرح محب علی ہی اور وعید لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ مین داخل ہی مصرع قول تو چون مصطفی فعلت بمثل بولہب ✤

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ حَتّٰٓی اِذَا هَلَكَ
اور تم پاس آچکا ہی یوسف اس سے پہلے کھلی باتین لے کر پھر تم رہے دھوکے ہی مین اون چیزون سے جو وہ لایا یہان تک کہ جب مر گیا
قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ
کہنے لگے ہرگز نہ بھیجیگا اللہ اوسکے بعد کوئی رسول اسی طرح بہکاتا ہی اللہ اوسکو جو ہو زیادتی والا شک کرتا وہ جو جھگڑتے ہین
فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی
اللہ کی باتون مین بغیر کچھ سند کے جو پہنچی ہو اونکو بڑی بیزاری ہی اللہ کے ہان اور ایمان دارون کے ہان اسی طرح مہر کرتا ہی اللہ ہر
كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝
دل پر غرور والے سرکش کے ✤ مو ✤

اور تحقیق آیا تھا پہلے اس سے تمھارے پاس یوسف ساتھ نشانیون کے پس ہمیشہ شک مین تھے تم اوس چیز سے کہ لایا تھا تمھارے پاس اوسکو
تو اوسوقت تک کہ مرا کہا تمنے نہین بھیجیگا خدا بعد اوسکے کوئی پیغمبر اسی طرح گمراہ کرتا ہی خدا اوسکو کہ وہ ہی حد سے گذرنے والا شک لانے والا
گمراہ کرتا ہی اونکو کہ مکابرہ کرتے ہین خدا کی آیتون مین بغیر حجت کے کہ آئی ہو آگے اونکے سخت ناپسند ہوا یہ مکابرہ اونکا نزدیک خدا کے اور نزدیک اونکے کہ

ایمان لائے ہین اسی طرح مُہر رکھتا ہی خدا اوپر ہر دل متکبر سرکش کے * تفسیر * حضرت یوسفؑ کی زندگی مین قائل ہوئے بعد اونکی
موت کے جب سلطنت مصر کا بندوبست بگڑ گیا تو کہنے لگے یوسفؑ کا قدم اس شہر پر کیا مبارک تھا ایسا نبی کوئی ہوگا یا وہ انکار یا یہ
اقرار ہی زیادہ گوئی ہی * ف * یوسف سے مراد یوسف بن یعقوب علیہما السلام ہین اور بعضون نے کہا یوسف بن ابراہیم بن یوسف
بن یعقوب کہ رہے وہ نبی ہو کر اونمین بیس ۲۰ برس اور کہا گیا ہی کہ فرعون موسیٰ بھی فرعون یوسف تھا کہ جیتا رہا موسیٰ علیہ السلام کے
زمانے تک اور بعضون نے کہا کہ یہ فرعون اور تھا پھر تقدیر توبیخ کی اونکو یہ کہ یوسف علیہ السلام آئے تمھارے پاس پہلے موسیٰؑ کے ساتھ معجزات
کے تو اوسوقت تک کہ مر الخ یعنی قائم رہے تم اپنے کفر پر اور گمان کیا تمنے کہ انکے بعد کوئی رسول ساتھ معجزون کے نہین آنے کا اسی طرح
یعنی مانند اس گمراہ کرنے کے گمراہ کرتا ہی اللہ ہر حد سے بڑھجانے والے کو بیچ نافرمانی اوسکی کے اور شک کرنے والے کو اوسکے دین مین جدا کی
آیتون مین یعنی اونکے باطل کرنے مین * ف * مراد یوسف بن یعقوب علیہما السلام ہین اور بینات سے قول اونکا ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ
خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ یعنی کیا رب متفرق بہتر ہین یا اللہ واحد قہار یا بینات سے مراد زندہ کرنا ایک گھوڑے کا اور گواہی
شیر خوارہ کی اوپر برات اونکی کے کہ سورۂ یوسف مین مذکور ہی اور کہا ہی علما نے کہ فرعون زمانہ موسیٰ علیہ السلام کا وہی فرعون زمانہ
یوسف علیہ السلام کا ہی یوسف کا ایک گھوڑا قیمتی تھا وہ مرگیا اور اپنی دعا سے اوسکو زندہ کیا فرعون حضرت یوسف پر ایمان لایا اور بعد
وفات یوسفؑ کے پھر مرتد ہو گیا اور حضرت موسیٰؑ کے زمانے تک زندہ رہا موسیٰ آل فرعون نے اون چیزون سے تنبیہ فرعونیون کی کی اور بحسب ایک
قول کے فرعون موسیٰ اولاد فرعون یوسف سے ہی اور مراد یوسف سے آیت مین یوسف بن ابراہیم بن یوسف بن یعقوب ہین کہ حق تعالیٰ نے اونکو فرعون
موسیٰ پر بھیجا بیس ۲۰ برس تک قبطیون مین رہے معجزے دکھاتے تھے وہ ایمان نہ لائے قصہ و سن نے فرعونیون کو یاد دلایا * بحر *

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى

اور بولا فرعون اے ہامان بنا میرے واسطے ایک محل شاید مین پونہچون رستون مین رستون مین آسمانون کے پھر جھانک دیکھون

اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا

موسیٰ کے معبود کو اور میری اٹکل مین تو وہ جھوٹھا ہی اور اسی طرح بھلے دکھائے تھے فرعون کو اوسکے برے کام اور روکا گیا راہ سے اور جو

كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝

داؤ تھا فرعون کا سو کھپنے کے واسطے * ع *

اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا میرے لیے ایک محل تو کہ جا پونہچون مین بسبب اوسکے رستون کو آسمانون کے رستون کو تو کہ جھانکون مین طرف
پروردگار موسیٰ کے اور تحقیق مین جھوٹا گمان کرتا ہون اوسکو اور اسی طرح آراستہ ہوئے فرعون کی نظر مین عمل بد اوسکے اور باز رکھا گیا راہ
صواب سے اور نہین تھی حیلہ سازی فرعون کی مگر تباہی و ہلاکت مین * تفسیر * اور کہا فرعون نے یعنی از راہ فریب دینے قوم اپنی کے
یا از راہ جہل و حماقت کے اپنے وزیر سے کہ نام اوسکا ہامان تھا کہ بنا میرے لیے ایک صرح یعنی محل اور بعضون نے کہا کہ صرح کہتے ہین ایک عمارت
ظاہر کو دیکھنے والے پر پوشیدہ نہو اگرچہ دور سے دیکھے یعنی نہایت اونچی عمارت مانند منارہ وغیرہ کے اور آیا ہی کہ جب حکم کیا فرعون نے ہامان کو
محل بنوانے کا تو اوسنے پچاس ہزار بنانے والے سوا مزدورون کے جمع کیے اور بڑی اونچی عمارت بنائی کہ اوسکے برابر کوئی عمارت نتھی ہین جب
بنا چکے تو فرعون چڑھا اوسپر اور تیر پھینکا آسمان کی طرف وہان سے وہ تیر لہو کا بھرا ہوا پھرا اوسکی زیادتی گمراہی کے لیے پس کہا اوسنے کہ
قتل کیا مینے الٰہ موسیٰ کو عیاذاً باللہ منہ کیا ہی احمق تھا اور آیا ہی کہ جب وہ محل بنا تو موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی وحی آئی کہ غم مت کہا
دیکھ کہ مین اوسکے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہون چنانچہ جب وہ پلید چڑھا تو جبرئیل کو حکم ہوا اونھون نے اوسکو ایک پر مارا پس تین ٹکڑے ہو کر گرے اور اوسکے

ایک ٹکڑا اوسمین سے فرعون کے لشکر پر گرا پس مرے اونمین سے دس لاکھ آدمی اور ایک ٹکڑا دریامین پڑا اور ایک ٹکڑا مغرب مین اور
نہ باقی رہا بنانے والون مین سے کوئی چنانچہ یہ مفصل قصہ اسکا سورۂ قصص مین مذکور ہی جھوٹا گمان کرتا ہون یعنی اس قول اوسکے مین کہ [illegible]
یعنی اوسکے لیے کوئی معبود سوا میرے نہی اور اسی طرح یعنی مثل اس تزیین کے اور اس صد یعنی رکھنے کی زینت دیا گیا واسطے فرعون کے عمل
اوسکا اور روکا گیا راہ مستقیم سے اور زینت دینے والا شیطان ہی ساتھ وسوسے کے مانند قول اللہ تعالیٰ کے وَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ
اَعْمَالَھُمْ فَصَدَّھُمْ عَنِ السَّبِیْلِ یا زینت دینے والا اللہ تعالیٰ ہی جیسے کہ فرمایا وَزَیَّنَّا لَھُمْ اَعْمَالَھُمْ فَھُمْ یَعْمَھُوْنَ
یعنی اور زینت دی ہمنے اونکے لیے اعمال اونکے پس وہ سرگردان ہین ۞ ملا معالم ۞ **تنبیہ** ۞ یہ قصہ اللہ جل شانہ نے
سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کہ جیسے فرعون کفر و شرک اور اعمال بد سے اور نافرمانی سے تباہ و ہلاک ہوا ایسے ہی ای امت محمدی
تم اگر شرک و کفر کروگے اور اعمال بد و نافرمانی رسول کی کروگے تو خراب و ذلیل اور ہلاک ہوگے پس آدمی کو چاہیے کہ ہر چیز مین اتباع رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا کرے تو روز قیامت کے حساب آسان ہو اور مناقشہ حساب مین نہو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَزُوْلُ
قَدَمَا عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُسْئَلَ عَنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَعَنْ جَسَدِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ
وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَہٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَعَنْ عِلْمِہٖ مَا عَمِلَ فِیْہِ ۵۱ یعنی نہین ٹلنے کے قدم بندے کے
روز قیامت کے یہان تک کہ سوال کیا جاویگا چار چیزون سے اوسکی عمر سے کہ کاہے مین فنا کیا اوسکو اور اوسکے بدن سے کہ کاہے مین پرانا
کیا اوسکو اور اوسکے مال سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کاہے مین خرچ کیا اوسکو اور اوسکے علم سے کہ کیا عمل کیا اوسمین روایت کی یہ حدیث
ابن مسعود رض نے پس ضروری ہی اوس شخص کو کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ جانے کہ وہ سوال کیا جاویگا روز قیامت کے اور
مناقشہ کیا جاویگا حساب مین اور مطالبہ کیا جاویگا ذرہ ذرہ برابر برائیون کا اور متحقق ہی یہ بات کہ نہین نجات دیگا اوسکو اون برائیون کی حرج سے
مگر لازم کرنا محاسبہ نفس کا بیچ تجارت کرنے اوسکی کے آخرت کے لیے اور لازم کرنا مطالبہ اوسکے کا بیچ دمون اور ساعتون اور حرکات و سکنات
اوسکی کے پس بلا شبہہ جسنے حساب لیا اپنے نفس سے پہلے اسکے کہ حساب لیا جاویگا اوس سے ہلکا ہوگا اوسپر روز قیامت کے حساب اوسکا اور
حاضر ہوگا وقت سوال کے جواب اوسکو اور اچھا ہوگا ٹھکانا اور انجام کار اوسکا اور جو کہ نہ حساب لیگا نفس سے ہمیشہ رہیگی حسرت اوسکو
اور میدان قیامت مین بہت کھڑا رہنا پڑیگا اوسکو اور برائیان اوسکی باعث خرابی اور غضب الٰہی کی ہونگی پس اس صورت مین
ضروری ہی مومن کو یہ کہ نہ غافل ہو اپنی آخرت کی تجارت مین مراقبہ نفس اپنے کے سے حرکات و سکنات و خطرات اوسکی مین اسلیے کہ
اس تجارت کا نفع فردوس اعلیٰ اور پہونچنا سدرۃ المنتہیٰ کو ہی ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہدا کے پس خوب حساب کرنا
اس تجارت مین یہ ضروری ہی خوب حساب کرنے سے بیچ تجارت دنیا کے اسلیے کہ نفع تجارت دنیا کے بہ نسبت نعمتون عقبیٰ کے کہ ہمیشہ رہین گے
قلیل ہین اور سریع الزوال اور نہین بہتری ہی اوس خیر مین کہ ہمیشہ نہ رہے بلکہ جو شر کہ ہمیشہ نہ رہے بہتر ہی اوس خیر سے کہ ہمیشہ نہ رہے اسلیے کہ جو
شر کہ ہمیشہ نہ رہے جب جاتی رہیگی باقی رہیگی خوشی ہمیشہ کو اور جو خیر کہ ہمیشہ نہ رہے جب جاتی رہے گی باقی رہیگا تاسف ہمیشہ کو پس بنا بر اسکے
لائق ہی مومن کو کہ جب صبح ہو اور فارغ ہو صبح کے فرض سے یہ کہ فارغ کرے اپنے دل کو ایک ساعت اور کہے اپنے نفس سے کہ ای نفس نہین ہی میرے
لیے بضاعت یعنی اسباب تجارت مگر عمر میری پس جب کہ فنا ہوگئی فنا ہوگا اصل مال اور واقع ہوگی ناامیدی تجارت سے اور طلب نفع سے اور
یہ دن نیا دن ہی کہ مہلت دی ہی اللہ تعالیٰ نے مجکو اوس مین اور تاخیر دی ہی میری اجل مین اور اگر مارڈالتا مجکو تو البتہ آرزو کرتا مین یہ کہ پھیر دے
مجکو طرف دنیا کے ایک دن کو کہ عمل کرون مین اوسمین اچھے پس گمان کرتا ہون مین ای نفس کہ تو مرگیا تھا پھر پھیرا گیا تو طرف دنیا کے پس
بچا اپنے کو پھر بچا اپنے کو اس سے کہ ضائع کرے تو اس دن کو پس بلا شبہہ ہر ساعت عمر کی ساعتون مین سے بلکہ ہر دم اوسکے دمون مین سے

۵۱ مجالس الابرار مین ہی روایت کی ترمذی نے لا تزول قدما ابن آدم یوم القیمۃ حتی یسئل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وماذا عمل فیما علم [illegible]
۵۲ [illegible]

جواہر نفیس ہی بے بدل کہ خرید سکتا ہی اس سے خزانہ جنت کے خزانون مین سے کہ بے انتہا ہین نعمتین اوسکی اور ابد الآباد رہین گی پس ہونا چکنا ان
دمون کا اس حال مین کہ بیکار تھے یا گناہون مین مصروف تھے نہایت ہی ٹوٹا اور بے نصیبی ہی اسلیے کہ عمر انسان کی ایک وقت ہی واسطے اعمال
نیک اوسکے کہ جو نزدیک کر دیتے ہین اوسکو طرف اللہ تعالی کے اور لازم کرنے والے ہین اوسکے لیے ثواب بہت کو روز حساب کے اور یہی سعادت ہی
کہ لائق ہی انسان کو یہ کہ سعی کرے اوسکے حاصل کرنے مین تو روز قیامت کے پھل اوسکا پاوے کہ پاک پروردگار فرماتا ہی وَاَنْ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ
اِلَّا مَا سَعٰی یعنی نہین مفید ہی انسان کے لیے مگر جو کچھ کہ سعی کرے سعادت کے حاصل کرنے مین پس جو جزو کہ فوت ہو عمر سے اس حال مین کہ
خالی ہو عمل صالح سے فوت ہوگا سعادت آخرت سے بقدر اوسکے اور اسی لیے بہت رعایت کرتے تھے اگلے بزرگ اپنے دمون کی اور لحظون کی
اور سبقت کرتے تھے طرف غنیمت جاننے ساعتون اور وقتون اپنے کے اور نہین ضائع کرتے تھے اپنی عمرون کو بیچ چیزون باطل و تقصیرات کے
کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ پایا مینے ایک قوم کو کہ تھی وہ اپنی ساعتون پر شفیق تر تمسے اپنے دینارون پر اور درہمون پر پس بلا شبہہ
ایک تم مین کا جیسے کہ نہین دوست رکھتا ہی یہ کہ خرچ ہو اوسکے پاس سے ایک درم مگر اوس چیز مین کہ عود کرے طرف اوسکے نفع اوسکا اسیطرح وہ
نہین دوست رکھتے تھے یہ کہ خرچ ہو اونکی عمرون مین سے ایک ساعت مگر بیچ اوس چیز کے کہ عود کرے طرف اونکے نفع اوسکا پس رات دن کی چوبیس
ساعتین ہین اور وارد ہوا ہی خبر مین جیسے کہ ذکر کیا ہی اوسکو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیا مین کہ ہر بندے پر پیش کیے جاوینگے روز قیامت کے
واسطے ہر دن اور رات کے چوبیس خزانے صف بصف پس کھولا جاویگا واسطے اوسکے اونمین سے ایک خزانہ پس دیکھے گا اوسکو بھرا ہوا نور سے
بسبب نیکیون اپنی کے کہ کین تھین اوس ساعت مین پس پہونچے گا اوسکو فرح اور سرور اسقدر کہ اگر تقسیم کیا جاوے دوزخیون پر تو مدہوش
کر دے اونکو وہ فرح و سرور معلوم کرنے دکھ آگ کے سے اور کھولا جاویگا واسطے اوسکے ایک اور خزانہ پس دیکھے گا اوسکو سیاہ تاریک پھیلے گی بدبو اوسکی
اور ڈھانک لیگی اوسکو تاریکی اوسکی اور وہ اوس ساعت کا ہوگا کہ نافرمانی کی تھی اللہ تعالی کی اوسمین پس پہونچیگا اوسکو حزن و غم اسقدر کہ اگر
تقسیم کیا جاوے جنتیون پر تو منغص کر دے اون پر چین جنت کا اور کھولا جاویگا اوسکے لیے ایک اور خزانہ پس دیکھیگا اوسکو خالی نہین ہوگی اوسمین وہ چیز
کہ خوش کرے اوسکو اور نہ وہ چیز کہ غمگین کرے اوسکو اور وہ اوس ساعت کا ہوگا کہ سو رہا تھا اوسمین یا مشغول ہوا تھا ساتھ کسی چیز کے مباحات دنیا
سے پس حسرت کریگا اوسکے خالی ہونے پر اور پہونچیگا اوسکو الم اسقدر کہ پہونچتا ہی اوس شخص کو کہ قادر ہوا تھا بہت سے فائدے پر اور بادشاہت بڑی
اور مہمل چھوڑ دیا اوسکو اور تساہل کیا اوسمین یہان تک کہ جاتی رہی وہ اوس سے اور اسی طرح پیش کیے جاوینگے اوس پر خزانے اوقات اوسکی کے
دراز کی عمر اوسکی مین پس لائق ہی اوسکو یہ کہ کوشش کرے اونکے معمور کرنے مین اور نہ چھوڑے اونکو خالی احوال سے کہ وہ اسباب سعادت
اور بادشاہت اوسکی کے ہین اور سعی کرے بیچ محافظت سات اعضا اپنے کے کہ وہ آنکھ ہی اور کان اور زبان اور پیٹ اور ستر اور ہاتھ اور پانون
اسلیے کہ اسنے اگر کیا ساتھ ایک کے انمین سے گناہ تو ہوگا ناشکری کرنے والا واسطے نعمت اللہ تعالی کے بیچ تمام اسباب کے کہ ضرور ہین اوسکو
عمل کرنے مین اسلیے کہ مقصود دنیا کے پیدا کرنے سے اور اوس چیز کے پیدا کرنے سے کہ دنیا مین ہی یہ ہی کہ مدد چاہے انسان اوپر پہونچنے کے طرف
طاعت اللہ تعالی کے اور نہین ممکن ہی پہونچنا طرف طاعت اللہ تعالی کے مگر بسبب ہمیشہ رہنے بدن کے اور نہین باقی ہی بدن مگر بسبب غذا کے
اور نہین حاصل ہوتی غذا مگر بسبب پانی اور ہوا کے اور نہین تمام ہوتا یہ مگر بسبب پیدا ہونے زمین و آسمان کے پس جسنے استعمال کیا کسی عضو کو اپنے
اعضا مین سے بیچ غیر طاعت اللہ تعالی کے ہوگا ناشکر واسطے نعمت اللہ تعالی کے ان سب مین پس ضرور ہی محافظت اعضا کی اسلیے کہ محافظت اونکی
وہی اصل مال ہی اور نفع بعد اسکے ہی پس جسکے لیے نہو اصل مال کیونکر حاصل ہوگا اوسکے لیے نفع اور یہ ساتون اعضا اللہ ہین واسطے
ہلاک و نجات کے پس جو شخص ہلاک ہوگا ہلاک ہوگا بسبب مہمل چھوڑنے انکے کے اور نہ محافظت کرنے انکے کے اور جو کوئی نجات
پاویگا نجات پاویگا بسبب محافظت انکی کے اور نہ مہمل چھوڑنے انکے کے پس محافظت انکی بنیاد ہر خیر کی ہی اور مہمل چھوڑنا انکا بنیاد ہر شر کی

اور جہنم کے سات دروازے ہین اور نہین متعین ہوئے ہین یہ دروازے مگر اوسکے لیے کہ نافرمانی کی اللہ تعالی کی ساتھ ان اعضا سات کے پس لازم ہی
محافظت انکی گناہوں انکے سے کہ آنکھ کو محفوظ رکھے دیکھنے سے طرف اوس چیز کے کہ حرام ہی دیکھنا اوسکا بلکہ ہر فضول[۹۱] سے کہ نہین ہی حاجت
اوسکی پس یہی کہ اللہ تعالی سوال کریگا بندے سے فضول نظر سے جیسے کہ سوال کریگا اوس سے فضول کلام سے اور جسوقت کہ محفوظ رکھا اوسکو
فضول نظر سے نہ اکتفا کرے اوسپر بلکہ صرف کرے اوسکو طرف اوس چیز کے کہ پیدا کی گئی ہی اوسکے لیے کہ وہ نظر کرنی ہی طرف عجائب
صنعت اللہ تعالی کے تو کہ دلیل پکڑے ساتھ اوسکے اوپر وجود اوسکے کے اور قدم اوسکے کے اور وحدت و قدرت اوسکی کے اور ارادہ اور
علم اوسکے کے اور حیات اوسکی کے اور نظر کرنی ہی بیچ کتاب[۹۲] اوسکی کے اور سنت رسول[۹۳] اوسکے کے اور تمام کتابون دین کے تو کہ سیکھے امور دین
اپنے کے اور نصیحت پکڑے اور اسی طرح کرے ہر عضو مین خصوصًا اوس عضو مین کہ وہ رأس الاعضا ہی یعنی دل کہ لازم ہی پاک کرنا اوسکا اخلاق
بد سے اور مزین کرنا اوسکا ساتھ اخلاق حمیدہ اور کامل کرنا اوسکا ساتھ علم باعمل کے اسلیے کہ جو کوئی سیکھے ایک مسئلہ مسائل دین سے لائق ہی اوسکو یہ
ہو عمل کرنے والا اوسپر والا پوچھا جاویگا روز قیامت کے اوس سے دلالت کرتا ہی اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَعَنْ عِلْمِہٖ مَا عَمِلَ
فِیْہِ پس اس سے ڈر ہی سوال کا اسلیے کہ آنحضرت نے نہین فرمایا وَعَنْ عِلْمِہٖ مَا قَالَ یعنی پوچھا جاویگا علم سے کہ کیا عمل کیا اوسپر اور یہ
نہین فرمایا کہ پوچھا جاویگا علم سے کہ کیا کہا اوسمین پس چاہیے کہ دیکھے علم مین کہ آیا عمل کیا اوسپر اور سوا اصحاب دین سے کہ جنکی تعریف کی اللہ تعالی
نے ساتھ قول اپنے کے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا یا خلاف علم کے کام کیے اور داخل ہوا بیچ قول علیہ السلام کے اَشَدُّ النَّاسِ
عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَالِمٌ لَمْ یَنْفَعْہُ اللّٰہُ بِعِلْمِہٖ یعنی سخت ترین لوگون کا عذاب مین روز قیامت کے وہ عالم ہی کہ نفع دیا اوسکو اللہ نے
ساتھ علم اوسکے کے اور روایت کیا گیا ہی ابن مسعودؓ سے کہ اونھون نے کہا کہ نہین ہی تم مین سے کوئی مگر کہ تنہائی مین دیکھے گا اللہ تعالی کو جیسے[۹۴]
کہ تنہائی مین دیکھتا ہی ایک تمھارا چاند کو چودھوین رات مین پھر فرماویگا مَا غَرَّکَ بِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ یعنی کس چیز نے مغرور کیا تجکو مجہ پر اے
ابن آدم کیا عمل کیا تو نے اوس علم پر کہ جانا تو نے اے ابن آدم کیا جواب دیا تو نے رسولون کو اے ابن آدم آیا نہین تھا مین نگہبان تیری
آنکھون پر اس حال مین کہ تو دیکھتا تھا طرف اوس چیز کے کہ نہین درست تھا تجکو دیکھنا آیا نہین تھا مین نگہبان تیرے کانون پر اور
اسی طرح تمام اعضا پر پس سوچ اے مسکین بیچ بڑی خیانت اپنی کے جسوقت کہ یاد دلاویگا تجکو اللہ تعالی گناہ تیرے بالمشافہ جسوقت
کہ فرماویگا تجکو اے بندے میرے آیا نہ حیا کی تو نے مجھسے پس ظاہر کی تو نے میرے آگے برائی اور حیا کی تو نے میری مخلوق سے اور ظاہر کی تو نے
اونکے لیے بھلائی کیا تھا مین خوارتر تجپر تمام بندون اپنے سے سبک جانا تو نے نظر کرنا میرا طرف تیرے اور نہ پروا کی تو نے اوسکی اور بڑی
جانی تو نے نظر غیر میرے کی پس کیا ہو گا حال تیرا اور خجالت تیری جسوقت کہ شمار کریگا اللہ تعالی تجپر نعمتین اپنی اور گناہ تیرے اور انعام اپنے اور
برائیان تیری پس اگر انکار کریگا تو کسی چیز کا تو گواہی دینگے تجپر اعضا تیرے پس فضیحت ہو ویگا تو خلائق کے سامنے بسبب گواہی دینے اعضا کے
مگر یہ کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی مؤمن سے یہ کہ ڈھانکیگا اوسپر گناہ اوسکے اور نہین مطلع کریگا اوسپر غیر اوسکے کو جیسے کہ روایت کیا گیا ہی
ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نزدیک کریگا اللہ ایک بندے کو اپنے سے روز قیامت کے اور رکھیگا اوسپر اپنا دست عنایت
اور ڈھانکیگا اوسکو تمام خلائق سے اور دیگا اوسکو اعمال نامہ اوسکا اوس پوشیدگی مین اور فرماویگا اوسکو کہ پڑھ اعمال نامہ اپنا پس دیکھیگا
نیکیان پس روشن ہو جائیگا بسبب اوسکے چہرہ اوسکا اور دیکھے گا برائیان پس سیاہ ہو جائیگا بسبب اوسکے مونہہ اوسکا پس فرماویگا اللہ تعالی
واسطے اوسکے کہ آیا پہچانتا ہی تو اونکو اے بندے میرے پس عرض کریگا وہ ہان اے رب میرے پہچانتا ہون پس فرماویگا کہ بلاشبہ مین زیادہ جانتا ہون
انکو تجھسے تحقیق بخشا مینے انکو تیرے لیے پس ہمیشہ رہیگا کہ گذریگا انکی نیکی مقبول پر پس سجدہ کریگا یعنی شکر کا اور گذریگا برائی بخشی گئی پر پس سجدہ
کریگا یعنی شکر کا پس نہین دیکھینگے خلائق اوس سے مگر یہ یعنی سجدات شکر کے کرنے یہان تک کہ پکارینگے خلائق بعض اونکے بعض کو خوشحالی ہی

۹۱ فضول یعنی زائد حاجت سے ۱۲
۹۲ یعنی کلام اللہ ۱۲
۹۳ یعنی حدیث ۱۲
۹۴ کہ ہر ایک سے تنہائی مین علیحدہ علیحدہ دیکھتا ہے ۱۲ منہ مدظلہ

واسطے اس بندے کے کہ نہین نافرمانی کی اسنے کبھی اور نہین جانینگے وہ اوس چیز کو کہ گذری درمیان اوسکے اور درمیان اللہ تعالی کے بیچ
اوس چیز کے کہ واقف کیا اوسکو اوسپر اور خبرین اس معنی کی بہت وارد ہوئین ہین اور یہ فضل ہوگا اللہ کی جانب سے کہ وہ خطاب کریگا اوسکو
خطاب مہربانی کا کہ فرماویگا اوسکو کہ آیا جانتا ہی تو ای بندے میرے پس کہیگا جانتا ہون مین ای رب میرے اور فرماویگا اللہ تعالی از راہ دست رکھنے کے
اوسپر اور ظاہر کرنے فضل اپنے کے کہ مینے ڈھانکا اونکو تجھپر دنیا مین اور نہین فضیحت کیا مینے تجکو بسبب اونکے اور مینے بخشا اونکو تیرے لیے
آج کے دن کہا گیا ہی کہ یہ وہ گناہ ہون گے کہ توبہ کی ہوگی اوسنے جیسے کہ ذکر کیا ابو نعیم نے اوزاعی سے کہ اوسنے نقل کیا ہلال بن سعد سے
کہ اللہ تعالی بخشتا ہی گناہون کو لیکن نہین مٹاتا اونکو نامۂ اعمال سے یہان تک کہ واقف کریگا اوسکو اوسپر روز قیامت کے اگرچہ توبہ کی ہوگی
اوسنے کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین نقل کرنے کر اپنے شیخ سے کہ نہین معارض ہوتی ہی یہ حدیث اوس مضمون کے کہ کلام اللہ اور حدیث مین ہی
کہ سیئات بدل کیے جاتے ہین بسبب توبہ کے حسنات سے پس شاید کہ یہ بعد واقف کرنے اوسکے کے ہو اون گناہون پر اور دلالت کرتے ہی اوسپر
وہ روایت کہ نقل کی گئی ہی ابن مسعود سے کہ اونہون نے کہا کہ نظر کریگا انسان روز قیامت کے اپنے اعمال نامے مین پس دیکھے گا اوسکے اول
مین گناہ اور اوسکے آخر مین نیکیان پس جب کہ پھر کر دیکھیگا اوسکے اول مین دیکھیگا تمام نیکیان ہین نیکیان ہین اور یہ روایت کیا گیا ہی
ابن عباس سے کہ اونہون نے کہا کہ جب توبہ کرتا ہی بندہ قبول کرتا ہی اللہ توبہ اوسکی اور بھلا دیتا ہی فرشتون عمل کے لکھنے والون کو برائیان اوسکی
کہ جانتے تھے اور بھلا دیتا ہی اوسکے اعضا کو جو کچھ کہ جانتے ہین وہ خطائین اوسکی اور بھلا دیتا ہی اوسکے ٹھہرنے کی جگہہ کو زمین سے اور راہ اوسکے
دروازے کو آسمان سے یعنی زمین پر جس جگہہ گناہ کرتا تھا اور آسمان کے دروازے سے جو گناہ چڑھتے تھے اونکو بھلا دیتا ہی گناہ اوسکے تو کہ آوے
روز قیامت کے اس حال مین کہ نہو کوئی چیز مخلوقات مین سے کہ گواہی دے اوسپر کہا گیا ہی کہ یہ حال اون گناہون کا ہی کہ اللہ کے گناہ کیے ہونگے اور
جو کہ بندون کے گناہ ہونگے پس ضرور ہی اونمین بدلا ہونا ساتھ نیکیون کے جیسے کہ روایت کیا گیا ہی ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جسپر ہو حق بھائی
مسلمان کا قسم آبرو ریزی سے یا مال سے پس چاہیے کہ بخشوا لے اوس سے آج پہلے اسکے کہ مواخذہ ہوگا اوس سے اوس دن کہ نہ دینار ہوگا اوسمین اور
نہ درہم اگر ہووینگے اوسکے لیے عمل نیک تو لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہین ہونگی اوسکی نیکیان تو لیجاوینگی برائیان مظلوم
کی اور رکھی جاوینگی ظالم پر اور روایت کی گئی ہی ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کون ہی مفلس کہا صحابہ نے
مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ متاع فرمایا کہ بلاشبہہ مفلس میری امت مین سے وہ ہی کہ آویگا روز قیامت کے ساتھ نماز
اور زکوۃ کے اور آویگا اس حال مین کہ برا کہا تھا کسیکو اور بہتان لگایا تھا کسیکو اور مارا تھا کسیکو اور کھا گیا تھا مال کسیکا پس
دی جاوینگی کسیکو کچھہ نیکیان اوسکی اور کسیکو کچھہ نیکیان اوسکی پس اگر ہو چکین گی نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاویگا ساتھ سزا
نکلنے کا اوسپر ہی یعنی بدلا اون حقوق کا کہ اوسپر ہین تمام نہوا کچھہ باقی رہ گیا تو لیے جاوینگے کچھہ گناہ مظلوم کے اور ڈالے جاوینگے اوسپر پھر
ڈالا جاویگا وہ دوزخ مین پس جب ثابت ہوا یہ تو واجب ہی ہر مسلمان پر جلدی کرنی طرف تدارک حال اپنے کے پس دیکھے کہ آیا اوسپر ہین حقوق
اللہ تعالی کے سے اور حقوق لوگون کے سے کچھہ یا نہین پس تدارک کرے اللہ تعالی کے فرائض کا کہ فوت ہوئے ہین اوس سے پس قضا بھرے
اونکی اور پھیرے حقوق لوگون کے ایک ایک دانہ اور بخشوا لے اوس شخص سے کہ ستایا ہی اوسکو اپنے ہاتھہ سے اور زبان سے اور تمام اعضا اپنے سے
اور خوش کرے دل اونکے یہان تک کہ مرے اس حال مین کہ نہ باقی ہو اوسپر کوئی فرض خدا کا اور نہ حق کسیکا اور داخل ہو جنت مین بغیر حساب
کے اسلیے کہ یہ اگر مریگا پہلے ادا کرنے حقوق کے تو گھیرینگے اوسکو مدعی اوسکے اور گریبان گیر ہونگے اوسکے پس کوئی کہیگا کہ مارا تھا تونے
مجکو اور کوئی کہیگا خیانت کی تھی تونے میری اور کوئی کہیگا کہ برا کہا تھا تونے مجکو اور کوئی کہیگا کہ ٹھٹھا کیا تھا تونے مجسے اور کوئی کہیگا
غیبت کی تھی تونے میری اور کوئی کہیگا لیلیا تھا تونے مال میرا اور کوئی کہیگا بیچی تھی تونے میرے ہاتھہ کوئی چیز اور چھپایا تھا مجسے عیب اپنی چیز کا

اور کوئی کہیگا جھوٹ بولا تھا تو مجھسے اپنی چیز کے بھاؤ بتانے مین اور کوئی کہیگا کہ پایا تھا تونے مجکو مظلوم اور تو قادر تھا ظلم کے دفع
کرنے پر پس نہ دفع کیا تونے مجھسے ظلم کو اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تونے مجکو خلاف شرع کرتے اور نہ منع کیا تونے مجکو اوس سے پس آپ اوسوقت کہ
وہ اسی طرح مبہوت و متحیر ہوگا بسبب کثرت مدعیون کے اسلیئے کہ نہین باقی رہا تھا اسکی عمر مین کوئی شخص اون شخصون مین سے کہ معاملہ کیا تھا
اوس سے ساتھ درہم کے یا بیٹھا تھا اوسکے ساتھ مجلس مین مگر کہ اسپر کچھ حق اوسکا آتا ہوگا کہ غیبت کی تھی اوسکی یا ٹھٹھا کیا تھا اون سے
یا خیانت کی تھی یا نظر حقارت سے دیکھا تھا اوسکو اور عاجز ہوگا اونکی جواب دہی سے اور امیدوار ہوگا مولی غفار سے کہ شاید وہ چھڑا دے
اوسکو اونکے ہاتھ سے کہ ناگہان سنیگا آواز جبار کی کہ فرماویگا اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ یعنی آج کے دن
بدلا دیا جاویگا ہر شخص اوسکا کہ کیا تھا نہین ہی ظلم آج کے دن پس اوسوقت نکلنے لگیگا دل اوسکا اور یقین کریگا اپنی ہلاکت کا پس
سوچ ای غافل اوس مضمون کو کہ ڈرایا تجکو اللہ نے ساتھ اوسکے اپنی کتاب مین کہ فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ
یعنی اور نہ گمان کر اللہ کو غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہین ظالم پس کیا بہت خوش ہوتا ہی تو آج کے دن ساتھ آبروریزی لوگون کے
اور لے لینے اموال اونکے کے اور کیا سخت حسرت ہوگی تجکو اوسدن جسوقت کہ کھڑا ہوویگا تو بساط عدل پر اور بالمشافہہ کیا جاویگا
تجسے خطاب سیاست کا اس حال مین کہ تو مفلس فقیر عاجز ہوگا نہین قادر ہوگا تو اسپر کہ ادا کرے کسیکا حق یا ظاہر کرے تو عذر پس
اوسوقت لیا جاویگا تیرے حسنات سے کہ جنھین صرف کی تھی تونے عمر اپنی اور دی جاوینگی تیرے مدعیون کو عوض حقوق اونکے کے جیسے کہ
وارد ہوا ہی حدیثون مین پس دیکھ طرف مصیبت اپنی کے ایسے دن مین اسلیئے کہ بہت ہی کم پائی جاوینگی تیرے لیئے نیکیان کہ خالص ہون
ریا سے اور شیطان کے مکر سے اور اگر خالص بھی ہوگی کوئی ایک آدھ نیکی مدت دراز مین تو دوڑینگے اوسکی طرف مدعی تیرے اور لے لیوینگے
اوسکو اور کہا گیا ہی کہ اگر ہوگا کسی شخص کے لیئے ثواب ستر نبیون کا اور ایک مدعی ہوگا اوسکا بسبب آدھے وانق کے کہ مقدار ایک ٹکے کی ہی
تو نہین داخل ہوگا بہشت مین یہانتک کہ راضی کرے اپنے مدعی کو اور بعضون نے کہا ہی کہ لیجاوینگے بعوض ایک وانق کے سات سو نمازین مقبول
اور دی جاوینگی مدعی کو ذکر کیا اسکو قشیری نے بحر مین اور کہا امام غزالیؒ نے احیا مین کہ شاید کہ اگر تو محاسبہ لیتا اپنے نفس سے اس حال مین
کہ تو مواظبت کرتا ہوتا قیام اللیل اور صیام النہار پر تو البتہ جانتا تو کہ نہین گذرا تجپر کوئی دن مگر اس حال مین کہ جاری ہوئی تیری زبان پر غیبت
مسلمان کی کہ جو لے لیوینگے تمام نیکیون تیری کو پس کیا حال ہوگا باقی سیآت کا کہ وہ کھانا حرام کا ہی اور شبہات کا اور تقصیر کرنی عبادتون
مین اور کیونکر خلاصی ہوگی حقوق سے اوسدن کہ بدلا لیا جاویگا اوس مین واسطے بکری منڈی کے سینگ والی بکری سے اور کہیگا کافر یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ
تُرٰبًا یعنی ای کاشکے ہوجاتا مین مٹی پس ڈر اللہ سے ای مسکین بندون کے حقوق مین اسلیئے کہ جو اللہ کے حقوق ہین خاص کر پس مغفرت اونکی سہل ہی
اور جو کہ تجپر حقوق بندون کے ہین پس ضرور ہی بخشوانا اونکا اونسے کہ جنکے حق ہین پس جسپر دشوار ہو بخشوانا تو لازم ہی اوسکو یہ کہ بہت کرے اعمال صالحہ
بخشش چاہے اکثر اوقات اوسکے لیئے کہ ظلم کیا ہی اوسپر خواہ مومن مرد ہو خواہ مومن عورت پس بلا شبہہ وہ جب کہ کریگا یہ امید ہی اللہ تعالی کے فضل و
کرم سے یہ کہ راضی کردیگا اوسکے مدعی کو روز قیامت کے بموجب اوس روایت کے کہ روایت کی گئی ہی ابی ہریرہؓ سے کہ آنحضرت علیہ السلام اوسوقت کہ
بیٹھے ہوئے تھے ناگہان ہنسے یہانتک کہ ظاہر ہوئے سامنے کے دندان مبارک آپکے پس عرض کیا گیا اونسے کہ کیون ہنستے ہین آپ یا رسول اللہ
پس فرمایا کہ دو شخص میری امت مین سے دو زانو بیٹھینگے آگے رب العزت کے پس کہیگا ایک اون دونون مین سے یعنی مظلوم کہ ای رب میرے لے تو حق میرا
اس بھائی سے یعنی ظالم سے پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی ظالم کو کہ دے تو اپنے بھائی مسلمان کو یعنی مظلوم کو حق اوسکا پس کہیگا ظالم ای رب میرے
نہین باقی رہا میرے حسنات مین سے کچھ پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی مظلوم کو کہ کیا کریگا تو ساتھ بھائی اپنے کے اس حال مین کہ نہین باقی رہا اوسکے حسنات
سے کچھ پس کہیگا مظلوم ای رب میرے پس چاہیے کہ لادے جاوین بوجھ گناہ میرے کے اسپر پس جاری ہوئین دونون آنکھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

[illegible]

یعنی آپ روئے پھر فرمایا کہ بلا شبہ وہ دن ایسا دن ہوگا کہ محتاج ہونگے لوگ اوسمین یہ کہ اوٹھائے جاوین اونسے بوجھ گناہون اونکے پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس فرماویگا اللہ تعالی واسطے طالب حق اپنے کے کہ اوٹھا نظر اپنی طرف جنتیون کے پس اوٹھاویگا نظر اپنی پس دیکھیگا ایسی خیر و نعمتین کہ خوش کردینگی اوسکو پس کہیگا کہ کسکے لیے ہین یہ ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ واسطے اوسکے ہین کہ دیوے مجھکو مول اسکا پس کہیگا کہ کون قدرت رکھتا ہی اسکے مول کی ای رب میرے پس فرماویگا کہ تو رکھتا ہی پس کہیگا کہ ساتھ کس چیز کے قدرت رکھتا ہون ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ساتھ عفو کرنے کے اپنے بھائی سے پس کہیگا وہ کہ تحقیق عفو کیا مینے اوس سے ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پکڑ ہاتھ اپنے بھائی کا اور داخل ہو بہشت مین پھر فرمایا رسول خدا علیہ السلام نے کہ پس ڈرو اللہ سے اور صلح کراؤ آپسمین اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی صلح کرواویگا درمیان مومنون کے روز قیامت کے کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین نقل کرتے کر اپنے شیخ سے کہ یہ بعضے لوگون کے لیے ہوگا کہ جسکو چاہیگا اللہ یہ کہ نہ عذاب کرے اوسکو بلکہ چاہیگا یہ کہ عفو کرے اوس سے اور بخشے اوسکے گناہ اور راضی کرے اوسکے مدعی کو اور اسی طرح اور روایت نقل کی گئی ہی آنحضرت علیہ السلام سے کہ ایک منادی پکاریگا عرش کے نیچے سے روز قیامت کے کہ ای امت محمد جو کچھ کہ میرا حق تھا تمھاری طرف پس تحقیق بخشا مینے اوسکو تمھارے لیے لیکن باقی رہے حقوق لوگون کے پس بخشواؤ آپسمین اور داخل ہو جنت مین میری رحمت سے پس بلا شبہہ یہ بھی بعضی لوگون کے لیے ہوگا نہ ہر ایک کے لیے اسلیے کہ اگر ہو یہ ہر ایک کے لیے تو نہ داخل ہو کوئی دوزخ مین حالانکہ صحیح حدیثون مین آیا ہی اور ضرور ہی ایمان لانا اوپر اسکے کہ مومن نہین باقی رہیگا دوزخ مین بسبب کرنے گناہون کے بلکہ نکلیاویگا اوس سے اور نکلنا اوس سے نہین ہونے کا مگر بعد داخل ہونے کے اوسمین کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین کہ گمان کیا ہی بعضے علما نے کہ روزے کو خصوصیت ہی روزہ دار کے ساتھ کہ بہت ہوگا اوسکے لیے ثواب اوسکا اور نہین لیا جاویگا اوس سے کچھ واسطے حق اسکے دلیل پکڑی ہی اونھون نے ساتھ اوس مضمون کے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے حدیث قدسی مین کہ روزہ خاص میرے لیے ہی اور مین ہی بدلا دونگا اوسکا یعنی دینا ثواب کا کسی اور پر نہین موقوف رکھونگا بلکہ بذات خود اوسکو دونگا لیکن حدیثین قصاص کی یعنی بدلا ملنے کی رد کرتی ہین اس گمان کو پس بلا شبہہ حقوق کے بدلے مین تمام اعمال لیے جاوینگے روزہ ہو یا اور کچھ ہو مجالس الابرار

وَقَالَ الَّذِيٓ اٰمَنَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوۡنِ اَهۡدِكُمۡ سَبِيۡلَ الرَّشَادِ ۝

اور کہا اوس ایماندار نے ای قوم میری راہ چلو پونہچادون تمکو نیکی کی راہ پر موضح

اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا تھا ای قوم میری پیروی میری کرو تو کہ دکھلاؤن مین تمکو راہ بھلائی کی تفسیر اسمین تعریض مانند تصریح کے ہی اس بات پر کہ جسپر راہ پر فرعون اور قوم اوسکی ہی وہ راہ گمراہی کی ہی مجملاً بیان کیا اسکو پہلے پھر کھولکر بیان کیا پس شروع کی مذمت و حقارت دنیا کی ساتھ قول اپنے کے یا قوم الخ معالم

يٰقَوۡمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الۡاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الۡقَرَارِ ۝

ای قوم یہ جو زندگی ہی دنیا کی سو برت لینا ہی اور وہ گھر جو پچھلا ہی وہی ہی ٹھہراؤ کا گھر موضح

ای قوم میری سوائے اسکے نہین کہ یہ زندگانی دنیا تھوڑا سا فائدہ ہی اور تحقیق آخرت وہی ہی گھر ہمیشہ رہنے کا تفسیر تھوڑا سا فائدہ ہی کہ منتفع ہوتے ہین ساتھ اوسکے ایک مدت تک پھر منقطع ہوگا پس اوسکی طرف رغبت کرنی جڑ ہی سب برائیون کی اور منبع ہی سب فتنون کا پھر تعریف و بڑائی بیان کی آخرت کی اور بیان کیا کہ وطن اور ٹھہرنے کی جگہہ آخرت ہی ہی ساتھ قول اپنے کے وان الاخرة الخ پھر ذکر کیے اعمال برے اور اچھے اور انجام ہر ایک کا اون دونون مین سے ساتھ قول اپنے کے من عمل سيئة الخ تو کہ متنفر ہون برے اعمال سے اور رغبت کرین اچھے اعمال کی طرف عل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زندگانی دنیا متاع یعنی بہرہ مندی ہی

اور نہیں ہی اوسکی متاع میں سے کوئی چیز فضل اوس عورت صالحہ سے کہ جب دیکھے تو طرف اوسکے خوش کرے تجکو اور جب غائب ہووے تو
اوس سے حفظ آبرو تیری کرے اپنے نفس و مال مین اور کہا قتادہ نے بیچ تفسیر وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ ھِیَ دَارُ الْقَرَارِ کے کہ جنتی جنت مین
ہمیشہ رہینگے اور دوزخی دوزخ مین ہمیشہ رہینگے ❊ درمنثور ❊ تنبیہ ❊ اس دنیا کی مذمت جا بجا اللہ تعالی نے بھی
بیان فرمائی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو کہ لوگ اسمین رغبت نکرین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی نہین
محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر سے کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ فراخ کی گئی اوپر کہ تھے پہلے تمھارے پس
رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا اونکو اور فرمایا آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت
کی گئی ہی اور لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوسمین ہی مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک کرے ذکر اللہ کے اور عالم یا طالب علم اور فرمایا اگر ہوتی دنیا
نزدیک اللہ تعالی کے برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سے ایک گھونٹ اور فرمایا جسنے دوست رکھا اپنی دنیا کو ضرر پہونچایا اپنی آخرت کو
اور جسنے دوست رکھا اپنی آخرت کو ضرر پہونچایا اپنی دنیا کو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر فانی کے یعنی دنیا کے
اور فرمایا لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا آیا ایک شخص پس عرض کیا یا رسول اللہ بتاؤ مجکو ایسا کام کہ جب
کرون مین اوسکو دوست رکھے مجکو اللہ اور دوست رکھین مجکو لوگ فرمایا بے رغبتی کر دنیا مین دوست رکھیگا تجکو اللہ اور بے رغبتی کر اوس چیز مین
کہ نزدیک لوگون کے ہی یعنی مال دوست رکھینگے تجکو لوگ سوئے آنحضرت بوریے پر پس اوٹھے اس حال مین کہ تحقیق نشان پڑ گئے تھے آپکے بدن
مبارک مین پس کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ کاشکہ آپ حکم کرتے ہمکو یہ کہ بچھاتے ہم آپکے لیے یعنی بچھونا اور کرتے پس فرمایا کیا ہی مجکو ساتھ دنیا کے
اور نہین مین ساتھ دنیا کے مگر مانند سوار کے کہ سایہ پکڑا نیچے درخت کے پھر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو اور فرمایا آنحضرت نے لائق رشک کے دوستون
میرے سے نزدیک میرے البتہ مومن ہی سبکبار صاحب بڑے حصے کا نماز سے اچھی کی عبادت رب اپنے کی اور فرمانبرداری کی اوسکی
پوشیدگی مین اور تھا غیر مشہور لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکے ساتھ اونگلیون کے اور تھا رزق اوسکا بقدر احتیاج کے پس صبر کیا
اوسپر پھر نقارہ کیا آنحضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہوئین رونے والیان اوسکی کم رہی میراث اوسکی
اور فرمایا آنحضرت نے کہ ظاہر کیا مجپر رب میرے نے کہ سونا کرے واسطے میرے نالے مکہ کا کہ اوسمین سنگریزے بھرے ہین پس عرض کیا مینے نہ کر
اے رب میرے ولیکن سیر ہوؤن ایکدن اور بھوکا رہون مین ایکدن پس جب بھوکا ہوؤن مین گڑگڑاؤن طرف تیرے اور یاد کرون تجکو اور
جب سیر ہوؤن حمد کرون تیری اور شکر کرون تیرا اور فرمایا آنحضرت نے نہین بے رغبتی کرتا بندہ دنیا مین مگر کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی دانائی اوسکے
دل مین اور بلواتا ہی ساتھ دانائی کے اوسکی زبان کو اور دکھاتا ہی اوسکو عیب دنیا کے اور بیماری اوسکی اور دوا اوسکی اور نکالتا ہی اوسکو
اوس سے سالم طرف دار السلام کے یعنی بہشت کے کہا ام درداء نے کہ کہا مینے ابی درداء سے کیا ہی تجکو کہ نہین مانگتا تو حضرت سے یعنی مال جیسے کہ
مانگتا ہی فلانا پس کہا اوسنے کہ اسلیے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق آگے تمھارے گھاٹی
سخت ہی نہین گذرینگے اوس سے بوجھل لوگ پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوؤن مین اوس گھاٹی کے لیے فرمایا آنحضرت نے کہ کیا
کوئی کہ چلے پانی پر بغیر بھیگنے قدمون اپنے کے عرض کیا صحابہ نے نہین یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیا دار نہین سالم رہتا گناہون سے اور فرمایا
جسنے طلب کی دنیا حلال وجہ سے بچنے کے لیے سوال سے اور خبرگیری کرنے کے لیے اپنے اہل کی اور مہربانی کرنے کے لیے ہمسائے اپنے
ملیگا اللہ تعالی سے روز قیامت کے اس حال مین کہ مونہہ اوسکا مانند چاند چودھوین رات کے ہوگا اور جسنے طلب کی دنیا حلال وجہ سے
حال یہ کہ جمع کرنے والا ہی مال فخر کرنے والا ہی ریاکار ہی تو ملیگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ وہ اوسپر غصے ہوگا اور فرمایا دنیا گھر
اوسکا ہی کہ نہین گھر اوسکے لیے آخرت مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین مال اوسکے لیے آخرت مین اور اوسکے لیے جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل اوسکو

ف ۱ کیونکہ جب دنیا کی محبت کم ہوگی [illegible] کی فکر مین پس نہین رغبت بلکہ اوسکا آخرت کی فکر کی ۱۲
ف ۲ یعنی وہ چیز کہ باعث راحت و لذت کی ہو یعنی اہل کے چین کی چیزین ۱۲
ف ۳ یعنی [illegible] سید
ف ۴ یعنی [illegible]
ف ۵ یعنی [illegible]
[illegible]

اور فرمایا شراب جامع سب گناہون کی ہی اور عورتین جال شیطان کی ہین اور محبت دنیا کی سر تمام گناہون کا ہی کہا راوی نے اور سنا مینے حضرت کو کہ فرماتے تھے پیچھے ڈالو عورتون کو اسلیے کہ پیچھے ڈالا اونکو اللہ تعالی نے ف۱ اور فرمایا تحقیق بہت خوفناک اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون مین امت اپنی پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کی ہی یعنی حیات مین پس اپیر خواہش نفسانی پس روکتی ہی حق سے اور اپیر درازگی آرزو کی پس بھلا دیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہی اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے تابعدار ہین پس اگر سکو تم یہ کہ نہو تم تابعدارون دنیا کے سے پس ہو اسلیے کہ تحقیق تم آج بیچ گھر عمل کے ہو اور نہین حساب اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کے ہووگے اور نہین عمل اور فرمایا آگاہ ہو تحقیق دنیا اسباب موجود ہی کھاتے ہین اوس سے نیک و بد آگاہ ہو اور تحقیق آخرت وقت سچا ہی اور حکم کریگا اوسمین بادشاہ قادر آگاہ ہو اور تحقیق تمام بھلائیان اکھٹی بہشت مین ہین اور تحقیق تمام برائیان اکھٹی دوزخ مین ہین آگاہ ہو پس عمل کرو اور تم اللہ تعالی کی طرف سے اوپر خوف کے ہو ف۲ اور جانو کہ تحقیق تم پر پیش کیے جاوینگے عمل تمہارے پس جو کوئی کرے برابر ذرے کے بھلائی دیکھیگا اوسکو اور جو کوئی کرے برابر ذرے کے برائی دیکھیگا اوسکو اور فرمایا نہین نکلتا آفتاب مگر اوسکے دونون طرف فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو سوا جن و انس کے ای لوگو آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کرے اللہ کی یاد سے آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا نصیحت کرو مجکو اور مختصر کرو پس فرمایا جب کھڑا ہووے تو اپنی نماز مین پس پڑھ نماز رخصت کرنے والے کی سی ف۳ اور نہ بول وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو اور فرمایا جب کہ دیکھو تم بندے کو کہ دیا گیا ہی بے رغبتی دنیا مین اور کم گویائی پس نزدیک ہو اوس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہی حکمت ف۵ مشکوۃ ✣ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہوتا ہی بندہ آسمان مین اور نہ زمین مین مومن یہان تک کہ یقین رکھنے والا ہو اور نہین ہوتا ہی یقین رکھنے والا یہان تک کہ ہو اصل سچ اور نہین ہوتا ہی واصل سچ یہان تک کہ ہو مسلمان اور نہین ہوتا ہی مسلمان یہان تک کہ سالم رہین لوگ اوسکے ہاتھ اور زبان سے اور نہین ہوتا ہی سالم رکھنے والا ہاتھ و زبان سے یہان تک کہ ہو عالم اور نہین ہوتا ہی عالم یہان تک کہ ہو علم پر عمل کرنے والا اور نہین ہوتا ہی علم پر عمل کرنے والا یہان تک کہ ہو زاہد یعنی بے رغبت دنیا سے اور نہین ہوتا ہی زاہد یہان تک کہ ہو ورع یعنی بڑا پرہیزگار اور نہین ہوتا ہی ورع یہان تک کہ ہو متواضع اور نہین ہوتا ہی متواضع یہان تک کہ ہو پہچاننے والا اپنے نفس کا کہ کاہے سے پیدا کیا گیا ہی اور نہین ہوتا ہی پہچاننے والا نفس کا یہان تک کہ ہو ضابط ساتھ کتاب و سنت کے اور نہین ہوتا ہی ضابط یہان تک کہ ہو عاقل ✣ منبہات ✣

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

جسنے کی ہی برائی تو وہی بدلا پاویگا اوسکے برابر اور جسنے کی ہی بھلائی مرد ہو یا عورت اور وہ یقین رکھتا ہو

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

سو وہ لوگ جاوینگے بہشت مین روزی پاوینگے وہان بیشمار ✣ موضح ✣

جسنے کی برائی پس جزا نہین دیا جاویگا مگر مانند اوسکے اور جسنے کیا اچھا کام مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو پس وہ جماعت داخل ہونگے بہشت مین رزق دیا جاویگا اونکو وہان بیشمار ✣ تفسیرین ✣ کہا قتادہ نے کہ نہین ہی وہان پیمانہ اور نہ میزان یعنی بن ماپ تول کے وہان کی نعمتین بیشمار ہین پھر آغاز کیا اوس ایماندار نے درمیان دعوتین کے یعنی ایک تو اپنے بلانے کی طرف دین اللہ کے کہ جسکا ثمرہ نجات ہی اور دوسرے اونکے بلانے کی طرف مقرر کرنے شریک کے کہ جسکا انجام دوزخ ہی ساتھ قول اپنے کے وَيٰقَوْمِ الخ ✣ مل ✣

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ○ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ

اور ای قوم مجکو کیا ہوا ہی بلاتا ہون تمکو بچاو کی طرف اور تم بلاتے ہو مجکو آگ کی طرف تم بلاتے ہو مجکو کہ منکر ہون اللہ سے اور شریک ٹھہراؤن

ف۱ [illegible]

ف۲ [illegible]

ف۳ [illegible]

ف۵ [illegible]

مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ۝

جسکی مجکو خبر نہین اور مین بلاتا ہون تمکو اوس زبردست گناہ بخشنے والے کی طرف ۔ مو

اور ای قوم میری کیا ہی مجکو کہ بلاتا ہون مین تمکو طرف نجات کے یعنی جنت کے اور تم بلاتے ہو مجکو طرف دوزخ کے بلاتے ہو مجکو طرف اسکے کہ کافر ہوؤن مین ساتھ خدا کے اور شریک اوسکا مقرر کرون اوس چیز کو کہ نہین ہی مجکو اوسکی حقیقت کا علم اور مین بلاتا ہون تمکو طرف خدا غالب بخشنے والے کے ۔ تفسیر مالیس لی بہ علم یعنی مجکو اوسکی ربوبیت کا علم نہین ہی اور مراد نفی علم سے نفی معلوم کی ہی گویا کہ اوسنے کہا بلاتے ہو مجکو کہ کافر ہوؤن ساتھ خدا کے اور شریک مقرر کرون اوس چیز کو کہ نہین ہی معبود اور جو چیز کہ نہین ہی معبود کیونکر صحیح ہو یہ کہ جانا جاوے اوسکو معبود اور ایکبار کہا ادعوکم الی النجاۃ اور پھر مکرر کہا وانا ادعوکم الی العزیز الغفار واسطے زیادتی تنبیہ کے اور ہوشیار کرنے کے قوم غفلت سے اور پہلے جملے مین اشارہ تھا اسکی طرف بھی کہ جنکو پکارتا ہی وہ قوم اوسکی ہی اور یہ محل آل فرعون سے ہی ۔ مد

لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ

آپ ہی ہوا کہ جسکی طرف مجکو بلاتے ہو اوسکا بلاوا کہین نہین دنیا مین نہ آخرت مین اور یہ کہ ہمکو پھر جانا ہی اللہ کے پاس

وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝

اور یہکہ زیادتی والے وہی ہین دوزخ کے لوگ ۔ مو

بے شبہہ جو چیز کہ تم بلاتے ہو مجکو طرف اوسکے نہین ہی اوس چیز کو قبول کرنا دعا کا نہ دنیا مین اور نہ آخرت مین اور بے شبہہ بازگشت ہماری طرف خدا کے ہی اور بے شبہہ حد سے نکلنے والے وہی ہین رہنے والے آگ کے ۔ تفسیر معنی اسکے یہ ہین کہ جس چیز کی طرف تم مجکو بلاتے یعنی بتون کی طرف نہین ہی واسطے اوسکے بلانا طرف نفس اپنے کے کبھی یعنی حق معبود برحق سے یہ ہی کہ بلاتا ہی بندون کو طرف طاعت اپنی کے اور جس چیز کی طرف تم بلاتے ہو اور اوسکی عبادت کی طرف نہین بلاتی وہ طرف اسکے اور نہین دعوی کرتے ربوبیت کا یا معنی اسکے یہ ہین کہ نہین ہی اوسکے لیے قبول کرنا دعا کا دنیا اور آخرت مین یا نہین ہی دعا مستجاب اور مسرفین کے معنی قتادہ سے منقول ہین مشرکین اور مجاہد سے ناحق خونریزی کرنے والے اور بعضون نے کہا جنکی شر غالب ہو خیر پر وہ مسرف ہین ۔ مد

فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

سو آگے یاد کروگے جو مین کہتا ہون تمکو اور مین سونپتا ہون اپنا کام اللہ کو بیشک اسکی نگاہ مین ہین سب بندے ۔ مو

پس یاد کروگے تم جو کچھ کہ کہتا ہون مین تمکو اور سونپتا ہون مین معاملہ اپنا خدا کو تحقیق خدا بینا ہی ساتھ احوال بندون کے ۔ تفسیر یعنی مین جو تمکو نصیحت کرتا ہون اور تم نہین مانتے جب عذاب اوتریگا تب یاد کروگے میری نصیحت کو اور اوس وقت کا یاد کرنا کچھ فائدہ دینے کا نہین اور وہ جو ڈراتے تھے حزقیل کو بسبب مخالفت دین کے اوسپر اونھون نے کہا کہ مین اپنا امر سپرد بخدا کرتا ہون وہ تمھاری شر سے مجکو بچاویگا ۔ مل

مسئلہ ۔ جاننا چاہیے کہ مقام تفویض اعلی مقامات سے ہی اور تشویش دل اور نفس کی قسم اندیشہ انجام امور سے سوا سپرد کرنے امور کے طرف اللہ کے اور سکون دل کے ساتھ اوسکے زائل نہین ہوتے ہین چنانچہ اسی لیے تفویض جملہ واجبات سے ہی اور چونکہ بھلائی اور برائی امور آیندہ کی بندے پر پوشیدہ ہی اکثر ہوتا ہی کہ ایک چیز کو اچھا جان کر درپی اوسکے ہوتا ہی اور آخر کار مین وہ چیز مہلکات دین سے نکلتی ہی اور جب بندے نے تمام امور خدا کو سپرد کیے خاطر جمعی ہوئی اور تشویش سے چھوٹا اور خدا تعالی کہ حکیم مطلق اور جاننے والا انجام امور کا ہی جو کچھ کہ بندے کے لیے مناسب ہوگا ظہور مین لاویگا لیکن یہ بات ضرور سمجھنی چاہیے کہ جگہہ تفویض کی اوس امر مین ہی کہ قطعا صلاح و فساد اوسکا معلوم نہو اور متیقن الفساد مین مانند کفر اور معاصی کے اور متیقن الصلاح مین مانند ایمان و طاعت کے تفویض نکرنی چاہیے یعنی کفر و گناہ کرے اور پھر سپرد بخدا کرے کہ جو وہ چاہیگا

سوکریگا یا ایمان نہ لاوے اور طاعت بجا نہ لاوے اور سپرد بخدا کرے کہ جو وہ چاہیگا سو کریگا یہ نکرے بلکہ اول مین یعنی کفر و معاصی مین کہ ممنوع ہین کوشش کرنی بیچ نبچنے کے اونسے واجب ہی اور ثانی مین یعنی ایمان و طاعت مین کہ مامور بہ ہین کوشش کرنی اونکے بجالانے مین واجب ہی اور علاج حاصل کرنے مقام تفویض کا یہ ہی کہ یاد کرے اندیشہ انجام امور کا اور امکان ہلاک و فساد لوگونکے کا اور یاد کرے عاجز ہونا اپنا اپنے پرانے سے اندیشون مین اور یاد کرے پہونچنا اور نہ پہونچنا اون تک اور نہ یقین کرے بیچ فساد و صلاح اونکی کے جب یہ اندیشے بندے پر غالب آوینگے تو ناچار تفویض یعنی سپرد بخدا کریگا اور سب چیزون کی طلب سے باز رہیگا مگر بشرط خیر و صلاح کے یعنی جسمین خیر و صلاح ہوگا البتہ اوسکا طالب رہیگا اور حق کے کیے پر راضی و صابر رہیگا اور اوسکو عین حکمت و مصلحت جانیگا اگرچہ موافق طبیعت کے نہو اور ضد تفویض کی طمع ہی اور وہ دو قسم ہی ایک تو محمود اور وہ بمعنی رجا کے ہی اور وہ طلب کرنا ایک چیز کا ہی کہ اوسمین اندیشہ نہو اور یا طلب ساتھ استثنا کے کرے چنانچہ قول اللہ تعالی کے مین اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ کہ مقولہ ابراہیم علیہ السلام کا ہی یہی مراد ہی یعنی اسمین طمع بمعنی رجا کے ہی یعنی امیدوار ہون یہ کہ بخشے اللہ میرے لیے خطا میری اور دوسری مذموم ہی کہ وہ سکون دل کا ایک منفعت یا شک پر کہ شک ہو بیچ خیریت او رحصول اوسکے کے اور طلب کرنا ایک چیز کا بطریق قطع کے ہی چنانچہ رسول علیہ السلام کے قول مین کہ پرہیز کرو طمع سے کہ وہ فقر حاضر ہی یہی مراد ہی ✤ بحث ✤

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝

پھر بچالیا موسی کو اللہ نے بُرے داؤون سے جو کرتے تھے اور اولٹ پڑا فرعون والون پر بُری طرح کا عذاب ✤ صق

پس بچالیا اوسکو خدا نے سختیون بدخواہی اونکی سے اور گھیر لیا فرعون کے لوگون کو عذاب سخت نے ✤ تفسین ✤ سختیون الخ یعنی فرعونیون نے جو ارادہ کیا تھا کہ طرح بطرح کی تکلیفین اور عذاب اوس ایماندار کو پہونچاوین اونکا اس ارادہ بد اور شدائد مکر سے اللہ نے اوسکو بچایا اور اونکو خراب کیا کہ غرق ہوئے دنیا مین اور دوزخی ہوئے آخرت مین جیسے کہ آگے فرمایا اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا الخ اور کہا بعضون نے کہ وہ مومن نکلا اونکے پاس سے بھاگ کر طرف ایک پہاڑ کے پس بھیجے فرعون نے قریب ہزار آدمیون کے اوسکی طلب مین پس بعضون کو تو درندے کھا گئے اور جو کہ پھر کر آئے اونمین سے اونکو فرعون نے سولی دی ✤ مدن تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے امور خدا تعالی کے سپرد کرتا ہی تو وہ اوسکو دین و دنیا کی تکلیفات سے بچاتا ہی اور اوسکے دشمنون کو تباہ و خراب کرتا ہی شعر سپردم بتو مایہ خویش را ✤ تو دانی حساب کم و بیش را ✤ شعر کار خود را بخدا باز گذار ✤ لیک نی ہیچ ازین تیر کار ✤ بیت فکر ما در کار ما آزار ما ✤ کارساز ما بساز کار ما ✤ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اچھی بات نصیحت کی نہ ماننی بہت بُری بات ہی اور انجام اوسکا نہایت بد ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی نے کہا کہ ضائع ترین چیزون کی دس چیزین ہین علم کہ نہ سوال کیا جاوے اوس سے اور علم کہ نہ عمل کیا جاوے اوس پر اور رائے صواب کہ نہ قبول کیجاوے اور ہتیار کہ نہ استعمال کیجاوے اور مسجد کہ نہ نماز پڑھی جاوے اوسمین اور مصحف کہ نہ پڑھا جاوے اوسمین اور مال کہ نہ خرچ کیا جاوے اوس سے اور گھوڑا کہ نہ سوار ہو کوئی اوسپر اور علم زہد اوس شخص کے پیٹ مین کہ ارادہ کرے دنیا کا اور عمر طویل کہ نہ توشہ طیار کیا جاوے اوسمین سفر آخرت کے لیے ✤ ھذا فی المنبہات ✤ اور فقیہ ابو اللیث نے بستان مین نقل کیا ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ اونھون نے کہا تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ جو مبتلا ہو چار مصیبتون مین وہ کیونکر غافل ہوتا ہی چار چیزون سے تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ مبتلا ہو غم مین پس کیون نہین کہتا ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ یعنی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو بلاشبہہ مین ظالمون سے ہون ✤ اس لیے کہ اللہ تعالی اپنی کتاب پاک مین فرماتا ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ یعنی یونس علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی پس قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مومنون کو یعنی جب فریاد و دعا کرتے ہین غم سے نجات دیتے ہم اور تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ ڈرتا ہو کسی چیز سے کیون نہین کہتا حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ

[illegible]

یعنی بس ہی ہمکو اللہ اور اچھا کارساز ہی + کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ + یعنی کہا صحابہ نے کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز پس پھرے بدر سے ساتھ نعمت کے خدا کی طرف سے اور ساتھ فضل کے یعنی ساتھ سلامتی اور فائدہ تجارت کے اور نہ پہنچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ ڈرتا ہو کر ایذا رسانی لوگون کے سے کیون نہین کہتا وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا + یعنی فرعون کے چچا کا بیٹا بھائی سمعان یا حزقیل نام ایمان پوشیدہ رکھتا تھا جب اوسکی قوم نے تنبیہ کی تو اوس نے کہا وافوض آخر تک یعنی سونپتا ہون مین امر اپنا طرف اللہ تعالی کے تحقیق اللہ بینا ہی ساتھ حال بندون کے پس بچایا اوسکو اللہ تعالی نے سختیون مکر اونکے سے اور تعجب کرتا ہون اوس سے کہ رغبت کرتا ہی جنت مین کیون نہین کہتا مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ یعنی ایک مومن نے کافر سے کہا اور کیون نہ جب آیا تو باغ اپنے مین کہا ہوتا جو اللہ نے چاہا سو ہوئے والا ہی نہین قوت مجکو اپنے مال کے محافظت کی مگر ساتھ مدد خدا کے اگر دیکھتا ہی تو مجکو کہ مین کم ہون تجھسے مال و اولاد مین تو امید ہی کہ رب میرا دیوے مجکو بہتر باغ تیرے سے یہ قصہ سورۂ کہف مین مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر مین جو چاہے دیکھ لے +

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝

آگ ہی کہ دکھا دیتے ہین اونکو صبح اور شام اور جسدن اوٹھے گی قیامت داخل کرو فرعون والون کو سخت سے سخت عذاب مین

گھیر لیا اونکو آگ نے حاضر کیے جاتے ہین آگ پر صبح اور شام اور جسدن قائم ہوگی قیامت کہینگے ہم داخل کرو فرعون کے لوگون کو سخت ترین عذاب مین + تفسیر + یہ عالم قبر کا حال ہی کافر کو اوسکا ٹھکانا دکھایا جاتا ہی اور قیامت کو اوسمین بیٹھیگا اور مومن کو بہشت حاضر کیے جاتے ہین الخ یعنی جلائے جاتے ہین ساتھ آگ کے صبح و شام یعنی ان دونون وقتون مین عذاب کیے جاتے ہین ساتھ آگ کے اور باہین ان وقتون کے یا تو اور طرح سے عذاب کیے جاتے ہین یا دور کیا جاتا ہی عذاب اونسے اور جائز ہی یہ کہ ہو صبح و شام عبارت دوام سے پس یہ عذاب تو دنیا مین ہی اور روز قیامت کے کہا جاویگا دوزخ کے نگہبانون کو کہ داخل کرو فرعون کے لوگون کو اشد عذاب مین کہ وہ عذاب جہنم ہی اور یہ آیت دلیل ہی عذاب قبر کی + کہا ابن مسعود نے کہ ارواح فرعون کے لوگون کی سیاہ جانورون کے بدنون مین ہین اور ہر صبح و شام دوزخ پر حاضر کی جاتی ہین اور ملائکہ کہتے ہین کہ ای آل فرعون یہ مقام تمہارے ہین یہانتک کہ قائم ہو قیامت اور کہا قتادہ اور مقاتل اور کلبی اور سدی نے کہ حاضر کیجاتی ہی روح کافر کی دوزخ پر صبح و شام جبتک کہ دنیا ہی اور عبد اللہ بن عمر سے منقول ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک تم مین کا جب مرتا ہی تو دکھائی جاتی ہی جگہ اوسکی صبح و شام اگر ہی جنتی تو جنت مین جگہ دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ مین جگہ دکھائی جاتی ہی کہا جاتا ہی اوسکو کہ یہ جگہہ تیری ہی کہ قیامت کو ملے گی + معا + ضحاک سے پوچھا گیا حال شہدا کی ارواح کا کہا اونہون نے کہ رکھی جاتی ہین ارواح اونکی سبز جانورون کے بدنون مین میوہ خوری کرتی پھرتی ہین جنت مین اور جگہ پکڑتی ہین رات کو سونے کی قندیلون مین لٹک رہی ہین عرش مین پھر پوچھا کہ کفار کی ارواح کا کیا حال ہی کہا رکھی جاتی ہین ارواحین اونکی سیاہ جانورون کے بدنون مین صبح و شام کو حاضر کی جاتی ہین آگ پر پھر پڑھی یہ آیت اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا اور ایک روایت مین ابن مسعود سے آیا ہی کہ مومنون کے لڑکون کی ارواحین چڑیون کے بدنون مین ہوتی ہین چرتی چگتی پھرتی ہین جنت مین جہان چاہتی ہین + ابو ہریرہ سے منقول ہی کہ وہ ہر روز صبح و شام مین دو آوازین کرتے تھے یعنی نعرہ مارتے ساتھ آہ سرد کے کہتے اول روز مین ذَهَبَ اللَّيْلُ وَجَآءَ النَّهَارُ

وَعُرِضَ اٰلُ فِرْعَوْنَ عَلَی النَّارِ یعنی گئی رات اور آیا دن اور حاضر کیے گئے فرعون کے لوگ دوزخ پر پس نہیں سنتا کوئی اونکی آواز کو مگر کہ پناہ مانگنا ساتھ اللہ کے آگ سے ✤ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں نیکی کرتا کوئی نیکی کرنے والا مسلمان ہو یا کافر مگر کہ ثواب یعنی بدلا دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا ہی ثواب دنیا کافر کو فرمایا مال اور اولاد اور صحت اور مانند اونکے کے عرض کیا ہمنے اور کیا ہی ثواب دینا آخرت میں فرمایا عذاب کمتر عذاب سے یعنی اور کفار کی نسبت تخفیف ہوتی ہی اونکے لیے عذاب میں ✤ در منثور ✤

وَاِذْ یَتَحَاۤجُّوْنَ فِی النَّارِ فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰۤؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ○

اور جب آپس میں جھگڑینگے آگ میں پھر کہینگے کمزور غرور کرنے والون کو ہم تھے تمہارے پیچھے پھر کچھ تم ہم پر سے اوٹھا لوگے حصہ آگ کا ✤ مو ✤

اور یاد کر جس وقت کہ آپس میں جھگڑینگے بیچ دوزخ کے پس کہینگے ناتوان سرکشون کو یعنی سردارون سے تحقیق ہم تابع تھے تمہارے پس کیا ہو تم دفع کرنے والے ہمسے ایک حصہ عذاب دوزخ سے ✤ مدا ✤

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُلٌّ فِیْهَاۤ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَیْنَ الْعِبَادِ ○

کہینگے جو غرور کرتے تھے ہم سب پڑے ہین اسمین اللہ فیصلہ کر چکا بندون مین ✤ مو ✤

کہینگے سرکش تحقیق ہم سب آگ میں ہین تحقیق خدا نے مقدمہ فیصل کیا ہی درمیان بندون کے ✤ تفسیر ✤ یعنی اب جگہ نہیں ہی کہ کوئی کسیکے کام آوے ✤ مو ✤ ہم سب الخ یعنی ہم سب دوزخ مین ہین نہیں دفع کرسکتا کوئی کسی سے عذاب مقدمہ فیصل کیا اس طرح کہ داخل کیا اہل جنت کو جنت مین اور اہل نار کو دوزخ مین ✤ مدا ✤

وَقَالَ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ○

اور کہینگے جو لوگ پڑے ہین آگ مین دوزخ کے داروغون کو مانگو اپنے رب سے کہ ہمپر ہلکا کرے ایک دن تھوڑا عذاب ✤ مو ✤

اور کہینگے وہ لوگ کہ دوزخ مین ہونگے دوزخ کے نگہبانون سے کہ دعا کرو جناب پروردگار اپنے سے تو سبک کرے ہمسے ایک دن عذاب سے ✤ تفسیر ✤ کہینگے یعنی جس وقت کہ سخت ہوگا اونپر عذاب اور نہ کہا الخزنہ کہا اور کہا لخزنہ جہنم اسلیے کہ بیچ ذکر کرنے جہنم کے ہول ڈرانا اور ڈرانا منظور ہی اور احتمال ہی کہ جہنم بنسبت اور دوزخون کے بہت گہری ہی اور جہنم میں بڑے سرکش و بدذات کافر ہونگے پس داخل ہونگے شاید کہ جو ملائکہ متعین ہونگے اونکے عذاب پر اونکی دعا بہت قبول ہوتی ہوگی بسبب زیادتی قرب اونکے کے اللہ تعالی سے پس اس لیے دوزخی طلب دعا کی کرینگے اونسے ایکدن یعنی بقدر ایکدن دنیا کے ✤ مدا ✤

قَالُوْۤا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِیْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰی قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ○

وہ بولے کیا نہ آتے تھے تم پاس تمہارے رسول کھلے نشان لے کر کہینگے کیون نہیں بولے پھر پکارو اور کچھ نہیں پکارنا کافرون کا مگر بھٹکنا ✤ مو ✤

کہینگے نگہبان کیا نہیں آتے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے ساتھ معجزون کے کہینگے دوزخی ہان آتے تھے نگہبان کہینگے پس دعا کرو اور نہیں ہی دعا کافرون کی مگر تباہی میں ✤ تفسیر ✤ دوزخ کے فرشتے کہینگے سفارش کرنی ہمارا کام نہیں ہم تو عذاب پر مقرر ہیں سفارش کام ہی رسولون کا سو رسولون سے تو برخلاف ہی تھے ✤ موضح ✤ کہینگے یعنی ازراہ توبیخ کے بعد مدت دراز کے کیا نہیں آتے تھے الخ پھر کہینگے نگہبان کہ پس تو تمہیں اپنے رب سے دعا کرو ہم نہیں دعا کرتے تمہارے لیے اسلیے کہ وہ جانتے ہونگے کہ نہیں سبک کیا جاویگا اونسے عذاب اور ضلال کے معنی ہین بطلان یعنی دعا اونکی باطل ہوگی اور نہیں نفع دیگی اونکو اور جملہ وما دعاء الکافرین اللہ عزوجل کے قول سے ہی اور احتمال ہی

یہ کہ ہو نگہبانون کے کلام سے ÷ ملخص معا ÷ اول قصہ فرعون کا سنایا کفار قریش کو تو عبرت پکڑین پھر سب کفار کا حال سنایا کہ دنیا مین بعضے کافر بعضون کے دوست ہین اور وہان ایک دوسرے سے بیزار ہونگے پھر دوزخیون کے اور وہان کے نگہبانون کے کلام ذکر فرمائے پھر اونکے سنانے کو رسولون کی مددگاری کا حال بیان فرمایا ÷

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ

ہم مدد کرتے ہین اپنے رسولون کی اور ایمان والون کی دنیا کے جیتے اور جب کھڑے ہونگے گواہ جسدن کام نہ آوین منکرون کو

مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝

اونکے بہانے اور اونکو پھٹکار ہی اور اونکو برا گھر ÷ مو ÷

تحقیق ہم مدد دیتے ہین اپنے پیغمبرون کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے اور اوس روز بھی کہ قائم ہونگے گواہ یعنی فرشتے گواہی دینگے اوسدن کہ فائدہ نہ دیگا ظالمون کو عذر کرنا اونکا اور اونکے لیے ہی لعنت اور اونکے لیے ہی عذاب اوس گھر کا ÷ تفسیر ÷ بیچ زندگانی دنیا کے اور اوس روز بھی کہ قائم ہونگے گواہ یعنی دنیا اور آخرت مین یعنی اللہ تعالی غالب کرتا ہی اونکو دارین مین ساتھ حجت کے اور فتحیابی کے اونکے مخالفون پر اگرچہ مغلوب ہون دنیا مین بعض اوقات مین از راہ امتحان ہونے کے اللہ کی طرف سے اور عاقبت بخیر اونھین کے لیے ہی اور بدلا لیتا ہی اللہ تعالی اونکے دشمنون سے اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو اور اشہاد جمع شاہد کی ہی جیسے صاحب اور اصحاب مراد ہین اس سے انبیا اور فرشتے عمل لکھنے والے پس انبیا گواہی دینگے نزدیک رب العزت کے کافرون پر کہ وہ جھٹلاتے تھے اور فرشتے مذکور گواہی دینگے بنی آدم پر اونکے عملون کی اوسدن کہ نہ فائدہ دیگا یعنی نہین مقبول ہوگا عذر اونکا اور لعنت کے معنی ہین دوری اللہ کی رحمت سے اوس گھر کی یعنی دار آخرت کا ÷ فائدہ ÷ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیچ تفسیر انا لننصر کے کہ ہم مدد دیتے ہین ساتھ غلبے اور قہر کے ÷ اور کہا سدی نے ساتھ حجت کے آخرت مین ہی ÷ اور بعضون نے کہا ساتھ بدلا لینے کے دشمنون سے دنیا اور آخرت مین اور تمام یہ ہی انبیا اور مومنون کے لیے پس وہ مدد دیے گئے ہین ساتھ حجت کے اوپر مخالفون اپنے کے اور مدد کی ہی اللہ نے اونکے ساتھ غالب کرنے کے اوپر کہ دشمنی کی اوپر مخالفون اپنے کے اور مدد کی ہی اللہ نے اونکی ساتھ غالب کرنے کے اوپر کہ دشمنی کی اونکی اور ساتھ ہلاک کرنے دشمنون اونکے کے اور مدد کرنے اونکے کے بعد مارے جانے اونکے کے ساتھ بدلا لینے کے اونکے دشمنون سے جیسے کہ مدد کی یحیی بیٹے زکریا کی جب کہ قتل کیے عوض اونکے ستر ہزار آدمی پس وہ مدد دیے گئے ہین ساتھ ایک وجہ کے ان وجوہ سے اور یوم یقوم الاشہاد سے مراد دن قیامت کا ہی کہ گواہی دینگے فرشتے عمل لکھنے والے واسطے رسولون کے ساتھ پونہچا دینے رسالت کے اور کفار پر ساتھ جھٹلانے کے اوسدن کہ فائدہ نہ دیگا ظالمون کو عذر کرنا اونکا یعنی اگر عذر کرینگے اپنے کفر کرنے سے تو نہین قبول کیا جاویگا اونسے اور اگر توبہ کرینگے تو نہین نفع دیگی اونکو توبہ ÷ معا ÷ ابو درداء سے روایت ہی کہ کہا جس شخص نے رد کیا بھائی مسلمان کی آبروریزی سے یعنی کوئی اوسکی آبروریزی کرتا تھا اسنے مدد کی اوسکی اور بچایا اوسکو رد کریگا اللہ جہنم کی آگ اوسکے موہنہ سے روز قیامت کے پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا آخر آیت تک اور روایت ہی زید بن اسلم سے کہ کہا اشہاد یعنی گواہ چار ہین ایک تو فرشتے ہین کہ جو لکھتے ہین اچھے اعمال ہمارے اور برے اعمال ہمارے اور پڑھی یہ آیت وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ÷ یعنی اور آویگا ہر شخص یعنی طرف محشر کے ہمراہ اوسکے ہانکنے والا ہوگا یعنی فرشتہ کہ ہانک کر لاویگا اوسکو طرف محشر کے اور گواہ ہوگا یعنی فرشتہ عمل لکھنے والا کہ گواہی دیگا اوسکے اعمال کی ÷ اور دوسرے گواہ نبی ہین کہ گواہی دینگے اپنی امتون پر اور پڑھی زید نے یہ آیت فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ ÷ یعنی پس کیا حال ہوگا جب لاوینگے ہم ہر امت سے گواہ یعنی نبی ہی ÷ اور تیسرے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہ ہین کہ گواہی دینگے امتون پر اور پڑھی زید نے یہ آیت لِتَكُونُوا

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ؕ یعنی ہمنے امت وسط کیا ہی تمکو تو کہ ہو گواہ لوگون پر ؕ اور جیتے بدن اور چمڑے گواہ ہین اور پڑھی آیت
وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ یعنی اور کہین گے مجرم واسطے جلدون
اپنی کے کیون گواہی دی تمنے ہمارے ضرر پر کہین گے گویا کیا ہمکو اوس خدا نے کہ گویا کیا ہر چیز کو یعنی ہم اوسکے دست قدرت مین ہین جیسا حکم ہو
ویسا بجا لائے ؕ درمنثور ؕ **تنبیہ** ؕ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ مددگار ہی اپنے رسولون کا اور مومنون کا
بھلا بھائیون سوچو تو سہی کہ جب اللہ جل شانہ خود تمہارا مددگار ہی تو بھلا تمکو اور کی مدد مانگنی کی کیا حاجت ہی ایسے قادر کی مدد چھوڑ کر نبیون اولیاء
اور عاجز بندون سے مدد مانگتے پھرو حیف ہی تمہاری سمجھ پر بس تمہاری مثال ایسی ہی کہ جیسے ایک بادشاہ زبردست کسیکا متکفل ہوا اور
اوس سے کہدے کہ تو مجھی سے علاقہ رکھنا جو تجکو مطلب درپیش ہو مجھسے عرض کرنا مین تیری حاجت روائی کرتا رہونگا میرے سوا کسی سے غرض رکھنا
اب وہ شخص اوسکے ارکان دولت کے آگے ذلیل ہوا اور اونسے اپنی حاجت روائی چاہے اوسکو نادان کہینگے یا نہین پھر سورہ فاتحہ مین دیکھو کہ جو کلام اللہ
سب کی سورت ہی اور ہر نماز مین بار بار پڑھتے ہو اوسمین تمکو حکم فرمایا کہ یون کہو وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ تمام مفسر صاحب بیضاوی وغیرہ نے
اسکے یہ معنی لکھے ہین کہ ہم خاص تجھی سے مدد مانگتے ہین اور کسی سے ہرگز نہین مانگتے بھلا مالک تمہارا تو تمسے یون کہواوے اور پھر مردون سے مدد مانگتے
پھرو کہین کہو یا علی مدد کہین کہو یا مدار مدد کہین یا سالار مدد کہین اور اور کسی سے مدد مانگو یہ تمکو ہرگز مناسب نہین خیال کرو ان آیتون کے مضمون مین
اور اوسیکو مددگار جانو اور اوسی سے مدد مانگو اور کسیکو ہرگز مددگار نہ سمجھو اور نہ کسی سے مدد مانگو یہ کلام بطریق اختصار کے بخوف درازی کتاب کے
لکھا گیا ہی جسکو تفصیل دیکھنی منظور ہو اور تفسیرون مین ایاک نستعین کی تفسیر مین دیکھ لے اور اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جب تمہارا
مالک مددگار ہوا رسولون اور مومنون کا تو تمکو بھی بموجب تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ کے اللہ تعالی کے سے خلق حاصل کرو اور اوسکے رسول
مقبول کی شریعت کا مددگار رہنا چاہیے اور آپسمین ایک دوسرے کا مددگار رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاوے تو مومنونکو آپسمین
رحم کرنے مین اور محبت کرنے مین اور مہربانی کرنے مین مانند مثال بدن کے کہ جب دکھے ایک عضو شریک ہوا اوسکے لیے تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے
یعنی حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مومن کو مومن کی راحت و مشقت مین شریک مددگار ہونا چاہیے مثل اعضاء بدن کے کہ ایک کا دکھ باعث سب کے دکھ کا
ہوتا ہی یہی مضمون شیخ سعدی نے لکھا ہی **نظم** بنی آدم اعضای یکدیگر اند ؕ کہ در آفرینش زیک گوہر اند ؕ چو عضوی بدرد آورد روزگار ؕ
دگر عضوہا را نماند قرار ؕ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے لیے مانند مکان کے ہی کہ تقویت دیتا ہی بعض اوسکا بعض کو پھر
بیچ کین انگلیان اونگلیون مین یعنی تشبیہ کے لیے کہ یون ملا رہنا اور مددگار رہنا چاہیے اور آیا ہی کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا
اونکے پاس مانگنے والا یا حاجتمند تو فرماتے صحابہ کو کہ سفارش کرو مجھسے اوسکی پس ثواب دیے جاوگے اور جاری کریگا اللہ اپنے رسول کی
زبان پر جو چاہیگا اور فرمایا مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم پس عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرونگا مین اوسکی
حالت مظلومی مین پس کیونکر مدد کرون اوسکی اوس حال مین کہ ظالم ہو فرمایا منع کرے تو اوسکو ظلم سے پس یہ ہی مدد کرنی تیری اوسکو اور
فرمایا مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ہلاکت مین ڈالے اوسکو اور جو کوئی ہو اپنے بھائی مسلمان کی حاجت روائی مین
ہوتا ہی اللہ تعالی اوسکی حاجت روائی مین اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوس سے سختی کو روز قیامت کی سختیون
مین سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی یا ستر ڈھانکے اوسکا پردہ پوشی کریگا اللہ اوسکی روز قیامت کے اور فرمایا اچھا گھر بیچ مسلمانون
کے وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ احسان کیا جاوے طرف اوسکے اور برا گھر مسلمانون مین وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ ایذا پہنچائی جاوے
طرف اوسکے ؕ اور فرمایا جو کوئی ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر نہ پھیرے اوسپر مگر اللہ کی خوشی کے لیے تو ہوتی ہین اوسکے لیے نیکیان بدلے
ہر بال کے کہ پھرتا ہی اوسپر ہاتھ اوسکا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اوسکے ہی تو ہونگا مین اور وہ جنت مین

[illegible] اور جاری کریگا اللہ [illegible]

مانند ان دو کے اور ملا دین دونو انگلیان اپنی اور فرمایا جو کوئی بٹھاوے یتیم کو طرف کھانے اپنے کے اور پانی اپنے کے واجب کرتا ہی اللہ واسطے اوسکے جنت مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین بیٹیان یا تین بہنین پس ادب سکھاوے اونکو اور رحم کرے اونپر یہان تلک کہ بے پروا کرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو پرورش کرے فرمایا یا دو کو یہان تلک کہ اگر کہتے وہ یا ایک کو تو البتہ فرماتے یا ایک کو اور جسکی کھو دین اللہ نے دو عزیز چیزین تو واجب ہوگی اوسکے لیے بہشت کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کیا ہین دو عزیز چیزین اوسکی فرمایا دونون آنکھین اوسکی اور فرمایا البتہ ادب دینا آدمی کا اپنے بیٹے کو بہتر ہی اوسکے لیے تصدق کرنے ایک صاع کے سے کہ جسمین قریب ساڑھے تین سیر کے غلہ آتا ہی اور فرمایا نہ بخشا باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی بخشنا افضل ادب نیک سے اور فرمایا جسکے پاس غیبت کیا جاوے مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر یعنی اوسکی غیبت سے اوسکو منع کر سکتا ہی پس مدد کی اوسکی تو مدد کرتا ہی اوسکی اللہ دنیا اور آخرت مین پس اگر نہ مدد کی اوسکی اس حال مین کہ وہ قادر ہی اوسکے مدد کرنے پر تو پکڑیگا اللہ بسبب اوسکے دنیا اور آخرت مین اور فرمایا جو کوئی دفع کرے اپنے بھائی مسلمان کے گوشت سے پس پشت اوسکے ف ۱ تو ہوتا ہی اللہ پر حق یہ کہ آزاد کرے اوسکو آگ سے اور فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ منع کرے آبروریزی بھائی مسلمان اپنے کی سے مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ دور کرے اوس سے آگ دوزخ کی دن قیامت کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنی اور ہی حق ہمپر مدد کرنی مومنون کی اور فرمایا نہین کوئی آدمی مسلمان کہ چھوڑے مدد کرنی آدمی مسلمان کی بیچ اوس جگہ کے کہ اوسکی ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین اور ناقص کیجاتی ہی اوسمین آبرو اوسکی ف ۲ مگر کہ چھوڑیگا مدد کرنی اوسکی اللہ تعالی اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد کرنی اوسکی یعنی آخرت مین اور نہین کوئی آدمی مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہہ مین کہ ناقص کیجاتی ہی آبرو اوسکی اور اوسکی ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ اوس جگہہ مین کہ دوست رکھتا ہی مدد کرنی اوسکی اور فرمایا جسنے دیکھا عیب کسیکا پھر ڈھانپ دیا اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند اوسکے کہ زندہ کیا موؤدہ کو ف ۳ اور فرمایا بلاشبہہ ایک تم مین کا آئینہ ہی مسلمان بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اوسمین برائی پس چاہیے کہ دور کرے اوس سے ف ۴ اور فرمایا جو کوئی بچاوے مومن کو منافق کے شر سے بھیجیگا اللہ فرشتے کو کہ بچاوے گا گوشت اوسکا دن قیامت کے دوزخ کی آگ سے اور جو کوئی تہمت کرے مسلمان کو ساتھ ایک چیز کے کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے عیب اوسکا تو روکیگا اوسکو اللہ تعالی جہنم کے پل پر یہان تک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہا ف ۵ اور فرمایا جسنے حاجت روائی کی کسیکے لیے میری امت مین سے کہ چاہتا ہو کہ خوش کرے اوسکو بسبب اوسکے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی جنت مین اور فرمایا جسنے فریادرسی کی غمگین کی لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے تہتر بخششین ایک مین درستی سب کامون اوسکے کی ہوتی ہی یعنی دنیا اور آخرت مین اور بہتر اوسکے لیے باعث درجات کی ہوتی ہین روز قیامت کے اور فرمایا خلق عیال اللہ کی ہی پس محبوب ترین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہی کہ سلوک کرے طرف عیال اوسکی کے ف ۶ تحقیق ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سنگدلی کا فرمایا ہاتھ پھیر یتیم کے سر پر اور کھانا کھلا مسکین کو اور فرمایا آنحضرت نے کیا نہ خبر دون مین افضل صدقے کی وہ صدقہ تیری بیٹی پر ہی کہ طلاق دی ہو اوسکے خاوند نے اور آپڑی ہو وہ تیرے گھر نہو اوسکے لیے کمانے والا کوئی سوائے تیرے ❊ مشکوۃ ❊ اوپر رسولون اور مومنون کی مددگاری ذکر فرمایا تھا اور رسولون مین سے حضرت موسی علیہ السلام بھی بڑے مرتبے کے رسول ہین کہ یہود اوس زمانے کے اونکو مانتے تھے اور اونکے تابع بنی اسرائیل تھے اونکی مددگاری کا ذکر فرمایا کہ اونکو جسنے ہدایت یعنی معجزات وغیرہ دیے اور طرح بطرح سے ہم مددگار رہے اور یہ بھی اسمین اشارہ ہی کہ موسی اور بنی اسرائیل کہ تمہارے نزدیک بہی بڑی وقار ہین وہ بھی اس نبی آخر الزمان کی خبر دے گئے ہین جیسے کہ یہ بات اونکی بھی تم نہین مانتے باوجودیکہ وہ ایسے تھے ❊

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

اور ہمنے دی موسیٰ کو راہ کی سوجھ اور وارث کیا بنی اسرائیل کو کتاب کا سجھاتی اور سمجھاتی عقلمندون کو ✤ مع ✤

اور تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو ہدایت اور وارث کتاب کا کیا ہمنے بنی اسرائیل کو واسطے راہ دکھانے اور نصیحت دینے کے عقلمندونکو

تفسیر ✤ مراد ہدایت سے تمام وہ چیزین ہین کہ جو موسیٰ ایکے آگے در باب دین کے قسم معجزات اور توریت اور شرائع سے اور کتاب سے مراد توریت اور انجیل اور زبور ہین ✤ مل ✤ پھر خطاب آنحضرتؐ کو فرمایا کہ ان نابکارون کی ایذا پر صبر کرو ہم تمہاری مدد کرینگے ہمارا وعدہ سچا ہے اور استغفار مین اور تسبیح اور تحمید مین صبح وشام مشغول رہو ✤

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝

سو تو ٹھہرا رہ بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے اور بخشوا اپنا گناہ اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیان شام کو اور صبح کو ✤ مع ✤

پس صبر کر بلا شبہہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور بخشش طلب کر اپنے گناہ کے لیے اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے شام و صبح

تفسیر ✤ حضرت رسولؐ دن مین سو سو بار استغفار کرتے گناہ سے ہر بندہ سے قصور ہے اوسکے موافق ہر کسیکو ضرور ہے استغفار ✤ مو ✤ پس صبر کر یعنی اپنی قوم کی ایذا پر وعدہ اللہ کا یعنی تیرے مدد کرنے کا اور تیرے بول بالے کا اور تیرے دشمنون کے ہلاک کرنے کا سچا ہے کہا کلبی نے کہ منسوخ کیا آیت قتال نے اس آیت صبر کو بخشش مانگ یہ حکم فرمایا بخشش مانگنے کا تو کہ زیادہ ہو بسبب اوسکے درجہ اور قرب حضرتؐ کا اور سنت ہو امت کے لیے اور بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ بخشش مانگ اپنی امت کے گناہون کے لیے اور آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے دل پر ایک پردہ سا آجاتا ہے پس بخشش مانگتا ہون مین اللہ سے ہر دن ستر بار پس اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ استغفار حضرتؐ کے واسطے زیادتی قرب کی تھی والا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اونکے حق مین وارد ہے اور پاکی بیان کر الخ یعنی مداومت کر اپنے رب کی عبادت و ثنا بیان کرنے پر اور بعضون نے کہا کہ مراد صبح وشام کی پاکی و تعریف کے بیان کرنے سے نماز فجر اور عصر کی ہین اور ابن عباسؓ نے کہا پانچون نمازین بھی مراد ہین اور بعضون نے کہا یہ مراد ہے کہ سبحان اللہ وبحمدہ ✤ مل ✤ بحر ✤ معا ✤ تنبیہ ✤ جاننا چاہیے کہ استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہے اور کبھی نہین اسی لیے کہا جاتا ہے کہ استغفار و توبہ کر گویا استغفار زبان سے ہوتی ہے اور توبہ دل سے اور توبہ کے معنی ہین پھرنا گناہون سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ کی بندے کے لیے یہ ہے کہ ڈھانکے گناہ اوسکے دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسیکو اوس پر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ توبہ کیا ہے فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکل جاوے کہ گویا گناہ کو پہچانتا ہی نہین اور سہیل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انتہی ✤ اور توبہ و استغفار کرنی بموجب امر وتوبوا الی اللہ جمیعا کے ہر ایک پر واجب ہین اسلیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبہ اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح و شام توبہ و استغفار کو ورد کرے تو کہ کفارہ ہوتا رہے تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصداً کیے ہون یا خطاً یا سہواً اور بسبب شومی گناہون کے توفیق طاعت سے محروم نرہے اور ظلمت اصرار کی گناہون پر دل کو بالکل نگھیرلے اور کفر و دوزخ کو نہ پہونچاوے اور شرطین توبہ کی چار ہین ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے ہو یا بسبب تعظیم امر اوسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے لوگونکے اور ضعف و فقر اور مانند انکے کے دوسری یہ کہ گذشتہ گناہون سے شرمندہ ہو تیسری یہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہون ظاہر و باطن کا کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ کوئی گناہ ہرگز نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہے کہ ابتدا بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوے ہین

تو تدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ اور فرائض ترک ہوئے ہوں تو اونکی قضا کرے اور سستی نکرے اونکے ادا کرنے میں
ساتھ صرف کرنے وقت کے نوافل مین اور فرض کفایہ مین کہ نہ متعین یعنی نہ موقوف ہوا اوسپر اور جو خلاف شرع منع چیزیں کی ہیں مانند پینے
شراب و پہنے لباس حریر وغیرہ کے اونسے درگاہ خدائے تعالی مین توبہ و استغفار کرے بلکہ بہت عمل خیر کرے اور بندے کی توبہ اوسکی مقبول ہو
اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ
یعنی وہ ایسا ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور معاف کرتا ہے برائیاں اور یہ توبہ اللہ تعالی سے کرنی اون گناہوں سے ہے کہ محض گناہ
خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندوں کے ہوں تو اللہ تعالی سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اوسکی کی ہے اور اونسے بھی
تدارک اوسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا لیوے اگر مقدور ادا کا نہین رکھتا ہے اور اگر حق سوائے مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے
تو اوس سے بخشواوے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہین تو بغیر لینے نام کے مطلق گناہ معاف کرواوے اور اگر اسمین بھی خوف
فتنے کا ہو تو رجوع خدائے تعالی کی طرف کرے اور تضرع و زاری اور اعمال خیر کرے اور بندے کو تو اللہ تعالی اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے
دشمنوں کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہین پس اگر قرض ہے
یا اور حقوق مالیہ تو ادا کرے اوسکے وارثوں کو اگر مقدور رکھتا ہے والا اونسے بخشواوے اور سلوک کرے اونسے اور مردے کیلیے بھی کچھ صدقہ
اور توبہ و استغفار مین دیر نکرے اور بسبب وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نسمجھے کہ میری توبہ پر ثابت نہین رہنے کا تو بکیونکر کروں اسلیے کہ جب
بندہ توبہ کرتا ہے تو گناہ اگلے اوسکے بخشے جاتے ہین اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو
بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل مین یہ نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کر لونگا بلکہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مر جاؤں اور جب
توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدے مین جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو
کرے اور گناہوں گذشتہ کو یاد کر کر عذاب الٰہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ ہاتھ اوٹھا کر کہے یا الٰہی غلام بھاگا ہوا
گنہگار تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہے اور عذر کرتا ہے گناہ میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھ نظر رحمت کے
میری طرف دیکھ اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجکو اپنے گناہوں سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت مین ہے اور تو ہی [illegible]
ہی بعدہ درود پڑھے اور مسلمانوں کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ عوام کی ہے صاحب اوسکا مستحق بشارت إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ کا ہوتا ہے یعنی بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے طہارت کرنیوالوں کو
اور توبہ خواص کی یہ ہے کہ برے اخلاق سے کہ واجب ہے پاک کرنا دل کا اونسے توبہ کرین اور توبہ محبوں کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے
ماسوی اللہ سے ہوتی ہے اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہے اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان
مظاہر حق مین بیچ باب الکبائر و علامات النفاق کے تفصیل سے کیا گیا ہے جو چاہے وہان سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین
اور پرہیز کرنا بھی اونسے دشوار ہے اور بحسب نص مختار کے تقوی مین بھی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو اونپر اسلیے کہ صغیرہ
بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ
ایمان سے خارج نہین کر دیتے لیکن خوف اسکا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہنچا دین اور سہل تر علاج گناہوں سے بچنے کا یہ ہے
کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہ ہے لقمہ دفع کرنے والا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی سردی سے
اور باہم ضروری اور ایک بیوی اگر ضرورت ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے حد ضرورت سے اور وسعت کرنے کے مباح مین پڑتا ہے
شبہات اور مکروہات مین اور بسبب پڑنے کے مکروہات مین مرتکب حرام چیز کا ہوتا ہے اور یہان سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہے اور اوس سے بعد اوسکے

پھر کفر و آگ کا ہی نعوذ باللہ منہ ع ۹ ٭ اور جاننا چاہیے کہ فائدے استغفار کے حدیث شریف مین بہت آئے ہین از انجملہ
بڑا فائدہ جامع یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا
ومن کل ہم فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب ٭ یعنی جو کوئی لازم کرے استغفار کو کر دیتا ہی اللہ واسطے اوسکے ہر تنگی
سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال و طیب اوس جاگہ سے کہ گمان نہین کرتا ٭ ف ٭ لازم کرنے یعنی
وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہین کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم مین محتاج ہی اوسکا اور اسی لیے
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا ٭ یعنی خوش حالی ہی اوسکے لیے کہ پاوے
اپنے اعمال نامے مین استغفار بہت اور فضیلت مذکور اسلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ تعالی پر ہوتا ہی
اور بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پس ہیچ حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہی اور اونکی شان مین یہ آیت وارد ہوئی ہی و من یتق اللہ یجعل
لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ٭ یعنی اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سے
کر دیتا ہی اوسکے لیے راہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جاگہ سے کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی
اوسکو پس یہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہی اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فقلت
استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا و یمددکم باموال و بنین و یجعل
لکم جنت و یجعل لکم انہارا ٭ یعنی کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ پس کہا مینے بخشش مانگو اپنے رب سے تحقیق وہ ہی
بہت بخشنے والا بھیجیگا مینہ تمپر کثرت اور دیگا تمکو مال و اولاد اور بناویگا تمھارے لیے باغ اور جاری کریگا تمھارے لیے نہرین ٭
منقول ہی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کہا استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے
محتاجگی کا پھر ایک اور نے کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیداوار کا زمین اپنی مین پس سبھونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسے
کہ شکوہ کیا لوگون نے تمسے کئی چیزون کا اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار ہی کرنے کا پس پڑھی اونھون نے یہی آیت فقلت استغفروا الخ
یعنی جتنے جواب مینے دیے ہین سب اس آیت سے ثابت ہین ۱۲ ٭ سوچنا چاہیے کہ استغفار اور تقوی اور توکل کے کیا کیا فائدے ہین پس
افسوس ہی کہ اور اعمال لوگ ڈھونڈتے پھرتے ہین اور ان اعمال مجرب کی طرف کچھ بھی خیال نہین کرتے اور اس استغفار کے ترک کرنے سے
بندہ بڑی خرابی مین گرفتار ہوتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ مومن جب گناہ کرتا ہی تو ہو جاتا ہی ایک نکتہ سیاہ اوسکے
دل مین پھر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی تو صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہو جاتا ہی وہ نکتہ یہان تک کہ چھا جاتا ہی
اوسکے دل پر پس یہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت مین کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون
یعنی ہرگز نہین بلکہ زنگ لگایا ہی اونکے دلون پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی اونمین خیر ہرگز ف
چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی دل کی بینائی سے پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینے والون سے اور
حکمتون فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہی نہ اورونپر اور ثابت ہوتے ہین اوسکے دل مین آثار ظلم و قسوت کے
اور جرأت کرتا ہی گناہ پر ع ۹ ٭ اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ شیطان کی برعکسی ہوتی ہی اور وہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہی سبب اوسکے استغفار سے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ شیطان نے عرض کیا پروردگار سے کہ قسم ہی تیری عزت کی اے رب مین ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا
مین تیرے بندونکو جبتک کہ ارواح اونکی اونکے بدنون مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عز و جل نے قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی
اور بلندی مرتبے اپنے کی ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جب تک کہ بخشش مانگتے رہین گے وہ مجھسے ٭ اور اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ آنحضرت

کی سنت ادا ہوتی ہی کہ آنحضرت مجلس مین استغفار کثیر کرتے تھے چنانچہ ابن عمر رض روایت کرتے ہین کہ تحقیق تھے ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس مین کہ کہتے تھے سو بار رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ یعنی اے
پروردگار میرے بخشش واسطے میرے گناہ اور قبول کر توبہ میری بلاشبہ تو ہی ہی توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہے أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بخشش کیجاتی ہی واسطے
اوسکے اگرچہ بھاگا ہو لشکر کی لڑائی سے کہ کبیرہ گناہ ہی ف مگر چاہیے کہ وقت استغفار کے حضور دل بھی ہو حضرت رابعہ کا قول ہی کہ
استغفار ہمارا احتیاج ہی بہت سے استغفار کی مصرع عصیان را خندہ می آید ز استغفار ما خدا سے ڈرے اور استغفار کو ٹھٹھا تمسخر نہ ٹھہرائے اور منافقون
مین داخل نہو ظاہر کچھ اور باطن کچھ پس جب استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا ہی کہ استغفار کرنے والا گناہ سے اوس حال مین کہ مقیم ہو
گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہی ساتھ رب اپنے کے عیاذا باللہ منہ ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ عزوجل البتہ
بلند کرتا ہی درجہ واسطے بندے نیکبخت کے بہشت مین پس کہتا ہی بندہ اے پروردگار میرے کہان سے حاصل ہوا مجکو یہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہ درجہ
بسبب استغفار فرزند تیرے کے تیرے لیے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا ہی مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ
کوئی ہاتھ اوسکا پکڑے منتظر رہتا ہی دعا کا کہ پہونچے اوسکو باپ کی طرف سے یا مان کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جسوقت کہ پہونچتی
ہی دعا اوسکو ہوتا ہی پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پہونچاتا ہی قبر والون کو بسبب دعا
زمین والون کے مانند پہاڑون کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت و بخشش اور بلاشبہ تحفہ زندون کا طرف مردون کے استغفار کرنا ہی اونکے لیے اور
روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہین دونون فرشتے اعمال لکھنے والے اوٹھا لیجاتے ہین اعمال نامہ بندے کا ہر دن پھر دیکھتا ہی
اللہ تعالی اول اعمال نامے مین اور اخیر مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی اللہ تبارک و تعالی بخشدے مینے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان
دونون طرفون اعمال نامے کے ہین حاصل یہ کہ صبح و شام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی اور روایت ہی عائشہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی کر مجکو اون لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین اور روایت ہی حارث بن سوید سے
کہ کہا بیان کین مجسے عبداللہ بن مسعود رض نے دو حدیثین ایک تو اونمین سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے کہ وہ یہ کہ کہا کہ
تحقیق مومن دیکھتا ہی اپنے گناہون کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہی نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہی اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہی اپنے گناہونکو
مانند مکھی کے کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اوس مکھی کے اس طرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے پس اوڑایا اوسکو اپنی ناک سے یعنی
مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا نجاؤن اور فاجر کو اپنے گناہ کرنے کی پروا نہین ہوتی پھر کہا عبداللہ نے یعنی حدیث
جو حضرت سے سنی تھی وہ بیان کی کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے اپنے
بندے مومن کے بہ نسبت اوس شخص کے کہ آ اوترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت اور گھانس سے جگہہ ہی ہلاکت کی ساتھ اوسکے تھی سواری اوسکی اوسپر
تھا کھانا اوسکا اور پانی اوسکا پس رکھا سر اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھ سونا پھر جاگا اوس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تھی سواری
اوسکی پھر تلاش کیا اوسکو یہان تک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نے یعنی رنج و بلا سوا گرمی اور پیاس کے
کہا پھر جاؤن مین طرف مکان اپنے کے کہ تھا مین اوسمین پس سو رہون یہان تک کہ مرجاؤن پس گیا اور رکھا سر اپنا اپنے بازو پر تو کہ مر رہے
پھر جاگا پس ناگہان سواری اوسکی اوسکے پاس حاضر ہی اوسپر ہی توشہ راہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے
بندے مومن کے اوس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشہ راہ اپنے کے یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ راہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہی
اوس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندے کی توبہ کرنے سے اور اور فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ جو کوئی بدزبان ہو اور لازم کرے استغفار کو تو یہ

خصلت بد اوس سے دفع ہو جاتی ہے چنانچہ حذیفہ صحابی نقل کرتے ہین کہ شکوہ کیا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تیز زبانی یعنی بدزبانی
اپنی کا پس فرمایا آپ نے کہان ہے تو استغفار سے یعنی استغفار کیون نہین پڑھتا کہ اوس سے بلیات ظاہر و باطن کی دفع ہوتی ہین تحقیق مین استغفار
کرتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار نقل کی یہ حدیث حصن حصین مین نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سیتی سے اور اور فائدہ استغفار کا
یہ ہے کہ جس مجلس مین لغو و گناہ کی باتین صادر ہون اور پھر استغفار پڑھے تو معاف ہو جاتی ہین وہ چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کسی مجلس مین بیٹھا اور لغو کلام اوس سے بہت صادر ہوئے پھر اوٹھنے کے پہلے یہ دعا پڑھی تو بخشے جاتے ہین وہ کلام بد کہ اوس مجلس مین
اوس سے واقع ہوئے تھے اور وہ دعا یہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ
اِلَيْكَ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یا کسی مجلس مین بیٹھتے تو پڑھا کرتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فائدہ اسکا پوچھا
فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہے تو ہوتا ہے پڑھنا اسکا مہر اوس پر یعنی اسکے پڑھنے سے ثواب اچھے کلام کا ثابت رہتا ہے ضائع نہین ہوتا
کسی گناہ سے اور اگر برے کلام کے بعد پڑھتا ہے تو اوس کلام کا گناہ بخشا جاتا ہے تمام ہوا علاقہ استغفار کا مشکوۃ وغیرہ سے اب کچھ فضائل
صبح و شام کی تسبیح و تحمید وغیرہ کے سنا چاہیے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے صبح و شام کو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سو سو بار پڑھا
تو نہین لانے کا کوئی قیامت کو عمل بہتر اوس عمل سے کہ لاویگا یہ اوسکو لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے
پڑھے یعنی پس وہ افضل اس سے ہوگا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھے ہوگا اوسے ثواب
مانند سو حج کرنے والے کے اور جو صبح شام کو سو سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھے ہوگا مانند ثواب اوس شخص کے کہ سو گھوڑے جہاد کے لیے دیے
یا فرمایا اس مضمون کی جگہہ یہ کہ سو جہاد کیے اور جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صبح و شام کو سو سو بار پڑھے ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنے والے
کے کہ وہ غلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہون اور جو اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو سو بار صبح و شام کو پڑھے نہین ہوگا کوئی بہتر عمل مین اوس دن
اس شخص سے لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنی وہ افضل اس سے ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جسنے یہ دعا صبح کو پڑھی شام تک محفوظ رہا اور جسنے شام کو پڑھی صبح تک محفوظ رہا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
یعنی پاک ہے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکی کے نہین ہے قوت بندے کو حرکت و سکون کی مگر ساتھ قوت دینے اللہ کے جو چاہا
اللہ نے ہوا اور جو نچاہا نہوا جانتا ہون مین کہ بلاشبہہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بلاشبہہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے یہ حصن حصین مین ہے پھر اپنے
حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم صبر وغیرہ کا فرما کر معاندین کی برائی بیان فرماتے ہین ✧

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ
جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین بغیر کچھہ سند کے جو پہنچی ہو اونکو اور کچھہ نہین اونکے جی مین غرور ہے کہ کبھی نہ پہنچینگے اوس تک

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝
سو تو پناہ مانگ اسکی بیشک وہ ہے سنتا دیکھتا ✧ ۵۶ ✧

ع قولہ ان الذین یجادلون فی آیت اللہ بغیر سلطان اتاہم لا وقف علیہ لان خبران ان فی صدورہم الا کبر ✧ صل ✧

بلاشبہہ وہ لوگ کہ جھگڑا کرتے ہین خدا کی آیتون مین بغیر دلیل کے کہ آئی ہو اونکے پاس نہین ہے اونکے سینون مین مگر ارادہ غلبے کا کہ نہین ہین
وہ پہونچنے والے اوسکو پس پناہ طلب کر خدا سے تحقیق خدا وہی ہے سننے والا دیکھنے والا ✧ تفسیر ✧ کبر کے معنی ہین بڑائی ڈھونڈھنی
اور اور وہ چاہنا ہے تقدم اور ریاست کا اور یہ کہ نہو کوئی بالاتر اونسے پس اسلیے عداوت رکھتے ہین وہ تجھسے اور دفع کرتے ہین تیری

آیتون کو بخوف اسکے کہ بڑھ جاوے تو اونسے اور ہو وین وہ زیردست تیرے اور تابع تیرے امر و نہی کے اسلیے کہ نبوت کے زیر حکم تمام ملک و ریاست ہوتی ہی یا چاہنا اسکا ہی کہ ہو اونکے لیے نبوت نہ تجکو از راہ حسد و سرکشی کے اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا لو کان خیرا ما سبقونا الیہ یا مراد دفع کرنا آیات کا ہی ساتھ جدال کے نہین ہین وہ پہونچنے والے اوسکو یعنی موجب کبر اور مقتضی آفت اسکے کو پس پناہ مانگ یعنی اونکے مکر سے کہ حسد کرین تجپر اور سرکشی کرین تجسے سننے والا ہی یعنی اون باتون کو کہ کہتا ہی اور وہ کہتے ہین دیکھنے والا ہی یعنی اون اعمال کو کہ کرتا ہی تو اور کرتے ہین وہ یا سننے والا ہی مدد کریگا تیری اوپر اونکے اور بچاویگا تجکو اونکے شر سے ❋ ف ل نہین ہی اونکے سینون مین یعنی اونکے دلون مین اور مراد کبر سے عظمت اور سرداری یا غلبہ محمد پر ہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نہین باعث ہوئی ہی اونکو تیری تکذیب پر مگر وہ چیز کہ اونکے سینون مین ہی قسم کبر و عظمت سے نہین ہین وہ پہونچنے والے اوسکو یعنی مقتضی اس کبر کے کو اسلیے کہ اللہ تعالی نے ذلیل کیا ہی اونکو اور کہا اہل تفسیر نے کہ نزول اس آیت کا یہود کی شان مین ہی کہ رسول علیہ السلام سے اونھون نے کہا کہ صاحب ہمارا مسیح یعنی دجال اخیر زمانے مین خروج کریگا اور سلطنت اوسکی بر و بحر مین پہنچے گی اور بادشاہی ہماری طرف رجوع کریگی خدا تعالی نے ساتھ اوتارنے اس آیت کے خبر دی کہ یہ اپنی مراد کو نہین پہنچینگے پس پناہ مانگ تو ساتھ اللہ کے فتنے دجال کے سے اور بعضون نے کہا کہ کفار کہتے تھے کہ قرآن کلام خدا کا نہین ہی اور بعث محال ہی اوسپر یہ آیت آئی ❋ معالم ❋

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

البتہ پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا بڑا ہی لوگون کے بنانے سے لیکن بہت لوگ نہین سمجھتے ❋ مو ❋

البتہ پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا بہت بڑا ہی پیدا کرنے آدمیون کے سے یعنی اعادہ اونکے سے واللہ اعلم ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ہین تفسیر یعنی دوسری بار پیدا ہونا محال جانتے ہین ❋ موضح ❋ ہر گاہ کہ تھا جھگڑنا اونکا اللہ کی آیتون مین مشتمل اوپر انکار بعث کے بلکہ اصل جھگڑنا ہی تھا دلیل لائے گئے ساتھ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے اسلیے کہ وہ اسکے مقر تھے کہ اللہ پیدا کرنے والا آسمان زمین کا ہی پس فرمایا کہ جو قادر آسمان و زمین کے پیدا کرنے پر ہی باوجود اس بڑا ہونے انکے کے وہ انسان کے پیدا کرنے پر کہ نہایت کم ہی اونسے قادر تر ہی ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسلیے کہ نہین تامل کرتے ہین بسبب غلبے غفلت کے ❋ ف ل مراد خلق الناس سے اعادہ بعد موت کے یعنی جلا اوٹھانا روز حشر کے ہی مراد یہ کہ جو اوپر پیدا کرنے آسمان و زمین کے باوجود اس عظمت انکی کے قادر ہی باوجودیکہ اول کچھ نتھا وہ اوپر پیدا کرنے اور جلا اوٹھانے مردون کے بوجہ احسن و سہل تر قادر ہوگا اکثر لوگ اسکو نہین جانتے ہین اور بعضون کے نزدیک مراد الناس اول سے دجال ہی اور الناس دوسرے سے یہود کہ درباب دجال کے جھگڑتے تھے اور اوسکو آیت اللہ اور عظیم الجثہ کہتے تھے یہ آیت آئی کہ وہ ایک ادنی معلومات خدا تعالی کے سے ہی جو کہ خالق آسمانون اور زمین کا ہی اور جاننا چاہیے کہ دجال ایک شخص ہی بلند قد عظیم الجثہ داہنی آنکھ سے کانا اور ظہور اوسکا ایک علامات قیامت سے ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ دجال کے نکلنے سے تین برس پہلے لوگ قحط مین مبتلا ہونگے پہلے سال تہائی حصہ مینہ اور روئیدگی کم ہوگی اور دوسرے سال دو تہائی کم ہوگی اور تیسرے سال کچھ بھی مینہ نہین برسے گا اور کچھ بھی روئیدگی نہین اوگے گی اور تمام حیوانات و چارپائے ہلاک ہو جاوینگے اوسوقت مین دجال ظاہر ہوگا اور سحر و تمویہ یعنی دھوکے کی چیزین اوسکے ساتھ ہونگی اور شیاطین اوسکے حکم مین ہونگے حتی کہ جب ایک شخص کو کہیگا کہ اگر تو چاہے تو تیرے ماں باپ کو مین زندہ کر دون اوسوقت مجبور ہو جاویگا تو اور اوسی وقت شیاطین اوسکے ماں باپ کی صورت بن جاوینگے اور اوسکو کہینگے ای فرزند میرے متابعت اسکی کر کہ یہ پیدا کرنے والا تیرا ہی اس سبب سے بہت خلق متابعت اوسکی کر کر کافر ہو جاوینگے مگر جنکو کہ اللہ بچاوے اور کہتے ہین بعضے علما کہ رہنے والے مسجدون کے اوسکے شر سے امن مین رہینگے اور تمام شہرون مین پھریگا مگر مکہ اور مدینہ کے کہ ملائکہ نگہبانی اونکی کرینگے

ف ل فرد ما ہم دہو متعلق بالدفع من الریاسۃ او النبوۃ او دفع الآیات ۱۲ اھ ل

ف ل والصدر موضع القلب فیکنی بہ عن القلب لقرب الجوار ۱۲ مع

ف ل یعنی بعد مرنے کے پیدا کرنا ۱۲

احوال دجال

اور دجال کو وہان دخل نہین دینے دینگے اور اوسکے ساتھ ایک بہشت اور ایک دوزخ یا ایک پانی اور ایک آگ ہوگی جسکو وہ بہشت یا پانی لوگونکو دکھاویگا وہ حقیقت مین دوزخ یا آگ ہوگی اور جسکو وہ دوزخ یا آگ دکھاویگا وہ بہشت یا پانی شیرین ہوگا اگر کوئی مومن گرفتار اوسکا ہوگا تو جانیگا کہ وہ کافر ہی خدا نہین ہی اسلیے کہ خدا البشر کا سا جسم نہین رکھتا اور کانا نہین اور چاہیے کہ مومن آگ اوسکی اختیار کرے کہ وہ پانی شیرین ہوگا اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ دجال مشرق کی طرف سے خروج کر کر مدینے کی طرف متوجہ ہوگا اور کوہ اُحُد کے پیچھے اوتریگا ملائکہ اوسکو شام کی طرف متوجہ کر دینگے اور شام مین ہلاک ہوگا اور جب مومن تنگ ہونگے تو عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزدیک منارۂ بیضا کے جانب شرقی دمشق کے اوترینگے اور وہ کپڑے رنگین پہنے ہونگے اور دونون ہاتھ اپنے دو فرشتون کے اوپر رکھے ہونگے دم اونکا جس کافر کو پہنچیگا وہ مر جاویگا اور جسطرف کہ نظر اونکی پڑیگی جسکو دیکھینگے وہ ڈر جاویگا پھر دجال کی طلب مین روانہ ہونگے بیچ باب لد کے کہ ایک موضع ہی ولایت شام مین دجال کے پاس پہنچینگے اور اوسکو مار دینگے اور لشکر دجال کا کہ اوسمین اکثر یہودی ہونگے تباہ ہوگا حدیث مین آیا ہی کہ دجال کے ساتھ ہونگے میری امت مین سے ستر ہزار کہ اوپر تاج ہونگے اور ایک روایت مین ہی کہ دجال کے ساتھ اوس روز ستر ہزار یہودی ہونگے سب صاحب تاج اور تلوار محلی کے اور بعد قتل دجال کے یاجوج و ماجوج باہر نکلینگے اور عیسیٰ علیہ السلام مومنون کو کوہ طور پر لیجاوینگے اور وہان بچاؤ کرینگے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ہی ٹھہرنا دجال کا زمین مین چالیس برس ہوگا کہ برس مانند مہینے کے ہوگا اور مہینہ مانند جمعے یعنی ہفتے کے اور جمعہ مانند دن کے اور دن مانند پھڑکنے شعلے کے آگ مین اور آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اور فرمایا کہ جب تشہد یعنی التحیات پڑھے ایک تمھارا تو چاہیے کہ پناہ مانگے شر فتنے مسیح دجال کے سے ✤ معا درمنثور ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے دس آیتین آخر سورۂ کہف سے یعنی وعرضنا جہنم سے آخر تک پس نکلے دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا اوسپر اور فرمایا کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورۂ کہف سے یعنی من امرنا رشدا تک بچایا جاویگا دجال کے فتنے سے اور فرمایا جو کوئی پڑھے تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور فرمایا کہ جو کوئی پاوے دجال کو پس چاہیے کہ پڑھے اوسپر اول آیتین سورۂ کہف کی یعنی تین یا دس اسلیے کہ وہ آیتین نگہبان ہین تمھاری دجال کے فتنے سے ✤ مشکوۃ ✤

وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۙ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ ایماندار جو بھلے کام کرتے ہین اور نہ بدکار تم تھوڑا سوچ کرتے ہو ✤ مع

اور برابر نہین ہین نابینا اور آنکھون والے اور برابر نہین ہین وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے ہین اچھے اور بدکار تھوڑی نصیحت پکڑتے ہو ✤ تفسیر ✤ نابینا اور بینا کو مثل لائے واسطے بدکار اور نیک کار کے ✤ کشاف ✤

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

تحقیق وہ گھڑی آنی ہی اوسمین دھوکا نہین لیکن بہت لوگ نہین مانتے ✤ معا ✤

بلاشبہہ قیامت آنی ہی نہین شک اوسمین ولیکن اکثر لوگ باور نہین رکھتے ✤ تفسیر ✤ یعنی ضرور ہی آنا قیامت کا کچھ شک نہین اوسمین اسلیے کہ ضرور ہی بدلا ملنا اعمال کا تا کہ نہو پیدا کرنا خلق کا واسطے فنا کے خاص کر ✤ مل ✤ اوپر ذکر تھا قیامت کے آنے کا اب آگے ایسی چیز بیان فرماتے ہین کہ جو قیامت مین مفید ہو وہ توحید و عبادت رب کی ہی ✤

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝

اور کہتا ہی تمھارا رب مجھکو پکارو کہ پہنچون تمھاری پکار کو بیشک جو لوگ بڑائی کرتے ہین میری بندگی سے اب پیٹھینگے دوزخ مین ذلیل ہوکر ✤ مع

اور کہا پروردگار تمھارے نے دعا کرو میری جناب مین تو قبول کرون مین دعا تمھاری بلاشبہہ جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری عبادت سے

داخل ہونگے دوزخ مین خوار ہوکر ✲ تفسیر ✲ بندگی کی شرط ہی اپنے رب سے مانگنا نہ مانگنا غرور ہی اگر دنیا نہ مانگے مغفرت ہی مانگے اور
اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو پہونچتا ہی یہ برحق بات ہی مگر یہ نہین کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کرے اوسکی مرضی موافق مالک ہی اپنی خوشی کرتا ہی
صد ادعونی کے معنی ہین اعبدونی یعنی عبادت کرو میری اور استجب لکم کے معنی ہین اثبکم یعنی بدلا دونگا تمکو اور دعا بمعنی
عبادت کے بہت آئی ہی قرآن مین اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا ان الذین یستکبرون عن عبادتی اور حسن بصری سے
منقول ہی اس حال مین کہ پوچھے گئے اونسے معنی اس آیت کے کہ عمل کرو اور خوشوقت ہو اسلیے کہ حق ہی اللہ پر یہ کہ قبول کرے واسطے اون
لوگون کے کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور زیادہ دیگا اونکو فضل اپنے سے اور ثوری سے منقول ہی کہ اونسے کسی نے کہا دعا کر اللہ سے پس
کہا اونھون نے کہ ترک کرنا گناہون کا ہی دعا ہی اور حدیث مین آیا ہی اذا شغل عبدی طاعتی عن الدعاء اعطیتہ افضل
ما اعطی السائلین ✲ یعنی جب باز رکھے میرے بندے کو طاعت میری دعا سے دیتا ہون مین اسکو افضل اوس چیز سے کہ دیتا ہون مین مانگنے والونکو
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الدعاء ھو العبادۃ یعنی دعا وہی عبادت ہی اور پڑھی یہی آیت یعنی ادعونی استجب لکم
اور جائز ہی یہ کہ ہو دعا اور استجابت اپنے ظاہر معنی پر یعنی مانگو مجھسے قبول کرونگا مین دعا تمھاری اور مراد بعبادتی سے یعنی ان الذین یستکبرون
عن عبادتی مین دعائی یعنی جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری دعا سے داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر اسلیے کہ دعا ایک قسم ہی عبادت کی
بلکہ افضل اقسام اوسکے سے ہی تصدیق کرتا ہی اسکو قول ابن عباس کا افضل العبادۃ الدعاء یعنی افضل اقسام عبادت کی دعا ہی
اور کعب سے منقول ہی کہ دین اللہ نے اس امت کو تین چیزین کہ نہین دی وہ چیزین مگر نبی مرسل کو فرماتا تھا اللہ تعالی ہر نبی کو انت
شاہدی علی خلقی یعنی تو گواہ میرا ہی میری مخلوق پر اور فرمایا اس امت کے لیے لتکونوا شھداء علی الناس یعنی
تو کہ ہو تم گواہ لوگون پر ✲ اور فرماتا تھا نبی کو ما علیک من حرج یعنی نہین ہی تجھپر تنگی اور فرمایا ہمارے لیے ما یرید اللہ لیجعل
علیکم من حرج یعنی نہین چاہتا اللہ تو کہ کرے تمپر کچھ بھی تنگی اور فرماتا تھا نبی کو ادعنی استجب لک یعنی دعا کر مجھسے
قبول کرونگا تیرے لیے اور فرمایا ہمارے لیے ادعونی استجب لکم یعنی دعا کرو مجھسے تو کہ قبول کرون مین تمھارے لیے اور
ابن عباس رضی سے منقول ہین معنی ادعونی استجب لکم کے وحدونی اغفر لکم یعنی قائل ہو میری توحید کے تو کہ بخشون مین تمکو
کشاف ✲ صد نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہا وعظ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے مین پس فرمایا کہ قال
ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین ۝
آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی عبادت اللہ کی کہا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا ھو اخلاص للہ مما سواہ یعنی وہ
خالص کرنا اللہ کا ہی اوس چیز سے کہ سوا اوسکے ہی یعنی اوسکی عبادت مین کسیکو شریک نکرے اور جیسا اوسکو جانے ویسا کسیکو نہ جانے اور فرمایا
آنحضرت نے کہ بلا شبہ اللہ دوست رکھتا ہی الحاح کرنے والون کو یعنی گڑگڑانے والونکو دعا مین اور انس بن مالک سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ای بیٹے آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہون کی اور امید رکھیگا تو مجھسے بخشونگا مین تجکو
کسی عمل پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو ای بیٹے آدم کے اگر پہونچین گناہ
تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے تو مجھسے بخشون مین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین ای بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتھ بھری
زمین کے خطاؤن سے پھر ملے مجھسے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤن مین تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے از روی بخشش کے
اور پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسی عبادت افضل ہی فرمایا دعا کرنی آدمی کی واسطے نفس اپنے کے اور روایت کی حکیم ترمذی نے
نوادر الاصول مین کعب سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالی نے واسطے موسی کے کہ اے موسی نہ جلدی کرین مجھسے یعنی مطلب ملنے مین جب کہ

ف اس عبادت سے معلوم ہوتا ہی کہ دعا سوا [illegible] کوئی چیز عبادت نہین [illegible] مبالغہ فرمایا [illegible] معنی یہ ہین کہ دعا بڑا رکن عبادت کا ہی جیسے کہ اور حج کے حدیث مین فرمایا الحج عرفۃ یعنی بڑا رکن حج کا وقوف عرفہ کا ہی ۱۲

ف [illegible] الدعاء بالعبادۃ ثم للعبادۃ بالتوحید ۱۲ منہ کشاف

[illegible]

دعا کرین مجھسے اور بخیل نہ جانین مجکو یعنی مطلب دینے مین کیا نہین جانتے ہین یہ کہ مین دشمن رکھتا ہون بخیل کو و لیکن مگر ہونگا مین بخیل
ای موسی نہ ڈر رکھہ مجھسے بخل کا اسمین کہ مانگے تو مجھسے بڑی چیز اور نہ حیا کر تو اسمین کہ مانگے تو مجھسے چھوٹی چیز مانگ مجھسے چاندی اور مانگ تو مجھسے
گھانس اپنی بکری کے لیے ای موسی کیا نہین جانتا ہی تو کہ مینے پیدا کی ہر رائی اور جو کچھہ کہ زیادہ ہی اوس سے اور مینے نہین پیدا کی ہی کوئی
چیز مگر حال انکہ جانتا ہون مین کہ خلق محتاج ہی طرف اوسکے پس جسنے مانگی مجھسے کوئی دعا حال انکہ وہ جانتا ہی کہ مین قادر ہون دیتا ہون مین
اوسکو اور نہین بھی دیتا ہون اوسکو دیتا ہون اسکو سوال اوسکا ساتھہ مغفرت کے پس اگر حمد کی میری جسوقت کہ دیتا ہون مین اور جسوقت کہ نہین دیتا ہون
اوسکو رکھونگا مین اوسکو تعریف کرنے والون کے گھر مین یعنی جنت مین جو اونکے لیے طیار رکھا ہی اور جس بندے نے کہ نہ مانگی مجھسے ایک چیز
پھر وہی مینے اوسکو ہوگی دشواری اوسپر نزدیک حساب کے پھر جسوقت کہ دی مینے اوسکو اور نہ شکر کیا میرا عذاب کرونگا اوسکو وقت
حساب کے اور عروہ بیٹے زبیر کے کہتے ہین کہ بلا شبہہ مین البتہ مانگتا ہون اللہ سے حاجتین اپنی نماز اپنی مین یہان تک کہ مانگتا ہون مین
اوس سے نمک اپنے اہل کے لیے محمد بن منکدر دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ قَوِّ ذَكَرِيْ فَاِنَّ فِيْهِ مَنْفَعَةً لِاَهْلِيْ یعنی یا اللہ قوی کر ذکر میرا
کہ خوب قوت سے تجکو یاد کرتا رہون اسلیے کہ اسمین منفعت ہی میرے اہل کے لیے کہ وہ بھی میری دیکھا دیکھی تجکو یاد کرینگے ثابت بنانی سے
منقول ہی کہ کہا عبادت کی ایک شخص نے ستر برس پس کہتا تھا اپنی دعا مین رَبِّ اَجْزِنِيْ بِعَمَلِيْ یعنی ای رب میرے جزا دے مجکو بدلے عمل
میرے کے پس مر او وہ پھر داخل کیا گیا بہشت مین پس ٹھہرا اوسمین ستر برس پس جب پورے ہوئے ستر برس کہا گیا اوسکو کہ نکل تو پس تحقیق
بھر پور پائی تو نے جزا اپنے عمل کی پس سوچا کہ کس چیز پر بہت اعتماد کرتا تھا مین بیچ دنیا کے اپنے دل مین پس نہ پائی کوئی چیز مضبوط تر اپنے
دل مین اسکی دعا سے اور رغبت کرنے سے اوسکی طرف پس متوجہ ہوکر کہنے لگا اپنی دعا مین کہ ای رب میرے سنا تھا مینے تجکو اس حال مین کہ
مین دنیا مین تھا کہ تو درگذر کرتا ہی تقصیرون سے پس درگذر فرما آج کے دن میری تقصیر سے پس چھوڑا گیا جنت مین ✤ د منثور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے جو کوئی کہ کھولا جاوے واسطے اوسکے دروازہ بیچ دعا کے تم مین سے کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے
قبولیت کے یعنی توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے بہشت کے ✤
ف اس روایت مین بدلے دروازے قبولیت کے دروازے بہشت کے آئے ہین اور ذکر کرنے روایتون مختلف مین اشارہ لطیف اسپر ہی کہ
دعا بہر حال خالی فائدے سے نہین یا سبب قبولیت کی ہوتی ہی مراد بر آتی ہی یا اگر مصلحت وقت حصول مقصود مین توقف ہوتا ہی تو جزا اوسکے
ہاتھہ سے نہین جاتی بلکہ سبب کھلنے دروازون جنت کی ہوتی ہی کہ آخرت مین ذخیرہ رہتی ہی اور آخرت بہتر ہی دنیا سے کہ آیا ہی وَالْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اسی لیے آیا ہی کہ بعضے آدمی کہ جنکی دعا تاخیر کرتی ہی دنیا مین جب دیکھینگے اوس نعمت کو کہ ذخیرہ کی گئی ہی کہینگے کاشکے
کوئی دعا ہماری دنیا مین نہ قبول ہوتی تو آخرت مین پورا ذخیرہ ثواب کا پاتے ✤ ع ✤ اور اور روایت مین ہی کہ کھولے جاتے ہین اوسکے
لیے دروازے رحمت کے اور نہین مانگی جاتی اللہ تعالی سے کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک اوسکے اس سے کہ مانگی جاوے عافیت ✤
ف مراد عافیت سے یہ ہی کہ سلامتی ہو سب آفتون اور بیماریون اور بلاؤن ظاہری اور باطنی کے سے دین و دنیا مین ✤ فتح ✤
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پھیرتی تقدیر معلق کو کوئی چیز مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین کوئی چیز مگر بر یعنی نیکی ✤
ف مراد تقدیر سے یہان بری چیز ہی کہ جسکے اوترنے کو آدمی برا جانتا ہی پس جب توفیق دیا گیا دعا کی تو اللہ تعالی دور کر دیتا ہی
اوسکو یا آسان کر دیتا ہی پس بمنزلہ دور ہونے کے ہوتی ہی اور بر سے مراد طاعت ہی کہ سب عبادتون کو شامل ہی اور معنی حدیث کے دو ہین ایک
تو یہ کہ جب نیکی کی عمر اوسکی ضائع نہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسرے یہ کہ زیادتی عمر مین حقیقۃ ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی نے
یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَاۗءُ وَیُثْبِتُ یعنی مٹاتا ہی اور ثابت کرتا ہی اللہ قسم رزق و اجل سے جو کچھہ چاہتا ہی اور صورت کمی زیادتی کی

کشاف مین یہ لکھی ہی کہ لوح محفوظ مین لکھا جاتا ہی کہ فلانا شخص اگر حج کریگا تو عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر جہاد بھی کریگا تو ساٹھ
برس کی پس اگر دونون کیے عمر ساٹھ برس کی ہوئی یہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برس کی ہوئی یہ کمی ہوئی +ع+
اور فرمایا آنحضرت نے نہین فائدہ کرتا ڈرنا تقدیر سے یعنی ڈرنا اوتر نے بلا کو کہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور دعا نفع کرتی ہی اوس بلا سے
کہ اوتری یعنی دفع ہوجاتی ہی یا صبر آجاتا ہی اور اوس بلا سے کہ نہین اوتری یعنی ارادہ اوترنے کا رکھتی ہی اوسکو بھی دعا رد کرتی ہی
یا آسان کردیتی ہی اور تحقیق بلا البتہ ارادہ اوترنے کا کرتی ہی ملتی ہی اوس سے دعا پس لڑتی ہین دونون قیامت تک یعنی کشتی کرتی
ہین یعنی دعا بلا کو نہین اوترنے دیتی پس دعا سبب رد بلا کی ہوتی ہی اور بچاتی ہی جیسے سپر تیر کو روکتی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالی کے دعا سے یعنی عبادتون قولی مین پس نماز و روزہ افضل ہی اسپر اور
فرمایا جو کوئی نہ مانگے اللہ تعالی سے یعنی ساتھ زبان حال کے یا قال کے از راہ بے پروائی کے تو غصے ہوتا ہی اللہ اوسپر یعنی غصے اسلیے
ہوتا ہی کہ دعا محبوب چیز ہی اللہ تعالی کی پس جسنے دعا کی از راہ تکبر کے متکبرون مین گنا گیا اور راور روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی
نہ دعا کرے اللہ تعالی سے غصے ہوتا ہی وہ اوسپر اور فرمایا نہ تھکو یعنی کاہلی اور قصور نکرو دعا مین اسلیے کہ تحقیق ہرگز نہین ہلاک ہوتا ساتھ
دعا کے کوئی اور فرمایا جسکو خوش لگے یہ کہ قبول کرے اللہ تعالی دعا اوسکی وقت سختیون اور غمون کے پس چاہیے کہ بہت کرے دعا فراخی
و چین کی حالت مین ف اسلیے کہ مومن کی شان سے یہ ہی کہ اللہ تعالی سے التجا کرے پہلے اضطراب کے بخلاف کفار فجار کے کہ جب اونکو
سختی اور غم پہونچتا ہی تو دعا کرتے ہین اور فراخی مین اسراف کرتے ہین اور دعا چھوڑ دیتے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا
عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝ یعنی جب انعام کرتے ہین ہم آدمی
تو منہ پھیر لیتا ہی اور دور کرلیتا ہی گردن اپنی اور جب پہونچتی ہی اوسکو برائی پس صاحب دعا چوڑی کا ہوتا ہی یعنی بہت دعا کرتا ہی +ع+
اور فرمایا دعا ہتیار مومن کا ہی یعنی دور کرتا ہی اوس سے بلا اپنے سے اور غیر سے اور ستون دین کا ہی اور روشنی آسمانون کی اور
زمین کی یعنی اوس سے تاریکیان ظاہر و باطن آسمان و زمین والون کی جاتی ہین اور گذرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تھی
کسی بلا مین پس فرمایا کیا نہین تھے یہ یعنی حالت چین مین کہ مانگتے خدا سے عافیت دائم + ف + اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جسنے لازم کیا
دعا کو چین مین محفوظ رہا بلا سے اور جسنے ترک کی دعا اور غافل ہوا التضرع رب العالمین کے سے ہوتی ہی بلا سزا اوسکی +ع+ فرد ہر کہ فریاد رس
روز مصیبت خواہد گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش اور فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ قائم کرے مونہہ اپنا واسطے خدا تعالی کے
دعا مین مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ سوال اوسکا یا یہ کہ جلدی دیتا ہی سوال اوسکو یعنی دنیا مین اور یا یہ کہ ذخیرہ کرتا ہی اوسکو اوسکے لیے + ف
یعنی آخرت مین بہت سا ثواب اوسکا دیگا یا بخشیگا کچھ گناہ اوسکے غرض کہ اللہ تعالی ضائع نہین کرتا اجر نیک کار کا پس تاخیر کی صورت مین
طالب کو دعا کا چھوڑنا نچاہیے اسلیے کہ کلام اللہ مین آیا ہی عَسٰٓی اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا
وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی بعضی چیز تم مکروہ رکھتے ہو اور واقع مین وہ تمھارے لیے بہتر ہوتی ہی
اور بعضی چیز تم دوست رکھتے ہو اور وہ بری ہوتی ہی تمھارے لیے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے پس آدمی بھلائی برائی اپنی
نہین جانتا سوا اللہ تعالی کے پس لازم ہی بندے کو کہ قائم ہووے حق بندگی مین اور سونپے اوسکو امر ربوبیت کا یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ
دعا سبکی قبول ہی ہوتی ہی چنانچہ حاکم نے روایت کی ہی ایک حدیث کہ بلاویگا اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت مین اور سامنے کھڑا کریگا
اپنے بندے سے حکم کیا تھا مینے تجکو کہ دعا کرے تو مجھسے اور مینے وعدہ کیا تھا کہ قبول کرونگا پس آیا تو نے دعا کی تھی کہیگا ہان اے رب میرے
پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق نہین کی تو نے کوئی دعا مگر کہ قبول کی مینے تیرے لیے کیا فلانے دن نہین دعا کی تھی تو نے کہ دور کردون غم تیرا اور تیرا

پس دور کر دیا مینے تجہسے پس عرض کریگا سچ ہی رب میرے پس فرماویگا وہ تو جلدی قبول کی مینے دعا تیری دنیا مین اسی طرح فلانی فلانے
روز پھر دعا کی تہی تو نے غم کے اوترنے پر کہ دور کرون اوسکو پس نہ دیکہا تو نے دور ہونا اوس غم کا عرض کریگا ہان ای رب میرے پس فرمائیگا
ذخیرہ رکہین مین مینے تیرے لیے جنت مین بدلے اوسکے ایسی ایسی چیزین اسی طرح اور حاجت کو پوچھکر فرماویگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس مومن نے نہین کی ہوگی کوئی دعا مگر کہ اللہ تعالی بیان فرماویگا تعجیل اوسکی یا ذخیرہ کرنا اوسکا پس کہیگا مومن اوسوقت کاشکے کوئی دعا
میری دنیا مین تعجیل نکرتی یہ اختصار ہی حدیث بڑی کا ذکر کی یہ ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح حصن حصین مین اور شیخ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے
لکہا ہی کہ دعا بندے مسلمان کی البتہ مقبول ہی دنیا مین نزدیک پروردگار کے لیکن بنا بر مصلحت کے کبھی دیتا ہی دنیا مین اور کبھی ذخیرہ کرتا ہی آخرت کے
لیے حاصل یہ کہ دعا بندگی ہی کہ وقت اوترنے بلا کے یا نزدیک خوف اوترنے اوسکے کے بندہ ساتھ اوسکے حکم کیا گیا ہی جیسے کہ ساتھ نماز و روزے کے
حکم کیا گیا ہی جب آوے وقت ÷ نظم ÷ از دعا نبود مراد عاشقان ÷ جز سخن گفتن بآن شیرین دہان ÷ ای اخی دست از دعا کردن مدار
با قبول و با رد او ترا چہ کار ÷ گر اجابت کرد شان فہو المراد ÷ ورنہ با دیدار نقد آیند شاد ÷ ور کند رد لذت آن بیشتر ÷ پہر تقریب سخن
بار دگر ÷ تمام ہوے فضائل دعا کے اب کچھ آداب دعا کے سننے چاہیین ÷ بعضے آداب رکن ہین اور بعضے شرط اور بعضے سوا ان دونون قسم کے
ہین قسم مامورات یعنی مستحبات اور چیزون منع کی گئین سے یعنی مکروہات اور سوا انکے یعنی اوس قسم سے کہ کرنا اوسکا بہتر ہو ترک اوسکے سے
پس آداب دعا کے یہ ہین بچنا حرام سے کہانے پینے مین اور لباس مین اور کسب کرنے مین یہ آداب شرائط دعا کے ہین کہ بغیر انکے دعا نہین
قبول ہوتی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ پرہیز کرو حرام سے پس جس پیٹ مین کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہین ہوگی دعا اوسکی چالیس دن تلک اور
ابوہریرہ رض نے روایت کیا بیچ ضمن حدیث طویل کے کہ پہر ذکر کیا آنحضرت صلعم نے ایک شخص کا یعنی ایک حاجی کا کہ طویل کرتا ہی سفر اس حال مین کہ
پراگندہ بال غبار آلودہ ہی پہیلاتا ہی دونون ہاتھ اپنے طرف آسمان کے کہتا ہوا یا رب یا رب حال انکہ کہانا اوسکا کسب حرام سے ہی اور پینا
اوسکا کسب حرام سے اور پہننا اوسکا کسب حرام سے اور اول پرورش پائی ہی ساتھ حرام کے پس کہان سے قبول کیجاوے دعا واسطے ایسے شخص کے اور ادب
دعا کا ہی خالص کر کر دعا کرنی واسطے اللہ تعالی کے یعنی اور کسیکو دعا کرنے مین اسکا شریک نکرے اور ریا نکرے یہ رکن دعا کا ہی فرمایا
اللہ تعالی نے فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ یعنی جب سوار ہوتے ہین کشتی مین دعا کرتے ہین
اللہ تعالی سے درحالیکہ خالص کرنے والے ہوتے ہین اسکے لیے دین کو یعنی دعا کو اور اور آداب قسم مستحبات وغیرہ سے یہ ہین پہلے کرنا عمل
اچھے کا یعنی دعا کے پہلے کچھ نیک کام کرے مثل نماز و صدقہ وغیرہ کے اور یاد کرنا عمل اچھے کا نزدیک سختی کے یعنی کچھ نیکی اپنی یاد کر کر دعا کرے
جیسے کہ قصہ غار والونکا مشہور ہی اور وضو کرنا اور مونہہ کرنا قبلے کی طرف اور نماز پڑہنی یعنی دعا بعد نماز کے کرے کہ نماز پہلے پڑہنی قبیل تقدیم
عمل صالح کے سے ہی اور دو زانو بیٹہنا اور تعریف کرنی خدا تعالی کی اول اور آخر دعا کے اور درود بہیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اول و آخر دعا کے
اور کہولنا دونون ہاتہون کا یعنی دعا کرنے مین ہاتہہ بند نرکہے اور اوٹہانا دونون ہاتہون کا طرف آسمان کے اور یہ کہ ہووے اوٹہانا ہاتہون کا
برابر مونڈہون کے اور اوٹہانا ہاتہون کا برابر سینے کے بہی حضرت سے ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ کرے ہاتہہ اوٹہانے مین جو امر مشکل پیش آوے اور مطلق ہاتہہ اوٹہانا مستحب نہین
ہی اسلیے کہ نہین مستحب ہی مگر بیچ اون چیزون کے کہ وارد ہوئی ہی ساتھ اوسکے سنت پیغمبر کی پس نہین مستحب ہی اوٹہانا ہاتہون کا بیچ مثل حالت طواف کے اور کہولنا دونون
ہاتہون کا یعنی آستین وغیرہ سے اور آداب پکڑنا یعنی اچھے اخلاق پیدا کرے مانند سچ بولنے کے اور امانت و سخاوت کے اور سوا انکے کے ظاہر و باطن قولا اور فعلا با ادب
کرے اگرچہ بتکلف ہو اور خشوع یعنی فروتنی کرنی دل سے مراد خشوع سے سکون باطن کا ہی کہ وہ لازم کرتا ہی سکون ظاہر کو اور ظاہر کرنا مسکینی اور ذلت کا ساتھ
فروتنی تمام اعضا کے اور نہ اوٹہاوے دعا کرنے والا آنکہہ اپنی آسمان کی طرف اور یہ کہ دعا کرے اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے نامون اوسکے کے
اور صفتون اوسکی کے اور یہ کہ پرہیز کرے قافیہ بندی سے اور تکلف کرنے آواز کے سے یعنی تکلف کر کر قافیہ بندی کرنی منع ہی کہ حضور قلب سے

بازرکھتی ہی اور اگر ازخود بمقتضاے طبیعت شگفتہ کے قافیہ سجع ظاہر ہو تو مضائقہ نہین بلکہ خوب ہی جیسے دعاے سرور عالم مین اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ اور یہ کہ نہ تکلف کرے گانے کا ساتھ خوش آوازی کے یعنی بطور موسیقی کے اور یہ کہ وسیلہ پکڑے طرف اللہ تعالی کے ساتھ نبیون اوسکے کے اور وسیلہ پکڑے ساتھ نیکون کے یعنی سواے انبیا کے صدیقون کا اور علما کا اور شہدا کا اور پست کرنا آواز کا یہ کمال ادب ہی کہ مولی کے آگے آہستہ کلام کرے وہ جانتا ہی چپکی پکار کی بات کو آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اس مضمون پر دلالت کرتی ہی یعنی دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور بعضے سلف سے منقول ہی کہ چپکے دعا کرنی ستر درجہ فضیلت رکھتی ہی پکار کر دعا کرنے پر اور اقرار کرنا ساتھ گناہ کے اور اختیار کرنا دعاؤن صحیحہ کا کہ جو نقل کی گئی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لیے کہ نہین چھوڑی ہی اونھون نے حاجت اپنی غیر کی طرف یعنی اولی یہ ہی کہ وہ دعائین پڑھے جو سرور عالم سے ثابت ہوئی ہین ہر حال مین اور اختیار کرنا جامع دعاؤن کا یعنی وہ دعائین اختیار کرے کہ جامع ہون یعنی لفظ تھوڑے ہون اور معنی بہت شامل ہون مطالب دین و دنیا کو مثل ربنا آتنا آخر آیت تک کے اور یہ کہ شروع کرے ساتھ نفس اپنے کے یعنی اول اپنے لیے دعا کرے پھر جسکے لیے چاہے کرے اور یہ کہ دعا کرے واسطے ماں باپ اپنے کے اور واسطے اپنے مومن بھائیون کے لیے اور یہ کہ نہ خاص کرے نفس اپنے کو ساتھ دعا کے اگر ہووے امام یہ ادب منہیات کی قسم سے ہی اور معنی یہ ہین کہ اگر امام ہو لوگون کا دعا مین مثل قنوت وغیرہا کے کہ امام دعا کرے اور مقتدی آمین کہتے رہین جیسے کہ مذہب شافعی مین ہی تو اس صورت مین اگر خاص اپنے ہی لیے دعا کرے تو خیانت ہی لیکن جب سجدے مین یا تشہد وغیرہ مین امام اپنے لیے دعا کرے تو خیانت نہین ہی اسلیے کہ ثابت ہوئی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اگر امام نے اپنے لیے بھی دعا کی اور پیچھے مقتدیون کو بھی شریک کر لیا تو خاص کرنا اپنے نفس کا نہوگا لیکن اگر نری اپنے ہی لیے دعا کرتا رہے اثناے دعا مین تو البتہ تخصیص ہوئی یہ منع ہی اور ادب یہی ہی کہ سوال کرے ساتھ قصد کے یعنی مثلا کہے اِغْفِرْلِیْ وَاَعْطِنِیْ کَذَا اور یہ نہ کہے کہ اگر چاہے تو دے اور چاہے نہ دے اور یہ کہ دعا کرے ساتھ رغبت کے یعنی نہایت خواہش سے کرے نہ بے پروائی سے اور یہ کہ نکالے دعا اپنے دل سے ساتھ کوشش اور کوشش کے اور یہ کہ حاضر کرے اپنے دل کو اور اچھی رکھے امید اپنی ف لفظ حدیث کے کہ جس سے یہ مطلب نکلا ہی یہ ہین اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ یعنی دعا کرو اللہ سے یقین کر کے ساتھ قبولیت کے اسلیے کہ اللہ تعالی نہین قبول کرتا دعا کو دل غافل کھیلنے والے سے اور قبولیت دعا مین نظر اپنے گناہون پر نکرے بلکہ نظر کرے اوپر کرم و رحمت پروردگار اپنے کے شیطان نے زندگی اپنی قیامت تک مانگی قبول فرمائی تمکو کیونکر محروم کریگا ۰۰ اور یہ کہ مکرر کرے دعا کو یعنی ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین اور ادنی تکرار کا تین بار کہنا ہی چنانچہ ابن مسعود سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ اقل دعا کا تین بار ہو اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار اور یہ کہ مبالغہ کرے دعا مین یعنی مداومت کرے اوسپر اور ایک دو بار پر اکتفا نہ کرے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُلِحِّیْنَ فِی الدُّعَاءِ یعنی اللہ تعالی دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنے والون کو دعا مین اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ گناہ کے یعنی ساتھ ایسی چیز کے کہ اوسکے سبب سے گناہ مین پڑے جیسے کہ دعا کرے یا اللہ خوب سے روپے دے کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون اور مانند اسکے ایسی دعا کرے کہ کمال بے ادبی ہی اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ کاٹنے ناتے کے کہ فلانے ناتے دار سے مجھے جدائی ہو جاوے اور مین سلوک نکرون اوس سے اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ اوس کام کے کہ فراغت کی گئی اوس سے یعنی مثلا لمبے قد والا دعا کرے کہ ٹھگنا ہو جاؤن اور سواے اسکے بہت چیزین ہین اور یہ کہ نہ تجاوز کرے حد سے دعا مین ساتھ اسطرح کے کہ دعا کرے ساتھ محال کے یعنی مانند طلب نبوت کے یا ساتھ اوس چیز کے کہ بیچ معنی محال کے ہو یعنی مثلا نہ دعا کرے آسمان کے اوتر آنے کی اور زمین کے چڑھ جانے کی اور حیات ابدی مانگنے اور جوانی پھر آنے کی دعا کرنی بھی قبیل محال اور مافی معناہ کے سے ہی

اسلیے کہ تغیر ہونا ہر امر مقدر کا محال ہی اور یہ کہ نہ تنگ کرے رحمت خدا کو یعنی یون نہ کہے ای اللہ مجکو بخش میرے سوا کسیکو نہ بخش اس کہنے مین اللہ کی رحمت مین تنگی کرنی ہوتی ہی اور یہ کہ مانگے خدا سے سب حاجتین اپنی حدیث شریف مین آیا ہی کہ مانگے ایک تم مین سے اپنے پروردگار سے تمام حاجتین اپنی یہان تک کہ مانگے اوس سے تسمہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوے اور نمک ہانڈی کا جو احتیاج ہووے اوسکی اور آمین کہنی دعا کرنے والے کی اور سننے والے کی یعنی پیچھے فارغ ہونے کے چنانچہ حدیث روایت کی گئی ہی کہ نہین جمع ہوتی ایک جماعت کہ بعضے دعا کرین اور بعضے آمین کہین مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا اونکی اور ملنا مونہہ اپنے کا ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے یعنی نہ ساتھ ایک ہاتھ کے مانند متکبرون کے پیچھے فراغت پانے کے دعا سے اور یہ کہ نہ جلدی کرے ساتھ اس طرح کے کہ دیر جانے قبولیت کو یا نہ کہے کہ دعا کی مینے پس نہ قبول کی گئی میرے لیے یہ تمام مضامین حصن حصین اور شرح اوسکے سے اور مشکوۃ سے لکھے گئے اب ایک **فائدۂ نافعہ** متعلق دعا کے اور سنا چاہیے روئی غفلت کی کانون سے نکال کر کہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ اور ہم اوس سے دعا کرتے ہین اور دعا ہماری نہین قبول کیجاتی پس کہا اونھون نے کہ اسلیے نہین قبول ہوتی کہ تمھارے دل مر گئے ہین دس چیزون سے اول تو یہ کہ پہچانا تمنے اللہ کو پھر نہین ادا کرتے ہو تم حق اوسکا اور پڑھی تمنے کتاب اسکی اور نہین عمل کرتے تم اوسپر اور دعوی کرتے ہو تم شیطان کی دشمنی کا اور محبت رکھتے ہو تم اوس سے اور دعوی کرتے ہو تم آگ سے ڈرنے کا اور نہین باز رہتے تم گناہون سے اور دعوی کرتے ہو تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور چھوڑ دیا ہی تمنے اونکی سنت کی پیروی کو اور دعوی کرتے ہو تم بہشت کی محبت کا اور نہین عمل کرتے تم اوسکے لیے اور دعوی کرتے ہو تم یہ کہ موت حق ہی اور نہین سامان طیار کرتے تم اوسکے لیے اور مشغول ہو تم غیرون کی عیب گیری مین اور چھوڑ دیا ہی تمنے لحاظ کرنا اپنے نفسون کے عیبون کا اور کھاتے ہو تم رزق اللہ کا اور نہین شکر کرتے تم اللہ کا اور دفن کرتے ہو اپنے مُردون کو اور عبرت نہین پکڑتے اوسمین ✤ **منبہات** ✤ اوپر بیان تھا عبادت اور توحید و دعا کا اب آگے اپنی صفتین بیان کرنی شروع کین تو استحقاق عبادت وغیرہ کا خوب واضح ہو ✤

اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ

اللہ ہی جسنے بنادی تمکو رات کہ اوسمین چین پکڑو اور دن دیا دکھاتا اللہ تو فضل رکھتا ہی لوگون پر لیکن بہت لوگ حق نہین مانتے ✤ معنا

خدا وہ ہی کہ پیدا کیا تمھارے لیے رات کو تو آرام پکڑو اوسمین اور پیدا کیا روز کو ایسی طرح کہ اوسمین دیکھنا ایک کا دوسرے کو ہو تحقیق خدا صاحب فضل کا ہی اوپر لوگون کے ولیکن اکثر لوگ نہین شکر کرتے ✤ **تفسیر** ✤ روایت کی ابن مردویہ نے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ عیسی بیٹے مریم علیہما الصلوۃ والسلام کے نے کہا ای جماعت حواریین کی الصلوۃ جامعۃ یعنی نماز جمع کرنے والی ہی یعنی نماز کے لیے چلو پس نکلے وہ بیچ رات عبادت کے دُبلے تھے پیٹ اونکے اور دھس رہی تھین آنکھین اور زرد ہو رہے تھے رنگ پس چلے ساتھ اونکے عیسی طرف جنگل کے پس کھڑے ہوئے ایک ٹیلے پر پھر حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی پھر پڑہنی شروع کین اوپر آیتین اسکی اور حکمت اوسکی پھر کہا ای جماعت حواریین کی سنو جو کچھ کہ کہتا ہون مین تمھارے سے لیے بلاشبہہ مین پاتا ہون اللہ تعالی کی اوتاری کتاب مین کہ جسکو اوتارا ہی اللہ نے انجیل مین کتنی چیزین معلومہ پس عمل کرو تم اونپر کہا حواریون نے کہ ای روح اللہ وہ چیزین کیا ہین کہا عیسی نے وہ یہ ہین کہ پیدا کی گئی رات واسطے تین چیزون کے اور پیدا کیا گیا دن واسطے سات چیزون کے پس جو گذرے رات و دن اس حال مین کہ وہ بیچ غیر ان چیزون کے ہی جھگڑینگے اوس سے رات و دن روز قیامت کے پھر جھگڑین گے وہ اوس سے پیدا کی گئی رات اسلیے کہ آرام دیوے تو اوسمین رگون تھکی ہوئی کو

کہ جنکو مشقت مین ڈالا ہی تو نے دن کو اور بخشش مانگے تو واسطے گناہ اپنے کے کہ جو کیا ہی دن کو پھر نہ عود کرے تو اوسمین اور عبادت کرے تو
اوسمین صابرون کی سی ہیں تنہائی رات سوئے تو اور تنہائی رات کھڑا ہووے تو یعنی اللہ کی بندگی کے لیے اور تنہائی رات تضرع و زاری کرے تو
طرف رب اپنے کے پس یہ بیان ہی اون چیزون کا کہ پیدا کی گئی اونکے لیے رات اور پیدا کیا گیا ہی دن اسلیے کہ ادا کرے تو اوسمین نماز فرض
کہ جس سے پوچھا جاویگا تو اور جسکا حساب لیا جاویگا تجھسے اور سلوک و احسان کرے تو اپنے ماں باپ سے اور چلے تو زمین مین طلب معیشت کے لیے
کہ کماوے تو معاش اپنے دن کی اور یہ کہ عیادت کرے تو اوسمین ولی خدا کی تو کہ ڈھانکے تمکو اللہ اپنی رحمت مین اور یہ کہ چلو تم اوسمین ساتھ جنازے کے تو کہ
پھر تم اسحال مین کہ بخشش کیجاوے تمہارے لیے اور یہ کہ حکم کرو تم اچھی باتون کا اور منع کرو تم بری باتون سے پس یہ چوٹی ایمان کی ہی اور سبب
تھامنے دین کا اور یہ کہ جہاد کرو تم اللہ کی راہ مین تو کہ ساتھ رہو تم ابراہیم خلیل الرحمن کے اونکے قبے مین یعنی جنت مین اور جسپر گذرے رات و
دن اسحال مین کہ وہ بیچ خیر ان چیزون کے ہی جھگڑینگے اوس سے رات و دن روز قیامت کے یعنی جھگڑینگے اوس سے نزدیک بادشاہ قدرت والے کے
کہ ہمارا حق اسنے نہ ادا کیا ۔ درمنثور

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا
وہ اللہ ہی رب تمہارا ہر چیز بنانے والا کسیکی بندگی نہین اوسکے سوا پھر کہان سے پھرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے ہین جو لوگ لڑتے ہین
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝
اللہ کی باتون سے منکر ہوتے ۔ موضح

یہ ہی خدا پروردگار تمہارا پیدا کرنے والا ہر چیز کا نہین ہی کوئی معبود سوا اوسکے پس کہان سے پھرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے تھے وہ لوگ
کہ ساتھ نشانیون خدا کے انکار کرتے تھے ۔ تفسیر ۔ یہ ہی یعنی جسنے پیدا کیے تمہارے لیے رات دن خدا الخ یہ خبرین ہین مترادفہ یعنی
ایک بعد دوسرے کے یعنی وہ جامع ہی واسطے ان اوصاف کے کہ الٰہیت بھی رکھتا ہی اور ربوبیت بھی اور پیدا کرنا ہر چیز کا بھی اور وحدانیت بھی
کوئی اوسکا ثانی نہین پس کہان سے یعنی کیونکر اور کسوجہ سے پھیرے جاتے ہو اوسکی عبادت سے طرف عبادت بتون کے پھر ذکر فرمایا کہ جھون نے
انکار کیا ہی اللہ کی آیتون کا اور نہین تامل کیا اونمین اور نہین ہوئی اونکو ہمت طلب حق کی اور خوف عاقبت کا وہ اسی طرح پھیرے گئے ہین
اللہ تعالی کی عبادت سے جیسے یہ پھیرے گئے ۔ کشاف ۔ مد

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
اللہ ہی جسنے بنادی تمکو زمین ٹھہراؤ اور آسمان عمارت اور تمکو صورت بنائی پھر اچھی بنائین صورتین تمہاری اور روزی دی تمکو ستھری چیزون سے
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
وہ اللہ ہی رب تمہارا سو بڑی برکت ہی اللہ کی جو رب ہی سارے جہان کا ۔ موضح

خدا وہ ہی کہ بنایا واسطے تمہارے زمین کو جگہ ٹھہرنے کی اور آسمان کو چھت اور صورت بنائی تمہاری پس اچھی بنائین صورتین تمہاری اور روزی
دی تمکو پاکیزہ چیزون سے یہ ہی خدا پروردگار تمہارا پس بہت برکت والا ہی خدا پروردگار عالمون کا ۔ تفسیر ۔ اچھی بنائین الخ یعنی
سب جانورون سے انسان کی صورت اچھی بنائی انسان کے برابر اچھا کسی حیوان کو نہین بنایا اور بعضون نے کہا کہ یہ اچھا یون ہوا کہ اوندھا
نہین پیدا ہوا مانند چارپایون کے اور کہا ابن عباس نے کہ پیدا کیا ابن آدم کو سیدھا متناسب الاعضا کھاتا ہی اور لیتا ہی ہر چیز کو ساتھ
ہاتھ اپنے کے اور سوائے ابن آدم کے اور جانور مونہہ سے کھاتے ہین اور پاکیزہ یعنی لذت کی چیزین کہ ایسی چیزین جانورون کو نصیب
نہین ہوتین ۔ معالم ۔ مد

[illegible] ۔ کشاف

[illegible]

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

وہی ہے زندہ رہنے والا کسیکی بندگی نہیں اوسکے سوائے سو اوسکو پکارو نری کرکر اوسکی بندگی سب خوبی اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا ۔ صفحہ

وہ ہی زندہ نہین کوئی معبود مگر وہ پس عبادت کرو اوسکی ایک جہت کرکر واسطے اوسکے عبادت کو سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جو پروردگار ہی سارے جہان کا ۔ تفسیر ۔ دین سے مراد طاعت ہی یعنی پس عبادت کرو اوسکو خالص کرکر اوسکے لیے طاعت کو تنزکر وریا سے کہتے ہوئے الحمد للہ رب العالمین اور ابن عباس سے ہی کہ کہا جو کوئی کہے لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس چاہیے کہ کہے پیچھے اوسکے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پس یہی تفسیر اللہ کے اس قول کی فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور سعید بن جبیر سے بھی ہی کہ وہ دوست رکھتے تھے اسکو کہ جب کہے لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پیچھے کہے اسکے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پھر پڑھتے تھے یہ آیت هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اور جب کہ چاہا کفار نے آنحضرت سے پوجنا بتون کا تو آگے کی آیت نازل ہوئی ۔ **موضح تنبیہ** ۔ جاننا چاہیے کہ بغیر اخلاص کے کوئی طاعت قبول نہین ہوتی آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر غفاری کو کہ نئی بنا کشتی اسلیے کہ دریا گہرا ہی یعنی ایمان کو تازہ اور کامل کر کہ دریا آخرت کا گہرا ہی بغیر اچھی کشتی ایمان کے بیڑا پار نہین ہوگا اور لے توشہ کامل یعنی اعمال نیک خوب کر اسلیے کہ سفر دور دراز ہی اور ہلکا کر بوجھ یعنی گناہون کا اسلیے کہ گھاٹی سخت دشوار ہی اور خالص کر عمل صالح کو اسلیے کہ پرکھنے والا یعنی اللہ تعالی بینا ہی ۔ **منبہات** ۔ ایک بزرگ کا قول ہی اَلدُّنْيَا بَحْرٌ وَّنَحْنُ مُسَافِرُوْنَ وَالْاٰخِرَةُ سَاحِلٌ وَّالسَّفِيْنَةُ التَّقْوٰى دنیا دریا ہی اور ہم مسافر اور آخرت کنارہ ہی اور کشتی تقوی ۔ شعر

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل ۔ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا ۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

تو کہہ مجھکو منع ہوا کہ پوجون جنکو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے جب پہونچ چکین مجکو کھلی نشانیان میرے رب سے اور حکم ہوا کہ تابع رہون جہان کے صاحب کا ۔ صفحہ

کہہ بلا شبہہ منع کیا گیا مجکو اس سے کہ عبادت کرون مین اونکو کہ تم پوجتے ہو سوائے خدا کے جسوقت کہ آئین میرے پاس دلیلین ظاہر میرے پروردگار کی طرف سے اور فرمایا گیا مجکو کہ تابع رہون پروردگار جہان کا ۔ **تفسیر** ۔ دلیلون ظاہر سے مراد قرآن ہی اور بعضون نے کہا عقل اور وحی ۔ **ملا** ۔ ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ نے کہ ای محمد رجوع کر اوس چیز سے کہ کہتا ہی تو اور لازم کر اپنے پر دین باپ دادا اپنے کا پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ الخ ۔ **درمنثور** ۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

وہی ہے جسنے بنایا تمکو خاک سے پھر پانی کی بوند سے پھر لوہو کی پھٹکی سے پھر تمکو نکالتا ہی لڑکے پھر جب تک پہونچو اپنے زور کو پھر جب تک ہو جاؤ بوڑھے اور کوئی ہی تم مین کہ بھر لیا پہلے اس سے اور جب تک کہ پہونچو لکھے وعدے کو اور شاید تم بوجھو ۔ صفحہ

وہ ایسا ہی جسنے کہ پیدا کیا تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ وہ آدم ہی مٹی سے پھر نطفہ منی سے پھر خون بستہ سے پھر نکالتا ہی تمکو لڑکے پھر باقی چھوڑتا ہی تمکو تو کہ پہونچو نہایت قوت اپنی کو یعنی جوانی کو پھر باقی رکھتا ہی تو کہ ہو جاؤ بوڑھے اور کوئی تم مین سے مرجاتا ہی پہلے اس سے اور باقی چھوڑتا ہی تو کہ پہونچو تم یعنی سب وقت مقرر کو اور تو کہ سمجھو تم ۔ **تفسیر** ۔ پہلے اس سے یعنی پہلے پہونچنے کے جوانی کو یا پہلے بڑھاپے کے اور تو کہ بوجھو

وقت مقرر کو معنی اسکے یہ ہین اور کرتا ہے یہ تو کہ پہنچو وقت مقرر کو کہ وہ وقت موت کا ہی اور تو کہ سمجھو تم توحید رب اپنے کی اور قدرت اوسکی اور یہ کہ بعد مرنے کے جلاویگا تمکو **موضح معالم منثور**

هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝

وہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی پھر جب حکم کرے کسی کام کو تو یہی کہے اوسکو کہ ہو وہ ہو جاتا ہی *موضح*

وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی اور جب مقرر کرتا ہی کچھ کام بس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہی اوسکو ہو بس ہو جاتا ہی یعنی جلدی ہو جاتا ہی بلا کلفت **تنبیہ** اللہ تعالی کو غرض ان اپنی صفتون کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ جب مین ایسا ہون تو تم مجھی کو عبادت کرو اور میری عبادت مین کسیکو شریک نکرو اور میری اور میرے رسول کی محبت رکھو لیکن پوری حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ جو کوئی دعوی کرے چار چیزون کا بغیر چار چیزون کے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی جو کوئی دعوی کرے محبت خدا تعالی کا اور نہ باز رہے خدا کی حرام کی ہوئی چیزون سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور کراہت رکھے فقرا اور مساکین سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے جنت کی محبت کا اور تصدق نکرے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے خوف دوزخ کا اور نہ باز رہے گناہون سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی **منبہات**

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝

تو نے نہ دیکھے جو جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین کہان سے پھیرے جاتے ہین جنھون نے جھٹلائی یہ کتاب اور جو بھیجا ہمنے اپنے رسولون کے ساتھ سو آخر جان لینگے جب طوق پڑے ہین اونکی گردنون مین اور زنجیرین گھسیٹے جاتے ہین جلتے پانی مین پھر آگ مین اونکو جھونکتے ہین *موضح*

کیا نہ دیکھا تو نے طرف اون لوگون کے کہ جھگڑتے ہین خدا کی آیتون مین کہان سے پھیرے جاتے ہین وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین کتاب کو اور اوس چیز کو کہ بھیجا ہمنے ساتھ اوسکے اپنے پیغمبرون کو پس جانینگے حقیقت حال جسوقت کہ طوق ہونگے بیچ گردنون اونکی کے اور زنجیرین بھی گھسیٹے جاوینگے بیچ پانی گرم کے پھر آگ مین جھونکے جاوینگے **تفسیر** جھگڑتے ہین خدا کی آیتون مین یعنی قرآن مین کہتے ہین کہ یہ نہین ہی اللہ کے پاس سے کہان سے پھیرے گئے یعنی کیونکر پھیرے گئے دین حق سے شرک اور ذکر جھگڑنے کا اس سورت مین تین جگہہ ہی پس جائز ہی یہ کہ ہو جھگڑنا تین قومون مین یا تین قسمون پر یا تاکید کے لیے مکرر فرمایا اور کتاب سے مراد قرآن ہی اور مراد اوس چیز سے کہ بھیجا ساتھ اوسکے رسولون کو اور کتابین ہین جھونکے جاوینگے معنی اسکے یہ ہین کہ وہ آگ مین ہونگے پس آگ گھیرے ہوئے ہوگی اونکو اور وہ جھونکے ہوئے ہونگے آگ مین بھرتی ہونگے ساتھ آگ کے پیٹ اونکے اور اسی قسم سے ہی قول اللہ تعالی کا نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ یعنی آگ اسکی بھڑکتی وہ جو چڑھ جاویگی دلون پر اللّٰهم اجرنا من نارك انا عائذون بجوارك **معالم کشاف**

کہا عبد اللہ بن عمرو نے کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اِذِ الْاَغْلَالُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ تا یسجرون تک پھر فرمایا اگر مثل اس شیشے کی مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے اور اشارہ کیا آنحضرت نے واسطے بیان کرنے اشارہ ہذہ کے کہ حدیث مین ہی طرف مانند کھوپری کے سر کے **ف ح** یعنی اگر شیشہ گول مقدار کھوپری کے کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلدی گرنے کی ہین **ت** چھوڑا جاوے

تل چت پٹ ہوگا یا مانند پگھلے ہوے تانبے کے یا زرد آب کے بھون ڈالیگا موہنون کو بری پینے کی چیز ہی وہ پانی ✤ اور سوا اسکے طرح طرح کے عذاب ہونگے چنانچہ آیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کے کہ بہت بڑے ہونگے اون کا ٹیگا ایک سانپ اونمین سے ایک بار کا ٹنا پس پاویگا دوزخی شدت درد اور اثر اوسکے زہر کا چالیس برس اور بلاشبہ دوزخ مین بچھو ہین مانند خچرون پالان بندھون کے کا ٹیگا ایک اونکا ایکبار کا ٹنا پس پاویگا الم اور اثر اوسکے زہر کا چالیس برس ✤ درمنثور مشکوٰۃ

ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو مِن قَبْلُ

پھر اونکو کہا ہی کہ کہان گئے جنکو شریک بتاتے تھے اللہ کے سوائے بولے ہمسے چوک گئے کوئی نہین ہمتو پکارتے تھے پہلے

شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۝

کسی چیز کو اسی طرح بچلاتا ہی اللہ منکرون کو ✤ موضح

پھر کہا جاویگا اونکو یعنی نگہبان دوزخ کے کہین گے کہان ہین جو تھے تم شریک مقرر کرتے سوائے خدا کے یعنی بت کہ جنکو تم پوجتے تھے کہین گے گم ہوئے ہماری نظر سے بلکہ ہرگز نہ پوجتے تھے ہم پہلے اس سے کسی چیز کو اسیطرح گمراہ کرتا ہی خدا کافرون کو ✤ تفسیر اول منکر ہو چکے تھے کہ ہمنے شریک نہین پکڑے اب گھبرا کر موہنہ سے نکل جاویگا پھر سنبھل کر انکار کرینگے تو وہ انکار اونکا اللہ نے بچلا دیا حکمت سے ✤ موضح گم ہوئے ہماری نظر سے پس نہین دیکھتے ہین ہم اونکو اور نہ منتفع ہوتے ہین ہم ساتھ اونکے اگر کہے تو کہ کیا نہین یاد ہی تجکو بیچ تفسیر قول عزوجل کے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ کہ وہ بندے ہوئے ہونگے ساتھ معبودون اپنے کے پس کیونکر صادق آویگا کہ ساتھ بھی ہون اونکے اور پھر گم ہون اونسے تو جواب اسکا یہ ہی جائز ہی یہ کہ وہ گم ہون اونسے جب کہ توبیخ کیے جاوین اور کہا جاوے کہ کہان ہین جنکو تم شریک کرتے تھے سوائے اللہ کے پس فریادرسی کرین تمھاری اور شفاعت کرین تمھاری اور یہ کہ ہووین وہ ساتھ اونکے تمام اوقات اونکی مین مگر جب کہ نہ نفع دیا اونھون نے اونکو پس گویا کہ وہ گم ہوئے اونسے اور بلکہ ہرگز نہ پوجتے تھے ہم پہلے اس سے یعنی ظاہر ہوا ہمارے لیے کہ وہ نہین تھے کبھی کچھ اور نہین تھے ہم پوجتے ساتھ پوجنے اونکے کسی چیز کو یعنی محض باطل و ہیچ ہی تھا اونکا پوجنا جیسے کہ کہے تو کہ گمان کرتا تھا مین کہ فلانا کچھ ہی پس دیکھا تو کچھ نہ نکلا جب کہ آزمایا مینے اوسکو نہ دیکھی مینے بھلائی پاس اوسکے اور كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ کے معنی یہ ہین کہ مانند گم ہونے معبودون اونکے کے اونسے گم کریگا اللہ کافرون کو اونکے معبودون سے یہان تک کہ اگر طلب کرینگے وہ معبودون کو یا طلب کرینگے اونکو معبود تو نہین ملنے کے وہ آپس مین یعنی ہین کچھ جیسا گمراہ کیا اللہ نے ان جدال کرنے والون کو اسی طرح گمراہ کرتا ہی تمام کافرون کو کہ جنسے جانا ہی اللہ نے اختیار کرنا گمراہی کا اونسے ✤

ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ۝

یہ بدلا اوسکا جو تم رہتے پھولے تھے زمین مین ناحق اور اوسکا جو تم اتراتے تھے ✤ موضح

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ خوش ہوتے تھے تم زمین مین ناحق اور بسبب اسکے ہی کہ تھے تم اتراتے ✤ تفسیر یعنی یہ عذاب جو تمپر اوترا بسبب خوش ہونے اور اترانے تمھارے کے ہی ناحق اور وہ شرک کرنا اور پوجنا بتون کا ہی پھر کہا جاویگا واسطے اونکے ادخلوا ✤ معالم

ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

پیٹھو دروازون مین دوزخ کے سدا رہنے کو اوسمین سو کیا بد ٹھکانا ہی غرور والون کا ✤ موضح

داخل ہو دروازون مین دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے پس بری جگہ متکبرون کی ہی دوزخ ✤ تفسیر دروازون مین یعنی سات دروازون مین کہ تقسیم کیے گئے ہین تمھارے لیے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ یعنی دوزخ کے لیے سات دروازے ہین واسطے ہر دروازے کے اونمین سے ایک گروہ ہی تقسیم کیا گیا متکبرون کی یعنی جو تکبر کرتے ہین

حق سے ❊ ف تنبیہ ❊ بلاشبہہ دوزخ بری ہی جگہہ ہی اللہ ہی بچاوے اوس سے دیکھو بھائیون اللہ جل وعلا کیس طرح کھول
کھولکر بیان اوسکا فرماتا ہی تو لوگ ایسے کام نکرین کہ مستحق دوزخ کے ہون وائے حال ہمارے کہ کیسے خواب غفلت مین سوتے ہین اور فکر اوس سے
بچنے کی کچھہ نہین کرتے اقتضائے ایمان یہ ہی کہ شب و روز اوس سے بچنے کی فکر رکھین اور روین خوف خدا سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اے لوگون روؤ یعنی خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونے حقیقی کی یعنی اسلیے کہ نہین ہی امر اختیاری تو تکلیف کرو رونے مین اور تصور اوس
احوال کا کرو کہ رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی یعنی کفار یا فجار بھی رووینگے دوزخ مین یہان تک کہ آنسو اونکے بہینگے اونکے مونہون پر
گویا وہ آنسو نالیان ہونگی یہان تک کہ ہو چکینگے آنسو پس بہینگے خون پس زخمی ہو جاوینگی آنکھین یا زخمی کر دینگے خون آنکھون کو پس اگر
کشتیان جلدی کیجاوین اونکے آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون انتہی اور بموجب انھین مضامین کے اللہ تعالی کے نیک بندے نہایت لرزان
ترسان رہتے ہین اوس سے حتی کہ کھانے پینے کی لذت اونسے جاتی رہتی ہی چنانچہ داؤد طائی رحمۃ اللہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ آٹھ
چیزین لیگئین ہین مجھسے حلاوت و لذت طعام کی ایک تو اونمین سے موت ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
آپنے فرمایا اکثروا ذکر ھادم اللذات الموت یعنی بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ وہ موت ہی اور وہ لذتون کی
توڑنے والی اسلیے ہی کہ کہا بعض عارفین نے کہ موت اشد ہی پکنے سے ہانڈی مین اور پیچھے مرنے کے سیر کے گھاٹی اوکھی ہی نہین جانتا مین کہ
کہان ہوگا ٹھکانا میرا جنت مین یا دوزخ مین اور دوسرے سوچتا ہون مین بیچ تنہائی قبر کے اسلیے کہ وہ باغ ہی جنت کے باغون مین سے
یا ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھون مین سے اور تیسرے فکر کرتا ہون مین بیچ سوال کرنے منکر و نکیر کے کہ آوینگے وہ اس حال مین کہ دھوان
نکلتا ہوگا اونکی ناکون مین سے اور آگ نکلتی ہوگی اونکے مونہون سے پس سوچتا ہون مین کہ کیونکر جواب دونگا مین اونکو اور چوتھے سوچتا ہون مین
بیچ وقت نکلنے کے قبر سے کہ آیا ہوگا مونہہ میرا اجلا یا کالا اور مین دیکھونگا ملائکہ عذاب کو سر قبر پر یا ملائکہ رحمت کو اور پانچوین سوچتا
ہون مین کہ دیکھیے دیا جاویگا اعمالنامہ میرا میرے داہنے ہاتھہ مین یا بائین ہاتھہ مین اور چھٹے سوچتا ہون مین کہ دیکھیے کیونکر ہوگا گذرنا میرا
پل صراط پر اور ساتوین سوچتا ہون مین کہ دیکھیے میزان میری بھاری ہوتی ہی ساتھہ بھلائیون کے یا ساتھہ برائیون کے اور آٹھوین سوچتا ہون مین
کہ دیکھیے کس گھر کی طرف ہو بازگشت میری طرف جنت کے یا طرف دوزخ کے انتہی ❊ سبحان اللہ اللہ کے پیارے بندون کو ایسے سوچ
و بچار رہتے ہین نہ یہ کہ جہان مولوی گری یا فقیری کا نام آیا اور گویا معافی کی چٹھی لے لی نہ حلال حرام کا خیال ہی نہ کرنے عبادت کا اور
نہ بچنے کا بدعات سے اور نہ اتباع سنت کا حتی کہ نماز جماعت تک سے محروم رہتے ہین ہان جہان ناچ رنگ کی محفل ہو یا ڈھولک کی یا کہین
عرس و میلے ہون وہان سب سے پہلے موجود ہوتے ہین لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہان وہ حال اور کہان یہ حال ❊

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ ج فَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ❊

سو تو ٹھہرا رہ بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی پھر اگر کبھی ہم دکھا دین تجکو کوئی وعدہ جو اونکو دیتے ہین یا پھر لین تجکو پھر ہماری طرف پھر آوینگے ❊

پس صبر کر اے محمد بتحقیق وعدہ خدا کا یعنی ساتھہ ہلاک کرنے کافرون کے سچ ہی یعنی ہونے والا ہی پس اگر دکھلاوین ہم تجکو کوئی وعدہ جو اونکو دیتے ہین
تو نہا اور اگر قبض روح تیری کرین ہم پس طرف ہمارے پھیرے جاوینگے کافر ❊ تفسیر ❊ فالینا یرجعون یہ جزا متعلق ہی ساتھہ
نتوفینک کے اور جزا نرینک کی محذوف ہی تقدیر اسکی یہ ہی کہ پس اگر دکھلاوین ہم تجکو تیری زندگی مین بعض وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہین ہم
اونکو قسم عذاب سے کہ وہ قتل روز بدر کا ہی تو نہا یا اگر قبض روح تیری کرین ہم پہلے روز بدر کے تو ہماری طرف پھیرے جاوینگے روز قیامت کے
پس بدلا لینگے ہم اونسے اشد بدلا الینا اور مانند اسی کے ہی قول اللہ تعالی کا فَاِمَّا نَذْھَبَنَّ بِکَ فَاِنَّا مِنْھُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۞ اَوْ
نُرِیَنَّکَ الَّذِیْ وَعَدْنٰھُمْ فَاِنَّا عَلَیْھِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۞ یعنی پس اگر لیجاوین ہم تجکو یعنی قبض روح تیری کرین ہم بلاشبہہ

ف فاما نرینک اصلہ فان نرک وما مزیدۃ لتوکید معنی الشرط ولذلک لحقت النون بالفعل الا تراک لا تقول ان تکرمنی اکرمک ولکن اما تکرمنی اکرمک ۱۲ مد

فائدہ تنبیہ

ہم اونسے بدلا لینے والے ہین یا دکھادین ہم تجکو وہ چیز کہ وعدہ کیا ہمنے اونسے یعنی بلا شبہہ ہم اوسپر قدرت پانے والے ہین **فا**

تنبیہ تامل کرنا چاہیے آیات قرآنی ہین کہ جابجا پاک پروردگار نے صبر کرنے کو حکم فرمایا ہی کہین اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہین سب مومنون کو پس مسلمان کو ضرور اسکا اہتمام کرنا چاہیے اسی لیے بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ شعائر اسلام سے چار چیزین

ہین تقوی اور جہاد اور شکر اور صبر

منہیات

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ وَ

اور ہمنے بھیجے ہین بہت رسول تجسے پہلے کوئی اونمین ہین کہ سنایا تجکو اونکا احوال اور کوئی ہین کہ نہین سنایا اور

مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ

کسی رسول کو مقدور نتھا کہ لے آتا کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے پھر جب آیا حکم اللہ کا فیصلہ ہوگیا انصاف سے اور ٹوٹے مین آئے اوس جگہ جھوٹے **مو**

اور تحقیق بھیجے ہمنے کتنے پیغمبر پہلے تجسے اونمین سے وہ ہین کہ قصہ اونکا بیان کیا ہمنے تجپر یعنی قرآن مین اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ قصہ اونکا نہین بیان کیا ہمنے تجپر اور نتھا مقدور کسی پیغمبر کو کہ لے آوے کوئی نشانی مگر ساتھ حکم خدا کے پس جب آیا حکم خدا کا فیصل کیا گیا ساتھ حق کے اور زیان مین پڑے اوس وقت بیہودہ گو **تفسیر** کتنے پیغمبر کہا بعضون نے کہ بھیجے اللہ تعالی نے آٹھ ہزار نبی چار ہزار تو بنی اسرائیل مین سے اور چار ہزار اور تمام لوگون مین سے اور علی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ اللہ تعالی نے بھیجا ایک نبی کالا حبشی جنکا ذکر نہین کیے گئے قرآن مین اور نتھا مقدور الخ یہ جواب ہی اوسکا کہ کفار فرمایش کرتے تھے آنحضرت سے معجزون کی از راہ عناد کے پس فرمایا کہ ہمنے بہت سے رسول بھیجے ہین اس حال مین کہ نہین تھا مقدور کسیکو اونمین سے یہ کہ لاوے کوئی معجزہ مگر خدا کے حکم سے حاصل یہ کہ گویا آنحضرت کو یہ جواب سمجھایا کہ تم یہ جواب دو اونکو کہ جب اور رسولون کا یہ حال رہا ہی تو مجکو کہان مقدور ہی اسکا کہ لاؤن کوئی معجزہ جو تم فرمایش کرتے ہو لیکن مگر یہ کہ چاہے اللہ اور حکم دے اوسکے لانے کا پس جب آیا حکم یعنی قیامت اور یہ وعید اور وہی پیچھے فرمایش کرنے معجزون کے اور مبطلون سے مراد ہین معاند جو فرمایش کرتے تھے معجزون کی حاصل یہ کہ جب قیامت آویگی فیصلہ ٹھیک ٹھیک کیا جاویگا اور وہان کفار ٹوٹا پاوینگے

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ

اللہ ہی جسنے بنادیے تمکو چوپائے تا سواری کرو کتنون پر اور کتنون کو کھاتے ہو **مو**

خدا وہ ہی جسنے پیدا کیے تمہارے لیے چارپائے تو کہ سوار ہو اوپر بعض اونکے کے اور بعض اونکو کھاتے ہو

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ

اور اونمین تمکو بہت فائدے ہین اور تا پہنچو اونپر چڑھکر کسی کام تک جو تمہارے جی مین ہو اور اونپر اور کشتی پر لدے پھرتے ہو

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ

اور دکھاتا ہی تمکو اپنی نشانیاں پھر کون کون نشانیان اپنے رب کی نمانوگے **مو**

اور واسطے تمہارے بیچ چارپایون کے بہت فائدے ہین یعنی اونکے دودھ اور پشم سے فائدے اوٹھاتے ہو اور تو کہ پہنچو تم سوار ہو کر اوپر مقصد کو کہ بیچ سینون تمہارے کے ٹھہرا ہی یعنی جس کام کی حاجت رکھتے ہو اوپر سوار ہو کر اوسکے لیے جاؤ اور چارپایون پر اور کشتیون پر اوٹھائے جاتے ہو یعنی تمہارے چارپایون ہی پر نہین سوار کیے جاتے ہو ولیکن اونپر اور کشتیون پر بر و بحر مین سوار ہو کا برابر ہی سمجھ لیا اور خدا دکھاتا ہی تمکو نشانیاں اپنی یعنی دلائل اپنی قدرت کے پس کس نشانی کا اسکی نشانیون مین سے انکار کرتے ہو کہ نہین ہی وہ اللہ کے پاس سے

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھتے آخر کیسا ہوا انسے پہلون کا وے تھے انسے زیادہ اور زور مین سخت اور نشانیون مین جو چھوڑ گئے ہین زمین پر پھر کام نہ آیا اونکو جو کماتے تھے ✤ مق

کیا سیر نکی اونھون نے زمین مین تو دیکھین کیونکر ہوا آخر کام اون لوگون کا کہ پہلے انسے تھے وہ زیادہ تر انسے یعنی گنتی مین اور زیادہ تر قوت مین یعنی بدن مین اور نشانیون مین پس دفع نکیا عذاب کو اونسے اوس چیز نے کہ تھے کماتے ✤ تفسیر ✤ یعنی کرتے قسم قسم جمع کرنے مال اور بہت سپاہ اور تفاخر اور مانند اوسکے سے اور مراد نشانیون سے محل اور قلعے ہین کہ عاد و ثمود وغیرہ رکھتے تھے کوئی چیز مانع عذاب کو نہوئی پس اہل مکہ کس چیز پر مغرور ہین ✤ بحر ✤

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

پھر جب پہنچے اون پاس رسول اونکے کھلی نشانیان لیکر ریجھنے لگے اوسپر جو اونکے پاس تھی خبر اور الٹ پڑی اونپر جس چیز پر ٹھٹھا کرتے تھے ✤ مق

پس جب کہ آئے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ معجزون کے خوش ہوئے ساتھ اوس چیز کے کہ نزدیک اونکے تھی دانش سے یعنی علم معاش سے اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے ✤ تفسیر ✤ مراد علم سے علم اونکا ہے ساتھ امور دنیا کے اور معرفت اونکی ساتھ تدبیر دنیا کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ ۝ یعنی جانتے ہین ظاہر کو زندگانی دنیا سے اور وہ آخرت سے غافل ہین اور فرمایا فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ یعنی پس تو دھیان نکر اوسپر جو منہ موڑے ہماری یاد سے اور کچھ نہ چاہے مگر دنیا کا جینا یہان ہی تک پہونچی اونکی سمجھ پس جب کہ لائے اونکے پاس رسول علوم دینی اور وہ نہایت دور تھے اونکے علمون سے اسلیے کہ علوم دینی تھے واسطے ترک کرنے دنیا کے اور باز رکھنے کے لذتون اور شہوات سے نہ التفات کیا اونھون نے طرف اون علوم کے اور حقیر جانا اون علوم کو اور ٹھٹھا کیا ساتھ اونکے اور اعتقاد کیا اسکا کہ نہین ہے کوئی علم بہت نافع اور بہت حاصل کرنے والا فوائد کا علم ہمارے سے پس خوش ہوئے ساتھ علم اپنے کے یا مراد ہے علم فلاسفہ کا اور دہریون کا یعنی یونان سے پس وے جب سنتے تھے وحی اللہ کی رد کرتے تھے اوسکو اور حقیر جانتے تھے علم انبیا کو بنسبت اپنے علم کے اور سقراط سے کہ نام حکیم کا ہے منقول ہے کہ اوسنے سنا مبعوث ہونا حضرت موسی علیہ السلام کا اور لوگون نے اوس سے کہا کہ اگر ہجرت کرے تو طرف اونکے تو بہتر ہے کہا اوسنے کہ ہم قوم مہذب ہین پس نہین حاجت ہمکو طرف اوس شخص کے کہ مہذب کرے ہمکو یا مراد یہ ہے کہ خوش ہوئے کافر ساتھ اوس علم کے کہ رسولون کے پاس تھا از راہ ہنسی اور ٹھٹھا کرنے کے ساتھ اوس علم کے گویا کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ ٹھٹھا کیا اونھون نے ساتھ معجزون کے اور ساتھ علم وحی کے کہ لائے اوسکو رسول درحالیکہ خوشی کرنیوالے تھے اترانے والے تھے اور دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالی کا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ یا خوش ہونا رسولون کا مراد ہے یعنی رسولون نے جب دیکھا جہل اونکا اور استہزا کرنا اونکا ساتھ حق کے اور جانا انجام بد کفار کا اور یہ کہ عذاب لاحق ہوگا اونکو اونکے جہل اور استہزا پر خوش ہوئے وہ ساتھ علم کے کہ دیے گئے تھے اور شکر کیا اللہ تعالی کا اوسپر اور گھیر لیا کافرونکو اونکی سزا جہل و استہزا نے یا مراد علم سے جاننا کفار کا ہے اس بات کو کہ ہم بعد مرنے کے جلائے نہین جائینگے اور یہ اگرچہ جہل ہے لیکن بحسب اونکے زعم کے اوسکو علم فرمایا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا یعنے بعضے علوم بیچ جہل ہین ✤ فل بحر ✤ تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ امور دنیا کے علم پر مغرور ہونا ہرگز نہ چاہیے اور اوسکی کچھ حقیقت نہ سمجھے اور علم آخرت سیکھے کہ علم یہی ہے اور اوسپر عمل کرے اسیلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اسکو دانشمند فرمایا ہی اور متبع نفس کو کہ عالم امور دنیا کا ہی احمق فرمایا اس حدیث مین اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰهِ یعنی دانشمند وہ ہی کہ تابع اور مسخر کرے اپنے نفس کو اور عمل کرے مابعد موت کے لیے اور نادان و احمق وہ ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفسانی کے اور آرزو رکھے اللہ سے کہ وہ غفور رحیم ہی صدق اللہ وصدق الرسول اور اہل دنیا کے نزدیک اب معاملہ برعکس ہی کہ جو عالم آخرت اور عارف باللہ ہین اونکو نادان و حقیر جانتے ہین اور جو مدبر دنیا کا اور دغاباز اور بدمعاش اور منافق وضع اور مال مردم خور ہوا وسکو دانشمند جانتے ہین حال انکا اسمین ایک طرح کی تکذیب اللہ ورسول کی لازم آتی ہی عیاذا باللہ منہ اور اوپر کے مضامین سے برائی علم فلسفہ کی بھی معلوم ہوئی اور واقع مین یہی ہی کہ جہان تک ایسے ہی علوم کا توغل ہوا اور خدا ورسول کو بھول گیا کیسا ہی بددین و مرتکب حرام کا ہو اپنے فعل کی تاویل ہی کریگا اور عالم دیندار کو بنظر حقارت ہی دیکھیگا اکثر تو ایسا ہی دیکھا اور سنا ہی مگر جسکو اللہ بچاوے اوسکا ذکر نہین اسلیے کتاب در المختار مین علم فلسفہ کو حرام لکھا ہی اور لکھا ہی کہ منطق بھی فلسفہ ہی مین داخل ہی ظاہر امر اور کثرت مزاولت اسکی ہی کہ باعث ہوتی ہی چھٹ جانے علوم دینی کی اور چھٹ جانا اوسکا باعث محرومی خیر دارین کا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا کے امور کا بہت اہتمام نکرے جیسا کہ امور آخرت کا اہتمام کرے اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آویگا ایک زمانہ میری امت پر کہ دوست رکھینگے پانچ چیزون کو اور بھول جاوینگے پانچ چیزون کو دوست رکھینگے دنیا کو اور بھول جاوینگے آخرت کو اور دوست رکھینگے زندگانی کو اور بھول جاوینگے موت کو اور دوست رکھینگے گھرون کو اور بھول جاوینگے قبرون کو اور دوست رکھینگے مال کو اور بھول جاوینگے حساب کو اور دوست رکھینگے خلق کو اور بھول جاوینگے خالق کو وہ مجھسے الگ ہین اور مین اونسے الگ ہون انتہی پس عاقل کو چاہیے کہ بقدر ضرورت کے دنیا مین مشغول ہو اور پھر فکر آخرت کی رکھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ زبور مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی نے وحی بھیجی طرف داؤد علیہ السلام کے کہ عاقل حکیم نہین خالی ہوتا ہی چار ساعتون سے ایک ساعت مین مناجات کرتا ہی اپنے رب سے اور ایک ساعت مین محاسبہ کرتا ہی اپنے نفس سے اور ایک ساعت مین جاتا ہی طرف ایسے بھائیون اپنے کے کہ جو آگاہ کرین اوسکو ساتھ عیبون اوسکے کے اور ایک ساعت مین مشغول ہوتا ہی لذت حلال مین ✤ **منبہات** ✤

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝

پھر جب دیکھی اونھونے ہماری آفت بولے ہم یقین لائے اللہ اکیلے پر اور چھوڑین جو چیزین شریک بتاتے تھے ✤ **مو** ✤

پس جب کہ دیکھا اونھونے عذاب شدید ہمارا کہا باور رکھا ہمنے خدا کو تنہا اور منکر ہوئے ہم ساتھ اوس چیز کے کہ اوسکو شریک مقرر کرتے تھے ہم

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

پھر نہوا کہ کام آوے اونکو یقین لانا اونکا جسوقت دیکھ چکے ہمارا عذاب رسم پڑی ہوئی اللہ کی جو چلی آئی ہی اوسکے بندون مین اور خراب ہوے اوس جگہہ منکر ✤ **مو** ✤

پس نتھا کہ نفع کرے اونکو ایمان اونکا جب دیکھا اونھونے عذاب ہمارا آئین خدا کا کہ گذرا ہی اوسکے بندون مین اور زیان پایا اوس جگہہ کافرون نے ✤ **تفسیر** ✤ گذرا ہی اوسکے بندون مین یہ کہ ایمان لانا اوقت اوترنے عذاب کے نہین ہی نفع دیتا اور یہ کہ عذاب اوترا کرتا ہی رسولون کے جھٹلانے والون پر اور لفظ هُنَالِكَ کہ معنی جگہہ کے ہی استعارہ کیا گیا ہی زمان کے لیے یعنی معنی اوسوقت کے ہی اور کافر ہر وقت زیان کار ہین لیکن جسوقت عذاب دیکھینگے اوسوقت ظاہر ہو جاویگا زیان اونکا ✤ **مل** ✤

سورۃ حٰم السجدۃ مکیۃ وھی اربع وخمسون آیۃ وستۃ رکوعات

اور نام اسکا حٰم السجدۃ اسلیے رکھا گیا کہ اسکے سرے پر لفظ حٰم ہی اور آیت سجدہ بھی ہی اسمین آیتین چون ہین اور کلمے سات سو چھیانوے
اور حروف تین ہزار تین سو پچاس اور رکوع چھہ + اور ابن عباس اور جابر بن زید سے ہی کہ نازل ہوئی یہ بعد مومن کے اور یہی مناسبت
واضح ہی اسکے لکھنے کی بعد اوسکے اور اور بھی بہت وجہین مناسبت کی لکھی ہین + تناسق الدرر فی تناسب
السور وغیر ذالک +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حٰمٓ ۔ تنزیل من الرحمن الرحیم

کچھ اوتارا ہی بڑے مہربان رحم والے سے +

یہ اوتاری ہوئی ہی بخشنے والے مہربان کی طرف سے + تفسیر + لفظ حٰم حروف مقطعات سے ہی اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ مراد اس سے
کیا ہی اور بعضون نے کہا کہ حٰم نام سورت کا ہی روایت کی ابن ابی شیبہ اور عبید بن حمید اور ابو یعلی اور حاکم نے اور تصحیح کی اسکی اور روایت
کی ابن مردویہ اور ابو نعیم اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے کہا جمع ہوئے قریش ایک دن اور کہا یعنی بعضون نے کہ دیکھو
اوسکو کہ بہت جانتا ہو تم مین سحر اور کہانت اور شعر پس چاہیے کہ جاوے اس شخص کے پاس یعنی آنحضرت کے پاس کہ جسنے تفریق ڈالدی ہی
ہماری جماعت مین اور تتر بتر کر دیا ہی کام ہمارا اور عیب لگایا ہی ہمارے دین کو پس چاہیے کہ وہ کلام کرے اس شخص سے اور دیکھے کہ کیا جواب
دیتا ہی اوسکو پس کہا بعضے قریش نے کہ نہین جانتے ہین ہم ایسا کسیکو سوا عتبہ بن ربیعہ کے کہا اونھون نے کہ جا تو یعنی آنحضرت کے پاس ای
ابو الولید کہ کنیت تھی عتبہ کی پس آیا وہ حضرت کے پاس اور کہا کہ ای محمد تو بہتر ہی یا عبد اللہ (والد آنحضرت کے) تو بہتر ہی یا عبد المطلب پس چپکے رہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہا عتبہ نے کہ اگر گمان کرتا ہی تو کہ وہ بہتر تھے تجھسے تو بلاشبہ اونھون نے پوجا ہی اون معبودون کو کہ جنکو تو عیب لگاتا ہی اور
اگر گمان کرتا ہی تو کہ تو بہتر ہی اونسے تو ویسا ہی کہہ تو کہ سنین ہم کلام تیرا آگاہ ہو قسم خدا کی نہین دیکھا ہمنے کوئی بکری کا بچہ منحوس زیادہ تیری
قوم پر تجھسے کہ تفریق ڈالی تونے ہماری جماعت مین اور تتر بتر کر دیا تونے کام ہمارا اور عیب لگایا تونے ہمارے دین مین اور فضیحت کیا تونے ہمکو عرب
مین یہان تک کہ مشہور ہو گیا ہی اونمین کہ قریش مین ایک ساحر کاہن ہی قسم خدا کی منتظر ہین ہم کہ شور و غوغا جبلی اوٹھے یعنی اوٹھے بعض
بعض کی طرف تلوار لیکر ای شخص اگر تجھکو کچھ حاجت ہی تو جمع کرین ہم تیرے لیے مال یہان تک کہ قریش مین بڑا غنی ہووے تو کہ تیرے برابر
کوئی نہو اور اگر تجھکو خواہش عورت کی ہو تو پسند کرے جونسی عورت چاہے تو قریش مین سے پس البتہ نکاح کر دینگے ہم تجھسے دس عورتون کا
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہہ چکا تو جو کہنا تھا اوسنے کہا ہان پس پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ
الرحمن الرحیم حٰمٓ تنزیل من الرحمن الرحیم ۔ کتب فصلت آیاتہ یہان تک کہ پہنچے اس مقام کو فان اعرضوا
فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود ۔ پس کہا عتبہ نے کہ بس کر نہین ہی تیرے پاس سواے اسکے کچھ فرمایا
حضرت نے نہین پس پھرا عتبہ طرف قریش کے پس کہا اونھون نے کہ کیا حیلہ حوالہ کیا اوسنے تجھسے کہا عتبہ نے کہ نہین چھوڑی مینے کوئی بات
کہ جانتا تھا مین کہ کہوگے تم اوس سے مگر کہ کہی مینے کہا قریش نے کہ پس آیا کچھ جواب دیا اوسنے تجھکو کہا عتبہ نے قسم اوس ذات کی کہ قائم کیا کام
اپنا یعنی خانہ کعبہ نہین سمجھا مین کچھ اوس کلام مین سے کہ کہا اوسنے سواے اسکے انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود
کہا قریش نے وائے تجھکو کہ کلام کرے تجھسے ایک شخص عربی مین اور تو نسمجھے کہ کیا کہا کہا عتبہ نے قسم خدا کی نہین سمجھا مین کچھ اوس کلام مین سے کہ

کہا سوا ہے ذکر صاعقہ کے انتہی ۱۲ اور روایت مین آیا ہی کہ عتبہ ایک روز قریش کی مجلس مین بیٹھا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد مین تنہا بیٹھے ہوئے تھے کہ عتبہ نے کہا ای جماعت قریش کی کیا نہ اوٹھون مین طرف اسکے اور کلام کرون اس سے پس پیش کرون مین اوسکے کئی
امور شاید کہ وہ قبول کرے ہمسے کچھ اور باز رہے ہمسے کہا قریش نے بہت خوب ای ابو الولید پس اوٹھا عتبہ یہان تک کہ آکر بیٹھا پاس
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کلام مذکور کہ جو اوپر کی روایت مین گذرا اور حضرتؐ نے بعد اوسکے کہہ چکنے کے سورۃ مذکور پڑھی پس حضرتؐ
پڑھتے جاتے تھے اوسکو اور عتبہ نے جب سنی وہ تو چپ ہو کر سننے لگا اور ہاتھ اپنا اپنی پیٹھ کے پیچھے ٹیک کر بیٹھا سنتا رہا اوسکو یہان تک کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہونچے سجدے تک پس سجدہ کیا اوسمین پھر فرمایا کہ سنی تو نے ای ابو الولید کہا اوسنے کہ سنی مینے فرمایا حضرتؐ نے
پس تو اور یہ سنے یعنی تو کیا لیاقت رکھتا ہی اسکے سننے کی پس اوٹھا عتبہ اور آنے لگا اپنے یارون کے پاس پس کہا بعضے اوسکے یارون نے بعضون سے
قسم خدا کی کھا کر کہ البتہ تحقیق آتا ہی تمھارے پاس ابو الولید بغیر اوس منہ کے کہ گیا تھا ساتھ اوسکے یعنی بشاشت سے گیا تھا اور اب بیکار ہوا
آتا ہی پس جب بیٹھا عتبہ پاس قریش کے تو کہا اونھون نے کہ کیا حیلہ حوالہ کیا اوسنے تجھسے کہا عتبہ نے قسم خدا کی بلا شبہہ مینے سنا ہی ایسا کلام کہ
نہین سنا مینے مانند اوسکے کبھی قسم خدا کی نہین ہی وہ شعر اور نہ سحر اور نہ کہانت قسم خدا کی البتہ ہوگا بموجب قول اوسکے کے کہ سنا ہی مینے اوس سے
اور اور روایت مین آیا ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا جب پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ربیعہ پر حٰمٓ ۝ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝
تو آیا وہ اپنے یارون کے پاس اور کہا ای قوم میری اطاعت کرو تم میری اس دن مین اور نافرمانی کر لینا بعد اسکے اسلیے کہ قسم خدا کی البتہ تحقیق سنا ہی
مینے اس شخص سے ایسا کلام کہ نہین سنا میرے کانون نے کبھی ایسا کلام مانند اوسکے اور نہین سوجھا مجکو جواب اوسکا اور اور روایت مین آیا ہی کہ بعد
کلام مذکور کے عتبہ نے کہا کہ چھوڑ دو اس شخص کو اور الگ ہو اس سے پس قسم خدا کی نہین وہ چھوڑنے والا اوس دین کو کہ وہ اوسپر ہی اور سارے عرب
کو اور اوسکو لڑنے دو آپسمین اسلیے کہ اگر وہ غالب آویگا اونپر تو ہوگا شرف اوسکا شرف تمھارا اور عزت اوسکی عزت تمھاری اور بادشاہت اوسکی
بادشاہت تمھاری اور اگر عرب غالب آوینگے اوسپر تو دفع ہو جاویگا وہ تمسے بسبب غیر تمھارے کے کہا قریش نے کیا رغبت کی تو نے اوسکی طرف
ای ابا الولید ۱۲ اور روایت کی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے کہ کہا آیا مین ملنے کو عائشہؓ سے اور آنحضرتؐ پر وحی
اوتر رہی تھی پھر افاقہ ہوئی حضرتؐ کو اوس حالت سے کہ وقت اوترنے وحی کے ہوتی تھی پس کہا ای عائشہؓ دے مجکو چادر میری پس دی مینے
آپکو چادر پھر رونق افزا ہوئے آپ مسجد مین پس ناگہان کوئی شخص وعظ کہہ رہا تھا پس بیٹھ گئے حضرت یہان تک کہ جب وعظ کہہ چکا واعظ تو
شروع کی آپنے پڑھنی حٰمٓ ۝ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ پس سجدہ کیا یعنی جب آیت سجدہ پر پہونچے یہان تک کہ دراز ہوا سجدہ
آپکا پھر سنا یہ مذکور اون لوگون نے کہ دو کوس پر تھے اور بھر گئی اونسے مسجد یعنی لوگ جمع ہوئے سجدہ کرنے کو آپکے ساتھ پس کہلا بھیجا عائشہؓ
نے اپنے گھر یعنی اپنے گھر والون کو یہ کہ حاضر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلیے کہ البتہ تحقیق دیکھا ہی مینے اونسے ایک امر نہین
دیکھا مینے اونسے ابتدا اوس دن سے کہ رہی مین ساتھ اونکے پس اوٹھایا حضرتؐ نے سر اپنا اور کہا کہ یہ سجدہ کیا مینے از راہ شکر رب اپنے کے عوض مین
اوس نعمت کے کہ دی مجکو میری امت کے لیے پس عرض کیا اونسے ابو بکرؓ نے کہ کیا نعمت دی تمکو تمھاری امت کے لیے فرمایا کہ دی مجکو یہ نعمت کہ ستر ہزار
میری امت مین سے داخل ہونگے بہشت مین پس کہا ابو بکرؓ نے کہ یا رسول اللہ آپکی امت مین بہت نیک ہین پس زیادہ مانگو فرمایا یعنی جیسے
کسیکی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہین کہ تحقیق کیا مینے پس دیے مجکو ساتھ ہر ایک کے ستر ہزار مین سے ستر ستر ہزار کہا ابو بکرؓ نے یا رسول اللہ
اور زیادتی مانگیے اپنی امت کے لیے پس اشارہ کیا ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے یعنی جیسے کسیکی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہین پھر اشارہ کیا
ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے سینے پر یعنی یہ اشارہ اسکا ہوا کہ یاد ہی مجکو حاصل دونون اشارون کا یہ ہوا کہ خاطر جمع رکھو مجھے یاد ہی
پس کہا عمرؓ نے کیا یاد دی آپکو یا رسول اللہ یعنی دعا کرنا اور بیہقی نے روایت کی شعب الایمان مین خلیل بن مرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ

[illegible] بلا حساب [illegible] جنت مین داخل [illegible] اور روایت مین آیا ہی ۱۲ منہ

علیہ وسلم نہین سوتے تھے یہان تک کہ پڑھتے تبارک اور حم السجدہ ÷ **درمنثور** ÷

کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

کتاب ہے کہ جدی جدی کی ہین اوسکی آیتین قرآن عربی زبان کا ایک سمجھ والے لوگون کو سناتا خوشی اور ڈر پھر دہیان مین نلائے وہ بہت لوگ پھر وہ نہین سنتے ÷ **موضح**

یہ ایک کتاب ہے کہ واضح بنائی گئین آیتین اوسکی در حالیکہ قرآن ہے عربی واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا پس روگردان ہوئے اکثر لوگ پس وہ نہین سنتے ہین ÷ **تفسیر** ÷ فصلت کے معنی ہین جدا جدا کی گئین آیتین اوسکی اور گردانی گئین تفصیلین بیچ معانی مختلفہ کے قسم احکام اور قصون اور نصیحتون اور وعد و وعید وغیر ذالک سے قرآن عربی یعنی مراد رکھتا ہون ساتھ اس کتاب مفصل کے قرآن کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہے یا یہ معنی ہین کہ جدا جدا کی گئین آیتین اوسکی بیچ حال ہونے اوسکے کے قرآن عربی واسطے اوس قوم کے الخ یعنی واسطے قوم عرب کے کہ جانتے ہین اوس چیز کو کہ اوتری اور بیچ قسم آیتون مفصلہ سے کہ واضح ہین اونکی زبان عربی ہین خوشخبری دینے والا یعنی واسطے اولیا اللہ کے اور ڈرانے والا یعنی واسطے دشمنان خدا کے نہین سنتے ہین یعنی نہین قبول کرتے ہین ÷ **مدارک** ÷ **معالم** ÷

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝

اور کہتے ہین ہمارے دل غلاف مین ہین اوس بات سے جسطرف تو ہمکو بلاتا ہے اور ہمارے کانون مین بوجھ ہے اور ہمارے تیرے بیچ مین اوٹ ہے سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہین ÷ **موضح**

اور کہا کافرون نے یعنی نبی سے کہ دل ہمارے بیچ پردون کے ہین اوس چیز سے کہ بلاتا ہے تو ہمکو طرف اوسکے کہ وہ توحید ہے اور ہمارے کانون مین بوجھ ہے اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے ایک پردہ ہے پس عمل کر تحقیق ہم بھی عمل کرنے والے ہین ÷ **تفسیر** ÷ بوجھ ہے کہ مانع ہوتا ہے تمھاری بات کے سننے سے اور یہ تمثیلین ہین واسطے دور ہونے دلون اونکے کے قبول کرنے حق کے سے اور اعتقاد رکھنے حق کے سے گویا کہ وہ غلافون اور پردون مین ہین کہ مانع ہوتے ہین وہ سمجھنے حق کے سے دلون مین اور واسطے نہ سمانے حق کے اونکے کانون مین گویا کہ وہ بہرے ہین حق کے سننے سے اور واسطے دور ہونے مذہبون اور دینون کے گویا کہ درمیان اونکے اور اوس چیز کے کہ وہ اوسپر ہین اور درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوس چیز کے کہ وہ اوسپر ہین پردہ ڈہانکنے والا اور اوٹ بلند ہے قسم پہاڑ یا مانند اوسکے سے پس نہین ملتے آپسمین اور نہ دیکھتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو پس عمل کر یعنی اپنے دین پر ہم عمل کرنے والے ہین اپنے دین پر یا یہ مراد ہے کہ پس عمل کر بیچ باطل کرنے امر ہمارے کے ہم عمل کرنے والے ہین بیچ باطل کرنے امر تمہارے کے ÷ **مل** ÷ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ الخ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ کونسی چیز مانع ہے تمکو اسلام سے اگر اسلام لاؤ گے تو سردار ہوؤ گے عرب کے پس کہا قریش نے کہ اے محمد نہین سمجھتے ہین ہم اوس چیز کو کہ کہتے ہو تم اور نہ سنتے ہین ہم اوسکو اور بلاشبہہ ہمارے دلون پر البتہ پردہ ہے اور لیا ابوجہل نے ایک کپڑا اور کھینچا اوسکو درمیان اپنے اور درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا اے محمد قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ مین بلاتا ہون تمکو طرف دو چیزون کے ایک تو یہ گواہی دو تم یہ کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ÷ اور دوسری یہ کہ مین رسول اللہ کا ہون پس جب سنی اونھون نے گواہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی پھر وہ اپنی پیٹھون پر بدک کر اور کہا اونھون نے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ یعنی کیا کر دیا اسنے کئی معبودون کو ایک معبود بلاشبہہ یہ ایک تعجب کی بات ہے اور کہا بعضون نے اَمْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا

ثلثة ارباع

لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا

یعنی چلو اور مستقیم رہو اپنے معبودون پر بلاشبہ اس بات مین کچھ غرض ہی نہین سنی ہمنے یہ اوس پچھلے دین مین اور نہین کچھ یہ مگر بنائی بات کیا اسی پر اوتری نصیحت ہم سب مین سے اور اوترے جبرئیل پس کہا ای محمد بلاشبہ اللہ فرماتا ہی تجکو سلام اور فرماتا ہی کہ کیا نہین کہتے ہین یہ قریش کہ انکے دلون پر پردے ہین اس سے کہ سمجھین وہ توحید کو اور انکے کانون مین بوجھ ہی کیا پس نہین سنتے ہین بات تیری تو کیونکر ہی یہ بات کہ جب ذکر کرتا ہی تو اپنے رب کا قرآن مین اکیلا کر بھاگتے ہین وہ اپنی پشتون پر بدک کر اگر ہی جیسا کہ یہ کہتے ہین تو کیون بھاگتے ہین یعنی اگر بہرے ہین اور سنتے نہین تو یہ کیونکر سنکر بھاگتے ہین لیکن وہ سنتے ہین اور نہین نفع پاتے ساتھ اوسکے از راہ مکروہ جاننے کے اوسکو پس جب کہ ہوا کل کا دن تو آئے اونمین سے ستر شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اونھون نے کہ ای محمد ظاہر کر ہمپر اسلام پس جب ظاہر کیا آنحضرت نے اونپر اسلام تو مسلمان ہوئے سب پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا الحمد للہ کل تو تم کہتے تھے کہ ہمارے دلون پر غلاف ہین اور ہمارے دل پردون مین ہین اوس چیز سے کہ مین بلاتا ہون تمکو طرف اوسکے اور کہتے تھے تم کہ ہمارے کانون مین بوجھ ہی اور صبح کی تمنے آج کے دن اس حال مین کہ مسلمان ہو پس کہا اونھون نے یا رسول اللہ جھوٹ بولے ہم قسم خدا کی اگر ہوتا ایسا تو نہ ہدایت پاتے ہم کبھی لیکن اللہ سچا ہی اور بندے جھوٹ بناتے ہین اوسپر اور وہ غنی ہی اور ہم محتاج ہین طرف اوسکے ۔ در منثور ۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط

تو کہہ مین بھی آدمی ہون جیسے تم حکم آتا ہی مجکو کہ تمپر بندگی ایک حاکم کی ہی سو سیدھے رہو اوسکی طرف اور اوس سے گناہ بخشواؤ

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

اور خرابی ہی شریک والون کو جو نہین دیتے زکوۃ اور وہ آخرت سے منکر ہین ۔ موضح

کہہ سوائے اسکے نہین ہی کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے وحی کیا جاتا ہی طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہی پس سیدھے متوجہ ہو طرف اوسکے اور بخشش مانگو اوس سے اور وائے واسطے اون مشرکون کے کہ نہین دیتے زکوۃ اور وہ ساتھ آخرت کے نامعتقد ہین ۔ تفسیر ۔ مین آدمی ہون الخ یہ جواب ہی اونکے اس قول کا قلوبنا فی اکنۃ اور وجہ اوسکی یہ ہی کہ آنحضرت نے کہا اونکو کہ مین نہین ہون فرشتہ اور مین آدمی ہون مانند تمہارے اور تحقیق وحی بھیجی گئی طرف میرے نہ طرف تمہارے پس صحیح ہوئی نبوت میری ساتھ آنے وحی کے طرف میرے اس حال مین کہ مین بشر ہون اور جب صحیح ہوئی نبوت میری تو واجب ہوا تمپر اتباع میرا اوس چیز کا کہ وحی کی گئی طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہی پس سیدھے چلو طرف اوسکے ساتھ توحید کے اور خالص کرنے عبادت کے نہ جاؤ دائین بائین اور نہ التفات کرو طرف فریب دینے شیطان کے کہ وہ بت پوجنے کو اور بتون کے شفیع ٹھہرانے کو کہتا ہی اور بخشش مانگو اوس سے شرک سے اور لایؤتون الزکوۃ کے یہ معنی ہین کہ نہین ایمان رکھتے ساتھ واجب ہونے زکوۃ کے اور نہین دیتے زکوۃ یا یہ معنی ہین کہ نہین کرتے وہ چیز کہ ہون بسبب اوسکے از کیا یعنی پاک اور وہ چیز کیا ہی ایمان لانا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعث اور ثواب و عقاب کے اور ابن عباس نے یہ معنی کیے ہین کہ نہین کہتے وہ لا الٰہ الا اللہ اور یہ کلمہ زکوۃ یعنی سبب پاکیزگی نفسون کا ہی اور معنی یہ ہین کہ نہین پاک کرتے اپنے نفسون کو شرک سے بسبب توحید کے اور کہا حسن اور قتادہ نے کہ نہین اقرار کرتے زکوۃ کا اور نہین اعتقاد کرتے اوسکے دینے کو واجب اور کہا جاتا تھا کہ زکوۃ پل اسلام کا ہی پس جسنے طی کیا اوسکو نجات پائی اور جسنے تخلف کیا اوس سے یعنی پیچھے رہ گیا اوس سے اور نہ طی کیا اوسکو ہلاک ہوا اور کہا ضحاک و مقاتل نے کہ یہ معنی ہین نہین خرچ کرتے طاعت مین اور نہین صدقہ دیتے اور کہا مجاہد نے نہین پاک کرتے اپنے اعمال کو یعنی ریا وغیرہ سے اور وہ ساتھ آخرت کے نامعتقد ہین نہ دینے زکوۃ کو بیان کیا نزدیک کفر بالآخرۃ کے اسلیے کہ بہت پیاری چیز انسان کے نزدیک مال اوسکا ہی اور ٹکڑا ہی اوسکی جان کا پس جب کہ خرچ کیا اوسکو اوسکی راہ مین تو یہ قوی تر دلیل ہوئی اوپر استقامت اور صدق نیت

یعنی سلف کہتے تھے ۱۲ منہ رحمہ اللہ

اور خلوص سے دل اوسکے کہ اور نہین قابو مین آئے مؤلفۃ القلوب مگر بسبب نفع دنیا کے پس قوی ہوئے اعضا اونکے اور نرم ہوئی شدت اونکی
اور نہین مرتد ہوئے بنو حنیفہ مگر بسبب نہ دینے زکوۃ کے اور اسمین رغبت دلائی ہے مومنون کو اوپر ادا کرنے زکوۃ کے اور ڈرانا شدید ہے نہ دینے
زکوۃ کے ساتھ اس حیثیت سے کہ گردانا نہ دینے زکوۃ کو اوصاف مشرکین سے اور نزدیک کیا اوسکو ساتھ کفر بالآخرۃ کے ۞ مدّ معا تنبیہ
جاننا چاہیے کہ استقامت عجب چیز ہے سفیان بیٹے عبد اللہ ثقفی کے روایت کرتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فرمائیے میرے لیے اسلام
مین یعنی بیچ اوس چیز کے کہ کامل کرے اسلام کو اور رعایت کیے جاوین بسبب اوسکے حقوق اسلام کے ایک قول کہ نہ سوال کرون مین اوس سے
کسی سے بعد سوال کرنے آپکے یعنی ایک قول جامع فرما دیجیے کہ نہ احتیاج ہو بسبب اوسکے سوال کرنی کی احکام شرع مین آپکے غیر سے
فرمایا آنحضرت نے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے یعنی ساتھ تمام اون چیزون کے کہ واجب ہے اوپر
ایمان لانا پھر مستقیم رہ یعنی اوپر بجا لانے اوامر کے اور بچنے کے نواہی سے ازروے قلب و قالب کے روایت کی یہ مسلم نے اور جاننا چاہیے کہ ادا کرنا
زکوۃ کا بناے اسلام سے ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا کیا گیا ہے اسلام اوپر پانچ چیزون کے اوپر گواہی دینے اسکے کہ نہین ہے کوئی معبود
سواے اللہ کے اور بلاشبہہ محمد بندے اللہ کے ہین اور رسول اوسکے اور اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور ادا کرنے حج کے اور روزے رکھنے
رمضان کے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے اور نہ دینے زکوۃ کے مین بڑی بڑی خرابیان لگتی جاوینگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی
سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اوس سے حق اوسکا کہ زکوۃ ہے مگر جب کہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اوسکے تختے
آگ کے یعنی تختے سونے چاندی کے بنینگے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے آگ مین پھر
داغ دیے جاوینگے ساتھ اون تختون کے پہلو اوسکے اور پیشانی اوسکی اور پیٹھ اوسکی جب کہ جدا کیے جاوینگے یعنی بدن سے اور ڈالے جاوینگے آگ مین پھر
لائے جاوینگے یعنی جب ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ مین ڈالے جاوینگے گرم کرنے کے لیے اور نکال کر پھر داغ دینگے ہمیشہ یونہین کرتے رہینگے
اوس دن مین کہ ہے مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہان تک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی طرف بہشت کے یا طرف
دوزخ کے ساری حدیث بیان فرمائی تمام اوسکا باقی رہا ہے چنانچہ وہ سب مشکوۃ مین مسلم سے روایت کی گئی ہے اور مانند اسی کے وارد ہوا ہے
قول اللہ تعالی کا وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَوْمَ
يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ
فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ یعنی اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اوسکو اللہ کی راہ مین پس
خبر دے تو اونکو عذاب دردناک کی اوس دن مین کہ گرم کیے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے پھر داغ دی جاوینگی اونسے پیشانیان اونکی
اور پہلو اونکے اور پیٹھین اونکی اور کہا جاویگا کہ یہ وہی ہے جو جمع کیا تھا تمنے اپنے لیے پس چکھو وبال اوسکا کہ جمع کرتے تھے اور مراد نہ ادا کرنے
حق مال کے سے حدیث مین اور نہ خرچ کرنے مال کے سے راہ خدا مین بیچ آیت کے نہ دینا زکوۃ اموال کا ہے پس بلاشبہہ جو لوگ کہ جمع کرتے ہین
اموال اور ذخیرہ کرتے ہین اونکو اور نہین دیتے زکوۃ اونکی عذاب دیے جاوینگے روز قیامت کے ساتھ طرح طرح کے عذابون کے ازانجملہ ایک تو
یہی ہے جو ذکر کیا گیا اس حدیث مین اور آیت مین اور وجہ تخصیص ان اعضا کی ساتھ عذاب کے یہ ہے کہ صاحب مال جب عادت نہین ڈالتا ہے
نفس کو زکوۃ کے دینے کی بعد واجب ہونے اوسکے کے ساتھ آنے وقت اوسکے کے تو وہ جب دیکھتا ہے فقیر طالب زکوۃ کو تو تیوری چڑھا لیتا ہے
اور جب سوال کرتا ہے وہ اوس سے تو مونہہ موڑ لیتا ہے اوس سے اور پھیر لیتا ہے اوسکی طرف سے پہلو اپنا اور جب مبالغہ کرتا ہے سوال مین تو اوٹھ کھڑا
ہوتا ہے اپنی جگہ سے اور اوسکی طرف سے پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے اور نہین دیتا اوسکو کچھ اوسکے حق مین سے کہ وہ زکوۃ ہے پس ایذا پاتا ہے فقیر بسبب
ہر ایک کے ان افعال مین سے پس عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی اس طرح کہ کر دیگا اوسکے اموال کو کہ وہ دینار ہین اور درہم ہین تختے آگ کے

بیان فرمایا اس حدیث مین یہ کہ افضل صدقہ وہ ہی کہ دیوے اوسکو فقیر باوجود احتیاج اپنی کے طرف اوسکے اور جسکو ہو توکل پورا تو ضرور ہی
اوسکو یہ کہ چھوڑے قوت اپنے نفس و عیال کا پھر تصدق کرے وہ چیز کہ زائد ہو اوس سے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہو ظہر غنا سے یعنی بے پروائی سے اور نہین مخالفت ہی اس حدیث مین او پہلی حدیث مین اسلیے کہ غنا دو قسم کا ہی
غنا مال کا اور غنا نفس کا اور بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہو باوجود ایک غنا کے دونون مین سے یا غنا نفس کا ہو یا غنا مال کا اسلیے کہ ضرر ہی تصدق کرنے والے کو دینے مین یہ کہ
بے پروا ہو اوس سے یا تو بسبب سخاوت نفس اپنے کے اور قوت عزیمت اپنی کے ہو باعتماد خداے تعالی کے جیسے کہ کیا ابو بکر صدیق رضی یا بسبب مال اپنے کے
ہو کہ باقی رہے اوسکے ہاتھ بعد خرچ کرنے کے اسلیے کہ نہین جائز ہی کسیکو یہ کہ خرچ کرے قوت اپنے عیال کا طرف فقیرون کے اور چھوڑے اولاد کو اوسکو
مگر جب کہ راضی ہون وہ ساتھ اوسکے اور اذن دین اوسکے لیے اوسمین بلکہ نہین جائز ہی اوسکے لیے یہ کہ دے کسیکو مگر اوس چیز سے کہ فاضل
رہے اوسکے نفس و عیال سے جیسے کہ آیا ہی اور حدیث مین یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا اَبْقَتْ غِنًى
بہترین صدقہ وہ ہی کہ باقی چھوڑے غنا کو یعنی تصدق کرنے والے کو ضرور ہی بیچ اوس چیز کے کہ خرچ کرتا ہی اوسکو ایک بات دو باتون مین
سے یا یہ کہ بے پروا ہو اوس سے بسبب مال اپنے کے یا بے پروا ہو اوس سے بسبب حال اپنے کے اور یہ افضل دونون بسیار رون یعنی تونگریون کا ہی
اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی حدیث صحیح مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْمَالِ وَاِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ
یعنی نہین ہی غنی کثرت مال سے اور سوا اسکے نہین کہ غنی غنی النفس کا ہی پس فقیر نے جب کہ تصدق کیا قوت اپنے دن کا کہ میسر آیا تھا اوسکو
اور صبر کیا بھوک پر ہوگا صدقہ اوسکا افضل اسلیے کہ نہین شک ہی بیچ افضل ہونے صدقے کے ساتھ ایک چیز کے باوجود حاجت کے طرف
اوسکے جب کہ نہ ضرر کرے یہ اوسکے بدن کو کہ ضعیف ہو جاوے کھڑے ہونے سے نماز مین یا ستر کھلا رہے اور بلاشبہہ تعریف کی ہی اللہ تعالی نے
انصار کی اس خصلت پر کہ فرمایا يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی ترجیح دیتے ہین فقیر کو اپنے نفسون پر اگرچہ
ہو اونکو حاجت اور دوسرے اس قسم کے ہین کہ نہین قدرت رکھتے اس مرتبے پر بلکہ رہنے دیتے ہین اموال اپنی حاجت کے وقتون کے لیے اور خیرات کے
موسمون کے لیے اور نہین ہی قصد اونکا مال کے رکھنے مین تنعم اور تلذذ کا بلکہ قصد اونکا اوسمین یہ ہوتا ہی کہ خرچ کرین بقدر حاجت کے پھر صرف کرین حاجت
سے زائد کو امور خیر مین جہان کہ معلوم ہو اور تیسرے اوس قسم کے ہین اقتصار کرتے ہین اوپر ادا کرنے اوس چیز کے کہ واجب ہی اوپر ان زیادہ دیے
ہین اوس سے اور کمی کرتے ہین اوسمین اور یہ مرتبہ سب مرتبون مین نہایت کم ہی اور اس مرتبے پر اقتصار کیا ہی اکثر لوگون نے بسبب بخل اپنے کے ساتھ
مال کے اور رغبت کرنے کے طرف مال کے اور ضعف محبت کے واسطے آخرت کے اور نہین ہی بعد اس مرتبے کے کچھ بھی محبت سے بلکہ جو کہ اوترا اس مرتبے سے
اوترا کذب مین بیچ دعوی کرنے محبت کے اور ظاہر ہوتا ہی اوسکے نفس سے یہ کہ دعوی کرنا اوسکا محبت کا ہی لقلقہ زبان کا ہے پس بنا بر اسکے واجب ہی
اوپر اوس شخص کے کہ نادر ہوا اوپر مرتبے پہلے اور دوسرے کے یہ کہ نہ اوترے مرتبے تیسرے سے بلکہ لائق ہی اوسکو یہ کہ سعی کرے بیچ ادا کرنے اوس چیز کے
کہ واجب ہوئی ہی اوپر اوسکے علی الفور واسطے ظاہر کرنے رغبت کے بیچ فرمان برداری حکم کے اور واسطے پہنچانے خوشی کے طرف قلوب فقرا کے اور واسطے
بچنے کے شبہے اختلاف کے سے اسلیے کہ بعضے علما کے نزدیک واجب ہونا زکوۃ کا علی الفور آیا ہی یہان تک کہ گنہگار رہتا ہی بسبب تاخیر کے اور رد کیجاتی
ہی گواہی اوسکی اور زکوۃ واجب ہوتی ہی جب کہ تمام ہو سال نصاب پر پس جب کہ تمام ہو سال واجب ہی اوسپر نکالنا زکوۃ کا جس مہینے مین
کہ ہو اور اگر جلدی دے زکوۃ پہلے گذرنے سال کے تو جائز ہی نزدیک جمہور علما کے برابر ہی کہ ہو تعجیل بسبب داخل ہونے اشرف وقت کے کہ نہین پایا جاوے
مثل اوسکے وقت تمام ہونے سال کے مانند مہینے رمضان کے اور رجب اور شعبان کے یا ہو تعجیل بسبب پائے جانے مصرف افضل کے مصارف
مین سے جیسے ہو کوئی متقی مشغول آخرت کی تجارت مین پس اوسکو مال زکوۃ دینے سے مددگاری ہوگی طاعت پر پس ہوگا دینے والا شریک
اونکا بیچ طاعت اونکی کے بسبب مدد کرنے اوسکی کے طاعت مین یا ہو علما مین سے کہ اوسکا دینا بھی افضل ہی اسلیے کہ دینا علما کو مدد کرنی اونکی ہی

علم پر اور علم و شہرت عبادات پر یہان تک کہ تھے بعضے سلف کہ نہین خرچ کرتے تھے زکوۃ اپنی مگر طرف اہل علم کے اور کہتے تھے کہ ہم نہین جانتے
بعد مقام نبوت کے کوئی مقام افضل مقام علما سے اور مراد اہل علم سے وہ لوگ ہین کہ طلب کرتے ہین علم کو واسطے آخرت کے نہ واسطے دنیا کے
پس جو لوگ کہ طلب کرتے ہین علم کو واسطے دنیا کے نہین لائق ہی تصدق کرنے والے کو یہ کہ مدد کرے اونکی ساتھ صدقے اپنے کی اور گناہ اونکے کر
تو کہ ہوے شریک اونکا بیچ استحقاق عذاب کے اور افضل مصارف مین سے وہ بھی ہی کہ ہو عیالدار یا قرضدار یا بیمار یا قرابتی اسلیے کہ دینا قریب کو صدقہ
بھی ہی اور صلہ بھی اور نہین پوشیدہ ہی کسی پر جو کچھ کہ ثواب ہی صلۂ رحم مین اور دوست اور برادر دینی مقدم ہین معارف پر یعنی نزدیکی جان پہچان
جیسے کہ مقدم ہین اقارب اجنبیون پر لیکن لائق ہی جاننا اسکا کہ ضرور ہی صدقہ دینے والے کو یہ کہ احتراز کرے باطل کرنے صدقے اپنے کے سے
ساتھ احسان رکھنے اور ایذا دینے کے اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے لَا تُبْطِلُوا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى یعنی نہ باطل کرو تم
اپنے صدقون کو ساتھ احسان رکھنے اور ایذا کے اور حقیقت احسان رکھنے کی یہ ہی کہ جانے اپنے نفس کو احسان کرنے والا فقیر پر پس
جہان کہ جانا اپنے نفس کو احسان کرنے والا اوسپر نکلین گے اوس سے طرف ظاہر اوسکے کے افعال مٹانے والے ثواب کے مانند بیان کرنے اور ظاہر کرنے
اوسکے کے اور طلب مکافات کے اوس سے ساتھ دعا اور ثنا اور خدمت اور توقیر اور تعظیم کے اور لازم اسکو یون تھا کہ جانتا فقیر کو احسان
کرنے والا اپنے پر اسلیے کہ کیا اوسنے اپنے ہاتھ کو نائب اللہ تعالی کا بیچ قبض کرنے حق اوسکے کے کہ جس سے نجات اوسکی ہی دوزخ سے اسلیے
کہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا صدقہ واقع ہوتا ہی اللہ تعالی کے ہاتھ مین پہلے اسکے کہ واقع ہو سائل کے ہاتھ مین پس
چاہیے کہ یقین کرے تصدق کرنے والا کہ مین سونپتا ہون طرف اللہ تعالی کے حق اوسکا اور فقیر لینے والا ہی اللہ تعالی سے رزق اپنا اور
ایذا پس ظاہر مین تو یہ ہی کہ توبیخ کرے اور عار دلاوے اور سخت کلامی کرے اور مونہہ بناوے اور پردہ دری کرے اور طرح بطرح سے سبکی کرے
اوسکی اور باطن کی ایذا کہ جو منبع ظاہر کی ایذا کا ہی دو امر ہین ایک دونون مین سے یہ ہی کہ ناگوار ہوتا ہی نکالنا مال کا اپنے قبضے سے اور شدت
اسکی اوسکے نفس پر ہوتی ہی اور دوسرے جاننا اسکا کہ مین بہتر ہون فقیر سے اور فقیر بسبب حاجت اپنی کے نہایت ذلیل ہی مجھسے رتبے مین
اور منشا ہر ایک کا ان دونون مین سے جہل ہی اسپر کہ وہ جو رکھتا ہی تسلیم مال کو یہ جہل اسلیے ہی کہ جسنے مکروہ رکھا خرچ کرنا درہم کا بیچ مقابلے
اوس چیز کے کہ برابر ہو ہزار کے پس وہ نہایت احمق ہی اسلیے کہ وہ خرچ کرتا ہی مال واسطے طلب رضا اللہ تعالی کے اور طلب ثواب کے دار آخرت مین حالانکہ
وہ بہتر ہی دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور اسپر اپنے نفس کو جو بہتر جانتا ہی اوس سے یہ جہل اس لیے ہی کہ اگر پہچانتا فضیلت فقر کی غنا پر اور
پہچانتا خطر اغنیا کا آخرت مین تو نہ حقیر جانتا اوسکو بلکہ برکت حاصل کرتا ساتھ اوسکے اور آرزو کرتا اوسکے درجے کی اسلیے کہ صلحا اغنیا کے
داخل ہونگے جنت مین پانسو برس پیچھے فقرا کے اور کیونکر حقیر جانتا ہی فقیر کو اس حال مین کہ کیا ہی اسکو اللہ تعالی نے خادم فقیر کا اسلیے کہ کماتا ہی
مال کو اپنی سعی سے اور طلب کرتا ہی کثرت مال کی اوسکے سبب سے اور کوشش کرتا ہی اوسکی محافظت مین اور تکلیف دیا گیا ہی یہ کہ سپرد کرے فقیر کو
بقدر حاجت اوسکی کے اور روکے اوس سے زائد حاجت کو کہ جو ضرر کرے اوسکو اگر سپرد کیا جاوے اوسکو پس غنی طلب خدمت کی کیا گیا ہی واسطے
سعی کرنے کے بیچ رزق فقیر کے اور محنت کش ہی اوسکے لیے ساتھ لازم کرنے مشقتون سفرون کے بیچ جنگلون اور دریاون کے اور نگہبانی
کرنے فضلات کے اقسام دراہم و دنانیر سے یہان تک کہ مرے اور کھاوین اونکو اغیار ساتھ باقی رہنے بوجھون گناہون کے کہ کیے ہین
اونکے حاصل کرنے مین نسئل اللہ تعالی اعمالاً موافقاً لرضائہ بلطفہ وکرمہ ومنتہ ÷ **مجالس**

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

البتہ جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اونکو نیگ ملنا ہی جو بس نہو ÷ **موضح** ÷

بلاشبہہ جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے واسطے اونکے ثواب ہی غیر منقطع ÷ **تفسیر** ÷ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ معنی غیر ممنون کے

ع ۸
۱۵

غیر مقطوع ہین اور مقاتل نے غیر منقوص یعنی غیر ناقص کیا گیا اور مجاہد نے کہا غیر محسوب یعنی بلاحساب اور کہا سدی نے کہ اوتری یہ آیت
بیچ حق بیمارون اور اپاہجون اور بدھون کے جب کہ عاجز ہوجائین وہ طاعت سے لکھا جاتا ہی اونکے لیے ثواب جیسے خوب صحت کی حالت مین کرتے
تھے عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہہ بندہ جب کہ ہوتا ہی راہ نیک پر کہ عبادت کرتا رہتا ہی
پھر بیمار ہوتا ہی تو کہا جاتا ہی واسطے اوسکے فرشتے کے کہ متعین ہی اوسپر یعنی عمل لکھنے کے لیے لکھ تو واسطے اوسکے مانند عمل اوسکے کے
کہ کرتا تھا تندرستی مین یہانتک کہ تندرست کردون مین اوسکو یا سمیٹون مین اوسکو اپنی طرف یعنی قبض روح کرون اوسکی ✤ معا

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
تو کہہ کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن مین اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھہ اورونکو وہ ہی رب جہان کا ✤ موق

کہہ کیا کفر کرتے ہو تم ساتھ اوس ذات پاک کے کہ جسنے پیدا کیا زمین کو دو دن مین اور مقرر کرتے ہو واسطے اوسکے شریک ہی پروردگار عالمون کا ✤
تفسیر ✤ دو دن مین یعنی اتوار اور پیر مین اور دو دن مین زمین پیدا کی لوگون کی تعلیم کے لیے کہ کار سہولت سے کیا کرین ورنہ اگر اللہ تعالی
چاہتا پیدا کرنا اوسکا ایک لحظے مین تو کر سکتا تھا یہی یعنی جسنے پیدا کی زمین پروردگار عالمون کا یعنی پیدا کرنے والا تمام موجودات کا
اور سردار و پرورش کرنے والا اونکا ✤ صل ا ✤

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝
اور رکھے اوسمین بوجھ اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور ٹھہرائین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین پوری پوچھنے والون کو ✤ صو

اور پیدا کیے زمین مین پہاڑ اوپر اوسکے اور برکت رکھی زمین مین اور اندازہ کیا اوسمین قوت اوسکے رہنے والونکا بیچ تتمہ چار روز پورے
کے بیان واضح کیا گیا واسطے سوال کرنے والون کے ✤ تفسیر ✤ اوپر اوسکے پہاڑون کو زمین پر رکھا اسلیے کہ تو منافع پہاڑون کے
ظاہر ہون واسطے منافع کے طلب کرنے والونکے اور تو کہ دیکھین لوگ کہ زمین اور پہاڑ بوجھہ پر بوجھہ ہین اور یہ سب محتاج ہین کسی تھامنے والے
اور وہ اللہ عز وجل ہی اور برکت رکھی الخ یعنی ساتھہ پانی اور زراعت اور درختون اور میوون کے اور قدر کے معنی ہین قسم یعنی تقسیم کی
اوسمین قوت اہل زمین کی قسم آدمیون اور چارپایون وغیرہ سے اور کہا ضحاک اور عکرمہ نے کہ مقرر کیا قوت کو ہر شہر مین جو کچھ کہ نہین پیدا کیا
دوسرے شہر مین تو کہ زندگانی بسر کرے بعض اونکا بعض سے بسبب تجارت کے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کے اور فی اربعۃ ایام
سے مراد ہی فی تتمۃ اربعۃ ایام یعنی بیچ تتمہ چار دن کے اور مراد تتمے سے دو دن ہین اور یہ تقدیر اسلیے ضرور ہی کہ اگر جاری کیا جاوے یہ
ظاہر پر تو آٹھہ دن ہوتے ہین اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ پھر فرمایا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ
پھر فرمایا فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ پس ہوگا یہ خلاف قول اللہ تعالی کے اور جگہہ فی ستۃ ایام یعنی واقع مین تو
یہ چیزین چھہ دن مین پیدا ہوئی ہین جیسے کہ آیت فی ستۃ ایام دلالت اسپر کرتی ہی اور اگر فی اربعۃ ایام ظاہر معنی پر محمول ہو تو آٹھہ دن
ہو جاتے ہین کہ دو دن مین زمین ہوئی اور چار دن مین قوت اور دو دن مین ساتون آسمان اور بحسب تقدیر مذکور کے چھہ دن ہونگے
دو دن مین زمین و دو دن مین قوت دو دن مین آسمان پس فی ستۃ ایام کے مطابق پڑیگا یہ حساب اور ایسا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی
کہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہین کہ یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ سے حال پیدا ہونے آسمانون اور زمین کا پس فرمایا
آپ نے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے زمین کو اتوار اور پیر کے دن مین اور پیدا کیا پہاڑون کو اور جو کچھہ کہ اونمین منافع ہین منگل کے دن اور
پیدا کیا بدھ کے دن درختون اور پانی اور شہرون اور آبادی اور ویرانے کو پس یہ چار دن ہوئے پس فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ اَئِنَّكُمْ
لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ

مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ○ اور پیدا کیا پنجشنبے کے دن آسمان کو اور پیدا کیا
جمعے کے دن ستارون اور آفتاب اور چاند اور ملائکہ کو تین ساعت دن باقی رہے تک پھر پیدا کیا بیچ اول ساعت کے ان تین مین سے
اجلون کو کہ جسوقت مرین گے مرنے والے اور دوسری ساعت مین ڈالی آفت ہر چیز پر اون چیزون مین سے کہ منتفع ہوتے ہین ساتھ اونکے
لوگ اور تیسری ساعت مین پیدا کیا آدم کو اور بسایا اونکو جنت مین اور حکم کیا ابلیس کو اونکے سجدہ کرنے کا اور نکالا اونکو جنت
سے آخر ساعت مین کہا یہودیون نے پھر کیا ہوا اے محمد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ یعنی پھر متوجہ ہوا
عرش پر کہا یہودیون نے تحقیق خوب کہا آپنے اگر پورا حال بیان کرتے کہا یہودیون نے پھر استراحت کی پس نہایت غصے ہوئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوتری یہ آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ
فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ یعنی اور البتہ بلاشبہہ پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان مین ہے چھہ دن مین
اور نہین پہونچا ہمکو تکان پس صبر کر اے محمد اوس چیز پر کہ بکتے ہین یہ انتہی اور لفظ للسائلین متعلق ہے قدر کی یعنی مقدر کی اونمین
قوت واسطے طالبین قوت کے کہ جو محتاج ہین اونکے اسلیے کہ ہر ایک طلب کرتا ہے قوت اور سوال کرتا ہے اوسکو یا لفظ للسائلین متعلق ہے محذوف
کی گویا کہ کہا گیا هٰذَا الْحَصْرُ لِأَجْلِ مَنْ سَأَلَ فِي كَمْ خُلِقَتِ الْأَرْضُ وَمَا فِيهَا یعنی یہ حصر واسطے اوسکے ہے کہ سوال کرے کہ
کتنی مدت مین پیدا کی گئی زمین اور جو کچھ زمین مین ہے ؁ درمنثور

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ○

پھر چڑھا آسمان کو اور وہ دھوان ہو رہا تھا پھر کہا اوسکو اور زمین کو آؤ دونون خوشی سے یا زور سے وہ بولے ہم آئے خوشی سے

پھر متوجہ ہوا طرف آسمان کے اور وہ دھوین کے مانند تھا پس کہا اوسکو اور زمین کو بھی آؤ تم خوشی ہو یا ناخوشی یعنی تابعدار رہیے
حکم کے ہو واللہ اعلم کہا دونون نے آئے ہم بخوشی ۞ تفسیر ۞ ثم استوی یہ مجاز ہے اللہ تعالی کے پیدا کرنے سے آسمان کو بحسب
ارادے اپنے کے عرب اطلاق کرتے ہین فعل فلان کذا ثم استوی الی عمل کذا مراد اوس سے یہ رکھتے ہین کہ فلانے نے پورا کیا اول
کام اور شروع کیا دوسرا کام اور سمجھا جاتا ہے اس سے یہ کہ پیدا ہونا آسمان کا بعد زمین کے پیدا ہونے کے ہے اور یہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
اور ابن عباس سے یہ بھی منقول ہے کہ کہا اول سب سے پیدا کیا اللہ تعالی نے ایک جواہر کو اور ایک روایت مین ہے سبز جواہر کو طول عرض اوسکا
بقدر مسافت ہزار برس کے بیچ مسافت دس ہزار برس کے کہ جسکے لاکھ برس ہوئے پھر نظر ہیبت سے دیکھا اوسکی طرف پس وہ پگھل گیا اور تھرانے
لگا پھر اوٹھا اوس مین سے دھوان بسبب مسلط کرنے آگ کے اوس پر یعنی آگ اوس پانی پر متعین ہوئی اور اوسنے اوسکو جوش دیا پس دھوان
اوٹھا اوس سے اور کف آئے پانی پر کفون کی تو زمین بنی اور دھوین کا آسمان اور آسمان و زمین کو جو حکم آنے کا کیا اور اونھون نے
فرمان برداری کی معنی اسکے یہ ہین کہ اللہ تعالی نے ارادہ کیا ان دونون کے پیدا کرنیکا پس ہو گئے وہ اوسکے حکم سے اور پیدا کیے گئے
جیسا کہ چاہتا تھا پیدا کرنا اونکا اور ہوئے وہ اس بات مین مانند مامور مطیع کے کہ جب وارد ہوا اوس پر فعل مطاع کا اور زمین کو جو آسمان
کے ساتھ ذکر کیا بیچ حکم کرنے کے ساتھ آنے کے حالانکہ زمین پیدا کی گئی ہے دو دن پہلے آسمان کے اسلیے کہ جرم زمین کا پہلے پیدا کیا گیا
بن بچھایا پھر پھیلایا اوسکو بعد پیدا کرنے آسمان کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا ○ یعنی زمین کو
بعد درست کرنے آسمان کے پھیلایا پس معنی یہ ہوئے کہ آؤ تم دونون اوس شکل اور وصف پر کہ لائق ہے آنا اوس پر آتو ای زمین پھیلی ہوئی بطور بچھونے
کے اور سبزہ الوان کے لیے اور آتو ای آسمان گنبد نما چھت اونکے لیے اور معنی اتیان کے کہ ائتیا کا مصدر ہے حصول و وقوع کے ہین جیسے کہ
کہتے ہو اتی عملہ مرضیا یعنی واقع ہوا عمل اوسکا پسندیدہ اور قول اللہ تعالی کا طوعا او کرہا واسطے بیان تاثیر قدرت اوسکی کے ہے آسمان و زمین مین

کہا ابن عباس نے کہ اللہ تعالی نے ایک دن پیدا کیا پھر نام رکھا اوسکا احد پھر پیدا کیا دوسرا دن اوسکا نام رکھا اثنین پھر پیدا کیا تیسرا دن اوسکا نام رکھا ثلثا اور اسی طرح سب دنون کا حال بیان کیا ۱۲ درمنثور

[illegible]

کہ تیرے قبضے مین ہی لتفعلنّ اور واسطے بیان اسکے کہ نہ قبول کرنا اونکا تاثیر قدرت اوسکی کو محال ہی جیسے کہ کہے تو واسطے اوس شخص کے کہ تیرے قبضے مین ہی لتفعلنّ هٰذا شئت او ابیت و لتفعلنّہ طوعًا او کرھًا یعنی البتہ کریگا تو یہ خواہ چاہے تو یا نچاہے اور البتہ کرتو یہ بخوشی یا ناخوشی ✤ ھا ایتیا کے معنی آؤ تم جو کچھ کہ حکم کرون مین تم دونون کو یعنی کرو اوسکو جیسے کہ کہا جاتا ہی ائت بما ھو الاحسن ✤ یعنی کرو اوس چیز کو کہ جو بہت خوب ہی اور ابن عباس رضہ سے معنی اتینا طائعین کے یہ ہین اطعنا یعنی فرمان برداری کی ہمنے اور بعضون نے کہا کہ معنی ائتیا کے یہ ہین کہ نکالو تم دونون وہ چیز کہ پیدا کی ہی مینے تم مین قسم منافع بندون کے سے گویا اللہ تعالی نے فرمایا کہ ای آسمان نکال سورج اپنا اور چاند اپنا اور ستارے اپنے اور ای زمین جاری کر نہرین اپنی اور نکال میوے اپنے اور اگتی چیزین اور فرمایا اون دونون کو کہ کرو بخوشی جو کچھ کہ حکم کرونمین تمکو والا مضطر کرونگا مین تمکو طرف اسکے یہان تک کہ کروگے تم اوسکو بناخوشی پس قبول کیا اونھون نے حکم خدا کا بخوشی اور کہا اتینا طائعین یعنی کرینگے ہم بخوشی ✤ معا ✤

فقضٰھنّ سبع سمٰوٰت فی یومین و اوحٰی فی کل سماء امرھا و زینا السماء الدنیا

پھر ٹھہرائے وہ سات آسمان دو دن مین اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی ہمنے ورلے آسمان کو

بمصابیح و حفظًا ذٰلک تقدیر العزیز العلیم ○

چراغون سے اور نگہبانی یہ سادھا ہی زبردست خبردار کا ✤ صق ✤

پس بنائے سات آسمان دو روز اور مین اور وحی بھیجی ہر آسمان مین اوسکی تدبیر کی اور زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ساتھ چراغون کے یعنی ستارون کے اور نگاہ رکھا ہمنے یعنی شیاطین سے یہ ہی تدبیر خدا غالب دانا کی ✤ **تفسیر** ✤ فقضٰھنّ کے معنی ہین پس حکم کیا خلقت آسمانون کا دو روز اور مین یعنی پنجشنبہ اور جمعے مین اور وحی بھیجی الخ یعنی اوس چیز کی کہ حکم کیا اوسمین اور تدبیر کی قسم پیدا کرنے ملائکہ وغیرہ سے ✤ **مدا** ✤ دو دن مین زمین بنائی اور دو دن مین پہاڑ اور درخت سبزہ جو خلق کی خوراک ہی پھر آسمان سارا ایک تھا دھوان سا اوسکو بانٹ کر سات کیے اور ہر ایک کا کارخانہ جدا ٹھہرایا پھر آسمان زمین کو بلایا خوشی سے آؤ یا زور سے یعنی ارادہ کیا کہ ان دونون کے ملاپ سے دنیا بساوے اپنی طبیعت سے ملین تو اور زور سے ملین تو وہ دونون آملے طبیعت سے آسمان کی شعاع سے گرمی پڑی تو بادین اوٹھین اونسے گرد اور بھاپ اوپر چڑھی پانی ہو کر برسی چار عنصر زمین پر جمع ہوئے مخلوقات پیدا ہوئی اور پہلے زمین مین رکھین تھین خوراکین یعنی اوسمین قابلیت تھی ان چیزون کے نکلنے کی اور ہر آسمان کا حکم جدا یہ رب کو معلوم ہی کہ وہان کون خلق بستے ہین اونکا کیا اسلوب ہی آپنی زمین مین ہزاران ہزار کارخانے ہین اوس قدر آسمان کب خالی پڑے ہونگے ✤ **موضح** ✤ **تنبیہ** ✤ ان آیتون مین اللہ عزوجل نے اپنی قدرتین بیان فرمائین تو لوگ اوسکے برابر کسیکو نہ سمجھین اور اوسکے حکم کو سکے حکمون پر مقدم رکھین سوچین کہ زمین آسمان کیسے فرمان بردار ہین باوجود لایعقل ہونے کے اور ہم باوجود اس عقل و تمیز کے اوس سے اور اوسکے حکمون اور عظمت اور کبریائی سے کیسے غافل ہین اور حقیقت مین جسنے کچھ مرتبہ پایا ہی اوسیکی طرف رجوع ہونے سے اور اوسی کی فرمان برداری سے پایا ہی آیا ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ تمکو اللہ نے کس چیز سے خلیل ٹھہرایا اونھون نے کہا کہ بسبب تین چیزون کے ایک تو یہ کہ غالب رکھا مینے اللہ تعالی کے حکم کو اوسکے غیر کے حکم پر اور دوسری یہ کہ نہین اہتمام یعنی سعی کی مینے ساتھ اوس چیز کے کہ کفیل ہوا وہ میرے لیے کہ وہ رزق ہی اور تیسری یہ کہ نہین کھایا مینے کھانا صبح کا اور نہ شام کا مگر ساتھ مہمان کے انتہی اور آیا ہی کہ اگلے بزرگوار رحمہم اللہ تین باتین پر ہوا طلب کرتے تھے اور آپسمین ایک دوسرے کو بطور نصیحت کے انکو لکھا کرتے تھے ایک تو یہ کہ جسنے عمل کیا آخرت کے لیے کفایت کریگا اوسکو اللہ امر دنیا اوسکے کو اور دوسری یہ کہ جسنے نیک کیا باطن اپنا اچھا کریگا اللہ ظاہر اوسکا اور تیسری یہ کہ جسنے درست کیے وہ معاملے کہ درمیان اسکے اور درمیان خدائے تعالی کے ہین درست کریگا اللہ تعالی اون معاملات کو کہ درمیان اسکے اور درمیان لوگون کے ہین یعنی اوسکی طاعت اور

تنبیہ مفید

فرمان برداری سے سب کام دنیا کے درست ہو جاتے ہین انتہی اور اوسکی طرف رجوع اور فرمان برداری اوسکی اور اوسکا راضی ہونا نہین حاصل ہوتا ہی مگر ساتھ ترک کرنے خواہش نفسانی اور دنیا کے چنانچہ بعض حکما یعنی دانایان دین سے منقول ہی کہ نہین پائی جاتی ہین چار چیزین مگر چار چیزون کے ترک کرنے سے نہین پایا جاتا ہی دار باقی یعنی آخرت مگر ترک کرنے فانی یعنی دنیا کے سے اور اوس گھر کا باقی ہونا اور اسکا فانی ہونا قرآن مجید مین ہی کہ فرمایا مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنی تمہارے پاس جو کچھ ہی ہو چکنے والا ہی اور اللہ کے پاس جو کچھ ہی باقی ہی اور نہین پائی جاتی ہی رضا مولی کی مگر ترک کرنے ہوا یعنی خواہش نفسانی کے سے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنی جو ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑے رہنے سے اور روکا نفس کو خواہش نفسانی سے پس البتہ بہشت اوسکا ٹھکانا ہی اور نہین پایا جاتا ہی درجہ عقبی کا مگر ترک کرنے راحت کے سے دنیا مین کہ فرمایا ہی اللہ تعالی تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی یہ دار آخرت مقرر کرتے ہین ہم اون لوگون کے لیے کہ نہین چاہتے برائی زمین مین اور فساد اور بھلائیان عاقبت کی پرہیزگارون کے لیے ہین اور نہین پائی جاتی جنت مگر مشقت سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنی اور جو لوگ کوشش کرتے ہین ہماری طاعت مین البتہ دکھاتے ہین ہم اونکو راہین اپنی اور بیشک اللہ البتہ نیک کارون کے ساتھ ہی یعنی محافظت اور مدد کرتا ہی اونکی اور جانتا ہی حال اونکا انتہی اور یہ باتین حاصل ہوتی ہین تلاوت قرآن اور اوسپر عمل کرنے سے اور صالحین کی صحبت اور اونکی پیروی سے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ چار چیزین ہین کہ ظاہر اونکا فضیلت ہی اور باطن اونکا فرض ہی مخالطت صالحین کی فضیلت یعنی اولی ہی اور پیروی اونکی فرض اور تلاوت قرآن کی فضیلت ہی اور عمل کرنا اوسپر فرض اور زیارت قبور کی فضیلت ہی اور مستعد رہنا اونکے لیے فرض اور عیادت مریض کی فضیلت ہی اور اوسکو دیکھکر نصیحت حاصل کرنی اور راضی کرنا اوسکا یعنی مدعیون کا فرض ہی انتہی غرضکہ جسکو اپنا بھلا منظور ہو وہ اوسکی طاعت و فرمانبرداری مین جلدی کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو مشتاق ہو جنت کا جلدی کرے بھلائیون کی طرف اور جو ڈرے دوزخ سے باز رہے خواہشون نفسانی سے اور جو ڈرا موت سے حرام ہوئین اوسپر لذتین اور جسنے پہچانا دنیا کو کہ فانی ہی سہل ہوئین اوسپر مصیبتین

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ
پھر اگر وہ ٹلاوین تو تو کہہ مین نے خبر سنا دی تمکو ایک کڑاکے کی جیسے کڑاکا آیا عاد اور ثمود پر جب آئے اونکے پاس رسول آگے
اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
سے اور پیچھے سے کہ نہ پوجو کسیکو سوائے اللہ کے کہنے لگے اگر ہمارا رب چاہتا تو اوتارتا فرشتے سو ہم تمہارے ہاتھ بھیجا
بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝
نہین مانتے ❊ ف ❊ ۱۵

پس اگر مونہہ موڑین یعنی ایمان سے بعد اس بیان کے پس کہہ ڈرایا مین نے تمکو ایک عذاب سے مانند عذاب عاد و ثمود کے جس وقت کہ آئے اونکے پاس پیغمبر اونکے مونہہ کے سامنے سے اور اونکی پیٹھ کے پیچھے سے ساتھ اس بات کے کہ عبادت نکرو مگر خدا کو کہا اونھون نے اگر چاہتا پروردگار ہمارا بھیجنا رسولون کا تو بھیجتا فرشتون کو پس تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے تم ہمراہ اوسکے نامعتقد ہین ❊ تفسیر ❊ صاعقہ سے مراد ہی عذاب سخت واقع ہونا گویا کہ وہ صاعقہ تھا اور اصل صاعقے کی رعد یعنی گرجنا ہی کہ اوسکے ساتھ آگ ہو مانند عذاب عاد و ثمود کے کہ عاد جھکڑ کی ہوا سے ہلاک ہوئے اور ثمود جبرئیل کی ایک چیخ سے کہ سبون کے کلیجے نکل پڑے اوس سے اور خاص انھین دونون قومون کا ذکر اسلیے کیا کہ کفار قریش

ف رسول آگے سے اور پیچھے سے یعنی ہر طرف سے سنا پہونچاتے یا سب طرح سمجھاتے یا آگے ہوئے اور پیچھے اونکے پہلے بہت رسول ہو چکے ہود اور حضرت صالح ۱۵

تجارت کے سفرون مین انکی بستیون پر گذرتے تھے اور آثار اونکے ہلاک کے دیکھتے تھے مونہہ کے سامنے سے الخ یعنی آئے اونکے پاس رسول
ہر جانب سے اور کوشش کی اونکے سمجھانے مین اور ہر طرح کے حیلے کیے اونکے حق مین پس نہ کھینچی رسولون نے اونسے مگر سرکشی اور مونہہ کا موڑنا
بلا شبہہ یہ محاورہ ایسا ہی جیسا کہ بیان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مقولہ شیطان کا لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ
یعنی آؤنگا مین انکے پاس ہر جہت سے اور کرونگا مین اونکے باب مین ہر طرح کے حیلے اور حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اسکے یہ معنی ہین
کہ ڈرایا رسولون نے اونکو اللہ تعالیٰ کے وقائع سے کہ اونسے پہلے کی امتون مین گذرے تھے اور ڈرایا اونکو عذاب آخرت سے اسلیے کہ رسولون نے
جب ڈرایا اونکو اس سے تو آئے اونکے پاس ساتھ وعظ کے طرف زمانہ ماضی سے اور جو کچھ گذرا اوسمین کفار پر اور طرف مستقبل سے اور جو کچھ گذریگا
اوسپر اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ جب آئے اونکے پاس رسول اونکے پہلے اور اونکے پیچھے یعنی تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے الخ معنی اسکے یہ ہین
کہ پس جب تم بشر ہو اور ملائکہ نہین تو ہم نہین ایمان لاتے تمپر اور اوس چیز پر کہ آئے تم ساتھ اوسکے یعنی دین توحید و کتابہائے آسمانی اور قول اونکا انا بما ارسلتم بہ
نہین ہے اقرار ساتھ ارسال یعنی بھیجنے کے بلکہ یہ بموجب کلام رسولون کے کہا اور اسمین ایک طرح کا تمسخر اور حقارت ہے جیسے کہ کہا فرعون
نے اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْٓ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ○ یعنی بلا شبہہ رسول تمھارا جو کہ بھیجا گیا ہے طرف تمھارے البتہ دیوانہ ہے اور
قول اونکا فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ خطاب ہے اونکی جانب سے واسطے ہود اور صالح اور تمام انبیا کے کہ جنھون نے بلایا طرف
ایمان لانے کے ساتھ اپنے اور روایت کیا گیا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ خوب گویا تھا قریش مین اونھون نے بھیجا اوسکو آنحضرت کے پاس تو کہ کلام کرے
اونسے اور دیکھے کہ کیا جواب دیتے ہین پس آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ حطیم مین تھے پس نہین پوچھا آپ سے
کچھ مگر کہ جواب دیا اوسکا پھر پڑھی آنحضرت نے یہ سورت قول مِثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ تک پس قسم دی عتبہ نے آنحضرت کو رحم کی اور ہاتھ
رکھدیا آنحضرت کے مونہہ پر اور سمک کر اوٹھ کھڑا ہوا بخوف اسکے کہ پہونچے قریش کو عذاب پھر خبر دی عتبہ نے قریش کو اسکی اور کہا تحقیق مین
پہچانتا ہون سحر اور شعر کو پس قسم خدا کی نہین ہے وہ سحر اور نہ شعر پس کہا اونھون نے اپنے دین سے پھر گیا تو کیا نہین سمجھا تو اوس سے کوئی کلمہ پس کہا
عتبہ نے نہین اور نہین آیا مجھکو جواب اوسکا پس کہا عثمان بن مظعون نے کہ جان لو تم قسم خدا کی یہ رب العلمین ہی کی طرف سے ہے پھر کھول کر
بیان کیا اللہ تعالیٰ نے عذاب عاد و ثمود کا پس فرمایا فاما عاد الخ ✦ مدارک کشاف ✦ بحر

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ
سو وہ جو عاد تھے غرور کرنے لگے ملک مین ناحق کا اور کہنے لگے کون ہے ہمسے زیادہ زور مین کیا دیکھتے نہین کہ اللہ جسنے
خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ○
اونکو بنایا وہ زیادہ ہے اونسے زور مین اور تھے ہماری نشانیون سے منکر ✦ موضح

پس اپر قوم عاد نے پس تکبر کیا زمین مین ناحق اور کہا کون ہے زیادہ تر ہمسے قوت مین کیا نہ دیکھا اونھون نے یہ کہ اللہ جسنے پیدا کیا اونکو وہ
زیادہ تر ہے اونسے قوت مین اور تھے وہ ساتھ آیتون ہماری کے انکار کرتے ✦ تفسیر ✦ اونکے جسم بڑے بڑے ہوتے تھے بدن کی قوت پر
غرور آیا غرور کا وہ مارنا اللہ کے ہان وبال لاتا ہے ✦ موضح ✦ تکبر کیا یعنی اظہار بڑائی کا کیا زمین مین اہل زمین پر بسبب اوس چیز کے کہ نہین مستحق
تھے بڑائی کے اور وہ قوت تھی اور بڑائی اعضا کی یا غالب ہوئے زمین پر بغیر مستحق ہونے کے واسطے حکومت کے اور کہا کون زیادہ تر ہے ہمسے
قوت مین یعنی ہین ہم اپنی قوت سے عذاب کو دفع کر دینگے جب حضرت ہود علیہ السلام نے اونکو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تو اونھون نے جواب مین یہ
بات کہی اور وہ بڑے جسیم اور طویل تھے اور پتھر کو پہاڑ مین سے ہاتھ مارکر اوکھیڑ لیتے تھے اور کیا نہ دیکھا یعنی کیا نہ جانا ایسا جاننا کہ قائم مقام
دیکھنے کے ہو وہ زیادہ تر ہے اونسے قوت مین یعنی وسیع تر ہے اونسے قدرت مین اسلیے کہ وہ قادر ہے ہر چیز پر اور وہ قادر ہین بعضی ہی چیزون پر کو جب

قدرتون اپنی کے اور تھے وہ انکو یعنی جانتے تھے وہ کہ یہ آیتین حق ہین ولیکن اونھون نے انکار کیا اون آیتون کا جیسے کہ انکار کرجاے امانت دار امانت سے ۞ مل ۞ معا ۞

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

پھر بھیجی ہمنے اونپر باو بھہری زور کی کئی دن مصیبت کے کہ چکھاوین اونکو رسوائی کی مار دنیا کے جیتے

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

اور آخرت کی مار مین تو پوری رسوائی ہی اور اونکو کہین مدد نہین ۞ صق ۞

پس بھیجی ہمنے اونپر ایک ہواے تند بیچ دنون نحس کے تو کہ چکھاوین ہم اونکو عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت رسوا کرنے والا ہی اور وہ نہ مدد دیے جاوینگے ۞ تفسیر ۞ صرصر کہتے ہین جھکڑ کی ہوا کو کہ جسمین وقت چلنے کے آواز بہت ہوا اور بعضون نے کہا ٹھنڈی ہوا کو کہتے ہین کہ جو کھیتی کو جلادیوے بسبب شدت سردی کے کہا گیا ہی کہ وہ ہوا پچھوا تھی اور نحس نقیض سعد کی ہی یعنی وہ دن منحوس اونپر تھے اور وہ ہوا نحس بدہ کی صبح سے دوسرے بدہ کے آخر تک بیچ اخیر دہہ شوال کے اونپر چلی اور سب کو جڑ پیڑ سے اوکھیڑ ڈالا اور نہین عذاب دی گئی ہی کوئی قوم مگر بدہ کے دن اور کہا ضحاک نے کہ روکا اللہ تعالی نے اونسے مینھہ کو تین برس تک اور چلتی رہی ہوا اونپر بغیر مینھہ کے اور نہ مدد دیے جاوینگے یعنی بتون کو جو پوجتے تھے مدد کرنے کی امید سے وہ مدد اونکی نہین کرینگے ۞ مل ۞ معا ۞ اونکا زور توڑنے کو کم زور مخلوق سے اونکو تباہ کروادیا کہتے ہین دو لوگ مہینے مین آخر کے آٹھ دن تھے جن مین وہ باد آئی ۞ مو ۞ تنبیہ ۞ آیا ہی کہ ہوا قوم عاد پر ایسی تند چلی تھی کہ مارے ڈر کے زمین مین گڑھے کھود کھود کر چھپے تھے اور اوسپر وہ ہوا گڑھون مین سے اوکھاڑ نکالتی تھی اور اونچا لیجا کر زمین پر سر کے بل دے پٹختی تھی اور گردنین اونکی ٹوٹ جاتین تھین اور سر بدن سے جدا ہوجاتا تھا جیسا کہ جلالین مین مذکور ہی بیچ تفسیر اس آیت کے

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ یعنی بھیجی ہمنے قوم عاد پر ہوا تند بیچ دن نحس سخت کے کہ وہ بدہ کا دن تھا کہ اونپر سخت تھا اکھاڑ لاتی تھی لوگون کو یعنی گڑھون مین سے اور دے پٹختی تھی سر کے بل گویا کہ وہ تھے جڑین کھجور کی جڑ سے اوکھڑی پڑی ہوئین زمین پر پس کیسا ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا یعنی اونکو ساتھ عذاب کے یہ جو اسمین ذکر نحس کا آیا کوئی اس سے کسی دن کا نحس ہونا سبکے حق مین نہ سمجھ لے بلکہ وہ دن خاص اونھین کے حق مین نحس تھے اسلیے کہ وہ اللہ کے دشمن تھے اگر سبکے حق مین نحس ہون تو کوئی دن مبارک ہی نہو پس یہ جو عوام مین مشہور ہی کہ فلانا دن نحس ہی اور فلانا مبارک یہ عقیدہ کچھہ نہین اَلْيَوْمُ يَوْمُ اللّٰهِ ۞ سب دن اللہ ہی کے ہین ہان نحوست و مبارکی باعتبار افعال بد اور اچھون کے ہین جسدن مین جو کوئی گناہ کرے وہ اوسکے حق مین نحس ہی اور جسدن مین طاعت اللہ تعالی کی کرے وہ مبارک ہی اور عوام اس بات کا وجود ہی نہین سمجھتے بلکہ اولٹا سمجھتے ہین کہ جن دنون مین ناچ و رنگ مین رہتے ہین اونکو مبارک سمجھتے ہین اور جن دنون مین فقر و فاقے کے ساتھہ طاعت مین مصروف رہتے ہین اونکو منحوس جانتے ہین حالانکہ بحکم شرع یہ دن کہ باعث اکتساب اجر آخروی کے ہین نہایت مبارک ہین اور گناہ کرنے کے دن منحوس ہین بیان مفصل اسکا مجالس سے اوپر گذر چکا ہی اور تفسیر بحر العلوم مین لکھا ہی کہ یہ جو بعضون نے کہا ہی کہ بدہ روز نحس مستمر اور شوم ہی اور روز پنجشنبہ روز قضاے حوائج اور داخل ہونے کا سلاطین کے پاس اور جمعہ روز خطبہ اور نکاح کا اور روز ہفتہ روز مکر و خدیعت کا اور اتوار دن درخت لگانے اور عمارت کا اور پیر روز سفر اور تجارت کا اور منگل روز خون نکلوانے کا یہ سب روایتین ضعیف ہین حقیقت مین تمام ایام کو خدا کی طرف جاننا چاہیے اور ساتھہ کسی چیز کے کہ عوام مین مشہور ہی مقید نہونا چاہیے کچھہ ان چیزون مین سے حدیث صحیح سے ثابت نہین ہوا مگر افضلیت روز جمعے کی مطلقا البتہ حدیث مین مذکور ہی ۞

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا

اور وہ جو ثمود تھے سو ہمنے اونکو راہ بتائی پھر اونکو خوش لگا اندھے رہنا سوجھنے سے پھر پکڑا اونکو کڑاکے نے ذلت کی مار کے بدلا

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ ع

اونکا جو کماتے تھے اور بچا دیے ہمنے جو یقین لائے تھے اور بچ چلتے تھے ✣ موضح

اور رہے ثمود پس راہ دکھائی ہمنے اونکو پس اختیار کیا اونھون نے نابینائی کو راہ یابی پر پس پکڑا اونکو عقوبت سخت عذاب خواری کے نے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے اور نجات دی ہمنے اون لوگون کو کہ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے ✣ تفسیر ✣ راہ دکھائی ہمنے یعنی بیان کی اونکے لیے راہ ہدایت کی اور اختیار کیا نابینائی کو الخ یعنی اختیار کیا کفر کو ایمان پر اور کہا شیخ ابو منصور رحمہ اللہ نے یہ جو فرمایا راہ دکھائی ہمنے احتمال ہے کہ مراد اس سے بیان کرنا ہدایت کا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ پیدا کی ہدایت یعنی راہ یابی اونمین پس ہو وے وہ راہ پانے والے پھر کافر ہو گئے بعد اسکے اور کونچین کاٹین اونٹنی کی اسلیے کہ ہدایت جو مضاف طرف خالق کے ہوتی ہے تو ہوتی ہے بمعنی بیان اور توفیق اور پیدا کرنے فعل راہ یابی کے اور ہدایت جو مضاف خلق کی طرف ہوتی ہے تو ہوتی ہے بمعنی بیان کرنے راہ ہدایت کے نا اور کچھ پھر پکڑا اونکو الخ یعنی زلزلہ آیا ساتھ ایک آواز تند کے اوس آواز سے جگر پھٹ گئے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی شرک گناہ ایمان لانے یعنی جنھون نے اونمین سے اختیار کیا راہ یابی کو نابینائی پر اونکو نجات دی ہمنے اوس عذاب سے اور پرہیزگاری کرتے تھے یعنی بچتے تھے نابینائی کے اختیار کرنے سے ہدایت پر یتقون کے یہ معنی ہین کہ ڈرتے تھے خدائے تعالی سے ✣ مدارک ✣ موضح ✣ جلالین ✣ تنبیہ ✣ یہ قصے بھی اللہ جل علا نے اسی لیے سنائے کہ دیکھو نافرمانی ہماری بہت ہی بڑی چیز ہے کہ اوس سے مستحق عذاب دارین کا ہوتا ہے اور خوف اور پرہیزگاری سبب نجات کی پس عاقل کو چاہیے کہ ہر گناہ سے بچے خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے وحی بھیجی حضرت عزیر نبی علیہ السلام کو کہ جب گناہ کرے تو پس نہ نظر کر اوسکے چھوٹاپے پر اور نظر کر طرف اوس ذات پاک کے کہ گناہ کیا تونے اوسکا اور جب پہنچے تجکو تھوڑی سی خیر تو نہ نظر کر اوسکے چھوٹاپے کی طرف اور نظر کر طرف اوس ذات باصفات کے کہ جسنے دی تجکو وہ خیر اور جب پہنچے تجکو کوئی بلا تو نہ شکوہ کر میرا طرف خلق میری کے جیسے کہ نہین شکوہ کرتا ہون مین تیرا اپنے فرشتون سے جسوقت کہ چڑھتی ہین طرف میرے برائیان تیری ✣ ضمہ ✣ بابا

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝

اور جسدن جمع ہونگے دشمن اللہ کے دوزخ پر پھر اونکی مسلین بٹھین گی ✣ موضح

اور اوس دن کہ اوٹھائے جاوین دشمنان خدا روانہ کیے ہوئے طرف آگ کے پس وہ ساتھ اس صفت کے ہونگے کہ بعضون کو بعضون کے پہنچنے تک ٹھہرا لیا جاویگا ✣ تفسیر ✣ یعنی روکے جاوینگے اول لوگ اونکے آخر والون کے لیے یعنی ٹھہرائے جاوینگے اگلے آئے ہوئے یہان تک کہ ملین ساتھ اونکے پچھلے اور یہ عبارت ہے کثرت دوزخیون سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یوزعون کے معنی ہین دھکیلے جاوینگے اور بعضون نے یوزعون کے معنی کہے ہین ہانکے جاوینگے کہ فرشتے ہانک کر لیجاوینگے دوزخ مین ✣ مدارک ✣ معالم

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَاۗءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہان تک کہ جب پہنچے اوس پر بتاوینگے اونکو اونکے کان اور اونکی آنکھین اور اونکے چمڑے جو کچھ وہ کرتے تھے ✣ موضح

تا وقتیکہ آوین نزدیک دوزخ کے گواہی دینگے اوپر کان اونکے اور آنکھین اونکی اور چمڑے اونکے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کرتے ✣ تفسیر ✣ گواہی چمڑون کی ساتھ چھونے حرام وجہ سے ہوگی پھر اگر کہے تو کہ کیونکر گواہی دینگے اوپر اعضا اوسکے اور کیونکر بول لینگے تو جواب اسکا یہ ہے کہ اللہ عزوجل گویا کریگا اونکو اسی طرح کہ پیدا کریگا اونمین کلام کو اور کہا سدی نے اور ایک جماعت نے کہ مراد جلود سے یعنی چمڑون سے

ع ۱۷
۱۶

یعنی عذاب سے بچکر نجات پاگئے

۵
دوزخیون کو اکٹھے دوزخ میں داخل کرین گے
۵۲
اور واصل من دوزخ
ایک طبقہ ہے ۱۷

فرشتے اونکی ہین اور کہا مقاتل نے کہ بولین گے ہاتھ پانون اونکے ساتھ اون اعمال کے کہ چھپاوین گی زبانین اونکی جیسے کہ پاک پروردگار
فرماتا ہی اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یعنی آج کے
دن مہر کردینگے ہم اونکے مونہون پر اور بولین گے ہمسے ہاتھ اونکے اور گواہی دینگے پانون اونکے ساتھ اون چیز کے کہ کرتے تھے ✽ مد معا

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ
اور وہ کہین گے اپنے چمڑون کو تمنے کیون بتایا ہمکو وہ بولے ہمکو بلوایا اللہ نے جسنے بلوایا ہی ہر چیز کو اور اوسی نے بنایا تمکو
اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
پہلی بار اور اوسی کی طرف پھر جاتے ہو ✽ مو ق

اور کہین گے یعنی وہ کفار کہ جمع کیے جاوینگے طرف دوزخ کے اپنے چمڑون کو کیون گواہی دی تمنے ہمپر کہین گے کہ گویا کیا ہمکو اوس خدا نے کہ گویا کیا ہی
ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو اول بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاوگے ✽ تفسیر کافر کے اعمال جب فرشتے لاوینگے لکھے ہوئے
وہ منکر ہونگے کہ یہ ہمارے دشمن ہین دشمنی سے ہمپر جھوٹ لکھدیا تب آسمان و زمین سے گواہی دلواویگا کہیگا یہ بھی دشمن ہین یارب تیرے ہان
ظلم نہین کوئی ہمارا دوست گواہی دے تو سند ہی تب اونکے ہاتھ پانون بولین گے ✽ مو کہین گے یعنی جب کہ گران اور ناگوار گذرے گی گواہی
اونکی ہر چیز کو یعنی حیوان ہین سے اور معنی یہ ہین کہ بولنا ہمارا عجب نہین ہی اوس خدا کی قدرت سے کہ جو قادر ہی اوپر گویا کرنے ہر حیوان کے ✽ مد ق
گویا کیا ہر چیز کو یعنی اوس چیز کو کہ ارادہ کیا اوسکے بولنے کا اور اوسنے پیدا کیا تمکو الخ بعضون نے کہا کہ یہ بھی کلام چمڑون ہین کا ہی اور بعضون
نے کہا کہ یہ اللہ تعالی کا کلام ہی مانند کلام مابعد اسکے کے کہ وہ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ الخ ہی اور یہ تقریب اپنے ماقبل کی ہی اسطرح
کہ جو قادر ہی تمہارے پیدا کرنے پر پہلی بار اور تمہارے پھر پیدا کرنے پر بعد موت کے وہ قادر ہی اوپر گویا کرنے چمڑون تمہارے کے اور اعضا
تمہارے کے ✽ جا ✽ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا ابن ازرق کو کہ روز قیامت کے آویگا لوگون پر اوس سے ایک وقت کہ نہین بولین گے
اور نہین عذر کرینگے اور نہین کلام کرینگے یہان تک کہ اذن دیا جاویگا اونکو پس جھگڑینگے آپسمین پھر انکار کریگا انکار کرنے والا شرک کرنے کا
ساتھ اللہ کے پس قسم کھاوینگے اللہ تعالی سے جیسے کہ قسم کھاتے ہین تمسے پس اوٹھاویگا اللہ تعالی اوپر گواہ جسوقت کہ انکار کرینگے
اونکے نفسون سے اونکی جلدون کو اور آنکھون کو اور کانون کو اور پانون کو اور مہر کردیگا اونکے مونہون پر پھر کھولے جاوینگے اونکے لیے مونہہ پس
جھگڑینگے اعضا سے پس کہین گے اعضا کہ گویا کیا ہمکو اوس اللہ نے کہ گویا کیا ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو پہلی بار اور اوسکی طرف پھیرے
جاوگے پس اقرار کرین گی زبانین بعد انکار کرنے کے ✽ در منثور

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ
اور تم پردہ نکرتے تھے اس سے کہ تمکو بتاوینگے تمھارے کان نہ تمھاری آنکھین نہ تمھارے چمڑے پر تمکو یہ خیال تھا کہ
اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
اللہ نہین جانتا بہت چیزین جو کرتے ہو ✽ مو ق

اور پردہ کرتے نہین چھپتے تھے تم یعنی دنیا مین اسکے ڈر سے کہ گواہی دینگے تمپر کان تمہارے اور آنکھین تمہاری اور چمڑے تمہارے ولیکن
گمان کرتے تھے تم کہ خدا نہین جانتا بہت اون چیزون سے کہ کرتے ہو تم ✽ تفسیر یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نتھی کہ
ہاتھ پانون بتاوینگے ان سے بھی پردہ کرین ✽ مو اور پردہ مین نہین چھپتے تھے تم الخ یعنی تم چھپتے تھے ساتھ دیوارون اور
پردون کے وقت کرنے فواحش کے اور نہین تھا پردہ کرنا تمہارا بخوف اسکے کہ گواہی دینگے تمپر اعضا تمہارے اسلیے کہ نہین جانتے تھے تم انکی

گواہی دینے کو تمپر بلکہ تم سنکر تھے بعث و جزا کے بالکل ولیکن گمان کرتے تھے تم الخ یعنی ولیکن تم نہیں چھپتے تھے مگر بگمان اسکے کہ اللہ نہیں جانتا بہت چیزین جو کرتے ہو اور وہ اعمال پوشیدہ تمہارے ہین ✦ ف زاد المسیر مین لکھا ہی کہ کفار کہتے تھے کہ جو کچھ کہ ہم ظاہر مین کرتے ہین خدا جانتا ہی اور اعمال پوشیدہ ہمارے کو نہین جانتا یہ آیت آئی اور رد اوسکا کیا اور بعضون کے نزدیک معنی وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ کے ہین اور نہین ڈرتے تھے تم اور بعضون کے نزدیک ہین نہین گمان کرتے تھے تم ✦ بخاری ✦ کہا ابن مسعود نے کہ مین چھپا ہوا تھا کعبے کے پردے مین پس آئے تین شخص ایک تو قریشی تھا اور دو ثقفی یا ایک ثقفی اور دو قریشی پیٹ اونکے بڑے بڑے تھے اور دل اونکے کم سمجھ تھے پس کہا اونھون نے ایسا کلام کہ نہین سنا تھا مینے پس کہا ایک نے اونمین سے کہ کیا جانتے ہو تم اللہ کو کہ سنتا ہی کلام ہمارا یہ پھر کہا دوسرے نے کہ ہم جب بلند کرتے ہین آوازین اپنی تو سنتا ہی اوسکو اور جب کہ نہین بلند کرتے ہین ہم آواز نہین سنتا اوسکو پھر کہا تیسرے نے کہ اگر سنتا ہی اوس کلام مین سے کچھ تو سنتا ہی کل کو کہا ابن مسعود نے پس ذکر کیا مینے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ قول اپنے مِنَ الْخَاسِرِينَ تک اور سعد اور ابن حبیدہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روز محشر کے جمع کیے جاؤگے تم اس جگہہ اور اشارہ کیا آپ نے اپنے دست مبارک سے طرف شام کے پیادہ پا اور سوار اور اپنے چہرون پر اور سامنے لائے جاؤگے اللہ تعالی کے اس حال مین کہ تمہارے موںہون پر مہرین ہوئین گی اور اول جو بولے گی تمہارے اعضا مین سے ران ہوگی اور ہتیلی اور پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ ✦ در منثور

وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

اور یہ وہی تمہارا خیال ہی جو رکھتے تھے اپنے رب کے حق مین اوسی نے تمکو کہپایا پھر آج رہ گئے ٹوٹے مین ✦ مق

✦ تفسیر ✦ اور اس گمان تمہارے نے کہ ساتھ غلط اندیشے کے کیا تمنے بیچ حق پروردگار اپنے کے ہلاک کیا تمکو پس زیانکار ہوئے تم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مرے کوئی تم مین سے مگر اس حال مین کہ اچھا رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ تعالی کے اسلیے کہ ایک قوم کو ہلاک کیا گمان بد رکھنے اونکے نے ساتھ اللہ کے پس فرمایا اللہ عزوجل نے وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمْ الخ انتہی ✦ اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حق ہی مومن پر یہ کہ نہ نکلے اوسکے ذہن سے یہ کہ مجیب اللہ تعالی کے جاسوس پوشیدہ متعین ہین یعنی اوسی کے ہاتھ پانون وغیرہ بمنزلہ جاسوس کے ہین خبر دریافت کر رہے ہین روز قیامت کے مالک حقیقی کے آگے سب حال اسکا کھولینگے اوسوقت کچھ عذر و حیلہ پیش نہ چلے گا پس اس بات کو ذہن مین حاضر رکھے یہان تک کہ خلوتون کے وقتون مین بھی نہایت دہشت رکھے اپنے رب کی جانب کہ وہ تو بہرحال دیکھتا ہی اور جاسوس بھی لگا رکھے ہین کہ یہ ظلم کھلا عرض حال کرینگے اس خلوت مین سمجھے نہین نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ خلوت ہی کون دیکھتا ہی بلکہ بہت ڈرے اور بہت بچاوے اپنے کو بہ نسبت جلوت کے اور بدگمانی نہ رکھے اپنے دل مین تو کہ مشابہت اون بدگمانون کے ساتھہ نہ لازم آوے ✦ در منثور کشاف

فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ۝

پھر اگر وہ صبر کرین تو آگ اونکا گھر ہی اور اگر وہ منایا چاہین تو اونکو کوئی نہین مناتا ✦ مق

✦ تفسیر ✦ یعنی دنیا مین پس اگر صبر کرین کیا امکان آگ جگہہ رہنے اونکے کی ہی اور اگر عفو طلب کرین پس نہین ہین وہ عفو کیے گئے بعضی بلا صبر سے آسان ہوتی ہی وہان صبر کرین یا نکرین دوزخ گھر ہو چکا اور بعضی بلا ٹلتی ہی منت کرنے سے وہان بہتیرا چاہین کہ منت کرین کوئی قبول نہین کرتا ✦ مق ✦ پس اگر صبر کرین الخ یعنی پس اگر صبر کرین نہین نفع دیگا اونکو صبر اور نہین چھپینگے اور وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا الخ کے معنی یہ ہین کہ اگر طلب کرین رضا حق پس نہین ہونگے وہ راضی کیے گیون سے کہ اللہ راضی ہو اور یا یہ معنی ہین کہ اگر توبہ کرین پس نہین ہین توبہ قبول کیے جاونگے ✦ مدا

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ

اور لگا دیے ہم نے اونپر ساتھی پھر اونہوں نے بھلا دکھایا انکو جو انکے آگے اور جو انکے پیچھے اور ٹھیک پڑی اونپر بات فرقون میں

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝

جو ہو چکے ہین اونسے آگے جنون کے اور آدمیون کے وہ تھے ٹوٹے والے ✤ مترجم

اور متعین کیے ہین ہمنے واسطے اونکے ہمنشین یعنی شیاطین ہین سے واللہ اعلم ✤ پس آراستہ کیا اون ہمنشینون نے واسطے اونکے جو کچھ کہ آگے موونہہ اونکے ہی اور جو کچھ کہ اونکی پیٹھ کے پیچھے ہی یعنی وسوسہ ڈالا کہ دنیا قابل رغبت کے ہی اور آخرت قابل رغبت کے نہین واللہ اعلم اور ثابت ہوا واسطے اونکے وعدہ عذاب کا داخل ہونے بیچ امتون کے کہ پہلے اونسے یعنی اہل مکہ سے گذرے جن و انس سے تحقیق وے زیانکار تھے ✤ تفسیر ✤ قرنا جمع قرین کی ہی یعنی دوست پوشیدہ کے شیاطین سے مانند قول اللہ تعالی کے وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ یعنی اور جو کوئی موونہہ موڑے رحمن کے ذکر سے متعین کرتے ہین ہم اوسکے لیے شیطان کو پس وہ اوسکے لیے ہمنشین ہی اور مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ سے مراد ہین اعمال اونکے کہ جو پہلے کر چکے اور مَا خَلْفَهُمْ وہ اعمال کہ قصد رکھتے ہین اونکا یا مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ امر دنیا اور اتباع شہوات اور مَا خَلْفَهُمْ امر آخرت کہ کہتے ہین لَا بَعْثَ وَلَا حِسَابَ یعنی نہ اوٹھنا ہی اور نہ حساب و وعدہ عذاب کا کہ فرمایا لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ الخ یعنی البتہ بھرونگا مین دوزخ کو جن و انس سے اور إِنَّهُمْ مین ضمیر پھرتی ہی اہل مکہ کی طرف اور اگلی امتون کی طرف ✤ ف تنبیہ ✤ اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ کفار و فجار کی نظر مین شیاطین دنیا کو اور دنیا کے امور کو اور گناہ و شہوات کو آراستہ کر کر دکھلاتے ہین اور آخرت سے بے رغبت کرتے ہین اور اہل اللہ کا حال خلاف اسکے ہوتا ہی یعنی دنیا اونکی نظر مین ہیچ معلوم ہوتی ہی اور زہد و تقوی اختیار کرتے ہین اور آخرت کا بہت اہتمام ہوتا ہی اونکو حضرت سرور عالم علیہ الف الف صلوات کا حال سنو کہ آپ کیسے بے رغبت تھے دنیا مین اور آخرت ہی کا اہتمام رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان وہ لیٹے ہوئے تھے چارپائی پر کہ نہین تھا درمیان حضرت کے اور درمیان اوسکے بچھونا تحقیق نشان ڈال دیے تھے چارپائی نے آپکے پہلو مین لگائے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھرا اوسکا پوست خرما تھا عرض کیا مینے ای رسول خدا دعا کیجیے اللہ سے کہ فراخی کرے آپکی امت پر پس تحقیق فارس و روم پر فراخی کی گئی ہی حال آنکہ وہ نہین عبادت کرتے اللہ کی پس فرمایا آنحضرت نے کیا اسی فکر مین ہی تو ای ابن خطاب یہ قوم ہین کہ جلدی کی گئین ہین اونکے لیے لذتین اونکی زندگانی دنیا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کیا نہین راضی ہی تو یہ کہ ہووے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت ✤ اور ایسا ہی حال حضرت کی امت کے صالحین کا تھا چنانچہ آیا ہی کہ کسینے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کس سبب سے زہد اختیار کیا تمنے کہا بسبب تین چیزون کے دیکھا مینے قبر کو متوحش اور میرے ساتھ کوئی مونس ہونیکا نہین اور دیکھی مینے راہ آخرت کی دراز اور توشہ میرے ساتھ ہی نہین اور دیکھا مینے جبار کو قاضی یعنی حاکم اور میرے پاس کچھ حجت ہی نہین اور جاننا چاہیے کہ زہد کسکو کہتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ زہد مین تین حرف ہین زا اور ہا اور دال پس زا سے توزاد المعاد زادہی اور ہا سے ہدایت دین کی اور دال سے دوام طاعت خدا ہے اور ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا زا سے ترک زینت مراد ہی اور ہا سے ترک ہوی اور دال سے ترک دنیا ✤ مشکوۃ ✤ و منبہات ✤

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۝

اور کہنے لگے منکر نہ کان دھرو اس قرآن کے سننے کو اور بک بک کرو اوسکے پڑھنے مین شاید تم غالب ہو ✤ مترجم

اور کہا کافرون نے کہ نہ سنو تم اس قرآن کو اور کلام بیہودہ کہو تم بیچ اثنا پڑھنے اوسکے کے ہووے کہ تم غالب ہو ✤ تفسیر ✤

ع ۳
۱۷

آنحضرت جب مکے میں قرآن پڑھتے تو بلند آواز سے پڑھتے پس مشرک ہٹاتے لوگوں کو اونکے پاس سے اور بعضے مشرک بعضوں کو کہتے کہ جب محمد
قرآن پڑھے تو نہ سنو تم قرآن اور وقت پڑھنے اوسکے شور و شغب کیا کرو ساتھ خرافات و ہذیان کے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاؤ تو کہ
وہ مشوش ہو اور قرآن میں بیتشابہ لگیں پھیر جیسا ہو جاوے بسبب غل کے اور غالب آؤ تم اوسکے پڑھنے پر ❊ مدل معا ❊

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

سو ہم کو ضرور چکھانی منکروں کو سخت مار اور اونکو بدلا دینا برے سے برے کاموں کا جو کرتے تھے ❊ موق

پس البتہ چکھاوینگے ہم کافروں کو عذاب سخت اور سزا دینگے ہم بحسب بدترین اوس چیز کے کہ کرتے تھے ❊ تفسیر ❊ جائز ہے کہ مراد
کافروں سے یہاں وہی بکبک کرنے والے اور حکم کرنے والے اونکو بکبک کرنے کا ہوں بالخصوص اور جائز یہ بھی ہے
کہ عام کافر ذکر کیے گئے تا کہ وہ بھی انکے ذکر کے تحت داخل ہو جائیں اور اخیر جملے کا حاصل یہ ہے کہ بہت بڑا عذاب کرینگے ہم اوپر بدترین
اعمال انکے کے اور وہ کفر ہے ❊ مدل ❊

ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ○

یہ سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی آگ اونکو اوسمیں گھر ہے سدا کو بدلا اوسکا جو ہماری باتوں سے انکار کرتے تھے ❊ موق

یہ ہی جزا دشمنان خدا کی کہ آگ ہے انکے لیے دوزخ میں گھر ہے ہمیشہ رہنے کا بدلا دیا ہمنے بر حسب اسکے کہ ہماری آیتوں کا یعنی قرآن کا
انکار کرتے تھے ❊ تفسیر ❊ دوزخ میں گھر ہے ہمیشہ رہنے کا یعنی دوزخ فی نفسہا گھر ہے ہمیشہ رہنے کا جیسے کہتے ہیں لک فی
ہذہ الدار دار السرور یعنی تیرے لیے اس گھر میں گھر خوشی کا اور تو مراد رکھتا ہے دار کو بعینہا یعنی مراد یہی ہے کہ گھر سرور کا ہے ❊ مدل

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا اللَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا

اور کہینگے جو لوگ منکر ہیں اے رب ہمارے ہمکو دکھا وہ دونوں جنھوں نے ہمکو بہکایا جو جن ہیں اور جو آدمی کر ڈالیں ہم اونکو اپنے پاؤں کے نیچے

لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ○

کہ وہ رہیں سب سے نیچے ❊ موق

اور کہینگے کافر یعنی دوزخ میں اے پروردگار ہمارے دکھا ہمکو وہ دو شخص یعنی دو فریق کہ گمراہ کیا اونھوں نے ہمکو جنس جن اور
جنس انسان سے تو کہ ڈالیں ہم دونوں کو نیچے قدموں اپنے کے تو کہ ہوویں بہت نیچے ہوں میں ❊ تفسیر ❊ دو شخص
یعنی دو شیطان کہ جنھوں نے گمراہ کیا ہمکو جنس جن اور انس سے اسلیے کہ شیطان دو قسم پر ہے جن میں کا اور انسان میں کا فرمایا اللہ تعالی
نے وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یعنی اور اسی طرح ٹھہرائے ہمنے ہر نبی کے لیے
شیاطین انس اور جن کے یعنی مراد ان دونوں سے ابلیس و قابیل ہیں کہ نکالا اونھوں نے کفر و قتل کو نیچے قدموں اپنے کے یعنی آگ میں
بہت نیچے رہوں میں سے یعنی اشد ہوں عذاب میں ہمسے ❊ مدارک جلالین ❊

یعنی دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ہوں ابلیس ۵۷

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

تحقیق جنھوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر ٹھہرے رہے اونپر اترتے ہیں فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کھاؤ

وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ○

اور خوشی سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ❊ موق

تحقیق اون لوگوں نے کہ کہا پروردگار ہمارا اللہ ہے یعنی لفظ توحید پھر قائم رہے اوترتے ہیں اونپر فرشتے یعنی نزدیک موت کے کہ مت ڈرو

اور غم نہ کھاؤ اور خوش حال ہو ساتھ بہشت کے کہ تمکو وعدہ دیا جاتا تھا ✤ تفسیر ✤ پھر قائم رہے یعنی ثابت رہے اقرار پر اور اوسکے
مقتضیات یعنی لوازمات پر اور حضرت صدیق سے منقول ہی کہ مستقیم رہے از روی فعل کے جیسے کہ مستقیم ہوئے از روی قول کے یعنی جیسے
اقرار اوسکی ربوبیت کا زبان سے کیا ویسے ہی فعل مین بھی استقامت کی یعنی شرک نکیا اور نماز روزہ وغیرہ فرائض و واجبات پر مستقیم رہے
اور یہ بھی حضرت ابو بکر رضہ سے منقول ہی کہ اونہون نے یہ آیت پڑھی پھر کہا یعنی لوگون سے کیا کہتے ہو تم اسکے معنی کہا لوگون نے یعنی بیچ بیان
معنی ثُمَّ اسْتَقَامُوا کے کہ پھر گناہ نکیا کہا حضرت صدیق رضہ نے کہ حمل کیا تمنے امر دین کو بڑی دشواری پر کہا لوگون نے پھر تم کیا کہتے ہو
کہا صدیق رضہ نے کہ یہ مراد ہی کہ نہ رجوع کی طرف بت پرستی کے یعنی شرک نکیا بعد اقرار توحید کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے معنی استقاموا کے یہ منقول
ہین کہ مستقیم رہے امر و نہی پر اور نہ فریب کیا مانند فریب کرنے لومڑی کے یعنی منافق نہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی کہ خالص کیا
عمل کو اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی کہ ادا کیے اونہون نے فرائض اور ابن عباس رضہ نے کہا کہ مستقیم رہے اوامر و فرائض پر اور کہا سفیان
بن عبد اللہ ثقفی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ بتائیے مجھکو ایک امر کہ چنگل مارون اوسپر فرمایا قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ کہ میرا
اللہ ہی پھر استقامت کر یعنی جن باتون سے منع فرمایا ہی اونسے بچ اور جن باتون کے کرنے کو کہا ہی اونکو بجا لا کہا سفیان نے پھر کہا مینے کہ بہت
ڈر کی چیز ہی کہ ڈرتے ہین آپ مجھپر اوس سے پس پکڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان اپنی پھر فرمایا یعنی اسکا بڑا ڈر ہی کہ اس سے کلمات
کفر وغیرہ گناہ کی باتین سرزد ہوتی ہین اور کہا حسن بصری رضہ نے کہ مستقیم رہے اللہ کے امر پر کہ کرتا رہے طاعت اوسکی اور بچے نافرمانی
اوسکی سے اور فضیل سے ہی کہ بے رغبتی کی دنیا فانیہ سے اور رغبت کی باقیہ یعنی آخرت کی اور کہا بعضون نے کہ حقیقت استقامت کی القرار
لا الفرار بعد الاقرار یعنی ٹھہرے رہنا اقرار توحید وغیرہ ضروریات دین پر پھر نہ بھاگنا بعد اقرار کرنے کے اور ترینگے اونپر فرشتے نزدیک
موت کے ساتھ خوش خبری کے اور بعضون نے کہا کہ خوش خبری دینی تین جگہہ ہوگی نزدیک موت کے اور قبر مین اور جبکہ اوٹھینگے اپنی قبرون سے
اور حرف اَنْ لَا تَخَافُوا مین معنی ای کے ہی یا مخففہ ہی ثقیلہ سے اور اصل اسکی بانہ لا تخافوا ہی اور ابن مسعود کی قرات مین لا تخافوا ہی
یعنی اخبار کی یعنی يَقُولُونَ لَا تَخَافُوا یعنی اور ترینگے فرشتے کہتے ہوئے مت ڈرو یعنی نہ ڈرو اوس چیز سے کہ پیش آتی ہی یعنی موت اور امر آخرت
اور نہ غم کھاؤ اوس چیز پر کہ چھوڑتے ہو امر دنیا اپنے سے یعنی اہل اور اولاد یا دین پس ہم کارساز ہین تمہارے ان سب مین کذا قال المجاهد
في تفسير الآية پس خوف اوس غم کو کہتے ہین کہ لاحق ہو بسبب توقع مکروہ یعنی ناگوار چیز کے اور حزن وہ غم ہی کہ لاحق ہو بسبب واقع ہونے
مکروہ کے یعنی فوت ہونے چیز نافع کے یا حاصل ہونے ضرر دینے والی چیز کے اور معنی یہ ہین کہ اللہ نے لکھدیا ہی تمہارے لیے امن ہر غم سے پس
نہین چکھوگے اوسکو کبھی اور وعدہ دیا جاتا تھا یعنی دنیا مین اور کہا محمد بن علی ترمذی نے کہ اوترینگے اونپر فرشتے نزدیک مفارقت ارواح
کے بدنون سے ساتھ اس بات کے کہ نہ ڈرو سلب ایمان سے اور نہ غم کھاؤ گناہون کا اور خوش حال ہو ساتھ داخل ہونے اون جنتون کے کہ وعدہ کیے جاتے
تھے تم زمانہ گذشتہ مین ✤ من معالم و کشاف ✤ زید بن اسلم سے روایت ہی کہ کہا آتے ہین فرشتے مومن کے پاس نزدیک موت کے
اور کہتے ہین لَا تَخَفْ مِمَّا أَنْتَ قَادِمٌ عَلَيْهِ ✤ یعنی مت ڈر اوس چیز سے کہ جانے والا ہی تو اوسپر پس جاتا رہتا ہی خوف اوسکا
اور کہتے ہین فرشتے لَا تَحْزَنْ عَلَى الدُّنْيَا وَلَا عَلَى أَهْلِهَا وَأَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ ✤ یعنی نہ غم کھا دنیا پر اور نہ اہل دنیا پر اور خوشی سن
جنت کی پس مرتا ہی اس حال مین کہ ٹھنڈی کی ہی اللہ نے آنکھہ اوسکی یعنی شادان فرحان مرتا ہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا حرام ہی
نفس پر یہ کہ نکلے دنیا سے یہان تک کہ جانے کہ کہان بازگشت ہی اوسکی یعنی دوزخ مین یا بہشت مین اور مجاہد سے ہی کہ کہا بلا شبہہ مومن کو
خوش خبری دی جاتی ہی ساتھ صلاحیت فرزند اوسکے کے بعد مرنے کے تو کہ ٹھنڈی ہو آنکھہ اوسکی اور انس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دوست رکھتا ہی ملنا اللہ کا دوست رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا کہا ہمنے یا رسول اللہ ہم تو مکروہ رکھتے ہین موت کو

۵۱ یعنی ظاہر و باطن یکسان ہو روباہ بازی نہو کہ جیسے وہ چوکا دیتی ہی ویسے ہی بظاہر آراستہ کرکے دھوکا نہ دین ۱۲ منہ مد ظلہ

۵۲ والیہا ضمیر ان کی ۱۲

فرمایا نہیں ہے یہ کراہیت موت کی و لیکن مومن کے پاس وقت موت کے آتا ہی بشارت دینے والا اللہ کی طرف سے ساتھ اوس چیز کے کہ وہ جانے والا ہے طرف اوسکے پس نہیں ہوتی ہے کوئی چیز محبوب تر طرف اوسکے اوس کے کہ سامنے اوسکے ہے پس دوست رکھتا ہے اللہ ملنا اوسکا اور تحقیق فاجر یا کافر جب آتا ہے وقت موت اوسکی کا آتا ہے اوسکے پاس فرشتہ ساتھ اوس چیز کے کہ وہ جانے والا ہے طرف اوسکے یعنی شر کے پس مکروہ رکھتا ہے وہ ملنا اللہ کا پس مکروہ رکھتا ہے اللہ ملنا اوسکا اور ثابت ہے کہ اونھون نے پڑھی سورۂ سجدہ یعنی یہی سورت یہان تک کہ پہونچے اس مقام کو تتنزل علیہم الملئکۃ پس ٹھہر گئے پھر کہا کہ پہونچا ہے مجکو یہ کہ بندۂ مومن کو جب اوٹھاویگا اللہ اوسکی قبر سے تو ملینگے اوس سے دو فرشتے اوسکے وہ جو تھے ساتھ اوسکے دنیا مین پس کہینگے وہ واسطے اوسکے کہ مت ڈر اور نہ غم کھا اور خوشی سن اوس جنت کی کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو پس امن دیتا ہے اللہ اوسکے ڈر سے اور ٹھنڈی کرتا ہے آنکھ اوسکی پس نہیں ہوگی کوئی بڑی چیز کہ ڈرینگے لوگ اوس سے روز قیامت کے مگر کہ وہ مومن کے لیے ٹھنڈک آنکھ کی ہوگی بسبب اوس چیز کے کہ ہدایت کیا اوسکو اللہ نے اور بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتا تھا دنیا مین **در منثور**

نَحْنُ اَوْلِیٰٓـؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۚ وَلَکُمْ فِیْہَا مَا تَشْتَہِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْہَا

ہم ہین تمھارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تمکو وہان ہے جو چاہے جی تمھارا اور تمکو وہان ہے

مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝

جو منگواؤ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان سے **موقا**

ہم دوست تمھارے تھے زندگانی دنیا مین اور آخرت مین بھی اور تمھارے لیے ہے وہان جو کچھ چاہین دل تمھارے یعنی نعمتون مین سے اور تمھارے لیے ہے وہان جو کچھ کہ درخواست کرو تم بطریق مہمانی کے جانب خدا بخشنے والے مہربان کے سے **تفسیر** فرشتے اوترتے ہین اور کہتے ہین یہ کہتے ہین **موقا** ہم دوست تمھارے تھے اوترتے ہین حشر کے دن جسدن ہر کسیکو اپنا فکر اور غم ہوگا یا مرنے کے وقت اوترتے ہین یہ کہتے ہین موقا جیسے کہ شیاطین ہمنشین اور بجائی گنہگارون کے ہونگے پس اسی طرح فرشتے دوست متقیون کے ہین دارین مین اور نزل کہتے ہین مہمان کے رزق کو مجاہد سے منقول ہے بیچ تفسیر آیت نحن اولیٰؤکم کے کہ کہا رفیق تمھارے تھے دنیا مین نہین جدا ہونگے ہم تمسے یہان تک کہ داخل ہووین ہم ساتھ تمھارے جنت مین اور کہا سدی نے کہ کہینگے واسطے اونکے فرشتے ہم نگہبان ہین جو کہ تھے ساتھ تمھارے دنیا مین اور دوست تمھارے ہین آخرت مین نہین جدا ہووینگے ہم تمسے یہان تک کہ داخل ہو بہشت مین **در منثور** **معا**

تنبیہ جاننا چاہیے کہ معنی استقامت کے بحسب اقوال اکثر حضرات مذکورین کے یہی معلوم ہوتے ہین کہ احکام خدا تعالیٰ کے بجالاوے اور جن چیزون سے منع کیا ہے اوسنے باز رہے اور یہی معنی استقامت کے سید جمال الدین نے بیچ شرح حدیث قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ کے لکھے ہین کہ کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے یعنی ساتھ تمام اون چیزون کے کہ واجب ہے ایمان لانا اونپر پھر استقامت کر اوپر بجالانے اوامر کے اور بچنے کے ممنوعات سے اور رفق قلب و قالب کے انتہی اور ایسا ہی طیبی نے لکھا ہے بیچ شرح لفظ ثم استقم کے کہ یہ لفظ جامع ہے واسطے بجالانے تمام اوامر کے اور بچنے کے تمام مناہی سے اسلیے کہ مومن نے اگر ترک کیا ایک امر تو نہین ہوگا مستقیم طریق مستقیم پر بلکہ عدول کیا اوس سے یہان تک کہ رجوع کرے طرف اوسکے انتہی اب سوچنا چاہیے کہ اللہ و رسول کی اطاعت سے کیا کچھ نعمتین اور درجے حاصل ہونگے پس آیا اطاعت کرکر یہ نعمتین اور درجات عالیات حاصل کرنے بہتر یا نافرمانی اونکی کرکر طرح بطرح کی خرابیان بھگتنی بہتر کوئی عاقل نہ کہے گا کہ یہان کی لذات فانیہ مین منہمک رہ کر وہان کی ایسی نعمتین کہ مذکور ہوئین ہاتھ سے دیجیے اور حقیقت مین اگر سوچے تو دین و دنیا کی نعمتین اللہ و رسول ہی کی اطاعت سے حاصل ہوتی ہین اور نافرمانی سے یہان بھی ذلیل ہوتا ہے کہ فاسق اور بےعزت و بدکار کہلاتا ہے اور وہان کا بھی عذاب بھگتتا ہے پس جو لوگ کہ ترک نماز و روزہ وغیرہ فرائض کرتے ہین اور زناکاری اور قماربازی

ع ۷ ۱۸

اور شراب خواری اور چوری کرنے اور غیبت کرنے اور جھوٹ بولنے اور چغل خوری کرنے اور بیاز کھانے وغیر ذلک گناہون مین مشغول
رہتے ہین دنیا مین بھی فاسق اور بیکار اور بدمعاش کہلاتے ہین اور آخرت مین بھی ویسے ہی لوگون کے ساتھ اوٹھینگے اور جو نماز اور
روزے اور تلاوت قرآن اور طرح طرح کی فرمان برداری مین لگے رہتے ہین وہ یہان بھی اچھے کہلاتے ہین اور وہان بھی انبیا اور
صدیقون اور شہدا اور صلحا کے زمرے مین آوینگے اور یہ نعمتین پاوینگے کیا پاک پروردگار صریح فرماتا ہی وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ
رَفِيْقًا ۝ یعنی اور جو لوگ حکم مین چلین اللہ کے اور رسول کے سو اونکے ساتھ ہین جنکو اللہ نے نوازا نبی اور صدیق اور شہدا اور نیکبخت اور
خوب ہی اونکی رفاقت ✣

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝
اور اوس سے بہتر کسکی بات جسنے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا مین حکم بردار ہون ✣ موضح

اور کون شخص بہتر ہی بات مین اوس شخص سے کہ بلایا لوگون کو طرف خدا کے اور عمل کیے اچھے اور کہا تحقیق مین مسلمانون مین سے ہون ✣ **تفسیر**
یہ بلانے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ بلایا لوگون کو توحید کی طرف اور عمل کیے اچھے یعنی خالص اللہ ہی کے لیے کیے اور کہا مین
مسلمانون سے ہون یعنی از راہ فخر کرنے کے ساتھ اسلام کے اور اعتقاد کرنے کے واسطے اوسکے اور حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
منقول ہی کہ کہا نہین شک کرتے تھے ہم کہ یہ آیت اوتری ہی موذنون کے حق مین اور یہ عام ہی بیچ حق ہر اوس شخص کے کہ جمع ہون
اوسمین یہ باتین ہو موحد معتقد دین اسلام کا کرنے والا ہو اچھے کام بلانے والا ہو اللہ کی طرف اور نہین ہین یہ مگر عالم باعمل اہل عدل
و توحید بلانے والے طرف دین خدا کے اور کہا عکرمہ نے کہ بلانے والا موذن ہی اور ابو امامہ باہلی نے کہا کہ مراد اچھے عمل کرنے سے دو رکعت
نماز پڑھنی ہی درمیان اذان اور تکبیر کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ نہین رد کیجاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کے اور عاصم سے منقول ہی کہ جب
فارغ ہووے تو اپنی اذان سے تو کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ پھر پڑھے یہ آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا
مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلال
سردار موذنون کا ہوگا روز قیامت کے اور نہین اتباع کرتا اوسکا یعنی اذان دینے وغیر ذلک مین مگر مومن اور موذن دراز ترین لوگون کے ہونگے
از روے گردنون کے روز قیامت کے انتہی یہ کنایہ ہی حصول شرف اور جاہ و امتیاز سے روز قیامت کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ موذن کے لیے بخشش
کیجاتی ہی بقدر درازی آواز اوسکی کے اور تصدیق کریگا اوسکی ہر رطب و یابس یعنی تر و خشک اور ابن عمر سے ہی کہ انھون نے کہا واسطے ایک شخص کے
کہ کیا ہی عمل تیرا اوسنے کہا اذان کہا ابن عمر نے اچھا عمل ہی تیرا عمل گواہی دیگی تیرے لیے ہر چیز کہ سنی اوسنے اذان تیری اور کہا عمر بن الخطاب
نے کہ اگر طاقت پاؤن مین اذان کی ساتھ خلافت کے تو اذان دیا کرون مین اور کہا سعید نے کہ قوت پائی میری اذان پر محبوب تر ہو طرف میرے
اس سے کہ حج کرون مین اور عمرہ کرون مین اور جہاد کرون مین اور کہا کعب نے کہ جسنے اذان دی لکھی گئین اوسکے لیے ستر نیکیان اور اگر تکبیر کہے پس وہ
افضل ہی اور فرمایا آنحضرت نے کہ اگر جانتے لوگ کہ کیا ثواب ہی اذان مین تو البتہ جھگڑتے آپس مین اور کہا یحیی نے کہ کہا جاتا تھا یعنی صحابہ
یا تابعین کے زمانے مین کہ دوڑو تم اذان پر اور نہ دوڑو تم امامت پر اور حسن بصری نے کہا کہ موذن بلند اذان دینے والا اول ہوگا اونمین
کہ لباس پہنائے جاوینگے روز قیامت کے ✣ **مل ✣ معا ✣ در منثور ✣ تنبیہ** ✣ سبحان اللہ اس آیت کریمہ سے کیا کچھ
بزرگی معلوم ہوئی اسکی طرف بلانے اور عمل نیک کرنے کی اور توحید کی اور اللہ کی طرف بلانے کی کیونکر نہو یہ فضیلت کہ حدیث شریف
مین آیا ہی کہ جو کوئی نیک کام کی طرف بلاتا ہی کسیکو تو اوسکو بھی اوتنا ہی ثواب ہوتا ہی جتنا عمل نیک کرنے والے کو اور ایسے ہی جو برائی

کی طرف برا ہاہی اوسکو بھی گناہ او تباہی ہوتا ہی مبتلا کرنے والون کو ✣ **مشکوۃ** ✣

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ○

جیسے دوستدار ہی ناتے والا ✣ **موضح**

اور برابر نہین ہی نیکی اور بدی جواب دے ساتھ اوس خصلت کے کہ وہ بہتر ہی پس ناگہان وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اوسکے دشمنی ہی پس گویا وہ ایک کارساز قرابتی ہوا ہی ✣ **تفسیر** ✣ برابر نہین نیکی برائی کے نہ برائی نیکی کے کوئی سخت کلام کرے یا برا معاملہ کرے تو اوسکے مقابل کر جو اوس سے بہتر ہو اس کرنے سے دشمن ہو جاتے ہین جیسے دوست اگرچہ دل مین نہون ✣ **موضح** ✣ یعنی سیئہ اور حسنہ یعنی برائی اور بھلائی متفاوت ہین بڑا تفاوت ہی پس ای تو یعنی اختیار کر اوس حسنہ یعنی بھلائی کو کہ احسن یعنی بہتر ہی اپنے مثل سے یعنی حسنہ سے جب کہ پیش آوین تجکو دو حسنہ یعنی بھلائیان پس جواب دے ساتھ اوس حسنہ احسن یعنی بھلائی بہتر کے اوس برائی کا کہ وارد ہو تجپر تیرے بعض دشمن کی طرف سے جیسے کہ اگر برائی پہنچاوے کوئی شخص طرف تیرے تو حسنہ یعنی بھلائی یہ ہی کہ عفو کرے تو اوس سے اور حسنہ احسن یعنی بھلائی بہتر یہ ہی کہ احسان کرے تو طرف اوسکے جگہہ برائی پہنچانے اوسکی کے طرف تیرے مثلاً اگر وہ مذمت کرے تیری تو تو تعریف کر اوسکی اور اگر قتل کرے وہ تیرے فرزند کو تو تو بدلا دیکر چھوڑا دے اوسکے فرزند کو اوسکے دشمن کے ہاتھ سے پس ناگہان الخ یعنی پس تو جب یہ کریگا تو ہو جاویگا دشمن مخالف تیرا مانند دوست قرابتی کے صاف تجسے ✣ **مدارک کشاف** ✣ ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کہ کہا حکم کیا اللہ تعالی نے مومنون کو ساتھ صبر کرنے کے وقت غضب کے اور ساتھ حلم کے وقت جہل کرنے کسیکے اور ساتھ عفو کے نزدیک برائی پہنچانے کسیکے پس جب کرین گے یہ تو بچاویگا اونکو اللہ شیطان سے اور جھک جاویگا اونکے لیے دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست قرابتی ہی ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کہا ملاقات کر دشمن سے ساتھ سلام کے فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ○ عکرمہ سے ہی کہ کہا حمیم قرابتی اور ولی دوست ✣ **در منثور** ✣ **تنبیہ** ✣ حاصل مطالب صاحب مدارک اور کشاف کا یہ ہوا کہ مراد احسن سے بیچ آیت مذکورہ کے یہ ہی کہ کوئی برائی کرے تو تو اوسکے جواب و مقابلے مین سلوک کر اوس سے اور واقع مین الفاظ آیت سے بھی یہی سمجھا جاتا ہی اور یہ بڑی عالی حوصلگی کی بات ہی اور شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اسی مضمون کو اس بیت مین لکھا ہی ✣ **بیت** ✣ بدی را بدی سہل باشد جزا ✣ اگر مردی احسن الی من اساء ✣ اور ابن عباس اور صاحب معالم اور جلالین کے نزدیک معنی ادفع بالتی الخ کے یہ ہین کہ دفع کر سیئہ یعنی برائی کو ساتھ اوس خصلت کے کہ وہ بہتر ہی جیسے کہ غضب کو دفع کر ساتھ صبر کے اور جہل کو ساتھ حلم کے اور برائی پہنچانے کو ساتھ عفو کرنے کے اور صاحب مدارک اور کشاف نے بھی یہ اقوال بعد تحقیق اپنی کے لکھے ہین سبحان اللہ یہ بھی عجیب خصلتین ہین اور بڑا فائدہ صبر اور تحمل اور درگذر کرنے کا یہ ہی کہ اللہ تعالی مددگار اوسکا ہوتا ہی اور شیطان درمیان مین آجاتا ہی چنانچہ آیا ہی کہ ایک شخص حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو برا کہہ رہا تھا اور آنحضرت بیٹھے ہوئے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب بہت برا کہا اوسنے تو جواب دیا ابو بکر رضی نے اوسکی بعضی بات کا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھہ کھڑے رہے پس پہنچے اونکے پاس ابو بکر رضی اور کہا ای رسول خدا صلعم کے برا کہتا تھا وہ مجکو اور آپ بیٹھے تھے پس جب کہ جواب دیا مینے اوسکو اوسکی بعضی بات کا تو غصے ہوئے آپ اور اوٹھہ کھڑے رہے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تمہارے ساتھ فرشتہ کہ جواب دیتا تھا اوسکو پس جب جواب دیا تونے اوسکو تو آیا شیطان پھر فرمایا ای ابو بکر تین چیزین ہین کہ وہ سب حق ہین نہین کوئی بندہ کہ ظلم کرے اوسپر کوئی

یعنی بدی کا بدلہ بدی مین بہت سہل ہی اگر مرد ہی تو احسان کر اوسپر کہ بدی کرے تجسے ۱۲ ۵۷

پس عفو کرے وہ اوس سے واسطے اللہ عز وجل کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب ظلم کے مدد اوسکی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے سلوک کرنا اقربا سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کثرت مال کی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کمی مال کی انتہی اور حدیث مین آیا ہی کہ عرض کیا موسی بن عمران علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ ای رب میرے کون بہت عزیز ہی تیرے بندون مین تیرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بدلا لینے پر ظالم سے اور بخشدے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی محفوظ رکھے اپنی زبان کو یعنی لوگون کی عیب گیری سے ڈھانپیگا اللہ تعالی عیب اوسکا اور جو کوئی روکے غصہ اپنا روکیگا اللہ تعالی اوس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے طرف اللہ کے قبول کرتا ہی اللہ تعالی عذر اوسکا انتہی اور بعض دانایان دین سے منقول ہی کہ زہد پانچ چیزون کو موقوف ہی اعتماد کرنا اللہ تعالی پر اور بیزار ہونا خلق سے اور اخلاص عمل مین اور اوٹھانا ظلم کا اور قناعت کرنی اوس چیز پر کہ اوسکے ہاتھ مین ہی مشکوۃ شرح [illegible]

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝

اور یہ بات ملتی ہی اونھین کو جو سہار رکھتے ہین اور یہ بات ملتی ہی اوسکو جسکی بڑی قسمت ہی ؞ موضح

اور نہین نزدیک کیے جاتے ہین ساتھ اس خصلت کے مگر وہ لوگ کہ صبر کیا اونھون نے اور نہین نزدیک کیا جاتا ساتھ اس خصلت کے مگر بڑے نصیب والا ؞ تفسیر یعنی حوصلہ کشادہ چاہیے کہ بری بات سہار کر سامنے سے بھلی کہے یہ اقبال بندون کو ملتا ہی موضح نہین نزدیک کیے جاتے الخ یعنی نہین دیے جاتے یہ خصلت یعنی احسان کرنا مقابلے مین برائی کرنے کے مگر صبر والے اور نہین دیا جاتا یہ خصلت مگر وہ شخص کہ بہت نیک ہو اور توفیق دیا جاوے بڑے حصے کی خیر سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تفسیر کی حظ کی ساتھ ثواب کے اور حسن بصری سے ہی کہ کہا قسم خدا کی نہین بڑا ہی کوئی حصہ سوا جنت کے اور بقول مقاتل کے نزول اس آیت کا بیچ شان ابو سفیان بن حرب کے ہی کہ پہلے اسلام کے دشمن ایذا دہندہ تھا آنحضرت کا پھر جب بیٹی اوسکی یعنی ام حبیبہ آنحضرت کے نکاح مین آئی تو وہ مسلمانون سے نرمی سے ملنے لگا پھر جب اسلام لایا تو ولی یعنی دوست بسبب اسلام کے اور حمیم یعنی قرابتی بسبب قرابت کے ہوا ؞ معالم ؞ بحر

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور کبھی چوک لگے تجکو شیطان کے چوکنے سے تو پناہ پکڑ اللہ کی بیشک وہی ہی سنتا جانتا ؞ موضح

اور اگر پھیر دے تجکو وسوسہ پھیرنے والا آیا ہوا شیطان کی جانب سے پس پناہ طلب کر ساتھ خدا کے تحقیق خدا وہی ہی سننے والا جاننے والا ؞ تفسیر معنی اسکے یہ ہین کہ اور اگر پھیرے تجکو شیطان اوس چیز سے کہ وصیت کی ہی مینے اوسکی کہ وہ دفع کرنا ساتھ خصلت احسن کے ہی تو پناہ مانگ اللہ سے اوسکی شر سے اور جاری ہو اپنے حلم پر اور نہ اطاعت کر شیطان کی وہ سننے والا ہی تیرے پناہ مانگنے کو جاننے والا ہی شیطان کے وسوسے کو سلیمان بن صرد سے منقول ہی کہ کہا بیٹھا تھا کہ گیا دو شخصون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس زیادہ ہوا غصہ ایک کا اون دونون مین سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ مین جانتا ہون ایک کلمہ اگر کہے یہ اوسکو تو البتہ جاتا رہے اوس سے غصہ وہ یہ ہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ پس کہا اوس شخص نے کہ کیا مجنون جانتا ہی تو مجکو پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچو غضب سے اسلیے کہ وہ ایک انگارا ہی کہ روشن کیا جاتا ہی ابن آدم کے دل مین کیا نہین دیکھتا تو اوسکی رگون کے پھولنے کو اور اوسکی آنکھون کی سرخی کو پس جو کوئی پاوے جنس غصے سے کچھ تو چاہیے کہ چمٹ جاوے ساتھ زمین کے اور آیا ہی کہ کہا جاتا تھا یعنی صحابہ کے زمانے مین کہ شیطان کہتا ہی کیونکر غالب آویگا مجپر ابن آدم جب وہ راضی ہوگا تو آونگا مین یہان تک

فائدہ یعنی [illegible] شیطان [illegible] [illegible]

کہ ہو وےگا مین اور اوسکے دل مین اور جب غصہ ہوگا تو آرزو ہوگا مین یہان تک کہ ہو وےگا اوسکے سر پر *مل* در منثور *

نبی پیارے کو کچھ طریقہ تحمل و صبر کا تعلیم فرما کر پھر مشرکون کو سمجھانا شروع کیا اپنی قدرت کی نشانیان بیان کرکے

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ

اور اوسکی قدرت کے نمونے ہین رات اور دن اور سورج اور چاند سجدہ نکرو سورج کو نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو

الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

جسنے وہ بنائے اگر تم اوسی کو پوجتے ہو *مو*

اور اوسکی نشانیون مین سے ہی شب و روز اور آفتاب و چاند سجدہ نکرو سورج اور چاند کو اور سجدہ کرو اوس خدا کو کہ پیدا کیا ان چیزون کو اگر اوسی کو فقط عبادت کرتے ہو *تفسیر* اور اوسکی نشانیون مین سے کہ دلالت کرتی ہین اوسکی قدرت و وحدانیت پر رات و دن ہین کہ دیکھو کیسے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہین ایک اندازہ معلوم پر اور سورج و چاند بھی نشانیان اوسکی قدرت و وحدانیت کی ہین کہ دیکھو کیسے روشن ہین اور سیر مقدر ہی اونکے لیے سجدہ نکرو سورج و چاند کو اسلیے کہ وہ بھی پیدا کیے ہوئے اللہ کے ہین اگرچہ بہت ہین منافع اونکے اور شاید کہ کتنے ایک لوگ اون مشرکون مین سے سجدہ کرتے تھے سورج و چاند کو جیسے کہ صابی پوجتے تھے ستارون کو اور کہتے تھے وہ کہ ہم قصد کرتے ہین چاند و سورج کے سجدہ کرنے سے سجدہ کرنا اللہ کو پس منع کیے گئے اس واسطے کے ٹھہرانے سے اور حکم کیے گئے یہ کہ قصد کرین اپنے سجدہ کرنے سے رضامندی اللہ تعالی ہی کی فقط اگر ہین اوسکو عبادت کرتے اور ہین ہج غیر شرک اسلیے کہ جو پوجے اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہین ہوتا ہی وہ عبادت کرنے والا اللہ کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم رات اور دن کو اور نہ سورج اور چاند کو اور نہ ہواؤن کو اس لیے کہ ہوائین چھوڑی جاتی ہین واسطے رحمت ایک قوم کے اور واسطے عذاب ایک قوم کے *مد* در منثور *

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْــَٔمُوْنَ ۝

پھر اگر غرور کرین تو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہین پاکی بولتے ہین اوسکی رات اور دن اور وہ نہین تھکتے *مو*

سجدہ ۱۱

پھر اگر تکبر کرین کافر تو کیا پرواہی جو لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین یعنی ملائکہ ساتھ پاکی کے یاد کرتے ہین اوسکو شب و روز اور وہ تھکتے نہین *تفسیر* معنی اسکے یہ ہین کہ پھر اگر کافر غرور کرین اور نہ مانین اوس چیز کو کہ حکم کیے گئے ہین ساتھ اوسکے اور واسطہ ہی ٹھہراوین تو چھوڑ دے اونکو بحال خود اسلیے کہ اللہ تعالی کے ہان کمی نہین خالص عبادت کرنے والون اور سجدہ کرنے والون کی اوسکے بہت سے بندے مقرب ایسے ہین کہ پاکی سے یاد کرتے ہین اوسکو رات و دن کہ وہ پاک ہی شریکون سے اور تمام عیوب و نقصانون سے اور نزدیک پروردگار اپنے کے ہی عبادت ہی قرب اور مرتبہ اور بزرگی سے اور جگہ سجدے کی ہمارے نزدیک لفظ یسئمون پر ہی اور یہ منقول ہی ابن عباس اور ابن عمر اور سعید بن مسیب سے اور احتیاط بھی اسی مین خوب ہی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہی لفظ تعبدون پر *کشاف* *مد*

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا

اور ایک اوسکی نشانی ہی کہ تو دیکھتا ہی زمین کو دبی پڑی پھر جب اوتارا ہمنے اوسپر پانی تازی ہوئی اور ابھری بیشک جسنے اوسکو جلایا

لَمُحْيِ الْمَوْتٰى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

وہ جلاویگا مردے وہ سب چیز کرسکتا ہی *مو*

اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے یہ ہی کہ دیکھتا ہی تو زمین کو خشک رتیلی پھر جب اوتارا ہمنے اوسپر پانی یعنی مینہ لہلہانے لگی اور بلند ہوئی تحقیق جسنے زندہ کیا اوسکو البتہ زندہ کرنے والا مردون کا ہی تحقیق وہ سب چیز پر قادر ہی *تفسیر* اہتزت کے معنی ہین حرکت کرنے لگی

ساتھ رویدگی کے یعنی لہلہانے لگی اور ربت ہی ربو سے یعنی پھولی اور مزین ہوئی ساتھ رویدگی کے گویا کہ وہ مزین اترانے والے کے ہی کہ وہ پھولتا اور اتراتا ہی اپنے لباس مین اور وہ پہلے اسکے مانند ذلیل کسیف پرانے پھٹے کپڑون والے کے تھی ❊ کشاف ❊

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ

جو لوگ ٹیڑھے چلتے ہین ہماری باتون مین ہمسے چھپے نہین بھلا ایک جو پڑتا ہی آگ مین بہتر یا ایک جو آویگا امن سے دن

الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

قیامت کے کرتے جاؤ جو چاہو بیشک جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہی ❊ مو ❊

بلاشبہہ جو لوگ کہ کجروی کرتے ہین ہماری آیتون مین پوشیدہ نہین ہین ہمسے کیا جو کوئی کہ ڈالا جاوے آگ مین بہتر ہی یا وہ شخص کہ آوے امن سے روز قیامت کے کرو جو چاہو تم تحقیق خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہی ❊ تفسیر ❊ کجروی کرتے ہین الخ یعنی مائل ہوتے ہین حق سے ہماری دلیلون مین پوشیدہ نہین یہ وعید ہی اونکے لیے تحریف کرنے پر کیا جو کوئی کہ ڈالا جاوے الخ یہ تمثیل ہی واسطے کافر و مومن کے کرو الخ یہ نہایت ہی تہدید مین اور مبالغہ ہی وعید مین دیکھنے والا ہی پس جزا دیگا تمکو اوس پر ❊ ف ❊ ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا کہا وہ یہ ہی کہ رکھا جاوے کلام اوپر غیر موضع اوسکے کہا مجاہد نے يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا کی تفسیر مین کہ سیٹیان بجاتے ہین اور شور و شغب اور کلام بیہودہ کرتے ہین ہماری آیتون کے پڑھنے مین قتادہ نے کہا یلحدون سے یہ مراد ہی کہ جھٹلاتے ہین سدی نے کہا عناد و مخالفت کرتے ہین کیا جو کوئی کہ ڈالا جاوے وہ ابوجہل ہی وہ شخص کہ آوے امن سے بعضون نے کہا وہ امیر حمزہ ہین بعضون نے کہا وہ ابوبکر ہین بعضون نے کہا وہ عثمان ہین بعضون نے کہا وہ عمار بن یاسر ہین اور ابن عباس سے بیچ تفسیر اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ کے کہا یہ خاص اہل بدر کے لیے ہی ❊ معالم ❊ در منثور ❊

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ

جو لوگ منکر ہوئے سمجھوتی سے جب اون پاس آئی اور یہ کتاب ہی نادر اسپر جھوٹھ کا دخل نہین آگے سے

يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝

نہ پیچھے سے اوتاری ہی حکمتون والے سب خوبیون سراہے کی ❊ مو ❊

بلاشبہہ جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ قرآن کے جب آیا اونکے پاس چھپے نہین ہین ہمسے اور تحقیق وہ ایک کتاب ہی گرامی قدر راہ نہین پاتا اوسکے پاس جھوٹ آگے اوسکے سے اور نہ پیچھے اوسکے سے بھیجی گئی ہی خداوند تعریف کیے گئے کی طرف سے ❊ تفسیر ❊ مراد ذکر سے قرآن ہی اسلیے کہ اونھون نے بسبب کفر کرنے کے ساتھ اوسکے طعن کیا اوسمین اور تحریف کی یعنی بدل ڈالی اور اونھون نے تاویل اوسکی اور باطل سے مراد ہی تبدیل یا نقص آگے اوسکے سے الخ یعنی باطل نہین راہ پاتا طرف اوسکے کسی جہت سے جہات مین سے تو کہ پہونچے طرف اوسکے اور متعلق ہو ساتھ اوسکے پھر اگر کوئی کہے کہ طعن تو کیا ہی اوسمین طعن کرنے والون نے اور تاویل کی ہی اوسمین اہل باطل نے تو جواب اوسکا یہ ہی کہ ہان کیا ہی ولیکن اللہ تعالی نے بچایا ہی اوسکو تعلق باطل کے سے ساتھ اوسکے اس طرح کہ متعین کیا ایک جماعت کو کہ مقابلہ کیا اونکا ساتھ باطل کرنے تاویل اونکی کے اوسکے اور بگاڑ ڈالنے قولون اونکے کے حاصل یہ کہ کسیکا طعن وثوق پذیر نہین ہوا بلکہ مٹ ہی گیا اور اسی کے مانند ہی قول اللہ تعالی کا إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ یعنی بلاشبہہ ہمنے اوتارا قرآن اور بلاشبہہ ہم ہی اوسکے نگہبان ہین ❊ ف ❊ کشاف ❊ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپکی امت فتنے مین پڑیگی بعد آپ کے پس پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا پوچھا گیا آپ سے کہ کیا چیز نکالیگی اوس فتنے سے

پس فرمایا کتاب اللہ العزیز الذی لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید لفظ حمید تک ہم کی اور عقبہ بن عامر کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت ان الذین کفروا بالذکر لما جاءہم اور فرمایا آنحضرت نے کہ نہین لوٹے پھر فرمایا کہ ہرگز نہین پھیر سکتے تم طرف اللہ کے ساتھ کسی چیز کے افضل اوس چیز سے کہ نکلی اوس سے یعنی قرآن اور فرمایا آنحضرت نے کہ بہت محبوب ہے طرف بندے کوئی کلام کہ بہت پیارا ہو طرف اللہ کے اوسکے کلام سے اور نہین رجوع کی بندون نے طرف اللہ کے ساتھ کلام کے کہ بہت محبوب ہو طرف اوسکے اوسکے کلام سے اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر باطل کے کہا اس سے شیطان مراد ہی اور یہ بھی مجاہد سے ہی بیچ تفسیر آیت لا یاتیہ الباطل الخ کے کہ کہا نہین داخل کر سکتا اوسمین شیطان اوس چیز کو کہ نہین ہی اوس سے اور نہ کوئی اور کافر داخل کر سکتا ہی ✤ درمنثور ✤ معا ✤ پھر تسلی دی اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے جھٹلانے پر پس فرمایا مایقال الخ ✤

مایقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک ان ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم ۝

تجھے وہی کہتے ہین | جو کہہ چکا ہی | سب رسولون سے | تجھسے پہلے | تیرے رب کے ہان | معافی ہی ہی | اور سزا بھی ہی | دکھ والی ✤ موح ✤

ای محمد نہین کہا جاتا ہی تجکو مگر جو کچھ کہ کہا گیا تھا پیغمبرون کو پہلے تجھسے بلاشبہ پروردگار تیرا صاحب بخشش کا ہی اور صاحب عذاب درد دینے والے کا ✤ تفسیر ✤ نہین کہا جاتا ہی الخ یعنی نہین کہتے تجکو کفار تیری قوم کے مگر جیسا کہ کہا اگلے رسولون کو اونکی قوم کے کافرون نے یعنی کلمات ایذا دینے والے کہتے اور طرح بطرح کے طعن کرتے آسمان کی اوتری ہوئی کتابون مین پس تو صبر کر جیسا اونھون نے صبر کیا صاحب مغفرت اور رحمت کا ہی واسطے انبیا اپنے کے اور عذاب دینے والا ہی اپنے دشمنون کو اور جائز ہی کہ یہ معنی ہون کہ نہین کہتا تجکو اللہ مگر مثل اوس کلام کے کہ کہا رسولون کو پہلے تجھسے اور وہ کلام یہ قول اللہ تعالی کا ہی ان ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم ✤ معا ✤

ولو جعلنہ قرانا اعجمیا لقالوا لولا فصلت ایتہ ء اعجمی وعربی قل ہو للذین امنوا ہدی

اور اگر ہم اوسکو کرتے | قرآن اوپری زبان کا تو کہتے | اسکی باتین کیون کھولی گئین | اوپری زبان اور عرب کا آدمی تو کہہ | یہ | ایمان والون کو سوجھ

وشفاء والذین لا یؤمنون فی اذانہم وقر وہو علیہم عمی اولئک ینادون

اور روگ کا دفع | اور جو | یقین نہین لاتے | اونکے کانون مین | بوجھ ہی | اور یہ | اونکو | اندھاپا | اونکو | پکار ہی ہی

من مکان بعید ۝

دور کی | جگہہ سے ✤ موا ✤

اور اگر کرتے ہم اس کتاب کو قرآن زبان عجم مین البتہ کہتے کافر عرب کے کیون نہ واضح کی گئین آیتین اوسکی کیا قرآن عجمی ہی اور مخاطب عربی کہہ قرآن مسلمانون کے لیے ہدایت اور شفا ہی اور وہ لوگ کہ ایمان نہین رکھتے اونکے کان مین گرانی ہی اور وہ قرآن اوپر اندھاپا ہی یہ جماعت مثل مین ایسے ہین کہ آواز دیے جاتے ہین دور جگہہ سے ✤ تفسیر ✤ مشرک کہتے تھے از راہ سرکشی کے کہ کیون نہ اوتارا گیا قرآن زبان عجم مین پس کہا گیا کہ اگر یون ہین ہوتا جیسا کہ یہ فرمایش کرتے ہین تو بھی نہ چھوڑتے اعتراض سرکشی اور کہتے کیون نہ واضح کی گئین آیتین اوسکی ایسی زبان مین کہ سمجھتے ہم اوسکو اور لفظ اعجمی ساتھ دو ہمزون کے پڑھا ہی کوفیون نے اور ہمزہ انکار کے لیے ہی یعنی البتہ انکار کرتے اور کہتے کیا قرآن اعجمی ہی اور رسول عربی یا مرسل الیہ یعنی قوم عربی اور باقیون نے ایک ہمزہ ممدودہ مستفہمہ سے پڑھا ہی اور اعجمی وہ ہی کہ نہ فصیح بولے اور نہ سمجھا جاوے کلام اوسکا برابر ہی کہ ہو عجم سے یا عرب سے اور عجمی منسوب ہی طرف امت یعنی جماعت عجم کے خواہ فصیح ہو یا غیر فصیح اور معنی یہ ہین کہ آیتین قرآن کی جس طریق پر آتین اونکے پاس پائی جاتی اونمین سرکشی کرنے والے اسلیے کہ وہ طالب حق کے نہین ہین بلکہ اپنی خواہشون کے پیرو ہین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اگر اوتارتا اوسکو اللہ زبان عجم مین تو بھی ہوتا قرآن ایسا ہی

ولو جعلناہ ای الذکر ✤ ع ۱۴ ۱۹

دلیل ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بیچ جائز ہونے نماز کے جب کہ پڑھا جاوے قرآن فارسی مین ہدایت ہی یعنی رہنما ہی طرف حق کے اور شفا اوس چیز کے لیے کہ سینے مین ہی یعنی شک اسلیے کہ شک مرض ہی اور اندھا پا ہی یعنی تاریکی اور شبہہ ہی کہا قتادہ نے کہ اندھے ہین کافر قرآن سے اور بہرے ہین اوس سے پس نہین نفع باقی اوس سے یہ جماعت مثل مین ایسے ہین الخ یعنی یہ کافر بسبب نہ قبول کرنے قرآن کے اور نہ منتفع ہونے کے اوس سے گویا کہ پکارے جاتے ہین طرف ایمان کے ساتھ قرآن کے ایسی جگہہ سے کہ نہین سنتے بسبب بعد مسافت کے اور بعضون نے کہا کہ پکارے جاوینگے کافر قیامت مین مکان دور سے ساتھ بدترین نامون کے کہا مقاتل نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجایا کرتے تھے یسار غلام عامر بن حضرمی کے پاس اور تھا وہ یہودی عجمی اور کنیت اوسکی تھی ابو فکیہ پس کہا مشرکون نے کہ یسار محمد کو تعلیم کرتا ہی عامر نے اپنے غلام کو مارا اور کہا تو تعلیم کرتا ہی محمد کو یسار نے کہا کہ محمد ہی مجکو سکھاتے ہین پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا الایۃ ملا معا تنبیہ یہان سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف سے فائدہ اوٹھانا صفت مومن کی ہی اور اوس سے فائدہ نہ اوٹھانا صفت کفار کی پس مسلمان کو چاہیے کہ سوچے اسکے معانی کو اور دل سے متوجہ ہو اسکے پڑھنے مین جانے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام پاک ہی پس یہ سمجھے اور عمل کرے اسپر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نہین ہی خیر اوس نماز مین کہ نہین خشوع یعنی حضور قلب اوسمین اور نہین خیر ہی اوس روزے مین کہ نہ باز رہنا ہو لغو سے اوسمین اور نہین خیر ہی اوس قرات قرآن مین کہ نہو تدبر یعنی سوچنا سمجھنا اوسمین اور نہین ہی خیر اوس علم مین کہ نہو پرہیزگاری اوسمین اور نہین خیر ہی اوس مال مین کہ نہو سخاوت اوسمین اور نہین خیر ہی اوس اخوت یعنی بھائی چارے دینی مین کہ نہو حفاظت اوسمین یعنی اوسکے مال اور آبرو وغیرہ کی حفاظت اور رعایت کرنی چاہیے اور نہین خیر ہی اوس نعمت مین کہ نہو بقا اوسکے لیے اور نہین خیر ہی اوس دعا مین کہ نہ اخلاص ہو اوسمین اور نہ تعظیم ہو

خدائے تعالی کی منہیات

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ

اور ہمنے دی تھی موسی کو کتاب پھر اوسمین پھوٹ پڑی اور اگر نہوتی ایک بات جو پہلے نکل چکی تیرے رب سے تو اونمین

بَيْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝

فیصلہ ہوجاتا اور وہ دھوکے مین ہین اوس سے جو چین نہین دیتا مع

اور تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب پس اختلاف کیا گیا اوسمین اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے گذری پروردگار تیرے سے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے اور تحقیق کفار البتہ شک قوی مین ہین قرآن کی طرف سے تفسیر اختلاف کیا گیا اوسمین پس کہا بعضون نے کہ یہ حق ہی اور بعضون نے کہا یہ باطل ہی جیسے کہ اختلاف کیا تیری قوم نے ای محمد تیری کتاب مین ایک بات کہ پہلے گذری یعنی ساتھ تاخیر عذاب کے فیصل کیا جاتا یعنی البتہ ہلاک کرتا اونکو کہ جڑ پیڑ سے اوکھیڑ ڈالتا اور بعضون نے کہا کلمہ سابقہ وعدہ قیامت کا ہی اور یہ کہ فیصل کیے جاوینگے خصومات اوس دن مین اور اگر یہ نہوتا تو البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے دنیا ہی مین فرمایا اللہ تعالی نے بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَلٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى یعنی بلکہ قیامت وعدہ گاہ اونکی ہی ولیکن ڈھیل دیتا ہی اونکو ایک وقت مقرر تک مدارک کشاف

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

جسنے کی بھلائی سو اپنے واسطے اور جسنے کی برائی وہ اوسی پر اور تیرا رب ایسا نہین کہ ظلم کرے بندون پر مق

جو کوئی کرے کام نیک پس نفع اوسکے لیے ہی اور جو کوئی برا کام کرے پس وبال اوسپر ہی اور نہین ہی پروردگار تیرا ظلم کرنے والا بندون پر

یعنی تو کہ عذاب کرے غیر بدکار کو ٭ تنبیہ ٭ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسیکی برائی سے اوسکے غیر کو ضرر نہیں پہونچتا جیسے
عوام میں مشہور ہی عیسی بدین خود موسی بدین خود میان کوئی کچھہی کرے ہمکو کیا یہ نہ کہنا چاہیے بلکہ حتی الامکان بدکار کو بدی سے روکے
والا یہ بھی اوسکے وبال مین گرفتار ہونگے چنانچہ آیا ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی ظالم نہین ضرر کرتا مگر اپنی ہی
جان پر پس کہا ابو ہریرہ رضی نے ہان قسم ہی اللہ کی یعنی اور کو بھی ضرر کرتا ہی یہانتک کہ حباری البتہ مرتا ہی گھونسلے اپنے مین دبلے پن سے
بسبب ظلم ظالم کے ٭ ف ٭ حباری ایک جانور ہی تیز پر کہ آب و دانہ کے لیے چند روز کی راہ پر جاتا ہی پس اوسپر بھی ظلم ظالم کا
کار کرتا ہی کہ اوسکی شامت اعمال سے مینہہ نہین برستا اور وہ ہلاک ہو جاتا ہی بھوک سے پس جب اوسکا یہ حال ہوا تو اورون پر کیون
نہ تاثیر کرے ٭ ح ٭ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم مین کہ کرتا ہی اونمین گناہ درحالیکہ وہ
قادر ہین اسپر کہ منع کرین اوسکو اور نہین منع کرتے وہ اوسکو مگر کہ پونہچاویگا اونکو اللہ بسبب اوسکے عذاب پہلے مرنے اونکے کے ٭ اور فرمایا آنحضرت
نے کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا ہی سب کو بسبب عمل کرنے بعضون کے یہانتک کہ دیکھین وہ باتین خلاف شرع درمیان اپنے یعنی جو کہ بعضے
کرتے ہین اور یہ قادر ہون اوسکے بگاڑنے پر اور نہ بگاڑین پس جب کرتے ہین اکثر یعنی سکوت و سستی تو عذاب کرتا ہی اللہ سب کو یعنی خواص کو
بسبب کرنے گناہ کے اور عوام کو بسبب نہ منع کرنے کے انتہی ٭ اور علما اور صلحا جو فاسقون کے ہم نوالہ و ہمپیالہ رہتے ہین یہ نہ سمجھین کہ ہم بچ رہینگے
نہ یہ بھی اونکے ساتھہ تباہ ہونگے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ پڑے بنی اسرائیل گناہون مین تو منع کیا اونکو اونکے علمانے پس نہ باز آئے
وہ پھر ہمنشینی کی اونکے عالمون نے اونکی مجلسون مین اور شریک رہے ساتھہ اونکے کھانے اور پینے مین یعنی سستی کرنے لگے منع کرنے مین اور
اختلاط کیا آپسمین پس سیاہ کیے اللہ تعالی نے دل بعض اونکے کے بسبب بعض کے ٭ ف ٭ یعنی جو کہ پاک تھے گناہون سے اونکو بھی سنگدل
کردیا اللہ تعالی نے بسبب شومی گناہ گارون کے اور خلط ہونے کے ساتھہ اونکے پس سب سنگدل ہوگئے اور دور ہوئے قبول خیر اور رحمت سے ٭ پس لعنت
کی اللہ نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم کے یہ بسبب اوس چیز کے تھا کہ نافرمانی کی اونھون نے اور تھے حد سے تجاوز کرتے کہا ابن مسعود نے
پس اوٹھہ بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ لگائے ہوئے یعنی تکیہ کو چھوڑ کر ہو بیٹھے واسطے اہتمام اور اظہار حد کے پس فرمایا
نہین عذاب سے نجات پانے کے تم قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہی یہانتک کہ منع کرو تم اونکو گناہون سے منع کرنا انتہی ٭
اور علما کو چاہیے کہ خود بھی علم پر عمل کرین یہ نہ کرین کہ خود را فضیحت و دیگران را نصیحت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینے شب معراج
مین کتنے آدمیون کو کہ کاٹے جاتے ہین ہونٹ اونکے آگ کی قینچیون سے کہا مینے کون ہین یہ ای جبرئیل کہا یہ واعظ ہین آپکی امت کے کہ حکم کرتے تھے
لوگون کو ساتھہ نیکی کے اور بھولتے تھے اپنے تئین یعنی آپ عمل نکرتے تھے اور لوگون کو عمل کرنے کو کہتے تھے انتہی ٭ اور بری باتون سے منع کرنے
دل و جان سے مصروف رہے کسیکا ڈر نرکھے والا دل سے تو برا جانتا رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ پہونچینگی میری امت کو
اخیر زمانے مین اونکے بادشاہ سے بلائین سخت یعنی افعال بد دیکھینگے اور بری باتین سنینگے نہین نجات پانے کا کوئی اوس سے مگر وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے
دین کو پس جہاد کیا اوسپر ساتھہ زبان اپنی کے اور ہاتھہ اپنے کے اور دل اپنے کے پس یہ وہ ہی کہ پہلے سے طیار ہین اوسکے لیے سعادتین
دارین کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے دین کو پھر تصدیق کی اوسکی یعنی جہاد کیا دل اور زبان سے نہ ہاتھہ سے اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے
دین کو پس سکوت کیا اوسپر یعنی اور جہاد نکیا مگر ساتھہ دل کے پس اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ کرتا ہی بھلائی دوست رکھتا ہی اوسکو اوس سے
اور اگر دیکھتا ہی اوسکو کہ کرتا ہی غیر حق دشمن رکھتا ہی اوسکو اوس سے پس یہ نجات پائیگا اوپر خفیہ محبت اور بغض اپنے کے سب کے انتہی ٭ اور
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کرنے کو باوجود قدرت کے مداہنت کہتے ہین اور اسکا بڑا وبال آیا ہی چنانچہ آیا ہی کہ وحی کی اللہ عز وجل نے
طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہ کہ اولٹ دے شہر ایسا اور ایسے کو یعنی فلانے شہر کو صفت اوسکی ایسی ایسی ہی ساتھہ رہنے والون اوسکے کے

قوارشب معراج یعنی شب معراج کو

پس کہا جبرئیل علیہ السلام نے اے رب بیشک تحقیق اوس میں فلانا بندہ تیرا ہو کہ نہیں نافرمانی کی تیری ایک پلک مارتے کہا حضرت نے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اولٹ دے اوسپر اور اونپر اسلیے کہ تحقیق مونہہ اوسکا نہیں متغیر ہوا میری راہ میں ایک ساعت کبھی یعنی بری بات کا دیکھنا اوسکو ناگوار نہ تھا انتہی * اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہی اور جسنے اس واجب کو ادا کیا اور مخالف نے نہ مانا تو واجب اوسکے ذمے سے ساقط ہوا پس اگر بشرط قدرت کے امر و نہی نکریگا گنہگار ہوگا اور فرضیت اسکی بالکفایہ ہی یعنی بعض کے کرنے سے سبکے ذمے سے گناہ جاتا رہتا ہی لیکن اس صورت میں فرض عین ہی کہ ایک جا بری بات ہوتی ہی اور سوا ایک کے برائی اوسکی کوئی نہیں جانتا ہی یا یہی منع کر سکتا ہی اور کو وہان دخل نہیں تو اب اوس شخص پر فرض عین ہی نہ غیر اوسکے پر انتہی * اس سے معلوم ہوا کہ جس گھر میں خلاف شرع باتین ہوتی ہون جیسے شادی غمی میں رسمین اور باتین خلاف شرع برتی جاوین یا باریک کپڑے عورتین پہنین یا اور شرک و گناہ کی باتین ہوتی ہوں اور گھر والا منع نکرے تو تارک فرض کا اور سخت گنہگار ہوگا اور مقصود آیت سے یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ نیک عمل کرنیکا خیال رکھے شب و روز اور برے عملوں سے بھاگے اور اس حدیث کو کہ مناسب اس مقام کے ہی مد نظر رکھے کہ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ میں ہی کہ تحقیق شرعی باتین اور خلاف شرع بصورت آدمی کے پیدا ہونگی قائم کی جاوینگی لوگون کے لیے دن قیامت کے پس اپر شرعی باتین پس خوشخبری دینگی کرنے والے اپنے کو اور وعدہ کرینگی اوسسے بھلائی کا اور یہ خلاف شرع باتین پس کہینگی دور ہو ہمسے دور ہو ہمسے اور نہین طاقت رکھینگی وہ مگر چمٹنے کی اوسسے اور مفارقت نہین کر سکنے کی * مشکوٰۃ *

الجزء الخامس والعشرون ۲۵

الیہ یرد علم الساعۃ وما تخرج من ثمرٰت من اکمامھا

اوسی کی طرف حوالہ ہی خبر قیامت کی اور کوئی میوے نہیں جو نکلتے ہین اپنے غلاف سے

وما تحمل من انثی ولا تضع الا بعلمہ ویوم ینادیھم این شرکاءی قالوا اٰذنٰک

اور گابھ نہین رہتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنے جسکی اوسکو خبر نہین اور جس دن اونکو پکاریگا کہان ہین میرے شریک بولینگے ہمنے تجھکو کہہ سنایا

ما منا من شھید ○

ہم میں کوئی نہیں اقرار کرتا * مو *

خدا کی طرف حوالہ کیجاتی ہی معرفت قیامت کی اور باہر نہین نکلتے اجناس میوے کے اپنے غلافون سے اور نہین حاملہ ہوتی کوئی عورت اور نہین جنتی مگر ساتھ علم خدا کے اور جسدن پکاریگا اللہ اونکو کہان ہین وہ کہ تم شریک میرا اقرار کرتے تھے کہینگے جتادیا ہمنے تجھکو کہ نہین ہی ہم میں سے کوئی ثابت کرنیوالا شریکون کا * تفسیر * خدا کی طرف حوالہ کیجاتی الخ یعنی علم قیامت کے قائم ہونیکا اللہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہی یعنی واجب ہی سوال پر یعنی جس سے پوچھے حال اوسکا یہ کہے اللہ ہی جانتا ہی اوسکو اور نہین حادث ہوتی کوئی چیز قسم نکلنے پھلون کے سے اور نہ حمل حاملہ کا اور نہ جننا اوسکا مگر کہ اللہ جانتا ہی اوسکو یعنی جانتا ہی گنتی ایام حمل کی اور ساعتین اوسکی اور احوال اوسکے کہ ناقص ہی یا پورا نر ہی یا مادہ اچھا ہی یا برا وغیر ذلک اور اضافت کیا اللہ نے شرکا کو اپنی طرف بحسب گمان مشرکین کے اور بیان اوسکا اس آیت میں ہی این شرکاءی الذین زعمتم اور اسمین سرزنش و تنبیہ ہی اور اٰذنٰک کے معنی اعلمناک ہین یعنی معلوم کروایا ہمنے تجھکو اور بعضون نے کہا اخبرناک یعنی خبر دی ہمنے اور یہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ اللہ تعالیٰ عالم یعنی جانتا تھا اوسکو اور معلوم کروانا عالم کا محال ہی لیکن خبر دینی واسطے جاننے والے ایک چیز کے ملحق ہوتی ہی ساتھ اوس چیز کے کہ جانتا ہی اوسکو مگر یہ کہ ہووے معنی یہ کہ تو جانتا ہی ہمارے دلون اور عقائد کا حال کہ ہم ایمان رکھتے ہین یعنی اب پس نہین دے سکتے ہین ہم یہ گواہی باطل اسلیے کہ جب جانا اللہ تعالیٰ نے حال اونکے دلون کا

پس گویا کہ اونھون نے معلوم کروایا اوسکو اور نہین ہی ہم مین سے کوئی کہ گواہی دے کہ تیرے لیے شریک ہی اور نہین ہی ہم مین سے کوئی مگر کہ توحید بیان کرتا ہی تیری یا یہ معنی ہین کہ نہین ہی ہم مین سے کوئی کہ مشاہدہ کرے اونکو یعنی دیکھے اسلیے کہ وہ غائب ہونگے معبودون سے اور غائب ہوگئے ہون گے اونسے معبود اونکے نہین دیکھینگے اونکو وقت توبیخ کے اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام مشرکا کا ہی یعنی نہین گواہی دے سکتا کوئی ہم مین سے اوس چیز کی کہ نسبت کی مشرکون نے طرف ہمارے کہ وہ شرکت ہی ✤ مدا ✤

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ○

اور چوک گیا اونسے جو پکارتے تھے پہلے اور انکلے کہ اونکو نہین کہین خلاصی ✤ مق ✤

اور گم ہوئے اونکی نظرون سے جو کچھ پوجتے تھے پہلے اس سے یعنی دنیا مین اور جانا اونھون نے کہ نہین واسطے اونکے کوئی جگہہ بھاگنے کی ✤

لَا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ○

نہین تھکتا آدمی مانگنے سے بھلائی اور اگر لگ جاوے اوسکو برائی تو آس توڑے ناامید ہوکر ✤ مق ✤

تھکتا نہین آدمی یعنی کافر خیر کے مانگنے سے اور اگر پونہچے اوسکو سختی پس ناامید ہی طمع کاٹنے والا ✤ تفسیر ✤ مراد انسان سے یہان کافر ہی بدلیل قول اللہ تعالی کے وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً خیر کے مانگنے سے یعنی طلب کرنے فراخی کے سے مال مین اور نعمت مین یعنی ہمیشہ مانگتا رہتا ہی اپنے رب سے مال اور صحت وغیرہا سختی اور فقر ناامیدی یعنی خیر سے طمع کاٹنے والا یعنی رحمت سے اور قنوط یہ کہ ظاہر ہوا وسپر اثر یاس کا پس پژمردہ اور شکستہ خاطر ہو یعنی امید قطع کرے فضل خدا اور رحمت اوسکی سے اور یہ صفت کافر کی ہی بدلیل قول اللہ تعالی کے إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ○ یعنی ناامید نہین ہوتے اسکی رحمت سے مگر قوم کافر ✤ مدا جلالین ✤

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن

اور اگر ہم چکھاوین اوسکو کچھ اپنی مہر پیچھے ایک تکلیف کے جو اوسکو لگی تھی تو کہنے لگے گا یہ ہی میرے لائق اور مین نہین سمجھتا کہ قیامت اوٹھنی ہی اور اگر

رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ

مین پھر گیا اپنے رب کی طرف بیشک مجکو ہی اوسکے پاس خوبی سو ہم جتا دینگے منکرون کو جو اونھون نے کیا ہی اور چکھاوینگے اونکو ایک

عَذَابٍ غَلِيظٍ ○

گاڑھی مار ✤ مق ✤

اور اگر چکھاوین ہم اوسکو رحمت اپنی طرف سے بعد سختی کے کہ پونہچی ہو اوسکو کہے کہ یہ میرے لیے ہی یعنی خاطر جمع کرے اور خوف اوسکے دل سے جاتا رہے واللہ اعلم اور نہین گمان کرتا مین کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر بالفرض پھر جاؤن مین طرف پروردگار اپنے کے تحقیق میرے لیے نزدیک اوسکے حالت خوش ہوگی پس البتہ خبردار کرینگے ہم کافرون کو ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے تھے اور البتہ چکھاوینگے ہم اونکو عذاب گاڑھے سے ✤ تفسیر ✤ چکھاوین ہم الخ یعنی دیوین ہم اوسکو صحت بعد مرض کے یا فراخی بعد تنگی کے کہے یہ میرے لیے ہی یعنی یہ حق میرا ہی کہ پونہچا طرف میرے اس لیے کہ مین مستحق ہوا اوسکا بسبب اوس چیز کے کہ نزدیک میرے ہی یعنی خیر اور فضل اور اعمال اچھے یا ہٰذا لی کے معنی یہ ہین کہ نہین زائل ہوگی رحمت مجھسے اور اگر پھر جاؤن مین یعنی جیسے کہ مسلمان کہتے ہین اور حسنی سے مراد جنت ہی یا حالت نیک کہ بزرگی اور نعمت ملے گی یہ کہتا ہی قیاس کرکر امر آخرت کو امر دنیا پر اور خبردار کرینگے ہم اونکو ساتھ حقیقت اوسکی کہ کیے تھے اعمال واجب کرنے والے عذاب کے غلیظ کے معنی ہین شدید کہ نہ سست ہوگا اونسے ✤ مدا ✤

وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ○

اور جب ہم نعمت بھیجین انسان پر ٹلا جاوے اور موڑے اپنی کروٹ اور جب لگے اوسکو برائی تو دعائین کرے چوڑی ✤ مق ✤

اور جب انعام کرین ہم آدمی پر مونھہ پھیرے اور دور ہو بطرف خود رفتہ اور جب پہنچے اوسکو کوئی بلا پس صاحب دعا ہے عریض کا ہی + تفسیر
یہ بیان ہی انسان کے نقصان کا کہ سختی مین صبر نہی کرتا اور چین مین شکر + مو + یہ دوسری مثال ہی انسان کی سرکشی و بد ذاتی کی کہ جب
پوچھا جاتا ہی اوسکو اللہ نعمت تو تکبر مین آ لیتی ہی اوسکو نخوت اور ایسا ہو جاتا ہی کہ گویا کبھی محتاج و رنج رسیدہ تھا ہی نہین پس بھول جاتا ہی منعم کو
اور مونھہ پھیرتا ہی اوسکے شکر سے آور نا بجانبہ کے معنی ہین اور دور ہوتا ہی ذکر اللہ سے اور اوسکی دعا سے یا یہ معنی ہین کہ دور کھینچتا ہی اپنے نفس کو
اور تکبر کرتا ہی اور بڑا جانتا ہی اپنے کو اور شر سے مراد ہی ضرر و فقر اور عریض سے مراد ہی کثیر یعنی متوجہ ہوتا ہی او پر دوام دعا کے اور شروع کرتا ہی بیچ
تضرع و زاری اور گڑگڑانے کے اور منافات نہین ہی درمیان قول اللہ تعالی کے فیئوس قنوط + اور درمیان قول اوسکے کے فذو دعاء
عریض + اسلیے کہ اول ایک قوم کے حق مین ہی اور دوسرا اور قوم کے حق مین یا قنوط ہی جنگل مین اور ذو دعا ہی دریا مین یا قنوط ساتھہ دل کے ہی اور ذو دعا
ساتھہ زبان کے یا قنوط ہی بتون سے اور ذو دعا ہی اللہ تعالی کے لیے + مس +

قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ثُمَّ کَفَرْتُمْ بِہٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ ھُوَ فِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ۝
تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے پاس سے پھر تمنے اوسکو نہ مانا اوس سے بہکا کون جو دور چلا جاوے مخالف ہو کر + مو +

کہہ کیا دیکھا تمنے کہ اگر ہو قرآن خدا کی جانب سے پھر کافر ہوئے تم ساتھہ اوسکے کون ہی گمراہ زیادہ اوس شخص سے کہ ہو بیچ اس مخالفت دور کے
صواب سے + تفسیر + ارایتم کے معنی اخبرونی کے ہی یعنی خبر دو مجکو اگر ہو قرآن خدا کی جانب سے جیسے کہ کہا نبی نے پھر نہ مانا تمنے اوسکو
وہ اللہ کے پاس سے آیا ہی کون گمراہ زیادہ ہوگا تمسے + جلا + مس +

سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّہُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ
اب ہم دکھا دینگے اونکو اپنے نمونے دنیا مین اور آپ اونکی جان مین جب تک کھل جاوے اونپر کہ یہ ٹھیک ہی کیا تیرا رب تھوڑا ہی
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ۝
ہر چیز پر گواہ + مو +

دکھاوینگے ہم اونکو نشانیان اپنی بیچ اطراف عالم کے اور بیچ نفسون اونکے کے یہان تک کہ واضح ہو جاویگا اونپر کہ یہ بات سچ ہی آیا
پس نہین کافی ہی پروردگار تیرا کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہی + تفسیر + بیچ اطراف عالم کے یعنی فتح ہونا شہرون کا شرقا و غربا اور بیچ
نفسون اونکے کے یعنی فتح ہونا مکے کا اور انہ الحق مین جو ضمیر ہی پھرتی ہی قرآن یا اسلام کی طرف پس جس صورت مین قرآن کی طرف
پھرے تو معنی یہ ہونگے کہ بلا شبہہ قرآن حق ہی اوتارا گیا اللہ کی طرف سے ساتھہ بعث اور حساب اور عقاب کے پس سزا دیے جاوینگے بسبب نہ مانے
اوسکے کے اور اوسکے لانیوالے کے یعنی آنحضرت کے اور اگر اسلام کی طرف پھرے تو اوسکے معنی بھی ظاہر ہین اور معنی اخیر جملے کے یہ ہین کہ یہ
چیزین وعدہ کی گئین قسم ظاہر کرنے آیات خدا کے بیچ اطراف عالم مین اور اونکے نفسون مین قریب ہی کہ دیکھینگے اور مشاہدہ کرینگے پس ظاہر ہو جاویگا اونکو
اوسوقت کہ قرآن اوتارا ہوا اوس عالم الغیب کا ہی کہ وہ مطلع ہی + مس + جلا + اور بعضون کے نزدیک ضمیر انہ کی رسول علیہ السلام کی طرف
پھرتی ہی اور آیات آفاق مین مکان اوستون گذشتہ کے ہین یا وقائع اونکے اور یا فتح ہونا شہرون کا پیغمبر اور مسلمانون کے ہاتھہ سے اور یا سورج
اور چاند اور ستارے اور نبات اور اشجار اور نہرین اور یا سند اونکے کے ہین اور آیات کفار کے نفسون مین بلا اور امراض اور یا واقعہ بدر کا اور
یا فتح ہونا مکے کا اور یا لطافت صنع اور بدائع حکمت کے ہین اور ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر سنریھم اٰیٰتنا فی الاٰفاق وفی
انفسھم کے کہا سفر کرتے تھے کافر پس دیکھتے تھے نشان عاد و ثمود کے مکانون کے پس کہتے کہ واسطے سچ کہا محمد نے + اور امام ابو اللیث
نے فرمایا کہ ابو جہل نے رسول علیہ السلام سے کہا کہ کوئی نشانی اپنی نبوت کی مجکو دکھا اور آنحضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ابو جہل نے کہا

یعنی اللہ جل شانہ سب عجیب
پھرنا حکمت اور بیچ
سب کے ساتھ ان کی

اے جماعت قریش کی تم لوگون کو اطراف مکہ مین بھیجو تو لوگون سے پوچھین کہ دو ٹکڑے ہونا چاند کا دیکھا ہے یا نہین اگر اطراف کے لوگون نے دیکھا ہوگا تو نشانی خدا کی طرف سے ہوگی و الا سحر محمد کا ہے قریش نے آدمی سب طرف بھیجے سب جگہہ کے لوگون نے اوسکے دیکھنے کی خبر دی ابوجہل نے کہا سحر مستمر ہے کہ سب طرف پہونچا ہے یہ آیت اوتری اور معنی اور محل اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ الخ کا یہ ہے کہ کیا بس نہین ہے پروردگار تیرا یہ کہ وہ سب چیز پر گواہ ہے اور حاضر و مطلع یعنی اگر کفار انکار قرآن او معجزے تیرے کا کرین تو خدا تعالیٰ گواہ تیری حقیت کا کافی ہے ✻ بحر در منثور ✻

اَلَآ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ۝

سنتا ہے وہ دھوکے مین ہین اپنے رب کی ملاقات سے سنتا ہے وہ گھیر رہا ہے ہر چیز کو ✻ موضح ✻

آگاہ ہو تحقیق کافر شبہے مین ہین اپنے پروردگار کی ملاقات کی طرف سے آگاہ ہو تحقیق خدا ہر چیز کو گھیر رہا ہے ✻ تفسیر ✻ کافر شبہے مین ہین الخ یعنی انکار بعث و جزا کا کرتے ہین ہر چیز کو گھیر رہا ہے یعنی جانتا ہے اجمال تمام چیزون کا اور تفصیلین اونکی اور ظواہر و بواطن اونکے ایس نہین چھپی ہے اوس پر کوئی چیز پوشیدہ پس سزا دیگا اونکو کفر پر اور شک کرنے پر پروردگار کی ملاقات مین ✻ بحث مدتنبیہ ✻ جاننا چاہیے کہ خلاصہ مضمون ساری سورت کا یہ ہوا کہ جو کوئی ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے کلام پاک پر اور اوسکے رسول پر اور قیامت وغیرہ ضروریات دین پر اور عمل اچھے کیے مانند ادا کرنے زکوٰۃ کے اور نماز اور روزے اور حج کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ ذلک کے اوسکو ثواب بیحساب ملیگا اور وہان چین مین رہیگا و الا طرح طرح کی خرابیان بھگتیگا پس آدمی کو چاہیے کہ اچھی باتون کی دھن باندھے اور بری باتون سے بچے اور ہر امر مین اتباع سنت مد نظر رکھے اور اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزون کو اور حبیب رب العالمین کی پیاری چیزون کو اور اونکے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی پیاری چیزون کو دوست رکھے اور اونکی پیاری چیزون مین سے یہ چیزین ہین کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست کی گئین طرف میرے تمہاری دنیا مین سے تین چیزین خوشبو اور نساء اور ٹھنڈک میری آنکھ کی نماز مین ہے یعنی بڑا ہی چین آتا ہے مجکو اور لذت پاتا ہون اوسمین اور آنحضرت کے ساتھ اونکے اصحاب بھی تھے کہا ابوبکر رضی نے کہ سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوست کی گئین ہین میرے نزدیک اور بھی تین چیزین دیکھنا طرف چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خرچ کرنا مال کا رسول خدا پر اور ہے بیٹی میری رسول خدا کے نکاح مین ✻ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہا ابوبکر رضی نے اور محبوب ہین میرے نزدیک تین چیزین اور بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور کپڑا پرانا ✻ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہا عمر رضی نے اور میرے نزدیک محبوب ہین دنیا مین سے تین چیزین اور بھی سیر کرنا بھوکونکا اور پہنانا ننگون کو اور تلاوت کرنی قرآن کی ✻ کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا عثمان رضی نے اور میرے نزدیک محبوب ہین دنیا مین سے تین چیزین اور بھی اَلْخِدْمَةُ لِلضَّيْفِ وَالصَّوْمُ فِي الصَّيْفِ وَالضَّرْبُ بِالسَّيْفِ یعنی خدمت کرنی مہمانکی اور روزہ رکھنا گرمی مین اور مارنا ساتھ تلوار کے یعنی جہاد کرنا پس اوس وقت مین کہ صحابہ اسی گفتگو مین تھے کہ ناگہان جبرئیل علیہ السلام اوترے اور کہا کہ بھیجا ہے مجکو رب تعالیٰ نے جب کہ سنی یہ گفتگو تمہاری اور حکم کیا ہے تمکو یہ کہ پوچھو تم مجھسے اوس چیز سے کہ دوست رکھتا مین اگر ہوتا مین اہل دنیا سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا دوست رکھتا تو اگر ہوتا اہل دنیا سے پس کہا جبرئیل نے کہ مین دوست رکھتا تمہاری دنیا مین تین چیزین رہنمائی گمراہون کی اور انس کرنا غربا فرمان برداروں سے اور مددگاری عیالدارون مفلسون کی پھر کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ دوست رکھتا ہے رب العزت جل جلالہ اپنے بندون سے تین خصلتین صرف کرنا طاقت کا اللہ تعالیٰ کی طاعت مین اور رونا نزدیک ندامت کے گناہون پر نادم ہو کر روکر اور صبر کرنا وقت پیش آنے حادثے کے انتہی پس خیال کرنا چاہیے کہ کیا کام کی چیزین ہین یہ ہر مسلمان کو دوست رکھنا چاہیے انکو اور انہین پر کیا موقوف ہے بلکہ لازم یون ہے کہ سوتے جاگتے بیٹھتے اوٹھتے بولتے چپکے چلتے پھرتے کھاتے پیتے وغیرہ ذلک حالات مین رضا مولیٰ کی اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی رضا پر غالب رکھے جب پورا دوست کہلاویگا فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ بصدق محبت تین چیزون مین ہی اختیار کرے کلام حبیب اپنے کا اوپر کلام غیر اوسکے کے اور اختیار کرے ہمنشینی اپنے حبیب کی اوپر ہمنشینی غیر اوسکے کے اور اختیار کرے رضا اپنے حبیب کی اوپر رضا غیر اوسکے کے ✣ منبہات ✣

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ ثَلٰثٌ وَّ خَمْسُوْنَ اٰیَۃً وَّ خَمْسُ رُکُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ شوریٰ ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ شوریٰ کے معنی ہین مشورت کرنا اور اسمین ذکر ہی اسکا کہ فرمایا وَ اَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ ✣ یعنی اوپر سے فرماتے آتے ہین کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہی بہتر اور پایندہ تر ہی اون لوگون کے لیے کہ ایمان لائے اور ایسا اور ایسا کیا اور اون لوگون کے لیے ہی کہ کہا مانا اپنے رب کا اور قائم کی نماز اور کام اونکا آپسکے مشورے سے ہوتا ہی اور جو کچھ کہ ہمنے دیا اونکو اوس سے خرچ کرتے ہین یہ ساری آیت اور بیان اسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور نزول اسکا بعد سورۂ حٰمٓ السجدہ کے ہی اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور یہی وجہین مناسبت کی ان دونون مین بہت سی ہین باعتبار مضامین کے اور یہ سورت مکیہ ہی سوائے قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کے چار آیتون تک کہ یہ مکیہ نہین ہین اور آیتین اسکی ترپن ہین اور کلمے اسکے آٹھ سو چھیاسٹھ ۸۶۶ اور حروف اسمین تین ہزار پانسو آٹھ ۳۵۰۸ اور رکوع اسکے پانچ ✣

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَ اِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○

اسی طرح وحی بھیجتا ہی تیری طرف اور تجھسے پہلون کی طرف اللہ زبردست حکمت والا ✣ مق

اسی طرح وحی بھیجتا ہی طرف تیرے اور طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجھسے تھے خدا غالب باحکمت ✣ **تفسیر** ✣ حٰمٓ عٓسٓقٓ حروف مقطعات ہین اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ مراد انسے کیا ہی اور بعض نے حٰمٓ کو حیز حروف سے نکال کر فعل ٹھہرایا ہی اور کہا کہ معنی اسکے یہ ہین اَقْضِیْ مَا ھُوَ کَآئِنٌ یعنی حکم کرتا ہون مین جو کچھ ہونے والا ہی اور ابن عباس نے کہا کہ ح سے مراد حلم اللہ تعالیٰ کا ہی اور میم سے مجد اوسکا یعنی بزرگی اور عین سے علم اوسکا اور سین سے سنا یعنی نور اوسکا اور قاف سے قدرت اوسکی قسم کھائی ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی ان صفتون کی اور کہا شہر بن حوشب نے اور عطا بن رباح نے کہ ح سے مراد ہی کہ قریش مین حرب ہوگی کہ عزیز کریگا اللہ اوسمین ذلیل کو اور ذلیل کریگا عزیز کو اور میم سے مراد ہی ملک یعنی جنگ بادشاہت کہ پھریگی ایک قوم سے طرف دوسری قوم کے اور عین سے مراد ہی عدو واسطے قریش کے کہ قصد اونکے برباد کرنے کا کریگا اور سین سے مراد سنا یعنی نور ہی کہ ہوگا مومنین قریش مین اور قاف سے قدرت اسکی کہ نافذ ہی اوسکی خلق مین اسی طرح یعنی مثل اس وحی کے یا مثل اس کتاب کے وحی بھیجتا ہی طرف تیرے اور طرف رسولون کے کہ پہلے تجھسے تھے اللہ یعنی جن معانی کو کہ متضمن ہی یہ سورت تحقیق وحی بھیجی اللہ نے طرف تیرے مثل اونکے اور سورتون مین سوائے اسکے اور وحی بھیجا اونکو طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجھسے تھے یعنی طرف رسولون اپنے کے اور معنی یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ نے مکرر لایا ہی یہ معانی قرآن مین اور تمام آسمانی کتابون مین اسلیے کہ اسمین تنبیہ بلیغ ہی اور لطف عظیم ہی واسطے بندون اوسکے کے اولین آخرین سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ نہین ہی کوئی نبی صاحب کتاب مگر کہ وحی بھیجی گئی ہی اوسکی طرف حٰمٓ عٓسٓقٓ اور عزیز کے معنی ہین غالب ساتھ قہر اپنے کے اور حکیم یعنی فعل و قول اوسکے خالی حکمت سے نہین ✣ ملا معا ✣ تاویل مقطعات کی مکرر گذری ہی اور جو کچھ کہ مختص ساتھ اس جگہ کے ہی یہ ہی کہ ہر حرف اشارہ ہی ایک ایک فتنے کی طرف جیسے کہ ح اشارہ ہی حرب کی طرف اور میم مہلکہ کی طرف اور عین عذاب کی طرف اور سین مسخ کی طرف اور قاف قذف کی طرف اور بقول بعضے ہر حرف اشارہ ہی ایک اسم کی طرف اسمائے الٰہی سے اور بقول بعضے ہر حرف اشارہ ہی طرف عطائے حق کے رسول علیہ السلام پر جیسے کہ ح سے حوض کوثر اور میم سے ملک ممدود کہ مشرق سے مغرب تک اونکی امت کے تصرف مین آویگا اور عین سے عزت وجود اونکے کی کہ عزیز ترین اشیا کا ہی نزدیک اللہ تعالیٰ کی

[illegible]

اور سین سے سنا ہے مشہود اونکا کہ مرتبہ کسیکا اونکے مرتبے کو نہ پہونچیگا اور قاف سے مقام محمود کہ سوا اونکے کسیکو نہین ملیگا اور بعضو نے
یہ حروف قسم کے ہین + بحر

لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

اوسیکا ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہی سب سے اوپر بڑا + موضح

اوسی کے لیے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہی اور وہ بلند مرتبہ ہی بزرگ + تفسیر یعنی سب کچھ اوسی کے ملک
اور تصرف اور بادشاہت مین ہی اور بلند ہی شان اوسکی اور بزرگ ہی برہان یعنی دلیل اوسکی + مدارک

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
قریب ہی کہ آسمان پھٹ پڑین اوپر سے اور فرشتے پاکی بولتے ہین خوبیان اپنے رب کی اور گناہ بخشواتے ہین
لِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○
زمین والون کے سنتا ہی وہی ہی معاف کرنیوالا مہربان + موضح

نزدیک ہی کہ آسمان پھٹ جاوین اپنے اوپر کی جانب سے یعنی ہیبت الٰہی سے واللہ اعلم اور فرشتے تسبیح کہتے ہین ہمراہ حمد پروردگار
اپنے کے اور بخشش مانگتے ہین اون لوگون کے لیے کہ زمین مین ہین آگاہ ہو تحقیق خدا وہی بخشنے والا مہربان + تفسیر آسمان
پھٹ پڑین رب کی عظمت کے زور سے یا فرشتون کی کثرت ذکر کی تاثیر ہوا اور بہت بڑے حضرت نے فرمایا آسمان مین چار انگشت جاگہ نہین جہان
کوئی فرشتہ سر نہین رکھ رہا سجدے مین + موضح یعنی نزدیک ہی کہ آسمان پھٹ جاوین الخ بسبب بلندی شان اللہ تعالی کے اور عظمت
اوسکی کے دلالت کرتا ہی اوپر جیسے آنکے کے بسبب بلندی شان اور عظمت اوسکی کے آنا اسکا بعد قول اوسکے کے العلی العظیم اور بعضون
نے کہا کہ پھٹ جاوین بسبب پکارنے اونکے کے اللہ تعالی کے لیے اولاد جیسے فرمایا اللہ تعالی نے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ○
لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ○ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ○ اَنْ
دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ○ یعنی اور لوگ کہتے رحمن رکھتا ہی اولاد تم آگئے ہو بھاری چیز مین یعنی بھاری گناہ ابھی آسمان پھٹ پڑین
اس بات سے اور ٹکڑے ہو زمین اور گر پڑین پہاڑ ڈہکر اسپر کہ پکارتے ہین رحمن کے نام پر اولاد + موضح اور معنی من فوقہن کے یہ ہوئے
کہ شروع ہو پہلے پھٹنا اونکے اوپر کی جانب سے اور قیاس یہ چاہتا ہی کہ کہا جاوے کہ پھٹ جاوین اپنے نیچے سے اوس جانب سے کہ جدھر سے آوے
کلمہ کفر کا اسلیے کہ وہ کلمہ آیا ہی اون لوگون سے کہ نیچے آسمان کے ہین ولیکن مبالغہ کیا گیا اسمین پس گردانا گیا کلمہ مذکورہ تاثیر کرنے والا بیچ جانب
اوپر کے گویا کہ کہا گیا قریب ہین وہ آسمان کہ پھٹ جاوین اوس جہت سے کہ اوپر اونکے ہی چھوڑ اوس جہت کو کہ نیچے اونکے ہی اور بعضون نے
کہا کہ معنی من فوقہن کے یہ ہین کہ پھٹ جاوین آسمان زمینون کے اوپر سے اور بعضون نے کہا کہ پھٹ جاوین آسمان بسبب کثرت ملائکہ کے
کہ آسمان پر ہین فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے چرچر بولتا ہی آسمان چرچر بولنا اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچر بولے نہین ہی آسمان مین
جگہہ ایک قدم کی مگر کہ اوسپر فرشتہ ہی کھڑا یا رکوع کرتا یا سجدہ کرتا اور فرشتے تسبیح کرتے ہین الخ یعنی از راہ عاجزی اور فروتنی کے بسبب
اسکے کہ دیکھتے ہین عظمت اوسکی اور بخشش مانگتے ہین الخ یعنی مومن زمین والون کے لیے جیسے کہ فرمایا سورہ مومن مین وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور بخشش مانگنی اونکے لیے اسلیے ہو کہ ڈرتے ہین کہ ایسا نہو اونپر شان قہاری کا ظہور ہووے یا معنی یہ ہین کہ توحید بیان
کرتے ہین ملائکہ اللہ تعالی کی اور پاکی بیان کرتے ہین اوسکی اون صفتون سے کہ نہین روا ہین اوسکے لیے اور جاہل نسبت کرتے ہین اوسکو
طرف اوسکے درحالیکہ حمد کرنے والے ہین اوسکے لیے اوپر الطاف اوسکے کے کہ چھاپ رہے ہین اونپر او تعجب کرتے ہین اوس سے کہ دیکھتے ہین

لوگون کو کہ مستحق عظمت الٰہی کے ہوتے ہین اور بخشش مانگتے ہین واسطے مومنین اہل زمین کے کہ جو بیزار ہوئے کلمہ کفر مذکورہ سے یا طلب کے دین اپنے رب سے یہ کہ حکم کرے زمین والون سے اور نہ جلدی عذاب کرے اونپر **تنبیہ** افسوس ہی کہ آسمان کا مارے عظمت الٰہی کے یہ حال ہو اور ملائکہ ایسے لرزان ترسان شان کبریائی سے ہوکر تسبیح و تحمید مین پروردگار کی اور ہمسے تباہ کارون کے استغفار ذنوب کے لیے مشغول ہون اور ہم ایسے غافل کہ نہ اوسکی طاعت کا دھیان ہی اور نہ معصیت سے بچنے کا خیال یہ مقام بڑے ہی غور و سوچ کا ہی کہ آسمان لایعقل کا وہ حال اور فرشتون بے نفس کا وہ حال اور ہم ذی عقل و ذی شعور و ذی تکلیف کا یہ حال بڑا ہی مقام حسرت و ندامت کا ہی لیکن کچھ دھیان نہین ہان البتہ جسکو اللہ تعالیٰ علم و سمجھ و توفیق دیتا ہی اونکو ودھر کی دھن لگاتا ہی اور اونکو ہر چیز کے سوچنے مین فائدہ ہوتا ہی چنانچہ جمہور علما سے منقول ہی کہ فکر پانچ وجہ پر ہی ایک تو فکر اللہ تعالیٰ کی آیتون مین یعنی اوسکی قدرت کی نشانیون مین مانند آسمان اور زمین اور شجر و حجر وغیرہ کے یا آیات قرآنی مین پس اوس فکر سے پیدا ہوتی ہی توحید و یقین اور دوسری فکر اللہ تعالیٰ کی نعمتون مین اوس سے پیدا ہوتی ہی محبت اور شکر اور تیسری فکر کرنی اللہ تعالیٰ کے وعدے مین کہ پیدا ہوتی ہی اوس سے رغبت یعنی طاعات کی اور چوتھی فکر کرنی اللہ تعالیٰ کے وعید مین کہ پیدا ہوتا ہی اوس سے خوف الٰہی اور پانچوین فکر کرنی بیچ قصور کرنے نفس کے اللہ تعالیٰ کی طاعت سے باوجود پائے جانے احسان اللہ تعالیٰ کے پیدا ہوتی ہی اوس سے حیا انتہی پس عاقل کو چاہیے کہ ان مضامین مین غور کرکر عظمت الٰہی دل مین جماوے اور علامتین یقین کی اپنے مین پیدا کرے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ پانچ چیزین علامت یقین سے ہین اول تو یہ کہ نہ بیٹھے مگر اوسکے پاس کہ سنوارے ساتھ اوسکے دین اور غالب ہو فرج و زبان پر اور جب پوہنچے اوسکو کوئی چیز بڑی دنیا سے جانے اوسکو وبال اور جب پوہنچے اوسکو کوئی چیز قلیل دنیا سے تو غنیمت جانے اوسکو اور نہ بھرے پیٹ اپنا حلال سے بخوف پڑنے کے حرام مین اور دیکھے لوگون کو کہ نجات پائی اور دیکھے اپنے نفس کو کہ ہلاک ہوا انتہی **منبہات**

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ○

اور جنھون نے پکڑے ہین اوسکے سوا رفیق اللہ کو وہ یاد ہین اور تجپر نہین اونکا ذمہ **مو**

اور اون لوگون نے کہ دوست پکڑے سوا خدا کے یعنی اوسکے لیے شریک مقرر کیے اللہ نگہبان ہی اونپر یعنی نگہبان ہی اونکے احوال و اعمال کا اوس سے کوئی چیز بھاگ نہین سکتی پس جزا دیگا اونکو اونپر اور نہین ہی تو اے محمد اونپر داروغہ یعنی داروغہ نہین اور نہ سپرد ہی طرف تیرے امر اونکا نہین ہی تو مگر ڈرانیوالا

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ

اور اسی طرح اوتارا ہمنے تجپر قرآن عربی زبان کا کہ تو ڈرسناوے بڑے گانون کو اور اوسکے آس پاس والون کو اور خبر سناوے جمع ہونے کے دن کی

لَا رَيْبَ فِيهِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ○

اوسمین دھوکا نہین ایک فرقہ بہشت مین اور ایک فرقہ آگ مین **مو**

اور اسی طرح وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن عربی تو کہ ڈراوے تو اہل مکہ کو اور اونکو کہ گرد اگرد اوسکے ہین اور ڈراوے تو روز قیامت سے کچھ شبہ نہین اوسمین ایک جماعت بہشت مین ہوگی اور ایک جماعت دوزخ مین **تفسیر** اور اسی طرح الخ یہ اشارہ ہی طرف معنی آیت کے کہ جو پہلے اسکے گذری کہ اللہ نگہبان ہی اونپر نہ تو بلکہ تو ڈرانے والا ہی اسلیے کہ یہ معنی مکرر لایا ہی اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مین اور ام القریٰ مکے کو کہتے ہین اسلیے کہ زمین پھیلائی گئی ہی اوسکے نیچے سے اور اسلیے کہ وہ اشرف ہی سب جگہون مین اور مراد اہل ام القریٰ ہین اور اونکو کہ گرد اونکے ہین یعنی اور عرب اور یوم الجمع روز قیامت کو اسلیے فرمایا کہ تمام خلائق جمع کیجاویگی اوسمین ایک جماعت بہشت مین الخ یعنی بعضے اونمین سے ایک فریق ہوگا اور دوسرے مضمون مین سے ایک فریق کہا عبداللہ بن عمرو نے کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ اونکے دست مبارک مین

دو کتابین تھین پس فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہین یہ دونون کتابین کہا ہمنے نہین ای رسول خدا کے لیکن یہ کہ خبر دو ہمکو پس فرمایا واسطے
اوس کتاب کے کہ اونکے دہنے ہاتھ مین تھی یہ ہی کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے اسمین ہین نام بہشتیون اور نام باپون اونکے کے اور
قوم اونکی کے پھر جمع کر دیا گیا ہی آخر اونکے پر یعنی بطور جمع بندی کے پس نہ زیادہ کیے جاوینگے بیچ اونکے اور نہ کم کیے جاوینگے اون سے
کبھی پھر فرمایا واسطے اوس کتاب کے کہ اونکے بائین ہاتھ مین تھی یہ ہی کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے اسمین ہین نام دوزخیون کے اور
نام باپون اونکے کے اور قومون اونکی کے پھر جمع کیا گیا اونکے آخر پر پس نہ زیادہ کیے جاوینگے اونمین اور نہ کم کیے جاوینگے اون مین سے کبھی پس کہا
اونکے صحابیون نے پس کس واسطے ہی عمل کرنا ای رسول خدا کے اگر ہی امر کہ تحقیق فراغت کی گئی اوس سے پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنی عمل اپنے ساتھ
طریق حق کے اور نزدیکی ڈھونڈھو یعنی خدا سے پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہی واسطے اوسکے ساتھ کام بہشتیون کے اگرچہ کام کرے کسی طرح کے
یعنی نیک ہو عمر مین یا بد مدت عمر مین اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہی واسطے اوسکے ساتھ کام دوزخیون کے اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر
اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونون ہاتون اپنے کے پس رکھ دیا اون کتابون کو پھر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمہارا بندون
سے یعنی حکم کر چکا فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ یعنی ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین **ملا در منثور**

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُم
اور اگر چاہتا اللہ تو سب لوگونکو کرتا ایک ہی فرقہ پر وہ داخل کرتا ہی جسکو چاہے اپنی مہر مین اور گنہگار جو ہین اونکا
مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝
کوئی نہین رفیق نہ مددگار **معا**

اور اگر چاہتا خدا کرتا اونکو ایک جماعت یعنی مومن سب کو و لیکن داخل کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنی رحمت مین یعنی بزرگی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی
ساتھ اسلام کے اور ظالم یعنی کافر نہین ہی اونکے لیے کوئی کارساز یعنی شفاعت کرنے والا اور نہ مدد کرنے والا یعنی عذاب دفع کرنیوالا
تنبیہ اس آیت سے اور اوپر کی آیت سے معلوم ہوا کہ جنتی اور دوزخی اور کافر اور مسلمان ہونا سب اللہ ہی کی تقدیر و مشیت سے ہی
اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر مین لکھتے ہین يَهْدِي مَن يَشَاءُ فَضْلًا مِّنْهُ وَيُضِلُّ مَن يَشَاءُ
عَدْلًا مِّنْهُ وَإِضْلَالُهُ خِذْلَانُهُ وَتَفْسِيرُ الْخِذْلَانِ أَنْ لَا يُوَفِّقَ الْعَبْدَ عَلَى مَا يَرْضَاهُ عَنْهُ وَهُوَ عَدْلٌ
مِّنْهُ وَكَذَا عُقُوبَةُ الْمَخْذُولِ عَلَى الْمَعْصِيَةِ یعنی اور اللہ تعالی راہ بتلاتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے فضل سے اور گمراہ کرتا ہی جسکو
چاہتا ہی اپنے انصاف سے اور گمراہ کرنا اللہ کا کیا ہی خذلان اوسکا اور معنی خذلان کے توفیق نہ دینا اللہ کا بندے کو اوس خیر پر کہ جس سے راضی ہی
اور یہ انصاف ہی اوسکا اور ایسے ہی عذاب کرنا توفیق نہ دیے ہوے کا گناہ پر **ف** انصاف ہی ظلم نہین ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف
کرنا اور اللہ اپنے ملک مین تصرف کرتا ہی نہ غیر کے اور ایسا ہی امام صاحب نے اپنی وصیتون مین لکھا ہی نُقِرُّ بِأَنَّ الْأَعْمَالَ ثَلَاثَةٌ فَرِيضَةٌ
وَفَضِيلَةٌ وَمَعْصِيَةٌ الخ کہ ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ اقرار کرتے ہین ہم اس بات کا کہ بندون کے کام تین طرح کے ہوتے ہین ایک فرض جسکا کرنا
ضرور ہی دوسرے فضیلت یعنی محض ثواب کے کام کہ جسکے نکرنے مین عذاب یقینی نہین تیسرے برے کام یعنی جسکے کرنے مین یقینا عذاب ہی
سو فرض تو ہوتا ہی خدا کے امر سے اور مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر اور ارادہ اور توفیق اور پیدا کرنے اور حکم کرنے اور علم
اور اوسکے لکھنے سے لوح محفوظ مین اور فضیلت کے کام خدا کے امر سے نہین پر اوسکی مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر
اور توفیق دینے اور پیدا کرنے اور ارادہ اور حکم اور علم اور لکھنے سے لوح محفوظ مین ہین اور گناہ کے کام خدا کے امر سے نہین پر اوسکی مشیت سے ہین
محبت سے نہین قضا سے ہین رضا سے نہین تقدیر سے ہین توفیق سے نہین خذلان سے ہین یعنی ترک توفیق سے اور اوسپر [illegible]

خدا جانتا ہی اور اوسکی لوح محفوظ مین لکھا ہی انتہی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی مالابد مین لکھتے ہین کہ تمام ممکنات کیا جوہر اور کیا عرض اور کیا افعال
اختیاریہ بندون کے تمام پیدا کیے ہوے اللہ تعالی کے ہین اسباب [illegible] کو [illegible] فعل اپنے کا کیا ہی کہ اوسنے فعل اسکا چھپا ہوا ہی بلکہ دلیل
اپنے فعل کے ثابت ہونے پر کیا ہی جیسے کہ عقلا حرکت جمادات کو جیسے ہلانے والے کی طرف سراغ لیجاتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ حرکت لائق حال اس
جماد کے نہین بلکہ اسکے لیے کوئی اور فاعل ہی سوا اسکے اسی طرح وہ عقلا کہ بصیرت اونکی ساتھ سرمہ شریعت کے سرمگین ہوئی ہی جانتے ہین کہ
ممکن اپنے مثل کو خواہ کوئی فعل ہو خواہ افعال سے یا عرض ہو یا امر سے پیدا نہین کر سکتا ہان اسقدر فرق بیچ افعال اختیاریہ بندون کے اور حرکت
جمادات کی متحقق ہی اور ایمان لانا اوسپر واجب ہی کہ حق تعالی نے بندون کو صورت قدرت اور ارادے کی دی ہی اور عادت اللہ تعالی کی جاری ہی
کہ جب بندہ قصد ایک کام کا کرتا ہی تو حق تعالی اوس فعل کو پیدا کر دیتا ہی یعنی بعد ارادے اوسکے کے اور وجود مین لاتا ہی اور بسبب اسی ارادے
اور قدرت کے بندے کو کاسب یعنی کام کرنے والا کہتے ہین اور مدح اور ذم اور ثواب و عذاب اوسپر مرتب ہی اور انکار فرق کا درمیان حرکت جماد
اور حرکت حیوان کے کفر اور برا اسلیے ہی کہ انکار قدرت الہی کا ہی کہ حیوان مین رکھی ہی خلاف شرع اور خلاف بداہت عقل کے اور غیر خدا کو خالق کسی
چیز کا چیزون مین سے جاننا بھی کفر ہی خلق عبارت ہی پیدا کرنے ماہیتون اور حقائق اشیا کے سے اور کسب عبارت ہی اونکے لانے سے وجود مین
ساتھ اختیار اور قدرت فی الجملہ کہ حق تعالی نے بندون کو دی ہی اور اسی لیے پیدا کرنا قبیح کا قبیح نہین ہی بلکہ حسن ہی اسلیے کہ خوبی اور
بھلائی ایک چیز حسن کی اوسکی ضد سے کہ قبیح ہی معلوم ہوتی ہی پس اگر بدی نہوتی تو خوبی نیکی کی معلوم نہوتی ہان کسب قبیح کا قبیح ہوگا کما
لا یخفی اسی لیے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے قدریہ کو مجوسی اپنی امت کا کہا ہی انتہی اور شرح فقہ اکبر مین ملا علی قاری نے اور
شرح مسلم الثبوت مین مولانا عبد العلی نے جو کچھ لکھا ہی اوسکا خلاصہ یہ ہی کہ تمام افعال بندون کے قسم حرکت و سکون سے یعنی جیسے [illegible] ہون
کفر اور ایمان اور اطاعت اور عصیان سے کسب بندون کے نہین حقیقۃ یعنی بطریق مجاز کے نسبت کرتے ہین اور نہ بطریق اکراہ اور غلبہ کے
ہین بلکہ اختیار اونکا اور اونکے فعل مین بحسب اختلاف ہوا اونکی کے اور میل نفسون اونکے کے ہی پس نفسون کے لیے بھلے کام کرنے مین فائدہ ہی
اور برے کام کرنے مین ضرر ہی جیسا کہ کہتے ہین معتزلہ کہ بندہ پیدا کرنے والا افعال اختیاریہ کا ہی قسم مارنے اور برا کہنے وغیرہ کے اور نہ
جیسا کہ کہتے ہین جبریہ کہ جو قائل ہین نفی کسب اور اختیار کے بالکل پس بیچ قول اللہ تعالی کے ایاک نعبد و ایاک نستعین رد ہی دونو
جماعتون کا اس قضیے مین اور حاصل یہ کہ فرق درمیان کسب اور خلق کے یہ ہی کہ کسب ایک امر ہی کہ نہین مستقل ہی ساتھ اوسکے کاسب اور خلق
ایک امر ہی کہ مستقل ہی ساتھ اوسکے خالق اور بعضون نے کہا کہ جو کچھ کہ واقع ہو ساتھ آلہ کے پس وہ کسب ہی اور جو کچھ کہ واقع ہو بدون آلہ کے
پس وہ خلق ہی پھر جو کچھ کہ پیدا کرے اللہ سبحانہ تعالی بغیر اثر اسکے کہ قدرت اللہ تعالی کی ساتھ قدرت بندے کے اور ارادے اوسکے کے ہوگی
وہ صفت اوسکی اور نہین ہوگا فعل اوسکا مانند حرکت رعشے والے کی اور جس چیز کو کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے نزدیک پیدا کرنے قدرت اور اختیار
بندے کے پس وصف کیا جاویگا بندہ ساتھ اوسکے اور ہوگی صفت اور فعل اور کسب بندے کا مانند حرکتون اختیاریہ کے پھر پیدا ہوئی چیزین مانند
الم کے مضروب مین اور ٹوٹنے کے شیشے مین ساتھ پیدا کرنے اللہ تعالی کے ہی اور نزدیک معتزلہ کے ساتھ پیدا کرنے بندے کے اور اللہ تعالی خالق
اوسکا ہی یعنی پیدا کرنے والا افعال بندون کا موافق ارادہ اونکے کے بموجب قول اللہ تعالی کے اللہ خالق کل شیء یعنی اللہ پیدا کرنے والا ہر
کا ہی یعنی ممکن کا اور فعل بندے کا بھی ایک چیز ہی پھر جاننا چاہیے کہ طاعت بحسب طاقت کے ہی فرمایا اللہ تعالی نے لا یکلف اللہ نفسا
الا وسعہا یعنی تکلیف نہین دیتا اللہ کسی نفس کو مگر بقدر قدرت اوسکی کے اور قدرت بندے کی جس سے ہوتا ہی اہل واسطے تکلیف کے
وہ سلامتی آلات کی ہی قسم حواس اور اعضا سے کہ جنسے ادا کرتا ہی اوس چیز کو کہ واجب ہی بندے پر قسم معرفت اور عبادت سے پس اسی لیے
نہین تکلیف ہی واسطے لڑکے اور مجنون کے ساتھ ایمان کے اور نہین تکلیف ہی واسطے گونگے کے ساتھ اقرار کرنے کے زبان سے اور نہ واسطے مریض عاجز کے

گمراہ ہونے سے مقام خیر مین یعنی نماز وغیرہ مین جیسے کہ ثابت ہوئی ہی یہ بات دلیل و برہان سے پس تھا ابوجہل غیر مسلوب العقل پس نہین ہو سکتا تھا
اوسکو یہ کہ کہے نہین قدرت رکھتا مین تصدیق و اقرار کرنے کی اور ایسے ہی مومن صحیح سالم تارک صلوٰۃ و زکوٰۃ کو مثلاً نہین لائق ہی کہ کہے نہین قدرت
رکھتا مین نماز پڑھنے کی پس حاصل یہ کہ استطاعت ایک صفت ہی کہ پیدا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ نزدیک کرنے فعل کے بعد سلامتی اسباب و آلات کے
پس اگر قصد کیا بندے نے کرنے خیر کا پیدا کر دیتا ہی اللہ تعالیٰ قدرت فعل خیر کی اور اگر قصد کیا شر کے کرنے کا پیدا کر دیتا ہی اللہ قدرت
کرنے شر کی پس ہوتا ہی بندہ آپ ہی ضائع کرنے والا قدرت فعل خیر کی پس مستحق ہوتا ہی ذم و عقاب کا اور اسی لیے مذمت کی اللہ تعالیٰ نے
کافرون کی ساتھ اس طرح کے کہ هُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ یعنی وہ نہین طاقت رکھتے ہین سمع کی یعنی نہین قصد کرتے ہین سننے کلام
رسول کے بطریق تامل کے واسطے طلب کرنے حق کے تو کہ جانین حق کو بلکہ سنتے ہین بطریق انکار کے اور تحقیق مذمت کی اونکی اللہ تعالیٰ نے
بسبب نہ تامل کرنے اونکے کے باوجود سلامتی اسباب کے اس آیت مین وَلَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا آخر آیت تک یعنی کفار
کے لیے دل ہین کہ نہین سمجھتے ساتھ اونکے پس کافر ہوا جو کوئی کہ کافر ہوا ساتھ فعل اپنے کے یعنی ساتھ اختیار اور انکار اور جحود اپنے کے
بسبب خذلان اللہ تعالیٰ کے یعنی بسبب ترک کرنے مدد اوسکی کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا
وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ یعنی بلا شبہہ اللہ نہین ظلم کرتا لوگون پر کچھ ولیکن وہ اپنے نفسون پر ظلم کرتے ہین اور ایمان لایا
جو کوئی کہ ایمان لایا ساتھ فعل اپنے کے یعنی ساتھ اختیار اور اذعان اور اقرار اور تصدیق اپنے کے بسبب توفیق دینے اللہ تعالیٰ کے اوسکو
بمقتضاے فضل اپنے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝
یعنی بلا شبہہ اللہ البتہ صاحب فضل کا ہی لوگون پر ولیکن اکثر آدمی نہین شکر کرتے اور کچھ شک نہین اسمین اسلیے کہ انسان کے لیے ارادے
اور توفیقین ہین کہ بسبب اونکے تمام ہوتا ہی اوسکے لیے حاصل ہونا مناسب چیزون کا اور اجتناب منہیات کا مگر یہ کہ ارادے اور توفیقین منسوب
ہوتی ہین طرف اللہ تعالیٰ کے پس گویا کہ نہین اختیار ہی بندے کو اور فرق کر گیا گیا درمیان دونون کے یہ ہی کہ رعشے مین ناقص ہی واسطہ ارادے کے
کہ وہ خواہش ہی اور بیچ حرکت اختیاریہ کے زیادہ ہو گیا واسطہ پس سمجھ ان حقائق اور اشارون کو اور مدد چاہ ساتھ اونکے بیچ تمام اون چیزون کے
کہ کان مین پڑین تیرے اسلیے کہ واجب ہونا فعل بندے کا بہ اختیار اوسکے نہین واجب کرتا ہی اضطرار کو واسطے ضرورت فرق کے درمیان حرکت
اختیار اور حرکت رعشے کے اسلیے کہ ہلانے والا یعنی ہاتھ وغیرہ کا کہ ہلاتا ہی ساتھ اختیار اور ارادے کے بسبب سلامتی حواس اور اعضا کے
اور جسکے ہلتے ہین اعضا بسبب مرض رعشے کے نہین شک ہی اسمین کہ حرکت پہلی غیر ہی حرکت دوسری کی اور فرق درمیان ان دونون کے
بدیہی ہی اور خلاصہ کلام جو اشارہ کیا ہی طرف اوسکے حجۃ الاسلام وغیرہ علماے نامدار نے وہ یہ ہی کہ جب باطل ہوا جبر محض بسبب ضرورت مذکورہ کے
اور ہونا بندے کا خالق اپنے افعال کا ساتھ دلیل کے واجب ہوئی میانہ روی اعتقاد مین اور وہ یہ ہی کہ افعال اندازہ کیے گئے ہین ساتھ
قدرت اللہ تعالیٰ کے ازروے اختراع کے اور ساتھ قدرت بندے کے اور وجہ پر تعلق سے کہ تعبیر کیا جاتا ہی اوس سے ساتھ اکتساب کے اور نہین ہی
ضرورت تعلق قدرت کے سے ساتھ مقدور کے یہ کہ ہو بطور اختراع کے اسواسطے کہ قدرت اللہ تعالیٰ کی ازل مین متعلق ہی ساتھ عالم کے بغیر
اختراع کے پھر متعلق ہوتی ہی ساتھ اوسکے نزدیک اختراع کے اور وجہ کر تعلق سے پس حرکت بندے کی باعتبار نسبت کرنے اوسکے کے
طرف قدرت اوسکے کے کسب کہلاتی ہی اور باعتبار نسبت کرنے اوسکے کے طرف قدرت اللہ تعالیٰ کی خلق کہلاتی ہی پس وہ خلق یعنی پیدایش
ہی رب کی اور وصف ہی بندے کی اور کسب ہی بندے کی اور قدرت خلق رب کی اور وصف بندے کی کسب ہی بندے کے لیے اور اسمین بہت
دلیلین عقلیہ اور نقلیہ اور سمعیہ ہین کہ نہین گنجایش رکھتا لکھنا اونکا اس مقام مین اسلیے کہ وہ مقتضی ہی طوالت کو انتہی اور مجالس الابرار مین
لکھا ہی کہ ایمان لانا تقدیر پر واجب ہی اور مراد تقدیر پر ایمان لانے سے یہ ہی کہ جانے جو کچھ عالم مین ہوتا ہی خیر اور شر اور نفع اور ضرر اور اسلام اور کفر

اور طاعت و عصیان اور نفع و نقصان اور ٹوٹنا اور جوڑنا اور خطرے اور حرکات و سکنات سب کچھ اللہ ہی کی قضا و قدر سے ہوتا ہی
کہا امام فخر الدین رازی نے سورۂ یوسف کی تفسیر میں کہ جاننا چاہیے کہ انسان حکم کیا گیا ہی ساتھ اسکے کہ رعایت کرے اسباب کی اس عالم
مین اور حکم کیا گیا ہی غالباً ساتھ اسکے کہ پرہیز کرے اشیاے مہلکہ اور غذاؤن مضرہ سے یا مین نہج کہ سعی کرے بیچ حاصل کرنے منافع اور
دفع کرنے مضرتون کے بقدر امکان کے پھر باوجود اسکے لائق ہی انسان کو یہ کہ ہو یقین کرنے والا اسکا کہ نہین پہونچتا طرف اوسکے مگر جو کچھ
کہ مقدر کیا ہی اللہ نے اوسکے لیے اور نہین حاصل ہوتا اوسکے لیے مگر جو کچھ کہ ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکے لیے پس قول یعقوب نبی علیہ السلام
کا اپنے بیٹون کے لیے لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ اشارہ ہی طرف رعایت اسباب
کے کہ معتبر ہی اس عالم مین اور قول اوسکا وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ اشارہ ہی طرف توحید محض کے اور نہ التفات کرنے کے
طرف اسباب کے اور ذکر کیا امام غزالی نے ایک سوال اور وہ یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہمکو یہ کہ عمل کرین ہم اوسکے لیے والا ہم مذمت کیے جاوینگے
اور عذاب کیے جاوینگے عصیان پر باوجودیکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہی اور نہین ہی طرف ہمارے کچھ پس کیونکر مذمت کیے جاوین
ہم اور کیونکر عذاب کیے جاوین پھر جواب دیا ہی اس طرح کہ یہ وعید اللہ تعالیٰ کی طرف سے سبب ہی واسطے حاصل ہونے اعتقاد کے ہم مین اور
حصول اعتقاد سبب ہی واسطے پیدا ہونے خوف کے اور پیدا ہونا خوف کا سبب ہی ترک شہوات کا اور ترک شہوات سبب ہی واسطے
پہونچنے کے اللہ تعالیٰ کی پناہ مین اور اللہ سبحانہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہی اور مرتب الاسباب پس جسکے لیے سبقت لے گئی ہی سعادت
ازل مین میسر ہوتے ہین اوسکے لیے یہ اسباب یہان تک کہ کھینچ لیجاتا ہی اوسکو سلسلہ اسباب کا طرف خیر کے اور جسکے لیے نہین سبقت
کی ہوتی ہی سعادت نے ہوتا ہی وہ دور سننے کلام خدا اور کلام رسول اور کلام علماء کے سے اور جب کہ نہین سنتا ہی نہین جانتا اور جب کہ نہین جانتا
نہین ڈرتا اور جب کہ نہین ڈرتا نہین چھوڑتا رغبت کرنی طرف دنیا کے اور شہوات اوسکی سے اور جب کہ نہین چھوڑتا رغبت دنیا کی
اور شہوات اوسکے ہوتا ہی شیطان کی جماعت مین سے وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۔ تمام ہوا کلام صاحب المجالس کا اور ذہبی
اور سید اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہی کہ ایمان تقدیر پر لانا فرض و لازم ہی یعنی اعتقاد کرے کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا بندون کے
اعمال کا ہی خواہ نیک ہون خواہ بد لکھے ہین لوح محفوظ مین پہلے انکے پیدا کرنے کے سب کچھ اوسی کے حکم و ارادے سے ہوتا ہی لیکن ایمان و طاعت سے
راضی ہی اور کفر و گناہ سے ناخوش اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تقدیر ایک بھید ہی اللہ کے بھیدون مین سے نہین مطلع کیا اوسپر کسی ملک
مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہین جائز ہی خوض و بحث کرنا اوسمین بطریق عقل کے انتہی ۔ بلکہ واجب ہی یہ کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالیٰ نے
پیدا کی مخلوق اونکو دو فریق پیدا کیے ایک فریق جنت کے لیے اپنے فضل سے اور ایک فریق دوزخ کے لیے از راہ عدل کے ایک شخص نے
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ خبر دو مجکو قدر سے اونھون نے فرمایا کہ ہی دور دراز راہ ہی نہ چلو اوسمین پھر اوسنے یہی سوال کیا فرمایا
گہرا دریا ہی مت داخل ہو اوسمین پھر یہی پوچھا فرمایا یہ بھید ہی اللہ کا پوشیدہ ہی تجہپر نہ تفتیش کر اوسکی انتہی ۔ روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا حضرت
بیان کی ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہین سچے کیے گئے تحقیق پیدائش ایک تمہارے کی یہ ہی کہ جمع کیا جاتا ہی اپنی ماں کے
پیٹ مین چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفے کے ہوتا ہی لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہی حرارت سے پھر ہوتا ہی خون جما ہوا مانند اسی کے یعنی
چالیس دن تک پھر ہوتا ہی ٹکڑا گوشت کا مانند اسی کے یعنی چالیس دن تک پھر بھیجتا ہی اللہ تعالیٰ طرف اوسکے فرشتے کو ساتھ چار باتون کے
یعنی بعد ہڈی و گوشت و پوست درست ہونے کے پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اوسکا اور موت اوسکی اور روزی اوسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت
ہونا اوسکا پھر پھونکی جاتی ہی اوسمین روح پس قسم ہی اوس ذات کی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام اہل
بہشت کے یہان تک کہ نہین ہوتا درمیان اوس شخص کے اور درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہی پس غلبہ کرتی ہی اوسپر نوشتہ اوسکی

موجود مین پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ غور کرے انکے مضمونون مین اور قائل اور راضی تقدیر پر رہے اور امر و نہی سے غافل نرہے کیونکہ
اور معلوم ہی نہو سکا کہ یہ علامتین سعادت و شقاوت کی ہین اور کچھ چون و چرا نکرے اور پاک پروردگار سے یہ دعا کرتا رہے یا مقلب القلوب ثبت
قلبی علی دینک یعنی اے پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر چنانچہ آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے

اَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۟

کیا انھون نے پکڑے ہین اوس سے ورے کام بنانے والے سو اللہ جو ہی وہی ہی کام بنانے والا اور وہی جلاتا ہی مردے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ۔ مع

کیا دوست پکڑے ہین کافرون نے سوائے خدا کے پس خدا ہی ہی کارساز اور وہی زندہ کرتا ہی مُردون کو اور وہ ہر چیز پر توانا ہی ۔ تفسیر
خدا وہی ہی کارساز کہا ابن عباسؓ نے کارساز تیرا اے محمد اور کارساز اونکا کہ پیروی کی تیری اور وہ ہر چیز پر توانا ہی پس وہی لائق ہی اسکے کہ
پکڑا جاوے کارساز نہ وہ کہ قادر نہو کسی چیز پر ۔ مدنی معا ۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۟

اور جس بات مین جھگڑے ہو تم لوگ کوئی چیز ہو اوسکی چکوتی ہی اللہ پر حوالہ وہ اللہ ہی رب میرا اوسی پر مجکو بھروسا اور اوسی کی طرف میری رجوع ۔ مق

اور جو کچھ کہ اختلاف کیا تمنے اوسمین اور جو کچھ ہو پس فیصل کرنا اوسکا حوالے خدا کے ہی یہ ہی خدا پروردگار میرا اوسپر توکل کیا مینے اور
اوسی کی طرف رجوع کرتا ہون مین ۔ تفسیر جو کچھ کہ اختلاف کیا تمنے الخ یہ حکایت ہی قول رسول خدا کی واسطے مومنون کے یعنی
آنحضرت کا قول اللہ تعالیٰ نقل فرماتا ہی یعنی جو کچھ کہ خلاف کیا تمہارا اوسمین کفار نے یعنی اہل کتاب اور مشرکین نے پس اختلاف کیا تمنے اور
اونھون نے اوسمین کسی امر مین امور دین سے پس حکم اوس مختلف فیہ کا سپرد کیا گیا ہی طرف اللہ کے اور وہ ثواب دینا حق گوون کا اوسمین یعنی
مومنون کا ہی اور عذاب کرنا دروغ گوون کا ہی یعنی یہ حاکم درمیان تمہارے خدا ہی پروردگار میرا اوسپر بھروسا کیا مینے بیچ رد کرنے مکر
دشمنان دین کے اور رجوع کرتا ہون مین یعنی بیچ کفایت کرنے شر اونکی کے اور بعضون نے کہا کہ معنی وما اختلفتم فیہ الخ کے یہ ہین کہ جو کچھ کہ
واقع ہو درمیان تمہارے اختلاف اوسمین یعنی اون علوم مین کہ نہو تمکو علم اوسکا پس اللہ ہی خوب جانتا ہی مانند معرفت روح وغیرہ کے ۔ مدنی

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ

بنا نکالنے والا آسمانون کا اور زمین کا بنا دیے تمکو تم ہی مین سے جوڑے اور چوپایون مین سے جوڑے بکھیرتا ہی تمکو

فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۟

اسطرح نہین اوسکی طرح کا سا کوئی اور وہی ہی سنتا دیکھتا ۔ مق

پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا پیدا کیا تمہارے لیے تمہاری جنس سے عورتون کو اور پیدا کین جنس چارپایون سے کتنی قسمین پھیلاتا ہی
تمکو ساتھ اس تدبیر کے نہین ہی مانند اوسکے کوئی چیز اور وہ ہی سننے والا دیکھنے والا ۔ تفسیر اور ایک معنی ومن الانعام
ازواجا کے یہ ہین اور پیدا کین چارپایون کے لیے بھی اونکی جنس سے مادائین اور یذرؤکم کے معنی ہین بکثرت کرتا ہی یعنی بڑھاتا ہی تمکو ساتھ
اس تدبیر کے اور وہ یہ ہی کہ پیدا کیے لوگون کے لیے اور چارپایون کے لیے جوڑے تو کہ ہو درمیان نر اور مادہ اونکی کے توالد اور تناسل اور کلمہ
تشبیہ کا یعنی کمثلہ مکرر لایا گیا یعنی کاف بھی لائے کہ بمعنی مثل کے ہی اور پھر لفظ مثل لائے واسطے تاکید نفی تماثل کے اور تقدیر اسکی یہ ہی لیس مثلہ
شئی اور بعضون نے کہا کہ لفظ المثل زیادہ ہی اور تقدیر اسکی یہ ہی لیس کہو شئی یعنی نہین ہی مانند اوسکے کوئی چیز جیسے کہ زیادہ ہی اللہ تعالیٰ کے
اس قول مین فان آمنوا بمثل ما آمنتم به یعنی پس اگر ایمان لاوین ساتھ اوس چیز کے کہ ایمان لائے تم ساتھ اوسکے اور
یہ اسلیے کہا کہ مراد نفی مثلیت کی ہی اور جب کہ نہ کہا جاوے کاف یا لفظ مثل زیادہ تو ہوگا اثبات مثل کا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ

نہین ہی مانند ذات اوسکی کے کوئی چیز اسلیے کہ عرب کہتے ہین مثلک لا یبخل یعنی تجھ جیسا بخل نہین کرتا ہی اور مراد رکھتے ہین اس سے
نفی بخل کی ذات اوسکی سے اور قصد کرتے ہین مبالغہ اسمین اور وہ سننے والا ہی تمام سننے کی چیزین بغیر کان کے اور دیکھنے والا ہی
یعنی تمام دیکھنے کی چیزین بدون پتلی آنکھ کے اور سمیع اور بصیر کو یہان اسلیے ذکر کیا کہ توہم جاتا رہے اس بات کا کہ اوسکے لیے کوئی
صفت بھی نہین ہی جیسے کہ نہین ہی مثل اوسکے لیے ۔ صق

لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝
اوسی پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی پھیلا دیتا ہی روزی جسکو چاہے اور ماپ دیتا ہی وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہی ۔ صق

اوسکے لیے ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہی روزی جسکے لیے چاہے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے تحقیق وہ
ساتھ ہر چیز کے دانا ہی ۔ **تفسیر** کنجیان رزق کی آسمانون اور زمین مین کہا کلبی نے مینہ ہی اور نبات کشادہ کرتا ہی الخ
اسلیے کہ کنجیان رزق کی اوسکے ہاتھ مین ہین ۔ **جمعا** ۔ روایت کی عبد بن حمید اور ابن المنذر اور طبرانی اور ابو الشیخ نے کتاب عظمت
مین اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے حلیہ مین عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا بلا شبہہ تمھارے رب کے پاس نہین ہی رات اور نہ دن روشنی آسمانون کی
اوسکے مونھ کے نور سے ہی اور بلا شبہہ مقدار ہر روز کی تمھارے دنون مین سے نزدیک اوسکے بارہ ساعتین ہین پس عرض کیے جاتے ہین
عمل تمھارے کل کے آج کے اول روز مین پس نظر کرتا ہی اونمین تین ساعت تک پس مطلع ہوتا ہی اونمین سے اوس چیز پر کہ ناگوار معلوم ہوتی ہی
اوسکو پس غصہ لاتی ہی اوسکو وہ اور اول جو جانتے ہین اوسکے غصے کو وہ فرشتے ہین کہ اوٹھائے ہوئے ہین عرش کو پاتے ہین عرش کو
بھاری اپنے پر پس تسبیح کرتے ہین اوسکی اوٹھانے والے عرش کے کہ جو اوٹھائے ہوئے ہین عرش کو اور سرادقات یعنی متعلقات عرش کے
اور فرشتے مقرب اور تمام فرشتے اور پھونکتے ہین جبرئیل یعنی تسبیح یا یہ خبر سینگ مین پس نہین باقی رہتی کوئی چیز مگر کہ سنتی ہی اوسکو
سوائے ثقلین یعنی جن و انس کے پس تسبیح کرتے ہین اوسکی تین ساعت تک یہان تک کہ بھر جاتا ہی رحمن رحمت مین یعنی نہایت مہربان
ہوتا ہی پس یہ چھ ساعتین ہوئین پھر لایا جاتا ہی جو کچھ کہ رحمون مین ہوتا ہی پس نظر کرتا ہی اونمین تین ساعت تک یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ
کَیْفَ یَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ
الذُّکُوْرَ ۝ یعنی صورتین بناتا ہی تمھاری رحمون مین جسطرح چاہتا ہی نہین کوئی معبود مگر وہ غالب دانا پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی
بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹیان اور بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹے یہان تک کہ پونہچے ابن مسعود لفظ علیم تک پس یہ نو ساعتین ہوئین
پھر نظر کرتا ہی تمام خلق کے رزقون مین تین ساعت یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ یعنی
فراخ کرتا ہی رزق جسکے لیے چاہتا ہی اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بلا شبہہ وہ ہر چیز کو جاننے والا ہی پس یہ بارہ ساعتین ہوئین پھر
پڑھا ابن مسعود نے کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ۔ یعنی ہر وقت وہ پیدا کرتا ہی امور اور نئے کرتا ہی احوال پس یہ شان یعنی کام ہی تمھارے رب کا
ہر روز روایت کی ابو یعلی نے اور قاضی ابو یوسف نے اپنے سنن مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ مین
اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان سے کہ کہا اونھون نے پوچھی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد اللہ تعالی کے
اس قول کی لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی اوسی کے لیے کنجیان آسمانون اور زمین کی ہین پس فرمایا مجکو ای عثمان البتہ
پوچھا تو نے مجھسے کچھ پوچھا کہ نہین پوچھا مجھسے اوسکو کسی نے پہلے تیرے مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی جیسے

خزانہ کھلتا ہی اور تصرف مین آتا ہی ویسے ہی اسکے کہنے سے برکتین آسمان و زمین کی اوسکے پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہین اور معنی
اسکے یہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے لیے اور بخشش مانگتا ہون مین اللہ سے
وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکے ہاتھ مین بھلائی ہی
اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمان جو کوئی پڑھے اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی بسبب اسکے دس چیزین اول تو یہ کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے
جو پہلے کیے ہین اور دوسری لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نجات آگ سے اور تیسری متعین ہوتے ہین ساتھ اوسکے دو فرشتے کہ محافظت کرتے
ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سے اور چوتھی دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب اور پانچوین اوسکے لیے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا
سا کہ آزاد کرے دس گردنین اولاد حضرت اسمعیل ع کی سے اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکے لیے گھر بہشت مین اور آٹھوین حور عین سے
بیاہ کیا جاویگا اور نوین رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کے اہل بیت
اوسکے سے ای عثمان اگر کرسکے تو پس نہ ناغہ ہو یہ کوئی دن زمانے سے مراد پائیگا تو بسبب اسکے ساتھ مراد پانے والون کے اور سبقت لیجائیگا تو
بسبب اسکے اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ آنحضرت ص کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا
کہ مقالید السموات والارض سے مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَ
هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ جو کوئی پڑھے اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار ای عثمان دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی چھ چیزین اول
یہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور لشکر اوسکے سے اور دوسری دیا جاتا ہی قنطار یعنی تو وہ ثواب بہشت مین اور تیسری نکاح کیا جاویگا
حور بڑی آنکھون والی سے اور چوتھی بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ قبے اونکے اور
چھٹی حاضر ہوتے ہین بارہ فرشتے وقت مرنے اوسکے کے خوش خبری دیتے ہین اوسکو ساتھ حق کے اور بناؤ کر لیجاتے ہین اوسکو قبر اوسکی سے
طرف موقف کے پس اگر پہنچیگی اوسکو کوئی چیز ہولون قیامت کے سے تو کہینگے فرشتے کہ نہ ڈر تو امن والون مین سے ہی پھر حساب کریگا اللہ تعالی
اوس سے حساب آسان پھر حکم کیا جائیگا اوسکو طرف جنت کے کہ بناؤ کر لیجائینگے اوسکو طرف بہشت کے موقف اوسکے سے جیسے کہ لیجاتے ہین
دلہن کو یہان تک کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین ساتھ حکم اللہ کے اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگے ✤ در منثور ✤

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى
راہ ڈالدی تمکو دین مین وہی جو کہدیا تھا نوح کو اور جو حکم بھیجا ہمنے تیری طرف اور وہ جو کہدیا ہمنے ابراہیم کو اور موسی کو
وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ
اور عیسی کو یہ کہ قائم رکھو دین اور پھوٹ نہ ڈالو اوسمین بھاری پڑتا ہی شریک والون کو جس طرف تو بلاتا ہی اونکو اللہ چن لیتا ہی
اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ○
اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہی اپنی طرف اوسکو جو رجوع لاوے ✤ مق

مقرر کیا تمھارے لیے آئین سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا ساتھ قائم کرنے اوسکے کے نوح کو اور جو کچھ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے اور جو کچھ کہ
حکم کیا ہمنے ساتھ قائم کرنے اوسکے کے ابراہیم اور موسی اور عیسی کو ساتھ اس مضمون کے کہ قائم کرو تم دین کو اور متفرق نہو تم اوسمین
دشوار آیا مشرکون پر جو کچھ کہ بلاتا ہی تو اونکو طرف اوسکے اللہ کھینچ لیتا ہی طرف اپنے جسکو چاہے اور راہ دکھاتا ہی اپنی طرف جسکو رجوع
کرے یعنی طرف حق کے حاصل یہ ہی کہ انبیا علیہم السلام اصول دین مین متفق ہین اور اختلاف شرائع کا فروع مین ہی اور بس واللہ اعلم ✤

تفسیر مقرر کیا تمہارے لیے الخ یعنی مقرر کیا تمہارے لیے دین سے دین نوح کا اور محمد کا اور اون انبیا علیہم السلام کا کہ درمیان مین ان دونون کے ہین پھر تفسیر کیا دین مقرر کیے گئے کو کہ جسمین شریک ہین یہ رسول نامدار ساتھ قول اپنے کے اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ یعنی یہ کہ قائم کرو دین کو اور مراد قائم کرنا دین اسلام کا ہی کہ وہ توحید اللہ کی ہی اور طاعت اوسکی اور ایمان لانا اوسکے رسولون پر اور کتابون پر اور روز جزا پر اور تمام وہ چیزین کہ ہوتا ہی آدمی اوسکے قائم کرنے سے مسلمان اور نہین مراد ہین شرائع اسلیے کہ وہ مختلف ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَۃً وَّمِنْہَاجًا یعنی ہر ایک کے لیے مقرر کردی ہمنے تم مین سے ایک شریعت و راہ اور متفرق نہو تم یعنی مختلف نہو دین مین کہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَا تَتَفَرَّقُوْا فَالْجَمَاعَۃُ رَحْمَۃٌ وَّالْفُرْقَۃُ عَذَابٌ یعنی متفرق نہو تم پس جماعت سبب رحمت کی ہی اور فرقت سبب عذاب کی بلاتا ہی تو اونکو طرف اوسکے کہ وہ قائم کرنا اللہ کے دین کا ہی اور توحید کھینچ لیتا ہی طرف اپنے یعنی طرف دین کے ساتھ توفیق اور راہ حق دکھلانے کے ❊ **معا** ❊ مقرر کیا الخ یعنی حکم کیا ہمنے تجکو ای محمد اور تمام انبیا کو دین واحد کا اور جو بھیجی کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے یعنی قرآن اور شرائع اسلام کے اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ وجہ آیت کے پس کہا قتادہ نے وہ حلال کرنا حلال کا ہی اور حرام کرنا حرام کا اور کہا حکم نے حرام کرنا ماؤن کا اور بیٹیون کا اور بہنون کا اور کہا مجاہد نے کہ نہین بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ حکم کیا اوسکو ساتھ قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے اور اقرار کرنے کے ساتھ اللہ کے اور ساتھ کرنے طاعت کے پس یہ دین اوسکا ہی کہ مقرر کیا تمہارے لیے اور بعضون نے کہا وہ توحید ہی اور بیزاری شرک سے اور بعضون نے کہا کہ وہ مضمون ہی کہ ذکر کیا گیا بعد اسکے یعنی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ الخ اور نہ متفرق ہوو اوسمین کہ بھیجا اللہ نے تمام انبیا کو ساتھ قائم کرنے دین کے اور الفت کے اور جماعت کے اور ترک کرنے فرقت و مخالفت کے کھینچ لیتا ہی یعنی برگزیدہ کرتا ہی اپنے دین کے لیے اپنے بندون مین سے جسکو چاہے ❊ **معا** ❊

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ

اور پھوٹ جو ڈالی سو سمجھ آچکے پیچھے آپسکی ضد سے اور اگر نہوتی ایک بات جو نکل گئی ہی تیرے رب سے ایک ٹھہرے

مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○

وعدے تک تو فیصلہ ہوجاتا اونمین اور جنکو ہاتھ لگی ہی کتاب اونکے پیچھے وہ دھوکے مین ہین اوسکے جسمین نہین پتیا موجہ

اور پراگندہ نہوئے مین آیتین مگر بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم پراگندہ ہوئے از روے حسد کے درمیان اپنے اور اگر نہوتی بات کہ پہلے صادر ہوئی تیرے پروردگار سے کہ مہلت دیے جاوین ایک زمانہ معین تک البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب بعد انبیا کے بیچ شبہ قوی کے ہین اس دین سے ❊ **تفسیر** یعنی پہلے لوگ تو ضد سے اپنی بات ثابت کرنے کو کتاب کے معنی بدل گئے اور پیچھے والے مختلف باتین دیکھتے مین حیران ہوتے ہین کہ معنی اوس طرح پہ اختلاف پڑے جن معنون مین خلاف نکلتا ہو اور اگر کسی طرح معنی اسکے جن مین خلاف نہین نکلتا اوسکا منع نہین ❊ **معا** ❊ اور پراگندہ نہوئے اہل کتاب بعد انبیا اپنے کے مگر بعد اسکے کہ جانا اونہون نے کہ فرقت گمراہی ہی اور ایسا امر ہی کہ وعید کیا گیا ہی اوس پر انبیا کی زبان پر بسبب حسد کے کہ حاصل ہوا درمیان اونکے اور اگر نہوتی بات الخ اور وہ یہ ہی بَلِ السَّاعَۃُ مَوْعِدُہُمْ یعنی بلکہ قیامت وعدہ گاہ اونکی ہی البتہ فیصل کیا جاتا یعنی البتہ ہلاک کیے جاتے جسوقت کہ متفرق ہوئے تھے بسبب جرم عظیم متفرق ہونے کے حاصل یہ کہ اگر پہلے سے حکم تاخیر عذاب کا اونسے روز قیامت تک نہوا ہوتا تو فیصل کیا جاتا درمیان مومنون اور کافرون کے یعنی جھٹلانے والون پر دنیا ہی مین عذاب اوترتا اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب الخ وہ اہل کتاب ہین کہ جو رسول خدا کے زمانے مین تھے البتہ بیچ شک کے ہین اپنی کتاب سے نہین ایمان رکھتے اوس پر حق ایمان رکھنے کا مریب داخل کرنیوالا اوس چیز کا کہ شک مین ڈالے اور بعضون نے کہا معنی یہ ہین کہ نہین پراگندہ ہوئے اہل کتاب مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

مبعوث ہونے کا جیسے کہ اور جاے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝
یعنی اور نہیں متفرق ہوئے وہ لوگ کہ دیے گئے کتاب مگر بعد اسکے کہ آئی اونکے پاس کھلی بات اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب بعد اونکے اور
وہ مشرک ہین کہ دیے گئے قرآن بعد اسکے کہ دیے گئے اہل کتاب توریت و انجیل ۔ مدلا من بعدهم یعنی بعد انبیا اپنے کے اور بعضون نے
کہا بعد انہون گذشتہ کے البتہ بیچ شک کے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ معا

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَ
سو تو اوسی طرف بلا اور قائم رہ جیسا فرمایا اور نہ چل اونکی چاؤن پر اور کہہ مین یقین لایا ہر کتاب پر جو اوتاری اللہ نے اور
اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۖ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۖ اَللّٰهُ
مجھکو حکم ہے کہ انصاف کرون تمھارے بیچ اللہ رب ہمارا اور تمھارا ہمکو ملتے ہین ہمارے کام اور تمکو تمھارے کام کچھ جھگڑا نہین ہم مین اور تم مین اللہ
يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝
اکٹھا کریگا ہم سبکو اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے ۔ مفا

پس واسطے اس دین کے بلا اور قائم رہ بسبب اوسکے کہ فرمایا گیا تجکو اور پیروی مت کر ان کافرون کی خواہشون کی اور کہہ ایمان لایا مین ساتھ
اوس چیز کے کہ اوتاری اللہ تعالیٰ نے جو کتاب کہ ہے اور حکم کیا گیا مجکو کہ انصاف کرون مین درمیان تمھارے خدا پروردگار ہمارا ہے اور پروردگار
تمھارا ہمارے لیے عمل ہمارے ہین اور تمھارے لیے عمل تمھارے گفتگو نہین ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے اللہ جمع کریگا درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یعنی روز قیامت کے فیصلہ
کرنے کے لیے اور اوسی کی طرف ہے پھر جانا ۔ **تفسیر** پہلے کتاب والون سے اسی طرح کلام کرنے چاہیے ۔ مع فَلِذٰلِكَ
کے معنی یہ ہین پس واسطے توحید کے بلا ای محمد لوگون کو اور یا معنی اسکے یہ ہین پس بسبب اس تفرق کے اور بسبب اسکے کہ حادث ہوا اوسکے
سبب سے طرح طرح کا کفر بلا لوگون کو طرف اتفاق کرنے کے ملت حنیفہ قدیم پر اور مستقیم رہ اوسپر اور اوپر دعوت کرنے کے طرف اوسکے
بحسب اوسکے کہ فرمایا گیا تجکو یعنی جیسے کہ حکم کیا تجکو اللہ نے اور نہ پیروی کر اونکی خواہشون مختلفہ باطلہ کی اور کہہ کہ ایمان لایا مین الخ یعنی
ساتھ جس کتاب کے کہ صحیح ہو کہ اللہ نے اوتاری ہے اوسکو مراد ہے ایمان لانا ساتھ تمام کتابون اوتاری گئی کے اسلیے کہ تفرق کرنے والے ایمان
لائے ساتھ بعض کے اور کافر ہوئے ساتھ بعض کے مانند قول اللہ تعالیٰ کے وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ تا قول اوسکے
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا انصاف کرون مین درمیان تمھارے یعنی حکم مین جسوقت کہ آپسمین جھگڑو تم پھر فیصلے
کے لیے آؤ میرے پاس خدا پروردگار ہمارا ہے الخ یعنی ہم سب بندے اوسکے ہین ہمارے لیے عمل ہمارے ہین الخ یہ مانند اس قول اللہ تعالیٰ
کے ہے لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ یعنی تمھارے لیے دین تمھارا ہے اور میرے لیے دین میرا اور جائز ہے یہ کہ ہون معنی اسکے ہم نہین
پکڑے جاوینگے بسبب اعمال تمھارے کے اور تم نہین پکڑے جاؤ گے بسبب اعمال ہمارے کے پس ہر ایک جزا دیا جاویگا ساتھ عمل اپنے کے
گفتگو نہین الخ یعنی کچھ جھگڑا نہین ہم مین اور تم مین اسلیے کہ حق ظاہر ہو چکا ہے اور تم مغلوب ہوئے ہو پس نہین حاجت ہے دلیل لانے کی اور
آپس کے جھگڑنے کی اور اوسی کی طرف ہے پھر جانا یعنی واسطے فیصلے کے پس فیصلہ کریگا درمیان ہمارے اور بدلہ لیگا ہمارے لیے تمسے ۔ ف
وَاسْتَقِمْ کے معنی ہین ثابت رہ اوس دین پر کہ حکم کیا گیا ہے تجکو اوسکا وَقُلْ اٰمَنْتُ الخ یعنی کہہ کہ ایمان لایا مین اللہ کی ساری
کتابون پر اور اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ کی تفسیر مین ابن عباسؓ نے کہا کہ حکم کیا گیا ہے مجکو یہ کہ نہ ظلم کرون مین تمپر اس طرح کہ جو احکام
اللہ نے فرض کیے ہین اونسے زیادہ کے کرنے کو کہون مین اور بعضون نے کہا کہ حکم کیا گیا ہے مجکو کہ عدل کرون مین درمیان تمھارے بیچ
تمام احوال و اشیا کے خدا پروردگار ہمارا ہے الخ یعنی معبود ہمارا ایک ہی ہے اگرچہ مختلف ہوئے اعمال ہمارے پس ہر ایک کو جزا دیگا بحسب عمل

اوسکے گفتگو نہین کی منسوخ کردیا اسکو آیت قتال نے اور جب نہین حکم کیے گئے تھے ساتھ قتل کے اور حکم کیے گئے تھے ساتھ بلانے اسلام کی طرف نہین خصومت تھی
درمیان حضرت کے اور درمیان لوگون کے کہ نہ اطاعت کرے ✲ معا ✲ روایت کی عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے قتادہ سے بیچ تفسیر
وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ کے کہ کہا قتادہ نے حکم کیا گیا نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عدل کرنے کا پس عدل کیا یہانتک کہ وفات
ہوئی آپکی پس عدل میزان اللہ کی ہے زمین مین ساتھ اوسکے لیتا ہے حق مظلوم کا ظالم سے اور حق ضعیف کا زبردست سے اور ساتھ عدل کے
سچا کرتا ہے اللہ سچے کو اور جھوٹا کرتا ہے جھوٹے کو اور ساتھ عدل کے روکتا ہے زیادتی کرنے والے کو اور سرزنش کرتا ہے اوسکو ✲ درمنثور
تنبیہ ✲ حاصل ان آیات کریمہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید و دین اسلام پر قائم رہے اور شرک و کفر سے اپنے تئین بچاوے اور
کافرون کی پیروی نکرے اور جتنی چیزین ضروریات دین کی ہین اونپر ایمان لاوے اور انصاف کو پیشہ کرے اسی لیے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین ایسی ہین کہ کوئی چیز اونسے افضل نہین اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَالنَّفْعُ لِلْمُسْلِمِيْنَ یعنی ایمان
لانا اللہ تعالیٰ پر اور نفع پہونچانا مسلمانون کے لیے اور دو خصلتین ایسی ہین کہ کوئی چیز بدتر اونسے نہین اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَالْاِضْرَارُ
لِلْمُسْلِمِيْنَ یعنی شریک کرنا اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو اور ضرر پہونچانا مسلمانون کو اور ایک اور حدیث جامع انکی تفسیر ہونے مین کافی ہے وہ
یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن اپنے اصحاب کو اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ ✲ یعنی حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنے کا
عرض کیا اصحاب نے کہ بلا شبہ ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی اللہ کے شکر خدا کا فرمایا نہین ہے یہ یعنی حق حیا یہ نہین ہے کہ تم کہتے ہو ہم حیا کرتے ہین
ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنے کا فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى ✲ یعنی پس چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور اوس چیز کو جمع
کیا ہے سر نے[1] ✲ وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى یعنی اور چاہیے کہ محفوظ رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہے پیٹ نے[2] ✲ اور چاہیے
کہ یاد کرے موت کو اور کہنگی کو قبر مین اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے
حق حیا کرنے کا ✲ منبہات ✲ و مشکوۃ ✲

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ
اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہین اللہ کی بات مین جب خلق اوسکو مان چکی اونکا جھگڑا ڈگ رہا ہے اونکے رب کے ہان اور اونپر غصہ
وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ○
اور اونکو سخت مار ہے ✲ موضح ✲

اور جو لوگ کہ گفتگو کرتے ہین دین خدا مین بعد اسکے کہ قبول کیا گیا فرمان اوسکا یعنی ایک جماعت اسلام مین داخل ہوئی حجت انکا باطل ہے
نزدیک پروردگار انکے کے اور اونپر ہے غضب اور اونکے لیے ہے عذاب سخت ✲ تفسیر ✲ یا اون کتاب والون کو کہا جو سمجھے
لوگون کو بہکاتے ہین شبہہ ڈالکر ✲ موضح ✲ یعنی جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کے دین مین بعد اسکے کہ قبول کیا لوگون نے حکم اوسکا اور
داخل ہوئے اسلام مین تو کہ پھیر دین اونکو طرف دین جاہلیت یعنی کفر کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ✲ یعنی چاہتے ہین بہت اہل کتاب مین سے کہ اگر پھیر دین تمکو بعد ایمان لانے
تمھارے کے کافر کر اور جھگڑنے والے یہود و نصاری تھے کہ وہ کہتے تھے مومنون کو کتاب ہماری پہلے کتاب تمھاری سے ہے اور
نبی ہمارا پہلے نبی تمھارے کے ہے پس ہم بہتر ہین تم سے اور اولے ہین ساتھ حق کے اور بعضون نے کہا بیچ تفسیر مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ
کے کہ بعد اسکے کہ قبول کی گئی بددعا محمد علیہ السلام کی مشرکون کے حق مین روز بدر کے پس فرمایا کہ جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کے دین مین
بعد حالت مذکورہ کے حجت اونکی باطل ہے اور اسکو حجت کہا اگرچہ تھا شبہہ بحسب گمان اونکے کے کہ وہ حجت جانتے تھے اور غضب اونپر ہے

ف ۱ یعنی حواس اور فکر اور زبان اور آنکھ اور کان پس سر کو بیہودہ چیزون سے نگاہ رکھے اور اون چیزون کو بچاوے ... ۱۲

ف ۲ یعنی ... اور دل ... ۱۲

یعنی بسبب کفر اونکے کے اور اونکے لیے عذاب سخت ہے یعنی آخرت مین ۞ ملا

اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِیْزَانَ ؕ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ ۝

اللہ وہ ہی جسنے اوتاری کتاب سچے دین پر اور ترازو اور تجکو کیا خبر ہی شاید وہ گھڑی پاس ہووے ۞ موٓ

خدا وہی کہ اوتار الکتاب کو ساتھ حق کے اور ترازو کو بھی اور کس چیز نے مطلع کیا تجکو حقیقت امر پر شاید کہ آنا قیامت کا نزدیک ہو ۞ تفسیر ترازو فرمایا دین حق کو جسمین بات پوری ہی نہ کم نہ زیادہ ۞ ھا مراد کتاب سے جنس کتاب ہی یعنی سب کتابین کہ بھیجی گئین ساتھ حق کے یعنی ساتھ صدق کے اور ترازو سے مراد عدل ہی اور یعنی اوتارا عدل کے یہ کہ اوسنے اوتارا عدل کو اپنی کتابون اوتاری گئی مین اور بعضون نے کہا وہ عین ترازو ہی کہ اوتاری گئی حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین آنا قیامت کا نزدیک ہو یعنی جیسے اور تو نجانتا ہوا اور وجہ مناسبت قریب ہونے قیامت کی ساتھ اوتارنے کتابون اور میزان کے یہ ہی کہ قیامت دن حساب کا اور رکھنے ترازو دن عدل کا ہوگا پس گویا کہ کہا گیا کہ حکم کیا تمکو اللہ نے عدل کرنے کا اور عمل کرنے کا ساتھ شرائع کے پس عمل کرو تم ساتھ کتاب اور عدل کے پہلے اسکے کہ یکایک آجاوے تمپر دن حساب تمہارے کا اور وزن اعمال تمہارے کا ۞ عل عدل کو میزان فرمایا اسلیے کہ میزان آلہ انصاف اور تسویہ کی ہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حکم کیا اللہ نے ساتھ پورا تولنے کے اور منع فرمایا کم تولنے سے ۞ معا ۞ مراد میزان سے یہی ترازو ہی کہ اوتاری تا بسبب تولنے چیزون کے ستم بیچ خرید و فروخت لوگون کے جاری ہو اور بعضون کے نزدیک میزان ذات محمد کی ہی کہ قانون عدل بسبب اونکے مضبوط و آراستہ ہوا ۞ مح ۞ روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی ابن عمر سے کہ وہ کھڑے تھے عرفات مین پس نظر کی طرف آفتاب کے جسوقت کہ قریب غروب کے ہوا اور ہوا مانند سپر کے پھر روئے شدت سے اور پڑھا قول اللہ تعالیٰ کا اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِیْزَانَ لفظ قریب تک پس لوگون نے اسکا سبب پوچھا اونسے پس کہا اونھون نے کہ یاد آئے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ وہ کھڑے ہوئے تھے جگہ میری مین کہ یہی پس فرمایا ای لوگون نہین باقی رہا اس دنیا تمہاری سے بہ نسبت زمانہ گذشتہ کے مگر جیسا کہ باقی رہا اس دن تمہارے سے بہ نسبت اوس وقت کے کہ گذر چکا اوس سے اور روایت کی ابن مردویہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق ہم مین سے ایک شخص داخل ہوتا تھا پاخانے مین پس طیار رکھتا تھا چھاگل پانی کی پھر جبکہ نکلتا تھا وضو کر لیتا تھا بخوف اسکے کہ قائم ہو قیامت اور ہوگا نزدیک اوسکے بقیہ طعام سے پس کہیگا البتہ کھاؤنگا اوسکو یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونون کے یعنی سمجھانے کے لیے اونگلی شہادت کی اور بیچ کی کھڑی کرکر کلام مذکور فرمایا کہ جیسے ایک اونگلی دوسری اونگلی سے تھوڑی سی بڑھی ہوئی ہے ایسے ہی مین قیامت سے کچھ پہلے آیا ہون اور وہ قریب آنے والی ہی ۞ در منثور ۞

یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ

شتابی کرتے ہین اوسکی جو یقین نہین رکھتے اوسپر اور جو یقین رکھتے ہین اونکو اوسکا ڈر ہی اور جانتے ہین کہ وہ ٹھیک ہی

اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ۝

سنتا ہی جو لوگ جھگڑتے ہین اوس گھڑی کے آنے مین وہ بہکے ہین صریح ۞ موٓ

جلدی طلب کرتے ہین قیامت کو وہ لوگ کہ ایمان نہین رکھتے ساتھ اوسکے اور جنھون نے باور رکھا ہی ڈرتے ہین اوس سے اور جانتے ہین کہ وہ سچ ہی آگاہ ہو تحقیق وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین قیامت کے آنے مین البتہ گمراہی دور مین ہین ۞ تفسیر ۞ جلدی طلب کرتے ہین یعنی ازراہ ٹھٹھہ اوسکے قرب کے ہین اور دل اونکا ڈرتے ہین اوس سے بسبب ہول اوسکے کے سچ ہی یعنی ہونے والی ہی بالضرور گمراہی ۞ زمین ...

یعنی جب قریب ہوا کہ ہوا آفتاب اور روشنی اسکی مٹ گئی آفتاب کی مانند سپر کے معلوم ہوا ... مدظلہ

یعنی حق سے اسلیے کہ قائم ہونا قیامت کا بعید نہیں ہے اللہ تعالی کی قدرت سے اور دلالت کرتی ہی کتاب و سنت اوپر واقع ہونے اوسکے اور عقلین گواہی دیتی ہین اسپر کہ ضرور ہی دار الجزا کہا مقاتل نے کہ ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا اس حال مین کہ آپکے پاس ایک جماعت مشرکون کی بیٹھی تھی انہیں کہا اونہون نے کہ جھوٹ بولتا ہی تو کب ہوگی قیامت لیس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ✚ صل ✚ معلم

مسئلہ جانا چاہیے کہ اہل ضلال دو قسم ہین ایک قسم تو وہ ہین کہ ساتھ عقائد باطلہ اور کفر کے مبتلا ہین اور وہ بہتّر فرقے ہین کہ جو مذکور ہین اس حدیث مین سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلٰی ثَلٰثَةٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً الخ یعنی میری امت متفرق ہوگی تہتر فرقون پر وہ سب دوزخ مین ہونگے سوائے ایک کے صحابہ نے عرض کیا کہ وہ ایک کون ہین فرمایا جو کہ ہوا اوس راہ پر کہ جسپر مین ہون اور اصحاب میرے اور تعداد ان فرقون کے نامون کی بحسب کہنے حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے غنیۃ الطالبین مین یہ ہین خوارج کہ جنھون نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ پر خروج کیا پندرہ ان فرقے ہین نجدات تمیم ازارقہ فدکیہ عطویہ عجاردہ حازمیہ مجہولیہ صلتیہ اخنسیہ فضیلیہ اباضیہ بہیسیہ شمراخیہ بدعیہ اور شیعہ اور رفضہ کہ جنھون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سب صحابہ پر فضیلت دی تین قسم ہین ایک قسم تو غالیہ کہ بارہ ان فرقے ہین بنانیہ طیاریہ حربیہ مغیریہ خطابیہ معمریہ بزیغیہ مفضلیہ متناسخیہ شریعیہ سبائیہ مفوضیہ قسم دوسری زیدیہ کہ چھہ فرقے ہین جارودیہ سلیمانیہ تبریہ نعیمیہ یعقوبیہ اور ایک اور ہے تیسری قسم رفضہ کہ چودان فرقے ہین قطعیہ کیسانیہ کربیبیہ مغیریہ حنفیہ ناوسیہ اسماعیلیہ قرامطیہ مبارکیہ شمطیہ عماریہ ممطوریہ موسویہ امامیہ اور مرجیہ کہ رجا کو غالب رکھتے ہین اور کلمہ گو کے لیے داخل ہونا آگ کا نہین تجویز کرتے ہین بارہ ان فرقے ہین ہندکیہ جہمیہ صالحیہ شمریہ یونسیہ یونانیہ نجاریہ غیلانیہ شبیبیہ معاذیہ مریسیہ کرامیہ حنفیہ یعنی جو کہ اپنے تئین نسبت حنفیہ کی طرف کرتے ہین اور لوگ اونکے اہل عقائد پر نہین ہین چنانچہ ذکر اونکا شرح مواقف وغیرہ مین لکھا ہی اور معتزلہ قدریہ چھہ فرقے ہین ہذلیہ نظامیہ معمریہ جبائیہ کعبیہ بہشمیہ اور یہ نفی حق تعالی کی صفتونکی کرتے ہین اور مشبہ تین فرقے ہین ہشامیہ مقاتلیہ واسمیہ اور یہ خدا کے لیے جسم ثابت کرتے ہین اور ایک فرقہ جہمیہ ہی اور ایک ضراریہ اور ایک نجاریہ اور ایک کلابیہ اور عقائد باطلہ تمام ان فرقون کے مع رد اونکے غنیہ مین مذکور ہین جو چاہے اوسمین سے دیکھہ لے اور بطلان اور کفر اونکا اونکے عقائد سے ظاہر ہی اور فرقۂ ناجیہ کہ حدیث مین مذکور ہوا اہل حق کے نزدیک فرقۂ اہل سنت و جماعت کا ہی کہ مذہب حنفی اور شافعی اور حنبلی اور مالکی رکھتے ہین اور یہ مسئلہ زیادہ اس سے سورۂ مومنون مین بھی گذرا ہی قسم دوسری اہل ضلال سے ہین منکر حساب اور عذاب اور ثواب کے اور منکر اونکے واقع ہونے مین اور مقدم رکھنے والے دنیا کو آخرت پر اور مغرور بسبب نعیم دنیاوی اپنی کے اور مغرور رحمت الٰہی پر ہین سب مسلمانون کو ان تمام عقائد باطلہ سے بچنا واجب ہی تو ہیچ بُعد اور حجاب اور غضب خدا کے نہ پڑین اور ایمان و اعمال نابود ہون نعوذ باللہ منہ ✚ ع ✚

اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ

اللہ نرمی رکھتا ہی اپنے بندون پر روزی دیتا ہی جسکو چاہے اور وہ ہی زور آور زبردست ✚ مع ✚

خدا مہربان ہی اپنے بندون پر روزی دیتا ہی جسکو چاہے اور وہ ہی توانا غالب ✚ تفسیر ✚ مہربان ہی یعنی پہونچانے نفعون کے اور پھیرنے بلاؤن کے ایسی وجہ کر کہ دشوار ہی معلوم کرنا اوسکا یا بڑا ہی احسان کرنے والا ہی اپنے بندون پر کہ اوسکا احسان سبکو پہونچتا ہی اور بعضون نے کہا لطیف وہ ہی کہ غوامض امور کو ساتھ علم کے جانے اور جرائم جمہور کے ساتھ حلم کے معاف کرے اور بعضون نے کہا لطیف بمعنی پوشیدہ کار کے ہی کہ کوئی اوسکے سر قضا و قدر کی طرف راہ نپاوے اور اوسکے کارمین چون و چرا دخل نرکھے اور سدی نے کہا لطیف بمعنی رفیق کے ہی یعنی نرمی کرنے والا ہی اپنے بندون پر اور بعضون نے کہا لطیف وہ ہی کہ پھیلاوے مناقب لوگون کے اور چھپاوے عیوب اونکے یا لطیف وہ ہی کہ عفو کرے گنہگار سے یا لطیف وہ ہی کہ دیوے بندے کو زیادہ قدر کفایت سے اور تکلیف دے

ف خوارج ۱۵ روافض غالیہ ۱۲ زیدیہ ۶ رافضہ ۱۴ مرجیہ ۱۲ معتزلہ ۶ مشبہہ ۳ جہمیہ ۱ ضراریہ ۱ نجاریہ ۱ کلابیہ ۱ ۷۲

ف جیسے کہ حدیث مین آیا ہی ان اللہ رفیق یحب الرفق [illegible]

اوسکو طاعت کی کم طاقت ہے اور جنید سے ہی کہ لطف باولیاءہ فعرفوہ ولو لطف باعدآئہ ما جحدوہ یعنی
مہربانی کی اوسنے اپنے دوستون پر پس پہچانا اونھون نے اوسکو اور اگر مہربانی کرتا اپنے دشمنون پر نہ انکار کرتے اوسکا کہا مقاتل نے لطیف ہی
یعنی مہربان نیک کار و بدکار پر اس حیثیت سے کہ نہیں ہلاک کیا اونکو بھوک سے بسبب گناہون اونکے کے روزی دیتا ہی الخ یعنی فراخ کرتا ہی
رزق اوسکا کہ چاہتا ہی جب جانتا ہی مصلحت اوسکی او سمین حدیث شریف مین ہی کہ بلاشبہہ بعضے میرے بندے مومنون سے وہ ہین کہ نہیں سنوارتا
ہی اونکے ایمان کو مگر غنی یعنی تونگری اگر محتاج کرون مین اونکو تو تباہ کرے اونکے ایمان کو محتاجگی اور بلاشبہہ بعضے میرے بندے مومنون سے ہین وہ
کہ نہیں سنوارتا ہی اونکے ایمان کو مگر فقر یعنی محتاجگی اگر غنی کرون مین اونکو تو البتہ تباہ کرے اونکے ایمان کو غنی یعنی تونگری اور قوی کے یہ معنی ہین
کہ وہ بڑی ہی قدرت رکھتا ہی اور غالب ہی ہر چیز پر اور عزیز وہ غالب ہی کہ کبھی مغلوب ہی نہو یا قوی العزیز کے معنی یہ ہین کہ قوی ہی
اپنی مراد پر اور غالب ہی اپنے امر پر ✝ مل ✝ معا ✝ جلا ✝

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا

جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی کھیتی بڑھاوین ہم اوسکو اوسکی کھیتی اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کھیتی اوسکو دین ہم کچھ اوسمین سے

وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۝

اور اوسکو نہین آخرت مین کچھ حصہ ✝ مق ✝

جو کوئی چاہتا ہو کھیتی آخرت کی بڑھاوین ہم اوسکے لیے بیچ کھیتی اوسکی کے اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی دین ہم اوسکو کچھ دنیا اور نہین ہی
اوسکے لیے آخرت مین کچھ ✝ تفسیر ✝ دنیا کے واسطے جو محنت کرے موافق قسمت کے ملے پھر اوسکو محنت کا فائدہ آخرت مین نہین ✝ مل ✝
حرث لغت مین کہتے ہین کسب یعنی کمائی کو یعنی جو کوئی چاہے ساتھ عمل اپنے کے کمائی آخرت کی کہ وہ ثواب ہی بڑھاوین ہم اوسکی کھیتی مین
یعنی ساتھ توفیق دینے کے عمل اوسکے مین یا تضعیف کے اوسکے حسنات مین کہ ایک نیکی کا دہ چند اور زیادہ ثواب دین جتنا چاہین یا بڑھانا
یہ ہی کہ دنیا اور آخرت دونون ملین اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی یعنی جو شخص کہ ہو عمل اوسکا دنیا کے لیے اور نہ ایمان لایا ساتھ آخرت کے
دین ہم اوسکو کچھ دنیا سے اور وہ رزق اوسکا ہی کہ جو مقدر ہی اوسکے لیے نہ جو کچھ کہ چاہتا ہی اور ڈھونڈتا ہی اور نہین ہی اوسکے لیے آخرت
مین کچھ حصہ یعنی نہین ہی اوسکے لیے حصہ ہرگز آخرت مین اور نہ ذکر کیا عامل آخرت کے حق مین وله فی الدنیا نصیب باوجودیکہ
رزق مقسوم اوسکا پہونچتا ہی طرف اوسکے واسطے حقیر جانے اوسکے کے مقابلے مین اوس چیز کے کہ وہ دی اوسکے ہی کہ وہ پاک کرنا عمل اپنے کا ہی
اور مطلب پایا بہونا دار آخرت مین ابن عباس سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے من کان یرید حرث الاخرة الخ جو کوئی چاہے
عیش آخرت کا زیادہ کرین ہم بیچ کھیتی اوسکی کے اور کہا بیچ تفسیر ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا الخ کے کہ جو کوئی ترجیح دے اپنی
دنیا کو آخرت پر نہین مقرر رکھا ہی اللہ نے اوسکے لیے حصہ آخرت مین مگر آگ اور نہین زیادہ کرتا ہی بسبب اوسکے دنیا سے کچھ مگر رزق کہ فراغت کی گئی
اوس سے اور قسمت مین کیا گیا اوسکے لیے اور اسی کے مانند روایت ہی قتادہ سے اور انس سے کہ کہا ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ
منہا وما لہ فی الاخرة من نصیب نازل ہوئی یہود کے حق مین اور روایت کی احمد اور حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی حاکم نے اور روایت کی ابن مردویہ اور
ابن حبان نے ابی بن کعب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بشر هذه الامة بالسناء والرفعة والنصر والتمكين في الارض
ما لم يطلبوا الدنيا بعمل الاخرة الخ یعنی خوشخبری دے اس امت کو ساتھ نور اور رفعت درجات کے اور مدد کے
اور قدرت پانے کے زمین مین جب تک کہ نہ طلب کرین دنیا ساتھ عمل آخرت کے پس جو کوئی کرے اونمین سے عمل آخرت کا واسطے دنیا کے
نہین ہوگا اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہ سے کہ کہا پڑھی رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت من کان یرید حرث الاخرۃ پڑھکر فرمایا کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ابن آدم تفرغ لعبادتی
املاء صدرک غنی واسد فقرک وان لا تفعل ملأت یدک شغلا ولم اسد فقرک یعنی ای بیٹے آدم کے فارغ ہو
میری عبادت کے لیے بھر دونگا مین سینہ تیرا بے پروائی سے اور بند کرونگا محتاجگی تیری اور اگر نہ کریگا تو یعنی نہ فارغ ہوگا بھر دونگا ہاتھ
تیرا شغل سے اور نہ بند کرونگا محتاجگی تیری کہا ابن مسعود نے کہ اگر تحقیق عالم محفوظ رکھتے علم کو اور رکھتے اوسکو نزدیک اہل اوسکے کے یعنی
دیندارون کے کہ جو قدر علم کی جانتے ہین البتہ سردار ہوتے بسبب اوسکے اپنے وقت کے لوگون پر ولیکن خرچ کیا اونھون نے اوسکو دنیا دارون کے لیے
تو کہ پاوین بسبب اوسکے کچھ دنیا اونکی سے پس ذلیل ہوئے اونکے نزدیک سنا ہی مین نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے من جعل
الھموم ھما واحدا ھم آخرتہ کفاہ اللہ ھم دنیاہ ومن تشعبت بہ الھموم احوال الدنیا لم یبال اللہ فی ای اودیتہا ھلک
یعنی جو کوئی کرے سب قصدون کو ایک قصد قصد آخرت ہی کا کہ سوا آخرت کے کچھ مقصود نہ رکھے کافی ہوگا اوسکو اللہ مقصود دنیائی اوسکے کو
اور جسکو پریشان کرین قصد کہ پریشانیان دنیا کی ہین تو نہین پروا کرتا ہی اللہ کہ بیچ کس حالات دنیا کے ہلاک ہوا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے ہی کہ کہا کھیتی دو کھیتیان ہین پس کھیتی دنیا کی مال ہی اور اولاد اور کھیتی آخرت کی باقیات صالحات ہین یعنی نیکیان باقی رہنے والی
جیسے تسبیحات وغیرہ کہ ثواب اونکا ہمیشہ کو رہیگا کہا امر نے کہ ذکر کی گئی نزدیک عبد اللہ بن مسعود کے ایک قوم کہ قتل کی گئی جہاد مین پس کہا عبد اللہ
بن مسعود نے کہ نہین ہی جیسے کہ تمہارے گمان مین ہی کہ جہاد وہ ہی کہ ملین دو جماعتین بلکہ حقیقت یہ ہی کہ اوترتے ہین فرشتے پس لکھے جاتے ہین
لوگ اپنے اپنے مراتب پر کہ فلانا لڑتا ہی دنیا کے لیے اور فلانا لڑتا ہی ملک کے لیے اور فلانا لڑتا ہی نام و نمود کے لیے اور مانند اونکے کے اور
فلانا لڑتا ہی اس حال مین کہ چاہتا ہی رضامندی اللہ تعالیٰ کی پس یہ جنت مین ہی کہا زر بن حبیش نے کہ پڑھا مین نے قرآن اول سے آخر تک
علی بن ابی طالب پر پس جب پونہچا مین حامیمون پر کہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے لیے کہ تحقیق پونہچا تو عرائس قرآن پر یعنی بمنزلہ
دولھنون کے ہین قرآن مین بسبب خوش مضمونی و فصاحت و بلاغت کے پس جب پونہچا مین بائیسوین آیت پر حم عسق مین سے روئے حضرت علی
رضی اللہ عنہ پھر دعا کی اللھم انی اسئلک اخبات المخبتین واخلاص الموقنین ومرافقۃ الابرار واستحقاق
حقائق الایمان والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم ووجوب رحمتک والفوز
بالجنۃ والنجاۃ من النار پھر کہا ای زر جب ختم کرے تو یعنی قرآن پس دعا کر ساتھ ان الفاظ کے اسلیے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مجکو یہ کہ دعا کرون مین ساتھ ان الفاظ کے وقت ختم کرنے قرآن کے ۔ ملا در منثور

ام لھم شرکوا شرعوا لھم من الدین ما لم یاذن بہ اللہ ط ولولا کلمۃ الفصل لقضی بینھم

کیا اونکے اور شریک ہین جو راہ ڈالی ہی اونھون نے اونکے واسطے دین کی جسکا حکم نہین دیا اللہ نے اور اگر نہوتی بات فیصلہ کی تو فیصلہ ہوجاتا اونکا

وان الظلمین لھم عذاب الیم ۝

اور بیشک جو گنہگار ہین اونکو دکھ کی مار ہی ع

کیا کافرون کے لیے وہ شریک ہین کہ مقرر کیا ہی اونھون نے اونکے لیے دین سے جو کچھ کہ نہین فرمایا ہی اوسکو خدا نے اور اگر نہوتا وعدہ فیصل کرنیکا
تو البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے اور تحقیق ظالم اونکے لیے عذاب دردناک ہی ۔ تفسیر کہا بعضون نے کہ ام منقطعہ ہی اور تقدیر
اوسکی یہ ہی بل الھم شرکاء یعنی بلکہ کیا کفار مکہ کے لیے شریک ہین وہ شیاطین اونکے کہ مقرر کیا اونھون نے واسطے اونکے دین فاسد سے
جو کچھ کہ نہین فرمایا ہی اوسکو خدا نے مانند شرک کے اور انکار بعث کے ولولا کلمۃ الفصل یعنی اگر نہوتی قضا سابق ساتھ تاخیر جزا
یا اور اگر نہوتا وعدہ اسکا کہ ہوگا فیصلہ روز قیامت کے تو البتہ فیصلہ کیا جاتا درمیان کافرون اور مسلمانون کے اور جلدی کیا جاتا عذاب کافرون کے لیے

حل دنیا مین اور تحقیق ظالم یعنی مشرک انکے لیے عذاب دردناک ہوگا آخرت مین اگرچہ تاخیر دیا گیا ہی اونسے دار دنیا مین ❊ **مسئلہ** ❊ جو کوئی منکر شریعت کا اور تارک عمل کا اوسپر ہو کافر ہی اگرچہ ظاہر مین دعوی اسلام کا بھی رکھے جیسے کہ ملحد ہوے ہین عذاب کرنا اونکو دنیا اور آخرت مین لازم ہی اس زمانے ہمارے مین ایسے لوگ بہت ہین کہ ظاہر مین صورت درویشی کی رکھتے ہین اور تارک شرع کے بلکہ منکر اوسکے ہین اب عوام کالانعام کو کیا کہنا چاہیے پس وہ کہتے ہین کہ ہم ساتھ اعمال قلبی اور مشاہدے کے مستغرق ہین احتیاج اعمال ظاہری کی نہین رکھتے یہ تمام فریب نفسانی اور بہکاوہ شیطانی ہی یہ بدبخت قطع نظر فہم اور سننے دلائل عقلی اور نقلی اور احوال باطنی کے اسقدر بھی نہین سمجھتے ہین کہ اتنے انبیا اور اولیا اور مومن گذرے ہین باوجود اس قرب خدا اور کشف و کرامات کے کوئی قید تکلیف شرعی سے باہر نہین ہوا ہی اور مرتے دم تک اوسپر ثابت رہے ہین خصوصا پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کہ سبب پیدا ہونے مخلوقات کے ہین اور مامون العاقبۃ ہین بموجب خبر دینے خدا تعالی کے وقت انتقال تک عبادات سے باز نرہے اور عبادت ہی کا حکم رہا آپ کو کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ یعنی عبادت کر تارہ اپنے رب کو یہان تک کہ آوے تجکو موت پس جبکہ یہ مقرب بالتحقیق ایسے رہے ہون تو اورون کو کیا مجال دم زدن ہی پس کسی سے جب تک کہ دنیا مین ہی تکلیفین شرعی ساقط نہین ہوتین اور نہ ہووین جو کوئی معتقد سقوط تکالیف شرعی کا ہو کافر ہی اور ترک کرنا عمل کا بسبب سبک و سہل جاننے شرع کے بھی کفر ہی مگر جو کہ مجذوب و مسلوب العقل ہین البتہ وہ معذور شرعی ہین پس سبھون کو خصوصا سالک کو چاہیے کہ کسی وقت اتباع شریعت کو ہاتھ سے نہ دے کہ اصل و بنیاد تمام چیزون کی اور راہ مستقیم اللہ کے پاس پہونچنے کی یہی شریعت ہی اور طریقت و معرفت اور حقیقت تمام نتائج اور ثمرات شریعت کے ہین کسی طرح انمین جدائی نہین اگرچہ کج فہمون کی سمجھ مین نہ آوے اسلیے کہ شریعت اقوال اور احکام الہی و نبوی ہین اور معانی حقائق الہی ہین اور اسی لیے اتفاق سب محققین اولیا کا اسپر ہی کہ جو حقیقت کہ خلاف شرع ہو مردود ہی اور حقانی نہین ہی بلکہ تخیلات نفسانی اور وساوس شیطانی ہین اگرچہ اونکے اہل سے خوارق بھی ظاہر ہون قاعدہ کلیہ سب بزرگوارون رحمہم اللہ نے یہی بیان کیا ہی كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ یعنی جو حقیقت کہ نہ گواہی دے اوسکی شریعت پس وہ زندقہ یعنی محض کفر ہی اور اجماع ہی اسپر کہ وصل بخدا ہونا اور پہونچنا تمام کمالات ظاہری و باطنی کو سواے راہ شریعت کے میسر نہین آتا اور شریعت صورت حقیقت کی اور حقیقت باطن شریعت کا ہی جب تک کہ بندہ عالم صورت مین ہی اوسکو تلبس سے ساتھ صورت حقیقت کے چارہ نہین ❊ **علیت** خلاف پیمبر کسی رہ گزید ❊ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ❊ فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ❊ کہ یہ راہ میری ہی اور تفسیر کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کے کہ بلاتا ہون مین طرف دین اللہ کے اوپر حجت واضحہ کے مین اور جو کہ ایمان لائے ساتھ میرے اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور کہہ اگر ہو تم دوست رکھتے اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکھے گا تمکو اللہ ❊ اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب مین فرمایا فَتَكُوْنُ بِكُلِّيَّتِكَ قُدْرَةً تَسْمَعُ بِاللّٰهِ وَتُبْصِرُ بِاللّٰهِ وَتَنْطِقُ بِاللّٰهِ وَتَبْطِشُ بِاللّٰهِ وَتَعْقِلُ بِاللّٰهِ وَتَطْمَئِنُّ وَتَسْكُنُ بِاللّٰهِ فَتَعْمٰى عَمَّا سِوَاهُ وَتَصَمُّ عَنْهُ فَلَا تَرٰى لِغَيْرِهٖ وُجُوْدًا مَعَ حِفْظِ الْحُدُوْدِ وَلُزُوْمِ الْاَمْرِ وَالنَّوَاهِيْ فَاِنِ انْخَرَمَ فِيْكَ شَيْءٌ مِنَ الْحُدُوْدِ فَاعْلَمْ اَنَّكَ مَفْتُوْنٌ مُتَلَاعِبَةٌ بِكَ الشَّيَاطِيْنُ فَارْجِعْ اِلٰى حُكْمِ الشَّرْعِ وَالْزَمْهُ وَدَعْ عَنْكَ الْهَوَسَ كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَا يَشْهَدُ لَهَا الشَّرْعُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ یعنی پس ہوگا سارا وجود تیرا قدرت خدا کی سنے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور دیکھے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور بولیگا تو خدا ہی کی قدرت سے اور پکڑیگا تو کسی چیز کو خدا ہی کی قدرت سے اور سمجھیگا تو خدا ہی کی قدرت سے اور چین و تسکین پاویگا تو ساتھ اللہ کے پس اندھا ہو جائیگا تو اون چیزون سے کہ سوا اوسکے ہین

اور پھرا ہو جائیگا غیر اللہ سے پس نہین دیکھنے کا تو اوسکے غیر کے لیے وجود ساتھہ محافظت حدود کے اور لازم کرنے اوامر و نواہی کے پس اگر نقصان آجاوے تجہین کچھہ درباب حدود کے پس جانلے کہ تو فتنے مین ڈالا گیا کھیلتے ہین یعنی مسخر بناتے ہین تجکو شیاطین پس رجوع کر طرف حکم شرع کے اور لازم کر اوسکو اور چھوڑ اپنے سے ہوس کو جو حقیقت کہ نہ گواہی دے اوسکے لیے شرع پس وہ زندقہ ہے اور احکام شرعی سب ظاہر ہین اور حدیث و فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور ضروری اس کتاب مین بھی ہین پس اول اونپر عمل کرنا چاہیے اور مضبوط و مستقیم ہونا چاہیے کہ یہ اصل ہین جب اصل مضبوط ہوئے گی تو خواہ مخواہ پھل اوسکا ظہور کریگا اور وہ ایک نور اور ذوق ہے ساتھہ محبت کے کہ بندے کے دل مین پیدا ہوتا ہے اور ارادہ مشاہدۂ محبوب کو حرکت دیتا ہے اور بے اختیار بیچ چلنے راہ وصول کے کہ ریاضت اور مجاہدہ اور تزکیہ نفس کا ہے چست و سرگرم کرتا ہے اور بموجب مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کے ہمیشہ ذکر و فکر مین مستغرق ہوگا اور اسکو اور اخلاق حمیدہ کے حاصل کرنے کو اور اخلاق ذمیمہ کے دفع کرنے کو طریقت کہتے ہین جیسا کہ بجا لانے اوامر کو اور بچنے کو ممنوعات سے شریعت کہتے ہین اور جب طریقت مین مضبوط ہوگا تو بالضرور نور معرفت کا ظہور کریگا کہ وہ پہچاننا اپنا اور خدا کا اور حقائق اشیا کا ہے پس دیکھیگا کہ ظاہر و باطن مین سوائے ایک وجود واجب الوجود کے فاعل مؤثر نہین ہے اور جو کچھہ کہ ہے نشانیان اوسکی قدرت کی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جنھون نے مشقت کی ہماری راہ مین البتہ دکھاوینگے ہم اونکو راہین اپنی اور حضور مع اللہ بدون مجاہدے کے محال ہے اور جب سالک نے اس امر مین استقرار پایا اور یہ حالت غالب آئی تو فنا فی اللہ اور بقا باللہ حاصل ہوتا ہے اور اسی کو حقیقت کہتے ہین شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ بیچ رسالۂ مرج البحرین کے فرماتے ہین تصوف ساتھہ فقہ کے محتاج ہے اور فقہ تصوف سے مستغنی ہے اگرچہ تصوف اعلیٰ اور ارفع ہے فقہ سے مرتبے مین ولیکن فقہ اعم اور اسلم ہے مصلحت مین پس اول تمسک ساتھہ عروۂ وثقی شریعت اور فقاہت کے کرے بعد اوسکے بالا خانہ حقیقت اور تصوف پر چڑھے فقاہت مرتبۂ اسلام ہے اور کلام یعنی علم عقائد درجۂ ایمان اور تصوف مقام احسان ہے چنانچہ یہ تینون چیزین حدیث جبرئیل مین بیان کی گئی ہین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ یَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ یَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ یعنی جو صوفی بنا اور فقیہ نہوا البتہ زندیق ہوا اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا البتہ فاسق ہوا اور جسنے دونون چیزین حاصل کین پس تحقیق محقق ہوا اور اسی لیے کہا ہے علما نے کہ اگرچہ تصوف اعلیٰ درجہ اور علت غائی وضع شریعت کی ہے لیکن اگر کوئی اوس سے عاری ہوا اور محض ظاہر شرع پر مستقیم رہے دائرۂ دین اور حصول مغفرت اور دخول جنت سے باہر نہین نکلنے کا بخلاف اوسکے کہ تارک شرع کا ہو کہ اوسکو تصوف وغیرہ کچھہ کام نہین آنے کے نعوذ باللہ منہ ✽

تَرَى الظّٰلِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ

تو دیکھے گنہگار ڈرتے ہونگے اپنی کمائی سے اور وہ پڑتا ہے اونپر اور جو یقین لائے اور بھلے کام کیے باغون مین

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ۝

بہشت کے اونکو ہے جو چاہین اپنے رب کے پاس یہی ہے بڑی بزرگی ✽ مع

دیکھیگا تو ظالمون کو ڈرتے ہوئے سزا اوس چیز کی سے کہ عمل مین لائے ہین اور وہ البتہ پہونچنے والی ہے اونکو اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے اچھے بیچ سبزہ زار بہشتون کے ہونگے اونکے لیے ہوگا جو کچھہ چاہین گے نزدیک پروردگار اپنے کے یہی ہے فضل بڑا ✽ تفسیر ظالمون کو یعنی مشرکون کو روز قیامت کے سزا اوس چیز کی سے الخ یعنی دنیا مین جو برائیان اور کفر کرتے تھے اوسکی سزا کا ڈر ہوگا اور وہ یعنی سزا پہنچیگی اونکو خواہ مخواہ ڈرین یا نہ ڈرین فی روضات الجنات کے معنی ہین ہونگے بیچ پاکیزہ ترین بہشتون کے بنسبت اونکے کہ سوائے اونکے ہین فضل بڑا عمل قلیل پر اور ابن جریر نے ابی طیبہ سے روایت کیا بیچ تفسیر لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ کے کہ کھانا پینا اہل جنت کا

یعنی جو کوئی دوست رکھتا ہے کسی چیز کو بہت کرتا ہے یاد اوسکو

عند نصب بالظرف لا بیشاءون

رفع روضۃ من روضات الجنات

یعنی کبھی یہ ہوگا کہ سایہ کریگا اونپر ابر پس کہیگا کیا برساوٗن تمپر کہا ابو طلبہ نے پس نہیں چاہیگا کوئی چاہنے والا قوم سے کچھ مگر کہ وہی
برساویگا اونپر یہان تک کہ ایک کہنے والا اونمین سے کہیگا کہ برسا ہمپر عورتین نوجوان چھاتیان اوٹھی ہوئی پس وہی برساویگا۔ علیٰ
درمنثور۔ جلالین۔ تنبیہ۔ اس آیت کریمہ سے بُرائی کفر و شرک کی اور خوبی اسلام و طاعات کی معلوم ہوئی اور
جابجا کلام مجید مین برائی کفر و شرک کی اور خوبی ایمان و طاعات کی مذکور ہی منجملہ اوسکے یہ آیت ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ
بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا یعنی بلا شبہہ اللہ نہین
بخشتا ہی یہ کہ اوسکا شریک پکڑے اور بخشتا ہی اس سے نیچے جسکو چاہے اور جسنے شریک ٹھہرایا اللہ کا اوسنے بڑا طوفان باندھا اور جگہ
فرمایا اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ یعنی بلاشبہہ شرک بڑا ہی ظلم ہی اور فرمایا وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ○ یعنی قسم ہی عصر کی بلا شبہہ
انسان البتہ ٹوٹے مین ہی مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور آپسمین تعقید کی سچے دین کی اور آپسمین تعقید کی صبر کی آور حضرت علی
رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ بلا شبہہ دنیا کی نعمتون مین سے کفایت کرتا ہی تجکو اسلام نعمت ہونے مین اور بلاشبہہ شغلون مین سے کفایت
کرتی ہی تجکو طاعت شغل ہونے مین اور بلا شبہہ عبرتون مین سے کفایت کرتی ہی تجکو موت عبرت ہونے مین آور فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہ جو کوئی ہو بسبب طاعت کے نزدیک اللہ کے قریب ہوگا درمیان لوگون کے عزیز اور فرمایا حَرَكَةُ الطَّاعَةِ دَلِیْلُ الْمَعْرِفَةِ
کَمَا اَنَّ حَرَكَةَ الْجِسْمِ دَلِیْلُ الْحَیٰوةِ یعنی حرکت طاعت کی دلیل معرفت کی ہی جیسے کہ حرکت جسم کی دلیل ہی زندگانی کی
اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا غِنَی الدُّنْیَا بِالْمَالِ وَغِنَی الْاٰخِرَةِ بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ یعنی تونگری دنیا کی ساتھ
مال کے ہی اور تونگری آخرت کی ساتھ اعمال صالحہ کے آور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین هَمُّ الدُّنْیَا ظُلْمَةٌ فِی الْقَلْبِ
وَهَمُّ الْاٰخِرَةِ نُوْرٌ فِی الْقَلْبِ یعنی فکر دنیا کی سبب تاریکی کی ہی دل مین اور فکر آخرت کی سبب نور کی ہی دل مین۔ **منبہات**

ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
یہ جو خوشخبری دیتا ہی اللہ اپنے بندون کو جو ایمان دار ہین اور کرتے ہین بھلے کام تو کہہ مین مانگتا نہین تمسے اسپر کچھ نیگ مگر دوستی چاہیے
فِی الْقُرْبٰی وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ○
ناتے مین اور جو کوئی کماویگا نیکی ہم اوسکو بڑھاوینگے اوسکی خوبی بیشک اللہ معاف کرتا ہی حق ماننے والا صق

یہ وہ ثواب ہی کہ بشارت دیتا ہی خدا اون اپنے بندون کو کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے اچھے کہہ نہین مانگتا مین تمسے قرآن کے پونہچانے پر
کچھ مزدوری لیکن چاہیے کہ لازم پکڑو دوستی درمیان اپنون کے یعنی ساتھ سبب صلہ رحم کرو اور ایذا نہ پونہچاؤ اور جو کوئی کرے نیکی
بڑھاوین ہم واسطے اوسکے اوس نیکی مین خوبی کو بلاشبہہ خدا بخشنے والا قدر شناس ہی۔ **تفسیر۔** جائز ہی یہ کہ ہو استثنا متصل
یعنی نہین مانگتا مین تمسے مزدوری مگر یہ کہ دوست رکھو تم میرے قرابتیون کو اور جائز یہ بھی ہی کہ ہو یہ استثنا منقطع یعنی نہین مانگتا مین
تمسے مزدوری ہرگز ولیکن مانگتا ہون مین تمسے یہ کہ دوست رکھو تم میرے اون قرابتیون کو کہ وہ قرابتی تمہارے بھی ہین اور نہ ایذا دو تم اونکو
اور روایت کیا گیا ہی کہ یہ آیت جب اوتری تو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون ہین یہ قرابتی آپکے کہ جنکی واجب ہوئی ہمپر محبت فرمایا
آنحضرت نے وہ علی ہین اور فاطمہ اور دونون بیٹے اونکے یعنی حسن حسین رضی اللہ تعالی عنہم آور بعضون نے کہا کہ معنی اوسکے یہ ہین کہ نہین مانگتا مین
تمسے اوسپر مزدوری مگر یہ کہ دوست رکھو مجکو سبب قرابت میری کے کہ تم مین ہی اور نہ ایذا دو مجکو اور نہ ورغلاؤ اور کافرون کو میری ایذا پر
اسلیے کہ نہین تھا کوئی قبیلہ قریش کے قبیلون مین سے مگر کہ درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان اونکے قرابت تھی آور بعضون نے

کہا کہ قربیٰ بمعنی تقرب الی اللہ کے ہی یعنی مگر یہ کہ دوست رکھو اللہ کو اور اوسکے رسول کو بیچ نزدیکی ڈھونڈنے اپنی کے طرف اوسکے ساتھ طاعت
اور عمل صالح کے اور جو کوئی کرے بھلائی سُدی نے منقول ہی کہ مراد بھلائی سے محبت رکھنی ہی آل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نازل
ہوئی یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق مین کہ وہ محبت رکھتے تھے آل رسول سے اونکے لیے یہ ثواب فرمایا اور ظاہر یہ ہی کہ عام ہی ہر نیکی کے حق مین
جونسے نیکی کہ ہو مگر یہ کہ وہ نیکی شامل ہی اونکی محبت کو بھی واسطے ذکر ہونے اس نیکی کے پیچھے ذکر ہونے اونکی محبت کے بڑھاوین ہم اوسکو یعنی دو چند
دہ چند کرین ہم اوسکو جیسے کہ اور جاے فرمایا من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضعفہ لہ اضعافا کثیرۃ یعنی
کون ہی وہ جو قرض دے اللہ کو قرض حسن یعنی عمل نیک کرے پس بڑھاوے اللہ اوسکو اوسکے لیے کئی حصے بہت بخشنے والا ہی یعنی اوسکے لیے
کہ گناہ کرے قدر شناس ہی اوسکے لیے کہ اطاعت کرے ساتھ فضل اپنے کے اور بعضون نے کہا شکور کے معنی مین توبہ قبول کرنے والے کے
اور باعث ہونے کے توبہ پر اور بعضون نے کہا شکور بیچ صفت اللہ تعالی کے عبارت ہی اس سے کہ معتبر رکھتا ہی طاعت کو اور بہت دیتا ہی ثواب
اوسکا اور تفضل کرتا ہی اوسپر کہ ثواب دیتا ہی اوسکو بعض نے کہا یعنی قریش کو چاہیے کہ مجکو دوست رکھین بسبب اسکے کہ افتخار اونکا اور عمل صلہ رحم
اپنے کے بہت ہی اور کوئی بطن قریش سے نہین ہی کہ مجکو اوسکے ساتھ قرابت نہو پس لازم ہی کہ حق صلہ رحم کا ساتھ میرے بجا لاوین اور میرے ساتھ
دشمنی نکرین اور میری مدد کرین دشمنون کے مقابلے مین امام ثعلبی نے نقل کیا کہ مشرکون نے جمع ہوکر آپسمین کہا کہ کچھ دریافت کیا ہے کہ عوض محمدؐ کی
ادا اس رسالت سے ہو جب گمان اپنے کے یہ ہی کہ کچھ مزدوری چاہتا ہی پس آیت نازل ہوئی اور تبیان مین ابن عباس سے منقول ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینے مین آئے تو اکابر انصار نے کہا کہ آپ ہماری بہن کے بیٹے ہین اور راہ دین مین ہمارے رہبر ہین عامل آپ کا قلیل ہی اور
مخارج بہت اگر فرماؤ تو کچھ اپنے اموال مین سے جمع کر کر آپ کے سامنے لاوین ہم تو آپ کی خاطر مبارک کو فراغت معیشت کی طرف سے حاصل ہو یہ آیت اوتری
اور تفسیر ثعلبی مین ہی کہ قرابتی آنحضرت کے بنو ہاشم اور بنو مطلب ہین کہ خمس تقسیم کرنی چاہیے اور بقولے آل علیؓ اور آل عقیل اور آل جعفر
اور آل عباس مراد ہین قربی سے اور بعضون کے نزدیک مراد قربی سے تقرب ہی ساتھ خدا تعالی کے یعنی دوست رکھو بیچ تقرب حاصل کرو ساتھ
خدا کے بسبب اعمال صالحہ کے اور بقولے معنی آیت کے یہ ہین کہ دوست رکھو میری قرابت و عترت کو اور نگاہ رکھو میری حرمت کو بیچ حرمت و محبت
اونکی کے اور وہ علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ واھل بیتی اذکرکم
اللہ فی اھل بیتی یعنی مین چھوڑنے والا ہون تم مین دو بھاری و بزرگ چیزین کتاب اللہ اور اہل بیت اپنے ڈراتا ہون مین تمکو اللہ سے
بیچ حق اہل بیت اپنے کے اور حضرت حسنینؓ کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم انی احبھما فاحبھما واحب
من احبھما یعنی یا اللہ مین ان دونون کو دوست رکھتا ہون پس تو بھی دوست رکھ انکو اور دوست رکھ اونکو کہ دوست رکھا
اونھون نے انکو اور یہ بھی فرمایا کہ حسن و حسین سردار ہین نوجوانان بہشت کے اور باپ ان دونون کا بہتر ہی انسے اور حضرت عایشہؓ نے فرمایا
محبوب ترین لوگون کی یعنی عورتون مین سے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فاطمہ رضی اللہ عنہا ہین اور مردون مین سے خاوند اونکا اور بہت
حدیثین انکی محبت و فضائل مین آئی ہین اللھم احینا علی محبۃ نبیک وآل نبیک وامتنا علیھا واحشرنا
علیھا آمین اور لازم ہونا انکی محبت کا مومنون پر کتنے ہی نصوص سے ظاہر ہی اور محبت اونکی ساتھ دعا پیغمبر خدا کے مستجاب الدعوات
ہین خدا کے محبوبون اور نجات پانے والون سے ہین جیسا کہ اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا لیکن مراد ان اہل بیت کے محبوبون سے وہ ہین کہ جسکے ساتھ
آنحضرت کے صحابہ مین سے بغض نرکھتے ہون اور بے ادبی نکرتے ہون خصوصًا اصحاب کبار سے کہ قول رسول علیہ السلام کا حب ابی بکر
و عمر من الایمان یعنی محبت ابی بکر کی اور عمر کی ایمان سے ہی اور مانند اسکے اونکی شان مین وارد ہین الا کچھ مفید نہین اسلیے
اہل بیت بھی مبغضان صحابہ سے بیزار ہین چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا ہی کہ ساقی حوض کوثر کا مین ہونگا جسکے دل مین حب صدیق کی

نہو گی ایک قطرہ اوسکو نہین دینے کا مین اور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول علیہ السلام سے روایت کی کہ اَنَا وَ اَبُو بَکْرٍ
وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ یعنی مین اور ابوبکر اور عمر اور عثمان جنت مین ہونگے آور اور دلیلین ان مطالب کی بہت ہین بخوف درازگی
کے اسی پر اکتفا کیا وَاللّٰہُ الْہَادِیْ اِلَی الصَّوَابِ * غرض کہ محبت اہل بیت کی حلوا بے دود ہی اگر کوئی خار بغض کسیکا مقربان خدا
اور رسول مقبول سے اوسمین نہووے * بحر مختصر * در منثور * اول مومن اور نیک کار بندون کو بشارت دے کر اپنے
نبی کو خطاب فرمایا کہ تم ان کفار سے کہدو کہ ہم تمھارے ہی بھلے کو کہتے ہین ہمکو کچھ طمع نہین ہی تمھارے سمجھانے مین مگر فقط یہ چاہتا ہون
کہ تم رعایت قرابت کی کرکر مجکو یا میرے قرابتیون کو ایذا ندو بلکہ محبت رکھو اور اسمین بھی تمھارا ہی بھلا ہی کہ ایک نیکی کروگے وہ چند بلکہ زیادہ ثواب
پاؤگے پس نیکی کی دشمن باندھو اور بری باتون سے باز آؤ کہ بلا شبہ اللہ بخشنے والا قدر شناس ہی پھر از راہ توبیخ و سرزنش کے کفار کے حق مین
فرماتے ہین کہ کیا نادانی کی باتین کہتے ہین *

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِکَ ؕ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ
کیا کہتے ہین اسنے باندھا اللہ پر جھوٹھ سو اگر اللہ چاہے مہر کردے تیرے دل پر اور مٹاوے اللہ جھوٹھ کو اور ثابت کرتا ہی سچ کو

بِکَلِمٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
اپنی باتون سے اوسکو معلوم ہی جو دلون مین ہی * موضح

کیا کہتے ہین کافر کہ افترا کیا ہی پیغامبر نے خدا پر جھوٹ پس اگر چاہے خدا مہر رکھے تیرے دل پر اور نابود کرتا ہی خدا بیہودہ کو اور ثابت
کرتا ہی دین درست کو ساتھ باتون اپنی کے تحقیق خدا دانا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ سینون مین ہی * تفسیر * یعنی اللہ اپنے اوپر
کیون جھوٹ بولنے دے دل کو بند کردے مضمون نہ آوے جسکو باندھے اور یونہی چاہیے تو کفر کو مٹا دے بن پیغام بھیجے مگر وہ اپنی باتو
سے دین ثابت کرتا ہی اسواسطے نبی پر کلام بھیجتا ہی * موضح * کیا کہتے ہین اگلو یا کہا گیا کیا ایسی جرأت کرتے ہین کفار کہ نسبت کرتے ہین
ایسے رسول کی طرف افترا کی پھر افترا بھی ایسا بڑا کہ اللہ پر افترا کرین جھوٹ کہ دعوی رسالت کا اور قرآن کے اوترنے کا جھوٹ موٹ بنالین
تا یہ کبھی نہین ہو سکتا اوس جیسے شخص سے پس اگر چاہے اللہ مہر رکھدے تیرے دل پر یعنی مضبوط کردے دل کو ساتھ صبر کے اونکے ایذا دینے پر
ساتھ اثبات وغیرہ کے تو کہ نہ داخل ہوا اوسمین رنج بسبب جھٹلانے اونکے کے اور کیا اللہ نے ایسا ہی اور مٹاتا ہی اللہ بیہودہ کو یعنی
شرک کو اور ثابت کرتا ہی دین درست کو یعنی ظاہر کرتا ہی اسلام کو اور ثابت کرتا ہی اوسکو ساتھ باتون اپنی کے یعنی ساتھ اوس کتاب اپنی کے
کہ اوتاری اپنے نبی کی زبان پر اور بموجب صاحب ارک کے ترجمہ یَمْحُ اللّٰہُ اور یُحِقُّ الْحَقَّ کا یون چاہیے اور مٹا دیگا اللہ باطل کو اور
ظاہر و ثابت کریگا اسلام کو اسلیے کہ ایک تو جملہ بل ہو وعدہ مطلق سے کہ حاشیے مین لکھا ہی یہ بات سمجھی جاتی ہی اور دوسرے بعد تفسیر یحق
الحق کے لکھا ہی وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَمَحَا بَاطِلَہُمْ وَاَظْہَرَ الْاِسْلَامَ یعنی اور تحقیق کیا اللہ نے یہ پس مٹایا اونکے باطل کو
اور ظاہر کیا اسلام کو حاصل یہ کہ انھون نے معنی استقبال کے لیے ہین اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب
وغیرہما نے معنی حال کے لیے ہین جیسا کہ اونکے ترجمون سے سمجھا گیا اور خدا دانا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ سینون مین ہی یعنی جانتا ہی جو
کچھ تیرے سینے مین ہی اور اونکے سینون مین ہی پس موافق اوسکے جزا سزا دیگا * مل * اور تفسیر کشاف سے معلوم ہوا کہ یَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ الخ
کے دونون معنی صحیح ہین یعنی حال کے بھی اور استقبال کے بھی کہ لکھا ہی پھر فرمایا اور اللہ کی عادت سے یہ ہی کہ مٹاتا ہی باطل کو اور ثابت کرتا ہی
حق کو ساتھ کلمات اپنے کے یعنی ساتھ وحی اپنی کے اور ساتھ حکم اپنے کے مانند قول اللہ تعالی کے کہ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی
الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ یعنی بلکہ ڈالتے ہین ہم یعنی لاوینگے اور غالب کرینگے ہم حق کو یعنی ایمان کو باطل پر یعنی کفر پر پس سر کچلیگا

حق باطل کا یعنی دفع کریگا اوسکو پس حاصل معنی آیت یمح اللہ الخ کے یہ ہین کہ اگر ہوگا محمد مفتری جیساکہ یہ گمان کرتے ہین تو البتہ کھولدیگا
اللہ اوسکے افترا کو اور نابود کریگا اوسکو اور غالب کریگا حق کو اوسکے باطل پر پس دفع کریگا حق باطل کو اور جائز ہی یہ کہ ہو وعدہ واسطے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مٹادیگا اللہ اوس باطل کو کہ کفار اوسپر ہین یعنی بہتان اور تکذیب کو اور ثابت کریگا اوس حق کو کہ تو
اوسپر ہی ساتھ قرآن کے اور حکم اپنے کے کہ نہین مل سکتا یعنی مدد کریگا میری اوسپر اور قتادہ سے یختم علی قلبک کے معنی منقول ہین کہ
بھلادیگا اللہ قرآن کو اور منقطع کریگا تجسے وحی یعنی اگر افترا کریگا اللہ پر جھوٹ تو کیا جاویگا ساتھ اوسکے یہ اور مراد کلمات سے وحی ہی یا حکم قضا یا کلمہ
یا کلمۂ اسلام کہ اوسکو بلند کیا اور بیہودہ مطلبون کو نابود کیا اور معالم وغیرہ مین ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ جب آیت قل لا اسئلکم علیہ
اجرا الا المودۃ فی القربیٰ نازل ہوئی تو ایک جماعت کے دلون مین خطرہ آیا کہ پیغمبر ہمکو اپنے اقربا کی دوستی کی رغبت دلاتے ہین تو بعد اپنے
محکوم علی وغیرہ کے ہون جبرئیل نے اونکے اتہام سے آنحضرت کو خبر دی ساتھ اوتارنے آیت انہ علیم بذات الصدور کے اور
آنحضرت نے اوس جماعت کو خبر دی اونھون نے کہا یا رسول اللہ گواہی دیتے ہین ہم کہ تم راست گو ہو ہمنے اس اندیشے سے توبہ کی آیت
وھو الذی یقبل التوبۃ اوتری ۔ بحر

وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السیّات ویعلم ما تفعلون ۝
اور وہی ہی جو قبول کرتاہی توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتاہی برائیان اور جانتاہی جو کرتے ہو ۔

اور وہ ہی وہ جو قبول کرتاہی توبہ کو اپنے بندون سے اور درگذر کرتاہی برائیون سے اور جانتاہی جو کچھ کرتے ہو تم ۔ تفسیر یعنی ہی پیغام
پونہچاتاہی اور بندون کو سب معاملت اپنے رب سے ہی ۔ مو توبہ یہ ہی کہ رجوع کرے گناہ سے اور ترک واجب سے زمانہ حال مین اور
نادم ہو اوسپر نسبت زمانہ ماضی کے اور قصد کرے کہ آیندہ کو پھر کبھی نہین کرنے کا اور اگر بندے کا حق ہو تو بغیر اوسکی رضا کے
چھٹکارا نہین اور روایت کی جابر نے کہ ایک اعرابی داخل ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور کہا اللھم انی استغفرک
واتوب الیک اور تکبیر کہی یعنی نماز کی پس جب فارغ ہوا وہ اپنی نماز سے تو کہا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ ای شخص جلدی
چلانی زبان ساتھ استغفار کے توبہ کذابین کی ہی اور توبہ تیری محتاج ہی اور توبہ کی پس کہا اوسنے ای امیر المومنین پھر توبہ کیا ہی کہا
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اسم ہی کہ واقع ہوتاہی چھ معانی پر یعنی چھ باتین ہون جب توبہ کہلائیگی زمانہ گذشتہ مین جو گناہ کیے ہین
اونپر ندامت ہو اور فرائض جو ضائع ہوئے ہون اونکی قضا کرے اور حقوق لوگون کے واپس کرے اور گھلاوے نفس کو طاعت مین جیساکہ
پرورش کیاہی اور فربہ کیاہی تو نے اوسکو معصیت مین اور چکھاوے نفس کو تلخی طاعت کی جیسے کہ چکھایاہی اوسکو مزہ گناہ کا اور رووے
بدلے ہر ہنسنے کے اور سری سقطی سے ہی کہ توبہ کہتے ہین صدق عزیمت کو ترک گناہون پر اور رجوع کرنے کو طرف علام الغیوب کے اور غیر سری
سے منقول ہی کہ توبہ یہ ہی کہ نہ پاوے حلاوت گناہ کی دل مین وقت یاد کرنے اوسکے اور سہیل سے ہی کہ توبہ انتقال کرنا ہی احوال بد سے طرف
احوال نیک کے اور جنید بغدادی رحمہ اللہ سے ہی کہ توبہ یہ ہی کہ موڑے منہ پھیرے ماسوی اللہ سے اور کہا بعضے اولیاء اللہ نے کہ لائق ہی عاقل کو کہ جب
توبہ کرے تو دس چیزین بجالاوے استغفار کرے زبان سے اور ندامت ہو دل مین اور دور کرے گناہ کو بدن سے اور قصد کرے اسپر کہ نہین پھر کریگا
مین گناہ کبھی اور حب آخرت ہو اور بغض دنیا اور قلت کلام اور قلت کھانے کی اور قلت پینے کی تو کہ فارغ ہو علم حاصل کرنے کے لیے اور
قلت سونے کی کہ متقیون کی صفت مین اللہ تعالی فرماتاہی کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون وبالاسحار ھم یستغفرون
یعنی تھے وہ ساتھ اس صفت کے کہ سوتے تھے تھوڑی سی دیر رات سے اور نماز پڑھتے تھے اکثر رات اور وقت سحر ون کے وہ استغفار کرتے تھے
یعنی کہتے تھے اللھم اغفرلنا یعنی یا اللہ بخشدے ہمارے لیے گناہ اور زہری سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وھو الذی

یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ عباده سے کہا ابوہریرہ رضی نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی
ساتھ توبہ بندے اپنے کے ایک تمہارے سے کہ پاوے سواری گم ہوئی اپنی اوس جگہہ مین کہ ڈرتا ہی اوس سے کہ ہلاک کرے اوسکو اوسمین پیاس انتہی ✣
اور درگذر کرتا ہی برائیون سے یعنی سواے شرک کے معاف کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بدون توبہ کے بھی اور جانتا ہی جو کچھہ کہ کرتے ہو یعنی قسم توبہ
اور معصیت سے اور لفظ مَا تَفْعَلُوْنَ پر وقف نہین ہی یعنی آیت ہی واسطے عطف کے اور اتصال معنی کے ✣ مِنْ کشاف ✣ درمنثور

✣ منہیات ✣

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ
اور دعا سنتا ہی ایمان والون کی جو بھلے کام کرتے ہین اور بڑھتی دیتا ہی اونکو اپنے فضل سے اور جو منکر ہین اونکو سخت مار ہی ✣ مؤ

اور قبول کرتا ہی دعا اون لوگون کی کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے ہین اچھے اور زیادہ دیتا ہی اونکو اپنے فضل سے اور کافرونکے لیے ہی
عذاب سخت ✣ تفسیرین ✣ یعنی جب دعا کرتے ہین وہ اوس سے قبول کرتا ہی دعا اونکی اور دیتا ہی اونکو جو کچھہ کہ طلب کرتے ہین اور زیادہ دیتا ہی
اونکے مطلوب سے ازراہ تفضل کے اور بعضون نے کہا معنی اسکے یہ ہین وَيَسْتَجِيْبُ لِلَّذِيْنَ پس حذف کیا گیا لام احسان نے کہا اللہ اونکی
قبول کرتا ہی توبہ اونکی جب توبہ کرتے ہین اور معاف کرتا ہی گناہ اونکے اور قبول کرتا ہی دعا اونکے لیے جب دعا کرتے ہین اوس سے اور زیادہ دیتا ہی
اونکو اوس چیز سے کہ مانگتے ہین اور ابراہیم بن ادہم سے منقول ہی کہ کہا لوگون نے اونسے کہ کیا حال ہی ہمارا کہ دعا کرتے ہین ہم اللہ سے پس
نہین قبول کیجاتی کہا ابراہیم نے اسلیے کہ اوسنے پکارا تمکو پس نہ جواب دیا تمنے اوسکو یعنی اوسنے اچھے کامون کے کرنے کو اور بری باتون سے
باز آنے کو کہا پس نہ کہا مانا تمنے اوسکا پھر پڑھی یہ آیت وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ✣
یعنی اور اللہ بلاتا ہی تمکو طرف دار السلام کے یعنی بہشت کے کامون کی اور قبول کرتا ہی اللہ دعا اون لوگون کی کہ ایمان لائے یعنی پہلی آیت سے
اللہ کا پکارنا ثابت ہوا اور دوسری آیت سے قبول کرنا اللہ کا دعا اونکی کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے حاصل دونون آیتون سے یہ ہوا کہ اللہ بہشت
کے کامون کی طرف بلاتا ہی جو اوسکا کہا مانتا ہی اوسکی دعا قبول کرتا ہی اور جو اوسکا کہا نہ مانے گیا توقع رکھے قبولیت دعا کی سلمہ بن سبرہ سے
روایت ہی کہ کہا وعظ کہا ہمارے آگے معاذ نے پس کہا تم مومن ہو اور تم اہل جنت ہو واللہ بلا شبہہ مین امید رکھتا ہون کہ ہووینگے بہشت مین تمام
وہ لوگ کہ اچھے کام کرتے ہین فارس و روم مین اسلیے کہ ایک اونکا کرتا ہی عمل خیر پس کہتا ہی دوسرا اَحْسَنْتَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ اَحْسَنْتَ
رَحِمَكَ اللّٰهُ یعنی اچھا کام کیا تونے برکت دے اللہ تجمین اچھا کام کیا تونے رحم کرے تجپر اللہ اور اللہ تعالی فرماتا ہی وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ✣ اور ابراہیم نخعی سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ
کہ کہا شفاعت قبول کیجاویگی اونکی اونکے بھائیون کے بھائیون کے حق مین یعنی اونکے بھائیون کے جو بھائی رشتے کے یا دودھ شریک ہونگے اونکے
حق مین بھی شفاعت اونکی قبول کیجاویگی پس یہ مراد ہی وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ سے عذاب سخت ہی یعنی آخرت مین ✣ مِنْ کشاف ✣ درمنثور
کافر اور مومنون کی بھلائی برائی وغیرہ بیان کرکر اب ایک اور مطلب بیان کرتے ہین مومنون کی تسلی کے لیے کہ یہ کفار کی فراغت دیکھکر طمع
نکرین اللہ کا فعل خالی حکمت سے نہین ✣

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِى الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ
اور اگر پھیلاوے اللہ روزی اپنے بندون کو تو دھوم اوٹھاوین ملک مین پر اوتارتا ہی ناپ کر جتنی چاہتا ہی بیشک وہ اپنے بندون کی خبر رکھتا ہی دیکھتا ہی ✣ مؤ

اور اگر فراخ کرتا خدا روزی اپنے بندون پر تو البتہ فساد کرتے زمین مین ولیکن اوتارتا ہی موافق اندازے کے جو کچھہ چاہے تحقیق خدا اپنے
بندون کے حال کا دانا بینا ہی ✣ تفسیرین ✣ اگر فراخ کرتا الخ یعنی اگر غنی کرتا سب بندون کو اور لَبَغَوْا البغی سے ہی بمعنی ظلم کے یعنی

ظلم کرتے آپسمین ایک دوسرے پر اسلیے کہ غنا سبب سرکشی اور ظلم کا ہی اور کفایت کرتا ہی حال فرعون یا قارون کا عبرت ہونے مین اور
اسی لیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ زَهْرَةُ الدُّنْیَا وَكَثْرَتُهَا یعنی بڑے ڈر کی
چیز کہ جس سے ڈرتا ہون مین اپنی امت کے حق مین زینت و تازگی دنیا کی ہی اور کثرت اوسکی یا لَبَغَوْا کا معنی یہ ہی یعنی تکبر کرتے یعنی البتہ تکبر کرتے
زمین مین اور کرتے وہ کام کہ تکبر سے پیدا ہوتے ہین یعنی فساد کرتے اور نام و نمود و عالی قدری کے طالب ہوتے کہا ابن عباس نے کہ یعنی لوگونکی
طلب کرنا مکان کا ہی بعد مکان کے اور طلب کرنا سواری کا بعد سواری کے اور لباس کا بعد لباس کے اور کہا بعضون نے کہ اوتری یہ آیت
اہل صفہ کے حق مین آرزو کی تھی اونھون نے وسعت رزق اور تونگری کی کہا خباب بن ارت نے کہ ہمارے حق مین نازل ہوئی یہ آیت اور سبب
اسکا یہ ہوا کہ ہمنے نظر کی طرف اموال بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع کے پس آرزو کی ہمنے اونکی پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت
دانا بینا ہی یعنی جانتا ہی احوال اونکا پس موافق اندازے کے دیتا ہی اونکو جسقدر مقتضی ہوتی ہی حکمت اوسکی پس محتاج بھی کرتا ہی اور
غنی بھی کرتا ہی اور باز رکھتا ہی روزی اور دیتا بھی ہی اور تنگی رزق کی کرتا ہی اور فراخی بھی کرتا ہی غرض کہ جو مناسب اونکے حال کے اوسکی
حکمت بالغہ کے نزدیک ہوتا ہی اوسقدر دیتا ہی اور اگر سب کو غنی کرتا تو ظلم اور فساد اور گناہ کرتے اور اگر محتاج کرتا تو ہلاک ہوجاتے پھر اگر
کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہین بعضے لوگون کو کہ فراخ رزق ہوتے ہین باوجود بغی کے اور بعضون کو دیکھتے ہین کہ بغی رکھتے ہین بدون فراخی کے
پس شرط کو کیون لگائی تو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ بات کم ہوتی ہی اور اسمین کچھ شک نہین کہ بغی ساتھ فقر کے بہت ہی کم ہوتی ہی اور ساتھ فراخی
کے اکثر و اغلب ہوتی ہی غرض کہ یہ فرمایا بنا بر اکثر و اغلب کے اور قلیل کا کچھ اعتبار نہین ۞ مد ۞ کشاف ۞ معا ۞ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس قسم ہی اللہ کی نہین محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ
فراخ کی گئی اونپر کہ تھے پہلے تمھارے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا
اونکو ۞ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اون چیزون سے کہ ڈرتا ہون مین تمپر اے صحابہ یا اے امت پیچھے وفات اپنی کے وہ چیز ہی
کہ کھولی جاویگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاویگی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا
غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
بانتظار وحی کے دیر تک یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پونچھا آنحضرت
نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کہ وقت اوترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اوسکی
یعنی اور اچھا جانا اوسکو اوس سوال مین اسلیے کہ لوگون کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہی کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق
اگرچہ بہت ہو جملہ بھلائی سے ہی اور اوس سے برائی پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کے اور تجاوز کرنے کے حد اعتدال سے مانند بہار کے کہ نہین
اگاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہی فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کھانے کے ہوتا ہی جیسے کہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس اوس چیز سے کہ اگاتی ہی
بہار قسم گھانس سے وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے ہوجاتا ہی یعنی اگر مرا نہین قریب مرنے کے پہونچتا ہی مگر کھانے والا
جانور گھانس سبز کا اس طرح کہ کھائے گھانس یہان تک کہ تن گئین کوکین اوسکی بیٹھا سامنے ٹکیہ آفتاب کے یعنی عادت ہی جانور کی کہ جب بدہضمی سے
پیٹ اوسکا پھول جاتا ہی تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہی جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچھ اوسکے پیٹ مین ہوتا ہی نکلجاتا ہی جیسے کہ فرمایا پس
پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی پس اپھارہ پیٹ کا جاتا رہا پھر پھرا طرف چراگاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ اور
نرم و رنگین ہی کہ آنکھ مین اچھا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ لینا اوسکا دل مین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوے مال کو
ساتھ حق اوسکے کے یعنی بقدر احتیاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اوسکو بیچ حق یعنی مصرف اوسکے کے کہ واجب ہی یا مستحب پس اچھا

مدد کرنے والا ہی وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوے اوسکو بغیر حق اوسکے کے ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا
وہ مال گواہ اور دلیل اوسپر یعنی اوسکے اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نقل کین یہ دونون حدیثین بخاری مسلم نے ٭ف٭ تازگی
اور خوبی اور زینت دنیا کی جو کہی اشارہ ہی اسپر کہ ابتدا اوسکی شیرین اور سبز ہی اور پہر جلدی فنا ہوجاتی ہی اور معنی یہ ہین کہ مین ڈرتا ہون تمپر
اس سے کہ کثرت تمہارے اموال کی وقت فتح ہونے شہرون کے باز رکھیگی تمکو اچھے اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگے تم مین اخلاق بد
مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کے اور اون چیزون کے کہ متعلق ہین ساتھ ان دونون کے لوازم امور دنیویہ سے اور مانند روگردانی کے
سامان طیار کرنے موت کے سے اور پہر پہیر الخ یعنی کہاتا ہی اور بدہضمی ہوتی ہی اور پیٹ سے نکال ڈالتا ہی اور پہر کہاتا ہی یہ تمثیل ہی حال اوس
شخص کی کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت پہونچتا ہی بسبب غلبۂ شہوت اور حرص کے کہ مرکوز ہی آدمی زاد
کی طبیعت مین لیکن جلدی اوس سے رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے توبہ اور ندامت
کرتا ہی اور واسطے پاک کرنے نفس کے گناہون سے علاج اپنے نفس کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی الخ اشارہ ہی طرف
حال اوس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوس سے ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع اور استغفار کی نپائی اور ساتھ
قیاس اون دونون قسمون ذکر کی گئین کے ایک اور قسم بھی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہی کہ اصلا ہاتھ گناہ پر نمارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا
اور دنیا سے بے رغبتی کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت پہونچانے والا بھلائیون کے کرنے مین ایک نے
یعنی سابق نے اصلا ہاتھ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسرے نے یعنی مقتصد نے آلودہ کیا ولیکن دہو ڈالا اور تیسرے یعنی ظالم کا ہاتھ آلودہ ہی دنیا سے
گیا نعوذ باللہ من ذلک پہر اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیون کے بیچ محبت مال اور صرف کرنے اوسکے کے پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز الخ
اور بغیر حق اوسکے کے یعنی بغیر احتیاج کے طرف اوسکے اور جمع کیا اوسکو حرام سے اور نہ خرچ کیا اپنے رب کی رضامندی مین اور مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور
سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبے حرص کے مانند اوس شخص کے ہی کہ اوسکو جوع البقر ہوئی اور مانند اوس بیمار کے ہی کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیراب
نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہی پیاس کی اور پیٹ بہت پہول جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جانے منتر اوسکا جائز ہی اوسکو لینا اوسکا والا نہین جائز پس لوگون نے کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی
کہا اونہون نے وہ یہ ہی کہ معلوم کرے کہ کہان سے لیتا ہی اوسکو اور کہان خرچ کرتا ہی اوسکو ٭ح٭ع٭ روایت ہی انس سے کہ انہون نے نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے جبرئیل ع سے اونہون نے اللہ تعالی سے کہا جبرئیل ع نے کہ فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ جسنے اہانت کی میرے ولی کی
پس تحقیق نکلا وہ مجھسے لڑنے کو اور بلاشبہہ مین غصے ہوتا ہون اپنے اولیا کے لیے جیسے کہ غصے ہوتا ہی شیر کتے کے بچے پر اور نہین تقرب ڈھونڈھا
طرف میری میرے بندے مومن نے مانند ادا کرنے اوس چیز کے کہ فرض کیا مینے اوسپر اور ہمیشہ میرا بندہ مومن تقرب ڈھونڈھتا ہی طرف میری
ساتھ نوافل کے یہان تک کہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو پس جب کہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو ہوتا ہون مین اوسکے لیے سماعت
اور بصارت اور ہاتھ اور تایید کرنے والا اگر دعا کرتا ہی مجھسے قبول کرتا ہون مین دعا اوسکی اور اگر سوال کرتا ہی مجھسے کچھ دیتا ہون مین اوسکو اور
نہین تردد کرتا مین اپنے بندے کے لیے کسی چیز مین کہ مین کرنے والا ہون اوسکو مانند تردد کرنے اپنے کے بیچ قبض کرنے اپنے بندے مومن کی
روح کے مگر وہ رکھتا ہی وہ موت کو اور مجکو ناگوار ہوتا ہی آزردہ ہونا اوسکا اور مرنے سے چارہ ہی نہین اوسکو اور بلاشبہہ بعضے میرے مومن بندون
مین سے البتہ وہ ہی کہ مانگتا ہی مجھسے ایک قسم عبادت سے پس باز رکھتا ہون مین اوسکو اوس سے اس سبب سے کہ نہ داخل ہوا اوسکے دل مین عجب
پس خراب کرے اوسکو اور بعضے میرے مومن بندون مین سے البتہ وہ ہی کہ نہین سنوارتا اوسکے ایمان کو مگر غنا اور اگر محتاج کرون مین اوسکو
تو البتہ بگاڑ ڈالے اوسکے ایمان کو یہ اور تحقیق بعضے میرے مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتا اوسکے ایمان کو مگر فقر اور اگر غنی کرون مین اوسکو

تو البتہ بگاڑ ڈالے اوسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہ بعضے میرے مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتی اوسکے ایمان کو مگر صحت اور اگر بیمار کر دون
اوسکو تو خراب کردے اوسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہ بعضے میرے مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتی اوسکے ایمان کو مگر بیماری اور اگر
تندرست کردون مین اوسکو تو البتہ خراب کردے اوسکے ایمان کو یہ بلاشبہ مین ہی تدبیر کرتا ہون اپنے بندون کے امر کی بسبب جاننے اپنے کے
اونکے دلون کے حال کو بلاشبہ مین علیم و خبیر ہون* **درمنثور*** **تنبیہ*** صدق اللہ و صدق رسولہ فراخی
رزق مین ثابت قدم رہنا بڑے مردون کا کام ہی اکثر تو یہی ہوتا ہی کہ خدا اور رسول کو بھی بھول جاتے ہین بس بقدر حاجت ہی کے ملنے تو تو
رجوع رہتا ہی خدا کی طرف والا کیا ٹھکانا ہی اسی لیے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین نکلتا آفتاب مگر کہ اوسکے دونون طرف
فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو سوائے جن و انس کے یا ایها الناس هلموا الی ربکم ما قل وکفی خیر
مما کثر والهی یعنی اے لوگون آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کردے
یاد الٰہی سے* اور فرمایا کیا ہی کوئی کہ چلے پانی پر بغیر بھیگنے قدمون اپنے کے عرض کیا صحابہ نے نہین یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیادار نہین سالم
رہتا گناہون سے اور فرمایا جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بندے کو تو روکتا ہی اوسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تم مین کا کہ روکتا ہی بیمار اپنے کو
یعنی استسقا والے کو پانی سے* اور فرمایا دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہی اونکو ابن آدم برا جانتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور
برا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہی* اور فرمایا جو کوئی راضی ہوا اللہ سے ساتھ تھوڑے رزق کے راضی ہوتا ہی اللہ تعالی
اوس سے ساتھ تھوڑے عمل کے* **مشکوٰۃ*** مومنون کو تسلی دیکر اب گویا فرماتے ہین کہ موافق اندازے کے دینا
یہ تمھارے ہی بھلے کے لیے ہی ورنہ ہمارے کارخانہ قدرت مین کچھ کمی نہین ہماری رحمت عامہ اور قدرت کاملہ کا بیان سنو*

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ○
اور وہی ہی جو اوتارتا ہی مینہہ پیچھے اس سے کہ آس توڑ چکے اور پھیلاتا ہی اپنی مہر اور وہی ہی کام بنانے والا خوبیون سراہا* صق

اور وہ ایسا ہی کہ اوتارتا ہی مینہہ بعد اسکے کہ ناامید ہوئے اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی اور وہ ہی کارساز ستودہ کار* **تفسیر**
بعد اسکے کہ ناامید ہوئے لوگ اوس سے اور یہ بہت باعث ہی اونکے لیے کہا مقاتل نے کہ روکا اللہ تعالی نے مینہہ اہل مکہ سے
سات برس یہان تک کہ ناامید ہوئے پھر اوتارا اللہ تعالی نے مینہہ پس یاد دلائی اونکو نعمت اپنی اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی یعنی برکتین مینہہ کی
اور منافع اوسکے اور وہ چیز کہ حاصل ہوئی ہی بسبب اوسکے قسم ارزانی وغیرہ سے اور کہا لوگون نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ سخت ہوا قحط
اور ناامید ہوئے لوگ پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ برسائے گئے اب یعنی عنقریب ہی کہ برستا ہی بموجب اسی آیت کے یہ فرمایا اور اور روایت مین
آیا ہی کہ ایک شخص نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یا امیر المومنین روکا گیا مینہہ اور ناامید ہوئے لوگ پس کہا حضرت عمر نے برسائے گئے تم اب
پھر پڑھی یہی آیت وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا* جائز ہی کہ مراد ہو رحمت اوسکی سے رحمت اوسکی ہر چیز
مین گویا کہ فرمایا کہ اوتارتا ہی اللہ رحمت کہ وہ مینہہ ہی اور پھیلاتا ہی سوائے اوسکے اور رحمت واسعہ اپنی حمید یعنی تعریف کیا گیا ہی اسپر تعریف
کرتے ہین اوسکی اہل طاعت اوسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو دعائین نہین ردکیجاتی ہین ایک تو دعا نزدیک اذان کے اور دوسری
دعا نیچے مینہہ کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور قبول کیجاتی ہی دعا چار جگہہ نزدیک ملنے صفون
کے اسکی راہ مین اور وقت اوترنے مینہہ کے اور نزدیک اقامت صلوٰۃ کے اور نزدیک دیکھنے کعبے کے* مل* **درمنثور***

ربع ع ۳

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ○
اور ایک اوسکی نشانی ہی بنانا آسمانون کا اور زمین کا اور جتنے بکھیرے ہین اون مین جانور اور وہ جب چاہے ان سب کو اکٹھا کر سکتا ہی* معا

اور نشانیون قدرت اوسکی سے پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا ہی اور پیدا کرنا اوس چیز کا کہ پھیلائی ہی درمیان ان دونون کے قسم جانورون سے
اور وہ اوپر جمع کرنے اونکے کے جسوقت کہ چاہیگا یعنی روز قیامت کے توانا ہی ٭ تفسیر ٭ دابہ کہتے ہین اوس چیز کو کہ چلے زمین
قسم انسان وغیرہ سے اور مجاہد سے بیچ تفسیر وما بث فیہما من دابۃ کے کہا دابہ سے مراد آدمی اور فرشتے ہین ٭ جلالین ٭ درمنثور ٭

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ○

اور جو پڑے تمپر کوئی سختی سو بدلا اوسکا جو کمایا تمہارے ہاتھون نے اور معاف کرتا ہی بہت ٭ مق ٭

اور جو کچھ کہ پہونچے تمکو قسم مصیبتون سے پس بسبب اوس گناہ کے ہی کہ عمل مین لائے ہاتھ تمہارے اور درگذر کرتا ہی اللہ بہت سے ٭ تفسیر ٭
یہ خطاب عاقل بالغ لوگون کو ہی گنہگار ہون یا نیک مگر نبی داخل نہین اور لڑکے اونکو اور کچھ واسطہ ہوگا اور سختی دنیا بھی آگئی اور قبر کی
اور آخرت کی ٭ مق ٭ مصیبت سے مراد غم اور الم اور ناگوار چیزین ہین اور خطاب وما اصابکم مین مومنون کو ہی بسبب اوس گناہ کے ہی کہ
یعنی بسبب تقصیر و گناہون کے ہی کہ کیے تمنے اور نسبت کیا اونکو ہاتون کی طرف اسلیے کہ اکثر افعال ہاتون ہی سے ہوتے ہین اور بڑے ہین
اس آیت کے پیچھے جو کہ قائل ہین تناسخ یعنی آواگون کے پس وہ کہتے ہین کہ اگر نہوتی اطفال کے لیے ایک حالت کہ تھے اوسپر پہلے اس حالت کے
تو ثواب و رنج نہ اوٹھاتے اور ہم کہتے ہین کہ یہ آیت مخصوص ہی ساتھ مکلفین کے ساتھ سیاق و سباق کے اور وہ یہ ہی ویعفوا عن کثیر
اور درگذر کرتا ہی بہت سے یعنی بہت سے گناہون سے پس نہین عذاب کرتا اونپر یا بہت سے لوگون سے پس نہین سزا دیتا اونکو جلدی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے منقول ہی کہ نہین ہی پھڑکنا رگ کا اور نہ کھٹر بیچ لکڑی کی اور نہ زخم پتھر کا مگر بسبب گناہ کے اور البتہ وہ گناہ کہ درگذر کرتا ہی اللہ اونسے بہت ہین
اور کہا ابن عطا نے کہ جسنے نہ جانا یہ کہ جو کچھ پہونچے اوسکو فتنے اور مصیبتین بسبب کرتوت اوسکے کے ہین اور جو کچھ کہ عفو کردیا اوس سے اوسکے مولا نے
بہت ہی ہو اوہ کم نظر کرنے والا بیچ احسان رب اپنے کے طرف اپنے اور کہا محمد بن حامد نے کہ بندہ کو لازم ہی واسطے تقصیرات اپنے کے ہر وقت یعنی
بہر حال و ہر وقت قصور مند ہی اور تقصیرات اوسکی طاعات اوسکی مین بہت ہین بنسبت تقصیرات اوسکی کے وقت گناہون اوسکے مین اسلیے
کہ تقصیر معصیت مین ایک دم کرتا ہی اور تقصیر طاعت مین کئی وجہون کر ہی مانند ریا اور عجب اور مکر و فریب وغیرہ کے اور اللہ تعالیٰ ہلاک کرتا ہی اپنے
بندے کو اوسکی تقصیرات سے ساتھ طرح طرح کی مصیبتون کے تو کہ ہلکا کرے اوس سے بوجھ گناہون اوسکے کا قیامت مین اور اگر نہوتا عفو
و رحمت اوسکی البتہ تو ہلاک ہوجاتا اول قدم مین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی کہ اونھون نے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس سے
عفو کیا گیا گناہ دنیا مین عفو کیا گیا اوس سے آخرت مین اور جو کوئی عذاب کیا گیا دنیا مین نہین دوبارہ کیا جاویگا اوسپر عذاب آخرت مین
اور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ یہ آیت قرآن مین بڑی ہی امید کی ہی مومنون کے لیے اسلیے کہ کریم نے جب سزا دی ایکبار نہین سزا
دیگا دوبارہ اور جب عفو کیا نہین پھیر پانیگا وہ گناہ ٭ مل ٭ معا ٭ جلا ٭ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی
کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی نہین کھٹر بیچ لکڑی کی اور نہ پھسلنا قدم کا اور نہ پھڑکنا رگ کا مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ درگذر کرتا ہی
اللہ اوس سے بہت ہی کہا علی بن ابی طالب نے کیا نہ خبر دون مین تمکو افضل آیت کی اللہ عزوجل کی کتاب سے کہ بیان کیا ہمسے اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ یہ ہی وما اصابکم الخ اور فرمایا آنحضرت نے اور تفسیر کرتا ہون مین اسکی تیرے لیے ای علی جو کچھ کہ پہونچتا ہی تمکو مرض
یا عذاب یا بلا دنیا مین پس بسبب گناہون کے ہی کہ کیے ہاتون تمہارے نے اور اللہ عزوجل اکرم ہی اس سے کہ دوبارہ کرے اوپر عذاب آخرت مین
اور جو کچھ کہ عفو کیا اللہ نے اوس سے دنیا مین پس اللہ بڑا بردبار ہی اس سے کہ عذاب کرے بعد عفو اوسکے کے اور ابی موسی سے ہی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین پہونچتی کسی بندہ کو سختی زیادہ یا کم مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ اوس سے بہت ہی اور پڑھی یہ آیت وما
اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر ○ اور عمران بن حصین سے روایت ہی کہ داخل ہوئے اونکے پاس

کوئی بارانکے اس حال مین کہ مبتلا کیے گئے تھے وہ بدنی بیماری مین پس کہا ہم غمگین ہین تمہارے لیے بسبب دیکھنے بیماری کے کہا پس نہ غمگین ہون اسلیے کہ دیکھتے ہین ہم گناہ اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ اوس سے بہت ہی پھر پڑھی آیت وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ○ اور ضحاک سے ہی کہ کہا نہ سیکھا کسی نے قرآن پھر بھول گیا اوسکو مگر بسبب کرنے گناہ کے پھر پڑھی یہ آیت وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ + اور کہا اور کونسی مصیبت بہت بڑی ہی قرآن کے بھولنے سے اور حضرت ابوبکر کی بیٹی اسما نام سے منقول ہی کہ انکے سر مین درد تھا پس رکھتین تھین ہاتھ اپنا اپنے سر پر اور کہتی تھین یہ درد بسبب گناہ میرے کے ہی اور جو کچھ کہ بخشتا ہی اللہ بہت ہی + در منثور + اوپر بیان ہوا تھا کہ بہت سے گناہون سے اللہ درگذر کرتا ہی اب بیان فرماتے ہین کہ یہ درگذر کرنا کچھ از راہ عاجزی کے نہین ہی بلکہ محض عنایت و پرورش ہی ہماری اگر ہم گرفت ہر بات پر کرین تو کون تمہاری کارسازی اور مددگاری کر سکتا ہی ++

وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○

اور تم تھکانے والے نہین بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین تمکو اللہ کے سوا کام بنانے والا نہ مددگار + مو

اور نہین ہو تم عاجز کرنے والے زمین مین اور نہین ہی تمہارے لیے سوا خدا کے کوئی کارساز اور نہ مددگار + تفسیر + عاجز کرنے والے یعنی جو کچھ ہمنے مصیبتین مقدر کین ہین چاہیے تم اونسے بھاگ سکو اور ہمکو تھکا دو سو ممکن نہین اور نہ مددگار کہ دفع کرے تمسے عذاب جب کہ اوترے وہ تمپر + معق + بیچ مین ایک جملہ معترضہ بیان فرما کر پھر اپنی قدرتین بیان فرمانی شروع کین +

وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ○ إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ

اور ایک اوسکی نشانی ہین چلتے جہاز دریا مین جیسے پہاڑ اگر چاہے تھام دے باو پھر رہ جاوین سارے دن ٹھہرے اوسکی پیٹھ پر مقرر

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ○

اسمین پتے ہین ہر ٹھہرنے والے کو جو حق مانے + مو

اور نشانیون قدرت اوسکی سے جہاز ہین چلنے والے دریا مین مانند پہاڑون کے اگر چاہے تھم رکھے باوکو پس ہو جاوین جہاز ٹھہرے ہوئے دریا کی پیٹھ پر تحقیق اس مقدمے مین البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے + تفسیر + ہر صبر کرنے والے کے اوسکی بلا پر اور شکر کرنے والے کے نعمتون پر مراد اس سے مومن مخلص ہی کہ صبر کرتا ہی سختی پر اور شکر کرتا ہی نرمی مین پس ایمان کے دو ٹکڑے ہین ایک ٹکڑا شکر ہی اور ایک ٹکڑا صبر کہا شعبی نے کہ شکر آدھا ٹکڑا ہی ایمان کا اور صبر آدھا ٹکڑا ہی ایمان کا اور یقین سارا ایمان ہی اور پڑھا شعبی نے یہ جملہ آیت کا اِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ + اور یہ جملہ اور آیت کا وَآيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ یعنی اور نشانیان ہین یقین کرنے والون کے لیے یا صبار اوسکی طاعت پر اور شکور اوسکی نعمت پر + مجاہد + در منثور +

أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ○

یا تباہ کر دے اونکو لوگون کی کمائی سے اور معاف بھی کرے بہتون کو + مو

یا اگر چاہے ہلاک کرے اہل جہازون کو بسبب اون چیز کے کہ کیا اور درگذر کرتا ہی تقصیرات بہت سے + تفسیر + اَوْ يُوبِقْهُنَّ کا عطف يُسْكِنْ پر اور معنی یہ ہین کہ اگر چاہے تھام رکھے ہوا کو پس ٹھہر جاوین جہاز یا چلا وے ہوا تیز پس غرق ہو جاوین جہاز بسبب جھکڑ ہونے کے بسبب اون چیز کے کہ کیا یعنی گناہون سے اور درگذر کرتا ہی بہت سے گناہون سے پس نہ سزا دے اونپر + مدارک +

وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ○

اور جان لیوین جو جھگڑتے ہین ہماری قدرتون مین کہ نہین اونکو بھاگنے کی جگہ + مو

اِسۡتَرۡشِدُوا الۡعَاقِلَ تُرۡشَدُوۡا وَلَا تَعۡصُوۡہُ فَتَنۡدَمُوۡا یعنی مشورہ پوچھو عاقل سے راہ دکھائے جاؤگے اور نافرمانی کرو اوسکی پس ندامت اوٹھاؤگے اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جسنے ارادہ کیا ایک امر کا پس مشورہ کیا اوسمین اور جاری کیا وہ کام راہ دکھایا جاویگا واسطے مناسب امور کے ✤ کہا سلیمان بن داؤد نے اپنے بیٹے سے کہ ای بیٹے تیرے لازم کر اپنے پر خوف خدا کو اسلیے کہ اوس پر مدار ہی ہر چیز کا ای بیٹے تیرے نہ کر کچھ کوئی کام یہان تک کہ مشورہ کیو تو داناسے پس جب تو کریگا یہ تو غمگین نہین ہوئے گا اوس پر ای بیٹے تیرے لازم کر اپنے پر حبیب اول کو اسلیے کہ حبیب آخر نہین برابر ہوئیگا اوسکے یعنی قدیمی دوست سے جو کام نکلتا ہی وہ نئے سے نہین نکلتا ✤ خرچ کرتے ہین یعنی اللہ کی طاعت مین ✤ مل ✤ در منثور ✤

وَالَّذِيۡنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الۡبَغۡىُ هُمۡ يَنۡتَصِرُوۡنَ ۝ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثۡلُهَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ

اور وہ لوگ کہ جب اونپر ہووے چڑھائی تو وہ بدلا لیتے ہین اور برائی کا بدلا برائی ویسی ہی پھر جو کوئی معاف کرے اور سنوارے

فَاَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ۝

سو اوسکا ثواب ہی اللہ کے ذمے بیشک اوسکو خوش نہین آتے گنہگار ✤ موق

اور واسطے اون لوگون کے کہ جب پہونچے اونکو تعدی بدلا لیتے ہین یعنی اگر ایک ضعیف پر ظالم تعدی کرے تو بزرگ قبیلے کے متفق ہون اور بدلا لین واللہ اعلم اور سزا بدی کی بدی ہی مانند اوسکے پس جو کوئی معاف کرے اور قضیے کو رو بصلاح لاوے پس مزدوری اوسکی خدا پر ہی تحقیق خدا دوست نہین رکھتا ہی ظالمون کو ✤ تفسیر حسینی ✤ بدلا لینے کے معنی ہین ظلم پر بدلا لیتے ہین یعنی اوس سے کہ ظلم کیا اوسنے یعنی قصاص کرتے ہین بدلا لینے مین اوس چیز پر کہ ٹھہرا دی ہی اللہ نے اونکے لیے اور زیادتی نہین کرتے اور تھے صحابہ کہ مکروہ جانتے تھے اسکو کہ ذلیل کرین اپنے نفسونکو اور جرأت کرین اونپر فاسق اور تعریف کی گئی بدلا لینے پر اسلیے کہ جسنے بدلا لیا اور اپنا حق لیا اور نہ تجاوز کیا اسمین اللہ کی حد سے پس نہ زیادتی کی قتل مین اگر تھا ولی دم یعنی وارث مقتول کا کہ جسکو حق خون لینے کا پہونچتا ہی پس وہ مطیع ہی اللہ کا اور جو مطیع ہی وہ تعریف کیا گیا ہی پھر بیان کی حد بدلا لینے کی پس فرمایا وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ الخ پس پہلی سیئہ تو حقیقت مین سیئہ ہی اور دوسری سیئہ نہین اور اوسکو سیئہ فرمایا اسلیے کہ بدلا ہی برائی کی یا اسلیے کہ مشابہ ہی پہلی کے صورت مین یا اسلیے کہ بد دل کرتی ہی اوسکو کہ جسکو پہونچتی ہی یا اسلیے کہ اگر نہوتی پہلی تو دوسری سیئہ ہوتی اسلیے کہ آیت ضرر پہونچانا ہوتا ہی اور دوسری کے سیئہ کہنے مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ معاف کرنا مستحب ہی اور معنی جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ الخ کے یہ ہین کہ واجب ہی کہ جب برائی کا بدلا پہونچایا جاوے تو مثل اوسکے ہو زیادہ نہو اور اَصۡلَحَ کے معنی یہ ہین کہ سنوارے حال کو کہ جو درمیان اوسکے اور درمیان دشمن اوسکے کے ہی ساتھ عفو کرنے کے اور چشم پوشی کرنے کے پس اجر اوسکا اللہ پر ہی یہ وعدہ مبہم ہی کہ بڑائی اوسکی قیاس ہی مین نہین آسکتی اور ظالمون کو یعنی وہ لوگ کہ ابتدا کرتے ہین یا وہ لوگ کہ تجاوز کرتے ہین حد بدلا لینے کی سے حدیث مین آیا ہی کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ روز قیامت کے کہ جسکے لیے اجر ہو اللہ پر پس چاہیے کہ اوٹھے پس نہین اوٹھیگا مگر وہ شخص کہ عفو کیا یعنی ظالم سے ✤ مل ✤ اور ایک روایت مین ہی کہ عفو کیا دنیا مین اور یہ ہی قول اللہ تعالی کا فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ✤ در منثور ✤ کہا ابن زید نے کہ گردانا اللہ تعالی نے مومنون کو دو قسم ایک قسم تو وہ ہین کہ عفو کرتے ہین اپنے ظلم کرنے والے سے پس اول اونکو ذکر کیا کہ فرمایا وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ يَغۡفِرُوۡنَ اور دوسری قسم وہ ہین کہ بدلا لیتے ہین اپنے ظلم کرنے والون سے اور وہ وہ ہین کہ ذکر کیے گئے اس آیت مین کہا ابراہیم نے کہ صحابہ مکروہ رکھتے تھے اسکو کہ ذلیل ہون یعنی کفار کے ہاتھ سے اور جب قادر ہوتے تھے یعنی ظالم کے بدلا لینے پر تو معاف کر دیتے کہا عطا نے کہ وہ مومن ہین کہ جنکو نکالدیا تھا کافرون نے مکے سے اور ظلم کیا اونپر پھر قدرت دی اونکو اللہ نے زمین مین یہان تک کہ بدلا لیا اونھون نے اور لوگون سے کہ ظلم کیا اونپر پھر ذکر کیا اللہ نے بدلا لینے کو پس فرمایا وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثۡلُهَا نام رکھا جزا کا سیئہ اگرچہ نہو سیئہ واسطے تشابہ اونکے کے صورت مین کہا مقاتل نے مراد ہی

ان سے قصاص یعنی بدلا لینا جراحات مین اور خون کرنے مین ÷ کہا مجاہد اور سدی نے کہ وہ جواب دینا قبیح کا ہی جب کہے کوئی اخزاک اللہ
کہے اوسکے جواب مین اخزاک اللہ اور جب کہ شتم یعنی بد کہے تجکو پس شتم کہہ یعنی بدکہہ تو اوسکو مانند اوسکے بغیر اسکے کہ تعدی کرے تو
کہا سفیان بن عیینہ نے کہ کہا مینے واسطے سفیان ثوری کے کہ کیا مراد ہی اللہ تعالی کے اس قول سے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا
فرمایا اگر برا کہے تجکو ایک شخص پس برا کہہ تو اوسکو یا اگر کرے ساتھ تیرے کچھ پس کر تو بھی وہی پس نہ پایا مینے نزدیک اوسکے کچھ یعنی علم معنی اسکے کا
پس پوچھے مینے ہشام بن حجیرہ سے معنی اس آیت کے پس کہا وہ زخمی کرنے والا ہی جب زخمی بدلا لیا جاوے اوس سے اور نہین ہی وہ یہ کہ اگر برا کہے تجکو
پس برا کہے تو اوسکو پھر ذکر کیا عفو کا پس فرمایا فَمَنْ عَفَا ÷ معا ÷ کہا حضرت عایشہ رضی نے کہ میرے ہان زینب آئین اور میرے پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پس متوجہ ہوئین زینب مجہپر پس برا کہا مجکو پس ڈانٹا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ باز آئین وہ پھر فرمایا مجکو کہ
برا کہہ تو اسکو یعنی جیسا کہ اسنے برا کہا ہی پس برا کہا مینے زینب کو یہان تک کہ خشک ہوگیا تھوک اوسکا اوسکے موہنہ مین اور چہرۂ مبارک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا تھا مارے خوشی کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص برا کہنے والے جو کچھ کہتے ہین پس گناہ شروع کرنے والے پر
ہوتا ہی جب تک کہ نہ تعدی کرے مظلوم یعنی جب مظلوم حد سے بڑھجاتا ہی گناہ دونون پر ہوتا ہی پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کھڑے ہونگے بندے حساب کے لیے تو پکاریگا پکارنے والا
چاہیے کہ اوٹھے وہ شخص کہ ہوا اجر اوسکا اللہ پر پس چاہیے کہ داخل ہو بہشت مین پھر پکاریگا دوسری بار چاہیے کہ اوٹھے وہ شخص کہ ہوا اجر اوسکا
اللہ پر کہینگے بندے کہ کون ہی ایسا کہ اجر اوسکا ہوا اللہ پر کہیگا وہی فرشتہ پکارنے والا کہ وہ عفو کرنے والے ہین لوگون سے پس اوٹھینگے ایسے
اور ایسے ہزار آدمی پس داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے ÷ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی بن عمران نے ای رب میرے کون
بہت عزیز ہی تیرے بندون مین سے نزدیک میرے فرمایا اللہ تعالی نے وہ شخص کہ جب قدرت رکھے یعنی بدلا لینے پر بخشدے ÷ تحقیق ایک شخص
برا کہتا تھا ابوبکر رض کو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب بہت برا کہا اوسنے جواب دیا ابوبکر رض نے
بعضی بات اوسکی کا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے رہے پس پوہنچے اونکے پاس ابوبکر اور عرض کیا ای رسول خدا
برا کہتا تھا وہ مجکو اور آپ بیٹھے تھے پس جب جواب دیا مینے اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصے ہوئے آپ اور اوٹھ کھڑے رہے فرمایا آنحضرت نے
کہ تمہارے ساتھ فرشتہ کہ جواب دیتا تھا اوسکو پس جب جواب دیا تونے اوسکو آپڑا شیطان پھر فرمایا ای ابوبکر تین چیزین ہین کہ وہ سب حق ہین
نہین کوئی بندہ کہ ظلم کرے اوسپر کوئی پس عفو کرے وہ اوس سے واسطے اللہ عزوجل کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب ظلم کے مدد اوسکی اور
نہین کھولتا ہی کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے سلوک کرنا اقربا سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کثرت مال کی
اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کمی مال کی ÷ درمنثور

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝
اور جو کوئی بدلا لے اپنے ظلم پر سو اونپر کچھ نہین اولاہنا ÷ موضح

اور البتہ وہ شخص کہ بدلا لے بعد مظلوم ہونے اپنے کے پس وہ جماعت نہین ہی اونپر کچھ راہ ملامت کی ÷ تفسیر بدلا لے یعنی لیوے اپنا
حق اپنا بعد ظلم کیے جانے کے کچھ راہ ملامت کی یعنی عذاب کرنے والے کے لیے اور نہ عتاب کرنے والے کے لیے اور عیب کرنے والے کے لیے
قتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ کے کہ کیا یہ بیچ زخمون کے
ہی کہ آپسمین ایک دوسرے کو زخمی کرے تو وہ بدلا لے اوس سے پس اپر اگر ظلم کرے تجپر کوئی شخص پس نہ ظلم کر تو اوسپر اور اگر ٹھٹھا کرے
تجسے تو نہ ٹھٹھا کر تو ساتھ اوسکے اور اگر خیانت کرے تیری تو نہ خیانت کر تو اوسکی اسلیے کہ مومن عہد پورا کرنے والا ادا کرنے والا امانت کا ہی

۱۵ [illegible] بلکہ ہوتا ہی دوسرا بھی گنہگار بسبب تعدی کے ۱۲ ع

اور فاجر خیانت کرے تو عہد شکن ہوتا ہی + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے بددعا کی اوسپر کہ ظلم کیا اوسنے اوسپر پس تحقیق بدلہ لیا
حضرت عائشہ رض سے ہی کہ اونکا کچھ چرالیا چور نے پس بددعا کی اونھون نے اوسکو پس فرمایا آنحضرت ص نے لا تسبخی عنہ بدعائک علیہ
یعنی اوس سے گناہ سبک نکر بسبب بددعا کرنے کے اوسپر + ف درمنثور + تنبیہ + کہنا ایک شخص کو کسیکو کہ اے خبیث یا مانند
اسکے پس جائز ہی اوسکو رد بیچ ہر گالی کے کہ نہ واجب کرے حد کو مگر ترک کرنا اوسکا افضل ہی اور حد واجب آتی ہی یا زانی یا مانند
اسکے سے کہتے ہین یہ مسئلہ در المختار کی کتاب الکراہیۃ مین ہی بیچ آخر فصل بیع وغیرہ کے +

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
اولاہنا تو اوپر جو ظلم کرتے ہین لوگون پر اور دھوم اوٹھاتے ہین ملک مین ناحق اون لوگون کو ہی ایک دکھ کی مار + موضح

سوائے اسکے نہین ہی کہ راہ ملامت کی اوس جماعت پر ہی کہ ظلم کرتے ہین لوگون پر اور فساد طلب کرتے ہین بیچ زمین ناحق وہ جماعت اونکے
لیے ہی عذاب درد دینے والا + تفسیر + ظلم کرتے ہین الخ یعنی ابتدا کرتے ہین اوسپر ساتھ ظلم کے اور یبغون کے معنی ہین تکبر
کرتے ہین اور بلندی ڈھونڈھتے ہین اور فساد کرتے ہین اور تفسیر کی گئی ہی سبیل ساتھ قتل کرنے اور ضمان لینے اور حجت کے یعنی
جو کوئی قتل کرے کسیکو اوسکو قتل کرنا پہونچتا ہی اور اگر کچھ نقصان کرے ضمان یعنی تاوان لینا پہونچتا ہی اوس سے اور اگر جھگڑے وہ
تو یہ بھی دلیل اپنی حقیت کی قائم کرے + ف +

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝
اور البتہ جسنے سہا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہین + موضح

اور جو کوئی صبر کرے اور بخشدے تحقیق یہ صفت کارہائے مقصودہ سے ہی + تفسیر + صبر کرے ایذا اور ظلم پر اور بخشدے اور بدلا نلے تحقیق
یہ صبر اور بخشدینا اوس سے اون کامون مین سے ہی کہ رغبت دلائی گئی ہی طرف اونکے یا اون کامون مین سے ہی کہ لائق ہی یہ کہ واجب کرے اونکو
عاقل اپنے نفس پر اور سہولت نکرے اونکے ترک کرنے مین + اور کہا ابو سعید قرشی نے کہ صبر کرنا مکروہ پر یعنی ناگوار چیزون پر انبیا کی علامتون
مین سے ہی پس جسنے صبر کیا ناگوار چیز پر اور جزع فزع نکیا نصیب کرتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ حال رضا کا یعنی راضی برضائے مولیٰ ہوتا ہی اور وہ بزرگ
احوال سے ہی اور جسنے جزع فزع کیا مصیبتون سے اور شکوہ کیا سونپتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ طرف نفس اوسکے کے پھر نہین نفع دیتا اوسکو
شکوہ کرنا اوسکا + ف + اور صاحب بحر نے ترجمہ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ کا یہ کیا ہی کہ یہ کام بہترین کامون مین سے ہی +
مسئلہ سالک کو لازم ہی کہ بیچ تمام احوال ظاہری اور باطنی اپنے کے عزیمت کو اختیار کرے اور رخصت کو ترک کرے حضرت سید عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ستین المجالس مین فرماتے ہین کہ عزیمت مردون کے لیے ہی اور رخصت عورتون کے لیے اور عزیمت اوسکو کہتے ہین کہ ہر امر اور
فعل مین وہ کام اختیار کرے کہ کسیکو علمائے ظاہر اور باطن اور شریعت اور طریقت کے سے اوسپر انکار اور اعتراض نہ پہنچے اور بیچ دل فاعل کے
بیچ اولویت اور حقیت اوس فعل کے کچھ شبہہ نہو اور اوسکے ظاہر کرنے مین خوف اور حیا اوسکو لاحق نہو اور رخصت اوسکو کہتے ہین
کہ جواز کرنے اوسکے کا شرع سے معلوم ہو اور فاعل اوسکا معاتب اور مواخذ نہو لیکن ضد اوسکی اولیٰ اور ارجح اور اکثر ثواب مین ہو جیسے جھوٹا
بلی کا کہ کھانا اوسکا رخصت ہی اور نکھانا اوسکا عزیمت اور لینا ایک چیز کا اوس شخص سے کہ حلت اور حرمت اوسکے مال کی معلوم نہو رخصت ہی
اور ترک کرنا اوسکا جب تک کہ حلت مال اوسکے کی تحقیق نہو عزیمت ہی اور یہی معنی ہین اسکے کہ مشہور ہی اَلصُّوْفِيُّ لَا مَذْهَبَ لَهٗ
یعنی صوفی صادق مقید ایک حکم کا نہین ہر کام مین اصح اور احوط اور اورع کو اختیار کرتا ہی نہ یہ کہ جو بعضے کج فہم سمجھتے ہین کہ صوفی قید
شرع اور مذاہب اربعہ کی نہین رکھتا ہی نعوذ باللہ منہ جو کوئی ایسا ہو صوفی کیا بلکہ مسلمان بھی نہین رہتا ہی حاصل یہ کہ عزیمت کار انبیا اور

اولیا کا ہی طالب جب تک کہ اختیار عزیمت کو نکرے واصل بخدا نہین ہوتا اور رخصت کو اختیار کرنا حضرت رکھتا ہی ایک تو یہ کہ اگر توفیق الٰہی
اوس سے کم ہو تو حرام اور شبہے مین پڑ جاویگا اور قید شرع سے نکل جاویگا بخلاف عزیمت کے کہ اگر اوس سے الگ ہو تو رخصت مین رہیگا اور خارج
شرع سے نہین ہوگا پس عزیمت مانند ایک قلعے کے ہی کہ کوئی چور اور رہزن اوس تک نہین پہونچتا ✣ **بحث تنبیہ** ✣ جاننا چاہیے
کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ حق تعالی دوست رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے رخصتون اوسکی پر جیسا کہ دوست رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے عزیمتون پر
اور بموجب اسی حدیث کے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ مقرر کرے ایک تمہارا واسطے شیطان کے حصہ نماز اپنی مین سے اعتقاد کرے
یہ کہ لازم ہی اوسپر یہ کہ نہ پھرے مگر دائین اپنے سے یعنی بعد نماز کے تحقیق دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پھرتے تھے
بائین طرف اپنی سے ✣ **ف** ✣ حاصل یہ کہ حضرت بعد سلام پھیرنے کے کبھی تو پھرتے تھے دائین طرف سے اور بیٹھتے بائین طرف اور اکثر اوقات
ایسا ہوتا تھا کہ سلام پھیرتے اور دعا مانگتے اور جانب حجرۂ شریف کے کہ بائین طرف ہی تشریف لیجاتے اور کبھی برعکس اسکے کرتے کہ بائین
طرف سے پھرتے اور دائین طرف بیٹھتے اول کو عزیمت یعنی اولویت پر حمل کیا ہی کہ اوسمین دائین طرف سے شروع کرنا ہوتا ہی اور فعل آنحضرت
کا اکثر اسی طرح تھا لیکن ابن مسعود کہتے ہین کہ دوسری صورت یعنی بائین طرف سے پھرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز ہی اور کم تھی لیکن سنت مین اعتقاد
واجب ہونے کا نکرے یعنی پہلی صورت کو واجب نجانے اور رخصت شارع کی سے کہ دوسری صورت ہی اعراض نکرے اور حصہ شیطان کا اسمین
اسلیے کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنے پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا پس جاتا رہا کمال نماز اوسکی کا ✣ کہا طیبی نے کہ اس دلیل سے
اسپر کہ جسنے اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اوسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر تو بلاشبہہ اوسپر پہونچا شیطان گمراہ کرنے کو پس کیا حال ہی
اوسکا کہ اصرار کرے بدعت اور خلاف شرع پر یہ حضرت شیخ اور ملا علی قاری اور سید رحمہم اللہ نے لکھا ہی ✣ غرض اس تقریر طویل سے یہ ہی کہ ظاہرا
مسئلہ صاحب بحر کا کہ حضرت سید عبدالقادر سے نقل کیا خلاف اس حدیث وغیرہ کے معلوم ہوتا ہی اور حقیقت مین خلاف نہین اسلیے کہ مراد انحضرت کی
یہ ہی کہ اکثر عزیمت پر عمل کیا کرے بغیر اعتقاد وجوب و لزوم کے اور حدیث وغیرہ مین یہ مراد ہی کہ اگر اعتقاد وجوب کا کرے اور اوسکو لازم کرے
اور رخصت کو بالکل ترک کردے تو برا ہی واللہ اعلم بالصواب ✣ مومنون کے انعام اور احسان اور خوبیون کو بیان فرما کر اب انکے مقابل
مین کفار فجار کا بیان ہوتا ہی ✣

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ
اور جسکو راہ نہ دے اللہ تو کوئی نہین اوسکا کام بنانے والا اسکے سوا اور تو دیکھے گنہگارون کو جسوقت دیکھین گے عذاب کہین گے

هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ
کسی طرح پھر جانے کی بھی ہوگی کوئی راہ ✣ صع

اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین ہی اوسکے لیے کوئی کارساز بعد اوسکے اور دیکھیگا تو کہ ظالم جسوقت دیکھین گے عذاب کو کہین گے کیا ہی
طرف پھر جانے کے کوئی راہ ✣ **تفسیر** ✣ کوئی کارساز یعنی کوئی اوسکو ہدایت نہین کرسکتا بعد گمراہ کرنے اللہ کے اوسکو اور کوئی اوسکو
اللہ کے عذاب سے بچا نہین سکتا اور دیکھے گا تو یعنی روز قیامت کے کہین گے الخ یعنی سوال کرین گے اپنے رب سے پھر آنا طرف دنیا کے تو کہ ایمان لاوین اوسپر ✣ **صل** ✣

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اور تو دیکھے اونکو سامنے لائے گئے ہین آگ کے اوپر آنکھین ذلت سے دیکھتے ہین چھپی نگاہ سے اور کہتے ہین جو ایمان لائے تھے

اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ
مقرر ٹوٹے والے وہی ہین جنھون نے گنوائی اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن سنتا ہی گنہگار پڑے ہین سدا کی مار مین ✣ مو

اور دیکھیگا تو اونکو کہ پیش لایا جاویگا نزدیک دوزخ کے عاجزی کرتے ہوئے ذلت سے دیکھتے ہونگے یعنی دوزخ کی طرف گوشہ چشم نیم کشادہ سے
اور کہا اہل ایمان نے تحقیق زیان پانے والے وہ لوگ ہین کہ ٹوٹے مین ڈالا اپنے تئین اور اپنے قرابتیون کو روز قیامت کے آگاہ ہو تحقیق ظالم
بیچ عذاب ہمیشگی کے ہونگے ✦ تفسیر ✦ خاشعین من الذل یعنی ڈرتے ہوئے تواضع کرتے ہوئے نظرین جھکائے ہوئے بسبب ذلت وخواری
لاحق ہونے کے من طرف خفی یعنی ضعیف اور چوری کی نظر سے جیسا کہ دیکھتا ہی قیدی واجب القتل طرف تلوار کے اور اسی طرح
دیکھتا ہی دیکھنے والا طرف ناگوار چیزون کے نہین کھول سکتا پلکین اپنی اوپر اور کہا بعضون نے کہ اوٹھائے جاوینگے کافر اندھے پس
نہین دیکھینگے مگر اپنے دلون سے اور یہ نظر کرنی ہی طرف خفی سے اور لفظ یوم القیمۃ یا تو متعلق ہی ساتھ خسروا کے اور اس صورت
مین ہوگا قول مومنون کا واقع دنیا مین اور یا متعلق ہی قال سے یعنی کہینگے مومن روز قیامت کے جب کہ دیکھینگے کفار کو ٹوٹے مین اور
ٹوٹا اونکا یہی کہ وہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہے اور یہ پہونچے طرف جنت کے اور جنت کی حورون وغیرہ کے کہ طیار تھین انکے لیے جنت مین اگر
ایمان لاتے اور ظالم یعنی کافر اور الا ان الظلمین الخ مقولہ اللہ تعالیٰ کا ہی ✦ ملا معا ✦ جلا ✦ تنبیہ ✦
یہ جو فرمایا کہ کہا اہل ایمان نے کلام مذکور یعنی دنیا مین جو اونکو دیکھا کہ نافرمان اللہ تعالیٰ کے ہین آپ بھی اور انکے اہل بھی کہ نہ آپ برائیون سے بچے اور نہ اپنے
اہل کو بچایا باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ✦ یایہا الذین امنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ
علیہا ملئکۃ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون ○ یعنی اے ایمان والون بچاؤ اپنے
نفسون کو اور اپنے گھر والون کو اوس آگ سے کہ ایندھن اوسکا آدمی اور پتھر ہونگے متعین ہین اوس پر فرشتے سخت خو درشت کو نہین ٹالتے اللہ کا کہا
اور کرتے ہین جو کچھ حکم کیے جاتے ہین پس اونکی اور انکے اہل کی نافرمانیان طرح بطرح کی دیکھکر یا تو دنیا مین کلام مذکور کہا یا روز قیامت کے کہینگے
جب طرح بطرح کی دار وگیر مین دیکھینگے اونکو بھی اور اونکے اہل کو بھی بسبب نافرمانی رحمان کی کے پس بڑی تنبیہ ہی اس آیت مین ہر شخص کو سوچنا
چاہیے سوچے اور آپ بھی بچے برائیون سے اور اپنے اہل کو بھی بچاوے برائیون سے اور تعلیم کرے طریقہ سنت کا تو یہ مستحق اس گناہ کا نہو ✦

وما کان لہم من اولیاء ینصرونہم من دون اللہ ومن یضلل اللہ فما لہ من سبیل ○

اور کوئی نہوئے اونکے حمایتی جو مدد کرتے اونکی اللہ کے سوائے اور جسکو بھٹکاوے اللہ اوسکو کہین نہین راہ ✦ صفا

اور نہین ہونگے اونکے لیے کارساز کہ مدد کرین اونکی سوائے خدا کے اور جسکو گمراہ کرے خدا نہین ہی اوسکے لیے کوئی راہ ✦ تفسیر ✦ من دون اللہ
یعنی غیر خدا کے کہ دفع کرے اوسکے عذاب کو اوسکے کوئی راہ یعنی طرف حق کے دنیا مین اور طرف نجات کے یا جنت کے آخرت مین ✦ جلا ✦

استجیبوا لربکم من قبل ان یاتی یوم لا مرد لہ من اللہ ما لکم من ملجا یومئذ وما لکم من نکیر ○

مانو اپنے رب کا حکم اوس سے پہلے کہ آوے ایک دن جو پھرنا نہین اللہ کے ہان سے نہ ملیگا تمکو بچاؤ اوس دن اور نہ ملے گا الوپ ہو جانا ✦ صف

حکم قبول کرو اپنے پروردگار کا پہلے اسکے کہ آوے وہ روز کہ پھرنا نہین ہی اوسکو خدا کی طرف سے نہین ہی تمہارے لیے کوئی پناہ اوس روز
اور نہین ہی تمہارے لیے کچھ انکار ✦ تفسیر ✦ حکم مانو یعنی توحید وعبادت وغیرہ کا وہ روز یعنی دن قیامت کا اور لفظ من اللہ
مین متصل ہی ساتھ لا مرد کے یعنی نہین پھیریگا اوسکو اللہ بعد اسکے کہ حکم کریگا اوسکے آنے کا یا من متصل ہی ساتھ یاتی کے یعنی
فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی پہلے اسکے کہ آوے اللہ کی جانب سے ایسا دن کہ نہ پھیر سکے کوئی اوسکو اور نکیر بمعنی انکار کے ہی یعنی نہین
ہوگی تمہارے لیے خلاصی یا جگہ خلاصی کی عذاب سے اور نہین انکار کر سکوگے تم کسی چیز کا اون اعمال مین سے کہ کر چکے ہو اسلیے
کہ تمہارے نامہ اعمال مین جمع ہین اور نامہ اعمال تمہارے اور عضا تمہارے تمہارے فعل پر گواہ ہونگے انکار کیونکر کرسکو

✦ مل ✦ جلا ✦

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ

پھر اگر وہ ٹلاوین تو تجکو نہین بھیجا ہمنے اونپر نگہبان تیرا ذمہ ہی پونہچادینا اور ہم جب چکھاتے ہین آدمی کو

مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝

اپنی طرف سے مہر اوسپر ریجھتا ہی اور اگر پہونچتی ہی اونکو کچھ برائی بدلا اپنی کمائی کا تو انسان بڑا ناشکر ہی ہوﷲ

پس اگر مونہہ پھیر لیوین پس نہین بھیجا ہمنے تجکو اونپر نگہبان نہین ہی تجپر مگر پیغام پونہچانا اور تحقیق ہم جسوقت چکھاوین آدمی کو اپنی جانب سے رحمت خوش ہووے ساتھ اوسکے اور اگر پہونچے آدمیون کو مصیبت بسبب اوسکے کہ آگے بھیجا ہی ہاتھون اونکے نے پس آدمی ناشکر گذار ہی ۔ تفسیر ۔ مونہہ پھیرین یعنی فرمان برداری سے نگہبان کہ نگہبانی کرے تو اونکے اعمال کی کہ موافق مطلوب ہی کے کرین مگر پیغام پونہچانا سو تو پونہچا ہی چکا ہی اور یہ پہلے حکم ہونے جہاد کے تھا اور انسان سے مراد جمع ہی رحمت یعنی نعمت مانند وسعت اور امن اور صحت کے خوش ہووے یعنی اترانے لگے بسبب ملنے نعمت کے مصیبت یعنی بلا مانند مرض اور قحط اور فقر اور مانند اونکے آگے بھیجا ہی ہاتھون اونکے نے یعنی بسبب گناہون اونکے کے اور کفور کے معنی ہین بڑے ناشکر کے اور معنی اسکے یہ ہین کہ وہ یاد کرتا ہی بلا کو اور بھول جاتا ہی نعمتون کو اور چھپر جاتا ہی اونکو کہا بعضون نے کہ مراد ہی اس سے کفران نعمت اور بعضون نے کہا کہ مراد ہی اس سے کفر باللہ تعالیٰ ۔ جلالین

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۙ

اللہ کا راج ہی آسمانون مین اور زمین مین پیدا کرتا ہی جو چاہے بخشتا ہی جسکو چاہے بیٹیان اور بخشتا ہی جسکو چاہے بیٹے

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝

یا اونکو دیتا ہی جوڑے بیٹے اور بیٹیان اور کرتا ہی جسکو چاہے بانجھ وہ ہی سب جانتا کر سکتا ہو ﷲ

خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی پیدا کرے جو کچھ چاہے دیتا ہی بیٹیان جسکو چاہے اور دیتا ہی بیٹے جسکو چاہے یا ملا دیتا ہی اولاد کو بیٹے اور بیٹیان اور کر دیتا ہی جسکو چاہے بانجھ تحقیق وہ ہی جاننے والا قادر ۔ تفسیر ۔ بادشاہی یعنی اوسی کا تصرف ہی آسمان وزمین مین جو چاہتا ہی سو کرتا ہی دیتا ہی بیٹیان الخ پس نہین ہوتا اوسکے ہان بیٹا کہا بعضون نے کہ عورت کی برکت سے ہی بیٹے سے پہلے جننا بیٹی کا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی پہلے بیٹی کو ذکر کیا اور جب کہ ذکر کیا چکھانا انسان کے تئین رحمت کو اور پونہچانا اوسکے تئین مصیبت کو اوسکے بعد ذکر فرمایا کہ اللہ کے لیے بادشاہی ہی اور وہ تقسیم کرتا ہی نعمت اور بلا کو جس طرح چاہتا ہی اور بخشتا ہی اپنے بندون کو اولاد سے جو کچھ کہ مقتضی ہوتی ہی اوسکو مشیت اوسکی پس بعضون کو بیٹیان ہی دیتا ہی اور بعضون کو بیٹے ہی اور بعضون کو بیٹے بھی اور بیٹیان بھی ملوان جلوان اور بعضون کو بانجھ ہی کرتا ہی کہ نہین دیتا اونکو اولاد کچھ بھی اور عقیم اوس عورت کو بھی کہتے ہین کہ جو نہین جنتی اور اوس مرد کو بھی عقیم کہتے ہین کہ جسکے ہان اولاد نہین ہوتی پھر اگر کوئی کہے کہ کیون پہلے ذکر کیا بیٹیون کو پھر بیٹون کو باوجودیکہ مرد مقدم ہین عورتون پر تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا تھا بلا کا پہلی آیت کے آخر مین اور انسان کی ناشکری کا ساتھ بھول جانے رحمت سابقہ کے پھر اوسکے بعد ذکر کیا اپنی بادشاہت اور مشیت کا اور تقسیم کرنے اولاد کا پس پہلے ذکر کیا بیٹیون کو اسلیے کہ سیاق کلام یہ تھا کہ وہ کرنے والا ہی اوس چیز کو کہ وہ چاہتا ہی نہ وہ کچھ کہ چاہتا ہی انسان پس پہلے ذکر کرنا بیٹیون کا کہ جو جملہ اوس چیز سے ہین کہ نہین چاہتا ہی اوسکو انسان اہم اور اہم واجب التقدیم ہی اور بعضون نے کہا کہ پہلے ذکر کیا بیٹیون کو اونکے باپون کے دل خوش کرنے کے لیے اور بعضون نے کہا کہ نازل ہوئی یہ آیت انبیا صلوات اللہ علیہم کے حق مین اس جہت سے کہ دین حضرت شعیب اور لوط علیہما السلام کو بیٹیان اور ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹے اور بیٹیان اور کیا یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو بانجھ اور یہ بنا بر تمثیل کے ہی اور آیت عام ہی

تمام لوگون کے حق مین + کشاف + مل معا + حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ بڑا شبہ برکت عورت کی ہے
پہلے جننا اوسکا بیٹی کو کیا نہین سنا تونے اللہ تعالی سے فرماتے یَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ
پس پہلے ذکر کیا عورت کا نقل کی یہ ابن مردویہ اور ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع سے + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اولاد تمھاری ہبہ اسکی ہی تمھارے لیے بخشتا ہی عورت جسکے لیے چاہتا ہی اور بخشتا ہی مرد جسکے لیے چاہتا ہی + در منثور +
مسئلہ + ذکر ہبہ کا لفظ یہب سے مناسبت رکھتا ہی جاننا چاہیے کہ ہبہ صحیح ہوتا ہی ساتھ ایجاب و قبول کے اور پورا ہوتا ہی
ساتھ قبض کامل کے یعنی جب واہب کہے کہ یہ چیز تجکو ہبہ کی مینے اور موہوب لہ کہے قبول کی مینے اور اپنے قبضے مین لاوے ہبہ صحیح و تمام ہوا اور بغیر قبض کے
یہ پوری اور معتبر نہین اور بغیر اذن واہب کے بھی قبضہ موہوب لہ کا صحیح ہوتا ہی اور ہبہ مشاع اوس چیز کا کہ بٹ سکے جیسے زمین وغیرہ جائز نہین اگر
اور جو بٹ نہ سکے مانند غلام اور جواہر اور کنوین وغیرہ کے جائز ہی اور ہبہ مشاع اسکو کہتے ہین کہ ایک چیز کئی کو دے بن بانٹے اور باپکو مستحب ہے
کہ اپنی اولاد مین ہبہ کرنے مین برابری کرے کہ بیٹی کو بھی بیٹے کے برابر دے اور خاص ایک ہی کو دینا یا زیادہ دینا بعض کو بہ نسبت بعض کے
مکروہ ہی چارون اماموں کے نزدیک اور باقی مسائل اسکے فقہ کی کتابون مین مذکور ہین + **بحث** +

مسئلہ ہبہ

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ
اور کسی آدمی کی حد نہین کہ اوس سے باتین کرے اللہ مگر اشارے سے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا پھر پہونچاوے اوسکے حکم سے
مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ○
جو چاہے وہ سب سے اوپر ہی حکمتون والا + مو +

اور ممکن نہین ہی کسی آدمی کو کہ بات کرے اوس سے خدا مگر ساتھ اشارے کے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیجے فرشتے کو پس نازل کرے
ساتھ حکم خدا کے جو کچھ کہ خدا نے چاہا ہی تحقیق خدا بلند مرتبہ با حکمت ہی مترجم کہتا ہی اشارت عبارت ہی خواب کے دیکھنے سے اور علم کے ڈالنے سے
بیچ خاطر کے بطریق الہام کے اور پردے کے پیچھے سے عبارت ہی اس سے کہ آواز سنے اور کسیکو نہ دیکھے اور تیسری قسم یہ ہی کہ فرشتہ بصورت
آدمی کے بن کر آوے اور بات کرے واللہ اعلم + **تفسیر** + الا وحیا سے الہام مراد ہی جیسے کہ روایت کیا گیا ہی نفث فی روعی
یعنی پھونکا اور ڈالا میرے جی مین یا خواب مراد ہی بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رؤیا الانبیاء وحی یعنی خواب انبیا کا
وحی ہی جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا فرزند کو ذبح کرتے یا پردے کے پیچھے سے یعنی سننے کلام اللہ تعالی سے بغیر اسکے کہ دیکھے
سننے والا اوسکو کہ کلام کرے اوس سے جیسے کہ سنا موسی علیہ السلام نے اور مراد اس سے پردے مین ہونا اللہ تعالی کا نہین ہی اسلیے کہ اللہ تعالی کے
حق مین نہین جائز ہی جو کچھ کہ جائز ہی اجسام کے حق مین کہ پردے مین ہوتا ہی ولیکن مراد اس سے یہ ہی کہ سننے والا پردے مین ہی دیکھنے سے دیکھنے
فرشتے کو جیسے جبرئیل آتے تھے وحی لیکر + آیا ہی کہ یہود نے آنحضرت سے کہا کہ کس واسطے تیرا خدا تجھسے بالمواجہہ کلام نہین کرتا اگر پیغمبر ہی تو
جیسا کہ موسی علیہ السلام کے ساتھ کلام کرتا تھا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ موسی کے ساتھ بھی بالمواجہہ نہ تھا پیچھے حجاب نور سے تھا اور اسکے
تصدیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آیت اوتری کہ کسی بشر کے ساتھ کلام بالمواجہہ نہین ہوتا + مل معا +

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ
اور اسی طرح بھیجا ہمنے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہی کتاب نہ ایمان پر ہمنے رکھی
نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○
یہ روشنی اس سے راہ دیتے ہین جسکو چاہین اپنے بندون مین اور تو البتہ سجھاتا ہی سیدھی راہ + مو +

اور اسی طرح وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو کلام اپنے سے نہیں جانتا تھا تو کہ کیا ہی کتاب اور نہیں جانتا تھا تو کہ کیا ہی ایمان ولیکن کیا ہمنے
وحی کو روشنی راہ دکھاتے ہین ہم ساتھ اوسکے جسکو چاہتے ہین ہم اپنے بندون مین سے اور تحقیق تو ہدایت کرتا ہی طرف راہ سیدھی کے
تفسیر اور اسی طرح یعنی جیسے کہ وحی بھیجی ہمنے طرف رسولون کے کہ پہلے تجہسے تھے ایسے ہی وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو
قرآن کو یہان روح اسلیے فرمایا کہ اس سے خلق زندہ ہوتے ہین اپنے دین مین جیسا کہ زندہ ہوتا ہی بدن بسبب روح کے اور کتاب سے
مراد قرآن ہی اور ایمان سے مراد شرائع ایمان کے ہین یا یہ مراد ہی کہ نہین جانتا تھا تو ایمان لانا ساتھ کتاب کے اسلیے کہ آنحضرت جب
نہین جانتے تھے کہ نازل ہوگی کتاب مجہپر نہین تھے جاننے والے اوس کتاب کو پس نہوئے جاننے والے ایمان کو کتاب پر بالضرور
ہدایت کرتا ہی یعنی بلاتا ہی ساتھ یوحی الیک کے یعنی قرآن کی طرف راہ سیدھی کے یعنی دین اسلام کے ✣ **منزل**

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ ع ۵
راہ اسکی جسکا ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین سنتا ہی اللہ ہی تک پہونچ ہی کامون کی **مع**

راہ خدا کی جسکے لیے ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور جو کچھہ زمین مین ہی خبردار ہو طرف خدا کے پھیرے جاتے ہین کار ✣ **تفسیر** جسکے لیے ہی
یعنی یہ سب اوسی کے ملک اور مخلوق اور لونڈی غلام ہین اور آخر آیت مین وعید یعنی ڈر کا ہی دوزخ کا اور وعدہ ہی چین و آرام جنت کا چنانچہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ فرمایا جسنے پڑھی حٰمٓ عٓسٓقٓ ہوا اون لوگون مین سے کہ شاباشین کرتے ہین اونپر فرشتے اور بخشش
مانگتے ہین اونکے لیے اور رحمت طلب کرتے ہین اونکے لئے ✣ **مدا بیضاوی** **تنبیہ** ✣ خدائے تعالیٰ کی اس راہ سیدھی کی
مثال حدیث شریف مین یون آئی ہی کہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ کہا خط کھینچا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط
یعنی سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اسکی ہی پھر کھینچے کئی خط دائین اوسکے اور بائین اوسکے یعنی سات خط چھوٹے ٹیڑھے دائین طرف اور اسی طرح بائین
طرف اور فرمایا یہ راہین ہین اور ہر راہ کے انمین سے شیطان ہی پکارتا ہی طرف اوس راہ کے اور پڑھی یہ آیت وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا
فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ✣ یعنی اور تحقیق یہ راہ میری ہی سیدھی پس پیروی کرو اسکی اور
نہ پیروی کرو اور راہون کی کہ پریشان کردین راہین تمکو راہ اوسکی سے ✣ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیان کی اللہ نے ایک مثل راہ سیدھی اور دونون طرف راہ کے دو دیوارین ہین اور بیچ دیوارون کے دروازے کھلے ہوئے اور دروازون
کے پردے پڑے ہوئے ہین اور راستے کے سرے پر پکارنے والا پکارتا ہی کہ سیدھے رہو راہ پر اور ٹیڑھے مت چلو اور اوپر اوس پکارنے
والے کے ایک پکارنے والا اور ہی جب کہ قصد کرتا ہی بندہ یہ کہ کھولے کچھ اون دروازون مین سے کہتا ہی پکارنے والا وائے ہی تجکو مت کھول
اسکو اسلیے کہ تحقیق تو اگر کھولیگا اسکو داخل ہو جاویگا اسمین یعنی پھر وہان پڑا دکھ پاویگا پھر تفسیر کی یعنی کھولا حضرت نے اس مثال کو پس بیان کیا کہ
مراد راہ سے اسلام ہی یعنی اوس سے جنت کو پہونچتے ہین اور مراد دروازون کھلے ہوون سے چیزین حرام کی ہوئین اللہ کی یعنی اونکے کرنے سے کمال
اسلام سے باہر نکلجاتا ہی اور مراد پردہ پڑے ہوون سے حدین اسکی اور مراد پکارنے والے سے کہ رستے کے سرے پر ہی قرآن ہی اور
مراد پکارنے والے سے کہ اوپر اوسکے ہی وہ نصیحت دینے والا ہی اسکی طرف سے ہر مومن کے دل مین یعنی فرشتہ ملہم خیر اور مثال آنحضرت کے
بلانے کی طرف دین اسلام کے یون آئی ہی روایت ہی ربیعہ جرشی سے کہ کہا دکھائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب مین فرشتے پس
کہا گیا اونکو چاہیے کہ سووین آنکھین تمھاری یعنی نہ دیکھا اپنی آنکھون سے کچھ اور سنین کان تمھارے یعنی کان نہ رکھے کسیکی بات پر اور سمجھے دل
تمھارا یعنی دل مین کچھ خیال نہ لا حاصل یہ کہ غور اور حضور دل سے اس مثال کو سن تو خوب سمجھے پس حضرت نے جواب دیا کہ سوئین آنکھین میری
اور سنا کانون میرے نے اور سمجھا دل میرے نے پس فرمایا کہا گیا واسطے میرے یعنی فرشتون نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا گھر اور طیار کیا کھانا

سیرت اور منظور کی پیری
[illegible]
راہ خدا کی [illegible]
عمل صالح [illegible]
۵۲ [illegible]
اور ظالم [illegible]
۵۳ جبتک یہ نہو تو
قرآن کچھ فائدہ نہین دیتا
کیونکہ قرآن کا کام راہ بتانا ہی
لیکن اوس سے نصیحت [illegible]
[illegible]

اور بھیجا بلانے والے کو پس جسنے کہا مانا بلانے والے کا داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانے مین سے اور راضی ہوا اوس سے سردار اور جسنے
نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا کھانے مین سے اور خفا ہوا اوسپر سردار فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اللہ سردار ہی
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانے والے اور گھر اسلام اور کھانا بہشت * مشکوۃ *

سورۃ الزخرف مکیۃ وھی تسع وثمانون اٰیۃ وسبع رکوعات

اس سورت کا نام سورہ زخرف ہی زخرف کہتے ہین تجمل کو * اور بعضون نے کہا سونے کو چنانچہ تحقیق اسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالی
پس ذکر زخرف کا اس سورت مین آیا ہی کہ فرمایا وَلَوْلَآ اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّکْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ
لِبُیُوْتِھِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیْھَا یَظْھَرُوْنَ ۝ وَلِبُیُوْتِھِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیْھَا یَتَّکِـُٔوْنَ ۝
وَزُخْرُفًا * حاصل اس آیت کا یہ ہی کہ اگر لحاظ اسکا نہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر یعنی کفر پر ہو جائینگے تو ہم کفار کے گھرون کی چھتون کو
اور سیڑھیون کو اور دروازون اور تختون کو کہ اونپر تکیے لگا کر بیٹھتے ہین چاندی سونے کا کر دیتے یعنی یہ دنیا کا مال و منال اللہ تعالی کے نزدیک
ایسا برا اور ناپسند ہی کہ اگر لحاظ مسلمانون کے بگڑ جانے کا مارے حسد و حسرت کے نہوتا تو ایسا مالدار کر دیتا اپنے دشمنون کو چنانچہ بیان مفصل
اسکا آگے آویگا غرض کہ اس سورت مین جو ذکر زخرف کا آیا ہی اور بیان اوسکا مہتم بالشان ہی اوسپر نام اوسکا رکھا گیا * اور نزول
اسکا بعد سورہ شوری کے ہی اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور سوا اسکے بھی بہت وجہین مناسبت کی ہین درمیان ان دونون سورتون کے
اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین نواسی [۸۹] اور کلمے آٹھ سو تینتیس [۸۳۳] اور حروف تین ہزار چار [۳۴۰۰] سو اور رکوع سات * * *

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

حٰمٓ ۝ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰہُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

قسم ہی اس کتاب واضح کی ہمنے رکھا اسکو قرآن عربی زبان کا شاید تم بوجھو * مقا

قسم کتاب واضح کی کہ تحقیق ہمنے کیا ہی اس کتاب کو کلام عربی تو کہ تم سمجھو * **تفسیر** * حروف مقطعات کے معنی مین صحیح
قول تو یہی ہی کہ اللہ ہی جانے کہ مراد انسے کیا ہی کفار کے عاجز کرنے کے لیے اوترتے تھے * اور بعضون کے نزدیک ہر حرف اشارہ ہی طرف
عطاے حق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ح سے حوض کوثر اور میم سے ملک ممدود چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر کی سورت مین
ہو چکا ہی اور مبین کے معنی ہین یہ کہ واضح کر دیتی ہی اوس مضمون کو کہ اوتارا گیا ہی اوسپر اسلیے کہ ان کے لغت اور اسلوب پر ہی یا یہ معنی ہین کہ
واضح ہی تدبر کرنیوالون کے لیے یا یہ معنی ہین کہ یہ ایسی ہی کہ واضح اور جدا کر دی ہین اسنے راہین ہدایت کی گمراہی کی راہون سے اور واضح کر دیا
اسنے تمام اون چیزون کو کہ محتاج ہی اونکی امت دربارۂ دین کے اور یہ جو فرمایا اِنَّا جَعَلْنٰہُ معنی اسکے یہ ہین کہ گردانی ہمنے قرأت
اس کتاب کی عربی * اور بعضون نے کہا بیان کیا ہمنے اوسکو * اور بعضون نے کہا نام رکھا ہمنے اوسکا * اور بعضون نے کہا وصف کیا ہمنے
اوسکا کہا جاتا ہی جَعَلَ فُلَانٌ زَیْدًا اَعْلَمَ النَّاسِ یعنی وصف کیا زید کا ساتھ بہت علم کے اور یہ ایسا ہی جیسے فرمایا اللہ تعالی نے
وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ الَّذِیْنَ ھُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا وَّجَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ ۝ اور فرمایا اَجَعَلْتُمْ
سِقَایَۃَ الْحَآجِّ * پس سب بمعنی وصف اور نام رکھنے کے ہین * اور روایت کی ابن مردویہ نے طاؤس سے کہ کہا آیا شخص ابن عباس کے
پاس حضرموت سے اور کہا اوسنے ای ابن عباس خبر دے مجکو قرآن کے حال سے کہ آیا کلام ہی اللہ تعالی کے کلامون مین سے یا مخلوق ہی اللہ کی
مخلوق مین سے اونھون نے کہا بلکہ کلام ہی اللہ کے کلامون مین سے کیا نہین سنا تونے اللہ تعالی سے فرماتے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ

اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ✤ یعنی اگر کوئی مشرکون مین سے پناہ مانگے تجھسے تو پناہ دے اوسکو یہان تک کہ سنے کلام اللہ کا پس کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اوس شخص سے کہ کیا دیکھا ہی تو نے قول اللہ تعالیٰ کا اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا یعنی ہمنے گردانا اور پیدا کیا اوسکو قرآن عربی گویا لفظ جعلنا سے پیدا ہونا قرآن کا نکالنے لگا ✤ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مراد یہ ہی کہ لکھا اوسکو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ مین زبان عربی مین کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالیٰ کو فرماتے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ✤ مجید کے یہی معنی تو ہین کہ وہ عزیز ہی نزدیک اللہ کے لوح محفوظ مین ✤ کہا مقاتل بن حبان نے کہ کلام آسمان والون کا عربی ہی پھر پڑھی یہ آیت حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا آخر دو آیتون تک تو کہ تم یعنی اہل مکہ سمجھو یعنی معانی اوسکے ✤ مل در منثور معا ✤

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

اور یہ بڑی کتاب مین ہم پاس ہی اونچا محکم ✤ مو ✤

اور تحقیق یہ کتاب ثبت ہی لوح محفوظ مین نزدیک ہمارے تحقیق یہ کتاب بلند قدر باحکمت ہی مترجم کہتا ہی قسم کھائی ساتھ ایک چیز کے واسطے ثابت کرنے اوسی چیز کے یا لازم اوس چیز کے کنایہ ہی ساتھ اسکے کہ وہ چیز آپ دلیل اپنی ہی جیسے کہ کہتے ہین قسم لب مسگون تو وزلف شسگون توکہ تو معشوق دلربائی واللہ اعلم ✤ تفسین ✤ یہ کتاب یعنی قرآن ثابت کیا گیا ہی نزدیک اللہ کے لوح محفوظ مین دلیل اسکی قول اللہ تعالیٰ کا ہی بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ یعنی وہ قرآن عزیز لوح محفوظ مین لکھا گیا ہی ✤ اور ام الکتاب کہا اسلیے کہ وہ اصل ہی کہ اوسمین سب کتابین لکھی ہوئی ہین اوس سے نقل کی جاتی ہین اور لکھی جاتی ہین ✤ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اول جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قلم تھا پس حکم کیا اوسکو یہ کہ لکھے جو کچھ کہ چاہتا تھا پیدا کرنا پس کتاب اوسکے پاس ہی پھر پڑھی یہ آیت وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ بلند قدر ہی یعنی سب کتابون سے مرتبہ اسکا زیادہ ہی باحکمت ہی یعنی صاحب حکمت بالغہ کی ہی خبر دیتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکے شرف و مرتبہ کی یعنی تم جھٹلاتے ہو اوسکو ای اہل مکہ اور وہ ہمارے نزدیک بلند قدر اور شریف اور محکم ہی باطل سے ✤ مل معا ✤

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝

کیا پھیر دینگے ہم تمھاری طرف سے یہ سمجھوتی موڑ کر اس سے کہ تم ہو لوگ جو حد پر نہین رہتے ✤ مو ✤

کیا باز رکھینگے ہم تمسے پند کو اعراض کر کر واسطے اسکے کہ ہو تم ایک جماعت حد سے نکلنے والے ✤ تفسین ✤ یعنی اس سبب سے کہ تم نہین مانتے کیا بھیجنا موقوف کرینگے حکم کا ✤ مو ✤ یعنی تم قوم مسرف ہو یعنی نہایت جہالت رکھتے ہو اور گمراہی مین حد سے بڑھ گئے ہو کیا اس سبب سے باز رکھینگے ہم تمسے اوتارنا ذکر یعنی قرآن کا اور لازم کرنا حجت کا ساتھ اوسکے واسطے اعراض کرنے کے تمسے یہ کبھی نہین ہونے کا حاصل یہ کہ بسبب کفر و شرک تمھارے کے کیا قرآن کا اوتارنا اور امر و نہی کرنا چھوڑ دینگے ہم یہ استفہام انکاری ہی یعنی یہ کبھی نہین ہونے کا ✤ کہا قتادہ نے قسم خدا کی اگر اوٹھایا جاتا یہ قرآن جسوقت کہ رد کیا تھا اسکو اس امت کے پہلے لوگون نے تو البتہ ہلاک ہو جاتے ولیکن اللہ بحسب عادت و رحمت اپنی کے بار بار اوتارتا رہا اوسپر قرآن بیس برس تک یا کچھ اوپر بیس برس تک ✤ مل معا ✤

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور بہت بھیجے ہین ہمنے نبی پہلون مین اور نہین آتا لوگون کو کوئی پیغام لانے والا جس سے ٹھٹھا نہین کرتے ✤ معا ✤

اور بہت بھیجے ہمنے پیغمبر بیچ پہلون کے یعنی تمسے پہلے لوگون مین اور نہ آتا تھا اونکے پاس کوئی نبی مگر ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے ✤ تفسیو ✤ یعنی تھے اسی عادت بد پر اور اوسمین تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تمھاری قوم جو تمسے ٹھٹھا کرتی ہی اور ایذا دیتی ہی کچھ دلگیر نہو کہ قدیم سے گمراہون کا یہی معاملہ رہا ہی اگلے انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوات والسلام کے ساتھ ✤ مل ✤ تنبیہ اور ایسے ہی آنحضرت

ہی حکایۃ حال ماضیہ مستمرۃ ✤

صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے اونکی امت کے اہل حق کے لیے بھی اسمین تسلی ہی کہ اگر کوئی گمراہ و بدعتی تمسے ٹھٹھا کرے اور ایذا دے تو بددل اور رنجیدہ نہو ؤ بلکہ خوش ہو و کہ کہاں نصیب ہمارے زہے طالع کہ انبیا علیہم الصلوات والسلام کی میراث ہاتھ لگے +

فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

پھر کھپا دیے ہمنے اونسے سخت زور والے اور چلی آئی ہے حقیقت پہلون کی + مو

پس ہلاک کیا ہمنے سخت تر کو قریش سے یعنی عاد و ثمود کو کہ قریش سے قوی تر تھے باعتبار دست درازی کے اور مذکور ہو چکے قصے پہلون کے + تفسیر یعنی قرآن مین بہت جگہ مذکور ہوئے قصے اور حال اونکی ہلاکت اور تباہی کے بسبب جھٹلانے رسولون کے علیہم السلام کے پس قوم کے کفار کا بھی ایسا ہی ہوتا ہی پس اسمین وعدہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور وعید ہی مشرکون کے لیے + مل

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

اور اگر تو اونسے پوچھے کسنے بنائے آسمان و زمین تو کہین بنائے اونکو زبردست خبردار نے وہ جاہی جسنے بنا دی تمکو

الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

زمین بچھونا اور رکھدین تمکو اسمین راہین شاید تم راہ پاؤ +

اور اگر پوچھے تو مشرکون سے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین البتہ کہینگے پیدا کیا انکو خدا غالب دانا نے وہ ایسا ہی کہ کیا تمہارے لیے زمین کو بچھونا یعنی جگہہ قرار کی اور کین واسطے تمہارے زمین مین راہین تو کہ تم راہ پاؤ + تفسیر یعنی طرف مقاصد اپنے کے اپنے سفرون مین اقرار کیا مشرکون نے اسکا کہ اللہ خالق آسمانون اور زمین کا ہی اور اقرار کیا اوسکی عزت و علم کا پھر عبادت کی اوسکے غیر کی اور انکار کیا اوسکی قدرت کا بعث پر بسبب زیادتی جہل اپنے کے پس العزیز العلیم تک تمام ہوئی خبر دینی اونکی طرف سے پھر بیان فرمانی شروع کین اللہ تعالی نے صفتین اپنی بذات پاک خود پس فرمایا الذی جعل لکم الارض الخ + معا

وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝

اور جسنے اوتارا آسمان سے پانی ناپ کر پھر اوبھار اٹھایا ہمنے اوس سے ایک دیس مردہ اسی طرح تمکو نکالینگے + مو

اور وہ ایسا ہی کہ اوتارا آسمان سے پانی ساتھ اندازے کے پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اوسکے شہر مردہ کو اسی طرح نکالے جاؤ گے تم یعنی قبرون سے زندہ کر کر + تفسیر ساتھ اندازے کے کہ جسمین ہی سلامت رہین اور حاجت ہو اوسکی شہرون کو اور لفظ علیم پر وقف نہین ہی اسلیے کہ الذی صفت اوسکی ہی اور ابو حاتم نے وقف کیا ہی بنا بر تقدیر ہو الذی کے اسلیے کہ یہ اوصاف کفار کے مقولے سے نہین اسلیے اونکو منکر تھے نکالنے کے قبرون سے پس کیونکر کہتے کذلک تخرجون بلکہ آیت حجت ہی اونپر بیچ انکار بعث کے + مد

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝

اور جسنے بنائے سب چیز کے جوڑے اور بنا دیے تمکو کشتی اور چوپائے جسپر سوار ہوتے ہو + مو

اور وہ ایسا ہی کہ پیدا کیے طرح بطرح کے حیوانات سارے اور کیا واسطے تمہارے کشتیون اور چارپایون سے اون چیز کو کہ اوسپر سوار ہوتے ہو +

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ

تا چڑھ بیٹھو اوسکی پیٹھ پر پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان جب بیٹھ چکو اوسپر اور کہو پاک ذات ہی وہ جسنے

سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

بس مین دیا ہمارے یہ اور ہم نتھے اوسکو قابو مین لانے والے اور ہمکو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہی + موق

تاکہ سیدھے بیٹھو تم اوپر پیٹھہ سواری کے پھر یاد کرو تم اپنے پروردگار کی نعمت کو جسوقت کہ سیدھے بیٹھو تم اوسپر اور کہو پاکی خدا کو کہ جسنے مسخر کیا ہمارے لیے اس سواری کو اور ہرگز نتھے ہم اسکی طاقت پانے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے رجوع کرینگے ❊ تفسیر ❊ اس سفر سے آخرت کا سفر یاد کرو حضرت سوار ہوتے تو یہی تسبیح کہتے ❊ علیٰ ظهوره کے معنی ہین اوپر پیٹھون اوس چیز کے کہ سوار ہوتے ہو اور وہ کشتی اور چارپائے ہین ❊ پھر یاد کرو تم یعنی ساتھہ دلون اپنے کے اور کہو تم یعنی ساتھہ زبانون اپنی کے طرف پروردگار اپنے کے رجوع کرینگے کہا بعضون نے یاد کرتے ہین نیک بندے وقت سوار ہونے اپنے کے دنیا کی سواری پر آخری سواری اپنی کو دنیا سے کہ وہ جنازہ ہے اور منقول ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جب رکھتے پانون اپنا رکاب مین کہتے بسم اللہ پھر جب بیٹھتے سواری پر کہتے الحمد للہ علیٰ کل حال سبحٰن الذی سخر لنا هذا الی لمنقلبون تک اور تکبیر کہتے تین بار اور لا الٰہ الا اللہ کہتے تین بار اور کہا صحابہ نے جب سوار ہوتے آنحضرت کشتی مین کہتے بسم اللہ مجریها و مرسٰها ان ربی لغفور رحیم یعنی ساتھہ نام اللہ کے چلنا کشتی کا ہے اور ٹھہرنا اوسکا بلاشبہہ رب میرا البتہ بخشنے والا مہربان ہے اور منقول ہے کہ کتنے ایک لوگ سوار ہوئے اور کہا اونھون نے سبحٰن الذی سخر لنا آخر آیت تک اور اونمین ایک شخص سوار تھا ایک اونٹنی پر کہ نہین جنبش کرتی تھی وہ مارے دبلاپے کے پس کہا اوسنے بلاشبہہ مین طاقت پانے والا ہون اسپر پس کودنے لگی وہ اونٹنی اور وہ گر پڑا اوس سے اور ٹوٹ گئی گردن اوسکی پس اس سے یہ معلوم ہوا کہ سواری کیسی ہی ضعیف ہو اللہ ہی کی مدد سے اوسپر قادر ہوتا ہے ❊ اور لائق ہے یہ کہ نہو سوار ہونا عاقل کا واسطے اترانے اور لذت اوٹھانے کے بلکہ واسطے عبرت حاصل کرنے کے کہ اوس سے سواری جنازے کی یاد کرے کہ اسی طرح ایک روز اوسپر سوار ہونا ہے اور تامل کرے اوسوقت کہ مین مرنے والا ہون بالضرور اور جانے والا ہون طرف اللہ تعالیٰ کے نہین بازگشت اوسکی قضا سے ❊ فائدہ ❊ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حاضر کیا گیا اونکے پاس جانور تو کہ سوار ہون اوسپر پس جب کہ رکھا پانون اپنا رکاب مین یعنی ارادہ کیا پانون رکھنے کا کہا بسم اللہ پس جب کہ چڑھے اوسکی پیٹھہ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہے اوپر نعمتون سوار ہونے کے اور سوائے اوسکے کے پھر کہا سبحٰن الذی سخر لنا الٰہ لمنقلبون تک پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت یعنی پاک ہے تو بلاشبہہ ظلم کیا مینے اپنی جان پر پس بخش میرے لیے گناہ میرے پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوائے تیرے پھر ہنسے حضرت علی پس کہا گیا کس واسطے ہنسے تم ای امیر المومنین کہا حضرت علی نے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا مینے پھر ہنسے پس کہا مینے کس چیز سے ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے جب کہتا ہے رب اغفر لی ذنوبی یعنی ای رب میرے بخش میرے لیے گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہے یہ بندہ کہ نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوائے میرے ❊ مشکوۃ ❊ معاف ❊ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بسبب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسے ❊ ح ❊ اور جملہ وانا الیٰ ربنا لمنقلبون کو پہلی عبارت سے یہ لگاؤ ہے کہ سوار ہونے مین انتقال ایک جگہہ سے طرف دوسری جگہہ کے ہے اور بڑا انتقال پروردگار جل شانہ کی طرف جانا ہے اور سواری جگہہ خطر اور ہلاکت کی بھی ہے پس گویا اشارہ ہے اسپر کہ سوار کو چاہیے کہ اوس سے غافل نہو اور مستعد خدا تعالیٰ کے ملنے کے لیے ہو کر ہشیار اور باگ کھینچ کر چلے کہ آخرکار سواری چوبی یعنی جنازے پر اس جہان فانی سے جاویگا اوسوقت کو نہ بھولے اور جانے کہ اسی طرح ایک روز اوس سواری پر جانا ہے ایسا کام نکرو کہ اوس روز روسیاہی ہو پس اسمین اشارہ ہے اسپر کہ ہر حال مین موت کو نہ بھولا کرے یاد کرنا موت کا بڑی ہی نعمت ہے اور بڑا ثواب پاتا ہے یاد کرنے والا اوسکا ❊ فتح ❊

وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُبِينٌ ۝

اور ٹھہرائی ہے انھون نے اوسکو اولاد اوسکے بندون سے ❊ تحقیق انسان بڑا ناشکر ہے صریح ❊ ۱۵ ع

اور مقرر کیا اونھون نے واسطے خدا کے اوسکے بندون مین سے اولاد کو تحقیق آدمی البتہ ناشکر ظاہر ہی ✤ **تفسیر** یہ آیت متصل ہی ساتھ اس قول
اللہ تعالی کے ولئن سالتہم الخ یعنی اور اگر توپوچھے تو اونسے کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو اقرار کرینگے کہ اللہ نے پیدا کیے ہین حال آنکہ
مقرر کرتے ہین اونھون نے اوسکے لیے باوجود اس اقرار کے اوسکے بندون مین سے اولاد یعنی کہتے ہین فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین پس مقرر کیا
اونھون نے فرشتون کو جز یعنی ٹکڑا اوسکا جیسے کہ ہوتا ہی فرزند جز اپنے باپ کا آدمی یعنی کہنے والا کلام مذکور کا ناشکر ظاہر ہی اس لیے کہ
نسبت فرزند کی اوسکی طرف کرنی کفر ہی اور کفر اصل و پوری ناشکری ہی ✤ مد **تنبیہ** ✤ اس سے معلوم ہوا کہ شرک کفر بڑی ہی بلا
اسی لیے جابجا کلام اللہ مین برائی اور ممانعت اسکی آئی ہی اور طرح بطرح کے عذاب کا ڈر دیا ہی اور حدیث شریف مین بھی بہت منع آیا ہی
کہا معاذ نے کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کچھ اگرچہ مارا جاوے تو
اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر ماں باپ اپنے کی اگرچہ حکم کرین وہ تجکو یہ کہ نکلے تو اپنے اہل سے اور مال سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض قصداً پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض قصداً
پس تحقیق بری ہوا اوس سے عہد اللہ کا اور مت پی شراب اسلیے کہ تحقیق وہ سر ہی ہر برائی کا ہی اور بچا اپنے تئین گناہ سے اس لیے کہ تحقیق بسبب
گناہ کے اوترتا ہی غضب اللہ کا اور بچا اپنے تئین کفار کی لڑائی کے بھاگنے سے اور اگرچہ ہلاک ہووین لوگ اور جب پہونچے لوگون کو موت یعنی وبا
وقحط اور تو اونمین ہووے پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنی اولاد پر مال اپنا اور مت اوٹھا اونسے لاٹھی اپنی ادب کے لیے یعنی ادب کے لیے کچھ مارا کر اور ڈرا اونکو اللہ کی طرف سے روایت کی مشکوۃ

ف یہ بات اولی ہی اور جائز [illegible] کہ جب کافر [illegible] زیادہ ہون بھاگے ۱۲ علی

أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَّأَصْفٰكُمْ بِالْبَنِينَ ○

کیا رکھ لین اپنی پیدائش مین سے بیٹیان اور تمکو دیے چنکر بیٹے ✤ مو

کیا پکڑا خدا نے اپنی مخلوقات سے بیٹیون کو اور برگزیدہ کیا تمکو ساتھ بیٹون کے ✤ **تفسیر** ام بمعنی ہمزہ انکار کے ہی اور قول مقدر ہی یعنی
تقدیر اسکی یہ ہی اتقولون اتخذ الخ یعنی کیا کہتے ہو تم کہ پکڑا خدا نے الخ یعنی کیا بکتے ہو کہیں ہو بھی سکتا ہی کہ تمکو فضل اولاد دے اور
اپنے لیے ناقص اختیار کرے ہرگز یہ بات متصور ہی نہین ہوسکتی باوجودیکہ خدا خالق تمام چیزون کا ہی اور کسیکے ساتھ جنسیت نہین رکھتا
اور اولاد کو باپ کے ساتھ ہم جنس ہونا شرط ہی پس جھوٹ کفار کا کہنے اور اقرار کرنے اونکے سے ساتھ خالقیت کے ظاہر ہی ✤ جلا ✤ بحر

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيمٌ ○

اور جب اونمین سے کسیکو خوشخبری دیجیے اوس چیز کی جو رحمن پر نام دھرا سارا دن رہے اوسکا مونھ سیاہ اور وہ دل مین گھٹ رہا ✤ مو

اور جب خبر دیا جاوے ایک اونمین سے ساتھ تولد اوس چیز کے کہ مثل کی ہی واسطے خدا کے یعنی اگر کوئی بیٹی کے پیدا ہونے کی خبر دے کہ تیرے ہان
بیٹی پیدا ہوئی واللہ اعلم تو ہوجاتا ہی مونھ اوسکا کالا اور وہ غم سے بھرا ہوتا ہی ✤ **تفسیر** یعنی جب کسیکو خبر دی جاوے اوس جنس کے
پیدا ہونے کی کہ کیا ہی اوسکو واسطے اللہ کے مثل یعنی مشابہ اور مشابہ کرنا اسلیے ہوا کہ جب کیا ملائکہ کو جزو اللہ کا تو کیا اونکو اوسکی جنس سے اور مشابہ
اوسکے اسلیے کہ فرزند نہین ہوتا ہی مگر جنس والد سے اور مشابہ اوسکے تو ہوجاتا ہی مونہہ اوسکا سیاہ الخ یعنی ان کفار نے نسبت کیا طرف اللہ کے
اس جنس کو یعنی بیٹیون کو اور انکا حال یہ ہی کہ جب کہا جاوے کسیکو اونمین سے کہ تیرے ہان بیٹی ہوئی ہی تو غمگین ہوتا ہی اور مونہہ اوسکا کالا ہوجاتا ہی مارے
غصے اور تاسف کے اور بھر جاتا ہی رنج سے یعنی نہایت ہی رنجیدہ اور غمگین ہوتا ہی حاصل یہ کہ کیونکر نسبت کیجاوین بیٹیان طرف اللہ تعالی کے ✤ مد ✤

أَوَمَنْ يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ○

اور ایسا شخص کہ پلتا ہے گہنے مین اور جھگڑے مین بات نہ کہہ سکے ✤ مو

کیا جوسکو کہ پالی جاتی ہی بیچ زیور کے اور وہ بیچ صفت جھگڑے کے ظاہر نہین ہوتی واسطے خدا کے ثابت کیا ہی ✤ **تفسیر** یعنی عورتین ایسی
ناقص فہم بری ہوتی ہین کہ زینت و نعمت مین پرورش پاتی ہین اور جب جھگڑنے لگتی ہین تو بسبب کم عقلی کے خوب طرح جواب نہین دے سکتین اور دلیل عقل

[illegible] زیور اور [illegible] زیادہ [illegible] ۱۲

نہین لاتمین کہا مقاتل نے کہ نہین کلام کرتی عورت مگر کہ لاتی ہی دلیل اپنے ضرر پر یعنی اولٹی ہی دلیل لاتی ہی پس فرماتے ہین کہ جو ایسی بری صفتین رکھتی ہون اونکو اللہ تعالی کی طرف منسوب کرتے ہین بڑے ہی احمق ہین اور جمع کیے اونھون نے اپنے کفر مین تین کفر ایک تو یہ کہ نسبت کیا طرف اللہ کے فرزند کو حالانکہ وہ پاک و بے پرواہی اولاد سے اور دوسرے یہ کہ نسبت کیا طرف اوسکے خسیس تر کو دو قسمون مین سے یعنی بیٹا اور بیٹی دو قسمین ہین او خسیس تر بیٹی ہی اوسکو منسوب کیا اللہ تعالی کی طرف کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان ہین اللہ کی اور تیسرے یہ کہ گردانا او خسیس تر کو ملائکہ کو کہ بہتر ہین سے پس حقارت کی اونکی اور اس آیت مین اشارہ ہی اسپر کہ اللہ تعالی نے گردانا پرورش پانے کو زینت مین عیبون سے پس لازم ہی مرد کو کہ پرہیز کرے اس سے اور زینت حاصل کرے ساتھ لباس تقوی کے اور مجاہد سے ہی کہ کہا اونھون نے رخصت دی اللہ تعالی نے عورتون کو حریر اور سونا پہننے کی اور پڑھی یہ آیت اَوَمَنْ يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ * مل * در منثور *

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔــلُوْنَ ۝

اور ٹھہرایا فرشتون کو جو بندے ہین رحمن کے عورت کیا دیکھتے تھے اونکا بننا اب لکھ رکھینگے انکی گواہی اور انسے پوچھ ہوگی * موٖ *

اور بیٹیان مقرر کیا ہی مشرکون نے فرشتون کو کہ وہ بندے خدا کے ہین کیا حاضر تھے وہ نزدیک پیدا ہونے اونکے کے لکھی جاویگی یہ گواہی اونکی اور پوچھے جاوینگے وہ * تفسیر * یہ جو فرمایا کہ بندے رحمن کے ہین یعنی بیٹیان نہین اور معلوم ہوا کہ فرشتے اگرچہ مرد نہ عورت پر بولا مردانی بولیے * موٖ * عباد جمع عبد کی ہی بمعنی بندے کے یعنی فرشتے بندے خدا کے ہین اور مشرک اونکو خدا کی بیٹیان کہتے ہین اور بندے ہونے مین اور اولاد ہونے مین منافات کلی ہی پس اہل عناد کے الزام دینے کے لیے بڑی دلیل ہی کہ تم ایسے احمق ہو کہ بندون کو بیٹیان بتاتے ہو اور مکی اور مدنی او شامیون نے عباد الرحمن کی جگہ عند الرحمن پڑھا ہی یعنی نزدیک رحمن کے ہین منزلت و مرتبے مین نہ منزل و مکان مین کیا حاضر تھے الخ یہ زجر و توبیخ ہی اونکے لیے یعنی وہ کہتے ہین یہ بات بغیر علم رکھنے اسکے کے کہ نہ اونکو خبر پہنچی ہی اسکی کہ موجب علم کی ہو اور نہ حاضر تھے وقت پیدا ہونے اونکے کے تو کہ خبر دین مشاہدے سے یہ گواہی اونکی کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان ہین جھوٹی ہی اور پوچھے جاوینگے اس گواہی سے آخرت مین پس مترتب ہوگا اوسپر عذاب اور یہ وعید ہی اونکے لیے * مل * جلا *

وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝

اور کہتے ہین اگر چاہتا رحمن ہم نہ پوجتے اونکو کچھ خبر نہین انکو اسکی یہ سب اٹکلین دوڑاتے ہین * موٖ *

اور کہا کافرون نے اگر چاہتا خدا نہ پوجتے ہم ان فرشتون کو نہین ہی اونکو ساتھ اس مقدمے کے علم نہین ہین وے مگر دروغگوی * تفسیر * خبر نہین یعنی یہ توجیہ کہ بن چاہے خدا کے کوئی چیز نہین پر اوسکا بہتر ہونا نہین نکلتا اوسی نے قوت بھی پیدا کیا اور زہر بھی زہر کون کھاتا ہی * موٖ * اگر چاہتا خدا الخ چھٹے ہین معتزلہ ساتھ ظاہر اس آیت کے اس بات مین کہ اللہ تعالی نے نہین چاہا کافر سے کفر اور نہین چاہا ہی اوس سے مگر ایمان اسلیے کہ کفار نے دعوی کیا اسکا کہ اللہ تعالی نے چاہا اونسے کفر اور نہین چاہا اونسے ترک کرنا عبادت بتون کا اس جہت سے کہ کہا اونھون نے لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ یعنی اگر چاہتا ہمسے یہ کہ ترک کرین ہم عبادت بتون کی تو البتہ باز رکھتا ہمکو اونکی عبادت سے و لیکن چاہا ہمسے پوجنا بتون کا اور اللہ تعالی نے رد کیا اونکے قول کو اور اونکے اعتقاد کو ساتھ قول اپنے کے مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ الخ یعنی نہین ہی اونکو ساتھ اس بات کے علم سے نہین ہین وہ مگر جھوٹے پس اس سے معتزلہ نے یہ نکالا کہ کفر اللہ کا چاہا نہین ہی والا اونکے قول کو کاہیکو رد کرتا اور معنی آیت کے ہمارے نزدیک یہ ہین کہ اونھون نے ارادہ کیا ساتھ مشیت کے رضی اور کہا اگر نہ راضی ہوتا اللہ ساتھ اسکے تو البتہ جلدی کرتا ہمکو عذاب یا باز رکھتا ہمکو اونکی عبادت سے زبردستی اور خواہ مخواہ اور جب نکیا اوسنے یہ تو بلاشبہ راضی ہوا ساتھ اسکے پس رد کیا اللہ تعالی نے اونکے قول کو ساتھ قول اپنے کے مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ الخ یا کہا کفار نے یہ قول از راہ استہزا کے نہ قصد و اعتقاد کے

پس جھٹلایا اونکو اللہ تعالیٰ نے اسمین اور نسبت جہل کی کی اونکی طرف اس جہت سے کہ نہین کہا اونھون نے اعتقاد سے جیسے کہ کہا از راہ خبث کے اونکی طرف سے اَنُطۡعِمُ مَنۡ لَّوۡ یَشَآءُ اللّٰہُ اَطۡعَمَہٗۤ ؛ یعنی کیا کھلاوین ہم اوسکو کہ اگر چاہتا خدا کھلاتا اوسکو اور یہ بات حق ہی اصل مین ولیکن جب کہا اونھون نے از راہ استہزا کے تو جھٹلایا اونکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ قول اپنے کے اور جگہہ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ یعنی نہین ہو تم مگر گمراہی مین اور اسی طرح فرمایا اللہ تعالیٰ نے قَالُوۡا نَشۡہَدُ اِنَّکَ لَرَسُوۡلُ اللّٰہِ ؛ یعنی کہا منافقون نے گواہی دیتے ہین ہم کہ بلاشبہہ تو البتہ رسول اللہ کا ہی پھر فرمایا وَاللّٰہُ یَشۡہَدُ اِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ لَکٰذِبُوۡنَ ؛ یعنی اور اللہ جانتا ہی کہ بلاشبہہ منافق البتہ جھوٹے ہین اسلیے کہ نہین کہا اونھون نے یہ اعتقاد سے یا کہا اونھون نے مشیت کو حجت اپنے لیے بیچ اوس چیز کے کہ کی اپنے اختیار سے اور گمان کیا اونھون نے کہ اللہ نہین عذاب کرنے کا اونکو ایسی چیز پر کہ اوسکی مشیت سے اور ٹھہرایا اونھون نے اپنے نفس کو معذور اسکے کرنے مین پس رد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اونکے قول کو ؛ **ص** اگر چاہتا خدا نہ پوجتے ہم فرشتون کو پس پوجنا ہمارا اونکو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہی لیس وہ راضی ہی ساتھ اسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہین ہی اونکو علم ساتھ اس بات کے کہ وہ راضی ہی اونکے پوجنے سے نہین ہین مگر جھوٹے اسمین پس عذاب کیے جاوینگے بسبب اسکے ؛ **جلا**

اَمۡ اٰتَیۡنٰہُمۡ کِتٰبًا مِّنۡ قَبۡلِہٖ فَہُمۡ بِہٖ مُسۡتَمۡسِکُوۡنَ ۝

کیا ہمنے کوئی کتاب دی ہی اونکو اس سے پہلے سو وہ اوسپر مضبوط ہین ؛ **مو**

کیا دی ہی ہمنے اونکو کوئی کتاب پہلے قرآن سے پس انھون نے ساتھ اوسکے چنگل مارا ہی ؛ **تفسیر** پہلے قرآن سے یا پہلے اونکے اس قول سے چنگل مارا ہی یعنی عمل کیا ہی اور بعضون نے کہا اسمین تقدیم و تاخیر ہی تقدیر اوسکی یہ ہی اَشَہِدُوۡا خَلۡقَہُمۡ اَمۡ اٰتَیۡنٰہُمۡ کِتٰبًا فِیۡہِ اِنَّ الۡمَلٰٓئِکَۃَ اِنَاثٌ ؛ یعنی کیا حاضر تھے یہ وقت پیدا ہونے فرشتون کے اور یا دی ہی ہمنے انکو کتاب کہ اوسمین لکھا ہی یہ کہ فرشتے بیٹیان ہین ؛ **مل** کیا دی ہی ہمنے انکو کتاب پہلے قرآن سے کہ اوسمین ہی یہ کہ عبادت کرین غیر اللہ کو یعنی نہین واقع ہوا یہ ؛ **جلا**

بَلۡ قَالُوۡۤا اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤی اُمَّۃٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤی اٰثٰرِہِمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ ۝

بلکہ کہتے ہین ہمنے پائے اپنے باپ دادے ایک راہ پر اور ہم اونھین کے قدمون پر ہین راہ پائے ؛ **صق**

بلکہ کہا اونھون نے تحقیق ہمنے پایا اپنے باپون کو ایک دین پر اور تحقیق ہم چلنے والے ہین اونکے قدمون پر راہ پانے والے ہین سبب اونکے ؛ **تفسیر** ایک دین پر پس پیروی کی ہمنے اونکی اور لفظ امت مشتق ہی ام سے بمعنی قصد کے فالامۃ الطریقۃ التی تؤم یعنی پس امت ایک طریقہ ہی کہ قصد کیا جاوے اور ظرف یعنی علیٰ اٰثارہم صلہ ہی واسطے مہتدون کے یعنی ہم اونکے قدمون پر راہ پانے والے ہین یا دونون یعنی علیٰ اٰثارہم اور مہتدون خبرین ہین انا کی اس صورت مین معنی وہی ہونگے جو اوپر ضمن ترجمے مین لکھے گئے ؛ **مل** راہ پانے والے ہین بسبب اونکے اور وہ پوجتے تھے غیر اللہ کو پس ٹھہرایا اونھون نے اپنے تئین راہ پانے والا بسبب اتباع باپون اپنے کے کہ مشرک تھے ؛ **جلا معا**

وَکَذٰلِکَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ فِیۡ قَرۡیَۃٍ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡہَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤی

اور اسی طرح جو بھیجا ہمنے تجھسے پہلے ڈر سنانے والا کسی گانون مین سو کہنے لگے وہان کے آسودہ لوگ ہمنے پائے اپنے باپ دادے ایک

اُمَّۃٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤی اٰثٰرِہِمۡ مُّقۡتَدُوۡنَ ۝

راہ پر اور ہم اونھین کے قدمون پر چلتے ہین ؛ **مو**

اور اسی طرح نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھسے کسی گانون مین ڈرانے والے کو مگر کہا اوس گانون کے چین والون نے یعنی مانند قول قوم تیری کے کہ تحقیق ہمنے پایا اپنے باپون کو ایک دین پر اور تحقیق ہم انکے قدمون پر متابعت کرنے والے ہین ؛ **تفسیر** ڈرانے والے کو یعنی نبی کو چین والون نے اور وہ وہ لوگ ہین کہ تکبر مین ڈالا اونکو نعمت نے پس نہین دوست رکھتے مگر شہوات کو اور آلات لہو کو یعنی ستار طبلے وغیرہ کو اور نفرت کرتے ہین

دین کی شقتون اور تکلیفون سے اور اسمین تسلی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بیان ہی اسکا کہ تقلید باپ دادون کی قدیم کی بیماری ہی ہذ

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

وہ بولا اور جو مین لا دون تمکو اوس سے زیادہ سوجھ کی راہ جسپر تمنے پایا اپنے باپ دادے تو بولے کہنے لگے ہمکو تمہارے ہاتھ بھیجا نہ مانا ہ موضح

کہا اوس پیغمبر نے کیا اپنے باپون ہی کی متابعت پر اڑے رہوگے اگرچہ لایا ہون مین تمہارے پاس دین کہ زیادہ تر راہ دکھانے والا ہی اوس چیز سے کہ اوسپر پایا تمنے اپنے باپون کو کہا اونھون نے بلاشبہہ ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا تمکو ہمراہ اوسکے نا معتقد ہین **تفسیر** یعنی ہم اپنے باپ دادون ہی کے دین پر ثابت رہینگے اگرچہ لایا ہو تو ہمارے پاس دین زیادہ تر راہ دکھانے والا اور اچھا ہ مل

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○

پھر ہمنے اون سے بدلا لیا سو دیکھ آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا ہ موضح

پس بدلا لیا ہمنے اونسے پس دیکھہ کیونکر ہوا انجام کار جھٹلانے والون کا ہ **تفسیر** یہ فرمایا اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کفار کے ڈرانے کے لیے کہ ای محمد تمہارے پہلے جنھون نے رسولون کو جھٹلایا ہمنے اونسے بدلا لیا پس دیکھو کہ کیا انجام کار اونکا ہوا کہ بعضے زمین مین دھسائے گئے بعضے سور بندر وغیرہ بنائے گئے بعضون پر پتھر برسائے گئے وغیر ذالک پس جو تمکو جھٹلاتے ہین اونکو بھی ڈرنا چاہیے کہ مبادا ایسا ہی حال اونکا بھی ہو ہ مل **تنبیہ** ان آیتون سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا خلاف اللہ و رسول کے ہون اونکی راہ کبھی نہ اختیار کیجیے کہ موجب خرابی دارین کی ہی پس کیا بری بات ہی جو بعضے شادی غمی مین طریقہ مسنون چھوڑکر باپ دادون کی پیروی کرتے ہین کہ کوئی شادی مین کنگنا باندھتا ہی کہ رسوم مجوس و ہنود سے اور اونکے بیاہ کے شعائر سے ہی چنانچہ عند التحقیق بعضے ہندون سے معلوم ہوا کہ کنگنا باندھنا بحکم شاستر ہی مانند بیاہ کے اسی لیے حضرت سید آدم بنوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کتاب علم الہدی مین لکھا ہی کہ کنگنا باندھنا کفر ہی انتہی ہ اور کوئی سہرا اور بندھن وار باندھتا ہی اور گھر مین چھاپے مہندی وغیرہ کے دیتا ہی اور ناچ و گانا وغیرہ کرواتا ہی اور اسی طرح کفار کی رسمین شادی مین برتتا ہی باتباع باپ دادون کے اور علی ہذا القیاس غمی مین کہین نوحہ ہی اور کہین تیجا اور دسوان وغیرہ یہ اکثر رسوم کفار ہی سے انکے باپ دادون نے اخذ کین ہین اونکی پیروی مین یہ بھی ڈوبے ہین مومن کو چاہیے کہ تمام واہیات و مزخرفات سے پرہیز کرے شادی غمی مین اور وہی باتین اختیار کرے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور اہل بیت عظام سے ثابت ہون ورنہ مستحق انہین خرابیون کا ہوگا جو مذکور ہوئین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منجملہ ابغض الناس الی اللہ سے گنا ہی اوسکو کہ جو اسلام مین ڈھونڈے طریقہ جاہلیت کا نعوذ باللہ من ذالک ہ

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ○

اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو مین الگ ہون اون چیزون سے جسکو پوجتے ہو مگر جسنے مجھکو بنایا سو وہ مجکو راہ دیگا ہ موضح

اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو تحقیق مین بے تعلق و بیزار ہون اوس چیز سے کہ تم پوجتے ہو مگر وہ ذات پاک کہ پیدا کیا مجکو پس بلاشبہہ وہ ہدایت کریگا مجکو ہ **تفسیر** بیان یہ قصہ اسپر کیا کہ تمہارے پیشوا نے باپ کی راہ غلط دیکھکر چھوڑدی تم بھی ایسی ہی کرو ہ موضح اس آیتکو اوپر کی آیتون سے یہ ربط ہی کہ جو اپنے باپ دادون کی تقلید کرتے ہین اونکو یہ قصہ سناؤ کہ تمہارے جو جد اعلی تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھو اونھون نے کیسی بیزاری اختیار کی باپ دادا کی تقلید سے اور تمسک کیا ساتھ دلیل کے تمکو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے یا اونکو اسلیے یہ قصہ سنایا کہ اگر تمکو تقلید ہی کرنی ہی تو حضرت ابراہیم کی کرو کہ وہ تمہارے سارے باپ دادون مین اشرف ہین دیکھو کیسے بیزار ہوئے اپنے باپ اور قوم مشرکین سے تم بھی ایسے ہی بیزار ہو وہ ہدایت کریگا یعنی ثابت رکھیگا مجکو ہدایت پر بیضاوی مل

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○

اور یہی بات پیچھے چھوڑ گیا اپنی اولاد میں شاید وہ رجوع رہیں مؤ

اور کیا خدا تعالی نے کلمہ توحید کو بات باقی رہی ہوئی بیچ فرزندوں اوسکے کے تو ہو وے کہ کافر رجوع کریں یعنی انبیا اور اولیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں پیدا ہوئے * تفسیر بیضاوی میں لکھا ہی اور کیا ابراہیم نے یا خدا تعالی نے انتہی * اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمہ توحید کو کہ جو اوپر مذکور ہوا اِنَّنِي بَرَاءٌ سے لیکر سَیَهْدِینِ تک بات باقی رہی ہوئی اپنی اولاد میں پس ہمیشہ رہتا ہی کوئی نہ کوئی اونمیں ایسا کہ توحید بیان کرتا ہی اللہ تعالی کی اور بلاتا ہی لوگوں کو اوسکی توحید کی طرف تو کہ جو مشرک ہو گئے ہیں اونمیں سے رجوع کریں بسبب بلانے موحد کے اونمیں سے اور یا ضمیر لَعَلَّهُمْ اور یَرْجِعُونَ کی پھرتی ہی اہل مکہ کی طرف کہ وہ پھریں کفر و شرک سے طرف دین باپ اپنے ابراہیم کے اور مراد کلمہ توحید سے یا تو یہی کلمہ ہی جو اونھوں نے کہا یا لا الہ الا اللہ ہی کہ جو سمجھا جاتا ہی اونکے قول اِنَّنِي بَرَاءٌ الخ سے * مل

بَلْ مَتَّعْتُ هَؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّى جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُبِينٌ ○ وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا

کوئی نہیں پر سینے برتنے دیا انکو اور انکے باپ دادوں کو یہانتک کہ پہنچا اونکو دین سچا اور رسول کھول سنانے والا اور جب پہنچا اونکو سچا دین کہنے لگے

هَذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ○

یہ جادو ہی اور ہم اوسکو نہ مانینگے * مو

بلکہ بہرہ مند کیا مینے اونکو اور اونکے باپوں کو تا وقتیکہ آیا اونکے پاس دین سچا اور پیغامبر ظاہر اور جب کہ آیا اونکے پاس دین سچا اور پیغامبر ظاہر کہا اونھوں نے یہ جادو ہی اور ہم ساتھ اوسکے نامعتقد ہیں * تفسیر بہرہ مند کیا مینے اونکو اور اونکے باپوں کو یعنی مکے کے مشرکوں کو اور یہی وہ ہیں کہ جنکو باقی چھوڑا ابراہیم علیہ السلام نے پس اونکو بہرہ مند کیا ساتھ درازی عمر کے اور نعمت کے اور نہ جلدی گرفتار کیا مینے اونکو عذاب میں پس مغرور ہوئے بسبب مہلت دینے کے اور مشغول ہوئے چین میں اور اتباع شہوات میں اور طاعت شیطان میں اور باز رہے کلمہ توحید سے اور حق سے مراد دونوں جا پر قرآن ہی اور پیغامبر یعنی محمد علیہ السلام ظاہر یعنی کھلی رسالت لیکر آئے کہ حق ہونا اوسکا ظاہر ہی ساتھ آیتوں واضح کے کہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں * مل

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ○

اور کہتے ہیں کیوں نہ اوترا یہ قرآن کسی بڑے مرد پر ان دو بستیوں کے * مو

اور کہا مشرکوں نے کیوں نہ بھیجا گیا یہ قرآن اوپر ایک مرد بزرگ کے ان دو گانوؤں میں سے یعنی مکے اور طائف کے رہنے والوں میں سے کسی پر اوترا * تفسیر اور کہا یعنی از راہ حکومت باطل کے اور هَذَا الْقُرْآنُ کہتے ہیں حقارت قرآن کی منظور تھی کفار کو اور عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ کی تقدیر یہ ہی عَلَى رَجُلٍ عَظِيمٍ مِنْ إِحْدَى الْقَرْيَتَيْنِ یعنی ان دونوں گانوؤں میں سے ایک گانوں کے سردار و رئیس پر کیوں نہ اوترا قرآن اور یہ ایسا ہی جیسے فرمایا يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ یعنی ایک دریا سے ہوا دونوں دریاؤں میں سے اونمیں سے نکلتے ہیں موتی اور دونوں گانوؤں سے مراد مکہ اور طائف ہیں اور مراد عظیم مکہ سے ولید بن مغیرہ اور عظیم طائف سے عروۃ بن مسعود ثقفی اور مراد عظیم سے صاحب مال جاہ کا ہی یہ فہم ناقص اونکا تھا عظیم حقیقت میں وہ ہی کہ اللہ کے نزدیک عظیم یعنی بڑا ہو * مل

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا

کیا وہ بانٹتے ہیں تیرے رب کی مہر ہم نے بانٹی ہی ان میں روزی انکی دنیا کے جیتے اور اونچے کیے

بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

درجے ایک کے ایک سے کہ ٹھہراتا ہی ایک دوسرے کو کمیرا اور تیرے رب کی مہر بہتر ہی ان چیزون سے جو سمیٹتے ہین

کیا یہ بانٹتے ہین تیرے پروردگار کی رحمت کو ہمنے بانٹا ہی درمیان انکے گذران انکی کو بیچ زندگانی دنیا کے اور بلند مرتبہ کیا ہمنے بعض کو بعض پر تو کہ مسخر و بیگار لیوے بعض انکا بعض کو یعنی چشم حقارت سے دیکھے واللہ اعلم اور رحمت پروردگار تیرے کی بہتر ہی اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہین

تفسیر اللہ نے روزی دنیا کی تو انکی تجویز پر نہین بانٹی پیغمبری کیونکر دے انکی تجویز پر **صوؔ** اول رحمت سے مراد نبوت ہی کہا مقاتل نے کیا انکے ہاتھ مین کنجیان رسالت کی ہین کہ رکھین اوسکو جہان چاہین اور معیشت کہتے ہین اوس چیز کو کہ جیتے ہین لوگ بسبب اوسکے یعنی رزق اونکے ہمنے بانٹا ہی الخ یعنی نہین سپرد کیا ہی ہمنے انکی ادنی چیز کی قسمت کو کہ وہ رزق ہی پس کیونکر سپرد کرین انکے نبوت کہ جسکو چاہین اوسکو ملے یا یہ معنی ہین کہ جیسے فضیلت دی ہی ہمنے بعض کو بعض پر رزق مین پس ایسے ہی خاص کرتا ہون مین ساتھ نبوت کے جسکو چاہتا ہون اور بلند مرتبہ کیا ہمنے الخ یعنی بعضون کو قوی کیا ہی اور غنی اور آقا اور بعضون کو ضعیف اور فقیر اور خادم اور لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ پکڑے بعض اونکا یعنی غنی بعض کو یعنی فقیر کو خادم ساتھ دینے اجرت کے کہ اجرت دیکر کام کرواوے اوس سے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ بعض بعض کو مسخر و تابعدار کرے غنی اپنے مال سے فقیر کو مسخر کرے کہ اجرت دیکر کام کرواوے اور فقیر اپنے عمل یعنی کام سے اغنیا کو مسخر و تابعدار کرے کہ اغنیا محتاج کام کے ہوتے ہین فقرا سے پس بیچ بعض اونکا سبب زندگانی بعض کا اور انتظام دنیا ایک مدت تک باقی رہے اور اگر ایسا نہوتا تو کوئی کار و خدمت کسیکی نکرتا اور مال نخرچتا اور انتظام دنیا نرہتا اور رحمت رب تیرے کی یعنی نبوت یا دین اللہ کا اور جو کچھ کہ تابع ہی اوسکے یعنی ملنا جنت وغیرہ کا بہتر اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہین یعنی دنیا مین مال و متاع دنیا کے

مسئلہ جلالہ معاملات قسمت یعنی بانٹنا ہر چیز کا کہ قابل قسمت کے ہو جائز ہی چارون اماموں کے نزدیک اسلئے کہ شرکا کو شرکت مین کبھی ضرر بھی پہونچتا ہی اور قسمت نزدیک حنفیہ کے معنی بیع کے ہی اوس چیز مین کہ متفاوت ہو مانند زمین او رکپڑے کے پس بیع مرابحہ حصہ اپنے کی کسیکو جائز نہین او رجو کچھ کہ متفاوت نہو مانند مکیلات اور موزونات اور معدودات کے کہ غیر متفاوت ہو مانند جوز کے پس قسمت اوسمین معنی اقرار اور تمیز حق کے ہی حتی کہ ہر ایک کو بیع مرابحہ حصے اپنے کی پہونچتی ہی اور اگر کوئی شریکون مین سے طلب قسمت کی کرے اور دوسرا مانع ہو اور اوس قسمت مین کچھ ضرر ہو پس اگر ضرر پانے والا ساتھ قسمت کے وہی طالب ہی تو قسمت نکرین والا مانع پر جبر اور قسمت کے کرین اور اجرت قاسم کی ابوحنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اوپر عدد روس شرکا کے ہی اور امام شافعی وغیرہ کے نزدیک بقدر حصون کے

تنبیہ آٹھ مسئلے جامعہ احیاء العلوم مین خوب سے آئے ہین کہ منجملہ اونکے ایک مسئلہ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ کے متعلق ہی چونکہ وہ بہت مفید ہین بتقریب آیت مذکورہ کے واسطے نفع بھائی مسلمانون کے نقل ہوتے ہین آیا ہی کہ حاتم رحمہ اللہ کہ بڑے اولیاء اللہ سے ہین اونکے اوستاد شقیق بلخی نے اونسے پوچھا کہ تو کتنی مدت سے میرے پاس رہتا ہی حاتم نے کہا تینتیس ۳۳ برس سے شقیق نے فرمایا کہ کتنا علم سیکھا تونے اس مدت مین حاتم نے کہا آٹھ مسئلے مینے سیکھے ہین شقیق نے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ میری عمر تیرے ساتھ صرف ہوئی اور تونے آٹھ ہی مسئلے سیکھے حاتم نے کہا ای اوستاد جھوٹھ بولنا تو مجھے اچھا لگتا نہین سچی بات تو یہی ہی کہ نہین سیکھے مینے سوا آٹھ مسئلون کے کہا شقیق نے کہ بیان کر اون آٹھ مسئلون کو تا سنون مین کہا حاتم نے کہ ایک تو یہ ہی کہ مینے جو نگاہ کی اس مخلوق کی طرف تو دیکھا مینے کہ ہر ایک دوست رکھتا ہی اپنے محبوب کو یعنی اپنی پیاری چیز کو مثلا کوئی مکان کو دوست رکھتا ہی کوئی عورت کو کوئی لباس کو کوئی باغ کو کوئی بچون کو کوئی کسی چیز کو کوئی کسی چیز کو لیکن وہ محبوب اوسکا تا دم زیست ہی اوسکے پاس ہی بعد مرنے کے قبر مین کچھ ساتھ نہین جاتا

پہلا مسئلہ

فائدہ

جب قبر مین جاتا ہی تو وہ محبوب جدا ہو جاتا ہی اوس سے پس مینے خیال کیا کہ اس فانی کو کیا محبوب رکھون پس نیکیون کو مینے اپنا محبوب کیا کہ جب مین قبر مین جاؤنگا تو میرا محبوب بھی میرے ساتھ جائیگا پس کہا شقیق نے کہ خوب کیا تونے یعنی واقعی یہی نیکیان یعنی نماز روزہ حج زکوۃ صدقہ دینا علم دین پڑھنا پڑھانا وغیرہ ذلک ساتھ جائینگی اور جو روپئے مال منال تا دم زیست ہی محبوب مین مرے پر کون کسیکے کام آتا ہی پھر کہا شقیق نے کہ دوسرا مسئلہ کیا ہی کہا حاتم نے کہ نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول مین وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ○ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی ○ یعنی اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے رہنے سے اور باز رکھا نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلا شبہ اوسکا ٹھکانا جنت ہی پس کہا مینے اپنے دل مین کہ قول حق سبحانہ وتعالی کا حق ہی کچھ شبہ نہین آمین پس کوشش کی مینے اپنے نفس پر بیچ دفع کرنے خواہش نفسانی کے یہان تک کہ خوب مضبوط و مستقل مین طاعت آلہی پر سبحان اللہ کیا اچھی سمجھ حاصل ہوئی کہ خواہش نفسانی کو دفع کرونگا تو اوسکے عوض مین جنت پاؤنگا اور واقع مین بات یہی ہی کہ جو کوئی خاوند حقیقی کے سامنے کھڑے رہنے سے ڈریگا اور خواہش نفسانی کو دفع کریگا خواہ مخواہ اچھی باتون کے کرنے پر مستعد ہوگا اور بری باتون سے بچیگا اور مستحق جنت کا ہوگا حیف ہی کہ ایسی دولت بے زوال کو ہاتھ سے دے اور اوسکے حاصل کرنے کی فکر نکرے پھر کہا حاتم نے کہ تیسرا مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو نظر کی خلق کی طرف تو دیکھا کہ جس شخص کے پاس کوئی چیز قیمتی اور ذی قدر ہوتی ہی تو اوسکو بہت عزیز رکھتا ہی اور محافظت کرتا ہی اوسکی پھر نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول مین مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ ✤ یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ تعالی کے پاس ہی باقی ہی پس جب کچھ قیمتی اور ذی قدر چیز میرے ہاتھ لگی اوسکو بصرف کیا مینے تو کہ باقی رہے میرے لیے اوسکے پاس حاصل یہ کہ لوگ جو کسی چیز کو عزیز رکھتے ہین اور محافظت کرتے ہین اوسکی یہ محض بیجا ہی کہ فانی کو کیا عزیز رکھنا چاہیے جو کچھ ہو اوسکے نام پر دیجیے تو کہ اوسکے خزانہ غیب مین رہے اور بعد مرنے کے اسکے کام آوے ابد الآباد کو کیا خوب کہا ہی کسی نے ✤ شعر ✤ ہرچہ داری صرف کن در راہ او ✤ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا ✤ چوتھا مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو دیکھا اس خلق کی طرف تو دیکھا کہ ہر ایک رجوع کرتا ہی مال کی طرف اور حسب اور شرف نسب کی طرف پس مینے جو خیال کیا تو جانا کہ یہ سب ہیچ ہی پھر نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول کی طرف کہ فرماتا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی بہت بزرگ و عزیز تم مین اللہ کے نزدیک بہت پرہیزگار تم مین کا ہی پس کوشش کی مینے تقوے کے حاصل کرنے مین تو کہ ہوؤن مین اللہ کے نزدیک بزرگ و عزیز حاصل یہ کہ مال و جاہ وغیرہ کی کچھ حقیقت نہین ہاں سے اللہ تعالی کے نزدیک عزیز و ذی قدر نہین ہوتا بلکہ جتنا تقوی زیادہ ہوگا اوتنا ہی اللہ کا پیارا ہوگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ بَطَّأَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ ✤ یعنی جسکے عمل نے تاخیر کی اوسکا نسب کچھ کام نہین آتا اسی مضمون کا کسی نے ہندی مین شعر کہا ہی شعر ذات بھات پوچھے نہین کوے ✤ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے ✤ پانچوان مسئلہ یہ ہی کہ دیکھا مینے خلق کو کہ بعضے بعضون پر لعن طعن کرتے ہین اور اصل اس سب کی حسد ہی پھر نظر کی مینے طرف قول اللہ تعالی کے نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَّعِیْشَتَھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ✤ یعنی ہمنے تقسیم کی ہی درمیان اونکے معیشت اونکی زندگانی دنیا مین پس چھوڑ دیا مینے حسد اور دوست رکھتا ہون خلق کو اور جانتا ہون کہ بلا شبہ قسمت اللہ تعالی کی جانب سے ہی کہ ہر ایک کے لیے جو کچھ مقدر ہی وہ پہونچتا ہی پھر حسد کرکر کیون کسیکو لعن و طعن کیجیے اور چھٹا مسئلہ یہ ہی کہ مینے دیکھا خلق کو کہ ظلم و زیادتی کرتے ہین بعضے اونکے بعض پر اور جنگ و جدال کرتے ہین بعضے بعضون سے پس رجوع کی مینے اللہ تعالی کے اس قول کی طرف اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا ✤ یعنی بلا شبہ شیطان تمھارے لیے دشمن ہی پس پکڑو اوسکو دشمن پس فقط اوسی سے دشمنی باندھی مینے اور کوشش کرتا ہون مین اوس سے بچنے مین اسلیے کہ اللہ تعالی نے گواہی دی اسپر کہ وہ دشمن میرا ہی پس ترک کی مینے

دوسرا مسئلہ

تیسرا مسئلہ

چوتھا مسئلہ [illegible]

پانچواں مسئلہ

چھٹا مسئلہ

عداوت خلق کی ہو واسطے اور ساتوان مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو خلق کو دیکھا تو دیکھا کہ ہر ایک اون مین سے مال البتہ کثرت مال کا پس ذلیل کرتا ہی
اپنے نفس کو اور داخل ہوتا ہی اون چیزون مین کہ نہین حلال ہین اوسکے لیے یعنی وجہ حرام سے مال کماتا ہی پھر نظر کی مینے طرف قول اللہ تعالی
کے وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا یعنی اور نہین ہی کوئی چلنے والا زمین مین مگر کہ اللہ پر ہی رزق
اوسکا پس سمجھا مین کہ مین بھی تو ایک اونھین مین پر چلنے والون مین سے ہون کہ جنکا رزق ہی اللہ تعالی پر پس مشغول ہوا مین اوس چیز
مین کہ اللہ تعالی کے لیے ہو مجھپر یعنی اوسکی طاعت مین کہ مجھپر لازم ہی مشغول ہوا مین اور ترک کی مینے وہ چیز کہ میرے لیے اوسکے پاس ہی یعنی
رزق کہ وہ متکفل ہی اوسکے لیے کچھ سعی نہین کرتا مین اور آٹھوان مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو خلق کی طرف نظر کی تو دیکھا اونکو کہ کوئی بھروسا
کرتا ہی اپنی زمین پر اور کوئی اپنی تجارت پر اور کوئی اپنی کاریگری پر اور کوئی اپنے بدن کی صحت پر پس تمام مخلوق بھروسا کیے ہوئے ہین
مخلوق پر یعنی زمین وغیرہ سب چیزین اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی ہین اوس پر بھروسا کرتے ہین پس مینے رجوع کی اللہ تعالی کے اس
قول کی طرف وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ تعالی پر پس وہ کافی ہی اوسکو پس
بھروسا کیا مینے اللہ ہی پر پس وہ کافی ہی مجکو پس جب حاتم یہ مسائل بیان کر چکے تو شقیق رحمة اللہ علیہ نے فرمایا کہ ای حاتم توفیق دیوے
تجکو اللہ تعالی مینے نظر کی علم توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم مین یہ مسائل خلاصہ اونکے ہین پس جسنے عمل کیا ان مسائل پر عمل کیا
چارون کتابون مذکورہ پر تمام ہوئے مسائل احیاء العلوم مین سے اور ہر گاہ کہ قلیل حقیر فرمایا امر دنیا کو اوسکے بعد ایسا مضمون بیان فرمایا
کہ جس سے ثابت ہو قلیل و حقیر ہونا دنیا کا نزدیک اوسکے پس فرمایا۔ صل

وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ
اور اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ ہو جاوین ایک دین پر تو ہم دیتے اونکو جو منکر ہین رحمن سے اونکے گھرونکو چھت روپے کی
وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۝ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ۝ وَزُخْرُفًا
اور سیڑھیان جن پر چڑھین اور اونکے گھرونکو دروازے اور تخت جن پر تکیہ لگا کر بیٹھین اور سونے کی سو

اور اگر نہوتا یہ خطرہ کہ ہو جاوینگے سب لوگ ایک گروہ یعنی کفر پر جمع ہو جائینگے تو البتہ کرتے ہم واسطے اون لوگون کے کہ کفر کرتے ہین ساتھ
خدا کے واسطے گھرون اونکے کے چھتین چاندی کی اور سیڑھیان بھی کہ اوپر اونکے چڑھتے ہین اور واسطے گھرون اونکے کے دروازے بھی چاندی کے اور تخت بھی کہ اونکے اوپر
تکیہ لگا کر بیٹھتے ہین اور کرتے ہم تجارت تفسیر اگر نہوتا الخ یعنی اگر خطرہ اسکا نہوتا کہ سب لوگ کفر پر جمع ہو جائینگے تو کرتے ہم بسبب حقارت دنیا کے نزدیک اپنے
کافرون کے لیے چھتین اور سیڑھیان اور دروازے اور تخت تمام چاندی سے اور کرتے ہم اونکے لیے زخرف یعنی زینت ہر چیز سے اور زخرف کہتے ہین
سونے کو اور زینت کو اور جائز ہی یہ کہ ہو اصل اسکی سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَزُخْرُفٍ یعنی بعضی چھتین چاندی سے اور بعضی سونے سے
موصل یعنی یہ سب چیزین چاندی اور سونے کی کر دیتے اور یا یہ معنی ہین کہ باوجود اسکے سونا بھی دیتا مین اور یا تجمل بہت دیتا مین یعنی اگر
نخوف ہوتا سب لوگون کے جمع ہونیکا کفر پر اور طلب دنیا پر تو مین کافرون کو ایسی آرائش اور مال دیتا اور اسمین تحقیر اور بیان مردود
ہونے ان چیزون کا ہی نزدیک حق تعالی کے کہ بسبب نہایت مردود اور بُرے ہونے کے سوائے کافرون کے لیے نہ چاہین چنانچہ اسی سبب سے
فرمایا ہی کہ دنیا اتنی کافرون کے لیے دیتا کہ چھتین اور سیڑھیان اور دروازے اور تخت اونکے تمام سونے اور چاندی کے ہوتے لیکن نہین دیا کہ نہو
تو سبب لغزش اور باز رہنے بعضے اہل ایمان کے عبادت اور اطاعت میری سے یعنون بسبب میل کرنے کے طرف اونکے بسبب آدمی کی بشریت

وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْآخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ۝
اور یہ سب کچھ نہین مگر برتنا دنیا کے جیتے اور پچھلا گھر تیرے رب کے ہان اونھین کو جو ڈر رکھتے ہین ع

نصف ع ۳ ۶

Margin notes: ساتوان مسئلہ — آٹھوان مسئلہ

اور نہین ہی سب یہ مگر تھوڑی سی بہرہ مندی زندگانی دنیا کی اور آخرت نزدیک پروردگار تیرے کے پرہیزگارون کے لیے ہی **تفسیر**
آخرت یعنی ثواب آخرت پرہیزگارون کے لیے ہی یعنی جو کہ بچتے ہین شرک سے ﴿ **ف** مراد آخرت سے بہشت ہی اور چین اوسکا کہ پرہیز
کرنے والون کو شرک اور گناہون اور طلب دنیا سے پونہچیگا اس لیے کہ اونہون نے سرعت زوال متاع حیات دنیا کی اور بیوفائی دنیا کی
اوسکو دور کرنے والا خدا سے جان کر اور اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَّطَالِبُوْهَا کِلَابٌ کو سنکر اوس سے بیزار ہوئے ہین اور صحیح حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر قدر ہوتی دنیا کی نزدیک اللہ کے برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس سے ایک قطرہ پانی کا اور یہ بھی آیا ہی کہ کہا راوی نے تھا مین اون لوگون مین کہ پھرتے رہے ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری کے بچے مردار پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دیکھتے ہو تم اس بکری کے بچے کو کہ ذلیل و خوار ہوا
اپنے مالک کے نزدیک جس وقت کہ ڈال دیا اوسنے اسکو پس کہا اونہون نے کہ اسکے ذلیل و خوار ہونے سے تو ڈال دیا ہی اسکو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس دنیا خوارتر ہی اللہ کے نزدیک اس بکری کے بچے سے اپنے مالک کے نزدیک ﴿ روایت کین یہ دونون حدیثین معالم مین مع اسناد کے ﴿ اور کچھ احوال دنیا کا
اور مسئلہ اوسکا سورۂ نساء مین مذکور ہی اور حاصل یہ کہ اہل دنیا کو سلامتی گناہون سے ممکن نہین مگر جسکو محفوظ رکھے اللہ تعالی اور یہ بہت نادر ہی کیونکہ
حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ قول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور طالب حق کو خود محال ہی کہ باوجود حب دنیا کے وصل یا کرامت و خیر کو پونہچے
پس اجتناب اوس سے ضرور ہی رسول علیہ السلام ساتھ اوس کمال و قوت کے دعا مانگتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَفَافًا
یعنی یا اللہ کر رزق آل محمد کا اسقدر کہ جس سے جان بچ رہے اور کسیکی کیا حقیقت ہی اور یہ غرور شیطان اور نفس کا ہی کہ لوگ بلکہ اکثر
فقرا دنیا کو مذموم نہین جانتے اور اوسکو مخل راہ حق کا نہین سمجھتے اور اسی لیے کمال حقیقی سے بے بہرہ رہتے ہین **نکتہ** ﴿ ایک محقق
فرماتے ہین کہ آیت وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ سے یہان تک اشارہ ہی طرف اسکے کہ طریقہ مقربون کا ترک کرنا شرک ظاہری اور باطنی
اور بے غیرتی کا ہی تو راہ خدا کی پاوین اور آیت وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ۝
سے معلوم ہوا کہ عظیم وہ ہی کہ خدا تعالی کے نزدیک عظیم یعنی بزرگ ہو جیسے کہ اور جگہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ
یعنی بہت بزرگ و عزیز تم مین نزدیک اللہ کے وہ ہی کہ جو بہت پرہیزگار ہو تم مین اگرچہ ظاہر مین نحیف اور ذلیل اور محتاج ہو اور اَهُمْ
یَقْسِمُوْنَ الخ سے معلوم ہوا کہ تقسیم رحمت قرب اور کمال اور وصال کی اور معیشت ظاہری اور باطنی کی قسم توکل اور قناعت
اور رضا اور رفع درجات عالیہ اور مانند انکے سب من جانب اللہ اور فضل اوسکے سے ہی جسکو مستحق جس چیز کا جانتا ہی عطا فرماتا ہی
اور رحمت اور قرب بہتر تمام فضائل و کمالات سے ہین اور آیت لَوْلَا اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ الخ سے صریح معلوم ہوا کہ پونہچنا تمام
کمالات کو مشروط ہی ساتھ ترک کرنے حب دنیا اور اختیار کرنے تقوی کے ماسوی اللہ سے کیا خوب کہا جس کسی نے کہا **نظم** ہر کس
رخ از متاع فانی برتافت ﴿ و اندر طلب دولت باقی بشتافت ﴿ آنجا کہ کمال ہمتش بود رسید ﴿ وان چیز کہ مقصود دلش بود دریافت ﴿ **بحث**
ابن مسعود سے آیت یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ الخ کی تفسیر مین منقول ہی کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالی نے
تقسیم کیا درمیان تمہارے اخلاق تمہارے کو جیسا کہ تقسیم کیا درمیان تمہارے رزقون تمہارے کو اور بلاشبہ اللہ تعالی دیتا ہی
دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور اوسکو کہ نہین دوست رکھتا ہی اور نہین دیتا ہی دین مگر اوسی کو کہ دوست رکھتا ہی اوسکو پس جسکو دیا اللہ نے
دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو ﴿ **در منثور** ﴿ دنیا کا فانی ہونا اور برائی اوسکی اور ثواب آخرت کا ملنا متقیون کے لیے بیان کر کے
اب گویا فرماتے ہین کہ اس فانی کو چھوڑو اور ذکر اللہ کو کہ اوسکا ثمرہ ابدالآباد حاصل رہیگا اور آخرت مین اوسکے سبب سے چین کروگے اختیار کرو

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ۝

اور جو کوئی آنکھیں چراوے رحمن کی یاد سے ہم اوسپر تعین کرین ایک شیطان پھر وہ رہے اوسکا ساتھی **مق**

اور جو کوئی غافل ہو یاد خدا سے تعین کرتے ہین ہم اوسکے لیے ایک شیطان پہر وہ شیطان اوسکے لیے ہمنشین ہوتا ہی * تفسیر *
یعنی من یعش کے یہ ہین کہ دیدہ و دانستہ اندھا بنتا ہی ذکر خدا سے کہ قرآن ہی یعنی جانتا ہی کہ وہ حق ہی اور پہر تجاہل کرتا ہی مانند قول
اللہ تعالی کے وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم یعنی انکار کیا اونکا حال انکا بالیقین جانا اوسکو نفسون اونکے نے
حاصل یہ کہ جو کوئی قرآن سے اور اوس چیز سے کہ اوسمین ہی قسم حلال اور حرام اور احکام سے مونہہ موڑتا ہی اور خدا کے عذاب سے نہین ڈرتا اور
اوسکی رحمت کا امیدوار نہین ہوتا ایک شیطان ساتھی اوسکا ہمیشہ کو رہتا ہی اور اوسکو بہکاتا رہتا ہی تو کہ مستحق اوسکے عذاب کا کرے
کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یعنی بیچ تفسیر نقیض کے کہ مسلط کرتے ہین ہم اوسپر شیطان کو پس وہ اوسکے ساتھ رہتا ہی دنیا
اور آخرت مین باعث ہوتا ہی اوسکو گناہون پر اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو مداومت کرتا ہی قرآن پر نہین پاس آتا اوسکے اور نہین مصاحب
ہوتا اوسکا شیطان اور روایت ہی محمد بن عثمان مخزومی سے کہ قریش نے کہا یعنی آپسمین کہ تعین کرو واسطے ہر شخص کے اصحاب محمد سے
ایک شخص کو کہ پکڑے اوسکو پس تعین کیا اونہون نے واسطے ابی بکر کے طلحہ بن عبید اللہ کو پس آیا وہ ابو بکر کے پاس کتنے ایک آدمیون کے ساتھ
کہا ابو بکر نے طرف کس چیز کے بلاتا ہی تو مجھکو کہا طلحہ نے کہ بلاتا ہون مین تجکو طرف عبادت لات و عزی کے کہ نام بتون کا ہی کہا ابو بکر نے کون ہی
لات کہا طلحہ نے کہ رب ہمارا ہی کہا ابو بکر نے اور کون ہی عزی کہا بیٹیان اللہ کی کہا ابو بکر نے پس کون ہی مان اونکی پس چپ ہو رہا طلحہ اور
نہ جواب دیا ابو بکر کو پھر کہا طلحہ نے اپنے یارون سے کہ جواب دو اس شخص کو پس سکوت کیا قوم نے پس کہا طلحہ نے اوٹھ اے ابو بکر اشہد ان
لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ومن یعش عن ذکر الرحمن
نقیض لہ شیطانا الخ یعنی مصداق آیت کے اور باقی کافر تھے کہ اونہون نے حق سے دیدہ و دانستہ اعراض کیا اونپر
شیطان مسلط تھے کہ وہ راہ حق پر نہین آنے دیتے تھے اونکو * من معالم * در منثور

وانہم لیصدونہم عن السبیل ویحسبون انہم مہتدون ○

اور وہ انکو روکتے ہین راہ سے اور سمجھتے ہین کہ ہم راہ پر ہین * مو

اور تحقیق شیاطین باز رکھتے ہین آدمیون کو راہ خدا سے اور آدمی جانتے ہین کہ وہ راہ پانے والے ہین * ف

حتی اذا جاءنا قال یلیت بینی وبینک بعد المشرقین فبئس القرین ○

یہان تک کہ جب آوے ہمپاس کہے کسی طرح مجھمین اور تجھمین فرق ہو مشرق مغرب کاسا کہ کیا برا ساتھی ہی * مو

اوس وقت تک کہ آدمی آوے یعنی روز قیامت کے آگے ہمارے کہیگا ساتھ شیطان اپنے کے ای کاشکہ درمیان میرے اور درمیان تیرے مسافت مشرق
اور مغرب کی ہوتی پس برا ہمنشین ہی تو * تفسیر * یعنی دنیا مین شیطان کے مشورے پر چلتا ہی اور وہان اوسکی صحبت سے
پچتاویگا اس طرح کا ساتھی شیطان کسیکو جب ملتا ہی کسیکو آدمی * مو * سعید جریری سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
نقیض لہ شیطانا کہا اونہی ہمکو کہ کافر جب اوٹھایا جاویگا اپنی قبر سے ہاتھ مین ہاتھ ہوویگا اوسکے شیطان کا اور نہین
جدا ہوویگا اوس سے یہان تک کہ لیجاویگا اون دونون کو اللہ تعالی طرف دوزخ کے پس وہ وقت ہوگا کہ کہیگا یلیت بینی و
بینک بعد المشرقین فبئس القرین * کہا راوی نے اور اسپر مومن پس تعین ہوگا اوسپر فرشتہ یہان تک کہ حکم کیا جاوے
درمیان لوگون کے اور لیجایا جاوے طرف جنت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی تم مین سے کوئی مگر اوسکے ساتھ
شیطان ہی کہا صحابہ نے اور آپکے ساتھ بھی ہی یا رسول اللہ فرمایا اور میرے ساتھ بھی ہی لیکن اللہ تعالی نے مدد کی ہی میری اوسپر
پس سلامت رہتا ہون مین پس مسلمان ہو گیا ہی وہ اور اور روایت مین آیا ہی پس نہین حکم کرتا مجکو مگر خیر کا * اور وہب بن منبہ سے منقول ہی

کہ کہا نہین ہی آدمیون مین سے کوئی مگر کہ اوسکے ساتھ شیطان ہی کہ متعین ہی اوسپر اسپر کافر پس کہاتا ہی شیطان ساتھ اوسکے طعام اوسکے اور پیتا ہی ساتھ اوسکے پانی اوسکے سے اور سوتا ہی ساتھ اوسکے اوسکے بچھونے پر اور اسپر مومن پس الگ رہتا ہی اوس سے شیطان منتظر رہتا ہی کہ کب غافل ہو یا فریب مین آوے پس جت گرتا ہی اوسپر اور بہت محبوب آدمیون مین سے طرف شیطان کے بہت کہانے والا بڑا بخیل ہی ❊ در منثور ❊

وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ○

اور کچھہ فائدہ نہین تمکو آج کے دن جب تم ظالم ٹھہرے اس سے کہ تم مار مین شامل ہو ❊ مو ❊

اور کہین گے ہم ہرگز نفع کریگا تمکو آج ازبسکہ ستم کیا ہی تمنے یہ کہ عذاب مین باہم شریک ہو ❊ تفسیر ❊ یعنی کافر کہین گے خوب ہوا کہ انہون نے ہمکو عذاب مین ڈلوایا یہ بھی نہ بچے لیکن اوسکو کیا فائدہ اگر دوسرا ابھی پکڑا گیا ❊ مو ❊ اِذ ظَّلَمْتُمْ کے معنی یہ ہین کہ جب صحیح ہوا ظلم یعنی کفر تمہارا اور ظاہر ہوگیا اور نہ باقی رہا تمہارے لیے اور نہ کسیکے لیے شبہہ اس بات مین کہ تم ظالم تھے اور اَنَّکُم فِي الْعَذَابِ الخ کے معنی یہ ہین کہ نہین نفع دیگا تمکو اشتراک تمہارا عذاب مین یا ہونا تمہارا مشترک عذاب مین جیسا کہ تھا عموم بلوی خوش کرتا دل کو دنیا مین اور بعضون نے یہ معنی اسکے کہے ہین کہ ہرگز نہین نفع دیگی تمکو یہ آرزو یا عذر و ندامت کرنی اسلیے کہ تم عذاب مین مشترک ہو بسبب شریک ہونے تمہارے کے اوسکے سبب مین کہ وہ کفر ہی ❊ مد ❊

أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○

سو کیا تو سُنا دیگا بہرونکو یا سُجھا دیگا اندھونکو اور صریح غلطی مین بھٹکتون کو ❊ مو ❊

ای محمد کیا تو سنا سکتا ہی بہرون کو یا راہ دکھا سکتا ہی اندھون کو اور اوسکو کہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہی ❊ تفسیر ❊ بہرون کو یعنی جو کہ سماع قبول نہین رکھتے اور اندھون کو یعنی جو کہ سینے کے اندھے ہین اور اونکو کہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین یعنی جو کہ اللہ کے علم مین ایسے ہین کہ مرینگے گمراہی پر یعنی پس یہ نہین ایمان لانے کے ❊ مو ❊

فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ ○ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم مُّقْتَدِرُونَ ○

پھر اگر کبھی ہم تجکو لے گئے تو ہمکو اون سے بدلا لینا یا تجکو دکھادین جو اونکو وعدہ دیا ہی تو یہ ہمارے بس مین ہین ❊ مو ❊

پس اگر اس عالم سے لیجاوین ہم تجکو پس البتہ ہم اس جماعت سے بدلا لینے والے ہین یا یہ کہ دکھاوین ہم تجکو جو کچھہ کہ وعدہ کیا ہمنے ساتھ انکے پس تحقیق ہم اونپر قادر ہین ❊ تفسیر ❊ یعنی اگر وفات دینگے ہم تمکو پہلے اسکے کہ مدد دین ہم تمہاری اونپر اور ٹھنڈک دین مومنون کے سینون مین اونکی جانب سے تو ہم اونسے سخت بدلا لینگے آخرت مین یا دکھاوین الخ یعنی پہلے وفات دینے تمہارے کے سو ہوا روز بدر کے اور بیان اونکے شدت کفر اور گمراہی کا کیا ساتھ قول اپنے کے اَفَاَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ الخ پھر ذکر کا دیا دنیا اور آخرت کے عذاب کا ساتھ قول پاک اپنے کے فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ آخر دس آیتون تک ❊ مد ❊ یعنی اگر وفات دین ہم تمکو پہلے اسکے کہ عذاب کرین ہم اونکو پس ہم اونسے بدلا لینگے ساتھ قتل کرنے کے بعد تمہارے یا دکھادین ہم تمہاری حیات مین عذاب جو وعدہ کیا ہی ہمنے اونسے پس ہم قادر ہین جب چاہین عذاب کرین اونپر اور مراد ہین اونسے مشرکین مگر بدلا لیا اللہ تعالی نے اونسے روز بدر کے اور یہ تو قول اکثر مفسرون کا ہی اور حسن اور قتادہ نے کہا کہ مراد اس سے اہل اسلام ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے کہ ہو بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت عتاب الٰہی اونکی امت مین پس اکرام کیا اللہ نے اپنے نبی کا کہ لے گیا اونکو اس عالم سے اور نہین دکھائی اونکی امت مین گروہ چیز کہ ٹھنڈی کرے اونکی آنکھہ کو اور بچایا عتاب سے بعد حضرت کے کہا انس نے کہ سدھارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی رہی نقمہ یعنی عتاب الٰہی یعنی پس نہین دکھائی اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اونکی

یعنی دنیا مین جو اگر کوئی بلا مین گرفتار دیکھتے کہ تسلی پاتے تھے اور کہتے تھے مرگ انبوہ جشنے دارد وہان یہ بات نہین ہوگی [illegible]

امت مین کوئی چیز کہ ناگوار معلوم ہوا اونکو یہان تک کہ وفات پائی اور نہین تھا کوئی نبی کبھی مگر کہ دیکھا عذاب اپنی امت مین مگر نبی تمھارے صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دکھلائے گئے اوس چیز کو کہ پہونچیگی امت اونکی کو بعد اونکے پس نہین دیکھے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے خوشی کرتے یہان تک کہ وفات ہوئی اونکی معا + درمنثور +

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

سو تو مضبوط رہ اوسی پر جو تجکو حکم آیا ہے تو ہے بے شک سیدھی راہ پر + موضح +

پس محکم پکڑ اوس چیز کو کہ وحی بھیجی گئی طرف تیرے یعنی تمسک کر قرآن پر اور عمل کر اوسپر تحقیق تو راہ راست پر ہے یعنی ایسے دین پر ہے کہ جسمین کجی نہین

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ○

اور یہ مذکور رہیگا تیرا اور تیری قوم کا اور آگے تمسے پوچھ ہوگی + موضح +

اور تحقیق قرآن نصیحت ہے تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اور تم پوچھے جاؤگے + تفسیر + یا یہ معنی ہین لذکر کے کہ یہ موجب شرف کا ہے تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اسلیے کہ اوترا ہے اونکی لغت مین اور پوچھے جاؤگے الخ یعنی قیامت کو پوچھا جاویگا کہ تمنے اسکا حق کیسا ادا کیا اور کیسی تعظیم کی تمنے اسکی اور کیسا شکر ادا کیا اس نعمت کا کہا عدی بن حاتم نے کہ تھا مین بیٹھا ہوا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آگاہ ہو بلا شبہ اللہ نے جانا جو کچھ کہ تیرے دل مین ہے یعنی محبت اپنی قوم کی پس خوش کیا مجکو اونکے حق مین پس فرمایا وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ + پس کیا ذکر و شرف میری قوم کے لیے اپنی کتاب مین پھر فرمایا وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ○ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ یعنی ڈرا کنبے اپنے کو کہ بہت قریب ہین اور پست کر بازو اپنے کو واسطے اونکے کہ اتباع کرین تیرا مومنون مین سے مراد ہے قوم میری پس شکر ہے اللہ کا کہ نکالا صدیق میری قوم سے اور امام میری قوم سے بلا شبہ اللہ نے اولٹ پلٹ کیا بندون کو پیٹھ کے بل اور پیٹ کے بل یعنی خوب غور سے انکو ملاحظہ فرمایا پس ہوئے بہترین عرب قریش اور وہ درخت مبارک ہین جسکا ذکر کیا اللہ نے اپنی کتاب مین وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ + یعنی اور مثال کلمہ طیب کی مانند درخت طیب کے ہے مراد اس سے قریش ہین اَصْلُهَا ثَابِتٌ یعنی جڑ اوسکی ثابت ہے یعنی فرماتا ہے کہ جڑ اوسکی کرم ہے کہ وہ ثابت ہے وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ یعنی اور شاخین اوسکی آسمان مین ہین یعنی فرماتا ہے وہ شرف ہے کہ مشرف کیا اونکو اللہ نے بسبب اوس اسلام کے کہ ہدایت کیا اونکو واسطے اوسکے اور گردانا اونکو اہل اوسکا پھر اوتاری اونکے حق مین ایک سورت کتاب اللہ سے مکے مین کہ وہ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ہے آخر تک کہا عدی بن حاتم سے کہ نہین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ذکر کیے گئے ہون اونکے سامنے قریش ساتھ خیر کے کبھی مگر کہ خوش کر دیا اونکے ذکر نے حضرت کو یہان تک کہ ظاہر ہوتی تھی وہ خوشی سب لوگون کے لیے سامنے حضرت کے اور تھے حضرت اکثر اوقات پڑھتے یہ آیت وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ○ + ملا + درمنثور +

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ○ ع

اور پوچھ دیکھ جو رسول بھیجے ہمنے تجسے پہلے کبھی ہمنے رکھے ہین رحمن کے سوا اور حاکم کہ پوجے جاوین + موضح +

اور پوچھ احوال اونکے کہ بھیجے تھے ہمنے پہلے تجسے پیغامبر اپنے کیا مقرر کیے تھے ہمنے سوا خدا کے معبود اور کہ پرستش کیے جاویں اونکو + تفسیر + یعنی کسی دین مین شرک نہین روا رکھا اور پوچھ دیکھ یعنی جسوقت اونکی ارواح سے ملاقات ہو یا اونکے احوال کی کتابون سے تحقیق کر + موضح + نہین ہے مراد رسولون کے سوال کرنے سے حقیقت سوال کرنے کی ولیکن یہ مجاز ہے نظر کرنے سے اونکے ادیان مین اور دریافت کرنے سے اونکے

دین الوہیت کا آیا عبادت بتون کی کبھی کسی امت مین امتون انبیا کے سے ہوئی بھی ہی اور حضرت کو کفایت کیا نظر کرنی اور تفحص کرنے سے
نظر کرنا کتاب اللہ مین کہ معجز اور مصدق ہی اگلی کتابون کی اور کافی ہوئی حضرت کو خبر دینی اللہ تعالی کی اس بات مین ساتھ اس آیت کے
وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا یعنی کفار عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے اوس چیز کو کہ نہین اوتاری ہم نے
اوسکے دلیل اور خود یہ آیت کافی ہی حاجت اور آیت کی نہین اور ابن عباس سے ہی کہ جب آنحضرت کو معراج ہوئی تو بھیجا اللہ تعالی نے آنحضرت
کے لیے آدم کو اور رسولون کو کہ اونکی اولاد مین ہین پھر اذان دی جبرئیل ع نے پھر تکبیر کہی اور کہا ای محمد آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ اونکو
پس نماز پڑھائی آنحضرت نے اونکو پھر جب فارغ ہوئے نماز سے تو کہا اونسے جبرئیل ع نے سَلْ يَا مُحَمَّدُ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ
رُسُلِنَا الخ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پوچھتا مین کفایت کرتا ہی مجکو یعنی فرمانا اللہ تعالی کا اور یہی قول زہری اور سعید
بن جبیر اور ابن زید کا ہی کہ کہا اونھونے جمع کیے گئے حضرت کے لیے رسول شب معراج مین اور حکم کیا سوال کرنے کا اونسے پس نہین شک کیا
حضرت نے اور نہین پوچھا اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین سَلْ اُمَمَ مَنْ اَرْسَلْنَا یعنی رسولون کی امتون سے کہ وہ یہود و نصاری ہین
پوچھو کہ اونسے پوچھنا گویا انبیا سے پوچھنا ہی کہ وہ رسولون کی کتابون سے خبر دینگے اور معنی اس سوال کے ثابت کرنا اس بات کا ہی بت پرستون
کے لیے کہ وہ باطل پر ہین ع ۱۵ معا٭ **تنبیہ**٭ مقصود تمام رکوع کا یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ اللہ کے ذکر اور قرآن پر عمل کرنے کو جی سے
پکا سو عہد اور متبع سنت کا ہو رات دن اپنی اوقات ایسی باتون مین مصروف رکھے کہ جنکے کرنے سے خاوند حقیقی راضی رہے اور ہر دم ہر ساعت
لرزان ترسان اور امیدوار اوسکی رحمت کا رہے اور اوسکی یاد مین مشغول اور شیطان سے بیزار اور اوسکو دشمن سمجھتا اور موت کو یاد کرتا رہے
والا شیطان مسلط ہو گا٭ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماویگا اللہ جل ذکرہ نکالو دوزخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجکو ایک وقت یعنی اخلاص
و توحید سے یا ڈرا مجسے کسی جگہہ مین یعنی باز رکھا نفس کو گناہ کرنے سے کہا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ پوچھے مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے معنی اس آیت کے وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ الخ یعنی اور وہ لوگ کہ دیتے ہین اور دل اونکے
ڈرتے ہین کیا یہ وہ لوگ ہین کہ پیتے ہین شراب اور چراتے ہین فرمایا نہین ای بیٹی صدیق کی ولیکن یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتے ہین
اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور وہ ڈرتے ہین یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ لوگ ہین کہ جلدی کرتے ہین بھلائیون مین
اور آیا ہی کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتی دو تہائی رات کھڑے ہوتے پس کہتے يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ
جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ یعنی ای لوگون یاد کرو اللہ
کو یاد کرو اللہ کو آیا پہلا نفخہ پیچھے آویگا اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی٭
اور آیا ہی کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگون کو کہ وہ ہنس رہے ہین فرمایا آگاہ ہو و تحقیق تم اگر بہت کرتے یاد لذتون کی
توڑنے والی کی کہ وہ موت ہی تو البتہ باز رکھتی تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے پس بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی
کہ موت ہی پس تحقیق نہین گذرتا قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہی پس کہتی ہی مین گھر غریبی کا ہون اور مین گھر تنہائی کا ہون اور مین گھر مٹی
کا ہون اور مین گھر کیڑون کا ہون اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر مَرْحَبًا وَّاَهْلًا یعنی فراغت کی جگہہ
آیا تو اور اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو بلاشبہہ تو تھا بہت محبوب میرے نزدیک اون مین سے کہ چلتے ہین مجپر پس جب حاکم ہوئی مین تجپر آج اور آیا تو طرف
میرے پس قریب ہی کہ دیکھیگا تو سلوک میرا ساتھ اپنے فرمایا پس فراخ ہوتی ہی قبر اوسکے لیے بقدر پہونچنے نظر اوسکی کے اور کھولا جاتا ہی اوسکے
لیے دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ بدکار یا کافر کہتی ہی اوسکے لیے قبر لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا یعنی نہ فراغت ہی
تیرے لیے اور نہ اپنے اہل مین آیا تو آگاہ ہو تحقیق تھا تو میرے نزدیک بہت دشمن اونمین کہ چلتے ہین مجپر پس جب حاکم ہوئی مین آج تجپر اور آیا تو طرف میری

[illegible]

پس قریب ہی کہ دیکھیگا تو کام میرا ساتھہ اپنے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوسپر یہان تک کہ ادھر کی اودھر نکلیاتی ہین پسلیان اوسکی کہا راوی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ اونگلیون اپنی کے پس داخل کیا بعض اونگلی کو اندر بعض کے فرمایا آنحضرت نے اور مسلط ہوتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار اژدہے اگر تحقیق ایک اونمین سے پھنکار مارے زمین مین تو نہ اگاوے زمین کچھہ جب تک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہین اوسکو اور ڈستے ہین اوسکو یہان تک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ یعنی سوا اسکے نہین کہ قبر ایک باغ ہی جنت کے باغون مین سے یا ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھون مین سے ✽ کہا انس نے کہ تحقیق تم البتہ کرتے ہو عمل کہ وہ تمہاری آنکھون مین بال سے زیادہ باریک ہین گنتے تھے ہم اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین موبقات سے یعنی ہلاک کرنے والے یعنی صغیرہ گناہون کو تم حقیر اور چھوٹا جانتے ہو اور ہم اونکو مہلکات سے گنتے تھے فرمایا آنحضرت نے ای عایشہ بچا تو اپنے تئین صغیرہ گناہون سے اسلیے کہ واسطے اونکے اللہ کی طرف سے مطالبہ کرنے والا ہی یعنی ملائکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجکو میرے رب نے ساتھہ نو باتون کے ساتھہ خوف خدا کے پوشیدہ اور ظاہر مین اور ساتھہ بات عدل کے غصے اور خوشی مین اور ساتھہ میانہ روی کے فقر اور غنا مین اور ساتھہ اس بات کے کہ صلہ رحم کرون مین اوس سے کہ کاٹے مجسے اور دون مین اوسکو کہ محروم رکھے مجکو اور عفو کرون مین اوس سے کہ ظلم کرے مجپر اور ساتھہ اسکے کہ ہووے خاموشی میری فکر اور گویائی میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کرون مین ساتھہ اچھی باتون کے ✽ مشکوۃ ✽ تنبیہ ✽ اب کچھہ دعائین نہایت مفید بتقریب کر اللہ کے کہ اس کوع مین اوسکے اعراض پر تنبیہ فرمائی لکھی جاتی ہین تو بجائی مسلمانون کو فائدہ دین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت شام اور صبح کے تین تین بار رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا رَّسُوْلًا تو ہی حق اللہ پر یہ کہ راضی کر دے اوسکو یعنی روز قیامت کے ✽ اور روایت کی طبرانی نے ساتھہ سند حسن کے منذری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا پس مین ضامن ہون کہ البتہ پکڑونگا مین ہاتھہ اوسکا یہان تک کہ داخل کرونگا مین اوسکو جنت مین اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی عطا بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا وقت شام کے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا پس تحقیق پونہچا حقیقت ایمان کو ✽ اور روایت کی مستغفری نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ صبح کرے تو تین بار اور جسوقت کہ شام کرے تو تین بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پس بلاشبہہ یہ کلمہ شفا ہی ننانوین بیماریون سے اور ادنی اونکا ہم یعنی فکر ہی ✽ اور روایت کی طبرانی نے اوسط مین اور مستغفری نے ساتھہ سند حسن کے سمرہ بن جندب سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسنے کہا وقت صبح کے اور شام کے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَهْدِيْنِيْ وَاَنْتَ تُطْعِمُنِيْ وَاَنْتَ تَسْقِيْنِيْ وَاَنْتَ تُمِيْتُنِيْ وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ ✽ نہین مانگے اللہ تعالی سے کوئی چیز مگر کہ دیتا ہی وہ اوسکو پس ملا مین عبد اللہ بن سلام سے پس بیان کی مینے اوسے یہ حدیث پس کہا اونھون نے کہ یہ کلمے دیے تھے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو دعا کرتے تھے ساتھہ انکے ہر روز سات بار پس نہین مانگتے تھے اللہ سے کچھہ مگر کہ دیتا تھا اونکو وہ ✽ داعی الفلاح فی اذکار المساء والصباح للسیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو تین بار یہ دعا پڑھتا ہی تو اوسدن رات مین ناگہانی بلا نہین پہونچتی اوسکو بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور روایت ہی معقل بن یسار صحابی سے کہ جسنے یہ اعوذ پڑھی تعین ہوتے ہین اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے

اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی اور صحیح مسلم مین ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آج کی رات ایک بچھو کے کاٹنے سے کیا ایذا اوٹھائی مینے
فرمایا اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اعوذ آخر تک تو ضرر نہ پہونچاتا تجکو اور جو کوئی منزل پر اوتر کر یہ پڑھے تو ضرر نہین کرتی کوئی چیز جب تک کوچ کرے وہ اعوذ
یہ ہی اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اور تین تین بار پڑھے صبح وشام اَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ پھر پڑھے یہ آیتین هُوَ اللهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيمُ آخر سورہ حشر تک تو اسکی فضیلت یہ آئی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اعوذ مذکور مع تین آیتون اخیر
سورہ حشر کے پڑھتا ہی صبح کو تو تعین کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے شام تک اور اگر اوس
دن مین مرتا ہی شہید مرتا ہی اور جو شام کو پڑھے یہی درجہ پاتا ہی اور فرمایا کہ قُلْ هُوَ اللهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ النَّاسِ کا صبح وشام مین تین تین بار پڑھنا کفایت کرتا ہی ہر چیز سے یعنی دفع کرتا ہی ہر برائی کو اور فرمایا کہ جو کوئی یہ دونون آیتین یعنی آیت الکرسی
اور آیت ابتداے سورۂ غافر کی صبح کو پڑھتا ہی محفوظ رہتا ہی یعنی سب بلیات سے اور شیطانون سے بسبب برکت انکی کے شام تک اور جو شام کو پڑھتا ہی صبح تلک
محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے آیت الکرسی تو مشہور ہی اور آیت ابتداے غافر کی یہ ہی حٰمٓ ○ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○ غَافِرِ
الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ○ اور فرمایا کہ جو کوئی
صبح وشام یہ آیت سات سات بار پڑھے تو کفایت کرتا ہی اللہ تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکے کو وہ یہ ہی حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○ یہ سب روایتین مشکوۃ اور حصن حصین وغیرہا حدیث کی کتابون مین ہین اور جسکو
زیادہ شوق ذکر اسکا ہو وہ ظفر جلیل اور وظیفہ مسنونہ مین سے دیکھکر ورد مقرر کرے ردّ منکرون کا کر اب آگے قصہ حضرت موسی علیہ السلام کا
بیان ہوتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لیے اور اوسوقت کے یہود وغیرہ کے قائل کرنے کے لیے کہ تم جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو نہین مانتے ہو باوجود جاننے حقیقت اونکی کے اور دیکھنے معجزات اونکے کے ایسے ہی حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ معاملہ کرتے تھے اوسوقت
کے کفار باوجود دیکھنے معجزات اونکے کے لیکن اوس زمانے سے تباہ وخراب اور معذب ہوئے ایسے ہی تمھارا حال بھی ہو تو کیا عجب ہی +

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○
اور ہمنے بھیجا موسی اپنی نشانیان دیکر فرعون اور اوسکے سردارون پاس تو کہا مین بھیجا ہون جہان کے صاحب کا + مو +

اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون اپنی کے طرف فرعون کے اور اشراف قوم اوسکی کے پس کہا موسی نے تحقیق مین پیغمبر ہون پروردگار
عالمون کا + تفسیر نشانیون سے مراد ید بیضا اور عصا وغیرہ معجزات موسی علیہ السلام کے ہین اور ملأیہ سے قبط + اور
حضرت موسی علیہ السلام نے جب کلام مذکور کہا نہ مانا اونھون نے اونکو یہ محذوف ہی دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالی کا + مل +

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ ○
پھر جب لایا اون پاس ہماری نشانیان وہ تو لگے اونپر ہنسنے + مو +

پس جب کہ آیا موسی اونکے پاس ساتھ نشانیون ہماری کے ناگہان وہ اون نشانیون سے ہنستے تھے + تفسیر یعنی تمسخر کرتے تھے
ساتھ اونکے اور کہتے تھے اونکو سحر + مل +

وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○
اور جو دکھاتے گئے ہم اونکو نشانی سو دوسری سے بڑی اور پکڑا ہمنے اونکو تکلیف مین شاید وہ باز آوین + مو +

اور نہین دکھلاتے تھے ہم اونکو کوئی نشانی مگر وہ بزرگتر تھی قرین اپنے سے اور گرفتار کیا ہمنے اونکو ساتھ عذاب کے تو کہ وہ پھر آوین + تفسیر

قرین یعنی ساتھی بہنسے کہ ہوتی تھی پہلے اوسکے اور بزرگتر یعنی بہت بڑی ہوتی تھی میچ نقض عادت کے اور ظاہر نظم دلالت کرتا ہی اسپر کہ لاحقہ بزرگتر ہوتی تھی سابقہ سے لیکن یہ مراد نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی اس کلام سے کہ وہ موصوف تھین ساتھ برائی کے متفاوت نہین تھین برائی مین یعنی سب بڑی ہی تھین اور اسپر محمول ہی کلام لوگونکا کہ کہا جاتا ہی هُمَا اِخْوَانٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَكْرَمُ مِنَ الْاٰخَرِ یعنی وہ دو بھائی ہین کہ ہر ایک اون دونون مین سے بزرگتر ہی دوسرے سے ساتھ عذاب کے وہ طوفان ہی اور ٹڈیان اور چچڑیان اور مینڈک اور خون ہوجانا پانی کا اور نقصان میوون کا اور قحط بس تھین یہ چیزین نشانیان واسطے موسیٰ کے اور عذاب کفار کے لیے اور تھین یہ ہر ایک بزرگتر دوسری سے اور توکہ رجوع کرین یعنی کفر سے طرف ایمان کے ✤ مدارک معالم ✤

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۝

اور کہنے لگے ای جادوگر پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھار کھا ہی تجکو ہم مقرر راہ پر آوینگے ✤ موضح ✤

اور کہا اونھون نے ای جادوگر دعا کر ہمارے لیے اپنے پروردگار کی جناب مین ساتھ اون ناموس کے کہ وحی کی ہی نزدیک تیرے تحقیق ہم راہ پر آوینگے یعنی مسلمان ہووینگے ✤ تفسیر ✤ ای جادوگر کہتے تھے وہ عالم ماہر کو جادوگر اسلیے کہ وہ بڑا جانتے تھے علم جادو کو اور اوسکے معنی بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ کے یہ ہین ساتھ عہد اوسکے کے نزدیک تیرے کہ عہد کیا ہی تجسے کہ دعا تیری مستجاب ہی یا یہ معنی ہین ساتھ عہد اوسکے کے نزدیک تیرے اور وہ نبوت ہی یا یہ معنی ہین ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا نزدیک تیرے کہ وہ دور کرنا عذاب کا ہی اوس شخص سے کہ ہدایت پاوے ✤ مدارک ✤

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝

پھر جب اوٹھالی ہمنے اونپر سے تکلیف تبھی وہ وعدہ توڑ ڈالتے ✤ موضح ✤

پھر جب دور کیا ہمنے اونسے عذاب کو یعنی موسیٰ کی دعا سے ناگہان وہ عہد توڑ ڈالتے یعنی ایمان لانے کا جو عہد کرتے وفا نکرتے اوسکو ✤

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝

اور پکارا فرعون اپنی قوم مین بولا ای قوم میری بھلا مجکو نہین حکومت مصر کی اور یہ نہرین چلتی ہین میرے نیچے کیا تم نہین دیکھتے ✤ موضح ✤

اور پکارا فرعون اپنی قوم مین کہا ای قوم میری کیا نہین ہی میرے ہاتھ مین بادشاہی مصر کی اور یہ نہرین چلتی ہین میرے محل کے نیچے کیا نہین دیکھتے تم ✤ تفسیر ✤ اوس گردپیش کے ملکون مین مصر کا حاکم بڑا ہوتا تھا اور نہرین اوسنے بنائین تھین دریاے نیل کا پانی اپنے باغ مین لایا تھا کاٹ کر ✤ موضح ✤ پکارا یعنی فرعون نے آپ پکارا قبطی کے سردارون کو از راہ افتخار کے یا حکم کیا منادی کو اور اوسنے پکارا اور ہارون رشید سے منقول ہی کہ اوسنے جب پڑھی یہ آیت کہا حاکم کرونگا مین مصر کا خسیس تر کو اپنے غلامون مین سے بس حاکم کیا اوسکا خصیب نام کو کہ وہ وضو کروایا کرتا تھا اوسکو اور عبداللہ بن طاہر سے منقول ہی کہ ہارون رشید مالک ہوا مصر کا بس نکلا طرف اوسکے پس جب قریب پونہچا اوسکے تو کہا آیا یہ وہی شہر ہی کہ افتخار کیا ساتھ اوسکے فرعون نے یہانتک کہ کہا اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ واللہ کہ یہ میرے نزدیک حقیر تر ہی اس سے کہ داخل ہوؤن مین اسمین پس پھیری اوسنے باگ اپنی انتہی ✤ کیا نہین دیکھتے تم یعنی قوت میری اور ضعف موسیٰ کا اور غنا میری اور فقر اوسکا ✤ مدارک ✤

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۵ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۝

بھلا مین ہون بہتر اس شخص سے جسکو عزت نہین اور صاف نہین بول سکتا ✤ موضح ✤

نہ بلکہ میں بہتر ہون اس شخص سے کہ وہ خوار ہی یعنی موسی اور نزدیک نہیں ہی کہ بات واضح کہے یعنی حضرت موسی علیہ السلام کی زبان مین لکنت تھی سبب انگارا اٹھال لینے کے مونہہ مین لڑک پنے مین واللہ اعلم + ق +

فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ○

پھر کیون نہ آ پڑے اوسپر کنگن سونے کے یا آتے اوسکے ساتھ فرشتے پرا باندھکر + مو +

پس کیون نہ اوتارے گئے اس شخص پر کنگن سونے کے یا کیون نہ آئے ہمراہ اوسکے فرشتے مجتمع ہوکر + تفسیر + فرعون آپ کنگن پہنتا تھا جواہر کے مکلف اور جس امیر پر مہربان ہوتا سونے کے کنگن پہنا تا اور اوسکے سامنے فوج کھڑی ہوتی پرا باندھکر + ف + مراد رکھا فرعون نے ساتھ اوترنے کنگنون کے موسی پر اوتر نا ملک کی کنجیون کا طرف اونکے اسلیے کہ وہ جب چاہتے تھے سردار کرنا کسی شخص کو تو کنگن اور ہار سونے کے پہناتے تھے اوسکو توکہ دلالت کرے اوسکی سرداری پر پس کہا فرعون نے کیون نہ اوتارے رب موسی نے اوسپر کنگن سونے کے اگر تھا سردار واجب الاطاعۃ اور مقترنین کے معنی ہین چلتے فرشتے ساتھ اوسکے پرا باندھکر توکہ مددگار اوسکے ہوتے اور گواہی دیتے اوسکے صدق پر + مو + معا +

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ○

پھر عقل کھودی اپنی قوم کی پھر اوسی کا کہا مانا مقرر وہ تھے لوگ بیحکم + مو +

پس بے عقل کیا فرعون نے اپنی قوم کو پس قبول کیا اونھون نے حکم اوسکا تحقیق وہ تھے قوم فاسق + تفسیر + یا معنی اسکے یہ ہین کہ مجھلا دیا فرعون نے اپنی قوم قبط کو یہ بات مکر اور تاثیر کیا اونمین اوسکے کلام نے اور حکم اوسکا یعنی جھلانا موسی کا جو چاہتا تھا فاسق یعنی خارج دین حد سے + ف + جلا +

فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ○ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ○

پھر جب ہمکو بیحو جنجھلا دلائی تو ہمنے اون سے بدلا لیا پھر ڈوبا دیا اون سب کو پھر کر ڈالا اونکو گئے گذرے اور کہاوت پچھلون کے واسطے + مو +

پس جب غصے مین لائے وہ ہمکو بدلا لیا ہمنے اونسے پس ڈبو دیا ہمنے اون سبکو پس کیا ہمنے اونکو پیش رو اور کہاوت واسطے پچھلون کے + تفسیر + معنی اسکے یہ ہین کہ اونھون نے جب افراط کی گناہون مین مستحق ہوئے اسکے کہ جلدی اوتارین ہم اونپر عذاب اپنا اور بدلا لینا اپنا اور نہ درگذر کرین ہم اونسے اور مثلا کے معنی ہین بات عجیب الشان کہ بطور کہاوت وضرب المثل کے کہا جاتا ہی کہ کہاوت تمھاری ایسی ہی جیسے قوم فرعون کی اور آخرین سے مراد ہین جو کہ آوینگے بعد اونکے اور معنی اسکے یہ ہین کہ پس کیا ہمنے اونکو پیشوا پچھلے کافرون کے لیے کہ پیروی کرین اونکی بیچ مستحق ہونے عذاب کے مانند اونکے اور اوترنے عذاب کے اونپر بسبب کرنے ایسے افعال کے کہ جیسے اونھون نے کیے اور کیا ہمنے اونکے قصے کو کہاوت + ف + اور یا فجعلناہم سلفا کے یہ معنی ہین کہ ہمنے اونکو پیش رو کیا توکہ نصیحت پکڑین ساتھ اونکے پچھلے لوگ اور مثلا کے معنی یہ ہین عبرت ونصیحت + معا + عقبہ بن عامر سے روایت ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھے تو اللہ کو کہ دیتا ہی بندے کو جو کچھ چاہے اس حال مین کہ وہ مقیم ہی گناہون پر پس سوا اسکے نہین کہ استدراج ہی اوسکی طرف سے واسطے اوسکے پھر پڑھی آیت فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ + کہا طارق بن شہاب نے کہ تھا مین نزدیک عبد اللہ بن مسعود کے پس ذکر کیا گیا نزدیک اونکے ناگہانی موت کا پس کہا اونھون نے کہ وہ تخفیف ہی مومن پر اور حسرت ہی کافر پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے فلما آسفونا انتقمنا منہم + در منثور + مترجم کہتا ہی یعنی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلے پر کہ کوئی سوائے خدائے تعالی کے معبود نہین ہی مشرکون نے اعتراض کیا کہ نصاری عیسی کو پوجتے ہین پس اگر وہ بھی معبود تھے راضی ہوئے ہم کہ معبود ہمارے ساتھ عیسی کے ہون اور گمان کیا کہ ساتھ دلیل غالب آئے خدائے تعالی نے کشف شبہے کا فرمایا

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ○

اور جب کہاوت لائے مریم کے بیٹے کو تبھی قوم تیرے لگتے ہین اوس سے چلانے + مو +

اور جب کہاوت بیان کی گئی ساتھ بیٹے مریم کے ناگہان قوم تیری اوس کہاوت سے ساتھ خوشوقتی کے آواز بلند کرتے ہین ✤ تفسیر ✤ یعنی
قرآن مین اونکا ذکر آوے تو اعتراض کرتے ہین کہ اونکو بھی مخلوق پوجتے ہین اونھین کیون خوبی سے یاد کرتے ہو اور ہمارے پوجون کو برا کہتے ہو ✤ مو ✤
اور جب کہاوت بیان کی گئی الخ جب پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے آگے یہ آیت ✤ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ✤ یعنی تم اور جنکو تم پوجتے ہو ایندھن جہنم کے ہین غصے ہوئے مشرک پس کہا ابن الزبعری نے کہ ای محمد کیا یہ خاص ہے
ہمارے ہی لیے اور ہمارے معبودون کے لیے یا سب امتون کے لیے پس فرمایا علیہ السلام نے کہ یہ تمہارے لیے اور تمہارے معبودون کے لیے ہے اور
امتون کے لیے پس کہا عبد اللہ ابن الزبعری نے کہ کیا نہین کہتے تھے تم کہ عیسی نبی ہین اور تعریف کرتے تھے تم اونکی اور اونکی مان کی
اور تم جانتے ہی ہو کہ نصاری اون دونون کو پوجتے ہین اور عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہین پس اگر یہ دوزخ مین گئے تو راضی ہین ہم
یہ کہ ہون ہم اور ہمارے معبود بھی ساتھ اونکے پس خوش ہوئے وہ اور ہنسے کہ ہمنے قائل کر دیا اور سکوت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اوتاری
اللہ تعالی نے یہ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ○ یعنی بلا شبہہ جو لوگ کہ سبقت
لے گئی بھلائی اونکے لیے ہماری جانب سے جنت وہ لوگ دوزخ سے دور کیے گئے ہین اور اوتری یہ آیت وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ الخ اور معنی اسکے
یہ ہین اور جب بیان کی ابن زبعری نے کہاوت ساتھ عیسی بیٹے مریم کے واسطے معبودون اپنے کے اور جدال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ساتھ پوجنے نصاری کے عیسی علیہ السلام کو ناگہان قوم تیری یعنی قریش اس کہاوت سے آواز بلند کرتے ہین از راہ خوشی اور ہنسنے کے
بسبب اوس چیز کے کہ سنی اونھون نے ابن زبعری سے کہ چپ کر دیا حضرت کو ساتھ جدال باطل اپنے کے ✤ صل ✤

وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ○

اور کہتے ہین ہمارے ٹھاکر بہتر ہین یا وہ یہ نام جو دھرتے ہین تجھ پر سب جھگڑنے کو بلکہ یہ لوگ ہین جھگڑالو ✤ مو ✤

اور کہا مشرکون نے کیا معبود ہمارے بہتر ہین یا عیسی نہین بیان کی واسطے تیرے یہ کہاوت مگر جھگڑنے کو بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو ✤
تفسیر ✤ اور کہا الخ مراد رکھتے تھے وہ یہ کہ معبود ہمارے تمہارے نزدیک بہتر نہین ہین عیسی سے پس جب ہوئے عیسی ایندھن دوزخ
کے تو ہمارے معبودون کا امر تو سہل ہے مگر جھگڑنے کو یعنی واسطے جھگڑنے اور غالب ہونے کے بات مین نہ واسطے طلب تمیز کے درمیان
حق اور باطل کے جھگڑالو یعنی عادت ہی اونکی یہی کہ بہت جھگڑتے ہین اور درپے ہر کسیکے ہوتے ہین اور یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالی نے
جو فرمایا اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ تو نہین مراد رکھی اس سے مگر بت ہی اسلیے کہ ما غیر عقلا کے لیے آتا ہے لیکن ابن زبعری نے جو دیکھا کہ
لفظ کلام اللہ کا یعنی وَمَا تَعْبُدُوْنَ احتمال رکھتا ہے وجہ عموم کو باوجود جاننے اوسکے کے اس بات کو کہ مراد اس سے بت ہی ہین اونکے
نہ اور کچھ پائی حیلے کے لیے گنجایش پس پھیرا لفظ وَمَا تَعْبُدُوْنَ کو طرف شمول اور احاطے کے واسطے ہر معبود غیر اللہ کے بطریق جھگڑنے
اور چاہنے اس بات کے کہ غالب آوین ہم پس از راہ وقار کے آنحضرت نے سکوت فرمایا یہان تک کہ جواب دیا اونکی طرف سے اونکے رب نے ✤ صل ✤ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گمراہ ہوئے کوئی قوم بعد ہدایت کے کہ تھے اوسپر مگر کہ دیے گئے جدل یعنی جھگڑنا پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ آیت مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگون پر اس حال مین کہ وہ جھگڑ رہے تھے قرآن
مین پس نہایت غصے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک کہ گویا ڈالا گیا حضرت کے چہرۂ مبارک پر سرکہ یعنی نہایت ترش رو ہوئے پھر فرمایا
نہ مارو تم کتاب اللہ کو بعض اوسکے کو بعض پر یعنی ایک آیت سے دوسری آیت کی تکذیب نکرو اور آپس مین آیتون کو معارض نجانو اس لیے کہ
نہین گمراہ ہوئے کوئی قوم کبھی مگر کہ دیے گئے ہین جھگڑنا پھر پڑھی یہ آیت مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کذب ایک باب یعنی قسم ہے ابواب یعنی اقسام نفاق سے اور بلا شبہہ نشانی نفاق کی یہ ہے کہ ہو آدمی جھگڑالو دشمنی رکھنے والا ✤ در منثور ✤

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝

وہ کیا ہی ایک بندہ ہے کہ ہمنے اوسپر فضل کیا اور کھڑا کیا بنی اسرائیل کے واسطے موضح

نہین ہی عیسی مگر بندہ کہ انعام کیا ہمنے اوسپر یعنی ساتھ دینے نبوت کے اور کیا ہمنے اوسکو نمونہ قدرت الٰہی کا واسطے بنی اسرائیل کے تفسیر یعنی بغیر باپ کے جو ہمنے اوسکو پیدا کیا تو مانند کہاوت کے کیا بسبب عجیب و غریب ہونے مثل ملے لت کے تو دلیل پکڑی جاوے اللہ کی قدرت پر کہ بلا شبہہ وہ قادر ہی اوس چیز پر کہ چاہے ملّا جلال منقول ہی ابن عباس سے کہ مشرک آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اونھون نے کہ خبر دو کہ جو پوجے جاتے ہین سوا اللہ کے کہان ہونگے وہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ مین کہا اونھون نے اور سورج اور چاند کہان ہونگے فرمایا سورج اور چاند بھی دوزخ مین ہونگے کہا اونھون نے پس عیسی بیٹے مریم کے کہان ہونگے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ الخ

درمنثور

وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝

اور اگر ہم چاہین نکالین تم مین سے فرشتے رہین زمین مین تمہاری جگہ موضح

اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے ہم بدلے تمہارے فرشتے زمین مین خلیفہ ہون تفسیر یعنی عیسی مین آثار فرشتون کے سے تھے اس سے معبود نہین ہوتا اگر چاہین تمہاری نسل سے ایسے لوگ پیدا کرین موضح لَجَعَلْنَا مِنكُم کی تقدیر یون ہی لَجَعَلْنَا بَدَلًا مِنكُم یعنی کرتے ہم بدل تمسے فرشتونکو یا تقدیر یون ہی لَجَعَلْنَا بَدَلَكُمْ اور مِن بمعنی بدل کے ہی یعنی کرتے ہم بدلے تمہارے فرشتون کو اور بعضون نے کہا معنی یہ ہین کہ اگر چاہتے ہم بسبب قادر ہونے اپنے کے عجائب امور پر پیدا کرتے ہم تمسے ای مردون فرشتونکو کہ جانشین ہوتے وہ تمہارے زمین مین جیسے کہ جانشین کرتے ہین ہم تمہاری اولاد کو اور یہ ایسا ہوتا جیسے عیسی کو عورت سے پیدا کیا بغیر مرد کے تو کہ جانتے تم قدرت ظاہرہ ہماری اور جانتے تم کہ ملائکہ اجسام ہین کہ نہین پیدا ہوتے مگر اجسام سے اور اللہ تعالی منزہ ہی اس سے ملّا

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝

اور وہ نشان ہی اوس گھڑی کا سو اوسمین دھوکھا نکرو اور میرا کہا مانو یہ ایک سیدھی راہ ہی موضح

اور تحقیق عیسی نشانی ہی قیامت کی پس شبہہ نکرو قیامت مین اور کہہ ای محمد پیروی میری کرو یہ ہی راہ سیدھی تفسیر عیسی یعنی اوترنا اونکا نشانیون قیامت سے ہی کہ جانا جاویگا بسبب اوسکے قرب قیامت کا اور پیروی میری کرو یعنی میری ہدایت اور شرع کی یا میرے رسول کی اس صورت مین وَاتَّبِعُونِ مقولہ اللہ تعالی کا ہی یا یہ امر ہی رسول اللہ کے لیے کہ کہہ وَاتَّبِعُونِ یعنی جو کچھ کہ حکم کرتا ہون مین تمکو راہ سیدھی ہی ملّا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس خدا کی کہ بقا جان میری کا اوسکے ہاتھ مین ہی تحقیق اوترینگے آسمان سے تمہارے اہل دین مین عیسی بیٹے مریم علیہما السلام کے در حالیکہ حاکم عادل ہونگے پھر توڑینگے صلیب کو یعنی باطل کرینگے دین نصرانیت کو اور حکم کرینگے ملت حنفیہ پر اور قتل کرینگے سور کو یعنی حرام کرینگے اوسکے کھانے اور پالنے کو اور مباح کرینگے اوسکے قتل کو اور رکھدینگے جزیہ یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اونسے سوا دین حق کے مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور رسانا احکام اور آثار اوسکے کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کے ہی اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسی کے زمانے مین یہان تک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہان تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا مین ہی پھر کہتے تھے ابو ہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتے ہو اس چیز مین تو پڑھو اگر چاہو یہ آیت اور یہ آیت وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ الخ یعنی نہین ہی کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاری سے مگر کہ ایمان لاویگا عیسی علیہ السلام پر پہلے مرنے اونکے کے یہ حدیث بخاری و مسلم مین ہی مشکوۃ

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

اور نہ روکے تمکو شیطان وہ تمہارا دشمن ہے صریح + مو

اور نہ روکے تمکو شیطان تحقیق وہ تمہارے حق مین دشمن ظاہر ہے + تفسیر نہ روکے یعنی قیامت پر ایمان لانے سے یا اللہ و رسول کی پیروی کرنے سے دشمن ظاہر ہے یعنی اوسکی دشمنی تمسے ظاہر ہے اسلیے کہ نکالا تمہارے باپ آدم کو جنت سے اور اتروایا اونسے لباس نور کا + مل

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ

اور جب آیا عیسی نشانیان لیکر بولا مین لایا ہون تمہارے پاس پکی باتین اور بتانے کو بعضی چیز جسمین تم جھگڑتے تھے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ○ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○

سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو بیشک اللہ جو ہے وہی ہے رب میرا اور رب تمہارا اوسکی بندگی کرو یہ ایک سیدھی راہ ہے + مو

اور جب کہ آئے عیسی علیہ السلام ساتھ معجزون کے کہا لایا ہون مین تمہارے واسطے حکمت کو اور آیا ہون مین تو بیان کرون مین واسطے تمہارے بعض وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ اوسکے پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا تحقیق خدا وہی ہے پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا پس عبادت کرو اوسکو یہی راہ سیدھی + تفسیر بینت سے مراد معجزے ہین یا آیتین انجیل کی اور شرائع و احکام سے مراد انجیل اور شرائع بعض وہ چیز الخ وہ امر دین کا ہے نہ امر دنیا کا اور اخیر آیت تک کلام حضرت عیسی علیہ السلام کا ہے + مل

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ○

پھر پھٹ گئے فرقے اونکے بیچ سے سو خرابی ہے گنہگارون کو آفت سے دکھ والے دن کی + مو

پس اختلاف کیا جماعتون نے درمیان اپنے پس واے اونکو کہ ستم کیا عذاب دن درد دینے والے کے سے + تفسیر یہود اونکے منکر ہوئے اور نصاری قائل ہوئے پھر نصاری بھی کئی فرقے ہوئے کوئی خدا کا بیٹا بناوے کوئی خدا کو تین جگہ کرے اور کچھ کہین + مو جماعتون نے یعنی فرقون نے بعد عیسی کے اور وہ یعقوبیہ ہین اور نسطوریہ اور ملکائیہ اور شمعونیہ پس ان فرقون نے نصاری مین سے اختلاف کیا عیسی کے حق مین کہ آیا وہ اللہ ہے یا ابن اللہ یا ثالث ثلثہ یعنی تیسرا تین مین کا ستم کیا یعنی کفر کیا بسبب اوس چیز کے کہی عیسی کے حق مین اور دن درد دینے والا دن قیامت کا ہے + مل جا

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

اب یہی راہ دیکھتے ہین اوس گھڑی کی کہ آکھڑی ہو اونپر اچانک اور انکو خبر نہو + مو

انتظار نہین کرتے ہین مگر قیامت کا کہ آوے اونکے پاس ناگہان اور وہ خبردار نہون + تفسیر هل ینظرون مین ضمیر واسطے قوم عیسی کے یا کفار کے اور وہ خبردار نہون یعنی اور وہ غافل ہون بسبب مشغول ہونے اپنے کے امور دنیا اپنی مین جیسے کہ اور جگہ فرمایا تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ یعنی پکڑے گی اونکو قیامت اس حال مین کہ وہ جھگڑتے ہونگے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم ہوگی قیامت اس حال مین کہ دو شخص دوہتے ہونگے اونٹنی کو اور دو شخص لپیٹتے ہونگے کپڑے کو پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ + مل درمنثور

ع ۱۱ ۱۲

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ○

جتنے دوست ہین اوس دن دشمن ہونگے مگر جو ہین ڈر والے + مو

دوستدار اوس دن بعض اونکے واسطے بعض کے دشمن ہونگے مگر پرہیزگار + تفسیر اوس دن دوست سے دوست بھاگیگا کہ اسکے سبب

مین نہ پکڑا جاؤن ❊ ص ﴿ الاخلاء ﴾ جمع خلیل کی ہی یعنی دوست کے اوس دن یعنی روز قیامت کے مگر پرہیزگار کہ آپسمین للہ محبت رکھتے
ہین یعنی منقطع ہوجائینگی اوسدن تمام محبتین کہ درمیان دو دوستون کے ہی بیچ غیر ذات اللہ کے اور بدل جاویگی وہ محبت عداوت اور غضب کے
مگر محبتاون دو شخصون کی کہ للہ محبت رکھتے ہین پس وہ محبت باقی رہیگی ❊ ع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن قیامت
منقطع ہوجائینگے ناتے اور گم ہوجاینگے اسباب اور جاتی رہیگی اخوت یعنی بھائی چارہ مگر اخوت اللہ کی راہ کی باقی رہیگی اور یہ بموجب فرمانے
اللہ تعالی کے ہی ﴿ الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین ﴾ مجاہد سے ہی بیچ تفسیر ﴿ الاخلاء یومئذ
بعضہم لبعض عدو ﴾ کے کہا جو کہ دوست اللہ کے گناہ پر تھے دنیا مین وہ آپسمین دشمن ہونگے ❊ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوست
چار ہین دو مومن اور دو کافر پس مرتا ہی ایک شخص دو مومنون مین سے پس پوچھا جاتا ہی اوس سے اوسکے دوست کا حال پس کہتا ہی بار خدایا نہین دیکھا
مینے کسی دوست کو کہ بہت حکم کرنے والا ہو ساتھ اچھی باتون کے اور بہت منع کرنے والا ہو بری باتون سے اوس سے بار خدایا ہدایت کر اوسکو
جیسا کہ ہدایت کیا تونے مجکو اور مار تو اوسکو اوس راہ پر کہ مارا تونے مجکو اوسپر اور مرتا ہی ایک شخص دو کافرون مین سے پس پوچھا جاتا ہی اوس سے
اوسکے دوست کا حال پس کہتا ہی نہین دیکھا مینے کوئی دوست کہ بہت حکم کرنے والا ہو بری باتون کا اوس سے اور نہین دیکھا مینے کسی دوست
کو بہت منع کرنے والا اچھی باتون سے اوس سے بار خدایا گمراہ کر تو اوسکو جیسا کہ گمراہ کیا تونے مجکو اور مار تو اوسکو اوس راہ پر کہ مارا تونے مجکو
اوسپر فرمایا حضرت نے پھر اوٹھائے جاوینگے وہ روز قیامت کے پس فرماویگا اللہ تعالی چاہیے کہ ثنا کرے بعض تمھارا بعض پر پس اسپر دونون
مومن ثنا کریگا ہر ایک اون دونون مین سے اپنے یار کی بہت اچھی طرح اور اسپر دونون کافر پس ثنا کریگا ہر ایک اون دونون مین سے اپنے یار کی
نہایت بری طرح ❊ کعب سے منقول ہی کہ کہا لایا جاویگا یعنی محشر مین رئیس فی الخیر یعنی مانند علما باعمل اور مرشد برحق کے روز قیامت کے پس
کہا جاویگا فرمانبرداری کر اپنے رب کی چلنے مین پس لایا جاویگا اوسکو طرف رب اوسکے کے پس نہین پردہ مین ہوگا اللہ تعالی سے پھر حکم کیا جاویگا
اوسکو جنت کے لیجانے کا پس دیکھیگا مکان اپنا اور مکان اپنے یارون کا کہ جمع ہوتے تھے اوسکے ساتھ خیر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی خیر پر پس
کہا جاویگا یہ مکان فلانے کا ہی اور یہ مکان فلانے کا پس دیکھیگا جو کچھ کہ طیار رکھا ہی اللہ نے جنت مین قسم بزرگی کی چیزون سے اور دیکھیگا مکان
اپنا افضل اونکے مکانون سے اور پہنائے جائینگے اوسکو کپڑے جنت کے اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج اور پہنچیگی اوسکو ہوا جنت کی
اور چمکنے لگیگا چہرہ اوسکا یہانتک کہ ہوجائیگا جیسے چودھوین رات کا چاند پھر نکلیگا وہ پس نہین دیکھینگے اوسکو کسی جماعت کے لوگ مگر کہ
کہینگے وہ ﴿ اللہم اجعلہ منہم ﴾ یعنی یا اللہ کر اسکو جنتیون مین سے یہانتک کہ آویگا اپنے اون یارون کے پاس کہ جمع ہوتے تھے ساتھ
اوسکے خیر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی خیر پر پس کہیگا خوش ہو اے فلانے پس تحقیق اللہ نے طیار رکھا ہی تیرے لیے جنت مین ایسا اور ایسا
پس خبر دیتا رہیگا اونکو اوس چیز کی کہ طیار رکھی ہی اللہ تعالی نے اونکے لیے جنت مین قسم بزرگی کی چیزون سے یہانتک کہ چڑھیاویگی اونکے
چہرون پر سفیدی جیسے اوسکے چہرے پر آگئی تھی پس پہچانینگے اونکو لوگ اونکے چہرون کی سفیدی سے پس کہینگے یہ اہل جنت ہین اور لایا جاویگا
رئیس فی الشر کو یعنی مانند گرو اور پنڈتون اور تعزیہ وغیرہ بنانے والون کے پس کہا جاویگا قبول کر حکم رب کا پس لایا جاویگا اوسکو طرف رب
اوسکے کے پس پردہ مین کیا جاویگا اوس سے اور حکم کیا جاویگا اوسکو دوزخ لیجانے کا پس دیکھیگا مکان اپنا اور مکان اپنے یارون کا پھر کہا جاویگا یہ مکان فلانے
کا ہی اور یہ مکان فلانے کا پس دیکھیگا جو کچھ طیار رکھا ہی اللہ نے اوسکے لیے قسم خواری سے اور دیکھیگا مکان اپنا برا اونکے مکانون سے پس
سیاہ ہوجائیگا چہرہ اوسکا اور کرنجی ہوجائینگی آنکھین اوسکی اور رکھی جاویگی اوسکے سر پر ٹوپی آگ کی پھر نکلیگا پس نہین دیکھینگے اوسکو
کسی جماعت کے لوگ مگر کہ پناہ مانگینگے ساتھ اللہ کے اوس سے پھر آویگا اپنے اون یارون کے پاس کہ جمع ہوتے تھے اوسکے ساتھ شر پر اور
مدد کرتے تھے اوسکی اوسپر پس کہینگے وہ ﴿ نعوذ باللہ منک ﴾ پس کہیگا کس سبب سے پناہ مانگی تمنے ساتھ اللہ کے مجھسے کیا نہین یاد رکھتا ہو

ف ۱ یعنی اور سب برابر کی شفقت
بن محبت نہین دیکھا ہے ۱۲
منہ عم فیضہ

اوفلانے ایسا اور ایسا پس یاد دلاتا رہیگا اونکو وہ شر کہ جمع ہوتے تھے وہ اوسکے ساتھ اوسپر اور مدد کرتے تھے اوسکی اوسپر نہیں خبر دیتا
رہیگا اونکو اوس چیز کی کہ طیار رکھی ہی اللہ نے اونکے لیے دوزخ مین یہان تک کہ چڑھیا دیگی اونکے مونہون پر سیاہی جیسے اوسکے چہرے
پر چڑھی تھی پس پہچانینگے اونکو لوگ اونکے مونہون کی سیاہی سے پس کہینگے یہ دوزخی ہین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی بیچ تفسیر
قول اللہ تعالی کے اَلۡاَخِلَّاۤءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ کہ دو دوست مومن ہوتے ہین اور دو دوست کافر
حال مومنون کا یہ ہی کہ جب مرتا ہی ایک شخص دونون مین سے تو خوشخبری دیجاتی ہی اوسکو جنت کی پھر یاد کرتا ہی اپنے دوست کو پس کہتا ہی بار خدایا
تحقیق دوست میرا فلانا حکم کرتا تھا مجکو تیری طاعت کا اور تیرے رسول کی اطاعت کا اور حکم کرتا تھا مجکو بھلائی کا اور منع کرتا تھا مجکو برائی سے
اور خبر دیتا تھا مجکو کہ مین تجھسے ملونگا بار خدایا پس نہ گمراہ کر اوسکو بعد میرے یہان تک کہ دکھاوے تو اوسکو مانند اوس چیز کے کہ دکھایا تونے مجکو
اور راضی ہووے تو اوس سے جیسے کہ راضی ہوا تو مجھسے پس کہا جاویگا اوسکو کہ جا اگر جانتا تو وہ چیز کہ اوسکے لیے ہی نزدیک میرے تو البتہ ہنستا تو
بہت اور روتا تھوڑا پھر مرتا ہی دوسرا پس جمع کیجاتی ہین روحین دونون کی پھر کہا جاتا ہی چاہیے کہ ثنا کرے ہر ایک تم مین سے اپنے یار کی پس
کہتا ہی ہر ایک اون دونون مین سے واسطے یار اپنے کے نِعۡمَ الۡاَخُ وَنِعۡمَ الصَّاحِبُ یعنی اچھا بھائی ہی تو اور اچھا دوست ہی اور جب
مرتا ہی ایک شخص دونون کافرون مین سے تو خبر دیجاتی ہی اوسکو دوزخ کی پھر یاد کرتا ہی اپنے یار کو پس کہتا ہی بار خدایا بلاشبہ دوست میرا فلانا حکم
کرتا تھا مجکو تیری نافرمانی کرنے کا اور تیرے رسول کی نافرمانی کرنیکا اور حکم کرتا تھا مجکو برائی کرنے کا اور منع کرتا تھا مجکو بھلائی سے اور
خبر دیتا تھا مجکو کہ مین نہین ملونگا تجھسے بار خدایا پس نہ ہدایت کر تو اوسکو بعد میرے یہان تک کہ دکھاوے تو اوسکو مانند اوس چیز کے کہ دکھایا
تونے مجکو اور خفا ہووے تو اوسپر جیسا کہ خفا ہوا تو مجپر پھر مرتا ہی دوسرا پس جمع کیجاتی ہین روحین دونون کی پس کہا جاتا ہی چاہیے کہ ثنا کرے
ہر ایک تم دونون مین سے اپنے یار کی پس کہتا ہی ہر ایک اون دونون مین سے اپنے یار کو بِئۡسَ الۡاَخُ وَبِئۡسَ الصَّاحِبُ وَبِئۡسَ الۡخَلِیۡلُ
یعنی تو برا بھائی ہی اور برا یار ہی اور برا دوست ہی۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالی فرماویگا روز قیامت کے کہان
ہین آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے آج کرونگا مین اونکو بیچ سایہ اپنے کے کہ آج نہین ہی سایہ مگر سایہ عرش میرے کا اور
فرمایا کہ تحقیق ایک شخص نے ملاقات کا ارادہ کیا اپنے بھائی کی کہ تھا وہ اور گانون مین پس متعین کیا اللہ نے اوسکے لیے اوپر راہ اوسکی کے
ایک فرشتہ کہا فرشتے نے کہان کا ارادہ رکھتا ہی تو کہا اوسنے ارادہ رکھتا ہون اپنے بھائی کی ملاقات کا کہ اوس گانون مین ہی کہا فرشتے
نے کیا ہی تیرے لیے اوسپر کوئی نعمت کہ مالک ہوویگا تو اوس کا یعنی کچھ نعمت اوسکو دی ہی کہ اوسکا بدلا لینے کو جاتا ہی کہا اوسنے نہ لیکن بلاشبہ
دوست رکھتا ہون مین اوسکو بیچ اللہ کے کہا فرشتے نے پس تحقیق مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون طرف تیرے تا خبر دون تجکو یہ کہ تحقیق اللہ نے دوست رکھا
تجکو جیسے کہ دوست رکھا تونے اوسکو اللہ کے لیے تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب ہی قیامت فرمایا وائے تجکو اور کیا طیار کیا
تونے واسطے اوسکے کہا اوسنے کچھ نہین طیار کیا مینے اوسکے لیے مگر یہ کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون اللہ اور رسول اوسکے کو فرمایا تو ساتھ
اونکے ہوویگا کہ دوست رکھا تونے اونکو کہا انس نے پس نہین دیکھا مینے مسلمانون کو کہ خوش ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام کے
مانند خوش ہونے اونکے کے ساتھ اس کلمے کے اور فرمایا مثال ہمنشین نیک کی اور برے کی مانند اوٹھانے والے مشک اور پھونکنے والے
دھونکنی کے ہی پس اوٹھانے والا مشک کا یا یہ کہ دیگا تجکو مشک مفت اور یا یہ کہ مول لیگا تو اوس سے اور یا یہ کہ پاویگا تو اوس سے خوشبو اور
پھونکنے والا دھونکنی کا یا یہ کہ جلاویگا کپڑے تیرے اور یا یہ کہ پاویگا تو اوس سے ہوا بری فرمایا اللہ تعالی نے واجب ہوئی محبت میری واسطے
محبت رکھنے والون کے بسبب محبت میری کے اور واسطے بیٹھنے والون کے آپسمین بسبب خوشی میری کے اور واسطے ملاقات کرنیوالون کے
آپسمین میری رضا کے لیے اور واسطے خرچ کرنے والون مال کے میرے لیے اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا

اللہ تعالی آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے واسطے انکے منبر ہونگے نور کے تمنا کرینگے اونپر انبیا اور شہدا ۴ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ای ابو ذر کونسی دستگی ایمان کی محکم ہی کہا ابو ذر نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا وہ موالات ہی واسطے اللہ کے اور دوستی واسطے
اللہ کے اور بغض واسطے اللہ کے اور فرمایا کہ جب عیادت کرتا ہی مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی فرماتا ہی اللہ تعالی خوب ہوئی زندگانی تیری
دنیا اور آخرت مین اور اچھا ہوا چلنا تیرا اور جگہہ پکڑی تونے جنت کے مکان مین ۵ اور فرمایا جب دوست رکھے کوئی بھائی اپنے کو پس چاہیے کہ خبر دے
اوسکو اپنی دوستی کی ۶ اور فرمایا لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ ۷ یعنی نہ یارانہ کر مگر مومن صالح سے اور نہ کھاوے
کھانا تیرا مگر پرہیزگار ۸ اور فرمایا آدمی اوپر دین یار اپنے کے ہوتا ہی پس چاہیے کہ دیکھے ایک تم مین کا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی ۹ اور فرمایا جب بھائی چارہ
کرے کوئی کسی سے پس پوچھے اوس سے نام اوسکا اور نام باپ اوسکے کا اور ہی وہ کس قبیلے مین سے اسلیے کہ تحقیق یہ بہت بڑھاتا ہی محبت کو ۱۰ اور فرمایا
اگر تحقیق دو بندے محبت رکھین اللہ عز وجل کی راہ مین ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین تو البتہ جمع کریگا اللہ اون دونون کو روز قیامت کے فرماویگا
یہ وہ شخص ہی کہ تھا تو دوست رکھتا اسکو میری راہ مین ۱۱ اور فرمایا کیا نہ بتاؤن تجکو ای ابو رزین مدار اس کام کا یعنی دین کا وہ جو پہنچے تو بسبب
اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر والون کی یعنی ذکر کے لیے اور جب تنہا ہووے تو پس ہلا زبان اپنی کو جسقدر طاقت رکھے تو
ساتھ ذکر اللہ کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابو رزین کیا جانا تونے کہ تحقیق مرد جب نکلتا ہی اپنے گھر سے اپنے بھائی
مسلمان کی ملاقات کے لیے تو پیچھے پیچھے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے وے سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسپر اور کہتے ہین ای رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی
تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے اپنے بدن کو اسمین تو کر ۱۲ اور فرمایا تحقیق بہشت مین البتہ ستون ہین
یاقوت کے اوپر بالاخانے ہین زمرد کے اونکے دروازے کھلے ہوے ہین چمکتے ہین جیسے چمکتا ہی ستارہ روشن پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کون رہیگا
اونمین فرمایا محبت رکھنے والے آپسمین اللہ اور بیٹھنے والے آپسمین اللہ اور ملنے والے آپسمین اللہ ۱۳ درمنثور مشکوۃ ۱۴ کہا ہی علمانے
کہ محبت چار قسم پر ہی ایک نور روحانی کہ استناد ساتھ تعارف اور تناسب ارواح کے ہو اور حدیث اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَنْ تَعَارَفَ
مِنْهَا ائْتَلَفَ مخبر اوس سے ہی اور اسیکو محبت ذاتی اور خلقی کہتے ہین اور آدمی کو اس جگہہ اختیار نہین ہوتا مثلا کسیکے دل مین پانچ چھہ برس
کی عمر مین دوستی فقرا کی اور محبت حج کی اور تحصیل علم کی رہ جاتی ہی اور خطرہ آتا ہی کہ اگر بڑا ہونگا تو مکے اور مدینے جاؤنگا اور علم حاصل کرونگا باوجودیکہ
اوسوقت مین سوائے نام علم کے اور مکے اور مدینے کے کچھہ ان چیزون کی حقیقت اور شرف نہین جانتا اور نام انکا بھی محض بسبب سننے کے اور [illegible]
جانتا تھا محبت انبیا اللہ اولیا کی ساتھ مدد کے اور بعضون سے آپسمین اسی قبیل کی ہی دوسری محبت قلبی ہی کہ استناد اوسکا ساتھ تناسب اخلاق
حمیدہ اور صفات کاملہ کے ہوتا ہی یعنی صاحب اچھے وصف کا اپنے مثل کو دوست رکھتا ہی اور محبت مریدونکی ساتھ مشائخ کے اور امتون صالحہ کی
ساتھ انبیا کے اور محبت کاملون کی آپسمین اسی قبیل کی ہی اور یہ دونون قسمین محبت کی دارین مین ہمیشہ اور مفید ہین اور کبھی زائل نہین ہوتین
مگر دوسری قسم کہ کبھی بسبب زوال بعضے صفات محب کے یا محبوب کے بعضی جگہہ مین زائل بھی ہو جاتی ہی اور تیسری قسم محبت عقلی ہی کہ استناد اوسکا بسبب
حاصل کرنے فوائد دنیویہ اور اسباب معیشت کے ہی جیسے محبت حاجت والون کی ساتھ اغنیا کے اور خادمون کی ساتھ مخدومون کے اور چوتھی قسم
محبت نفسانی ہی کہ نفس آدمی کا خواہشون کی چیزون کو اور لذتون دنیاوی کو دوست رکھتا ہی اور یہ دونون قسمین سریع الزوال ہین بسبب
اسکے کہ جسوقت سبب محبت کا زائل ہوا محبت بھی زائل ہوئی خصوصا تیسری قسم کہ سوائے واسطہ ضعیف کے نہین ہی اور اکثر ہوتا ہی کہ بسبب تھوڑی سی
چیز کے نقص آپسمین واقع ہو جاتا ہی اور دوست رکھنا نفس کا خواہش کی چیزون کو کہ جسکو ہوائے نفس کہتے ہین جب تک کہ آدمی زندہ ہی زائل نہین ہوتا
اگرچہ خواہش کی چیزین میسر نہ آوین اور بسبب حاصل کرنے اونکے کے رنج اور بلائین آدمی کو پہنچتی ہین لیکن جب کہ آدمی مریگا اور حقیقت کار کی
اوسپر کھلیگی کہ وہی خواہش کی چیزین اوسکی موجب حساب اور عذاب کی ہونگی اونکو دشمن رکھیگا لیکن جسکو اللہ تعالی نے توفیق دی ہی وہ اسجگہہ بھی

ف ۱ یعنی کونسی رسی اور مضبوط بند ایمان کی زیادہ مضبوط ہی کہ اوسکا پکڑنا واسطے نجات آخرت اور حصول ثواب کے بہتر ہی ۱۲ حق
ف ۲ موالات جاری کرنا محبت کا کہ ایک دوسرے کی ہم کو کفایت کرے ۱۲ لمعات
ف ۳ اسلیے کہ ہر قدم پر گناہ دور ہوتے ہین اور نیکی لکھی جاتی ہی ۱۲ لمعات
ف ۴ اسلیے کہ وہ بھی رعایت کریگا محبت کی بقا وغیرہ مین ۱۲ حق
ف ۵ [illegible] کھانا کھلانا [illegible] کی حالت مین [illegible] ۱۲ طیبی
ف ۶ یعنی جو کوئی کسیکو دوست رکھتا ہی [illegible] ۱۲
ف ۷ یعنی ارواح لشکر ہی جمع کیے گئے پس جنہون نے تعارف کیا اونمین سے [illegible]

بسبب خبر دینے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے یا بسبب جذبہ اور انکشاف آلہی کے اونکو دشمن جانتے ہین اور اونسے پرہیز کرتے ہین اور محبت فاسقون اور گنہگارون کی آپسمین جملہ محبت نفسانی سے ہی کہ نفس دونون کے ہم جنس اور متصف ساتھ ایک صفت کے ہین اور بسبب ہم جنسیت کے ایک میل دوسرے کی طرف رکھتا ہی جب کہ ضرر اوس صفت اور موصوف کا معاینہ کرینگے یعنی آخرت مین تو آپسمین بغض دونون مین پیدا ہوگا اور ایک دوسرے کو کہیگا کہ کیون مجکو صفت نیک کی رغبت دلائی چنانچہ آیت اِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا اور بہت آیتین اور حدیثین بیان کرنے والی اس مضمون کی ہین اور بیچ شان فرقے پہلے کے حدیث اَلْمُتَحَابِّينَ فِي اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وارد ہی اور بیان مرتبہ خلت کا کہ اعلی مراتب قرب حق کے سے ہی تفصیل و طوالت رکھتا ہی یہان محل اوسکا نہین ہی کیونکہ اختصار منظور ہی لیکن خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ اختلاف ہی علما کو اسمین کہ مرتبہ خلت کا افضل ہی یا مرتبہ محبت و حبیبی کا بعضے تو کہتے ہین کہ حبیبی مختص ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی اور چونکہ وہ اَفْضَلُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْبَشَرِ ہین حبیبی بھی اعلی اور افضل سب درجون میں ہوگی اور خلت کہ مختص ساتھ ابراہیم علیہ السلام کے ہی محبت کے مرتبے سے نیچی ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ دونون ایک ہی مرتبے مین ہین اور دونون آنحضرت کے لیے ثابت ہین چنانچہ حدیث لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا ثابت کرتی ہی مرتبہ خلت کو آنحضرت کے لیے اور حبیب تو آپ مشہور ہی ہین بہت حدیثون سے ثابت ہی + بحر +

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝

ای بندو میرے نہ ڈر ہے تمپر آج کے دن اور نہ تم غم کھاؤ + موضح +

کہا جاویگا ای میرے بندو نہین ہی کچھ ڈر تمپر آج اور نہ تم غمگین ہو + تفسیر + یہ حکایت ہی واسطے اوس چیز کے کہ پکارے جاوینگے اوس دن متقی محبت کرنے والے اللہ کی راہ مین + ص +

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝

جو یقین لائے ہماری باتون پر اور رہے حکم بردار + موضح +

یعنی وہ بندے کہ ایمان لائے ساتھ آیتون ہماری کے اور مسلمان تھے + تفسیر + سلیمان تیمی سے منقول ہی کہ کہا سنا مینے کہ لوگ جسوقت کہ اوٹھائے جاوینگے نہین ہوگا اونمین سے کوئی مگر کہ ڈرتا ہوگا پس پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالی کی طرف سے يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ پس امید رکھینگے اسکی سب لوگ پھر اسکے پیچھے کہیگا فرشتہ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ پس ناامید ہو جاوینگے اس سے غیر مسلمان + معالم + منثور +

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝

چلے جاؤ بہشت مین تم اور تمہاری عورتین کہ تمہاری عزت کرین + موضح +

کہا جاویگا داخل ہو بہشت مین تم اور بیویان تمہاری یعنی مومنات دنیا کی خوش حال کیے ہوئے +

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ

لیے پھرتے ہین اون پاس رکابیان سونے کی اور آبخورے اور وہان ہی جو دل چاہے اور جس سے آنکھین آرام پاوین

وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور تمکو اونمین ہمیشہ رہنا + موضح +

پھیرے جاوینگے اونپر پیالے بڑے سونے کے اور آبخورے بھی یعنی سونے کے اور بہشت مین ہی جو کچھ چاہے دل اور لذت اوٹھاوین اوسکے دیکھنے سے

آنکھین اور تم وہان ہمیشہ رہوگے ✤ **تفسیر** لذت اوٹھاوین الخ یہ حصر ہی واسطے انواع نعمتون کے اسلیے کہ وہ یا تو ایسے ہونگے کہ دلون مین خواہش ہوتی ہے اونکی یا لذت پائی جاتی ہے اونکی آنکھون مین اور روایت کی ابن مبارک نے اور ابن ابی الدنیا نے بیچ صفت جنت کے اور طبرانی نے اوسط مین ساتھ سند کے کہ راوی اوسکے ثقہ ہین انس سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق کمتر ین تمام اہل جنت کا درجے مین البتہ وہ ہوگا کہ کھڑے ہونگے اوسکے سر پر دس ہزار خادم کہ ہر ایک کے ہاتھ مین دو دو طباق ہونگے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہر ایک مین ایک ایک رنگ کا کھانا ہوگا کہ نہین ہوگا دوسرے مین مثل اوسکے کھاویگا اونکے آخر مین سے مانند اوس چیز کے کہ کھاوے اونکے اول مین سے یعنی خوب فراغت سے سب مین سے کھاویگا یہ نہین کہ ایک ہی سے سیر ہو جاوے اور باقی فاضل رہ جائین پاویگا اونکے آخر مین خوشبو اور لذت مانند اوس چیز کے کہ پاویگا اونکے اول مین سے پھر ہوگا یہ خوشبو مشک تیز کی یعنی وہ طعام ہضم ہوکر ڈکار کی راہ مانند بوے مشک کے نکلیگا نہ پیشاب کرینگے جنتی اور نہ پاخانہ پھرینگے اور نہ سنکینگے مانند بھائیون کے تختون پر آمنے سامنے بیٹھے ہونگے روایت کی احمد نے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا شبہ ادنی اہل جنت کا مرتبے مین وہ ہوگا کہ اوسکے لیے سات درجے ہونگے اور وہ چھٹے پر ہوگا اور اوپر اوسکے ساتوان ہوگا یعنی چھت اور بلا شبہ اوسکے لیے تین سو خادم ہونگے اور صبح و شام لائے جاوینگے اوسکے سامنے تین سو طباق سونے کے ہر طباق مین ایک ایک طرح کا کھانا ہوگا کہ نہین ہوگا ویسا دوسرے مین اور وہ لذت پاویگا اونکے آخر سے جیسے لذت پاویگا اونکے اول سے اور وہ البتہ کہیگا ای رب میرے اگر اذن دیتا تو مجکو تو البتہ کھلاتا مین اہل جنت کو اور پلاتا مین اونکو نہ کم ہوتا میرے چیز سے کہ نزدیک میرے ہی اور بلا شبہ اوسکے لیے حور عین سے بہتر بیویان ہونگی سوا دنیا کی بیویون کے اور تحقیق ایک اونمین سے البتہ لیویگی جگہ اپنی دس کوس زمین سے اور روایت کی عبد بن حمید نے عکرمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سہل ترین دوزخیون کا ازروے عذاب کے ایک شخص ہوگا کہ پانون پر کھیگا اوپر انگارے کے جوش ماریگا اوس سے دماغ اوسکا کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور کیا ہوگا جرم اوسکا یارسول اللہ فرمایا تھے اوسکے لیے مواشی کہ چھپاتا تھا اوس سے کھیتی کو اور ایذا دیتا تھا اوسکو یعنی لوگون کی کھیتیان پامال کروا دیتا تھا اوس سے حالانکہ حرام کیا ہی اللہ نے کھیتی کو یعنی اوسکے روندنے کو اور اوسکے گرد کو بقدر سنگ انداز کے پس نہ کرو یہ کہ زندہ رکھنا چاہو اپنے مالون کو یعنی مواشی کو دنیا مین اور ہلاک کرو اپنے نفسون کو آخرت مین یعنی بسبب چرانے اور خراب کرنے کھیتی کے مستحق عذاب کا کرو اپنے نفسون کو اور فرمایا کہ تحقیق ادنی اہل جنت کا مرتبے مین اور اسفل اونکا درجے مین البتہ وہ شخص ہوگا کہ نہین داخل ہوگا بعد اوسکے کوئی فراخی اوسکی اوسکے لیے سامنے اوسکے بقدر مسافت ایک سال کے ہوگا وہ سونے کے محلون مین اور موتیون کے خیمون مین نہین ہوگی اونمین جگہ ایک بالشت کی مگر آبادی صبح اور شام لائے جاوینگے اوسکے سامنے ستر ہزار طباق سونے کے نہین ہوگا اونمین سے کوئی طباق مگر کہ ہوگا اوسمین ایک رنگ کا کھانا کہ نہین ہوگا دوسرے مین مانند اوسکے خواہش اوسکی اونکے آخر مین مانند خواہش اوسکی کے ہوگی بیچ اول اونکے کے اگر اوترین اونپر تمام اہل زمین البتہ کفایت کرے اونکو جو کچھ کہ دیا گیا نہ ناقص کرے یہ کچھ اوس چیز مین سے کہ دیا گیا ابو امامہ سے منقول ہی کہ کہا ایک شخص اہل جنت مین سے خواہش کریگا اور کسی جانور کے کھانے کی پس گر پڑیگا وہ پکا پکایا اوسکے ہاتھ مین پس کھاویگا اوس سے جب تک کہ چاہیگا دل اوسکا پھر اوڑ جاویگا اور دل چاہیگا اوسکا پانی کے پینے کو پس آجاویگی چھاگل اوسکے ہاتھ مین پس پیویگا اوس سے جسقدر چاہیگا پھر چلی جاویگی وہ طرف اپنی جگہہ کے ابو امامہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی صحابہ سے جنت کے ذکر کی پس فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی البتہ لیویگا ایک تمہارا لقمہ پس رکھیگا اوسکو اپنے مونہہ مین پھر خطرہ آویگا اوسکے دل مین اور کھانا کھانیکا پس بدل جاویگا وہ طعام کہ اوسکے مونہہ مین ہوگا یعنی وہ طعام وہی طعام ہو جاویگا کہ جسکو دل چاہیگا پھر خطرہ آویگا اوسکے دل مین اور طعام کا پس بدل جاویگا وہ طعام کہ اوسکے مونہہ مین ہوگا اوس کھانے کے مزے پر کہ چاہتا تھا پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ

[illegible marginal note] یہ بیان ہی کمال لذت حاصل کرنے کا [illegible]

[illegible marginal note] بسبب [illegible]

وَاَنْتُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا انار جنت کے اناروں میں سے ایسا ہوگا کہ جمع ہونگے اوسپر بہت سے لوگ کہاوینگے اوس سے
پھر اگر یاد آویگا کسیکو کچھ یعنی اور کہانا تو پاویگا اوسکو اپنے ہاتھ کی جگہ جہان سے کہاتا ہوگا ابن مسعود سے ہی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ بلا شبہہ تو البتہ دیکھیگا طرف ایک جانور پرندکے جنت میں پس خواہش کریگا تو اوسکی پس گر پڑیگا وہ آگے تیرے بھنا ہوا ابو میمونہ سے ہی کہ بلا شبہہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی البتہ خواہش کریگا ایک جانور پرندکی جنت میں پس آویگا وہ مانند اونٹ بختی کے یہان تک کہ گر پڑیگا اوسکے
خوان پر نہ پونہچا ہوگا اوسکو دھوان اور نہ لگی ہوگی اوسکو آگ یعنی قدرت الٰہی سے پکا ہوگا بغیر آگ کے پس کہاویگا اوس سے یہان تک کہ سیر ہوگا
پھر اوڑجاویگا ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ کہا ہمنے یا رسول اللہ تحقیق فرزند جملہ ٹھنڈک آنکھ اور تمام سرور سے ہی پس آیا پیدا کیا جاویگا
اہل جنت کے لیے فرزند پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جب چاہیگا فرزند جنت میں تو ہوگا حمل اوسکا اور جننا اوسکا
اور سن تمیز کو پہونچنا اوسکا ایک ساعت میں جیسا چاہیگا ✢ عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ کیا جنت میں گھوڑا ہوگا کہ میں دوست
رکھتا ہوں گھوڑے کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کریگا تجکو اللہ جنت میں پس نہین چاہیگا تو سوار ہونا گھوڑے پر کہ یاقوت
سرخ کا ہو اوڑا کر لیجاوے تجکو جس جنت میں چاہے تو جانا مگر کہ کیا جاویگا تیرے لیے پھر کہا ایک اعرابی نے کہ کیا جنت میں اونٹ ہی کہ میں
دوست رکھتا ہوں اونٹ کو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے اعرابی اگر داخل کریگا تجکو اللہ جنت میں تو پاویگا تو اوس میں جو چیز کہ
چاہیگا دل تیرا اور لذت پاویگی آنکھ تیری کثیر بن مرہ حضرمی سے ہی کہ کہا تحقیق ابر البتہ گذریگا اہل جنت پر پس کہیگا کیا برساؤن میں تمپر
یعنی کہو پانی کہو حورین وغیر ذالک نعمتیں وہان کی ابن سابط سے ہی کہ رسول یعنی فرشتہ خدا تعالی کی طرف سے آویگا طرف ایک درخت کے جنت کے
درختوں میں سے پھر کہیگا کہ بلا شبہہ رب میرا حکم کرتا ہی مجکو یہ کہ دیوے تو اوسکے لیے جو کچھ چاہے پھر رسول آویگا طرف ایک شخص کے اہل جنت میں سے
پس پھیلاویگا اوسکے آگے جوڑا لباس کا پس کہیگا جنتی کہ تحقیق دیکھے ہین مینے جوڑے بہت لیکن نہیں دیکھا مینے مانند اسکے اور آیا ہی
کہ جس میوے کو چاہیگا اوسکی ٹہنی جھک کر موہنہ سے آلگے گی ✢ هٰكذا في الدر المنثور ✢ اور وہان کی نعمتیں ایسی ہین کہ
نہ کسی آنکھون نے دیکھی ہین اور نہ کسی کانون نے سنی ہین اور نہ کسی دل میں خطرہ اوسکا گذرا ہی طیار کر رکھیں ہین
اللہ تعالی نے اون بندون کے لیے کہ عمل نیک کرتے ہین جیسا کہ فرماتا ہی پاک پروردگار فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ
اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ یعنی پس نہین جانتا کوئی شخص اوس چیز کو کہ چھپائی گئی ہی جنتیون کے لیے قسم ٹھنڈک آنکھ
کی سے بدلے اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی دنیا میں جو طاعات بجالاتے تھے ✢ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ مَّرْضِيَاتِكَ وَاجْعَلْنَا
مِنْهُمْ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

اور یہ وہی بہشت ہی جو میراث پائی تمنے بدلے اون کامون کے جو کرتے تھے ✢ مو

اور یہ وہ بہشت ہی کہ عطا کی گئی ہی تمکو بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتے تھے تم ✢ تفسیر ✢ تِلْكَ اشارہ ہی طرف جنت مذکورہ کے اور مشابہت
دی گئی جنت اپنے باقی رہنے میں اپنے اہل پر ساتھ میراث کے کہ باقی رہتی ہی وارثوں پر اور ابو ہریرہ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا نہین ہی کوئی مگر کہ اوسکے لیے ایک مکان ہی جنت میں اور ایک مکان ہی دوزخ میں پس کافر وارث ہوگا مومن کے مکان کا
کہ دوزخ میں ہی اور مومن وارث ہوگا کافر کے مکان کا جنت میں اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کے اس قول سے وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ
اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ابن مسعود رض سے ہی کہ کہا گذروگے تم پل صراط پر سے بسبب عفو اللہ تعالی کے اور داخل ہوگے
جنت میں بسبب رحمت اللہ تعالی کے اور تقسیم کروگے منازل بسبب اعمال اپنے کے ✢ در منثور ✢ تنبیہ ✢ ان آیت کریمہ

لقد جئنکم متصل ہی ساتھ کلام مالک کے اور مراد ساتھ قول مالک کے جئنکم سے ملائکہ ہین اسلیئے کہ وہ رسول اللہ کے ہین کہ انبیا
کے پاس وحی لاتے ہین اور مالک بھی ملائکہ ہین سے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ ڈالی جاویگی دوزخیون پر بھوک یہان تک کہ
برابر ہوگی بھوک اوس عذاب کے کہ وہ اوس مین ہونگے پس کہینگے ادعوا مالکا یعنی پکارو مالک کو پس پکارینگے یمالک لیقض علینا
ربک تب وہ کہیگا انکم ماکثون اور روایت کیا گیا ہے کہ بعد اس جواب مالک کے کافر خدا کی طرف رجوع کرینگے اور کہینگے ربنا غلبت
علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظالمون یعنی ای رب
ہمارے غالب آئی ہم پر بدبختی ہماری اور تھے ہم قوم گمراہ ای رب ہمارے نکال ہمکو دوزخ سے پس اگر عود کرین ہم کفر مین تو بلاشبہ ہم ظالم ہین اور بقدر
دوبرابر مدت دنیا کے کچھ جواب نہین سنینگے بعد اوسکے فرمان الٰہی آویگا اخسئوا فیہا ولا تکلمون یعنی دور ہو اور پڑے رہو دوزخ ہی
مین اور نہ کلام کرو مجھسے بعد ازان کچھ کلام نہین کرینگے مگر یہ کہ مانند زفیر وشہیق کے آواز کرینگے یعنی جیسے گدھا پہلے چھوٹی آواز کرتا ہے پھر رینگتا ہے
انتہی ۔ اور سچ بات کو ناخوش رکھنے والے ہین یعنی حق کو نہین قبول کرتے اور نفرت کرتے ہین اوس سے اسلیئے کہ باطل سے الفت رکھتے ہین اور حق سے رنج ۔ مل ۔ بحر

ام ابرموا امرا فانا مبرمون ○

کیا اونھون نے ٹھہرا دی ہے ایک بات تو ہم بھی کچھ ٹھہرا دینگے ۔ مو

کیا عزم کیا ہے انھون نے مصمم ایک کام پر پس تحقیق ہم بھی عزم مصمم کرنے والے ہین ۔ تفسیر ۔ کافرون نے ملکر مشورہ کیا کہ تمھارے تغافل سے
اس نبی کی بات بڑھی اب جو اس دین مین آوے اوسکے ناتے والے اوسکو مار کر اولٹا پھیرین اور جو شہر مین اوپری آوے اوسکو سنادو کہ اس
شخص کے پاس نہ بیٹھے سو اللہ نے ٹھہرایا اونکا خراب کرنا ۔ مو ۔ ام ابرموا کے معنی ہین کیا محکم کیا مشرکین مکہ نے ایک امر کو کہ وہ کید و مکر کرنا
اونکا ہے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فانا مبرمون پس ہم محکم کرنے والے ہین کید اپنا بیچ ہلاک کرنے انکے کے اور تھے کافر مجلس جماتے
پھر سرگوشی کرتے بیچ امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دار الندوہ مین ۔ مد

ام یحسبون انا لا نسمع سرہم ونجوہم بلی ورسلنا لدیہم یکتبون ○

کیا خیال رکھتے ہین کہ ہم نہین سنتے اونکا بھید اور مشورہ کیون نہین اور ہمارے بھیجے انکے پاس ہین لکھتے ۔ مو

کیا گمان کرتے ہین یہ کہ ہم نہین سنتے ہین بات پوشیدہ انکی کو اور سرگوشی انکی کو ہان سنتے ہین ہم اور فرشتے ہمارے نزدیک انکے لکھتے ہین ۔ تفسیر ۔
ہر آدمی کے ساتھ فرشتے رہتے ہین ہر کام اوسکا لکھتے ہین ۔ مو ۔ سرہم کے معنی ہین باتین نفسون انکے کی اور نجوہم کے معنی ہین وہ
باتین کہ کرتے ہین آپسمین اور چھپاتے ہین اونکو اپنے غیر ملت سے اور فرشتے ہمارے یعنی نیکی بدی لکھنے والے نزدیک انکے لکھتے ہین اسکو اور یحیی
بن معاذ سے منقول ہے کہ جسنے چھپایا اپنے گناہون کو لوگون سے اور ظاہر کیا اونکو اوسکے لیے کہ نہین پوشیدہ ہے اوس پر کوئی چیز یعنی اللہ تعالیٰ پس
تحقیق ٹھہرایا اوسنے اوسکو حقیر تر دیکھنے والون کا نزدیک اپنے اور نفاق کی علامتون مین سے ہے ۔ مد

قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العبدین ○

تو کہہ اگر ہو رحمن کو اولاد تو مین سب سے پہلے پوجون ۔ مو

کہہ اگر بالفرض ہو خدا کے لیے کوئی فرزند پس مین پہلا عبادت کرنے والا ہون ۔ تفسیر ۔ یعنی مین اول اونکا ہون کہ جو تعظیم کرین اوس
فرزند کی اور تسے پہلے اوسکی طاعت و فرمان برداری کرون جیسا کہ تعظیم کرتا ہے آدمی بادشاہ کے فرزند کی بسبب تعظیم باپ اوسکے کے اور یہ
کلام وارد ہوا ہے بطریق بالفرض والتقدیر کے اور مراد نفی فرزند کی ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معلق کیا عبادت کو ساتھ ہونے
فرزند کے اور ہونا فرزند کا محال ہے فی نفسہ پس جو کہ اسکا متعلق ہے یعنی عبادت بھی محال مانند اوسکے ۔ اور بعضون نے کہا کہ یہ معنی ہین اگر ہے رحمن کے لیے

بندہ کسی طرح کا ظلم کہ صبر کرتا ہی اوسپر مگر کہ زیادہ کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوسکے عزت اور نہین کھولتا بندہ دروازہ سوال کا مگر کہ کھولتا ہی اللہ تعالی اوسپر دروازہ محتاجگی کا اور وہ جو حدیث بیان کرتا ہون مین تمسے پس یاد رکھو اوسکو پھر فرمایا کہ نہین ہی دنیا مگر چار آدمیون کے لیے ایک تو اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور علم یعنی سمجھ اچھی طرح خرچ کرنے کی پس وہ ڈرتا ہی اوسمین رب اپنے سے اور اپنے ناتے دارون سے سلوک کرتا ہی اور عمل کرتا ہی اللہ تعالی کے لیے اوسمین ساتھ حق اوسکے کے پس یہ افضل مرتبے کا ہی اور دوسرے اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے علم اور نہ دیا اوسکو مال پس وہ سچی نیت کا ہی کہتا ہی اگر تحقیق میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا مین کام فلانے کا سا پس ثواب دونون کا برابر ہی اور تیسرے اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور نہ دیا اوسکو علم پس وہ تصرف کرتا ہی اپنے مال مین جا بیجا بغیر علم کے یعنی بھلی بری بات کا خیال نہین رکھتا نہین ڈرتا ہی اوسمین اپنے رب سے اور نہ سلوک کرتا ہی اپنے ناتے دارون سے اور نہ عمل کرتا ہی اوسمین موافق حق کے پس یہ برے مرتبے کا ہی اور چوتھے اوس بندے کے لیے کہ نہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے مال اور نہ علم پس وہ کہتا ہی اگر تحقیق میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا مین اوسمین کام فلانے کا سا یعنی جو کہ بری طرح مال خرچ کرتا ہی اوسکی سی آرزو یہ بھی کرتا ہی پس وہ بدنیت ہی اور گناہ دونو کا برابر ہی ✤ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی جب چاہتا ہی ساتھ بندے کے بھلائی کام مین لاتا ہی اوسکو پس کہا گیا کہ کیونکر کام مین لاتا ہی اوسکو یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو اچھے کام کی پہلے موت کے ✤ اور فرمایا دانا وہ ہی کہ حساب لیتا رہا نفس اپنے سے اور عمل کیا واسطے ثواب بعد موت کے اور احمق وہ ہی کہ تابع کیا اپنے نفس کو اوسکی خواہش کا اور آرزو رکھی اللہ پر ✤ **ف** ✤ یعنی گناہ کرتا رہا اور تمنا جنت کی رکھی کہا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ طلب کرنا جنت کا بغیر عمل کے ایک گناہ ہی گناہون سے اور امید رکھنی شفاعت کی بلا سبب ایک قسم ہی غرور سے اور امید رکھنی رحمت کی اوسکو کہ نہ طاعت کرے جہل و حمق ہی اور لکھا عمر بن منصور نے طرف بعضے بھائیون اپنے کے کہ صبح کی تونے کہ آرزو رکھتا ہی ساتھ درازگی عمر اپنی کے اور آرزو رکھتا ہی اللہ سے آرزوئین ساتھ بدفعلی اپنی کے سوا اسکے نہین کہ ٹھنڈا لوہا کوٹتا ہی تو ✤ تحقیق ✤ اور فرمایا پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ روز قیامت کے کہ کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے اور وہ ایسی عمر ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ✤ کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت قبول کرسکتا اوسمین وہ شخص کہ نصیحت پکڑتا اور آیا تمکو بڑھاپا ✤ کہا محمد بن ابی عمیرہ صحابی نے کہ تحقیق بندہ اگر گرے اپنے مونہہ کے بل جسدن پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مرے بڑھاپے سے اللہ تعالی کی طاعت مین تو البتہ کم جانیگا اوسکو اوسدن کے ✤ **ف** اور البتہ دوست رکھیگا کہ تحقیق وہ پھیرا جائے طرف دنیا کے تو کہ زیادہ حاصل کرے اجر و ثواب ✤ مشکوۃ ✤

ف یعنی فرضاً اگر وقت ولادت سے بڑھاپے اور مرنے تک سجدہ اور نماز مین پڑا رہے تو بھی قیامت مین اوسکو حقیر جانیگا ۱۲

سُوْرَۃُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ دخان ہی دخان کہتے ہین دھوین کو چونکہ اسمین ذکر اوس دھوین کا ہی کہ آثار قیامت سے ہی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آتا ہی اسلیے اسکا نام سورۂ دخان کہا گیا اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین ۵۹ انسٹھ ہین اور کلمے تین سو چھیالیس ۳۴۶ اور حروف ایک ہزار چار سو اکیس ۱۴۲۱ اور رکوع تین ۳ اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ زخرف کے اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اس سورت کے فضائل حدیث شریف مین بہت آئے ہین ابوہریرہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی حم الدخان کسی رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے ✤ اور یہ بھی ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی حم الدخان شب جمعہ مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشے گئے ہوتے ہین گناہ اوسکے ✤ اور ابوامامہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی حم الدخان شب جمعہ مین بناتا ہی اللہ اوسکے لیے ایک مکان بڑا جنت مین ✤ اور حسن سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پڑھی حم الدخان

کسی رات مین بخشے جاتے ہین اگلے گناہ اوسکے ٭ اور ابو رافع سے روایت ہی کہ کہا جسنے پڑھی دخان کسی رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حور عین سے ٭ اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا جانتا ہون مین نظائر کو کہ پڑھتے تھے اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہمجا کی دس رکعتون مین وَالذّٰرِیٰتِ وَالطُّوْرِ وَالنَّجْمِ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ الرَّحْمٰنُ وَاقِعَہ نٓ اَلْحَآقَّةُ مُزَّمِّل لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ دُخَان ٭ ابن مسعود سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی مغرب مین حم کہ جسمین ذکر کیا گیا ہی دخان کا ٭ در منثور وغیرہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ۝ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۝ فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝

قسم ہی اس کتاب واضح کی ہمنے اوسکو اوتارا ایک برکت کی رات مین ہم ہین کہ سنانے والے اوسی مین جدا ہوتا ہی ہر کام جانچا ہوا حکم ہوکر ہمارے پاس سے ہم ہین بھیجنے والے ٭ موضح

قسم کتاب واضح کی کہ تحقیق ہمنے اوتارا ہی اس کتاب کو شب برکت والی مین یعنی لیلة القدر مین تحقیق ہم تھے ڈرانے والا اوس شب مبارک مین فیصل کیا جاتا ہی ہر کار استوار اوتارا ہمنے اوسکو ساتھہ وحی کرنے کے نزدیک اپنے سے تحقیق ہم تھے بھیجنے والے یعنی پیغمبر کو ٭ **تفسیر** کتاب واضح سے مراد قرآن ہی اور واو پیچ وَالْکِتٰبِ کے واو قسم کی ہی اگر ٹھہرائیے تو حم کو شمار کرنا واسطے حروف کے یا نام سورت کا اور واو عطف کی ہوگی اگر ہو حم مقسم بہا یعنی قسم کھائی گئی ساتھہ اوسکے اور جواب قسم کا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ الخ ہی اور شب برکت والی سے مراد لیلة القدر ہی یا پندرہوین شب شعبان کی کہ جسکو شب برات کہتے ہین ٭ اور جمہور کا اول ہی قول ہی یعنی مراد لیلة القدر ہی بسبب فرمانے اللہ تعالی کے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ یعنی بلاشبہ ہمنے اوتارا قرآن کو شب قدر مین ٭ اور جگہہ فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ یعنی مہینا رمضان کا ایسا ہی کہ اوتارا گیا اوسمین قرآن اور شب قدر بموجب اکثر قولون کے رمضان ہی کے مہینے مین ہی پھر کہا بعضون نے کہ اوتارا اوسکو اللہ تعالی نے اکٹھا لوح محفوظ سے طرف آسمان دنیا کے پھر لاتے رہے جبرئیل اوسمین سے وقت درپیش آنے حاجت کے طرف نبی اوسکے محمد علیہ السلام کے اور بعضون نے کہا کہ شروع ہوا اوترنا اوسکا لیلة القدر مین اور مُّبٰرَکَةٍ کے معنی ہین کثیرة الخیر یعنی بہت بابرکت اسلیے کہ اوترتی ہی اوسمین خیر اور برکت اور قبول کیجاتی ہی دعا اور اگرچہ اوسمین نہ پایا جاتا سوا اوترنے قرآن کے فقط تو کافی تھا برکت ہونے مین اور اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ الخ دونون جملے علیحدہ ہین کہ تفسیر کی ساتھہ انکے جواب قسم کی گویا کہ کہا گیا کہ ہمنے اوتارا قرآن کو اسلیے کہ ہماری شان سے ڈرانا ہی عذاب سے اور تھا اوتارنا ہمارا اوسکو اس رات مین خاص کر اسلیے کہ اوتارنا قرآن کا امور حکمیہ سے ہی اور یہ رات جگہہ فیصل ہونے ہر امر حکیم کی ہی اور معنی یُفْرَقُ کے یہ ہین کہ فیصل کیا جاتا ہی ہر امر قسم ارزاق بندون سے اور اجلون اونکی سے اور تمام امر اونکے اس رات سے لیکر اوس شب قدر تک کہ آویگی سال آئندہ مین حَکِیْمٍ صاحب حکمت کا یعنی کیا جاتا ہی ہر امر بموجب اوسکے کہ مقتضی ہوتی ہی اوسکو حکمت اور اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا کے معنی یہ ہین کہ مراد رکھتا ہون ساتھہ امر کے امر کہ حاصل ہوا ہمارے پاس سے جیسا کہ مقتضی ہوا اوسکو علم ہمارا اور تدبیر ہماری تحقیق ہم تھے بھیجنے والے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اور انبیا کو پہلے اونکے ٭ مدارک ٭ کہا قتادہ نے اور ابن زید نے کہ رات بابرکت والی سے مراد لیلة القدر ہی اور اوتارا اللہ نے قرآن لیلة القدر مین لوح محفوظ سے طرف آسمان دنیا کے پھر لاتے رہے اوسکو جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا تیئس برس مین اور کہا اوروں نے کہ مراد اوس سے پندرہوین رات شعبان کی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوترتا ہی اللہ جل ثناؤہ یعنی رحمت خاص اوسکی اوترتی ہی رات نصف شعبان کے طرف آسمان دنیا کے پس بخشش کیجاتی ہی واسطے ہر نفس کے مگر نہین بخشا جاتا ہی وہ انسان کہ اوسکے دل مین

بعضون نے اوسکی طرف یا شریک کرنے والا ہوتا ہی ساتھہ اللہ کے اور کہا ابن عباس نے کہ لکھا جاتا ہی ام الکتاب سے یعنی لوح محفوظ سے شب قدر
مین جو کچھہ کہ ہوگا سال مین یعنی سال آیندہ مین قسم خیر و شر سے اور رزق اور اجلون سے یہان تک کہ حج کرنے والے کہ کہا جاتا ہی حج کریگا فلانا اور
حج کریگا فلانا اور کہا حسن اور قتادہ اور مجاہد نے کہ حکم قطعی کیا جاتا ہی لیلۃ القدر مین بیچ مہینے رمضان کے ہر اجل اور عمل اور پیدایش اور رزق کا
اور اوس چیز کا کہ ہوگی اوس سال مین اور کہا عکرمہ نے کہ وہ رات نصف شعبان کی ہی حکم قطعی کیا جاتا ہی اوسمین سال بھر کے امر کا اور لکھے جاتے ہین
زندے مُردون مین پس نہ زیادہ کیا جاتا ہی اونمین کوئی اور نہ ناقص کیا جاتا ہی اونمین سے کوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منقطع
ہوتی ہین اجلین شعبان سے شعبان تک یہان تک کہ ایک شخص نکاح کرتا ہی اور پیدا ہوتا ہی اوسکے ہان بچہ حال آنکہ نکالا گیا ہوتا ہی نام اوسکا موتی
مین یعنی زندون مین سے اوسکا نام نکال کر موتی مین لکھا جاتا ہی ابن عباس سے منقول ہی کہ اللہ تعالی حکم فرماتا ہی مقدمات کا بیچ رات نصف کے
شعبان کے اور سونپتا ہی اونکو طرف کرنے والون اونکے کے لیلۃ القدر مین اور روایت کی عبد بن حمید نے ابی الجلد سے کہ اوترے صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے بیچ اول شب
رمضان کے اور اوتری توریت چھٹی شب رمضان کی مین اور اوتری زبور بارھوین شب رمضان کی مین اور اوتری انجیل اٹھارھوین شب رمضان کی مین اور اوترا
فرقان چوبیسوین شب مین ابن عمر سے ہی بیچ تفسیر فِیهَا یُفْرَقُ کُلُّ أَمْرٍ حَکِیمٍ کے کہ کہا لکھا جاتا ہی کام برس کا برس دن تک
مگر شقاوت اور سعادت کہ وہ کتاب ایسی مین ہین کہ نہ متبدل ہوتے ہین اور نہ متغیر اور روایت کی ابن جریر نے عمر سے کہ غلام آزاد عفرہ کا ہی
کہ کہا کہتے ہین کہ لکھے جاتے ہین ملک الموت کے لیے وہ کہ مرینگے اس لیلۃ القدر سے لیکر دوسری لیلۃ القدر تک اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ پڑھی یہ آیت فِیهَا یُفْرَقُ کُلُّ أَمْرٍ حَکِیمٍ تک پس پاتا ہی تو ایک شخص کو کہ نکاح کرتا ہی
عورت سے اور سوار ہوتا ہی گھوڑے پر اور نام اوسکا موتی مین ہوتا ہی ہلال بن یساف سے منقول ہی کہ کہا تھا کہا جاتا یعنی اگلے زمانے مین
اچھے لوگ کہتے تھے کہ انتظار کرو قضا کا رمضان کے مہینے مین ۔ معالم درمنثور ۔ رات برکت والی لیلۃ القدر ہی اور بعضون نے
کہا پندرھوین شب شعبان کی اور اوسکے چار نام ہین لیلۃ المبارکۃ لیلۃ البرات لیلۃ الصک لیلۃ الرحمۃ اور بعضون نے کہا کہ وہ مختص ہی
ساتھہ پانچ چیزون کے ایک تو یہ کہ اسمین تفریق ہر امر حکیم کی ہی دوسری یہ کہ اسمین عبادت کرنی فضیلت رکھتی ہی اور تیسری یہ کہ رحمت
نازل ہوتی ہی اسمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ رحمت بھیجتا ہی میری امت پر اس رات مین بقدر گنتی بالون بھیڑ و بکریون بنی کلب
کے کہ نام ایک قبیلے کا ہی کہ اونکے ہان بکریان وغیرہ بہت تھین اور چوتھی حاصل ہونا مغفرت کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اللہ تعالی بخشتا ہی سب مسلمانون کو اس رات مین مگر کاہن کو یا ساحر کو یا دشمنی رکھنے والے کو مسلمانون سے یا دائم الخمر کو یا مان باپ کے نافرمان
کو یا اصرار کرنے والے کو زنا پر اور پانچوین یہ کہ دیے گئے اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوری شفاعت اور یہ یون ہوا کہ آنحضرت نے سوال کی
شفاعت تیرھوین رات شعبان کی اپنی امت کے حق مین پس دیے گئے تہائی حصہ شفاعت سے پھر سوال کی چودھوین رات پس دیے گئے دو تہائی
پھر سوال کی پندرھوین رات پس دیے گئے پوری شفاعت یعنی سب مومنون کے حق مین قبول ہوگی مگر جو بھاگا اللہ سے مانند بھاگنے اونٹ کے
یعنی کافر اور عادت اللہ سے اس رات مین یہ ہی کہ زیادہ ہوجاتا ہی اسمین پانی زمزم کا حضرت علی سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب کہ ہو رات نصف شعبان کی یعنی پندرھوین رات پس قیام کرو اوسکی رات مین اور روزہ رکھو اوسکے دن مین اسلیے کہ اللہ تعالی
نزول فرماتا ہی اوسمین وقت غروب ہونے آفتاب کے طرف آسمان دنیا کے پس فرماتا ہی کیا نہین ہی کوئی بخشش مانگنے والا پس بخشون مین اوسکو کیا نہین ہی
کوئی رزق مانگنے والا پس رزق دون مین اوسکو کیا نہین ہی کوئی مبتلا بلا پس عافیت دون مین اوسکو کیا نہین ہی ایسا کیا نہین ہی ایسا فرماتا
رہتا ہی یہان تلک کہ طلوع کرے فجر روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور معنی یُفْرَقُ کُلُّ أَمْرٍ حَکِیمٍ کے یہ ہین کہ فیصل کیے جاتے ہین اور لکھے جاتے ہین
تمام امر محکم قسم رزقون بندون کے سے اور اجلون اونکی سے اور تمام امور اونکے اوس شب قدر سے لیکر سال آیندہ کی شب قدر تک اور بعضون نے کہا کہ

شروع کیاجاتا ہی انکا لکھنا لوح محفوظ سے شب برات مین اور واقع ہوتا ہی فراغ لیلۃ القدر مین پس دیاجاتا ہی نسخہ رزقون کا میکائیل کو اور نسخہ ارائیون کا
جبرئیل کو اور اسی طرح نا سزلزلون او رصاعقون یعنی بجلی گرنے کا اور زمین مین دہس جانے کا بھی جبرئیل کو دیاجاتا ہی اور نسخہ اعمال کا اسرافیل کو
دیاجاتا ہی کہ صاحب آسمان دنیا کے ہین اور وہ بڑا فرشتہ ہی اور نسخہ مصیبتون کا ملک الموت کو دیاجاتا ہی اور بعضے علما سے منقول ہی کہ دی جاتی ہین ہر
عامل کو برکتین اوسکے اعمال کی پس ڈالی جاتی ہی خلق کی زبان پر مدح اوسکی اور اونکے دلون پر ہیبت اوسکی کشاف مشکوۃ

رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

مہر سے تیرے رب کی وہی ہی سنتا جانتا موضح

اوتارا ہمنے اوسکو بسبب بخشایش کے تیرے پروردگار کے نزدیک سے تحقیق وہ ہی سننے والا جاننے والا تفسیر رحمۃ الخ کے
معنی یہ ہین کہ ہمنے اوتارا قرآن کو اسلیے کہ ہماری شان سے ہی بھیجنا رسولون کو ساتھ کتابون کے طرف بندون اپنے کے بسبب رحمت کے
اونپر سننے والا یعنی اونکی باتون کا دانا یعنی جاننے والا اونکے احوال کو معالم

رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ○

رب آسمانون کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہی اگر تمکو یقین ہی موضح

پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھ درمیان اون دونون کے ہی اگر یقین کرنے والے ہو تم تفسیر معنی شرط کے یہ ہین کہ کافر
اقرار کرتے تھے اسکا کہ آسمان و زمین کے لیے ایک رب اور خالق ہی پس کہا گیا اونکے لیے کہ بہونچنا رسولونکا اور اوتارنا کتابون کا رحمت ہی رب
کی طرف سے پھر کہا گیا کہ یہ رب سننے والا جاننے والا ہی جسکا تم اقرار کرتے ہو اور معترف ہو اسکے کہ وہ رب آسمانون اور زمین کا اور اوس چیز کا ہی
کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اگر ہی اقرار تمہارا علم و یقین سے یا ایسا ہی جیسے کہے تو کہ یہ انعام اوس زید کا ہی کہ سنا ہی لوگون نے کرم اوسکا اگر پہونچی ہی
تمکو بات اوسکی اور بیان کیا گیا ہی تجسے قصہ اوسکا مدارک ان کنتم الخ یعنی اگر ہو تم اہل کہ یقین کرنے والے اسکے کہ اللہ تعالی رب آسمانون
اور زمین کا ہی تو پس یقین کرو اسکا کہ محمد رسول اللہ کا ہی جلالین

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ○ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ○

کسیکی بندگی نہین سوا اوسکے جلاتا ہی اور مارتا ہی رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادون کا کوئی نہین وہ دھوکے مین ہین کھیلتے موضح

نہین ہی کوئی معبود مگر وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی وہ پروردگار تمہارا ہی اور پروردگار باپون تمہارے پہلون کا بلکہ کافر شبہے مین ہین کھیلتے ہین تفسیر
یعنی اقرار انکا نہین صادر ہوتا علم و یقین سے بلکہ ایک بات ہی ملی ہوئی ساتھ شک و کھیل کے کہ از راہ استہزا کے تجسے یہ کہتے ہین مدارک

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ○

سو تو راہ دیکھ جسدن کہ لاوے آسمان دھوان صریح جو گھیرلیوے لوگون کو یہ ہی دکھ کی مار ای رب کھولدے ہمسے یہ آفت ہم یقین لاتے ہین موضح

پس منتظر رہ اوس روز کا کہ لاوے آسمان ایک دھوان ظاہر ڈھانک لیگا لوگون کو یہ عذاب درد دینے والا ہی کہین گے ای پروردگار ہمارے دور کر
ہمسے عذاب تحقیق ہم مسلمان ہونگے تفسیر لاوے آسمان ایک دھوان ظاہر یعنی آویگا آسمان کی طرف سے ایک دھوان کہ ظاہر ہوگا
حال اوسکا نہین شک کریگا کوئی اوسکے دھوان ہونے مین اور اختلاف کیا گیا ہی اس دھوئین مین پس منقول ہی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی
عنہ سے اور یہی مانا ہی حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہ یہ دھوان آویگا آسمان کی طرف سے پہلے روز قیامت کے داخل ہوگا کافرون کے کانون مین

بھوک کے اور کہا ابن مسعود نے کہ تمام وہ چیزین کہ وعدہ کین ہمسے اللہ نے اور اوسکے رسول نے پس تحقیق دیکھ لین ہمنے سوا چار چیزون کے طلوع ہونا آفتاب کا مغرب سے اور نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض اور یاجوج و ماجوج کا اور اسپر دخان پس تحقیق گذر گیا اور ہوا قحط مانند قحط یوسف علیہ السلام کے لوگون پے اور اسپر چاند پس دو ٹکڑے ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور اسپر بطشۃ الکبریٰ یعنی دار و گیر بڑی پس دن بدر کے ہوئی اور یہ بھی ابن مسعود سے منقول ہی کہ جب دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے ادبار یعنی پیٹھ پھیرنا اسلام سے دعا کی کہا یا اللہ قحط ڈال مانند قحط یوسف کے پس پکڑا اونکو قحط یہان تک کہ کھائے اونھون نے مردار اور چمڑے اور ہڈیان پس آیا آنحضرت کے پاس ابو سفیان اور کتنے ایک لوگ اہل مکہ سے اور کہا اونھون نے کہ ای محمد تم کہتے ہو کہ مین بھیجا گیا ہون رحمت کے لیے اور قوم تمھاری ہلاک ہوئی پس دعا کر واسطے اونکے پس دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس برسا گئے مینہ پس گھر رہا اونپر مینہ سات دن تک پھر شکوہ کیا لوگون نے کثرت مینہ کا پس دعا کی آنحضرت نے کہ یا اللہ گرد ہمارے برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا پس ہٹ گیا مینہ حضرت کے سر پر سے اور برستا رہا مینہ لوگون کے گرد کہا ابن مسعود نے پس تحقیق گذر گیا مضمون آیت دخان کا اور وہ بھوک تھی کہ پہنچی اونکو یعنی اسی قحط مین اور یہی مضمون ہی اس قول مین اللہ تعالی کے اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۝ کہ وہ عذاب بھوک کا اونسے دفع ہو گیا چند روزہ دنیا مین اور گذر گیا مضمون آیت روم کا بھی یعنی غلبہ ہونا روم پر اور بطشۂ کبری اور ٹکڑے ہونا چاند کا اور وہ سب یعنی ہوئی بطشۂ کبری روز بدر کے ہم مسلمان ہونگے یعنی قریب ہی کہ ہم ایمان لاوینگے اگر دور کیا جاوے ہمسے عذاب **مل**

معا کشاف + در منثور + اس دھوین مین اقوال بہت ہین بعضے مراد وہ غبار ہی کہ روز فتح مکہ کے اوٹھا تھا اور بعضے مراد وہ غبار ہی کہ کافرون کی آنکھون کے آگے بسبب بھوک کے قحط مین کہ پیغمبر کی دعا سے واقع ہوا تھا معلوم ہوتا تھا اور بعضے یہ دخان علامات قیامت سے ہی کہ پہلے نکلنے دجال کے ایک دھوان مشرق سے مغرب تک پیدا ہوگا اور چالیس روز رہیگا اور مومنون کو ایک حالت مانند زکام کے اور کافرون کو بیہوشی پیدا کریگا اور بیچ حدیث اشراط قیامت کے ذکر اس دخان کا وارد ہی + **بحر** +

أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ ۝

کہان ملتا اونکو سمجھنا اور آچکا اون پاس رسول کھول سنانے والا پھر اوس سے پیٹھ پھیری اور کہنے لگے سکھلایا ہوا باولا + **موضح** +

کیونکر ہوا اونکو نصیحت پکڑنی اور تحقیق آیا تھا اونکے پاس پیغمبر ظاہر پھر پھر گئے اوس سے اور کہنے لگے یہ شخص سکھلایا گیا ہی دیوانہ ہی + **تفسیر** + اس سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے دھوین کا مذکور ہی کہ اوسوقت سمجھنا کام نہین آتا قیامت مین یہ دھوان گھیریگا نیک آدمیون کو زکام سا ہوگا اور بدکو سر مین چڑھیگا بیہوش ہو کر گر پڑیگا + **موضح** + یعنی کیونکر نصیحت پکڑینگے اور پورا کرینگے وعدہ ایمان لانے کا وقت دور ہونے عذاب کے اس حال مین کہ آچکی انکے پاس عذاب کے دور ہونے سے بڑی چیز کہ جسکو بہت دخل تھا نصیحت ماننے کے واجب ہونے مین نسبت اسکے اور بڑی چیز کیا تھی آثار رسول کا کہ آیتین واضح لائے اور طرح بطرح کے معجزے دکھائے پس ہرگز نہ مانا اونکو اور مونہ موڑا اونسے اور بہتان رکھا اوپر کہ عداس نصرانی غلام کسی شخص کا ثقیف مین سے آنکو قرآن سکھاتا ہی اور منسوب کیا آنحضرت کو جنون کی طرف حاصل یہ کہ جب ایسے رسول کے آنے پر نصیحت نہ پکڑی اور بہتان مذکور لگایا تو پس عذاب کے دور ہونے سے کہ بہ نسبت اونکے آنے کے ادنیٰ چیز ہی کاہیکو نصیحت پذیر ہونگے اور ایمان لاوینگے + **مل** +

إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۝

ہم کھولتے ہین عذاب تھوڑے دنون تم پھر وہی کرتے ہو + **موضح** +

تحقیق ہم کھولنے والے ہین عذاب تھوڑا سا تحقیق تم پھر کفر کرنے والے ہو + **تفسیر** + قَلِيلًا کے معنی ہین زمان قلیل یا دور کرنا قلیل یعنی تھوڑے دنون یا تھوڑا سا اور عَائِدُونَ کے معنی ہین پھرنے والے طرف کفر کے کہ تھے تم اوسمین یا طرف عذاب کے + **مل** + بموجب اوس قول کے کہ دھوان بسبب قحط کے تھا لکھتے ہین کہ ابو سفیان ساتھ ایک جماعت کے قریش مین سے مدینے مین آیا اور کہا ای محمد تو صلۂ رحم کا حکم کرتا ہی اور

وقف لازم

بیان کرنا

وقف لازم

اور بعضون نے کہا بیچ دو سپارہ ۱۲

قوم تیری قحط سے ہلاک ہوئی خدا تعالیٰ سے چاہ کہ اوس عذاب کو دفع کرے آنحضرتؐ نے دعا کی حق تعالیٰ نے قحط کو دفع کیا کافر لوگ پھر کفر پر رہے اس آیت نے اوس سے خبر دی اور بموجب اوس قول کے کہ دخان علامت قیامت سے ہی معنی یہ ہین کہ جب لوگ دعا و زاری کرینگے تو بعد چالیس روز کے وہ دخان مرتفع ہوگا پھر کفار اپنے کفر پر رہین گے ✣ بحر ✣

یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ○

جسدن پکڑینگے ہم بڑے گہر ہم بدلا لینے والے ہین ✣ مو ✣

جسدن پکڑینگے ہم پکڑنا بڑا تحقیق ہم بدلا لینے والے ہین ✣ تفسیر ✣ مترجم کہتا ہی یہ وعدہ متحقق ہوا اور خدا تعالیٰ نے قریش میں قحط ڈالا یہانتک کہ شدت بھوک سے یا کثرت ابخرہ جوّ سے ایک دھوان محسوس ہوتا تھا اور اونھون نے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کی خدا تعالیٰ نے قحط کو دور کیا پھر کفر پر اصرار کیا حق تعالیٰ نے روز بدر کے اونسے بدلا لیا کہ ستر آدمیون کو اونکے سردارون مین سے مارا اور ستر آدمیون کو قید کیا واللہ اعلم ✣ فتح ✣ یہ دن دن قیامت کا ہی یا دن بدر کا بدلا لینے والے ہین یعنی بدلا لینگے ہم اونسے اوسدن مین ✣ مل تنبیہ ✣ ان آیتون کریمہ سے معلوم ہوا کہ تقویٰ کرے کفر و شرک وغیرہ سے والا بڑی خرابی دین و دنیا کی مین گرفتار ہوگا ابوذر کہتے ہین کہ عرض کیا مینے ای رسول خدا نصیحت کرو مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تمکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق وہ بہت آرایش دینے والا ہی واسطے سب کامون تیرے کے کہا مینے زیادہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ عز و جل کا اسلیے کہ تحقیق وہ سبب ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان مین اور نور ہی تیرے لیے زمین مین یعنی نور معرفت و یقین تجھے زیادہ ہوگا کہا مینے زیادہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر بہت چپ رہنا اسلیے کہ تحقیق وہ سبب ہانکنے کا ہی واسطے شیطان کے اور مدد ہی تیرے لیے امر دین تیرے پر کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا بچا اپنے کو بہت ہنسنے سے اسلیے کہ تحقیق وہ مار دیتا ہی دل کو یعنی سنگدلی ہوتی ہی اور دل غافل ہوتا ہی یاد مولیٰ سے اور لیجاتا ہی نور موںہہ کا کہا مینے زیادہ کرو نصیحت مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو کڑوا کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا مت ڈر بیچ اظہار دین خدا کے ملامت کرنے والے کے سے کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا کہ باز رکھے تجکو عیب گیری لوگون کی سے وہ چیز کہ جانتا ہی عیب نفس اپنے کا ف یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر لیکن لوگون کے عیب مت ڈھونڈہ اور غیبت اونکی نکر اور دل مین اپنے تئین خوار و ناقص جان ✣ حق ✣ مشکوۃ ✣

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ○ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۖ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ○ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۖ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○

اور جانچ چکے ہین ہم انسے پہلے فرعون کی قوم کو اور آیا اون پاس رسول عزت والا کہ حوالے کرو میرے بندے خدا کے مین تم پاس آیا ہون بھیجا معتبر اور یہ کہ چڑھے نجاؤ اللہ کے مقابل مین لاتا ہون تمپاس ایک سند کھلی ✣ مو ✣

اور تحقیق ہمنے امتحان کیا پہلے انسے قوم فرعون کو اور آیا تھا اونکے پاس پیغمبر گرامی قدر کہ حوالے کرو مجکو خدا کے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کرو اور بندی مت پکڑو ساتھ اس بات کے کہ تحقیق مین تمھارے لیے پیغمبر با امانت ہون اور یہ کہ سرکشی نکرو خدا پر تحقیق مین لاؤنگا تمھارے آگے حجت ظاہر ✣ تفسیر ✣ پیغمبر یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام امتحان کیا الخ یعنی ان مشرکون کے پہلے قوم فرعون کے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہمنے جیسا آزمانے والا کرتا ہی تو کہ ظاہر ہوا اونکے باطن کا حال گرامی قدر یعنی اللہ کے نزدیک اور اوسکے مومن بندون کے نزدیک یا کریم تھے وہ فی نفسہ کہ حسب و نسب خوب رکھتے تھے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے نہین بھیجا ہی کوئی نبی مگر کہ اوسکی قوم کے سردارون اور بزرگون مین سے ہوتا تھا با امانت یعنی اپنی رسالت مین کہ احکام الٰہی جو کہ تون پونہچاتا ہون اور یہ کہ سرکشی نکرو یعنی تکبر نکرو اللہ پر ساتھ حقیر جاننے کے اوسکے رسولون اور وحی کو اور ساتھ ترک کرنے فرمانبرداری اوسکی کے یا یہ یعنی ہین کہ تکبر نکرو اللہ کے نبی پر حجت ظاہر یعنی معجزہ کہ دلالت کرے میرے نبی ہونے پر اور

صدق قول پیغمبر پس جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا تو اونھون نے ڈرایا موسیٰ کو ساتھ قتل کرنے کے پس کہا موسیٰ نے وَاِنِّیْ عُذْتُ الخ + مل + معا +

وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ○

اور مین پناہ لے چکا ہون اپنے اور تمہارے رب کی اس سے کہ مجکو سنگسار کرو + موضح +

اور تحقیق مینے پناہ پکڑی ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے اس سے کہ سنگسار کرو مجکو + تفسیر + یعنی اپنے رب سے پناہ مانگتا ہون اور اوسپر بھروسا کرتا ہون کہ وہ مجکو بچاویگا تسے اور تمہارے مکر سے غرضکہ اونھون نے کچھ خیال نکیا اونکے ڈرانے پر اور اپنے رب ہی پر اعتماد کیا اور بعضون نے ترجمون کے معنی یہ کہے ہین کہ مار ڈالو اور بد کہا کرو کہ ساحر وغیرہ کہتے تھے + مل + معا +

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ○

اور اگر تم نہین یقین کرتے مجپر تو مجسے پرے ہو جاؤ + موضح +

اور اگر یقین نہین لاتے ہو مجپر تو ایک طرف ہو و مجسے + تفسیر + یعنی اگر نہین یقین لاتے ہو تم مجپر تو نہین موافقت ہی درمیان میرے اور درمیان اوسکے کہ نہین یقین لاتا بس الگ ہو و مجسے یا پس چھوڑ دو مجکو جون کا تون نہ مجکو فائدہ پونہچاؤ نہ ضرر اور نہ پیش آؤ مجسے ساتھ برائی اور ایذا اپنی کے پس جب نہ چھوڑا اونھون نے اونکو اور ایذا پونہچانی شروع کی + مل +

ثلث ارباع

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ○

پھر پکارا اپنے رب کو یہ لوگ گنہگار ہین + موضح +

پس دعا کی جناب پروردگار اپنے سے کہ یہ قوم گنہگار ہین + تفسیر + دعا کی اس حال مین کہ شکوہ کرنے والے تھے اپنی قوم کا یا یہ نہج کہ یہ قوم گنہگار ہین + بعضون نے کہا دعا اونکی یہ تھی اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لَهُمْ مَا يَسْتَحِقُّوْنَهٗ بِاِجْرَامِهِمْ + یعنی یا اللہ جلدی بھیج اونکے لیے وہ چیز یعنی عذاب کہ مستحق ہین اوسکے بسبب گناہون اپنے کے اور بعضون نے کہا یہ تھی دعا اونکی رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ یعنی ای رب ہمارے نکر ہمکو فتنہ واسطے قوم ظالمین کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاَسْرِ الخ + مل +

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ○ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ○

پھر لے نکل راتون میرے بندون کو البتہ تمہارا پیچھا کرینگے اور چھوڑ جا دریا کو تھم رہا البتہ وہ لشکر ڈوبنے والے ہین + موضح +

پس کہا ہمنے لیجا ہمارے بندون کو وقت شب کے تحقیق تمہارا پیچھا کیا جاویگا اور چھوڑ دریا کو ٹھہرا ہوا تحقیق وہ جماعت ہے کہ غرق کیے جاوینگے + تفسیر + ہمارے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو پیچھا کیا جاویگا یعنی یہی تدبیر کی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ تم آگے بڑھوگے اور پیچھا کریگا تمہارا فرعون اور لشکر اوسکا پھر نجات دیگا اگلون کو اور ڈبوویگا پیچھا کرنے والون کو اور رہوًا کے معنی یہ کہ ٹھہرا ہوا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دریا سے گذر گئے تو چاہا کہ دریا پر عصا مارین تو کہ بجا پھر پس حکم ہوا کہ یونہین ٹھہرا ہوا رہنے دے اپنی حالت پر یعنی پانی دریا کا جو جا بجا ٹھہر کر بیچ مین سے خشک ہوکر راہین بن گئین ہین اوسپر عصا مار کر متغیر کرو کہ داخل ہون اون مین قبطی پس جب وہ دریا مین آجاوینگے تو اللہ اوسپر دریا کو ملا دیگا اور بعضون نے کہا کہ رہوًا کے معنی ہین راہ واسع یعنی چھوڑ دے دریا کو اپنے حال پر کھلا ہوا اور چوڑی چوڑی راہین بنا ہوا غرق کیے جاوینگے یعنی بعد نکلنے تیرے کے دریا سے + مل + یعنی جب لب دریا پر تو پونہچے تو اپنے عصا سے دریا کو مار راہین دریا مین ظاہر ہونگی تو بنی اسرائیل کے ساتھ عبور کر اور اوسی طرح دریا کو چھوڑ دے تو فرعون اور لشکر اوسکے اوسمین داخل ہون اور فرمان الہی سے دریا اونکو پکڑے اور غرق کرے اور بعضے علمانے کہا ہے کہ جب موسیٰ نے اوس طرف دریا کے عبور کیا تو چاہا کہ دوسری بار عصا دریا پر مارین تو راہین بند ہو جاوین حکم ہوا کہ اسی طرح

چھوڑ دے + بحر +

كَمْ تَرَكُوا مِن جَنّٰتٍ وَّعُيُونٍ ۝ وَّزُرُوعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فٰكِهِينَ ۝ كَذٰلِكَ وَ

کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور گھر عمدے اور آرام جسمین تھے باتین بناتے اسی طرح اور

وَأَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِينَ ۝

وہ سب ہاتھ لگایا ہمنے ایک اور قوم کو ✽ صق

تفسیر ✽ بہت چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیتیان اور گھر خاصے اور گذران بارفاہیت کہ اوسمین محظوظ تھے اسی طرح ہوا اور عطا کین ہمنے یہ چیزین اور قوم کو کذٰلک یعنی امر اسی طرح ہوا اور قوم کو کہ نہین تھا اونکو اون سے کچھ علاقہ باعتبار قرابت کے اور نہ دین کے اور نہ محبت کے اور وہ بنی اسرائیل تھے ✽ علا

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۝

پھر نہ رویا اونپر آسمان اور زمین اور نہ ملی اونکو ڈھیل ✽ صق

تفسیر ✽ پس نہ روئے قوم فرعون پر آسمان و زمین اور نہوے مہلت دیے گئے نہ روئے اسلیے کہ مرے وہ کفر پر اور مومن جب مرتا ہی تو روتے ہین اوسپر آسمان و زمین پس روتی ہی زمین سے مومن پر جگہہ اوسکی نماز کی اور آسمان سے جگہہ چڑھنے عمل اوسکے کی اور حسن بصری سے اسکی تفسیر یون ہی کہ روئے اونپر اہل آسمان اور اہل زمین اور نہ مہلت دیے گئے یعنی وقت دوسرے تک ✽ علا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی بندہ مگر کہ اوسکے لیے آسمان مین دو دروازے ہین ایک دروازہ ہی کہ چڑھتے ہین اوس سے عمل اوسکے اور ایک دروازہ ہی کہ اوترتا ہی اوس سے رزق اوسکا پس جب مرجاتا ہی تو نہین پاتے ہین دونون اوسکو اور روتے ہین دونون اوسپر اور پڑھی آنحضرت نے یہ آیت فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ ✽ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ اونسے کسی نے پوچھے معنی اللہ تعالیٰ کے اس قول کے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ کہ کیا روتے ہین آسمان و زمین کسی پر کہا ہان نہین ہی کوئی خلائق مین سے مگر کہ اوسکے لیے ایک دروازہ ہی آسمان مین اوس سے اوترتا ہی رزق اوسکا اور اوسمین چڑھتے ہین عمل اوسکے پس جب مرجاتا ہی مومن تو بند کیا جاتا ہی دروازہ اوسکا بسبب نہونے اوسکے کے یعنی دنیا مین پس روتا ہی وہ اوسپر اور جب نہین پاتی اوسکو جگہہ اوسکی نماز کی زمین سے کہ تھا نماز پڑھتا اوسمین اور یاد کرتا اللہ کو اوسمین روتی ہی وہ اوسپر اور قوم فرعون کے لیے نہین تھے زمین مین آثار صالحہ اور نہین چڑھتی تھی طرف اللہ کے اونسے خیر پس نہین روئے اونپر آسمان و زمین ✽ مجاہد سے ہی بیچ تفسیر فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ کے کہا نہین مرتا مومن مگر کہ روتے ہین اوسپر آسمان و زمین صبح کو پس کہا کسی نے مجاہد سے کہ کیا روتے ہین یہ کہا مجاہد نے کیا تعجب کرتا ہی تو کیا ہی زمین کو کہ نہ روے اوس بندہ پر کہ تھا آباد رکھتا اوسکو ساتھ رکوع و سجود کے اور کیا ہی آسمان کو کہ نہ روے اوس بندہ پر کہ تھی اوسکی تسبیح و تکبیر کے لیے اوسمین آواز مانند آواز شہد کی مکھی کے ✽ اور یہ بھی مجاہد سے منقول ہی کہ جب عالم مرتا ہی تو روتے ہین اوسپر آسمان و زمین چالیس صباح اور روایت ہی کہ کہا زمین البتہ غمگین ہوتی ہی بندہ صالح پر چالیس صباح ✽ روایت ہی مولی ہذیل سے کہ کہا نہین ہی کوئی بندہ کہ رکھتا ہی پیشانی اپنی کسی جگہہ مین زمین سے اس حال مین کہ سجدہ کرنے والا ہوتا ہی واسطے اللہ عز و جل کے مگر گواہی دیگی وہ جگہہ اوسکے لیے بسبب اوس سجدے کے روز قیامت کے اور روتی ہی وہ اوسپر اوس دن کہ مرتا ہی ✽ درمنثور تنبیہ ✽ سبحان اللہ نماز پڑھنے سے اور اللہ کی بندگی کرنے سے مومن کیا درجہ پاتا ہی حیف ہی اون لوگون کے حال پر کہ اس نماز اور اللہ کی بندگی کی کچھ قدر نہین جانتے جہان ذرا بیمار ہوئے یا کچھ کام درپیش آیا نماز پڑھنی اور اللہ کی بندگی کرنی چھوڑ دی کیا اولٹی عقل ہی بیماری کہ اسباب موت سے ہی اوسمین تو زیادہ اہتمام کرنا چاہیے نماز اور اللہ کی بندگی کا نہ یہ کہ ایسے وقت مین اوسکو بھول جاوے اور کام درپیش آنے کے وقت جو نماز وغیرہ چھوڑیگا مصداق اس آیت کا ہوگا بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى یعنی بلکہ اختیار کرتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرت بہتر اور پائندہ تر ہی اور ایسے ہی جو عورتین خاوندون کے ساتھ سوتی ہین اور مارے شرم کے یا از راہ کسل کے صبح کو نہا کر نماز نہین پڑھتین وہ بھی مصداق اس آیت مذکورہ کی ہوتی ہین پس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ غور کرین ان مضامین مین

ع ۲۹ ۱۴

اور نماز اور اسکی بندگی کسی حال مین بھی چھوڑتین تو بعد مرنے کے سب انکے لیے روتے ہون اور یہ شادان اور فرحان ہون کیا خوب کہا ہی کسی نے قطعہ
یاد داری کہ وقت زادن تو ✤ ہمہ خندان بودند و تو گریان ✤ آنچنان زی کہ وقت مردن تو ✤ ہمہ گریان بوند و تو خندان ✤

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ مِن فِرْعَوْنَ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝

اور ہمنے بچا نکالا بنی اسرائیل کو ذلت کی مار سے جو فرعون سے تھے بیشک وہ تھا چڑھ رہا حد سے بڑھنے والا ✤ مو

اور تحقیق ہمنے خلاص کیا بنی اسرائیل کو عذاب خوار کرنے والے سے کہ فرعون کی جانب سے تھا تحقیق فرعون تھا سرکش حد سے نکلجانے والون سے ✤ تفسیر ✤ عذاب خوار کرنے والے سے یعنی طرح بطرح سے جو کام لیتا تھا فرعون بنی اسرائیل سے اور بندی مین پکڑ رکھا تھا اونکو اور اونکی اولاد کو یعنی بیٹون کو مار ڈالتا تھا اوس سے اور اور آفتون سے چھٹایا ہمنے اونکو ✤ مل ✤

وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝

اور اونکو ہمنے پسند کیا جان بوجھکر جہان کے لوگون سے ✤ مو

اور تحقیق پسند کرلیا ہمنے بنی اسرائیل کو اونکا حال جانکر عالمون پر ✤ تفسیر ✤ یعنی پسند و مقبول کیا ہمنے مومنین بنی اسرائیل کو اس حال کہ جانتے تھے ہم اونکے حال سے کہ وہ لائق پسند و مقبول کرنے کے ہین عالمون پر یعنی اونکے زمانے کے عالمون اور عقلا پر ✤ مل ✤ یعنی فضیلت دی ہمنے اونکو اوپر کہ اونکے وقت مین تھے ✤ در منثور ✤

وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ۝

اور دین اونکو نشانیان جن مین مدد تھی صریح ✤ مو

اور دی ہمنے اونکو قسم معجزات سے وہ چیز کہ اوسمین امتحان ظاہر تھا ✤ تفسیر ✤ معجزات سے جیسے پھٹنا دریا کا اور سایہ کرنا ابر کا اور اوتارنا من و سلوی کا وغیر ذلک اور بلاء مبین کے معنی ہین نعمت ظاہرہ یا امتحان ظاہر تو کہ دیکھین ہم کہ کیسے عمل کرتے ہین ✤ مل ✤

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ۝ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ۝

یہ لوگ کہتے ہین اور کچھ نہین ہمارا یہی مرنا ہی پہلا اور ہمکو پھر اوٹھنا نہین ✤ مو

تحقیق یہ لوگ کہتے ہین کہ نہین ہی عاقبت کار مگر یہی موت پہلی اور نہین ہم پھر جلائے گئے ✤ تفسیر ✤ یہ لوگ یعنی کفار قریش کہتے ہین نہین ہی موت مگر موت ہماری پہلی یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ تھا کلام واقع بیچ حیات دوسری کے نہ بیچ موت کے پس کیون نہ کہا گیا ان ھی الا حیاتنا الاولی وما نحن بمنشرین ✤ جیسے کہ کہا گیا ہی ان ھی الا حیاتنا الدنیا وما نحن بمبعوثین ✤ یعنی نہین ہی حیات مگر حیات ہماری دنیا کی اور نہین ہم اوٹھائے جاوینگے اور کیا معنی ہین ذکر کرنے اولی کے کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ گویا وعدہ کیے گئے ہین وہ موت اخری یعنی دوسری کے یہان تک کہ انکار کیا اونھون نے اوسکا اور ثابت کی موت پہلی اور جواب اسکا یہ ہی کہ کہا گیا اونکے لیے کہ تم مروگے مرنے کے پیچھے آوےگی اوسکے حیات جیسے کہ پہلے تمکو موت لاحق تھی کہ اوسکے پیچھے حیات آئی یعنی جب نطفہ تھا مردہ تھا پھر جب جان پڑی اور پیدا ہو حیات آئی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ✤ یعنی تھے تم مردہ پس زندہ کیا تمکو پھر مارےگا تمکو پھر زندہ کریگا تمکو پس کہا اونھون نے کہ نہین ہی موت مگر موت ہماری پہلی مراد اونکی یہ ہی کہ نہین ہی الیسی کہ اوسکی شان سے یہ ہو کہ پیچھے آوے اوسکے حیات مگر موت پہلی بس اس صورت مین نہین فرق ہی بیچ معنوں کے درمیان ان قول کے اور درمیان قول اوسکے کہ الا حیاتنا الدنیا اور نہین ہم جلائے جاوینگے یعنی بعد موت دوسری کے ✤ عل کشاف ✤

فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

بھلا لے آؤ ہمارے باپ دادون کو اگر تم سچے ہو ✤ مو

پس لاؤ ہمارے باپون کو اگر ہو تم راست گو ۔ تفسیر یعنی پس لاؤ یہ خطاب کیا مشرکون نے آنحضرت کو اور مومنون کو کہ جو وعدہ کرتے تھے اونسے
جینے کا بعد مرنیکے اگر ہو تم راست گو یعنی اگر تم سچے ہو اس بات مین کہ ہم زندہ ہونگے بعد مرنے کے تو بھلا جلد ہی جلواوو ہمارے باپ دادون کو کہ مرگئے
ہین سوال کر کر اپنے رب سے تو کہ ہو دلیل اسپر کہ جو کچھ کہ وعدہ کرتے ہو تم قائم ہونے قیامت کا اور جی اوٹھنے موتی کا حق ہی فرمایا اللہ تعالی نے اھم الخ جلالہ

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○
اب یہ بہتر ہین یا تبع کی قوم اور جو اونسے پہلے تھے ہمنے اونکو کہپا دیا وہ تھے گنہگار ۔ صرع

کیا یہ لوگ بہتر ہین یا قوم تبع حمیری ہاور وہ لوگ کہ پہلے انسے تھے ہلاک کیا ہمنے اونکو بلا شبہ وہ گنہگار تھے ۔ تفسیر یعنی قوم تبع
اور عاد و ثمود وغیرہ کہ قوت اور شوکت اور مال اور اتباع مین بہتر قریش سے تھے اونکو بسبب کفر اور انکار رسولون کے ہلاک کیا ہمنے انکا ہلاک کرنا
کیا دشوار ہی پس چاہیے کہ عبرت پکڑین اور ایمان لاوین کہا قتادہ نے کہ وہ تبع حمیری تھا ملوک یمن سے نام رکھا گیا اوسکا تبع بسبب کثرت اتباع
اوسکے کے اور تھا وہ پہلے اس سے پوجتا آگ کو پھر اسلام لایا اور بلایا اپنی قوم کو کہ وہ حمیر تھی طرف اسلام کے پس جھٹلایا اونھون نے اوسکو اور
آثار مین ہی کہ تبع ایک بادشاہ تھا قوم حمیر سے کنیت اوسکی ابو کرب اور نام اوسکا سعد بن ملکا کرب حشم اور اتباع بہت رکھتا تھا اور بعضون
نے اوسکو پیغمبر کہا ہی لیکن حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین جانتا مین پیغمبر تھا یا نہ تھا اور عایشہ رضی اللہ عنہا سے
آیا ہی کہ برا نکہو تبع کو کہ مسلمان تھا اور اسلیے قرآن مین مذمت اوسکی قوم کی مذکور ہی نہ مذمت اوسکی اور روایت کیا گیا ہی کہ وہ سات سو برس
پہلے ہمارے پیغمبر کی بعثت کے اور بقولے ایک ہزار و ترپن برس پہلے ہجرت سے ہمارے پیغمبر کی وہ ایمان لایا ہی اور کہتے ہین کہ اوسنے نامہ اپنی
طرف سے ہمارے پیغمبر کو لکھکر شامول نام یہودی کے سپرد کیا تھا اور کہا کہ اگر تو آنحضرت کو پاوے تو پہونچا دینا والا اپنی اولاد کو وصیت کرنا کہ وہ پہونچا دوین
اور شامول نے ایسا ہی کیا یہان تک کہ ابو ایوب انصاری کو کہ اکیسوان فرزند نسل شامول سے ہی وہ نامہ پہونچا اور اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت بابرکت مین پہونچایا آنحضرت نے فرمایا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ یعنی شاباش ہی بھائی صالح کو اور کہتے ہین کہ تبع تمام روی زمین پر پھرا
اور شہر حیرہ اور سمرقند اوسکے بنائے ہوئے ہین اور معالم التنزیل مین ہی کہ جب تبع مشرق کی طرف سے پھرا اور مدینہ راہ مین پڑا اور پہلے اس سے اپنے
بیٹے کو مدینے مین چھوڑ گیا تھا اوسکے پیچھے اوسکا بیٹا مدینے مین مارا گیا اوسنے وقت پھرنے کے بقصد خراب کرنے مدینے کے لشکر جمع کیا کعب اور اسد
کہ بنی قریظہ کے عالمون مین سے تھے یہ سنکر تبع کے پاس گئے اور کہا اس قصد سے باز آ کہ مدینہ نبی آخر الزمان کی ہجرت کی جگہہ ہی حرمت اوسکی نگاہ رکھنی
چاہیے تبع اوصاف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سنکر اسلام لایا اور اہل مدینہ کے لوٹنے سے باز رہا اور ساتھ ایک جماعت کے اہل کتاب سے
متوجہ یمن کا ہوا کتنے ایک آدمیون نے قبیلۂ ہذیل سے اوسکے پاس آکر کہا کہ تجکو بتلاتے ہین ہم ایک گھر کہ اوسمین خزانے ہین تبع نے پوچھا کہان ہی وہ
اونھون نے کہا مکے مین ہی اور غرض اونکی یہ تھی کہ تبع قصد خانہ کعبہ کا کرے اور ہلاک ہو تبع نے وہ قصہ دونون عالمون سے کہا اونھون نے کہا کہ زنہار
ایسا قصد نکرنا کہ وہ گھر تمام روی زمین کی جگہون مین اشرف ہی جسنے قصد اوسکا کیا ہی ہلاک ہوا ہی تجکو چاہیے کہ تعظیم اوس گھر کی بجالاوے اور قربانیان
کرے تو تبع نے ایسا ہی کیا کہ چھہ ہزار اونٹ قربانی کے وہان ذبح کیے اور خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا اور حرمت بہت کی اور اون ہذیلیون کے
ہاتھ پانون کاٹکر اونکو سولی پر کھینچا اور وہان سے متوجہ یمن کو ہوا اوسکی قوم حمیر نے مخالفت اوسکی شروع کی اور کہا کہ تو ہمارے دین سے نکل گیا
تبع نے ہر چند دلیلین توحید کی اونکے آگے بیان کین کچھ نہوا اعتقاد بڑھتا ہی گیا حمیر نے کہا آؤ تو ہم اپنی آگ سے تیرا سچ آزماوین اور وہ ایک آگ
تھی ایک پہاڑ کے دامن مین یمن کے پہاڑون مین سے جب درمیان دو آدمیون کے اختلاف ہوتا تو دونون اوس آگ مین بیٹھتے اہل باطل جل جاتا اور
اہل حق سلامت باہر نکلتا تا تبع نے کہا انصاف کیا تمنے مجکو بھی قبول ہی پس وہ ساتھ بتون اور قربانیون اپنی کے نکلے اور وہ دونون عالم بھی
اپنے مصحف گردنون مین ڈالکر نکلے اور دونون ایک جگہہ نکلے اوس آگ کے گرد آگ تمام حمیر پر لپٹی اور اونکے بتون اور قربانیون کو جلادیا اور وہ

تفسیر تحقیق درخت زقوم یعنی سینڈہ کا کھانا ہی گنہگار کا مانند تانبے پگھلے ہوئے کہ کھولیگا پیٹوں مین یعنی کفار کے مانند کھولنے گرم پانی کے اور کاٹ ڈالیگا آنتین اونکی اور وہ درخت بصورت درخت دنیا کے ہوگا لیکن وہ آگ کا ہوگا اور زقوم پھل اوسکا ہوگا اثیم بدکار بڑا گنہگار اور ابودردا سے آیا ہی کہ وہ پڑھاتے تھے ایک شخص کو پس وہ کہتا تھا طعام الیتیم پس کہا ابودردا نے کہہ طعام الفاجر یعنی شخص اگر تیری زبان سے الاثیم نہین نکلتا تو اوسکے عوض الفاجر پڑھ اور یہ دلیل ہی اسپر کہ بدل کرنا ایک کلمے کا بجگہہ ایک کلمے کے جائز ہی جبکہ ہوا ہوئے ہوون اسمین کلمے بین معنی اوسکے اور اسی سے جائز رکھی ہی امام ابوحنیفہ اور صاحبین نے قرات ساتھ فارسی کے درصورت عاجز ہونے کے عربی سے بشرط اسکے کہ قاری فارسی مین معنی عربی کے پورے ادا کرے اور مُھل کے معنی ہین تل چھٹ کا تیل کی پھر کہا جاوےگا زبانیہ کو خذوہ معا زقوم نہایت کڑوا اور کڑوا درخت ہوتا ہی کہ سے ایک جانب مین اگاویگا اوسکو اللہ تعالی دوزخ مین آثیم ابوجہل اور یار اوسکے بڑے گنہگار معا عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای لوگو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اوسکے کا پس اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکے زمین پر تو البتہ تلخ کرے اہل دنیا پر معیشت اونکی کو پس کیا حال ہوا اوس شخص کا کہ ہو وہ طعام اوسکا اور نہین ہوگا دوزخیون کے لیے طعام غیر اوسکے ابی مالک سے ہی کہ کہا تحقیق ابوجہل تھا لاتا کھجور اور مسکا پھر کہتا تب تزقموا یعنی یہ کھاو پس یہی زقوم کہ جسکا وعدہ کرتا ہی تمسے محمد پس اوتری یہ آیت ان شجرت الزقوم طعام الاثیم معا درمنثور

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاۤءِ الْجَحِيْمِ ۝

پکڑو اوسکو اور دھکیل لیجاو بیچ بیچ دوزخ کے موضح

کہینگے ہم ای فرشتون پکڑو اس گنہگار کو سختی سے کھینچو اسکو طرف بیچون بیچ دوزخ کے

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝

پھر ڈالو اسکے سر پر جلتے پانی کا عذاب یہ چکھہ تو ہی ہی بڑا عزت والا سردار موضح

تفسیر پھر ڈالو اوپر سر اوسکے کے پانی گرم سے کہ عذاب ہی کہین گے ہم چکھہ یہ عذاب تحقیق تو ہی ہی اپنے گمان مین عزت والا گرامی قدر ذوالنون کہا مقاتل نے کہ داروغہ دوزخ کا ماریگا اوسکے سر پر پس سوراخ ہوجائیگا اوسکے سر مین دماغ کی جگہہ سے پھر ڈالیگا اوسمین نہایت گرم پانی عزیز الاکرم یعنی نزدیک قوم اپنی کے اپنے گمان مین اور کہا جاویگا یہ بطریق تمسخر اور جلانے کے اور بعضون نے کہا کہ ابوجہل کہتا تھا انا اعز اہل الوادی واکرمہم یعنی مین عزیزتر اہل وادی کا اور بزرگتر اونکا سو پس کہینگے اوسکو یہ نگہبان دوزخ کے بطریق حقارت اور توبیخ کے معالم اور کسائی نے لفظ انک کو زبر الف سے پڑھا ہی اوس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ چکھہ اس عذاب کو سبب اسکے کہ تو کہتا تھا کہ مین عزیز بڑا ہون کوئی شخص مجھسے زیادہ عزیز و گرامی قدر نہین ہی اور یہ مقولہ ابوجہل کا دنیا مین تھا بطریق توبیخ کے اوسکو یاد دلایا جاویگا عبد بن حمید قتادہ سے منقول ہی کہ کہا ابوجہل نے کہ تم مجکو ڈراتے ہو ای محمد اور مین عزیزتر اون کا ہون کہ چلتے ہین درمیان دونون پہاڑون مکہ کے پس نازل ہوئی یہ آیت ذق انک انت العزیز الکریم درمنثور

اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝

یہ وہی ہی جسمین تم دھوکا رکھتے تھے موضح

تحقیق یہ یعنی عذاب یا یہ امر وہی ہی جو کچھہ تھے تم اوسمین شبہہ کرتے مدارک

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝

بیشک ڈر والے گھر مین ہین چین کے باغون مین اور چشمون مین پہنتے ہین پوشاک ریشمی پتلی اور گاڑھی ایک دوسرے کے سامنے

تفسیر تحقیق پرہیزگار بیچ مقام باامن کے ہونگے بیچ باغون اور چشمون کے پہنینگے ریشمی نازک اور گاڑھے سے ایک دوسرے کے سامنے مقام باامن یعنی ایسی

مجلس میں بیٹھے ہوئے ہونگے کہ امن ہوگا ادمین خوب سے ریشمی بارک جیسے لاہی وغیرہ اور گاڑھا جیسے اطلس اور تافتہ وغیرہ اور متقبلین حال ہی یعنی آمنے سامنے اپنی مجلسون میں بیٹھے ہونگے
دیکھیگا ایک پیٹھ دوسری کی بسبب دائرہ ہونے تختون کے ✤ مد جلد ۲ ✤ ابن جریج سے منقول ہی بیچ تفسیر ان المتقین فی مقام امین کے کہا امن میں ہونگے وقت موت سے اور
عذاب سے اور ضحاک سے ہی کہ کہا امن میں ہونگے موت سے اگر مرینگے اور امن میں ہونگے بڑھاپے سے اگر بوڑھے ہونگے یعنی انکے صدمون سے بچین گے اور نہ بھوکے ہونگے
اور ننگے ہونگے اور قتادہ سے ہی کہ کہا امن میں ہونگے شیطان سے اور رنجون سے اور فکرون سے ✤ در منثور ✤

كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝

اسی طرح اور بیاہ دین ہمنے اونکو گوریان بڑی آنکھون والیان ✤

اسی طرح ہوگا حال اور بیاہ دینگے ہم اونکو ساتھ حورون کشادہ چشم کے ✤ تفسیر ✤ حور عورتین پاکیزہ گوری کہا مجاہد نے کہ حور وہ عورتین کہ متحیر ہو اوس میں
نظر معلوم ہوتا ہوگا گودہ اونکی پنڈلیون کا اونکے کپڑون کے نیچے سے اور دیکھیگا دیکھنے والا بیچ جگر ایک اونکے کے مانند آئینے کے بسبب باریکی جلد اور صفائی رنگ کے
اور ابو عبیدہ نے کہا کہ حور وہ عورتین کہ جنکی آنکھون کی سفیدی نہایت سفید ہو اور سیاہی بھی نہایت سیاہ اور عین جمع عیناء کی ہی یعنی عورت کشادہ چشم کے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کی گئین حور عین زعفران سے ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر حور تھوکے بیچ دریائے شور کے تو البتہ شیرین ہو جاوے وہ دریا بسبب شیرینی
تھوک اوسکے کے کہا ابن عباس نے اگر ایک حور نکالے ہتیلی اپنی درمیان آسمان و زمین کے تو البتہ مفتون ہون خلائق بسبب حسن اونکے کے اور اگر نکالے اوڑھنی
اپنی تو البتہ ہو جاوے آفتاب نزدیک حسن اوسکے کے مانند بتی کے آگے آفتاب کے کہ نہ روشنی ہو اوسکے لیے اور اگر نکالے وہ مونہہ اپنا تو البتہ
روشن کر دے حسن اوسکا اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حور عین پیدا کی گئین ہین فرشتون
کی تسبیح سے ✤ اور مجاہد سے ہی کہ کہا البتہ پائی جاتی ہی خوشبو عورت کی یعنی حور عین کی پانسو برس کی مسافت سے ✤ معالم ✤ در منثور ✤

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ

منگواتے ہین وہان ہر میوے خاطر جمع سے نہ چکھینگے وہان مرنا مگر جو پہلے مر چکے اور بچایا اونکو

عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

دوزخ کی مار سے فضل سے تیرے رب کے یہی ہی بڑی مراد ملنی ✤

طلب کرینگے جنت مین ہر ایک میوہ ساتھ امن کے نہ چکھینگے وہان موت سوائے موت پہلی کے جو چکھ چکے یعنی دنیا مین اور بچایا اونکو خدا نے
عذاب دوزخ کے سے بسبب فضل کے جانب پروردگار تیرے سے یہی یعنی بچنا عذاب سے اور داخل ہونا جنت مین مراد ملنی بڑی ✤ تفسیر ✤ ساتھ
امن کے کہ امن ہوگا زوال اور انقطاع سے اور پیدا ہونے ضرر کے سے بسبب بہت کھانے کے اور کہا قتادہ نے کہ امن مین ہونگے موت اور رنجون اور
شیاطین سے نہ چکھینگے وہان موت الخ کہا قتادہ نے کہ ابن مسعود کی قرات مین ہی لا یذوقون فیہا طعم الموت اور انس سے روایت ہی کہ کہا
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا موت کو روز قیامت کے بیچ صورت دنبے ابلق کے پس حکم کیا جاویگا اوسکو درمیان جنت اور دوزخ
کے پس پہچانینگی موت جنتیون اور دوزخیون کو اور پہچانینگے اوسکو وہ پس کہینگے دوزخی اللّٰھم سلطہ علینا یعنی یا اللہ مسلط کر
اسکو ہمپر اور کہینگے جنتی اللّٰھم انک قضیت ان لا نذوق فیہا الموت الا الموتۃ الاولی یعنی یا اللہ تو نے
حکم کیا تھا کہ نہ چکھینگے ہم اوسمین سوائے موت پہلی کے پس ذبح کیا جاویگا وہ دنبہ درمیان جنت و دوزخ کے پس نا امید ہونگے دوزخی جنت سے اور امن مین ہونگے اہل جنت موت
سے اور کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ عرض کیا گیا کیا رسول اللہ کیا سووینگے اہل جنت کہا نہین نیند موت کی ہی اور اہل جنت نہ مرینگے اور نہ سووینگے ✤ مد ✤ معالم ✤ در منثور ✤

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝

سو یہ قرآن آسان کیا ہمنے تیری بولی مین شاید وہ یاد رکھین اب تو راہ دیکھ وہ بھی راہ تکتے ہین ✤

ع ۱۴ ۔ ۱۶ ۔ ۳

سوا اسکے نہین کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو تیری زبان پر تو کہ وہ نصیحت پکڑین پس منتظر رہ یعنی اوترنے عذاب کا کفار پر تحقیق وہ بھی منتظر ہین تفسیر یعنی اوترنے جہادتون کے تجبر اور یہ حکم ہوا پہلے اوترنے حکم کے واسطے جہاد کرنے کے اوپر ۱۸ جلد ۹ تنبیہ دیکھو بھائیون پرہیزگارون کے لیے کیا کیا نعمتین بیان فرمائین منعم حقیقی نے یہ عنایت بدلے مین ہوگی اسکے کہ بچتے تھے حرام چیزون سے مثلا ریشمی کپڑون کے پہننے سے بچتے تھے یہ سمجھکر کہ ہمارے رسول مقبول نے فرمایا ہی کہ جو کوئی پہنے گا ریشمی کپڑا دنیا مین تو آخرت مین نہین پہنیگا اوسکو پس ڈرتے اس مضمون کو سنکر کہ ہائے اس دنیا چند روزہ کی زینت کے لیے وہان کے لباس ریشمی سے محروم رہینگے نہین پہنتے اسکو اوسکے بدلے مین لباس ریشمی جو ذکر کیے گئے ملینگے اسیطرح حرام کاری سے بچتے تھے اوسکے بدلے مین حورین مذکورہ ملینگین حرام چیزون کے کھانے پینے سے بچتے تھے اوسکے عوض مین میوے اور اچھی اچھی پینے کی چیزین مانند دودھ اور شہد وغیرہ کے ملینگین بری مجلسون کے جانے سے اور میلون کے سیر تماشے سے بچتے تھے اوسکے بدلے مین وہ مجلسین باامن ملینگین بیان ہوئے نفسون کو مارے رکھتے تھے اور فنا تھے اسکی راہ مین اوسکے بدلے مین حیات ابدی وہان کی پاوینگے پس غرض اس بیان فرمانے سے یہی ہی کہ لوگ وہان کی نعمتین معلوم کر کر ایسے کام کرین کہ وہ ہاتھ لگین سو ہر شخص کو سعی کرنی چاہیے اونکے حاصل کرنے مین کہ پاک پروردگار فرماتا ہی ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَاَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ جاثیہ ہی یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین مذکور ہی وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً یعنی تو دیکھیگا ہر گروہ کو دوزانو گرے ہوئے یعنی روز قیامت کے بسبب ہیبت حکم الٰہی کے چونکہ یہ امر مہتم بالشان ہی اسی لیے اس سورت کا یہ نام ٹھہرا اور یہ سورت مکی ہی سوا آیت قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا الٰخ کے کہ وہ مدنی ہی اور یہ سورت بعد سورۂ دخان کے اوتری ہی اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اسمین سینتیس ۳۷ آیتین ہین اور کلمے چار سو اٹھاسی ۴۸۸ اور حروف دو ہزار ایک سو اکیانوین ۲۱۹۱ اور رکوع چار ۴ ہین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

اوتارا کتاب کا ہی اللہ سے جو زبردست ہی حکمت والا ۝

اوتارنا اس کتاب کا جانب خداے تعالی باحکمت کے سے ہی تفسیر اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ مراد حٰمٓ سے کیا ہی اور بعضون نے کہا نام سورت کا ہی اور بعضون نے کہا کہ شمار کرنا حرفون کا ہی غالب ہی اپنے بدلا لینے مین باحکمت ہی اپنی تدبیر مین جلد ۹ صـ

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

آسمانون مین اور زمین مین بہت پتے ہین ایمان والون کو ۝

تحقیق آسمانون مین اور زمین مین نشانیان ہین باور رکھنے والون کے لیے تفسیر یعنی دلالتین ہین اللہ تعالی کی قدرت و وحدانیت پر اور جائز ہی یہ کہ ہون معنی یہ کہ بیچ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے البتہ دلالتین ہین الٰخ جلد

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

اور تمھارے بنانے مین اور جتنے بکھیرتا ہی جانور پتے ہین ایک لوگون کو جو یقین کرتے ہین ۝

اور بیچ پیدایش تمھاری کے اور بیچ پیدایش اوس چیز کے کہ پراگندہ کرتا ہی قسم جانورون سے نشانیان ہین اوس قوم کے لیے کہ یقین کرتے ہین تفسیر بیچ پیدایش تمھاری کے یعنی بیچ پیدایش ہر ایک کے تم مین سے کہ اول نطفہ ہوتا ہی پھر خون بستہ پھر لوتھڑا گوشت کا یہان تک کہ ہو جاتا ہی انسان اور دابہ کہتے ہین اوس چیز کو کہ چلتی ہی زمین پر قسم آدمیون و غیرہم سے نشانیان ہین یعنی بعث پر کہ اسی طرح بعد مرنے کے جی اوٹھینگے جلد ۹

واختلاف الیل والنہار وما انزل اللہ من السماء من رزق فاحیا بہ الارض بعد موتہا وتصریف الریح ایت لقوم یعقلون ○

اور بدلنے مین رات دن کے اور وہ جو اوتاری اللہ نے آسمان سے روزی پھر جلایا اوس سے زمین کو مرگئے پیچھے اور بدلنے مین باؤن کے پتے ہین ایک لوگون کو جو بوجھتے ہین موضح

اور بیچ آنے جانے رات اور دن کے اور بیچ اوسکے کہ اوتارا ہی خدا نے آسمان سے روزی کو یعنی مینہہ کو پس زندہ کیا بسبب مینہہ کے زمین کو پیچھے مردہ ہونے اوسکے کے اور بیچ پھیرنے ہواؤن کے نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ سمجھتے ہین + تفسیر مینہہ کو رزق اسلیے فرمایا کہ وہ سبب رزق کا ہی اور بیچ پھیرنے ہواؤن کے کہ کبھی جنوب کی ہوجاتی ہی اور کبھی شمال کی اور کبھی پروا اور کبھی پچھوا اور کبھی ٹھنڈی اور کبھی گرم اور پہلے جو لایت للمؤمنین کہ فرمایا پھر ایت لقوم یوقنون کہا اور پھر ایت لقوم یعقلون کہا اسکا سبب یہ ہی کہ منصف بندے جب دیکھتے ہین آسمانون مین اور زمین مین نظر صحیح سے تو جانتے ہین کہ یہ بنائے گئے ہین اور اونکا کوئی بنانے والا ضرور ہی پس ایمان لاتے ہین اللہ پر پھر جب دیکھتے ہین بیچ پیدایش نفسون اپنے کے اور بدلنے اونکے کو ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور بیچ پیدایش اون چیزون کے کہ ظاہر ہوتی ہین زمین پر اقسام حیوان سے ایمان اونکا بڑھتا ہی اور یقین حاصل ہوتا ہی اونکو پھر جب دیکھتے ہین تمام چیزون نئی پیدا ہونے والی کو ہر وقت مین مانند اختلاف رات اور دن کے اور اوترنے مینہہ کے اور تر و تازہ ہونے زمین کے بسبب مینہہ کے بعد خشک ہوجانے اوسکے کے اور پھرنے ہواؤن کے جانب جنوب اور شمال اور پورب اور پچھم کے سمجھتے ہین اور مستحکم ہوتا ہی علم اونکا اور خالص ہوتا ہی یقین اونکا + ملخص

تلک ایت اللہ نتلوہا علیک بالحق فبای حدیث بعد اللہ وایتہ یؤمنون ○

یہ باتین ہین اللہ کی ہم سناتے ہین تجھکو ٹھیک پھر کون سی بات کو اللہ اور اوسکی باتین چھوڑکر مانینگے موضح

یہ نشانیان ہین خدا کی پڑھتے ہین ہم اونکو اوپر تیرے ساتھ حق کے پس ساتھ کس بات کے بعد نصیحت خدا کے اور آیتون اوسکی کے ایمان لاوینگے +

ویل لکل افاک اثیم ○ یسمع ایت اللہ تتلی علیہ ثم یصر مستکبرا کان لم یسمعہا فبشرہ بعذاب الیم ○

خرابی ہی ہر جھوٹے گنہگار کی کہ سنے باتین اللہ کی اوس پاس پڑھی جاتین پھر ضد کرے غرور سے جیسے وہ سنی نہین سو خوشی سنا اوسکو ایک دکھ کی مار کی

وائے ہی ہر دروغگو گنہگار کو کہ سنتا ہی آیتین خدا کی کہ پڑھی جاتی ہین اوسپر پھر لازم پکڑتا ہی کفر کو تکبر کرتا ہوا گویا کہ نہین سنتا ہی اونکو پس خوشخبری دے اوسکو ساتھ عذاب دکھ دینے والے کے + تفسیر + تکبر کرتا ہوا ایمان لانے سے آیتون پر اور قبول کرنے سے حق کو کہ بولتی ہین آیتین ساتھ اوسکے درحالیکہ حقیر جانتا ہی اونکو اور خوش ہوتا ہی اوس چیز سے کہ نزدیک اوسکے ہی یعنی قصے کہانیان کہا ہی بعضون نے کہ اوتری ہی یہ آیت بیچ حق نضر بن حارث کے اور قصون عجم کے کہ مول لیتا تھا اونکو اور بازرکھتا تھا بسبب اونکے لوگون کو قرآن کے سننے سے اور آیت عام ہی بیچ حق ہر اوس شخص کے کہ ضرر پہنچانے والا ہی اللہ کے دین مین + مل

واذا علم من ایتنا شیئا اتخذہا ہزوا اولئک لہم عذاب مہین ○

اور جب خبر پاوے ہماری باتون مین کسی چیز کی اوسکو ٹھہراوے ٹھٹھا ایسون کو ذلت کی مار ہی موضح

اور جب جانا کچھ آیتون ہماری سے مسخر کیا اوسکو یہ لوگ اونکے لیے ہی عذاب خوار کرنے والا + تفسیر + یعنی جب پہونچا اوسکو کچھ ہماری آیتون مین سے اور جانا کہ یہ اون آیتون مین سے ہی پکڑا اون آیتون کو ٹھٹھا + مل

من ورائہم جہنم ولا یغنی عنہم ما کسبوا شیئا ولا ما اتخذوا من دون اللہ اولیاء ولہم عذاب عظیم ○

پرے اونکے دوزخ ہی اور کام نہ آویگا اونکو جو کمایا تھا کچھ اور نہ وہ جو پکڑے تھے اللہ کے سوائے رفیق اور اونکو بڑی مار ہی موضح

آسکے اونکے دوزخ ہی اور دفع نکریگا اونسے جو کمایا ہی اونھون نے کسی چیز کو اور دفع نکرینگے وہ کہ دوست پکڑے ہین سوائے خدا کے اور لئے اونکے لیے ہی عذاب بڑا ✤ تفسیر ✤ جو کمایا ہی یعنی اموال کسی چیز کو عذاب خدا سے سوا خدا کے یعنی بت عذاب بڑا دوزخ مین ✤ ؏

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ○

یہ سمجھا دیا اور جو منکر ہین اپنے رب کی باتون سے اونکو مار ہی ایک بلا کی دکھہ والی ✤

یہ قرآن ہدایت ہی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتھہ آیتون پروردگار اپنے کے اونکے لیے ہی عذاب درد دینے والا جنس عقوبت سخت سے ✤ تنبیہ ✤ ابتدا ے رکوع مین جو بیان فرمایا ہی اپنی قدرتون کا ایسا ہی مضمون کئی جگہہ مذکور ہی از انجملہ سورۂ والذاریات مین وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ○ وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ○ یعنی اور زمین مین قسم پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور میوون اور گھانس و زراعت وغیرہ سے دلالتین ہین اوپر قدرت و وحدانیت اللہ تعالی کے یقین کرنے والون کے لیے اور تمھارے نفسون مین بھی دلالتین ہین ابتدائے پیدایش تمھاری سے انتہا تک اور ترکیب خلقت تمھاری مین جو عجائب ہین کیا کچھہ اوسکی قدرت وحدانیت پر دلالت کرتے ہین کیا تم دیکھتے نہین پس تو کہ دلیل پکڑو ساتھہ اونکے اوپر صانع اور قدرت اوسکی کے غرض کہ آدمی کو ان چیزون مین تامل کرنا چاہیے اور غفلت کو شعار اپنا نکرے اور آدمی اگر عاقل ہو تو اوسکو فقط یہی کافی ہی کہ اپنے مین قدرتین اوسکی دیکھے کیا خوب کہا ہی کسی نے ✤ بیت ✤ یک نکتہ بس ست گر شعور ست ✤ ورنہ چہ چراغ پیش کور ست ✤ پس سن ای عزیز اگر ساتھہ ذات و صفات پروردگار اپنے کے ایمان راسخ لایا تو اور اپنے تئین وظیفہ خوار سفرۂ عام اوسکے کا جانا تو نے اور کیا ارشاد چاہتا ہی تو اور مرشد کیون ڈھونڈھتا ہی تو ✤ قطعہ ✤ دی شب بچمن بخواب غفلت بودم ✤ تا آنکہ سحر شد و نگشتم بیدار ✤ ناگاہ خروش بلبلان سحری ✤ رفت چو بگوش من رسید از گلزار ✤ بر خاستم و بخود ملامت کردم ✤ صد حیف کہ من بخواب و مرغان بیدار ✤ زین دست شکستہ بر نیاید کاری ✤ یاران چہ توان شدن مرا آخر کار ✤ پس اگر پیر طریقت سے کمال معرفت ڈھونڈھے تو زیادہ شناخت الوہیت اوسکی سے اور عبودیت اپنی کے سے بندے کو کیا درکار ہی اور اگر راہ مواصلت کی ڈھونڈھے تو بندۂ خدمتگار کو ساتھہ مصاحبت کے کیا کام ✤ بیت ✤ بی دم پادشہ نباشی یک نفس ✤ بندۂ خدمتگذارش باش و بس ✤ پس تم نے اوسکی قدرت کے دیکھکر یاد رکھہ اوسکو اور اوسکی یاد سے اپنا دل روشن کر کیا خوب کہا ہی کسی بزرگ رحمہ اللہ نے کہ آدمی بڈھا اوس وقت ہوتا ہی کہ سیاہی اوسکے دل سے جاتی رہے نہ سیاہی بالون کی واسطے اوس شخص کے حال یہ کہ بال اوسکے سفید ہون اور سیاہی اوسکے دل کی برقرار رہے ✤ رباعی ✤ بشنو ای پیر مرد کار آگاہ ✤ باید ت کن بحال خویش نگاہ ✤ مو اگر شد تراچو باز سفید ✤ چہ شد ار دل بود چو زاغ سیاہ ✤ اور روشنی دل کی حاصل ہوتی ہی خوف الہی سے بھی ظاہر و باطن مین اور ترک کرنے خواہش نفسانی سے بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نجات دینے والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین اور تین چیزین باعث درجات کی ہین پس نجات دینے والی چیزین پس خوف الہی ہی باطن و ظاہر مین اور عدل کرنا رضا و غضب مین اور میانہ روی کرنی فقر و غنی مین ✤ اور ہلاک کرنے والی چیزین پس بخل شدید ہی اور خواہش اتباع کی گئی اور اچھا جاننا آدمی کا اپنے نفس کو اور باعث درجات کی پس افشائے اسلام ہی اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہون ✤ یہ روایت منبہات مین ابو ہریرہ سے منقول ہی ✤

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○

اللہ وہ ہی جسنے بس مین دیا تمھارے دریا کہ چلین اوسمین جہاز اوسکے حکم سے اور تلاش کرو اوسکے فضل سے اور شاید تم حق مانو ✤ ۖ

خدا وہ ہی کہ مسخر کیا تمھارے لیے دریا کو تو جاری ہوون کشتیان اوسمین اوسکے حکم سے اور تو طلب معیشت کرو اوسکے فضل سے اور ہووے کہ تم شکرگذاری کرو ✤ تفسیر ✤ طلب معیشت کرو الخ یعنی ساتھہ تجارت کے یا غوطہ لگانے کے موتی مونگا نکالنے کے لیے اور ساتھہ نکالنے گوشت تازہ یعنی مچھلیون کے ✤ صل ✤ شکرگذاری کرو یعنی شکر اوسکا ادا کرو اوسکی نعمتون پر اور مسخر کرنا دریا کا یہ ہی کہ کشتی کو چلنے سے

اور آدمی کو غوطہ لگانے اور شکار کرنے سے مانع نہین ہی اور مراد اوسکے فضل سے تجارت دریا کی اور غوطہ لگانا واسطے نکالنے جواہر اور شکار دریا کے ہر کہ اسباب معیشت سے کے ہین ✤ بحر ✤

وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ ✤ مو ✤

اور کام لگائے تمہارے جو کچھ ہین آسمانون مین اور زمین مین سب اوسکی طرف سے البتہ اسمین نشانیان ہین ایک لوگون کو جو دھیان کرتے ہین

اور مسخر کیا الله نے ہمارے لیے جو کچھ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھ کہ زمین مین ہی سارا درحالیکہ پیدا کیا اونکو اپنی جانب سے تحقیق اس مقدمے مین نشانیان ہین اوس گروہ کو کہ تفکر کرتے ہین ✤ تفسیر ✤ جو کچھ کہ آسمانون مین ہی یعنی چاند اور سورج اور پانی وغیرہ اور جو کچھ کہ زمین مین ہی یعنی زمین پہ چلنے والے اور درخت اور نہرین وغیرہ اور معنی ان چیزون کی تسخیر کے یہ ہین کہ اوسنے پیدا کیا انکو ہمارے منافع کے لیے پس اوسنے مسخر کیا ہی ہمارے لیے اس جہت سے کہ ہم نفع اوٹھاتے ہین تمام چیزون سے اوسکی جانب سے پس نہ گردانو اوسکے لیے امداد ✤ کہا ابن عباس رضی نے جَمِيْعًا مِّنْهُ کی تفسیر مین کہ تمام یہ چیزین رحمت ہین اوسکی طرف سے کہا زجاج نے کہ تمام یہ چیزین تفضل ہین اوسکی جانب سے اور احسان ✤ جلا ✤ معا ✤

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ ✤ مو ✤

کہدے ایمان والون کو معاف کرین اونکو جو امید نہین رکھتے الله کے دنون کی کہ وہ سزا دے ان لوگون کو بدلا اوسکا جو کماتے تھے

کہہ مسلمانون کو کہ درگذر کرین اوس جماعت سے کہ توقع خدا کے دنون کی نہین رکھتے ہین کہ حوادث جزا اونکے اعمال کی ہون تو سزا دیوے خدا ایک گروہ کو اونہین سے بحسب اوس چیز کے کہ کرتے تھے ✤ تفسیر ✤ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ کے معنی ہین نہین توقع رکھتے الله کے وقائع کی ساتھ دشمنون اوسکے کے ✤ اور بعضون نے اسکے یہ معنی کہے ہین کہ نہین امید رکھتے وہ اون اوقات کی کہ مقرر کیا ہی اونکو الله نے واسطے ثواب دینے مومنون کے اور وعدہ کیا ہی اونسے مطلب یاب ہونے کا اون اوقات مین ✤ کہا ابن عباس اور مقاتل نے کہ اوتری ہی یہ آیت عمر رضی الله عنہ کے حق مین جس وقت کہ برا کہا اونکو ایک مشرک نے بنی غفار مین سے اور ارادہ کیا عمر رضی الله عنہ نے بدلا لینے کا اوس سے پس یہ آیت اوتری اور عمر رضی الله عنہ نے اوس سے درگذر کیا ✤ اور بعضون نے کہا کہ بعضے صحابی مکے مین ایذا شدید اوٹھاتے تھے کفار سے اور اوس وقت تک حکم لڑنے کا ہوا نتھا تو شکوہ اپنے حال کا آنحضرت کے روبرو لائے یہ آیت نازل ہوئی بعد اوسکے یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہوا اور لِيَجْزِيَ تعلیل ہی واسطے امر کے ساتھ مغفرت کے یعنی نہین حکم کیے گئے وہ درگذر کرنے کا مگر تو کہ پورا دے الله اونکو بدلا اونکے درگذر کرنے کا روز قیامت کے اور بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ کے معنی یہ ہین بسبب اوس چیز کے کہ تھے کرتے یعنی احسان ✤ بحر ✤ معا ✤ روایت کیا ابن عساکر نے ابی مسلم خولانی سے کہ اونھون نے کہا اپنی لونڈی سے کہ اگر نہ فرمایا ہوتا الله تعالی نے قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ ✤ تو البتہ مارتا مین تجکو پس لونڈی نے کہا قسم خدا کی ہلکہ شبہہ مین انہین سے ہون کہ توقع رکھتے ہین ایام الله کی یعنی اوسکے حوادث کی پس کیا ہی تجکو کہ نہین مارتا تو مجکو پس کہا ابو مسلم خولانی نے کہ بلا شبہہ الله حکم کرتا ہی مجکو درگذر کرنے کا اون لوگون سے کہ نہین توقع رکھتے الله کے ایام یعنی حوادث کی لیکن جو کہ توقع رکھتے ہون حوادث اوسکے کی بطریق اولی لائق درگذر کرنے کے ہین جا پس تو آزاد ہی ✤ در منثور ✤

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ○ ✤ مو ✤

جسنے بھلا کیا تو اپنے واسطے اور جسنے برا کیا تو اپنے حق مین پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤگے

جو کوئی کرے کام شائستہ نفع اوسکا تو اوسکے لیے ہی اور جو کوئی بدکاری کرے پس وبال یعنی عذاب اوسی پر ہی پھر طرف پروردگار اپنے کے رجوع کیے جاؤگے یعنی طرف جزا اوسکی کے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ✤ مو ✤

اور ہمنے دی ہی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور پیغمبری اور کھانے کو دین ستھری چیزین اور بزرگی دی اونکو جہان پر

اور تحقیق دی ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب اور دانشمندی اور نبوت اور روزی دی ہمنے اونکو نعمتوں پاکیزہ سے اور فضیلت دی ہمنے اونکو عالموں پر ✤ تفسیر ✤ کتاب یعنی توریت اور حکم سے مراد ہی حکمت اور فقہ یا فیصلہ خصومات کا درمیان لوگوں کے اسلیے کہ بادشاہت بھی اونمین ہوئی ہی اور نبوت کو خاص ذکر کیا اسلیے کہ انبیا اونمین بہت تھے اور طیبٰت سے مراد حلال و پاکیزہ رزق ہی یعنی من و سلوی عالموں کے یعنی اونکے زمانے کے عالموں [illegible] کہا ابن عباس نے کہ نہیں تھا کوئی عالم کے لوگوں مین سے اونکے زمانے مین بزرگ و محبوب زیادہ اللہ کے نزدیک اونسے ✤ مدارک ✤

وَاٰتَیْنٰھُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَھُمْ اِنَّ

اور دین اونکو کھلی باتین دین کی پھر پھوٹ جو ڈالی تو سمجھ آچکے پیچھے آپسکی ضد سے

رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ○

تیرا رب چکوتی کریگا اونمین قیامت کے دن جس بات مین وہ جھگڑتے تھے ✤ موضح ✤

اور دین ہمنے اونکو نشانیان واضح بیچ باب دین کے پس اختلاف نکیا مگر بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم از روے تعدی با یکدیگر کے تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان انکے روز قیامت کے بیچ اوسکے کہ اختلاف کرتے تھے اوسمین ✤ تفسیر ✤ بیّنٰت سے مراد ہین آیات و معجزات مِّنَ الْاَمْرِ یعنی امر دین سے پس اختلاف نکیا الخ یعنی نہ واقع ہوا اختلاف درمیان انکے دین مین مگر بعد اوس چیز کے کہ آئی انکے پاس وہ چیز کہ موجب ازالۂ خلاف کی تھی اور وہ علم ہی اور نہین اختلاف کیا اونھون نے مگر بسبب سرکشی کے کہ پیدا ہوئی درمیان انکے یعنی بسبب عداوت و حسد کے اختلاف کرتے تھے اوسمین کہا بعضون نے مراد اختلاف کرنا اونکا ہی اللہ تعالی کے اوامر و نواہی مین بیچ توریت کے از راہ حسد و طلب ریاست کے نہ بسبب جہل کے کہ ہوتا ہی انسان بسبب اوسکے معذور ✤ مدارک ✤

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْھَا وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

پھر تجکو رکھا ہمنے ایک رستے پر اس کام کے سو تو اوسی پر چل اور نہ چل چاؤن پر نادانون کی ✤ موضح ✤

پھر کیا ہمنے تجکو اوپر ظاہر راہ دین کے پس پیروی کر اوسکی اور پیروی نکر اونکی خواہش کی کہ نہین جانتے ✤ تفسیر ✤ پھر کیا ہمنے تجکو الخ یعنی بعد اختلاف اہل کتاب کے مِّنَ الْاَمْرِ یعنی امر دین سے پس پیروی کر اوسکی یعنی اپنی شریعت کی کہ ثابت ہی ساتھ حجتون اور دلیلون کے اور نہ پیروی کر اوس چیز کی کہ نہین حجت ہی اوسپر یعنی جاہلون کی خواہشون کی اور انکے دین کی کہ بنا اوسکی ہی خواہش نفسانی اور بدعت پر اور وہ سردار قریش کے ہین جسوقت کہ کہا اونھون نے رجوع کر تو طرف دین باپ دادون اپنے کے اسلیے کہ وہ تجسے افضل تھے ✤ مدارک ✤ کہا قتادہ نے بیچ تفسیر ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِیْعَةٍ کے کہ مراد شریعت سے فرائض و حدود اور امر و نہی ہین ✤ در منثور ✤

اِنَّھُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ○

وہ کام نہ آوینگے تیرے اللہ کے سامنے کچھ اور بے انصاف ایک دوسرے کے رفیق ہین اور اللہ رفیق ہی ڈر والون کا ✤ موضح ✤

تحقیق وہ یعنی کافر دفع نکرینگے تجسے کچھ عذاب خدا سے یعنی اگر تو متابعت اونکی کرے اور تحقیق ظالم یعنی کافر بعض لوگ کارساز بعضون کے ہین اور خدا کارساز متقیون کا ہی ✤ تفسیر ✤ اور متقی کا کارساز یعنی خیر خواہ خدا ہی اور ان دونون کارسازون مین کیا کچھ فرق ہی ✤ مدارک ✤

ھٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَھُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ○

یہ سوجھ کی باتین ہین لوگون کے واسطے اور راہ کی اور مہر ان لوگون کو جو یقین لاتے ہین ✤ موضح ✤

یہ قرآن دلیلین واضح ہین لوگون کے لیے اور ہدایت ہی اور رحمت واسطے اوس قوم کے کہ یقین کرتے ہین ✤ تفسیر ✤ قرآن مین جو عمدہ چیزین دین کی ہین اور احکام ٹھہرایا اونکو بمنزلۂ بصیرتون یعنی دلیلون کے جیسے کہ کیا روح حیات کو بصائر اور ہدایت ہی یعنی گمراہی سے اور رحمت ہی یعنی عذاب سے

سلہ یعنی بعضی صورتین ۱۲ منہ ✤ مظہری ✤

واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لائے اور یقین کیا بعث کا + مل

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ

کیا خیال رکھتے ہین جنھون نے کمائی ہین برائیان کہ ہم کردینگے اونکو برابر لوگون کے جو یقین لائے اور کیے بھلے کام ایکسا اونکا جینا

وَ مَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝

اور مرنا برے دعوے ہین جو کرتے ہین + مق

کیا گمان کیا اون لوگون نے کہ کین برائیان یہ کہ کرینگے ہم اونکو مانند اون لوگون کے کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے برابر ہو زندگی اونکی اور مرنا اونکا برا حکم اونکا ہی یہ حکم + تفسیر + کین برائیان یعنی گناہ و کفر آیا ہوا الخ یعنی انکار ہی اسکا کہ برابر ہون بدکار و نیک کار زندگی اور مرنے مین کیونکہ احوال انکے جدا جدا ہین زندگی مین بھی اور مرنے مین بھی زندگی مین تو یون جدا ہین کہ زندگی بسر کرتے ہین مومن اللہ کی طاعت کرنے مین اور کافر برائیون کے کرنے مین اور مرنے مین یون جدا ہین کہ مومن مرتے ہین اس حال مین کہ خوشخبری دی جاتی ہی اونکو رحمت و کرامت کی اور کافر مرتے ہین ناامید ہو کر اسکی رحمت سے اور ساتھ ندامت کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے انکار کرنا اسکا ہی کہ برابر ہون کافر مومنون کے مرنے مین جیسے کہ برابر ہین حیات مین بیچ رزق و صحت کے یہان تک مضمون تفسیر مدارک کا ہی اور تفسیر جلالین مین یہ معنی اسکے لکھے ہین کہ کیا یہ گمان کرتے ہین کہ ہم کرینگے انکو آخرت مین بیچ خیر و خوبی کے مانند مومنون کے یعنی جس مین ہین برابر عیش اونکے کے دنیا مین کہ کہتے تھے مومنون سے اگر اوٹھائے گئے ہم بعد مرنے کے تو دیے جاوینگے ہم خیر و خوبی مانند اوس چیز کے کہ دیے جاؤگے تم فرمایا اللہ تعالی نے موافق انکار اپنے کے ساتھ ہمزہ کے سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ یعنی نہین ہی امر اس طرح پس وہ آخرت مین بیچ عذاب کے ہونگے برخلاف عیش اونکے کے دنیا مین اور مومن آخرت مین بیچ ثواب کے ہونگے بسبب نیک اعمال اپنے کے دنیا مین قسم نماز اور زکوۃ اور قیام وغیرہ کے انتہی پھر تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ تمیم داری سے منقول ہی کہ وہ نماز پڑھتے تھے ایک رات نزدیک مقام کے یعنی مقام ابراہیم کے پس پہونچے اس آیت کو پس رونے لگے اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور فضیل سے منقول ہی کہ وہ پہونچے اس آیت پر پس شروع کیا بار بار پڑھنا اسکا اور روتے تھے اور کہتے تھے یَا فُضَیْلُ لَیْتَ شِعْرِیْ مِنْ اَیِّ الْفَرِیْقَیْنِ اَنْتَ + یعنی ای فضیل کاش کے جانتا مین اپنے تئین کہ کونسے فرقے مین سے ہون دونون فرقون مین سے +

وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝

اور بنائے اللہ نے آسمان اور زمین جیسے چاہیین اور تا بدلا پاوے ہر کوئی اپنی کمائی کا اور اوپر ظلم نہوگا + مق

اور پیدا کیے خدا نے آسمان و زمین ساتھ تدبیر درست کے اور تو آخر کار بدلا دیا جاوے ہر شخص بحسب اوسکے کہ عمل کیا ہی اور اوپر ظلم نکیا جاویگا + تفسیر بعد لفظ بِالْحَقِّ کے اتنا جملہ محذوف ہی لِیَدُلَّ عَلٰی قُدْرَتِہٖ یعنی اللہ نے آسمان و زمین پیدا کیے ساتھ تدبیر درست کے تو کہ دلیل ہون اوسکی قدرت پر اور تو کہ بدلا دیا جاوے ہر شخص بحسب اوسکے کہ عمل کیا ہی یعنی گناہ اور طاعت پس نہین برابر ہو سکتا کافر مومن سے + مل

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى

بھلا دیکھ تو جسنے ٹھہرایا اپنا حاکم اپنی چاؤ کو اور راہ سے کھویا اوسکو اللہ نے جانتا بوجھتا اور مہر کی اوسکے کان پر اور دل پر اور ڈالی اوسکی

بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

آنکھ پر اندھیری پھر کون راہ پر لاوے اوسکو اللہ کے سوائے کیا تم سوچ نہین کرتے ہو + مو

کیا دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ پکڑا ہی معبود اپنا اپنی خواہش کو اور گمراہ کیا اوسکو اللہ نے باوجود جاننے کے اور مہر رکھی اوپر کان اوسکے کے اور دل اوسکے کے اور پیدا کیا اوسکی آنکھ پر پردہ پس کون ہی کہ راہ دکھاوے اوسکو پیچھے اللہ کے کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم + تفسیر

ع ۲
۱۰
۱۸

پکڑا ہی معبود اپنا الخ یعنی نہایت فرمان برداری خواہش نفس کا اتباع کرتا ہی اوس چیز کی کہ بلاتی ہی خواہش نفس طرف اوسکے پس گویا کہ وہ پوجتا ہی
اوسکو جیسا کہ پوجتا ہی آدمی اپنے معبود کو اور باوجود جاننے کے یعنی پہلے اوسکے پیدا کرنے کے اللہ تعالی جانتا تھا کہ یہ اختیار کریگا گمراہی کو
اور مہر رکھی اوسکے کان پر پس نہین قبول کرتا نصیحت اور اوسکے دل پر پس نہین اعتقاد رکھتا حق بات کا اور اوسکی آنکھ پر پردہ پس نہین دیکھتا
عبرت کی چیزین پیچھے اللہ کے یعنی ایسے شخص کو کون راہ دکھاوے پیچھے گمراہ کرنے اللہ کے اوسکو یعنی نہین راہ پانیکا پس حاصل تفسیر متابعت خواہش
نفسانی کی ہی اور تمام بھلائیان اوسکی مخالفت مین ہین پس کیا خوب کہا ہی کسینے **نظم** اِذَا طَلَبَتْكَ النَّفْسُ يَوْمًا بِشَهْوَةٍ +
وَكَانَ اِلَيْهَا لِلْخِلَافِ طَرِيْقٌ + فَدَعْهَا وَخَالِفْ مَا هَوِيْتَ فَاِنَّمَا + هَوَاكَ عَدُوٌّ وَالْخِلَافُ صَدِيْقٌ +
یعنی جب کہ بلاوے تجکو نفس کسی دن طرف خواہش نفس کے اور ہو طرف خواہش کے واسطے خلاف کے راہ پس چھوڑ دے تو اوس خواہش کو اور
مخالفت کر اوس چیز کی کہ خواہش کرے تو پس سوا اسکے نہین کہ خواہش تیری دشمن ہی اور خلاف یار ہی + ف یعنی در پی امر ہوی کے جاتا ہی
اور فرمان برداری اوسکی مانند فرمان برداری معبود کے کرتا ہی کہا قتادہ نے بیچ تفسیر اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ + کے کہ نہین
خواہش کرتا کسی چیز کی مگر کہ مرتکب ہوتا ہی اوسکا نہین ڈرتا اللہ عز وجل سے اور بعضون کے نزدیک یہ معنی ہین کہ اپنے معبود ساتھ آرزو نفس
اپنے کے پکڑتا ہی جیسے کہ عرب ایک بت یا پتھر کو پوجتے تھے اور جب اچھا بت اوس سے اونکو نظر آتا تو اوسکو معبود ٹھہراتے اور اول کو چھوڑ دیتے
اور مراد عَلٰی عِلْمٍ سے یہ ہی کہ خدا نے گمراہ کیا اوسکو بحسب علم ازلی اپنے کے اور انجام کار اوس شخص کے اور جواب اَفَرَءَيْتَ کا محذوف ہی یعنی جو کہ
یہ ہین صفت ہو ہدایت کو کیونکر دیکھے اور در پیش پکڑے + **بحر + در منثور + تنبیہ** + غور کرو بھائیو اس آیت کریمہ مین کہ
خواہش نفسانی کی پیروی کرنے پر کیا کچھ عتاب فرمایا اللہ تعالی نے پس جو لوگ کہ خواہش نفسانی کی پیروی کر کر گناہون مین گرفتار ہوتے ہین وہ مصداق
اس آیت کریمہ کے ہوتے ہین یعنی بعضے بسبب خواہش نفسانی کے میلے تماشون مین جاتے ہین اور بعضے زناکاری اور بعضے قماربازی اور بعضے
شراب خواری کرتے ہین اور بعضے ناچ رنگ مین مشغول ہوتے ہین و غیر ذلک سب مصداق اس آیت کے ہوتے ہین اور یہ خواہش نفسانی بری ہی بلا ہی سارے
گناہ اسی سے سرزد ہوتے ہین اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ دریا چار ہین ایک تو ہوی یعنی خواہش نفسانی کہ دریا ہی گناہون کا اور
دوسرا نفس کہ دریا ہی شہوات کا اور تیسری موت کہ دریا ہی اعمال کا اور چوتھی قبر کہ دریا ہی ندامتون کا انتہی + اور کسی بزرگ سے منقول ہی
کہ نہین پائی جاتی رضا مولی کی مگر بسبب ترک کرنے ہوی کے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ
عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى + یعنی اور جو ڈرا پروردگار کے سامنے کھڑے رہنے سے اور باز رکھا نفس کو ہوی سے
پس بلاشبہہ جنت اوسکا ٹھکانا ہی اور حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہین فتوح الغیب مین کہ خواہش نفسانی کی پیروی کرنی
ایسا شرک ہی کہ اس سے بہت لوگ غافل ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ انتہی + اور کلام اللہ اور حدیث
شریف مین جابجا اسکی مذمت آئی ہی پس مومن عاقل کو چاہیے کہ خواہش کی پیروی کو چھوڑے اور اوسکو تابع آنحضرت کی شریعت کے کرے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین ہوتا یہان تک کہ ہو خواہش نفسانی اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی شریعت +

+ منہیات + و مشکوۃ +

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ

اور کہتے ہین اور نہین یہی ہی ہمارا جینا دنیا کا ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور مرتے ہین ہم سو زمانے سے اور اونکو کچھ خبر نہین

مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○

اسکی نری اٹکلین دوڑاتے ہین + مع

اور کہا منکرین بعث نے کہ نہین ہی زندگانی مگر یہی زندگانی اس جہان کی ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور ہلاک نہین کرتا ہمکو مگر زمانہ اور نہین ہی انکو ساتھ اس مقدمے کے کچھ علم نہین ہین یہ مگر گمان کرتے ✝ تفسیر یعنی زمانہ نام ہی دہر کا وہ کچھ کام کرنے والا نہین مگر کسی اور چیز کو کہتے ہین جو معلوم نہین ہوتی اور دنیا مین تصرف اوسکا چلتا ہی پھر اللہ ہی کو کیون نہ کہین اسی معنی پر حدیث مین آیا کہ دہر اللہ ہی اوسکو برا نہ کہیے ✝ مو نہین ہی زندگانی الخ یعنی کفار وعدہ دیے جاتے تھے حیات دوسری کا بعد مرنے کے پس اوسکا انکار کیا مگر یہی زندگانی اس جہان کی کہ جسمین ہم ہین ہم مرتے ہین اور جیتے ہین یعنی مرتے ہین ہم اور جیتی ہی اولاد ہماری یا مرتا ہی بعضا اور جیتا ہی بعضا یا ہوتے ہین ہم مردہ در حالیکہ نطفے ہوتے ہین اصلاب مین اور جیتے ہین ہم بعد اسکے یا ہو سمجھتے ہین ہمکو دوام موت اور حیات یعنی دنیا مین جیتے رہتے ہین پھر مرجاتے ہین اور نہین ہی بعد اوسکے حیات اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام اونکا ہی کہ قائل ہین تناسخ کے یعنی مرتا ہی ایک شخص پھر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی ایک مردے مین پس زندہ کیا جاتا ہی وہ بسبب اوسکے اور ہلاک نہین کرتا ہمکو مگر زمانہ گمان کرتے تھے وہ کہ گذرنا دنون اور راتون کا بھی موثر ہی بیچ ہلاک ہونے نفسون کے اور منکر تھے ملک الموت کے اور قبض کرنے اوسکے ارواحون کو ساتھ حکم اللہ کے اور نسبت کرتے تھے ہر حادثے کو کہ پیدا ہوتا ہی طرف دہر یعنی زمانے کے اور دیکھے جاتے ہین اشعار اونکے متضمن زمانے کے شکوے کے اور اسی سبب سے فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ یعنی برا انکھو زمانے کو اسلیے کہ اللہ ہی زمانہ ہی یعنی اللہ ہی لاتا ہی حادثے نہ زمانہ نہین ہین مگر گمان کرتے یعنی نہین کہتے ہین یہ علم ویقین سے لیکن کہتے ہین ظن وتخمین سے ✝ مل یعنی نہین جانتے ہین کہ خالق سبکا اور پھیرنے والا تمام امور کا خدا ہی اور زندہ کرنا اور مارنا اوسیکے امر وقدرت سے ہی دہر کو کسی کام مین اختیار نہین ہی آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ نہ کہے ابن آدم یَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ یعنی ای خرابی زمانے کی اسلیے کہ مین دہر ہون بھیجتا ہون رات اور دن اور یہ بھی فرمایا کہ نہ برا کہے ایک تمہارا زمانے کو اسلیے کہ اللہ وہی زمانہ ہی اور نہ کہے عنب کو کرم اسلیے کہ کرم مرد مسلمان ہی نقل کین یہ دونون حدیثین معالم مین اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ جب عرب پر حادثے زمانے کے واقع ہوتے اور جو کچھ قسم مصائب ومکارہ سے اونکو پہونچتے اونکو نسبت دہر کی طرف کرکر برا کہتے دہر کو اور چونکہ فاعل سب چیز کا حقیقت مین خدا تعالی ہی اوسی کی طرف برائی عود کرتی اسلیے حق تعالی نے اونکو برا کہنے دہر کے سے منع کیا ✝ مجھ

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اور جب سنائیے اونکو ہماری آیتین کھلی اور جھگڑا نہین اونکو مگر یہی کہ کہتے ہین لے آؤ ہمارے باپ دادون کو اگر تم سچے ہو ✝ مو

اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر آیتین ہماری واضح نہین ہی شبہہ اونکا مگر یہ کہ کہتے ہین لے آؤ ہمارے بابون کو اگر ہو تم راست گو ✝ تفسیر آیتین ہماری یعنی وہ آیتین قرآن کی کہ جسمین ذکر بعث یعنی جی اوٹھنے کا ہی بعد مرنے کے لے آؤ یعنی جلا دو اگر ہو تم سچے بیچ دعوی کرنے بعث کے ✝ مل

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

تو کہہ اللہ جلاتا ہی تمکو پھر مار یگا تمکو پھر اکٹھا کریگا تمکو قیامت کے دن تک اسمین کچھ شک نہین پر بہت لوگ نہین سمجھتے ✝ مو

کہہ خدا زندہ کرتا ہی تمکو پھر مارتا ہی تمکو پھر جمع کریگا تمکو روز قیامت کے کچھ شبہہ نہین اسمین ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ✝ تفسیر زندہ کرتا ہی تمکو یعنی دنیا مین پھر مارتا ہی تمکو وقت پورا ہونے عمرون تمہاری کے پھر جمع کریگا تمکو الخ یعنی جلا اوٹھا دیگا تمکو روز قیامت کے سبکو اور جو کہ ہو قادر اسپر ہوگا قادر اوپر لانے باپ دادا اون تمہارے کے خواہ مخواہ کچھ شبہہ نہین اسمین یعنی جمع کرنے مین ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے قدرت اللہ تعالی کی جلا اوٹھانے پر بسبب نہ سوچنے کے دلیلون مین ✝ مل

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

اور اللہ کا راج ہی آسمانون مین اور زمین مین اور جس دن اوٹھے گی قیامت اوس دن خراب ہونگے جھوٹے ✝ مو

اور خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جسروز کہ قائم ہوگی قیامت اوس روز زیان پاوینگے جھوٹے + تفسیر
یعنی کافر یعنی ظاہر ہوگا ٹوٹا اونکا بایں نہج کہ پھرینگے طرف دوزخ کے + جلا

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

اور تو دیکھے ہر فرقہ زانو پر بیٹھے ہیں ہر فرقہ بلایا جاتا ہی اپنے دفتر پر آج بدلا پاؤگے جیسا تم کرتے تھے + موضح

اور دیکھیگا تو ہر گروہ کو زانو پر بیٹھے ہوئے یعنی سوال و جواب کے لیے طیار ہوکے ہر گروہ کو بلایا جاویگا طرف نامۂ اعمال اوسکے کہیں گے ہم جزا دی جاویگی تمکو بحسب اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم + تفسیر یعنی دنیا میں زانو پر بیٹھے ہوئے اور یہ بیٹھک داد خواہ کی ہی آگے حاکم کے پس اسطرح بیٹھیں گے بانتظار حکم کے کہا سلمان فارسی نے کہ بلاشبہ قیامت میں ایک ساعت ہوگی دس برس کی بیٹھیں گے لوگ اوسمیں دو زانو یہانتک کہ ابراہیم پکارینگے اپنے رب کو لا اسئلك الا نفسي یعنی نہیں مانگتا میں تجھسے مگر نفس اپنا + مدارک معالم

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

یہ ہمارا دفتر ہی بولتا ہی تمہارے کام ٹھیک ہم لکھواتے جاتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے + موضح

کہیں گے ہم یہ نامہ ہمارا ہی کہ اظہار حقیقت کرتا ہی تمپر سچ سچ تحقیق ہم لکھتے تھے جو کچھ کہ تم عمل کرتے تھے + تفسیر ینطق علیکم الخ کے یہ معنی ہیں کہ گواہی دیتا ہی تمپر یہ نامہ تمہارے عملوں کی ساتھ حق کے یعنی بغیر زیادتی و نقصان کے اور نستنسخ کے معنی یہ ہیں کہ حکم کرتے تھے ہم فرشتوں کو تمہارے اعمال لکھنے کا اور اونکے ثابت کرنے کا اور بعضوں نے کہا کہ استنساخ لوح محفوظ سے ہوتا ہی کہ لکھتے ہیں فرشتے ہر سال جو کچھ کہ ہونے ہیں اعمال بنی آدم کے اور ضحاک نے کہا کہ نستنسخ کے معنی ہیں نثبت یعنی ثابت رکھتے ہیں ہم اور کہا سدی نے نکتب یعنی لکھتے ہیں ہم اور حسن نے کہا نحفظ یعنی یاد رکھتے ہیں ہم اور الی کتٰبھا میں اضافت کی گئی کتاب طرف امت کے اسلیے کہ اعمال اونکے ثابت کیے گئے ہونگے اوسمیں اور ھٰذا کتٰبنا میں اضافت کی گئی کتاب طرف اللہ تعالی کے اسلیے کہ وہ مالک ہی اوسکا اور حکم کرنے والا اپنے فرشتوں کو کہ لکھیں اوسمیں اعمال اوسکے بندوں کے + مدارک معالم + تنبیہ + غور کرو بھائیوں ان آیتوں وغیرہا کے مضامین میں کہ جب حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کا اور انبیا اور صلحا کا یہ حال ہو تو ہم عوام کالانعام کس قطار شمار میں ہیں ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے مولی کی طرف ہر وقت رجوع رہے اور اوسدن کی فکر رکھے اور ذکر اعمالنامے کا حدیث شریف میں یوں آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعمالنامے تین ہیں ایک اعمالنامہ وہ ہی کہ نہیں بخشتا اللہ تعالی جو کچھ کہ اوسمیں ہی وہ شرک کرنا ہی ساتھ اللہ کے فرماتا ہی اللہ عزوجل ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی بلاشبہ اللہ نہیں بخشتا ہی یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور دوسرا اعمالنامہ وہ ہی کہ نہیں عفو کرتا اللہ اوسکو اور وہ ظلم کرنا بندوں کا ہی آپسمیں یہاں تک کہ بدلا لیگا بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمالنامہ ہی کہ نہیں پروا کرتا اللہ ساتھ اوسکے وہ ظلم کرنا بندوں کا ہی درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے اوس سے + مشکوۃ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○

سو جو یقین لائے ہیں اور بھلے کام کیے سو اونکو داخل کریگا اونکا رب اپنی مہر میں یہ جو ہی یہی صریح مراد ملنی + موضح

پس اسپر معلوم کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے پس داخل کریگا اونکو پروردگار اونکا اپنی رحمت میں یعنی جنت میں یہی ہی مراد ملنی ظاہر + ج

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○

اور جو منکر ہوئے کیا تمکو سنائی نہ جاتی تھیں باتیں میری پھر تمنے غرور کیا اور ہو رہے تھے تم لوگ گنہگار + موضح

اور اسپر وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکو کہینگے کہ کیا نہین پڑھی جاتین تھین تمپر آیتین میری پس تکبر کیا تمنے اور تم قوم گنہگار تھے یعنی کلام* تفسیر*
یعنی کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس رسول میرے پس نہین پڑھی جاتین تھین تمپر آیتین میری پس تکبر کیا تمنے یعنی کیا نہین پڑھی جاتین تھین الخ یعنی کیا نہین
ایمان لانے سے اونپر* مد*

وَاِذَا قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَیْبَ فِیْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا

اور جب کہیے کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے اور اوس گھڑی مین دھوکا نہین تم کہتے ہم نہین سمجھتے کیا ہے وہ گھڑی ہمکو آتا ہے تو

ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ○

ایک خیال سا اور ہمکو یقین نہین ہوتا* مو*

اور جب کہا جاتا کہ وعدہ خدا کا سچا ہے اور قیامت کچھ شبہ نہین ہے بیچ اوسکے کہتے تھے تم نہین جانتے ہم کیا چیز ہے قیامت تصور نہین کرتے ہم اوسکو مگر ساتھ احتمال ضعیف کے اور نہین ہم یقین کرنے والے* تفسین* اور جب کہا جاتا یعنی تمکو اے کافرون کہ وعدہ اللہ کا یعنی بعث و جزا کے ہوئیکا سچا ہے اور لفظ ساعت کو پیش سے بھی پڑھا ہے اور زبر سے بھی اور اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا کی اصل ہے نظن ظنا اور نہین ہم یقین کرنے والے کہ قیامت ہونے والی ہے* مد*

وَبَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ○

اور کھلین اونپر برائیان اون کامون کی جو کیے تھے اور الٹ پڑی اونپر جس چیز سے ٹھٹھا کرتے تھے* مو*

اور ظاہر ہوئین اونکو سزائین اون چیزون کی کہ ساتھ اونکے عمل کیا تھا اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے* تفسین* ظاہر ہوئین اونکو یعنی ان کافرون کے لیے یعنی آخرت مین برائیان اعمال اونکے کی یا سزائین برے عملون اونکے کی کہ دنیا مین کرتے تھے اور حاق کے معنی ہین اور اوتریں اونپر سزائین ٹھٹھا کرنے اوسکے کی* مد معا*

وَقِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ○

اور حکم ہوا کہ آج ہم تمکو بھلا دینگے جیسے تمنے بھلا دیا اپنے اس دن کا ملنا اور گھر تمہارا دوزخ ہے اور کوئی نہین تمہارے مددگار* مو*

اور کہا جاویگا آج فراموش کرینگے ہم تمکو جیسا کہ فراموش کیا تمنے اس دن اپنے کی ملاقات کو اور جاگہہ تمھاری دوزخ ہے اور نہین ہے واسطے تمہارے کوئی مدد دینے والا* تفسین* فراموش کرینگے ہم الخ یعنی چھوڑینگے ہم تمکو عذاب مین جیسا کہ چھوڑا تمنے ایمان کو اور عمل کو اس دن کے ملنے کے لیے کہا ابن عباس نے اسکی تفسیر مین کہ جیسا کہ چھوڑا تمنے ذکر میرا اور طاعت میری ایسے ہی چھوڑونگا مین تمکو دوزخ مین* معا* در منثور* تنبیہ* سوچنا چاہیے کہ اللہ کے ذکر و طاعت چھوڑنے کا کیا کچھ وبال ہے افسوس ہے کہ بعضے صاحب اللہ تعالی کے احکام کو پس پشت ڈالتے ہین اور اپنی خواہش نفس کی چیزون کو ترجیح دیتے ہین یہ محض اقتضاے غفلت ہے*

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا

یہ تمپر اسواسطے کہ تمنے پکڑا اسکی باتون کو ٹھٹھا اور بہکے دنیا کے جینے پر سو آج نہ اونکو نکالنا ہے وہان سے

وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ○

اور نہ اونسے چاہیے توبہ* مو*

یہ عذاب بسبب اسکے ہے کہ پکڑا تھا تمنے اسکی آیتون کو ٹھٹھا اور فریفتہ کیا تمکو زندگانی دنیا نے پس آج نہ نکالے جاوینگے دوزخ سے اور نہ اونسے رضامندی کرنا خدا کا طلب کیا جاویگا* تفسین* فریفتہ کیا تمکو الخ یہانتک کہ کہا تمنے نہ مرینگے بعد جینے کے اور نہ حساب ہے اور نہ ثواب سے

پھول رہے ہین سوان باتون کا اثر اونکے کامون مین خوب پایا جاتا ہی اور اونکے کاروبار سے بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ شرعی حکمون کو دنیا کے فائدے کے لیے
چھوڑ دیتے ہین اور جب رضامندی اوس خالق کی ایک طرف اور دنیا کا نفع دوسری طرف اونکے آگے آتا ہی تو دنیا کے نفع کو خالق کی رضامندی پر
غالب کرتے ہین اور جو لوگ اس دنیا ناپائدار کی محبت مین پھنسے نہین وہ خارج ہین اس بحث سے اور یہ کلام اونکی جانب مائل نہین اب جانو کہ
سب آدمی اپنی عقل کی رو سے سمجھتے ہین کہ دنیا ایک گھر ہی بے ثبات و بے بنیاد نہ لائق آرام کے اور نہ قابل اعتماد کے اللہ تعالی فرماتا ہی سورۂ
نسا مین قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۚ یعنی کہدے ای پیغمبر دنیا کی خواہش مین سرگردان ہونے والون کو کہ بہرہ مندی دنیا کی آخرت کے
مقابلے مین بہت تھوڑی ہی پھر فرمایا حق سبحانہ تعالی نے سورۂ یونس مین ۞ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا کَاَنْ
لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ○ یعنی کہاوت دنیا کی زندگی کی جلد تمام ہو جانے مین
اور جھٹ پٹ اپنے سے فقیر بن جانے مین مثل پانی کے ہی کہ برسایا ہمنے اوسے آسمان سے پھر ملکر نکلا اوس پانی سے سبزہ زمین کا جس سے آدمی اور
چارپائے کھاتے ہین یہان تک کہ جب زمین نے پکڑی رونق اور سنگار پر آئی اور گمان کیا زمین والون نے کہ اب وہ اوسپر قادر ہین جو چاہین سو کرین
پونہچا اوسپر ہمارا عذاب خراب کرنے کے واسطے رات کو یا دن کو پھر کر ڈالا اوسکو کٹے ہوئے کھیت کے مانند گویا کہین نام و نشان آبادی کا نتھا
کل اسی طرح بیان کرتے ہین ہم مثالون سے دلیلین اپنی قدرت کی اون لوگون کے لیے جو سوچتے ہین اور نہین اوٹھاتے نفع ہین ہر ایک آدمی اس
جگہہ مثال مزدور کی ہی کہ مزدوری کو کسیکے گھر آتا ہی اور آسایش ہی اونکی منزل آسایش مزدور کی ہی کہ گارا دیتے ہوئے گری پر ایک فر رہ بیٹھکر دم لے لیتا ہی
پھر محنت مین لگجاتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا مَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ
شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَهَا ۚ یعنی کیا ہی میرا حال اور دنیا کا مین اور دنیا مانند ایک سوار کے ہین کہ چھاؤن مین ٹھہرا سوار درخت کی
پھر چل کھڑا رہا اور اوسے چھوڑ گیا سچ جانو تم یہ مکان آدمی کے کمال حاصل کرنے کا ہی نہ کھانے اور سونے کا اور یہ جگہہ محنت اور کمائی کی ہی
نہ کھیلنے کودنے بیٹھ رہنے کی نہ یہان کی عمارت کو اعتبار ہی نہ امارت کو نہ سلطنت کو پائداری ہی نہ دن رات کو چنانچہ اسی جہان کی بادشاہت
نے فرعون اور شداد کو غضب الہی مین مع الادنیا اور آخرت مین ذلیل و رسوا بنایا لعنت کا طوق لوگون کی طرف سے اونکی گردنون مین پہنایا
اور اسی دنیا کی دولت نے قارون علیہ اللعن کو زمین مین دھسایا اور ہزارون کو یونہین نیست و نابود کیا ہلاکت کو پونہچایا فرمایا اللہ تعالی نے
سورۂ مرسلات مین اَلَمْ نُهْلِکِ الْاَوَّلِیْنَ ○ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ○ کَذٰلِکَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ○ یعنی کیا ہلاک
نہین کیا ہمنے اگلون کو جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود کو پھر اونکے پیچھے پونہچاوینگے ہم پچھلون کو جو اونکا طریق رکھتے ہین اور ایسا ہی سلوک کرتے ہین
ہم سب گنہگارون سے یارون اس دنیا کا نام و نشان طلب کرنا محض دھوکا ہی بے منفعت فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ کہف مین قُلْ هَلْ نُنَبِّئُکُمْ
بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ○ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ○
یعنی کہدے ای محمد کیا نہ بتاؤن مین تمکو کنکے عمل اکارت گئے جنکی سعی کچھ کام نہ آئی بگڑ گئی دنیا کی زندگی مین اور وہ جانتے ہین کہ ہم اچھے کام کرتے ہین یہ
جیسے قوم یہود اور نصاری کی کنیش اور رہبان کہ اکثر اپنی عبادتگاہ مین نماز روزہ کرتے ہین اور اونکے تمام عمل بے ایمانی کے سبب سے باطل ہو جاتے ہین
اور اونکے ثواب سے وہ باز رہتے ہین اور علمانے کہا ہی کہ مراد ایسے گروہ سے اس امت مین وہ لوگ ہین کہ جنھون نے عقائد اپنے ٹھیک نہین کیے کفر اور
بدعت مین لگے پڑے رہے جیسے خوارج اور روافض یا وہ لوگ جو وظیفہ طول طویل پڑھتے ہین اور نماز روزے مین خوب مشغول ہین مگر نیت مین
اونکی دنیا کی عزت اور دولت کی آرزو ہی دکھلانے کو سب کچھ نیک کرتے ہین پر سبب بے اعتقادی کے اور بدمذہب ہونے کے اونکے عمل کچھ حساب مین نہ آئے

بالکل برباد ہوگئے سو جو کوئی دنیا سے نزدیکی ڈھونڈتا ہی مقرر وہ اللہ تعالی کی رحمت سے دور پڑتا ہی اور جسنے اوسکی دوستی کا بیج اپنے دل مین
بویا تمام عمر کی کمائی کو ساتھ حسرت اور ندامت کے کھویا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الدنیا ملعونۃ وملعون
ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ یعنی دنیا راندی گئی ہی اللہ کے دربار سے اور راندی گئی ہی جو چیز اوسمین ہی مگر اللہ کا
ذکر اور جو اوس سے علاقہ رکھتا ہی + تنبیہ الغافلین سید احمد صاحب رحمہ اللہ

سورۃ الاحقاف مکیۃ وھی خمس وثلثون اٰیۃ واربعۃ رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ احقاف ہی احقاف نام ہی ایک ریگستان کا ولایت یمن مین کہ حضرت ہود علیہ السلام کی امت وہان رہتی تھی
چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا چونکہ ذکر اوسکا اسمین ہی اور ہی وہ قصہ عجیبہ اسلیے یہ نام اسکا ٹھہرا اور یہ سورت مکی ہی سوا ے آیت
قل ارءیتم ان کان من عند اللہ آخر آیت تک کے اور آیت فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل
آخر آیت تک کے اور آیت ووصینا الانسان بوالدیہ سے تین آیتون تک کے کہ یہ مدنی ہین اور آیتین اسمین پینتیس ۳۵ ہین
اور کلمے چھ سو چوالیس ۶۴۴ اور حروف دو ہزار چھ سو ۲۶۰۰ اور رکوع چار اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ جاثیہ کے اسی لیے بعد اوسکے
لکھی گئی اور سوا ے اسکے اور مضامین بھی آپسمین مناسب ایک دوسرے کے ہین +

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

حٰمٓ ○ تنزیل الکتٰب من اللہ العزیز الحکیم ○
اوتارا کتاب کا ہی اللہ سے جو زبردست ہی حکمت والا + مق

بھیجنا کتاب کا یعنی قرآن کا جانب خداے غالب حکمت کے سے ہی

ما خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینھما الا بالحق واجل مسمی والذین کفروا عما
ہمنے جو بنائے آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ ہی سو ایک کام پر اور ایک ٹھہرے وعدے پر اور جو منکر ہین
انذروا معرضون ○
ڈر سنایا نہین دھیان کرتے + مق

نہین پیدا کیے ہمنے آسمان اور زمین اور جو کچھ درمیان دونون کے ہی مگر ساتھ تدبیر درست کے اور ساتھ ایک وقت مقرر کے اور جو کہ کافر ہوے اوس چیز سے
کہ ڈرایا گیا اونکو مونہہ پھیرنے والے ہین + تفسیر ساتھ تدبیر درست کے تو کہ دلالت کرے اوپر قدرت اور وحدانیت ہماری کے ساتھ ایک وقت
مقرر کے یعنی روز قیامت کے اور وہ ایسا وقت ہی کہ پہنچین گے اوس تک آسمان زمین یعنی جب تک باقی رہین گے پھر فنا ہو جائینگے یہ اشارہ ہی طرف فنا ہونے
اونکے کے اوس چیز سے کہ ڈرایا گیا اونکو وہ ہول اوس دن کا ہی کہ بالضرور ہر مخلوق کو پہنچنا ہی طرف اوسکے یا مراد بعث و حساب ہی کہ ڈرایا گیا ساتھ اوسکے
قرآن مین مونہہ پھیرنے والے ہین یعنی نہین ایمان لاتے اوسپر اور نہ اہتمام کرتے ہین اوسکے لیے سامان طیار کرنے کا + ملا معا +

قل ارءیتم ما تدعون من دون اللہ ارونی ماذا خلقوا من الارض ام لھم شرک فی
تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو پکارتے ہو اللہ کے سوائے دکھاؤ تو مجھکو اونھون نے کیا بنایا زمین مین یا کچھ اونکا ساجھا ہی
السمٰوٰت ائتونی بکتٰب من قبل ھذا او اثٰرۃ من علم ان کنتم صٰدقین ○
آسمانون مین لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی یا چلا آتا کوئی علم اگر ہو تم سچے + موق

یعنی عرب مین بولتے ہین دعوتہ جب کہ سوال کرے تو اوس سے اور استعانت کرے تو اوس سے فرمایا اللہ تعالی نے ادع لنا ربک ای سلہ
یعنی دعا کر ہمارے لیے اپنے رب سے یعنی سوال کر اوس سے اور فرمایا اللہ تعالی نے ان اتکم عذاب اللہ او اتتکم الساعۃ اغیر
اللہ تدعون ان کنتم صدقین ۝ بل ایاہ تدعون + یعنی اگر آوے تمکو عذاب اللہ کا یا آوے تمہارے پاس قیامت
کیا غیر اللہ سے سوال کروگے یعنی امان اوس سے اگر ہو تم سچے نہ بلکہ اوسی سے سوال کروگے آگاہ کیا ہمکو کہ تمکو جب پہونچتی ہے شدت تو نہین التجا کرتے تم
مگر طرف اوسکی اور اور جگہ فرمایا وادعوہ خوفا وطمعا یعنی مانگو اوس سے ازراہ خوف وطمع کے اور اور جگہ فرمایا وادعوا
شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صدقین ۝ یعنی اور پکارو اپنے شہدا کو سواے اللہ کے اگر ہو تم سچے اور فرمایا واذا مس
الانسان ضر دعا ربہ منیبا الیہ یعنی اور جب پہونچتا ہے انسان کو ضرر دعا کرتا ہے اپنے رب سے رجوع کر کر طرف اوسکے
اور فرمایا واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ یعنی اور جب پہونچتا ہے انسان کو ضرر دعا کرتا ہے ہمسے اپنے پہلو پر
پڑا ہوا اور فرمایا ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک + یعنی اور نہ پکار سواے اللہ کے اوس چیز کو کہ نفع
پہونچاوے تجکو اور نہ ضرر اور فرمایا لا تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا + یعنی نہ پکارو آج کے دن
ایک حسرت اور پکارو بہت سی حسرتین اور یہ جو آتا ہے دعا علی الشیء یا الی الشیء اوسکے معنی یہ ہوتے ہین کہ رغبت لائی اوسکے قصد
کرنے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ یعنی ای رب میرے قید خانہ بہت پیارا ہے میرے
نزدیک اوس چیز سے کہ رغبت دلاتی ہین عورتین مجکو اوسکے قصد کرنے پر اور فرمایا واللہ یدعوا الی دار السلم یعنی اور اللہ رغبت
دلاتا ہے طرف قصد کرنے اعمال دار السلام یعنی جنت کے اور فرمایا اللہ تعالی نے مقولہ حزبیل مومن آل فرعون کا کہ کہا اونہون نے یقوم
مالی ادعوکم الی النجوۃ وتدعوننی الی النار یعنی کیا ہے مجکو کہ رغبت دلاتا ہون تمکو طرف قصد کرنے نجات کے کامون
کے اور رغبت دلاتے ہو تم مجکو طرف قصد کرنے اعمال دوزخ کے تمام ہوا قول امام راغب کا + اور تفسیر نیشاپوری مین تحت آیت کریمہ
اجیب دعوۃ الداع الخ کے لکھا ہے کہ جاننا چاہیے کہ دعا مصدر دعوت ادعو کا ہے اور کبھی ہوتا ہے اسم کہ کہتا ہے توسعت
من دعا جیسے کہتا ہے توسعت من تاا اور حقیقت دعا کی ہے استدعا کرنی بندہ کی اپنے رب جل جلالہ سے عنایت اور مدد کو کہا جمہور
عقلاء نے کہ دعا اعظم مقامات عبودیت سے ہے اور وہ شعار صالحین ہے اور آداب انبیا اور رسولون کے سے انتہی اور تفسیر جلالین مین
لکھا ہے وما دعاء الکفرین عبادتہم الاصنام او حقیقۃ الدعاء الا فی ضلل + یعنی نہین ہے دعا کافرون
کی یعنی پوجنا اونکا بتون کو یا حقیقت دعا کی یعنی پکارنا کافرون کا مگر بیچ گمراہی کے اور مانند ان مضامین کے تفسیر کبیر اور مدارک اور بیضاوی
وغیرہ مین بھی ہین غرض اس سے ثابت ہوا کہ حقیقی معنی دعا کے ندا اور استدعا کے ہین اور معنی عبادت کے لازم اور مجازی ہین اور قاعدہ اصول
فقہ کا ہے کہ لا یصار الی المجاز الا عند تعذر الحقیقۃ یعنی نہین پہیرا جاتا ہے کلام طرف مجاز کے مگر وقت نہ بننے حقیقت کے اور
جہان معنی حقیقی بنتے ہون تو کیا ضرورت ہے کہ رجوع کرین ہم طرف معنی مجازی کے اور بعضے مفسرین نے جو یدعو کو یعبد کر تفسیر کیا ہے تو اوسکی وجہ
یہ ہے کہ ندا اور سوال وقت حاجات کے کرنی اور دعا مانگنی بھی عبادت ہے اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے الدعاء ھو العبادۃ یعنی دعا
مانگنی بڑا جز عبادت کا ہے اور اس شبہہ کو مفسرین متاخرین نے بخوبی دفع کر دیا ہے ساتھ ترجمہ کرنے الفاظ مذکورہ کے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
اور حضرت مولانا عبد العزیز اور مولانا عبد القادر اور مولانا رفیع الدین علیہم الرحمۃ نے ترجمہ یدعو اور مانند اوسکے کا پوجتا اور پکارتا ہے
وغیر ذلک کیا ہے بنظر قاعدہ مذکورہ اصول فقہ کے اور اسی لیے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ نے بیچ ترجمہ ارشاد الطالبین کے لکھا ہے کہ جاہل
کہتے ہین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی یہ کہنا جائز نہین ہے اور اگر کہے یا الہی بحرمت

خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی کے مضایقہ نہیں ہی کہتا ہی حق تعالی فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ
یعنی جنسے کہ تم دعا چاہتے ہو سواے خدا کے وہ بندے مانند تمہارے ہین اونکو کیا قدرت ہی کہ حاجت کسیکی بر لاوین اگر کوئی کہے کہ یہ بیچ حق کفار
کے ہی کہ بتون کو یاد کرتے تھے تو کہا جاوے کہ لفظ عام ہی اور عموم لفظ معتبر ہی نہ خصوص محل اور جو کچھ حدیث مین آیا ہی کہ ذِکْرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ
الْعِبَادَۃِ وَذِکْرُ الصَّالِحِیْنَ کَفَّارَۃٌ وَذِکْرُ الْمَوْتِ صَدَقَۃٌ وَذِکْرُ الْقَبْرِ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ
صَاحِبُ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ عَنْ مُعَاذٍ وَذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ رَوَاہُ صَاحِبُ مُسْنَدِ
الْفِرْدَوْسِ عَنْ عَائِشَۃَ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ یعنی ذکر کرنا انبیا کا عبادت سے ہی اور ذکر کرنا صالحین کا کفارہ ہی اور ذکر کرنا موت کا
صدقہ اور ذکر کرنا قبر کا قریب کرتا ہی تمکو جنت سے نقل کی یہ صاحب مسند فردوس نے ساتھ سند ضعیف کے معاذ سے اور ذکر کرنا حضرت علی کا عبادت ہی
نقل کی یہ صاحب مسند فردوس نے عائشہؓ سے ساتھ سند ضعیف کے مراد اس ذکر سے ذکر کرنا بلندی مرتبہ اور شان کا ہی اور ذکر کرنا احوال
اور اخلاق اور سیرت اونکی کا ہی تو پیروی کرین لوگ اونکی اور مخالف اوضاع اونکی سے پرہیز کرین مگر یہ کہ ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا ساتھ ذکر خدا ے تعالی کے اذان مین اور تکبیر مین اور تشہد مین اور مانند اونکی کے مین عبادت ہی بموجب قول اللہ تعالی کے وَرَفَعْنَا
لَکَ ذِکْرَکَ ۔ پس اگر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور ملاوے اوسکے ساتھ علی ولی اللہ یا ابوبکر ولی اللہ تعمیم کر دیا جاوے اور ذکر محمد رسول اللہ
کا بھی اوس طرح پر کہ شرع مین وارد نہین ہوا ہی جیسے کہ کوئی بطور وظیفے کے یا محمد یا محمد کہتا ہو جائز نہین ہوگا تمام ہوا کلام قاضی
ثناء اللہ کا جون کا تون ۔ اور مطابق اس مضمون کے مولانا اسحق صاحب علیہ الرحمہ نے مائۃ المسائل مین لکھا ہی کہ بیچ ندا کرنے غائب کے
درمیان نبی اور غیر نبی کے فرق ہی اگر نبی کو ندا کریگا واسطے پونہچانے ثواب درود و سلام کے تو ظاہرا جائز ہوگا دو سبب سے ایک تو یہ کہ
حدیث شریف مین وارد ہوا ہی کہ ملائکہ حق تعالی کی طرف سے مقرر ہین جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ یا سلام بھیجتا ہی تو ملائکہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو پونہچاتے ہین دوسرے یہ کہ اَلتَّحِیَّاتُ مین خطاب واسطے پونہچانے سلام کے وارد ہوا ہی پس بنا بر اوسکے اگر کوئی
یا رسول اللہ کہے واسطے پونہچانے درود و سلام کے جائز ہی اور بیچ حق اور شخصون کے سواے نبی کے اس طرح وارد نہین ہوا ہی پس ندا
بیچ حق غیر نبی کے ممنوع ہوگی بدلیل عموم آیات قرآنی کے کہ بیان کیجاوینگی اور اگر غیر خدا کو ساتھ اس اعتقاد کے ندا کرتا ہی کہ جس وقت مین
ندا کرتا ہون وہ سن لیتا ہی یا قدرت مستقل بیچ حاجت بر لانے کے رکھتا ہی یا عالم مین متصرف ہی یا شرکت تدبیر کی بیچ کارخانجات الٰہی کے رکھتا ہی
تو اس صورت مین شریک کرتا ہی ساتھ خدا کے واسطے دفع کرنے اس امر کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے نہ کسیکو بیچ علم غیب کے بطور
قدرت مطلقہ کے اور تصرف کرنے کے بیچ امور عالم کے شریک ساتھ خدا ے تعالی کے کرنا چاہیے پس اس طرح ندا کرنا غیر خدا کو موجب کفر و
شرک کا ہی چنانچہ آیتین قرآن کی اور حدیثین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایتین فقہ کی اسپر دلالت کرتی ہین فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ
لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ○ یعنی نہین جانتے ہین جو لوگ
کہ آسمانون اور زمین مین ہین غیب کو سواے اللہ کے اور نہین جانتے وہ کہ کب اوٹھائے جاوینگے بعد مرنے کے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ اَضَلُّ
مِمَّنْ یَّدْعُوْا الخ یعنی یہی آیت کہ جسکی تفسیر مین یہ بیان ہو رہا ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا
یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ اسکا ترجمہ ابھی لکھا جا چکا ہی لفظ وَلَا یَضُرُّکَ
تک اور اوسکے بعد کا یہ ہی پس اگر کیا تو نے یہ پس بلا شبہہ تو اوسوقت ظالمون مین سے ہوگا اور فرمایا اللہ تعالی نے قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَہُمْ فِیْہِمَا مِنْ شِرْکٍ
وَّمَا لَہٗ مِنْہُمْ مِّنْ ظَہِیْرٍ ○ یعنی کہا ہی محمد مشرکون سے کہ پکارو اون لوگون کو کہ گمان کرتے ہو تم معبود سواے اللہ کے نہین مالک وہ

برابر ہو سکے آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہین ہی اونکے لیے او نمین کچھ بھی شرکت اور نہین ہی واسطے اونکے کوئی مددگار اور اور آیتین بہت ہین اور اسپر حدیثین پس ایک تو او نمین سے یہ ہی قالت احدٰھن مصرع وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذہ وقولی بالذی کنت تقولین یعنی کہا ایک نے عورتون مین سے اور ہم مین نبی ہی کہ جانتا ہی جو کچھ کل ہوگا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے یہ کہنا اور کہہ جو کچھ کہتی تھی تو اور یہ بھی حدیث شریف مین عایشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہی کہ کہا اونھون نے جو کوئی خبر دے تجکو کہ محمد جانتے ہین پانچ چیزین جو فرمائین ہین اللہ تعالی نے اس آیت مین ان اللہ عندہ علم الساعۃ الخ پس تحقیق بڑا بہتان بنایا یہ روایت مسلم مین ہی اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم یعنی قسم خدا کی نہین جانتا مین قسم خدا کی نہین جانتا مین حال اپنا کہ مین رسول خدا کا ہون کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے یہ حدیث مشکوۃ مین ہی اور اور حدیثین بہت ہین یہ بطریق نمونے کے ذکر کی گئین اسپر روایتین فقہ کی پس ایک تو یہ ہی ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمھم اللہ احیانا الخ یعنی پھر جان تو کہ انبیا نہین جانتے ہین غیب کی چیزین مگر جو کچھ کہ معلوم کروا دیا اونکو اللہ نے کبھی کبھی اور کہا ہی حنفیہ نے صریحا کہ کافر ہوتا ہی اس اعتقاد سے کہ نبی جانتے ہین غیب کو بسبب معارضہ قول اللہ تعالی کے قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ ترجمہ اسکا ابھی اوپر لکھا جا چکا ہی یہ مضمون شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی مین ہی اور کہا بزازیہ وغیرہ فتاوون مین کہ من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر یعنی جو کوئی کہے کہ ارواح مشائخ کی حاضر مین جانتی ہین یعنی جو کچھ ہوتا ہی کافر ہوتا ہی اسی طرح کہا شیخ فخر الدین ابو سعید عثمان جیانی بیٹے سلیمان حنفی کے نے اپنے رسالے مین اور بحر الرائق مین ہی ومن ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ واعتقد بہ ذلک کفر اور جسنے گمان کیا کہ مردہ تصرف کرتا ہی امور مین سوا اللہ کے اور اعتقاد کیا یہ کافر ہوا تمام ہوا کلام مولانا رحمۃ اللہ کا اب منصف کو چاہیے کہ غور کرے اگلون کے کلام مین اور مولانا صاحب کی تحقیق مین کہ حاصل مطلب سبکا ایک ہی ہی کوئی از راہ بغض و حسد کے آپ کی تحقیق مین جرح قدح کرے تو پڑا کیا کرے الیہ المرجع والمآب اور غرض اس عاجز کی اس تقریر طول و طویل کے لانے سے یہ ہی کہ تو مسلمان بھائی اسکو دیکھکر متنبہ ہون اور جانین کہ جو یا علی یا پیر یا مدار یا سالار یا بھیک وغیرہ لوگ پکارتے ہین سراسر گمراہی و غلطی مین پڑے ہین

اللھم اھدنا الصراط المستقیم

واذا تتلی علیھم ایتنا بینت قال الذین کفروا للحق لما جاءھم ھذا سحر مبین ۝

اور جب سنائیے اونکو ہماری باتین کھلی کہتے ہین منکر سچی بات کو جب اون تک پہنچی یہ جادو ہی صریح ۝

اور جب پڑھی جاتی ہین اہل مکہ پر آیتین ہماری ظاہر یعنی قرآن کہتے ہین یہ کافر یعنی اہل مکہ مین سے بات درست کو جب آیا اونکے پاس یہ سحر ظاہر ہی تفسیر بینت جمع بینہ کی ہی بمعنی حجت اور شاہد کے اور مراد حق سے آیتین ہین اور الذین کفروا سے وہ کہ جنپر پڑھی جاتی ہین آیتین جب آیا اونکے پاس یعنی سنتے ہی انکار کرنے لگے بلا تامل بغیر تدبر و تفکر کے سحر ظاہر ہی یعنی ظاہر ہی امر اوسکا بطلان مین نہین شبہ ہی اوسمین ۝

ام یقولون افترىہ قل ان افتریتہ فلا تملکون لی من اللہ شیئا ھو اعلم بما تفیضون فیہ

کیا کہتے ہین یہ بنا لیا تو کہہ اگر مین بنا لایا ہون تو تم میرا بھلا نہین کر سکتے اللہ کے سامنے کچھ اوسکو خوب خبر ہی جن باتون مین لگے ہو

کفی بہ شھیدا بینی وبینکم وھو الغفور الرحیم ۝

وہ بس ہی حق بتانے والا میرے تمھارے بیچ اور وہی ہی گناہ بخشنا مہربان ۝

بلکہ کہتے ہین باندھ لیا ہی اسکو پیغمبر نے کہہ اگر باندھ لیا ہی مین نے اسکو پس نہین تم مالک واسطے میرے اللہ سے کسی چیز کے خدا خوب جانتا ہی تمھاری

گفتگو کو قرآن میں بس ہی خدا اظہار حق کرنے والا درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ ہی بخشنے والا مہربان ہی ۞ **تفسیر** ۞ باندھ لیا ہی یعنی اپنی طرف سے
بنا لیا ہی اور نسبت کیا ہی اوسکو اللہ کی طرف جھوٹ میں اور ضمیر افترٰیہ کی حق کی طرف پھرتی ہی اور مراد حق سے آیتیں ہین اگر باندھ لیا ہی
مینے الخ یعنی اگر بنا لیا ہی مینے اسکو اپنی طرف سے بالفرض والتقدیر تو اللہ جلدی بھیجیگا مجھپر عذاب افترا کرنیکا اوسپر پھر باز نہین رکھ سکنے کے
تم اوسکو میرے اوپر عذاب جلدی کرنے سے اور نہین طاقت رکھنے کے تم دفع کرنے کی اوسکے عذاب سے پس کیونکر افترا کرون مین اوسپر اور
مستحق ہون اوسکے عذاب کا اور شَہِیْدًا کے معنی یہ ہین کہ وہ گواہ ہی میرے سچ پر اور رسالت کے پہنچانے پر اور گواہ ہی تمہارے انکار پر اور
یہ جو فرمایا کہ وہ خوب جانتا ہی اور گواہ ہی مراد اس سے وعید ہی کہ تمہاری گفتگو کرنے پر سزا دیگا اور یہ جو فرمایا کہ وہ بخشنے والا مہربان ہی یہ وعدہ ہی
مغفرت اور رحمت کا اگر باز آوین کفر سے اور ایمان لاوین ۞ ف ۞ نہین تم مالک یعنی نہین دور کر سکتے تم مجھسے عذاب اوسکا اگر عذاب کرے
مجکو افترا پر پس کیونکر افترا کرونگا اللہ پر تمہارے سبب سے ۞ مطا ۞ **تنبیہ** ۞ بھائیو خیال تو کرو اس غفلت پر کہ وہ کافر آنحضرت کو
پہلے ظاہر ہونے نبوت کے سچا جانتے تھے لیکن اس دنیا کی اور ریاست کی محبت نے یہ نوبت پہنچائی تھی کہ ایسے نبی سچے پر بہتان افترا کا لگایا اسلیے
ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دنیا کی برائی مین یہ مضمون کیا خوب لکھا ہی کہ اس دنیا کی تمنا مین اوقات کاٹنی محض شرمندگی اور رسوائی حاصل
کرنی ہی فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ شوری مین مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ
یعنی جو کوئی اپنے لیے دنیا چاہتا ہی دیتے ہین ہم اوسکو اوسمین سے اور نہین ہی اوسکو آخرت مین کچھ حصہ جیسے بے دینون کو یہان بڑی فراغت
ہوتی ہی چین اور آرام سے گذرتی ہی جو اونکی تقدیر مین لکھا ہی یہان ملتا ہی مگر وہ لوگ وہان کی نعمتون سے محروم ہین اور جو کوئی آخرت کی بھلائی چاہتا ہی
اپنا حصہ دنیا مین یہان پاتا ہی پھر زیادہ اس سے وہان فیض اوٹھاتا ہی اور پہلون کو نہ مال و اولاد کچھ کام آوے نہ عزت اور حشمت یہان کی وہان کے
دکھ سے چھڑاوے دنیا چند روزہ ہی ہر طرح سے گذر جاویگی آخر اللہ ہی سے کام پڑیگا دنیا کے مزے چھوڑنے پڑینگے یہان کے نام و نشان
کام نہ آوینگے گھر بار زن و فرزند کو اگر تم خود نہ چھوڑوگے چھڑا وینگے موت کی گھڑی جب آ پہنچیگی ایک دم کی فرصت نہ دینگے فرماتا ہی اللہ تعالی
سورۂ یس مین فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ۞ یعنی جب آ گھڑی ہوگی موت قیامت کے دن
نہ فرصت ملیگی اونکو کہ اپنے لوگون کو وصیت کرین اور نہ طاقت پاوینگے کہ اونکی طرف پھرین جہان کے تہان رہ جاوینگے کھیت مین ہون
یا بازار مین ہون مر جاوینگے اچھے عالم اچھے عاقل بڑے بڑے طبیب کامل ہزارون ویسی کی دوائین موجود اور ہر طرح کا اسباب تندرستی اور
خوشی کا مہیا رہتا ہی اور وہ بیچارہ مرنے والا قابض الارواح کے پنجے مین گرفتار سیکڑون دوست آشنا اپنے بیگانے گرد و پیش حاضر
اور وہ عزیز سکرات موت کی کشاکش مین مجبور و لاچار اگر تمام روے زمین کے حکیم حاذق جمع ہون ایک ذرہ بھر اوسکو جنبش نہ دے سکینگے
ایک سر مو اوسکی بہتری نکر سکینگے فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ واقعہ مین فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۞ وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ
تَنْظُرُوْنَ ۞ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۞ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ ۞
تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۞ یعنی پھر کیون نہین جب جان پہنچے گلے تک مرنے کے وقت اور تم دیکھتے ہو مرنے والے کو اور ہم
بہت نزدیک ہین اوس مرنے والے کے تمسے ولیکن تم نہین دیکھتے نہین جانتے پس جو تم نہین ہو سزا پانے والون سے قیامت کے کیون نہین پھیر لیتے جان کو
بدن کی طرف یعنی بعد پہونچنے جان کے گلے تک اگر تم سچے ہو کافرون کے لیے یہ دنیا آرام کی جگہہ ہی خوشی سے گذرتی ہی اور مومنون کو تردد
اور انتظار لگا رہتا ہی پھر اوسمین رنج اور تکلیف ہی رہتی ہی اسی پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ
وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ۞ یعنی دنیا قید خانہ ہی مومن کے حق مین اور باغ و بہار ہی بیدین کے حق مین تمام جہان کی تجھ سے پورب اور اوتر سے
دکھن اور ابتدا سے انتہا تک سب کا سب اگر کسیکے ہاتھ آوے پھر وہی نجس و ناپاک وے حقیقت ہی اللہ جل شانہ کے دربار مین کچھ نہین اوسکی

قولہ ترجعونہا [illegible] متعلق بالشرطان والمعنی بان ترجعونہا ان نفیتم البعث صادقین فی نفیہ ای لتنفی عن محلہا الموت کالبعث ۱۲ جلالین

قدر و منزلت جیسا فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ آل عمران مین لَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِہِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَہَبًا وَّلَوِ افۡتَدٰی بِہٖ یعنی
قبول نہ کیا جاویگا کسی اون نافرمانون مین سے زمین بھر کر سونا کہ اپنے بدلے دے کر عذاب سے چھوٹے رہائی پاوے اللہ تعالی کی رضامندی اور خوشی
کے مقابل مین یہ دنیا ایک کوڑی بھر کی عزت نہین رکھتی بلکہ اوس سے بھی کمتر گنی جاتی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوۡ کَانَتِ
الدُّنۡیَا تَعۡدِلُ عِنۡدَ اللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوۡضَۃٍ مَّا سَقٰی کَافِرًا مِّنۡہَا شَرۡبَۃَ مَآءٍ ۔ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے
برابر ہوتی تو نہ پلاتا وہ کسی کافر کو اوس مین سے ایک گھونٹ پانی ۔

قُلۡ مَا کُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَاۤ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَلَا بِکُمۡ ؕ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ وَمَاۤ اَنَا
تو کہہ مین کچھ نیا رسول نہین آیا اور مجکو معلوم نہین کیا ہونا ہے مجھسے اور نہ تمسے مین اوسی پر چلتا ہون جو حکم آتا ہے مجکو اور میرا کام یہی ہے

اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۝

ڈر سنا دینا کھولکر ۔ مع

کہ نہین ہون مین نیا آیا ہوا پیغامبرون سے اور نہین جانتا ہون مین کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے یعنی دنیا مین اور پیروی
نہین کرتا ہون مین مگر اوس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے طرف میرے اور نہین ہون مین مگر ڈرانے والا آشکارا ۔ تفسیر ۔ مین نیا آیا ہوا یعنی
نہین ہون مین اول رسل کہ انکار کرو تم نبوت میری کا پہلے گذر چکے ہین مانند میرے بہت سے رسول پس کیونکر جھٹلاتے ہو تم مجکو کیا کیا جاویگا یعنی
کیا کریگا اللہ ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے زمانہ آیندہ مین اور کلبی سے ہے کہ جب تنگ ہوئے صحابہ مشرکون کی ایذا سے پس عرض کیا اونھون نے
آنحضرت سے کہ کب تک رہینگے ہم اس حال پر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَاۤ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَلَا بِکُمۡ یعنی مین نہین جانتا
کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے آیا مکے ہی مین چھوڑا جاونگا یا حکم کیا جاویگا مجکو نکلنے کا طرف اوس زمین کے کہ دکھائی گئی مجکو
یعنی خواب مین ایک زمین دکھائی گئی کہ اوسمین درخت کھجور کے ہین اور اور طرح طرح کے درخت ہین ۔ قل کیا کیا جاویگا الخ یعنی دنیا مین آیا
نکالا جاؤنگا مین اپنے شہر سے یا قتل کیا جاؤنگا جیسا کیا گیا ساتھ اون نبیون کے کہ پہلے مجھسے تھے اور آیا مارے جاوینگے تمکو پتھر یا دھسایا جاویگا
تمکو مانند جھٹلانے والون کے کہ پہلے تمسے تھے مگر اوس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے الخ یعنی قرآن کی اور نہین کہتا ہون اپنی طرف سے کچھ ۔ جب
جب نازل ہوئی یہ آیت یعنی قُلۡ مَا کُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ الخ تو خوش ہوئے مشرک اور کہا قسم ہے لات و عزی کی امر ہمارا اور امر محمد کا
اللہ کے نزدیک ایک ہی سا ہے اور اونکو ہم پر کچھ فضیلت نہین جیسے کہ ہم انجام کار اپنا نہین جانتے وہ بھی انجام کار اپنا نہین جانتے اگر پیغمبر خدا
کے ہوتے تو چاہیے تھا کہ اپنے حال سے خبر رکھتے پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ۝ لِّیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ
مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ ۔ یعنی بلاشبہ ہمنے حکم کیا تیرے لیے فتح ظاہر کا یعنی مکہ و غیرہا کے فتح ہونے کا زمانہ آیندہ مین زبردستی بسبب
جہاد تیرے کے انجام فتح کا یہ ہے کہ بخشے تجکو خدا جو کچھ کہ سابق گذرا ہے اور جو کچھ پیچھے رہا گناہ سے یعنی اگلے پچھلے گناہ واسطے رغبت دلانے
امت تیری کے جہاد مین صحابہ نے کہا یا رسول اللہ مبارک ہو تمکو جانا ہمنے جو کچھ کہ خدا تمھارے ساتھ کریگا لیکن نہین جانتے ہم کہ ہمارے ساتھ
کیا کریگا پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت لِیُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ
یعنی تو کہ داخل کرے اللہ مومن مرد اور عورتون کو باغون مین کہ جاری ہین نیچے انکے نہرین اور اوتری آیت وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ
بِاَنَّ لَہُمۡ مِّنَ اللّٰہِ فَضۡلًا کَبِیۡرًا ۔ یعنی اور خوشخبری دے مومنون کو اسکی کہ اونکے لیے اللہ کی جانب سے فضل بڑا ہے پس بیان
کیا اللہ نے جو کچھ کہ کیا جاویگا ساتھ آنحضرت کے اور مومنون کے اور یہ قول بعض ائمہ قتادہ اور حسن اور عکرمہ کا ہے کہا اونھون نے کہ آیت
قُلۡ مَا کُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ فرمائی اللہ تعالی نے پیشتر اسکے کہ خبر دی ساتھ بخشش گناہون اونکے کے اور خبر دی بخشش

فوائد یہ ما ای بدعا کا لفظ بمعنی البدیع ۱۲ اھل

کرتا ہون اونکے کی سال صحبتیہ مین پس نسخ کیا اسنے اوسکو اور روایت کی احمد اور بخاری اور نسائی اور ابن مردویہ نے ام العلا سے اور انصار سے بیعت کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اونھون نے کہا جب کہ عثمان بن مظعون رحمت ہو اللہ کی تجہر اے ابو سائب گواہی دیتی ہون مین تجہر کہ بلا شبہ اکرام کیا اللہ نے تیرا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز نے معلوم کروایا تجکو کہ اللہ نے اکرام کیا اوسکا لیکن اوسکا یہ حال تھا کہ وہ ایمان لایا تھا اپنے رب پر اور مین امید رکھتا ہون اوسکے لیے بھلائی کی قسم اسکی نہین جانتا مین حال انکہ مین رسول اللہ کا ہون کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے کہا ام العلا نے پس قسم خدا کی نہین تعریف کرونگی مین بعد اسکے کسیکی اور اور روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ کہا اونھون نے جب کہ عثمان بن مظعون کہا اونکی بیوی نے یا اور کسی بیوی نے هَنِيئًا لَكَ ابْنَ مَظْعُونٍ الْجَنَّةُ یعنی گوارا اور مبارک ہو جنت تجکو جنت ای ابن مظعون پس دیکھا طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر غضب سے اور فرمایا کس چیز نے معلوم کروایا تجکو قسم خدا کی مین رسول خدا کا ہون اور نہین جانتا مین کہ کیا کریگا اللہ ساتھ میرے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور یہ معاملہ ہوا پہلے اوترنے لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ کے پس کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ وہ تھا یار آپکا اور سوار آپکا اور آپ ہی خوب جانتے ہین پس فرمایا آنحضرت نے کہ امید رکھتا ہون مین اوسکے لیے رحمت رب اوسکے کی اور ڈرتا ہون مین اوپر اوسکے گناہ سے * **معا * تنبیہ** * اور بعد اسکے صاحب معالم نے بھی مانند مضمون مدارک کے نقل کیا ہی کہ ایک جماعت کے نزدیک قول اللہ تعالی کا مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ بیچ امر دنیا کے ہی اور آخرت کا حال معلوم ہو چکا کہ وہ جنت مین ہونگے اور جھٹلانے والے اونکے دوزخ مین پھر بطور مضمون مدارک کے مفصل بیان کیا ہی اور ام العلا وغیرہ کا جزم کرنا اچھا کہنا میت مذکور کو جو حضرت کو ناگوار گذرا کلام مذکور فرمایا آیسی ہی ایک روایت اور ترمذی مین آئی ہی کہ ایک شخص کا صحابہ مین سے انتقال ہوا پس کہا ایک شخص نے اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ یعنی خوش ہو تو ای میت ساتھ جنت کے یعنی بسبب برکت تشریف لانے آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے یہ کہتا ہی تو اور نہین جانتا تو یعنی حقیقت حال کی پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو لا یعنی یعنی بیفائدہ یا بخل کیا ہو ساتھ اوس چیز کے کہ نہین کم کرتا ہی اوسکو اور اوسکے سوال و حساب مین گرفتار ہوا ہو انتہی * پس بموجب ایسی ہی روایتون کے اہل عقائد لکھتے ہین کہ کسیکو یقینی جنتی یا دوزخی نہ کہے جب تک کہ نص سے جنتی یا دوزخی ہونا اوسکا ثابت نہو ہان باعتبار ظن غالب کے کہنا چاہیے کہ گمان غالب ہی فلانے شخص کے جنتی ہونے کا یا دوزخی ہونے کا *

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ

تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے ہان سے اور تمنے اسکو نہین مانا اور گواہی دے چکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایک ایسی کتاب کی

فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

پھر وہ یقین لایا اور تمنے غرور کیا بیشک اللہ راہ نہین دیتا گنہگارون کو * مع

کہہ آیا دیکھا تمنے اگر ہو قرآن نزدیک خدا کے سے اور منکر ہوئے تم ساتھ اوسکے اور گواہی دی ہو ایک گواہ نے بنی اسرائیل مین سے قرآن پر پس وہ ایمان لایا اور سرکشی کی تمنے البتہ ظالم ہووگے تم تحقیق خدا راہ نہین دکھاتا ہی گروہ ستمگارون کو * **تفسیر** أَرَأَيْتُمْ دیکھی کے معنی ہین أَخْبِرُونِي أَيْ مَاذَا تَقُولُونَ یا مَاذَا حَالُكُمْ یعنی خبر دو مجکو کہ کیا کہتے ہو تم یا کیا ہی حال تمھارا اور منکر ہوئے تم یعنی ای مشرکون اور شاہد یعنی گواہ سے مراد عبد اللہ بن سلام ہین جمہور کے نزدیک اور اسی لیے کہا گیا ہی کہ یہ آیت مدنی ہی اسلیے کہ اسلام لائے تھے عبد اللہ مدینے مین روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے مین یعنی ایک زمین پر سے کہ وہان میوہ چنتے تھے آنحضرت کا تشریف لانا سنکر دیکھا طرف چہرۂ مبارک آپکے کے پس جانا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہین اور کہا آنحضرت سے کہ مین پوچھتا ہون تین چیزون کا حال کہ نہین جانتا اونکو مگر نبی ایک تو یہ پوچھتا ہون کہ پہلی نشانی قیامت کی نشانیون سے کیا ہی اور دوسری یہ کہ اول طعام کہ کھاوینگے اوسکو

[illegible]

اہل جنت کیا ہی اور تیسری یہ کہ کیا حال ہی فرزند کا کہ مشابہ ہوتا ہی اپنے باپ کے یا ماں کے پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ اول علامت
قیامت کی ایس آگ ہی کہ جمع کریگی اور ہانک کر لیجاویگی اونکو مشرق سے طرف مغرب کے اور اہپر پہلا کھانا کہ کھاوینگے اوسکو اہل جنت پس
مچھلی کا جگر گوشہ ہی کہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور اہپر فرزند پس جب سبقت کرتا ہی پانی یعنی نطفہ مرد کا مشابہ ہوتا ہی فرزند اوسکے اور اگر
سبقت کرے پانی عورت کا تو مشابہ اوسکے ہوتا ہی پس کہا عبداللہ بن سلام نے اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا یعنی شہادت دیتا ہون
تو رسول اسکا برحق ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ پھر کہا کہ یا
رسول اللہ یہ یہود بڑے بہتانی قوم ہین اور وہ اگر جانینگے اسلام میرا پہلے اس سے کہ پوچھین آپ اونسے یعنی احوال میرا تو بہتان لگاوینگے
مجکو یعنی بعد پوچھنے کے پھر آئے یہود پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہی عبداللہ بن سلام تم مین کہا اونھون نے خَيْرُنَا وَابْنُ
خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا یعنی نیک ہی ہم مین اور بیٹا نیک ہمارے کا ہی اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا سردار ہمارے کا فرمایا
آنحضرت نے کہ خبر دو تم اگر اسلام لاوے عبداللہ بن سلام تو کیسا کہا اونھون نے اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ یعنی نگاہ رکھے اوسکو خدا اسلام سے
پس نکلے عبداللہ بن سلام یعنی حجرے سے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ پس کہا یہودیون نے
شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا یعنی یہ برا ہی ہم مین اور بیٹا برے ہمارے کا پس نقصان بیان کرنے لگے اونکا کہا عبداللہ نے کہ یہ وہی چیز ہی کہ ڈرتا تھا مین
یا رسول اللہ اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت بیچ مقدمے جھگڑے قریش کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہوئی ہی اور مراد شاہد سے
موسی علیہ السلام ہین + اور عَلٰى مِثْلِهٖ مین ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہی یعنی مثل اوسکے معنی مین اور وہ مضمون توریت کا ہی کہ مضمون اوسکا
مطابق ہی مضمون قرآن کے قسم توحید اور وعید وغیر ذلک سے اور بعضون نے کہا کہ لفظ مثل کا زائد ہی یعنی عَلَيْهِ یعنی اوپر قرآن کے کہ وہ
اللہ کے پاس سے ہی اور سرکشی کی تم نے یعنی ایمان لانے سے اوسپر اور جواب شرط کا محذوف ہی تقدیر اوسکی یہ ہی کہ اگر ہو قرآن اللہ کے
نزدیک سے اور منکر ہوئے تم اوسکے کیا نہین ہو تم ظالم اور دلالت کرتا ہی اس محذوف پر جملہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الخ + ملا معاً

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ
اور کہنے لگے منکر ایمان والون کو اگر یہ کچھ بہتر ہوتا تو یہ نہ دوڑتے اسپر ہمسے پہلے اور جب راہ پر نہین آئے اسکے بتانے سے تو اب کہین گے

هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ○
یہ جھوٹ ہی مدت کا

اور کہا کافرون نے بیچ حق مومنون کے اگر یہ دین بہتر ہوتا سبقت نکرتے مومن ہمپر طرف اوسکے اور جب راہ نپائی ساتھ اوسکے کہین گے
یہ قرآن ایک جھوٹ ہی قدیم + تفسیر + یعنی لوگ ہمیشہ ایسی باتین کہا کرتے ہین + ص + اگر یہ دین بہتر ہوتا الخ یہ کلام کفار مکہ
کا ہی کہ کہا اونھون نے اکثر اتباع کرنے والے محمد صلعم کے حقیر ذلیل فقیر ہین یعنی جیسے عمار اور صہیب اور ابن مسعود اور عامل بیچ
اِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا کے محذوف ہی واسطے دلالت کرنے کلام کے اوسپر تقدیر اوسکی یہ ہی وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ ظَهَرَ عِنَادُهُمْ یعنی
جب راہ نپائی ساتھ قرآن کے ظاہر ہوا عناد اونکا جھوٹ ہی قدیم یعنی پرانا جیسے کہا کرتے تھے اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ یعنی اگلون کی
کہانیان ہین + ف + آیا ہی کہ جب قبیلہ جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اسد اور اشجع نے مومنون
پر طعن شروع کیا اور یہ بات جو آیت مین مذکور ہی کہی اور یہی سبب نزول اس آیت کا ہی اور بعضون کے نزدیک مراد کفار سے یہود ہین اور
مومنون سے عبداللہ بن سلام وغیرہ اور بقول بعض کے نزول اس آیت کا مکے کے مشرکون کے حق مین ہی کہ مسلمانون کو کہا کہ فلانا اور فلانا
ہمپر قبول اسلام مین سبقت نکرتا اگر اسلام ہمارے نزدیک بہتر ہوتا اسلیے کہ ہم بہتر اور شریف سب سے ہین ریاست وغیرہ مین ہماری سب امور مین مقدم ہی + بکس +

ط [illegible] المعنی ان کان من عند اللہ وکفرتم بہ وشہد شاہد [illegible]

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

اور اس سے پہلے کتاب موسی کی ہی راہ ڈالتی اور مہر اور یہ ایک کتاب ہی اوسکو سچا کرتی عربی زبان مین کہ ڈر سنا دے

ظَلَمُوْا ۖۗ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝

گنہگارون کو اور خوش خبری نیکی والون کو ۝

اور پہلے قرآن سے کتاب موسی کی تھی پیشوا اور بخشایش اور یہ کتاب ہی باور رکھنے والی زبان عربی مین آئی ہی تو کہ ڈراوے یعنی کتاب ظالمون کو اور واسطے خوش خبری دینے کے نیک کارون کو ✣ تفسیر ✣ کتاب موسی کی یعنی توریت پیشوا ہی کہ پیروی کیجاتی ہی اوسکی اللہ کے دین مین اور شرائع مین جیسے کہ پیروی کیجاتی ہی امام کی اور بخشایش ہی یعنی اوسکے لیے کہ ایمان لایا اوسپر اور پیروی کی اوسکی اور عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی اور یہ کتاب یعنی قرآن باور رکھنے والی یعنی سچا کرنے والی کتاب موسی کی یا سب کتابون کی کہ جو پہلے اسکے گذرین ہین ظالمون کو یعنی کافرون کو نیک کارون کو یعنی واسطے مومنون مطیعون کے جل ✣

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

مقرر جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہی پھر ثابت رہے تو نہ ڈر ہی اونپر نہ وہ غم کھاوینگے ✣ موضح ✣

تحقیق اون لوگون نے کہ کہا پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر قائم رہے پس کچھ ڈر نہین ہی اونپر اور نہ وہ غم کھاوینگے ✣ تفسیر ✣ قائم رہے یعنی اللہ کی توحید پر اور اوسکے نبی کی شریعت پر کچھ ڈر نہین ہی یعنی قیامت مین اور نہ وہ غم کھاوینگے یعنی وقت موت کے ✣ مدارک ✣

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

وہ ہین بہشت کے لوگ سدا رہینگے اوسمین بدلا اوسکا جو کرتے تھے ✣ موضح ✣

یہ لوگ اہل بہشت کے ہین ہمیشہ رہینگے اوسمین بدلا دیے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے ✣ تنبیہ ✣ ابتدا رکوع سے یہان تک کے مناسب کچھ مضمون لکھا جاتا ہی گوش ہوش سے سنا چاہیے کہ اس دنیا کا مال و دولت ایسا مغرور کر دیتا ہی کہ آدمی دولتمند کسیکو خیال مین نہین لاتا دھیان کرو ابتدا رکوع مین کہ کافرون نے مومنون کو بنظر حقارت کیا کچھ کہا پس اسی لیے یہ دنیا مبغوض خدا اور رسول کی ٹھہری سو دنیا کی زینت کافرون کو چاہیے نہ مومنون کو فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ زخرف مین لَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی اگر یہ لحاظ نہوتا کہ ہوجاوینگے لوگ ایک ہی دین پر تو ہم کر دیتے اونکے لیے کہ منکر ہین رحمن سے اونکے گھرون کی چھت روپے کی اور سیڑھیان جن پر وہ چڑھین اور اونکے گھرون کے دروازے اور تخت جن پر تکیہ لگا بیٹھین اور سونے کے اور یہ سب کچھ نہین مگر برتنا دنیا کے جیتے اور پچھلا گھر تیرے رب کے ہان ڈر والون کے لیے ہی یہی دنیا کا مال ہی کہ بڑائی کرنے والون کو اپنے ذلیل کریگا اور یہی نقد روپیا پیسا ہی کہ اپنے چاہنے والون کے حق مین عذاب کا سامان بنیگا فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ توبہ مین يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ یعنی جس دن دہکاوینگے آگ اوسپر یعنی سونے روپے پر جو جمع رکھا ہی جہنم مین پھر داغینگے اوس سے اونکی پیشانیون کو اور اونکے پہلوون کو اور اونکی پیٹھون کو یعنی جنہون نے نہین ادا کیا مال زکوۃ کا اور کہینگے فرشتے یہ وہ ہی جو ڈھیر کر رکھا تھا تمنے اپنے واسطے سو چکھو مزا اوس ڈھیر کر رکھنے کا یعنی سونا روپا ہی کہ سبب اوسکے اپنی عزت نہین جانتا تھا وہ آخرت مین کالا سانپ بڑا زہر دار ہوکر قیامت کے میدان مین سبکے سامنے اوسکے گلے مین

طوق ہو کر گلے کا ہوگا سزا دیگا بسبب نہ دینے زکوٰۃ کے اور کبھی اپنے عزیز اور پیارے ہین کہ جنکی خوشی کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی چھوڑ کر دوزخ کرتا تھا اونکی راحت کے لیے اپنے اوپر دکھ اور رنج اوٹھاتا تھا وہان اونکی محبت سب قطع ہو جائیگی بلکہ اونھین سے مونہہ چھپاویگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ عبس مین یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ۝ یعنی اوسدن بھاگیگا مرد اپنے بھائی سے اور مان سے اور باپ سے اور جورو سے اور بیٹے سے بلکہ جب دنیا کو عاقبت پر غالب رکھے گا سزا پانے لگیگا اور غضب الٰہی اوسپر آپڑیگا جہنم مین ڈالا جائیگا تو اپنی مخلصی ان سب عزیزون کی گرفتاری مین خیال کریگا کیا اچھا ہوتا جو وہ سب میرے عوض پکڑے جاتے اور مین اس عذاب سے چھوٹ جاتا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ معارج مین یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍۭ بِبَنِیْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ ۝ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِ ۝ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْهِ ۝ یعنی چاہیگا گنہگار کہ اپنے بدلے مین دیوے کسی طرح اوسدن کے عذاب سے اپنے بیٹے اور جورو کو اور اپنے بھائی کو اور اپنے گھر والون کو کہ جنمین رہتا تھا اور جتنے زمین پر ہین سبکو پھر بچاوے یہ بدلا دیکر اوسکو یہی دوست آشنا ہین کہ جنسے بدکاری بدالطواری کی مجلس روشن ہی اور وہ بڑی دوستی کا دم مارتے ہین اپنی جان تک دینے کو حاضر ہوتے ہین اوسدن دشمنی ہی پر کمر باندھین گے تجھے چھوڑ کر اوس عذاب مین سب الگ ہو جاوینگے فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ زخرف مین اَلْاَخِلَّاۗءُ یَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۝ یعنی جتنے دوست ہین اوسدن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے مگر جو متقی ہین یعنی جو دنیا کی دوستی رکھتے تھے کام نہ آوینگے بلکہ ایک دوسرے کو اولاہنا دیگا طعن کریگا اور جو اللہ محبت رکھتے ہین آپسمین ملین کے دوستی پر قائم رہینگے ایک دوسرے کا مددگار رہیگا بلکہ سفارش کریگا عذاب سے چھڑاویگا یہ دل لگی اور خوشی برسون کی ایکدم کی آسایش کے برابر معلوم ہوگی بیقدری اوسکی اونکی نظرون مین چھاویگی فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ احقاف مین كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ یعنی جسدن جمع کریگا اللہ اون منکرون کو سمجھینگے وہ گویا رہتے تھے دنیا مین مگر کوئی گھڑی دن سے یعنی وہان کا عذاب دیکھکر یہان کی مدتون کا آرام و عیش سب بھول جاوینگے کہ ہماری قسمت مین کچھ سکھ نتھا ایکدم کے آرام کے بدلے بڑا دکھ اوٹھانا پڑا غرض برائی اس دار ناپائدار کی جب یہان سے جاکر اپنے اقربا سے کہ سیکڑون گنہ کے ملینگے معلوم کرینگے اور جو خوبی اللہ کی رضامندی کے کامون مین پیش آتی ہی وہ بھی جان لینگے جیسا کہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ الخ سے سمجھا جاتا ہی ربط آیتون کا معلوم کرنا چاہیے کہ پہلے کافرون کا ذکر فرمایا پھر مومنون کا فرمایا اور انکے حق مین فرمایا کہ جنتی ہین اور ہمیشہ رہینگے جنت مین بسبب عمل نیک کرنے کے اب عمدہ نیکیون مین سے ایک نیکی بیان فرماتے ہین تو اوسپر مستقیم ہو کر مستحق جنت کے ہون پس فرمایا ۔

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ

اور ہمنے تقید کیدی انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی پیٹ مین رکھا اوسکو اوسکی ماں نے تکلیف سے اور جنا اوسکو تکلیف سے اور حمل مین رہنا اوسکا اور دودھ

ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

تیس مہینے مین ہی یہانتک کہ جب پہنچا اپنی قوت کو اور پہنچا چالیس برس کو کہنے لگا اے رب میرے میری قسمت مین کر کہ شکر کرون احسان تیرے کا

الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕۚ اِنِّیْ تُبْتُ

جو تجھپر کیا اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کرون نیک کام جس سے تو راضی ہو اور نیک دے مجھکو اولاد میری مینے توبہ کی

اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

تیری طرف اور مین ہون حکم بردار ہو

اور حکم کیا ہمنے آدمی کو بیچ حق باپ مان اوسکے کے بھلائی کرنے کا پیٹ مین اوٹھایا ہے اوسکو مان اوسکی نے دشواری سے اور جنا ہے اوسکو
دشواری سے اور مدت حمل اوسکی کی اور دودھ چھوڑنے اوسکے کی تیس مہینے ہین اور زندہ رہا تا وقتیکہ پونہچا کمال قوت اپنی کو اور پونہچا چالیس برس کو کہا اے پروردگار
میرے الہام کر مجکو یہ کہ شکر کرون نعمت تیری کا انعام کی ہے تونے مجپر اور میرے باپ مان پر اور یہ کہ کام نیک کرون کہ خوش ہووے تو اوس سے
اور صلاح پیدا کر میرے لیے بیچ فرزندون میرے کے تحقیق رجوع کی مینے طرف تیرے اور تحقیق مین مسلمانون سے ہون ❊ تفسیر ❊ پیٹ مین رہنا
اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے مین لڑکا اگر قوی ہو تو اکیس مہینے مین دودھ چھڑانا ہے اور نو مہینے مین حمل کے یہ آیت کیسکے حال کا بیان ہے حضرت
نے ماں باپ کے حق مین دعا نہین کی صدیق اکبر چالیس برس کی عمر مین مسلمان ہوئے اور اونکے ماں باپ بھی مسلمان ہوئے یہ بات اور کسی صحابی
کو نہین میسر ہوئی لیکن باپ اوسوقت نہین مسلمان ہوا تو یہ احوال فرضی ہے یعنی سعادتمند لوگ ایسے ہی ہوتے ہین ❊ مسئلہ ❊ کمتر مدت حمل
اوسکے کی آخر اسمین دلیل ہے اسپر کہ کمتر مدت حمل کی چھہ مہینے ہین اسلیے کہ مدت دودھ پلانے کی جب کہ ہوئی دو سال بسبب قول اللہ تعالی کے
حولین کاملین باقی رہا حمل کے لیے چھہ مہینے اور یہی کہا ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ نے اور کہا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ مراد حمل سے یہان
(دو برس گود مین) اوٹھائے پھرنا ہے اوسکا ہاتھون مین اور لفظ اشد جمع ہے کہ نہین واحد ہے اوسکے لیے لفظ مین اور معنی اوسکے ہین کمال قوت اور عقل کے
اور اول اشد کے تینتیس برس ہین اور انتہا اوسکی چالیس برس اور مراد نعمت سے نعمت توحید اور اسلام ہے اور یہ کہ کام نیک کرون مین الخ
کہا بعضون نے کہ وہ پانچون نمازین ہین رجوع کی مینے یعنی تمام گناہون سے اور مسلمین سے مراد مخلصین ہین ❊ ف ❊ کہا اے پروردگار میرے الخ
نازل ہوئی بیچ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین جب پونہچے وہ چالیس برس کو دو برس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کے
ایمان لائے آنحضرت پر پھر ایمان لائے ماں باپ اونکے پھر بیٹا اونکا عبد الرحمن اور بیٹا عبد الرحمن کا ابو عتیق ❊ جلا ❊

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ
وہ لوگ ہین جن سے ہم قبول کرتے بہتر سے بہتر کام جو کیے ہین اور معاف کرتے ہین ہم برائیان اونکی جنت کے لوگون مین سچا
الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝
وعدہ جو اونکو ملتا تھا ❊ مقا

یہ لوگ وہ ہین کہ قبول کرتے ہین ہم اونسے بہتر اوس چیز کا کہ کیا اونھون نے اور گذرتے ہین ہم برائیون اونکی سے بیچ اہل بہشت کے ہونگے موافق وعدے
سچے کے کہ وعدہ دیے جاتے تھے ❊ تفسیر ❊ وعدہ دیے جاتے تھے یعنی دنیا مین بیچ قول اللہ تعالی کے وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ❊ جلا ❊ اکثر مفسرون کے نزدیک نزول اس آیت کا خاص ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے
حق مین ہے کہ چھہ مہینے ماں کے پیٹ مین رہے اور دو برس تک دودھ پیا اور جب اٹھاران برس کے ہوئے آنحضرت کی ملازمت مین پہنچے اور اوسوقت عمر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس برس کی تھی اور اوسیوقت سے سفر شام مین اور ہمیشہ مصاحب آنحضرت کے رہتے تھے اور جب آنحضرت بعد
چالیس برس کے مبعوث ہوئے عمر صدیق کی اڑتیس برس کی تھی سب سے پہلے ایمان لائے اور جب صدیق چالیس برس کے ہوئے کہا رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ
آخر آیت تک اور قبولیت اونکی دعا کی ظاہر ہوئی چنانچہ نو بردے مومن کفار کے عذاب سے چھڑا کر آزاد کیے اور مددگار ہر خیر اور عمل صالح کے رہے
اور تمام اولاد اونکی اور باپ اونکے ابو قحافہ عبد اللہ بن عثمان بن عمرو اور ماں اونکی ام الخیر بیٹی صخر بیٹے عمرو کی سب ایمان لائے اور حضرت علی وغیرہ
رضی اللہ تعالی عنہم نے کہا کہ کوئی مہاجر اور انصار سے نہین ہے سوا ابوبکر صدیق کے کہ ماں باپ اور اولاد اوسکی سب مسلمان ہو کر داخل صحابہ
مین ہوئے ہون اور بعضون کے نزدیک یہ آیت سعد بن ابی وقاص کے حق مین اوتری ہے اور قصہ اوسکا سورۂ عنکبوت اور لقمان مین مذکور ہوا ❊ بحر ❊
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے وقت مین ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پس وہ چھہ مہینے بعد جنی پس گیا خاوند اوسکا حضرت عثمان کے پاس

ولا یجتمع لاحد من المهاجرین ابواہ غیرہ واسلما [illegible] ولزم ذلک من [illegible] ۱۲

اونھون نے حکم کیا اوسکے سنگسار کرنے کا پس پونہچی یہ خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پس آئے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ کیا کرتے ہو تم اونھون نے کہا کہ چھ مہینے کے بعد یہ جنی ہی بھلا کہین یہ بھی ہوتا ہی کہا علی رضی اللہ عنہ نے کیا نہین سنا ہی تو نے اللہ کو کہ فرماتا ہی وَحَمۡلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهۡرًا ۔ اور فرمایا حَوۡلَيۡنِ كَامِلَيۡنِ پس نہین باقی رہتے یعنی بعد دو برس کے مگر چھ مہینے اور ابن عباس سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جسپر آئے چالیس برس پھر نہ غالب ہوئی بھلائی اوسکی اوسکے شر پر پس چاہیے کہ سامان درست کرے طرف دوزخ کے ۔

درمنثور تنبیہ ۔ جاننا چاہیے کہ ماں باپ کا بڑا حق آیا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھ اچھی صحبت رکھنے میری کے یعنی سلوک اور احسان اور خدمتگذاری کے فرمایا ماں تیری کہا اوسنے پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نے پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کے فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے نقل کی یہ بخاری مسلم نے

ف یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کی معتبر ہی جو کہ بہت قریب ہی مقدم تر اور مستحق تر ہی ساتھ احسان کے اور اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ ماں کے لیے تین حصے احسان ہی بنسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اوٹھاتی ہی بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہی باپ کے حق سے اور نیکی اور احسان کرنا اوسپر واجب تر اور موکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کے متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کے حق کی مشکل ہو کہ ہر ایک بسبب رعایت کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب رکھے اور خدمت و انعام مین حق ماں کا اور یہ بھی ماں باپ کے حقوق مین سے ہی کہ ایسی تواضع اور تملق کو خدمت کرے کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز مین اطاعت اونکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنا اونکی آواز سے بلند نکرے اور اونکو اونکا نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اونسے پہل نکرے اور امر معروف اور نہی عن المنکر نرمی سے کرے اور ایکبار کہے اگر قبول نکرین سکوت کرے اور دعا و استغفار مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہی بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کو ۔ مدارک ۔ اور آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کون ہی وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق مین آپ یہ بددعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے کے ایک کو اونمین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی نکی اور اونکو اپنے سے راضی نرکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہی ۔ کہا اسما بیٹی ابوبکر کی نے کہ آئی میرے پاس ماں میری یعنی مکے سے مدینے مین اور وہ تھی مشرک بیچ زمانے صلح قریش کے یعنی یہ آنا اوسکا اوس وقت مین تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے عہد و صلح کی تھی کہ اونسے لڑینگے نہین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہی میرے پاس اور وہ بیزار ہی اسلام سے پس کیا سلوک کرون مین اوس سے فرمایا کہ ہان سلوک کر اوس سے ۔ ف ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہون تو بھی اونسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی ۔ ہمہ ۔ فرمایا آنحضرت نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مینے اوسمین آواز پڑھنے قرآن کی پس کہا مینے کون ہی یہ قرآن پڑھتا ہی کہا فرشتون نے کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلاے صحابہ سے تھے پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ لوٹنے کس عمل سے یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نے بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نے واسطے بیان سبب پانے اوسکے کی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سے ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا ماں باپ سے اسی طرح سے ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا ماں باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرنے والا نسبت اور لوگون کے ساتھ ماں اپنی کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کے ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہی ۔ ف ۔ اور ایسا ہی حکم ماں کا ہی بلکہ وہ اولی ہی ۔ ع ۔ آیا ایک شخص ابودردا کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے لیے ہی ایک عورت اور تحقیق ماں میری فرماتی ہی مجکو ساتھ طلاق اوسکے کے پس کہا ابودردا نے

کرسنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے باپ بہترین دروازون بہشت کا ہے یعنی سبب ہون دیرآنے بہشت کے ہے محافظت رضا مندی
باپ کی ہے پس جو کوئی چاہے کہ درآوے بہشت مین اس دروازے سے کہ بہترین دروازون کا ہے چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھے پس تجکو اختیار ہے
اگر چاہے تو محافظت کر اوس دروازے پر یا ضائع کر ف یعنی اگر طلاق دی تو رضا والدین کی نگاہ رکھی تو اگر ضائع کی تو نے اور اس
حدیث سے ابو درداؓ نے حکم مان کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو مان کا بطریق اولی یہی حکم ہوگا اور یا والد سے جنس یعنی شخص جننے والا
مراد رکھا یہ مناسب تر ہے کہ مان باپ دونون کو شامل ہے ح فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان
رکھنے والا بعد دینے کے اور نہ نافرمانی کرنے والا مان باپ کا اور نہ شراب پینے والا ف یعنی جو کہ بغیر توبہ کے مرے اور دیگر احسان
جتانا بہت برا ہے فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَى یعنی نہ باطل کرو ثواب اپنے صدقات کا
ساتھ احسان جتانے کے اور ایذا دینے کے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہے کہ نجات پائے ہوون کے ساتھ نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے
نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کریگا بموجب وعدے اپنے کے وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن
يَشَاءُ ح ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین پہنچا ہون ایک گناہ بڑے کو پس کیا ہے
واسطے میرے توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہو رجوع کرنے اللہ تعالی کا میرے ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے اوس سے فرمایا کیا ہے واسطے
تیرے مان کہا نہین فرمایا کیا ہے واسطے تیرے خالہ کہا ہان فرمایا پس سلوک کر اوس سے ف یعنی تو بخشا جاوے گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا
کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہون کا ہے اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اسکو خاص اوس شخص کے حق مین وحی سے معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ
اوسکے نزدیک بسبب قوت ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع مین وہ صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ مان کا سا
حکم رکھتی ہے ح فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم لیا اونکو مینہ نے پس گئے وہ طرف
ایک غار کے کہ پہاڑ مین تھا پس گرا غار کے مونہہ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ مین سے پس بند کردیا اوس نے دروازہ غار کا پس کہا اونھون نے آپس مین کہ
دیکھو اون نیک اعمال کو کہ کیے ہین تمنے خالص اللہ ہی کے لیے یعنی نہ از راہ ریا اور غرض کے پھر دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے اون
عملون کے امید ہے کہ کھولے اللہ اس پتھر کو پس کہا ایک نے اونمین سے کہ یا الہی تحقیق تھے واسطے میرے مان باپ بوڑھے بڑے اور واسطے میرے
بچے بھی تھے چھوٹے چھوٹے اور تھا مین چراتا بکریان تو کہ خرچ کرون مین دودھ اونکا اوپر پس جب کہ شام کو آتا مین اون بچون کے پاس
اور دودھ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتھ مان باپ اپنے کے پلاتا مین اونکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق ایک دن دور لے گئے مجکو
درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کے تھے دور پڑے پس دور گیا مین چرانے کو پس نہ آیا مین گھر مین یہان تک کہ شام ہوگئی
پس پایا مین نے مان باپ کو سوتے پس دودھ دوہا مین نے جیسا کہ تھا دوہتا پس لایا مین برتن دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا مین اون دونو
کے سر کے پاس اس حال مین کہ مکروہ جانا مین نے جگانا اونکا اور مکروہ جانا مین نے یہ کہ دون مین بچون کو پہلے اونسے اور بچے روتے اور چلاتے تھے
مارے بھوک کے میرے پاؤن کے پاس پس رہی یہی حال میرا اور حال اونکا یعنی مان باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے تھے اور مین کھڑا تھا
یہان تک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق مین نے کیا یہ محض تیری رضا کی طلب کے لیے پس تو کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر مین سے کھولنا
کہ دیکھین ہم اوس کشادگی سے آسمان کو پس کھول دیا اللہ تعالی نے واسطے اونکے یہان تک کہ دیکھا اونھون نے آسمان ف گویا اوس
قوم کی شریعت مین حق نفقے کا مان باپ پر مقدم تھا اولاد کے حق سے یا برابر تھا اور یہ شخص مقدم کرتا تھا مان باپ کو ح اور کہا دوسرے شخص نے یا الہی
تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا مین اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنے مردون کے عورتون کو پس طلب کیا مین نے طرف اوسکے نفس
اوسکے کو یعنی خواہش کی مین نے اوس کی صحبت کرنے کی اور بھیجا کسی کو اوسکے بلانے کے لیے پس انکار کیا اوس نے یہان تک کہ لاؤن مین اوسکے پاس

سو دینار پس کسب و کام کیا مینے یہانتک کہ بہم پونہچائے مینے سو دینار پس لا مین اوس سے ساتھ اون دیناروں کے پس جبکہ بیٹھا مین
درمیان دونون پانون اوسکے کے یعنی جماع کے لیے کہا اوسنے اے بندہ خدا کے ڈر اللہ سے اور نہ کھول تو مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت کر
بغیر نکاح کے پس اوٹھ کھڑا رہا مین اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کے چھوڑ دیا مینے اوسکو یا الٰہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا مینے یہ واسطے
طلب رضامندی تیری کے تو کھولدے ہمارے لیے اس پتھر سے پس کھولی واسطے اونکے اللہ تعالی نے اور کشادگی ❊ اور کہا تیسرے نے
یا الٰہی تحقیق مینے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بدلے فرق چانول کے پس جبکہ چکا وہ کام اپنا کہا دے مجکو حق میرا پس پیش کیا مینے
اوس پر حق اوسکا یعنی دینے لگا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس سے پس ہمیشہ رہا مین زراعت کرتا اون چانولون کی یہانتک کہ
جمع کیے مینے اوس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانے والے اونکے پس آیا میرے پاس وہ مزدور یعنی بعد ایک مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر
مجپر اور دے مجکو حق میرا پس کہا مینے جا تو طرف ان بیلون کے اور انکے چرانے والون کے کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجسے پس کہا
مینے تحقیق مین نہین ہنسی کرتا تجسے پس لے تو ان بیلون کو اور انکے چرانے والون کو پس لیا اوسنے انکو اور لے گیا سب کو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ
تحقیق کیا مینے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہی پس کھولدیا اللہ نے اون سب سے نقل کی یہ بخاری مسلم نے ❊ ف ❊
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے سختی و کرب کی حالت مین اسلیے کہ اللہ تعالی نے دعا اونکی قبول کی اس سے
اور آنحضرت نے اوسکو اوس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کے بیان فرمایا اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین ہی فضیلت
سلوک کرنے کی مان باپ سے اور ترجیح دینی اونکو سب اہل اولاد پر اور احتراز کرنا اونکی تکلیف و مشقت سے اور مدنظر رکھنا اونکے راحت و آرام کو
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہی خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کے مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ راحت
نیند کی لذیذ اور خوش آیند زیادہ ہی کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً
وقت قدرت کے اور نہونے مانع کے اور ہونے خواہش نفس کے خصوصاً بیچ شہوت ستر کے کہ زور و شور اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی
عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف کرنا غیر کے مال مین بغیر اوسکے اذن کے جائز ہی اگر اجازت دے بعد اوسکے
جیسے کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف کرنا فضولی کا جائز اور موقوف ہی مالک کی اجازت پر اور بعد اجازت اوسکی کے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا
کہ امور نیک اور ادائے امانت اور خوش معاملگی بہتر اور پونہچانے والے ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق تعالی کے اور معلوم ہوا کہ دعا نیکی
بعد از وقوع بلا کے مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سے ہی اور معلوم ہوا کہ کرامت اولیا کی حق ہی جیسے کہ
مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی ❊ ح ❊ آیا جاہمہ صحابی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مینے یہ کہ جہاد کو
جاؤن مین اور تحقیق آیا ہون مین کہ مشورہ کرون آپ سے پس فرمایا کیا ہی واسطے تیرے مان کہا ہان فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیے کہ تحقیق
بہشت نزدیک پانون اوسکے کے ہی ❊ ف ❊ یعنی مان کے پانون پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث داخل ہونے بہشت کی ہی اور
یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سے کہ حکم کیا ساتھ اوسکے اولاد کو وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ❊ یعنی اور
پست کر اونکے لیے بازو ذلت کا بسبب رحمت کے ❊ ح ❊ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی مان باپ کا اوپر اولاد اونکی کے فرمایا
وہ دونون جنت ہین تیری اور دوزخ ہین تیری ❊ ف ❊ یعنی حق مان باپ کا رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونے کی بہشت مین اور نکرنا
نافرمانی کا کہ باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ مین ❊ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہین مان باپ اوسکے یا ایک
اونمین سے اس حال مین کہ تحقیق وہ بندہ مان باپ اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطے اونکے اور استغفار کرتا ہی
واسطے اونکے یہانتک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار ❊ ف ❊ یعنی دعا و استغفار فرزند کی الدین کے لیے بعد از مرنے اونکے کے وہ فائدہ رکھتا ہی

کہ اگر ناراض گئے ہوں تو بھی حق تعالی اونکو راضی کردیگا اوس سے اور لکھیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنے والوں کے ساتھ ماں باپ کے اور رضا جوئی اونکے کے ❊ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ فرمان برداری کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنے کے یعنی حق اونکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال میں کہ ثابت ہیں اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک ماں باپ سے یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ نافرمانی کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہی اس حال میں کہ کھلے ہیں اوسکے لیے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ہی ایک ماں باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی یعنی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی موجب ہوود حق کے ہی حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکے اوسپر ظلم کریں فرمایا اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر ❊

ف ❊ تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہی نہ دینیہ میں اسلیے کہ فرمان برداری ماں باپ کی اگر مخالف دین کے ہو تو روا نہیں ہی ❊ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے یعنی ایک کے اون دونوں میں سے دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز سے کہ تمہارے گمان میں ہی کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول ❊ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنی سوا شرک کے بخشتا ہی اللہ تعالی اونمیں سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی دنیا کے پہلے مرنے کے ❊ **ف** ❊ یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنے والے کے پہلے مرنے اوسکے کے اور ممکن ہی یہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کے پہلے مرنے اونکے کے اور بہر صورت عذاب آخرت بھی باقی رہیگا پھر احتمال ہی یہ کہ ہوں بیچ حکم اونکے تمام حقوق بندوں کے اسلیے کہ مثل اس وعید کے وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے بھی اور یہ نہایت شدید و غلیظ ہی اوپر نافرمانی ماں باپ کے ❊ یہ حدیثیں مشکوۃ شریف میں ہیں اب بعد سننے فضائل خدمت گذاری والدین اور حقوق اونکے کے سننا چاہیے کہ اس آیت کریمہ سے بزرگی اور فضیلت حضرت ابو بکر صدیق اور اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی بھی معلوم ہوئی کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا اولئک میں

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ الخ یعنی یہ لوگ وہ ہیں کہ قبول کرتے ہیں ہم اچھے عمل اونکے اور درگذر کرتے ہیں ہم اونکی برائیوں سے اور داخل کرینگے اونکو اہل بہشت میں موافق وعدے سچے کے کہ وعدہ دیے جاتے تھے انتہی ❊ بھلا اب خیال کرنا چاہیے کہ جنکو اللہ تعالی صریح جنتی فرماوے اونکو جو اشقیا برا اور دوزخی جانیں کیا حال ہوتا ہی اونکا اور اونکو کیونکر مسلمان کہیے اب آگے اونکے مقابلے میں ایک کافر کا حال بیان ہوتا ہی ❊

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ وَهُمَا

اور جس شخص نے کہا اپنے ماں باپ کو میں بیزار ہوں تم سے کیا مجھکو وعدہ دیتے ہو کہ میں نکالا جاؤنگا قبر سے اور گذر چکی ہیں امتیں مجھسے پہلے اور وہ دونوں

يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ڰ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

فریاد کرتے ہیں اللہ سے کہ اے خرابی تیری تو ایمان لا بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی پھر کہتا ہی یہ سب نقلیں ہیں پہلوں کی ❊ موق

اور اوس شخص نے کہ کہا اپنے باپ ماں سے تنگدل ہوا میں بہ نسبت تمہارے کیا وعدہ دیتے ہو مجکو کہ نکالا جاؤنگا میں اور تحقیق گذر گئے ہیں طبقے لوگوں کے پہلے مجھسے اور وہ دونوں فریاد کرتے ہیں جناب خدا میں اور کہتے ہیں اوسکو وائے ہی مسلمان ہو تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہی پس کہتا ہی نہیں ہی یہ وعدہ مگر کہانیاں پہلوں کی ❊ **تفسیر** ❊ مراد اس شخص سے جنس ہی یعنی جو یہ بات کہے مصداق اس مضمون کا ہوگا اور حسن بصری سے ہی کہ ایک کافر نافرمان ماں باپ کا جھٹلانے والا بعث کا تھا اوسکے حق میں یہ آیت اوتری ہی اور بعض نے

فوائد والذی الایۃ اخبرہ اولئک الذین حق علیہم القول ❊ صل ❊

کہا کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین پہلے اسلام لانے اونکے کے اور یہ قول باطل ہے رد کرتا ہے
اسکو یہ قول اللہ تعالی کا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ الخ اسمین معلوم کروا دیا اللہ تعالی نے کہ لازم ہوا اونپر کلمہ عذاب کا
اور عبد الرحمن فضل مسلمانون مین سے ہین پس نہین ہوسکتے اونپر کہ لازم ہوا اونپر کلمہ عذاب کا اور رد کرتی ہے اسکو یہ روایت بھی کہ مروان
حاکم تھا حجاز پر کہ عامل کیا تھا اوسکو معاویہ بن ابی سفیان نے پس خطبہ پڑھا مروان نے اور شروع کیا ذکر کرنا یزید بن معاویہ کا تو کہ بیعت کرین اسکے
لوگ بعد مرنے باپ اوسکے کے پس کہا عبد الرحمن بن ابی بکر نے کچھہ یعنی طعن کیا یزید کے حق مین پس کہا مروان نے کہ پکڑو اسکو پس داخل ہوئے
عبد الرحمن عائشہؓ کے گھر مین پس نہ قادر ہوئے لوگ اونکے پکڑنے پر پس کہا مروان نے کہ یہ وہی ہے کہ جسکے حق مین اوتری ہے یہ آیت وَالَّذِيْ قَالَ
لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَا پس کہا عائشہؓ نے پردے کے پیچھے سے کہ نہین اوتارا اللہ نے ہمارے حق مین کچھہ قرآن سے سوائے اسکے کہ اللہ نے اوتارا
عذر میرا اور اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یہ سنکر کہا کہ ای مروان تو عبد الرحمن کو کہتا ہے ایسا اور ایسا جھوٹ بولتا ہے تو
واللہ اسکے حق مین نہین اوتری یہ آیت ولیکن اوتری ہے فلانے بیٹے فلانے کے حق مین ایمان لا یعنی اللہ پر اور بعث پر وعدہ اللہ کا
یعنی بعث کا سچا ہے **درمنثور مد**

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ
وہ لوگ ہین جن پر ثابت ہوئی بات شامل اور فرقون مین جو گذرے ہین انسے پہلے جنون کے اور آدمیون کے بیشک وہ
كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝
تھے ٹوٹے مین آئے مو

یہ جماعت وہ ہین کہ ثابت ہوا اونپر وعدہ عذاب کا جملہ امتون سے کہ گذر گئے ہین پہلے انسے جنون اور آدمیون مین سے تحقیق وہ تھے ٹوٹا
پانے والے **تفسیر** وعدہ عذاب کا یعنی لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مد

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝
اور ہر فرقے کی درجے ہین اپنے کیے کامون سے اور تا پورے دے اونکو کام اونکے اور اونپر ظلم نہوگا مو

اور ہر ایک کے لیے مرتبے ہین موافق اوس چیز کے کہ عمل کیے اور تو پورا دیوے خدا اونکو بدلا عملون اونکے کا اور وہ ظلم نکیے جاوینگے **تفسیر**
اور ہر ایک کے لیے دونون جنسون ذکر کی گئین سے کہ نیک اور بد ہین مرتبے ہین یعنی جنت والے بھی کئی درجے ہین اور دوزخ والے بھی
اسی طرح اپنے اپنے اعمال سے پایہ یعنی ہین کہ ہر ایک کے لیے جنس مومن اور کافر سے درجات ہین پس درجات مومن کے جنت مین عالی ہین
اور درجات کافر کے دوزخ مین نیچے ہین **مدارک جلالین مو**

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ
اور جس دن لائے جاوینگے منکر آگ کے سر پر ضائع کیے تمنے اپنے مزے اپنے دنیا کے جیتے اور اونکو برت چکے
بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
اب آج سزا پاؤگے ذلت کی مار بدلا اوسکا جو تم غرور کرتے تھے ملک مین ناحق
وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝ ع
اور اوسکا جو تم بیحکمی کرتے تھے مو

اور اوسدن کہ پیش لائے جاوینگے کافر آگ پر کہا جاویگا آیا ضائع کین تمنے نعمتین اپنی بیچ زندگانی دنیاوی اپنی کے اور بہرہ مند

ہوئے تم ساتھ اونکے پس آج بدلا دیا جاویگا تمکو عذاب خواری کا بسبب اوسکے کہ تکبر کرتے تھے تم زمین مین ناحق اور بسبب اوسکے کہ بدکاری
کرتے تھے تم ✽ تفسیر شاہ مترجم کہتا ہے یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کہ یہ صورت بتائی ہے حال سعید اور شقی کی پس سعید تو خدا تعالی کا
اور حق مان باپ کا بجالاتا ہے اور طرح بطرح کی نعمتوں سے محظوظ ہوتا ہے اور تمام امور مین حق تعالی کی طرف رجوع کرتا ہے اور شقی جمع کرتا ہے درمیان کفر
اور نافرمانی والدین کے اور انکار معاد کے اور صورت سعید کی منطبق ہے حضرت ابوبکر صدیق رض پر اور اور ونپر بھی واللہ اعلم انتہی ✽ مراد کافرون کے
پیش لانے سے آگ پر عذاب کرنا اونکا ہے ساتھ آگ کے اور بعضون نے کہا کہ مراد پیش لانا آگ کا ہے اونپر ضائع کین تمنے یعنی نہین لکھا گیا
تمہارے لیے حصہ نعمتون سے مگر جو کچھہ کہ پہنچے تم اوسکو دنیا اپنی مین اور تحقیق ملے گئے تم اوسکو اپنی دنیا مین اور لے لیا تمنے اوسکو پھر اب پس
نہین باقی رہا تمہارے لیے کچھہ اوسکے بعد پورا ایکجنس حصہ اپنے کے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ لو شئت
لَکُنْتُ اَطْیَبَکُمْ طَعَامًا وَّاَحْسَنَکُمْ لِبَاسًا وَّلٰکِنِّیْ اَسْتَبْقِیْ طَیِّبَاتِیْ ✽ یعنی اگر مین چاہتا تو بہت اچھے کھانے
کھاتا بنسبت تمہارے اور بہت اچھے کپڑے پہنتا بنسبت تمہارے ولیکن مین چاہتا ہون کہ باقی رکھون نعمتین اپنی انتہی یہ مضمون تفسیر
مدارک کا ہے اور تفسیر معالم مین لکھا ہے کہ جب سرزنش کی اللہ تعالی نے کافرون کو بسبب فائدہ اوٹھانے کے طیبات یعنی نعمتون سے دنیا
مین اختیار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے صحابہ اور اور اچھے لوگون نے پرہیز کرنا اون سے دنیا مین بامید ثواب آخرت کے چنانچہ منقول ہے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حاضر ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ لیٹے ہوئے تھے کھری چارپائی پر
تحقیق نشان ڈالدیے تھے چارپائی نے آپکے پہلوے مبارک مین رکھے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھراو اوسکا پوست خرما کا تھا پس عرض کیا
مینے کہ یا رسول اللہ دعا کرو اللہ سے پس فراخی کرے آپکی امت پر کیونکہ فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اونپر حال آنکہ وہ نہین عبادت کرتے اللہ کی
پس فرمایا آنحضرت نے کیا اسی فکر مین ہے تو ابن خطاب کے یہ قوم ہین کہ جلدی دی گئین اونکے لیے لذتین اونکی زندگانی دنیا مین اور
ایک روایت مین ہے کہ کیا نہین راضی ہے تو یہ کہ ہووے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نہین سیر ہوئے
حضرت محمد کے گہر کے لوگ جو کی روٹی سے دو دن پے درپے یہان تلک کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بھی حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تحقیق آتا تھا ہمپر مہینا کہ نہین جلاتے تھے ہم اوسمین آگ اور نہین ہوتا تھا ہمارے لیے مگر پانی اور کھجور مگر یہ کہ
جزاے خیر دے اللہ انصار کی بیبیون کو اکثر بطریق تحفے کے بھیجتین نہین ہمارے لیے کچھہ دودھہ اور ابن عباس رض نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کئی کئی راتین گذارتے تھے خالی پیٹ اور آپکے گہر کے لوگ نہین پاتے تھے کھانا رات کا اور تھی اکثر روٹی آپ کی روٹی جو کی اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تحقیق ڈرایا گیا مین اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرایا گیا کوئی یعنی میرے برابر اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا مین اللہ کی
راہ مین اور نہین ایذا دیا گیا کوئی یعنی میرے برابر اور البتہ تحقیق آئے مجھپر تیس رات و دن اس حال مین کہ نہین تھا میرے لیے اور بلال کے لیے طعام
کہ کھاوے صاحب جگر کا یعنی جاندار مگر کچھہ تھوڑا سا کہ ڈھانپے اوسکو بغل بلال کی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھے مینے ستر صحابی صفے والے
کہ نہین تھا اونمین سے کوئی شخص کہ اوسپر چادر ہو اور تہبند یا فقط تہبند تھا اور یا فقط کملی تحقیق باندھتے تھے گردنون اپنی مین پس بعضی اونمین سے
تھی کہ پہونچتی آدھی پنڈلی تک اور بعضی اونمین سے وہ تھی کہ پہونچتی ٹخنون تلک پس اکھٹا کرتا اوسکو اپنے ہاتھہ سے واسطے مکروہ جاننے
اسکے کہ معلوم ہو ستر اوسکا اور آیا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف صحابی کے آگے لایا گیا کھانا یعنی شام کو اور تھے وہ روزے سے یعنی دن کو پس
کہا کہ قتل کیے گئے مصعب بن عمیر کہ وہ بھی ایک صحابی تھے اور وہ بہتر تھے مجھسے پس کفنائے گئے اپنی چادر مین کہ وہ ایسی تھی اگر ڈھانکا جاتا
سر اونکا کھل جاتے پانون اونکے اور اگر ڈھانکے جاتے پانون اونکے کھل جاتا سر اونکا اور گمان کرتا ہون مین عبد الرحمن کو کہ کہا اور قتل کیے گئے
حمزہ اور وہ بہتر تھے مجھسے پھر فراخی کی گئی ہمارے لیے دنیا سے جو کچھہ کہ فراخی کی گئی یا کہا عبد الرحمن نے کہ دیے گئے ہم دنیا سے جو کچھہ کہ دیے گئے

ہانبہ نماز اوس شخص کے کہ چھوڑے نہ الا ہی ما سوی اللہ کو یعنی خلق کو اور نہ بول وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو یعنی قیامت کو اپنے رب کے آگے
اور قصد کرنا اسیدی کا اوس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہی یعنی قطع آل کی کرنا اور ہمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت فمن یرد اللّٰہ
ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام یعنی پس جسکو چاہتا ہے اللہ کہ راہ دکھاوے اوسکو کھولتا ہی سینہ اوسکا اسلام کے لیے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نور جب داخل ہوتا ہی سینے مین کھل جاتا ہی وہ یعنی نفس قبول کرتا ہی اوسکو اور صاف ہو جاتا ہی
تیری باتون سے پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا واسطے اس حالت کے علامت ہی کہ پہچانی جاوے ساتھ اوسکے فرمایا ہان دور ہونا گھر غرور سے
یعنی دنیا سے اور رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور مستعد ہونا موت کے لیے پہلے اوترنے اوسکے کے اور کہا ام درداء نے کہ کہا مینے ابی ہریرہ سے
کیا ہی تجکو کہ نہین مانگتا تو حضرت سے جیسا کہ مانگتا ہی فلانا پس کہا اونھون نے کہ اسلیے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے تھے تحقیق آگے تمہارے گھاٹی سخت ہی یعنی موت قبر حشر نہین گذرینگے اوس سے بوجھل پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہون و نہین
اوس گھاٹی کے لیے انتہی + نکتہ ہ ایک محقق کہتا ہی کہ آیت و قضینا سے یہان تک اشارہ ہی اسپر کہ سالک کو متصف ہونے سے
ساتھ اخلاق حمیدہ کے اور ادا کرنے حقوق شریعت کے سے چارہ نہین ہی بدون اسکے درجہ صلاح اور انابت کو نہین پہونچتا ہی اور لائق وارد ہونے
الہام الٰہی کے نہین ہوتا ہی اور وقت تمام ہونے نعمت ولایت اور نبوت اور کمال اوسکے کا بعد چالیس برس کے ہی اور جو کوئی متصف ساتھ اس صفت کے
اور متوجہ الی اللہ ہوا اور منہمک بیچ لذتون اور شہوتون نفس اور دنیا کی کے ہو تو عذاب کیا جاویگا وہ آگ طرد اور حرمان مین اور اسی جگہ سے ہی
کہ رسول علیہ السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور اولیا نے اجتناب لذتون دنیا کی سے اختیار کیا ہی تو قرب الٰہی کو اور درجات جنت کو پہونچے
تنبیہ + غور کرو بھائیو ان مضامین مین اور اختیار کرو زہد کو اور بچو ابلیس و نفس کے جال سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
کہ ابلیس آگے تیرے ہی اور نفس داہنے تیرے اور ہوی یعنی خواہش نفسانی بائین تیرے اور دنیا پیچھے تیرے اور اعضا گرد تیرے اور جبار اوپر تیرے پس
ابلیس بلاتا ہی تجکو دین کے ترک کرنے کی طرف اور نفس بلاتا ہی تجکو معصیت کی طرف اور ہوی بلاتی ہی تجکو شہوات کی طرف اور دنیا بلاتی ہی
تجکو اسکی طرف کہ ترجیح دیوے تو اوسکو آخرت پر اور اعضا بلاتے ہین تجکو ذنوب کی طرف اور جبار بلاتا ہی تجکو جنت اور مغفرت کی طرف
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اولٰئک یدعون الی النار واللہ یدعوا الی الجنۃ والمغفرۃ یعنی یہ کفار بلاتے
بلاتے ہین آگ کی طرف اور اللہ تعالی بلاتا ہی جنت اور مغفرت کی طرف پس جسنے کہا مانا ابلیس کا چھوٹا اوس سے خدا تعالی اور جسنے کہا مانا
نفس کا گئی گذری ہوئی اوس سے روح اور جسنے کہا مانا ہوی کا جاتی رہی اوس سے عقل اور جسنے کہا مانا دنیا کا جاتی رہی اوس سے آخرت اور جسنے کہا مانا
اعضا کا گئی گذری ہوئی اوس سے جنت اور جسنے کہا مانا اللہ تعالی کا گئین اوس سے ساری برائیان اور پہونچا ساری بھلائیون کو + فعنہا + بزرگون نے فرمایا ہی دنیا کی مثال
دریا کی ہی اور آخرت کی مثال کنارے کی ہی اور تقوے کی مثال کشتی کی ہی جب کشتی مضبوط ہوگی تو سب باتین درست ہونگی + بیت +
شب تاریک و بیم موج و گردابی چنین حائل + کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا + پس معلوم کفار کا حال بیان فرما کر اب قصہ قوم عاد کا بیان فرمایا
کفار مکہ کے سمجھانے کے لیے کہ دیکھو انھون نے اپنے نبی کا کہنا نہ مانا آخر کو خراب و ہلاک ہوئے ایسے ہی تم اگر اس نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہنا نہ مانوگے تو خراب اور ہلاک ہوگے +

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ
اور یاد کر عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو احقاف مین اور گذر چکے تھے ڈرانے والے آگے سے اور پیچھے سے
أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ
کہ بندگی نکرو کسیکی اللہ کے سوائے مین ڈرتا ہون تمپر آفت سے ایک بڑے دن کی ع

جانین اور اموال پس مراد کل شیء سے اکثر ہی تعبیر کیا اکثر کو ساتھ کل کے اسی طرح یعنی مثل اسکے سزا دیتے ہین ہم اوسکو کہ جرم کرے مانند جرم انکے اور یہ ڈرانا ہی مشرکین عرب کو ✣ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ گوشہ نشین ہوئے ہود اور ساتھی اونکے ایک جگہ مین نہین پہونچتی تھی اونکو ہوا سوا ایسی ہوا کہ خوشگوار ہوا اونکی جانون کو اور قوم عاد پر اس طرح کی پہونچتی تھی کہ اوڑا لیجاتی تھی اونکو درمیان آسمان و زمین کے اور دے مارتی تھی انکو پتھرون پر ✣ وہ ہوا دبور یعنی پچھوا تھی اول کہ آئی دیکھا عاد نے کہ مواشی اور لوگ اونکے مرد و نکو کہ باہر گھرون سے تھے اوڑا کر درمیان زمین و آسمان کے لیجاتی ہی مانند پرون کے اون سبھون نے گھرون مین آنکر دروازے بند کر لیے ہوا نے حکم الٰہی دروازے اونکے کھول کر تھل ریت کے اونپر لا ڈالے سات رات و دن اوس ریت کے نیچے رہے اور آہ آہ کی آواز اونکی سنائی دیتی تھی بعد ازان حق تعالی نے ہوا کو حکم کیا کہ ریت اونکے اوپر سے دور کر کر بدن اونکے دریا مین ڈال دے پس یونہین کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا نہین بھیجی اللہ تعالی نے عاد پر ہوا مگر بقدر انگوٹھے سیر کے کہ یہی اور عایشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جھکڑ چلتا ہوا کا تو فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ یعنی یا اللہ بلا شبہہ مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اس ہوا کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی اور بھلائی اوس چیز کی کہ بھیجی گئی ہی ساتھ اوسکے اور پناہ مانگتا ہو مین اسکی برائی سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ اسمین ہی اور برائی اوس چیز کی سے کہ بھیجی گئی ہی ساتھ اوسکے پھر جب ابر آتا آسمان پر متغیر ہوتا رنگ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور باہر آتے اندر کے اور اندر جاتے اور سامنے آتے اور پیٹھ پھیرتے پس جب مینہ برستا تو دور ہوتی وہ حالت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس پوچھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سبب اسکا پس فرمایا شاید کہ ہو یہ جیسا کہ کہا قوم عاد نے هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ✣ اور روایت ہی حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا نہین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ پھاڑ کر ہنستے یہان تک کہ دیکھو مین کوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین تھے آپ مگر مسکراتے اور تھے آپ جب دیکھتے ہوا یا ابر پہچانا جاتا نشان اوسکی فکر کا حضرت کے چہرہ مبارک مین پس کہا مینے یا رسول اللہ لوگ جب دیکھتے ہین ابر کو خوش ہو جاتے ہین بامید اسکے کہ ہو اسمین مینہ اور آپ جب دیکھتے ہین اوسکو تو پہچانی جاتی ہی آپکے چہرہ مبارک مین کراہت پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عایشہ کون سی چیز امن مین کرے مجکو اس سے کہ ہو اسمین عذاب بلا شبہہ عذاب کی گئی ایک قوم ساتھ ہوا کے اور بلا شبہہ دیکھا اوس قوم نے عذاب پس کہا اونھون نے هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا اخیر آیت تک ✣ معالم ✣ در منثور ✣ **تنبیہ** ✣ غور کرنا چاہیے ان روایتون مین کہ انسے معلوم ہوا کہ آدمی کو غافل نہونا چاہیے بہر حال ڈرتا رہے طرح بطرح سے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِیْ سِتَّةِ اَنْوَاعٍ مِّنَ الْخَوْفِ اَحَدُهَا اَنَّهٗ تَعَالٰی یَاْخُذُهٗ بِلَا اِیْمَانٍ بَغْتَةً وَالثَّانِیْ مِنْ قِبَلِ الْحَفَظَةِ اَنْ یَّکْتُبُوْا عَلَیْهِ مَا یَفْتَضِحُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالثَّالِثُ مِنْ قِبَلِ الشَّیْطٰنِ اَنْ یُّبْطِلَ عَمَلَهٗ وَالرَّابِعُ مِنْ قِبَلِ مَلَکِ الْمَوْتِ اَنْ یَّاْخُذَهٗ فِیْ غَفْلَةٍ بَغْتَةً وَالْخَامِسُ مِنْ قِبَلِ الدُّنْیَا اَنْ یَّغْتَرَّ بِهَا فَتَشْغَلَهٗ عَنِ الْاٰخِرَةِ وَالسَّادِسُ مِنْ قِبَلِ الْاَهْلِ وَالْعِیَالِ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِهِمْ فَیَشْغَلُوْهُ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ ✣ منبہات ✣

وَلَقَدْ مَکَّنّٰهُمْ فِیْمَآ اِنْ مَّکَّنّٰکُمْ فِیْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ

اور ہمنے مقدور دیے تھے اونکو جو تمکو مقدور نہین دیے اور اونکو دیے تھے کان اور آنکھین اور دل پھر کام نہ آئے اونکو کان اونکے

وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ کَانُوْا یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ○

نہ آنکھین اونکی نہ دل اونکے کسی چیز مین کہ تھے اسپر منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اور اولٹ پڑی اونپر جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے

اور تحقیق جگہہ دی تھی ہمنے قوم عاد کو بیچ اوس چیز کے کہ جگہہ نہین دی ہی ہمنے تمکو اوسمین اور بنائے تھے ہمنے قوم عاد کے لیے کان اور آنکھین

اور دل پس دفع نکیا اوسنے اونکے کانون نے اور اونکی آنکھون نے اور اونکے دلون نے کسی چیز کو از بسکہ انکار کرتے تھے خدا کی نشانیون کا اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے + اور ہمنے مقدور دیے تھے اونکو جو تمکو مقدور نہین دیے اور اونکو دیے تھے کان اور آنکھین اور دل پھر کام نہ آئے اونکو کان اونکے نہ آنکھین اونکی نہ دل اونکے کسی چیز مین اسپر کہ تھے منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اور اولٹ پڑی انپر جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے + **تفسیر** + اونکو دل اور کان اور آنکھ دیے تھے یعنی دنیا کے کام مین عقلمند تھے وہ عقل کام نہ آئی **مو** + سمجھ دی تھی ہمنے الخ یعنی اونکو جو قوت بدن اور طول عمر اور کثرت مال کی دی تھی وہ تمکو نہین دی اور کان الخ یعنی آلات ادراک و فہم کے دیے تھے تا دلیلین توحید حق کی دیکھین اور کلمات اوسکے سنین اور سمجھین چونکہ نسمجھے ہلاک کیا ہمنے اونکو باوجود اوس قوت بدنون اور طول عمر اور کثرت مال اونکی کے پس ہلاک کرنا تمہارا اے قریش کہ بنسبت اونکے بہت ضعیف ہو کیا دشوار ہے پس ڈرو اور ایمان لاؤ اور گھیر لیا اونکو الخ یعنی سزا اونکے ٹھٹھے کی اونپر اوتری کہ معذب ہوئے اور یہ تہدید ہے کفار مکہ کے لیے پھر زیادہ کی تہدید اونکی ساتھ قول پاک اپنے ولقد اھلکنا الخ کے + **بحر** + **مس** + **مع** +

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○

اور ہم کھپا چکے ہین جتنی تمہارے آس پاس ہین بستیان اور پھیر پھیر سنائین اونکو باتین شاید وہ پھر آوین **مو**

اور تحقیق ہلاک کیے ہمنے جو کچھ کہ گرد تمہارے ہین گانوؤن سے اور طرح بطرح بیان کین ہمنے نشانیان ہوے کہ وہ پھرین + **فتح** + اور ہم کھپا چکے ہین جتنی تمہارے آس پاس ہین بستیان اور پھیر پھیر سنائین اونکو باتین شاید وہ پھرین + **مو** + **تفسیر** + گرد تمہارے ہین الخ اہل مکہ کو اون سے یعنی بستیان ثمود کی اور قوم لوط کی اور مانند اونکے کے اور مراد بستی والے ہین اسی لیے فرمایا وصرفنا الآیات یعنی بار بار بیان کین ہمنے اونپر دلیلین طرح بطرح کی عبرتین تو کہ پھرین وہ کفر و سرکشی سے طرف ایمان کے پس پھرے وہ پس ہلاک کیا ہمنے اونکو + **مع** + **معالم**

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ

پھر کیون نہ مدد پہونچی اونکی جنکو پکڑا تھا اللہ سے ورے درجہ پانے کو پوجنا کوئی نہین گم ہوئے اونسے اور یہی جھوٹھ تھا اونکا

وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○

اور جو باندھتے تھے + **مو** +

پس کیون مدد نکی اونکی اونھون نے کہ معبود پکڑے تھے سوائے خدا کے قرب خدا ڈھونڈھتے ہوئے بلکہ گم ہوئے وہ اونکی نظر سے اور یہی جھوٹھ اونکا اور جو کچھ کہ افترا کرتے تھے + **فتح** + **تفسیر** + اونھون نے الخ یعنی بتون سے کہ معبود ٹھہرایا تھا اونکو اور شفیع قرب خدا ڈھونڈھتے تھے ساتھ اونکے کہتے تھے ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ یعنی یہ سفارشی ہمارے ہین نزدیک اللہ کے کیون نہ مدد کی اونکی گم ہو گئے یعنی غائب ہوئے اونکی مدد کرنے سے اور یہی ہی جھوٹھ یعنی نہ مدد کرنا معبودون کا اور غائب ہونا اونکا مدد سے یہی ہے اثر اونکے جھوٹھ کا کہ وہ معبود پکڑتے تھے بتون کا ہے اور ثمرہ شرک اونکے کا اور افترا اونکے کا اللہ پر جھوٹ کا + **مل** + **نکتہ** + ایک محقق کہتا ہے کہ آیت واذکر اخا عاد سے یہان تک اشارہ ہے ساتھ اسکے کہ جو روگردانی کرین توحید سے اور حق کی عبادت سے انجام کار اونکا یہی ہے کہ ہلاک ہوین جسم اور دین اونکے اور ہر چیز قسم دنیا اور لذتون سے محبوب اور خوش کرنے والی اونکی ہے وہی سبب عذاب و ہلاکت کی ہے اور الہہ باطلہ اونکے قسم قوی اور نفوس سے اور ہمنشین بد مدد اونکی نہین کر سکتے + **بحر** + **بیت** + اشکہا یم رفتہ رفتہ در گلو زنجیر شد + طفل دامن گیر ما آخر گریبان گیر شد + **تنبیہ** + ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اگلون کے احوال سنکر ڈرے

خدا سے اور نصیحت پکڑے جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ ٭ یعنی نیکبخت وہ ہے کہ غیر کو دیکھکر نصیحت پکڑے یعنی جسکو بری اور عیب کی بات کرتے دیکھے آپ نکرے اور جسکو اچھی بات کرتے دیکھے آپ بھی کرنے لگے حاصل یہ کہ اقتضا عقل یہ ہے کہ خدا تعالی کو پہچانے اور اوسکی اطاعت کرے اور اوسکی شان قہاری سے ڈرے اور شیطان کا کہنا نمانے اور دولت اسلام غنیمت جانے کیا خوب فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مَنْ جَمَعَ سِتَّةَ خِصَالٍ لَّمْ یَدَعْ لِلْجَنَّةِ طَلَبًا وَّلَا لِلنَّارِ مَهْرَبًا اَوَّلُهَا مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ تَعَالٰی فَاَطَاعَهٗ وَمَنْ عَرَفَ الشَّیْطٰنَ فَعَصَاهُ وَمَنْ عَرَفَ الْاٰخِرَةَ فَطَلَبَهَا وَمَنْ عَرَفَ الدُّنْیَا فَرَفَضَهَا وَمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ فَاتَّبَعَهٗ وَمَنْ عَرَفَ الْبَاطِلَ فَاتَّقَاهُ ٭ یعنی جسنے جمع کین چھ خصلتین خوب طلب کیا جنت کو اور بہت بھاگا دوزخ سے اول تو جسنے پہچانا اللہ تعالی کو پس فرمانبرداری کی اوسکی اور جسنے پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور جسنے پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور جسنے پہچانا دنیا کو پس ترک کیا اوسکو اور جسنے پہچانا حق کو پس پیروی کی اوسکی اور جسنے پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے ٭ اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اَلنِّعَمُ سِتَّةٌ اَلْاِسْلَامُ وَالْقُرْاٰنُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَافِیَةُ وَالسَّتْرُ عَنِ الْعُیُوْبِ وَالْغِنٰی عَنِ النَّاسِ ٭ یعنی نعمتین چھ ہین اسلام اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عافیت اور پردہ پوشی عیبون سے اور بے پروائی لوگون سے ٭ **منبہات** ٭ اب آگے اور طرح سے سمجھانا شروع کیا کفار کو آنحضرت کی طرف خطاب فرماکر کہ دیکھو قرآن کو جنون نے بھی سنکر ہدایت پائی تم کفار ایسے غبی ہو کہ تمکو کچھ مفید نہین ٭

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا

اور جب متوجہ کردیے ہمنے تیری طرف کتنے لوگ جنون میں سے سننے لگے قرآن پھر جب وہان پہنچے بولے چپ رہو پھر جب

قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ۝

تمام ہوا اولٹے گئے اپنی قوم کو ڈرسناتے ٭ **مو**

اور یاد کر جب متوجہ کیا ہمنے طرف تیرے ایک جماعت کو جن سے سننے لگے قرآن پس جب حاضر ہوئے آگے پیغمبر کے آپسمین کہنے لگے خاموش رہو پس جب تمام کیا گیا پھرے طرف قوم اپنی کے ڈراتے ہوئے ٭ **فتح** ٭ اور جب متوجہ کردیے ہمنے تیری طرف کتنے لوگ جنون میں سے سننے لگے قرآن پھر جب وہان پہنچے بولے چپ رہو پھر جب تمام ہوا اولٹے گئے اپنی قوم کو ڈرسناتے ٭ **تفسیر** ٭ حضرت نکلتے تھے حج کے دنون مین شہر مکہ سے باہر نماز صبح پڑھنے لگے اپنے یارون کے ساتھ اوسوقت کتنے جن سن گئے اور مسلمان ہوئے اور اپنی قوم کو جاکر سمجھایا اس بار حضرت سے نہین ملے پھر بہت لوگ مسلمان ہوکر ایک رات مکے سے باہر آئے حضرت اکیلے باہر گئے سب نے قرآن سیکھا اور دین قبول کیا سورہ جن مین اونکی باتین مفصل مذکور ہین اور جب سے حضرت کو وحی آئی تب سے جنون پر خبر آسمان سے بند ہوئی اونکو سبب معلوم نتھا قرآن جب سنا تو جانا اوسکا نزول ہوتا ہے اس سے خبر بند کی ہے ٭ **موا** ٭ خاموش رہو سنو اور تمام کیا گیا یعنی فارغ ہوئے آنحضرت قرآن پڑھنے سے ڈراتے ہوئے یعنی اپنی قوم کو عذاب سے اگر ایمان نلاوین روایت کیا گیا ہے کہ جن چوری سے سنا کرتے تھے احکام الٰہی آسمان پر جاکر پس جب نگہبانی ہونے لگی آسمان پر اور پھینکے جانے لگے اوپر شہاب یعنی شعلے کہا اونھون نے آپسمین کہ نہین ہے یہ مگر بسبب کسی امر عظیم کے کہ حادث ہوا ہے پس اوٹھے اور زمین سے سات نفر یا نو اشراف جن نصیبین کے سے یا نینوا کے سے کہ اونمین زوبعہ بھی تھا کہ نام ہے ابلیس کے بیٹے کا پس چلے وہ یہان تک کہ پہونچے وہ تہامہ مین پھر آئے طرف وادی نخلہ کے پس پایا اونھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے آدھی رات کو یا صبح کی نماز پڑھتے تھے پس سنی اونھون نے قراءت آپکی اور سعید

نہار بالکسر نام ہے زمین کا مکہ مین جانب یمن کے اور ... قاموس مین ہے ۱۲ منہ مد ظلہ

بن جبیر سے منقول ہے کہ نہین پڑھا قرآن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنون پر اور نہ دیکھا اونکو بجز اسکے کہ پڑھ رہے تھے اپنی نماز مین
پس گذرے جن حضرتؐ پر اور ٹھہر کر سننے لگے اور حضرتؐ کو خبر نہین تھی اسکی پس خبر دی آپ کو اللہ تعالی نے اونکے سننے کی اور بعضون نے
کہا کہ حکم کیا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو یہ کہ ڈراوین جنون کو اور پڑھین اونپر قرآن پھر متوجہ کیا اللہ تعالی نے طرف حضرتؐ کے ایک جماعت
کو اونمین سے پس فرمایا آپ نے یعنی صحابہ سے کہ مین حکم کیا گیا ہون یہ کہ پڑھون مین یعنی قرآن جنون پر آج کی رات پس کون ساتھ چلتا ہی میرے فرمایا
یہ تین بار پس چپ رہے سب سوا عبد اللہ بن مسعودؓ کے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہ نہین حاضر ہوا حضرت کے ساتھ شب جن مین کوئی سوا میرے
پس چلے ہم یہان تک کہ جب پہونچے ہم جانب اعلی مکے کے بیچ درون حجون[۹۱] کے پس کھینچا آپ نے میرے لیے ایک خط یعنی کنڈل اور فرمایا کہ
نہ نکلنا تو اس سے یہان تک کہ پھر ون مین طرف تیرے پھر شروع کیا حضرت نے قرآن پڑھنا اور سنا مینے شور و غوغا بہت پس فرمایا مجھسے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بعد پھرنے کے کہ آیا دیکھا تو نے کچھ عرض کیا مینے کہ ہان کالے کالے شخص دیکھے مینے پس فرمایا یہ جن نصیبین تھے
اور تھے وہ باران ہزار اور سورت جو پڑھی تھی اونپر اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ تھی اور ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جن ربیع الاول مین بیچ سن گیاران کے نبوت سے ✚ من ✚ در منثور ✚ جلالین ✚
منقول ہے کہ رسول خدا علیہ السلام بعد مرنے ابو طالب کے تنہا طرف طائف کے گئے تا وہان کے لوگون کو اسلام و نصرت کی طرف دعوت کرین
جب وہان پہونچے تو ملے ساتھ تین شخصون کے اشراف ثقیف سے اور اونکو بلایا اسلام کی طرف اونھون نے انکار کیا اور اپنے بیوقوفون کو
ورغلانا وہ آپکے درپے ہوئے گالی گلوچ دینے لگے اور شور و غوغا مچایا یہان تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے
بیٹون کے باغ مین پہونچے اوس وقت وہ بیوقوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے پھرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگور
کے درختون کے سائے مین بیٹھے اور حق تعالی سے دعا کی مدد کرنے کی ربیعہ کے بیٹون نے یہ تمام حال دیکھا ہی تھا بسبب صلۂ رحمی اپنے کے
تھوڑے سے انگور ایک طباق مین رکھکر اپنے غلام کے ہاتھ کہ عداس نام نصرانی تھا آنحضرت کے لیے بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بسم اللہ کہکر وہ انگور تناول فرمائے عداس نے چہرۂ مبارک پر نظر کر کر کہا واللہ یہ کلام اہل مکہ کے کلامون مین سے نہین ہے آنحضرتؐ نے اوس سے
پوچھا کہ تو کس شہر کا ہے اور دین تیرا کیا ہے عداس نے کہا کہ مین مرد نصرانی نینوا والون مین سے ہون آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مرد صالح یونس
بن متی کی بستی مین سے ہی تو عداس نے کہا کہ تم یونس کو کیا جانو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بھائی میرا پیغمبر ہے اور مین بھی پیغمبر ہون عداس آپ کے
پاے مبارک پر پڑا اور بوسہ دیا او عداس جب مسلمان ہو کر اپنے مالکون کے پاس آیا کہ ربیعہ کے بیٹے تھے تو ربیعہ کے بیٹون نے کہا ای عداس
کیون اس شخص کے پانون پر پڑا تو اور بوسہ دیا تو نے عداس نے کہا ای سردار میرے روے زمین پر کوئی شخص بہتر اس مرد سے نہین خبر دی مجکو
اوس چیز کی کہ سوا پیغمبر کے نجانے کہا اونھون نے وای تجپر ای عداس بچا رہیو کہ تجکو تیرے دین سے پھیر دے تیرا دین بہتر ہے اوسکے دین سے
بعد ازان حضرتؐ مکے کی طرف متوجہ ہوئے اور رات کو ایک نخلستان مین رہے جب تہجد کے لیے اوٹھے تو ایک گروہ کا جن نصیبین سے یا نینوا
مین سے کہ یمن کو جاتے تھے آنحضرت پر گذر پڑا قرات آنحضرتؐ کی سنکر اپنے تئین آنحضرت پر ظاہر کیا اور وہ سات شخص تھے شاصر ناصر
دس مس ازد ابیا احقم ✚ اور بقول بعض کے نو تھے زوبعہ بیٹا ابلیس کا بھی اونمین تھا اور بقول بعض کے دس باران تھے اور بقول
بعض کے ستر تھے اور بعد فارغ ہونے آنحضرتؐ کے نماز سے اونھون نے کچھ کچھ آنحضرت سے پوچھا اور آپ پر ایمان لائے اور رسول علیہ السلام
نے اونکو فرمایا کہ اپنی قوم مین جاکر دعوت اسلام کی طرف کرو اونھون نے اپنی قوم مین جاکر قرآن سنایا اور اسلام کی طرف دعوت کی ایک
جماعت اونکی قوم مین سے مسلمان ہو کر ہمراہ اونکے جناب آنحضرتؐ مین حاضر ہوئی جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرتؐ کو اونکے آنے کی خبر دی آنحضرت
نے رات کو عبد اللہ بن مسعود کے تئین ساتھ لے کر درہ پہاڑ حجون کے کہ بیچ اعلاے مکہ کے ہے گئے اور ایک خط کھینچکر عبد اللہ کو اوسمین بٹھایا

[۹۱] قولہ حجون بفتح حاء مہملہ مقامیست [illegible] جیم کوہی بمکہ ۱۲ صراح

اور فرمایا کہ اس دائرے سے باہر نہ نکلنا پھر آپ نے درے مین جاکر قرآن پڑھنا شروع کیا عبد اللہ بن مسعود اوس دائرے مین بیٹھے ہوئے
ہجوم و بھیڑ لوگون کی دیکھتے تھے اور الفاظ سخت سنتے تھے یہان تک کہ فجر ہوئی اور رسول علیہ السلام عبد اللہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ سورہا تھا
عبد اللہ نے کہا سویا نہین ہون مین بلکہ ہجوم کرنے ذاونکے سے ایسا خوف کرتا تھا مین اور بارہا چاہتا تھا کہ لوگونکو آواز دون مین جسوقت کہ آپ اونکو
اپنے عصا سے مارتے تھے اور فرماتے تھے بیٹھ او آنحضرت نے فرمایا اگر تو اس خط سے باہر آتا تو وہ تجکو اوچک لیجاتے پھر فرمایا آپ نے کہ ای عبد اللہ کچھ دیکھا
تو نے کہا عبد اللہ نے کہ مرد سیاہ سفید کپڑے پہنے ہوے مین نے دیکھے فرمایا کہ یہ جماعت نصیبین کے جنون کی تھی مجسے متاع و توشہ طلب کیا مینے ہڈیان اور گوبر
اور مینگنیان متاع و توشہ اونکا اور اونکے جانورون کا مقرر کیا اور اوسی وقت سے منع کیا رسول علیہ السلام نے مومنون کو استنجا کرنے سے
ساتھ ہڈی اور گوبر کے تا خوراک جنون کی گھناونی نہو اور پھر عبد اللہ نے اونکے الفاظ سخت کا حال پوچھا فرمایا کہ وہ آپسمین بیچ قتل ایک مقتول
کے نزاع رکھتے تھے اونکے درمیان مین حکم حق کیا مینے پھر آنحضرت نے حاجت انسانی قضا کی اور عبد اللہ کے پاس آکر پانی طہارت کے لیے
طلب کیا عبد اللہ نے کہا پانی میرے پاس نہین ہی چھاگل مین کچھ نبیذ ہی فرمایا پانی پاک اور کھجور پاک ہی پس عبد اللہ نے نبیذ آپکے دست مبارک پر
ڈالی اور وضو کروایا ان آیتون مین اور سورۂ جن مین بیان اس قصے کا ہی ✤ بحر من المعالم مختصراً

قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي

بولے ای قوم ہماری ہمنے سنی ایک کتاب جو اوتری ہی موسی کے بعد سچا کرتی سب اگلیون کو سمجھاتی

إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ ○

سچا دین اور ایک راہ سیدھی ✤ موضح

کہا جنون نے ای قوم ہماری تحقیق ہمنے سنی ہی ایک کتاب یعنی قرآن کہ اوتاری گئی بعد موسی کے باور رکھنے والی اوس چیز کی کہ پہلے
اوس سے تھی یعنی توریت وغیرہ راہ دکھاتی ہی طرف دین راست کے اور طرف راہ درست کے ✤ فتح ✤ بولے ای قوم ہماری ہمنے
سنی ایک کتاب جو اوتری ہی موسی کے بعد سچی کرتی ہی سب اگلیون کو سمجھاتی سچا دین اور ایک راہ سیدھی ✤ تفسیر
حضرت سلیمان کے وقت سے توریت انہین مشہور تھی ✤ موضح ✤ کہا بعد موسی کے اسلیے کہ وہ تھے ملت یہود پر اور ابن عباس سے منقول ہی
کہ جنون نے نہین سنا تھا امر عیسی کا یعنی رسول ہونا اونکا اسلیے اس طرح کہا ✤ مد

يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ○

ای قوم ہماری مانو اللہ کے بلانے والے کو اور اوسپر یقین لاؤ کہ بخشے تمکو کچھ تمہارے گناہ اور بچاوے تمکو ایک دکھ کی مار سے ✤ موضح

ای قوم ہماری قبول کرو تم بات بلانے والے کی طرف حق کے اور ایمان لاؤ اوسپر تو بخشے خدا تمہارے لیے بعض گناہ تمہارے
اور پناہ دیوے تمکو عذاب دردینے والے سے ✤ تفسیر ✤ بات بلانے والے کی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعض گناہ یا اسلیے
فرمایا کہ حقوق لوگون کے نہین بخشے جاوینگے بدون رضا حقوالون کے کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہین ثواب ہی جنکے لیے سوا
نجات کے آگ سے بسبب اس آیت کے اور کہا مالک اور ابن ابی لیلی اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ نے کہ اونکے لیے ثواب اور عذاب
اور ضحاک سے ہی کہ وہ داخل ہونگے جنت مین اور کھاوینگے اور پیوینگے بسبب قول اللہ تعالی کے لم یطمثھن انس قبلھم
ولا جان ✤ مد ✤ کہا ابن عباس نے پس گیا ماننا اونکا اونکی قوم مین سے قریب ستر شخصون نے پس پھرے وہ طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور ملے حضرت سے بطحا مین پس پڑھا حضرت نے اونپر قرآن اور امر و نہی کی اونکو اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم رسول ہوکر آئے تھے تمام جن و انس کے لیے کہا مقاتل نے کہ نہین مبعوث ہوا کوئی اور نبی پہلے حضرت کے طرف تمام جن و انس کے

اور اختلاف کیا ہی علمانے مومن جنون کے حق مین کہا لیث نے کہ جنون کا ثواب یہ ہوگا کہ بچائے جاوینگے آگ سے پھر کہا جاویگا انکو کہ ہوجاؤ مٹی مانند جانورون کے اور ابو زناد نے کہا کہ جب حکم کیا جاویگا درمیان انس و جن کے تو کہا جاویگا مومن جنون کو کہ ہوجاؤ مٹی پس ہوجاوینگے مٹی پس اوسوقت کہیگا کافر یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا اور کہا حمزہ بن حبیب نے کہ جن کے لیے ثواب ہوگا اور یہی آیت لَمْ یَطْمِثْھُنَّ اِنْسٌ قَبْلَھُمْ وَلَا جَآنٌّ کہا ضمرہ نے پس انسان عورتین انسان کے لیے ہونگی اور جنیات جن کے لیے اور کہا عمر بن عبد العزیز نے کہ مومن جن گرد جنت کے ہونگے نہ اندر اوسکے ✤ **معالم** ✤ اور روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سے بطریق مرفوع کے کہ پیدا کی گئی کھجور اور انار اور انگور حضرت آدمؑ کی باقی رہی ہوئی مٹی سے اور روایت کیا طبرانی نے ابی امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ پیدا کی گئی حور عین زعفران سے اور ابی الدردا سے ہی بطریق مرفوع کے کہ پیدا کیا اللہ عز و جل نے جن کو تین قسم پر ایک قسم تو سانپ اور بچھو اور زمین کے کیڑے ہین اور ایک قسم مانند ہوا کے اور ایک قسم ہی کہ اونپر حساب و عذاب ہی اور پیدا کیا اللہ نے انسان کو تین اقسام پر ایک قسم مانند چارپایون کے اور ایک قسم ہین کہ بدن تو اونکے آدمیون کے سے ہین اور روحین اونکی شیطانون کی سی اور ایک قسم اللہ کے سایہ مین ہونگے اوسدن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسی کا اور یہہ جو فرمایا کہ ایک قسم ہونگے کہ اونپر حساب و عذاب ہوئیگا اسمین اشارہ ہی طرف قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے اور توقف کرنے اونکے سے جنون کے حق مین بیچ ملنے ثواب کے واللہ اعلم بالصواب ✤ **مرقات**

وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَلَیْسَ لَہٗ مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءُ ۚ اُولٰٓئِکَ

اور جو کوئی نمانیگا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تھکا سکیگا بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین اوسکو اوسکے سوا مددگار وہ لوگ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

بھٹکتے ہین صریح ✤ **موضح** ✤

اور جو کوئی کہا نمانے خدا کی طرف بلانے والے کا پس نہین ہی عاجز کرنے والا زمین مین اور نہین ہین اوسکے لیے سوا خدا کے دوست وہ جماعت بیچ گمراہی ظاہر کے ہین ✤ **فتح** ✤ اور جو کوئی نہ مانیگا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تھکا سکے گا بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین اوسکے سوا مددگار وہ لوگ بھٹکتے ہین صریح ✤ **تفسیر** ✤ بھاگ کر زمین مین اوپر سے فرشتے مارتے ہین تو زمین ہی کو بھاگتے ہین ✤ **موضح** ✤ نہین ہی عاجز کرنے والا الخ یعنی نہین عاجز کریگا اللہ کو کہ بھاگ کر اوس سے کہین نکل جاوے دوست یعنی مددگار کہ دفع کرین اوس سے عذاب ✤ **جلالین** ✤ **تنبیہ** ✤ جاے غور ہی کہ یہ قرآن ایسا عظیم الشان ہی کہ اثر اسکا جنات کے دلون مین بھی ہوا اور افسوس آدمزاد پر کہ اسکی قدر نجانین اور اسکے پڑھنے اور عمل کرنے پر متوجہ نہون روایت ہی حارث اعور سے کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی کوفے کے لوگون پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہان لوگ مشغول تھے بیفائدہ باتون مین یعنی قصون وغیرہ مین اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا مین حضرت علیؓ کے پاس اور خبر دی مینے اونکو اسکی پس فرمایا حضرت علیؓ نے کیا تحقیق کی اونھون نے یہ بات یعنی چھوڑ دیا اونھون نے قرآن اور مشغول ہوئے بیفائدہ باتون مین کہا مینے کہ ہان فرمایا حضرت علیؓ نے خبردار ہو تحقیق سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگون مین اور برے مذاہب نکالینگے کہا مینے کس طرح خلاصی ہوگی اوس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوس سے عمل کرنا ہی کتاب اللہ پر اوسمین خبر ہی پہلون تمہارے کی یعنی اگلی امتون کی خبرین اور خبر ہی اوس چیز کی کہ پیچھے تمہارے ہی یعنی علامتین قیامت کی اور احوال قیامت کے اور اوسمین حکم ہی اوس چیز کا کہ واقع ہی درمیان تمہارے یعنی کفر اور ایمان اور اطاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلامی اور معاملات آپسکے وہ فرق کرنے والا ہی درمیان حق و باطل کے نہین بیہودہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور جسنے ڈھونڈی

ہدایت اوسکے غیر مین یعنی کتابون مین اور علمون مین کہ نہین نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہین ساتھہ اوسکے گمراہ کریگا اوسکو اللہ اور وہ
رسّی اللہ کی ہی استوار یعنی رسّی قوی ہی معرفت اور قرب آلہی کا اور وہ ہی مذکور باحکمت اور وہ راہ سیدھی ہی وہ ایسا ہی کہ نہین کج ہوتین
بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین حق سے طرف باطل کے اور نہین ملتین ساتھہ اوسکے زبانین نہین سیر ہوتے اوس سے علما اور نہین پرانا ہوتا بسبب
کثرت مزاولت کے اور نہین تمام ہوتے عجائب اوسکے اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نے اوسوقت کہ سنا اوسکو یہان تک کہ کہا تحقیق ہمنے
سنا قرآن عجب راہ بتاتا ہی طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھہ اوسکے جسنے کہا موافق اوسکے اوسنے سچ کہا اور جسنے عمل کیا اوسپر
ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا ساتھہ اوسکے یعنی درمیان لوگون کے انصاف کیا اور جسنے بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکے یعنی طرف ایمان لانے اور
عمل کرنے کے اوسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے ✣ **مشکوٰۃ** ✣ **ف** ✣ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور
نہ عمل کیا اوسپر کہا طیبی نے کہ جسنے ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمے پر ایسی آیت و کلمہ کہ واجب ہی عمل کرنا اوسپر یا ترک کی قرات
اوسکی از راہ تکبر کے کافر ہو جاتا ہی اور جسنے چھوڑا پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل و ضعف کے باوجود اعتقاد تعظیم اوسکے پس نہین گناہ اوسپر
ولیکن وہ محروم ہی ثواب سے اور نہین کج ہوتین بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کرے اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سے
اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض و خوارج وغیرہ بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین **جواب**
یہ کہ سبب اونکی گمراہی کا یہ ہی کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتے ہین اسلیے کہ چھوڑ دین اونھون نے حدیثین حضرت کی کہ جنسے مقصد کلام اللہ کا
معلوم ہوتا ہی اور نہ تقلید کی اونھون نے اونکی کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ و غیرہم رضی اللہ عنہم پس نہ پہچانا اونھون نے
قرآن کو حق پہچاننے کا اسواسطے بزرگون نے فرمایا ہی ✣ **بیت** ✣ زانکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی ✣ این ست جوابش کہ جوابش ندہی ✣
اور اسی لیے کہا ہی جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو کوئی نہ یاد کرے قرآن اور نہ سیکھے حدیث نہ پیروی کیجاوے اوسکی اور جو کوئی داخل ہوا ہمارے
طریقے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر پس وہ مسخرہ ہی شیطان کا اسلیے کہ علم ہمارا مقید ہی ساتھہ کتاب و سنت کے
اور نہین ملتین ساتھہ اوسکے زبانین یعنی اور عبارتا اسکے مانند نہین ہو سکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی کے اور نہین سیر ہوتے اوس سے
علما یعنی نہین احاطہ کر سکتے اسکی کنہ کو علما اسقدر کہ ٹھیر رہین اوسکی طلب سے مانند ٹھیر رہنے اوس شخص کے کہ سیر ہوتا ہی کھانے سے
بلکہ جب مطلع ہوتے ہین ایک چیز پر حقائق اوسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت
قرات اوسکے کی اور سننے اخبار و اذکار اوسکے کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ تر پاتا ہی حلاوت
بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ نہ سمجھے معنی اوسکے ✣ **ع** ✣ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سِتَّةُ اَشْيَاءَ هُنَّ غَرِيبَةٌ
فِي سِتَّةِ مَوَاطِنَ الْمَسْجِدُ غَرِيبٌ فِيمَا بَيْنَ قَوْمٍ لَا يُصَلُّونَ فِيهِ وَالْمُصْحَفُ غَرِيبٌ فِي مَنْزِلٍ
لَا يَقْرَؤُونَ فِيهِ وَالْقُرْآنُ غَرِيبٌ فِي جَوْفِ فَاسِقٍ وَالْمَرْأَةُ الْمُسْلِمَةُ الصَّالِحَةُ غَرِيبَةٌ فِي
يَدِ رَجُلٍ ظَالِمٍ سَيِّئِ الْخُلُقِ وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ غَرِيبٌ فِي يَدِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةٍ وَالْعَالِمُ غَرِيبٌ فِي مَا بَيْنَ
قَوْمٍ لَا يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ مِنْهُ ✣ **منبہات** ✣ یعنی چھ چیزین غریب ہین چھ جگہون مین مسجد غریب ہی اوس قوم مین
کہ نہین نماز پڑھتے اوسمین اور مصحف غریب ہی اوس گھر مین کہ نہین پڑھتے اوسمین اور قرآن غریب ہی فاسق کے دل مین اور عورت مسلمان
صالحہ غریب ہی بیچ ہاتھہ مرد ظالم بدخلق کے اور مرد صالح غریب ہی عورت بد کے ہاتھہ مین اور عالم غریب ہی اوس
قوم کے درمیان مین کہ نہین سنتی بات اوسکی ✣ اب آگے مشرکون کو کہ جو منکر قیامت و حشر کے تھے سمجھانا
شروع کیا ✣

ف یعنی چھوڑ دیا عمل [illegible] ۱۲ مولانا

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ
کیا نہین دیکھتے کہ وہ اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا اونکے بنانے مین وہ سکتا ہی کہ جلاوے

الْمَوْتٰى بَلٰى إِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
مردے کیون نہین وہ ہر چیز کر سکتا ہی ۱۲ مو

کیا نہین یقین کیا منکرون نے یہ کہ جس خدانے پیدا کیے ہین آسمان و زمین اور نہین تھکا اونکے پیدا کرنے مین توانا ہی اسپر کہ زندہ کرے مردون کو ہان یونہین ہی تحقیق وہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲ فتح + کیا نہین دیکھتے کہ وہ اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا اونکے بنانے مین وہ کر سکتا ہی کہ جلاوے مردے کیون نہین وہ ہر چیز کر سکتا ہی + مو

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا
اور جسدن سامنے لائے منکرون کو آگ کے آیا یہ ٹھیک نہین کہین گے کیون نہین قسم ہی ہمارے رب کی کہا تو چکھو

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝
مار بدلا اوسکا جو تم منکر ہوتے تھے ۱۲ مو

اور جسدن کہ پیش لائے جاوینگے کافر آگ پر کہا جاویگا کیا نہین ہی یہ وعدہ درست کہینگے کافر ہان قسم پروردگار ہمارے کی درست ہی کہیگا خدا پس چکھو عذاب بسبب اسکے کہ کافر تھے تم ۱۲ فتح + اور جسدن سامنے لائے منکرون کو آگ کے اب یہ ٹھیک نہین کہینگے کیون نہین قسم ہی ہمارے رب کی کہا تو چکھو مار بدلے اوسکے جو تم منکر ہوئے تھے ۱۲ مو + پاک پروردگار کفار کو سمجھا کر اب متوجہ ہوا اپنے حبیب کیطرف کہ اے نبی اگر یہ کافر نہین سمجھتے ہین اور تیری انذار رسانی سے باز نہین آتے تو تو صبر کر جیسا کہ فرمایا +

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ
سو تو ٹھہرا رہ جیسے ٹھہرے رہے ہین ہمت والے رسول اور شتابی نکر انکے واسطے یہ لوگ جسدن دیکھینگے جس چیز کا انسے

لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُونَ ۝
جیسے ڈھیل نپائی تھی مگر ایک گھڑی دن پہونچا دینا ہی اب وہی کھپینگے جو لوگ بیحکم ہین ۱۲ مو

پس صبر کر جیسا کہ صبر کیا تھا عالی ہمت والون نے پیغمبرون مین سے اور شتاب نکر عذاب کو واسطے اونکے جسدن کہ دیکھینگے اوس چیز کو کہ وعدہ دیا جاتا ہی اونکو ایسے ہونگے کہ وہ نہین رہے تھے مگر ایک ساعت دن سے یہ پیغام پونہچانا ہی پس ہلاک نہین کیے جاوینگے مگر قوم بدکار ۱۲ فتح + سو ٹھہرا رہ جیسے ٹھہرے رہے ہین ہمت والے رسول اور شتابی نکر انکے واسطے یہ لوگ جسدن دیکھینگے جس چیز کا انسے وعدہ ہی جیسے ڈھیل نپائی تھی مگر ایک گھڑی دن پہونچا دینا اب وہی کھپینگے جو لوگ بیحکم ہین + **تفسیر** ڈھیل نپائی تھی دنیا مین یعنی اب تعذیر سمجھتے ہین کہ عذاب کیون نہین آتا اوسدن جانینگے کہ بہت شتاب آیا دنیا مین ہم ایک ہی گھڑی رہے یا عالم قبر کا رہنا ایک گھڑی معلوم ہوگا دکھ کی گذری مدت تھوڑی معلوم ہوتی ہی ۱۲ مو + اب جاننا چاہیے کہ من الرسل مین من تبعیض کے لیے ہی اور مراد اولوالعزم سے وہ رسول ہین کہ ذکر کیے گئے احزاب مین وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرٰهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ + اور جب لیا ہمنے نبیون سے عہد اونکا اور تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم اور موسی اور عیسی بیٹے مریم سے + اور یونس نہین ہین اونمین سے بسبب قول اللہ تعالی کے وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ یعنی اور نہو تو مانند مچھلی والے کے یعنی یونس کے اور ایسے ہی آدم علیہ السلام نہین ہین اولوالعزم سے بسبب قول اللہ تعالی کے وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا + اور نہین پائی ہمنے

واسطے اونکے عالی ہمتی یا صبر بیان کے لیے ہی بس ہوگا اولوا العزم صفت سارے رسولون کی شتاب طلب کر یعنی کفار قریش کے لیے
عذاب یعنی دعا کر اونکے لیے جلد آنے عذاب کی کیونکہ وہ اوترنے والا ہی اونپر خواہ مخواہ اگرچہ ڈھیل سے آوے ایک ساعت دن سے یعنی
کفار او سوقت کم جانینگے مدت ٹھہرنے اپنے کی دنیا مین یہان تک کہ گمان کرینگے اوسکو ایک ساعت دن سے اور لفظ بلٰغ کی تقدیر یہ
ہذا بلٰغ یعنی یہ جو وعظ کیے گئے تم کفایت ہی نصیحت مین یا یہ تقدیر ہی ہذا التبلیغ من الرسل یعنی یہ پونچانا ہی رسولون سے اور
ہلاک نہین کیے جاوینگے یعنی ساتھ عذاب خدا کے مگر قوم بدکار یعنی مشرک خارج ہین نصیحت قبول کرنے سے اور عمل کرنے سے بموجب اوسکے ف فلا تستعجل طلب کر
واسطے اونکے یعنی اپنی قوم کے لیے اوترنا عذاب کا اونپر گویا حضرت تنگ ہوئے اونسے پس چاہا اوترنا عذاب کا اونپر پس حکم کیے گئے آنحضرت ساتھ صبر کرنے کے اور ترک کرنے
جلدی چاہنے عذاب کے کیونکہ وہ اوترنے والا ہی خواہ مخواہ جسدن کہ دیکھینگے اوس چیز کو کہ وعدہ دیے جاتے ہین یعنی عذاب جو آخرت مین دیکھینگے
باوجود مدت دراز تک رہنے کے یعنی دنیا مین یہ سمجھینگے اپنے گمان مین کہ نہین ٹھہرے دنیا مین مگر ایک ساعت دن سے بلٰغ یعنی یہ قرآن
تبلیغ یعنی پونچانا ہی اللہ کی جانب سے طرف تمھارے پس نہین ہلاک ہونگے وقت دیکھنے عذاب کے مگر قوم کافر ف ج اور بعضون نے کہا کہ
اولوا العزم چھ ہین نوح اور ہود اور صالح اور لوط اور شعیب اور موسی جو مذکور ہین سورۂ اعراف اور شعرا مین اور کہا مقاتل نے کہ وہ چھ
ہین نوح کہ صبر کیا اوسنے اپنی قوم کی ایذا پر اور ابراہیم کہ صبر کیا اوسنے آگ پر اور اسحق کہ صبر کیا ذبح پر اور یعقوب کہ صبر کیا حضرت
یوسف کے گم ہونے پر اور اپنی بینائی کے جاتے رہنے پر اور یوسف کہ صبر کیا اوسنے کنوین مین اور قید خانے مین اور ایوب کہ صبر کیا
بیماری مین اور بعضون نے کہا کہ وہ اٹھارہ تن ہین جو کہ مذکور ہین سورۂ انعام مین یعنی چھ تو یہی جو ابھی مذکور ہوئے اور بارہ یہ داؤد
اور سلیمان اور موسی اور ہارون اور زکریا اور یحیی اور عیسی اور الیاس اور یوشع اور یونس اور لوط اور اسمعیل ف کلبی نے کہا کہ وہ وہ ہین
کہ حکم کیے گئے ساتھ جہاد کے اور لڑے وہ دشمنان دین سے مگر ایک ساعت دن سے یعنی جب دیکھینگے کفار عذاب کو ہوگا دیر تک ٹھہرنا اونکا دنیا مین
اور برزخ مین مانند ٹھہرنے ایک ساعت کے دنیا سے اسلیے کہ جو کچھ گذر گیا اگرچہ تھا طویل ہوگا کالعدم یعنی بسبب دیکھنے سختی عذاب کے
نہین ہلاک کیے جاوینگے یعنی ساتھ عذاب کے جب کہ اوترے گا مگر قوم بدکار خارج امر اللہ تعالی کے سے کہا زجاج نے تاویل اسکی یہ ہی کہ نہین
ہلاک ہونگے ساتھ رحمت خدا کے اور فضل اوسکے کے مگر قوم بدکار اور اسی لیے کہا ہی ایک قوم نے کہ نہین ہی بیچ امیدواری رحمت خدا کے
کوئی آیت قوی تر اس آیت سے ف معا روایت ہی حضرت عایشہ رض سے کہ کہا روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر رہے خالی
پیٹ پھر روزہ رکھا پھر رہے خالی پیٹ پھر روزہ رکھا اور فرمایا آپ نے ان الدنیا لا تنبغی لمحمد ولا لال محمد یا عایشۃ
ان اللہ لم یرض من اولی العزم من الرسل الا بالصبر علی مکروھھا والصبر عن محبوبھا ثم لم یرض
منی الا ان یکلفنی ما کلفھم فقال فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل فانی واللہ لاصبرن
کما صبروا ولاجھدن ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ف یعنی بلا شبہہ دنیا نہین لائق ہی محمد
کے لیے اور نہ آل محمد کے لیے ای عایشہ بلا شک اللہ نہین راضی ہوا عالی ہمت رسولون سے مگر ساتھ
صبر کرنے کے اوپر مکروہات دنیا کے اور ساتھ صبر کرنے کے اچھی چیزون دنیا کی سے پھر نہ راضی ہوا مجھسے بدون اسکے کہ تکلیف دے مجھکو
اوس چیز کی کہ تکلیف دی اور انبیا کو پس فرمایا فاصبر کما صبر الخ اور بلاشبہہ قسم اسکی ہی اللہ صبر کرونگا جیسا کہ صبر کیا اور انبیا نے
اور البتہ مشقت کرونگا مین یعنی طاعت مین اور نہین ہی پھرنا گناہ سے اور نہ قوت طاعت پر مگر اسکی مدد سے ف اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب طلب کرے تو حاجت اور دوست رکھے تو یہ کہ روا کیجاوے حاجت پس کہہ لا الہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ رب السموات والارض

۵۷
اور عالم مین نہین پھرنے الی اللہ [illegible]
[illegible] من طاعۃ والمعاصی
والصابرین کی صبر [illegible] ۱۲

وربّ العرش العظیم الحمد للہ ربّ العلمین کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحٰھا
کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نھار بلٰغ فھل یھلک الا القوم الفسقون
اللھم انی اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والسلامۃ من کل اثم والغنیمۃ
من کل برّ والفوز بالجنۃ والنجاۃ من النار اللھم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھمّا الا فرّجتہ
ولا حاجۃ ھی لک رضی الا قضیتھا یا ارحم الراحمین + در منثور + تنبیہ + باب اول صبر کے
صبر لغت میں بمعنی حبس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہی ایک چیز سے کہ اوسکو فارسی میں شکیبائی کہتے ہیں اور شرع میں غالب لانا داعیہ حق کا
اوپر باعث نفس کے وقت مقابلے کے اور شیخ نجم الدین کبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صبر ہرانا حظوظ نفس سے ہی ساتھ مجاہدے کے اور ثابت رہنا
اور باز رکھنے نفس کے محبوبات اوسکے سے اور عوارف میں لکھا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدا کے تعالی پر ساتھ صدق توجہ اور دوام
مراقبہ اور قطع کرنے خواہشوں اور خطروں کے اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادائے فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جو آ ہی
نفل سے صبر کرنا ہی فقر و شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمے پہلے کے اور چھپانا مصیبتوں کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال
و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کے بہت ہیں اور بہت لوگ ہیں کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہیں رہ سکتے انتہی + اور صبر بھی باوجود کثرت
اقسام کے استعمال میں مخصوص ہی ساتھ صبر کرنے کے بلاؤں اور مصیبتوں اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق میں ہی + ح
صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اسکا سلامت رہے اور عبادت میں مشغول رہ سکے کہ ساتھ جزع فزع اور تاسف کے عبادت نہیں میسر ہو سکتی
اور خیر دنیا اور آخرت کی بھی وعدہ کی گئی ہی صبر کرنے پر ایک تو فتحیابی دشمنوں پر ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے فاصبر ان العاقبۃ
للمتقین + پس صبر کرنا بلا شبہ انجام بخیر ہی متقیوں کے لیے اور دوسرے مراد کو پہونچنا ہی صبر کے سبب سے جیسا کہ فرمایا وتمت کلمت
ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا + اور تیسرے مقدم و امام ہونا ہی جیسا کہ فرمایا وجعلنٰھم ائمۃ یھدون
بامرنا لما صبروا + اور چوتھے تعریف کرنا حق کا ہی جیسا کہ فرمایا انا وجدنٰہ صابرا نعم العبد انہ اوّاب ○
اور پانچویں بشارت ہی وبشر الصّٰبرین اور خوشخبری دے صبر کرنے والوں کو + اور چھٹے محبت خدا کے تعالی کی ہی کہ فرمایا ان اللہ
یحب الصّٰبرین + بلا شبہ اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنے والوں کو اور ساتویں پانا درجات بلند کا ہی کہ فرمایا اولٰئک یجزون
الغرفۃ بما صبروا یہ لوگ جزا دیے جاوینگے بالاخانے بسبب صبر کرنے کے اور آٹھویں بزرگی اور سلام پہونچتا ہی اللہ تعالی
کی طرف سے کہ فرمایا سلام علیکم بما صبرتم سلام ہی تمپر بسبب صبر کرنے تمھارے کے اور نویں پانا ثواب بے نہایت کا ہی کہ
فرمایا انما یوفی الصّٰبرون اجرھم بغیر حساب ○ سوا اسکے نہیں کہ پورا دیے جاوینگے صابر ثواب بیحساب + پس
کوشش کرے ایسی خصلت بزرگ کے حاصل کرنے میں اور اوسکے حاصل کرنے کو اہم مہمات اور فضیلت جاننا چاہیے اور مراد بے صبر سے منع کرنا
نفس کا ہی جزع سے اور جزع ذکر کرنا عجز اپنے کا ہی سختی سے اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سے بطریق قطع اور حکم
کے پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنے صبر کا یہ ہی کہ تامل کرے اسمیں کہ جو کچھ مقدر ہی جزع فزع سے متغیر نہیں ہوتا
اور نہ کم و بیش اور نہ مقدم و موخر اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہی پھر جاننا چاہیے کہ صبر چار قسم پر ہی ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا
استقامت طاعت پر ہی دوسرے صبر کرنا گناہوں کے کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سے یعنی زائد حاجت سے اور چوتھے صبر کرنا اوپر
شدائد اور مصیبتوں دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی یہ سب بجا لاوے عبادت میں مستقیم ہوگا اور گناہوں سے امن میں رہیگا اور دنیا کی بلاؤں سے
اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا پاویگا اور بہت سے ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع فزع کریگا سب نعمتوں سے محروم رہیگا اور عبادت

بسبب ایمان لانے کے نابود ہوئے اور بعضون کے نزدیک مراد مکر وکید کرنا کفار کا ہی ساتھ رسول خدا کے اوسکو باطل کیا اللہ تعالی نے بلکہ اولٹے وہی اوسکے وبال مین گرفتار ہوئے ✤ **بحر من المعالم وغیرہ** ✤

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ

اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد پر اور وہی ہی سچا دین اونکے رب کی طرف سے

عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝

اوتارین اونسے برائیان اونکی اور سنوارا اونکا حال ✤ **مو**

اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کیے کام اچھے اور معتقد ہوئے اوس چیز کے کہ اوتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ سچی ہی آئی ہی اونکے پروردگار سے دور کین اونسے برائیان اونکی اور سنوارا حال اونکا ✤ **فتح** ✤ اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد پر اور وہی ہی سچا دین اونکے رب کی طرف سے اوتارین اونسے برائیان اونکی اور سنوارا اونکا حال ✤ **تفسیر** ✤ پہلے زمانے مین سب خلق کو تکلیف نتھی ایک شرع کی اسوقت سب جہان کو ایک حکم ہی اب سچا دین یہی ہی اور کام بھلے برے مسلمان بھی کرتے ہین اور کافر بھی لیکن سچا دین ماننے کو یہ قبولیت ہی کہ نیکی ثابت اور برائی معاف اور نہ ماننے کی یہ سزا ہی کہ نیکی برباد اور گناہ لازم ✤ **مو** ✤ وہ لوگ کہ ایمان لائے یہ کتنے ایک لوگ ہین قریش سے یا انصار سے یا اہل کتاب سے یا عام معتقد ہوئے اوس چیز کے الخ کہ وہ قرآن ہی اور بعضون نے کہا کہ دین محمد کا وہی حق ہی اسلیے کہ نہین منسوخ ہوگا اور وہ ناسخ ہی اور دینون کا دور کین بسبب ایمان اور عمل صالح اونکے کے برائیان جو کہ تھین قسم کفر اور معاصی سے بسبب رجوع کرنے اونکے کے اونسے اور بسبب توبہ کرنے اونکے کے اور سنوارا احوال اونکا ساتھ توفیق دینے کے امور دین مین اور ساتھ مسلط کرنے کے دنیا پر بسبب کرنے مدد و تایید کے ✤ **عل** ✤

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ

یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹھی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے رب کی طرف سے یون بتاتا ہی

اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝

اللہ لوگون کو اونکے احوال ✤ **مو** ✤

یہ بسبب اسکے ہی کہ کافرون نے پیروی کی جھوٹی بات کی اور مومنون نے پیروی کی دین سچے کی کہ جانب پروردگار اونکے سے ہی اسی طرح بیان کرتا ہی خدا واسطے لوگون کے مثالین اونکی ✤ **فتح** ✤ یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے رب کی طرف سے یون بتاتا ہی اللہ لوگون کو اونکے احوال ✤ **مو** ✤ **تفسیر** ✤ ذٰلِكَ مبتدا ہی اور مابعد اوسکا خبر اوسکی یعنی یہ امر کہ وہ نابود کرنا اعمال ایک فریق کا ہی دونون فریق مین سے اور دور کرنا برائیون دوسرے فریق کا ہی ہوا بسبب اتباع کافرون باطل کا کہ وہ شیطان ہی اور بسبب اتباع مومنون حق کا کہ وہ قرآن ہی اسی طرح یعنی مثل اس بیان کے بیان کرتا ہی اللہ لوگون کے لیے مثالین اونکی یعنی احوال اونکے کہ کافرون کے عمل نابود کیے جاوینگے اور مومنون کے گناہ بخشے جاوینگے ✤ **عل** ✤ **تنبیہ** ✤ ان آیتون سے معلوم ہوا کہ کفر کرنا اور اللہ کی راہ سے روکنا سبب ہین نابود ہونے اعمال کے اور ایمان لانا اور اچھے عمل کرنے سبب ہین دور ہونے برائیون کے اور سنورنے حال کے پس جب تک کہ خوف الٰہی اور مجاہدہ نفس کا نہ اختیار کریگا نہ بچیگا کفر اور نابود ہونے عمل کے سے اور نہ ایمان حاصل ہوگا اور نہ اعمال نیک کریگا کہ جنسے برائیان دور ہوون پس اقتضائے عقل یہی ہی کہ خوف الٰہی اپنے مین پیدا کرے اور مجاہدہ نفس کا اختیار کرے تا دین و دنیا کی بلائین دفع ہوون اور نعمتین دارین کی ہاتھ لگین چنانچہ بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ مَنْ لَّمْ یَكُنْ یَخْشَ اللّٰهَ لَمْ یَنْجُ مِنْ ذَلَّةِ اللِّسَانِ وَمَنْ لَّمْ یَخْشَ فَقَدْ وَرَدَ عَلَی اللّٰهِ

تخصیص الایمان بالمنزل علی محمد بین بالحجب الایمان بالتعظیم شانہ وکذلک بالجملۃ الاعتراضیۃ ...

ربع

لم ينج قلبه من الحرام والشبهة ومن لم يكن عن الخلق آيسا لم ينج من الطمع ومن لم يكن حافظا عمله لم ينج من الرياء ومن لم يستعن بالله على اختبار قلبه لم ينج من الحسد ومن لم ينظر الى من هو افضل منه علما وعملا لم ينج من العجب ومن لم يجاهد نفسه في طاعة الله لم ينج من ابطال العمل +

منبہات + یعنی جو نڈرا خدا سے نہ نجات پائی لغزش زبان سے اور جو نڈرا اللہ کے سامنے کھڑے رہنے سے نہ نجات پائی اوسکے دل نے حرام و شبہے سے اور جو نا امید نہوا خلق سے نہ نجات پائی طمع سے اور جسنے نہ محافظت کی اپنے عمل کی نہ نجات پائی ریا سے اور جسنے مدد نمانگی ساتھ اللہ کے اوپر نگہبانی دل اپنے کے نہ نجات پائی حسد سے اور جسنے نہ دیکھا طرف اوسکے کہ وہ افضل ہے اوس سے علم اور عمل مین نہ نجات پائی عجب سے اور جسنے مشقت مین نہ ڈالا اپنے نفس کو اوسکی اطاعت مین نہ نجات پائی نابود کرنے عمل سے +

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ؕ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ○

سو جب تم بھڑو منکروں سے تو گردنین ہین مارنی یہان تک کہ جب کتا ڈال چکے اونمین تو مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کیجیو پیچھے اور یا چھڑوائی لیجیو جب تک کہ رکھدے لڑائی اپنا [illegible] یہ سن چکے اور اگر چاہے اللہ تو بدلا لے اونسے لیکن جانچنے کو تمھارے ایک سے دوسرے کو اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھوویگا وہ اونکے کیے + موضح +

پس جب صف جنگ باندھو تم ساتھ کافرون کے مارو تم گردنین تا وقتیکہ خونریزی بہت کی تمنے اونمین پس حکم کرو تم قید کو پھر از راہ احسان کے خلاص بعد اسکے یا کچھ مال بعوض لینا یہان تک کہ رکھے جنگ ہتیار اپنے یعنی جنگ موقوف ہو اور احتیاج ہتیار کی نرہے واللہ اعلم یہی حکم اور اگر چاہتا خدا آپ بدلا لیتا اونسے ولیکن چاہتا ہی کہ امتحان کرے بعض تمہارے کو ساتھ بعض کے اور وہ لوگ کہ قتل کیے گئے راہ خدا مین پس نابود نہین کریگا خدا عمل اونکے + **فتح** + سو جب بھڑو تم منکرون سے تو گردنین ہین مارنی یہان تک کہ جب کتا و ڈال چکے اونمین تو مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کرو پیچھے اور یا چھڑوائی لیجیو جب تک کہ رکھدے لڑائی اپنا [illegible] یہ سن چکے اور اگر چاہے اللہ تو بدلا لے اونسے پھر جانچنے کو تمھارے ایک سے دوسرے کو اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھوویگا وہ اونکے کیے + **موضح** + مارو تم گردنین گردنون کے مارنے سے مراد ہی قتل کرنا نہ یہ کہ واجب ہی مارنا گردنون کا خاص کر سواے اوسکے اور اعضا کا چونکہ قتل کرنا انسان کا اکثر ہوتا ہی ساتھ مارنے گردن اوسکی کے پس ہوا مراد اس سے قتل کرنا اگرچہ مارا جاوے غیر گردن اوسکا پس حکم کرو تم قید کو یعنی بندھن وغیرہ قیدیون کے تا کہ بھاگ نجاوین تمھارے پاس سے یا از راہ احسان کے خلاص بعد اسکے الخ یعنی بعد قید کرنے تمھارے کے اونکو اور معنی یہ ہین کہ اختیار ہی بعد قید کرنے کے چاہے احسان کی راہ سے چھوڑ دوے اونکو اور چاہے کچھ مال عوض مین لیکر چھوڑے اور حکم مشرکین کے قیدیون کا ہمارے نزدیک قتل ہی اور بندی مین رکھنا اور از راہ احسان کے چھوڑنا اور عوض لیکر چھوڑنا جو مذکور ہین اس آیت مین منسوخ ہین ساتھ قول اللہ تعالی کے اُقتلوا المشرکین اسلیے کہ سورۂ براءت اخیر مین نازل ہوئی ہی اور مجاہد سے ہی کہ نہین اب من اور نہ فداء یعنی از راہ احسان کے چھوڑنا اور عوض لیکر چھوڑنا یا مراد ساتھ من کے یہ ہی کہ منت رکھی جاوے اونپر ساتھ ترک کرنے قتل کے اور بندی مین پکڑ رکھنے کے یا منت رکھی جاوے اونپر اس طرح کہ چھوڑ دیے جاوین بسبب قبول کرنے اونکے جزیے کو اور مراد فداء سے یہ ہی کہ مومن جو قید مین مشرکون کی پھنس گئے ہون اونکے عوض مین قیدی مشرکین کے چھوڑے جاوین جیسا کہ طحاوی نے مذہب امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نقل کیا

اور یہی قول صاحبین کا ہی اور مشہور یہ ہی کہ امام ابو حنیفہ نہین قائل ہین فداء کے نہ ساتھ مال کے اور نہ ساتھ غیر اوسکے کے
تاکہ پھر چڑھیا دین وہ ہمپر لڑنے کو اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اختیار ہی امام کو ایک امر کا چار امرون مین سے قتل اور غلامی مین
رکھنا اور عوض ساتھ قیدیون مسلمین کے اور منّ اور یہان تک کہ رکھے جنگ ہتیار اپنے اور بعضون نے کہا اوزارہا کے معنی ہین آثامہا
یعنی یہان تک کہ ترک کرین اہل حرب کہ وہ مشرک ہین شرک اپنا یعنی مسلمان ہوجاوین اور لفظ حتّٰی نہین خالی ہی اس سے کہ متعلق ہو ساتھ ضرب
وشد کے یا ساتھ منّ وفدا کے پس معنی بر تقدیر دونون متعلقون کے نزدیک شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ہین کہ وہ ہمیشہ اسی حکم پر رہین یہانتک
کہ نہو حرب ساتھ مشرکون کے اور یہ بات کب ہوگی کہ جب باقی رہے اونکے لیے شوکت اور بعضون نے کہا جب اوترین عیسیٰ علیہ السلام اور نزدیک
ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جبکہ متعلق کیا جاوے حتّٰی ساتھ ضرب وشد کے پس معنی یہ ہین کہ وہ قتل کیے جاوین اور قید کیے جاوین یہان تک
کہ رکھے جنس ضرب اوزار یعنی ہتیار وغیرہ اور یہ اوسوقت ہی کہ نہ باقی رہے شوکت واسطے مشرکون کے اور جسوقت کہ متعلق کیا جاوے حتّٰی
ساتھ منّ اور فداء کے پس معنی یہ ہین کہ منت رکھی جاوے اونپر اور عوض دیے جاوین یہان تک کہ رکھدے جنگ بدر ہتیار اپنے مگر یہ کہ
تاویل کیے جاوین منّ اور فداء ساتھ اوس تاویل کے کہ ذکر کی ہے ہمنے خدا آپ بدلا لیتا اونسے یعنی بغیر قتال کے ساتھ بعض اسباب ہلاک کے
مانند خسف یا زلزلہ وغیرہ کے ولیکن حکم کیا تمکو ساتھ قتال کے تاکہ امتحان کرے بعض تمھارے کو ساتھ بعض کے یعنی کفار کے قتال مین پس جو
قتل کیا جاوے تم مین سے اوسکو جنتی کرے اور جو قتل کیا جاوے اونمین سے اوسکو دوزخی کرے اور آیت وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا الخ نازل ہوئی
روز احد کے اس حال مین کہ بہت مسلمان قتل کیے گئے اور زخمی ہوئے * فائدہ * ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ
کے فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً * کہا یہ منسوخ ہی نسخ کیا اسکو اس آیت نے فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِكِيْنَ اخیر آیت تک * بعد اسکے بعینہ یہی مضمون قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی * اور ضحاک اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے
فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً کہا کہ نسخ کیا اسکو اس آیت نے اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ * اور روایت مین ہی
مجاہد سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے صغیر اور عورت اور شیخ فانی کے سے * درمنثور * یہان تک کہ رکھے
جنگ ہتیار اپنے یہی حکم یعنی نگاہ رکھو اسکو یہان تک کہ جنگ موقوف ہو اور اسلام سب جگہہ پونہچے یا غالب آوے * اور حدیث شریف
مین ہی کہ آخر قتال امت میری کا ساتھ دجال کے ہی اور حکم منّ اور فداء کا منسوخ ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آیت سیف سے یا مخصوص
ہی ساتھ جنگ بدر کے اور اب سوائے قتل یا استرقاق کے اور کچھہ جائز نہین ہی یعنی بعد اونکے قیدی ہونے کے ازراہ احسان کے بلا عوض چھوڑ دینا
یا کچھہ لیکر چھوڑ دینا جائز نہین ہی اور نزدیک شافعی اور احمد اور مالک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے یہ آیت محکمہ ہی اور امام مختار ہی بیچ حق اسیرون کفار
کے درمیان اسیر رکھنے یا چھوڑ دینے کے بے عوض یا بعوض مال کے یا بعوض بندی مسلمانون کے جو کچھ کہ مصلحت دیکھے سو عمل مین لاوے اور
اسپر عقد ذمہ بھی ساتھ اونکے نزدیک امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ کے روا نہین ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے جائز ہی اور وہ آزاد
ہوجاتے ہین بعد عقد کے * محمد * اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ کی تفسیر مین کہا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے یعنی نہ مخالفت کی
اونھون نے قرآن کی کسی چیز مین اور سنوار احال اونکا کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بچایا اونکو ایام حیات اونکے مین یعنی یہ اصلاح عود کرتی ہی
طرف اصلاح اعمال اونکے کے یہان تک کہ نہ نافرمانی کرین حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ کے معنی ہین مبالغہ کیا تمنے قتل مین اور غالب آئے تم
اونپر پس محکم کرو تم قید کو تاکہ نہ بھاگ جاوین وہ تمھارے پاس سے اور قید کرنا ہو بعد مبالغہ کرنے کے قتل مین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَا كَانَ
لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ * نہین لائق ہی نبی کو یہ کہ ہوون اوسکے لیے قیدی یہان تک کہ بہت خونریزی
کیجاوے زمین مین * پھر ازراہ احسان کے خلاص بعد اسکے یعنی بعد قید کرنے کے چھوڑ دینا یو نہین بلا عوض اور یا کچھہ مال لیکر چھوڑنا اور اختلاف کیا ہی

علماء نے بیچ حکم اس آیت کے پس کہا ایک قوم نے کہ یہ منسوخ ہی ساتھ قول اللہ تعالی کے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ
اور طرف اس قول کے گئے ہین قتادہ اور ضحاک اور سدی اور ابن جریج اور یہی قول اوزاعی اور اصحاب رائے کا ہی کہا اونھون نے
نہین جائز ہی من اوس اسیر پر کہ واقع ہو قید مین کفار سے اور نہ فدا اور گئے ہین اور علما طرف اسکے کہ یہ آیت محکمہ ہی اور امام اختیار رکھتا ہی
بیچ حق مردون عاقلین کے کفار سے جب کہ پڑین وہ قید مین درمیان قتل کرنے یا استرقاق یا من یا فدا کے اور گئے ہین طرف اسکے
ابن عمر اور یہی کہا حسن اور عطا نے اور اکثر صحابہ اور علما نے اور یہی قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا ہی کہا ابن عباس
نے جب کہ بہت ہوئے مسلمان اور خوب غلبہ ہوا اونکا نازل کی اللہ عزوجل نے بیچ حق قیدیون کے فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً اور
یہی صحیح تر ہی اور مختار ہی اسپر عمل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلفا نے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ
سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس پکڑ لائے لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سے کہ نام ایک قبیلے
کا ہی کہا جاتا تھا اوسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہی ایک شہر کا پس باندھ دیا اوسکو لشکریون نے ایک ستون سے ستونون مسجد نبوی کے
پس نکلے طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ یعنی کیا ہی حال تیرا خبر دے یا کیا ہی گمان تیرا بیچ اسکے کہ کیا سلوک
کرونگا ساتھ تیرے پس کہا نزدیک میرے ای محمد خیر و خوبی ہی یا نزدیک میرے بہت مال ہی اگر قتل کروگے تم یعنی مجکو قتل کروگے خون والے کو یعنی ہو سکو کہ
مستحق قتل ہی پس اسمین ماقرار ہی اپنی تقصیر کا یا مراد یہ ہی کہ اوسکو مار وگے کہ خون اوسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلا لیگی پس اسمین دعوی ہی اپنی
ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگے انعام کروگے قدر دان پر یعنی سلوک اور اوسکا بدلا میری طرف سے ہوگا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیے جاؤ
مال سے جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسی حال پر یہان تک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو حضرت نے کیا ہی
نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا اوسنے کہ نزدیک میرے وہی چیز ہی کہ کہی مین نے واسطے آپ کے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدر دان پر اور اگر قتل
کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤگے مال جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اوسکو اوسی حالت پر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہان تک کہ ہوا اگلے سے اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اوسکو کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہی کہ کہی مین نے
واسطے آپ کے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدر دان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤ
مال سے جسقدر چاہو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ کھجور کے درختون کی طرف کہ نزدیک تھے مسجد کے
پس نہایا پھر آیا مسجد مین اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ای محمد
قسم خدا کی نتھا روی زمین پر کوئی مونھ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میری مونھ آپکے سے پھر بلاشبہہ ہوگیا یعنی اب مونھ تمھارا
محبوب تر سارے مونھون سے طرف میری قسم ہی خدا کی نتھا کوئی دین مبغوض تر طرف میری دین آپکے سے پس ہوگیا دین آپ کا محبوب تر سارے
دینون کا طرف میری قسم ہی اللہ کی نتھا کوئی شہر مبغوض تر طرف میری شہر آپکے سے پس ہوگیا شہر آپکا محبوب ترین سارے شہرون کا طرف
میری اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑ لیا مجکو اس حال مین کہ مین ارادہ رکھتا تھا عمرے کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اسکی کہ تجکو شرافت بسبب اسلام حاصل ہوئی اور سارے گناہ پہلے تیرے بخشے گئے اور فرمایا اوسکو عمرہ کرے پھر جو
پس جب آیا ثمامہ مکے مین کہا اوسکو کہنے والے نے بے دین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہین ولیکن مین اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور بددین نہین ہوا مین قسم ہی اللہ کی نہین پہنچیگا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہون کا یہان تک کہ اذن دین پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور مختصر بیان کی بخاری نے ✽ اور اَوْزَارَهَا کے معنی ہین اثقالہا و احمالہا یعنی یہان تک کہ رکھین اہل حرب
ہتیار پس باز رہین لڑائی سے اور اصل وزر کی وہ چیز ہی کہ اوٹھاوے اوسکو انسان پس ہتیارون کو اوزار اسلیے کہا کہ وہ اوٹھائے جاتے ہین

اور بعضون نے کہا اوزار سے مراد گناہ ہین یعنی یہان تک کہ رکھین رہنے والے گناہ اپنے یا بن ہیچ کہ توبہ کرین کفر سے اور ایمان لاوین اللہ اور
رسول پر اور بعضون نے کہا یہان تک کہ رکھ دے یعنی دور کر دے لڑائی اور قتل کرنا ہتھیار یعنی بوجہہ مشرکون کا اور برے اعمال انکے یا بن ہیچ کہ مسلمان
ہو جائین اور معنی آیت کے یہ ہین کہ خوب قتل کرو مشرکون کو یہان تک کہ داخل ہون سارے دین والے اسلام مین اور ہو تمام دین اللہ ہی کے لیے
پس نہو بعد اوسکے جہاد اور نہ قتال اور یہ وقت اوترنے عیسی بیٹے مریم کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ جہاد جاری ہی او سوقت سے کہ مبعوث کیا مجکو اللہ نے یہان تک کہ قتال کرینگے اخیر امت میری دجال سے + معا +

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝

اونکو راہ دیگا اور سنوار دیگا اونکا حال اور داخل کریگا بہشت مین معلوم کرادی ہی وہ اونکو + ف +

راہ دکھاویگا خدا اونکو اور نیک کریگا حال اونکا اور داخل کریگا اونکو بہشت مین کہ شناسا کیا ہی اونکو ساتھ اوسکے + فتح + اونکو راہ دیگا
اور سنوار دیگا اونکا حال اور داخل کریگا بہشت مین معلوم کروادی ہی وہ اونکو + تفسیر + جب تک کافرون کا زور نہین ٹوٹا تب تک
قتل ہی چاہیے اور جب زور ٹوٹ چکا قید بھی کفایت ہی تا ڈر کر مسلمان ہون یا احسان کر کر چھوڑ دیجیے تو ہمیشہ احسان مانین اور دین کی
محبت آکرے یا پھر دوائی لیکر چھوڑے تو دو فائدے اب اختلاف ہی کہ کافر قید مین آوے تو پھر اوسکو اپنے گھر جانے دیجیے یا نہین اگر چھوڑیے تو
اس طرح کہ رعیت ہو کر رہے + مو + راہ دکھاویگا یعنی جنت کی یا طرف ثواب کے بیچ جواب منکر ونکیر کے اور نیک کریگا حال اونکا یعنی
راضی کریگا اونکے خصما یعنی مدعیون کو اور قبول کریگا اعمال اونکے شناسا کیا ہی مجاہد سے ہی کہ معلوم کروادیگا اونکو مکان اونکے جنت مین تا کہ
نہ محتاج ہون پوچھنے کے یا خوشبودار کیا ہی بہشت کو اونکے لیئے + مل + راہ دکھاویگا یعنی دنیا مین ہدایت دیگا اعمال نیک کی اور
آخرت مین راہ دکھاویگا درجات کی شناسا کیا ہی الخ یعنی تعریف کی ہی اونکے لیے بہشت کی تا مشتاق ہو کر اعمال واجب کرنے والے
اوسکے کرین اور یا پہلے داخل ہونے سے بہشت مین منازل اونکے اونکو دکھاویگا تو مانند گھرون دنیا اپنے کے وہان داخل ہونگے + معا +
وجہ + تنبیہ + ان آیتون سے معلوم ہوا کہ جہاد اور اللہ کی راہ مین شہید ہونا عجب عمدہ چیز ہی روایت ہی معاذ سے کہ کہا مینے
یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو بہشت مین اور دور رکھے مجکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تونے ایک بڑے کام سے
اور تحقیق یہ البتہ آسان ہی جسپر آسان کرے اللہ اوپر اوسکے وہ یہ ہی بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھ اوسکے کسیکو اور سیدھا کر نماز
کو اور دے زکوہ اور روزے رکھ رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دروازے خیر کے یعنی نوافل کہ جنکے سبب سے بھلائی
کو پہونچتا ہی روزہ ڈھال ہی یعنی اوسکے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہی اور صدقہ دینا بجھا دیتا ہی یعنی مٹا دیتا ہی گناہ کو جیسا
بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات کے یعنی اسی طرح وہ گناہون کو دور کرتی ہی پھر پڑھی یہ آیت تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ
الْمَضَاجِعِ یہان تک کہ پہونچے يَعْمَلُونَ تک پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو سر کام کا یعنی اصل اور سر امور دین کا کہ دین بغیر اوسکے وجود
نہین پکڑتا جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہین پکڑتا اور ستون اوسکا کہ دین اوس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسے کہ ستون سے چھت اور بلندی
کوہان اوسکے کی کہ دین اوس سے بلند ہووے کہا مینے ہان بتلائیے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی یعنی شہادتین کہ ثابت ہوتی ہی اوس سے
اصل دین کی اور ستون اوسکا نماز ہی اور بلندی کوہان اوسکے کی جہاد ہی پھر فرمایا کیا نہ خبردار کرون مین تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ مالک اور جڑ
ان سبکی کہا مینے بتلائیے یا نبی اللہ پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اسکو پس کہا مینے ای نبی خدا کے
اور کیا تحقیق ہم پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ ہم بولتے ہین ساتھ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو مان تیری ای معاذ اور نہین گرا دینگی
لوگون کو یعنی اکثر بیچ آگ کے اوپر موہنہ اونکے کے یا فرمایا اوپر ناکون اونکی کے مگر کاٹنے زبانون اونکی کی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے

اور روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور رسول اوسکے یعنی اور ساتھ اوس چیز کے کہ آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزے رکھے رمضان کے ہی لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل کے بحسب وعدے کے کہ داخل کرے اوسکو بہشت مین یعنی پہلے ہی ساتھ نجات پانے والون کے والّا آخر ایمان کافی ہی برابر ہی کہ جہاد کرے اللہ کی راہ مین یا بیٹھا رہے اپنے وطن مین کہ پیدا کیا گیا اوسمین یعنی نہ جہاد کرے اور نہ ہجرت کرے معلق دخول کے لیے کہا صحابہ نے کیا نہ خوش خبری دین ہم لوگون کو فرمایا تحقیق بہشت مین سو درجے ہین طیار کیا اونکو اللہ نے واسطے جہاد کرنے والون کے اللہ کی راہ مین درمیان دو درجون کے ایسا فرق ہی جیسا آسمان و زمین کے درمیان ہی پس جس وقت کہ مانگو تم اللہ سے یعنی جہاد پر درجۂ عالی تو مانگو اللہ سے فردوس اسلیے کہ تحقیق فردوس اوسط بہشت ہی یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی ہی اور بلند تر بہشتون کی اور اوپر اوسکے عرش رحمن کا ہی یعنی پس وہ چھت بہشت کی ہی اور فردوس سے بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرون کی کہ پانی اور دودھ اور شراب و شہد کی ہین نقل کی یہ بخاری نے ❊ ف ❊ اسمین ذکر نماز و روزے کا کیا اور حج و زکوۃ کا نہ کیا اسمین تنبیہ ہی اوپر اسکے کہ ان دونون کی شان بہت بڑی ہی اور بسبب واجب ہونے اونکے کے سب مسلمانون پر بخلاف حج و زکوۃ کے کہ سب پر واجب نہین مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکھتا ہو اور بیٹھا رہے الخ یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حدیث فرمائی حضرت نے دن فتح مکہ کے اسلیے کہ ہجرت پہلے اسکے فرض تھی ہر مومن کے لیے ❊ اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنْتَدَبَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ اُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊ یعنی ضامن ہوا اللہ واسطے اوس شخص کے کہ نکلا اوسکی راہ مین جہاد کے لیے نہین نکالا اوسکو مگر ایمان لانے نے ساتھ میرے اور تصدیق کرنے نے میرے رسولون کو یعنی واسطے خدا اور طلب رضا اوسکی کے نکلا نہ واسطے طلب دنیا اور دکھانے اور سنانے کے یہ کہ پھیرونگا اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ پایا ہی ثواب آخرت سے فقط یعنی بغیر غنیمت کے یا غنیمت سے یعنی ساتھ ثواب کے یا داخل کرونگا اوسکو بہشت مین یعنی سابقین کے ساتھ بغیر حساب و عذاب کے یا داخل کرونگا بعد موت کے پہلے روز قیامت کے یعنی جیسے کہ فرمایا ہی اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ ❊ اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی اگر نہو تا ڈر اور لحاظ اسکا کہ کتنے ایک آدمی مسلمانون سے یعنی فقرا خوش نہین ہونگے نفس اونکے کہ پیچھے رہین اور جدا ہون مجھسے اور نہین پاتا ہون مین سواری کہ سوار کرون مین اونکو اوسپر نہ پیچھے رہتا مین کسی لشکر سے کہ جہاد کرتا ہی راہ خدا مین قسم ہی خدا کی البتہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ مارا جاؤن مین راہ خدا مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا ہون کہ ہر بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جدا پاؤن ❊ ف ❊ یعنی مین جو ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کے جہاد مین نہین جاتا موجب اسکا یہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کے جنگ کو جاتا تو خواہ مخواہ بعضے مسلمان پیچھے رہجانے اور جدا ہونے مجھسے بسبب بے سواری اور بے سامانی کے اور مین اسقدر سواریان رکھتا نہین کہ اونکو اوسپر سوار کر کے ہمراہ لے جاؤن اور مسلمان بسبب پیچھے رہنے کے جنگ سے اور جدا ہونے کے مجھسے خوش نہین ہوتے ہین اور حسرت کھاتے ہین اوسپر اور شکستہ دل ہوتے ہین و گرنہ محبت جہاد کی مجکو اسقدر ہی کہ دوست رکھتا ہون مین کہ مکرر مارا جاؤن اور جیون ❊ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊ یعنی چوکیداری کرنی ایک دن کی راہ خدا مین بہتر ہی دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا پر ہی یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہی اوس مال سے کہ خرچ کیا جاوے راہ خدا مین یا جزا اوسکی بہتر ہی دنیا سے اور اوس چیز سے

کہ دنیا مین ہی + اور فرمایا لغدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا متفق علیہ + یعنی
ایک صبح کو جانا راہ خدا مین یا ایک شام کو جانا بہتر ہی دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا مین ہی یعنی اسکی فضیلت اور ثواب بہتر ہی تمام محصول
دنیا کی سے اسلیے کہ نعمتین دنیا کی فانی ہین اور نعمتین آخرت کی باقی + اور فرمایا چوکیداری کرنی ایک دن اور رات کی جہاد مین بہتر ہی
ایک مہینے کے روزے سے اور شب بیداری اوسکی سے اور اگر مر جاوے وہ چوکیدار جاری رہتا ہی اوسپر ثواب اور عمل اوسکے کا کہ تھا
کرتا یعنی ہمیشہ پہونچتا رہتا ہی ثواب اوسکے عمل کا کہ کرتا تھا زندگی مین اور جاری کیا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا یعنی طعام و شراب بہشت
کے سے اور امن مین رہتا ہی فتنے مین ڈالنے والے سے کہ فرشتہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان + اور فرمایا بہترین زندگانی لوگون کی
واسطے اونکی زندگانی اوس شخص کی ہی کہ پکڑنے والا ہی باگ گھوڑے سے اپنے کی راہ خدا مین دھر جھپٹتا ہی اوپر پیٹہ گھوڑے کے جب
سنتا ہی آواز ڈر کی یا فریادرسی چاہنے دوڑتا ہی سوار ہوکر گھوڑے پر یعنی طرف اوس آواز و فریادرسی کی ڈھونڈھتا پھرتا ہی
مارے جانا اور مرنا جگہہ گمان موت کی یعنی ڈرتا نہین ہی مرنے سے اور بھاگتا نہین اوس سے بلکہ ڈھونڈھتا پھرتا ہی اوسکو یا زندگانی
اوس شخص کی کہ تھی ایک بکریون مین رہتا ہی بیچ چوٹی پہاڑ کے ان پہاڑون مین سے یا رہتا ہی بیچ ایک نالے کے ان نالون مین سے
قائم رکھتا ہی نماز کو اور دیتا ہی زکوۃ یعنی اگر وہ بکریان حد نصاب کو پہونچتی ہین اور بندگی کرتا ہی پروردگار اپنے کی یہان تک کہ آوے
اوسکو موت نہین ہی لوگون سے مگر بیچ بھلائی کے نقل کی یہ مسلم نے + ف + مگر بیچ بھلائی کے کہ نگاہ رکھتا ہی اونکو اپنی شر سے
اور نگاہ رکھتا ہی اپنے تئین اونسے اور ساتھ اونکے خیر مین شریک ہی نہ برائی مین حاصل معنی اس حدیث کے رغبت دلانا ہی اور جہاد کرنے
دشمنان دین کے اور مجاہدہ نفس و شیطان کے اور اعراض کے استیفاے لذات و شہوات سے اور تنبیہ ہی اسپر کہ اگر مخالطت رکھے لوگون سے بیچ تائید
دین اور تقویت شریعت کے تو رکھے والا گوشہ گزینی اختیار کرے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہی اونکے لیے کہ فضیلت دیتے ہین
گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اسمین اختلاف مشہور ہی کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتے ہین کہ اختلاط افضل ہی بشرطیکہ امید سلامتی کے فتنون سے
اور مذہب ایک جماعت کا زہاد سے یہ ہی کہ گوشہ گزینی افضل ہی اور دلیل پکڑی ہی اونھون نے ساتھ اس حدیث کے اور جواب دیا ہی جمہور
نے کہ یہ محمول ہی اوپر زمانے فتنون کے یا اوس شخص کے حق مین ہی کہ نہ سلامت رہین لوگ اوس سے اور نہ صبر کرے وہ لوگون کی ایذا پر
اور تھے انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ اور تابعین اور علما اور زہاد اختلاط رکھنے والے اور حاصل کرتے تھے
منافع اختلاط کے مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازے اور عیادت مریض اور مانند اونکے کے + ع + اور فرمایا ہمیشہ رہیگا
یہ دین قائم لڑتی رہے گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانون سے یعنی خالی نہین رہیگا روے زمین جہاد سے کہین نہ کہین ہوتا رہیگا یہان تک
کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہ مسلم نے + اور فرمایا نہین زخمی کیا جاتا کوئی شخص خدا کی راہ مین اور اللہ خوب جانتا ہی اوسکو کہ زخمی کیا جاتا ہی
اوسکی راہ مین مگر آویگا وہ دن قیامت کے اس حال مین کہ اوسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی ہی نقل کی
یہ بخاری مسلم نے + اور فرمایا نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور ہو واسطے اوسکے جو کچھ ہی بیچ
مین ہی کچھ مگر شہید آرزو کرتا ہی کہ پھر آوے دنیا مین اور مارا جاوے دس بار یعنی بسبب اوس چیز کے کہ دیکھتا ہی بزرگی اور ثواب شہادت کی
نقل کی یہ بخاری مسلم نے + اور روایت ہی مسروق سے کہ کہا پوچھی ہمنے عبداللہ بن مسعود سے معنی اس آیت کے ولا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون الایۃ + اور نہ گمان کر تو اون لوگون کو
کہ مارے گئے اللہ کی راہ مین مردہ بلکہ وہ زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیے جاتے ہین آخر آیت تک کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق
پوچھے ہمنے معنی اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا ارواح اونکی شہدا کی بیچ شکم جانورون پرندہ سبز رنگ کے ہین واسطے اونکے

قندیلین ہین لٹکائی گئین نیچے عرش کے کہ بمنزلۂ گھونسلون کے ہین میوہ کھاتے ہین بہشت مین سے جہان سے چاہتے ہین پھر ٹھکانا پکڑتے ہین طرف
اون قندیلون کے پس جھانکتا ہی طرف انکے پروردگار اونکا جھانکنا اور فرماتا ہی کیا چاہتے ہو تم کچھ عرض کرتے ہین شہدا کس چیز کو چاہین ہم
اس حال مین کہ ہم میوے کھاتے ہین بہشت مین سے جہان سے چاہتے ہین پس کرتا ہی اللہ تعالی یہ ساتھ اونکے یعنی پوچھنا تین بار پس جب کہ دیکھتے ہین
نہین چھوڑے جاتے پوچھنے سے یعنی جب جانتے ہین کہ مراد پروردگار تعالی کی یہ ہی کہ کچھ چاہین عرض کرتے ہین ای پروردگار ہمارے
چاہتے ہین ہم یہ کہ پھیر تو جانین ہماری بیچ بدنون ہمارے کے یعنی اور دنیا مین بھیجے تو تاکہ مارے جاوین ہم تیری راہ مین پس جب کہ دیکھتا ہی
اللہ تعالی کہ نہین اونکو کچھ حاجت یعنی حاجت معین اسلیے کہ مانگی اونھون نے وہ چیز کہ خلاف ارادہ اللہ کے ہی چھوڑے جاتے ہین نقل کی یہ مسلم نے ✤
ف ✤ نہین اونکو کچھ حاجت بسبب حاصل ہونے ثواب عظیم کے پہلی بار مین اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسیکے ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہین
اسلیے کہ ثواب شہید کا ایک ہی سو وہ حاصل ہی چھوڑے جاتے ہین یعنی اللہ تعالی پوچھنا چھوڑ دیتا ہی اگر کہا جاوے کہ اگر دوسری بار بھی
مثل پہلے ہی ثواب کے ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اونکا اعادۂ ارواح کو بدنون مین تا مارے جاوین خدا کی راہ مین دوبارہ جواب اسکا
علما نے یہ دیا ہی کہ مراد و مقصود اونکا اس کلام سے قائم ہونا ہی ساتھ موجب شکر کے بیچ مقابلے نعمت کے کہ انعام کی ہی اللہ تعالی نے اونکو
نہ حقیقت سوال اعادۂ ارواح کی یا شاید کہ اونکے خیال مین آتا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی پہلی بار سے بسبب قوت و استعداد
و مناسبت کے ولیکن حق تعالی نے جانا بجریان عادت کے کہ مثل اوسیکے ہوگی پس جانا کہ حاجت اسکی نہین ہی پس چھوڑ دیا پوچھنا اونسے
تنبیه ✤ لکھا ہی علما نے کہ رکھنا ارواح شہدا کا جانورون کے بدنون مین مانند رکھنے جواہر کے ہی صندوقون مین بسبب اکرام و بزرگی
اور بقصد داخل کرنے اونکے بہشت مین ساتھ اس صورت کے نہ تعلق ساتھ ان بدنون کے اور ساتھ رکھنے ارواح کے جانورون کے بدنون مین
جگہہ پکڑتے ہین بہشت مین اور پاتے ہین خوشبوئیان اور ہوائین وہان کی اور دیکھتے ہین انوار وہان کے اور لذت پاتے ہین اور خوشحال ہوتے ہین
ساتھ اسکے اور ساتھ قرب حضرت رحمن کے اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیت مین یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا
اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ✤ اور اس سے اثبات تناسخ کا نہین ہوتا اسلیے کہ جو تناسخ کے قائل ہین اونکے نزدیک تناسخ اسکو کہتے ہین
کہ رجوع کرین ارواح بدنون مین اس عالم مین نہ آخرت مین اسلیے کہ وہ منکر ہین آخرت کے اور جنت و دوزخ کے اور اس حدیث سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی ✤ م ✤ ع ✤ اور فرمایا اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُکَفِّرُ کُلَّ
شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ ✤ مارے جانا راہ خدا مین جھاڑتا ہی ہر گناہ کو سوا دین کے ✤ ف ✤ یعنی سوائے حقوق آدمیون کے اور سیوطی نے
لکھا ہی کہ مگر شہدا دریا کے کہ اونکے دین بھی جھاڑے جاتے ہین ✤ م ✤ اور فرمایا مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ
مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ✤ جو مانگتا ہی اللہ تعالی سے شہادت صدق دل سے پہنچاتا ہی
اللہ اوسکو شہیدون کے مرتبے کو اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدون کا پاتا ہی ✤ اور چلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابی آپکے یعنی مدینے سے غزوۂ بدر کے لیے یہان تک کہ سبقت کی مشرکون پر طرف بدر کے یعنی پہنچے بدر مین پہلے کفار کے اور آئے
مشرک یعنی بدر پہنچے مسلمانون کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑے ہو تم طرف بہشت کے کہ چوڑاؤ اوسکا مانند چوڑاؤ آسمان و زمین کے ہی
کہا عمیر بن حمام انصاری نے بخ بخ یعنی خوب خوب پس فرمایا حضرت نے کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنے تیرے کے بخ بخ کہا عمیر نے قسم ہی اللہ
کی یا رسول اللہ نہین کہا مینے یہ مگر بامید اسکے کہ ہوون مین اہل بہشت سے فرمایا حضرت نے پس تحقیق تو اہل بہشت سے ہی کہا راوی نے پس نکالین عمیر نے
کتنی ایک کھجورین اپنے ترکش مین سے اور شروع کیا کھانا اونمین سے پھر کہا اگر زندہ رہا مین یہان تک کہ کھاؤن اپنی کھجورین یعنی
سب تو تحقیق یہ زندگی دراز ہی پس پھینکین کھجورین کہ تھین ساتھ اوسکے پھر قتال کیا کافرون سے یہان تک کہ شہید ہوے نقل کی یہ مسلم نے ✤

ف ۵۰ کھجورون کا پھینک دینا [illegible] لڑائی کی خوشی ہوئی تھی ۱۲ منہ مد ظلہ

ٹھہرنا ایک تمھارے کا اللہ کی راہ مین بہتر ہی نماز اوسکی سے گھر مین ستر برس کیا نہین دوست رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ تمھارے لیے یعنی
پورا بخشنا اور داخل کرے تمکو بہشت مین یعنی اول ہی جہاد کرو تم اللہ کی راہ مین جو کوئی لڑے اللہ کی راہ مین بقدر ٹھہرنے کے دودھ دوہنے
مین اونٹنی کے واجب ہوئی اوسکے لیے بہشت + ف + ستر برس سے مراد کثرت ہی تحدید پس نہین منافی ہی اس روایت کے کہ
فرمایا حضرت نے مَقَامُ الرَّجُلِ فِي الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ مِنْ عِبَادَةِ الرَّجُلِ سِتِّينَ سَنَةً
اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بسبب گوشہ گزینی کے لوگون سے اور بسبب عبادت کے کوہستان مین مغفرت نہین حاصل ہوتی اور جواب
اسکا یہ دیتے ہین علما کہ جہاد اوس زمانے مین واجب تھا اور ترک کرنا واجب کا ساتھ نفل کے گناہ ہی کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ حمل کیا جاوے
اوپر مغفرت کامل اور داخل ہونے بہشت کے ہمراہ اون لوگون کے پہلے داخل ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہی اوپر افضلیت صحبت کے گوشہ گزینی پر خصوصا
بیچ زمان سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہی یعنی بعد زمانہ حضرت کے وقت خوف فتنے کے ح غ
اور فرمایا عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ شَهِيدٌ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ + روبرو لائے گئے میرے اول مین شخصون کے کہ داخل ہونگے بہشت مین ایک تو شہید اور دوسرا بچنے والا حرام سے سوال کر کے والا
یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے اور تیسرا غلام کہ اچھی کی بندگی اللہ کی اور خیرخواہی کی اپنے مالکون کی + ف + اول تین
شخصون کے یعنی تین تین شخص جنت مین داخل ہونگے اور مین سے تین پہلے داخل ہونگے لیکن بعد انبیا کے مراد ہین کہ وہ سب پر مقدم ہونگے اور مراد
تین تین شخصون سے تین تین جماعتین ہین + ح + اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملون مین یعنی نماز کے عملون مین سے افضل ہی فرمایا طول القیام
کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ فقیر ساتھ کوشش و مشقت کے دے باوجود فقر و احتیاج کے کہا گیا
کونسی ہجرت بہتر ہی فرمایا ہجرت اوس شخص کی کہ ہجرت کرے یعنی چھوڑ دے اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ نے اوسپر یعنی ہجرت اگرچہ یعنی نکلنے کے دار الکفر
سے طرف دار الایمان کے ہی ولیکن چھوڑنا حرام چیزون کا افضل ہی اوس سے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہی فرمایا جہاد اوس شخص کا کہ جہاد کرے مشرکون
سے ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے کہا گیا پس کونسی موت یعنی جہاد مین بزرگتر ہی فرمایا موت اوس شخص کی کہ گرایا جاوے خون اوسکا اور
کونچین کاٹی جاوین اوسکے گھوڑے کی یعنی آپ بھی مارا جاوے اور گھوڑا بھی نقل کی یہ ابوداود نے + اور نسائی کی روایت مین یہ ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملون مین سے افضل ہی کہا وہ ایمان ہی کہ نہو شک اوسمین اور جہاد کہ نہو خیانت اوسمین یعنی غنیمت مین کہ حاصل ہو
اوسمین اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز مین فضل ہی فرمایا درازی قیام کی پھر متفق ہوئے نسائی اور ابوداود باقی حدیث مین + ف +
ساتھ مال و جان اپنی کے کہ مال اپنے غازیون کے سامان جہاد مین صرف کرے اور زخمی ہو اور مارا جاوے اور جاننا چاہیے کہ حدیثون مین بیان
اور تعین افضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کے آیا ہی اور حاصل جمع یعنی تطبیق کا درمیان حدیثون کے اس طرح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہر مقام مین ساتھ اوس چیز کے کہ مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا پس جسمین کہ نشان تکبر اور سختی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم
خوئی ہی مانند افشائے سلام اور نرم کرنے کلام کے اور اگر نشان بخل اور خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہی مانند کھانا کھلانے کے
اور اگر کاہل عبادت مین دیکھا تو جواب دیا کہ افضل اعمال نماز تہجد کی ہی پس مراد افضل اعمال سائل کے حق مین ہی یا مقصود یہ ہی کہ جملۂ افضل
اعمال سے ہی + ح + اور فرمایا واسطے شہید کے نزدیک خدا کے چھ چیزین ہین بخشش کیجاتی ہی اول دفعہ مین یعنی اول قطرۂ خون مین گرتا ہی
اور دکھلایا جاتا ہی ٹھکانا اوسکا بہشت مین یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہی عذاب قبر کے سے اور امن مین ہوگا گھبراہٹ
بڑی سے یعنی عذاب آگ کے سے اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اوسمین کا بہتر ہوگا دنیا سے اور اوس چیز سے
کہ دنیا مین ہی اور بیاہ دی جاوینگی بہتر بیبیاں حور عین سے اور شفاعت اوسکی قبول کیجاویگی ستر آدمیون کے حق مین اوسکے قرابتیون مین سے

نقل کی یہ ترمذی نے + اور فرمایا مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ بِغَیْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِھَادٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَفِیْہِ ثُلْمَۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
یعنی جو شخص کہ ملیگا اللہ تعالیٰ سے بن اثر کے جہاد سے ملیگا اللہ تعالیٰ سے اس حال مین کہ اوسکے دین مین نقصان ہوگا نقل کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے + ف + مراد اثر سے علامت ہے یعنی جو کوئی مرگیا بغیر علامت کے علامات جہاد سے کہ زخم ہے یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا
مال کا یا طیار کردینا اسباب مجاہدون کا وہ مرگیا اس حال مین کہ اوسکے دین مین رخنہ ہوگا اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ دل مین تو نیت ضرور ہو اسواسطے
کہ آیا ہے نیت کرنی بہتر ہے اوسکے عمل سے اور ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اوس شخص پر کہ فرض ہوا جہاد اوسپر اور نہ کیا ارادہ طیاری
اسباب اوسکے کا اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہے جہاد کفار کو اور جہاد نفس و شیطان کو اور مؤید ہے اسکی حدیث ابی امامہ کی کہ آگے آتی ہے +
ع + اور فرمایا اَلشَّھِیْدُ لَا یَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا کَمَا یَجِدُ اَحَدُکُمْ اَلَمَ الْقَرْصَۃِ + یعنی شہید نہین پاتا دکھ
قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک تمہارا دکھ کاٹنے چیونٹی کا + ف + یہ وہ شہید ہے کہ لذت پاتا ہے ساتھ دینے جان کے راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہے
نفس اوسکا ساتھ اوسکے + ع + اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہے کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے
دو قطرون سے اور دو نشانون سے ایک قطرہ آنسوونکا سبب خوف خدا کے اور دوسرا قطرہ خون کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ مین اور لیکن دو نشان
پس ایک نشان اسکی راہ مین اور دوسرا نشان بیچ فرض کے فرائض خدا سے نقل کی یہ ترمذی نے + ف + ایک نشان اثر مانند قدم کے گھسنے کے
یا غبار یا زخم کے جہاد مین یا سیاہی دوات کی طلب علم مین اور نشان بیچ فرض کے اثر مانند پھٹ جانے ہاتھ اور پانون کے بسبب وضو کے جاڑے
مین اور گھٹے پیشانی کے بسبب سجدون نماز کے اور جلنے پیشانی کے گرمی مین اور روزہ دار کے مونھ کی بو اور غبار آلودہ ہونا قدمون کے
حج مین + ع + اور فرمایا اَلْمَائِدُ فِی الْبَحْرِ الَّذِیْ یُصِیْبُہُ الْقَیْءُ لَہٗ اَجْرُ شَھِیْدٍ وَالْغَرِیْقُ لَہٗ اَجْرُ شَھِیْدَیْنِ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ + سر پھرنے والا دریا مین کہ پہونچے اوسکو قے واسطے اوسکے ثواب شہید کا ہے اور ڈوبنے والا دریا مین اوسکے لیے ثواب دو شہید کا ہے + ف
ان دونون شخصون کو ثواب شہید کا اوس صورت مین ہے کہ کشتی مین بیٹھا ہو جہاد کے لیے یا طلب علم یا حج یا مانند انکے کے لیے اور تجارت اگر ہو واسطے حال کے قوت
نفس اور نفقہ عیال کے اور بغیر بیٹھنے کشتی کے حاصل نہ ہو وہی حکم رکھتی ہے + ع + کہا ابو امامہ نے نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیچ ایک لشکر کے پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمین تھا کچھ پانی اور ترکاری اور سبزہ پس کہا اوسنے اپنے دل مین کہ ٹھہرے اوسمین
اور الگ ہو دنیا سے پس اذن مانگا پیغمبر خدا سے اسمین پس فرمایا تحقیق مین نہین بھیجا گیا ہون ساتھ دین یہودیت کے اور نہ ساتھ دین
نصرانیت کے کہ رہبانیت و مشقت کرین اور ترک کرین اختلاط و لذت مطلقاً و لیکن بھیجا گیا ہون مین ساتھ دین حنفیت کے کہ آسان ہے یعنی
نہین اوسمین حرج اور مشقت زائد قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہے البتہ جانا اول روز مین یا آخر روز مین بیچ راہ خدا
کے بہتر ہے دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا مین ہے البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارا کا بیچ صف کے یعنی صف قتال مین یا صف جماعت مین بہتر ہے
ساٹھ برس کی نماز اوسکی سے یعنی تنہا نماز سے نقل کی یہ احمد نے + کہا ابو موسیٰ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے
بہشت کے نیچے سایہ تلوارون کے ہین پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسیٰ تمنے سنا ہے پیغمبر خدا کو فرماتے یہ یعنی سنا تمہارا طریق
جزم و یقین کے ہے کہا کہ ہان پس پھرا وہ شخص طرف یارون اپنے کے اور کہا پڑھتا ہون مین تمپر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا میان اپنی
تلوار کا اور پھینکا اوسکو یعنی بارادہ اسکے کہ اب پھر کر نہین آنے کا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے طرف دشمن کے اور مارا ساتھ اوسکے یہان تک
کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے + قطعہ + بیا بیا کہ دل و جان من فدای تو باد + سری کہ بر تن من نیست خاک پای تو باد + اگرچہ حافظ بیچارہ
در ہوای تو مرد + برای مردن او غم مخور بقای تو باد + ف + دروازے بہشت کے اثر یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی مین اس طرح کہ اوپر اوسکے
تلوارین کفار کی اوٹھتی ہون سبب ہے داخل ہونے بہشت کا یہان تک کہ گویا دروازے بہشت کے موجود ہین ساتھ اوسکے + ع + اور

وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝

اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین ٭ مو

کیا سیر نہین کی کفار نے زمین مین تو دیکھین کیونکر تھا انجام کار اونکا کہ پہلے انسے تھے برہم مارا خدا نے اونکو اور کافرون کے لیے ہونا ہی مانند اس عذاب کے ٭ فتح ٭ کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے انسے اوکھاڑ مارا اللہ نے اونکو اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین ٭ مو ٭ تفسین ٭ کفار نے یعنی تیری امت کے کفار نے برہم مارا یعنی ہلاک کیا اونکو اور جڑ پیڑ سے اوکھیڑ مارا اور کافرون کے لیے یعنی مشرکین قریش کے لیے مانند اوس ہلاکت کے ہی ٭ مل ٭ پہلے انسے تھے مانند عاد و ثمود کے اور آور کافرون کے لیے یعنی اہل مکہ کو بھی ویسا ہی عذاب پوہنچیگا اگر ایمان نلاوینگے ٭ بحر ٭

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝

یہ اسپر کہ اللہ رفیق ہی اونکا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہین اونکا رفیق نہین کوئی ٭ مو

یہ بسبب اوسکے ہی کہ خدا کارساز مسلمانون کا ہی اور بسبب اوسکے ہی کہ کافرون کا کارساز نہین ہی اونکے لیے ٭ فتح ٭ یہ اسپر کہ اللہ رفیق ہی اونکا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہین اونکا رفیق نہین کوئی ٭ مو ٭ تفسین ٭ یہ یعنی مدد کرنی مومنون کی اور انجام بد کافرون کا اس سبب سے ہی کہ اللہ کارساز اور مددگار مومنون کا ہی اور کافرون کا کوئی مددگار نہین ہی ٭ پھر کیا انجام کار دونون فریقون کا ٭ مل ٭ معا

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مقرر اللہ داخل کریگا اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام باغون مین نیچے بہتی اونکے ندیاں اور جو منکر ہین

يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝

برتتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور اور آگ ہی گھر اونکا ٭ مو

تحقیق خدا داخل کریگا اونکو کہ ایمان لائے ہین اور کام اچھے کیے ہین باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے فائدہ لیتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے اور آگ جگہہ اونکی ہی ٭ فتح ٭ مقرر اللہ داخل کریگا اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام باغون مین نیچے اونکے بہتی ندیاں اور جو منکر ہین برتتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور اور آگ ہی گھر اونکا ٭ تفسین ٭ جانور کا سا کھانا یعنی حرص سے اور مسلمان کھاوین دفع حاجت کو ٭ مو ٭ فائدہ لیتے ہین ساتھ متاع حیات دنیا کی چند روز اور کھاتے ہین غافل بے فکر عاقبت سے جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے اپنے چرنے کی جگہہ غافل اوس چیز سے کہ پیش آنے والی ہی اونکو یعنی نحر اور ذبح سے ٭ مل ٭ فائدہ لیتے ہین دنیا مین اور نہین ہی اونکے لیے ہمت سوائے پیٹون اور ستروں اونکے کے اور وہ غافل بیخبر ہین اس چیز سے کہ کل پیش آنے والی ہی کہا کسی بزرگ نے المؤمن يتزود والمنافق يتزين والكافر يتمتع ٭ یعنی مومن توشہ طیار کرتا ہی راہ آخرت کا اور منافق بناؤ سنگھار کرتا ہی اور کافر فائدہ اوٹھاتا ہی ٭ معا ٭ تنبیہ ٭ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کھانے تو شکر منعم کا بجالاوے اور چست و چالاک رہے طاعات مین نہ غافل کیا خوب کہا ہی کسی نے ٭ بیت خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست ٭ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست ٭ سعدی فرماتے ہین ٭ قطعہ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند ٭ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ٭ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار ٭ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ٭ ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ کھانا کھانہ یہ کہ کھانا تجکو کھاوے اور حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالی عنہ ہر گز وہ کھانا نہ کھاتے جسکو کسی نے غضب کے وقت کھایا ہو فرماتے تھے ایسے لقمے کی بری تاثیر ہی یعنی اخلاق درندون کے کھانے والون میں پیدا ہوتے ہین اور شیخ علاء الدولہ سمنانی

فاسم مولی العبید من جہۃ الامر الخ ولکن النصر والظفر و الغنیمۃ للمؤمنین والکافرین من جہۃ الاخرۃ والقہر تبیہ فیہم من جہۃ النصرۃ ع ۵

خود ازین سبب کہ سینے ہین ... ٭

فرماتے ہین کہ بے ذکر الہی کے غفلت مین بندہ کھانا کھاوے کہ وہ کھانا غفلت ہی مین رہے گا پس بڑی تاثیر انسان مین لقمے کی ہوتی ہے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ○ ۞

اور کتنی تھین بستیان جو زیادہ تھین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپادیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار

اور بہت گانون کہ قوی تر تھے تیرے گانون سے کہ جلا وطن کیا تجکو ہلاک کیا ہمنے اونکو پس نہین کوئی مدد کرنے والا اونکا ✣ **فۓ** ✣ اور کتنی تھین بستیان جو زیادہ تھین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپادیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار ✣ **مو** ✣ **تفسیر** ✣ مراد گانؤن سے گانون والے ہین اسی لیے فرمایا اَهْلَكْنٰهُمْ یعنی کتنی ہی قومین کہ وہ بہت قوی تھین تیری قوم سے لوگون نے نکالدیا تجکو یعنی سبب تیرے نکلنے کے ہوئے ہلاک کیا ہمنے اونکو پس نہین ہوا کوئی مددگار اونکا اور نہ دفع کرنے والا عذاب کا اونسے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ جب نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے طرف غار کے التفات کیا طرف مکے کے اور فرمایا اَنْتِ اَحَبُّ بِلَادِ اللّٰهِ اِلَيَّ وَلَوْ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ لَمْ يُخْرِجُوْنِيْ لَمْ اَخْرُجْ مِنْكِ ✣ یعنی تو محبوب تر ہی طرف میرے اللہ کے سب شہرون مین سے اور اگر مشرک نہ نکالتے مجکو تو نہ نکلتا مین تجسے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ الخ ✣ **مل** ✣ **معا** ✣

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ○ ✣ **مو** ✣

بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھی راہ پر اپنے رب کی برابر اوسکے جسکو بھلا دکھایا اوسکا برا کام اور چلتے ہین اپنی چاؤن پر ✣

کیا جو کوئی ہووے اوپر طریقہ روشن کے پروردگار اپنے سے مانند اوس شخص کے ہی کہ آراستہ کی گئی اوسکی نظر مین بدکاری اوسکی اور مانند اونکے کہ پیروی کی خواہشون اپنی کی ✣ **فۓ** ✣ بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھی راہ پر اپنے رب کے برابر اوسکے کہ جسکو بھلا دکھایا اوسکا برا کام اور چلتے ہین اپنی چاہون پر ✣ **مو** ✣ **تفسیر** ✣ بَيِّنَةٍ سے مراد ہی دلیل و برہان اور وہ قرآن اور تمام معجزے ہین اور شخص اول سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مومن کہ اونکے پاس دلیل مذکور موجود ہی پروردگار کی طرف سے اور شخص دوسرے سے مراد کفار مکہ کے ہین کہ آراستہ کر دکھائے اونکے لیے شیطان نے شرک کو اور خدا اور رسول کی عداوت کو پس وہ جانتے ہین اونکو اچھا اور پیروی کی خواہشون اپنی کی بتون کے پوجنے مین حاصل یہ کہ یہ دونون برابر نہین ہو سکتے ✣ **مل** ✣ **معا** ✣ **تنبیہ** ✣ اس سے معلوم ہوا کہ برے کامون کو اچھا جاننا کام کفار کا ہی مومن کو چاہیے کہ برے کام سے بہت آزردہ اور غمگین ہو اسی لیے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہی علامت ایمان صحیح کی آپنے فرمایا اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَآءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ ✣ جب خوش کرے تجکو بھلائی تیری یعنی باامید ملنے ثواب کے اور بددل و غمگین کرے تجکو برائی تیری پس تو مومن صحیح یعنی پورا ہی ✣ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ پیروی کرنی خواہش نفس کی بہت بری چیز ہی چنانچہ جگہہ جگہہ پاک پروردگار نے ایسے پر اطلاق مشرک ہونے کا کیا ہی کہ فرمایا اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ✣ یعنی کیا دیکھا تونے اوس شخص کو کہ پکڑا اوسنے اپنی خواہش کو معبود اپنا پس مومن کو چاہیے کہ پیروی اپنی خواہش کی چھوڑے اور پیروی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اختیار کرے کہ حضرت نے فرمایا ہی لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ ✣ پورا مومن نہین ہوتا ایک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام و شریعت ✣ اور اس سے برائی شرک کی بھی معلوم ہوئی جابجا حدیث مین شرک سے بچنے ہی پر رہی ✣ معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی مت کر اپنے ماں باپ کی اگرچہ حکم کرین تجکو نکلجانے کا تیرے اہل و مال سے اور مت چھوڑ نماز فرض قصداً اسلیے کہ جو کوئی چھوڑ دیتا ہی

فـ قاله عند خروجه الى الغار [illegible] جبل ثور [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ۱۲ منہ

علـ افراد الضمير في زين له سوء عمله واتيان ضمير الجمع في واتبعوا اهواءهم للحمل على لفظ من ومعناه ۱۲ مد

نماز فرض قصداً تو الگ ہو جاتا ہی اوس سے عہد و امان اللہ کا اور مست پی شراب اسلیے کہ وہ سرہی ہر برائی کی اور بچا اپنے کو گناہ سے اسلیے کہ گنہ سے اوترتا ہی غضب اللہ کا اور بچا اپنے تئین جہاد کے بھاگنے سے اگرچہ ہلاک ہوں لوگ اور جب پونہچے لوگون کو موت یعنی وبا تو بھاگ مت جا اور خرچ کر اپنے عیال پر مال اپنے سے اور مت اوٹھا اونسے لاٹھی اپنی واسطے ادب دینے کے یعنی دھمکا تا رہ اونکو واسطے ادب سکھلانے کے بالکل ڈھیلی ڈوری نہ چھوڑ دے اور ڈراتا رہ اونکو اللہ کے امر و نہی کی مخالفت مین * مشکوٰۃ * مومن اور کفار کا فرق بیان فرما کر اب انکی جزا اور سزا کا ذکر کرنا شروع کیا *

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ

احوال اوس بہشت کا جو وعدہ ہو ڈر والون کو اوسمین نہرین ہین پانی کی جو بو نہین گر گیا اور نہرین ہین دودھ کی جسکا مزہ نہین پھرا

وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ

اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزہ ہی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد کی جھاگ اوتارا ہوا اور انکو وہان سب طرح کے میوے اور معافی ہی

مِّن رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۝

اونکے رب سے برابر اوسکے جو سدا رہتا ہی آگ مین اور پلایا ہی انکو کھولتا پانی تو کاٹ نکالا اونکی آنتین *

صفت اوس بہشت کی کہ وعدہ دیے گئے ہین متقی یہ ہی کہ اوس بہشت مین نہرین ہین پانی سے کہ بسبب دیر رہنے کے متغیر نہین ہو اور نہرین ہین دودھ سے کہ مزہ اوسکا پھرا نہین اور نہرین ہین شراب سے لذت دینے والی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد صاف کیے ہوئے سے اور اونکے لیے وہان ہر جنس کے میوے ہین اور اونکے لیے ہی بخشش اونکے پروردگار سے کیا یہ جماعت مانند اونکے ہین کہ ہمیشہ رہنے والے ہین آگ مین اور پلائے جاوینگے پانی نہایت گرم پس پارہ پارہ کر ڈالیگا اونکی آنتون کو * فتح * احوال اوس بہشت کا جو وعدہ ہو ڈر والون کو اوسمین نہرین ہین پانی کی جو بو نہین گر گیا اور نہرین ہین دودھ کی جسکا مزہ نہین پھرا اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزہ ہی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد کی جھاگ اوتارا ہوا اور انکو وہان سب طرح کے میوے اور معافی ہی اونکے رب سے برابر اوسکے جو سدا رہتا ہی آگ مین اور پلایا ہی اونکو کھولتا پانی تو کاٹ نکالا اونکی آنتین * تفسیر * وہان کی شراب بامزہ ہی جیسے بیان کی ہمنے و بہشت مین گھر ہیگے گھر مین چار نہر مقرر ہین اور بعضون کو زیادہ * موضح * متغیر یعنی بگڑنے والا اثر کسی سے غیر آسن وہ پانی کہ جسکا رنگ بدلا ہوا اور مزہ اور وہان کے دودھ کا مزہ نہ پھرا ہوگا جیسا کہ دنیا کے دودھ کا مزہ پھر جاتا ہی کہ کھٹا وغیرہ ہو جاتا ہی اور شراب لذیذ و خالص ہوگی کہ اوسکے پینے سے عقل نہین جاتی رہیگی اور نہ خمار ہوگا اوس سے اور نہ درد سر اور نہ کوئی اور آفت شراب کی آفتون مین سے اور شہد صاف ہوگا نہین نکلا ہوا ہوگا مکھیون کے پیٹ سے کہ ملا ہوا اوسمین موم وغیرہ * حل * فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جیحان اور سیحان اور فرات اور نیل سب جنت کی نہرون سے ہین اور کہا کعب احبار نے کہ نہر دجلہ اہل جنت کے پانی کی نہر سے ہی اور نہر فرات اونکے دودھ کی نہر سے اور نہر مصر اونکی شراب کی نہر سے اور نہر سیحان انکے شہد کی نہر سے ہی اور یہ چارون نہرین نکلین ہین نہر کوثر سے پانی نہایت گرم بھڑکائی جاتی ہی دوزخ جیسے کہ پیدا کی گئی ہی اور پانی اوسمین کھول رہا ہی جب قریب لایا جاویگا اونکے مونہون کے بھون ڈالیگا اونکے مونہون کو اور گر پڑیگا پوست اونکے سرونکا پھر جب پونہچینگے تو آنتون کو کاٹتا ہوا مقعد کی راہ سے نکل جاویگا * معا * تنبیہ * مقصود جناب باری تعالیٰ کو اس بیان سے یہ ہی کہ لوگ رغبت کرین ایسے کامون کی کہ جنسے جنت مین داخل ہون اور بچین ایسے کامون سے کہ جنسے دوزخ مین داخل ہون پس اصل اس سبکی اطاعت خدا اور رسول کی ہی کہ ہر کام موجب شرع شریف کے کرتا رہے اور مضمون احوال جنت و نار کا پیش نظر رکھے کہ عقائد کی کتابون مین لکھا ہی اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنی ایمان درمیان خوف اور امید کے ہی کہ اللہ کی رحمت و بخشش کا امیدوار بھی رہے

قسم ہے کی البتہ بھری جاویگی دوزخ یعنی کفار سے باوجود اس گہراؤ اور فراخی کے اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازو دون
دروازے کے جنت کے دروازے سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہے اور البتہ آویگا اوسپر ایک دن کہ وہ بھری ہوگی بسبب ازدحام کے اہل
کی ہے مسلم نے + اور کہا ابو ہریرہ نے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے عرض کی ہمنے آنحضرت سے کہ بہشت
کس چیز سے ہے عمارت اوسکی یعنی تعمیر کی ہے یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اوسکا مشک خالص
تیز بو کا اور کنکریاں اوسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل اونکے رنگ و صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کے زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا
اوسمین مین رہیگا اور رنج و مشقت نہین دیکھیگا اور ہمیشہ جیویگا اور مرنے کا نہین اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ فنا ہوگی جوانی
اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے + اور فرمایا ما فی الجنۃ شجرۃ الا و ساقہا من ذہب + یعنی نہین ہے جنت مین
کوئی درخت مگر کہ جڑ اوسکی سونے کی ہے + ف + اور ٹہنیان اونکی مختلف ہین کسیکی سونے کی اور کسیکی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی
کی یا مرصع مزین ساتھ طرح طرح کے شگوفون کے اور اوسپر طرح طرح کے میوے لگے ہوئے اور نیچے اونکے نہرین جاری + ع + اور فرمایا بہشت
مین سو درجے ایسے ہین کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون بیچ ایک درجے مین اون درجون مین سے تو البتہ کفایت کرے اونکو اور فرمایا بیچ تفسیر قول اللہ تعالی
وفرش مرفوعۃ + کہ بلندی اونکی جیسے کہ مسافت ہے درمیان آسمان و زمین کے پانسو برس کی راہ یعنی جنت کے درجون کے بچھونے ایسے
بلند ہونگے + اور فرمایا دیا جاویگا مومن بہشت مین قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہے جماع کرنے سے کتنی ہی عورتون سے مثلا دس سے
عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنے کی اتنی عورتون سے فرمایا کہ دیا جاویگا وہ قوت سو مردون کی یعنی پس کیون نہ طاقت رکھیگا
اتنی عورتون سے جماع کرنے کی + اور فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹھاوے اوسکو ناخن اون چیزون مین سے کہ بہشت مین ہین یعنی قسم زینت اور
آلات اوسکے سے ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت والی ہوجاوے بسبب اوسکے وہ چیز کہ درمیان جوانب و اطراف آسمان و زمین کے ہے اور اگر
تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سے جھانکے یعنی دنیا مین پس ظاہر ہون کڑے اوسکے تو البتہ مٹادیوے روشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسا کہ
مٹادیتا ہے سورج ستارون کی روشنی کو + اور فرمایا بہشتی ہونگے بن بال کے امرد آنکھین اونکی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور
نہ پرانے ہونگے کپڑے اونکے + اور فرمایا داخل ہونگے بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہونگے بدن بالون سے بے ریش سرمگین آنکھین
تینتیس برس کے یا فرمایا تینتیس برس کے یعنی جیسے کہ دنیا مین اس عمر کے ہوتے ہین اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مردی کی اس وقت مین ہے اور کہا اسماء نے
کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اونکے لیے سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرت نے چلے سوار یعنی تیز رو بیچ سایۂ
شاخون اوس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑین اوسکے سائے مین سو سوار شک کیا ہے راوی نے کہ وہ فرمایا یا یہ اوس درخت پر ٹڈے ہین
سونے کے گویا کہ میوے اوسکے مانند مٹکون کے ہین + ف + سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہے جنت مین اور یہ نام اسلیے ہوا کہ انتہا ہے
بہشت مین ہے کہ منتہی ہوتا ہے اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سے نہین جانتا کہ پرے اوسکے کیا ہے اور نہین گذرا
کوئی اوس سے سوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ مقام جبرئیل کا ہے کہ وہان سے آگے نہین بڑھتے اور روایت ایک مین چھٹے
آسمان پر ہے اور مشہور یہ ہے کہ ساتوین آسمان پر ہے اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہ ہے کہ جڑ اوسکی چھٹے آسمان مین ہے اور شاخین
ساتوین مین واللہ اعلم + ح + اور پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہے کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہے کہ دی مجھکو خدا تعالی نے وہ نہر
یعنی بہشت مین نہایت سفید ہے پانی اوسکا دودھ سے زیادہ اور نہایت شیرین ہے شہد سے زیادہ اوس نہر مین یعنی اوسکے کنارون مین
پرندے جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کے ہین یعنی وہ طیار ہین ذبح کے لیے تاکہ کھاوین اونسے اوس نہر والے
کہا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ تحقیق وہ پرندے البتہ منعم اور فربہ و خوشحال ہونگے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھانے والے اونکے بہشتی ہین

بردہ یہان تک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخص سے اونمین سے کہ ای فلانے بیٹے فلانے کے کیا یاد رکھتا ہی تو اوس دن کو کہ کیا تھا تو نے ایسا
اور ایسا یعنی اون چیزون مین سے کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اوسمین اور تامل کریگا اون گناہون مین کہ کیے ہونگے
پس یاد دلاویگا اللہ تعالی اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کین تھین دنیا مین اور اس سے مراد ہین وہ گناہ کہ اوسنے ارتکاب مین توڑنا عہد رب
کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے کیا نہ بخشے تو نے میرے لیے وہ گناہ یعنی داخل کیا تو نے مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے
تو نے میرے لیے وہ گناہ کہ صادر ہوئے تھے مجسے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشے مینے تیرے لیے پس بسبب فراخی بخشش میری کے پونہچا تو
اس مرتبے کو پس اوس وقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہونگے کہ ڈھانکیگا اونکو ایک ابر اونکے اوپر سے پھر برساویگا وہ ابر اونپر خوشبوئی
کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکی کے کسی چیز کو کبھی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کھڑے ہوؤ اور آؤ طرف اوس چیز کے کہ طیار کی ہی مینے
تمہارے لیے قسم بزرگی سے پس لو جو چاہو تم پس آوینگے ہم اوس بازار مین کہ گھیرا ہوگا اوسکو فرشتون نے اوسمین اور آوینگے ہم اور
پاوینگے اوس چیز کو کہ نہین دیکھا ہی آنکھون نے مانند اوسکے اور نہ سنا ہی کانون نے مانند اوسکے اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکے
پس اوٹھائے جاوینگے اور دی جاوینگی ہمارے لیے اوس بازار مین سے وہ چیزین کہ رغبت کرینگے ہم حالانکہ نہ بیچی جاوینگی اوس بازار مین
اور نہ خریدی جاوینگی وہ چیزین اور اوس بازار مین ملاقات کرینگے بہشتی آپسمین ایک دوسرے سے فرمایا آنحضرت نے پس آویگا اور متوجہ ہوگا
ایک شخص صاحب مرتبۂ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اوس سے یعنی مرتبے مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور
سب فی نفسہ رفیع و عالی ہونگے اگرچہ بنسبت بعضون کے کم ہون پس خوش لگے گی اوسکو وہ چیز کہ دیکھے گا اوسپر قسم لباس سے پس نہ تمام ہوگا آخر
کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبے کا کہ اپنے نفس سے کرتا تھا یا اوس شخص سے کہ ملاتھا یہان تک کہ ظاہر و متصور ہوگا اوس کم رتبے پر لباس کہ
بہتر ہوگا اوسکے لباس سے کہ تھا اوسپر اور یہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہوگا کہ نہین لائق کسیکو کہ غمگین ہووے بہشت مین پھر پھرینگے
ہم طرف مکانون اپنے کے پس ملاقات کرینگی ہمسے بیویان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہینگی ہمکو کہ مرحبا و اہلا یعنی خوش آئے
اور اپنے گھر مین آئے اور کہینگی ہر ایک اپنے مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تجپر جمال بہتر ہی اوس جمال سے کہ جدا ہوا تھا تو ہمسے اوسپر پس
کہینگے ہم اپنی بیویون سے کہ تحقیق ہمنے ہمنشینی کی آج اپنے پروردگار سے کہ اچھا کرنے والا حالون کا ہی اور درست کرنے والا شکستگیون کا
ہی اور لائق ہی اور پہونچتا ہی ہمکو کہ پھرین ہم مانند اوس چیز کے کہ پھرے ہم اور فرمایا ادنی اور کمترین بہشتیون کا مرتبے مین وہ شخص
ہوگا کہ اوسکے لیے اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیویان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین سے اور کھڑا کیا جاویگا اوسکے لیے خیمہ موتی اور
زبرجد اور یاقوت سے یعنی بنایا جاویگا انسے یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتھ انکے مسافت اور فراخی اوس خیمے کی یعنی طول و عرض مین
ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک اور فرمایا جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سے چھوٹے یا بڑے ہو جاوینگے بہشت مین تیس
تیس برس کی ہی عمر کے زیادہ نہونگے اس عمر سے کبھی اور اسی طرح دوزخی اور فرمایا کہ بہشتیون کے سرون پر تاج ہونگے ایسے کہ ادنی موتی
اونکا البتہ روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی اور فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض و التقدیر
ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تینتیس برس ہین ایک ساعت مین اور فرمایا تحقیق بہشت مین
البتہ ایک مجمع ہوگا واسطے حور عین کے بلند کرینگی آوازین یعنی ساتھ گانون کے کہ نہین سنین مخلوقات نے مانند اون آوازون کے کہینگی ہم
ہمیشہ زندہ رہینگی پس ہلاک نہین ہونگی اور ہم ہین چین کرنے والی پس نہین دیکھینگی شدت و احتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنے رب سے
یا خاوندون سے پس نہین ناخوش ہونے کی خوشی و مبارکی ہو اوس کیلیے کہ ہی ہمارے لیے اور ہین ہم اوسکے لیے یعنی جنات عالیات مین
اور فرمایا تحقیق جو مرد کہ بہشت مین ہوگا البتہ لگ کر بیٹھیگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلے اسکے کہ پھرے یعنی ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف

نہین پھرنے کا کہ طرح بطرح کے ستر تکیہ لگا دیگا پھر آویگی اوس مرد کے پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سے پس مارےگی وہ عورت
یعنی ہاتھہ اوس مرد کے کندھے پر یعنی بطریق غنج و دلال کے اور آگاہ کرینگے واسطے دکھلانے جمال کے پس دیکھیگا وہ مرد مونہہ اپنا اوس عورت کے
رخسارے مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر ہوگا آیینے سے اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورت پر ہوگا روشن کر دے مابین مشرق و
مغرب کے یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کریگی وہ عورت اوس مرد کو پھر جواب دیگا وہ اوسکے سلام کا اور پوچھیگا اوس عورت سے کہ کون ہی تو
پس کہیگی وہ کہ انا من المزید ۞ یعنی مین جملہ زیادتی سے ہون کہ وعدہ کیا تھا حق تعالی نے نیک کارون سے کہ فرمایا لہم
ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید ۞ یعنی بہشتیون کے لیے ہی جو کچھہ کہ چاہینگے اور ہمارے پاس ہی زیادتی اوس چیز پر کہ چاہینگے
اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ ۞ یعنی نیک کارون کے لیے جنت ہی اور زیادتی اور تفسیر زیادت کی رویت خدا تعالی
کی بھی کی ہی اور زیادہ اسکو اسلیے فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے اپنے فضل سے جزائے اعمال مکلفین کے لیے
اور زیادتی مذکورہ فضل بر فضل ہی شرح ۞ اور تحقیق البتہ ہونگے اوس عورت پر ستر کپڑے یعنی رنگ برنگ کے پس پیٹھیگی اون کپڑون مین
نظر اوس مرد کی یعنی پاویگی اوس عورت کے بدن کی لطافت کو یہان تک کہ دیکھیگا وہ مرد اوس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اوس لباس
کے پیچھے سے یعنی بسبب نہایت صفائی کے کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہونے کی اور بلا شبہہ اوس عورت کے سر پر تاج ہونگے کہ ادنی موتی
اون تاجون سے روشن کر دے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی ۞ تمام ہوئین حدیثین جنت کے بیان کی مشکوۃ سے ۞ اب شروع ہوتی ہین
حدیثین دوزخ کے بیان کی مشکوۃ ہی سے ۞ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون
آگ دوزخ کی مین سے یعنی آگ دوزخ کی اونہتر درجے گرم زیادہ ہی اس آگ سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت
کرنے والی یعنی عذاب و سزا دینے مین پس کیا حاجت تھی پیچ پیدا کرنے آگ سخت کے اس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگون پر
اونہتر جزو ہر ایک اون اونہتر جزو مین سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کے ہی اور فرمایا لائی جاویگی دوزخ یعنی اوس مکان سے کہ پیدا کیا ہی
اللہ تعالی نے اوسمین آوسدن یعنی روز قیامت کے اس حال سے کہ اوس دوزخ کے لیے ستر ہزار باگین ہونگی کہ ہر باگ کے ساتھہ ستر ہزار
فرشتے ہونگے کھینچینگے اوسکو اور فرمایا تحقیق کم سے کم دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکے لیے دو پاپوشین یعنی جوتیان
قدم کے اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کے آگ کے جوش ماریگا اون دونون چیزون سے دماغ اوسکا جیسے کہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہین
گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سے عذاب مین یعنی بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع اوسکے حال غیر اپنے پر حالانکہ تحقیق وہ شخص
سبکتر دوزخیون کا ہوگا عذاب مین اور فرمایا لایا جاویگا بڑا النعمت والا یعنی اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیون مین سے دن قیامت کے پس غوطہ
دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی ڈالا جاویگا دوزخ مین جیسے کہ کپڑے کو مٹکے مین رنگنے کے لیے ڈالتے ہین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے
کیا دیکھی تھی تو نے بھلائی کبھی کیا گذری تھی تجھپر نعمت و راحت کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میرے
یعنی دیرہ سے دوزخ کے جانے مین تمام نار نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رکھتا ہی نتھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا از روی
محنت و غم کے دنیا مین بہشتیون مین سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے کیا دیکھی تھی تو نے محنت
کبھی اور کیا گذری تھی تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ نہ قسم خدا کی ای پروردگار میرے نہین گذری مجھپر محنت کبھی یعنی دنیا مین اور نہ دیکھی مینے
سختی کبھی اور فرمایا جھگڑین آپسمین جنت و دوزخ پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی مین واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا
مجکو کہ نہین داخل ہونگے مجھمین مگر ضعیف لوگون مین سے یعنی بدن مین اور مال مین اور حقیر و کم نام و کم اعتبار اور لوگون کی نظرون سے گرے ہوئے
یعنی اکثر لوگون کے نزدیک وہ ایسے ہی ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک اونکی

بڑی قدر ہی اور ایسے ہی لوگ اونکے نزدیک جو پہچانتے ہین اونکو قسم علما اور صلحا سے اور مراد حضرت سے اکثر و اغلب ہی یعنی اکثر و اغلب ایسے ہی
ہونگے والا انبیا اور رسول اور بادشاہ بھی اوسمین داخل ہونگے یا مراد رکھین ضعفا سے فروتنی کرنے والے واسطے اللہ کے اور تواضع کرنے
والے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے نفس کو اور گرے ہوے نظر اعتبار سے اپنے نزدیک اور نہین داخل ہونگے جمین مگر بھولے فریب
کھاجانے والے فرمایا اللہ تعالی نے بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی کہ رحمت کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو چاہتا
ہون اپنے بندون سے اور فرمایا اللہ تعالی نے آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میرے کی عذاب کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو چاہتا ہون
اپنے بندون مین سے حاصل یہ کہ جنت و دوزخ اور مومن و کافر مظاہر ہین جمال و جلال کے اوپر وصف کمال کے اور ظاہر نہین ہوتی کسیکو وجہ
تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کے مقام فضل مین باوجود علم اس بات کے کہ ایک اون دونون مین سے قبیل عدل سے ہی اور دوسری
طریق فضل سے لا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ اور ہر ایک کے لیے تم مین سے بھری اوسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھر دونگا لوگون
سے پس اوپر دوزخ پس نہین بھرنے کی یہان تک کہ رکھیگا اللہ تعالی اوسمین پاؤن اپنا کہیگی دوزخ بس بس بس اطلاق پاؤن کا حضرت
حق سبحانہ پر متشابہات سے ہی جیسے کہ ید اور یمین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آئے ہین یہ ہی کہ اعتقاد کرے
کہ جو کچھ مراد ہی اوس سے حق ہی اور در پے دریافت کرنے کیفیت اوسکی کے نہو مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعضے متاخرین
تاویل کرنے والے کہتے ہین کہ مراد قدم سے قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہی اور بعضون نے اور اور کچھ تاویل کی ہی ساتھ اوس چیز کے کہ
مناسب ذات اقدس اوسکی کے ہی تا وہم تشبہ کا نہ لاوے پس اوسوقت بھر جاویگی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے
بعض اجزا اوسکے طرف بعض کے یعنی تنگ کی جاویگی اور سمٹ جاویگی پس ظلم نہین کرنے کا اللہ تعالی اپنی مخلوق مین سے کسی پر اور
اوپر بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکے لیے ایک خلق جدید کہ بے سابقہ عمل کے اونکو بہشت مین داخل کریگا فضل و رحمت اوسکی
ہی کہ بے گناہ دوزخ مین نہ ڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے ✤ اور فرمایا کہ فرماویگا اللہ تعالی واسطے سہل ترین دوزخیون کے
عذاب مین دن قیامت کے کہ اگر ہو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیاء دنیا سے کیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتھ اوسکے یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنے تئین عذاب
دوزخ سے چھٹاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا اللہ سبحانہ چاہا تھا مینے تجھسے اور حکم کیا تھا مینے تجکو ایک چیز
آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینے سے حال انکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ چیز یہ ہی کہ شریک نکر تو ساتھ میرے کسی چیز کو پس توڑا تونے عہد اور
فرمان برداری نکی تونے میرے امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس اب قبول نہین کرونگا اگرچہ لاوے ساری
چیزین زمین کی اور فرمایا کہ بعضے دوزخیون مین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو
آگ دونون زانو دون تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ چنبر گردن تک
اور فرمایا درمیان دونون مونڈھون کافر کے دوزخ مین مسافت تین دن کی ہوگی واسطے سوار تیز رو کے اور ایک روایت مین ہی کہ دانت
کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور موٹاپا اوسکے چمڑے کا مقدار مسافت تین رات کے ہوگا یہ پھیلاؤ واسطے زیادتی عذاب کے ہوگا
اور اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیے جاوینگے روز قیامت کے مانند چیونٹیون کے بیچ صورت مردون کے پھر ہانکے جاوینگے طرف قیدخانے
کے جہنم مین انتہی ظاہر ان دونون حدیثون کی تطبیق مین یہ ہی کہ مراد متکبرین سے گنہگار مومنین ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیون کے
ہونگے کہ روندے جاوینگے اوسمین پھر بڑے ہو جاوینگے اوسمین بدن اونکے اور داخل ہونگے دوزخ مین اور وہان ایسے ہونگے اور فرمایا
جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہان تک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سفید ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ
سیاہ ہوئی پس آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکھتی اور فرمایا دانت کافر کے روز قیامت کے مانند احد کے ہونگے اور ران اوسکی

مانند بیضا کے کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہہ بیٹھنے اوسکے کی دوزخ مین بمقدار تین دن کے مانند بیٹھنے کی اور فرمایا تحقیق کافر البتہ کھینچیگا زبان اپنی
تین کوس اور چھ کوس روندینگے اوسکو لوگ یعنی قدمون سے اور چلینگے اوسپر اور فرمایا صعود کہ قرآن مین واقع ہی سارہقہ صعودا
ایک پہاڑ ہی آگ سے چڑھایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سے ایسے ہی یعنی ستر برس دوزخ مین ہمیشہ چڑھنے اور اوترنے
مین رہیگا اور فرمایا بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ان شجرت الزقوم طعام الاثیم کالمهل یغلی فی البطون کغلی
الحمیم یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگارون کی ہی مانند مہل کے جوش ماریگا پیٹون مین مانند جوش مارنے گرم پانی کے پس
آنحضرت نے بیچ بیان معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کے پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف مونہہ دوزخی کے تو گر پڑیگا پوست اوسکے
مونہہ کا اوسمین یعنی مارے گرمی کے اور فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیون کے سرون پر پس پیٹھیگا گرم پانی یہان تک کہ پہونچیگا دوزخی
کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکے پیٹ مین ہی یعنی آنتین وغیرہ یہان تک کہ نکلجاویگا اوسکے دونون قدمون مین سے اور
یہی صہر ساتھ زبر صاد مہملہ اور جزم ہ کے بمعنی گلنے کے کہ مذکور ہی قرآن مین یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصهر
بہ ما فی بطونہم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکے سرونپر گرم پانی گلائی جاویگی اوس سے وہ چیز کہ اونکے پیٹون مین ہی اور جلائے
جاوینگے پوست اونکے یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اونکے ظاہر و باطن مین پھر اوسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا اور روایت کی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے یسقی من ماء صدید یتجرعہ یعنی پلایا جاویگا دوزخی پانی
کہ زرداب دوزخیون کا ہوگا درحالیکہ پیویگا اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک
لایا جاویگا زرداب طرف مونہہ اوسکے کے پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب ملایا جاویگا اوسکے دہانے سے بھون ڈالیگا اوسکے مونہہ کو
اور گر پڑیگا پوست اوسکے سر کا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کردیگا اوسکی آنتون کو یہان تک کہ نکلیاویگا اوسکی دبر سے
فرمایا ہی اللہ تعالی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءہم اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالیگا اونکی آنتون کو اور فرمایا ہی وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمهل یشوی الوجوہ بئس
الشراب یعنی اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس کی فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی تلچھٹ کے ہوگا یا مانند پگھلے ہوئے
تانبے کے یا زرداب کے بھون ڈالیگا مونہون کو بری پینے کی چیز ہی وہ پانی اور فرمایا لسرادق النار اربعۃ جدر کثف
کل جدار مسیرۃ اربعین سنۃ یعنی واسطے احاطہ دوزخ کے چار دیوارین ہونگی موٹا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس
برس کا ہوگا اور فرمایا اگر تحقیق ایک ڈول زرداب سے کہ دوزخیون کے زخمون سے بہے گا ڈالا جاوے دنیا مین تو البتہ سڑجاوین اہل دنیا اور تحقیق
آنحضرت نے پڑھی یہ آیت اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یعنی ڈرو خدا سے حق ڈرنے اوسکے کا
یعنی جیسا کہ لائق ہی یعنی واجبات بجا لاؤ اور پرہیز کرو برائیون سے اور ابن مسعود نے یہ تفسیر کی ہی اوسکی ساتھ قول اپنے کے ہو ان
یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی وہ یہ ہی کہ اطاعت کیا جاوے اللہ پس نافرمانی کیا جاوے اور
شکر کیا جاوے پس نہ کفران نعمت کیا جاوے اور یاد کیا جاوے پس نہ بھلایا جاوے اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور اسی طرح ابن مردویہ نے اور ابن ابی حاتم نے اور تصحیح کیا ہی اسکو محدثون نے پس یہ تو تفسیر ہی کمال تقوے کی پس اسمین تو کچھ اشکال
ہی نہین اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیت منسوخ ساتھ قول اللہ تعالی کے فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ
ذکر کیا ہی اسکو بعضے مفسرون نے اور نہ مرو مگر حالت اسلام مین یعنی مسلمان ہو مرتے دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب
دوزخ سے اور ترک کرنا اوسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کیا آنحضرت نے اس تقریب سے بعضا عذاب دوزخ کا اور ذکر کیا اوسکو راوی نے کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سیہنڈ کے سے ٹپکے دنیا کے گھر مین تو البتہ تباہ کر دے دنیا والون پر اونکے
اسباب زندگانی کو پس کیا حال ہوگا اوسکا کہ ہووے سیہنڈ خوراک اوسکی * اور فرمایا دوزخی دوزخ مین بوری چڑھے اور دانت کھلے ہونگے
فرمایا آنحضرت نے اور بھون دیگی کافر کے مونہہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹھ جاویگا ہونٹ اوپر کا اوسکا یہان تک
کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکے تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچے کا اوسکا یہان تک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک اور فرمایا ای لوگون روؤ یعنی
خوف خدا سے پس اگر نہ رکھو تم قدرت رونے حقیقی کی تو تکلف کرو رونے مین اور تصور احوال کا کرو کہ رونا لاؤ اور رقت بخشے پس تحقیق
دوزخی روویگے دوزخ مین یہان تک کہ بہینگے آنسو اونکے خون کیطرح گویا کہ وہ آنسو نالیان ہونگے یہان تک کہ ہو چکینگے آنسو پھر
بہینگے خون پس زخمی ہو جاوینگی آنکھین پس اگر کشتیان جاری کیجاوین اونکے آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون اور فرمایا ڈالی جاویگی اونپر مسلط
ہوگی دوزخیون پر بھوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اوس حالت کے کہ کافر اوسمین ہونگے کہ عذاب دوزخ ہے پس فریاد کرینگے الم بھوک
کے سے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع سے نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرینگے
کھانے کے لیے یعنی بسبب نہ نفع پانے کے کھانے پہلے سے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر کے پس یاد آویگا اونکو
کہ وہ اوتارتے تھے کھانے حلق مین اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اون کھانون کے
اوتارنے کے لیے پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنی جن باسنون مین گرم پانی ہوگا وہ زنبور
اوٹھا کر دیے جاوینگے یعنی ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلاواسطہ پس جب نزدیک ہونگے باسن گرم پانی کے اونکے مونہون سے بھون
ڈالینگے اونکے مونہون کو پس جب داخل ہوگی یعنی اقسام اون چیزون کے کہ اونکے ظروف مین ہونگے قسم زرداب اور پیپ وغیرہ سے اونکے
پیٹون مین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے اوس چیز کو کہ اونکے پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہینگے دوزخی دعا کرو ای نگہبانون دوزخ کے
اللہ تعالی سے کہ سبک کرے ہمسے عذاب ایک دن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس رسول ساتھ معجزون اور
دلیلون واضح کے کہینگے دوزخی کہ ہان آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہینگے نگہبان دوزخ کے پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو
ہم نہین شفاعت کرتے کافرون کی اور نہین ہے دعا کافرون کی مگر بیچ زیانکاری اور بیفائدگی کے یعنی اسلیے کہ نہین نفع دینے کی دعا اونکو
اوسوقت نہ اونکی دعا اور نہ اورکسیکی اور یہہ نہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافر کی اونکی دنیا مین جیسے کہ سمجھا ہی اس سے بعضے
علماء نے حال اونکا قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنے مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو
مالک کو کہ نام ہی داروغۂ دوزخ کا یعنی جب مایوس ہونگے دوزخی دعا و شفاعت کرنے نگہبانون دوزخ کے سے اونکے لیے تو یقین کرینگے کہ
اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کے عذاب سے خیر موت ہی طلب کرو یعنی یہہ ہین کہ مانگا اونسے کہینگے کہ پکارو مالک کو پہر نوع پس کہینگے دوزخی
ای مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمارے مرنے کا رب تیرا یعنی تا کہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف
سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسمین رہوگے کہا اعمش نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی کہ خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضے صحابہ سے
موقوفاً یا مرفوعاً یہہ کہ درمیان پکارنے اونکے کے مالک کو اور جواب دینے مالک کے اونکو ہزار برس ہونگے یعنی اس مدت تک بانتظار جواب کے
عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو نجات اوس سے اپنی اسلیے کہ نہین ہی
کوئی بہتر تمہارے لیے تمہارے پروردگار سے یعنی رحمت و قدرت و مغفرت مین پس کہینگے ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری
یعنی سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کے اور تھے ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے
پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنے والے ہون اپنے نفس پر پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو

[illegible]

اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ⁂ یعنی دور ہو اور پہر جاؤ دوزخ مین ذلیل وخوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجہسے یعنی دفع عذاب مین کچھ
ہرگز دم نہین ہونے کا فرمایا آنحضرت نے پس اوسوقت ناامید ہونگے ہر بہلائی سے دوزخی دوزخ کے نگہبانون کو پکارا کچھ سودمند نہوا مالک سے جا کہا
کہ مارے اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی وزاری کی قبول نہین کی اور کہان جائین اور کسکے سامنے فریاد کرین اور نزدیک
اسکے شروع کرینگے نالہ وفریاد مین اور حسرت کہانے مین اور آہ اور واویلا کرنے مین ⁂ اور کہا نعمان بن بشیر نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ یعنی ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ کی سے ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ کی سے
یعنی خبر دی مینے تمکو اوسکے ہونے کی اور اوسکی شدت کی اور ڈرایا مینے تمکو اوسکے طرح بطرح کے عذابون سے کہ بچاؤ اونسے یہانتک کہا مینے
اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی بچو آگ سے اگرچہ ٹکڑا کہجور ہی کا دیکر سہی پس متصل وہ کلمہ کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمۂ
مذکورہ کو اور آواز بلند سے کہتے تھے اسکو اور ہلتے جاتے تھے یہانتک کہ اگر ہوتے آنحضرت صلعم اس جگہہ مین کہ مین ہون سنتے آواز اونکی
بازار والے یعنی بسبب نہایت بلند کرنے آواز کے اور یہانتک کہ گر پڑی کملی کالی خطدار کہ تہی حضرت صلعم کے کندہون پر حضرت صلعم کے پاؤن کے
پاس یعنی بسبب ہلنے کے جذبۂ الہیہ سے ⁂ اور فرمایا اگر ٹکڑا شیشے کا مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کے جیسے کہ اشارہ
کیا طرف اوسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے اور اشارہ کیا آنحضرت صلعم نے واسطے بیان کرنے اشارۂ هٰذِهٖ کے طرف مانند کہوپری سر کے
چہوڑا جاوے اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین کے حال آنکہ درمیان آسمان و زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہے البتہ پہونچے وہ شیشہ زمین کو
پہلے رات کے یعنی تہوڑی سی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چہوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس رات دن پہلے اسکے کہ پہونچے زنجیر کی
جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا اوسکی تہا کو یہ شک راوی ہے اور زنجیر سے مراد وہ زنجیر ہے کہ جو کلام اللہ مین مذکور ہے اس آیت مین ثُمَّ فِيْ
سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ⁂ پہر باندہو کافر کو زنجیر مین کہ طول اوسکا ستر گز کا ہے اور یہ زنجیر کافر کی مقعد مین
ڈالی جاویگی اور تہہ سے مین سے نکالی جاویگی اور حدیث پر یہ اشکال آتا ہے کہ جب زنجیر ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سے ہوئی جواب
اسکا یہ ہے کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہین ہے بلکہ مراد کثرت ومبالغہ ہے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ اوس جہان کے گز کو اس جہان کے گز پر قیاس کرنا
نچاہیے جیسے کہ آیا ہے کہ قیراط مثل احد کے ہے اور کہا نوف بکالی نے کہ ہر گز ستر دو ہتون کا ہوگا اور ہر دو ہتا بعید تر ہوگا اوس مسافت سے
کہ درمیان حیرہ اور درمیان مکے کے ہے اور تہے نوف بکالی کوفے کے مسجد مین اور حسن بصری نے کہا کہ اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کون گز ہوگا
اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشے کا آسمان سے چہوڑا جاوے تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کے تہوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوے
بسبب اسکے کہ گول بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہے اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشے کا باوجود اس صفت سرعت کے
زنجیر کے اس سرے سے چہوڑا جاوے تو دوسرے سرے تک چالیس برس مین بہی نہ پہونچے اللہ اکبر دیکہا چاہیے کیا کچھ درازی ہوگی اوسکی عیاذًا باللہ منہ
اور فرمایا اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ بلاشبہہ دوزخ مین ایک نالہ ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو ہبہب
رہیگا اوسمین ہر متکبر سرکش جو کہ ہے دور حق پر شدید ⁂ اور فرمایا بلاشبہہ دوزخ مین سانپ ہین مانند گردنون اونٹون کے کہ بہت بڑے ہوتے ہین
کاٹیگا ایک سانپ اونمین سے ایکبار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد واثر زہر اوسکے کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچہو ہین مانند
خچرون پالان بندہون کے کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم واثر اوسکے زہر کا چالیس برس اور روایت ہے حسن بصری رحہ سے کہ کہا
حدیث کی ہمسے ابو ہریرہ رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑے ہونگے لپیٹے گئے اور ڈالے گئے آگ دوزخ مین روز قیامت کے
پس کہا حسن بصری نے اور کیا گناہ ہے آفتاب و چاند کا پس کہا ابو ہریرہ رضی نے کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس چپ ہو رہا حسن
یعنی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچہا کہ حکمت اونکے داخل کرنے کی بیان کرو ابو ہریرہ نے جواب مین کہا کہ مینے حدیث جو حضرت سے سنی تہی بیان کر دی

[illegible]

اس سے زیادہ مجکو علم نہین اور بعضے علما نے لکھا ہی کہ سبب اونکے ڈالے جانے کا دوزخ مین یہ ہی کہ دوزخیون کو اونکی گرمی سے عذاب زیادہ ہو
اسلیے کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سے ساتھ روایت دیلمی کے مسند فردوس مین مرفوعا کہ آفتاب اور چاند کے مونہہ عرش کی طرف مین اور
پشت دنیا کی طرف پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر مونہہ اونکے دنیا کی طرف ہوتے تو اہل دنیا مین سے کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نے
کہا کہ اسلیے ڈالے جاوینگے کہ کافر اونکو پوجتے تھے اونکے جلانے کے لیے ڈالینگے کہ دیکھو تم جنکو پوجتے تھے اونکا یہ حال ہوا اور فرمایا کہ نہین
داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت پوچھا گیا یا رسول اللہ اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نہ کرے خدا کی رضامندی کے لیے طاعت
یعنی واجبہ اور نچھوڑے خدا کے لیے یعنی اوسکے ڈر سے گناہ اور فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نے بہشت کو تو فرمایا جبرئیل کو کہ جاؤ اور
دیکھو طرف بہشت کے کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہی سینے وہ پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کے اور طرف اوس چیز کے کہ طیار کی ہی
اللہ تعالی نے بہشتیون کے لیے بہشت مین یعنی ایسی چیزین اچھے بندون کے لیے طیار کر رکھی ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین ہین اور نہ کسی کان
نے سنین ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ اونکا گذرا ہی پھر آئے جبرئیل حضور حق مین اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی
نہین سنیگا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونے کی اور کوشش کریگا اوسکے حاصل کرنے
مین بسبب خوبی اور سرور اوسکے کے مقصود بیان کرنا کمال خوبی اور لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہو
پھر گھیرا اوسکو ساتھ مکروہات طبیعت کے مراد ہین اوننسے تکالیف شرعیہ قسم اوامر و نواہی سے کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا پس اونکو گرد بہشت کے
گھیرا کہ جب تک کوئی اونمین نہ پڑے بہشت کو نہ پونہچے پھر فرمایا اللہ تعالی نے کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کے یعنی دوبارہ
اسلیے کہ اب اوسمین زیادتی اور کچھ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکے کے پس گئے جبرئیل اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکھا جو کچھ کہ گرد اوسکے
گھرا ہی پھر آئے جبرئیل اور کہا ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین یہ کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود
مکارہ کے کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات مین یعنی بسبب انکے دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نے پس جب
پیدا کیا اللہ تعالی نے آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکھ طرف اسکے کہ کیا ڈراؤنی اور بری چیز پیدا کی ہی مینے فرمایا آنحضرت نے پس گئے
جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبرئیل اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت و جلال کی نہین سنیگا وصف آگ دوزخ
کا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سے اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہونے کا اوسمین پھر گھیرا اوسکو اللہ تعالی نے ساتھ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت
اور گناہون کے پھر فرمایا کہ جا ای جبرئیل اور نظر کر طرف دوزخ کے فرمایا آنحضرت نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پس عرض کیا
جبرئیل نے کہ ای رب میرے قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سے کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنی یہ شہوات و
معاصی اتنے شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس و طبیعت مین سے باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نکرے اور بسبب اوسکے دوزخ مین داخل نہو اور یہ
حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ کتاب الرقاق مین اوپر گذری ہی حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ یعنی ڈھانکی گئی
اور گھیری گئی جنت ساتھ ایسی چیزون کے کہ نفس کو ناگوار ہین اور ڈھانکی گئی دوزخ ساتھ خواہشون نفس کے ❊ تمام ہوئین حدیثین جنت اور دوزخ کے
احوال کی مشکوۃ شریف سے ❊ اب پاک پروردگار بعد ذکر کرنے احوال مومنین اور کافرین کے منافقین کا ذکر فرماتا ہی

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا

اور بعضے اونمین ہین کہ کان رکھتے ہین تیری طرف یہانتک کہ جب نکلین تیرے پاس سے کہتے ہین اونکو جنکو علم ملا کیا کہا تھا اس شخص نے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝

یہ وہی ہین جنکے دل پر مہر رکھی اللہ نے اور چلے ہین اپنی چاؤن پر ❊

حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کی نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر چاہتا ہی کہ سب عبادتین اور بھلائیان جل جاوے ایسے ہی حال اور باقی چیزون کا سمجھنا چاہیے انتہی ✠ تفسیر در منثور و مشکوٰۃ ✠ اور کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ فقد جاء اشراطہا کہ تھا وجود باجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا علامتون قیامت کے سے ✠ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت انا و الساعۃ کہاتین یعنی بھیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونون کے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ فخر کرینگے لوگ مسجدون مین یعنی مسجدین نمود کے لیے بنادینگے ✠ اور فرمایا کہ بلاشبہ اللہ نہین دوست رکھتا فحش گو کو اور نہ بتکلف فحش بکنے والے کو اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ظاہر ہو فحش اور بتکلف فحش گوئی اور برائی پہنچانی ہمسائے کی اور انقطاع ناتون کا اور یہان تک کہ خیانت کرے امین اور امین بنا لیا جاے خائن ✠ اور روایت کی ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علامتون قرب قیامت کے سے بہتر چیزین ہین جب دیکھو تم لوگون کو کہ فوت کرین نماز کو اور ضائع کرین امانت کو اور کھاوین بیاج اور حلال جانین جھوٹ کو اور سہل جانین خونریزی کو اور اونچے اونچے مکان بناوین اور بیچین دین کو ساتھ دنیا کے اور کاٹے جاوین ناتے اور ہو بردباری ناتوانی اور جھوٹھ سچ اور حریر لباس اور ظاہر ہو ظلم اور بہت ہون طلاقین اور موت ناگہانی اور امانت دار کیا جاے خائن اور خائن امانت دار ٹھہرایا جاے اور سچا کیا جاے جھوٹا اور جھوٹا کیا جاے سچا اور بہت ہو بہتان باندھنا اور مینہ سبب گرمی کا اور فرزند سبب غصے کا یعنی بسبب افعال بد کے اور بہت ہون بدلوگ اور جاتے رہین بخشش کرنے والے اور ہون امیر اور وزیر جھوٹے اور امانت دار خائن اور چودھری ظالم اور قاری فاسق جسوقت پہنین پوستین دنبے کی دل اونکے سڑے ہوئے زیادہ ہونگے مردار سے اور تلخ زیادہ ہونگے ایلوے سے ڈھانکدیگا اونکو اللہ تعالیٰ فتنے مین متحیر ہونگے اوسمین جیسے کہ متحیر ہوئے یہود اور ظالم ظاہر کرینگے صفرا یعنی دینار اور طلب کرینگے بیضا یعنی درہم اور بہت ہون گناہ اور کم ہو امر بالمعروف اور سنہری کیے جاوین مصحف اور صورتین کاڑھی جاوین مسجدون مین اور لنبے بنائے جاوین منارے اور خراب ہون دل اور پی جاوین شرابین اور معطل کیجاوین حدین اور جنے لونڈی مالک اپنے کو یعنی لونڈی بچے ہونگے اور دیکھے تو ننگے پانون ننگے بدنون کو کہ ہوگئے ہین بادشاہ اور شرکت کرے عورت اپنے خاوند سے سوداگری مین اور مشابہت کرین مرد عورتون کی اور مشابہت کرین عورتین مردونکی اور قسم کھاوین غیر خدا کی اور گواہی دے سومن بغیر اسکے کہ طلب کیجاے گواہی اور سلام کیا جاوے معرفت کے لیے یعنی نہ اتباع سنت کے لیے بلکہ فقط نفع دنیوی کے لیے اور فقہ حاصل کیجاے واسطے غیر دین خدا کے یعنی دنیا کے لیے اور طلب کیجاوے دنیا ساتھ عمل آخرت کے اور پکڑی جاوے غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور ہووے سردار قوم کا کمینہ اونکا اور نافرمانی کرے مرد اپنے باپ کی اور بدسلوکی کرے اپنی مان کو اور نیکی کرے اپنے یار سے اور اطاعت کرے اپنی بیوی کی اور بلند ہووین آوازین فاسقونکی مسجدون مین اور مقرر کیجاوین گانیوالیان اور رواج ہو باجون کا اور پی جاوین شرابین راہون مین اور ٹھہرایا جاوے ظلم فخر اور بیچا جاوے حکم یعنی جسنے رشوت دی اوسکی مرضی کے موافق حکم دیدیا اور بہت ہون پیادے ظالمون کے اور ٹھہرایا جاوے قرآن مزامیر یعنی راگ کے لحن پر پڑھین اور پہنین پوستین درندون کے چمڑون کے اور لعنت کرین اخیر اس امت کے اول اوسکے کو یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مصداق اسکے روافض اور خوارج ہین پس چاہیے کہ منتظر ہون لوگ نزدیک اسکے سرخ ہوا کے اور خسف کے اور قذف کے اور اور نشانیون کے ✠ اور آیا ہی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا لوگون نے کہ کب آویگی قیامت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ پوچھا تمنے مجھسے ایسا امر کہ نہین جانتے اوسکو جبرئیل اور نہ میکائیل ولیکن اگر چاہو تم تو خبر دون مین تمکو کتنی ایک چیزون کی کہ جب وہ ہونگی تو قیامت کے آنے مین بہت عرصہ نہین ہونے کا وہ یہ ہین ہونگی زبانین نرم اور دل متفرق اور رغبت کرینگے لوگ دنیا مین اور ظاہر ہونگے

مکان روی زمین پر بنی پرے بڑے بڑے مکان بناوینگے اور اختلاف کرینگے دو بھائی لیکن ہوگی جو انشین دونون کی ایسی آوے بیجا جاوے گا حکم
خدا کا یعنی رشوتین لیکر حکم خلاف حق کرینگے یا مراد یہ ہے کہ حکم خدا کے سے یہ ہو کہ مفتی اور قاضی حکم کرینگے قوانین کفار پر بسبب طمع نوکری کے
اللہ اعلم ۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ علامتون قرب قیامت کے سے یہ ہی کہ ظاہر ہونگے مکان روی زمین پر اور
کاٹے جاوینگے ناتے اور ایذا دیگا ہمسایہ اپنے ہمسایے کو ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نشانیون قیامت کی سے
یہ ہی کہ اوٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب مر جانے علما کے یا بسبب کم رتبہ ہونے اونکے کے نزدیک امرا کے اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ
نادانون کے اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کے اور بہت ہوگا پینا شراب کا اور کم ہونگے مرد کہ جنسے انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی
عورتین یہان تک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتون کے ایک مرد خبرگیری کرنے والا ۔ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس وقت کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے یعنی کسی امر مین صحابہ سے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا جسوقت کہ ضائع کیجاویگی امانت
پس منتظر رہ قیامت کا مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کے ہین جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا عرضنا الامانۃ الخ
یا حق لوگون کے اور امانتین اونکی اور مراد یہ ہی کہ تعین اوسکے وقت کا سواے عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسیکو اوسکی راہ نہین بتائی
لیکن علامتین کہ پہلے اوسکے وجود مین آوینگی اور نشانیان اوسکے قرب کی مقرر کین ہین از انجملہ ایک علامت اوسکی ضائع کرنا امانت کا ہی
کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگے کہا اعرابی نے کہ کس طرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاوے
کام یعنی کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کے پس منتظر رہ قیامت کا مراد نااہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین
استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور بخیلون اور نامردون کے اور اوسکے کہ نہو قریشی اگرچہ نسل سلاطین
سے ہو اور یہ ہی خلیفہ کے حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان امرا اور شان اور ارباب مناصب کو قسم تدریس اور تقوی اور
امانت اور خطابت اور مانند اونکے سے پس جب کام دین و دنیا کا نااہل کے ہاتھ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا
ہوگا اور حقوق ضائع ہونگے ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت
ہوگا یہان تک کہ نکالے گا شخص زکوۃ اپنے مال کی پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کرے اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کے اور
کم ہونے رغبت کے اوسکی طرف بسبب تشویش حال کے اور یہان تک کہ ہوجاوے زمین عرب کی سبز اور باغ بہار اور نہرون والی نقل کی یہ مسلم نے
اور ریج اور روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا پہنچیگی عمارت و آبادی اہاب یا یہاب تک ۔ اور فرمایا کہ علامتون قیامت کی سے ہی برائی
یو بھائی ہمسایون کو اور کٹنا ناتون کا اور معطل ہونا تلوار کا جہاد سے اور یہ کہ طلب کیجاوے دنیا ساتھ دین کے ۔ اور فرمایا ہوگا اخیر زمانہ مین
ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دیگا اور جمع نہین کریگا اوسکو اور
نہ گنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بیشمار ۔ اور فرمایا قریب ہی کہ فرات کھلجاوے گی گنج سونے کے سے یعنی پانی فرات کا خشک ہوجائیگا
اور اوسکے نیچے سے گنج سونے کا نکلیگا اور فرات کوفے کی نہر کا نام ہی پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نہ لے اوس سے کچھ اسلیے کہ لینا
اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہی جیسا کہ حدیث شریف مین آگے آتا ہی ۔ اور فرمایا نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کھل جاویگی فرات
پہاڑ سونے کے سے ظاہر یہ ہی کہ قضیہ متحد ہی اور روایتین متعدد ہین پس معنی یہ ہونگے کہ کھل جاویگی فرات گنج عظیم سے کہ مقدار پہاڑ کے ہوگا
اور احتمال ہی کہ ہو یہ غیر اول کے اور ہو پہاڑ کان سونے کی لڑینگے لوگ اوسپر یعنی اوسکے حاصل کرنے اور لینے پر پس مارے جاوینگے ہر سو مین سے
ننانوین اور کہیگا ہر شخص اونمین سے کہ شاید مین ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاؤنگا اور حال یہ ہی کہ وہ بھی
لڑینگے اور مارے جاوینگے ۔ اور فرمایا باہر ڈالدیگی زمین ٹکڑے جگر اپنے کے یعنی گنج مدفون مانند ستونون کے سونے اور روپے سے پس آویگا وہ شخص

اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور جسنے محافظت کی ہے حکم کی اونکے حق مین اپس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کے پس منتظر رہو نزدیک
ہونے ان چیزون کو کہ کی گئی کہ ایک ہوا سرخ کے یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلے پڑے کے اور زمین مین دھس جانے کے اور صورت
بدل جانے کے اور پتھر برسنے کے اور منتظر رہو اور نشانیون قرب قیامت کے کہ پی در پی پہنچین گی مانند لڑی جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جاوے
ڈورہ اوسکا پس گرنے لگین بہم دانے اوسکے یہان تک بعینہ مضمون حدیثون کے تفسیر درمنثور اور مشکوۃ سے مع شرح کے لکھے گئے
اب بخوف درازگی کے تفسیر مذکور سے کچھ مضمون منتخب حدیثون علامات قیامت کی کے بحذف مکرر لکھے جاتے ہین وے یہ ہین اوٹھ جاوے
سوداگری اور نوکر رہنے جاوین جہاد مین اور رکھے مرد ساتھ امانت کے جیسا کہ ٹہا ہی اونٹ ساتھ درخت کے اور فخر کرین لوگ
مسجدون کے بنانے مین اور سنہری کیجاوین مسجدین اور محرابین اور اوٹھ جانا علم کا اور ظہور جہل کا یہان تک کہ اوٹھاوے مرد اپنی
تلوار اور بہت ہونا زنا کا اور بہت ہونا اولاد حرام کا اور ظاہر ہونا بیحیائیون کا اور تکلف کرکر بیحیائیون کا اور کفایت کرنا مردون کا
ساتھ مردون کے اور عورتون کا ساتھ عورتون کے اور یہ کہ جھگڑا کیا جاوے اوپر لڑکون کے جیسے جھگڑا کیا جاتا ہے اوپر عورت جوان کے
اور یہ کہ برسے مینہ لوگون پر برسنا عام اور نہ اگاوے زمین کچھ اور نکلنا فریبیون جھوٹون کا قریب تیس کے ہر ایک اونمین کا کہیگا
کہ مین نبی ہون لوگون مین ہی صاحب یعنی حاکم یمامہ کا یعنی مسیلمہ کذاب اور صاحب صنعا کا یعنی اسود عنسی اور صاحب حمیر کا اور
بنائی جاوین حدیثین پیغمبر خدا کی اور موجود ہونا جھوٹے بلانے والون کا کہ جو بلاوینگے لوگون کو طرف آگ دوزخ کے اور ویران ہونا
آبادی کا اور آباد ہونا ویرانی کا اور بہت ہونا بدگوئیون کا اور عیب لگانے والون کا اور بہت ہونا قتل کا اور بہت ہونا بھونچالون کا
اور پاس پاس ہونا بازارون کا اور جلد جلد آنا زمانون کا یہان تک کہ ہوگا برس مانند مہینے کے اور یہ کہ ظاہر کیے جاوین قول اور بند کیے
جاوین عمل اور پڑھی جاوین باطل کی کتابون کا اور پکارا ہونا چاندون کا یہان تک کہ دکھا جاویگا چاند پہلی تاریخ کا ساتھ
پس کہا جاویگا دو رات کا ہے اور ہو جاوے علم جہل اور جہل علم مثلاً منطقی لوگ اہل فقہ و حدیث کو جاہل سمجھین اور اپنے آپکو عالم
اور ظلم کرنا حاکمون کا اور جھٹلانا تقدیر کا اور سچ ماننا نجوم کا اور بہت اختیار کرنا بیحیائی کا اور بنانا مسجدون کا راہین یعنی
مسجد مین ہوکر راہین آنے جانے کی ٹھہرانی اور کھوٹا ہونا سوداگرون کا اور تعظیم کرنا مال والون کا اور یہ کہ گفتگو کرے ناچیز اور حج کرنا
بادشاہون کا واسطے سیر کے اور دولتمندون کا واسطے سوداگری کے اور مسکینون کا واسطے سوال کرنے کے اور قاریون کا واسطے
دکھلانے اور سنانے کے اور ظاہر ہونا ستارے دم دار کا اور آنا لوگون کا مشرق و مغرب سے بدن اونکے بدن آدمیون کے سے ہونگے اور دل
اونکے دل شیطانون کے سے نہ رحم کرینگے چھوٹون پر اور نہ توقیر کرینگے بڑون کی اور یہ کہ آپس مین دفع کرینگے لوگ امانت کو پس پاوینگے امام
کو کہ پڑھا دے نماز واسطے اونکے اور نکلنا قوم ترک کا اور قوم تتار کا اور یہ کہ جماع کرین لوگ راہون مین مانند جفتی کرنے گدھون کے اور بہت ہونا
لکھنے کا اور ظاہر ہونا جھوٹی گواہی کا اور چھپانا گواہی سچ کا اور یہ کہ ہووے بوڑھا قاصد واسطے لڑکے کے اور سوار ہونا مردون کا اور
غاشیون سرخ کے اور پیدا ہونا ایسی عورتون کا کہ کپڑے پہنین گی ایسے کہ گویا ننگی ہین یعنی باریک سر اونکے مانند کوہان اونٹ کے ہونگے
جھکے ہوئے یعنی جوڑے باندھین گی جیسے بانکی عورتین یہان باندھتی ہین اور پیدا ہونا اوس قوم کا کہ اونکے ہاتھ مین کوڑے ہونگے مانند بیلون کی
دم کے عذاب کرینگے اونسے لوگون کو اور سوار ہونا عورتون کا زینون پر اور بہت ہونا کاٹنون کا اور پہننا مسلمانون کا سونے کو اور کھانا
چاندی کے باسنون مین اور یہ کہ ہووے سلام علیک درمیان یارون کے ساتھ لعنت کے اور وفات پانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور فتح
ہونا بیت المقدس کا اور ہونا طاعون عمواس کا اور بہت ہونا مال کا بیچ زمانہ عثمان کے راضی ہوا اللہ اونسے پھر ایسا فتنہ ہوگا کہ داخل ہوگی
گرمی اوسکی یعنی فساد اوسکا ہر گھر مین عرب کے اور وہ آفت شہید ہونے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی ہے اور چلی گئی حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے شہید ہونے تک

اور حجاج کے زمانے تک اور نہین قائم ہونے کی قیامت مگر اوپر بد لوگون کے اور نہین قائم ہونے کی قیامت یہان تک کہ ہلینگے چوتڑ قبیلۂ دوس کی عورتون کے اوپر ذی الخلیفہ کے کہ نام بت کا ہی یعنی ہان جاوینگی ادہر جسکے کو انتہی + کفار کو آنے قیامت کے سے ڈرا کر اب اعراض کیا اور دہر سے اور خطاب فرمایا اپنے رسول مقبول کو تاکہ شاید اس طرح متنبہ ہون کفار +

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ

سو تو جان رکھ کہ کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کو اور ایماندار مردون کو اور عورتون کو اور اللہ کو معلوم ہی گشت تمہاری

وَمَثْوٰىكُمْ ۝ ع

اور گھر تمہارا + موضح

پس یقین کر کہ نہین ہی معبود دگر خدا اور بخشش طلب کر واسطے گناہون اپنے کے اور بیچ حق مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کے بھی اور خدا جانتا ہی جگہہ آمد و رفت تمہارے کی اور جگہہ رہنے تمہارے کی + فتح + سو تو جان رکھ کہ کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کو اور ایماندار مردونکو اور عورتونکو اور اللہ کو معلوم ہی گشت تمہاری اور گھر تمہارا + تفسیر + یعنی جتنے شہر و زمین بھرو گے پھر بہشت یا دوزخ مین جو پہونچو گے اپنے گھر مین + موضح + حاصل ان آیتون کا برائی بیان کرنی اوس شخص کی ہی کہ علم کی مجلس مین آوے اور اوسکی حقیقت کے فہم کو نہ پہنچے بسبب ہجوم ہوائے نفس کے اوسکے دل پر اور محتاج استفسار اور روکا ہووے اور ڈراتا ہی ساتھ قیامت کے مثل اس شخص کو واللہ اعلم + فتح + اور معنی یہ ہین کہ پس ثابت رہ اوس چیز پر کہ تو اوسپر ہی یعنی وحدانیت خدا کے علم پر اور او تواضع کے اور کسر نفسی کے ساتھ بخشش مانگنے گناہ اپنے کے اور گناہون اوسکے کہ تیرے دین پر ہین اور مراد گناہ سے انبیا کے حق مین ترک کرنا افضل کا ہی نہ کرنا برائی کا اور گناہ ہمارے کرنا برائیون کا ہی خواہ صغیرہ ہون خواہ کبیرہ جگہہ آمد و رفت الخ یعنی وجہ معاش و تجارتون کی جگہون مین جو آمد و رفت کرتے ہو اوسکو جانتا ہی اللہ تعالی جگہہ رہنے تمہارے کی یعنی مکان یا جگہہ آمد و رفت تمہارے کی حالت زندگی مین اور جگہہ رہنے تمہارے کی قبرون مین یا جگہہ آمد و رفت تمہارے کی اپنے کامون مین اور جگہہ رہنے تمہارے کی جنت اور دوزخ مین پس ایسا شخص لائق ہی اسکے کہ ڈرے اللہ سے اور بچے گناہون سے اور بخشش مانگے اپنے گناہونکی اور پوچھی کسینے ابن عیینہ سے فضیلت علم کی پس کہا کیا نہین سنا تو نے قول اللہ تعالی کا فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ + کہ حکم کیا ساتھ عمل کے بعد علم کے + مدارک + نکتہ + ایک محقق کہتا ہی کہ آیت اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ سے یہان تک اشارہ ہی اسکی طرف کہ بہرہ مند ہونا ساتھ دنیا کے اور اختیار کرنا لذات و شہوات نفسانیہ کا اور منہمک ہونا بیچ اتباع نفس و ہوی کے منجملہ صفات کفار سے اور دور کرنے والے خدا سے اور موجب ہلاکت کے ہین طالب حق کو پرہیز کرنا ان سب سے لازم ہی تو قرب حق سے جنت مین پہنچے + بحر +

فَاعْلَمْ الخ یعنی ہمیشہ رہ ای محمد اپنے اس علم توحید پر کہ نفع دیگا قیامت مین اور حضرت کو حکم ہوا اپنے گناہون کی بخشش مانگنے کا باوجود معصوم ہونے اونکے کے اسلیے کہ تا پیروی کرین اونکی امت اونکی اور حضرت نے اسپر عمل کیا کہ فرمایا اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ یعنی بلاشبہ مین البتہ بخشش مانگتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار + اور مومنین و مومنات کی جو مغفرت مانگنے کا حکم فرمایا اسمین بزرگی معلوم ہوئی اونکی کہ وہ ایسے ہین کہ جنکے استغفار کے لیے حکم فرمایا اونکے نبی کو اور مُتَقَلَّب سے مراد ہی پھرنا تمہارا کامون کے لیے دن کو اور مَثْوٰى سے مراد ہی ٹھکانا پکڑنا تمہارا بستر ونکی طرف رات کو یعنی وہ جانتا ہی تمہارے سارے احوال کو اوسپر کچھ پوشیدہ نہین پس ڈرو اوس سے اور خطاب مومنون کو اور غیر اونکے کو ہی + ج + فَاعْلَمْ الخ کہا بعضون نے کہ خطاب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مراد ہین اس سے غیر اونکے اور بعضون نے کہا پس زیادہ کر علم کو اور پر علم اپنے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ لگتا ہی ماقبل سے معنی اسکے یہ ہین کہ جب آوے اونکو قیامت

پس جان لے کہ نہین ہی جگہہ پناہ کی اور جگہہ بھاگنے کی وقت قائم ہونے اوسکے کے مگر اللہ ہی کی طرف اور بعضون نے کہا معنی اسکے یہ ہین
کہ پس جان لے اسکو کہ سب بادشاہتین باطل ہو جاوینگی وقت قائم ہونے قیامت کے اور نہین ہوگی بادشاہت حکومت مگر اللہ ہی کے لیے
صعا + فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْاِسْتِغْفَارُ یعنی بہتر ذکر
لا الٰہ الا اللہ ہی اور بہترین دعا استغفار ہی + پھر پڑھی یہ آیت فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ + اور فرمایا عَلَیْکُمْ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَاَکْثِرُوْا مِنْھُمَا فَاِنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ اَھْلَکْتُ
النَّاسَ بِالذُّنُوْبِ وَاَھْلَکُوْنِیْ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ اَھْلَکْتُھُمْ بِالْاَھْوَاءِ
وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ + اور فرمایا نہین مرتا کوئی بندہ گواہی دیتا ہوا اس بات کی کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ درحالیکہ رجوع رکھتا ہی وہ یقین دل سے مگر کہ داخل ہوتا ہی جنت مین اور ایک روایت مین ہی مگر کہ بخشتا ہی اللہ اوسکو +
اور فرمایا مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ + یعنی کنجی جنت کی گواہی دینی اس بات کی ہی کہ لا الٰہ الا اللہ + اور فرمایا
نہین ہی کوئی چیز مگر کہ درمیان اوسکے اور درمیان اللہ کے حجاب ہی سوا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے اور دعا باپ کی یعنی فرزند کے لیے
پس جلد قبول ہوتی ہین یہ دونون چیزین + اور فرمایا نہین کہتا بندہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اخلاص سے مگر کہ کھولے جاتے ہین اوسکے لیے
دروازے آسمان کے یہان تک کہ پہونچایا جاتا ہی یہ کلمہ طرف عرش کے + اور فرمایا واسطے معاذ بن جبل کے کہ جان تو کہ جو کوئی مرے گواہی
دیتا ہوا لا الٰہ الا اللہ کی داخل ہوگا جنت مین + اور فرمایا جو کوئی گواہی دے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی اور اسکی کہ مین رسول اللہ کا ہون پس
ہرگز نہین کھاوے گی اوسکو آگ + اور کہا سہیل بن بیضا نے کہ جسوقت کہ ہم سفر مین تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مین
حضرت کے ساتھ سوار تھا ایک سواری پر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے سہیل بن بیضا اور بلند کی آواز اپنی پس جمع ہوئے
لوگ پھر فرمایا جو کوئی گواہی دے لا الٰہ الا اللہ کی حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر اور واجب کریگا اوسکے لیے جنت کو اور روایت کی بیہقی نے
بیچ کتاب اسماء و صفات کے یحیی بیٹے طلحہ بیٹے عبید اللہ کے سے کہ کہا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو غمگین پس کہا
عمر نے طلحہ کو کہ کیا ہوا تجکو یعنی غمگین کیون ہی کہا طلحہ نے ذکر سے سنا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ مین جانتا ہون ایک کلمہ
کہ نہین کہتا ہی کوئی بندہ اوسکو وقت مرنے اپنے کے مگر کہ دور کرتا ہی اللہ اوس سے سختی کو اور روشن کرتا ہی رنگ اوسکا اور دیکھتا ہی وہ چیز
کہ خوش کرتی ہی اوسکو یعنی کفن وغیرہ جنت سے اور نہین مانع ہوئی مجکو اس سے کہ سوال کرون مین انسے اوس کلمے کو مگر قدرت اوپر بیان تک
کہ وفات پائی آپ نے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ مین جانتا ہون وہ کلمہ کہا طلحہ نے پس کیا ہی وہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نہین جانتا
مین کسی کلمے کو کہ وہ بہت بڑا ہوا اوس کلمے سے کہ حکم کیا آنحضرت نے اوسکے پڑھنے کا اپنے چچا کو یعنی ابوطالب کو کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
ہی کہا طلحہ نے پس وہ کلمہ قسم خدا کی یہی کلمہ ہی اور فرمایا جو کوئی مرے اور وہ جانتا ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ داخل ہوگا جنت مین اور
فرمایا جو کوئی ہووے آخر کلام اوسکا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ داخل ہوگا جنت مین اور فرمایا جو کوئی گواہی دیتا ہوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حرام کریگا اللہ اوسپر آگ کو اور فرمایا مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ طُلِسَتْ مَا فِیْ صَحِیْفَتِہٖ مِنَ السَّیِّئَاتِ
حَتّٰی یَعُوْدَ اِلٰی مِثْلِھَا + یعنی جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ پاک کر دیتا ہی یہ کلمہ اون برائیون کو کہ اوسکے نامۂ اعمال مین ہوتی ہین یہان تک
کہ پھر ویسی ہی برائیان کرے روایت کی یہ بیہقی نے اور فرمایا جسکا خاتمہ ہو شہادت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر کہ صدق دل سے اسکی گواہی
دیتا ہوا مرا داخل ہوگا بہشت مین اور جسکا خاتمہ ہو ساتھ روزے ایکدن کے کہ چاہتا ہو اوس سے رضا اللہ کی داخل ہوگا بہشت مین اور
جسکا خاتمہ ہو نزدیک صدقے کے ساتھ کھلانے مسکین کے کہ چاہتا ہو اوس سے رضا اللہ کی داخل ہوگا بہشت مین اور ... ساتھ تفسیر قول اللہ تعالیٰ

واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات + کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین استغفار کرتا ہون ہر
دن مین ستر بار + اور کہا عبد اللہ بن سرجس نے کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کھایا مینے ساتھ حضرت کے طعام پھر کہا مینے غفر اللہ
لك یا رسول اللہ یعنی بخشے اللہ آپ کو یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے ولك یعنی اور تجکو بھی اللہ بخشے پس کہا کسینے کہ تیرے لیے
بخشش مانگی رسول خدا نے کہا عبد اللہ نے اور تیرے لیے بھی پھر کہا اوسنے یا اور لوگون نے کہ تیرے لیے بخشش مانگی رسول خدا نے کہا عبد اللہ نے
کہ ہان اور تمہارے لیے بھی بخشش مانگی اور پڑھی یہ آیت واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات اور روایت ہی عبید اللہ
بن مغیرہ سے کہ کہا سنا مینے حذیفہ سے کہ پڑھی یہ آیت فاعلم انه لا اله الا الله واستغفر لذنبك + کہا حذیفہ نے کہ تھا مین زبان
یعنی بدزبان اپنے اہل پر پس کہا مینے یا رسول اللہ بلا شبہہ مین ڈرتا ہون اس سے کہ داخل کرے مجکو زبان میری دوزخ مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فاین انت من الاستغفار انی لاستغفر اللہ فی کل یوم مائة مرة + یعنی پس کہان ہی تو استغفار سے یعنی
استغفار مین کیون نہین مشغول ہوتا کہ اس سے بلیات ظاہر و باطن کی دفع ہوتی ہین بلا شبہہ مین استغفار کرتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار + اور فرمایا
ای لوگون بخشش مانگو اللہ سے اور توبہ کرو طرف اوسکے پس تحقیق مین استغفار کرتا ہون اللہ سے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکے ہر روز مین سو بار +
کہا ابن عمر نے کہ تھے ہم گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس مین کہ کہتے سو بار رب اغفر لی وتب علی انك
انت التواب الرحیم + اور ایک روایت مین الغفور ہی بدلے الرحیم کے + در منثور + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو کوئی بخشش مانگے مومن مردون اور مومن عورتون کے لیے لکھتا ہی اللہ تعالی بدلے ہر مومن مرد کے اور مومن عورت کے ایک ایک نیکی
اور فرمایا جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون کے لیے اور مومن عورتون کے لیے ہر دن مین ستائیس بار یا پچیس بار فرمایا ایک دو عدد و نکا ہوتا ہی
اون لوگون مین سے کہ قبول کیجاتی ہی دعا اونکی اور رزق دیے جاتے ہین بسبب برکت اونکی کے زمین والے یعنی اولیا اور برگزیدہ نہین سے ہوتا ہی +
حصن حصین عن الطبرانی + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انه لیغان علی قلبی وانی
لاستغفر اللہ فی الیوم مائة مرة رواہ مسلم + یعنی بلا شبہہ البتہ پردہ کیا جاتا ہی میرے دلپر اور تحقیق مین استغفار کرتا ہون
اللہ تعالی سے بیچ دن کے سو بار + اور فرمایا یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیه فی الیوم مائة مرة
رواہ مسلم + یعنی ای لوگون توبہ کرو طرف اللہ کے پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکے دن مین سو بار + یعنی پس تمہین بطریق اولی چاہیے
کہ توبہ کرو ایک ساعت مین ہزار بار + اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اون حدیثون کے کہ روایت کرتے تھے اللہ برکت والے اور بلند
قدر سے یعنی حدیث قدسی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے ای میرے بندون تحقیق مینے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سے پس وہ
میرے حق مین ایسا ہی جیسا لوگون کے حق مین حرام اور کیا مینے اوسکو درمیان تمہارے حرام پس نہ ظلم کرو آپسمین ای میرے بندون سب تم
گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو مجسے ہدایت کرونگا مین تمکو ای بندون میرے سب تم بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کھانیکے
مگر جسکو کھلاؤن مین یعنی اور فراخ کرون اوسپر رزق اور بے پروا کرون اوسکو پس مانگو کھانا مجسے کھلاؤنگا مین تمکو ای بندون میرے
سب تم ننگے ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنا دون مین پس مانگو مجسے لباس پہناؤنگا مین تمکو ای بندون میرے تحقیق
تم یعنی اکثر تمہارے خطا کرتے ہو رات اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجسے بخشونگا مین تمکو ای بندون میرے تحقیق تم ہرگز
نہ پہونچوگے میرے ضرر کو تا ضرر پہونچاسکو مجکو اور ہرگز نہ پہونچوگے نفع میرے کو تا کہ نفع پہونچاسکو مجکو یعنی گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین
کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے کچھ فائدہ نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمہارے ہی لیے ہی چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو ای
بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے

نہ زیادہ کرے میرے ملک مین کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو کہ تم مین جو نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسے حضرت ہین ویسے ہو جاؤ تو تمہارے
ملک مین کچھ زیادتی نہین ہوتی ای بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب یعنی ملکر ہون
اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو ای بندون میرے اگر اگلے
تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق
مانگنے اوسکے کے یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین گھٹاوے وہ دینا اوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی
یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریاے شور مین ای بندون میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمہارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمپر
پھر پورا دونگا مین تمکو بدلا اوسکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ
تعریف کرے اسکی اور جو پاوے سواے بھلائی کے یعنی برائی تو نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اسلیے کہ صادر ہوئی اوسکے نفس سے +
ف + سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ سے مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہ ہے کہ اگر چھوڑے جاوین لوگ اوس حالت پر کہ
اونکی طبیعت مین ہے گمراہ ہون لیکن مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اللہ خلق
الخلق فی ظلمۃ ثم رش علیہم من نورہ + یعنی اللہ نے پیدا کیا خلق کو اندھیرے مین پھر چھڑکا اوپر نور اپنا اور یہ منافی نہین ہے
ساتھ اس حدیث کے کل مولود یولد علی الفطرۃ + یعنی ہر بچہ پیدا کیا جاتا ہے استعداد اسلام پر اسلیے کہ مراد فطرت سے توحید ہے
اور مراد ضلالت سے نجاننا ہے تفصیل احکام ایمان کی کو اور حدود اسلام کی کو اور بخشتا ہون گناہ سب یعنی ساتھ توبہ و استغفار کے یا مراد یہ ہے
کہ سواے شرک کے بخش دیتا ہون اگر چاہتا ہون اور مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی کہا طیبی نے کہ گھٹنا سوئی کا محسوس اور قابل اعتماد کے نہین
عقل کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہے اسلیے اوسکے ساتھ مشابہت دی والا اللہ خزانے مین کمی کا کیا بانٹنے + اور کہا ابن ملک نے کہ یا کہا جاوے
کہ قبیل بالفرض والتقدیر کے سے ہے یعنی اگر فرض کرین نقصان اللہ کے خزانے مین تو اسقدر ہو ۔ع + اور فرمایا ان اللہ یبسط یدہ
باللیل لیتوب مسیئ النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس من
مغربہا رواہ مسلم ۔ تحقیق اللہ تعالی پھیلاتا ہے ہاتھ رات کو کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا
دن کو کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہان تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے + ف + پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہے طلب کرنے سے
اسلیے کہ عادت ہے لوگون کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہین تو ہاتھ پھیلاتے ہین اوسکے آگے پس معنی یہ ہین کہ بلاتا ہے گنہگارون کو توبہ کی طرف
اور بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہے وسعت مغفرت و رحمت سے اور یہان تک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کی طرف سے تو دروازہ
توبہ کا بند ہو جاویگا پھر کسیکی توبہ نہین قبول ہوگی ۔ع + اور فرمایا ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ
متفق علیہ + تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہے یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہے قبول کرتا ہے اللہ تعالی توبہ اوسکی اور فرمایا کہ تحقیق ایک بندے نے
یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کیا گناہ پھر کہا ای پروردگار میرے گناہ کیا مینے بخش اس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوسکے نے
یعنی فرشتون سے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے پروردگار ہے بخشتا گناہون کو یعنی جب چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے اور پکڑتا ہے
ساتھ گناہون کے یعنی جب چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے بخشا مینے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا وہ یعنی گناہ کرنے سے ایک مدت تک کہ چاہا اللہ نے
پھر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار میرے کیا مینے گناہ پس بخش اوسکو پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے
پروردگار ہے بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے ساتھ اوسکے بخشا مینے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا بندہ اوس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ کہا
ای پروردگار میرے کیا مینے گناہ اور پس بخش اوسکو واسطے میرے پس فرمایا کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اوسکے پروردگار ہے

بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اوسکے بخشا مینے بندے اپنے کو پس چاہیے کہ کرے جو چاہے ف + کرے جو چاہے یعنی جب تک
استغفار کرتا رہیگا بخشونگا گناہ اوسکے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہو نہین نہ امر ساتھ
گناہ کے ع ق م + اور بیان فرمائی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص نے یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے
کہا قسم ہی خدا کی نہین بخشے گا اللہ فلانے کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا کون شخص ہی کہ قسم کھاتا ہی
مجہپر یہ کہ نہ بخشونگا فلانے کو پس تحقیق مینے بخشا فلانے کو اور ناپید کیا عمل تیرا یا کہا مانند اسکے ف + کوئی شخص گناہ
بہت کرتا تھا اوسکو کسینے کہا کہ فلانے کو اللہ نہین بخشنے کا کہی یہ بات ازراہ تکبر کے کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا
جیسے کہ صادر ہوتی ہی بعضے جاہل صوفیون سے اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جھوٹی کی مینے قسم تیری حاصل یہ کہ اس قسم کھانیوالے نے
جو یقین کیا تھا اوسکے نہ بخشے جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہین ہی کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکے حق مین
نص وارد ہوئی ہی مضایقہ نہین اونکو کہنا ع + اور فرمایا سید الاستغفار یعنی افضل استغفار یہ ہی کہ کہے تو اللّٰھم انت ربی
لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من
شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت +
یا الٰہی تو ہی ہی پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تونے مجھکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیرے عہد پر ہون یعنی مستقیم
ہون اور پروفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنی یقین کرنیوالا ہون ساتھ وعدے تیرے کے کہ حشر کے ہونے کا اور سوا
اسکے کا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ کی مینے اقرار کرتا ہون مین واسطے
تیرے ساتھ نعمتون تیری کے کہ مجھپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہون اپنے کے پس بخش مجھکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو
مگر تو + فرمایا حضرت نے جو شخص کہ پڑھے ان لفظون کو یعنی سید الاستغفار کو دن مین یقین کرکر انکے معنون پر پھر مرا اوس دن پہلے
شام ہونے کے پس وہ بہشتیون مین سے ہی اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنیوالا ہو ساتھ معنون انکے کے پھر مرے
پہلے صبح سے پس وہ بہشتیون مین سے ہی + اور فرمایا کہتا ہی اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہونکی
اور امید رکھیگا مجھسے بخشونگا مین تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین ہے میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو
اے بیٹے آدم کے اگر پہنچین گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجھسے بخشون مین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین اے بیٹے آدم کے تحقیق
تو اگر ملے مجھسے ساتھ بھری زمین کے خطاؤن سے پھر ملے مجھسے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤنگا مین تیرے پاس ساتھ
بھری ہوئی زمین کے اندر سے بخشش کے + اور کہا انحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے من علم انی ذو قدرۃ علی مغفرۃ الذنوب
غفرت لہ ولا ابالی مالم یشرک بی شیئا + یعنی جس شخص نے جانا کہ مین صاحب قدرت کا ہون اوپر بخشنے گناہون کے
بخشتا ہون واسطے اوسکے اور نہین پروا کرتا مین جب تک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسیکو ف + دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر
کہ جاننا بندے کا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہون پر سبب ہی مغفرت کا اسلیے کہ جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی گناہون کے بخشنے پر
امید رکھتا ہی اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم سے وہ محروم نہین کرتا اوسکو پس یہ حدیث مانند اس حدیث کے ہی انا عند ظن
عبدی بی + یعنی مین نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون کہ رکھتا ہی ساتھ میرے + اور منقول ہی حماد بن سلمہ سے کہ عیادت کی سفیان ثوری
کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہی تو کہ بخشے گا اللہ مجھ جیسے کو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤن مین درمیان حساب لینے اللہ کے
مجھسے اور درمیان حساب لینے ماں باپ اپنے کے تو اللہ ہی کو مین اختیار کرون اسلیے کہ اللہ ماں باپ سے زیادہ رحم کرتا ہی مجھپر حاصل یہ کہ تم امید وار رہو مغفرت کے

ع — رواہ البخاری ۱۲
ع — رواہ مسلم
ع — رواہ البخاری
ت — رواہ الترمذی واحمد والدارمی
ت — رواہ فی شرح السنہ
عیادت بیمار پرسی را گویند ۱۲

وہ ارحم الراحمین ہے ۶ + اور فرمایا من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا
ورزقہ من حیث لا یحتسب یعنی جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی
اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہے اوسکو یعنی حلال طیب اوس جگہ سے کہ نہین گمان کرتا + ف + لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے
گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہین کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم مین محتاج ہے اوسکا اور اسی لیے فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا + خوشی ہے اوسکے لیے کہ پاوے اپنے نامۂ اعمال مین استغفار بہت اور
یہ فضیلت مذکورہ اسلیے ہے کہ جو کوئی لازم کرتا ہے استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہے اور بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پس وہ بیچ
حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہے اور انکی شان مین آیت وارد ہوئی ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث
لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ + اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے گردانتا ہے اوسکے لیے راہ نکلنے کی اور روزی
دیتا ہے اوسکو اوس جگہ سے کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرتا ہے اللہ پر پس وہ کافی ہے اوسکو + پس یہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہے اور فضیلت
استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء
علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہارا + یعنی پس کہا مین نے بخشش
مانگو رب اپنے سے تحقیق وہ ہے بہت بخشنے والا بھیجیگا مینہ تمپر کثرت اور دیگا تمکو مال اور اولاد اور بناویگا تمھارے لیے باغ اور جاری کریگا
تمھارے لیے نہرین + منقول ہے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کہا اونھون نے کہ
استغفار کر پس اسیطرح شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجگی کا پھر ایک اور نے کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیدایش کا زمین اپنی مین پس ان سبھونکو
حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسے کہ شکوہ کیا لوگون نے تمسے کئی چیزونکا اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار کرنے کا پس پڑھی اونھون نے
آیت فقلت استغفروا الخ یعنی جتنے جواب دیے ہین سب اس آیت سے ثابت ہین ۶ + اور فرمایا ما اصر من استغفر
وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ + نہین اصرار کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یعنی بار بار
وہی گناہ کرے + ف + اصرار یعنی دوام کرنا گناہ پر برا ہے کہ اصرار صغیرہ کا کبیرہ ہوتا ہے اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہونچاتا ہے پس فرمایا کہ جو کوئی
استغفار کرتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے گناہ سے صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہے حد اصرار سے کہ مصر وہی ہے جو استغفار نہ کرے اور نادم نہو ۵۴ وعن انس
اور فرمایا کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون + سب بنی آدم خطاکار ہین یعنی سواے انبیا علیہم السلام کے
اسلیے کہ وہ معصوم ہین خطا سے اور بہتر ہین خطاکارون مین توبہ کرنے والے ہین + اور فرمایا تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہے ہوتا ہے ایک نقطہ سیاہ دل مین
پھر اگر توبہ کرتا ہے اور طلب بخشش کی کرتا ہے صاف کیا جاتا ہے دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ یہان تک کہ چھا جاتا ہے اوسکے
دل پر پس یہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت مین کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون +
یعنی ہرگز نہین یون بلکہ زنگ باندھا ہے اونکے دلون پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی اور نہین خیر ہرگز
ف + چھا جاتا ہے یعنی ڈھانپ لیتا ہے نور دل کو پس اندھا ہوتا ہے بینائی دل کی سے پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینے
والی سے اور حکمتون فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہے شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہے نہ اورون پر اور ثابت ہوتے ہین اوسکے دل مین آثار ظلم
وفتنے کے اور جرات کرتا ہے گناہ پر ۶ + اور فرمایا ان اللہ یقبل توبۃ العبد ما لم یغرغر ۵۵ + تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہے توبہ
بندے کی جبتک کہ نہین غرغرہ لگتا ہے + ف + یعنی جبتک کہ یقین نہین ہوتا موت کا تب تک توبہ مقبول ہے اور جب یقین ہو موت کا تو توبہ
نہین مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مطلق توبہ وقت مرنے کے نہین درست خواہ توبہ کفر سے کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لیست التوبۃ

اس آیت کے قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یعنی ای ایسے بندون میرے کہ زیادتی کی اپنی جانون پر یعنی بسبب کرنے گناہون کے نہ ناامید ہووٴ اللہ کی رحمت سے بلاشبہ اللہ بخشتا ہی گناہ سب تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہی پس کہا ایک شخص نے پھر جسنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہی اس آیت کے حکم مین یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہو رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بانتظار حکم الٰہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے ادا جواب مین پھر فرمایا یعنی بموجب وحی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ خبردار ہووٴ اور جسنے شرک کیا یعنی اور توبہ کی اپنی زندگی مین تو بعد اوسکی قبول ہوتی ہی پس وہ بھی داخل ہی اس آیت کے حکم مین تین بار فرمایا یہ کلمہ ❊ ف ❊ نہین دوست رکھتا مین الخ یعنی نہین دوست رکھتا مین کہ اس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزین ہاتھ لگین اور اونکو سدودن اور لذت اوٹھاوٴن اوسکی لذت کی چیزون سے اسلیے کہ اسمین خوشخبری ہی مغفرت گناہونکی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ان شعرون مین باندھا ہی ❊ **قطعہ** ❊

اَیَا صَاحِبَ الذَّنْبِ لَا تَقْنَطَنْ ❊ فَاِنَّ الْاِلٰهَ رَؤُفٌ رَّءُوْفٌ ❊ وَلَا تَرْحَلَنَّ بِلَا عُدَّةٍ ❊ فَاِنَّ الطَّرِیْقَ مَخُوْفٌ مَّخُوْفٌ ❊ اور یہی مضمون ان فارسی کے شعرون مین ہی ❊ **قطعہ** ❊ غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را ❊ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند ❊ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ❊ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ❊ ع ❊ **وغیرہ** ❊ اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی البتہ بخشتا ہی واسطے بندے اپنے کے یعنی جو کچھ چاہتا ہی قسم گناہون سے اور ایک روایت مین ہی اگرچہ ہون گناہ برابر پہاڑ کے جب تک کہ نہو پردہ درمیان بندے کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابی نے یا رسول اللہ کیا ہی پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی اس حال مین کہ ہو شرک کرنیوالا اور فرمایا اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ یعنی توبہ کرنے والا گناہون سے یعنی توبہ صحیحہ مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اوسکے اور شرح السنہ مین روایت کی بغوی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہا عبد اللہ بن مسعود نے اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ ❊ پشیمانی توبہ ہی یعنی پشیمانی برابر رکن ہی توبہ کا اور توبہ کرنے والا مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اوسکے ❊ **مشکوٰۃ** ❊ **ف** ❊ جاننا چاہیے کہ توبہ جب ہوتی ہی ساتھ شرطون معتبر کے تو نہین شک اوسکے قبول ہونے مین اور ہوتی ہی اوس سے مغفرت بموجب وعدہ الٰہی کے وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ ❊ اور وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے ❊ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کے کبھی ہوتی ہی مٹانے والی گناہون کی اور کبھی نہین ہوتی لیکن ثواب پاتا ہی اوسپر البتہ حاصل یہ کہ موقوف ہی مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہی استغفار سے گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہین دور کرتا ❊ ع ❊

تنبیہ ❊ استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبھی نہین اور توبہ کے معنی ہین رجوع کرنا گناہون سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ تعالی کی بندے کے لیے یہ ہی کہ ڈھانکے گناہ اوسکے دنیا مین نہ مطلع کرے کسیکو اوسپر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکل جاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور سہیل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انتہی اور توبہ و استغفار کرنی بموجب امر وَتُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا کے ❊ یعنی اور توبہ کرو طرف اللہ کے سب ❊ ہر بندے پر واجب ہی اسلیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبے اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ تمام گناہ ترک کرے اور صبح و شام توبہ و استغفار کو ورد کرے تا کہ کفارہ ہو تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصداً کیے ہون یا خطاً یا سہواً اور بسبب شومی گناہون کے توفیق طاعت سے محروم نرہے اور ظلمت اصرار کی گناہون پر دل کو بالکل گھیر نلے اور کفر و دوزخ کو نہ پہنچاوے اور شرطین توبہ کی چار ہین ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے

رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان وقال تفرد به [illegible] وهو مجهول ۱۲

اور بسبب تعظیم امر اوسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے لوگون کے اور خوف اور فقر اور مانند انکے کے دوسری
یہ کہ گناہون گذرے ہوؤن سے شرمندہ ہو تیسری یہ کہ آئندہ گناہ ظاہر و باطن کے ترک کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آئندہ کوئی گناہ
ہرگز نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہہ ہی کہ ابتدائے بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہین تدارک
ہر ایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج اور زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہون تو قضا اونکی کرے اور سستی نکرے اونکے ادا کرنے
مین ساتھ صرف کرنے وقت کے نفل مین اور فرض کفایہ مین کہ متعین یعنی نہ موقوف ہو اوسپر اور جو منع چیزین کین ہین مانند پینے شراب وغیرہ کے
اونسے درگاہ خدائے تعالی مین توبہ و استغفار کرے اور عمل خیر بہت کرے اور صدقہ دے تا توبہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ
کیا ہی اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ ٭ وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ اپنے
بندون سے اور عفو کرتا ہی برائیان ٭ اور یہہ توبہ کرنی اللہ تعالی سے اون گناہون سے ہی کہ محض گناہ خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے
حقوق بندون کے ہون تو اللہ تعالی سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اوسکی کی اور اونسے بھی تدارک اوسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو
تو ادا کرے یا بخشوادے اور اگر سوائے مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اوس سے بخشوادے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہین تو بغیر
ذکر کرنے نام کے مطلق گناہ معاف کرواوے اور اگر اسمین بھی خوف فتنے کا ہو تو رجوع خدائے تعالی سے کرے اور تضرع و زاری اور اعمال
خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالی اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے دشمنون کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر
صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہین اونسے بخشواوے اور سلوک کرے اونسے اور مردے کے لیے بھی کچھ صدقہ دے اور توبہ و استغفار مین
دیر نکرے اور ساتھ وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہہ نکہے کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہنے کا توبہ کیونکر کرون اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہی تو گناہ
اگلے اوسکے بخشے جاتے ہین اگر آئندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل مین
نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کرلونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مرجاؤن اور جب توبہ کرے تو نہاکر پاک کپڑے پہنکر دو رکعت
پڑھے حضور دل سے اور سجدہ مین جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوؤنکو یاد کرکر عذاب الہی سے
ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ ہاتھ اوٹھا کر کہے یا الٰہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ میرے
بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور نظر رحمت سے میری طرف دیکھ اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور مرنے دم تک مجکو اپنے گناہ سے نگاہ رکھ
کہ خیر تیرے ہی دست قدرت مین ہی اور تو ہی بخشنے والا ہی بعدہ درود پڑھے اور مسلمانون کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ تو عوام کی ہی کہ صاحب اوسکا
مستحق بشارت اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ کا ہوتا ہی اور توبہ خواص کی یہہ ہی کہ برے اخلاق سے کہ
واجب ہی پاک کرنا دل کا اونسے توبہ کرین اور توبہ محبون کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے ماسوی اللہ سے ہوتی ہی چنانچہ شیخ ابن فارض رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین وَلَوْ خَطَرَتْ لِي فِي سِوَاكَ إِرَادَةٌ عَلٰى قَلْبِي حَكَمْتُ بِرِدَّتِي یعنی اگر میرے دل پر سوا تیرے اور خطرہ گذرے
تو حکم کرون مین ساتھ ارتداد اپنے کے ٭ اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کردیتا ہی اور گناہ کبیرہ
و صغیرہ کا بیان اب آگے ہوتا ہی تامل کرنا اوسمین پر ضرور ہی اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین اور پرہیز کرنا بھی تمامی اونسے دشوار ہی اور بحسب مذہب
مختار کے تقوے مین بھی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہی پس مومن کو واجب ہی کہ
کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کردیتے لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ انجام
کو کفر و دوزخ کو نہ پہنچاوین اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہ ہی کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہہ ہی لقمہ دفع کرنے والا بھوک کا
اور کپڑا اوڈھانکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی و سردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے

[illegible] ۱۲ منہ مدظلہ

حاضر و مستے اور بسا تجھو وسعت کرنے کے مباح مین پڑتا ہی شبہات و مکروہات مین اور بسبب پڑنے کے مکروہات مین مرتکب حرام چیزون کا ہوتا ہی
اور بیان بعد اسلام کی تمام ہوتی ہی اور من بعد اسکے گھر کفر و آگ کا ہی نعوذ باللہ منہ + ع ب ج + تفسیر بحر العلوم +

ف: گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اوسکے کرنے پر قرآن اور حدیث مین یا اطلاق شرع مین اوسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث مین مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ + یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اوس سے ہو یا منع آیا ہو اوس سے ساتھ دلیل قطعی کے اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمین یہ بات نہو وہ صغیرہ ہی اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین بعضے بہت بڑے اور برے ہین بعض سے + اور مولانا جلال الدین دوّانی وغیرہ نے کبیرہ یہ نقل کیے ہین کہ شریک کرنا ساتھ اللہ کے خواہ اوسکی ذات مین کسیکو شریک کرے یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا پکارنے مین یا کہنے مین یا نام رکھنے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین یا لوگون کے امور سونپنے مین یعنی جیسے اللہ کو اوسکے کام سپرد ہین ویسے اور کو بھی جانے اور نیت اصرار کی گناہ پر رکھنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سکھانا سحر کا اور شراب پینی اور اور نشے کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے اور بیاج کھانا اور گوشت مردار اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسیکا مال ظلم سے لے لینا اور مرد یا عورت پاک دامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصدًا بے عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کھانی اور ناتا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور اونکی نافرمانی کرنی اور کافرون کی لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کھانا اور ناپ تول مین خیانت کرنی اور نماز آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر باندھ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآن کو اور فرشتون کو اور انکار کرنا انکا اور ٹھٹھا کرنا ساتھ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز کا اور روزہ رمضان کا اور زکوٰۃ اور حج کا اور حضرت کے صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بے عذر چھپانی اور رشوت لینی اور خاوند جورو مین لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد کرنا زمین مین بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہون پر اور [illegible] گناہ پر اور گانا ساتھ مزامیر کے اور ستر کھولنا حمام مین لوگون کے روبرو اور بخل کرنا ادا کرنے سے واجب کے اور قتل کرنا نفس اپنے کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنے سے یہ گناہ مین زیادہ ہی اوس سے کہ غیر اپنے کو مارے اور پاکی نکرنی پیشاب و منی سے اور ایذا دینی ساتھ بد دعا دینے کے اور جھٹلانا تقدیر کو اور اپنے امیر سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبون مین اور نیچے پائجامے کرنے از راہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف بلانا اور [illegible] اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ کرنا مسلمان بھائی کی طرف ساتھ تیز چیز کے اور خوجہ کرنا کسیکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا سے یعنی مثلاً داڑھی منڈوا دے یا تھوڑے سے ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور کھیلنا ساتھ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق حرام ہین کھیلنے اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو ای کافر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیون کے نوبت مین اور زلق کرنا اور صحبت کرنی حائضہ سے اور گرانی غلے سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نکرنا اور محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسیکے گھر مین جھانکنا اور کسیکے گھر مین بغیر اوسکے اذن کے جانا اور دیوثی اور قرمساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کے ترک کرنی اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلانا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوئے سوا انکے اور بھی ہین یہ مشکوۃ شریف کے ترجمے مین حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی + اور کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی مین لکھتے ہین پس یہ اعمال ظاہر دین اور بہت چیزین متعلق ہین باطن سے جسکو شوق ہو اور اللہ توفیق دے

تو حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں دیکھے اور یہان بسبب طول ہونے کتاب کے نہین لکھی گئین علاوہ آیت فاعلم انہ لا الہ
الا اللہ کا تمام ہوا ۔ اب جاننا چاہیے کہ چونکہ اوسمین حکم ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا مومنین و مومنات کے لیے تو
تقریب سے کچھ خوبی مومنین کی اور برائی اونکے مخالفون کی مذکور ہوتی ہو کہ فرمایا ۔

ویقول الذین امنوا لولا نزلت سورۃ فاذا انزلت سورۃ محکمۃ و ذکر فیھا القتال رایت الذین فی قلوبھم مرض ینظرون الیک نظر المغشی علیہ من الموت فاولی لھم ○

اور کہتے ہین مسلمان کیون نہ بھیجی گئی ایک سورت پس جب بھیجی جاتی ہی ایک سورت واضح المعنی اور ذکر کیا جاتا ہی اوسمین لڑائی کا دیکھے تو
اون لوگون کو کہ اونکے دلون مین بیماری ہی دیکھتے ہین طرف تیرے مانند دیکھنے اوس شخص کے کہ اوسکو بیہوشی پہونچی ہو بسبب جانکنی ہونے
موت کے پس وائے اونکو ۔ فق ۔ اور کہتے ہین ایمان والے کیون نہ اوتری ایک سورت پھر جب اوتری ایک سورت جانچی ہوئی اور ذکر ہوا
اوسمین لڑائی کا تو تو دیکھتا ہی جنکے دلمین روگ ہی تکتے ہین تیری طرف جیسے تکتا ہی کوئی بیہوش پڑا مرنے کے وقت سو خرابی ہی اونکی
تفسیر ۔ مسلمان سورت مانگتے تھے یعنی کافرون کی ایذا سے عاجز ہوکر آرزو کرتے کہ اللہ حکم دے جہاد کا تو جو ہوسکے کر گذرین جب حکم آیا
جہاد کا تو کچے لوگون پر بھاری پڑا مردے کی طرح بے رونق آنکھون سے دیکھتے ہین کہ ہمکو کاشکے اس حکم سے معاف رکھین بیچ خوف مین آنکھ
کی رونق نہین رہتی جیسے مرتے وقت ہوجاتی ہی ۔ مق ۔ ایک سورت کہ اوسمین حکم ہو جہاد کا واضح المعنی غیر متشابہ کہ اوسمین نہین احتمال
کسی معنی کا سوائے واجب ہونے قتال کے اور قتادہ سے ہی کہ جس سورت مین ذکر قتال کا ہی سو محکم ہی اسلیے کہ پہلے اس سے درگذر کرنا تھا
پھر قتال نے اوسکو نسخ کیا اور یہ منسوخ نہین ہونے کا روز قیامت تک ذکر کیا جاتا ہی اوسمین لڑائی کا یعنی حکم ہوتا ہی اوسمین جہاد کا
دلون مین بیماری ہی یعنی نفاق ہی یعنی دیکھے تو منافقون کو کہ آپسمین تنگدل ہوتے ہین اور سے دیکھتے ہین الخ یعنی پتھرا جاتی ہین آنکھین
اونکی از راہ نامردی اور گھبراہٹ کے جیسے کہ دیکھتا ہی وہ شخص کہ بیہوشی ہی اوسکو بیہوشی اوقت موت کے حاصل یہ کہ ڈرتے ہین لڑنے سے اور
مکروہ جانتے ہین اوسکو ۔ ملخص ۔

طاعۃ و قول معروف فاذا عزم الامر فلو صدقوا اللہ لکان خیرا لھم ○

حال اونکا بحسب ظاہر کے فرمان برداری ہی اور بات اچھی کہنی پس جب مصمم ہوا کام پس اگر وعدہ اپنا سچا کرتے ساتھ خدا بہتر ہوتا اونکے لیے
فق ۔ حکم ماننا ہی اور بھلی بات کہنی پھر جب تاکید ہو کام کی تو اگر سچے رہین اللہ سے تو اونکا بھلا ہی ۔ تفسیر ۔ یعنی حکم شرع کا ماننا
سے کافر ہو ہر طرح ماننا ہی چاہیے پھر رسول ہی جانتا ہی کہ نامردونکو کیون لڑوائیے اور جو بہت ہی تاکید آپڑے اوسوقت ضرور ہوگا لڑنا
نہین تو لڑنے والے بہتر ہین ۔ مق ۔ یہ کلام الگ ہی پہلے کلام سے اور بعضون نے طاعۃ و قول معروف کا ترجمہ یہ کیا ہی کہ ہمسے
طاعت اور بات اچھی ہی یعنی منافق پہلے حکم ہونے قتال کے سے کہتے تھے امرنا طاعۃ و قول معروف یعنی کام ہمارا فرمان داری
ہی اور بھلی بات کہنی اور جب حکم جہاد کا آیا متحیر ہوئے اور بقول بعض کے معنی آیت کے یہ ہین کہ طاعت خدا و رسول کی اونکے لیے بہتر تھا اگر کرتے
اور بقول بعضے کے یہ آیت متصل ہی ما قبل سے یعنی فاولی لھم طاعۃ و قول معروف اس صورت مین اولی لھم
پر وقف نہین رکھین اور اولی کے معنی بہتر کے ہونگے یعنی پس لائق و بہتر ہی اونکے لیے طاعت خدا و رسول کی اور بات اچھی
فرمان برداری کی اگر کرین پس جب مصمم ہوا الخ یعنی فرض لازم ہوا قتال اور مومنون نے قصد کیا اوسکا ان منافقون نے خلاف
کیا پس اگر وعدہ اپنا سچا کرتے یعنی ایمان و طاعت مین بہتر ہوتا مکروہ جاننے جہاد کے سے ۔ بحث ۔

مسئلہ

یہ جماعت وہ ہی کہ لعنت کی اونکو خدا نے پس بہرا کر دیا انکو اور اندھی کر دین آنکھین انکی آیا تامل نہین کرتے ہین قرآن مین یا دلون پر قفل اون کے
کے ہین + فتح + ایسے لوگ وہی ہین جنکو پھٹکار اللہ نے پھر کر دیا اونکو بہرے اور اندھی اونکی آنکھین کیا دھیان نہین کرتے قرآن مین یا دلون پر
لگ رہے ہین اونکے قفل + تفسیر + یعنی حکومت کے غرور مین ظلم کرنے لگے پھر کسیکا سمجھایا نہ سمجھے + موضح + یہ جماعت یعنی جنکا ذکر اوپر ہوا
لعنت کی اللہ یعنی دور کیا اونکو اپنی رحمت سے بہرا کر دیا یعنی سننے حق و نصیحت کے سے اور اندھی کر دین اللہ کہ راہ حق دیکھتے نہین دلون پر قفل ہین
کہ سمجھتے نہین نصیحتین قرآن کی اور احکام اوسکے تامل نہین کرتے ہین اللہ یعنی قرآن مین سوچین تو پہچانین جو کچھ کہ اوسمین ہے یعنی نصیحتین اور ممنوع
چیزین اور ڈر گئے گنہگارون کے پھر جرأت نکرین گناہون پر اور لفظ اَم بیچ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ کے معنی بل کے ہے + مدارک + معالم + آیا ہی
کہ پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا پس کہا ایک نوجوان نے کہ
آنحضرت کے پاس بیٹھا تھا بَلٰی وَاللّٰهِ عَلَيْهَا اَقْفَالُهَا + یعنی سچ ہے قسم خدا کی دلون پر قفل اونکے لگ رہے ہین اللہ ہی کھولے تو وہ کھلین پس جب
خلیفہ ہوئے حضرت عمر تو پوچھا اوس نوجوان کو تو کہ عامل کرین اوسکو کہین کا پس لوگون نے کہا کہ وہ مر گیا حاصل یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ بات
اوسکی پسند آئی تھی اسی لیے اوسکو تلاش کیا + خالد بن معدان صحابی نے کہا کہ نہین کوئی بندہ مگر کہ اوسکے لیے چار آنکھین ہین دو آنکھین تو
اوسکے مونہہ پر ہین دیکھتا ہی اونسے دنیا اپنی اور وجہ معیشت اپنی کہ سنوارتی ہے حال اوسکا اور دو آنکھین اوسکے دل مین ہین کہ دیکھتا ہی اونسے دین اپنا
اور وہ چیز کہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے ساتھ غیب کے پس جب ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھ بندے کے خیر کا تو کھول دیتا ہی وہ دونون آنکھین کہ اوسکے
دل مین ہین پس دیکھتا ہی اونسے وہ چیز کہ وعدہ کی ہے اللہ تعالی نے ساتھ غیب کے اور جب ارادہ کرتا ہی اللہ برائی کا تو چھوڑتا ہی دل کو اوس حالت پر کہ
غلطان پیچان ہی اوسمین اور پڑھی خالد نے یہی آیت اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا + درمنثور + تنبیہ + اس سے معلوم ہوا
کہ اکثر دل روگ مین گھر رہے ہین علاج کرنا اونکا ضرور ہے ظاہر بدن کی بیماریون سے زیادہ دل کی بیماریون کا علاج کرنا چاہیے تا راہ حق دیکھے
عبداللہ انطاکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ پانچ چیزین دل کی دوا ہین مجالسۃ الصالحین و قراءۃ القرآن و خلاء القلب و قیام اللیل والتضرع
عند الصبح + یعنی ہمنشینی صالحین کی اور پڑھنا قرآن کا یعنی فکر و سوچ سے اور خالی کرنا دل کا یعنی دنیا کی فکرون زائدہ سے اور محبت ماسوی اللہ
سے اور قیام کرنا رات کا اور عجز و زاری کرنی نزدیک صبح کے انتہی + منہاج العارفین مین لکھا ہی کہ غم دنیا نہ کہا کہ دل تیرا تباہ نہووے
صحبت اہل دنیا سے پرہیز کر تا تیرا دل نہ ہووے + دل کسی مین نہ لگا تا کہ جان ہلاکت مین نہ پڑے + ای عزیز ہرگز خدائے تعالی کے سوا بھروسا اور تکیہ مت کر تو آخر کو
نہ پچتاوے + اور دل سے اللہ تعالی کو مت بھول تو شیطان کے پھندے مین نہ پھنسے + اور دل کو حرص سے خالی کر تو سکھ پاوے + اور دل کو اوس تعالی شانہ کے
کام مین لگا تو تیرے سب کاروبار سنور جاوین + اور حق تعالی کے غیر کو مت چاہ تو آخر کو تیرا دل نہ ٹوٹے + اور دل کو کسی سے مت لگا کہ آخر کو تیرا
نقصان ہوگا + اور طمع کو دل سے دور کر کہ تو رسوا نہووے + اور اپنے دل مین سوچ کر نیک بات کیا کر تو سب نیکیان ہی ہوا کرین + اور سب سے دل
اوٹھا کر اگر امید ہو تو تیری سب آرزوئین بر آوین + اور دل کو سب سے توڑ کر مالک سے دل لگا کر خلوص سے کام کیا کر تو اوس پر ثواب پاوے + اور دنیا کی
طرف سے غم مت کھا تو دل تیرا نہ اوجڑ جاوے + اور موت کو ہمیشہ یاد رکھ تو دل تیرا دنیا کی طرف نہ جھکے + اور جہان کہین تو ہووے خدائے تعالی
کو اپنے سامنے جان + اور بیہودہ مت بک + اور اگر دنیا والون کے ساتھ صحبت رکھے تو دل سے دین کو مت بھول + اور اپنے دل مین کچھ قدر اپنی
مت جان تو لوگون مین قدر والا ہو جاوے تو + اور دنیا والون کی صحبت سے بچتا رہ تو تیرے دل پر میل نہ جمے + دل کسی اور سے مت لگا تو مصیبت زدہ
نہو جاوے + اور لوگون کے دلون کو دھیان مین رکھا کر اگر تو ہشیار ہے کہ اوسمین خدائے تعالی کی خوشنودی دیکھے + اور حق کی ہر وقت یاد رکھ تو تیرا
دل سیاہ نہو جاوے + اور جو تجکو چاہت ہی تو خدا کا دھیان کیا کر + اور دنیا کے دھیان سے درگذر تو پریشان نہووے + حافظ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین
شعر + دل کہ آئینۂ شاہیست غباری دارد + از خدا میطلبم صحبت روشن رائی + اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف عجب نعمت ہے کہ

اسمین سوچ و فکر کرنا اور اسکی تلاوت نکرنی بڑی بے نصیبی ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نعمتین چھ ہین الاسلام والقرآن
ومحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعافیۃ والستر عن العیوب والغنی عن الناس یعنی اسلام اور قرآن اور محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور عافیت اور پردہ پوشی عیبون سے اور بے پروائی لوگون سے ✽ منبہات وغیرہ

اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَی الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰی لَهُمْ ○

تحقیق جو لوگ پھر گئے یعنی ساتھ نفاق کے اپنے پیٹھون کی طرف پیچھے اس سے کہ ظاہر ہوئی اونکے لیے راہ ہدایت کی شیطان نے آراستہ کیا
اونکے لیے اور مہلت دی ہی اونکو ✽ فتح ✽ بیشک جو لوگ الٹے پھر گئے اپنی پیٹھ پر پیچھے اس سے کہ کھل چکی اونپر راہ شیطان نے بات بنائی اونکے دلمین
اور دیر وعدے دیے ✽ تفسیر ✽ یعنی منافق قرآن کو نہین سمجھتے کہ جہاد مین کتنے فائدے ہین اور اقرار ایمان سے پھرے جاتے ہین کہ لڑائی
مین جاوینگے تو دیر تک جیوینگے ✽ موضح ✽ جو لوگ الخ یعنی منافق پھر گئے کفر کی طرف پوشیدہ بعد واضح ہونے حق کے اونکے لیے اور املی لہم کے معنی ہین
مد لہم فی الآمال والامانی یعنی مہلت دی اونکو زندگی کی آرزوؤنمین اور امیدونمین اور ابو عمرو نے املی لہم پڑھا ہی
یعنی مہلت دی گئی اور عمر دراز کی گئی ✽ معالم ✽ مہلت دی یعنی شیطان نے اونکو تادراز گی آرزوؤنمین اور اوسکی تسویلات یعنی فریبون کے
اتباع مین ہین اور بصرے کی قراءت کا ترجمہ یہ ہی کہ مہلت دی گئی اونکو خدا کی طرف سے اور عذاب مین جلدی نہوئی اور یعقوب کے نزدیک ضمیر املی
کی خدا تعالی کی طرف پھرتی ہی یعنی مہلت دی خدا نے اونکو اور عذاب مین جلدی نکی اور کہا ہی مفسرین نے کہ مراد انسے کفار اہل کتاب ہین
کہ بعد پہچاننے محمد علیہ السلام کی حقیقت کے اپنی کتابون سے آپ پر ایمان لانے سے پھر گئے اور بعض کے نزدیک مراد انسے منافق ہین کہ اسلام
یعنی ظاہری اسلام لا کر پھر پھر گئے یعنی پوشیدہ اور مراد ہدی سے آنحضرت ص کے معجزے ہین اور بموجب قول اول کے توریت و انجیل مین
تبیان مین لکھا ہی کہ یہود پہلے بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت آنحضرت ص کی توریت سے معلوم کر کر ایمان آپ پر رکھتے تھے اور اوسکو
اظہار کرتے تھے اور لوگون کو اونکے ظہور سے خبر دیتے تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور ہجرت کر کر مدینے کو آئے اونسے اور اونپر
ایمان لانے سے ارتداد اختیار کیا حق تعالی نے ساتھ اوتارنے اس آیت کے اونکے حال سے خبر دی ✽ بحر العلوم ✽ معا ✽

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ○

یہ سبب اسکے ہی کہ اونھون نے کہا ساتھ اون لوگون کے کہ ناپسند کیا ہی اوس چیز کو کہ خدا نے بھیجی ہی یعنی منافق یہود سے کہتے تھے کہ
فرمان برداری تمہاری کرینگے بعضے کامون مین اور خدا جانتا ہی اونکی پوشیدہ بات کہنے کو ✽ فتح ✽ یہ اسواسطے کہ اونھون نے کہا
اونسے جو بیزار ہین اللہ کے اوتارے سے ہم تمہاری بات بھی مانینگے بعضے کام مین اور اللہ جانتا ہی مشورہ کرنا ✽ تفسیر ✽
منافقون نے کافرون سے کہا کہ ہم مسلمان ہوئے ہین لیکن تمسے نہ اڑینگے ✽ موضح ✽ بعضے کامونمین یعنی محمد کی عداوت مین اور بیٹھ رہنے مین
اونکی مدد کرنے سے اور لوگون کے باز رکھنے مین جہاد کرنے سے اونکے ساتھ فرمان برداری تمہاری کرینگے پس کہا اونھون نے یہ پوشیدہ
پر ظاہر کر دیا اوسکو اللہ تعالی نے ✽ معالم ✽

فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ○

پس کیا ہوگا حال جسوقت کہ اونکی روح قبض کرینگے فرشتے مارینگے اونکے موہنون کو اور اونکے پیٹھون کو ✽ فتح ✽ پھر جب کیا ہوگا
فرشتے جان نکالینگے اونکی مارتے جاتے ہین اونکے موہنہ پر اور پیٹھ پر ✽ تفسیر ✽ یعنی تب موت سے کیونکر بچینگے اور تب نفاق کا مزہ چکھینگے
✽ موضح ✽ کیا ہوگا الخ یعنی پس کیا کرینگے اور کیا حیلہ ہوگا اونکا اوسوقت ابن عباس سے منقول ہی کہ نہین مرتا ہی کوئی گناہ پر مگر کہ مارتا ہی
ایک فرشتہ فرشتون مین سے اوسکے موہنہ اور پیٹھ پر مجاہد سے منقول ہی کہ کہا مارتے ہین فرشتے اونکے موہنون پر اور اونکی مقعدون پر لیکن

الله کریم ہی کہ اسطرح کنایہ کیا یعنی انکو برباد فرمایا + مدد درمنثور +

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ع

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ اونکون نے پیروی کی اوس چیز کی کہ غصے مین لاوے خدا کو اور ناپسند کیا اوسکی خوشی کو پس خدا نے نابود کیا اونکے اعمال کو + فتح + یہ اسپر کہ وہ چلے اوس راہ جس سے الله بیزار ہی اور نہ پسند کی اوسکی خوشی پھر اوسنے اکارت کر دیے اونکے کیے + موضح

تفسیر + یہ عذاب یعنی قبض روح کرنا بطور مذکور کے اور مراد اوس چیز سے کہ غصے مین لاوے چھپانا امر رسول کا ہی اور مدد کرنی کافرون کی اور اوسکی خوشی کی چیز سے مراد ہی ظاہر کرنا نعت پیغمبر کا اور اطاعت کرنی اونکی اور مدد کرنی مومنون کی + معالم + جمل +

تنبیہ + اس سے معلوم ہوا کہ ایسے کامون سے بچے کہ جن سے پروردگار تعالی غصے ہو اور ایسے کام کرے کہ جن سے وہ راضی ہو اور وہ غصے ہوتا ہی گناہون کے کرنے سے جیسے کہ حدیث شریف مین آیا ہی فَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ + یعنی بچا تو اپنے تئین گناہون سے اسلیے کہ گناہ سے اوترتا ہی غضب خدا کا یہ ٹکڑا ہی بڑی حدیث کا کہ مشکوۃ مین ہی اور راضی ہوتا ہی الله تعالی ایمان لانے سے اور عمل نیک کے کرنے سے اور خوف خدا کے رکھنے سے جیسا کہ سورۂ لم یکن کے اخیر مین فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ + یعنی بلا شبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ بہتر مخلوق کے ہین جزا اونکی جنتین ہمیشہ رہنے کی ہین جاتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ ہمیش کو رہینگے اونمین راضی ہوا الله اونسے یعنی بسبب طاعت اپنی کے اور راضی ہوے وہ الله سے یعنی بسبب ثواب اوسکے کے یہ اوسکے لیے ہی کہ ڈرا اپنے رب سے یعنی اوسکے عذاب سے پھر باز رہا اوسکی نافرمانی سے اور راضی ہوتا ہی وہ خواہش نفسانی کے ترک کرنے سے اور اوسکے ڈر سے کھڑے رہنے سے سامنے اوسکے چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہی کہ چار چیزین نہین پائی جاتی ہین مگر بسبب چار چیزون کے نہین پائی جاتی ہی باقی یعنی آخرت کی نعمتین مگر بسبب ترک کرنے فانی کے یعنی دنیا کے فرماتا ہی الله تعالی مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ + یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ الله کے پاس ہی باقی ہی اور فرمایا بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى + یعنی بلکہ اختیار کرتے ہو تم اور ترجیح دیتے ہو دنیا کی زندگانی کو حال آنکہ آخرت بہتر ہی اور پایندہ تر ہی اور نہین پائی جاتی ہی رضا یعنی خوشی الله تعالی کی مگر بسبب ڈرنے کے کھڑے رہنے سے سامنے اوسکے اور بسبب ترک کرنے خواہش نفسانی کے فرماتا ہی الله تعالی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى + یعنی اور جو ڈرا کھڑے رہنے سے سامنے رب اپنے کے اور باز رکھا نفس کو خواہش سے پس بلا شبہہ ٹھکانا اوسکا بہشت ہی اور نہین پایا جاتا ہی درجہ عقبی کا مگر بسبب ترک کرنے کے راحت کو دنیا مین فرماتا ہی الله تعالی تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ + یعنی یہ گھر آخرت کا مقرر کرتے ہین ہم اونکے لیے کہ نہین چاہتے ہین بڑائی زمین مین اور نہ فساد اور خوبیان آخرت کی پرہیزگارون کے لیے ہین اور نہین پائی جاتی ہی جنت مگر بسبب مشقت کے فرماتا ہی الله تعالی وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ + یعنی جو لوگ مشقت کرتے ہین ہماری راہ مین البتہ دکھاتے ہین ہم اونکو راہین اپنی اور بلا شبہ الله البتہ محسنین کے ساتھ ہی انتہی اور خوب سمجھنا چاہیے اسکو کہ الله تعالی کی رضامندی کے برابر کوئی چیز بھلی نہین اور اوسکے غضب کے برابر کوئی چیز بری نہین فرمایا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے کہ چار چیزین جنت مین بہتر ہین نفس جنت سے خلود یعنی ہمیشہ رہنا جنت مین بہتر ہی جنت سے اور رضا الله تعالی کی جنت مین بہتر ہی جنت سے اور خدمت ملائکہ کی یعنی توقیر کرنا اونکا جنتیون کی جنت مین بہتر ہی جنت سے اور ہمسائگی انبیاء الله کی جنت مین بہتر ہی جنت سے اور چار چیزین

دوزخ مین بُری ہین دوزخ سے خلود دوزخ مین بُرا ہی دوزخ سے اور ہمسائگی شیطان کی دوزخ مین بُری ہی دوزخ سے اور سرزنش ملائکہ کی دوزخ مین بُری ہی دوزخ سے اور غضب رب کا دوزخ مین بُرا ہی دوزخ سے ✦ مدارک ✦

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ○

کیا گمان کیا ہی اون لوگون نے کہ اونکے دل مین بیماری ہی کہ ظاہر نکریگا خدا کینے اونکے ✦ فتح ✦ کیا خیال رکھتے ہین جنکے دل مین روگ ہی کہ اللہ نکالیگا اونکے چھپے بیر ✦ موضح ✦ تفسیر یعنی کیا منافقون نے یہ گمان کیا ہی کہ اللہ تعالی نہین ظاہر کریگا بغض و عداوت اونکی کہ نبی علیہ السلام سے اور مومنون سے رکھتے ہین ✦ حل ✦

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ○

اور اگر چاہتے ہم البتہ دکھا دیتے ہم اونکو تیرے تئین پس پہچانتا تو اونکو اونکے قیافے سے یعنی ظلمت نفاق کی اونکے موہنون سے ظاہر ہوتی واللہ اعلم اور البتہ پہچانیگا تو اونکو اسلوب کلام مین اور خدا جانتا ہی عمل تمہارے ✦ فتح ✦ اور اگر ہم چاہین تجکو دکھاوین سو پہچان تو چکا ہی تو اونکے چہرون سے اور آگے پہچان لیگا بات کے ڈھب سے اور اللہ کو معلوم ہین تمہارے کام ✦ موضح ✦ تفسیر یعنی دکھا دیتے یعنی پہچنوا دیتے ہم تجکو اونکے تئین اور رہنمائی کرتے تجکو اونپر قیافے سے یعنی اونکی علامت سے اور وہ یہ ہی کہ کچھ اونکی نشانی بتا دیا اللہ تعالی کہ جس سے وہ معلوم ہوتے اور انس سے ہی کہ نہین پوشیدہ رہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد اوترنے اس آیت کے کوئی منافقون مین سے پہچان لیتے تھے آپ اونکو اونکی نشانیون سے پہچانیگا تو اونکو اسلوب کلام مین اسلیے کہ نہین قادر ہوتے ہین اوپر چھپانے اوس چیز کے کہ اونکے جیون مین ہی ✦ حل ✦ اسلوب کلام مین کہ جس سے حقارت جھلکی اور مومنون کی نکلے اور ٹھٹھا کرنا اونسے اور عین المعانی مین انس سے روایت کیا ہی کہ ایک جہاد مین منافق جب سوتے سے اوٹھے تو اونکی پیشانی پر لکھا ہوا تھا ھذا منافق اور تفسیر معالم مین ہی کہ بعد اوترنے اس آیت کے کوئی منافق رسول علیہ السلام سے کلام نہین کرتا تھا مگر آپ اوسکو پہچان لیتے تھے ✦ بحر ✦ پھر بتا دیا اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اوترنے اس آیت کے منافقون کے تئین پس تھے حضرت پکارتے نام لیکر ایک شخص کا منافقون مین سے اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا نہین پہچانتے تھے ہم منافقون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مگر بسبب بغض رکھنے اونکے کے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ✦ در منثور ✦

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ○

اور البتہ امتحان کرینگے ہم تمکو تا پہچانین ہم جہاد کرنے والون کو تمسے اور صابرون کو اور آزماوین ہم احوال تمہارے ✦ فتح ✦ اور البتہ تمکو جانچینگے تا معلوم کرین جو تم مین لڑائی والے ہین اور ٹھہرنے والے اور تحقیق کرین تمہاری خبرین ✦ موضح ✦ تفسیر یعنی حکم کرتا ہون مین تمکو جہاد و صبر کا تا علم متعلق بر ظاہر ہو کہ مجاہد اور صابر کون ہی اور مخالف کون ہی ✦ بحر ✦ امتحان کرینگے ہم تم کو یعنی ساتھ قتال کے از راہ اعلام نہ استعلام کے یعنی تا علم متعلق بر ظاہر ہو جائے حال تمہارا نہ یہ کہ ہم معلوم کرین ہم عالم الغیوب ہین ہمکو کیا حاجت ہی معلوم کرنے کی یا معاملہ کرین ہم تمسے امتحان کرنے والون کا سا تاکہ خوب اظہار عدل ہو جائے اور صابرون کو یعنی صبر کرنے والون کو جہاد پر اور اخبار سے مراد ہی اسرار اور فضیل سے منقول ہی کہ جب وہ پڑھتے تھے یہ آیت روتے تھے اور کہتے تھے اَللّٰهُمَّ لَا تَبْلُنَا فَاِنَّكَ اِنْ بَلَوْتَنَا فَضَحْتَنَا وَهَتَكْتَ اَسْتَارَنَا وَعَذَّبْتَنَا یعنی یا اللہ امتحان کر تو ہمکو اسلیے کہ تو اگر امتحان کریگا ہمکو فضیحت کریگا تو ہمکو اور پھاڑیگا پردے ہمارے اور عذاب کریگا تو ہمکو ✦ حل ✦ مجاہد سے منقول ہی کہ اونھون نے پڑھی یہ آیت پھر کہا اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَاسْتُرْ عَلَیْنَا وَلَا تَبْلُ اَخْبَارَنَا یعنی یا اللہ عافیت دے تو ہمکو اور پردہ پوشی کر ہماری اور مت آزما احوال ہمارے ✦ در منثور ✦

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى

لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْـًٔا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ○

تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا خدا کی راہ سے اور مخالفت کی پیغمبر کی بعد اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے اونکے راہ ہدایت کی کچھ زیان نہین پونہچا وینگے خدا کو اور نابود کریگا خدا عمل اونکے + فتح * جو لوگ منکر ہوئے اور روکا انکو اللہ کی راہ سے اور خلاف ہوئے رسول سے پیچھے اسکے کہ کھل چکی اونپر راہ نہ بگاڑ سکینگے اللہ کا کچھہ اور اکارت کردیگا اللہ اونکے کیے + موضح * تفسیر * عمل اونکے یعنی جو کیے تھے رسول کی مخالفت مین یعنی باطل کردیگا اونکو پس نہین پونہچینگے اونسے طرف غرضون اپنی کے + بیضاوی * نابود کریگا الخ پس نہین دیکھینگے ثواب آخرت مین اور مراد انسے یہود ہین کہ از راہ علم کے حقیت پیغمبر کی توریت سے جانکر منکر ہوئے اور لوگون کو اونپر ایمان لانے سے باز رکھا اور بعض کے نزدیک مراد وہ لوگ ہین کہ جو کفار قریش تھے اونکو اوسکے بدرے مین کھلاتے تھے اور تقویت اونکی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی پر کرتے تھے + موضح * اور بعضون نے کہا کہ مراد اعمال سے کید و مکر اونکے ہین کہ نبی علیہ السلام اور مومنون کے حق مین کرتے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اصحاب فیل کے حق مین اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ * تفسیر * اهدای + کفار و منافقین پر غصہ فرماکر اب اونکے مقابل مین مومنون کو خطاب ہوتا ہی +

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ○

ای مسلمانون فرمان برداری کرو اللہ کی اور فرمان برداری کرو پیغمبر کی اور باطل نکرو عمل اپنے یعنی بسبب ارتداد کے یا ریا اور سمعت کے + فتح * ای ایمان والون حکم پر چلو اللہ کے اور حکم پر چلو رسول کے اور ضائع مت کرو اپنے کیے + تفسیر * یعنی جہاد کرنا یا کچھہ محنت کرنی اللہ کی راہ مین جب قبول ہو کہ موافق حکم کے ہو نیتی جاوپر نکرو + موضح * باطل نکرو الخ یعنی بسبب کرنے گناہون کے مثلاً عجب یا بسبب نفاق یا ریا کے + معالم * کہا عطا نے بسبب شک و نفاق کے کہا کلبی نے بسبب ریا و سمعت کے اور کہا حضرت حسن بصری نے بسبب معاصی اور کبائر کے + معالم * قتادہ سے ہی بیچ تفسیر اس آیت کے کہ جو کوئی طاقت رکھے تم مین سے یہ کہ نہ باطل کرے عمل صالح کو بسبب کرنے عمل بد کے تو چاہیے کہ کرے وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ + پس بلا شبہہ خیر دور کرتی ہی شر کو اور مدار اعمال کا خاتمے پر ہی + کہا ابو العالیہ نے کہ تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان کرتے یہ کہ نہین ضرر کرتا ساتھہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ کے کوئی گناہ جیسا کہ نہین نفع دیتا ساتھہ شرک کے کوئی عمل یعنی نیک یہان تک کہ اوتری یہ آیت أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ○ پس ڈرے اس سے کہ باطل کرے گناہ عمل کو اور بعض روایت مین ہی کہ پس ڈرے کبائر سے یہ کہ باطل کردین اونکے اعمال کو + کہا ابن عمر نے کہ تھے ہم جماعت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے یہ کہ نہین ہی کسی نیکی مگر کہ قبول ہی کی جاتی ہی یہان تک کہ نازل ہوئی یہ آیت أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ پس جب نازل ہوئی یہ آیت تو کہا ہمنے کہ کیا ہی یہ ایسی چیز کہ باطل کرتی ہی ہمارے اعمال کو پھر کہا ہمنے کہ یہ کبائر ہین جو لازم کرتے ہین عذاب کو اور باتین بیحیائی کی ہین بس تھے ہم جب دیکھتے اوس شخص کو کہ کرتا ہی انمین سے کچھہ تو کہتے تھے ہم کہ بلا شبہہ یہ ہلاک ہوا یہان تک کہ اوتری یہ آیت إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ + یعنی بلا شبہہ نہین بخشتا اللہ شرک کو اور بخشدیتا ہی سوائے اسکے کو جسکے لیے چاہتا ہی + پس جب اوتری یہ آیت تو باز رہے ہم کلام کرنے سے اسمین اور تھے ہم جب دیکھتے کسیکو کہ کرتا ہی انمین سے کچھہ تو ڈرتے تھے ہم اوسکے حق مین اور اگر نکیا انمین سے کچھہ تو امید رکھتے تھے ہم اوسکے لیے یعنی مغفرت کی + درمنثور * تنبیہ + بھائیون غور کرو ان مضامین مین اور اللہ و رسول کی اطاعت پر دھن باندھو اور بیچ شک و نفاق و گناہون سے اور عجب و سمعت و ریا سے پھر امیدوار رہو اوسکی رحمت و مغفرت کے + اب کچھہ آیتین اور حدیثین آنحضرت کی اطاعت کی فضیلت کی سنو اور تامل کرو انمین فرمایا اللہ تعالی نے وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا + یعنی اور جسنے اطاعت کی

اسکی اور اوسکے رسول کی پس تحقیق بڑی ہی مراد کو پہنچا اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہو
ای محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو میری تو کہ دوست رکھے تمکو اللہ اور فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی اور جو کہ فرمان برداری
کرتے ہیں اللہ و رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر کہ وہ نبی ہیں اور صدیق اور شہدا اور صالحین اور فرمایا
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جسنے اطاعت کی رسول کی پس بلاشبہ اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ یعنی دن قیامت کے دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اور نافرمانی کی ہی رسول
کی یہ کہ برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنی ہوجاوین مٹی مانند زمین کے بسبب شدت ہول اوسدن کے اور فرمایا قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ یعنی کہہ فرمان برداری کرو اسکی اور رسول کی پھر اگر پھر جاؤ پس تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا کافرونکو
اور فرمایا وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنی اور جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اوسکو اور جس
چیز سے منع کرے تمکو وہ پس باز رہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى الخ یعنی ساری
امت میری داخل ہوگی بہشت میں مگر جسنے کہ نہ مانا اور سرکشی کی کہا گیا کہ کسنے نہ کہا مانا اور سرکشی کی فرمایا جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت میں
اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق کہا نہ مانا ف کہا گیا کسنے کہا نہ مانا الخ یعنی نافرمان و سرکش سے کون مراد ہی پس حضرت نے جواب میں
سرکش اور غیر سرکش بیان کیے خوب واضح ہونے کے لیے بھ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ
سوتے تھے پس کہا فرشتون نے آپسمین کہ تحقیق واسطے اس صاحب تمہارے کے یعنی آنحضرت کے ایک کہاوت ہی پس بیان کرو واسطے اسکے
کہاوت کو کہا بعضے فرشتون نے کہ تحقیق وہ سوتا ہی یعنی بیان کرنا کہاوت کا کیا فائدہ اور کہا بعضے فرشتون نے کہ بلاشبہ آنکھ اوسکی سوتی ہی
اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتون نے کہ کہاوت اسکی مانند کہاوت ایک شخص کے ہی کہ بنایا اوسنے گھر اور ٹھہرایا اوسمین کھانا کھلانا اور بھیجا بلانیوالے
کو پس جسنے کہ کہا مانا بلانے والے کا داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانا اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھانا کھایا
پھر کہا فرشتون نے آپسمین کہ کھول کر بیان کرو اس کہاوت کو اسکے لیے تاکہ یہ سمجھے اسکو کہا بعضے فرشتون نے کہ تحقیق یہ سوتا ہی اور کہا بعضون
نے کہ تحقیق آنکھ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتون نے کہ مراد گھر سے بہشت ہی اور بلانے والے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنے
فرمان برداری کی محمد کی پس فرمان برداری کی اوسنے اسکی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اسکی اور محمد فرق کرنے
والے ہین درمیان لوگون کے ف کہ فرق کردیا کافر اور مومن مین اور حق و باطل مین اور صالح اور فاسق مین اور کھانا جو
طیار کیا ہی مراد اوس سے نعمتین بہشت کی ہین اور مراد شخص سے پاک پروردگار ہی یہ دونون بسبب اسکے کہ ظاہر ہین بیان نہین کیے
ہیں اور فرمایا سوائے اسکے نہین کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے یعنی دین و شریعت کے مانند مثل
ایک شخص کے ہی کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اوسنے ای قوم میری تحقیق دیکھا میںنے لشکر اپنی آنکھون سے اور بلاشبہ مین ڈرانیوالا ہون
ننگا یعنی بیغرض پس ڈھونڈھو تم نجات کو نجات کو پس فرمان برداری کی اوسکی ایک جماعت نے قوم اوسکی سے پس چلے راتون رات
پس چلے اوپر آہستگی کے پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے اوسمین سے پس صبح کی اپنے مکان مین پس داخل ہوا اونپر لشکر دشمن کا
پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اوکھاڑ دیا اونکو پس یہ ہی مثال اوسکی کہ فرمان برداری کی میری اپس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا ہین اوسکو
اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اوس چیز کو کہ لایا ہون مین اوسکو حق سے یعنی دین ف ڈرانے والا ہون ننگا اصل اسکی
یہ ہی کہ عرب مین جب کوئی شخص دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اوتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تاکہ خبردار ہوجاوے قوم بعد اوسکے یہ مثل ہوگئی

۵ رواہ البخاری

۶ یعنی ایک شخص نے ... بلانے والا بھیجا

۷ رواہ البخاری و مسلم

ہر امر ناگہانی وہشتناک کے پیش آنے مین پس یہ بات حضرت پر کمال صادق تھی کہ سچے تھے خبر دینے عذاب کے مین ہے ✤ اور فرمایا کہ مثل میری مثال اوس شخص کیسی ہے کہ جلائی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ نے گرد اپنا آگ مین گرنا شروع کیا پروانون نے اور اون جانورون نے کہ گرتے ہین آگ مین اور شروع کیا آگ جلانے والے نے کہ روکتا ہی اونکو اور وہ غالب آتے ہین اوسپر پس داخل ہوتے ہین آگ مین یعنی اسکے منع کرنے سے باز نہین رہتے آگ مین پڑنے سے پس مین پکڑتا ہون کمرین تمھاری کہ بچاؤن آگ سے اور تم بیٹھے جاتے ہو اوسمین یہ ہی روایت بخاری کی اور واسطے مسلم کے مانند اسیکے اور کہا مسلم نے بیچ آخر اس روایت کے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مثل میری اور مثل تمھاری ہی کہ مین پکڑے ہون کمرین تمھاری بچانے کو آگ سے اور یہ کہتا ہون کہ آؤ میری طرف بچو آگ سے آؤ میری طرف بچو آگ سے پس تم غالب آئے مجپر بیٹھے جاتے ہو اوسمین روایت کی یہ بخاری مسلم نے ✤ ف ✤ یعنی مینے حرام اور منع چیزین واضح بیان کین ہین جیسے کوئی آگ روشن کرے اور تم گرتے ہو اوسمین یعنی کرتے ہو وہی برے کام اور مین منع کرتا ہون ✤ اور فرمایا مثال اوس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے یعنی ساتھ ہدایت اور علم کے مانند مثال مینہہ بہت کے ہی کہ پونہچا زمین کو پس تھا اوس زمین مین سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اوسنے پانی کو یعنی اپنے اندر جذب کیا پھر اگائی خشک گھانس اور تر بہت اور تھا ایک ٹکڑا اوسمین سے سخت کہ ٹھہرا رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اوسکے لوگون کو پس پیا اور پلایا اور کھیتی کی اور پونہچا اوس زمین سے ایک ٹکڑے اور کو نہ تھا وہ مگر چٹپر میدان نہ تھانبا پانی کو اور نہ جمایا گھانس کو پس یہ یعنی جو سب مذکور ہوئین مثل ہی اوس شخص کی کہ سمجھا بیچ دین خدا کے اور نفع دیا اوسکو اوس چیز نے کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے پس جانا یعنی سیکھا اوسنے اور سکھایا اور مثل اوسکی کہ نہ اوٹھایا ساتھ اوسکے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی اوسنے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے ✤ ف ✤ اسمین دو طرح کے آدمی مذکور ہوئے ایک تو فائدہ اوٹھانے والے دین سے اور دوسرے نہ فائدہ اوٹھانے والے اوس سے اور زمین بھی دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوتی ہی پانی سے اور دوسری وہ کہ نہین فائدہ مند ہوتی پھر آگے فائدہ مند کی دو قسمین ہین اوگنے والی اور نہ اوگنے والی اسیطرح فائدہ مند دین سے دو قسم پر ہین ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہ مثل اوس زمین پاک کے ہین کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھانس اوگائی اور اورونکو بھی فائدہ مند کیا اسیطرح اونھون نے خود بھی فائدہ علم سے اوٹھایا اور اورونکو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلم غیر عامل کہ ساتھ نوافل وغیرہ کے مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اوسمین تفقہ یعنی سمجھہ نہ پیدا کی پس یہ مثل اوس زمین کے ہی کہ پانی اوسمین ٹھہرا اور لوگ منتفع ہوئے یا جس زمین نے پانی جذب کیا اور گھانس اوگائی وہ مثال ہی مجتہدین کی کہ علم حاصل کیا اور پھر اوس سے بہت مسائل استنباط کیے آپ بھی فائدہ مند ہوئے اور اور لوگ بھی اور جس زمین نے پانی ٹھہرایا وہ مثال ہی محدثین کی کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ لوگونکو پونہچا کر فائدہ مند کیا اور جسنے کہ سر نہ اوٹھایا اور توجہ اور التفات علم کی طرف نکی اور ہرگز نہ سنا اور نہ عمل کیا اوسپر اور نہ تعلیم کی خواہ دین مین آیا یا نہ آیا یا کافر ہوا پس مثل اوس زمین شور کے ہی کہ پانی نہ قبول کیا اور نہ ٹھہرایا اور نہ کچھہ اوگایا ✤ ح ✤ اور فرمایا لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ✤ یعنی نہین پورا مومن ہوتا ایک تمھارا یہانتک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی دین و شریعت ✤ ف ✤ یعنی تابع ہو شریعت کا اعتقاد مین اور عمل مین اور عادات مین اور عبادات مین کمال خوشی سے یہ بات جب حاصل ہوتی ہی کہ جاتی رہے آدمی سے کدورت نفسانی پس منور و روشن ہوتا ہی ساتھ صفات نورانیہ کے اور یہ حالت نہین پائی جاتی ہی مگر اولیاء اللہ مین ✤ سید پس جب نفس کو تہذیب ہوئی تو اطاعت خدا اور رسول کی اوسکی غذا ہو جاتی ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ اگر مجکو اختیار دین بہشت اور مسجد مین تو اختیار کرون مسجد کو اسواسطے کہ بہشت حصہ میرا ہی اوسکے نزدیک اور مسجد مین حکم اوسکا ہی میرے نزدیک ✤ شعر ✤ دوزخم باشد اگر جنت ہوس باشد مرا ✤ یک دو جب جا از در کوی تو لبس باشد مرا ✤ ہان جنت محل رضا مولی ہی اسلیے اولیا اوسکی طرف رغبت کرتے ہین واسطے خواہش نفس کے

اور فرمایا یعنی انس کو یَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ الخ رواہ الترمذی یعنی اے چھوٹے سے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہی تو اسکی کہ صبح کرے
تو اور شام کرے اور نہو تیرے دل مین کینہ واسطے کسیکے پس کر تو پھر فرمایا اے بیٹے میرے اور یہ ہی سنت میری اور جسنے دوست رکھا میری
سنت کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے بہشت مین ❊ ف ❊ اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ
دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب ہی آنحضرتؐ کی محبت اور رفاقت کا جسکا عمل کرنا او میری بھائیو خیال تو کرو کیا درجہ ہی حضرت کی
سنت کی محبت رکھنے والون کا سب نعمتین دارین کی یا طرف ملی اور یہ ایک طرف اللہ تعالی نصیب کرے ہم سبکو آمین آمین آمین ❊ مح ❊ اور فرمایا
مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ الخ رواہ الترمذی ❊ یعنی جسنے کھایا حلال
اور عمل کیا سنت کے طریقے پر اور امن مین رہے لوگ زیادتی اوسکی سے داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق یہ آجکے
دن البتہ بہت ہین لوگون مین فرمایا اور ہونگے بعد زمانے میرے کے بھی ❊ ف ❊ اگر ایک مال کھاوے ایسی وجہ سے کہ گناہ لازم آتا ہی
پہلے اوسکے کھانے کے یا عین کھانے کے وقت یا بعد اوسکے تو وہ طیب نہین ہوتا جب بچے گناہ سے تینون حالتون مین تو وہ طیب ہوتا ہی مثال
طیب نہونے کی یہ ہی کہ مثلا کسینے بیع کرنے کا ارادہ کیا پہلے عقد کے ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کے ایجاب قبول بموجب شرع کے ہوا
یا عین وقت عقد کے کوئی شرط فاسد بیع مین لگاوے یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط فاسد لگاوے مثلا کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہ ہی کہ ایک بیل شراب کی
مجھے دیا کرنا پس چاہیے کہ تینون وقتون مین خلاف شرع سے بچے اسی پر قیاس کرے حالت نوکری کو اور عمل کرے طریقہ سنت پر یعنی جو فعل کرے
یا جو بات کہے موافق شرع کے ہو یعنی چنگل مارے ہر عمل مین ساتھ سنت کے یعنی حدیث کے کہ وارد ہوئی ہو اوس عمل مین یہان تک کہ پایخانہ جانا
اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے بموجب حدیث کے بجا لاوے البتہ بہت ہین ایسے لوگون کے یعنی ایسے آدمی ہمارے زمانے مین تو بہت ہین بعد ہمارے
دیکھا چاہیے کیا حال ہوگا یہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آگے جاہل حضرت کے ارشاد کا یہ ہی کہ خیر میری امت سے منقطع نہین ہونے کی
اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہو اخیر زمانے مین بھی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت و تقوی پر مستقیم ہونگے ❊ مح ❊ اور فرمایا تَرَكْتُ فِيْكُمْ
اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ رواہ فی الموطا ❊ یعنی چھوڑین ہین مینے
تم مین دو چیزین ہرگز گمراہ نہوؤگے تم جب تک پکڑے رہوگے ان دونون کو یعنی کتاب اللہ اور سنت اوسکے رسول کی یعنی حدیث ❊ اور فرمایا
مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ رواہ احمد
یعنی نہین نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اوٹھائی جاتی ہی مانند اوسکے سنت سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے
بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے ❊ ف ❊ یعنی چنگل مارنا ساتھ سنت کے اگرچہ تھوڑی ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے
اتباع سنت سے پیدا ہوتا ہی نور اور ساتھ گرفتاری بدعت کے آتی ہی تاریکی مثلا پایخانے جانا بموجب آداب شرع کے بہتر ہی بنانے سرا و مدرسے
کے سے اسلیے کہ رعایت کرنے والا آداب سنت کا ترقی کرتا ہی طرف مقام قرب کے اور اوسکے ترک کرنے سے تنزل کرتا ہی اوس سے اور یہ باعث ہوتا ہی
اوس سے افضل کے ترک کا حتی کہ قساوت قلبی کے مرتبے کو پہونچتا ہی کہ جسکو رین اور طبع کہتے ہین کذا ذکر الشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور اسی طرح سید جمال الدین
رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی اور لکھا ہی کہ آمین سر یہ ہی کہ جسنے مثلا رعایت پایخانے کے آداب کی کی تو اللہ تعالی اوسکو توفیق دیگا ترقی کی طرف
اون چیزون کے کہ اعلی اوس سے ہی اور جو اوسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا اوسکا ترک کرنا اور فضل چیزون کے ترک کرنے کا یہان تک کہ پہونچیگا رین و طبع
کے مقام کو انتہی ❊ اور مثل اسی کے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا لکھا ہی کہ کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث
ملامت و عتاب کا ہی اور سبک جانکر ترک کرنے سے عصیان و عقاب ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا بے شبہہ بدعتی کر دیتا ہی اور بدعت کے
ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی اون مین سے لازم نہین آتی اور جابر روایت کرتے ہین کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائے

پیمبر بر حق فرماید بجا آرید از دلہا
کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

[illegible]

پیمبر بر حق فرماید بجا آرید از دلہا
کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

[illegible]

پیمبر بر حق فرماید بجا آرید از دلہا
کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

[illegible]

پیمبر بر حق فرماید بجا آرید از دلہا
کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

تمام شد

جیسا مطلع ہوتا ہی علاج کرنے مین اُسکا مرض پر حالانکہ بعید جانتے ہین اوسکو جو کہ نہین پہچانتے ہین اونکو ایسے ہی انبیا طبیب دلون کے ہین
اور عالم اسباب حیات اخروی کے پس حکم کرو اونکی سنت پر اپنی عقل سے کہ ہلاک ہو جائیگا تو بعض اوقات جو کسی شخص کی انگلی مین کچھ خلل
آجاتا ہی تو اوسکی عقل تقاضا کرتی ہی کہ کاٹے اوسکو یہان تک کہ آگاہ کرتا ہی اوسکو طبیب حاذق کہ علاج اسکا یہ ہی کہ ملا جاوے مونڈھا بدن
کی دوسری جانب کا پس بعید جانتا ہی وہ اوسکو اس سبب سے کہ وہ نہین جانتا ہی کہ پٹھون کے نسا جال کی کیفیت کو ایسا ہی معاملہ ہی طریق
آخرت مین اور انبیا کی سنت کے دقائق ہین کہ عقل اونکو احاطہ نہین کر سکتی جیسے کہ پتھرون کی خاصیتین ہم نہین جانتے ہمکو کیا معلوم ہی
کہ کس سبب سے کھینچتا ہی مقناطیس لوہے کو اور عجائب عقائد و اعمال مین زیادہ تر ہین بنسبت اوسکے کہ دواؤن مین ہین پس جیسے کہ عقلین
قاصر ہین دواؤن کے منافع کے معلوم کرنے سے باوجود اسکے کہ تجربہ راہ ہی اونکے معلوم کرنے کی پس ایسی ہی عقلین قاصر ہین معلوم کرنے
اون چیزون کے سے کہ نفع دے حیات آخرت مین معہذا تجربہ بھی رہنما نہین ہو سکتا تجربہ جب ہی رہنما ہو سکتا تھا کہ اموات پھر آتے ہماری
طرف اور وہ خبر دیتے ہمکو کہ ان عقائد و اعمال سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور انسے دوری سو یہ محال ہی پس کیونکر حاصل ہو تجربہ پس عقل کی
منفعت سے یہی کافی ہی کہ رہنمائی کرے ہمکو نبی علیہ السلام کی تصدیق کی طرف اور سمجھاوے ہمکو موارد اونکے اشارات کے پس اعراض کر تصرف کرنے سے
اور لازم کر اتباع کو کیونکہ سلامتی نہین ہی آفت سے کہا بعض علما نے کہ عقل پونہچا دیتی ہی ہمکو نبی علیہ السلام کے صدق کی طرف پھر چھوڑ دے تو
اوسکو اور پیروی کر تو نبی علیہ السلام کی اونکے افعال مین اور ترک مین یعنی جو افعال کہ ترک کیے ہین آپنے جیسے کہ گھوڑا ترے سفر ظاہر مین کہ وہ
پونہچا دیتا ہی ہمکو دریا کی طرف پھر چھوڑ دیتا ہی تو اوسکو اور سوار ہوتا ہی کشتی مین اور تابعداری کرتا ہی ملاح کی کشتی کے چلنے مین اور
ٹھہرنے مین اور کہا شیخ کلاباذی نے کہ اللہ تعالی نے نہین موقوف رکھے ہین امور دین بندون کی عقلون پر اگر عقلون ہی پر موقوف ہوتے تو اکثر
شرائع کہ حکمتین اونکی سمجھ مین نہین آتی ہین دشوار ہوتے اونکی عقلون کے نزدیک مثلا اللہ تعالی نے واجب کیا غسل بسبب نکلنے منی کے کہ جو
طاہر ہی بعضے صحابہ اور اکثر فقہاء امت کے نزدیک اور واجب کیا دھونا اطراف کا یعنی ہاتھ و منہ پانون کا بسبب نکلنے پائخانے کے کہ
نہین اختلاف ہی اوسکی نجاست مین پس عقل کیا جانے اسرار شرع کو پھر لوٹ تابعدار ہو احکام شرع کا بیچون و چرا جیسے مردہ غسل دینے والے کے
ہاتھ مین انتہی ﴿ اور مولوی روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین مثنوی ﴿ علم معقولات علم اشقیاست ﴿ علم نامعقول علم انبیاست ﴿ پاے استدلالیان
پا چوبین بود ﴿ پاے چوبین سخت بے تمکین بود ﴿ گر باستدلال کار دین بدے ﴿ فخر رازی راز دار دین بدے ﴿ اور حضرت عبد الاحد یعنی حضرت مجدد
رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ حضرت نجم الدین کبری قدس اللہ سرہ بیٹھے ہوئے وضو کر رہے تھے کہ آپ کو غنودگی ہوئی پھر
جب افاقہ ہوا تو خادم نے وجہ غنودگی کی پوچھی فرمایا اسوقت امام فخر الدین رازی کا وقت نزع کا تھا کہ ابلیس نے آکے گھیرا اور پوچھا کہ خدا کو
کس دلیل سے پہچانا امام نے دلیلین لانی شروع کین اور وہ قریب ہزار دلیل کے وحدانیت باری پر لائے کتابون مین لکھتے ہین کہ جو دلیل
لاتے تھے وہ ملعون رد کر دیتا تھا آخر ایک یا دو دلیل باقی رہ گئی تھین جو مین پونہچا اور کہا جواب دو اس ملعون کو کہ بیشک خدا کو بے دلیل پہچانا ہی
تو ہارے ابلیس اوسکے کہنے سے بھاگا اور وہ ایمان سلامت لیکے گئے لوگون نے شمار رکھا ہی تاریخ اونکے وفات کی تھی جو شیخ کو غنودگی حال ہوئی تھی
اکثر فلاسفہ کا حال متغیر ہو جاتا ہی وقت موت کے اسواسطے منقول ہی علیکم بدین العجائز ﴿ یعنی بڑھیا عورتون کا دین اختیار کرو ﴿
تمام ہوا بیان اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کا والسلام ﴿ اب سنو کچھ بیان ولا تبطلوا اعمالکم کا ﴿ یعنی باطل کرو اپنے
عملون کو بسبب ارتداد کے یا ریا و سمعہ کے یا گناہون کے پس برائی ارتداد کی تو ظاہر ہی قرآن و حدیث مین بہت جا برائی اوسکی مذکور ہی لیکن
گناہ اور ریا و سمعہ کا بیان ضرور ہی کہ یہ آفت پوشیدہ ہی کہ آدمی آگاہ نہین ہوتا اوس سے چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ منہاج السالکین مین
لکھتے ہین کہ ریا و عجب آفت عظیم ہین ایک لحظے مین آجاتے ہین اور اکثر ہوتا ہی کہ نوے برس کی عبادت باطل کر دیتے ہین منقول ہی کہ ایک شخص نے

میانہ روی اور استقامت کی پس امید رکھو اوسکے فلاح کی اور اگر اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھہ اونگلیون کے پس گمان کرو اوسکو اہل فلاح سے
اور فرمایا کفایت ہی آدمی کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھہ اونگلیون کے دین کے امور مین یا دنیا کے امور مین مگر جسکو بچاوے
اللہ تعالی ✤ کہا ابو تمیمہ نے کہ حاضر ہوا مین صفوان اور اونکے یارون کے پاس اور جندب نصیحت کر رہے تھے اونکو پس کہا اونھون نے کیا سنا ہے
تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ کہا جندب نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی سناوے سناویگا
اللہ تعالی اوسکو دن قیامت کے اور جو کوئی مشقت ڈالتا ہی یعنی لوگون پر یا اپنے نفس پر زیادہ طاقت سے مشقت ڈالیگا اللہ تعالی اوسکو
روز قیامت کے کہا اونھون نے نصیحت کر ہمکو پس کہا جندب نے تحقیق اول اوس چیز کا کہ سڑتا ہی آدمی سے پیٹ ہی اوسکا پس جو کوئی کر سکے
یہ کہ نہ کھاوے مگر حلال پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی کر سکے یہ کہ نہ حائل ہو درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے چلو بھر خون کہ گراوے اوسکو
پس چاہیے کہ کرے ✤ آیا ہی کہ نکلے حضرت عمر ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھے ہوئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر کے پاس روتے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کس چیز نے رلایا تجکو کہا معاذ نے کہ رلایا مجکو ایک چیز نے کہ سنی تھی مینے وہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ بلاشبہہ تھوڑا سا ریا شرک ہی اور جسنے دشمنی کی ولی خدا سے پس تحقیق نکلا
اللہ تعالی کے روبرو واسطے لڑائی کے بلاشبہہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی نیکون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ جو جب غائب ہون نہین
ڈھونڈھے جاتے اور اگر حاضر ہوتے ہین نہین بلائے جاتے اور نہین نزدیک کیے جاتے یعنی لوگون کے دل اونکے چراغ ہین ہدایت کے نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے
ف یعنی گھر اونکے بسبب افلاس کے اندھیرے رہتے ہین اسقدر میسر نہین آتا کہ چراغ جلاوین ✤ سعید ✤ اور فرمایا کہ بلاشبہہ بندہ جب نماز
پڑھتا ہی ظاہر مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی پوشیدگی مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ یہ بندہ میرا سچا ہی ✤ اور
فرمایا ہوونگی اخیر زمانے مین قومین بھائی ظاہر مین دشمن پوشیدہ مین پس کہا گیا یا رسول اللہ اور کیونکر ہوگا یہ فرمایا یہ ہوگا بسبب رغبت
بعض اونکے کے طرف بعض کے اور ڈرنے بعض اونکے کے بعض سے ✤ اور فرمایا جو کوئی نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی روزہ
رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی تصدق کرے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا ✤ اور فرمایا پناہ مانگو اللہ سے جب الحزن سے
یعنی غم کے کنوین سے عرض کیا صحابہ نے کیا یا رسول اللہ کیا ہی جب الحزن فرمایا نالہ ہی دوزخ مین کہ پناہ مانگتی ہی اوس سے دوزخ ہر روز سو بار
کہا گیا یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا اَلْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُنَ بِاَعْمَالِھِمْ یعنی پڑھے ہوئے جو نمود کرنے والے ہین ساتھہ
عملون اپنے کے ✤ اور فرمایا ڈرتا ہون مین اپنی امت پر شرک سے اور شہوت یعنی خواہش پوشیدہ سے کہا شداد صحابی رضی اللہ عنہ نے
کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی آپ کی امت بعد آپ کے فرمایا ہان آگاہ ہو تحقیق وہ نہین پوجینگے آفتاب کو اور نہ چاند کو اور
نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن دکھاوینگے اپنے اعمال کو اور شہوت پوشیدہ یہ کہ صبح کریگا ایک اونکا روزے سے پس پیش آویگی اوسکے لیے
خواہش خواہشون اوسکی سے پس چھوڑ دیگا روزہ ✤ کہا ابو سعید صحابی نے کہ برآمد ہوئے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین
کہ ہم ذکر کرتے تھے کانے دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ اوس چیز کے کہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میرے کانے دجال سے
پس عرض کیا ہمنے ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ شرک خفی ہی یہ کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پھر زیادہ کرے نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر
آدمیون کے ✤ اور فرمایا اگر تحقیق ایک آدمی کرے ایک عمل غار مین کہ نہو دروازہ اوسکے لیے اور نہ سوراخ نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کے
جو کچھہ کہ ہوگا ✤ ف ✤ پس حاجت اظہار کی کیا ہی کہ ظاہر کر کر ناحق ریاکار ہووے ✤ سعید ✤ اور فرمایا جو شخص کہ ہووے اوسکے لیے چھپی خصلت
اچھی یا بری ظاہر کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی سبب اوسکے ✤ ف ✤ پس حاجت اظہار کی نہین ہی کہ ظاہر کر کر گناہ
ریا مین گرفتار ہووے ✤ اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ تحقیق نہین ہون مین کہ تمام کلام دانا کے قبول کرون مین ولیکن ہین قبول کرتا ہون قصد خواہش اوسکی

رواہ الترمذی ۱۲

پس اگر ہو قصد و خواہش اوسکی میری طاعت مین کرتا ہون مین خاموشی اوسکی حمد اپنے لیے اور وقار اگرچہ بنکلام کرے + ف + اس لیے کہ
اوسکے دل مین محبت و حمد میری چھپی ہوتی ہی لیس مبارزیت پر ہی + حق + کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پوچھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
معنی اس آیت کے وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ + کیا یہ وہ لوگ ہین کہ پیتے ہین شراب اور چراتے ہین فرمایا نہیں اے بیٹی
صدیق کی ولیکن یہ وہ ہین کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور وہ ڈرتے ہین یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ
لوگ ہین کہ جلدی کرتے ہین بھلائیون مین + اور فرمایا يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ + یعنی اوٹھایا جاویگا ہر بندہ اوپر
اوس چیز کے کہ مرا ہی اوسپر یعنی کفر یا ایمان + اور فرمایا مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا +
یعنی نہین دیکھی مینے کوئی چیز سختی مین مثل دوزخ کے کہ سووے بھاگنے والا اوسکا اور نہ مثل بہشت کے بھلائی مین کہ سووے طلب کرنے والا
اوسکا + ف + یعنی جو کوئی دشمن قوی کی شر سے بھاگتا ہی تو سوتا نہین پس ایسی چیز سے بھاگنے والے کو بھی چاہیے کہ سووے نہین
اور کوشش کرے بھاگنے مین یعنی لازم کرے طاعت کو اور چھوڑے گناہون کو اور اسی طرح طالب جنت کو چاہیے کہ سعی کرے
اوسکے حاصل کرنے مین اور غافل نہووے + حق + اور فرمایا بلاشبہہ مین دیکھتا ہون وہ چیز کہ نہین دیکھتے تم اور سنتا ہون مین وہ چیز کہ
نہین سنتے تم یعنی ہول قیامت کے اور شدت عذاب کی چرچراتا ہی آسمان اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچراوے قسم ہی اوس ذات کی کہ
جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین ہی اوسمین جگہہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتہ رکھے ہوئے ہی پیشانی اپنی اس حال مین کہ سجدہ کرنے والا ہی
واسطے اللہ کے قسم ہی خدا کی اگر جانو تم جو کچھ کہ جانتا ہون مین تو البتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم ساتھ عورتون
کے بچھونون پر اور البتہ نکلو تم طرف راہون کے فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ تعالی کے کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے ای کاش کہ مین ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا
یعنی تاکہ گناہون مین نہ آلودہ ہوتا + فرماویگا اللہ کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی فرشتون کو اَخْرِجُوْا مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ
یعنی نکالو دوزخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجھکو ایک وقت یعنی ساتھ اخلاص و توحید کے یا ڈرا مجھسے کسی جگہہ مین یعنی باز رکھا نفس کو گناہون سے
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتی دو تہائی رات اوٹھتے اور فرماتے يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا
الرَّادِفَةُ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ + یعنی ای لوگون یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا پہلا نفخہ پیچھے
آویگا اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی یعنی عذاب و ثواب + نکلے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگون کو کہ وہ ہنستے ہین فرمایا آگاہ ہو بلاشبہہ تم اگر بہت کرتے یاد توڑنے والی لذتون کی
یعنی موت کی تو البتہ باز رکھتی تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ
پس بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ موت ہی اسلیے کہ نہین گذرتا قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہی پس کہتی ہی اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَ
اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ + یعنی مین گھر غریبی کا ہون اور مین گھر تنہائی کا ہون اور مین گھر
مٹی کا ہون اور مین گھر کیڑونکا ہون اور جب دفن کیا جاتا ہی بندۂ مومن تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر مَرْحَبًا وَّاَهْلًا یعنی فراغت کی جگہہ
آیا تو ملو اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو تحقیق تھا تو البتہ بہت محبوب طرف میرے اون مین کہ چلتے ہین مجھپر پس جب حاکم ہوئی مین تجھپر آج اور آیا تو طرف میرے
تو قریب ہی کہ دیکھیگا تو سلوک میرا ساتھہ اپنے فرمایا حضرت نے پھر فراخ ہوتی ہی قبر اوسکے لیے بقدر پہونچنے نظر اوسکی کے اور کھولا جاتا ہی
اوسکے لیے دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہی بندۂ فاجر یا فرمایا کافر تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا
نہ فراغت ہی تیرے لیے اور نہ اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو بلاشبہہ تھا تو البتہ بہت برا طرف میرے اون مین کہ چلتے ہین مجھپر پس جب حاکم ہوئی مین
آج تجھپر اور آیا تو طرف میرے تو قریب ہی کہ دیکھیگا تو معاملہ میرا ساتھہ اپنے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوسپر یہان تک کہ ادھر سے اودھر نکلجاتی ہین

بسلیان اوسکی کہا راوی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اونگلیون اپنی کے پس داخل کیا بعض اونکی کو اندر بعض کے
فرمایا حضرت نے اور متعین ہوتے ہین اوسکے لیے ستر اژدہے اگر بلاشبہہ ایک اونمین سے پھنکارا مارے زمین مین تو نہ اوگاوے زمین کچھ سبزی تک
کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہین وہ اوسکو اور ڈستے ہین اوسکو یہان تک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے کہا راوی نے اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ ٭ یعنی سوا اسکے نہین کہ
قبر ایک باغ ہی جنت کے باغون مین سے یا ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھون مین سے ٭ عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ بلاشبہہ آپ تو بوڑھے ہوگئے
فرمایا شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَأَخَوَاتُهَا ٭ یعنی بوڑھا کر دیا مجھکو سورہ ہود نے اور اوسکی بہنون نے ٭ ف ٭ یعنی جن سورتون مین
احوال قیامت کا ہی مثل سورہ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کے ٭ سید ٭ کہا انس رضی نے بلاشبہہ تم
البتہ کرتے ہو عمل یعنی گناہ صغیرہ کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہین تمہاری آنکھون مین یعنی سہل و حقیر جانتے ہو اونکو گنتے تھے ہم اونکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین موبقات یعنی مہلکات سے ٭ فرمایا اے عائشہ رض إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا
یعنی بچا تو اپنے تئین صغیرہ گناہون سے اسلیے کہ تحقیق اونکے لیے اللہ کی طرف سے مطالبہ کرنے والا ہی یعنی ملائکہ ٭ اور فرمایا حکم کیا مجھکو میرے رب نے نو باتون کا
ڈرنے کا خوف خدا سے پوشیدہ اور ظاہر مین اور بات عدل کی کہنے کا غصے اور خوشی مین اور میانہ روی کرنے کا فقر و غنا مین اور یہ کہ صلہ رحم
کرون مین اوس سے کہ کاٹے مجھسے اور دون مین اونکو کہ محروم رکھین مجھکو اور عفو کرون مین اوس سے کہ ظلم کرے مجھپر اور یہ کہ خاموشی میری فکر اور گویائی
میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کرون مین ساتھ اچھی باتون کے ٭ ف ٭ پہلے تو فرمائین اور ذکر کین دس گویا امر بالمعروف اجمال اسکی
تفصیل کی کیونکہ مشتمل ہے سب بھلائیون کو ٭ سید ٭ اور فرمایا کہ نہین ہی کوئی بندہ مومن کہ نکلین اوسکی آنکھون سے آنسو اگرچہ ہو مکھی کے
سر کے برابر خوف خدا سے پھر پہنچے کسی چیز کو چہرے اوسکے سے مگر کہ حرام کرتا ہی اوسکو اللہ دوزخ پر ٭ ف ٭ مظہر قدس اللہ سرہ
فرماتے ہین ٭ بیت ٭ شفیع روز حشر این دیدۂ نمناک خواہد شد ٭ ازین آب روان آخر حسابم پاک خواہد شد ٭ اور فرمایا کہ نہین ظاہر ہوتی خیانت
کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہی اونمین موت اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانے اور ترازو کو مگر کہ بے برکت ہوتا ہی اونسے رزق اور نہین حکم
کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ پھیلتی ہے اونمین خونریزی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد کو مگر کہ مسلط ہوتا ہی اونپر دشمن ٭ اور آیا ہی کہ جب اوتری
آیت وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ٭ یعنی اور ڈرا کنبے اپنے کو کہ بہت نزدیک ہین ٭ پکارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس
جمع ہوئے پس عام پکارا اور خاص پکارا یعنی نام بنام مثلا اے بنی کعب بن لوی چھڑاؤ اپنے نفسون کو آگ سے یہان تک کہ فرمایا اے فاطمہ
أَنقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ ٭ پس بلاشبہہ نہین مالک ہوں مین واسطے تمہارے اللہ کے عذاب سے کچھ سوا اسکے کہ تحقیق تمہارے لیے
قرابت ہی سلوک و احسان کرونگا بسبب قرابت کے پس آدمی کو چاہیے کہ غور کرے ان مضامین مین اور گناہون سے اپنے کو بچاکر طاعت الہی مین جو
سنت کے مشغول ہے کہ عافیت دارین اسی مین ہی پھر جاننا چاہیے کہ پاک پروردگار نے مومنون کو تعلیم کرکے پھر کفار کی برائی بیان کرنی شروع کی فرمایا

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝

بلاشبہہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا راہ خدا سے پھر مرے اس حال مین کہ وہ کافر تھے پس ہرگز نہ بخشیگا خدا اونکو ٭ فح ٭ جو لوگ منکر ہوئے
اور روکا اللہ کی راہ سے پھر مر گئے اور وہ منکر ہی رہے تو ہرگز نہ بخشیگا اونکو اللہ ٭ مو تفسیر ٭ راہ خدا سے یعنی ہدایت سے اور کہا
بعضون نے کہ اوتری یہ آیت اون کفار کے حق مین کہ بدر کے کنوین مین مار کر ڈالے گئے تھے اور حکم اسکا عام ہے یعنی سب کفار کے حق مین ٭ صل ٭
٭ معا ٭ بحر ٭ پھر خطاب مومنون کو فرمایا بطور تسلی کے ٭

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ۝

پس سستی کرو اور طرف صلح کے نہ بلاؤ اور تم ہو غالب اور خدا ساتھ تمہارے ہی اور ضائع نہیں کریگا عمل تمہارے + فتح + سو تم تو دبے ہوئے جاؤ
اور نہ پکارنے لگو صلح اور تمہیں رہوگے اوپر اور اللہ تمہارے ساتھ ہی اور نقصان نہ دیگا تمکو تمہارے کاموں میں + تفسیر + محنت سے بھاگ کر صلح
نہ چاہیے اور اگر صلح نظر آوے تو تو درست ہی آگے آویگا بیان اسکا سورۂ فتح میں + موضح + پس نہ ہو ضعیف اور نہ ذلیل ہو و دشمنوں کے
لیے اور لفظ سلم کو حمزہ اور ابوبکر نے سین کے زیر سے پڑھا ہی اور سلم اور سلم کے معنی ہیں صلح کے یعنی نہ بلاؤ کافروں کو طرف صلح کے اور اللہ تمہارے
ساتھ ہی یعنی ساتھ مدد کرنے کے یعنی مددگار تمہارا ہی ولن یترکم الخ کے معنی ہیں ہرگز نہیں ناقص دیگا تمکو اجر تمہارے عملوں کا + مدارک +
اے مومنوں ضعیف نہ ہو جاؤ اور کافروں سے صلح نہ چاہو اور اونکو صلح کی طرف نہ بلاؤ صلح چاہنی اوس وقت چاہیے کہ تمکو کچھ ضعف ہو تم تو غالب ہو
اور نیز کہا کلبی نے کہ آخر الامر غلبہ تمہیں کو ہی اگرچہ کسی وقت وہ غالب ہوں اور یہ اس سبب سے ہی کہ خدا مددگار تمہارا ہی اور یہ وعدہ نصرت کا اس دار دنیا
میں ہی دار آخرت میں تمہارے عملوں کا ثواب نہیں ناقص کریگا پھر رغبت دلائی طلب آخرت کی پس فرمایا انما الحیوۃ الدنیا الخ + معالم + زاہدی +

إِنَّمَا الْحَيَوٰةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ○

سوائے اسکے نہیں کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہی اور بیہودگی اور اگر ایمان لاؤ تم اور پرہیزگاری کرو تم دیگا خدا تمکو مزدوری تمہاری اور نہ مانگیگا تمسے
مال تمہارے یعنی سب مال + فتح + یہ دنیا کا جینا تو کھیل ہی اور تماشا اور اگر تم یقین لاؤگے اور بچ چلوگے دیگا تمکو تمہارے نیگ اور نہ مانگیگا تمسے
مال تمہارے + تفسیر + حق تعالی نے ملک فتح کر دیے مسلمانوں کو زر خرچ کرنا تھوڑے ہی دنوں پڑا سو جتنا خرچ کیا تھا اوس سے سو سو برابر
ہاتھ لگا اسیواسطے فرمایا ہی کہ اللہ کو قرض دو + موضح + زندگانی دنیا کی الخ یعنی مشغول ہونا دنیا میں کھیل و تماشا ہی یعنی منقطع ہو جائیگی دنیا تھوڑی سی
مدت میں اور اگر ایمان لاؤ تم یعنی اللہ و رسول پر اور پرہیزگاری کرو یعنی شرک سے مزدوری تمہاری یعنی ثواب تمہارے ایمان و تقوے کا اور نہ مانگیگا
یعنی اللہ یا رسول صلعم سب مال تمہارے بلکہ چالیسواں حصہ یعنی زکوۃ + مدارک + لعب اور لہو سے مراد ہی باطل و غرور اور پرہیزگاری کرو تم یعنی خوف
سے مزدوری تمہاری یعنی جزا تمہارے اعمال کی آخرت میں اور نہ مانگیگا رب تمہارا مال تمہارے واسطے دینے اجر کے بلکہ حکم کرتا ہی تمکو ساتھ ایمان
و طاعت کے تو کہ دیوے تمکو جنت جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ○ یعنی نہیں چاہتا
میں اونسے رزق اور نہیں چاہتا میں یہ کہ کھلاویں وہ مجکو ہی اور بعضوں نے کہا نہیں مانگتا تمسے محمد صلعم مال تمہارے جیسے کہ اور جگہ فرمایا قل
مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ یعنی کہہ نہیں مانگتا میں تمسے ابلاغ رسالت پر مزدوری + اور بعضوں نے کہا معنی آیت کے یہ ہیں کہ
نہیں مانگتا تمسے اللہ اور رسول اوسکا سارا مال تمہارا صدقات میں بلکہ مانگتا ہی تھوڑا سا مال یعنی چالیسواں حصہ فرض کیا ہی تا خوشی سے
ادا کرو دلالت کرتا ہی اس معنی پر سیاق آیت کا + معالم + اوپر کا مضمون بیان فرماکر حرص دلائی مومنوں کو لڑنے پر اور مال فدا کرنے پر
گویا فرماتا ہی کہ ہمیشہ تمکو اس دنیا میں رہنا نہیں ہی کہ زندگانی دنیا کی ایک کھیل ہی اور مشغولی اوسمیں ایک آرائش ہی مانند آرائش عورتوں کے
اور کھیل لڑکوں کے کہ ایک چشم زدن میں گذر جاتا ہی پس ساتھ طاعت کے گذارو اور اگر تم ایمان و تقوی پر ثابت قدم رہوگے ثواب دیگا تمکو اور بعضوں نے
کہا کہ تتقوا کے معنی یہ ہیں کہ اگر خداوند عز و جل سے ڈروگے اور پرہیز کروگے گناہوں سے اور بدخلقیوں سے تو دیگا تمکو ثواب تمہارے اعمال کا
چند در چند کہ کبھی فنا و منقطع ہی نہیں ہونے کا اور باوجود ان وعدوں کے تمکو نہیں فرمایا ہی میں نے کہ خرچ کرو سب مال راہ خدا میں جیسا کہ اگلوں کو
فرمایا تھا + زاہدی + تنبیہ + اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کے چین و آرام کی طرف التفات نکرے کہ فنا ہونے والے اور کھیل و
تماشا ہی تبھی تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے دل میں یہ دنیا ہیچ تھی کہ مال و منال اور چین و آرام دنیا کا چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر رہنے کو سعادت دارین جانتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں پس آئے ہمپر مصعب بن عمیر صحابی بایں حال کہ نہیں تھی اونپر مگر ایک چادر پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے پوستین کے

پس جب دیکھا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو روئے آپ بسبب اوس نعمت کے کہ تھے مصعب اوسمین پہلے اور بسبب اوس حال کے
کہ اب دیکھا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ کو کہ کیا حال ہوگا تمہارا جب صبح کریگا ایک تمہارا ایک لباس مین اور شام کریگا
اور لباس مین اور رکھی جاویگی آگے اوسکے ایک رکابی اور اوٹھائی جاویگی دوسری اور چھت گیر بناؤ دیوار گیر بان لگاؤگے تم اپنے گھرون مین جیسا کہ ڈھکا
جاتا ہی کعبہ پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اوس دن بہتر ہونگے آج کے دن سے فارغ ہوونگے ہم عبادت کے لیے اور بازرہینگے ہم محنت سے
فرمایا نہ تم آج بہتر ہو اوس دن سے ✤ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین علامات العارفین ثمانیۃ قلبہ مع الخوف
والرجاء ولسانہ مع الحمد والثناء وعیناہ مع الحیاء والبکاء وارادتہ مع الترک والرضی ✤ مشکوۃ [illegible]

ان یسئلکموھا فیحفکم تبخلوا ویخرج اضغانکم ۞

اگر طلب کرے خدا تمسے مال تمہارا یعنی سارا مال پس مبالغہ کرے سوال مین اوسوقت بخل کروگے تم اور برے کار لاوے وہ بخل کینے تمہارے ✤
فتح ✤ اگر مانگے تمسے وہ مال پھر تنگ کرے تو بخیل ہوجاؤ اور کھولدے تمہارے دل کی خفگیان ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ باہر لاوے بروے کار لاوے
اللہ یا بخل کینے تمہارے روقت نہ دینے یا وقت مانگنے سارے مال کے اسلیے کہ وقت مانگنے مال کے ظاہر ہوتی ہی عداوت وکینہ ✤ [illegible] ✤
اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ نہین مانگتے تمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال تمہارے اپنے لیے بلکہ مانگتے ہین تمسے فقرا کے لیے
اور راہ دین کے قائم کرنے کے لیے اس حال مین کہ تنگ نہین کرتے تمکو اور نہ بہت مانگتے ہین تمسے ✤ زاہدی ✤

ھانتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ
واللہ الغنی وانتم الفقراء وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم ۞

آگاہ ہو تم ای جماعت کہ بلایا جاتا ہی تمکو تو کہ خرچ کرو راہ خدا مین پس تم مین سے وہ شخص ہی کہ بخل کرتا ہی اور جو کوئی بخل کرتا ہی سو اسکے نہین ہی کہ بخل کرتا ہی اپنے سے
یعنی منفعت خرچ کرنے کی اپنے سے بازرکھتا ہی اور خدا تونگر ہی اور تم محتاج ہو اور اگر مونہہ موڑو بدل لاوے اللہ ایک جماعت اور کو سوائے تمہارے
پھر نہووین وہ جماعت مانند تمہارے ✤ فتح ✤ سنتے ہو تم لوگ تمکو بلاتے ہین کہ خرچ کرو اسکی راہ مین پھر تم مین کوئی ہی کہ نہین دیتا اور جو کوئی
نہ دیگا سو ندیگا آپکو اور اللہ بے نیاز ہی اور تم محتاج اور اگر تم پھر جاؤگے بدل لیگا کوئی لوگ سوائے تمہارے پھر وہ نہونگے تمہاری طرح کے ✤ تفسیر ✤
تاکید جو سنتے ہو مال خرچ کرنے کی نہ جانو کہ اللہ مانگتا ہی یا رسول یہ تمہارے بھلے کو فرماتا ہی پھر ایک کے ہزار ہزار پاؤگے اور اللہ کو کیا پروا ہی
اور اوسکے رسول کو ✤ موضح ✤ لفظ ہا تنبیہ کے لیے ہی اور ھؤلاء موصول ہی بمعنی الذین کے صلہ اوسکا تدعون ہی یعنی تم وہ ہو کہ
بلائے جاتے ہو تو کہ خرچ کرو راہ خدا مین اور وہ خرچ کرنا ہی جہاد مین یا زکوۃ مین گویا کہ گیا کہ دلیل اس بات پر کہ اگر مبالغہ کرے تمسے طلب مین
تو بخل کرو اور بکرہ جانو دینے کو یہ ہی کہ تم بلائے جاتے ہو طرف ادا کرنے چالیسوین حصے کے پس بعضے تم مین وہ ہین کہ بخل کرتے ہین ساتھ
مال کے اور جو بخل کرتے ہین ساتھ صدقے کے اور ادائے فریضہ کے پس سوائے اسکے نہین کہ بخل کرتے ہین داعی نفس اپنے کے سے داعی رب
اپنے کے سے اور بعضون نے کہا بخل کرتا ہی اوپر ضرر نفس اپنے کے یعنی وبال بخل کا اوسپر پڑیگا اور خدا تونگر ہی یعنی وہ نہین حکم کرتا ہی دینے کا اپنی
حاجت کے لیے کہ وہ محتاج ہو اوسکا اسلیے کہ وہ بے پرواہی حاجتون سے ولیکن فرماتا ہی محض تمہارے ہی فائدے کے لیے کہ محتاج ہو اوسکے ثواب کے
اور اگر مونہہ موڑو ای عرب اوسکی طاعت سے اور اوسکے رسول کی اطاعت سے اور خرچ کرنے سے اوسکی راہ مین بدل لاوے یعنی پیدا کرے اللہ
ایک قوم کو کہ بہتر ہون تمسے اور نہایت فرمان بردار اللہ و رسول کے بنسبت تمہارے اور وہ فارس ہین چنانچہ آیا ہی کہ پوچھا کسی نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ وہ قوم کون ہین اور سلمان فارسی آپکے پہلو مین بیٹھے تھے پس مارا آپنے ہاتھ اونکی ران پر اور فرمایا کہ وہ یہ ہی اور قوم
اسکی والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان منوطا بالثریا لتناولہ رجال من فارس ✤ یعنی قسم اوس ذات کی

کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہی اگر ہو ایمان متعلق ساتھہ ثریا ستارے کے تو البتہ حاصل کرین اور لے لین اوسکو کتنے ایک شخص فارس سے ✤ پھر نہون
وہ طاعت مین برابر تمہارے بلکہ نہایت طاعت کرنے والے اور گناہون سے بچنے والے ہون بنسبت تمہارے ✤ ھل تنبیہ ✤ اگر انصاف سے
دیکھے آدمی تو اکثر فقہا اور محدثین اور قرا اور صوفیہ تابع فارس کے ہین فقہا مین امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد زفر سفیان ثوری سفیان بن عیینہ
وکیع بن الجراح احمد بن حنبل وغیرہم محدثین مین بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم وغیرہم قرا مین عاصم حفص ابو بکر کسائی
حمزہ وغیرہم صوفیہ مین ابراہیم بن ادہم ابو بکر وراق شقیق سری سقطی معروف کرخی جنید شبلی جریری فلاح حکیم ترمذی وغیرہم نام اگر سب کے
لکھیے تو دفتر ہو جاوے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ کی رضامندی کے لیے مال خرچنا بہت ہی خوب چیز ہی اور بخل کرنا مال کے خرچ کرنے
مین بہت ہی بُری بات ہی ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ
لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ✤ یعنی اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا تو البتہ
خوش کرتا مجھکو یہ کہ نہ گذرین مجھپر تین راتین اور ہووے میرے پاس اوس مین سے کچھہ مگر وہ چیز کہ رکھون مین ادا دین کے لیے ✤ ف ✤ یعنی اگر کوہ احد
کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجھکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھہ اوسمین سے نہ رکھتا مگر کچھہ ادا دین کے لیے رکھہ لیتا اسلیے کہ
ادا دین مقدم ہی صدقے پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتے ہین اور اونپر حقوق لوگون کے چڑھے ہوتے ہین اونکی طرف التفات
بھی نہین کرتے اور اسمین بیان حضرت کی سخاوت کا ہی اور ترغیب ہی امت کو اوسپر ✤ ع ✤ ح ✤ اور فرمایا نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے
اوسمین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہی ایک اونکا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا
تَلَفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ ✤ یعنی یا اللہ دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنی جو کہ مال جاے خیر خرچ کرتا ہی اوسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا مین
مال دے یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہی دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہی یا بے محل خرچتا ہی اوسکا مال تلف ہو ✤ ف ✤ اس سے
معلوم ہوا کہ مال خرچ کرے تو برمحل خرچ کرے بے محل نہ خرچ کرے ✤ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہٹنے کے جگہہ سے قدم
ابن آدم کے روز قیامت کے یہان تک کہ پوچھا جائیگا پانچ چیزون سے عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین فنا کیا اوسکو اور جوانی اوسکی سے کہ کس چیز
مین صرف کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کس چیز مین خرچ کیا اوسکو اور کیا عمل کیا موافق جاننے کے ✤ اور کہا بعضے
اللہ والے علما نے نہین تمام ہوتا ورع یہانتک کہ دیکھے دس چیزین فرض اپنے نفس پر اول نگاہ رکھنا زبان کا غیبت سے دوسرے پرہیز کرنا بدگمانی
سے اور تیسرے پرہیز کرنا ٹھٹھے بازی سے اور چوتھے باز رکھنا نظر کا محارم سے یعنی اون چیزون کا دیکھنا حرام ہی مانند اجنبیات و سیر و تماشے
خلاف شرع کے اور پانچوین راست زبانی اور چھٹے یہ کہ پہچانے احسان اللہ کا اپنے پر تاکہ نہ عجب کرے نفس اوسکا اور ساتوین یہ کہ خرچ کرے
مال اپنا حق مین اور نہ خرچ کرے اوسکو باطل مین اور آٹھوین یہ کہ نہ طلب کرے اپنے نفس کے لیے نام و نمود و تکبر اور نوین محافظت نماز و نیز
اور دسوین استقامت سنت و جماعت پر ✤ مشکوۃ و مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہا
اور فرمایا خرچ کر یعنی جس خرچنے سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تجھپر یعنی کم کریگا رزق تیرا
بسبب قطع کرنے برکت کے اور کریگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ لیگا تجھسے اوسپر آخرت مین اور نہ روک رکھہ فقیر سے مال جو زیادہ ہو
حاجت سے پس روک لیگا اللہ تجھسے زیادتی اپنی ارضخی ما استطعت ✤ یعنی دے جو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر اسلیے کہ تھوڑا
اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہی ✤ اور فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَالْمُسْلِمُ ✤ یعنی خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ کرونگا مین تجھپر ✤ ف ✤ معنی یہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ
عقبیٰ مین اور بعضون نے یہ معنی کیے ہین اسکے کہ دے لوگون کو جو کچھہ کہ میننے دیا ہی تجھکو تاکہ دون مین تجھکو دنیا اور عقبیٰ مین اشارہ ہی طرف اس آیت کے

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

ع رواہ البخاری ومسلم ۱۲ [illegible]

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۔ یعنی جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہی اوسکا ۔ ع ۔ اور فرمایا ای بیٹے
آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہی تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین اور بند کر رکھنا تیرا اوسکو برا ہی تیرے لیے یعنی اللہ کے
نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاویگا تو قدر کفایت پر اور شروع کر یعنی اوس مال کے خرچ کرنے مین کہ زائد ہو حاجت تیری
سے ساتھ عیال اپنے کے ۔ ف ۔ قدر کفایت پر یعنی مضایقہ نہین ہی اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے تجھکو بھوک اور سوال سے
اور یہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کے یعنی بعضون کا قوت کم ہوتا ہی اور بعضون کا زیادہ اور اسی طرح بعضے
دنون مین کچھ ہوتا ہی اور بعضون مین کچھ اور بعضی حالت مین کچھ ہوتا ہی اور بعضی مین کچھ اور عیال اپنی کے یعنی جنکا نفقہ تجپر لازم ہی پہلے دینے مین
اونھین سے کر جب اون سے بچے تب بیگانون کو دے یہ نہ کر کہ وہ محتاج رہین اور اور ونکو دیوے اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بھی حدیث قدسی ہی اگرچہ صریح لفظ
اوسکے نہین ہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ شاید حضرتؐ نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ۔ م ۔ ع ۔ اور فرمایا اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ
ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ الحدیث رواہ مسلم ۔ یعنی بچو ظلم سے اسلیے کہ ظلم اندھیرے ہونگے روز قیامت کے اور بچو بخیلی
سے اسلیے کہ بخیلی نے ہلاک کردیا ہی اون لوگون کو کہ تھے پہلے تمسے باعث ہوا اونکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو ۔ ف ۔
معنی ظلم کے ہین رکھنا ایک چیز کو بیچ غیر جگہہ اوسکی کے پس شامل ہی سب گناہون کو یعنی جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور ظلم اندھیرے ہونگے کہا طیبی نے
کہ یہ محمول ہی ظاہر پر کہ ہوگا ظالم بہت سی اندھیریان ظالم پر نہین راہ پاوینگے کا بسبب اونکے جیسے کہ مومن راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اونکا آگے
اونکے یا مراد اندھیرون سے شدائد اور ہول قیامت کے ہین یعنی ایک ظلم سبب ہوگا بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی
ایک نوع ہی ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہی اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہی کہ خرچ کرنا مال کا
اور خبرگیری مسلمان بھائیون کی سبب ہی آپس کی محبت و ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہی ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہین
لڑائی اور دشمنی کے اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہی اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوتا ہی کہ دشمن کی عورتون اور مال کو اور آبروریزی
وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہی ۔ ع ۔ اور فرمایا صدقہ دو اسلیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ کہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نپاویگا اوس شخص کو کہ
قبول کرے اوسکو کہیگا ایک آدمی اگر لاتا تو اسکو کل تو البتہ قبول کرتا مین اسکو پس آج کے دن نہین حاجت مجکو اسکی ۔ ف ۔ یعنی صدقہ دینے کو
غنیمت جانو اب صدقہ دینے کو کہ قبول کرنے والے بہت ہین دیکر ثواب پاؤ ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی قبول نہین کریگا سبب اسکے کہ
سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا سبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے اور راغب ہونگے آخرت کے یہ بات آخیر زمانے مین حضرت امام مہدی کے
زمانے مین ہوگی ۔ م ۔ ع ۔ کہا ابوہریرہؓ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہی ازروے ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اوسوقت کہ تو
تندرست ہو حرص رکھتا ہو مال کے جمع کرنے کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور ڈھیل نکر یہان تک کہ جسوقت پہنچے
جان حلق مین کہے تو فلانے کے لیے اتنا اور فلانے کے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانے کے ۔ ف ۔ یعنی صدقہ دے
تندرستی کی حالت مین کہ اوس وقت بسبب امید دراز کی عمر کی حرص ہوتی ہی مال کے جمع کرنے کی اور بخل کرتا ہی اور ڈرتا ہی محتاجگی
سے کہ اگر صدقہ دونگا تو محتاج ہو جاؤنگا اور آرزو رکھتا ہی تونگری کی پس ایسے وقت مین دینا بڑا کام رکھتا ہی اور دینے مین ڈھیل نکر یہان تک
کہ جب حلق مین جان آوے تو کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اوسوقت مال ہوگیا ہی فلانے کا یعنی وارثون کا حق متعلق
ہوگیا ہی حاصل یہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہی اور جب وقت مرنے کا آجاوے اوسوقت وصیت کرے یا صدقہ دے تو بہت ثواب نہین ۔ م ۔ ع ۔
کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے کعبے کے سایے مین پس جب کہ دیکھا مجکو
فرمایا وہ نہایت ٹوٹے مین ہین قسم ہی کعبے کے پروردگار کی پس کہا مین نے قربان ہون تمھارے باپ ماں میرے وہ کون ہین فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنیوالے

رواہ مسلم

رواہ البخاری و مسلم

رواہ البخاری و مسلم

ال کے اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ✣ یعنی مگر جسنے کہ خرچ کیا ادھر اور ادھر اور ادھر یعنی ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا
آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے اور بائین اپنے اور کم ہین وہ ✣ اور فرمایا سخی نزدیک ہی اللہ کی رحمت سے نزدیک ہی بہشت سے نزدیک ہی لوگون
سے یعنی سب دوست رکھتے ہین اوسکو دور ہی آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہی اوسپر دور ہی اللہ سے اور دور ہی بہشت سے دور ہی
لوگون سے نزدیک ہی آگ سے وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ یعنی اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہی طرف اللہ کے عابد بخیل سے
اور فرمایا البتہ صدقہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہی اوسکے لیے صدقہ دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے یعنی تندرستی
مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہی بہت دینے سے مرتے وقت ✣ اور فرمایا دو خصلتین نہین جمع ہوتین مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی ✣
ف ✣ یعنی لائق نہین ہی کہ مومن کامل مین یہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہ ہی کہ اوسمین نہین پائی جاتین یہ خصلتین نہایت درجے کی کہ اوس سے
جدا ہی نہون اور وہ راضی ہوا اونسے اور اگر کبھی بمقتضائے طبیعت بشری کے بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہوا اور نفس کو ملامت
کرے تو منافی کمال ایمان کے نہین اور مراد بدخلقی سے یہ ہی کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہ کہ جو لوگون مین مشہور ہی جھکنا اور سہولت کرنی اور مین
اسلیے کہ بعض بعد ایمان کی شاخون مین سے ہی ✣ ع ✣ اور فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ بعد دیکر احسان جتانے والا ✣
ف ✣ نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہی کہ حق واجب مال مین سے
نہ ادا کرے ✣ ع ✣ اور فرمایا شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ ✣ یعنی بدترین خصلتون کی کہ آدمی مین
ہوتی ہین دو خصلتین ہین ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی ✣ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ایک شخص نے یعنی
بنی اسرائیل مین سے اپنے دل مین یا اپنے کسی یار سے کہ البتہ دونگا مین کچھ صدقہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تھی تا کہ
دے کسی مستحق کو پس اوسکے کو پس دیا اوسکو چور کے ہاتھ یعنی بغیر جاننے اسکے کہ وہ چور ہی مستحق اوسکا نہین پس صبح کی لوگون نے اس حال مین کہ
باتین کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام الٰہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آجکی رات چور کو پس کہا اوس شخص نے
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ ✣ یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہی اوپر دینے چور کے البتہ دونگا مین کچھ صدقہ یعنی اور صدقہ
دونگا تا کہ وہ مستحق کو پہونچے پس نکالی اوسنے خیرات اپنی پس دیا اوسکو ایک زناکار عورت کے ہاتھ مین پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات
دی گئی آجکی رات زناکار عورت پس کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے سب تعریف اوپر دینے کے زنا کرنے والی کو البتہ خیرات کرونگا مین اور خیرات پس
نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے ہاتھ مین پس صبح کی لوگون نے کہ باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آجکی رات دولتمند کو کہا یا الٰہی
تیرے ہی لیے تعریف ہی اوپر خیرات کرنے کے چور کو اور زنا کرنے والی کو اور دولتمند کو پس دکھایا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا واسطے اوسکے کہ صدقے تیرے سب
مقبول ہوئے اپر خیرات کرنی چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہین پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنی مطلق باز رہے یا جب تک کہ وہ
مال اکتفا کرے اور اوپر زنا کرنے والی پس شاید کہ باز رہے زنا اپنے سے اور اوپر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اوسمین سے
کہ دیا اوسکو اللہ نے ✣ ف ✣ حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہی صدقہ تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا یا بطریق تعجب کے یا تسلی خاطر کے حمد کی
اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہ ہی کہ صدقہ دینا ہر نوع بہتر ہی جسکو دیگا ثواب پائیگا ✣ ح ✣ اور فرمایا اوس وقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ
جنگل کے زمین مین سے پس سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہی کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پھر چلا ابر ایک طرف کو پس ڈالا پانی اپنا پتھرون کی
زمین مین پس ناگہان ایک نالی نے ان نالیون مین سے یعنی جو کہ اوس زمین مین تھین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی
مین سے پانی بہنے لگا اوسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ مین پانی پونہچا ہی وہ کون ہی پس ناگہان ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنے
باغ مین پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچے اپنے کے پس کہا اوس شخص نے واسطے اوسکے اے بندے خدا کے کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہی وہ نام لیا کہ سنا تھا

رواہ الترمذی ۱۲

رواہ ابو داؤد ۱۲

رواہ الترمذی ۱۲

رواہ البخاری ۱۲ رواہ مسلم ۱۲

ابر مین پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو ای بندے خدا کے کیون پوچھتا ہی مجھسے نام میرا پس کہا اوسنے اسواسطے کہ سنی تھی مینے آواز اوس
ابر مین کہ یہ پانی اوسکا ہی پس کہتی تھی وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اوس ابر کو اِسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ یعنی پانی دے فلانے
کے باغ کو واسطے نام تیرے کے پس کیا کرتا ہی تو یعنی اپنے باغ مین کہ جسکے سبب لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اوسنے اپر اسوقت کہ کہا
اور پوچھا تونے یہ تو کہتا ہون مین تجھسے کہ پس تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہی باغ مین سے پس صدقہ دیتا ہون تہائی
اوسکا اور کھاتا ہون مین اور کنبہ میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اوس باغ مین تہائی + ف مدد پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ
فلان کر کنایہ کیا حضرت نے باغ والے کے نام سے جیسے کہ آگے آیا صریح یعنی ابر مین نام اوسکا لیا گیا تھا حضرت نے اسطرح فرمایا اور واسطے
نام تیرے کے یعنی کہتا ہو تجھین فلانا واسطے نام مخصوص تیرے کے اور بدلے اوسکے حاصل یہ کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنایہ کیا یعنی فلانا
کہا اوسکو بیان کر دیا کہ مینے تیرا نام سنا تھا اوسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا + ع + اور فرمایا کہ بلاشک تین شخص تھے بنی اسرائیل مین سے ایک کوڑھی
اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس چاہا اللہ تعالی نے یہ کہ آزماوے اونکو کہ شکر نعمت کا ادا کرتے ہین یا نہین پس بھیجا اونکے پاس ایک فرشتہ
یعنی بصورت مسکین کے پس آیا وہ کوڑھی کے پاس اور کہا اوسنے کونسی چیز بہت پیاری ہی تیرے نزدیک کہا کوڑھی نے کہ رنگ اچھا
اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھسے وہ چیز کہ گھنیاتے ہین مجھسے لوگ یعنی کوڑھ جاتی رہے فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے
نے اوسپر پس دور ہوئی اوس سے گھن اوسکی یعنی کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی تیرے نزدیک
کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحق نے کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہ کہ کوڑھی نے یا گنجے نے کہا ایک نے اون مین سے اونٹ اور کہا دوسرے نے
گائین یعنی شک فقط تعین مین ہی کہ اوسنے کیا کہا اور اوسنے کیا کہا فرمایا حضرت نے پس دیا گیا وہ اونٹنیان گابھن پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالی تیرے لیے
اسمین فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس اور کہا کیا چیز بہت پیاری ہی تیرے نزدیک کہا بال اچھے اور جاتی رہے مجھسے یہ چیز کہ گھن کھاتے
ہین مجھسے لوگ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسکے سر پر پس جاتا رہا اوس سے گنج فرمایا حضرت نے اور دیا گیا وہ بال اچھے کہا فرشتے نے
پس کونسا مال بہت پیارا ہی تیرے نزدیک کہا گائین پس دیا گیا گائین گابھن کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تجھکو اسمین فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس
اور کہا کونسی چیز بہت پیاری ہی تیرے نزدیک کہا یہ کہ دے اللہ مجھکو بینائی میری پس دیکھون مین اوس سے لوگون کو فرمایا حضرت نے پس پھیرا فرشتے نے
اوسپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی تیرے نزدیک کہا بکریان پس دیا گیا بکریان بہت بچے
دینے والیان پس بچے لیے کوڑھی نے اور گنجے نے اونٹون کا اور گایون کے اور بچے لیے اندھے نے بکریون کے پس ہوا کوڑھی کے لیے ایک جنگل
اونٹون کا اور گنجے کے لیے ایک جنگل گایون کا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریون کا فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیئت اپنی کے
یعنی جس صورت وہیئت مین پہلے اوس پاس آیا تھا اوسی طرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتے نے کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجھسے اسباب سفر میرے مین
پس نہین پہونچنا ہو سکتا آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے بواسطے اوس ذات کے کہ دیا تجھکو رنگ
اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مانگتا ہون ایک اونٹ کہ پہونچون مین بسبب اوسکے بیچ سفر اپنے کے مقصود اپنے کو پس کہا
کوڑھی نے حق بہت ہین یعنی حقدار بہت ہین تجھے ایک اونٹ نہین پہونچ سکتا اوسنے یہ بات جھوٹ کہی اوسکے ٹالنے کے لیے پس کہا
فرشتے نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجکو اللہ نے نعمت و
مال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکے نہین کہ وارث کر دیا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اوس فرشتے نے اگر ہی تو جھوٹا تو پھیر دے
تجکو اللہ طرف اوس حالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلی صورت اپنی مین پس کہا اوسکو مانند
اوس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا تھا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہی تو جھوٹا تو کر دے تجکو اللہ

رواہ البخاری و مسلم

[illegible]

جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر جاتا رہا
میرے پاس سے اسباب پھر سفر مین پس نہین پہونچنا ہو سکتا مجھسے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے واسطے اوس
ذات کے کہ دی تجکو بینائی تیری بکری یعنی مانگتا ہون مین ایک بکری کہ پہونچون مین بسبب اوسکے سفر اپنے مین پس کہا اندھے نے کہ بلا شبہ تھا مین
اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اسکی نہین تکلیف دونگا تجکو آج واسطے کسی
اوس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے کہ رکھ تو مال اپنا یعنی اپنے پاس پس سوا اسکے نہین کہ آزمایش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا
اللہ نے کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہے یا نہین اور شکر کرتے ہو یا نہین پس تحقیق راضی ہوا اللہ تجھسے اور غصے ہوا اوپر دونون یارون تیرے کے
یعنی کوڑھی اور گنجے کے بسبب ناشکری کرنے اونکے کے ✽ اور کہا ام بجید نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے
دروازے پر یعنی مانگتا ہے مجھسے یہان تک کہ مین حیا کرتی ہون پس نہین پاتی ہون اپنے گھر مین وہ چیز کہ دون مین اوسکے ہاتھ مین پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِدْفَعِي فِي يَدِهِ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا ✽ یعنی دے اوسکے ہاتھ مین اگرچہ سُم جلا ہوا ✽ آیا ہے کہ کسی نے
حضرت ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی بچا ہوا بطریق تحفے کے بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بھاتا تھا پس کہا حضرت ام سلمہ
نے لونڈی کو کہ رکھدے اس گوشت کو گھر مین شاید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس رکھدیا اوسکو لونڈی نے گھر کے طاقچے مین اور آیا
مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر اور کہا اے گھر والون بسد و برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والون نے برکت دے اللہ تجکو یعنی یہ جواب دیا سائل کو
جیسے یہان کہتے ہین سائل کو برکت ہے شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اے ام سلمہ تمھارے پاس
کچھ چیز ہے کہ کھاؤن مین اوسکو پس کہا ام سلمہ رض نے کہ ہان کہا لونڈی کو جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس
گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچے مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمھارے
کے سائل کو ✽ اور فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو اوسکی کہ بہت بدتر آدمیون مین از روے مرتبے کے نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے فرمایا
الَّذِي يُسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ ✽ یعنی وہ شخص کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھ اوس سوال کے ✽ ف
یعنی سائل نے کہا دے مجکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے نہ دیا اوسنے تو وہ سب لوگون مین برا ہے مرتبے مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورت مین سائل
مستحق نہو گا پس سے مانگا اوس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنی عیال کی حاجت سے نہو گا تو گنہگار نہو گا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار ہو گا اگر
سائل مستحق اوس مال کا ہو اور مال اوس پاس زیادہ حاجت سے ہو ✽ حم ✽ کہا عقبہ بن حارث نے کہ پڑھی مینے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
مدینے مین نماز عصر کی پس سلام پھیرا حضرت نے پھر کھڑے ہوئے جلدی سے پھر پھلانگتے ہوئے گردنین لوگون کی گئے طرف بعضے حجرون بیبیون
اپنی کے پس گھبرائے لوگ حضرت کی جلدی کرنے سے پھر نکلے حضرت اونپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا اونکی جلدی کرنے سے فرمایا کہ یاد آیا مجکو
ایک ٹکڑا سونے کا کہ میرے پاس تھا پس مکروہ جانا مینے یہ کہ روکے مجکو یعنی قرب الٰہی سے پس حکم کیا مینے یعنی اہل بیت کو اوسکے بانٹ دینے کا
اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک ٹکڑا سونے کا زکوۃ مین سے پس مکروہ جانا مینے یہ کہ رات کو رکھون مین
اوسکو ✽ کہا حضرت عائشہ رض نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے پاس اونکی بیماری مین چھ دینار یا سات پس حکم کیا مجکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دون مین اونکو پھر باز رکھا مجکو یعنی بانٹنے اونکے سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے یعنی
فرصت نپائی اونکے بانٹنے کی حضرت کی بیماری کے سبب سے پھر پوچھا مجھسے حضرت نے حال اونکا کہ کیا ہوئین وہ چھ دینار یا سات کہا حضرت عائشہ رض نے
کہ نہین بانٹین مینے قسم خدا کی تحقیق باز رکھا مجکو یعنی اونکے بانٹنے سے آپ کی بیماری نے پس منگوایا حضرت نے اون دینارون کو پھر رکھا اونکو
اپنے ہاتھ مین پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سے اور ہون یہ دینارین پاس اوسکے یعنی ہونا انکا نبی کے پاس

ستانی ہی مقام نبوت کے + اور آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بلال رض کے پاس اس حال مین کہ بلال رض کے پاس ایک تودہ تھا کھجور کا
پس فرمایا حضرت صلعم نے کیا ہی یہ ای بلال رض کہا ایک چیز ہی کہ ذخیرہ کیا مینے اسکو کل کے لیے یعنی اپنی حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ مین پیش آوے
فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بخار آگ دوزخ مین روز قیامت کے خرچ کر تو ای بلال رض اور نہ ڈر رکھ صاحب عرش سے
فقر کا + ف + کل کو یعنی روز قیامت کے پس لفظ روز قیامت تاکید ہی اسکی اور بخار یعنی اثر کہ پہنچیگا طرف تیرے پس یہ
کنایہ ہی قریب ہونے دوزخ کے سے حاصل یہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ خرچ کر اور محتاجگی سے
نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہی روزی پہونچاویگا اور حضرت صلعم نے یہ حکم فرمایا بلال رض کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے
یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہووے الا جائز ہی ذخیرہ کرنا برس روز کے قوت کا عیال کے لیے + ع + اور فرمایا سخاوت درخت ہی بہشت
مین پس جو شخص سخی ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اوسمین سے پس نہین چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت مین یعنی اگرچہ
اخیر مین ہو اور بخیلی درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ ہو بخیل پکڑیگا ٹہنی کو اوسمین سے پس نہ چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی
اوسکو دوزخ مین + ف + درخت ہی یعنی سخاوت مانند درخت کے ہی مشابہت دی اوسکو درخت کے ساتھ اسلیے کہ جیسے درخت
بڑا ہوتا ہی اور ٹہنیان اوسکی بہت ہوتی ہین ایسے ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہی اور قسمین اوسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنی
ایک قسم قسمون سخاوت کی سے + ع + اور فرمایا بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاۤءَ لَا يَتَخَطَّاهَا یعنی جلدی کرو ساتھ
صدقہ دینے کے یعنی موت یا بیماری سے پہلے صدقہ دو اسلیے کہ بلا شک بلا نہین بڑہتی صدقے سے یعنی صدقہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہی اور فرمایا
مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ الخ یعنی جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنی برابر صورت مین یا قیمت مین
کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اوسکو ساتھ دا ہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہی اوسکو
واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہی ایک تمھارا بچھیرے اپنے کو یہان تک کہ ہوتا ہی صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کے + ف +
کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہی وہ مال کہ جمع کیا ہو اوسکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی
یا زراعت کی یا ارث مین ہاتھ لگا یا ہبہ کیا کسینے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا
اور حلال اچھی جا صرف ہوتا ہی چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رحمہ اللہ تعالی نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تھا اور پھر صدقہ دیتا تھا
تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہہ مین پس آیا انکے پاس ایک دنیادار اور کہا ای شیخ چاہتا ہون مین کہ
کچھ صدقہ دیجئے مین پس بتا مجکو مستحق کہا اونھون نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ پہنچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اوسنے اس بات مین غنی
نے کہا اونھون نے نکل جب ملے تو اوس شخص سے کہ رحم کرے اوسپر دل تیرا تو دے اوسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا بوڑھا دیا اوسکو پھر دوسرے دن اوسنے
گذرا سنا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ اوسکے پاس تھا گذرا مجپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مینے اوسکو
شراب خواری مین فلانے بدکار کے ساتھہ یہ سنکر آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دی اوسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی
اور کہا اوسکو کہ جب نکلے تو گھر سے اور اول جسپر تیری نظر پڑے اوسکو یہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک ریوت دار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم
ہوتا تھا پس ڈرا اوسکے دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے ناچار اوسی کو دی درہم پس جب لی اوسنے درہم پھرا وہ راہ اپنی سے اور ساتھ
چلا اوسکے غنی دینے والا یہان تک کہ دیکھا اوسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر مین اور نکلا دوسری راہ سے اور چلا شہر کی طرف پھر داخل ہوا وہ
غنی پیچھے اوسکے کھنڈر مین پس نہ دیکھا اوسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا اوسکے غنی اور قسم دی اوسکو یہ کہ خبر دے مجکو اپنے
حال کی پس ذکر کیا اوسنے یہ کہ میرے ساتھ اولاد ہی چھوٹی اور تھے وہ نہایت بھوکے پس مین بیقرار ہوا اور نکلا سرگردان پھرتا

رواہ البیہقی ۱۲
ملا ۔ یا زمانہ ۔۔۔ کو دیکھ ۔۔۔ بر شخص ۔۔۔ مقدار اوسکے ۔۔۔ کے یعنی بڑا مال ۔۔۔ مین کسی شخص نے وفات پائی اور ایک دینار یا درہم چھوڑا آپ نے فرمایا ایک داغ ۔۔۔ کا ہی جسنے دو چھوڑے فرمایا دو داغ ۔۔۔ غرض اون لوگون نے خلاف اپنے ۔۔۔ بات کی اور لوگ فقیر سمجھتے تھے اور وہ ۔۔۔ مین
[illegible]
والا صحابہ ۔۔۔ سے ۔۔۔ مثل سعد بن ابی وقاص اور ۔۔۔ بن مالک رضی اللہ ۔۔۔ اور بلال ۔۔۔
رواہ البیہقی ۱۲
رواہ رزین ۱۲
متفق علیہ ۱۲

یعنے یہ کبوتر مرا ہوا لے لیا سینئے اوسکو اونکے لیے پھر جب یہ فتوح مجھے ہاتھ لگی تو پھینکدیا سینے یہ کبوتر جہان سے کیا تھا پس سمجھا وہ
غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جا خرچ ہوتا ہی اور حرام بُری جا اکثر تجربہ کیا ہی کہ جو شخص مال خبیث چھوڑتا ہی مثل سود خوار وغیرہ کے
تو وہ رقص و سرود و شراب خمر مین بہتے اوسکے صرف ہوتا ہی اور وارث اوسکے جلدی محتاج ہو جاتے ہین بخلاف حلال کے ایسے معاملے بہت دیکھنے مین
آئے ہین اور قبول کرتا ہی اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنی خوب قبول کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اوس سے اوسکو داہنے ہاتھ مین لینا اسلیے
کہا کہ عادت ہی کہ پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتھ مین لیتا ہی اور پالتا ہی یعنی بڑھاتا جاتا ہی اوسکو تاکہ بھاری ہو میزان اعمال مین ع ح
+ اور فرمایا مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰہُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا
رَفَعَہُ اللّٰہُ + یعنی نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو بسبب معاف کرنے کسیکی تقصیر کے مگر عزت اور نہین
تواضع کرتا کوئی خدا کے واسطے مگر بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا + ف + یعنی اگرچہ ظاہر مین صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہی لیکن
حقیقت مین سبب زیادتی کا ہی کہ برکت زیادہ ہوتی ہی اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہی یا یہ کہ دنیا مین بھی بدلا اوسکا ملتا ہی اور جو کوئی
قصور کسیکا بخشدیتا ہی باوجود قدرت رکھنے کے بدلا لینے پر اوسکے اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہی دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سے منقول ہی کہ کوئی انتقام
برابر عفو کے نہین ہی اور جو کوئی تواضع یعنی عاجزی کرتا ہی واسطے اللہ کے یعنی قربت الہی کے نہ اور کسی غرض کے تو اللہ تعالی اوسکی قدر بلند کرتا ہی دنیا اور آخرت مین + ح +

سورۃ الفتح مدنیۃ وھی تسع وعشرون آیۃ واربعۃ رکوعات

یہ سورت مدنی ہی آیتین اسمین ۲۹ ہین اور کلمات ۵۶۰ اور حروف ۲۴۳۸ اور رکوع ۴ اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۃ جمعہ کے
اور ربط اس سورت مین اور سورۃ محمد مین یہ ہی کہ سورۃ محمد مین اکثر ذکر مشرکین کا اور بیان احوال مومنین کا اور بیان لڑائی کا ہی اور سورۃ فتح
مین اکثر بیان ذکر مشرکین کا اور بیان احوال مومنین کا اور منافقین کا اور بیان صلح کا ہی اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ ابتدا ہی مین ذکر
فتح کا ہی کہ تفصیل اوسکی آگے آتی ہی + ابی بن کعب سے منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۃ فتح پس گویا کہ
ہوا اون لوگون کے ساتھ کہ بیعت کی اوتھون نے نیچے درخت کے + شان نزول + آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ گویا آپ
صحابہ کے ساتھ مکے مین داخل ہوئے اور خاطر جمعی سے حلق و تقصیر مین مشغول ہین پس اوس سال عمرے کے قصد سے متوجہ کعبے کی طرف ہوئے
اور جب حدیبیہ مین کہ نام ایک جگہ کا قریب مکے کے ہی پہنچے تو کفار قریش کعبے کے آنے سے مانع آئے اور بہت سی تشویش کے بعد کفار سے
صلح کر کر بغیر پہونچنے کے کعبے مین پھر آئے خدا تعالی نے اوس عمل کو اونسے قبول فرمایا اور اوس بیعت سے کہ اثناے تشویش مین واسطے تاکید
عزم کے آنحضرت سے کی تھی راضی ہوا اور اوس عمل کے ثواب مین بہت سی فتوحین اونکو نصیب کین خصوصا فتح خیبر کہ بعد اس سفر سے جلد
واقع ہوئی اور غنیمتین خیبر کی خاص حاضران بیعت کے لیے مقرر کین اور غیر اونکے کو اوس غزوے سے منع کیا اور مضمون خواب کا سال آیندہ
ظاہر ہوا پس بیچ باب وعدہ فتوح اور شبہہ منافقون کے بسبب تعویق مضمون خواب کے اور بیان حکمت تعویق کے اور تہدید متخلفون سے
سفر حدیبیہ کے اور بیچ بیان خوشی اپنی کے بیعت کرنے والون سے یہ سورت نازل فرمائی واللہ اعلم + قصہ + ہجرت سے چھے برس حضرت نے
خواب دیکھا کہ مکے مین گئے ہین عمرے کو فراغت سے حلق کرتے ہین ارادہ کیا عمرے کا اگرچہ قریش سے دشمنی تھی لیکن دستور تھا کہ دشمن کو
بھی حج اور عمرے سے مانع نہوتے تھے اور حرم مین بیر نہ لیتے پندرہ سو آدمی کے ساتھ چلے قریش نے لوگ جمع کیے شہر سے باہر پڑے
لڑنے کو جب حضرت پہونچے قریب جہان سے نظر آیا سواری کی اونٹنی بیٹھ گئی ہرگز نہ اوٹھی جب حضرت نے قسم کھائی کہ مین ادب کعبے کا
رکھونگا اگرچہ یہ لوگ چڑھ چڑھ بولین تب اوٹھی حضرت نے مقابلہ چھوڑ کر حدیبیہ کے میدان مین اوتر پیغام دیا کہ اگر چاہو مجھسے صلح کرو ایک مدت

دم لو اتنے ہم اور دن کو مسلمان کرین پھر جا ہو گے مسلمان ہو جیو اور جا ہو گے لڑیو آخر کو صلح ہوئی لیکن اوس برس عمرہ نہ کرنے دیا
اگلے سال قضا کیا اوس صلح کے بعد یہ سورت اوتری ہے ۔ ص ق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ○ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ○ وَيَنصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا ○

بلا شبہ ہمنے حکم کیا تیرے لیے فتح ظاہر کا انجام کار فتح کا یہ ہی کہ بخشے تیرے لیے خدا جو کچھ کہ گذرا تیرے گناہ سے اور جو کچھ کہ پیچھے رہے اور
تمام کرے نعمت اپنی تجپر اور تو پہلے دکھاوے تجکو راہ سیدھی اور تو مدد دیوے تجکو خدا مدد قوی ۔ ف ہمنے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح
فیصلہ تا معاف کرے تجکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے اور پورا کرے تجپر اپنا احسان اور چلاوے تجکو سیدھی راہ اور مدد کرے
تجکو اللہ زبردست مدد ۔ تفسیر ۔ یعنی تجکو اس تحمل سے درجے بڑھے اور یہ بات اللہ نے کسی بندے کو نہین فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے
اگرچہ بہت بندے ہین بخشے اسمین نڈر کر دینا ہی ۔ ص ق کہا بعضون نے کہ مراد اس فتح سے فتح مکے کی ہی نازل ہوئی یہ سورت آنحضرت صلعم کے
پھرنے کے وقت مکے سے سال حدیبیہ مین از راہ وعدے کے آنحضرت سے مکے کے فتح ہونیکا اور بعضون نے کہا کہ وہ فتح حدیبیہ ہی اور نہین ہوا
اوسمین قتال شدید ولیکن ہوئی آپسمین پھینکا پھانکی پتھرون اور تیرون کی پس تیر مارے مسلمانون نے مشرکون کو یہانتک کہ بھگا دیا اونکو
شہر مین اور جاہی اونھون نے صلح پس ہوئی فتح ظاہر اور کہا زجاج نے کہ واقع ہوا فتح حدیبیہ مین معجزہ بڑا کہ پانی کنوین مین سوکھ چکا ایک قطرہ باقی رہا
پس کلی ڈالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوین مین پس جوش مارا پانی نے یہانتک کہ پیا سب لوگون نے اور بعضون نے کہا کہ مراد اس فتح
سے فتح خیبر کی ہی اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ قَضَيْنَا لَكَ قَضَاءً مُّبِينًا یعنی حکم کیا ہمنے تیرے لیے حکم ظاہر اہل مکہ پر یہ کہ
داخل ہوگے تم اور اصحاب تمہارے مکے مین سال آیندہ خانہ کعبہ کے طواف کرنے کے لیے ۔ ص ل بموجب قول اکثر مفسرون کے مراد فتح
سے صلح حدیبیہ کی ہی کہ حقیقت مین مقدمہ فتوح کثیرہ کی تھی اور سبب فتح مکہ کی بھی یہی ہوئی اور صلح کو فتح اسلیے کہا کہ اوسوقت مین واقع ہونا
صلح کا مشرکون سے دشوار تھا مدد و فتح خدا تعالی کی طرف سے آنحضرت کو پہونچی تب مشرک صلح پر راضی ہوئے اور بعضون کے نزدیک مراد اس سے فتح
مکے کی ہی اور بعض کے نزدیک فتح خیبر اور فدک کی ہی کہ عنقریب اس صلح سے واقع ہوئی اور زہری کہتے ہین کہ کوئی فتح صلح حدیبیہ سے بڑی نہ تھی
اسلیے کہ اوسوقت مین مشرک مسلمانون کے ساتھ مختلط ہوئے اور قرآن اور کلام مسلمانون کا سنا اور اکثرون کے دلون مین اسلام نے جگہہ پکڑی
اور اوس تین برس مین بہت خلق مسلمان ہوئی اور اسلام کے پھیلنے مین بہت اثر ہوا اور تفسیر حسینی وغیرہ مین لکھا ہی کہ چھٹے برس ہجری
مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ اپنے بعضے اصحاب کے ساتھ مکے مین گئے ہین اور عمرہ ادا کیا اصحاب نے جانا کہ اسی سال
یہ ظہور مین آویگا اور تہیہ سفر کا کیا اور پہلی تاریخ ذیقعدہ کے اوسی سال آنحضرت چودہ سو اصحاب کے ساتھ مدینے سے باہر نکلے احرام عمرہ کا
باندھکر متوجہ مکے کے ہوئے جب یہ خبر مشرکون کو پہونچی تو وہ بقصد روکنے آنحضرت کے مکے کے داخل ہونے سے مجتمع ہوکر مکے سے باہر
نکلے آنحضرت نے اونکے اس قصد سے آگاہ ہوکر حدیبیہ مین منزل کی اور حدیبیہ نام ایک کنوین کا ہی کہ پانی اوسکا بسبب صرف لشکر مبارک
کے ایک قطرہ نرہا تھا جب آنحضرت اوس کنوین کے کنارے پر پہونچے تو وضو کیا اور پانی اپنے وضو کا اوس کنوین مین ڈالا بہت سے پانی
نے اوس کنوین مین سے جوش مارا اور تمام لشکر کو کفایت کیا بیس روز تک کہ وہان رہے القصہ عروہ بن مسعود ثقفی کفار کی طرف سے حدیبیہ
مین آنحضرت کے پاس آیا اور آنے کا سبب پوچھا معلوم کیا کہ عمرے کے ارادے سے آئے ہین لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے کفار یہ خبر سنکر کبھی راضی نہ ہوتے
آنحضرت کے آنے سے مکے مین پس آنحضرت نے اپنی طرف سے عثمان رضی اللہ عنہ کو مشرکون کے پاس بھیجا تا اونکو منع کرنے سے باز رکھین مشرکون نے

اونکو پکڑ لیا بسبب دیر رہنے اونکے کے عثمانؓ کے قتل کا لشکر مین پڑا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ نہین جانے کا مین جب تک کہ کفار کو سزا
نہ دونگا اور اصحاب کو طلب کیا لڑائی پر ثابت رہنے کی بیعت کے لیے اور اسی سبب سے بیعت الرضوان واقع ہوئی چنانچہ بیچ آیت لقد رضی اللہ
کے مذکور اسکا ہی پس کفار سنے بیعت کی خبر سنکر مشوش ہوکر سہیل بن عمرو کو آنحضرت صلعم کی خدمت بابرکت مین بھیجا اور صلح کی اس طرح پر کہ مسلمان
اس سال مین پھر جاوین اور متعرض لڑائی کے نہون اور سال آیندہ مین آکر عمرے کی قضا ادا کرین آنحضرت نے وہین حلق کیا اور کتنے ایک
اونٹ منجملہ ستر اونٹون کے کہ ہدی کے لیے ہمراہ لائے تھے ذبح کیا اور باقی ناجیہ اسلمی کے ہاتھ مکے کو بھیجے تا مروہ مین ذبح کرکر فقیرونکو تقسیم کردین
اور صحابہ بھی حلق و ذبح کرکر احرام سے نکلے اور ساتھ غم و ملال کے وہان سے مدینے کو پھرے اور ایک رات بیچ راہ کے ایام مراجعت کے سے
یہ سورت نازل ہوئی صبح کو یہ سورت اصحاب پر پڑھی بعد اسکے کہ فرمایا آجکی رات مجپر ایک سورت اوتری ہی کہ بہت دوست رکھتا ہون مین اوسکو
دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزون سے اور جب اصحاب نے سنا آپسمین مبارکبادیان دین اور خوش ہوئے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا
آجکی رات مجپر ایک آیت اوتری ہی کہ میرے نزدیک پیاری زیادہ ہی دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزون سے اور آیت اِنَّا فَتَحْنَا الخ پڑھی بعضے
صحابہ نے کہا هَنِيئًا مَّرِيئًا لَكَ یعنی مبارک و میمون ہو آپکے لیے یا رسول اللہ حق تعالی نے خبر دی آپکو اوس چیز کی کہ کرے ساتھ
آپکے واللہ اعلم ہمارے ساتھ کیا کریگا آیت لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي الخ نازل ہوئی انتہی پھر بیچ باب
وعدۂ فتوح کے اور رد شبہہ منافقون کے بسبب تعویق مضمون رویا کے اور بیان حکمت تعویق اور تہدید پیچھے رہے ہوؤن کے سفر حدیبیہ سے اور
بیان خوشنودی حق کے اہل بیعت رضوان سے تمام یہ سورت اوتری اور بیچ لام لیغفر کے اقوال بہت ہین بعضون کے نزدیک لام معنی کی کے ہی
یعنی فتح دی ہمنے تجکو تا مجتمع ہون تیرے لیے تمام نعمتین ساتھ مغفرت کے اور بعضون کے نزدیک فاستغفر مقدر ہی یعنی فتح دی ہمنے تجکو پس بخشش چاہ
تا بخشے خدا تجکو اور بعض کے نزدیک لام عاقبت کے لیے ہی یعنی فتح دی ہمنے تجکو اور عاقبت یعنی انجام فتح کا یہ ہی کہ بخشے تجکو خدا اور بعض کے
نزدیک لیغفر راجع ہی اللہ تعالی کے قول کی طرف وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ کہ اوپر کی سورت مین ہی اور مراد مَا تَقَدَّمَ سے وہ ایام ہین کہ
بعثت سے پہلے گذرے اور مَا تَأَخَّرَ سے بعد بعثت کے وقت نزول اس آیت تک ہین اور یہ اون علما کے قول کے بموجب ہی کہ صغائر
انبیا کے لیے جائز رکھتے ہین اور یا یہ کہ مراد حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِينَ ہو اور یا یہ کہ ما تقدم گناہ آدم و حوا علیہما السلام کے اور
ما تأخر گناہ امت کے ہین اور مراد نعمت سے نبوت و حکمت یا فتح ہونا شہرونکا اور بول بالا ہونا دین کا یا قبول شفاعت ہی اور چلاوے تجکو
سیدھی راہ یعنی ثابت رکھے تجکو دین پسندیدہ پر **بحر امواج** یہ قصہ حدیبیہ کا مشکوۃ مین یون مذکور ہی کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سال حدیبیہ کے بیچ دس اور کتنے سو کے اصحاب اپنے سے پس جب آئے ذو الحلیفہ پر کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینے کے قلادہ یعنی گنڈا
باندھا ہدی کے یعنی علامت کے لیے اور اشعار کیا یعنی نیزہ اونٹ کے کوہان مین مارکے خون بہایا اور بیان مفصل اسکا کتاب الحج مین ہی
اور احرام باندھا ذو الحلیفہ سے عمرے کے لیے اور چلے یہان تک کہ جب پہونچے ثنیہ پر کہ نام ایک پہاڑی کا ہی کہ وہان سے راہ مکے کو
جاتی ہی بیٹھ گئی اونٹنی حضرت کی لوگون نے کہا حل حل کہ اونٹ کے اوٹھانے کے لیے یہ کلمہ بولتے ہین اڑ گئی قصوا کہ نام
حضرت کی اونٹنی کا تھا پس فرمایا حضرت نے نہین اڑی قصوا اور نہین عادت اسکو اڑنے کی ولیکن روکا اسکو روکنے والے ہاتی کے نے
یعنی اللہ تعالی نے کہ ہاتی ابرہہ کے کو کہ واسطے ڈھانے کعبہ معظمہ کے لایا تھا روکا تھا اسی طرح قصوا کو روکا تا واقع نہو لڑائی اور
خونریزی حرم مین پہلے وقت اوسکے سے پھر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہ طلب کرینگے قریش مجسے کوئی
بات کہ اوسمین ہو تعظیم اللہ تعالی کے حرم کی مگر دونگا اونکو یعنی اس صلح مین جو کچھ قریش چاہینگے وہان تعظیم کی بات طلب کرینگے تو
قبول کرونگا پھر اوٹھایا اونٹنی کو پس اوٹھی وہ پھر یکسو ہوئے آنحضرت اہل مکہ کی راہ سے اور متوجہ ہوئے اور طرف یہان تک کہ اوترے

حدیبیہ کے ایک کنارے مین ایک جگہ پر کہ تھوڑا سا تھا پانی اوسمین یعنی ایک گڑھے مین تھوڑا پانی تھا اوسپر اوترے لیتے تھے پانی کو
آدمی تھوڑا تھوڑا پس نہ دیر کی لوگون نے یہان تک کہ کھینچ ڈالا اوس پانی کو یعنی تھوڑی سی دیر مین سب پانی کھینچ ڈالا اور شکایت
لائے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاس کی پس نکالا حضرت نے ایک تیر اپنے ترکش مین سے پھر فرمایا اصحاب کو کہ گاڑ دین تیر کو پانی مین
پس قسم ہے خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی واسطے اونکے ساتھ سیرابی کے یعنی ساتھ اکثر پانی کے کہ سیراب کرے اونکو یہان تک کہ
پھرے پانی سے یعنی پھرے اور ہنوز پانی باقی تھا پس اوسوقت مین کہ صحابہ اسی طرح تھے کہ ناگہان آیا یعنی صلح کے لیے بدیل بن ورقاء خزاعی
بیچ ایک جماعت کے خزاعہ سے پھر آیا حضرت کے پاس عروۃ بن مسعود اور بیان کی بخاری نے حدیث یہان تک کہ کہا ناگہان آیا سہیل بن عمرو
وکیل تھا مکیون کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرت علی کو لکھ تو یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی محمد رسول اللہ نے پس کہا سہیل نے قسم ہے
خدا کی اگر جانتے ہم کہ تم رسول اللہ کے ہو تو نہ منع کرتے ہم تمکو خانہ کعبہ کے آنے سے اور نہ لڑتے ہم تمسے ولیکن لکھ محمد بن عبداللہ پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی تحقیق مین البتہ رسول اللہ کا ہون اور اگر جھوٹا جانتے ہو تم مجکو لکھ ای علی محمد بن عبداللہ اور اور
روایت مین ہے کہ بیچ صلحنامے مین لکھا تھا هٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ اوسپر قریش نے کلام مذکور کیا پھر حضرت نے حضرت علی کو
اوسکے مٹانے کا حکم کیا اوسپر حضرت علی نے عذر کیا کہ قسم خدا کی مین آپکا نام نہین مٹاؤنگا پس حضرت نے نام کے گرد عبارت مٹائی
اور لکھا یعنی از راہ معجزے کے هٰذَا مَا قَاضٰی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ انتہی پس کہا سہیل نے اور اسپر کہ نہ آوے تمہارے پاس ہم مین سے
کوئی شخص اگرچہ ہو تمہارے دین پر مگر پھیر دو اوسکو ہمپر یعنی پس قبول کیا یہ حضرت نے اور یہان بھی حدیث مین اختصار ہوا ہے یہ پایہ اور
روایت ہے بخاری سے کہ اوسمین اسی قدر مذکور ہے پس جب کہ فارغ ہوئے آنحضرت یا حضرت علی صلح نامے کے لکھنے سے فرمایا پیغمبر خدا نے
اپنے صحابیون کو کھڑے ہو اور ذبح کرو یعنی جانور ہدی کے پھر سر منڈاؤ پھر آئین کتنی ایک عورتین مسلمان ہوکر پس نازل کی اللہ تعالی نے
یہ آیت یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ الخ یعنی ای مومنون جسوقت کہ آوین تمہارے پاس عورتین
مسلمان ہجرت کرکر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانون کو اللہ تعالی نے یہ کہ پھیر دین اونکو اور حکم کیا مسلمانون کو یہ کہ پھیر دین اونکے مہر
پھرے حضرت طرف مدینے کے پس آئے حضرت کے پاس ابو بصیر کہ ایک شخص قریش مین سے تھے اور وہ تھے مسلمان پس بھیجے کفار قریش نے
اونکی تلاش مین دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نے ابو بصیر کو اون شخصون کے یعنی بموجب عہد کے پس نکلے وہ ابو بصیر کو لیکر یہان تک کہ
پہونچے وہ ذو الحلیفہ مین او ترے وہ اسحال مین کہ کھاتے تھے کھجورین اپنی پس کہا ابو بصیر نے واسطے ایک شخص کے اون دونون مین سے
کی تحقیق مین گمان کرتا ہون یہ تلوار تیری اچھی ہے ای فلانے دکھلا تو مجکو تا دیکھون مین اسکو پس قدرت دی اوس شخص نے ابو بصیر کو تلوار کے
دیکھنے پر پس مارا ابو بصیر نے اوسکو یہان تک کہ ٹھنڈا ہو گیا وہ یعنی مر گیا اور بھاگ گیا دوسرا شخص یہان تک کہ آیا مدینے مین اور داخل ہوا
مسجد مین دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا اسنے خوف پس کہا اوس شخص نے کہ مارا گیا
قسم خدا کی ساتھی میرا اور تحقیق مین بھی مارا جاتا ہون یعنی ڈرتا ہون قتل سے یا قریب ہوا مین اسکے کہ قتل کرے وہ مجکو پھر آیا ابو بصیر
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے ہو مان اسکی کو یہ ابو بصیر گرم کرنے والا لڑائی کا ہے اگر ہوتا کوئی اسکے لیے مددگار تو مددگار ہوتا اسکا
پس جب سنا ابو بصیر نے یہ کلام تو معلوم کیا کہ آنحضرت پھیر دینگے اوسکو طرف کافرون کے پس نکلا ابو بصیر مدینے سے یہان تک کہ آیا کنارے دریا کے
کہ مارا اوسنے اور بھاگ آیا ابو جندل بن سہیل کافرون کے پاس سے اور ملا ابو بصیر کے ساتھ پس ہوا یہ حال کہ نکلتا تھا قریش مین سے کوئی شخص مسلمان
کہ ملتا تھا ساتھ ابو بصیر کے یہان تک کہ جمع ہوئی قریش سے ایک جماعت کثیر پس قسم ہے خدا کی نہ سنتے تھے وہ کسی قافلے کو قریش سے کہ نکلا طرف شام کے
مگر کہ پیچھا کرتے اوسکا اور قتل کرتے اوسکو اور لے لیتے مال اوسکا پس بھیجا قریش نے کسی کو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسحال مین کہ قسم [illegible]

حضرتؐ کو اسکی اور حق قرابت کی کہ اونمین اور حضرتؐ مین تھی کہ نکرین کچھ مگر یہ کہ بھیجین کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکے کے کہ آوین مدینے
مین اور تعرض نکرین ہمارے قافلے سے پھر جب کہلا بھیجین حضرتؐ اونکو یہ اور وہ چلے آوین آپکے پاس تو جو کوئی آوے حضرتؐ کے پاس مکے سے ہم مین سے
مسلمان ہوکر تو وہ امن مین ہی اور نہ پھیرین اوسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوئے قریش اوس شرط سے اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کرین ہم اوس شرط سے
باز آئے پس بھیجا پیغمبر خداؐ نے کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکے کے یعنی اونمین منع کیا تعرض کرنے سے اور اپنے پاس بلا بھیجا نقل کی یہ
حدیث بخاری نے ف اگر ہوتا واسطے اوسکے الخ اسکے ایک معنی تو وہ ہین جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ کاشکے کوئی ہوتا اور
معلوم کرواتا اوسکو کہ نہ آوے میرے پاس تا پھیر ندون اور سونپ ندون اوسکو اونکے تئین اور یہ معنی انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے
اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہی کہ جو صلح کے لیے آیا تھا حدیبیہ مین اور ابو جندل اسلام لایا تھا مکے مین اور رکھا تھا اوسکو اوسکے باپ نے
قید مین پس اول تو وہ بھاگ کر حدیبیہ ہی مین آیا تھا اوسکو حضرتؐ نے پھیر دیا تھا بہت سی تکرار کے بعد اور تسلی دی تھی اوسکو پھر دوبارہ وہ
بھاگ کر ابو بصیر کے ساتھ آملا ع ج م اور روایت مین آیا ہی کہ صلح کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون سے روز حدیبیہ کے تین
باتون پر ایک تو یہ کہ جو آوے مشرکون مین سے مسلمان ہوکر پھیر دین اوسکو مشرکون کو اور جو آوے مشرکون کے پاس مسلمانون مین سے تو نہ پھیر دین
اوسکو اور دوسری یہ کہ داخل ہون حضرت مکے مین سال آیندہ اور ٹھیرین اوسمین تین دن اور تیسری یہ کہ نہ داخل ہون مکے مین مگر اس حال مین
کہ ہتیار میانون وغیرہ مین ہون ننگے کھلے نہ کر بصورت قہر و غلبہ اور مستعد لڑائی کے نہ آوین پھر آیا حدیبیہ ہی مین ابو جندل اس حال مین
کہ چلتا تھا بیڑیون مین پس پھیر دیا حضرتؐ نے اوسکو طرف مشرکون کے اور ابو جندل بیٹا سہیل کا اسلام لایا تھا مکے ہی مین اوسکو مشرکون نے
قید کر رکھا تھا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرتؐ کے پاس بھاگ کر آیا حضرتؐ نے بحسب عہد کے اونکو حوالے مشرکین کے کر دیا یہ فرماکر کہ صبر کر
ای ابو جندل اور امیدوار ثواب کا ہو اللہ تعالی تیرے لیے اور ضعیفون کے لیے خوشی اور خلاصی دیگا اور لکھا ہی علما نے کہ قبول کرنا حضرتؐ کا ان
شرطون کو تھا بسبب ضعف حال مسلمانون کے اور عاجز ہونے اونکے کفار کے مقابلے سے یا بسبب احرام اور حرمت حرم اور بہت سی مصلحتون کے
تھا اور انجام کار کو فائدے اوسکے بہت سے ظاہر ہوئے کہ مکہ فتح ہوا اور وہان کے لوگ مسلمان ہوئے اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت مین یہ فرمانبرداری
امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی **مشکوۃ و شرح ہما** اور کہا سمرہ بن جندب نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب نماز پڑھ چکتے یعنی صبح کی تو متوجہ ہوتے ہمپر ساتھ چہرۂ مبارک اپنے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہی آجکی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر
دیکھا ہوتا کسینے خواب تو بیان کرتا اوسکو پس فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعبیر جو کہ الہام فرماتا اللہ تعالی پس پوچھا حضرتؐ نے ایکدن ہمسے
کہ آیا تم مین سے کسینے دیکھا ہی خواب عرض کیا ہمنے کہ نہین فرمایا لیکن مینے دیکھا ہی آجکی رات دو شخصون کو کہ آئے میرے پاس پس پکڑ لیے دونون
ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کے یعنی شام کے پس ناگہان ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین ایک آنکڑا ہی
لوہے کا داخل کرتا ہی اوسکو بیٹھے ہوئے کے کلے مین اور چیرتا ہی اوسکو یہان تک کہ پہونچتا ہی چیرنا اوسکی گدی تک پھر کرتا ہی ساتھ کلے
دوسرے اوسکے کے مانند اسی کے یعنی آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی کلا اوسکا یہ پھر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسکے یعنی ہر بار
کلے چیرتا ہی اور جب ملجاتے ہین پھر چیرتا ہی ہر بار یونہی کرتا ہی آنحضرتؐ فرماتے ہین کہ کہا مینے اون دو شخصون سے کہ کیا ہی یہ کہا اون دونون
شخصون نے چلو یعنی مت پوچھو چلے چلو کر اور عجائب دیکھنے ہین تعبیر اوسکی معلوم ہو جائیگی پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک شخص پر
کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوئے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہی ساتھ
اوسکے سر اوسکا پس جس وقت مارتا ہی اوسکو لڑھک جاتا ہی پتھر پس جاتا ہی وہ اوس پتھر کی طرف تاکہ لاوے اوسکو یعنی مارنے کے لیے
پس نہین پھرتا طرف اوسکے یہان تک کہ مل جاتا ہی سر اوسکا اور ہو جاتا ہی سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہی طرف اوسکے اور مارتا ہی اوسکو

[illegible]

پس کہا مینے کیا ہی کہا اون دونون شخصون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند تنور کے مونہہ اوسکا
تنگ تھا اور نیچے سے کشادہ جلتی تھی نیچے اوسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹھتی آگ اوپر اوٹھتے آدمی کہ تھے آگ مین یہان تک کہ قریب تھا
یہ کہ باہر نکل پڑین اوس سے پھر جسوقت کہ پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اوسمین اور اوس آگ مین تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتین
ننگی پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا اون دونون شخصون نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اوسمین
ایک شخص تھا کھڑا بیچون بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اوسکے پتھر رکھے تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ تھا بیچ مین نہر کے
پس جسوقت ارادہ کرتا ہی وہ یہ کہ نکلے پھینکتا ہی وہ شخص کہ کنارے پر تھا پتھر بیچ مونہہ اوسکے کے پس پھیر دیتا ہی اوسکو جس جگہ تھا پس جب آتا ہی وہ تاکہ نکلے پھینکتا ہی
کنارے والا بیچ مونہہ اوسکے کے پتھر پس پھرتا ہی اوسی جگہہ جیسا کہ تھا پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا اون دونون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ پہونچے ہم طرف
ایک باغ سبز کے اوسمین تھا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ مین ایک بوڑھا تھا اور لڑکے اور ناگہان وہان ایک شخص ہی نزدیک درخت کے آگے اوسکے آگ ہی کہ جلاتا ہی
اوسکو پس لیکر چڑھے مجکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو اوس گھر مین کہ تھا بیچون بیچ درخت کے نہین دیکھا مینے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمین کتنے ایک
مرد تھے بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر نکالا اون دونون نے مجکو اوس گھر سے اور لے چڑھے مجکو اوپر درخت کے پھر داخل کیا
مجکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تھا پہلے گھر سے اوسمین تھے بڈھے اور جوان پس کہا مینے واسطے اون دونون شخصون کے کہ تحقیق
تمنے بہت پھرایا مجکو آجکی رات پس خبر دو مجکو اوس چیز سے کہ دیکھی مینے کہا اون دونون نے کہ ہان خبر دیتے ہین ہم اسیطرح شخص کہ دیکھا تمنے
اوسکو کہ چیرے جاتے ہین کلّے اوسکے پس وہ شخص جھوٹا ہی بولتا ہی جھوٹ پس نقل کی جاتی ہین جھوٹی باتین اوس سے یہان تک کہ پہونچتی ہین
اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے جو کچھ کہ دیکھا تمنے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہی
کہ سکھلایا اوسکو اللہ تعالی نے قرآن یعنی توفیق دی اوسکے سیکھنے کی پس سو رہا اوس سے غافل ہو کر رات کو اور نہ عمل کیا دن کو موافق اون
چیزون کے کہ قرآن مین ہین کی جاتی ہی ساتھ اوسکے وہ چیز کہ دیکھی تمنے قیامت تک اور وہ کہ دیکھے تمنے تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ
شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑھا کہ دیکھا تمنے اوسکو بیچ جڑ درخت کے ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکے گرد اونکے
پس اولاد ہی آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی داروغہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئے تم اوسمین گھر ہی عام مومنین کا
یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین عام مومنین ہونگے اور ایپر یہ گھر پس گھر ہی شہیدونکا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اوٹھاؤ تم
سر اپنا پس اوٹھایا مینے سر اپنا پس ناگہان اوپر میرے مانند ابر کے تھا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کے
کہا اون دونون شخصون نے کہ ہی یہ مکان آپ کا کہا مینے چھوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنے مکان مین کہا اون دونون شخصون نے کہ تحقیق
باقی رہی ہی عمر تمھاری نہین پورا کیا تمنے اوسکو پس اگر پورا کروگے تم اوسکو تو داخل ہوگے اپنے مکان مین نقل کیا یہ بخاری نے اور تفسیر الستو
مین بھی بروایت ابن عساکر سے ساتھ تقدیم و تاخیر اور کمی زیادتی بعض عبارات کے نقل کی ہی چنانچہ اوسکے اخیر مین ہی کہ فرمایا حضرت نے
پھر پکارا گیا مین اپنے اوپر کی جانب سے یا محمد سل تعطہ کہا حضرت نے کہ کہا مینے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُثَبِّتَ شَفَاعَتِیْ
وَاَنْ تُلْحِقَ بِیْ اَھْلَ بَیْتِیْ وَاَنْ اَلْقَاکَ وَلَا ذَنْبَ لِیْ یعنی یا اللہ مین مانگتا ہون تجسے یہ کہ ثابت رکھ شفاعت میری اور ملا
مجسے میرے اہل بیت کو اور یہ کہ ملون مین تجسے اس حال مین کہ نہ گناہ ہو میرے لیے فرمایا حضرت نے پھر اوتارا گیا مجکو اور اوتری مجپر یہ آیت اِنَّا
فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا اخیر لفظ مُسْتَقِیْمًا تک پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس جیسے کہ دی گئی مجکو یہ آیت یعنی مضمون
اوسکا ایسے ہی دیگا مجکو اللہ شفاعت انشاء اللہ تعالی اور اس روایت مین مضمون تنور کی جگہہ کہ اول حدیث مین مذکور ہوا یون ہی کہ مینے دیکھا
ایک بیت یعنی گھر کہ سفل اوسکا تنگ ہی اعلی اوسکے سے اوسمین ایک قوم ہی ننگی کہ جلائی جاتی ہی اونکے نیچے سے آگ بند کر لی میننے ناک اپنی

بسبب بو کے کہ پائی مینے اونمین سے کہا مینے کون ہین یہ کہا اون دونون شخصون نے کہ چلے چلو پھر مینے دیکھا ایک ٹیلہ سیاہ کہ اوسپر
کتنے ایک لوگ ہین دیوانے سے پھونکی جاتی ہی آگ اونکی مقعدون مین پھر نکلیاتی ہی اونکے مونہون اور نتھنون اور کانون اور آنکھون سے کہا مینے
کون ہین یہ کہا اونھون نے چلے چلو پھر دیکھی مینے ایک آگ بندکی گئی کہ ستعین ہی اوسپر فرشتہ نہین نکلتا ہی اوس سے کچھ مگر کہ پیچھا کرتا ہی وہ فرشتہ اوسکا
یہان تک کہ پھیر دیتا ہی اوسکو آگ مین اور اسکی تعبیر مین کہا کہ وہ گھر جو تمنے دیکھا کہ اسفل اوسکا تنگ ہی اوسکا اعلی سے اور اوسمین کتنے ایک
لوگ ننگے ہین اور جلائی جاتی ہی اونکے نیچے سے آگ اور اونکی بدبو سے ناک تمنے پکڑلی پس وہ زنا کار ہین اور وہ بدبو اونکے سترون کی ہی عذاب
کیے جاتے ہین یہان تک کہ جاوین آگ دوزخ مین اور سیاہ ٹیلے پر جو دیکھے وہ وہ ہین کہ کرتے تھے فعل بد قوم لوط کا سا فاعل و مفعول
اس عذاب مین گرفتار ہین یہان تک کہ جاوین دوزخ مین اور وہ آگ بندکی گئی جو دیکھی وہ دوزخ ہی ❊ ف ❊ سو رہا اوس سے
غافل ہوکر رات کو الخ یعنی نہ پڑھا قرآن رات کو اور دن کو اوسپر عمل نکیا عمل قرآن پر رات و دن مین ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا
قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتھ تلاوت اوسکی کے ہی مخصوص کیا ساتھ اوسکے اور عمل کرنا ساتھ اوامر و نواہی قرآن
کے متعلق ساتھ روز کے رکھا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی باوجودیکہ بڑی نعمت ملی تھی
یعنی علم قرآن پس اسکی تلاوت سے غافل ہوکر سو رہا اور یہ بعض اوقات باعث بھولجانے کا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور نہ تھا عمل کرنیوالا
قرآن کے اوامر و نواہی پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سے عمل ہی چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہی کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہی
قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے پڑھا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی اور کہا طیبی نے سو رہا اوس سے
یعنی اعراض کیا اوس سے اور جو کہ سووے بغیر اعراض کے اوس سے بسبب تقصیر کے یا عجز کے پس وہ خارج ہی اس وعید سے انتہی ❊ اور شہیدون کا
یعنی خاص مومنین کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کے خونون پر اور کہا
نووی نے کہ اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ مستحب ہی متوجہ ہونا امام کا بعد سلام کے مقتدیون پر اور پوچھنا خواب کا اور اوپر مبادرت تعبیر
کہنے والے کی طرف تعبیر خواب کے اول روز مین تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے ❊ ع ❊ ح ❊ روایت کی سلفی نے طیوریات مین
یزید بن ہارون کے طریق سے کہ کہا سنا مینے مسعودی سے کہ کہتا تھا پونہچا مجکو یہ کہ جسنے پڑھی رمضان کی اول شب مین اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ
فَتْحًا مُّبِيْنًا نفل مین محفوظ رہا اوس سال مین یعنی سب بلیات سے ❊ روایت کی ابن منذر نے عامر اور ابی جعفر سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ کہ کہا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ سے مراد ہین لغزشین جو جاہلیت مین ہوئین اور مَا تَاَخَّرَ
سے جو اسلام بیچ ہوئین ❊ اور روایت کی عبد بن حمید نے سفیان سے کہ کہا پونہچا مجکو بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ کہ کہا مَا تَقَدَّمَ جو کچھ کہ ہوا جاہلیت مین اور مَا تَاَخَّرَ جو کچھ کہ ہوا اسلام مین اور جو کچھ کہ نہین کیا اب تک ❊
روایت کی ابن منذر اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا جب اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ
فَتْحًا مُّبِيْنًا آخر آیت تک مشقت کرنی شروع کی آپنے عبادت مین پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ یہ مشقت کرنی کیسی ہی آپکے اللہ تعالی
نے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہین فرمایا اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا یعنی کیا پس نہوؤن مین بندہ شکر گذار ❊ اور روایت کی ابن مردویہ نے
اور بیہقی نے اسماء و صفات مین کہ نام اونکی کتاب کا ہی اور روایت کی ابن عساکر نے ابی ہریرہ سے کہ جب نازل ہوئی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ❊ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھنے شروع کیے اور نماز پڑھی یہان تک
کہ پھول گئے آپکے دونون قدم مبارک اور عبادت کی یہان تک کہ ہوگئے مانند پرانی مشک کے یعنی بسبب مشقت عبادت کے دبلے ہوگئے
اور خشک ہوگیا بدن آپکا پس عرض کیا لوگون نے کہ کیا کرتے ہین آپ یہ اپنے دل سے اور اللہ نے تو بخشدیے ہین آپکے اگلے پچھلے گناہ فرمایا

افلا اکون عبداً شکوراً ۞ درمنثور ۞ اور بعضون نے کہا کہ مراد فتح سے فتح ہونا شہرون کا ہی آنحضرت کی ہاتھ پر اسکے
بعد یعنی فتح ہونے اور آفتاب سعادت کا اطراف روے زمین پر چمکا اور بعضون نے کہا کہ مراد کشایش دل کی ہی کہ ابواب معرفت آپکے دل پر کھلے اور
مشکل باتین حل ہوئین اور بعضون نے کہا کہ مراد فتح سے فتح پانی ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فتح پائی اپنے نفس پر اور عقل و تدبیر سے دین کی درستی کی
اور اپنے دیو ہمزاد کو تابعدار کیا حتی کہ کہا اسلم شیطانی فی یدی یعنی مسلمان ہوگیا شیطان میرا میرے ہاتھ پر قولہ لیغفر لک اللہ الخ
یعنی قبول کرنے صلح کے سے جو تیرے دل پر اور مومنون کے دل پر رنج تھا بسبب اس تابعداری تیری کے عوض اوس رنج کے ایک اور رنج تجھے
اوٹھا لیا اور وہ غم زلت یعنی لغزش قدم کا ہی کہ تجکو فکر تھی کہ بسبب اوس زلت کے کیا کرینگے ہم اب غم اوس زلت کا تیرے دل سے اوٹھا لیا
ہمنے ساتھہ بیان کرنے اس آیت کے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی تیری زلت گذشتہ و ناگذشتہ سب
بخشدین اور بعوض اوس رنج کے امن مین کردیا تجکو قولہ ویتم نعمتہ علیک یعنی اور تو کہ تمام کرے نعمت اپنی تجپر ساتھہ آشکارا اور
غالب کرنے دین تیرے کے تمام دینون پر جیسا کہ فرمایا عزوجل نے هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره
على الدين كله ۞ یعنی وہ وہ ذات پاک ہی کہ بھیجا رسول اپنا ساتھہ ہدایت اور دین حق کے تا کہ غالب کرے دین حق کو سارے دینون پر
اور یہ وعدہ وفا کیا کہ فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ۞ یعنی آج کے دن پورا کیا مینے تمھارے لیے
دین تمھارا اور تمام کی مینے تمپر نعمت اپنی ۞ قولہ ویھدیک یعنی اور تو کہ ثابت رکھے تجکو راہ مستقیم پر جیسا کہ فرمایا اهدنا الصراط
المستقیم یعنی ثابت رکھہ ہمکو راہ مستقیم پر قولہ وینصرک اللہ الخ اور تا مدد کرے خدا تیری یعنی یہ کار ہونہین نہین سکتے کا مین
تیری اور مومنون کی مدد کرونگا ایسی مدد کہ تم غالب آؤگے کفار پر ۞ زاہدی ۞

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَلِلَّهِ جُنُودُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۞

وہ ہی وہ ہے کہ اوتارا اطمینان مسلمانون کے دلون پر تا زیادہ ہو ایمان اونکا ساتھہ ایمان پہلے اونکے کے اور خدا کے لیے ہین لشکر آسمانون اور
زمین کے اور ہی خدا دانا باحکمت ۞ فتحی ۞ وہی ہی جسنے اوتارا چین دل مین ایمان والون کے کا اور بڑھے اونکو ایمان اپنے ایمان کے ساتھہ اور
اللہ کے ہین لشکر آسمانون کے اور زمین کے اور اللہ ہی خبردار حکمت والا ۞ تفسیر ۞ یعنی چین سے رسول کے حکم پر رہے صدیقون کے ساتھہ ضد
نہ کرنے لگے اسمین اونکو ایمان کا درجہ بڑھا ۞ مو ۞ یعنی اوتارا اللہ نے مومنون کے دلون مین سکون اور خاطر جمعی بسبب صلح کے تاکہ
زیادہ کرین یقین طرف یقین اپنے کے اور بعضون نے کہا سکینہ بمعنی صبر کے ہی امر خدا پر اور اعتماد کے اللہ کے وعدے پر اور تعظیم کے واسطے
امر خدا کے اور خدا کے لیے ہین لشکر الخ کہ مسلط کرتا ہی بعض کو بعض پر بموجب اقتضا علم و حکمت اپنے کے ۞ ف ۞ کہا ابن عباس نے کہ بھیجا اللہ تعالی
نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ لا اله الا الله کے اور جب لوگون نے تصدیق اونکی کی اس امر مین تو اونکو زیادہ کیا پھر نماز کو پھر زکوٰۃ کو پھر
روزے کو پھر حج کو پھر جہاد کو یہان تک کہ کامل کیا اونکے لیے دین اونکا پس جن جن حکم کیے گئے کسی چیز کا اور تصدیق کی اوسکی زیادہ کی تصدیق
ساتھہ تصدیق اپنی کے اور خدا کے لیے ہین لشکر آسمانون اور زمین کے الخ پس اپنے لشکرون کو کہ مومن ہین نصرت دیگا ۞ معالم ۞ یہ بیان
فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی منت کا مومنون پر کہ دیکھو توفیق دی ہمنے تمکو کہ حمیت جاہلیت پر کافرون نے مقابلہ ترک کیا اور ہمارا حکم مانا کہ صلح کرلی حاصل
یہ کہ ہمنے سکینہ اوتاری تمھارے دلون پر کہ رسول نے کہا مینے صلح کی ہی حکم خدا سے تمنے گردن رکھدی زیر حکم اوسکے کے اور آنحضرت و مومنون کے
دلون پر بھی سکینہ اوتاری کہ جسطرح اونھون نے جو کچھہ کہا قبول کیا اور تحمل کیا اونھون نے کہا ہم نہین جانتے رحمن مگر مسیلمہ کو تحمل کیا اونھون نے کہا
نہین اقرار کرتے ہم تیری رسالت کا تو بھی تحمل کیا اونھون نے کہا جو کوئی تم مین سے ہمارے پاس آوے نہ پھیرینگے ہم اوسکو اور جو ہم مین سے تمھارے

پاس جاوے پھیر دیا یہ سب کچھ سنا اور تحمل کیا جتنا کافر جہالت مین بڑھتے چلتے تھے آنحضرتؐ اور یار اونکے آرام دل اور حلم مین جمتے جاتے
تھے اور یہ جو فرمایا وَلِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ وعدہ مدد کا ہی مومنون کے لیے یعنی تمھاری مدد کرونگا کہ بادشاہی آسمان و زمین کی
سب مجھی کو ہی یہ خبر دیتی ہی اپنے کمال قدرت کی اور نافذ ہونے تصرف مشیت کی ✤ زاهدی ✤ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی
کے هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ الخ کے کہا سکینہ کے معنی رحمت کے ہین اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ
کہا ابن عباسؓ نے کہ اللہ تعالی نے بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے پس جب تصدیق کی اوسکی مومنون نے
زیادہ کی اونکو نماز پس جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکے لیے روزہ پس جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کی اونکے لیے زکوۃ پھیر جب کہ تصدیق
کی اوسکی زیادہ کیا اونکے لیے حج پھیر جب کہ تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکو جہاد پھر کامل کیا اونکے لیے دین اونکا پس فرمایا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کہا ابن عباسؓ نے پس بہت مضبوط ایمان آسمان والون کا
اور زمین والون کا اور بہت صادق ایمان اور بہت کامل ایمان بسبب گواہی دینے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ہی ✤ در منثور ✤

لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَیُکَفِّرَ عَنْهُمْ
سَیِّاٰتِهِمْ ؕ وَکَانَ ذٰلِکَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًا ۙ

انجام کار اوتارنے سکینہ کا یہ ہی کہ داخل کرے مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہین گے
وہان اور دور کریگا اونسے جرم اونکے اور ہی یہ مقدمہ نزدیک خدا کے مطلب پانی بڑی ✤ فتح ✤ تا پہونچاوے ایمان والے مردون کو اور
عورتون کو باغون مین نیچے بہتین لگ اونکے نہرین سدا رہین اونمین اور اوتارے اونسے اونکی برائیان اور یہ اللہ کے ہان بڑی مراد ملنی ✤ تفسیر ✤
جو لوگ کہتے ہین جنت کی طلب نقصان ہی یہان سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ہان یہی بڑا کمال ہی ✤ موضح ✤ ذکر کیا گیا ہی انس رضی اللہ عنہ سے
کہ جب نازل ہوئی لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ کہا صحابہ نے هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا یعنی مبارک و میمون ہو پس کیا کیا جاویگا ساتھ ہمارے پس اوتری
آیت لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ ✤ معا ✤ یعنی اوتاری سکینہ تاکہ زیادہ کرین وہ ایمان کو اور تاکہ داخل
کرے اللہ بسبب اس زیادہ کرنے کے مومن مردون اور عورتون کو جنتون مین حاصل یہ کہ صلح کروائی ہمنے اور سکینہ بھیجی ہمنے اور نصرت کا وعدہ
کیا ہمنے اور اگر تمکو بسبب اس صبر کرنے کے رنج پہونچا تو بہشت کا وعدہ کیا ہمنے کہ کہا لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ الخ اور ہی یہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا یعنی وعدہ کرنا نصرت کا اور داخل کرنا جنت مین اور دور کرنا برائیون کا اللہ کے نزدیک فوز عظیم ہی
اور فوز کے معنی ہین پہونچنا مراد کو ساتھ نجات پانے کے اوس چیز سے کہ ڈرتا ہی ✤ زاهدی ✤

وَّیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکٰتِ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَیْهِمْ
دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا

اور تا عذاب کرے منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور شرک کرنے والے مردون کو اور شرک کرنے والی عورتون کو کہ گمان کرتے ہین
خدا پر گمان برا اونپر ہو جیو مصیبت بد اور غصے ہوا خدا اونپر اور لعنت کی اونکو اور طیاری کی اونکے لیے دوزخ اور بری جگہ ہی دوزخ ✤ فتح ✤
اور تا عذاب کرے دغاباز مردون کو اور عورتون کو اور شرک والے مردون کو اور عورتون کو جو اٹکلتے ہین اللہ پر بری اٹکلین انہیں پر پڑے
پھیر مصیبت کا اور غصے ہوا اللہ اونپر اور اونکو پھٹکارا اور رکھی اونکے واسطے دوزخ اور بری جگہ پہونچے ✤ تفسیر ✤ بری اٹکلین
یہ کہ مدینے سے چلتے وقت منافق بہلانے لگ کر بیٹھ رہے جانا کہ یہ لڑائی مین تباہ ہونگے وطن سے دور ہین اور فوج کم اور دشمن کا دیس اور
کافرون نے جانا کہ عمرے کے نام سے آئے ہین چاہتے ہین دغا سے شہر کے لین ✤ موضح ✤ یعنی تسکین دی مومنون کے دلون کو ساتھ صلح

حدیبیہ کے اور وعدہ کیا اونسے فتح کا اور یہ اسلیے کیا کہ تا جانیں مومن نعمت اللہ کی صلح ہونے میں اور شکر کریں اوس نعمت کا پس تو ہوا
اونکو اور عذاب کرے کافروں اور منافقوں کو اسلیے کہ غصے ہوا اونسے بسبب اس صلح کے اور مراد اونکے گمان بد سے یہ ہی کہ اللہ نہیں مدد کریگا
نبی کی اور مومنوں کی اور پھر نہیں لائیگا اونکو طرف مکے کے کہ یہاں آویں اور فتحیاب ہوں از راہ قہر و غلبہ کے اور علیہم دائرۃ السوء کے
یہ معنی ہیں کہ جو کچھ کہ گمان کرتے ہیں کافر اور منتظر ہیں مومنوں کے حق میں پس وہ اونھیں کے آگے آنے والا ہے اور وہی لوگ ہیں گرفتار ہونیکے علا
مومنوں کا وعدہ نیک بیان فرما کر مذمت اور وعید کافروں کی یاد کی منافقوں نے قبول نکیا اوس صلح کو اور رد کیا حکم آنحضرت کا اور فرمایا
اور تا عذاب کرے منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں کو اور مشرک عورتوں کو اور گمان بد کا وبال مین آپ ہی گرفتار ہونگے زاهدی

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

اور خدا ہی کے لیے ہیں لشکر آسمانوں کا اور زمین کا اور خدا ہی غالب با حکمت ✤ فتح ✤ اور اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور
زمین کے اور ہی اللہ زبردست حکمت والا ✤ موضح تفسیر ✤ پس دفع کریگا مکر اون لوگوں کا کہ دشمنی کی اوسکے نبی سے اور مومنوں
سے ساتھ جس لشکر کے کہ اونمیں سے چاہیگا ہی اللہ زبردست پس نہیں پھر سکتا کوئی عذاب اوسکا حکمت والا یعنی اون کاموں میں کہ
تدبیر کی ✤ ملا ✤ یعنی جو کچھ کہ آسمان و زمین میں ہی مملوک و مسخر خدائے تعالی کا ہی جیسے کہ لشکری اپنے امیر کے تابعدار ہوتے ہیں پس مومنوں کو
فتحیاب اور کافروں کو مغلوب کریگا جیسا کہ وعدہ کیا ہی ✤ بحر ✤ کر ربیان فرمایا اس آیت کو پہلے تو بعد ذکر کرنے مشرکین مکہ کے بیان فرمایا
اور پھر بعد ذکر کرنے منافقوں کے بیان فرمایا کہ میں قادر ہوں ہلاک پر زاهدی

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

تحقیق ہمنے بھیجا تجکو اظہار حق کرنے والا اور بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا تا ایمان لاؤ تم ای مسلمانوں ساتھ خدا کے اور رسول اوسکے کے
اور تا مدد دو دین خدا کو اور ساتھ بزرگی کے اعتقاد کرو اوسکو اور ساتھ پاکی کے یاد کرو اوسکو صبح اور شام ✤ فتح ✤ ہمنے تجکو بھیجا احوال
بتلانے والا اور خوشی اور ڈر سنانا تا تم لوگ یقین لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوسکی مدد کرو اور اوسکا ادب رکھو اور اوسکی پاکی بولو
صبح اور شام ✤ موضح تفسیر ✤ شاہد یعنی گواہ کہ گواہی دیگا اپنی امت پر روز قیامت کے بشارت دینے والا یعنی مومنوں کو
جنت کی ڈرانے والا یعنی کافروں کو دوزخ سے اور لتؤمنوا میں خطاب ہی رسول خدا علیہ السلام کو اور اونکی امت کو اور تعزروہ
کے معنی ہیں قوت دو اوسکو ساتھ مدد کرنے کے اور تینوں ضمیریں یعنی تعزروہ و توقروہ و تسبحوہ میں جو ہیں اللہ عز و جل ہی کی طرف
پھرتی ہیں اور مراد اسکی قوت دینے سے قوت دینی اوسکے دین کی ہی اور رسول کی ہی اور جسنے تفریق کی ہی ضمیروں میں کہ پہلی دونوں
ضمیریں نبی علیہ السلام کی طرف پھیریں ہیں کہ دور ہی عقل سے اور تسبیح صبح سے مراد نماز فجر کی ہی اور شام سے چاروں نمازیں ✤ علا ✤
گواہ کہ گواہی دیگا تو اپنی امت کے افعال پر جیسا کہ فرمایا عز و جل نے وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا یعنی اور لاویں گے ہم
تجکو امت پر گواہ اور چونکہ اوپر ذکر دو طرح کے لوگوں کا تھا مومنوں کا اور منافق و مشرکوں کا فرمایا مُبَشِّرًا یعنی خوشخبری دینے والا
مومنوں کو اور نَذِيْرًا یعنی ڈرانے والا کافروں کو ✤ زاهدی ✤ کہا قتادہ نے کہ آنحضرت گواہ ہونگے اپنی امت پر اور سب
نبیوں علیہم السلام پر کہ اونھوں نے احکام الٰہی پہونچا دیے تھے اور بشارت دینے والے جنت کی اونکو کہ فرمانبرداری کرتے ہیں
اسکی اور ڈرانے والے آگ سے اونکو کہ نافرمانی کرتے ہیں اللہ کی ✤ درمنثور ✤ تنبیہ ✤ اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ
آدمی کو چاہیے کہ ایسے کام کرے کہ مستحق حضرت کی بشارت کا ہو اور ایسے کام نکرے کہ سزاوار آپ کے ڈرانے کا ہو حضرت صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ فرماتے ہین صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِیْ مَصَارِعَ السُّوْءِ ٭ یعنی آدمی کو افعال گزیدہ اور اعمال پسندیدہ کرتے چاہئیں تا اونکی برکت سے ڈر اور ہلاکت کی جگہون سے بچے ٭ بیت ٭ ہر کہ فریادرسے روز مصیبت خواہد ٭ گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش ٭

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ ۚ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝

بلاشبہ جو لوگ کہ بیعت کرتے ہین ساتھ تیرے سوائے اسکے نہین ہی کہ بیعت کرتے ہین ساتھ خدا کے ہاتھ خدا کا ہی اوپر ہاتھ اونکے کے پس جو کہ عہد توڑے پس سوائے اسکے نہین ہی کہ توڑتا ہی اپنے نفس کے ضرر پر اور جو کہ تمام کرے اوس چیز کو کہ اوسپر ساتھ خدا کے عہد کیا ہی دیگا اوسکو مزدوری بڑی ٭ فت ٭ جو لوگ ہاتھ ملاتے ہین تجھسے وہ ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھ ہی اوپر اونکے ہاتھ کے پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہی اپنے برے کو اور جو کوئی پورا کرے جسپر قرار کیا اللہ سے وہ دیگا اوسکو نیگ بڑا ٭ تفسین ٭ ہاتھ ملاتے تھے وقت قول کے وقت اول مسلمانی کا قول ہوتا تھا پھر جس بات کا تقید منظور ہوا الزائیو مین قول مرتے دم تک نہ بھاگنے کا ٭ مو ٭ بیعت کرتے ہین یعنی بیعۃ الرضوان ہاتھ خدا کا ہی اوپر الخ مراد یہ ہی کہ ہاتھ رسول خدا کا جو بیعت کرنے والونکے ہاتون کے اوپر ہوا وہ ہاتھ اللہ کا ہی اور اللہ پاک ہی جوارح یعنی اعضا سے اور صفتون اجسام سے اور مراد ثابت کرنا اس بات کا ہی کہ عقد میثاق یعنی بیعت و عہد کرنا ساتھ رسول کے مانند عقد میثاق کے ہی ساتھ اللہ کے کچھ تفاوت نہین اون دونون مین یہ ایسا ہی جیسے فرمایا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنی جو اطاعت کرے رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی حاصل یہ کہ یہان بھی یہی مراد ہی کہ جسنے بیعت کی رسول سے اوسنے بیعت کی اللہ سے پس جو کہ عہد توڑے الخ اور پورا نکرے بیعت پس نہین عود کرتا ہی ضرر اوسکے توڑنے کا مگر اوسپر کہا جابر بن عبداللہ نے کہ بیعت کی ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے اور ہم تھے اور اسپر کہ نہین بھاگینگے ہم پس نہین توڑی ہم مین سے کسینے بیعت مگر جد بن قیس نے کہ ایک منافق تھا جا چھپا اپنے اونٹ کی بغل کے نیچے اور نہین گیا ساتھ قوم کے مزدوری بڑی یعنی جنت ٭ مل ٭ بیعت کرتے ہین تجھسے یعنی حدیبیہ مین جو بیعت الرضوان ہوئی اور بیعت نہ بھاگنے پر اور موت پر کی تھی کہ ہمیشہ لڑتے رہینگے ہم آگے آپکے جبتک کہ نہ قتل کیے جاوینگے ہم بیعت کرتے ہین اللہ سے اسلیے کہ بیچے اونھون نے نفس اپنے اللہ کے ہاتھ بدلے جنت کے ہاتھ اللہ کا ہی اوپر ہاتون اونکے کے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ہاتھ اللہ کا ساتھ پورا کرنے خیر کے کہ وعدہ کی ہی اوسنے اوپر ہی ہاتون اونکے کے اور کہا سدی نے ضحاک نے کہ پکڑتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اور بیعت کرتے تھے اوسنے اور ہاتھ اللہ کا اوپر ہاتھ اونکے کے تھا بیعت کرنے مین اور کہا کلبی نے کہ نعمت اسکی اونپر ہدایت مین فوق تھی اوس بیعت سے کہ کی ٭ معا ٭ یہ تعریف اون بیعت کرنے والون کی ہی یعنی یہ بیعت تمہاری کیسی پسندیدہ ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مومنون سے جب کہ بیعت کی تجھسے درخت کے نیچے ٭ پس بارے نصیب اون لوگون کے کہ خبر دی اللہ تعالی نے اپنی رضا کی اونسے دنیا مین پس ہوئی دنیا اونکے لیے مانند جنت کے اور اونھون نے جو بیعت حضرت سے کی اور اوسکو جناب باری نے اپنی طرف منسوب کیا اسمین کمال بزرگی بیعت کی اور شرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مقبولیت بیعت کرنے والون کی ثابت ہوئی ٭ بیت ٭ خاکساران جہان را بحقارت منگر ٭ تو چہ دانی کہ دران گرد سواری باشد ٭ اور یہ جو فرمایا کہ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ سے مراد ہے تصرف قوی ہی جیسے کہ کہا جاتا ہی فلان چیرہ دست یعنی فلانا قوی تر ہی پس معنی اسکے یہ ہین کہ خدا غالب و قاہر ہی تمہارے دشمنون پر اور قفال مفسر کہتے ہین کہ ید بولتے ہین اور مراد اوس سے احسان لیتے ہین جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ فلانے کے لیے مجھپر ید ہی یعنی احسان ہی پس معنی آیت کے یہ ہین کہ آنحضرت کے صحابہ نے جب آنحضرت سے بیعت کرنے مین ہاتھ رکھا حضرت کے ہاتھ پر ساتھ فدا کرنے تن اور جان

اور ہاتھ کر آگے آنحضرت کے رضا مولی کے لیے فرمایا یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ یعنی جو کچھ کہ مینے وعدہ کیا ہی انسے ثواب کا دنیا اور آخرت مین وہ زیادہ ہی اوس سے کہ اونھون نے فدا کیا اونھون نے فانی اور دیا ہوا اسیر افدا کیا اور مینے باقی دیے زوال عطا کیا فَمَنْ نَّکَثَ یعنی جو کوئی توڑے اس عہد کو وبال اوس عہد توڑنے کا اوسپر ہی خدا عزوجل کو کچھ نقصان نہین اور جو کوئی پورا کریگا اوس عہد کو جو خدا کے ساتھ کیا ہی یا رسول خدا کے ساتھ کیا ہی پس دیگا اللہ اوسکو اجر عظیم کہ وہ جنت ہی + ذاھلی + تنبیہ + اس آیت کریمہ مین بھی رد ہی اون اشقیا کا کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دوزخی بتاتے ہین عیاذا باللہ سبحان اللہ پاک پروردگار تو فرماوے فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا یعنی پس قریب ہی کہ دیگا اللہ اونکو اجر عظیم یعنی جنت اور یہ وہ جھک مارین گویا معاذ اللہ اللہ صاحب کو جھٹلاتے ہین کمال ہی احمق ہین اور پھر اپنی سمجھ اور عقیدے کی تعریفین کرتے ہین کاش گونگے ہوتے تو یہ حماقت انکی تو ظاہر نہو تی صدق اللہ وصدق الرسول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ یعنی ساری بلائین گویائی ہی کے ساتھ لگی ہی ہین کیا یہ حدیث جامع ہی کہ ہر طرح کا شخص اسمین غور کرکے اپنے لیے نصیحت حاصل کرلے سکتا ہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِنَّ ذَا اَوْرَدَنِیَ الْمَوَارِدَ یعنی اس زبان نے بہت سی ہلاکت کی جگہون مین پونہچایا مجکو اللہ بچاوے سبکو خواہش نفسانی کی اتباع سے کہ جس سے ایسی ایسی بلائین پیدا ہوتی ہین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِیَّاکَ وَاتِّبَاعَ الْھَوٰی فَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ عُصِمَ مِنْہُ وَمِنَ الطَّمَعِ وَالْغَضَبِ + یعنی بچا اپنے کو خواہش نفسانی کی پیروی سے پس تحقیق مراد کو پونہچا وہ شخص کہ بچا اوس سے اور طمع اور غضب سے +

سَیَقُوْلُ لَکَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَھْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِھِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ یَّمْلِکُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا اِنْ اَرَادَ بِکُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ کَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝

کہینگے تجسے پیچھے چھوڑے ہوئے اعراب سے یعنی جنھون نے کہ سفر حدیبیہ مین موافقت نہین کی واللہ اعلم وہ کہینگے مشغول کیا ہمکو ہمارے مالون نے اور فرزندون نے پس بخشش طلب کر ہمارے لیے کہتے ہین اپنی زبانون سے جو کچھ کہ نہین ہی اونکے دلون مین تو کہہ کون کر سکتا ہی تمہارے لیے خدا سے کچھ جو چاہے خدا نقصان پونہچانا تمکو یا چاہے تمہارے حق مین فائدہ پونہچانا بلکہ ہی خدا خبردار ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم + مدارک + کہینگے تجکو پیچھے رہنے والے گنوار ہم لگے رہ گئے اپنے مالون مین اور گھرون مین سو ہمارا گناہ بخشوا کہتے ہین اپنی زبان سے جو نہین انکے دین تو کہہ کسیکا کچھ چلتا ہی اللہ سے تمہارے واسطے اگر وہ چاہے تمپر تکلیف یا چاہے تمکو فائدہ بلکہ اللہ ہی تمہارے کام سے خبردار + تفسیر + ایا ہی کہ جب آنحضرت نے عمرے کے قصد سے متوجہ مکے کے ہوئے سال حدیبیہ مین تو اعراب بنی غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور اشجع اور دیل کو طلب فرمایا تا رکاب سعادت مین حاضر رہین وہ قریش کی لڑائی سے ڈر کر بہانہ مشغولی اہل و مال کا کرکے پیچھے رہ گئے حق تعالی نے یہ آیت اوتار کر اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ جب حدیبیہ کے سفر سے پھر وگے تو یہ پیچھے رہنے والے عذر مذکور ظاہر کرینگے کہتے ہین اپنی زبانون سے الخ یعنی یہ عذر اور بخشش چاہنی فقط زبانی ہی دل مین کچھ اثر اسکا نہین اسلیے کہ دل مین انکی کچھ پروا نہین کہ عذر قبول کرے تو اور استغفار کرے تو یا نہ کرے تو بد بخت بہانہ کیا کہ ہم اہل و مال کی خبرگیری مین مشغول ہین کوئی خبرگیران ہمارے ہان نہین بخشش طلب کر ہمارے لیے تا کہ بخشے اللہ ہمسے گناہ پیچھے رہ جانیکا تمہارے ساتھ سے پس اسکو جھٹلایا اللہ صاحب نے کہ پیچھے رہنا انکا اس سبب سے نہین ہی کہ جو کہتے ہین بلکہ بسبب شک و نفاق کے ہی اور طلب کرنا اونکا استغفار کو بھی نہین صادر ہی حقیقۃ کون کر سکتا ہی الخ یعنی کون بچا سکتا ہی تمکو اللہ کی مشیت و قضا سے اگر چاہے ضرر پونہچانا تمہارا قسم قتل شکست سے یا چاہے تمکو نفع پونہچانا قسم ملنے غنیمت و فتحیابی سے اپنی پیچھے رہنا تمہارا بسبب خوف ضرر یا نفع یعنی ایمان تمہارے کی ہی بلکہ ہی خدا خبردار الخ تم یہ عذر نہین کہتے تھے ہی بلکہ یعنی اونھون نے گمان کیا کہ پیچھے رہنا

ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دفع کریگا ہمسے ضرر کو اور حاصل کریگا نفع کو کہ سلامت رہینگے جانون اور مالون ہمارے پس خبر دی اللہ تعالی نے اونکو کہ اگر اللہ کچھ ضرر پہونچانا چاہے تو کوئی قادر نہین ہی اوسکے دفع پر ✤ **معالم** ✤ یہ معجزہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ خبر غیب کی دیے گئے اللہ عز وجل کی طرف سے کہ وہ یون کہینگے قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ الخ یعنی وہ کہینگے کہ ہم اسلیے نہ گئے کہ تا مال و اہل ہمارے ضائع نہون او پیر یون حکم ہوا حضرت صلعم کو کہ تم کہو کہ اللہ کے ضرر و نفع کو کون دفع کر سکتا ہی مالک نفع و ضرر کا وہی ہی تم بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا یعنی مالک نفع و ضرر کا کوئی نہین ہی سوا اللہ کے پس تم جو عذر بیجا کرتے ہو یہ سب بہانے یا زبان ہین کچھ اصل نہین اسکی بلکہ اللہ تعالی خبر رکھتا ہی اوس سبب کی کہ جس سبب سے پیچھے رہے تم کہ وہ بدگمانی تمہاری ہی ساتھ اللہ کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بَلْ ظَنَنْتُمْ الخ **زاہدی** ✤

تنبیہ ✤ اس آیت کریمہ سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ جو مال و اولاد کے سبب سے اللہ کی طاعت سے باز رہے وہ مصداق اس آیت کا اور محل عتاب الٰہی کا ہو سکتا ہی اسی لیے فرمایا اللہ جل شانہ نے کہ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اور فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ یعنی اے مسلمانون نہ باز رکھین تمکو اموال و اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور جو کوئی کرے یہ پس وہی ہی ٹوٹا پانے والے ہین اور یہ بھی اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ جب مالک نفع و ضرر کا سوا خدا عز وجل کے کوئی نہین ہی تو آدمی کو چاہیے کہ جب کچھ بلا و مصیبت پیش آوے تو اوسکی طرف رجوع کرے اور کسی سے کچھ غرض نہ رکھے اور فرمانبرداری اوسکی بوجہ احسن کرے تا نجات پاوے تکلیف سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اور حضرت فرید الدین عطار رحمہ اللہ فرماتے ہین **مثنوی**

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس	زانکہ نبود جز خدا فریادرس	جای گریہ ست این جہان بر وی مخند	چشم عبرت برگشا و لب ببند
ہیچ سو از حرص ہر سوی مرو	پند ناصح را بگوش جان شنو	نفس خود را با گنہ یاری مدہ	عمر برباد از تبہ کاری مدہ
ہر کجا تہمت بود آنجا مرو	در رہ حق ہمچو نابینا مرو	دشمنی داری از و ایمن مباش	زیر سقف بی ستون ساکن مباش (یعنی آسمان)
در فسق و ہوا مرکب متاز	خویشتن را مسخرۂ شیطان مساز	چون سفر در پیش داری زاد گیر	عمر خود را سر بسر بر باد گیر
ای پسر اندیشہ از اضلال کن	نفس خود را از لگد پامال کن	چون کسان آہستہ بر دوزخ گذر	جای غفلت نیست با چندین خطر
آتشی در پیش داری ای فقیر	فہم کن خوف است از نار سعیر	عقبہ در پیش است و بارت بس گران	بگذرد بارت ز سعی دیگران
یا رب آن ساعت کہ جان بر لب رسد	جسم پژمردہ بتاب و تب رسد	شربت شہد شہادت نوشیم	خلعت راہ سعادت پوشیم
	چون ندارم در دو عالم جز تو کس	ہم تو میباشی مرا فریادرس	

بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ۝

نہ بلکہ گمان کیا تمنے کہ پھر نہین پھرینگے پیغمبر اور مسلمان اپنے گھر والون کی طرف ہرگز اور آراستہ کیا گیا یہ گمان تمہارے دلون مین اور گمان کیا تمنے گمان بد اور ہوئے تم قوم ہلاک ہونے والے ✤ **فتح** ✤ کوئی نہین تمنے خیال کیا کہ پھر کر نہ آویگا رسول اور مسلمان اپنے گھر کبھی اور بھلا نظر آیا تمہارے دل مین یہ اور اٹکلین کین تمنے بری اٹکلین اور تم لوگ تھے کھپنے والے ✤ **موضح تفسیر** ✤ آراستہ کیا گیا یعنی آراستہ کیا اس گمان کو شیطان نے اور گمان کیا تمنے گمان بد کہ کافر غالب ہونگے اور مسلمان مارے جاوینگے اور اسلام باطل ہوگا اور فساد ظاہر ہوگا وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا کے معنی یا تو یہ ہین کہ اور ہوئے تم قوم فساد کرنے والے اپنے نفسون مین اور دلون مین اور نیتون مین نہین کچھ خیر تم مین یا یہ معنی ہین کہ ہوئے تم قوم ہلاک ہونے والے اللہ تعالی کے نزدیک مستحق اوسکے غضب و عذاب کے بسبب گمان بد کے [illegible]

تنبیہ ۵: اس سے معلوم ہوا کہ جناب باری تعالیٰ سے بندہ گمان نیک رکھے اور بدگمانی سے بچے جیسا کہ حدیث قدسی مین آیا ہی أَنَا عِندَ ظَنِّ عَبْدِي بِي یعنی مین ہون نزدیک گمان بندے اپنے کے کہ رکھتا ہی مجھسے یعنی اگر گمان نیک مجھسے رکھتا ہی بندہ تو اچھا معاملہ کرتا ہون اوس سے اور اگر گمان بد رکھتا ہی ویسا ہی معاملہ بد کرتا ہون اوس سے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بُری باتین شیطان آدمی کے نفس مین اچھی کر کر دکھاتا ہی یہی سبب ہی کہ ناچ و رنگ وغیرہ خرافات کی طرف بہت رغبت ہوتی ہی آدمی کو جب ایسی بلا مین گرفتار ہو تو اعوذ و لاحول پڑھے جانے کہ یہ شیطان نے جال پھیلایا ہی +

وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ○

اور جو کہ ایمان نہ لایا ساتھ خدا کے اور پیغمبر اوسکے کے پس تحقیق ہمنے طیار کیا ہی واسطے ان کافرون کے آگ کو + فتح
اور جو کوئی یقین نہ لاوے اللہ پر اور اوسکے رسول پر تو ہمنے رکھی ہی منکرون کے واسطے دہکتی آگ + موضح

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ○

اور خدا ہی کے لیے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی اور عذاب کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور ہی خدا بخشنے والا مہربان + فتح + اور اللہ کا ہی راج آسمانونکا اور زمین کا بخشے جسکو چاہے اور مارے جسکو چاہے اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان + موضح + تفسیر خدا کے لیے ہی بادشاہی الخ یعنی تدبیر کرتا ہی آسمان و زمین مین موافق قدرت و حکمت کاملہ اپنی کے بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی الخ یعنی بخشتا ہی اور عذاب کرتا ہی اپنی مشیت و حکمت سے بخشنا اوسکا مومنون کو فضل اوسکا ہی اور عذاب کرنا کافرون کو عدل اوسکا ہی بخشنے والا مہربان سبقت لے گئی ہی رحمت اوسکی غضب اوسکے پر + مل ذاہدی

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ○

کہینگے پیچھے چھوڑے ہوئے جسوقت کہ روانہ ہووگے تم طرف غنیمتون کے یعنی خیبر کی غنیمتون کے تا لو تم اونکو چھوڑ دو ہمکو پیچھے چلین ہم چاہتے ہین کہ مخالفت کرین خدا کے وعدے کو کہہ ہمارے پیچھے نہین چلنے کے تم ایسا ہی فرمایا ہی خدا نے پہلے اس سے پس کہین گے بلکہ حسد کرتے ہو تم ہمپر بلکہ ہمیشہ نہین سمجھتے مگر تھوڑا + فتح + اب کہینگے پیچھے رہگئے جب چلوگے غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین تمہارے ساتھ چاہتے ہین کہ بدلین اللہ کا کہا تو کہہ ہمارے ساتھ نہ چلوگے یونہین کہہ دیا اللہ نے پہلے سے پھر اب کہینگے نہین تم جلتے ہو ہمارے بہلے سے کوئی نہین پر وہ سمجھتے نہین ہین مگر تھوڑا + تفسیر + جب مکے سے پھرے وہان سے حکم ہوا کہ خیبر پر چلو اور ان لوگون کے سوا ے کوئی ساتھ نہ چلے مہینے مین تین دن کا ارادہ کیا جو لوگ پہلے سفر مین ڈر کر رہ گئے تھے اس سفر مین لالچ کو طیار ہوئے اونکو اللہ کا منع سنا دیا خیبر مین جو یہود تھے جو جنگ احزاب مین قومون کو چڑھا لائے تھے + موضح + پیچھے چھوڑے ہوئے یعنی جو کہ پیچھے رہ گئے تھے حدیبیہ سے چاہتے ہین الخ یعنی چاہتے ہین یہ کہ تغیر کرین اللہ کے وعدے کو کہ جو حدیبیہ والون سے کیا تھا اور وہ یہ ہی کہ وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اون کے مکے کی غنیمتون کے عوض مین اونکو خیبر کی غنیمتین دینگے جب کہ پھر گئے وہ مکے والون سے صلح کر کر سواے تمہارے اور کسی کو وہان کی غنیمت نہین ملنگی ہمارے پیچھے نہین چلنے کے تم یعنی طرف خیبر کے اور پیغمبر دی اللہ تعالیٰ نے اونکے ساتھ نجانے کی اور اللہ کی بات بدلی جاتی نہین کہلے اس سے یعنی پہلے پھرنے اونکے سے طرف مدینے کے فرمادیا تھا کہ غنیمت خیبر کی اونھین کو ملے گی کہ جو حدیبیہ مین حاضر تھے نہ اور کو پس کہین نے الخ یعنی اللہ نے حکم نہین کیا بلکہ تم حسد کرتے ہو ہمپر یعنی ناگوار معلوم ہوتا ہی تمکو کہ شریک ہوویں ہم تمہاری غنیمت مین سمجھتے نہین تھے الخ

[illegible]

یعنی کلام خدا سے مگر تھوڑا الخ یعنی کچھ تھوڑا سا یعنی نرا قول ؛ فل آیا ہی کہ رسول علیہ السلام ذی الحجہ کے مہینے میں چھٹے سال صلح حدیبیہ سے
پھر کر مدینے میں آئے اور ماہ محرم میں ساتوین سال غزوۂ خیبر کو متوجہ ہوئے اور حکم الٰہی آیا کہ سوا حاضران حدیبیہ کے اس غزوے میں کوئی
تمہارے ساتھ باہر نہ نکلے تا غنیمتیں ملکے کی غنیمتوں کے عوض میں خاص انہیں کو ملیں اور جب عزم بالجزم ہوا مخلفون نے کہا کہ چھوڑو ہمکو
تا ہم او تمھارے چلیں ہم حکم الٰہی آیا قل لن تتبعونا پہلے اس سے یعنی پہلے تہیہ کرنے تمھارے سے یا پہلے آنے ہمارے کے سے مدینے
میں بل کانوا الخ یعنی بلکہ ہیں کہ نہیں سمجھتے کہ امر دین میں کیا چیز مفید ہی اور کیا مضر مگر تھوڑے اونسے کہ تصدیق کرنے والے
خدا اور رسول کے ہیں اور پایہ سمجھی ہیں کہ نہیں پاتے مگر کچھ احکام الٰہی سے ؛ معا ؛ مجن

قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ○

کہدے پیچھے چھوڑے ہوؤں کو اعراب سے کہ تم بلائے جاؤگے طرف لڑائی ایک قوم سخت لڑائی والوں کے کہ لڑو تم اونسے یا یہ کہ
مسلمان ہوں پس اگر فرمانبرداری کروگے دیگا خدا تمکو مزدوری اچھی اور اگر مونہہ موڑو تم جیسے کہ مونہہ موڑا تھا تمنے پہلے اس سے عذاب کریگا تمکو خدا عذاب
درد دینے والا ؛ فقہ ؛ کہہ دے پیچھے رہ گئے گنواروں کو آگے تمکو بلاویں ایک لوگوں بڑے سخت لڑویں تم اونسے لڑوگے یا وہ مسلمان ہوونگے پھر اگر حکم مانوگے
دیگا تمکو اللہ نیک اچھا اور اگر پلٹ جاؤگے جیسے پلٹ گئے پہلی بار دیگا تمکو ایک دکھ کی مار ؛ تفسیر ؛ اٹرے اٹرے دیے حق تعالی فرماتا ہی فارس
کے لوگوں کو انکی سلطنت ہمیشہ زبردست رہی تھی حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے وقت فارس کا ملک فتح ہوا اور کچھ مسلمان ہوئے بن لڑے وہاں سے
غنیمتیں بہت ہاتھ لگیں ؛ موضح ؛ صا مراد مخلفین سے یہاں بھی وہی ہیں کہ جو پیچھے رہ گئے تھے حدیبیہ سے اور مراد قوم سخت لڑائی والوں سے بنی حنیفہ قوم
مسیلمہ کے ہیں اور مرتد کہ جنسے لڑے ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلیے کہ مشرکین عرب اور مرتدین وہی ایسے ہیں کہ نہیں قبول کیا جاتا ہی اونسے مگر اسلام یا سیف
اور بعضوں نے کہا کہ مراد سخت لڑائی والوں سے فارس ہیں کہ بلایا اعراب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے لڑنے کے لیے لڑو تم اونسے یا یہ ہو مسلمان یعنی یہ ایک ہووے دونوں
یا مقابلہ یا اسلام اور ہونگے معنی تسلموا کی اس تاویل پر ینقادوا معنی یعنی تابعدار ہوں اسلیے کہ فارس مجوس ہیں قبول کیا جاتا ہی اونسے جزیہ اور اس آیت
میں دلالت ہی اوپر صحت خلافت شیخین کے اسلیے کہ وعدہ کیا اونسے ثواب کا اوپر فرمانبرداری داعی یعنی بلانے والے کے وقت بلانے اوسکے کے پس
قول اللہ تعالی فان تطیعوا الخ یعنی پس اگر فرمانبرداری کروگے اوسکی کہ بلاوے تمکو قتال کی طرف دیگا تمکو اللہ اجر نیک یعنی جنت پس واجب ہی یہ کہ
ہو داعی مفترض الطاعۃ یعنی اوسکی فرمانبرداری فرض ہو حاصل یہ کہ جب اسکے شیخین کی اطاعت فرض ہوئی پس اس سے حقیت اونکی خلافت کی معلوم
ہوئی جیسے کہ مونہہ موڑا تھا پہلے اس سے یعنی حدیبیہ میں عذاب درد دینے والا یعنی آگ کا آخرت میں ؛ فل ؛ مراد سخت لڑنے والوں سے تابعان مسیلمہ کذاب
کے ہیں یا مرتد عرب کے یا فارس یا روم یا ہوازن و غطفان کہ جنھوں نے وادی حنین میں آنحضرت سے جنگ کی کہا رافع بن خدیج نے کہ ہم پڑھتے
تھے اس آیت کو اور نہیں جانتے تھے ہم کہ وہ کون ہیں یہاں تک کہ بلایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طرف قتال بنی حنیفہ کے پس جانا ہمنے کہ وہی ہیں اور
کہا ابن جریج نے کہ بلایا اونکو عمر رضی اللہ عنہ نے طرف قتال فارس کے اور جب اوتری یہ آیت تو کہا معذوروں نے کہ ہمارا کیا حال ہوگا یا رسول اللہ پس
اوتاری اللہ تعالی نے آگے کی آیت لیس علی الاعمی الخ ؛ معا

لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ○

نہیں نابینا پر کچھ گناہ اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ اور نہ بیمار پر کچھ گناہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے

خدا کی اور اوسکے رسول کی داخل کریگا خدا اوسکو باغون مین کہ چلتی ہین اونکے نیچے نہرین اور جو کہ مونہہ موڑے عذاب کرے اوسکو عذاب درد دینے والا ✤ **فتح** ✤ اندھے پر تکلیف نہین اور نہ لنگڑے پر تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اوسکے رسول کا اوسکو داخل کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتیان نہریان اور جو کوئی پلٹ جاوے اوسکو مار دے دکھ کی مار ✤ **تفسیر** ✤ یعنی جہاد ان معذور لوگون فرض نہین ✤ **موضح** ✤ فرمانبرداری کرے یعنی جہاد وغیرہ مین اور مونہہ موڑے یعنی طاعت سے آیا ہے کہ جب پہلی آیت اوتری تو ضعیف اور عاجز مسلمانون نے اندیشہ کیا کہ ہم بسبب عجز کے جہاد سے پیچھے رہتے ہین دیکھیے ہمارا کیا حال ہو یہ آیت اوتری کہ معذور معافی مین ہین ✤ **ف** ✤ **بحر** ✤ اوس وقت لوگ تین طرح کے تھے ایک تو وہ تھے کہ حدیبیہ کو گئے حضرت کے ساتھ رغبت سے اور دوسرے وہ تھے کہ نہین گئے بسبب عذر کے اور تیسرے وہ تھے کہ نہین گئے قصداً بلاعذر پس رغبت سے جانے والون کے حق مین تو فرمایا لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ آخر آیت تک اور فرمایا لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ آخر آیت تک اور جو کہ قصداً بلاعذر نہ گئے تھے اونکے حق مین فرمایا از راہ وعید کے وَیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ آخر آیت تک اور جو کہ بعذر نہ گئے تھے اونکے حق مین یہ آیت اوتاری لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ آخر آیت تک ✤ **زاہدی** ✤ **تنبیہ** ✤ جاننا چاہیے کہ بڑی فرمانبرداری خدا اور رسول کی یہی ہے کہ اپنے کو گناہ سے بچاوے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اَطْوَعُ النَّاسِ لِلّٰہِ اَشَدُّہُمْ بُغْضًا لِلْمَعْصِیَۃِ ✤ یعنی بڑا فرمانبردار اللہ کا لوگون مین وہی ہے کہ اللہ کے گناہ کو نہایت برا جانے اور دشمن رکھے اوسکو پس اللہ تعالی کو ہر وقت حاضر ناظر جانے اپنے احوال کا کسی بزرگ نے اپنے یار کو وصیت کی جب اوسنے عرض کی کہ مجکو وصیت کیجیے کہ گناہ خدا وہان جا کے کیجیو جہان خدا تجھے نہ دیکھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِنَّ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ عُیُوْنًا تَرَاکَ ✤ یعنی اپنے حال کو ہر وقت درست رکھ موافق شرع کے اور سیدھی راہ شریعت کی نچھوڑ اسواسطے کہ خدا عزوجل کے لیے آنکھین ہین یعنی علم و قدرت کی کہ ظاہر و باطن تیرے کو اون آنکھون سے دیکھتا ہے اور تیرے حرکات و سکنات کو مشاہدہ فرماتا ہے حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ✤ **نظم**

ای پسر مگذار راہ شرع را ✤ اصل یابی گر نہ گیری فرع را ✤ از شریعت گر نہی بیرون قدم ✤ در ضلالت اوفتی از رنج و غم
ہر کہ در راہ ضلالت میرود ✤ از جہالت در بطالت میرود ✤ حق طلب وز کار باطل دور باش ✤ در سخا و مردمی مشہور باش
ہر کہ بگریزد ز راہ مستقیم ✤ در عذاب آخرت ماند مقیم ✤ در رہ شیطان مزن گام ای اخی ✤ تا نگردی خوار و بدنام ای اخی
ہر کہ در راہ حقیقت شاکر ست ✤ روز و شب خائف ز قہر قاہر ست ✤ بر خلاف نفس کن کار ای پسر ✤ تا نیفتی خوار در نار ای پسر
بر مراد نفس رفتن ابلہی ست ✤ نفس را تابع شدن از گمرہی ست ✤ کار نفس بد ہمہ شور و شر ست ✤ جنگ با نفست جہاد اکبر ست
نفس را گر باز داری از ہوا ✤ دین و دنیا حاجت گردد روا ✤ جای آن کس را کند حق در بہشت ✤ کو ہوای نفس شومش را بہشت

نکتہ ✤ ایک محقق کہتے ہین کہ آیت سیقول سے یہان تک اشارہ ہے بوالہوسون کے احوال کی طرف کہ احوال و مقامات عاشقین عارفین کا سنکر طمع خام اوس مقصد کے حاصل کرنے مین کرتے ہین اور جب ضرورت مجاہدہ نفس کی اور ترک غیر اللہ کی پیش آتی ہے تو حیلہ و بہانہ وجود اہل و عیال کا پیش لا کر ترک دنیا اور دنیا کی چیزون کو ٹال دیتے ہین اور اور شیطانی فریبون کے ساتھ مغرور ہو کر پیچ عذاب سعیر بعد و حرمان کے مبتلا رہتے ہین کہہ ای عارف کامل کہ بغیر تابعدار ہونے نفس و ہوی کے ساتھ مجاہدہ اور ریاضت کے داخل ہونا قرب و مشاہدہ کے جنت مین ممکن نہین مگر کہ معذور ہو اوستاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا مَنْ کَانَ لَہٗ عُذْرٌ فِی الْمُجَاھَدَۃِ مَعَ النَّفْسِ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُؤْتٰی رُخْصَتُہٗ کَمَا یُحِبُّ اَنْ یُؤْتٰی عَزَآئِمُہٗ ✤ **بحر** ✤ یعنی جسکو عذر ہو مجاہدے مین ساتھ نفس کے پس اللہ دوست رکھتا ہے رخصت پر عمل کرنے کو جیسے دوست رکھتا ہے عزیمتون پر عمل کرنے کو

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

تحقیق خوش ہوا اللہ مسلمانون سے جسوقت کہ بیعت کرتے تھے تجھسے درخت کے نیچے پس جانا جو کچھ کہ اونکے دل مین ہی پس اوتاری
خاطر جمعی اونپر اور بدلہ دی اونکو ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت کہ لیوین اونکو یعنی غنیمتین خیبر کی اور ہی خدا غالب باحکمت ۞ فتح ۞
اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھسے اوس درخت کے نیچے پھر جانا جو اونکے جیمین تھا پھر اوتارا اونپر چین اور
انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک اور بہت غنیمتین جو اونکو لینگے اور ہی اللہ زبردست حکمت والا ۞ تفسیر ۞ جب صلح کا سوال
جواب تھا حضرت نے بھیجا مکے مین حضرت عثمان کو یہان خبر جھوٹی اوڑی کہ اونکو مار ڈالا حضرت نے کہا اب مجکو لڑنا حلال ہوا کہ پہل
اونھون نے کی اور وہ خبر جھوٹ تھی اور یہ بھی کہ اسی آدمی مکے کے لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دوکیلے کو مارین وہ سب جیتے پکڑ لیے پس
حضرت نے ارادہ کیا لڑنے کا تو ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے اور کہا مجھسے قول کرو کہ مرتے تک کوتاہی نکرو سب نے قول دیا ایک منافق تھا
جد بن قیس اوسکے سوا کوئی نہین رہا وہ بیعت اللہ کے ہان قبول ہوئی اللہ نے جانا جو اونکے دل مین یعنی ظاہر کا اندیشہ اور دل کا توکل
اور انعام دی فتح خیبر اس سے مسلمان آسودہ ہوگئے اور حضرت نے فرمایا اس بیعت والا کوئی نجاویگا دوزخ مین ۞ صو ۞ پس جانا
جو کچھ کہ اونکے دل مین ہی یعنی اخلاص اور صدق دل اوس چیز مین کہ بیعت کی اوسپر اوتاری خاطر جمعی اور اس سبب صلح کے
اونکے دلونپر اور فتح قریب سے مراد فتح خیبر ہی کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور بہت سی غنیمتون سے بھی مراد غنیمتین خیبر کی ہین کہ وہان سے
زمین زرعی اور مال بہت ہاتھ لگا آنحضرت نے اوسکو اہل حدیبیہ پر تقسیم فرمایا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین اور یہ نام اون
اسی آیت کے سبب سے رکھا گیا اور یہ بیعت کیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی آیا ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گذرے اوس مکان
پر بعد اسکے کہ جاتا رہا درخت پس فرمانے لگے کہ کہان تھا وہ درخت پس بعضے کہنے لگے یہان تھا اور بعضے کہنے لگے یہان تھا پس جب کہ بہت ہوا اختلاف لوگونکا تو
کہا چلو جاتا رہا درخت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حدیبیہ کو اَنْتُمْ خَيْرُ الْاَرْضِ یعنی تم بہترین روے زمین والون کے ہو
اور سبب اس بیعت کا یہ ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین اوترے تو خراش بن امیہ خزاعی کو بھیجا قریش اور ابو سفیان کے
پاس مکے کو ایلچی کرکر اور سوار کیا اونکو اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا ثعلب تھا تو کہ پہونچا دے اشراف قریش کو آپ کی طرف سے پیغام کہ
عمرہ کے لیے آئے ہین پس کونچین کاٹ ڈالین اوسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور ارادہ کیا خراش کے قتل کرنے کا پس
بچایا اوسکو بعضے مکے والون نے اور چھوڑ دیا اوسکو یہان تک کہ آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بلایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب کو تو کہ بھیجین اونکو طرف مکے کے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون قریش سے اپنی
جان پر اور نہین ہین مکے مین عدی بن کعب کی اولاد مین سے کوئی کہ بچاوے مجکو اور قریش جانتے ہین میری سختی اور دشمنی کو کہ جو اون سے
رکھتا ہون ولیکن بتادیتا ہون مین ایک شخص کو کہ وہ مجھسے زیادہ عزت رکھتا ہی اونمین وہ عثمان بن عفان ہین پس بلایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عثمان کو اور بھیجا اونکو ابو سفیان اور اشراف قریش کے پاس کہ اونکو خبر دین کہ آنحضرت نہین آئے ہین لڑنے کے لیے
بلکہ آئے ہین اس بیت کی زیارت اور تعظیم و حرمت کے بجالانے کے لیے پس نکلے عثمان طرف مکے کے پس ملا اونسے ابان
بن سعید بن ابی العاص جسوقت کہ داخل ہوئے عثمان مکے مین یا پہلے داخل ہونے اونکے کے اوسمین پس اوترا ابان اپنی سواری
سے اور سوار کیا اونکو آگے اپنے پھر آپ پیچھے بیٹھا اونکے اور پناہ دی اونکو یہان تک کہ پہونچایا پیغام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
پس کہا ابو سفیان نے اور قریش کے اور سرداروں نے عثمان سے جسوقت کہ فارغ ہوئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پہونچانے سے

کہ اگر طواف کیا چاہتا ہے تو بیت اللہ کا طواف کر لے کہا عثمان نے کہ نہیں طواف کرونگا مین یہان تک کہ طواف کرین اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس روکا عثمان کو قریش نے اس قصہ کے وقت پس خبر پہونچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمانون کو یہ کہ عثمان قتل کیے گئے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ٹلنے کے ہم یہان تک کہ لڑین ہم قوم قریش سے اور بلایا لوگون کو طرف بیعت کے پس بیعت کی اونھون نے حضرت سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے اسپر کہ لڑینگے قریش سے اور بھاگنے کے نہین اور بیعت کرنے والے چودہ سو تھے ✚ لمعا ✚ تنبیہ ✚ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ وہ بیعت باعث اللہ کی رضامندی اور سبب انعام کی ہوتی ہی کہ خلوص دل سے کرے نہ لوگون کے دکھلاوے کو اور بحسب رسم کے یعنی خلوص دل سے توبہ ہو نہ یہ کہ ادھر بیعت کی اور ادھر گناہون پر مستعد ہو گئے کہ پیر کے جھنڈے کے نیچے قیامت مین جا کھڑے ہونگے اب تو جو چاہین سو کرین یہ بیعت فقط نمود کے لیے ہی باعث تباہی دارین کی حدیث شریف مین آیا ہی اَلرِّیَآءُ یُوْرِثُ الْفَقْرَ یعنی ریا باعث ہوتا ہی محتاجگی کا پس مرد ہون تو اونکو لحاظ اسکا چاہیے کہ ایک بزرگ کو گواہ کر کے خدا تعالی سے ہمنے توبہ کی ہی اس عہد کو پورا کرین اور عورتین ہون تو اسکی رعایت کرین یہ نہین کہ پیر کو باپ سمجھ کر کھلا ملا ہون اور سر بلکہ بالون تک دکھاوین اور خاوند بیچارہ اگر منع کرے تو کہین کہ صاحب وہ ہمارا باپ ہی اوسکی خدمتگذاری سے منع کرتے ہو حالانکہ اسکو اطاعت خاوند کی کرنی چاہیے کہ حدیث شریف مین آیا ہی جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ یعنی جہاد عورتون کا یہ ہی کہ اپنے خاوند سے معاملہ نیک رکھین یعنی تابعدار و فرمانبردار ہونا اپنے خاوند کا اور اپنے نفس پر مشقت اوٹھانی عورتون کا یہی جہاد ہی ✚ اور جو پیر ایسی باتون کو روا رکھین وہ آپ بھی ڈوبے اور مرید کو بھی ڈبویا ✚

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

وعدہ کین خدا نے تمسے غنیمتین بہت کہ لو تم اونکو پس جلدی عطا کین یہ غنیمتین یعنی غنیمتین خیبر کی اور باز رکھے ہاتھ لوگون کے تمسے یعنی حدیبیہ مین اور تو کہ ہووے یہ مقدمہ نشانی مسلمانون کے لیے اور تو کہ دکھاوے خدا تمکو راہ سیدھی مترجم کہتا ہی کہ کفار قریش جمع ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تشویش پہونچاوین خدا تعالی نے اونکے ہاتون کو قتال سے باز رکھا اور جھگڑے کا انجام بصلح ہوا ✚ فتح ✚ وعدہ دیا ہی تمکو اللہ نے بہت غنیمتون کا تم لوگے اونکو سو شتاب ملا دیگا تمکو یہ اور روکے لوگون کے ہاتھ تمسے اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کا مسلمانون کے واسطے اور چلاوے تمکو سیدھی راہ ✚ تفسین ✚ یہ بھی انعام مین داخل ہی روکے لوگون کے ہاتھ یعنی لڑائی نہونے دی ✚ موضح ✚ غنیمتین بہت یعنی جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کے ہاتھ لگین اور بعد آپکے قیامت تک جو ملینگے اور باز رکھے ہاتھ لوگون کے یعنی خیبر والون کے اور اونکے ہم قسمون کے کہ بنی اسد اور غطفان تھے کہ جب آئے وہ خیبر والون کی مدد کو ڈالا اللہ نے اونکے دلون مین رعب پس پھر گئے اور بعضون نے کہا کہ باز رکھے ہاتھ مکے والون کے بسبب صلح کے کہ سلامتی سے پھر کر آئے مدینے کو اور تو کہ ہووے یعنی یہ باز رکھنا نشانی و عبرت مومنون کے لیے کہ پہچانین وہ بسبب اوسکے کہ ہمارے لیے اللہ کے نزدیک رتبہ ہی اور وہ ضامن ہی ہماری مدد کرنے پر اور فتح دینے پر کیا یہ اور تو کہ دکھاوے تمکو الخ یعنی زیادہ کرے تمکو بصیرت اور یقین اور اعتماد اللہ کے فضل پر ✚ حاشیہ ✚ باز رکھے ہاتھ لوگون کے تمسے تمہارے عیال مین جب کہ نکلے تم اور قصد کیا تمہارے عیال کے تباہ کرنے کا یہود نے پس ڈالا اللہ نے رعب اونکے دلونمین وَلِتَكُوْنَ یا عطف ہی مقدر پر یعنی تو کہ شکر کرو تم اوسکا اور تو کہ ہو یہ جملہ نشانی الخ اور تو کہ دکھاوے تمکو الخ یعنی راہ توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کی طرف اوسکے ✚ ج ✚

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

اور وعدہ کین خدا نے اور غنیمتین بھی کہ اب تک قدرت نہین پائی ہی تمنے اوپر جانا ہی خدا نے اونکو اور ہی خدا ہر چیز پر توانا ✚ فتح ✚

اور ایک فتح اور جو تمہارے بس مین نہ آئی وہ اللہ کے قابو مین ہی اور ہی اللہ ہر چیز کر سکتا ✤ تفسیر ✤ یعنی اس بیعت کے انعام مین فتح
خیبر دی اور فتح مکہ جو اسوقت ہاتھ نہ لگی وہ بھی مل ہی چکی ہی ✤ مح ✤ لفظ اُخْرٰی کا عطف ہی لفظ ہٰذِہٖ پر یعنی جلدی دین تمکو یہ
غنیمتین خیبر کی اور اور غنیمتین اور وہ غنیمتین ہوازن کی ہین کہ غزوہ حنین مین ہاتھ لگین ✤ صل ✤ وہ غنیمتین فارس و روم کی ہین جانا ہی
خدا نے کہ وہ تمکو ملین گی اگرچہ اب تک تم قادر نہین ہوئے ہو اونکے لینے پر ✤ مح ✤ جہا اَیْ وَعَدَکُمْ غَنِیْمَۃً اُخْرٰی اور جائز ہی کہ ہو تقدیر دینہٗ
یا اَوْ قَرْیَۃً اُخْرٰی اور بعضون نے کہا وہ مکہ ہی یعنی اور بھی وعدہ کیا مینے تمسے فتح ہونا اور شہر کا کہ تم ہنوز قادر نہین ہوئے ہو اور پھر
اور تم نہین جانتے ہو کہ وہ شہر کونسا ہی اور خدا عزوجل جانتا ہی قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ بِہَا اَیْ عَلِمَ اللّٰہُ بِہَا اور بعضون نے کہا اَعَدَّہَا
لَکُمْ وَحَبَسَہَا عَلَیْکُمْ کَالشَّیْءِ الْمُحَاطِ لَا یَفُوْتُ عَنْکُمْ اور خداوند عزوجل قادر ہی اوپر وفا کرنے ان عہدون کے اور اوپر
فتح کرنے ان شہرون کے اور قبیلون کے تمہارے ہاتھون پر ✤ زاہدی ✤ وَاُخْرٰی الخ یعنی وعدہ کیا تمسے اللہ نے فتح ہونا اور
شہر کا کہ نہین قادر ہوئے تم اوس پر قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ بِہَا حَتّٰی یَفْتَحَہَا لَکُمْ کَاَنَّہٗ حَفِظَہَا لَکُمْ وَمَنَعَہَا مِنْ غَیْرِکُمْ حَتّٰی
تَاْخُذُوْہَا یعنی تحقیق گھیر رکھا ہی اللہ نے اوسکو یہان تک کہ فتح کریگا اوسکو تمہارے لیے گویا کہ اوسنے نگاہ رکھا ہی اوسکو تمہارے لیے
اور باز رکھا ہی اوسکو غیر تمہارے سے تاکہ لو تم اوسکو کہا ابن عباسؓ نے معنی اسکے یہ ہین کہ جانا ہی اللہ نے کہ وہ فتح کریگا اوسکو تمہارے لیے
اور اختلاف کیا ہی علما نے اوس شہر مین کہ وہ کونسا شہر ہی کہا حسن اور ابن عباس اور مقاتل نے کہ وہ فارس و روم ہین اور نہین قادر
تھے عرب اوپر قتال فارس و روم کے بلکہ عاجز تھے اونسے یہان تک کہ قادر ہوئے اوپر بسبب اسلام کے اور کہا ضحاک و ابن زید نے کہ
وہ خیبر ہی وعدہ کیا اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اسکے کہ پہنچین اوسکو اور نہین امید رکھتے تھے اوسکی اور کہا قتادہ نے
کہ وہ مکہ ہی اور کہا عکرمہ نے حنین ہی اور کہا مجاہد نے وہ وہ شہر ہین کہ فتح ہوئے اب تک ✤ معا ✤ آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ
سے پھرے تو چند روز بعد ماہ محرم مین ساتوین سال غزوہ خیبر کے لیے چودہ سو آدمیون کے ساتھ باہر نکلے اور عامر یہ رجز یعنی عبارت
مُقَفّٰی پڑھتے تھے رجز تَاللّٰہِ لَوْلَا اللّٰہُ مَا اهْتَدَیْنَا ✤ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا ✤ وَنَحْنُ مِنْ فَضْلِکَ مَا اسْتَغْنَیْنَا
فَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا ✤ وَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا ✤ یعنی قسم خدا کی اگر نہوتا اللہ یعنی مدد اللہ کی نہ راہ پاتے ہم اور نہ
دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے ہم اور ہم تیرے فضل سے نہین بے پرواہ ہین پس ثابت رکھ قدم اگر ملین ہم دشمنون سے اور اوتار خاطرجمعی ہمپر ✤
اور سحر کے وقت خیبریون کے قلعون مین پہونچے اور وہ بیخبر تھے بحسب عادت اپنی کے اسباب زراعت کا لے کر زراعت کی طرف چلے
ناگہان لشکر رسول علیہ السلام کو دیکھا اور پھر کر اپنے قلعے مین پناہ پکڑی آنحضرت نے فرمایا اللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا
بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ یعنی اللہ بہت بڑا ہی خراب ہوا خیبر بلاشبہ ہم جب اوترتے ہین کسی قوم کے میدان مین
تو بری ہوتی ہی صبح ڈرائے گیون کی یعنی ہمارا پہونچنا سو جب اونکی بربادی کا ہوتا ہی اللہ کی مدد سے پس اول اہل نطارہ کے ساتھ کہ نام
قلعہ کا ہی جنگ شروع ہوئی اور مسلمانون نے وہ قلعہ لے لیا بعد اوسکے قلعہ شق فتح ہوا اور محمد اسحق کی حدیث مین آیا ہی کہ اول قلعہ
ناعم بعد اوسکے نطارہ اور شق فتح ہوئے بعد اوسکے قلعہ صعب بہت سی لڑائی سے ہاتھ لگا اور غنیمتین بہت ہاتھ لگین بعد اوسکے
قلعہ قموص کو گھیرا اور اوسوقت آنحضرت علیہ السلام کے سر مبارک مین درد تھا آپ سوار نہین ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر نکلے اور خوب
لڑے اور جب پھر کر آئے عمر رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر نکلے اور خوب لڑے جب وہ پھر کر آئے تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کل نیزہ ایک شخص کو
دونگا کہ دوست رکھتا ہی وہ خدا اور رسول کو اور دوست رکھتے ہین خدا اور رسول اوسکو اور یہ قلعہ اوسکے ہاتھ پر فتح ہوگا اور اوسکے کل کو
حضرت علیؓ کو اپنے پاس بلایا اور اونکی آنکھین دکھتی تھین رسول علیہ السلام نے لعاب دہن مبارک کا اونکی آنکھ پر ڈالا اچھا ہو اونکا جاتا رہا بالکل

ای لم یزل کان قادرا ۱۲ مد

تفسیر معالم مین یہ مضامین تفصیل سے پہلی آیت کی تفسیر مین مذکور ہین ۱۲ مصنف

آنحضرت صلعم نے نیزہ اونکے ہاتھ مین دیا اور فرمایا جا اور پھر نا نہین جب تک کہ یہ قلعہ فتح نہو پس علی رضی اللہ عنہ متوجہ لڑنے کے ہوئے مرحب خیبری
کہ سردار وہان کا تھا اونکے مقابلے کے لیئے نکلا اور علی رضی اللہ عنہ نے اوسکو مارا اور وہ قلعہ حضرت علی کے ہاتھ پر فتح ہوا اور اوسی جگہ
حضرت علی رضی نے دروازۂ آہنی خیبر کا اوکھیڑ کر سپر اپنی بنائی تھی اور بعد اوسکے سب یہود نے پناہ چاہی اور گنج ابی الحقیق اور غنیمتین بیشمار
مسلمانون کے ہاتھ آئین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب کی منجملہ بندیون خیبر کی سے تھین آنحضرت صلعم اونکو آزاد کر کر اپنے نکاح مین لائے
اور مہر اونکا آزادی اونکی کی اور ام المومنین ہوئین اور صفیہ نے خواب مین دیکھا تھا اس حال مین کہ وہ دلھن تھی کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کی
کہ چاند آ پڑا اوسکی گود مین اوسنے اپنے خاوند سے یہ خواب بیان کیا اوسنے کہا کہ نہین ہی یہ مگر کہ تو آرزو رکھتی ہی بادشاہ حجاز کی کہ محمد ہین پھر
طمانچہ مارا صفیہ کے مونہہ پر کہ نیلی ہو گئین آنکھین اوسکی اوس سے پھر لائی گئین صفیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ اوسکے
مونہہ پر نشان تھا طمانچے کا پس پوچھا آنحضرت صلعم نے اوسسے کہ کیا ہی یہ پس بیان کیا اوسنے یہ ماجرا پھر لایا گیا آنحضرت کے پاس خاوند اونکا
کنانہ بن الربیع اور اوسکے پاس خزانہ تھا بنی نضیر کا پس پوچھا آنحضرت صلعم نے اوس سے اوسنے انکار کیا کہ مین نہین جانتا جگہہ اوسکی پھر حضرت کے
پاس لایا گیا ایک شخص یہودیون سے اوسنے کہا آپ سے کہ مینے دیکھا ہی کنانہ کو کہ پھرا کرتا ہی اس کھنڈر مین ہر روز صبح کو پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کنانہ کو کہ بیان کر اگر پاوین ہم خزانہ تیرے پاس تو آیا قتل کرین ہم تجکو اوسنے کہا ہان پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کھنڈر کے کھودنے کا پس نکالا گیا اوس مین سے کچھ خزانہ اونکا پھر مانگا اوس سے باقی خزانہ پس نہ ادا کیا اوسنے پس حکم کیا آنحضرت صلعم نے اوسکے
قتل کا محمد بن مسلمہ سے وہ گردن مارے اوسکی اور آیا ہی کہ اول دحیہ صحابی آنحضرت سے صفیہ کو بندی اپنی مانگ کر لے گئے تھے پھر ایک شخص نے آکر عرض کیا
کہ یارسول اللہ آپ نے دحیہ کے تئین صفیہ بنت حیی کو کہ سیدہ قریظہ اور نضیر کی ہی دے دی اور وہ تھی آپ کے لائق پھر آنحضرت صلعم نے اونکو دحیہ سے لے لیا
اور اونکے بدلے اور لونڈی دے دی اور اونکو آزاد کیا آنحضرت صلعم نے اور نکاح کیا اوسسے اور آزادی ہی مہر ٹھہرا یہان تک کہ جب راہ مین پہنچے تو
ام سلیم نے سامان صفیہ کا درست کر کر رات کو حضرت کے پاس بھیجا صبح کو حضرت صلعم نے فرمایا کہ جسکے پاس کچھ ہووے لے آوے اوسکو اور بچھایا دسترخوان پس کوئی
لوگون نے کہ کوئی لاتا تھا کھجورین اور کوئی گھی اور کوئی ستو پس بنایا حیس یعنی شل ملوے کے پس تھا ولیمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسی
غزوے مین گوشت گدھے کا حرام ہوا اور جب خبر اس فتح کی فدک والون کو پہنچی تو اپنے نصف مال پر صلح کر کر امان چاہی اور آنحضرت صلعم نے اونکو
امان دی بغیر اسکے کہ لشکر چڑھے اوپر پس مال و خراج خیبر کا سب اہل اسلام کے لیے ہوا اور مال و خراج فدک کا خاص رسول خدا کے لیے اور اوسی جگہہ
زینب بیٹی حارث کی نے کہ یہودیہ تھی بکری کے دست مین زہر بہت سا ملا کر آنحضرت کو دیا اور آنحضرت صلعم نے ایک لقمہ تناول فرمایا تھا کہ گوشت
بولا کہ مین زہر آلودہ ہون مجھ مین سے نکھائیے آنحضرت صلعم نے وہ لقمہ ڈال دیا اور اکثر اوقات اثر اوس زہر کا آنحضرت پر ظاہر ہوتا تھا حتی کہ وقت
رحلت کے بھی اوسی زہر کے اثر سے شہادت پائی آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم تا جامع نبوت و شہادت کے ہون اور آیا ہی کہ اوس یہودیہ کو
آنحضرت صلعم نے بلا کر پوچھا پس اقرار کیا اوسنے حضرت صلعم نے سبب اوسکا پوچھا اوسنے کہا کہ مینے امتحان کیا تھا کہ اگر بادشاہ ہونگے تو مر جاوینگے
ہم آرام پاوینگے اور اگر نبی ہونگے تو معلوم کر لینگے پس درگذر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے اور اوسی گوشت مین سے
بشر بن براء بن معرور نے بھی کھایا تھا وہ مر گئے اور منقول ہی کہ اہل خیبر سے صلح آدھے مال پر ہوئی تھی کہ جو پیدا ہوگا آدھا ہم لینگے
اور آدھا آپکو دینگے حضرت عمر رضی کے زمانے تک یہود خیبر اوسی صلح پر رہے حضرت عمر رضی نے اونکو جلاوطن کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی اسی شرط پر مصالحت کی تھی کہ جب تک ہم چاہینگے تمکو یہان رہنے دینگے اور آدھا مال لیا کرینگے ❊ **بھرم معاشیہ**
ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو کوئی رضامندی اپنے مالک حقیقی کی ملحوظ رکھتا ہی اور راضی برضا مولی ہوتا ہی تو اللہ تعالی بھی اوس سے
راضی ہوتا ہی اور دین و دنیا کے فائدون کو پہونچاتا ہی اور لوگون کے ضرر سے بھی محفوظ رہتا ہی جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی من التمس

دو کام ہو تو پہلا تعاون ہو

رضی اللّٰہ بسخط الناس کفاہ اللّٰہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللّٰہ وکلہ الی الناس
یہ مشکوٰۃ میں ہے یعنی جو کوئی ڈھونڈھے رضامندی اللہ کی لوگوں کے غصے میں بازرکھتا ہے اوسکو اللہ لوگوں کے رنج پہونچانے سے
اور جو کوئی ڈھونڈھے لوگوں کی رضامندی اللہ کے غصے میں سپرد کرتا ہے اوسکو اللہ طرف لوگوں کے اور انھیں میں خوار و ذلیل ہوتا ہے
اور جاننا چاہیے کہ تیر قضا کے لیے کوئی سپر لائق تر رضا سے نہیں ہے جسنے کہ سر آستانۂ رضا و تسلیم پر رکھا جلد مسند سرداری اور سرفرازی
پر بیٹھا جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ یہ مؤید اس حال کا ہے اور مضمون الرضاء بالقضاء
باب اللّٰہ الاعظم مؤکد اس مقال کا ہے * بیت * تقدیر چو سابق ست تعلیم چہ سود * جز بندگی و رضا و تسلیم چہ سود * آیا ہے کہ ایک
نبی علیہ السلام نے اپنی مناجات میں کہا کہ الٰہی مجکو راہ دکھا ایسے عمل کی کہ سبب تیری خوشنودی کا ہو خطاب آیا کہ خوشنودی میری تجھسے
موقوف ہے تیری خوشنودی پر قضا میری سے جب راضی ہوگا تو مجھسے تو میں بھی تجھسے راضی ہونگا * بیت * ہر کہ راضی شد ز قضا
بہرہ می یابد از رضای خدا * جو دل کہ نور ریاضت سے روشن ہوا وہ مقدرات الٰہی سے موہنہ نہ پھیریگا اور مقتضیات قضا کے ساتھ
الفت پکڑیگا اور جو کچھ کہ قضا و قدر سے اوسکو پہونچیگا خوشدلی اور رغبت تمام سے قبول کریگا اوسکو اور اوس سبب سے غم گرد خاطر
اوسکی کے پھریگا اور ہمیشہ خوشدلی سے گذران کریگا * نظم * ہر عزیزے کہ با رضا خو کرد * فرح و عیش روے باو کرد * خوش در آمیز
از صفائے ضمیر * با قضا و قدر چو شکر و شیر * اخلاق محسنی * رباعی حافظ * خواہی بوصال شادمان دارمرا
خواہی بفراق در فغان دارمرا * من با تو نگویم کہ چسان دارمرا * ہر نوع کہ خواہی تو چنان دارمرا * ۵ *

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ○

اور اگر لڑتے تمسے کافر البتہ طرف تمہارے پھیرتے پیٹھیں پھر نہ پاتے کوئی کارساز اور نہ مددینے والا * فتح * اور اگر لڑتے تمسے
کافر تو پھیرتے پیٹھ پھر نہ پاوینگے کوئی حمایتی نہ مددگار * موضح * تفسیر * اگر لڑتے تمسے کافر یعنی مکے کے اور صلح نہ کرتے یا کافروں سے مراد اسد و غطفان والوں کے ہیں
پھیرتے پیٹھ یعنی مغلوب ہوتے یا بھاگ جاتے * ف * ساتھ آیت یہاں سے خوشخبری سنائی مومنوں کو فتح مکہ کی اور ساتھ اس آیت کے [illegible]

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ○

آئین خدا کے کہ گذرا ہے پہلے اس سے اور نہ پاویگا تو آئین خدا میں تبدیلی * فتح * رسم پڑی اللہ کی جو چلی آتی ہے پہلے سے اور
تو نہ دیکھیگا اللہ کی رسم بدلتی * موضح * تفسیر * یعنی رسم اللہ کی ہمیشہ سے یہی ہے کہ اپنے دوستوں کو غالب اور کافروں کو
مغلوب کرتا ہے اوس میں تبدیلی نہ پاویگا تو * حسینی * یعنی آئین بادشاہ جل جلالہ کا بیچ ہلاک اور عذاب اگلوں کے یہی جاری رہا ہے
کہ جب عذاب ہمارا اوترا تو کسینے مدد نہیں کی ہے اونکی اور نہ کوئی عذاب اونسے دفع کرسکا ہے * زاہدی *

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ
وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ○

اور وہ ہے وہ کہ باز رکھے ہاتھ کافروں کے تمسے اور ہاتھ تمہارے کافروں سے درمیان مکے کے بعد اسکے کہ فیروزمند کیا تمکو اونپر اور ہے خدا ساتھ اوس
چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا * مترجم * کہتا ہے یہ اشارہ ہے ساتھ اوس قصے کے کہ بعد منعقد ہونے صلح کے ستر تن نے قریش کے اوباشوں میں سے
چاہا کہ بیخبر صحابہ پر چڑھیا دیں صحابہ بعضوں کو قید کرکر آنحضرت کے پاس لیائے اور آنحضرت نے عفو فرمایا واللہ اعلم * ظاہر نزدیک بندۂ ضعیف کے
یہ ہے کہ یہ آیت بشارت ہے ساتھ فتح مکے کے اور لانا لفظ ماضی کا بسبب تحقق وقوع بشارت کے ہے * فتح * اور وہی ہے جسنے روک رکھے
اونکے ہاتھ تمسے اور تمہارے ہاتھ اونسے بیچ شہر مکے کے پیچھے اس سے کہ تمہارے ہاتھ لگا دیے وہ اور ہے اللہ جو کرتے ہو دیکھتا * تفسیر *

یعنی اظفرکم کا ۱۲

وہ اسی آدمی جو برسے بیچ شہر مکے کے یعنی قریب شہر کے گویا شہر کا بیچ ہی ہی ○ ۲۴ باز رکھے ہاتھ تمہارے کافرون سے یعنی مکے کے لوگون
یعنی تمہارے درمیان مین اور اونہین مین کا فرکر دیا کہ ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہونچائے بعد اسکے کہ دے تمکو فتحیابی اوپر اور غلبہ اور یہ دن
فتح مکے کے ہوا اور ساتھ اسکے دلیل پکڑی ہی ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسپر کہ مکہ فتح کیا گیا عنوۃ یعنی زور سے نہ صلح سے اور بعضون نے کہا کہ یہ
غزوہ حدیبیہ مین اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کہ عکرمہ بیٹا ابو جہل کا نکلا پانسو آدمیون مین پس بھیجا رسول خدا علیہ السلام نے کچھ لوگون کو
کہ بھگا دیا اور داخل کیا اوسکو مکے کے باغون مین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ غالب کیا اللہ نے مسلمانون کو اونپر ساتھ پتھراؤ کے
یہان تک کہ داخل کر دیا مسلمانون نے اونکو گھرون مین اور بطن مکہ سے مراد ہی مکہ یا حدیبیہ اسلیے کہ بعض اوسکا منسوب ہی طرف حرم کے اور
اظفرکم کے معنی ہین کہ قادر و مسلط کیا تمکو ○ ۲۵ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو یعنی جہاد خدا کی راہ مین اور عفو کرنا واسطے تعظیم خانہ کعبہ
کے اسلیے کہ اس آیت کے شان نزول مین یون روایت کیا گیا ہی کہ وقت صلح حدیبیہ کے اسی آدمی کفار قریش سے وقت صبح کے کوہ تنعیم سے
اوترے لئے اور شب خون کیا لشکر اسلام پر صحابہ رضی اللہ عنہم اون سبھون کو قید کر جناب نبوت مآب مین لیے آئے آنحضرت نے اونکو چھوڑ دیا یہ
آیت اوتری اور مراد بطن سے وادی مکہ ہی کہ حدیبیہ ہو اور صحابہ نے وہان اون اسی آدمیون پر فتح پائی ○ بصیرا یہ آگاہ کرتا ہی مومنون کو ساتھ
نصرت اونکی کے اور ذلیل کرنے دشمنون کے اور تحقیق و تاکید ہی سنۃ اللہ کی فرمایا وہ خدا ہی کہ باز رکھے ہاتھ کیون کے لڑنے سے اور مارنے تمہارے
سے اور باز رکھے ہاتھ تمہارے اونکے مارنے سے بسبب صلح کے نہ عجز وضعف کے اور کہا قتادہ نے بطن مکہ سے وہی حدیبیہ مراد ہی اور کہا سدی نے
بطن مکہ سے مراد ہی وادی مکہ مین بعد ان اظفرکم یعنی بعد اسکے کہ نصرت اور فتح اور غلبہ دیا جسنے تمکو اونپر اور بیان اسکا یہ ہی کہ سعد بن جبیر رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ جب اوترے آنحضرت منا مین تو آیا اونکے پاس عتبہ اور خبر دی کہ عکرمہ بن ابی جہل نکلا ہی تمہاری طرف پانسو سوارون مین پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو کہ یہ چچا کا بیٹا تیرا آیا ہی پانسو سوارون مین پس کہا خالد نے انا سیف اللہ پس اوس روز سے آنحضرت نے
اونکا نام سیف اللہ رکھا پھر کہا خالد نے کہ مین حاضر ہون بھیجیے مجکو جہان چاہیے پس متوجہ کیا آنحضرت نے اونکو لشکر کے اوپر پس ملا عکرمہ سے بھگا دیا اللہ
اوسکو یہان تک کہ داخل کیا اوسکو مکے مین پھر آیا دوبارہ پھر بھگا دیا اوسکو اور داخل کیا اندر مکے کے اور خالد نے سبھون کو پتھراؤ کر کر
بھگایا نہ ستایا اسلیے کہ محرم تھے پس یہ آیت اوتری وھو الذی کف ایدیھم الخ ○ زاھد علی

ھم الذین کفروا وصدوکم عن المسجد الحرام والھدی معکوفا ان یبلغ محلہ ولولا رجال مؤمنون ونساء مؤمنت لم تعلموھم ان تطؤھم فتصیبکم منھم معرۃ بغیر علم لیدخل اللہ فی رحمتہ من یشاء لو تزیلوا لعذبنا الذین کفروا منھم عذابا الیما ○

یہ کفار قریش وہی ہین کہ کافر ہوئے اور باز رکھا تمکو مسجد حرام سے اور باز رکھا قربانی کو موقوف رکھے گئے اس سے کہ پہونچے اپنی جگہہ اور اگر نہوتے
مرد مسلمان اور عورتین مسلمان کہ نہین جانتے ہو تم اونکو اگر نہوتا خوف اسکا کہ روند ڈالو تم اونکو پس پہونچے تمکو اونسے گناہ ناداستہ یعنی تصدیق
رؤیا بالفعل متحقق ہوتی اور فتح جلدی میسر ہوتی واللہ اعلم فتح کو موخر کیا خدا نے تا داخل کرے جسکو چاہے اپنی رحمت مین اگر ایک دوسرے
سے جدے ہوتے یہ دونون فریق تو البتہ عذاب کرتے ہم کافرون کو اہل مکہ سے عذاب دردناک ○ ۲۶ وہی ہین جنھون نے انکار کیا اور روکا
تمکو ادب والی مسجد سے اور نیاز کی قربانی کو بند پڑے نہ پہونچے اپنی جگہہ تک اور اگر نہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتین ایمان والیان
جو تمکو معلوم نہین یہ خطرہ کہ اونکو پیس ڈالتے پھر تمپر خرابی ڈالتے بے خبری سے کہ اللہ کو داخل کرنا ہی اپنی مہر مین جسکو چاہے اگر وہ لوگ یکطرف
ہوجاتے تو آفت ڈالتے ہم منکرون کو دکھ کی مار ○ تفسیر یعنی اس آخر سے مین ساری ضد اور بے ادبی کعبے کی اونھین سے ہوئی تھی اور
رہے اونھون نے عمرے والون کو منع کیا اور قربانی نہ بھیجنے دی وقابل تھے کہ اوسی وقت تمہارے ہاتھ سے فتح ہو مگر کہ بعضے مسلمان چھپے تھے مرد و زن اور بعضے ابھی

مسلمان ہونے مقدر تھے اس روز کی فتح مین وہ پیسے جلنے آخر دو برس کی صلح مین جتنے مسلمان ہونے تھے سب ہو چکے اور نکلنے والے مکہ آئے
تب اللہ نے مکہ فتح کروایا ۔ مع ہدی اوس جانور کو کہتے ہین کہ قربانی کے لیے بھیجا جاوے طرف مکے کے اور آنحضرت علیہ السلام ستر اونٹ
لے گئے تھے قربانی کے لیے اور محلہ سے مراد وہ جگہہ کہ حلال ہو یعنی واجب ہوئی نحر اوسپر یعنی ذبح ہونا اوسکا اور یہ دلیل ہے اسپر کہ محصر کی ہدی
کی حلال ہونے کی جگہہ حرم ہے اور مراد جگہہ معہود ہے یعنی منا ۔ بغیر علم یعنی نادانستہ اور معنی یہ ہین کہ تھے مکے مین کتنے ایک لوگ مسلمان بیچ ساتھ مشرکون کے
غیر تمیز اونسے پس کہا گیا کہ اگر نہ ناگوار ہوتا ہلاک کرنا تمہارا مومن لوگون کو کہ ملے ہوئے ہین مشرکون مین اور تم پہچانتے نہین ہو اونکو پھر
پہونچتا تمکو بسبب ہلاک کرنے اونکے کے مکروہ و مشقت البتہ نہ باز رکھتا اللہ تعالی ہاتھ تمہارے اونسے لیدخل اللہ الخ یہ علت ہے محذوف
کی گویا فرمایا اللہ تعالی نے کہ ہوا باز رکھنا تمہارے ہاتھون کا اونسے اور منع کرنا عذاب کرنے سے تو کہ داخل کرے اللہ اپنی رحمت مین
یعنی اپنی توفیق مین واسطے زیادتی خیر و طاعت کے مومنین اونکے کو یا تو کہ داخل کرے اسلام مین اوسکو کہ رغبت کرے اسلام مین مشرکین
اونکے سے ۔ ف مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ کفار مکہ بسبب کفر کے اور منع کرنے تمہارے کے مسجد حرام سے اور روکنے ہدی کے جگہہ
ذبح کی سے مستحق استیصال کے ہین لیکن اس سال تمکو اونکے قتل کرنے سے باز رکھا ہو نہین اسلیے کہ بعضے مومن ضعیف مکے مین ملے ہوئے
کفار کے ساتھ ہین اور بسبب اپنے ضعف کے ہجرت پر قادر نہین ہین اور تم ہر ایک کو اونمین سے پہچانتے نہین اگر قتال کرو تو وہ مومن
بھی نادانستگی مین ہمراہ مشرکون کے مارے جاوین اور تم بسبب اونکے قتل کے گنہگار ہو اور کہا ہے مفسرین نے کہ وہ بہتر مرد و زن تھے کہ مکے
مین اپنا ایمان مشرکون سے پوشیدہ رکھتے تھے اور معنی معرۃ کے ہین گناہ یا دیت یا کفارہ قتل مومن کا نادانستہ دار الحرب مین اور بقول
بعض کے معنی معرۃ کے مشقت اور غم و اندوہ ہین اور بقول بعض کے عیب کرنا مشرکون کا مسلمانون کو ہے کہ انہین مسلمانون نے اپنے اہل دین کو
مار ڈالا لیدخل اللہ الخ یعنی امر تاخیر قتال کا اس سبب سے ہے کہ بعد اس صلح کے خدا جسکو چاہے کفار مکہ سے اسلام مین داخل کرے
پہلے اس سے کہ قتال کرو تم اور بقول بعض کے مراد رحمت سے بخشش و مغفرت اور توفیق زیادتی بھلائیون کی ہے کہ مسلمانون کو پہونچتا بسبب
اتباع امر الٰہی اور نبوی کے ۔ مجمل

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

او سوقت کہ مصمم کیا کافرون نے اپنے دلون مین غیرت کو جنس غیرت جاہلیت کی سے پس اوتاری خدا نے خاطر جمعی اپنی اپنے پیغمبر پر اور
مسلمانون پر اور ثابت کی انپر بات پرہیزگاری کی اور تھے وہ لائق تر ساتھ اوسکے اور اہل اوسکے اور ہے خدا ساتھ ہر چیز کے دانا
یعنی ایک جماعت مسلمانون کی اس صلح کو مکروہ رکھتے تھے آخر الامر خدا تعالی نے خاطر جمعی اونکے دل مین ڈالی تو آنحضرت کی مرضی پر
راضی ہوئے واللہ اعلم ۔ فتح ۔ جب رکھی منکرون نے اپنے دل مین پیچ کنا دانی کی ضد ہی پھر اوتارا اللہ نے اپنی طرف کا چین اپنے رسول
اور مسلمانون پر اور لگے رکھا اونکو ادب کی بات پر اور ہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے اور ہے اللہ ہر چیز سے خبردار ۔ تفسیر ۔ ایک سند
یہ کہ ابھی برس عمرہ نکرنے دیا اور یہ کہ جو مسلمان ہجرت کرے پھیر بھیجو اور اگلے سال عمرے کو آؤ تین دن سے زیادہ نہ رہو اور ہتیار کھلے نہ لاؤ
حضرت نے یہ سب قبول کر لیا ۔ مع مراد کافرون کی حمیت سے کہ وہ الفت ہے اور مومنون کی سکینہ سے کہ وہ وقار ہے یہ کہ روایت کیا گیا ہے
کہ رسول علیہ السلام جب اوترے حدیبیہ مین تو بھیجا قریش نے سہیل بن عمرو اور خویطب بن عبد العزی اور بکر بن حفص کو اسلیے کہ نبی علیہ السلام
سے عرض کرین جاکر کہ اس سال مین پھر جایئے اس شرط پر کہ سال آیندہ کفار قریش تین روز تک مکہ تمہارے لیے خالی کر دین جیسا کہ اوپر ذکر
ہو چکا ہے یہ قصہ غرض کہ یہی کیا گیا اور آپسمین صلح نامہ لکھا گیا پس فرمایا علیہ السلام نے علی رضی اللہ عنہ کو کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس کہا سہیل نے اور اوسکے ساتھیون نے نہین جانتے ہین ہم یہ ولیکن لکھو باسمک اللّٰھم پھر فرمایا آنحضرت نے کہ لکھ ھٰذا ما صالح
علیہ رسول اللہ اھل مکۃ پس کہا اونہون نے کہ اگر جانتے ہم کہ تم رسول خدا کے ہو تو نہ روکتے ہم تمکو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے
ہم تمسے ولیکن لکھو ھٰذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ اھل مکۃ پس فرمایا علیہ السلام نے علی کو کہ لکھدے
جو کچھہ یہ چاہتے ہین فانا اشھد انی رسول اللہ وانا محمد بن عبد اللہ پس ارادہ کیا مسلمانون نے کہ انکار کرین
اسکا اور باز رہین ایسی صلح سے پس اوتاری اللہ نے اپنے رسول پر سکینہ پس وقار و حلم اختیار کیا مسلمانون نے اور جمہور اسپر ہین کہ مراد کلمہ
تقوی سے کلمہ شہادت ہی اور بعضون نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تھے وہ یعنی مومن لائق تر ساتھہ اسکے بنسبت غیر اپنے کے
اور اہل اوسکے یعنی بسبب اہل کر دینا اللہ کے اونکو اور ہی خدا الخ یعنی پس جاری کرتا ہی موافق مصلحت کے ف تھے مومن لائق تر ساتھہ
اوسکے یعنی علم الٰہی مین اور اسی سبب سے مشرف ساتھہ اسلام کے اور صحبت پیغمبر علیہ السلام کے کیا اور کلمہ تقوی کلمہ طیب یا بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہی اور مراد سکینہ سے رضا ساتھہ مرضی پیغمبر کے بیچ اختیار کرنے صلح کے ہی بعد اسکے کہ صلح کو مکروہ جانتے تھے اور حمیت جاہلیت کی یہ تھی
کہ صلحنامے مین اوپر لکھنے بسم اللہ اور محمد رسول اللہ کے راضی نہوئے اور کسی طرح پیغمبر کو اور اونکے یارون کو مکے مین داخل نہونے دیا
اور کہا کہ عرب ہمکو کہینگے کہ محمد علیہ السلام برخلاف اہل مکہ کے مکے مین آئے اس بات سے ہمکو ننگ آتا ہی اور بیچ آخر ذکر قصے صلح
حدیبیہ کے صاحب معالم لایا ہی کہ ابو بصیر مسلمانون مین سے بعد صلح حدیبیہ کے مدینے مین آئے اور چونکہ شرط پھیرنے کی صلح مین مقرر ہوئی تھی سو
کہ دو آدمی اہل مکہ کی طرف سے اونکی طلب کے لیے آئے رسول علیہ السلام نے ابو بصیر کو اونکے ساتھہ کر دیا اخیر قصے تک ذکر کیا کہ جو اوپر تفصیل سے
مذکور ہو چکا ہی یہانتک کہ قریش نے آنحضرت سے کہلا بھیجا کہ آپ اونکو بلا بھیجیے اب جو کوئی مکے سے تمہارے پاس آویگا امن مین ہی آنحضرت نے اونکو
بلا بھیجا اپنے پاس مدینے مین اور جانشین امن مین ہین آیت وھو الذی کف ایدیھم حمیۃ الجاھلیۃ تک نازل ہوئی
کہا ابن عباس نے کہ بھیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ کے اپنے ہدایا یعنی قربانیون مین اونٹنی ابو جہل کی کہ اوسکے سر مین یعنی
ناک مین نتھنی تھی چاندی کی تا کہ جلین کافر اوسکو دیکھکر اور آیا ہی کہ صلح حدیبیہ کے دن آئے عمر رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہین ہم حق پر اور کافر باطل پر کیا نہین ہین مقتول ہمارے جنت مین اور مقتول اونکے دوزخ مین آنحضرت
نے فرمایا ہان کہا عمر نے پس کیون ڈالین ہم نقصان اپنے دین مین یعنی بسبب صلح کے اور پھر جاوین حال آنکہ نہین حکم کیا ہی اللہ نے درمیان
ہمارے اور درمیان اونکے کچھہ پس فرمایا آنحضرت نے بلا شبہہ مین رسول خدا کا ہون اور ہرگز نہین ضائع کریگا مجکو اللہ کبھی پس پھرے عمر غصے کی
حالت مین پھر نہ صبر کیا یہانتک کہ آئے ابو بکر کے پاس اور کہا ای ابو بکر کیا نہین ہین ہم حق پر اور کافر باطل پر کہا ابو بکر نے ہان کہا عمر نے کیا
نہین ہین مقتول ہمارے جنت مین اور مقتول اونکے دوزخ مین کہا ہان کہا عمر نے پس کیون ڈالین ہم نقصان اپنے دین مین اور پھر جاوین ہم کہا
ابو بکر نے بلا شبہہ وہ رسول خدا کے ہین اور ہرگز نہین ضائع کریگا اونکو اللہ کبھی پس اوتری سورۂ فتح پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عمر کے پاس کسیکو پھر پڑھائی اونکو یہ سورت کہا عمر نے یا رسول اللہ کیا فتح ہی یہ فرمایا آنحضرت نے ہان ہی اور کہا ابن عباس اور
مجاہد اور قتادہ اور ضحاک اور عکرمہ اور سدی اور ابن زید اور اکثر مفسرین نے کہ کلمہ تقوی لا الٰہ الا اللہ ہی اور روایت کیا گیا ہی ابی
بن کعب سے بطریق مرفوع کے اور کہا علی اور ابن عمر نے کہ کلمہ تقوی لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ہی اور کہا عطا بن رباح نے وہ
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ہی اور کہا عطا
خراسانی نے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور کہا زہری نے کہ وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی کہا ابن عباس
نے بیچ تفسیر والزمھم کلمۃ التقوی کے کہ وہ گواہی دینی لا الٰہ الا اللہ کی ہی اور وہ سر ہی تقوی کا [illegible]

معا + تنبیہ + جملہ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى سے خوبی اور تاکید تقوے کی معلوم ہوئی کیونکہ اللہ صاحب نے اپنے بندونپر احسان جتایا کہ ثابت کیا اونکو پرہیزگاری کی بات پر قرآن شریف مین اور حدیث مین جابجا التقوی کی تاکید ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهَا رَأْسُ اَمْرِكَ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ اُمَّتِيْ وَلْيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْرِفُ مِنْ نَفْسِكَ وَاخْزُنْ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّكَ بِهٖ تَغْلِبُ الشَّيْطٰنَ + یعنی وصیت کرتا ہون مین تجھے ساتھ پرہیزگاری اللہ تعالی کے اسلیے کہ بیشک وہ سرہے تیرے امر دین کی اور لازم کر جہاد کو کہ تحقیق وہ رہبانیت ہی میری امت کی + ف + رہبانیت اگلی امتون مین ایسی تھی جیسے ہندؤن مین جوگ ہی کہ دنیا کا کاروبار سب چھوڑکر اپنے پر محنت و مشقت اختیار کرتے ہین بیوی نہین کرتے اپنے تئین نامرد کر ڈالتے ہین اچھے کھانے چھوڑ دیتے ہین وغیر ذلک پس فرمایا آنحضرت نے کہ جہاد کیا کرو کہ میری امت کی رہبانیت یہی ہی + اور چاہیے کہ باز رکھے تجکو لوگون کی عیب گیری سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو اپنے نفس سے یعنی جو عیب تجھے اپنی ذات مین جانتا ہی اوس سے اورونکو کیا عیب کرتا ہی اور بند کر اپنی زبان کو مگر نیکی سے اسلیے کہ تحقیق تو اس سے غالب ہوگا شیطان پر اور اس تقوے ہی کی خوبی سے یہ فرمایا کہ اَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی کھلاؤ کھانا اپنا پرہیزگارون کو + اور دو خیر اپنی مومنون کو + ف + خیر و احسان مومنون کے ساتھ کرنا واجب ہی جتنا تقوی زیادہ اوتنا ثواب احسان کا زیادہ اور بہت سی تاکید و فضیلت آئی ہی تقوے کی چنانچہ اوپر کچھ مذکور ہو چکا ہی اسکا پھر تقوی تمام اعضا کا حاصل کرے سر کا آنکھ کا ناک کا کان کا زبان کا دل کا پیٹ کا ہاتھ کا ستر کا پانون کا تمام بدن کا اور تقوی اپنے نفس کے لیے بھی حاصل کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی سکھاوے جیساکہ پاک پروردگار فرماتا ہی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ + یعنی ای مومنون بچاؤ اپنے نفسون اور اپنے گھر والون کو آگ سے کہ ایندھن اوس آگ کے آدمی اور پتھر ہین اور اسکو جو کلمۃ التقوی فرمایا مراد یہ ہی کہ اسکے سبب سے بچتا ہی آدمی دنیا اور آخرت کی برائیون سے چنانچہ براء بن عازب کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ + یعنی مسلمان جب سوال کیا جاتا ہی قبر مین گواہی دیتا ہی یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہین پس یہی قول اللہ تعالی کا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ تعالی اون لوگونکو کہ ایمان لائے ہین ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے + ف + یعنی اس آیت مین مراد قول ثابت سے یہی کلمہ شہادت کا ہی کہ مومن قبر مین پوچھا جاتا ہی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس اس شہادتین مین جواب تینون کا ہی اور آیت مین جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ مومنون کو ساتھ بات محکم کے زندگانی دنیا اور آخرت مین پس ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اس طرح جواب دینگے اور نجات پاوینگے اور ثابت رکھنا دنیا مین یہ ہی کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھتا ہی جب امتحان کیے جلتے ہین اگرچہ آگ مین ڈالے جاوین کچھ شبہہ نہین لاتے اسمین اور اس آیت سے فضیلت صحابہ کی بھی معلوم ہوئی کہ فرمایا وَكَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا یعنی اور یہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے پس عیاذًا باللہ جو اشقیا صحابہ کو کافر یا بد دین جانتے ہین وہ گویا منکر ہین اللہ کے اس قول کے کہ وہ تو فرماتا ہی وَكَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا اور یہ ایسا کچھ جھک مارتے ہین اور اسمین سے یہ بھی اشارہ نکل سکتا ہی کہ جب اللہ صاحب نے اس کلمے کو کلمۃ التقوی یعنی سبب بچاؤ کا آگ جہنم وغیرہ سے فرمایا تو کلمہ گو یون کو چاہیے کہ ایسا ہی کلمہ پڑھین کہ آگ جہنم وغیرہ کی آفت سے بچین منافقون کا سا کلمہ نہ پڑھین کہ زبان سے تو اقرار کرتے تھے اور دل مین کچھ عظمت خدا اور رسول اور شریعت کی نہ رکھتے تھے پورا کلمۃ التقوی اونکے

حق مین جب ہوکہ بسبب اتباع شریعت کے بالکل دوزخ کی آگ سے بچین پاک پروردگار فرماتا ہی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً یعنی اے مومنون پورے داخل ہو اسلام مین پس اس ایک حدیث پر عمل کرنا کفایت کرتا ہی اس باب مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تُوْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الزَّاکِیَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهٗ بِکَثْرَةِ ذِکْرِکُمْ اِیَّاهُ یعنی توبہ کرو طرف رب اپنے کے پہلے مرنے سے اور سبقت کرو اچھے کامون کی طرف پہلے مشغول ہونے سے یعنی بیماری مین مشغول ہوجاؤ یا اور کسی صدمے مین گرفتار ہوجاؤ اور فرصت ہاتھ سے جاتی رہے اس سے پہلے اچھے کامون کی طرف دوڑو اور ملاسے جاؤ اوس چیز کو جو درمیان تمہارے اور درمیان اوسکے ہی ساتھ بہت یاد کرنے اپنے کے اوسکو یہ حدیث شہاب مین ہی ف یعنی تم مین اور پروردگار مین جو نسبت ہی اوسے ملائے جاؤ ذکر سے اوس پروردگار کے اگر یاد اوسکی چھوڑ دوگے تو وہ بات جاتی رہیگی اور زیادہ غفلت ہوگی تو نسبت بالکل جاکر کراہت اور عداوت پیدا ہوگی نعوذ باللّٰہ من غضب اللّٰہ غفلت بہت بری چیز ہی جب غفلت جائے تو توبہ و استغفار کرے اور ذکر مین مشغول ہووے ❊

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا ○

البتہ تحقیق سچ کیا خدا نے اپنے پیغمبر کو خواب مطابق واقع کے ساتھ اس مضمون کے کہ البتہ داخل ہوگے تم مسجد حرام مین اگر خدا نے چاہا ہی باامن سر مونڈانے والے اپنے سرون کو اور کتروانے والے نڈر پس جانا اللہ نے جو کچھ نہین جانا تمنے پس میسر کی آگے اس سے ایک فتح نزدیک فتح ❊ اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہورہو گے ادب والی مسجد مین اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سرون کے اور کترتے بے خطرہ پھر جانا جو تم نہین جانتے پھر ٹھہرادی اوس سے ورے ایک فتح نزدیک ❊ ف یعنی سچ کہا اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر سے سچ خواب اونکے اور نہین جھوٹ فرمایا اوسنے اور روایت کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا خواب مین بیچ مدینے کے پہلے نکلنے کے طرف حدیبیہ کے کہ مین اور میرے اصحاب داخل ہوئے ہین مسجد حرام مین باامن اور سر منڈاتے ہین اور بال کترواتے ہین یعنی جیسا کہ احرام سے نکلنے کے وقت کرتے ہین پس بیان کیا خواب اپنے صحابہ کے آگے پس خوش ہوئے وہ اور جانا اونھون نے کہ داخل ہونگے مکے مین اسی برس اور کہا اونھون نے کہ خواب رسول اللہ کا حق ہی پس جب کہ نہ داخل ہوئے اوس مین اور حدیبیہ سے صلح کرکر پھرے تو کہا عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقون نے واللہ مَا حَلَقْنَا وَلَا قَصَّرْنَا وَلَا رَاَیْنَا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ یعنی قسم خدا کی نہین سر منڈایا ہمنے اور نہ کتروائے بال ہمنے اور نہ دیکھا ہمنے مسجد حرام کو پس اوتری یہ آیت کہ خواب وسکا سچا ہی ولیکن بنابر حکمت کے اس سال مین تاخیر ہوئی اور سال آیندہ مین ظہور اوسکا ہوگا جیسا کہ فرمایا لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ الخ اور روایت کیا گیا ہی مجمع بن جاریۃ انصاری سے کہ کہا حاضر ہوئے ہم حدیبیہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہ پھرے ہم حدیبیہ سے ناگہان آدمی نشاط مین لاتے تھے اونٹون کو سرود سے سو کہا بعضون نے کہ کیا حال ہی لوگون کا کہا لوگون نے کہ وحی کی گئی ہی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا مجمع نے پس نکلے ہم کاپتے ہوئے پس پایا ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے اونٹنی پر نزدیک کراع غمیم کے پس جب کہ جمع ہوئے لوگ پڑھی حضرت نے اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا پس کہا عمر نے کیا یہ فتح ہی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے ہان قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی پس اسمین دلیل ہی اسپر کہ مراد فتح سے صلح حدیبیہ ہی اور تعبیر خواب کی ظاہر ہوئی سال آیندہ مین پس فرمایا اللہ جل شانہ نے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ یعنی خبر دی کہ خواب جو دکھایا اپنے رسول کو پہلے نکلنے کے طرف حدیبیہ کے وہ اور اصحاب اونکے داخل ہونگے مسجد حرام مین صدق و حق ہی اور بالحق یعنی ساتھ حکمت بالغہ کے اور حکمت اوسمین یہ تھی کہ منظور تھا آزمایش کرنا اور تمیز کرنا درمیان مومن مخلص کے اور درمیان اوسکے کہ اوسکے دل مین مرض ہی

کفار آن در موسم با ... قبول ... بسبب ... لفت کن ... نسبت ... بعد از ... در وعدہ دخول ... قال اللہ ... عمرہ ... عن اللہ ...

یعنی شک و نفاق اور جائز ہی یہ کہ ہو بالحق قسم پھر یا تو قسم ہی اوس حق کی کہ جو نقیض ہی باطل کی یا قسم ہی اوس حق کی کہ وہ اسمائے الٰہی سے ہی
پس جانا جو کچھ الخ یعنی حکمت تاخیر فتح مکہ کی سال آیندہ تک مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ یعنی ورے فتح مکے کے فتحًا قریبا وہ فتح ہونا خیبر کا ہی تاکہ تسکین
پاوین اوس سے دل مومنون کے میسر ہونے سے فتح موعود تک ✤ مل معا بحر ✤ متعلق مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ الخ کے ابن عمر سے منقول ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی بال کترنے والے والون
کے لیے بھی ایسا ہی فرمائیے فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ
عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فرمایا وَالْمُقَصِّرِيْنَ انتہی اس سے فضیلت سر منڈانے والون کی وقت نکلنے کے
احرام سے معلوم ہوئی کہ تین بار سر منڈانے والون کے لیے دعا کی آنحضرت نے اور چوتھی بار مین کترانے والے بالون کے لیے اور بعضی روایت
مین تیسری بار مین انکے لیے دعا کرنی آئی ہی ✤ اور روایت مین آیا ہی کہ دعا کی آنحضرت نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ تین بار لوگون نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ وَالْمُقَصِّرِيْنَ فرمایا وَالْمُقَصِّرِيْنَ اور کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَيْسَ عَلَى
الْمُحَلِّقِيْنَ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاۤءِ التَّقْصِيْرُ ✤ در منثور ✤ اِنْ شَاۤءَ اللّٰهُ بمعنی تحقیق کے ہی نہ بمعنی تعلیق کے پس اگر
کہے تو کہ سب چیزین اللہ کی خواہش سے ہوتی ہین پس یہان اِنْ شَاۤءَ اللّٰهُ کا لانا کیا معنی جواب اسکا یہ ہی کہ کافر منکر تھے اس خواب کے کہتے تھے
ظہور اسکا نہین ہوگا خداوند تعالیٰ نے تاکید کے لیے مقید کیا وعدے کو ساتھ مشیت کے یعنی حکم اور مشیت میری یہ ہی اور ہر چند یہ
شرط کا ہی لیکن مراد اس سے تحقیق ہی اور لغت عرب مین یا تساع جائز ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ثُمَّ اِذَا شَاۤءَ اَنْشَرَهٗ اور بعضون
نے کہا کہ یہ بندون کو ادب سکھلانے کے لیے فرمایا کہ خبر نہ دین کسی امر کی زمانہ آیندہ مین جب تک کہ نہ ملاوین ساتھ اوسکے اِنْ شَاۤءَ اللّٰهُ تعالیٰ
اور تیسرے یہ کہ استثنا راجع ہی طرف وقت دخول کے نہ طرف اصل دخول کے یعنی اِنْ شَاۤءَ اللّٰهُ قَدَّمَهٗ وَاِنْ شَاۤءَ اَخَّرَهٗ اور
بعضون نے کہا کہ اِنْ بمعنی قد کے ہی ای قَدْ شَاۤءَ اللّٰهُ اور اِنْ بمعنی قد کے بہت آیا ہی یعنی تحقیق مسجد حرام مین داخل ہوگے اور بعضون نے یہ معنی
کہے ہین کہ مسجد حرام مین داخل ہوگے اور تحقیق خدا عز وجل نے چاہا ہی کہ داخل ہو تم مسجد حرام مین اور بعضون نے کہا کہ اِنْ شَاۤءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ استثنا داخل ہونے سے نہین ہی و لیکن استثنا بھی وصف داخل ہونے سے یعنی لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاۤءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ [illegible] بعضون نے کہا کہ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ خطاب ہی آنحضرت کے سب یارون کو کہ تحقیق تم داخل ہوگے
اور چاہا ہی خدا عز وجل نے کہ ان یارون مین سے بعضے جیوینگے اوس وقت تک اور بعضے نہین جینے کے یہ استثنا اوسنے ہی کہ نہین
جینے کے اور نہین رہین گے اوس وقت تک ✤ زاہدی ✤

هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

وہی ہی وہ کہ بھیجا اپنے پیغمبر کو ساتھ ہدایت کے اور دین راست کے تو کہ غالب کرے اوسکو سب دینون پر اور بس ہی خدا اظہار کرنے والا حق کا
✤ تفسیر ✤ وہی ہی جسنے بھیجا اپنا رسول راہ پر اور سچے دین پر کہ اوپر رکھے اوسکو ہر دین سے اور بس ہی اللہ حق ثابت کرنے والا ✤ تفسیر حق
اس دین کو اللہ نے ظاہر مین بھی سب سے غالب کر دیا ایک مدت اور دلیل سے غالب ہی ہمیشہ ✤ موضح ✤ ہدی سے مراد ہی توحید اور دین حق
سے اسلام سب دینون پر یعنی مشرکین اور اہل کتاب وغیرہما کے دینون پر اور غلبہ دین اسلام کا متحقق کیا اللہ سبحانہ نے نہین رکھتا ہی
تو کوئی دین مگر کہ اوسپر اسلام کو غلبہ اور عزت ہی یا غلبہ اس اعتبار سے ہی کہ یہ دین تمام دینون حق کو نسخ کرنے والا ہی اور باطل دینون کو
باطل کرنے والا اور بعضون نے کہا کہ یہ غلبہ وقت اوترنے عیسی علیہ السلام کے ہوگا کہ جس وقت نہین باقی رہیگا روے زمین پر
کوئی کافر اور بعضون نے کہا کہ مراد غلبہ دین سے ظاہر کرنا اسلام کا ہی ساتھ دلیلون کے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یعنی اور بس ہی اللہ

کہ جو ہوتی ہے بسبب سجدے کے اور عطا سے منقول ہے کہ روشن ہو گئے چہرے اونکے بسبب بہت نماز پڑھنے کے راتوں کو بسبب فرمانے آنحضرت علیہ
السلام کے مَنْ كَثُرَ صَلَاتُهٗ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهٗ بِالنَّهَارِ مثال اونکی یعنی صفت اونکی [?] ہوتا ہوا یعنی پہلے پتلا تھا پھر موٹا ہو گیا
خوش لگتا الخ یعنی خوش ہوتے ہیں اوسکی قوت سے اور کہا بعضون نے کہ لکھا ہوا ہے انجیل میں کہ قریب ہے کہ نکلیگی ایک قوم کہ بڑھینگے مانند بڑھنے
کھیتی کے حکم کرینگے اچھی باتوں کا اور منع کرینگے بری باتوں سے اور عکرمہ سے ہے کہ نکالا اپنا ساتھ ابی بکر کے پس قوی کیا ساتھ عمرؓ کے پھر
موٹا ہوا ساتھ عثمانؓ کے پھر کھڑا ہوا ساتھ علیؓ کے اور یہ مثال ہے کہ بیان کی اللہ تعالی نے ابتدائے امر اسلام کی اور ترقی اوسکے کی
زیادتی میں یہان تک کہ قوی و مستحکم ہوا اسلیے کہ نبی علیہ السلام اوٹھے تن تنہا پھر قوی کیا اونکو اللہ تعالی نے بسبب اونکے کہ ایمان لائے
ساتھ اونکے جیسا کہ قوی ہوتا ہے پیدا ہوا بسبب و بار زد کرنے کے بھٹون کے کہ جو پھوٹتے ہیں اوسکی جڑ میں سے یہان تک کہ خوش لگتا ہے کسانوں کو
پھر فرمایا کہ یہ بڑھانا اور ترقی اونکی زیادتی و قوت میں اسلیے ہوئی کہ تا کافر اونکو دیکھکر جلین اور یہ آیت رد کرتی ہے روافض کے قول کو کہ
وہ جو کہتے ہیں کہ صحابہ کافر ہو گئے تھے بعد وفات نبی علیہ السلام کے اسلیے کہ وعدہ مغفرت کا اور اجر عظیم کا نہیں ہوتا ہے مگر جبکہ
ثابت رہین اسلام پر حالت حیات میں پھر فرمایا سخت ہیں الخ مانند شیر کے بکری کے بچے پر نہیں رحم کرتے کافروں پر کبھی مہربان الخ
یعنی چاہتے ہیں بعض اونکے بعض کو جیسے چاہتا ہے باپ بیٹے کو جیسے کہ فرمایا اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
کہا ہے علمانے کہ یہ صفت سب صحابہ کی ہے اور یہ بھی ہے کہ ہر کلمے سے اشارہ ہے شخص معین کی طرف صحابہ میں سے چنانچہ کلمہ مَعَهٗ اشارہ
ہے طرف صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ دلیل اوسکی ہے اور اَشِدَّآءُ کنایہ ہے ساتھ فاروق کے کہ کوئی شخص سختی کرنے میں
کفار کے ساتھ اونکے برابر نہیں تھا اور رُحَمَآءُ اشارہ ہے ساتھ ذی النورین کے کہ رحم و مہربانی اونکی مشہور ہے اور رُكَّعًا سُجَّدًا
اشارہ ہے علی مرتضیؓ کی طرف کہ اکثر اوقات نماز میں مشغول رہتے تھے اور يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا باقی عشرہ مبشرہ اور بقولے تمام اصحاب ہیں
اور تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا جو فرمایا خبر دی اونکی کثرت نماز کی اور مداومت کرنے کی اوس پر طلب کرتے ہیں فضل کو الخ یعنی طالب اسکے ہیں
کہ داخل کرے اللہ تعالی اونکو جنت میں اور راضی ہو اون سے اور لفظ سِيْمَا جو بمعنی نشانی اور علامت کے ہے اختلاف کیا ہے علمانے کہ
مراد اس سے کیا ہے بعضونے تو کہا کہ وہ نور اور سفیدی ہے کہ صحابہ کے چہروں میں ہوگی روز قیامت کے کہ وہ پہچانے جاوینگے بسبب اوسکے کہ
اونھوں نے سجدے کیے تھے دنیا میں یہ روایت عطیہ عوفی کی ہے ابن عباس سے اور کہا عطا بن ابی رباح اور ربیع بن انس نے کہ روشن ہو گئے
تھے چہرے اونکے کثرت نماز سے اور کہا شہر بن حوشب نے کہ ہونگی اونکے چہروں کی سجدوں کی جگہہ مانند چودھوین رات کے چاند کے اور کہا
اوروں نے کہ وہ سمت حسن اور خشوع اور تواضع ہے اور یہ روایت والبی کی ہے ابن عباس سے ہے اور یہی قول مجاہد کا ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ
سجود کے سبب سے خشوع اور نشانی نیک پیدا ہوتی ہے کہ پہچانے جاتے ہیں اوس سے اور کہا ضحاک نے کہ وہ زردی چہرے کی ہے بسبب شب بیداری
کے اور کہا عکرمہ اور سعید بن جبیرؓ نے کہ وہ اثر مٹی کا ہے پیشانیوں پر کہا ابو العالیہ نے کہ وہ سجدہ کرتے تھے مٹی پر نہ کپڑوں پر کہا عطا
خراسانی نے کہ داخل ہیں اس آیت میں تمام وہ لوگ کہ محافظت کرین پانچوں نمازوں پر اور کہا حسن نے جب دیکھے تو اونکو جانے تو اونکو بیمار
حال آنکہ نہیں ہیں وہ بیمار اور مانند کھیتی کے ہیں الخ یہ مثل کھیتی کی اللہ صاحب نے بیان فرمائی آنحضرتؐ کے اصحاب کے لیے کہ اول تھوڑے
اور ضعیف تھے رفتہ رفتہ بہت اور غالب ہو گئے كَمَثَلِ زَرْعٍ الخ کہا حسن بصری رضی اللہ عنہ نے زَرْعٍ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اَخْرَجَ
شَطْئَهٗ ابو بکرؓ فَاٰزَرَهٗ عمرؓ فَاسْتَغْلَظَ عثمانؓ یعنی قوی ہوا اسلام بسبب عثمان رضی اللہ عنہ کے فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ علی بن ابی طالب
کہ مستقیم ہوا اسلام بسبب سیف علیؓ کے يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ مومن اور یہ قید ہے کرنا خدائے تعالی کا اونکو بسبب اسکے ہے کہ کفار اونکے سبب سے
غصے میں آوین مارے حسد کے اور امام قشیری نے فرمایا کہ موافق اس آیت کے جو کوئی اصحاب پر غصہ کرے اور اونکو دشمن رکھے داخل کفار میں ہے اور

امام مالک رح سے بھی اثبات کفر رافضیون کا اس آیت سے روایت کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّةِ اور فرمایا اَرْحَمُ اُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَاَشَدُّهُمْ
فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ الخ یعنی بڑے رحیم میری امت کے ابوبکر ہین اور نہایت
سخت اونکے امر خدا مین عمر ہین اور بہت سچے اونکے حیا مین عثمان اور بڑے فرائض دان اونکے زید بن ثابت اور بڑے قاری اونکے ابی بن کعب
اور بہت علم رکھنے والے اونکے ساتھ حلال و حرام کے معاذ بن جبل اور ہر امت کا ایک امین ہی اور امین اس امت کے ابوعبیدہ بن الجراح اور بڑے
قاضی اونکے علی رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ کہا مینے آنحضرت علیہ السلام سے کہ کونسا شخص لوگون مین بہت پیارا ہی طرف
آپکے فرمایا عایشہ پس کہا مینے کہ مردون مین سے کون ہی بہت پیارا فرمایا باپ اوسکا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کہا مینے پھر کون پس فرمایا عمر
بن الخطاب پھر شمار کیا اور کئی آدمیون کو اور فرمایا کہ پیروی کرو اون لوگون کی کہ بعد میرے حاکم ہونگے میرے اصحاب مین سے کہ وہ ابوبکر و عمر ہین اور
طریق اختیار کرو عمار کا اور چنگل مارو ساتھ عہد عبداللہ بن مسعود کے اور آیا ہی کہ ایک دفعہ کوہ احد کانپا اور اوسپر تھے نبی علیہ السلام اور ابوبکر
اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُثْبُتْ اُحُدُ یعنی ٹھہر رہ اے احد نہین ہی تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا عہد کیا طرف میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دوست رکھتا تجھکو مگر مومن اور نہین دشمن رکھتا
تجھکو مگر منافق اور فرمایا جو کوئی میرے اصحاب مین سے کسی مین ہین مریگا روز قیامت کے نور اور قاید اونکا یعنی سردار ہوگا کہ محشر مین لوگون کو اپنے
ساتھ لیجاویگا اور عشرہ مبشرہ اور اور صحابہ کے حق مین بھی حدیثین بہت وارد ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ
اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ
اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ فَیُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَهٗ یعنی ڈرو اللہ سے میرے
صحابہ کے مقدمے مین مت پکڑو تم اونکو نشانہ لعن و طعن کا پیچھے میرے پس جسنے دوست رکھا اونکو پس بسبب محبت میری کے دوست رکھا اونکو اور جسنے
بغض رکھا اونسے پس بسبب بغض میرے کے بغض رکھا اونسے اور جسنے ایذا دی اونکو پس تحقیق ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو پس تحقیق ایذا دی
اوسنے اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو پس قریب ہی یہ کہ ماخوذ کریگا وہ اوسکو پس جب انکے حق مین ایسا کچھ فرمایا تو اور کیا کچھ باقی رہا اور انکے
حق مین یہ بھی آیا ہی وَمَنْ سَبَّهُمْ فَقَدْ سَبَّنِیْ یعنی حضرت نے فرمایا کہ جسنے برا کہا صحابہ کو پس تحقیق برا کہا اوسنے مجھکو پس اس سے معلوم ہوا
کہ بغض صحابہ کا بغض رسول کا اور برا کہنا صحابہ کا برا کہنا رسول کا ہی اور یہ بالیقین و بالاتفاق کفر ہوتا بحدیکہ توبہ رسول کے برا کہنے والے کی
قبول نہین ہی سوائے قتل کے کچھ اور حکم ہی نہین ہی اوسکا بیچ کتاب فتح القدیر کے کہ فقہ حنفی مین ہی لکھا ہی کہ جو کوئی بغض رکھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہوتا ہی مرتد پس برا کہنا بطریق اولی باعث ارتداد کا ہوگا پھر قتل کیا جاوے ازراہ حد ہمارے نزدیک پس نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی
بیچ اسقاط قتل کے اور تنویر شرح اشباہ مین ہی کہ نہین صحیح ہی ارتداد نشے والے کا مگر ارتداد بسبب برا کہنے نبی علیہ السلام کے پس تحقیق قتل کیا
جاوے اور نہ معاف کیا جاوے اوسکو کذا فی البزازیہ اور یہ بھی تنویر مین ہی فی الجوهرة سَبُّ الشَّیْخَیْنِ وَلَعْنُهُمَا کُفْرٌ الخ یعنی کتاب
جوہرہ مین ہی کہ برا کہنا شیخین کا اور لعن کرنا اونکو کفر ہی اور واجب ہی قتل اسکے مرتکب کا پھر اگر رجوع کرے اور توبہ کرے اور تجدید اسلام
کی کرے تو آیا قبول کیجاوے توبہ اوسکی یا نہین کہا صدر شہید نے کہ نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی اور اسپر عمل کیا ہی فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے
اور ابو نصر دبوسی نے اور یہی مختار ہی کہ نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی اور غایۃ البدایہ مین بیچ کتاب امامت کے لکھا ہی وَهُمَا الْمُخْتَارُ
لِلْفَتْوٰی اور حکم برا کہنے اور بغض رسول کا مانند اسکے ہی چارون اماموں کے نزدیک کہ کافر ہوتا ہی اور قتل اوسکا واجب ہی اور بیچ برا کہنے

قال ابو بکر بن [illegible]

[illegible]

صحابہ کے بھی امام احمدؒ اور امام مالکؒ متفق ہین اوپر کفر اور قتل کرنے کے مثل مرتد کے ساتھہ روایت مشہور کے چنانچہ بیچ اقناع فقہ حنبلی
کے ترغیب وغیرہ سے نقل کیا ہی اور ایک روایت مین امام احمد سے فاسق اور مبتدع ہین لیکن مارنا تو بھی چاہیے اور ایک روایت مین ہی کہ
تعزیر و تادیب کرے اور مذہب امام شافعیؒ کا مثل دونون مذہبون مذکورین کے ہی پس ہر مسلمان کو برا کہنے اور بغض رکھنے تمام صحابہ
کے سے پرہیز کرنا واجب ہی اور ذکر اونکا سوائے خیر کے نکرے والا ساکت رہے اور انکی آپسکی نزاع کو سپرد خدا کرے اوسنے خبر دی ہی
کہ روز قیامت کے انکی آپسکی نزاع کو انکے سینون سے نکالیگا الله اونکا مین اور سوائے شفیق کے آپسمین نہونگے اور ضمیر منہم کی بیچ آیت وعد
الله الذین امنوا وعملوا الصلحت منہم جنس صحابہ کی طرف پھرتی ہی اور بقول منہم بمعنی اس امت سے اور بقول مِن
صلہ ہی یعنی زائد ہی پس سب اصحاب مغفور ہین رحمآء بینہم حضرت عائشہ رضی الله عنہ روایت کرتی ہین کہ جب مر سعد بن معاذ
تو حاضر ہوئے اونکے جنازے پر رسول خدا صلی الله علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمدؐ کی اوسکے ہاتھہ مین ہی بلاشبہ مین
البتہ پہچانتی تھی رونا ابوبکر کا جدا اور عمر کا رونا جدا اس حال مین کہ مین اپنے حجرے مین تھی اور تھے وہ جیسے کہ فرمایا الله تعالی نے
رحمآء بینہم کسینے کہا پس کیونکر تھے رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کرتے پس کہا کہ نتھی بہتی آنکھہ آنحضرت کی کسی پر ولیکن وہ جب غمگین
وغصے ہوتے تو پکڑ لیتے داڑھی اپنی۔ اور فرمایا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے لا یرحم الله من لا یرحم الناس یعنی نہین رحم کرتا
الله اوس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر۔ اور فرمایا من لم یرحم صغیرنا ویعرف حق کبیرنا فلیس منا یعنی جو کوئی نہ رحم کرے
ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے حق ہمارے بڑے کا پس نہین ہی ہم مین سے یعنی ہماری راہ پر۔ اور فرمایا لا تنزع الرحمۃ الا من شقی یعنی
نہین نکالی جاتی ہی رحمت مگر بدبخت کے دل سے۔ اور فرمایا انما یرحم الله من عبادہ الرحمآء یعنی نہین رحم کرتا الله اپنے بندون
مین سے مگر رحیمون پر۔ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول الله تعالی کے سیماھم کہ کہا آگاہ ہو کہ اس سیما سے وہ نشانی نہین مراد ہی
کہ جو تم گمان کرتے ہو یعنی گھٹے وغیرہ ولیکن وہ نشانی اسلام کی ہی اور اچھی خصلت و خو اور خشوع۔ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول
الله تعالی کے سیماھم فی وجوھھم کہا السمت الحسن۔ اور فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ انبیا فخر کرینگے
آپسمین کہ کون اونمین سے یار بہت رکھتا ہی اپنی امت مین سے پس امید رکھتا ہون مین یہ کہ ہوون مین اوس دن اکثر اونکا یعنی میرے یار
بہت ہونگے اور سب وارد ہونگے یعنی میدان محشر مین اور ہر شخص انبیا مین سے اوس دن کھڑا ہوگا حوض پر اوسکے ہاتھہ مین عصا ہوگا بلاویگا
اوسکو کہ پہچانیگا امت اپنی سے اور ہر امت کے لیے سیما یعنی نشانی ہوگی کہ پہچانیگا اونکو نبی اونکا اوس سے۔ سائب بن یزید کے پاس ایک شخص آیا
اس حال مین کہ اوسکے مونہہ پر نشان سجود کا تھا پس کہا سائب نے کہ تحقیق خراب کیا اسنے اپنے مونہہ کو آگاہ ہو قسم خدا کی نہین ہی یہ وہ سیما کہ
الله صاحب نے بیان فرمائی اور تحقیق نماز پڑھی مینے اپنے مونہہ کے بل اسی برس نہین نشان پڑا سجدہ کا میری پیشانی پر۔ اور ابن عباسؓ آنحضرت سے
نقل کرتے ہین بیچ تفسیر سیماھم کے کہ فرمایا کہا میرے لیے جبرئیلؑ نے کہ جب دیکھتا ہو تمین طرف ایک شخص کے آپکی امت مین سے تو پہچانتا
ہون مین کہ وہ اہل صلوۃ سے ہی بسبب نشان ہونے کے اور جسوقت کہ صبح کرتا ہی پہچانتا ہون مین کہ اوسنے نماز پڑھی ہی رات کو اور وہ نشانی
ای محمد پارسائی ہی دین مین اور حیا اور نیک خصلت۔ اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کہا لکھا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے طرف یہود خیبر کے
بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله صاحب موسی واخیہ المصدق لما جآء بہ موسی الخ یعنی
محمد رسول الله کی طرف سے کہ جو یار ہی موسی کا اور اوسکے بھائی کا تصدیق کرنے والا اوس چیز کی کہ لایا اوسکو موسی آگاہ ہو ای یہود بلا
الله نے فرمایا تمکو ای گروہ اہل توریت کے اور بلاشبہ تم البتہ پاتے ہو اسکو اپنی کتاب مین محمد رسول الله والذین معہ اشدآء
علی الکفار رحمآء بینہم اخیر سورت تک۔ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر ذلک مثلھم فی التورىة الخ کے کہ مراد یہ ہی کہ

لکھی گئی ہین یہ دونون مثالین توریت و انجیل مین پہلے اسکے کہ پیدا کرے اللہ آسمان و زمین + عمار مولی بنی ہاشم کے سے منقول ہی
کہ کہا پوچھا مینے ابوہریرہؓ سے حال تقدیر کا کہا ابوہریرہؓ نے اکتفا کر اس سے ساتھ آخر سورہ فتح کے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ
اخیر سورت تک یعنی اللہ تعالی نے صفت بیان کی اونکی پہلے پیدا کرنے اونکے + حضرت عائشہؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حکم کیے گئے ہین استغفار کرنے کا پھر برا
کہتے ہین اونکو لوگ + درمنثور تنبیہ + اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کافرون سے سختی کرنی چاہیے اور مومن بھائیون پر
رحم اگر بدعتی و گمراہ ہو تو بھی اوسپر رحم کرنا چاہیے بموجب حدیث اَلنُّصْحُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ کے اور اگر کوئی یہ کہے کہ بدعتی کے حق مین آیا ہی مَنْ وَقَّرَ
صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ تو جواب اسکا یہ ہی کہ توقیر اور چیز ہی اور رحم کرنا اور چیز ہی توقیر کے معنی ہین تعظیم
کرنی اور رحم کرنا قبیل نصح سے ہی جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا یعنی مدد کر اپنے بھائی
مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ مظلوم کی تو مدد البتہ ہو سکتی ہی ظالم کی کیونکر مدد کرین فرمایا منع کرے تو اوسکو
ظلم سے بس یہی مدد کرنی تیری اوسکو بس حاصل یہ ہی کہ بدعتی و گمراہ پر رحم کرنا یہ ہی کہ حتی الوسع اوسکے سمجھانے کے درپے ہو بسہولت توجیہ
بموجب حدیث اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ کے نہ یہ کہ چھیڑے اور گولے بیچارے پر مار کر نفرت دلاوین ای بھائیون ہرگز یہ راہ حق
نہین ہی تامل کرو نہین کہ اللہ صاحب فرماتا ہی اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ بس جب تک دائرہ اسلام مین داخل ہی بسبب اسکے
واجب الرحم ہی اور رحم کرنے کی فضیلت کچھ تو معلوم ہو چکی اور کچھ اور سنو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ
تَرَاحُمِھِمْ وَتَوَادِّھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوٌ تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی
یعنی پاوے تو مومنون کو آپسکے رحم کرنے مین اور محبت کرنے مین اور مہربانی کرنے مین مانند مثال بدن کے کہ جب دکھے ایک عضو شریک ہو
اوسکے لیے تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے + ف + حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مومن کو مومن کی راحت و مشقت مین شریک ہونا چاہیے
مثل اعضاے بدن کے کہ ایک کا دکھ باعث سب کے دکھ کا ہوتا ہی یہی مضمون شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اس بیت مین لکھا ہی + بیت + بنی آدم اعضاے
یک دیگر اند + کہ در آفرینش زیک جوہر اند + چو عضوے بدرد آورد روزگار + دگر عضوہا را نماند قرار + اور فرمایا اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ
کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ یعنی مومن مومن کے لیے مانند مکان کے ہی کہ تقویت دیتا ہی بعض
اوسکا بعض کو پھر ڈالین اونگلیان اپنی اونگلیون مین یعنی تشبیہ کے لیے کہ یون ملے رہنا چاہیے + اور آیا ہی کہ آنحضرت کے پاس جب آتا سائل
یا حاجتمند فرماتے آپ صحابہ کو اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا یعنی سفارش کرو مجھسے اوسکی پس ثواب دیے جاوگے + ف + اور یون سمجھو کہ دیکھیے
ہماری سفارش حضرت قبول کرین یا نہ کرین تم ہر نوع ثواب پاوگے آگے قبول کرنا نہ کرنا میرا حکم الٰہی پر موقوف ہی جیساکہ فرمایا وَیَقْضِی اللّٰہُ
آخر تک + سبیل + اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ
اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِّنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا
سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ہلاکت مین ڈالے اوسکو اور جو کوئی کہ ہو بیچ حاجت روائی
بھائی اپنے کے ہوتا ہی اللہ اوسکی حاجت روائی مین اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوس سے سختی کو سختیون روز قیامت
کی سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اوسکی اللہ دن قیامت کے + اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ
وَلَا یَخْذُلُہٗ وَلَا یَحْقِرُہٗ اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ
اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہی

نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ چھوڑ دے مدد اوسکی اور نہ حقیر جانے اوسکو تقوی اس جگہہ ہی اور اشارہ فرمایا طرف سینے اپنے کے تین بار ف
یعنی جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ پوشیدہ ہی تجھسے پس کیونکر حقیر جانتا ہی تو بھائی مسلمان کو باوجودیکہ احتمال تقوی کا رکھتا ہی وہ اوس سے
بہت بزرگ ہوتا ہی اللہ کے نزدیک + سیل + کافی ہی آدمی کو برائی مین یہ کہ حقیر جانے اپنے بھائی مسلمان کو تمام چیزین
مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی + اور فرمایا جنتی تین ہین صاحب حکومت کا کہ عادل ہو احسان
کرنے والا اخلائق پر توفیق دیا گیا طاعت کی اور آدمی مہربان نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان کے لیے اور پرہیزگار حرام سے اور بچنے والا سوال
سے کنبہ دار اور دوزخی پانچ ہین ضعیف وہ جو نہین عقل ہی اوسکو جو کہ وہ تمہارے خادم ہین نہین خواہش رکھتے بیبی کی اور نہ مال کی +
ف + یعنی عقل نہین رکھتے ہین کہ بچاوے اونکو حرام سے اور بی بی اور مال کی نہین خواہش رکھتے یعنی حلال کے طلب کی پروا نہین رکھتے
بلکہ مائل حرام کی طرف ہین + حق + اور خائن وہ جو نہین پوشیدہ ہی اوسکے لیے طمع کی چیز اگرچہ کم ہو مگر خیانت کرتا ہی اوسمین + ف +
یعنی وہ ڈھونڈھ نکالتا ہی طمع کی چیز اور نہین چھوڑتا ہی کچھ اوسمین سے مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسمین + سیل + اور وہ شخص کہ نہین
صبح کرتا اور نہ شام کرتا ہی مگر حال یہ ہی کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو اہل سے تیرے اور مال سے تیرے + ف + یعنی ظاہر کرتا ہی پارسائی اور
امانت اور ہی در پے خیانت کے اہل و مال میں تیرے + حق + اور ذکر کیا حضرت نے بخل کا یا جھوٹھ کا اور بد خلق و بدگو + اور فرمایا قسم ہی
اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا قسم ہی اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا قسم ہی اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا عرض کیا لوگون نے کون ای رسول
اللہ کے فرمایا وہ کہ نہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا ضرر اوسکے سے + نہین داخل ہوگا جنت مین وہ شخص کہ نہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا ضرر اوسکے
سے + اور فرمایا جب ہو تم تین پس نہ سرگوشی کرین دو آدمی بغیر تیسرے کے یہان تک کہ ملو تم ساتھہ لوگون کے اسلیے کہ غمگین کریگا یہ اوسکو
اور فرمایا اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلَاثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ
یعنی ستون دین کا خیر خواہی کرنی ہی فرمایا یہ تین بار کہا ہمنے کسکی فرمایا اللہ کی اور کتاب اوسکے کی اور رسول اوسکے کی اور مسلمانون
کے حاکمون کی اور سب مسلمانون کی + ف + خیر خواہی اللہ کی یہ ہی کہ اعتقاد صحیح رکھے اوسکی وحدانیت مین اور خالص کرے
نیت اوسکی عبادت مین اور خیر خواہی کتاب اللہ کی یہ ہی کہ سچ جانے اوسکو اور عمل کرے اوسپر اور خیر خواہی رسول کی یہ ہی کہ تصدیق
کرے اونکی نبوت کی اور فرمان برداری کرے اونکی اوامر و نواہی مین اور خیر خواہی مسلمانون کے حاکمون کی یہ ہی کہ اطاعت کرے
اونکی حق باتون مین اور خروج نکرے اونپر اور خیر خواہی عوام مسلمین کی یہ ہی کہ رہنمائی کرے اونکو اچھی باتون کی طرف + نہایہ +
کہا جریر نے کہ بیعت کی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور خیر خواہی کرنے کے ہر مسلمان
کے لیے + اور فرمایا اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ + یعنی رحم کرنیوالون پر
رحم کرتا ہی رحمن رحم کرو اوسپر کہ زمین مین ہین رحم کریگا تمپر وہ کہ آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی کہ کارخانہ اوسکی قضا و قدر کا آسمان پر ہی +
اور فرمایا لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی نہین ہی
ہمارے تابعین مین سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹون پر اور نہ توقیر کرے ہمارے بڑون کی اور نہ حکم کرے اچھی باتون کا اور منع کرے بری باتون سے + اور فرمایا کہ
نہ بزرگی کی کسی جوان نے ایک بڈھے کی بسبب بڑھاپے اوسکے کے مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ اوسکے لیے نزدیک بڑھاپے اوسکے کے
اوس شخص کو کہ بزرگی کرتا ہی اوسکی + اور فرمایا کہ تحقیق بزرگی اللہ کی سے ہی بزرگی کرنی بڈھے مسلمان کی اور قرآن کے جاننے
والے کی کہ غلو نہین کرتا ہی اوسمین اور نہ الگ ہی اوس سے اور بزرگی کرنی بادشاہ عادل کی + اور فرمایا اچھا گھر بیچ مسلمانون کے
وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ احسان کیا جاوے طرف اوسکے اور برا گھر مسلمانون مین وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ ایذا پہونچائی جاوے

طرف اوسکے ۔ اور فرمایا جو کوئی ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر نہ پھیرے اوسپر مگر اللہ کی خوشی کے لیے تو ہوتی ہین اوسکے لیے نیکیان
بدلے ہر بال کے کہ پھرتا ہی اوسپر ہاتھ اوسکا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اوسکے ہی ہونگا مین
اور وہ جنت مین مانند ان دو کے اور ملائین دو اونگلیان اپنی ۔ اور فرمایا جو کوئی بٹھاوے یتیم کو طرف کھانے اپنے کے اور پانی اپنے کے
واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت مقرر مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین بیٹیان یا تین بہنین
پس ادب سکھاوے اونکو اور رحم کرے اونپر یہان تک کہ بے پروا کرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ
یا دو کو پرورش کرے فرمایا یا دو کو یہان تک کہ اگر کہتے وہ یا ایک کو تو البتہ فرماتے ایک کو اور جسکی کھو دین اللہ نے دو عزیز چیزین اوسکی واجب ہوگی
اوسکے لیے جنت کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کیا ہین وہ عزیز چیزین اوسکی فرمایا آنکھین اوسکی ۔ اور فرمایا البتہ ادب دینا آدمی کا
بیٹے اپنے کو بہتر ہی اوسکے لیے تصدق کرنے ایک صاع کے سے ۔ اور فرمایا مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ
حَسَنٍ یعنی نہ بخشا باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی بخشنا افضل ادب نیک سے ۔ اور فرمایا جسکے ہان ہووے بیٹی پس نہ جیتی گاڑ دی اور نہ
اہانت کی اوسکی اور نہ فضیلت دی فرزند اپنے کو اوسپر یعنی بیٹون کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین ۔ اور فرمایا مَنِ اغْتِیْبَ
عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ الخ یعنی جسکے پاس غیبت کیا گیا
مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر یعنی اوسکی غیبت سے اوسکو منع کر سکتا ہی پس مدد کی اوسکی مدد کرتا ہی اوسکی اللہ دنیا
اور آخرت مین پھر اگر نہ مدد کی اوسکی اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر مواخذہ کریگا اللہ بسبب اوسکے دنیا و آخرت مین ۔ اور فرمایا مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِیْهِ
یعنی جسکو کوئی دفع کرے اپنے بھائی مسلمان کے گوشت سے پس پشت اوسکے یعنی کسی نے غائبانہ کسیکی غیبت کی اور اسنے منع کیا ہو تو ہی حق اللہ پر یہ کہ آزاد کرے اوسکو
آگ دوزخ سے ۔ اور فرمایا مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْهِ الخ یعنی نہین کوئی مسلمان کہ منع کرے اپنے بھائی مسلمان کی آبروریزی سے مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ دفع کرے
اوس سے آگ دوزخ کی روز قیامت کے پھر پڑھی یہ آیت وَكَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اور ہی حق ہمپر مدد کرنی مومنون کی
اور فرمایا مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَخْذُلُ امْرَاً مُسْلِمًا الخ یعنی نہین کوئی آدمی مسلمان کہ چھوڑے مدد آدمی مسلمان کی اوس جگہ
مین کہ ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین اوسکی اور ناقص کیجاتی ہی اوسمین آبرو اوسکی یعنی کوئی کسیکی غیبت کرتا ہی اور برا کہتا ہی اور سننے والے
نے منع نکیا مگر کہ چھوڑیگا مدد اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد اوسکی یعنی آخرت مین اور نہین کوئی آدمی
مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہہ مین کہ ناقص کیجاتی ہی آبرو اوسکی اور ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی
اللہ اوس جگہہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد اوسکی ۔ اور فرمایا مَنْ رَاٰی عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْیَا مَوْءُدَةً
یعنی جسنے دیکھا عیب کسیکا پھر ڈھانپا اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوسکے کہ زندہ کیا ہو دختر زندہ گور کو ۔ اور فرمایا اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ
اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْهُ عَنْهُ یعنی تحقیق ایک تم مین کا آئینہ ہی بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اوسمین بری چیز پس چاہیے
کہ دور کرے اوس سے ۔ ف ۔ یعنی جیسے آئینے مین چہرے کا عیب معلوم ہو جاتا ہی ویسے ہی آدمی آدمی کا عیب دیکھ لیتا ہی پس
کہ آگاہ کر دے اوسکو تا وہ چھوڑ دے ۔ اور فرمایا مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا الخ یعنی جو کوئی بچاوے مومن کو منافق کے شر سے بھیجیگا
اللہ فرشتے کو کہ بچا دیگا گوشت اوسکا دن قیامت کے آگ دوزخ کی سے اور جو کوئی تہمت لگاوے مسلمان کو کچھ کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے
عیب اوسکا روکیگا اوسکو اللہ تعالی دوزخ کے پل پر یہان تک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہا یعنی و بقدر عذاب ہولیگا یا خصم
راضی کریگا جب نجات ہوگی ۔ اور فرمایا خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ الخ یعنی اچھے یار اللہ کے نزدیک اچھے
اونکے ہین واسطے یار اپنے کے اور اچھے ہمسائے نزدیک اللہ کے ہین اچھے اونکے واسطے ہمسائے اپنے کے ۔ عرض کیا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ

کہ ای رسول خدا کیونکر حاصل ہو مجکو یہ کہ جانون مین جب نیکی کرون مین یا جب برائی کرون مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنے تو ہمسایے اپنے سے کہ کہتے ہین تحقیق نیکی کی تونے پس تحقیق نیکی کی تونے اور جب سنے تو اونکو کہ کہتے ہین تحقیق برائی کی تونے پس تحقیق برائی کی تونے ف یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ ہمسایہ اہل حق اور انصاف کے ہووین اور زیادہ محبت و عداوت نرکھتے ہون حق آور فرمایا اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ یعنی اوتارو لوگون کو مرتبون اونکے مین یعنی اکرام کرو ہر ایک کا موافق فضل و شرف اوسکے کے پس نہ برابری کرو رذالے اور شراف مین اور نہ درمیان خادم و مخدوم کے اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ الخ یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک دن پس شروع کیا اصحاب اونکے نے کہ مونہہ پر ملتے تھے بچا ہوا پانی وضو اونکے کا پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اسپر کہا اونھون نے محبت اللہ کی اور رسول اوسکے کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش آوے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور رسول اوسکے کو یا دوست رکھے اوسکو اللہ اور رسول اوسکا پس چاہیے کہ سچی کہے بات جب بات کرے اور ادا کرے امانت اپنی جب امانت رکھوایا جاوے اور اچھی کرے ہمسایگی اوس شخص کی کہ ہمسایہ اوسکا ہی آور فرمایا لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ یعنی نہین ہی مومن کامل وہ شخص کہ سیر ہووے اور ہمسایہ اوسکا بھوکا ہو طرف پہلو اوسکے کے کہا ایک شخص نے کہ ای رسول خدا تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کثرت نمازون اپنی کے اور روزے اپنے کے اور صدقے اپنے کے یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ عبادت بہت کرتی ہی لیکن بلا شبہ وہ ایذا دیتی ہی اپنے ہمسایون کو ساتھہ زبان اپنی کے فرمایا وہ دوزخ مین ہی کہا اوس شخص نے ای رسول خدا پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کمی روزون اوسکے اور کمی نماز کے اور کمی صدقے کے اور تحقیق وہ تصدق کرتی ہی چند ٹکڑے قروط کے کہ مثل پنیر کے ہوتا ہی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو فرمایا وہ جنتی ہی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ الخ یعنی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آکھڑے ہوئے لوگون پر کہ بیٹھے تھے پھر فرمایا کیا نہ خبر دون نہین تمکو ساتھہ بھلے تمھارے کے برے تمھارے سے یعنی بتاؤن تمکو کہ بھلا کون ہی اور برا کون ہی تا بھلا امتیاز ہو جاوے برے سے کہا راوی نے پس چپکے رہے صحابہ پس کہا یہ تین بار پھر کہا ایک شخص نے ہان ای رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو ساتھہ بھلے ہمارے کے برے ہمارے سے پس فرمایا اچھا تمھارا وہ ہی کہ امید رکھی جاوے اوسکی بھلائی کی اور امن ہو اوسکی برائی سے اور برا تم مین کا وہ ہی کہ نہ امید ہو اوسکی بھلائی کی اور نہ امن ہو اوسکی برائی سے آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے بانٹے درمیان تمھارے اخلاق تمھارے جیسے کہ بانٹے درمیان تمھارے رزق تمھارے تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور اوسکو کہ نہین دوست رکھتا اور نہین دیتا ہی دین مگر اوسی کو کہ دوست رکھتا ہی پس جسکو کہ دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہی نہین مسلمان ہوتا بندہ یہان تک کہ مسلمان ہووے دل اوسکا اور زبان اوسکی ف اسلام دل کا یہ ہی کہ پاک کرے اوسکو عقائد باطلہ سے اور برے اخلاق سے اور اسلام زبان کا یہ ہی کہ باز رکھے اوسکو اوس چیز سے کہ اوسمین آفات اوسکے ہین سیپل آور فرمایا اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ یعنی مومن الفت والا ہی اور نہین بھلائی ہی اوس شخص مین کہ نہ الفت کرتا ہی اور نہ الفت کیا جاتا ہی آور فرمایا مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِيْ الخ یعنی جسنے روا کی کسیکے لیے امت میری سے حاجت چاہتا ہی کہ خوش کرے اوسکو بسبب اوسکے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین آور فرمایا مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا الخ یعنی جسنے فریادرسی کی غمگین کی لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے تہتر بخششین ایک مین درستی سب کاموں اوسکے کی ہوتی ہی یعنی دنیا و آخرت مین اور بہتّر اوسکے لیے باعث درجات کی ہوتی ہین دن قیامت کے

اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ الخ یعنی خلق عیال اللہ کی ہی پس محبوب تر خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہی کہ سلوک کرے طرف عیال اوسکی کے ف اللہ تعالیٰ پاک ہی عیال سے مگر یہان مجازاً فرمایا کہ جیسے آدمی اہل و عیال کو پرورش کرتا ہی ویسے ہی وہ اپنی مخلوق کو + ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنگدلی اپنی کا فرمایا ہاتھ پھیر یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو + اور فرمایا آلا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ اِبْنَتُکَ مَرْدُوْدَۃً اِلَیْکَ لَیْسَ لَھَا کَاسِبٌ غَیْرُکَ یعنی کیا نہ خبردون مین تمکو اوپر افضل صدقے کے وہ صدقہ بیٹی تیری ہی کہ طلاق دی ہو خاوند اوسکے نے اور آپڑی ہو تیرے گھر نہ ہو واسطے اوسکے لیے کمانے والا کوئی سوائے تیرے + یہ سب روایتین مشکوۃ مین ہین + اور اخلاق محسنی مین لکھا ہی بادشاہون پر لازم ہی کہ شفقت و رحمت کرے تمام رعایا وخلائق پر اسلیے کہ زیردست امانت حضرت کردگار کے ہین کہ اختیار و اقتدار والون کو سپرد کیے ہین تا اونکی رعایت سے حال دردمندون اور عاجزون کا ساتھ فراغت و رفاہیت کے گذرے اور دل شکستہ بسبب اہتمام رعیت پروری اور مرحمت گستری کے ہجوم بلائے جبارون اور ظالمون کے سے فارغ اور مطمئن ہوین پس بادشاہ کو چاہیے کہ ساتھ امید رحمت الٰہی کے کہ ارحم الراحمین ہی عاجزون پر بخشش کرے + **نظم** + در شفقت ہرکہ علم بر فراخت + کار خود و جملہ خلائق بساخت + از شفقت ہرکہ سرفراز شد + دیدۂ دولت برخش باز شد + سعادت آخرت اور سلامت دنیا ساتھ رحم اور اشفاق کے متعلق ہی آیا ہی کہ سبکتگین باپ سلطان محمود کا اوائل حال مین ظالم تھا سوائے ایک گھوڑے کے اپنے پاس نہ رکھتا تھا اور اوقات اوسکی نہایت تنگی کے ساتھ گذرتی تھی ہر روز بقصد شکار کے جنگل کو جاتا اگر کچھ شکار ہاتھ آتا اوس سے گذران کرتا ایک روز ایک ہرنی دیکھی کہ اپنے بچے کے ساتھ جنگل مین چر رہی ہی سبکتگین نے گھوڑا دوڑایا ہرنی بھاگ گئی بچہ اوسکا چھوٹا تھا ماں کے ساتھ سے رہگیا سبکتگین نے بچے کو پکڑ لیا اور ہاتھ اور پانون اوسکے باندھ کر زین کے آگے رکھلیا اور راہ شہر کی پکڑی ہرنی نے کہ بچے کو گرفتار دیکھا پھری اور اوسکے پیچھے دوڑتی تھی اور فریاد و نالہ کرتی تھی سبکتگین کو اوسپر رحم آیا ہاتھ اور پانون بچے کے کھولکر جنگل مین چھوڑ دیا اوسکی مان نے اوسکو آگے اپنے کرکر مونہہ آسمان کی طرف کیا اور اپنی زبان مین مناجات کی + **مصرع** + آنکہ زبان بے زبانان دانی + سبکتگین خالی ہاتھ شہر مین آیا رات کو حضرت رسالت پناہ کو خواب مین دیکھا کہ اوس سے فرماتے ہین اے سبکتگین بواسطے اوس شفقت و رحمت کے کہ تجھسے وجود مین آئی یعنی بسبب اوس کرم و مہربانی کے کہ بیچ حق اوس بیچارہ زبان بستہ کے صرف کی تونے حضرت حق مین قرب تمام پایا تونے اور ہم تجھسے خوش ہوئے اور حق سبحانہ نے تجکو شرف بادشاہی عطا کیا چاہیے کہ بندگان خدا پر اسی طرح شفقت و مرحمت بجا لاوے تو اور اپنی رعیت کے مقدمے مین طریقہ مرحمت مرعی رکھے تو ایک بزرگ نے کہا کہ جب بواسطہ شفقت کے ایک حیوان پر بادشاہی اس جہان کی پلتے ہین اگر بسبب مرحمت کے انسان پر سلطنت ملک باقی کی پاوین تو کچھ عجب نہین + **نظم** + دستور رعایت ز رعیت مدار + کار رعیت برعایت سپار + مرحمتی کن کہ جگر خستہ اند + در کرم و لطف تو دل بستہ اند + حکما نے کہا ہی کہ ایک آثار شفقت سلطانی کے سے یہ ہی کہ ایسا رعیت کو دوست رکھے کہ جیسا باپ فرزند کو دوست رکھتا ہی جو کچھ کہ اپنے اوپر نہ پسند کرے اونپر بھی نہ پسند کرے تو وہ بھی مال و جان اپنی اوس سے دریغ نہ رکھینگے جو کچھ ہو فدا اوسپر کرینگے اور ہمیشہ ہمت اپنی اوپر درازی عمر اور زیادتی دولت اوسکی کے لگاوینگے اور جتنا کہ از سکو رحم و شفقت خلق پر زیادہ ہوگا حق سبحانہ کو اوسپر نظر رحمت کی زیادہ ہوگی + **نظم** + بخشا تا بخشایند بر تو + در بہشت ترحیب کشایند بر تو + اگر رحمت ز حق داری تمنا + تو ہم بر دیگران رحمے بفرما + آرد شیر بابک نے اپنے بیٹے کو وصیت کی اے فرزند شفقت کرنا بسبب شفقت عام اور مرحمت مالاکلام کے رعیت کو مرتبہ رعیتی سے درجہ دوستی کو پہونچاوے تو تا دل اونکے تیری ملک سے ہون کہ اوپر چیزین تابع دل کی ہین آور ایک حکیم سے کسینے پوچھا کہ بہترین شکار بادشاہون کے لیے کیا ہی فرمایا کہ شکار کرنا رعیت کے دلون کا بہتر ہی شکار سے اسلیے کہ جب اونکے دلون کو اپنی طرف راہ دیویگا سب چیز تابع دلون کی ہوگی اور جب بادشاہ کی دوستی نے

رعیت کے دل مین جگہ کرے کسی چیز مین دریغ نہین کرینگے ایک شفقتون مین سے یہ ہی کہ جتنا ہو سکے لوگون کو زراعت و عمارت کیطرف
رغبت دلاوے اور نہر وغیرہ بناوے اور مددگار ہووے رعایا کا ایسی چیزون کے بنانے مین آیا ہی کہ نوشیروان نے اپنے عامل کو فرمان لکھا کہ اگر
تیری ولایت مین ایک قطعہ زمین کا غیر مزروع پاؤنگا تو حکم کرونگا کہ تجکو سولی پر کھینچین او حکمت اسمین یہ ہی کہ فائدہ بادشاہ کا خراج
سے ہوتا ہی اور خراج اوسوقت بہت ہوتا ہی کہ ملک آباد ہو اور آبادی نہین ہوتی ہی مگر زراعت سے اور جب تک رعیت پر نرمی اور
چشم پوشی اور شفقت نکرین زراعت میسر نہو + بیت + ملک معمور خواہی خلق را معمور دار + وز سر ایشان بلا بظالمان برا دور دار
بیچ عہد سلطان ابوسعید خدابندہ کے امیر لوگ رعایا کے ساتھ زیادتی کرتے تھے اور زبردستی مال اونسے لے لیتے تھے
ایک وزیر سلطان نے امیرون سے کہا کہ مین آج تک جانبداری رعیت کی کرتا تھا آج سے اس رعایت کو برطرف کیا مینے اگر تم مصلحت جانو تو اوکا
سکو لوٹ لین ہم اور کوئی چیز انکے اسباب وغیرہ سے نچھوڑین ہم لیکن بشرط اسکے کہ اور کچھ مجھسے روزینہ اور تنخواہ نہ مانگو اور اگر بعد اسکے کوئی
تم مین سے اسطرح کا سوال مجھسے کریگا تو اوسکو سزا دونگا امیرون نے کہا ہم بغیر روزینے وغیرہ کے کیونکر بسر کرینگے اور بغیر وجہ معین کے
کیونکر خدمت کر سکینگے بادشاہ نے کہا کہ ہمارے تمام امور کی درستی رعایا کی آبادی اور زراعت و تجارت وغیرہ اونکی سے ہی جب انکو غارت
کرین ہم تو یہ توقعین کیسے رکھین تم سوچو کہ اگر گائین اور غنم یعنی بھیڑ بکری دنبے رعیت سے لاؤ اور غلے انکے کھاجاؤ تو اونکو ناچار ترک
زراعت کرنا چاہیے پھر جب کہ وہ زراعت نکرین اور محصول نحاصل ہو تو تم کیا کھاؤگے امرا نے جب یہ باتین سنین تو متوجہ رعیت کی رعایت
و پرورش کی طرف ہوئے + قطعہ + شنیدم از بزرگان سخن سنج + کہ سلطان را رعیت بہتر از گنج + کزان گنج ار خرج ار شود آخر سر آید + وزین
ہر لحظہ دخلے نو در آید + اور جملہ شفقتون سے یہ ہی کہ ہر روز بار عام دیوے رعایا کو اور آپ ہر ایک کا حال معلوم کرتا رہے اور دادخواہ کا حال
خوب دریافت کرے اور ہر کوئی سے آپ کلام کرے دربانون اور داروغاؤن وغیرہ پر سپرد نکرے کہ بسبب طمع کے جس سے کچھ ہاتھ لگے گا
اوسکو جتا دینگے آیا ہی کہ حرمین کے اکابر نے ناصر خلیفہ کو لکھا کہ خلافت تجکو زیبا نہین ہی اور سلطنت تجکو سجا ہے کہ متعلق و تابعدار تیرے
لوگون پر ظلم کرتے ہین اور طرح بطرح کے جور و ستم اونسے صادر ہوتے ہین خلیفہ نے جواب مین لکھا کہ مجکو [illegible] انھون نے پھر جواب
لکھا کہ عذر تیرا بدتر ہی تیرے گناہ سے بزرگون نے لکھا ہی کہ جسکا جواب تجکو دینا پڑیگا یعنی روز قیامت کے اور کے حوالے [illegible] تو نے مہمات
رعایا اپنے ذمے پر لین ہین تجکو بوقت سوال کے عہدہ جواب سے باہر آنا چاہیے بیخبری و غفلت بیجا ہے اور یہ عذر تجسے کون سنے گا
اور کون قبول کریگا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک ولایت مین کہ تعلق مجسے رکھتی ہی ایک پل ٹوٹ جاوے اور روڑ
بکریون کا اوسپر گذرے اور پانون کسی بکری کا ایک سوراخ مین اوتر جاوے اور اوسکے پانون کو ضرر پہنچے تو فردائے قیامت اللہ تعالی
مجسے سوال اوسکا کریگا مجکو اوسکے عہدے سے باہر آنا چاہیے جو کوئی منصب سلطنت قبول کرے اوسکو رعایت کرنی رعیت کے حال کی اور
خبرگیری کرنی اونکی مین مشقت اپنے پر اوٹھانی اور رحم کرنا اونپر ضرور ہی + قطعہ + فراز تخت حکومت نشستن آسان نیست + دران
مقام بسی احتیاط باید کرد + مراد عاجز محنت رسیدہ باید داد + غم فقیر مشقت کشیدہ باید خورد + تمام ہوا مضمون اخلاق محسنی کا
اور بعد سننے مضمون مرحمت کے کچھ بیان رکوع و سجود کا کہ متعلق تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا آگے ہی لکھا جاتا ہی تا لوگ راغب ہون
بہت سے رکوع و سجود کے ضمن صلوۃ مین + اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اقیموا
الرکوع والسجود فواللہ انی لاراکم من بعدی یعنی سیدھا کرو رکوع و سجود کو یعنی ٹھہر ٹھہر کر ادا کرو اور جلدی نکرو
پس قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون پیچھے اپنے سے یعنی از راہ معجزے کے + اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ آیا ہی
کہ تھا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجود اونکا اور بیٹھنا درمیان دو سجدون کے اور جسوقت کہ اوٹھتے رکوع سے سواے کھڑے رہنے اور

بیٹھنے کے یہ چارون چیزین ہوتی تھین قریب برابر کے ؀ ف ؀ یعنی قیام کہ اوسمین قراءت پڑھتے تھے البتہ دراز ہوتا تھا اور قعود کہ جسمین التحیات پڑھتے تھے وہ بھی دراز ہوتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب آپسمین قریب برابر کے ہوتے تھے مقدار مین ؀ اور روایت کیا مسلم نے کہ کہا انس نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کھڑے رہتے یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پھر سجدہ کرتے اور بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کیا سجدہ ؀ ف ؀ یعنی بعد رکوع کے دیر تک کھڑے رہتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ یہ رکعت کہ جسکا رکوع کیا ہی ترک کر دی اور قیام از سر نو شروع کیا اسی طرح بعد سجدے کے اتنی دیر ٹھہرتے کہ ہم جانتے کہ سجدہ کیا ہوا ترک کر دیا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ درازگی نوافل مین ہوتی ہوگی یا فرضون مین بھی کبھی ہوتی ہوگی واسطے بیان جواز کے ؀ اور روایت کی بخاری نے کہ کہا رفاعہ بن رافع نے کہ تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرت کے رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ پس جب فارغ ہوئے حضرت نماز سے فرمایا کون تھا بولنے والا اب یعنی ان کلمون کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ مین تھا فرمایا کہ دیکھا مینے کتنے ایک اور تیس فرشتون کو کہ جلدی کرتے ہین کونسا اونمین سے لکھے ثواب ان کلمون کا پہلے ؀ اور روایت کی ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے کہ فرمایا لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَھْرَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ یعنی نہین کفایت کرتی اور قبول نہین ہوتی نماز آدمی کی یہانتک کہ سیدھی کرے پیٹھ اپنی رکوع اور سجدے مین ؀ ف ؀ شرح منیۃ المصلی مین لکھا ہی کہ تعدیل ارکان کی یعنی رکوع و سجدون مین اتنا ٹھہرنا کہ سب اعضا اپنے ٹھکانے پر آجاوین فرض ہی نزدیک ابی یوسف رحمہ اللہ کے اور جنہون نے اس حدیث کے بموجب ادنی مقدار اوسکی بقدر ایک تسبیح کے ہی اور واجب ہی نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے پھر کہا شرح منیہ مین کہ اسی طرح قومہ رکوع سے اور جلسہ دونون سجدون مین اور طمانینت سب یہ فرض ہین نزدیک ابی یوسف رحمہ اللہ کے اور نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے سنت ہین اور ابن ہمام نے کہا ہی لائق ہی کہ ہون یہ یعنی قومہ اور جلسہ واجب ؀ اور روایت کی بخاری نے کہ کہا شقیق نے کہ حذیفہ نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہین پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑھ چکا وہ نماز اپنی بلایا اوسکو اور کہا اوسکو حذیفہ نے مَا صَلَّیْتَ یعنی نہین نماز پڑھی تونے یعنی پوری کہا شقیق نے اور گمان کرتا ہون مین حذیفہ کو کہ اوس شخص کو یہ بھی کہا اور اگر مرے تو یعنی بغیر توبہ کے ایسی نماز سے تو مریگا اوپر غیر فطرت یعنی غیر طریقے اسلام کے وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مریگا ؀ ف ؀ وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تھا اوسپر مبالغۃً اور تشدیدًا فرمایا کہ جب نماز پوری نہوئی تو گویا بالکل ہی نہوئی پس جو کوئی ترک کرتا ہی نماز قصدًا تو وہ کافر ہوتا ہی اکثر صحابہ اور تابعین کے نزدیک اور اکثرون کے نزدیک جب کافر ہوتا ہی کہ حلال جانکر ترک کرے غرض کہ ہر نوع اسکے وعید مین تامل کرے اور رکوع و سجود اچھی طرح کیا کرے اسکے ترک کو سہل نجانے ؀ اور روایت کی احمد نے کہ فرمایا اَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَۃً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ یعنی بہت برا لوگون مین باعتبار چرانے کے وہ شخص ہی کہ چوری کرے نماز اپنی مین عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیونکر چراتا ہی نماز اپنی سے فرمایا لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا یعنی نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اوسکا ؀ ف ؀ چور نماز کا مال کی چوری سے برا اسلیے ہی کہ مال کا چرانے والا دنیا مین اوس سے فائدہ اوٹھاتا ہی اور بخشوا لیتا ہی اوسکے مالک سے یا ہاتھ اوسکے کاٹے جاتے ہین پس نجات پاتا ہی عذاب سے آخرت مین بخلاف اس چور کے کہ وہ چراتا ہی حق نفس اپنے کا ثواب سے اور بدل کرتا ہی اوس سے عذاب کو اور ہاتھ کچھ لگتا نہین سوا ضرر کے ؀ اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ یعنی بہت نزدیک ہوتا بندے کا اپنے رب سے مستحق ہی اوس حالت مین کہ وہ سجدے مین

باک نہین ترک ہو ... ۱۲ برکت کی گئی اوسمین یعنی ساتھ کثرت ... ۱۲

... ۱۲

ہوتا ہی پس بہت کرو دعا ✤ ف ✤ اللہ تعالی ہر حال بندے سے نزدیک ہی اور سجدے مین سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہی یعنی راضی ہوتا ہی
بندے سے اور دعا قبول کرتا ہی اسی لیے حکم دعا کا فرمایا ✤ اور روایت کی مسلم نے کہ فرمایا اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَۃَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ
الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ الخ یعنی جسوقت کہ پڑھتا ہی بیٹا آدم کا آیت سجدے کی پھر سجدہ کرتا ہی یعنی پڑھنے والا یا سننے والا ایک طرف ہو جاتا ہی شیطان
روتا ہوا کہتا ہی یَا وَیْلَتٰی الخ یعنی ای مصیبت مجھے حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتھ سجدے کے پس سجدہ کیا پس اوسکو بہشت ہی اور حکم کیا گیا
مین ساتھ سجدے کے پس نافرمانی کی مینے پس میرے لیے آگ ہی ✤ اور روایت کیا مسلم نے کہ کہا ربیعہ بن کعب نے کہ تھا مین رات گذارتا ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا مین حضرت کے پاس پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک و مصلّی وغیرہ پس کہا مجھکو سل یعنی مانگ
جو چاہے بھلائی دنیا اور آخرت کی پس کہا مینے اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی مانگتا ہون آپسے رفاقت آپکی بہشت مین
فرمایا آپنے اَوَ غَیْرَ ذٰلِکَ یعنی یا سوا اسکے یعنی سوال تیرا یہی ہی یا سوا اسکے اور یعنی یہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہی بہت بڑا ہی کچھ اور چاہ کہا
مینے ھُوَ ذَاکَ الخ یعنی مطلب میرا وہی ہی کہ عرض کیا مینے فرمایا فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ یعنی پس مدد کر میری اوپر ذات
اپنی کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے ✤ ف ✤ فرمایا آنکہ یہ بسبب خوش ہونے کے فرمایا یا بیچ مقام مکافات کے یعنی بدلے مین خدمت
کے پس مدد کر میری یعنی اگر مصر ہی تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے
یعنی بسبب نماز پڑھنے اور دعا کرنے کے سجدون مین قابل اس مرتبے کے ہوگا یعنی مین دعا کرتا ہون اور حاصل ہونے شفاعت میری مین
کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچھ فرماؤن تو بھی اوسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفا اور تدبیر کار کی یہی ہی ✤ شعر ✤ فتح قفل ارچہ کلید
ای عزیز ✤ جنبش از دست تو میخواہند نیز ✤ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگون کی اور راضی کرنا اونکو موجب سعادت اور
حصول کرامت کا ہی خصوصاً رضا سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور اسمین تنبیہ ہی
اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب سوا آخرت کی نعمتون کے کہ باقی اور دائم ہین نرکھے اور دنیاے فانی کی لذتون کی طرف التفات
نکرے لیکن شرط یہ ہی کہ بندگی مین اپنی طرف سے قصور نکرے نری ہوس اور آرزو اکتفا نہین کرتی کہ بیکار بیٹھنا اور آرزو رکھنی
لوہا سرد کوٹنا ہی ✤ شعر ✤ کار کن کار بگذر از گفتار ✤ کہ درین راہ کار دارد کار ✤ حدیث ✤ کہا معدان بن طلحہ نے کہ ملاقات کی مینے
ثوبان سے کہ غلام آزاد تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا مینے خبر دو مجھکو ساتھ ایک عمل کے کہ کرون مین اوسکو تو داخل کرے
مجھکو اللہ بسبب اوسکے بہشت مین پس چپ رہا ثوبان پھر پوچھا مینے اوسکو پس چپ رہا پھر پوچھا مینے اوس سے تیسری بار پس کہا پوچھا
تھا مینے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا عَلَیْکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ لِلّٰہِ فَاِنَّکَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰہِ سَجْدَۃً اِلَّا
رَفَعَکَ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً وَحَطَّ بِھَا عَنْکَ خَطِیْئَۃً یعنی لازم کر اپنے پر بہت سجدے کرنے واسطے خدا کے پس تحقیق تو
نہین سجدہ کریگا واسطے اللہ کے کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجکو اللہ بسبب اوسکے باعتبار درجے کے اور دور کریگا تجھسے بسبب اوسکے گناہ
کہا معدان نے پھر ملاقات کی مینے ابو درداء سے پس پوچھا مینے اونسے پس کہا اونسے بھی مانند اوس چیز کے کہ کہا ثوبان نے ✤ اور تھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان مین دو سجدون کے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ✤ اور
اور روایت مین آیا ہی کہ دونون سجدون کے بیچ مین حضرت یہ لفظ فرماتے تھے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ✤ اور آیا ہی کہ منع فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھونگ مارنے کوے کے سے اور بچھانے درندے کے سے اور یہ کہ جگہہ مقرر کر رکھے آدمی مسجد مین جیسا کہ مقرر کرتا ہی
اونٹ ✤ ف ✤ ٹھونگ الخ یعنی سجدے سے سر جلدی نہ اوٹھالیا کرے جیسے کہ کوا دانہ اوٹھانے کے وقت جلدی سے چونچ زمین پر مارکر
دانہ اوٹھا لیتا ہی اور نہ بچھا درندے کے سے یعنی سجدے کے وقت پونہچے زمین پر نہ بچھاوے جیسے درندے جانور ہاتھہ بچھا کر بیٹھتے ہین

یعنی یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور ہدایت کر مجکو اور عافیت دے مجکو اور رزق دے مجکو ۱۲

مثل گھونسلے جیسے پرندے وغیرہ کے اور یہ تشبیہ ہے یعنی مسجد میں نماز کے لیے ایک جگہ نہ مقرر کرے کہ اپنے سوا کسیکو وہان بیٹھنے دے
جیسے اونٹ اپنی جگہ مقرر کر لیتا ہے کہ اونٹ وہان نہین بیٹھتا مسجد جگہ سب مسلمانون کی ہے اپنے لیے ایک جگہ خاص مقرر کرنی
اور اور کو اوس سے منع کرنا مکروہ و ممنوع ہے اور حلوائی سے منقول ہے کہ ہمارے علما کے نزدیک مکروہ ہے یہ کہ پڑھے مسجد مین جگہ معین
کر اوسمین نماز پڑھے اسلیے کہ عبادت عادت ہو جاتی ہے اوسمین اور بھاری ہوتی ہے اوسکے غیر مین اور عبادت جب عادت ہو تو
ترک کرے اوسکو چنانچہ اسی لیے مکروہ ہے روزہ ہمیشہ کا انتہی بس کیا حال ہے اوسکا کہ مسجد مین جگہ مقرر کرے واسطے غرض فاسد کے + ع +
اور فرمایا لا ینظر اللہ عز وجل الخ یعنی نہین دیکھتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اوس بندے کے کہ نہین سیدھی کرتا اوسمین پیٹھ
اپنی وقت رکوع کے اور سجدے کے یعنی نماز قبول نہین کرتا ہے اللہ اوسکی کہ رکوع و سجدے مین پیٹھ اپنی سیدھی اور درست نہین رکھتا + مشکوۃ

سورۃ الحجرات مدنیۃ وھی ثمانی عشرۃ آیۃ و رکوعان

اس سورت کا نام سورۂ حجرات ہے یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ اسمین مذکور ہے اسکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے ایک آدمیون نے حجرون
کے پیچھے سے پکارا تھا چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا اور یہ سورت مدنی ہے آیتین اسمین اٹھارہ ہین اور کلمے تین سو سینتالیس
اور حروف ایک ہزار چار سو چھہتر اور رکوع دو اور اوتری ہے یہ سورت بعد سورۂ مجادلہ کے اور یہ بعد سورۂ فتح کے اسلیے لکھی گئی کہ
سورت فتح مین بیان ہے مطیعون کے احوال و اوصاف کا اور بیان ہے منافقون کے احوال و اوصاف کا اور اونکی مذمت اور وعید کا اور اس
سورت مین بیان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی تعظیم کا اور آگاہ کرنا ہے مومنون کو ساتھ اوس چیز کے کہ ہوتا ہے بندہ اوس سے
مطیع اور تہدید ہے اونکے لیے اوس چیز سے کہ ہوتا ہے بندہ اوس سے فاسق + زاہدی وغیرہ + مترجم کہتا ہے کہ خدا تعالی
نے یہ سورت واسطے سکھانے آداب کے اوتاری کہ حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم سے امر و نہی مین پیش دستی نکرین اور آنحضرت سے
ساتھ آواز بلند کے خطاب نکرین اور اگر فاسق کچھہ کہے تو بغیر دریافت کرنے حال کے اوسکی ایذا کے قصد کو جاری نکرین اور جس
صورت مین کہ درمیان اونکے خانہ جنگی واقع ہو تو اصلاح اوسکی کس طرح کرین اور آپس کے ٹھٹھا کرنے اور لقب بد رکھنے اور غیبت
کرنے اور ظن بد کے سبب سے اور سبب عالی نسب ہونے کے اور فخر کرنے سے منع فرمایا اور ضعیف الایمان کو ضعف ایمان پر تنبیہ فرمائی واللہ اعلم + فتح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

ای مسلمانون پیش دستی نکرو روبروے خدا اور رسول اوسکے کے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا سننے والا جاننے والا ہے + فتح + ای ایمان والو
آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ سنتا ہے جانتا + تفسیر + یعنی مجلس مین کوئی کچھہ پوچھے تو
حضرت کی راہ دیکھو کہ کیا فرماوین تم اپنی عقل سے آگے جواب نہ دو + موضح + یعنی پیش دستی نکرو قول و فعل مین روبرو اللہ کے اور
رسول اوسکے کے یعنی بغیر اذن اونکے + جلالین + یعنی پیغمبر کے حضور مین بیچ کسی قول و فعل کے سبقت و تیزی نکرو یا امر و نہی
مین پہلے قول اونکے کے تعجیل نکرو یا تاویل کتاب و سنت مین بغیر کہے اونکے شتابی نکرو اور کچھہ اپنی طرف سے نکہو کہ وہ بہت جانتا ہے تمکو
تمسے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ روز نحر کے بعضے صحابہ نے پہلے ذبح کرنے رسول علیہ السلام کے سے قربانیان اپنی ذبح کین اور رسول خدا
نے فرمایا کہ جو کوئی پہلے نماز کے ذبح کرے قربانی اوسکی نہین ہوتی حق تعالی نے یہ آیت اوتار کر لوگون کو پیغمبر پر سبقت کرنے سے امر و نہی
مین منع فرمایا + بحر ناقلا عن المعالم مختصرا + اور حسن بصری رحمہ اللہ سے ہے کہ کتنے ایک لوگون نے ذبح کین قربانیان

عید اضحی کو پہلے نماز کے پس نازل ہوئی یہ آیت اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ پھر کریں اور قربانیان
اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ اوتری یہ آیت بیچ نہی کے صوم یوم الشک سے اور ڈرو اللہ سے اسلیے کہ اگر ڈروگے تم اللہ سے
تو منع کریگا تمکو ڈرنا پیشدستی ممنوع سے سننے والا ہی اوس کلام کو کہ کہتے ہو تم جاننے والا ہی اوس چیز کو کہ کرتے ہو تم اور جو ایسا ہووے لائق ہی
اسکے کہ ڈرے اوس سے ٭ فـ کہا ابن عباس رضی نے بیچ تفسیر لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ کے کہ لا تقولوا خلاف الکتاب
والسنۃ یعنی مکہو خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول کے ٭ د منوں ٭ یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی ای وہ لوگون کہ اقرار کیا ہی
اللہ تعالی کی وحدانیت کا اور رسول علیہ السلام کی نبوت کا مت بڑھو تم آگے اللہ کے اور رسول اوسکے کے یا نہ بڑھاؤ تم اقوال و افعال
اپنے آگے اقوال و افعال رسول علیہ السلام کے کہ اونکے اقوال و افعال سے بڑھانا اقوال و افعال اپنے کا گویا بڑھانا ہی اللہ کے امر سے اسی لیے
فرمایا بین یدی اللہ ورسولہ حاصل یہ کہ ای مومنون سبقت نکرو گفتار و کردار مین امر رسول علیہ السلام پر بسبب شرف و بزرگی رسول
کے اول نام پاک اپنا ذکر کیا جیسے کہ اور آیت مین فرمایا قل اطیعوا اللہ والرسول اور مانند اسکے بہت جا وارد ہوا ہی یعنی جو چیز
کرو اوسکے حکم سے کرو تمکو اجتہاد اوسوقت روا ہی کہ رسول تم مین نہو اور جب وہ تم مین موجود ہو تو پوچھ سکتے ہو اوس سے پس نہ چاہیے
اجتہاد کرنا اور اپنی راے سے کام کرنا اور نزول اس آیت کا صحابہ کے حق مین ہی کہ رسول علیہ السلام عید الفطر کو صدقہ صبح کو دیتے پہلے
جانے سے نماز عید کو اور اسیکا حکم فرماتے یارونکو جیسے کہ فرمایا علیہ السلام نے اغنوہم عن المسئلۃ فی مثل ھذا الیوم
یعنی صدقہ فطر کا دے کر بے پروا کرو لوگون کو سوال کرنے سے ایسے دن مین جب یہ حکم سنا صحابہ نے تو بجالائے اور جب عید اضحی آئی تو بعضے
یارون نے اجتہاد کیا اور قربانی کو صدقہ فطر پر قیاس کر کر پہلے نماز عید سے قربانی کی تا جلدی فقیرون کو پہونچاوین خدا تعالی نے یہ آیت
بھیجی لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ اور بعضون نے اور اور بھی کچھ اسکی شان نزول لکھی ہی واللہ اعلم ٭ زاہدی
تنبیہ ٭ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا کرے چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ نے بعضے
کی الحصل سویں ہی کہ بیچ اتباع سنت کے لکھی ہی لکھتے ہین کہ جانا چاہیے کہ کنجی سعادت کی اتباع سنت ہی اور پیروی کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیچ افعال و اقوال اور حرکات و سکنات اونکے یہان تک کہ بیچ ہیئت کھانے اور پینے اور سونے اور اوٹھنے اور بیٹھنے اور کلام
کرنے اونکے کے اور نہین امتا ہین بلکہ یہ پیروی فقط عبادات ہی مین کرے اسلیے کہ نہین کوئی وجہ چھوڑ دینے اون سنتون کی جو وارد ہوئی ہین
عادات مین بلکہ پیروی کرے عادت کے کامون مین بھی اسمین حاصل ہوتی ہی مطلق پیروی فرمایا اللہ تعالی نے قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہہ اگر تم چاہتے ہو اللہ کو تو پیروی میری کرو تا چاہے تمکو اللہ پس اس سے مطلق پیروی کرنی ثابت ہوئی
اور فرمایا اللہ تعالی نے وما اتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب
یعنی جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اوسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس چھوڑ دو اور ڈرو اللہ سے یعنی اوسکے رسول کی مخالفت مین بتحقیق
اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی پس تمکو لازم ہی کہ پہنے تو ازار کو بیٹھ کر اور پگڑی باندھے تو کھڑے ہو کر اور شروع کرے تو داہنی طرف سے
جوتی پہنے مین اور کھاوے تو داہنے ہاتھ سے اور ترشے تو ناخن اپنے اور شروع کرے تو تراشنا داہنے ہاتھ کی شہادت کی اونگلی سے
اور تمام کرے تو اوسکے انگوٹھے پر اور پاؤن مین شروع کرے تو تراشنا داہنے پاؤن کی چھنگلیا سے اور تمام کرے تو بائین پاؤن کی چھنگلیا پر
اور اسی طرح تمام اپنے حرکات و سکنات مین پیروی حضرت کی کرے اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ وسلم ابدا ابدا
محمد بن اسلم کہ بڑے بزرگ ہین نہین کھاتے تھے بطیخ یعنی تربوز اسلیے کہ نہین نقل کی گئی تھی نزدیک اونکے کیفیت کھانے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو اور ایک بزرگ نے بھول کر بایان موزہ پہلے پہنا اوسکے کفارے مین ایک کر گیہون کا صدقہ دیا پس نہین لائق ہی

تجکو کہ سستی کرے تو ایسے کامون مین اور کہے تو کہ یہ اوس قبیل سے ہین جو متعلق بعادات ہین اور اسمین پیروی کرنے کے کیا معنی ہین بات
بند کر دیتی ہی تجپر ایک بڑے دروازے کو سعادت کے دروازون مین سے ف یہ روش آنحضرتؐ کی خواہ بسبیل عبادت کے ہو یا عادت کے
اوسکی پیروی سے حسنات و برکات حاصل ہوتے ہین اور دروازے سعادت کے کھلتے ہین یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عادت کی پیروی سے کیا حاصل
اسلیے کہ اس سے سعادت دارین سے محروم رہتا ہی ف وصل یہ شاید کہ تجھے خواہش ہو واقف ہونے کی اوس سبب پر جو رغبت دلاتا ہی پیروی
کی ان افعال مین اور تو بعید جانتا ہی یہ کہ ہووے اوسکے نیچے کوئی امر ضروری جو مقتضی ہی اس بڑی شدت کو مخالفت کرنے مین جان لے
کہ تحقیق یہ بھید بیچ ایک کے ان سنتون مین سے دراز ہین نہین اوٹھا سکتی یہ کتاب اونکی شرح کو لیکن لائق ہی تجکو کہ سمجھے تو کہ یہ منحصر ہین
قسمون مین اسرار سے ف حاصل یہ ہی کہ جب ہمنے بہت تاکید کی تجکو آنحضرتؐ کی پیروی کرنے کی عادات مین تو شاید تجکو اسکی فکر ہو
کہ یہ اتنی تشدید اس باب مین کسلیے ہی اور فائدہ اسمین کیا ہی سو حال یہ ہی کہ ہر ہر سنت کے نیچے ان سنتون مین سے بہت راز ہین کہ جنکی
شرح دراز ہی پر تیری فہمایش کے لیے بطریق مثال کے ہم تین راز بیان کرتے ہین پہلا راز یہ ہی کہ ہمنے آگاہ کر دیا ہی تجکو بہت جگہ
اوس علاقے پر جو درمیان مُلک اور ملکوت اور درمیان اعضا اور دل کے ہی اور اوپر کیفیت اثر قبول کرنے دل کے اعضا کے عمل سے
اور دل مثال ایک آیینے کے ہی کہ نہین ظاہر ہوتین اوسمین حقیقتین حق کی مگر اوسکے صیقل اور روشن اور درست کرنے سے سو صیقل کرنا
اوسکا ساتھ دور کرنے ناپاکی شہوتون اور کدورت بری عادتون کے ہی اور روشن کرنا اوسکا ساتھ نورون ذکر اور معرفت کے ہی اور
مقرر ہوئین ہین اوسکے لیے عبادتین خالص جب کہ ادا کرے تو پوری حرمت سے موافق حکم سنت کے اور درست کرنا اوسکا اس طرح
پر ہی کہ جاری ہون سب حرکتین اعضا کی اوپر قاعدہ عدل کے اسلیے کہ ہاتھ نہین پہونچتا ہی دل تک کہ قصد کیا جاوے اوسکے درست کرنے کا
پس پیدا ہو جاوے اوسمین ایک صورت ٹھیک صحیح کہ نہو کجی اوسمین پس نہین تصرف ہوتا ہی دل مین مگر بواسطہ درست کرنے اعضا کے
اور حرکتون انکی کے اور اسی سبب سے ہوئی دنیا جگہ کھیتی آخرت کی اور اسی لیے بڑی ہوتی ہی حسرت اوس شخص کی جو مر گیا پہلے درست
کرنے اعضا کے بسبب بند ہو جانے راہ تعدیل یعنی درست کرنے کے موت سے جب کہ منقطع ہو گئے علاقے دل کے اعضا سے پس جس وقت کہ
ہونگی حرکتین اعضا کی بلکہ حرکتین خطرون کی وزن کی گئین ساتھ ترازو عدل کے پیدا ہوگی دل مین ایک ہیئت درست و برابر کہ مستعد ہوگی
واسطے قبول کرنے حقیقتون کے اور پر صفت صحت و استقامت کے جیسے کہ مستعد ہوتا ہی آئینہ درست و اچھا واسطے دکھانے صورتون صحیح کے
بغیر کجی کے اور معنی عدل کے رکھنا چیزون کا ہی اپنے محل پر اور مثال اسکی یون ہی کہ تحقیق طرفین چار ہین اور خاص کر لی گئی اونمین سے
جہت قبلے کی ساتھ بزرگی کے پس عدل یہ ہی کہ مونہہ کرے تو اوسکی طرف وقت ذکر اور عبادت اور وضو کے اور پھیرے تو مونہہ کو اوسکی
طرف سے وقت پائخانہ پھرنے اور ستر کھولنے کے واسطے ظاہر کرنے بزرگی اوس چیز کے کہ جسکی بزرگی ظاہر ہوئی اور داہنے کو فضیلت ہی
بائین پر اکثر بسبب زیادتی قوت کے پس عدل بزرگی دینا اوسکا ہی بائین پر سو استعمال کر تو داہنے کو اچھے کامون مین مثل لینے قرآن
اور کھانے کے اور چھوڑ رکھ بائین کو استنجے اور چھونے ناپاکیون کے لیے اور ترشنا ناخن کا مثلا پاک کرنا ہی ہاتھ کا سو وہ بزرگی ہی پس
لائق ہی کہ شروع کرے تو ساتھ افضل کے اور اگر نہین ٹھکانے ہوتی عقل تیری ساتھ معلوم کر لینے ترتیب اوسکی کے اور کیفیت شروع
کرنے اوسکی کے سو پیروی کر اسمین سنت کی اور شروع کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اونگلی سے اسلیے کہ ہاتھ افضل ہی پانون سے اور داہنا
افضل ہی بائین سے اور شہادت کی اونگلی کہ جس سے اشارہ کرتے ہین کلمہ توحید مین افضل ہی سب انگلیون سے پھر بعد اسکے دور کر تو اونگلی
شہادت کی داہنی طرف سے تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ ہتیلی کے لیے پشت ہی اوس جہت کو جو اوسکے مقابل ہی پس جس وقت کہ کرے تو
ہتیلی کو ہاتھ کی مونہہ کی طرف تو ہوگا دایان اونگلی شہادت کا بیچ کی اونگلی سے پس ٹھہرا دونون ہاتون کو سامنے مونہہ اونکے

مُلک عالم دنیا ۱۲ — ملکوت عالم آسمان ۱۲

ف جیسے کہ حضرت نے فرمایا الدنیا مزرعۃ الآخرۃ ۱۲

اور ٹھہرا اونگلیون کو گویا کہ وہ اشخاص ہین بیچ مین پھیر تو سعرا من کو شہادت کی اونگلی سے یہان تک کہ تمام کر داہنین ہاتھ کے انگوٹھے پر
اسی طرح کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکمت اسمین وہی ہی جو ہمنے ذکر کی اور جب تو عادت کریگا رعایت عدل کو اسی طرح پر
بیچ تمام باریکیون حرکات کے تو ہو جاویگی عدالت اور صحت ایک ہیئت مضبوط تیرے دل مین اور برابر ہوگی صورت اوسکی اور اوسکے
سبب سے مستعد ہوگا تو واسطے قبول کرنے صورت سعادت کے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ
رُّوْحِیْ یعنی پھر جب ٹھیک بنا چکون آدم کو اور پھونکون اوسمین ایک اپنی جان پس روح اللہ پاک کی کنجی ہی سعادت کے دروازونکی
اور نہ ہوا پھونکنا اوسکا مگر پیچھے تسویہ یعنی برابر کرنیکے اور معنی تسویہ کے پھرتے ہین تعدیل کی طرف اور اسکے سوا ہے اور بھید ہی کہ دراز ہی
بیان اوسکا اور ہم نہین ارادہ کرتے مگر اشارہ کرنا اوسکی اصل کی طرف پس اگر تجکو طاقت نہین اوسکی حقیقت سمجھنے کی تو تجربہ یعنی آزمایش
نفع دیگی تجکو پس خیال کر کہ جسنے عادت ڈالی سچ کی کیسا سچا ہوتا ہی خواب اوسکا اکثر اسلیے کہ سچ نے پیدا کر دی اوسکے دل مین ایک
صورت سچی کہ پالیتی ہی جھلک غیب کی سوتے مین اچھی طرح سے اور دیکھ کہ کیونکر جھوٹا ہوتا ہی خواب جھوٹے کا یہان تک کہ خواب شاعر کا
جسنے عادت ڈالی ہی جھوٹے خیالون کی سو کج ہو گئی اس سبب سے صورت اوسکے دل کی پس اگر ہی تیرا ارادہ کہ داخل ہو تو بارگاہ قدس مین
تو چھوڑ دے ظاہر گناہ اور باطن کو اور چھوڑ دے فواحش کو یعنی بیحیائی کے کامون کو مثل زنا وغیرہ کے جو کھلے ہین اور جو چھپے ہین
اور چھوڑ دے جھوٹ کو یہان تک کہ دل کی باتون مین بھی اور دوسرا راز یہ ہی کہ معلوم کرے تو اسبات کو کہ وہ چیزین جو اثر کرتی ہین
تیرے بدن مین بعضون کی تاثیر تو معلوم ہو جاتی ہی ساتھ ایک قسم کی مناسبت سے طرف گرمی اور سردی اور رطوبت اور یبوست کے مانند کہنے
تیرے کے یہ کہ شہد ضرر کرتا ہی گرم مزاج والے کو اور نفع کرتا ہی ٹھنڈے مزاج والے کو اور بعضی چیزین ایسی ہین کہ نہین معلوم ہوتین
قیاس سے اور اوسکو خواص کہتے ہین اور یہ خواص ایسے ہین کہ نہین معلوم ہوتے قیاس سے بلکہ معلوم ہوتے ہین وحی اور الہام یا تجربہ سے
پس مقناطیس کھینچتا ہی لوہے کو اور جمال گوٹے کھینچتے ہین خلط صفرا کو رگون کے اندر سے پس یہ کچھ قیاس سے نہین معلوم ہوا بلکہ بسبب خاصیت
کے کہ وہ معلوم ہوئی یا تو بسبب الہام کے یا تجربہ کے اور اکثر خواص پہچانے گئے ہین بسبب الہام کے اور اکثر تاثیرین دواؤن وغیرہ کی
قبیل خواص سے ہین پس اسی طرح جان تو کہ تاثیرات اعمال کی دل مین منقسم ہوتی ہین طرف اوسکے جو سمجھی جاتی ہی وجہ اوسکی مناسبت کی تیرے
علم کے ساتھ اس طرح پر کہ پیروی کرنی خواہشون نفس کی مضبوط کرتی ہی اوسکے علاقے کو ساتھ اس عالم کے پس نکلتا ہی دنیا سے اوندھے
سر کیے ہوئے اپنا مونہہ طرف اس جہان کے اسلیے کہ اسمین ہی محبوب اوسکا اور جیسے جانے تو کہ مداومت ذکر اللہ کی لازم کرتی ہی انس کو
ساتھ اللہ سبحانہ وتعالی کے اور واجب کرتی ہی محبت کو یہان تک کہ بڑی لذت حاصل ہوتی ہی وقت چھوڑنے دنیا کے اور جانے کے
اللہ عزوجل کے سامنے اسلیے کہ لذت بقدر محبت کے ہوتی ہی اور محبت بقدر معرفت اور ذکر کے اور بعضے اعمال وہ ہین کہ تاثیر کرتے ہین
بیچ مستعد ہونے کے واسطے سعادت آخرت کے یا شقاوت اوسکی کے ساتھ خاصیت کے کہ نہین معلوم ہوتی قیاس سے نہین واقفیت ہوتی
اوسپر مگر نور نبوت سے پس جب دیکھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے ایک مباح کو چھوڑ کر دوسرا مباح اختیار کیا ہی اور ترجیح دی ہی ایک
کو دوسرے پر باوجود قدرت رکھنے اونکی کے دونون پر تو جان لے کہ وہ مطلع ہوئے ہین نور نبوت سے اوپر ایک خاصیت کے کہ اوسمین ہی
اور کھل گیا ہی اونپر عالم ملکوت سے بھلا ہونا اوسکا جیسے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگون اللہ عزوجل نے حکم کیا ہی مجکو
یہ کہ سکھاؤن تمکو وہ چیز کہ سکھائی ہی مجکو اور ادب دون مین تمکو جو ادب دیا مجکو کلام بہت نہ کرے کوئی تم مین سے وقت صحبت کرنے کے
اسلیے کہ اس سے لڑکا گونگا پیدا ہوتا ہی اور نہ دیکھے کوئی تم مین سے اپنی بیوی کے ستر کو وقت جماع کے اسلیے کہ اس سے اندھا ہوتا ہی
اور نہ بوسہ لیوے کوئی تم مین سے بیوی اپنی کا وقت جماع کے اسلیے کہ ہوتا ہی اوس سے فرزند بہرا اور بہت نہ دیکھا کرے کوئی تم مین سے طرف

اسی مین دیکھی تو نے اختیار کیا پس اسی کا اختیار کرنا بہتر ہے [illegible] صحت اس روایت کی معلوم نہین واللہ اعلم ١٢ منہ

پانی کے لیے کہ اس سے جان رہتی ہے عقل یہ مثال بیان کی ہے تا سمجھ لے آدمی امور دنیا پر امور آخرت کو پس پسند کرنا کہ
کہ تصدیق کیے تو اطبا کے قول کو بیچ بیان کرنے خواص اشیا کے اور نہ تصدیق کرے تو تمام بشر کے سرداروں کے قول کو
کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بیچ اون چیزوں کے کہ خبر دی ہے اونھوں نے اور تو جانتا ہی ہے اس بات کو کہ آدمی
کھل رہا ہے بیچ تمام اسرار عالم اعلیٰ سے پس تعجب ہی کہ اونکا تو اتباع نکرے اون چیزوں میں کہ اونھوں نے خبر دی ہے اور اوروں کے
کہنے کو حق جانے اور عمل کرے اوسپر ‌ف یعنی بڑا عجب ہی کہ آدمی طبیب وغیرہ کی امور دنیا میں تصدیق کرتا ہی اور جو کچھ
وہ خواص اشیا وغیرہ کی بیان کرتا ہی اوسکو سچ جانتا ہی اور معتقدین میں آنحضرت سے خبر دینے والے کی تصدیق نہیں کرتا اور اوس میں
شک شبہہ نکالتا ہی حال آنکہ آنحضرت تمام جن و انسان کے سردار اور اشرف مخلوقات ہیں اونکی تصدیق تو سب سے پہلے چاہیے ‌ اور تیسرا
راز یہ ہی کہ سعادت انسان کی اسمین ہی کہ مشابہت پیدا کرے فرشتوں کے ساتھ بیچ ترک کرنے شہوات کے اور توڑنے
نفس کے کہ حکم کرتا ہی برائی کا اور دور ہو مشابہت چارپایوں کے سے کہ کرتے ہیں جو کچھ چاہتے ہیں بلا مانع کے اور جب کہ عادت ہو
انسان کو اپنے تمام امور میں یہ کہ کرے جو کچھ چاہے بلا مانع کے اور الفت ہو اتباع مراد اور خواہش نفس اپنے کی اور غالب ہووے اوسکے
دل پر صفت بہیمی تو مصلحت اوسکے لیے یہ ہی کہ ہو اپنی تمام حرکتوں میں لگام دیا گیا ساتھ ایسی لگام کے کہ روکے اوسکو غیر راہ حق سے
تو کہ نہ بھولے نفس اوسکا عبودیت کو اور لازم کرے راہ مستقیم کو پس ہوگا اثر عبودیت کا ظاہر اوسپر ہر حرکت میں اسلیے کہ نہیں ہوگا
کچھ موافق اپنی طبیعت کے بلکہ بحسب امر کے پس نہیں جدا ہونے کا تمام احوال اپنے میں ریاضت سے ساتھ ترجیح دینے بعض امور
کے بعض پر اور جیسے ڈالدی باگ اپنی کسی کے ہاتھ میں مثلا یہان تلک کہ نہیں ممکن چلنا پھرنا اوسکا اپنے جی سے بلکہ غیر کے حکم سے
پس نفس اوسکا بہت مضبوط ہی اور طرف قبول کرنے ریاضت حقیقی کے بہت قریب ہی اوس شخص کی نسبت کہ جسنے دے رکھی ہی
اپنی باگ ہاتھ میں خواہش نفس کے چھوڑ رکھا ہی اوسکو مثل چھوڑ رکھنے جانوروں کے اور اسکے نیچے ایک بڑا بھید ہی پاک کرنے نفس کا
حاصل یہ کہ فائدہ اسمین ہی کہ جو شارع نے مقرر کر دیا ہی اوسپر عمل کرے مخلی بالطبع نہو کہ جو نفس چاہے وہی کرنے لگے پس کفایت کرتی ہین
تجکو یہ تینوں تنبیہیں اوپر لازم کرنے اتباع کے تمام حرکات و سکنات میں ‌ف فصل یہ مضمون جو رغبت دلانے کے ذکر کیے سینے
تو عادات میں ہیں اوپر عبادات میں پس نہیں پہچانتا ہوں میں بلا عذر سنت کے چھوڑنے میں مگر کفر خفی یا حمق جلی بیان اسکا یہ ہی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ فضیلت رکھتی ہی نماز جماعت کی اکیلے کی نماز پر ستائیس درجے تو کیونکر دلیری کریگا نفس مومن کا
اوسکے ترک پر بغیر عذر کے ہان ہو سبب اسمین یا تو حمق یا غفلت اس طرح پر کہ نہ دھیان کرے اس تفاوت عظیم میں جو شخص کہ احمق
جانے اوس شخص کو کہ اختیار کرے ایک کو دو پر پھر کیونکر نہیں احمق جانیگا اپنے کو جب کہ اختیار کرے ایک کو ستائیس پر خصوصا
اوس چیز میں کہ وہ ستون ہی دین کا اور کنجی ہی سعادت ابدی کی اور اوپر کفر وہ یہ ہی کہ گذرے اوسکے جی میں یہ بات کہ ایسا نہیں ہی
یعنی جماعت میں اتنا ثواب جو بیان کیا نہیں ہی اور سوا اسکے نہیں کہ ذکر کیا اسکو واسطے رغبت دلانے کے جماعت میں اور نہیں تو
کیا مناسبت ہی درمیان جماعت کے اور درمیان اس عدد مخصوص کے سب عددوں میں سے اور یہ کفر ہی چھپا ہوا کبھی آجاتا ہی اوسپر جی
اور اوسکو جی والا نہیں جانتا اور کیا بڑا احمق ہی وہ شخص جو تصدیق کرتا ہی نجومی اور طبیب کی اون کاموں میں جو بہت بعید ہیں
اس سے بھی اور نہیں تصدیق کرتا آنحضرت کی جو کھولنے والے بھیدوں ملکوت کے ہیں پس اگر نجومی کہدے تجسے کہ جب گذر جائیں گے
ستائیس دن شروع تحویل طالع تیرے سے تو پونہچے گی تجکو کچھ سختی و آزار سوچ اس دن سے اور بیٹھا رہ اپنے گھر میں اسی شئے اس مدت میں
ڈر بارہ میگا تو اور چھوڑ دیگا سب کام اپنے اور اگر کہا جاوے تجکو کہ یہ واہیات ہی بیچ نہ جان اسکو تو نہیں جائیگا ڈر تیرے دل سے اور تو

لیکن کام اللہ کے کاموں میں عجائبات ہیں کہ اونکے مناسبات نہیں معلوم ہوتے اور شاید کہ ایسی مناسبتیں ہوں جو سمجھ میں نہیں آئیں اور تو نے
پہچان لیا ہی تجربے سے کہ تحقیق یہ اثر کرتا ہی اگرچہ نہ معلوم ہو تجھے مناسبت پھر جب پھرا یہ امر طرف بہتر نبی کے غیب سے انکار کیا تو نے
اسکا اور طلب کی تو نے مناسبت صریح پس نہیں ہی اسکے لیے کوئی سبب مگر شرک چھپا ہوا بلکہ کفر کھلا ہوا اسلیے کہ نہیں کوئی دخل
اوسکے لیے سوا اسکے اور سبب اس سب سستی کا یہ ہی کہ نہیں غمگین کرتا تجکو امر آخرت تیری کا یعنی تجکو کچھ آخرت کا اندیشہ نہیں ہی
پس امر تیری دنیا کا ہر گاہ کہ غمگین کرتا ہی تجکو احتیاط کرتا ہی تو اوسمین نجومی کے کہنے پر اور فال لینے پر اور اون کاموں پر جو نہایت
بعید ہیں مناسبت سے اور تو فرمانبرداری کرتا ہی گمانوں بعید کی اور اگر دھیان کرے تو تو تجکو معلوم ہو جاوے کہ یہ احتیاط اندیشہ
آخرت کے لیے ہی لائق تر ہی رعایت اسکی پس اگر کہے تو کس طرح کے کاموں میں لائق ہی پیروی کرنی سنت کی سو میں کہتا ہوں جس
چیز میں وارد ہوئی سنت اور حدیثیں اس باب میں بہت ہیں فرمایا آنحضرت صلعم نے جو پچھنے لیگا دن ہفتے اور چہار شنبے کے ہو جاوے
اوسکو بیماری برص کی سو نہ ملامت کرے مگر اپنے جی کو اور لیے پچھنے بعضے محدثین نے دن ہفتے کے اور کہا یہ حدیث ضعیف ہی
سو ہو گئی اوسکو بیماری برص کی اور مشکل پڑی اوسپر پس دیکھا آنحضرت صلعم کو خواب میں اور شکایت کی اس بیماری کی سو فرمایا آپ نے
کیوں تو نے پچھنے لیے دن ہفتے کے بولا راوی ضعیف تھا فرمایا کیا نہیں نقل کی تھی ہمسے یعنی آخر یہ منع ہمیں سے تو اوسنے نقل کیا تھا پھر کیا
وجہ تھی اوسکے نہ ماننے کی پس بولا وہ کہ توبہ کی میں نے ای رسول اللہ پس دعا کی آنحضرت صلعم نے آرام ہو جانے کی سو صبح کی اوسنے اس حال
میں کہ جاتی رہی تھی بیماری اوسکی اور فرمایا آنحضرت صلعم نے جو پچھنے لگواوے منگل کو سترھویں میں بعد دوا ہی ایک سال کی بیماری کی اور
فرمایا جسوقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ تمہاری جوتی کا تو نہ چلے ایک جوتی پہنکر یہانتک کہ درست کرے اوسکے تسمے کو اور فرمایا جسوقت
کہ جنے عورت پس چاہیے کہ کھاوے سب سے پہلے رطب کو پھر اگر یہ میسر نہ آوے تو تمر کو اسلیے کہ تحقیق اگر کوئی چیز بہتر ہوتی اس سے تو کھلاتا
اللہ تعالی اوسکو حضرت مریم علیہا السلام کو جسوقت کہ جنا اونھوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو اور فرمایا جسوقت کہ لاوے کوئی تم میں کا
شیرینی کو تو چاہیے کہ لے لے اوسمیں سے اور جسوقت کہ لاوے خوشبو کو تو چاہیے کہ سونگھ لے اوسمیں سے اور مثل ان حدیثوں کے عادات میں
بہت ہیں اور نہیں کوئی حدیث اونمیں سے خالی کسی چیز سے یعنی ہر ایک میں کچھ نہ کچھ بھید ہی ہی خاتمہ ہی بیان میں ترتیب وظیفوں
کے جو رات دن میں ہوتے ہیں پس حصول پر جان یہ کہ عبادتیں کہ جنکی تفصیل بیان کی ہمنے بعض اونمیں سے وہ ہیں کہ ممکن ہی جمع کرنا
درمیان اونکے جیسے روزہ اور نماز اور قرأت اور بعض اونمیں سے وہ ہیں کہ نہیں ممکن ہی جمع کرنا درمیان اونکے مثل قرأت اور ذکر کے
اور مثل مستعد ہونے کے واسطے حقوق پہنچانے لوگوں کے اور نماز کے پس لائق ہی یہ کہ ہووے بہت ضروری کاموں تیرے سے تقسیم کرنا
اپنے وقتوں کا طرح طرح کی بھلائیوں پر صبح سے لیکر شام تک یعنی ہر ہر وقت ہر ہر نیکی کے لیے مقرر ہو اور جانے تو کہ تحقیق
مقصود عبادت سے مضبوط کرنا انس کا ہی ساتھ ذکر اللہ کے واسطے رجوع کرنے کے طرف گھر ہمیشگی کے اور الگ ہونے کے غرور کے گھر سے
یعنی دنیا سے اور نہیں سعید ہوتا ہمیشگی کے گھر میں یعنی آخرت میں مگر وہ شخص جو آیا اللہ کے پاس اور وہ دوست رکھتا تھا اوسکو اور نہیں
ہوتا دوست اللہ کا مگر وہ شخص جو پہچانتا ہی اللہ کو اور بہت کرتا ہی اوسکی یاد اور نہیں حاصل ہوتی معرفت اور دوستی مگر فکر و ذکر سے جو ہمیشہ ہو
اور نہیں ہوتا ہمیشہ ذکر دل میں مگر ساتھ ذکرات کے اور یہ عبادتیں ہیں جنھوں نے گھیر لیا ہی وقتوں کو نوبت بنوبت اور اونکے اقسام کے مختلف
ہونے کو زیادہ تاثیر ہی ذکر میں اور نہ ہونے ملال میں اور نہ ساقط ہو جانے میں اوسکے اثر کے دل سے ساتھ اوس ہمیشگی کے جو منتہی ہووے
عادت کی طرف ہاں اگر ہو تو جانے والا اللہ کی ذات میں اور مستغرق اوسمیں نہیں حاجت تجکو ترتیب وظیفوں کی بلکہ تیرا وظیفہ ایک ہی ہی
اور وہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ہی اور میں نہیں گمان کرتا تجکو کہ ہووے تو ایسا پس تحقیق یہ باتیں بہت نادر سے ہیں پس جبتک نہو تو فریفتہ اور شیفتہ

تب لازم ہی تجکو یہ کہ ترتیب دے تو اپنے وظیفون کو پس ایک وظیفہ ہی جسوقت سے کہ جاگے تو اپنی نیند سے آفتاب کے نکلنے تک
اور لائق ہی کہ جمع کرے تو اس وقت برکت مین بعد فراغ کے نماز سے درمیان ذکر اور دعا کے اور قراءت اور فکر کے اسلیے کہ ہر ایک کو اوسمین سے اثر ہی
دل کے روشن کرنے مین اور معلوم کر تو اسکی کیفیت اور تفصیل کتاب بدایۃ الہدایہ سے اور کتاب ترتیب الاوراد سے جو منجملہ کتاب احیاء العلوم کے ہی
اور اسی طرح معمور کرے تو درمیان طلوع آفتاب اور زوال کے اور درمیان زوال اور غروب کے اور درمیان مغرب اور عشا کے بیچ بہتر اوقات
سے ہین اسلیے کہ خوشی سوا اسکے نہین کہ زیادہ ہوتی ہی ساتھ تمیز کرنے وظیفے ہر وقت کے تاکہ ہووے ہر وقت مین ایک عبادت دوسری
کہ منتقل ہو بعض اوسکی سے طرف بعض کے اور یہ اوسوقت ہی جب کہ ہو تو عابدون مین سے اور اگر ہی تو معلم یا متعلم یا والی تو مشغول ہو
ساتھ انکے روشنی مین دل کی افضل ہی عبادتون بدنی سے بلکہ اصل دین مین علم دینی ہی ہی کہ جس سے حاصل ہوتی ہی بڑائی اللہ کے حکم کی
اور وہ نفع جو صادر ہوتا ہی مہربانی کی راہ سے خلق اللہ پر اور ایسے ہی اگر ہی تو صاحب عیال پیشے والا تو قیام کرنا ساتھ حقوق عیال
کے ساتھ کسب حلال کے افضل ہی عبادت بدنی سے لیکن تجکو ان سب حالتون مین نہین لائق ہی کہ جدا ہووے تو اللہ کی یاد سے بلکہ ہو تو مانند
عاشق کے ساتھ معشوق اپنے کے مشغول حسن شغل مین کہ ہو تو بنابر ضرورت وقت کے پس وہ کام کرتا ہی بدن سے اور غائب ہی ایسے کام سے
حاضر ہی اپنے دل سے ساتھ معشوق اپنے کے منقول ہی ابی الحسن خرقانی سے کہ وہ بنایا کرتے تھے سجادہ اور کہتے تھے ہم دیے گئے ہین
ہاتھ اور زبان اور دل سو ہاتھ واسطے کام کے ہی اور زبان واسطے لوگون کے اور دل واسطے حق تعالی کے + ف + اعلی درجہ وظیفون مین
یہ ہی کہ دل سے مشغول اللہ کر رہا ہو اگرچہ ظاہر مین کچھ کام کاج کرتا ہو اسی لیے کہا ہی کسی بزرگ نے دل بیار و دست بکار تمام ہوا کلام امام غزالی رحمہ اللہ تعالی کا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ○

اے مسلمانون بلند نکرو آوازین اپنی اوپر آواز پیغمبر کے اور بلند نکہو ساتھ اوسکے بات مانند بلند کہنے بعض تمہارے کے ساتھ بعض کے واسطے
بچنے کے اس سے کہ نابود ہون عمل تمہارے اور تم خبردار نہو + ف + اے ایمان والون اونچی نکرو اپنی آوازین نبی کی آواز سے اوپر اور
اوس سے نہ بولو کھک کر جیسے کھکتے ہو ایک دوسرے پر کہین اکارت نہو جاوین تمہارے کیے اور تمکو خبر نہو + تفسیر + اس سورت مین حق تعالی
نے آداب سکھائے رسول کے اور آپس کے ایک ادب یہ ہی کہ مجلس مین شور نکرو کہ حضرت کی بات سنی نہ پڑے دوسرے یہ کہ خطاب کرو ادب سے
کھک کر نہ بولو + ف + پہلی آیت مین حکم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا کہ اونکے حکم سے بڑھو نہین اور اس آیت مین حکم ہی
کہ وقت کلام کرنے کے آنحضرت کی آواز سے آواز بلند نکرو پس فرمایا کہ نہ بلند کرو آوازین اپنی الخ یعنی جسوقت کہ بولے نبی اور بولو تم
تو لازم کرو اپنے پر یہ کہ نہ بڑھاؤ اپنی آوازین نبی کی آواز سے بلکہ پست کرو اونکی آواز سے اس طرح کہ ہو کلام اونکا بلند تمہارے کلام
اور جہر اونکا ظاہر تمہارے جہر پر یہان تک کہ ہو آواز اونکی واضح اور قرین تمیز اور بلند نکہو بات الخ یعنی جب کہ کلام کرو تم اوس سے
اس حال مین کہ وہ چپکا ہو تو بچاؤ اپنے تئین شناختے اوس چیز کے سے کہ منع کیے گئے ہو تم کہ وہ بلند کرنا آواز کا ہی بلکہ لازم کرو اپنے پر
یہ کہ نہ پہنچاؤ اوس پکارنے کو کہ معمولی ہی درمیان تمہارے اور یہ کہ قصد کرو تم اوسکے خطاب کرنے مین قول نرم کو کہ قریب ہی چپکے جو کہ
ضد ہی جہر کا اور نہ کہو اوسکے لیے یا محمد یا احمد بلکہ خطاب کرو اوس سے یا نبی کر اور تعظیم و توقیر سے اور جب کہ اوتری یہ آیت تو نہین کلام
کرتے تھے نبی علیہ السلام سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما مگر چپکے سے اور ابن عباس سے ہی کہ نازل ہوئی یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس
کے حق مین کہ اونکے کان مین گرانی تھی اور آواز اونکی بڑی تھی اور جب کلام کرتے تھے تو پکار کر کرتے تھے اور بعض اوقات حضرت سے
جو کلام کرتے تھے تو آپ ایذا پاتے تھے اونکی آواز سے اور کاف تشبیہ کا بیچ محل نصب کے ہی یعنی لا تجھروا لہ جھرا مثل جھر

بعضکم لبعض اور اس سے معلوم ہوا کہ نہین منع کیے گئے صحابہ مطلق پکار کر بولنے سے کہ گنجایش ہی نہو اونکو پکار کر کلام کرنیکی
جب کلام کرین چپکے ہی سے کرین بلکہ منع کیے گئے پکارنے مخصوص سے یعنی اوس پکار کر بولنے سے کہ جسکی عادت رکھتے تھے آپسمین
حاصل یہ کہ ایسا کلام پکار کر کرین کہ جسمین رعایت بزرگی نبوت کی نہو + فائدہ یعنی پیغمبر کے آگے باادب رہو اور
تعظیم اوسکی بجالاؤ اور اوسکے حضور مین باادب اور آواز نرم سے بات کرو اور اوسکو آواز بلند سے نہ پکارو اور نام و کنیت
کے ساتھ اوسکو نہ پکارو بلکہ کہو یارسول اللہ یا نبی اللہ اور اگر برخلاف اس امر کے کروگے تو عمل تمھارے نابود ہو جاوینگے عبد اللہ
بن زبیر روایت کرتے ہین کہ قافلہ بنی تمیم کا پیغمبر علیہ السلام کے پاس آیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر کرو قعقاع بن معبد بن زرارہ
کو اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہ بلکہ امیر کرو اقرع بن حابس کو اور اس امر مین دونون نے آپسمین نزاع کی حتی کہ آواز اونکی
بلند ہوئی یہ آیت آئی اور ایک روایت مین یہ شان نزول دونون آیتون اول سورت کی مین کور ہے + ترجمہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ

تحقیق وہ لوگ کہ پست کرتے ہین آوازین اپنی نزدیک پیغمبر خدا کے وہ جماعت وہ ہین کہ آزمایا ہی خدا نے اونکے دلون کو واسطے ظہور تقوی
کے اونکے لیے بخشش ہی اور مزدوری بڑی ہی + فتح + جو لوگ دبی آواز بولتے ہین رسول اللہ کے پاس وہی ہین جنکے دل جانچے ہین اللہ نے
ادب کے واسطے اونکو معافی ہی اور نیگ بڑا + موضح + تفسیر + مسلم وغیرہ کی حدیث مین آیا ہی کہ جب آیت پہلی اوتری تو ثابت
بن قیس اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور کہا کہ مین اہل دوزخ سے ہوا جب کتنے ایک دن آنحضرت علیہ السلام کی خدمت مین نہ آئے تو
آنحضرت نے احوال اوسکا سعد بن معاذ سے پوچھا سعد نے ثابت سے کہا کہ رسول خدا تمکو یاد فرماتے ہین ثابت نے کہا کہ آیت
لا ترفعوا اصواتکم اوتری اور تم جانتے ہو کہ مین بلند آواز ہون اور پیغمبر کے آگے آواز بلند کر بات کرتا ہون مین پس
دوزخی ہوا مین سعد نے حال اوسکا پیغمبر صاحب سے ظاہر کیا آپ نے فرمایا نہ بلکہ وہ اہل جنت سے ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ رسول خدا
علیہ السلام نے فرمایا اما ترضی ان تعیش حمیدا وتقتل شہیدا وتدخل الجنۃ ثابت نے کہا رضیت ببشری
اللہ ورسولہ لا ارفع صوتی ابدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت اوتری اور روایت
کیا گیا ہی کہ ثابت مذکور بیچ جنگ مسیلمہ کذاب کے شہید ہوئے جیسے کہ رسول خدا سے بشارت پائی تھی اور ایک شخص نے بعد وفات ثابت
کے ثابت کو خواب مین دیکھا کہ کہا فلانے شخص نے زرہ میری بعد مرنے میرے کے میرے بدن سے نکال لی ہی اور لشکر کے ایک جانب مین ہی
اور میری زرہ پر ہانڈی رکھی ہی خالد کے پاس کہ وہ سردار لشکر کا ہی جا اور اوس سے کہہ کہ زرہ میری اوس سے لے کر رسول خدا کے خلیفہ کے
پاس کہ ابو بکر ہین پونہچاوے اور کہے کہ مجھپر فلانے شخص کا کچھ قرض ہی اوسکو ادا کرین اور فلانا غلام میرا آزاد ہی پس اوس شخص نے
یہ خواب خالد سے کہا اور خالد زرہ ثابت کی اوسکے لینے والے سے لایا اور ابو بکر کے آگے رکھی اور ابو بکر نے موافق وصیت ثابت کے
عمل کیا اور امام مالک نے کہا کہ نہین جانتے ہین ہم کہ وصیت مرے کی جائز ہوئی ہو مگر یہ اور ایک روایت مین ہی ابو بکر اور ایک دوسری
روایت مین عمر بعد اوترنے آیت لا ترفعوا کے ایسا کلام آہستہ پیغمبر کے سامنے کرتے تھے کہ بے استفسار کے معلوم نہین
ہوتا تھا تب آیت ان الذین یغضون اصواتہم الخ نازل ہوئی + مسئلہ + کہا صاحب مواہب لدنیہ نے اپنی کتاب کے
چھٹے مقصد مین بعد لانے ان آیات سابقہ کے کہ بلند کرنا آواز کا اوپر آواز نبی علیہ السلام کے موجب ہی حبط ہونے اعمال کا سبب اسکا یہ ہی
ظن اوسپر کہ بلند کرے اپنی عقلون اور فکرون کو اونکی سنت و شریعت پر پس ادب حضرت کا مقتضی اسکو ہی کہ مشکل سمجھانے حضرت کے قول کو

بلکہ مشکل جانے عقلون کو آگے قول حضرت کے اور مقابل کرے اونکی نص کے قیاس کو بلکہ منضبط کرے قیاسون کو اوپر سے اونکی نصوص کے
اور نہ منحرف ہو اونکے کلام سے بسبب خیال کے کوئی مخالف کہ جسکو معقولی کہتے ہین بلکہ وہ مجہول ہی اور صواب سے معزول اور نہ موقوف
رکھے اونکی شریعت کے قبول کو کسیکی موافقت پر پس یہ بسبب قلت ادب کے ہی بنسبت اونکے اور بڑی ہی جرأت ہی اور بڑا ادب بنسبت اونکے
یہ ہی کہ دل سے مانے اونکو اور فرمانبردار ہو اونکے حکم کا اور پکڑے اونکے قول کو ساتھ قبول و تصدیق کے نہ یہ کہ معارض جانے اونکے قول کو اپنے خیال
باطل کے اور کہے اپنے کو معقولی یا نام رکھے اوس خیال کا شبہہ یا شک اور نہ یہ کہ مقدم کرے اونکے فرمانے پر لوگون کی عقلون کو اور
اونکے ذہنون کے واہیات کو پس توحید کرے تحکیم اور تسلیم اور انقیاد اور اذعان کی جیسے کہ توحید کرتا ہی اونکے بھیجنے والے کی یعنی
اللہ کی عبادت اور خضوع اور انابت اور توکل کی یعنی آنحضرت ہی کو حاکم اپنا جانے اور اونھین کی فرمانبرداری کرے جیسے کہ
نری کرتا ہی عبادت اور جھکنا اور رجوع اور توکل اللہ تعالی کا پس یہ دونون توحیدین ہین کہ نہین نجات بندے کو اللہ کے عذاب سے
بدون انکے یعنی ایک توحید مرسل یعنی اللہ تعالی کی اور ایک توحید متابعت رسول کی پس نہ حکم دے غیر اوسکے کو اور نہ راضی ہو
ساتھ حکم غیر اوسکے کے انتہی ملخصا من مدارج السالکین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا لا یؤمن احدکم حتی
یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ ÷ یعنی مومن نہین ہوگا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون
اوسکو ÷ اور حق تعالی نے بھی نفی کی ہی اوسکے ایمان کی کہ رسول کے حکم سے دل مین تنگی پاوے جیسا کہ فرمایا فلا و ربک لا یؤمنون
حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما
یعنی قسم ہی تیرے رب کی مومن نہین ہونگے لوگ یہان تک کہ حکم بدین تجکو آپسکے تنازع مین پھر نہ پاوین اپنے نفسون مین تنگی اوس حکم سے
کہ جاری کرے تو اور جی جان سے مان لین مان لینے کر ÷ اور جب کہ ہوا بلند کرنا آواز کا آنحضرت کی آواز پر حبط کرنے والا اعمال کا اور پانا تنگی کا
رسول کے حکم سے بے ایمانی مقدم کرنا عقل کا اونکے قول و فعل پر بوجہ اولی مانند اوسکے ہوگا پس ہر مومن کو اجتناب اوس سے واجب ہی
بحر العلوم ÷ امتحن اللہ قلوبہم للتقوی کے معنی یہ ہین کہ خالص کیا اللہ تعالی نے اونکے دلون کو تقوی کے لیے اور عمر رضی اللہ
تعالی عنہ سے یہ معنی منقول ہین کہ دور کر دین اللہ تعالی نے شہوات اونکے دلون سے اور کہا ہی بعضون نے کہ اوتری یہ آیت شیخین رضی اللہ عنہما کے
حق مین جب کہ وہ چپکے سے بولنے لگے یعنی بعد اوترنے اوپر کی آیت کے ÷ قال کہا محمد بن ثابت بن قیس نے کہ جب اوتری یہ آیت لا ترفعوا
اصواتکم الخ ثابت راہ مین بیٹھکر رونے لگے پس گذرے اوپر عاصم بن عدی بن عجلان اور کہا کہ کیون روتا ہی تو ای ثابت کہا ڈرتا
ہون کہ یہ آیت میرے ہی حق مین اوتری نہو اس حال مین کہ میری آواز بڑی ہی پس گئے عاصم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی
آپ کو اسکی پس فرمایا آپ نے کہ جا اور بلا لا ثابت کو میرے پاس پھر آئے ثابت پس فرمایا حضرت نے کہ کیون روتا ہی تو ای ثابت پس کہا اونھون
نے کہ آواز میری بڑی ہی اور ڈرتا ہون کہ یہ آیت اوتری ہو میرے حق مین پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہین راضی ہی
تو اس سے کہ جیتا رہے تو تعریف کیا گیا یا قتل کیا جاوے تو شہید یا داخل ہووے تو جنت مین کہا اونھون نے کہ راضی ہوا مین اور نہین بلند
کرونگا آواز کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر پس اوتری یہ آیت ان الذین یغضون اصواتہم الخ اور روایت
مین ہی کہ ثابت بن قیس نے کہا یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون اس سے کہ ہلاک ہون مین فرمایا کیون عرض کیا ثابت نے کہ منع فرماتا ہی اللہ آدمی کو
اس سے کہ تعریف کیا جاوے ساتھ اوس عمل کے کہ نہین کیا ہی اور مین اپنے کو پاتا ہون کہ دوست رکھتا ہون تعریف کو اور منع فرماتا ہی
اللہ تعالی خیلا یعنی اترانے سے اور پاتا ہون مین اپنے کو دوست رکھتا ہون جمال کو اور منع فرماتا ہی اللہ اس سے کہ بلند کیجاوین آوازین اوپر آپ کی
آواز پر اور مین بلند آواز والا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای ثابت کیا نہین راضی ہی تو اس سے کہ جیتا رہے تو

تعریف کیا گیا اور قتل کیا جاوے تو شہید یا داخل ہووے تو بہشت مین ؔ دؔ منتؔ

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○

تحقیق وہ لوگ کہ آواز دیتے ہین تجکو حجرون کے پیچھے سے اکثر اونکے سمجھتے نہین ؏ ترجمہ جو لوگ پکارتے ہین تجکو دیوارکے باہر سے وہ اکثر عقل نہین رکھتے۔ تفسیر بنی تمیم آئے ملنے کو حضرت گھر مین تھے باہر سے لگے پکارنے چاہیے تھا کہ آدمی کی زبانی خبر کرتے ۞ پہلی آیت تعظیم کے نفع کے بیان مین تھی اور یہ آیت تعظیم کے ترک کرنے کے ضرر کے بیان مین ہی سمجھتے نہین یعنی ادب تیرا اور بے عقل مین اور ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ پیغمبر علیہ السلام نے ایک لشکر قوم بنی العنبر پر بھیجا اور عیینہ بن حصن فزاری کو اوس لشکر پر امیر کیا اوس قوم نے آنا انکا سنکر اپنے گھرون سے بھاگ گئے عیینہ نے وہان جاکر عیال و اولاد اوس قوم کی قید کر کے پیغمبر خدا کے پاس لے آئے بعد اوسکے مرد اوس قوم کے واسطے آزاد کرانے عیال و اولاد اپنی کے مدینے مین آئے وقت دوپہر کا تھا اور رسول علیہ السلام قیلولے مین تھے جب اونکی اولاد نے اپنے باپون کو دیکھا تو رونے اور چیخنے چلانے لگے اور اونکے مردون نے چاہا کہ جلدی آنحضرت حجرے سے باہر تشریف لاوین اور بے صبری سے آواز بلند سے پکارنے لگے کہ ای محمد ہمارے پاس آؤ یہان تک کہ آنحضرت کو بیدار کیا اور آپ آنکھین ملتے ہوئے اونکے پاس تشریف لائے اونھون نے کہا کہ ہمسے فدیہ لے اور ہمارے عیال کو چھوڑ دے آنحضرت نے حکم الٰہی سے ایک شخص کو اونمین سے درمیان اپنے اور درمیان اونکے حکم مقرر کیا اوسنے فیصلہ کیا کہ آدھے قیدیون سے فدیہ لین اور آدھون کو بغیر فدیے کے آزاد کرین رسول علیہ السلام نے ایسا ہی کیا یہ آیت اوتری اور نام حکم کا اعور تھا اور اور اقوال بھی اس آیت کی شان نزول مین نقل کیے گئے ہین مآل سبھون کا یہی کرنا ہی پکارنے سے ساتھ نام پیغمبر کے کہ بے ادبی ہی بلکہ مومنون کو چاہیے کہ تعظیم اونکی ملحوظ رکھین اور ساتھ خطاب یا رسول اللہ اور مانند اسکے کے مخاطب کرین اور واسطے نکلنے کے گھر سے اونکے تحکم نکرین بلکہ منتظر رہین تاکہ وہ آپ نکلین پاس ادب اسیمین ہی جیسا کہ فرمایا وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا الخ ⁂ اوتری ہی یہ سورت بنی تمیم کی جماعت کے حق مین کہ آئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وقت دوپہر کے اس حال مین کہ آپ آرام فرماتے تھے اور اونمین اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن بھی تھے اور پکارا اونھون نے نبی علیہ السلام کو اونکے حجرون کے پیچھے سے اور کہا نکل طرف ہمارے ای محمد پس تحقیق مدح کرنی ہماری زینت ہی اور مذمت کرنی ہماری عیب ہی پس بیدار ہوئے حضرت اور نکلے اور فرا د حجرون سے آنحضرت کی بیبیون کے حجرے ہین کہ ہر ایک بیبی کے پاس ایک ایک حجرہ تھا اور پکارنا اون حجرون کے پیچھے سے شاید کہ اس طرح ہو کہ وہ متفرق ہو گئے ہوان حجرون کے پیچھے تلاش کرتے ہون حضرت کو یا پکارا ہو اونھون نے حضرت کو اوس حجرے کے پیچھے سے کہ تھے حضرت اوسمین لیکن اوسکو ساتھ لفظ جمع کے یعنی حجرات کہا واسطے تعظیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فعل یعنی پکارنا اگرچہ منسوب ہی سبکی طرف لیکن جائز ہی یہ کہ پکارا ہو بعض اونکے نے اور رہون باقی راضی اوسپر پس گویا کہ سبنے پکارا اور اکثر اونکے الخ احتمال ہی یہ کہ بعضے اونمین سمجھدار بھی ہون اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد اکثر سے سب ہون کہ سب نا سمجھ ہین اور اس آیت مین طرح بطرح کی بزرگیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکور ہوئین ایک تو یہ کہ جنھون نے حضرت کو بے ادبی سے پکارا اونکو اللہ تعالیٰ نے بے وقوف فرمایا اور دوسرے یہ کہ حضرت کے قیلولہ اور آرام کرنے کی جگہہ کو بیبیون کے ساتھ حجرات فرمایا از راہ تعظیم کے اور اگر تامل کرے کوئی تامل کرنے والا اول سورت سے آخر اس آیت تک تو پاویگا ایسا ہی یعنی حضرت کی بزرگیون سے پھر ہوا ایس تامل کر کہ اول ہی سورت مین واجب کردی یہ بات کہ جو امور منسوب ہین اللہ رسول کی طرف وہ مقدم ہون تمام امور پر پھر اسکے بعد منع کیا اوس چیز سے کہ وہ جنس تقدیم سے ہی یعنی بلند کرنا آواز کا اور پکارنا پھر تعریف کی پست آواز کرنے والون کی حضرت کے تاکہ دلالت کرے حضرت کی بڑائی قدر پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک پھر ہجو کی اونکی کہ جنھون نے حضرت کو حجرون کے پیچھے سے پکارا جیسے پکارتے تھے ادنی آدمیونکو

تا کہ معلوم ہو جاتا لوگون کو کہ بہت بڑی بات پر اونھون نے دلیری کی اسلیے کہ جبکی اللہ نے ایسی قدر بلندی کی کہ کوئی اوسکی آواز پر آواز
نہ بلند کرے تو حجرون کے پیچھے سے اوسکو پکارنا بے ادبی سے بطریق اولی بہت برا ہوگا ✤ ف روایت کی سعد نے اور بخاری نے
کتاب الادب مین اور ابن ابی دنیا نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین حسن سے کہ کہا تھا مین داخل ہوتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کے
گھرون مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین پس چھو لیتا تہا مین اونکی چھتون کو ہاتھ سے اور روایت کی داود بن قیس نے
کہ دیکھے مینے حجرے یعنی حضرت کی بیبیون کے کھجور کی ٹھنیون کے اور اونکے دروازون پر پردے تھے کالے بالون کے ٹاٹ کے اور گمان کرتا ہون
عرض گھر کا حجرے کے دروازے سے گھر کے دروازے تک قریب چھ یا سات ہاتھ کے اور پھیر اگیا تھا گھر اندر سے دس ہاتھ اور روایت کی
ابن سعد نے عطاء خراسانی سے کہ کہا پائے مینے حجرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کے کھجور کی ٹھنیون سے دروازون پر اونکے ٹاٹ تھے
کالے بالون کے پس حاضر ہوا مین وقت آنے ولید بن عبد الملک کے حکمنامے کے پس پڑھا گیا وہ حکم تھا اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیبیون کے حجرون کو داخل کرنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین پس نہین دیکھے مینے کسی دن لوگ بہت روتے اوس دن کے برابر پس سنا مینے
سعید بن المسیب کو کہتے اوس دن قسم خدا کی چاہتا ہون مین کہ چھوڑین لوگ حجرون کو بحال خود پیدا ہونگے لوگ اہل مدینہ سے اور آوینگے
لوگ جوانب و اطراف سے پس دیکھین وہ اوس چیز کو کہ اکتفا کیا اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مین پس ہو لوگ کی بے رغبتی
مال بہت جمع کرنے سے اور آپسمین فخر کرنے سے مکانات کے بنانے مین اور کہا اوس دن ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے کاشکے حجرے
بحال خود چھوڑے جاوین اور ڈھائے نجاوین تاکہ لوگ نہ اونچے مکان بناوین اور دیکھین اوس چیز کو کہ پسند کی اللہ تعالی نے اپنے
نبی کے لیے حال انکہ کنجیان زمین کے خزانون کی اونکے ہاتھ مین تھین ✤ منثور ✤

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

اور اگر وہ صبر کرتے تا وقتیکہ باہر آئے تو طرف اونکے بہتر ہوتا اونکے لیے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ✤ مترجم کہتا ہے یعنی حضرت
شاہ ولی اللہ کہ یہ تعریض ہے ایک قوم کے حال پر بنی تمیم سے کہ واسطے ایک مہم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور جب مسجد
مین نپایا اور نہ جانتے تھے کہ کس حجرے مین تشریف رکھتے ہین نزدیک حجرون کے آواز بلند سے پکارنا شروع کیا واللہ اعلم ✤ فتح ✤ اور
اگر وہ صبر کرتے جب تک تو نکلتا اونکی طرف تو اونکو بہتر تھا اور اللہ بخشتا ہے مہربان ہے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ صبر کے معنی ہین روکنا نفس کا
خواہش نفسانی سے فرمایا اللہ تعالی نے وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ ✤ یعنی ٹھہرا رکھ اپنے نفس کو ان
لوگون کے ساتھ کہ پکارتے ہین اپنے رب کو ✤ اور کہا بعضون نے الصَّبْرُ مُرٌّ لَا يَتَجَرَّعُهُ إِلَّا حُرٌّ ✤ یعنی صبر کڑوا ہے نہین پیتا
اوسکو مگر آزاد یعنی حاصل کرنا اوسکا اچھے ہی لوگون کا کام ہے اور بہتر یہ ہوتا کہ تمام قیدیون کو بے فدیے کے چھوڑ دیتے تم اگر بے ادبی
پیچ جلدی نکلنے تمہارے کے نکرتے غفور رحیم بڑی ہی مغفرت والا اور رحمت والا ہے پس ہرگز نہین تنگ ہوگی مغفرت و رحمت اوسکی
اگر توبہ و رجوع کرینگے اوسکی طرف ✤ ف تنبیہ ✤ غور کرنا چاہیے ان آیتون مین کہ حضرت کی سنت کو چھوڑ کر اپنے باپ دادی
رسمون کو پکڑنا کہان جائز رہا اسلئے تو صریح یہی نکلتا ہے کہ سبکی رسمین چھوڑے اور حضرت کی سنت کو پکڑے اور حضرت کی تعظیم ظاہر
و باطن مین سبکی تعظیم پر غالب کرے خصوصاً جو رسمین کفر کی شادی غمی مین برتی جاتی ہین تلاش کر کر اونکو ترک کرے تا اُدْخُلُوا فِي
السِّلْمِ كَافَّةً ✤ یعنی داخل ہو اسلام مین پورے پر عمل ہو اور منجملہ أَبْغَضُ النَّاسِ جو حضرت نے مُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ
الْجَاهِلِيَّةِ ✤ یعنی ڈھونڈھنے والا اسلام مین طریقہ کفار کو فرمایا ہے اوس سے بری ہو اور حضرت کے مکانو کا حال دیکھکر اکتفا کرے مکان
ضروری پر چنانچہ شرح شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ سنت مکان کے بنانے مین یہ ہے کہ بقدر کفایت کے ہو اور وہ یہ ہے کہ چھ ہاتھ کی قدر بلند ہو

اور طول عرض مین بقدر اہل و حاجت کے ہو یعنی جو کوئی اس سے زیادہ بناوے آویگا روز قیامت کے اوٹھائے ہوئے اوسکو یعنی بال
و باعث حساب کا ہوگا اور وقت بنانے کے نیت کرے کہ عبادت کرونگا اللہ تعالیٰ کی اسمین اور بچونگا گرمی اور سردی سے اور خرچ کر
مکان بنانے مین مال کثیر کہ نہیں خیر ہی اوس مال مین کہ خرچ کیا جاوے پانی اور مٹی مین یعنی تعمیر مکان مین اسلیے کہ یہ اسراف ہی مال و وقت مین
کہا محمد بن سماک نے ہارون رشید سے جب کہ دیکھا مکان بلند اوسکا کہ رَفَعْتَ الطِّيْنَ وَخَفَضْتَ الدِّيْنَ یعنی بلند کیا تونے
مٹی کو اور پست کیا تونے دین کو اگر ہی یہ بنا تیرے مال سے تو تو مسرفین سے ہی وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ یعنی اور اللہ
دوست نہین رکھتا مسرفین کو اور اگر بنا ہی یہ مال غیر تیرے کے سے تو تو ظالمین سے ہی وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اور منقول ہی
کہ ایک بادشاہ نے بنایا ایک مکان اور ضیافت کی لوگون کی اوسمین آتے تھے لوگ اوسکے پاس جماعت جماعت اور وہ پوچھتا تھا
اونسے کہ کیون کیسا بنا ہی یہ مکان اور کیا خوب بنا ہی اور آیا اسمین کچھ عیب ہی یا نہین اور لوگ کہتے تھے کہ کچھ عیب نہین ہی اسمین
یہان تک کہ داخل ہوئے دو عابد ایک دن پس اونسے بھی بادشاہ نے یہی پوچھا اونھون نے کہا کہ بڑا عیب عیبون کا یہ ہی کہ خراب ہوگا یہ
مکان اور مرجاوینگے رہنے والے اسکے یعنی فانی چیز پر کیا نازان ہوتا ہی تو پاک پروردگار فرماتا ہی مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
بَاقٍ یعنی جو کچھ کہ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ کہ اللہ کے پاس ہی باقی ہی انتہی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان شعرون
مین فرمایا ہی قطعہ الا یا ساکن القصر المعلی ستدفن عن قریب فی التراب لہ ملک ینادی
کل یوم لدوا للموت وابنوا للخراب یعنی ای رہنے والے محل بلند کے عنقریب دفن کیا جاویگا تو مٹی مین انسان کے لیے
ایک فرشتہ ندا کرتا ہی ہر روز کہ جنو مرنے کے لیے اور بناؤ تم خراب ہونے کے لیے آدب بنسبت حضرت کے تعلیم فرماکر ایک اور بات کام کی مومنون کو تعلیم فرماتے ہین

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ○

ای مسلمانون اگر لاوے تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر تو لیس دریافت کرو تم واسطے بچنے کے اس سے کہ ضرر پہنچاؤ تم کسی قوم کو
ساتھ نادانی کے پس پشیمان ہو تم اوپر اوس چیز کے کہ کی تمنے۔ فی ای ایمان والون اگر آوے تم پاس ایک گنہگار خبر لیکر تو
تحقیق کرو کہین جا پڑو کسی قوم پر نادانی سے پھر کل کو لگو اپنے کیے پر پچتانے۔ تفسیر ایک شخص کو حضرت نے بھیجا
ایک قوم پر زکوۃ لینے کو وہ نکلا اسکے استقبال کو اسلام سے پہلے اوس قوم مین اور اوسکی قوم مین بیر تھا ڈرا کہ بیر یاد رکھ کر نکلے اولٹا بھاگا
مدینے مین آکر مشہور کردیا کہ فلانی قوم مرتد ہوئی حضرت اونپر فوج بھیجتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ شہادت فاسق کی قبول نہین فاسق جسے
بے شرع کام عیان ہوں۔ موضح۔ مراد اس فاسق سے ولید بن عقبہ ہی کہ اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کے لینے کے لیے
بنی مصطلق کی طرف بھیجا اور اوسمین اور قوم بنی مصطلق مین ایام جاہلیت مین بسبب ایک خون کے عداوت تھی بنی مصطلق نے
جب اونکی خبر پائی تو واسطے تعظیم امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار قوم کے ولید کے استقبال کے لیے باہر نکلے ولید نے
وسوسہ شیطانی سے گمان کیا کہ یہ قتال کے لیے باہر نکلے ہین اونسے ڈرکر راہ سے پھر کر حضرت رسالت مآب کے پاس حاضر ہوا اور کہا
کہ بنی مصطلق نے انکار زکوۃ کے دینے کا کیا اور قصد میرے قتل کا کیا رسول علیہ السلام کو غصہ آیا اور قصد اونکے قتل کا کیا اور
وہان جب خبر ولید کے پھر جانے کی اوس قوم کو پہنچی تو اونھون نے آنحضرت کی خدمت بابرکت مین آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ
آپکے [illegible] کی خبر پاکر اوسکی تعظیم و استقبال کے لیے باہر نکلے وہ راہ مین سے پھر کر چلا آیا ڈرے ہم کہ مبادا کوئی خط جناب مبارک آپکی
اوسکے بلانے کے لیے آیا ہو اور آپ کسی سبب سے ہمپر غصے ہوئے ہون اور ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ اللہ کے غضب اوسکے سے اور [illegible]

[illegible]

رسول اوسکے سے رسول علیہ السلام نے خالد بن ولید کو مع ایک لشکر کے خفیہ اونپر بھیجا اور فرمایا کہ اونکے مقدمے مین جلدی نکرنا بلکہ تجسس کرنا اگر ایمان اور صدق اونکا معلوم کرے تو زکوٰۃ اونکے مالون کی لینا والا معاملہ کفار کا ساتھ اونکے کرنا خالد نے جاکر ایک آدمی اپنی طرف سے خفیہ بھیجا اوس شخص نے دیکھا کہ بانگ نماز اور نماز جماعت سے ادا کرتے ہین اور اسلام پر قائم ہین اوس شخص نے آکر خالد سے یہ احوال کہا خالد وہان گئے اور زکوٰۃ اونسے لیکر آنحضرت کی خدمت مین لائے اور اونکے ایمان کی خبر دی پس یہ آیت نازل ہوئی ✽ **مسئلہ**

کافی وغیرہ مین آیا ہی کہ قول ایک کافر کا حلال و حرام مین مقبول ہوگا اور قول کافر و فاسق کا معاملات مین بھی مقبول ہوگا بنا بر ضرورت کے لیکن دیانات یعنی امور دینی مین قبول نکرین پس اگر کافر کہے مثلاً کہ یہ گوشت مسلمان یا کتابی سے خریدا ہی مینے مسلمان کو کھانا اوسکا حلال ہی اور اگر کہے کہ مجوسی سے خریدا ہی مینے حرام ہوگا بخلاف اسکے کہ کافر پانی کی نجاست کی خبر دی تو نہین قبول ہوگا اور قول ایک عدل کا دیانات و شرائع مین مقبول ہی اور بیچ خبر دینے فاسق کے پانی کی نجاست مین اور مانند اوسکے مین اور بیچ خبر دینے مستور الحال کے سننے والے کو تحری یعنی سوچنا لازم ہی جو سمجھ کہ اوسکی رائے پر غالب آوے اوسپر عمل کرے اور اوراماموں کے مذہب مین بعضوں کے نزدیک قول اوسکا مطلق مقبول نہین ہی اور بعضون کے نزدیک بعضی جگہ مقبول ہی اور بعضی جگہہ نہین تفصیل اسکی فقہ کی کتابون مین واضح ہی ✽ **بحث**

ایک فتوی دہلی مین مثل اسی مضمون کے ہوا تھا چونکہ بہت مفید ہی نقل کیا جاتا ہی **سوال اول** ما قولہم رحمہم اللہ در صورتیکہ ایک کافر گوشت ذبیحہ کا بیچے اور بیان کرے کہ اس ذبیحے کو مسلمان نے ذبح کیا ہی اور دلیل اوپر ذبح کرنے مسلمان کے قول کافر کا ہی فقط اس صورت مین باعتماد قول کافر کے وہ ذبیحہ حلال ہی یا حرام اور یہی کسی قرینے مین مثلاً عادت ہو کہ مسلمانون سے کفار ذبح کرواکر گوشت بیچتے ہین مگر خریدار کو ذبح کرنا مسلمان کا اوس ذبیحے کو سوا ے قول کافر کے یا عادت کے اور وجہ سے نہین معلوم ہوتا ہی پس حکم اوسکا کیا ہی **جواب اول** حکم قرینے وغیرہ نہین کیا جاتا ہی تا وقتیکہ دلیل شرعی قائم نہو اس جہت سے حنفی حکم قیافے پر نہین کرتے ہین علی الخصوص حلت و حرمت مین کہ محل احتیاط و احتراز ہی پس صورت مرقومہ مین حکم اوپر قول کافر بیچ باب حلت و حرمت کے کہ جملہ دیانات سے ہی نہ کیا جاوے یعنی وہ گوشت کھانا بقول کافر کے کہ ذبح کیا ہوا مسلمان کا ہی جائز نہین ہی در المختار مین لکھا ہی قَوْلُ الْکَافِرِ مَقْبُوْلٌ بِالْاِجْمَاعِ فِی الْمُعَامَلَاتِ لَا فِی الدِّیَانَاتِ انتہی یعنی قول کافر کا مقبول ہی بالاجماع معاملات مین نہ دیانات مین اور کہا محمد بن الحسن شیبانی نے موطا مین فَاِنْ اَتٰی بِذٰلِکَ مَجُوْسِیٌّ وَذَکَرَ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَہٗ لَمْ یُصَدَّقْ وَلَمْ یُؤْکَلْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

محمد صدر الدین ۱۲۴۰	محمد قطب الدین ۱۲	سید محمد نذیر حسین ۱۲۷۰	نوازش علی ۱۲	رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۶۵	محمد کریم اللہ ۱۲۴۱	احمد علی کل حال ۱۲۴۹	فقیر احمد سعید ۱۲۵۵

جواب صحیح است از قرینۂ قاطعہ ثبوت حکم در باب حلت و حرمت نتواند شد در باب تعزیرات البتہ اعتبار آن داشتہ اند واللہ اعلم بالصواب حسبنا اللہ [illegible]

سوال دوسرا کیا فرماتے ہین علماے دین رحمہم اللہ اس باب مین کہ ایک شخص نے قوم ہنود سے مثل کھٹیک وغیرہ کے بکری یا اور حیوان ایک مسلمان کے ہاتھ سے ذبح کروایا بعد اوسکے وہ ذبیحہ نظر مسلمان سے غائب ہوا بعد ایک لحظے کے اوس کھٹیک نے کہا کہ یہ گوشت اوسی حیوان کا ہی کہ تونے ذبح کیا تھا آیا اوس مسلمان کو باعتماد قول اوس کھٹیک کے خریدنا گوشت اوس ذبیحے کا درست ہی یا نہین **جواب دوسرا** جب تک کہ گوشت اوس ذبیحے کا روبرو مسلمان کے رہے اور غائب نہو خریدنا اوسکا اور کھانا اوسکا درست ہی اور بعد ازان کہ اوسکی نظر سے غائب ہوا قول اوس کافر کا اس باب مین معتبر نہوگا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ اِذَا کَانَ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِھَا اَیْ بِتِلْکَ اللُّحُوْمِ وَفِیْ نُسْخَۃٍ بِذٰلِکَ مُسْلِمًا اَوْ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اَیْ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا اَوْ کَانَ عَرَبِیًّا اَوْ صَارَ کِتَابِیًّا فَاِنْ اَتٰی بِذٰلِکَ مَجُوْسِیٌّ اَیْ عَابِدُ نَارٍ وَفِیْ مَعْنَاہُ الْوَثَنِیُّ وَھُوَ عَابِدُ الصَّنَمِ اَوِ الْمُرْتَدُّ وَذَکَرَ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَہٗ اَوْ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ

ساتھ اذیت دینے کے افضل چیزون پر ہ ف ل اور فاسق وہ ہی جو کبیرہ کرتا ہی یا ہمیشہ صغیرہ پر رکھتا ہو اور کبیرہ جو حدیث مین آئے ہین ستّرہ کے قریب ہین اور ابن عباس کہتے ہین سات کے قریب ہین اور تحقیق اسکی کتب فقہ و حدیث و تفسیر مین لکھی ہی

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

اور اگر دو گروہ مسلمانون مین سے آپسمین جنگ کرین تو صلح کروا دو درمیان اونکے پس اگر تعدی کی ایک نے ان دونون مین سے دوسرے پر پس جنگ کرو ساتھ اوس گروہ کے کہ تعدی کرتا ہی یہان تک کہ رجوع کرے طرف حکم خدا کے پس اگر رجوع کی صلح کرو درمیان اونکے ساتھ انصاف کے اور داد دو تحقیق خدا دوست رکھتا ہی داد دینے والون کو ۰ ف ۰ اور اگر دو فرقے مسلمانون کے آپسمین لڑ پڑین تو اونمین ملاپ کروا دو پھر اگر چڑھا جاوے ایک اونمین دوسرے پر تو سب لڑو اوس چڑھائی والے سے جب تک پھر آوے اللہ کے حکم پر پھر اگر پھر آیا تو ملاپ کروا دو اونمین برابر اور انصاف کرو بیشک اللہ کو خوش آتے ہین انصاف والے ۰ تفسیر یعنی جب حکم شرع کے تابع ہون تو انصاف سے صلح کروا دو ایک کی طرفداری نکرو یہ حکم ہی خانہ جنگی کا جو مسلمان آپسمین لڑ پڑین ف آیا ہی کہ بعض انصار کی مجلس پر ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ آپ حمار پر سوار تھے پس پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حمار نے پس پکڑی ابن اُبی منافق نے ناک اپنی اور کہا چھوڑ دے راہ اپنے گدھے کی یعنی چلا جا کہ ایذا دی ہمکو اسکی بدبو نے پس کہا عبداللہ بن رواحہ نے قسم خدا کی بلاشبہ پیشاب اونکے حمار کا خوشبودار زیادہ ہی تیرے مشک سے اور چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن اُبی مین اور عبداللہ مین لڑائی ہونے لگی اور طول کھینچا لڑائی نے کہ بدکہانی سے گذر کر نوبت مارکٹائی کی پہونچی اور آئین قومین ان دونون کی کہ وہ اوس و خزرج تھے اور شریک ہوئے لڑائی مین پس پھر کر آئے طرف اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صلح کروائی اونمین پس نازل ہوئی یہ آیت وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ الخ اور بغی کے معنی ہین گردن کشی اور ظلم اور انکار کرنا صلح سے حَتّٰى تَفِيْٓءَ یعنی رجوع کرنا اور فیٔ کے معنی ہین رجوع اور ظل یعنی سایہ اور غنیمت کو بھی فیٔ کہتے ہین اسلیے کہ ظل رجوع کرتا ہی بعد ڈھلنے آفتاب کے اور غنیمت وہ چیز ہی کہ رجوع کرتی ہی اموال کفار سے طرف مسلمانون کے طرف حکم خدا کے کہ جو مذکور ہی اوسکی کتاب مین یعنی صلح کرنی اور ترک کرنا عداوت کا پس اگر رجوع کی یعنی بغی سے طرف حکم خدا کے بِالْعَدْلِ یعنی ساتھ انصاف کے وَاَقْسِطُوْا اور عدل کرو اور یہ امر ہی ساتھ استعمال کرنے قسط کے بطریق عموم کے بعد اوس چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے بیچ اصلاح آپس کے یعنی عدل سے خاص عدل کرنا صلح مین مراد ہی اور اَقْسِطُوْا سے عام عدل کرنا یعنی ہر حال و ہر امر مین ۰ ف ۰ اور عبداللہ بن اُبی اگرچہ منافق تھا لیکن اوسکی حمیت شاید اوسکے قوم کے مومنین نے بھی کی ہو تو ٹھیک ہو وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ ۰ مسئلہ ۰ صلح آپس کے ہر تنازع مین شرع و جائز ہی اور جو کوئی جانتا ہو کہ اوسکے ذمے پر کسی شخص کا حق ہی اور اوس شخص کے ساتھ اور بعض کے اوس حق سے صلح کرے حلال نہین ہی چارون اماموں کے نزدیک اسلیے کہ ہضم کرنا غیر کے حق کا ہوتا ہی اور اگر اوسکے حق ہونے کا اپنے پر علم نہین رکھتا ہی اور وہ دعوی کرے اور مدعی علیہ ایک چیز پر صلح کرے یہ مصالحت صحیح ہی مگر نزدیک شافعی کے صحیح نہین اور اسی طرح صلح کرنی مجہول پر شافعی کے نزدیک جائز نہین ہی اور تینون امامون کے نزدیک جائز ہی اور مالک کو جو تصرف کہ چاہیے اپنے ملک مین جائز ہی چارون امامون کے نزدیک اگر مضر اوسکے ہمسایہ کو نہو اور اگر مضر ہو تو روا نہین ہی امام مالک اور احمد کے نزدیک اور روا ہی ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک ۰ مسئلہ ۰ باغی اوس گروہ کو کہتے ہین کہ صاحب شوکت اور سردار ہو اور نہیں طور تاویل شبہ سے مسلمانون کے امام پر خروج کرین اور

اوسکی اطاعت سے نکل جاوین پس امام کو لڑنا اونسے جائز ہی تاکہ رجوع کرنے والے حکم شریعت کی طرف ہووین اور جب مطیع شرع کے ہون تو اونکے قتال سے باز رہے اور جو کچھ کہ باغیون نے قسم خراج اور جزیے سے لیا ہو امام کو دوبارہ اونکے دینے والے سے لینا روا نہین ہی اور جو کچھ کہ اموال باغیون مین سے اہل عدل کے ہاتھ سے تلف ہو ضمان یعنی بدلا اوسکا نہین دینا آتا یہ احکام متفق علیہ ائمۂ اربعہ کے ہین اور جو کچھ کہ باغی قسم مال اور نفس اہل عدل کے سے حالت جنگ مین تلف کرین اوسکا بھی ضمان نہین آتا مگر بقول قدیم شافعی رحمہ کے اور ایک روایت مین احمد سے ضمان آتا ہی اور اموال باغیون کے اونھین کے مال ہین غنیمت نہین ہوتے اور استعانت یعنی مدد چاہنی ساتھ ہتھیار اور سواری اونکے کے اونکی لڑائی پر روا نہین ہی مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ سب جائز ہی قیام حرب تک اور جب جنگ رفع ہو تو اونکو پھیر دے اور ساتھ اتفاق امت کے مسلمانون کو کرنا امام کا ضرور ہی اور امامت فرض ہی تا امام شعائر اسلام کے قائم کرے اور داد مظلوم کی ظالم سے لیتا رہے اور امام کو خلیفہ اپنے شہرون اپنے مین مقرر کرنے جائز ہین اور امامت لڑکے اور عورت اور کافر اور نائب اور مجنون کی روا نہین اور سبھون پر اطاعت امام کی واجب ہی جب تک کہ گناہ کا حکم نکرے ❊ ع

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

سواے اسکے نہین ہی کہ مسلمان آپسمین بھائی ہین پس صلح کروا دو درمیان دو بھائیون اپنے کے اور ڈرو خدا سے تو تمپر رحم کیا جاوے ❊ فـ یعنی مسلمان جو ہین سو بھائی ہین جو لڑاوین اپنے دو بھائیون کو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تمپر رحم ہو ❊ **تفسیر** ❊ مسلمان آپسمین بھائی ہین یہ تاکید و تقریر ہی پہلے مضمون کی اور بیان ہی اسکا کہ مومنون کو آپسمین صلح رکھنی اور صلح کروانی چاہیے اور آپسمین ایک دوسرے کو مثل بھائی نسبی کے سمجھین اور ڈرو اللہ سے الخ یعنی پس تقوی باعث ہوگا تمکو آپسکی محبت و الفت کا اور جب یہ کرو گے تو امید ہی کہ اللہ کی رحمت پہونچنے کی تمہاری طرف اور آیت دلالت کرتی ہی اسپر کہ بغاوت نہین زائل کر دیتی ہی ایمان کے نام کو اسلیے کہ اللہ تعالی نے مومن فرمایا اونکو باوجود بغاوت کے ❊ ف امام محی السنہ معالم التنزیل مین فرماتے ہین کہ ان دونون آیتون مین دلیل ہی اسپر کہ بغاوت ایمان کو زائل نہین کرتی اسلیے کہ خدا تعالی نے باغیون کو بھائی مومنون کا فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ نے اہل جمل و صفین کو فرمایا اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا یعنی ہمارے بھائیون نے بغاوت کی ہی ہمپر اور حکم باغیون کا یہ ہی کہ امام اونکو اپنی اطاعت کی طرف بلاوے اور اگر مظلمہ ظاہر کرین تو اوسکو اونسے دفع کرے اور اگر مظلمہ نظاہر کرین اور اپنی بغاوت پر مصر رہین تو اونکے ساتھ جنگ کرے تاکہ مطیع ہون اور حکم حالت قتال مین یہ ہی کہ لشکر اونکے بھاگے ہوئے کے پیچھے نجاوین اور اونکے زخمی کو اگر ہاتھ آوے تو مارین نہین اور نہ اونکے قیدی کو مارین اور جس گروہ مین کہ شرطین بغاوت کی نہون اور وہ بغی کرے تو اوسکو قطاع الطریق یعنی قزاق کہتے ہین اور شرطین بغی کی یہ ہین کہ ایک جماعت صاحب قوت و منعت کی مجتمع ہوکر اطاعت امام کی سے نکلجاوین اور ایک امام اپنے مین مقرر کرین اور بغاوت اونکی کچھ تاویل و شبہہ سے ہو جیسے جمل اور صفین مین حضرت علی کے مقابلے مین بعض صحابہ آئے تھے پس جماعت قلیل بدون بیعت اور سبب امام و بے تاویل کے کہ خروج کرے باغی نہین ہونگے ❊ **مسئلہ** ❊ جاننا چاہیے کہ اخوت یعنی بھائی چارہ اور آپس کی محبت کہ محض اللہ ہو بلند ترین مقامات سے دین مین ہی رسول علیہ السلام نے فرمایا اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ یعنی آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے واسطے اونکے نور کے منبر ہونگے یعنی روز قیامت کے رشک لیجاوینگے اونپر انبیا اور شہدا بس اس سے اور کیا درجہ بلند ہوگا کہ جسپر انبیا و شہدا رشک لیجاوینگے اور یہ بھی فرمایا مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ یعنی جسنے محبت رکھی اللہ ہی کے لیے اور بغض رکھا اللہ ہی کے لیے پس تحقیق پورا کیا اپنے ایمان کو اور محبت للہ یہ ہی کہ کسیکو بسبب کچھ غرض دنیا کے دوست رکھے جیسے محبت اوستاد کی

شاگرد کے ساتھ اور محبت شاگرد کی اوستاد کے ساتھ بشرطیکہ وہ تحصیل علم واسطے رضاے خدا اور اجر آخرت کے ہو اور اعلی درجات اس مقام کا یہ ہی کہ مطیع خدا کو دوست رکھے محض اسی لیے کہ مطیع ہی اور کچھ غرض و سبب منظور نہو اسی لیے عرفا سب بندون کی بہبودی چاہتے ہین اور شفیق ہوتے ہین اونپر محض اسلیے کہ بندے خدا کے محبوب ہین اور بغض بعد کو عکس معاملہ سابقہ سے سمجھنا چاہیے ✤ بحر ✤ تنبیہ ✤ بہ بعد محبت کی فضیلت مین بہت روایتین آئی ہین کچھ اونمین سے لکھتا ہون فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ بتاؤن مین تجکو مدار اس کام کا یعنی دین کا ایسا مدار دین کا کہ پہنچے تو بسبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر اللہ والون کی اور جب تنہا ہووے تو بس ہلا زبان اپنی جسقدر طاقت رکھے تو ساتھ ذکر خدا کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابا رزین کیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنے گھر سے اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات کے لیے پیچھے پیچھے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے کہ وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے اور کہتے ہین ای رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے تو اپنے بدن کو بیچ اسکے تو کر ✤ اور فرمایا بلا شبہہ بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کے اوپر بالاخانے ہین زمرد کے اونکے دروازے کھلے ہوئے ہین چمکتے ہین جیسا چمکتا ہی ستارہ روشن پس عرض کیا صحابہ نے ای رسول خدا کون رہین گے اونمین فرمایا اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰہِ یعنی اللہ محبت رکھنے والے آپسمین اور اللہ بیٹھنے والے آپسمین اور اللہ ملنے والے آپسمین ✤ اور فرمایا لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ یعنی نہ یارانہ کر مگر مومن صالح سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار ✤ ف ✤ مراد کھانے سے کھانا دعوت کا ہی ورنہ کھانا بھوک کی حالت مین سب کو دینا درست ہی ✤ اور فرمایا اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ یعنی آدمی اوپر دین یار اپنے کے ہوتا ہی پس چاہیے کہ دیکھے ایک تم مین کا اسکو کہ دوست رکھتا ہی یعنی جو کوئی کسیکو دوست رکھتا ہی اوسکی تاثیر ہوتی ہی پس اچھے کی دوستی کرے ✤ اور فرمایا جب عیادت کرتا ہی مسلمان مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی فرماتا ہی اللہ تعالی طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا یعنی خوب ہوئی زندگانی تیری دنیا اور آخرت مین اور اچھا ہوا چلنا تیرا اور جگہہ پکڑی تو نے جنت کے مکان مین ✤ مشکوۃ ✤

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

ای مسلمانون ٹھٹھا نکرین ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے احتمال ہی کہ وہ گروہ بہتر ہون اونسے نفس الامر مین اور نہ عورتین ٹھٹھا کرین عورتون سے احتمال ہی کہ وہ عورتین بہتر ہون اونسے اور عیب نکرو درمیان اپنے اور ایک دوسرے کو لقب بد سے نہ پکارو برا نام ہی فاسقی پیچھے ایمان لانے کے اور جسنے توبہ نکی پس وہ جماعت وہی ہین ظالم یعنی بسبب اوس گناہ کے کہ جاہلیت مین کیے ہون بعد اسلام کے نشان نکرنا چاہیے ✤ فقہ ✤ ای ایمان والون ٹھٹھا نکرین ایک لوگ دوسرون سے شاید وہ بہتر ہون انسے اور نہ عورتین دوسری عورتون سے شاید وہ بہتر ہون انسے اور عیب نہ دو ایک دوسرے کو اور نام نہ ڈالو چڑ ایک دوسرے کی برا نام ہی گنہگاری پیچھے ایمان کے اور جو کوئی توبہ نکرے تو وہی ہین بے انصاف ✤ تفسیر ✤ جہان کسی پر برا نام ڈالا چلے تو اپنا نام پڑگیا فاسق آگے تھا مومن اوسپر عیب لگایا نہ لگا ✤ ص ✤ آیا ہی کہ ایک جماعت بنی تمیم مین سے ساتھ فقرا اصحابہ کے مانند بلال اور عمار اور سلمان اور صہیب وغیرہ مانند انکے کے بسبب پریشان حالی اونکی کے ٹھٹھا کرتے تھے اوسپر یہ آیت اوتری اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ثابت بن قیس ذرہ اونچا سنتے تھے جب آنحضرت علیہ السلام کی مجلس مین

آتے تو لوگ اونکو حضرتؐ کے پاس جگہ دیتے تا کلام آپ کا سنین ایک روز ثابت نے نماز فجر مین ایک رکعت آنحضرتؐ کے ساتھ پائی پھر بعد
سلام پھیرنے حضرتؐ کے ایک رکعت باقی رہی کو پڑھنے کھڑے ہوئے کہ اتنے مین لوگ گرد آنحضرتؐ کے آن بیٹھے اور ثابت کے لیے جگہ نہ رہی
جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہو کر آئے تو جگہہ آنحضرتؐ کے پاس نہ پائی حضرتؐ کے پاس آکر ایک شخص کے پیچھے بیٹھ گئے جب صبح روشن ہوئی
تو ثابت نے اوس شخص کو ٹھوکا اور پوچھا کہ کون ہی تو اوس شخص نے کہا فلانا بیٹا فلانے کا ہون ہین ثابت نے کہا کہ فلانا بیٹا فلانیہ کا
یعنی اوسکی ماں کے نام سے خطاب کیا اور اوسکی ماں کو اوس نام سے یاد کیا کہ جاہلیت مین اوس نام کو معیوب جانتے تھے اوس شخص
نے محجوب ہو کر سر جھکا لیا یہ آیت نازل ہوئی اور انس کی روایت مین آیا ہی کہ بیویان آنحضرتؐ کی ام سلمہ کو قصیر یعنی ٹھنگنی کہتی تھین
اور ساتھ اوسکے عیب کرتی تھین اور ایک روایت مین ہی کہ صفیہ کو کہ بیوی حضرتؐ کی تھین اور بیویان حضرتؐ کی یہودیہ کہتی تھین
او سپر یہ آیت اوتری کہ مسلمان کو چاہیے کہ کسی مسلمان سے ٹھٹھا نکرے اور عیب نہ لگاوے اور ایک دوسرے کو القاب بد سے مانند
ای فاسق اور ای یہودی اور ای کتے اور مانند انکے کے نہ پکارے اور مسلمان تائب کو ساتھ برائیون پہلی کے عیب نکرے
برا نام ہی فاسقی الخ یعنی برا نام ہی یہ کہ کہے کسیکو فاسق یا کافر یا یہودی اور مانند انکے کے بعد ایمان لانے اوسکے کے اور بقول
بعض کے معنی یہ ہین کہ جو کوئی بعد نہی کے ٹھٹھا کرنے اور عیب کرنے اور لقب بد کے ساتھ پکارنے سے باز نرہے تو فاسق ہی بس
یہ کام کر کر مستحق اسم فسوق کے ہو ؤ بے انصاف یعنی اپنے نفسون پر بسبب کرنے منہیات خدا کے ✤ مسئلہ ٹھٹھا کرنا
اور نقل کرنی کسیکے قول و فعل کی بطور اوسکے بطریق ٹھٹھے کے حرام ہی اسلیے کہ اسمین آزردہ کرنا مسلمان کے دل کا ہی اور نہی
اوس سے آیت مین واقع ہی اور رسول علیہ السلام نے فرمایا من ضحک ضحکت یعنی جو کوئی کسی پر ہنستا ہی اور لوگ اوسپر ہنستے
ہین انتہی بس ہر مومن کو پرہیز کرنا اوس سے واجب ہی لیکن مسخرے سے اور اوس سے کہ رنجیدہ نہو ٹھٹھا اور خوش طبعی کرنی حرام
نہین اگرچہ ترک کرنا اوسکا بھی اولی ہی کہ لغو ہی اور خوش طبعی آپسمین بھی اگر کبھی کبھی واسطے دل خوش کرنے کے ہو تو مضائقہ
نہین بشرطیکہ جھوٹ نکہے اور بہت نہنسے اور نوبت قہقہے کی کہ حرام ہی نہ پہنچے لیکن ہمیشہ یہ بھی ممنوع ہی اور انجام کو
باعث بغض و عداوت کی ہوتی ہی ✤ معالم ✤ بحر ✤ مراد قوم سے خاص مرد ہی ہین اسلیے کہ وہ قوام یعنی خبرگیران ہین
عورتون کے ہین فرمایا اللہ تعالی نے الرجال قوامون علی النساء اور لفظ قوم اصل مین جمع قائم کی ہی جیسے کہ صوم
اور زور جمع صائم اور زائر کی ہی اور قوم سے خاص مرد ہی مراد ہونے سمجھے جاتے ہین صریح اسی آیت سے اسلیے کہ نساء اگر داخل
ہوتین قوم مین تو نہ فرماتا اللہ تعالی ولا نساء الخ اور قوم فرعون اور قوم عاد مین جو علماء کہتے ہین کہ وہ مرد و عورتین ہین
تو مراد اس سے یہ نہین ہی کہ لفظ قوم کا دونون پر صادق آتا ہی بلکہ قصد کیا گیا ہی ذکر نا مردون کا اور ترک کیا گیا ہی ذکر عورتونکا
اسلیے کہ عورتین تابع ہین مردون کی اور مراد یہ ہی کہ واجب ہی یہ کہ اعتقاد کرے ہر ایک یہ کہ جس سے ٹھٹھا کرتے ہین بسا اوقات
ہوتا ہی وہ اللہ کے نزدیک بہتر ٹھٹھا کرنے والے سے اسلیے کہ نہین اطلاع ہوتی ہی لوگون کو مگر ظاہر حال کی اور باطن کا اونکو علم نہین
اور اللہ کے نزدیک قدر و اعتبار ہی اخلاص باطن کا بس لائق ہی یہ کہ نہ دلیری کرے ٹھٹھا کرنے پر اوس شخص سے کہ حقیر جانتی ہی اوسکو
آنکھ اوسکی جب کہ دیکھتا ہی اوسکو پریشان حال یا صاحب آفت اوسکے بدن مین یا غیر لائق کلام کرنے کے بس شاید کہ وہ اخلاص
دل مین خوب رکھتا ہو اور دل اوسکا خوب پاک و پاکیزہ ہو اور اوس سے کہ وہ برخلاف اوسکی صفت کے ہو بس ظلم کریگا اپنے نفس پر بسبب
تحقیر کرنے اوس شخص کے کہ توقیر کی ہی اللہ نے اوسکی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی البلاء موکل بالقول لو سخرت من کلب لخشیت
ان احول کلبا یعنی بلا سونپی گئی ہی ساتھ بولنے بات اگر ٹھٹھا کرون مین کتے سے تو ڈرتا ہون مین اس سے کہ ہو جاؤن مین کتا ولا تلمزوا انفسکم کے معنی یہ ہین کہ طعن نکرو

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ لِیُضْحِکَ بِہٖ جُلَسَآءَہٗ فَیَھْوِیْ بِہٖ اَبْعَدَ مِنَ الثُّرَیَّا یعنی جو آدمی ایک بات بولتا ہی کہ تا ہنسا دے
اوس سے اپنے ہمنشینون کو تو دور پڑتا ہی اللہ کی رحمت سے ثریا ستارے سے بھی زیادہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تُمَارِ
اَخَاکَ وَلَا تُمَازِحْہُ یعنی جھگڑ نہین اپنے بھائی مسلمان سے اور نہ ٹھٹھا کر اوس سے لیکن یہ جاننا چاہیے کہ کچھ خوش طبعی بعض اوقات
مین ہو تو مضایقہ نہین اوسکا خصوصا عورتون اور لڑکون کے ساتھ اونکا دل خوش کرنے کو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت
ہوئی ہی لیکن حضرت نے یہ بھی فرما دیا کہ اِنِّیْ لَا اَمْزَحُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا یعنی مین مزاح کرتا ہون اور نہین کہتا مگر حق اور لوگون کو
دشوار ہی ضبط اسکا کہ حق ہی نکلے اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ
دوڑے ہین اور فرمایا ایک بڑھیا کو لَا تَدْخُلُ الْعَجُوْزُ الْجَنَّۃَ یعنی بڑھیا جنت مین نہین داخل ہوگی اور یہ بات واقع مین سچی تھی کہ وقت
داخل ہونے جنت کے سب جوان ہونگے اور فرمایا ایک لڑکے کو یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر کہ نام ایک
جانور کا ہی کہ مثل لعل کے ہوتا ہی وہ لڑکا اوس سے کھیلا کرتا تھا جب وہ مر گیا تو حضرت نے یون پوچھا اور فرمایا صہیب کو اس حال مین کہ وہ
کھجورین کھا رہے تھے اَتَاْکُلُ التَّمْرَ وَاَنْتَ رَمِدٌ یعنی کیا تو کھجورین کھاتا ہی اس حال مین کہ تیری آنکھین دکھتین ہین پس کہا
اونھون نے اِنَّمَا اٰکُلُ بِالشِّقِّ الْاٰخَرِ یعنی مین کھاتا ہون دوسری جانب سے پس مسکرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طرح کی
مزاح ہو آپسمین تو مضایقہ نہین بشرطیکہ عادت نکرلے اسکی ❊

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۝

ای مسلمانون احتراز کرو بہت گمان سے بتحقیق بعضی بدگمانی گناہ ہی اور جاسوسی نکرو اور غیبت نکرے بعض تمہارا بعض کی کیا
دوست رکھتا ہی کوئی تم مین سے کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے کا کہ مردہ ہو پس متنفر ہوؤ تم اوس سے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا توبہ
قبول کرنے والا مہربان ہی ❊ فقیر ❊ ای ایمان والون بچے رہو بہت تہمتین کرنے سے مقرر بعضی تہمت گناہ ہی اور بھید نہ ٹٹولو کسیکا
اور بدنکھو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہی تم مین کسیکو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آتی تمکو اس سے
اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ معاف کرنیوالا ہی مہربان ❊ تفسیر ❊ تہمت اور بھید ٹٹولنا اور پیٹھ پیچھے بد کہنا کسی جگہ نہین
بے گناہ یعنی مظلوم ظالم کو کچھ کہے جہان اوسمین کچھ دین کا فائدہ ہو اور نفسانیت غرض نہو ❊ موضح ❊ جس بدگمانی سے بچنے کا حکم ہی
وہ بعضی بدگمانی ہی اور وہ بعضی صفت کی گئی ساتھ کثرت کے یعنی جو بعضی بدگمانی سے کہ بہت واقع ہوتی ہی کیا نہین دیکھتا
تو طرف قول اللہ تعالی کے اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ کہا زجاج نے اور وہ گمان بدلیجاتا ہی نسبت اہل خیر کے رہے اہل فسق
پس جائز ہی ہمکو یہ کہ گمان رکھین ہم ساتھ اونکے مثل اوس چیز کے کہ ظاہر ہوا ونسے یا معنی یہ ہین اِجْتَنِبُوْا اِجْتِنَابًا کَثِیْرًا یعنی
پرہیز کرو پرہیز کرنا بہت یا یہ معنی ہین کہ احتراز کرو بہت بدگمانیون سے تا کہ واقع ہو بچاؤ بعض سے اور اثم اوس گناہ کو کہتے ہین کہ
مستحق عذاب کا ہو اوسکا کرنے والا اور لَا تَجَسَّسُوْا کے یہ معنی ہین کہ نہ تلاش کرو عیب مسلمانون کے اور مجاہد سے منقول ہی یعنی
لَا تَجَسَّسُوْا کے معنون مین کہ خُذُوْا مَا ظَھَرَ وَدَعُوْا مَا سَتَرَہُ اللّٰہُ یعنی لو جو کچھ ظاہر ہو اور چھوڑ دو اوس چیز کو کہ
چھپایا اوسکو اللہ تعالی نے اور کہا سہیل نے لَا تَجَسَّسُوْا عَنْ طَلَبِ مَعَایِبِ مَا سَتَرَ اللّٰہُ عَلٰی عِبَادِہٖ یعنی بحث و تفتیش نکرو
اون عیبون کے طلب کرنے سے کہ جنکو چھپایا ہی اللہ نے اپنے بندون پر اور غیبت کے معنی ہین ذکر کرنا عیب کا پس پشت اور حدیث مین آیا ہی کہ

غیبت یہ ہی کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرے تو کہ ناگوار گذرے اوسکو پھر اگر وہ عیب اوسمین ہو تو غیبت ہی والا بہتان ہی اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اَلْغِیْبَةُ اِدَامُ کِلَابِ النَّاسِ یعنی غیبت سالن ہی لوگون کے اون کتون کا جو آدمی کی شکل پر ہین اور
اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ بحکم التمثیل و تصویر بد ہی اوس چیز کی کہ پہونچتا ہی اوسکو غیبت کرنے والا کہ وہ آبرو ریزی اوسکی ہی کہ جسکی غیبت کی اور اسمین
کئی طرح کے مبالغے ہین ایک تو اوسمین سے استفہام ہی کہ جسکے معنی تقریر ہین اور اور مبالغہ یہ ہی کہ نہایت مکروہ چیز کو منسوب بمحبت کیا اور
اور یہ ہی کہ نہ اکتفا فرمایا اور تمثیل غیبت کرنے کے ساتھ کھانے گوشت انسان کے بلکہ ٹھہرایا انسان کو اخ یعنی بھائی اور قتادہ سے منقول ہی
کَمَا اَنَّکَ اِنْ وَجَدْتَّ جِیْفَةً مُّدَوَّدَةً اَنْ تَاْکُلَ مِنْهَا کَذَالِکَ فَاکْرَهْ لَحْمَ اَخِیْکَ وَھُوَ حَیٌّ یعنی اگر پاوے تو
مردار کیڑے پڑا ہوا اور اوسکے کھانے کو مکروہ رکھے تو ایسا ہی مکروہ رکھ بھائی مسلمان کے گوشت کھانے کو اس حال مین کہ وہ زندہ ہو یعنی اوسکی
غیبت کو مردار مذکور کے برابر جان اور جب کہ ثابت کیا اونکو یہ کہ کوئی اونمین سے نہین دوست رکھتا ہی کھانا مردار گوشت بھائی
اپنے کا اوسکے بعد فرمایا فَکَرِهْتُمُوْهُ یعنی پس ثابت ہوا مکروہ رکھنا تمھارا اوسکو بسبب استقامت عقل کے پس چاہیے کہ یہ بھی ثابت ہو
کہ مکروہ رکھو تم اوس چیز کو کہ وہ مانند ہی اوسکے یعنی غیبت بسبب استقامت دین کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ کے معنی ہین بہت قبول
کرنے والا توبہ کا اور معنی وَاتَّقُوا اللّٰهَ الخ کے یہ ہین کہ ڈرو تم اللہ تعالی سے ساتھ ترک کرنے اوس چیز کے کہ حکم کیے گئے تم اوس سے
بچنے کا اور ڈرو ساتھ نادم ہونے کے اوس چیز پر کہ پائی گئی تم سے اوسمین سے پس بلا شبہہ اگر ڈرو گے تم تو قبول کریگا اللہ توبہ تمھاری
اور دیگا تمکو ثواب متقیون توبہ کرنے والون کا ۞ ف منقول ہی کہ سلمان خدمت کرتے تھے دو شخصون کی صحابہ مین سے اور
پکاتے تھے اونکا کھانا پس ایک روز سلمان سو رہے کھانا اونکا نہ پکایا اون دونون نے سلمان رضی اللہ عنہ کو پیغمبر خدا کے پاس بھیجا تا
آنحضرت صلعم سے طعام اونکے لیے مانگ لاوے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اسامہ کے پاس جاؤ اگر کچھ ہی تو دیگا اور اسامہ داروغہ تھے رسول خدا
کے سلمان اسامہ کے پاس گئے اسامہ نے کہا میرے پاس کچھ کھانا موجود نہین ہی سلمان نے اون دو صحابیون کے پاس آکر صورت حال کی بیان کی
اونھون نے سلمان کی غیبت مین کہا کہ سلمان کا ایسا قدم ہی کہ اگر کنوین سمیحہ مین جاوے تو وہ بھی خشک ہو جاوے پھر وہ دونون تجسس مین
پڑے کہ آیا اسامہ نے سچ کہا یا کھانا رکھتا ہی اور ہمسے بخل کیا پھر جب وہ دونون آنحضرت صلعم کے پاس آئے تو فرمایا کہ کیا ہی کہ سرخی گوشت کی
تمھارے مونہون مین دیکھتا ہون مین اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا ہی فرمایا کہ غیبت کی تمنے یعنی سلمان اور
اسامہ کی اور جسنے غیبت کی مسلمان کی پس بلا شبہہ کھایا گوشت اوسکا پھر پڑھی حضرت صلعم نے یہ آیت مذکورہ اور ایک روایت مین ہی کہ
یہ آیت نازل ہوئی کہ ظن بد اہل خیر پر نہ لیجاؤ اور لوگون کے عیوب اور پوشیدہ گناہون کے تجسس مین نہ پڑو تو جو کچھ کہ خداے تعالی نے
پوشیدہ رکھا ہی ظاہر نہو اور سفیان ثوری نے فرمایا کہ ظن دو قسم ہی ایک تو گناہ ہی اور وہ وہ ہی کہ کلام کرے تو ساتھ اوسکے اور دوسرا
ظن وہ ہی کہ گناہ نہین اور وہ وہ ہی کہ کلام نکرے تو ساتھ اوسکے اور تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ ظن چار قسم پر ہی ایک تو مامور بہ اور موجب
ثواب کا ہی اور وہ حسن ظن ساتھ خدا کے اور مومنون کے ہی حدیث شریف مین آیا ہی اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی حسن ظن شاخ ہی
ایمان کی اور فرمایا حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ یعنی نیک گمانی اچھی عبادت سے ہی اور دوسرا ظن حرام ہی اور وہ ظن بد ساتھ
خدا کے اور رسول صلعم کے اور مومنون کے ہی اور وہ موجب عذاب کا ہی اور تیسرا ظن تحری ہی امر قبلے مین اور امور اجتہادیہ مین موجب ثواب کا ہی
اور چوتھا مباح ہی اور وہ ظن امور دنیا اور مہمات معیشت مین ہی اور اس صورت مین بدگمانی موجب سلامتی اور انتظام مہمات کی ہی انتہی
اور ظن حرام کے حق مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا
وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا یعنی بچاؤ تم اپنے کو

ف ۵ [illegible]

ف ۶ [illegible]

بدگمانی سے اسلیے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہی دل کی اور نہ جاسوسی کرو اور نہ دشمنی کرو آپسمین اور نہ حسد کرو آپسمین اور نہ
نزاع کرو آپسمین اور بعضونے کہا نہ رغبت کرو دنیا مین اور نہ غیبت کرو اور ہوو بندے اللہ کے بھائی اور ایک روایت مین پہلے لفظ
ولا تجسسوا کی ولا تحسسوا بھی آیا ہی یعنی آنکھ کان سے کسیکی ٹوہ نہ لو اور لا تجسسوا کے معنی یہ ہین کہ نرمی سے
کسیکا حال نہ معلوم کرو جیسے جاسوس کرتے ہین اور آیا ہی کہ چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر پکارا ساتھ آواز بلند کے
پس فرمایا یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان الی قلبہ لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروھم
ولا تتبعوا عوراتھم فانہ من تتبع عورۃ اخیہ المسلم یتبع اللہ عورتہ ومن یتبع اللہ عورتہ
یفضحہ ولو فی جوف رحلہ یعنی ای گروہ لوگونکے کہ اسلام لائے ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پونہچا ایمان طرف دل
اونکے کے نہ ایذا دو مسلمانون کو اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ ڈھونڈھو عیب اونکے اسلیے کہ تحقیق جو کوئی ڈھونڈھتا ہی عیب اپنے
بھائی مسلمان کا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب رسوا کرتا ہی اوسکو اگرچہ درمیان گھر اپنے کے ہو
اور آیت مین مراد فکرھتموہ سے یہ ہی کہ جیسا کہ کھانے گوشت برادر مردہ اپنے کے سے کراہیت رکھنے والے ہو ایسا ہی غیبت سے
بھی کراہیت رکھو اور تنفر کرو۔ **مسئلہ**: غیبت اوس کلام کو کہتے ہین کہ کوئی کسیکے غائبانہ ایسی بات کہے کہ اگر وہ سنے
تو ناخوش ہو بشرطیکہ وہ بات سچی ہو اسلیے کہ اگر جھوٹ ہوگی تو وہ بہتان ہوگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتدرون
ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ الخ یعنی کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی
غیبت عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنے بھائی کو ساتھ اوس چیز کے کہ مکروہ رکھے وہ
کسی نے کہا خبر دیجیے ہمکو یہ کہ اگر ہووے بھائی مین وہ چیز کہ کہتا ہون مین یعنی تو بھی غیبت ہوگی فرمایا اگر ہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو تحقیق
غیبت کی تونے اور اگر نہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو تحقیق بہتان کیا تونے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لما عرج
بی ربی مررت بقوم لھم اظفار من نحاس یخمشون وجوھھم وصدورھم فقلت من ھؤلاء
یا جبرئیل قال ھؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضھم یعنی جب اوپر لے گیا
مجکو رب میرا یعنی معراج مین تو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے ناخن تھے تانبے کے نوچتے تھے مونہہ اپنے اور سینے اپنے پس کہا مینے
کون ہین یہ ای جبرئیل کہا یہ وہ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتے ہین اور پڑتے ہین آبروریزی اونکی مین یعنی غیبت
کرتے ہین اور گالیان دیتے ہین اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی الغیبۃ اشد من الزنا یعنی غیبت سخت زیادہ ہی زنا سے اور یہ بھی
حدیث مین آیا ہی کہ غیبت اعمال ضبط کرنے والے کو ایسا مٹاتی ہی کہ جیسے آگ لکڑیون کو اور نیکیان اوسکی اوسکے دشمن کو یعنی جسکی غیبت کی ہی
دیتے ہین اور سیئات دشمن کے غیبت کرنے والے کو دیتے ہین نعوذ باللہ منہ پس معلوم ہوا کہ غیبت بڑی ہی بلا ہی اور موجب عذاب دوزخ کی
مومن کو احتراز اوس سے واجب ہی اور بچنا اور چھٹکارا غیبت سے یون ہوتا ہی کہ اسباب غیبت کے اپنے سے دور کرے اور اوسکے وعید مین تامل کرے
کہ تھوڑی سی چیز کے لیے غصہ خدا کا اختیار کرتا ہی اور اسباب غیبت کے حسد یا اظہار فضل اپنے کا اور رد اوروں کے فضل کا اور غصہ
اور تہمت بازی اور مانند اونکے کے ہین ان سب سے دور ہونا چاہیے کہ حقیقت مین عداوت کرنی اپنے ساتھ ہی اور کفارہ اس عمل کا کہ سابق مین کیا ہو
ندامت اور توبہ اور استغفار خدا تعالی سے اور بخشوانا اوس دشمن سے ہی تا گناہ خدا اور بندے کے سے پاک ہو اور اگر دشمن مر گیا ہو تو اوسکے لیے
خیرات اور استغفار کرے اور بخشوانے مین جو کچھ کہ اوسکی غیبت کی ہی اوسکے آگے ظاہر کر کر عفو کروا وے مگر خوف زیادتی شر کا ہو تو
وہان مجمل کہے اور اگر اسمین بھی خوف ہو تو خدا تعالی کی طرف رجوع کرے فقط اور بخشوالے یہین بہر نوع نفع ہی اگر عفو کیا [illegible]

والا تواب اس بخشنے کا بدلا غیبت کا قیامت مین ہوگا اور کہا ہی علما نے کہ غیبت سب جگہ حرام ہی مگر چہہ جگہہ معاف ہی
گنہگار نہین ہوتا ایک تو سچ ظاہر کرنے احوال فاسق معلن کے کہ فسق سے عیب نرکہے اسی مین داخل ہین ڈوم و مخنث وغیرہ دوسرے
سچ ظاہر کرنے حال ظالم کے سامنے حاکم اور مددگار اپنے کے تیسرے ظاہر کرنا منکرات کا آگے محتسب کے تا دفع اوسکا کرے
چوتھے اظہار حقیقت کا آگے مفتی کے واسطے طلب فتوی کے پانچوین کہنا کسیکا ایسا لقب کہ اوس سے وہ رنجیدہ نہو جیسے اعمی کو
نابینا کہنا چھٹے ظاہر کرنا حال چور اور مبتدع کا آگے اوس شخص کے کہ اوسپر اعتماد ہو کہ تدارک اسکا کریگا حاصل کلام یہ کہ دور ہونا
اس عمل بد سے ہر شخص پر واجب ہی کہ آفت عظیم ہی اور اس زمانے مین ایسی شائع ہوئی ہی کہ کوئی شخص اور کوئی مجلس اوس سے خالی نہین
الا ماشاء اللہ باوجودیکہ کبائر سے ہی لیکن لوگ اوس سے ایسے غافل ہین کہ اوسکو برا ہی نہین جانتے حق تعالی آگہی بخشے اور قریب اسکے
گناہ مین آفت سخن چینی اور چغل خوری ہی کہ اوسکے حق مین قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مسلم مین واقع ہی لا یدخل
الجنة قتات یعنی نہین داخل ہوگا جنت مین چغل خور اور دنیا مین بھی خرابی اوسکی کبھی اس حد کو پہونچتی ہی کہ خونریزیان ہوتی ہین
پس سخن چینی اور پردہ دری کسیکی کار سے روا نہین ہی مگر یہ کہ کوئی چور چاہے کہ مال کسیکا لیلیون اور مانند اسکے ہر چیز کہ اوسمین
نقصان کسی مسلمان کا ہو تو اوسکو اوس سے خبر دینی جائز ہی تا مسلمان اور مال اوسکا محفوظ رہے اور چور وغیرہ بھی اوسکے گناہ
سے بچا اور جو کوئی کہ دو دشمنون سے آپسمین ملاقات رکھتا ہو اوسپر لازم ہی کہ بات ہر ایک کی اپنے دل مین رکھے اور دوسرے سے
ظاہر نکرے اور دونون کو نصیحت کرتا رہے والا یہ وعید دورویون کے داخل ہوگا اور کہا ہی علما نے کہ غیبت اور چغل خوری کے
سننے والے پر چھہ چیزین لازم ہین تا گنہگار نہون ایک تو یہ کہ اوسکے کلام کو باور نکرے اسلیے کہ غیبت کرنے والا فاسق ہی دوسرے
یہ کہ اوسکو منع کرے کہ منع کرنا بری بات سے واجب ہی تیسرے یہ کہ چغل خور جو کسی مسلمان کی طرف سے چغل خوری کرے اوسپر گمان بد
نہ لیجاوے کہ ظن المؤمنون خیرا واقع ہی چوتھے یہ کہ اوسکے احوال کے تجسس مین نہ پڑے پانچوین یہ کہ چغل خور کی چغل خوری
کے سبب کسیکو خبر نکرے چھٹے یہ کہ چغل خور کو دشمن رکھے ٭ [illegible] ٭ حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے بیچ شرح
حدیث اتدرون ما الغیبة الخ کے لکھا ہی جاننا چاہیے کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت بڑا اور بہ نسبت اور گناہون کے زیادہ پھیلا
ہوا ہی لوگون مین کہ بہت ہی کم ہین ایسے لوگ کہ بچین اوس سے اور غیبت کہتے ہین کسیکے یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش ہو
اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن مین ہو یا اوسکی عقل مین یا دین مین یا دنیا مین یا خلق مین یا نفس مین یا مال مین یا اولاد مین یا مان باپ مین
یا بیوی مین یا خادم مین یا کپڑے مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست مین یا حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی
اور ترش روئی اور تندخوئی مین اور سخن گوئی اور خاموشی مین اور سوا انکے مین جو کچھ کہ متعلق ہی ساتھ اوسکے خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ
کے ہو یا کنایہ سے یا رمز یا اشارے کے ساتھ آنکھ اور بھون اور سر اور ہاتھ اور مانند انکے اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہی کہ جس چیز
سمجھاوے تو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ ہو اوسکے پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکے مونہہ پر کہے اور ناخوش لگے اوسکو بیجا
اور ایذا اور وقاحت ہی کہ یہ اور ہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشوائے اوس سے کہ جسکے غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو
پہونچ گئی ہی اور اگر نہ پہونچی نہین ہی اور وہ مر گیا ہی یا مسافت دور پر ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوانے مین لازم نہین ہی کہ تفصیل
سے کہے بطریق اجمال کے کافی ہی کہ کہے تیری غیبت کی ہی میںنے بخشدے وہو الصحیح اور جسکی غیبت کی ہی اوسکے لیے استغفار کرنا
بھی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین ہی ف ۔ ذکر کرنا آدمیون کی برائیون کا بطریق اہتمام کے نہین مضایقہ ہی اور
مکروہ ہی اوس صورت مین کہ ارادہ کرتا ہو بڑا کہنے اور نقصان کا اور جیسے غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والون کی تو نہین ہوتی ہی

ظا۵
گمان کیا جاوے مسلمانون سے
ساتھ بھلائی کی [illegible]

وہ غیبت یہان تک کہ نام لے ایک قوم معین کا کذا فی السراجیہ ۔ ایک شخص روزہ رکھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی لیکن ضرر پونہچاتا ہی
لوگون کو ہاتھہ اور زبان سے پس ذکر کرنا اوسکا ساتھہ اوس عیب کے کہ اوسمین ہی نہین ہوتی غیبت اور اگر خبر پونہچاوے سلطان کو اوسکی
تاکہ وہ تنبیہ کرے اوسکو پس نہین گناہ ہی اوسپر کذا فی فتاوی قاضی خان ۔ **عالمگیری** ۔ روایت کیا ہی احمد نے بیچ کتاب زہد کے کہ
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا اونہون نے لَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ أَخِيكَ سُوءًا وَأَنْتَ
تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مَحْمَلًا یعنی بدگمانی نہ لیجا ساتھہ ایک بات کے کہ نکلے تیرے بھائی مسلمان کے مونہہ سے اس حال مین کہ تو پاوے
اوسکے لیے خیر مین ٹھکانا ۔ اور روایت کیا ابن مردویہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الظَّنَّ يُخْطِئُ وَ
يُصِيبُ یعنی بلاشبہہ گمان خطا کرتا ہی اور صواب کو بھی پونہچاتا ہی ۔ اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین سعید
بن مسیب سے کہ کہا لکھا طرف میری بعضے بھائیون میرے نے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اَنْ ضَعْ أَمْرَ أَخِيكَ
عَلَى أَحْسَنِهِ مَا لَمْ يَأْتِكَ مَا يَغْلِبُكَ وَلَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ شَرًّا وَ
أَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مَحْمَلًا الخ یعنی رکھہ امر بھائی مسلمان اپنے کو اوپر محمل نیک کے جب تک کہ نہ آوے تجکو وہ چیز کہ غالب
آوے تجپر یعنی اوسکے امر کو محمل نیک پر حمل کر جب تک کہ عاجز ہووے تو اوسکی تاویل سے اور بدگمانی نہ لیجا ساتھہ ایک بات کے کہ نکلے
مسلمان کے مونہہ سے اس حال مین کہ پاوے تو اوسکے لیے خیر مین محمل اور جو شخص کہ پیش کرے اپنے نفس کو تہمتون کے لیے پس نہ ملامت کرے
مگر اپنے ہی نفس کو اور جو شخص کہ چھپاوے بھید اپنا ہوتا ہی اختیار اوسکے ہاتھہ مین یعنی اگر بھید مونہہ سے نکال بیٹھا پھر اختیار اسکا
نہ رہا چرچا ہوگا اور وہ امر خراب ہوگا اور نہ بدلا لیا تو نے اوس سے کہ نافرمانی کی اللہ کی تیرے حق مین مانند اسکے کہ فرمانبرداری
کرے تو اللہ کی اوسکے حق مین یعنی جو تجسے بدی کرے بڑا بدلا اوسکا یہی ہی کہ تو درگذر کر اوس سے اور بھلائی کر اوس سے اور لازم کر اپنے
دوستی کرنی سچون سے پس رہ تو بیچ دوستون کے حاصل کرنے کی فکر مین اسلیے کہ وہ زینت ہین حالت فراخی و چین مین اور برے
سامان ہین وقت آنے بلاے عظیم کے اور سہل و حقیر نجان تو قسم کو پس حقیر کریگا تجکو اللہ اور نہ سوال کر تو اوس حکم سے کہ نہین ہوا
یہان تک کہ ہو یعنی جس امر مین کچھہ حکم نہین آیا اوسکی تفتیش مین نہ پڑ یہان تک کہ کچھہ حکم معلوم ہو اور نہ کہہ بات مگر نزدیک اوس
شخص کے کہ خواہش کرے اوسکی اور لازم کر اپنے پر سچ کو اگرچہ مارا جاوے تو بسبب سچ کے اور کنارہ کر اپنے دشمن سے اور ڈرتا رہ
اپنے یار سے مگر امین سے اور نہین ہوتا ہی امین مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ سے اور مشورہ کر اپنے امر مین اون لوگون سے کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے
بن دیکھے ۔ روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف کرتے خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ فرماتے
تھے مَا أَطْيَبَكِ وَأَطْيَبَ رِيحَكِ مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَحُرْمَةُ
الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ حُرْمَةً مِنْكِ مَالِهِ وَدَمِهِ وَأَنْ يُظَنَّ بِهِ إِلَّا خَيْرًا یعنی کیا خوب ہی تو اور
کیا خوب ہی خوشبو تیری کیا بزرگ ہی تو اور کیا بزرگ ہی حرمت تیری قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھہ مین ہی البتہ
حرمت مومن کی بہت بڑی ہی نزدیک اللہ کے تیری حرمت سے بڑی حرمت ہی اوسکے مال کی اور خون کی اور گمان نہ لیجایا جاوے
اوسپر سواے خیر کے ۔ روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابی العالیہ سے کہ کہا تھے ہم حکم کیے جاتے یہ کہ اگر خادم پاس کوئی چیز رکھین تو
مہر کر دیا کرین اور ماپ کر دیا کرین واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ عادت پکڑین وہ خلق بد کی یعنی خیانت کی یا کوئی ہم مین سے
بدگمانی لیجاوے ۔ اور نیز روایت کی طبرانی نے حارثہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثَلَاثٌ لَازِمَاتٌ لِأُمَّتِي
الطِّيَرَةُ وَالْحَسَدُ وَسُوءُ الظَّنِّ یعنی تین چیزین لازم رہینگی میری امت کے لیے شگون بد لینا اور حسد اور بدگمانی پس

ف ۳ وشاورهم فی الامر الذین یخشون ربهم بالغیب ۱۲
ف ۴ مقصود بیان کرنا انکی برائی کا ہی کہ کفار کی خصلتون مین ہین انکو چھوڑ دینا چاہیے ۱۲ منہ مد ظلہ

ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمین یہ چیزین ہین تو کون سی چیز انکو دفع کرے فرمایا اِذَا حَسَدْتَ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰہ
وَاِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ وَاِذَا تَطَیَّرْتَ فَامْضِ یعنی جب حسد کرے تو بخشش مانگ اللہ سے اور جب گمان ہو
تجکو کسیکی طرف سے پس تحقیق کر یعنی بس عادت چھوٹ جائیگی اور جب شگون بد واقع ہو تجکو تو خیال اوسکی طرف نکر اور جو کام کرنا ہے
اوسکو کر یہ روایت کی ابن نجار نے اپنی تاریخ مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ اَسَاءَ بِاَخِیْهِ الظَّنَّ فَقَدْ اَسَاءَ بِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ
یعنی جسنے بدگمانی کی اپنے بھائی مسلمان پر بے تحقیق بدگمانی کی اوسنے اپنے رب عزوجل سے فرماتا ہی اللہ تعالی بچو تم بہت بدگمانی سے
یہ روایتین تفسیر درمنثور کی ہین اور کتاب نصاب الاحتساب مین کہ کتاب معتبر ہی لکھا ہی کہ من جملہ اداب احتساب سے یہ ہی کہ جو روایت کیا
ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ایک رات گشت کو اوٹھے پس دیکھا اونھون نے ایک چراغ دروازے کی درزون مین سے پس جھانکا تو دیکھے کیا ہین
کہ کتنے ایک لوگ بیٹھے ہین شراب پر پس انکی سمجھ مین نہ آیا کہ کیا کرین پس داخل ہوے مسجد مین اور نکالا عبد الرحمن بن عوف کو اور لائے
اونکو طرف اوسی دروازے کے پس دیکھا دونون نے اور کہا حضرت عمر رض نے عبد الرحمن کو کہ کیا صلاح دیتا ہی تو کیا کرین ہم پس کہا
عبد الرحمن نے کہ گمان کرتا ہون مین قسم خدا کی کہ بلا شبہ کیا ہمنے وہ کام کہ منع کیا ہمکو اللہ نے اوس سے کیونکہ تجسس کیا ہمنے اور مطلع
ہوئے ہم اوپر عیب ایک قوم کے کہ پردہ کیا تھا اونھون نے ہمسے اور نہین لائق تھا ہمکو یہ کہ کھولین ہم اللہ تعالی کے پردے کو پس کہا عمر نے
کہ نہین گمان کرتا مین تجکو مگر کہ سچ کہا تو نے پس پھر آئے دونون اور اس روایت سے کتنے ہی فائدے معلوم ہوئے ایک تو یہ کہ رات کو گشت
کرنا یعنی حاکم کے لیے سنت ہی عمر رضی اللہ عنہ کی اور دوسرا یہ کہ محتسب کو لائق ہی یہ کہ مشورہ کرے اپنے یارون سے اوس امر مین کہ
دشوار ہوا اوسپر جیسا کہ سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن سے اور تیسرا یہ کہ تجسس کرنا محتسب کو بھی ممنوع ہی اور روایت کیا گیا
ہی مانند اسی کے یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ گشت کو اوٹھے ایک رات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ پس جھانکا انھون نے ایک دروازے کی
درزون مین سے پس دیکھا ایک شیخ کو کہ اوسکے آگے شراب ہی اور گانیوالی گا رہی ہین پس چڑھے یہ دونون دیوار پر اور کہا کہ نہین
برا جانتے ہم کسی بڈھے کو مثل تیرے کہ ہو ایسے حال پر پس اوٹھ کر آیا وہ شخص طرف عمر کے اور کہا اے امیر المومنین قسم دیتا ہون
تجکو اللہ کی آگاہ ہو کہ نہ انصاف کیا تو نے یہان تک کہ کلام کرون مین یعنی انصاف مقتضی اسکو ہی کہ پہلے میری بات سن لو پھر غصہ کرنا
کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کہہ کہا اوسنے کہ اگر نافرمانی کی مینے اللہ تعالی کی ایک امر مین تو تمنے نافرمانی کی تین امرون مین کہا عمر نے کہ وہ کیا ہین
اوسنے کہا کہ تجسس کیا تو نے حالانکہ اللہ تعالی نے منع کیا تجکو اوس سے کہ فرمایا وَلَا تَجَسَّسُوْا اور دیوار سے چڑھ آئے تم حالانکہ اللہ تعالی
نے فرمایا وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا یعنی اور آؤ تم گھرون مین اونکے دروازون سے یعنی اور نہ آؤ گھرون مین اونکی پشتون سے
واسطے فرمانے اللہ تعالی کے لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا یعنی نہین ہی نیکی یہ کہ آؤ تم گھرون مین اونکے
پشتون کی طرف سے اور داخل ہوئے تم بغیر اذن کے حالانکہ فرماتا ہی اللہ تعالی لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا
وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَهْلِهَا یعنی نہ داخل ہو تم گھرون مین سوائے اپنے گھرون کے یہان تک کہ اذن چاہو تم اور سلام کرو گھروالون پر
پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا تو نے پس آیا تو بخشتا ہی مجکو پس کہا اوسنے غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ پس نکلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے
ہوئے اور وہ کہتے تھے وَیْلٌ لِّعُمَرَ اِنْ لَّمْ یَغْفِرِ اللّٰهُ لَهٗ یعنی وائے ہی عمر کے لیے اگر نہ بخشے اللہ اوسکو کیا حال ہوا اسکا کہ پاوے
ایک شخص کو کہ چھپاتا ہوا اسکو اپنے اہل اور اولاد اور والدین سے سوا اسکے کہ کہے دیکھا مجکو امیر المومنین نے دلالت کرتی ہی یہ روایت بھی
اسپر کہ محتسب جاسوسی نکرے اور نہ دیوار پر سے چڑھ کر جاوے اور نہ داخل ہو گھر مین بغیر اذن کے پھر اگر کہا جاوے کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ باب من

[illegible]

یظہر البدع فی البیوت کے یہ کہ جائز ہی محتسب کو داخل ہونا یعنی گھرون مین بغیر اذن کے تو اوسکا جواب یہ دینگے ہم کہ وہ اوس صورت
مین ہی کہ ظاہر ہو کوئی امر خلاف شرع اور یہ اوس صورت مین ہی کہ پوشیدہ ہو اور صورت اظہار کی باب مذکور مین یہ ذکر کی ہی کہ امام
ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے سنی آواز مزامیر و معازف کی کہا کسیکو کہ داخل ہوا و بیر بغیر اذن اونکے کے بسبب ارتکاب خلاف شرع
کے اسلیے کہ منع کرنا اوس سے واجب ہی اگر نہ جائز ہو داخل ہونا بغیر اذن اونکے کے تو نہ ممکن ہو منع کرنا اور اسلیے کہ اونھون نے
ساقط کی حرمت اپنی بسبب کرنے خلاف شرع کے پس جائز ہوئی ہتک اونکی تمام ہوا مضمون نصاب کا اب پھر شروع ہوتی ہین
روایتین درمنثور کی درباب غیبت کے ابن عباس سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے و لا یغتب بعضکم بعضا کہ کہا
حرم اللہ ان یغتاب المؤمن بشیء کما حرم المیتۃ یعنی حرام کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ غیبت کیجاوے مومن کی ساتھ
کسی چیز کے جیسے کہ حرام کیا مردار کو روایت کی عبد بن حمید نے عکرمہ سے یہ کہ ایک عورت آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب چلی گئی
پس کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کیا خوب جمال والی اور حسن والی تھی یہ اگر نہوتی ٹھنگنی پس فرمایا عایشہ رضی اللہ عنہا کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ غیبت کی تونے اوسکی اے عایشہ پس کہا عایشہ نے یا رسول اللہ کہی مینے ایک بات کہ وہ اوسمین تھی فرمایا حضرت نے اے عایشہ
جسوقت کہی تونے ایسی بات کہ وہ اوسمین تھی پس یہی تو غیبت ہی اور جسوقت کہ کہتی تو ایسی بات کہ اوسمین نہوتی تو بیشک بہتان
باندھتی تو اوسپر آیا ہی کہ محمد بن سیرین کے آگے ایک شخص کا ذکر ہوا کہا محمد بن سیرین نے ذاک الاسود یعنی وہ کالا پھر کہا استغفر
اللہ آرانی قد اغتبتہ یعنی بخشش مانگتا ہون اللہ سے گمان کرتا ہون مین اپنے کو کہ بلاشبہ غیبت کی مینے اوسکی بیہقی نے
نے روایت کیا ہی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اونھون نے لا یغتب بعضکم بعضا یعنی نہ غیبت کرے کوئی تم مین سے کسیکی
اسلیے کہ مین تھی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذری ایک عورت کہ دامن اوسکا دراز تھا پس کہا مینے یا رسول اللہ
انہا لطویلۃ الذیل یعنی دامن اسکا دراز ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الفظی فلفظت بضعۃ اللحم یعنی
تھوک تو پس تھوکا مینے بصورت گوشت کے آیا ہی کہ پوچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر پس فرمایا اونکو تخللوا یعنی خلال
کرو لوپس کہا اوس قوم نے کہ یا نبی اللہ قسم خدا کی نہین کھایا ہمنے آج کچھ کھانا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انی لاری
لحم فلان بین ثنایاکم و کانوا اغتابوہ یعنی بلاشبہ مین البتہ دیکھتا ہون گوشت فلانے کا درمیان دانتون تمھارے کے
اور اونھون نے غیبت کی تھی اوسکی روایت کی ضیا مقدسی نے انس سے کہ کہا تھے عرب خدمت کرتے آپسمین ایک دوسرے کی سفرون
اور تھا ابوبکر اور عمر کے ساتھ ایک شخص کہ خدمت کرتا تھا اونکی پس سوئے وہ دونون پھر جاگے اور نہین طیار کیا تھا اوس شخص نے اونکے لیے
کھانا پس کہا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ان ھذا لنئوم یعنی بلاشبہ یہ البتہ بڑا ہی سونے والا ہی پھر جگایا دونون صاحبون نے
اوسکو اور کہا جا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کر آپ سے کہ ابوبکر و عمر آپ کو سلام کہتے ہین اور سالن مانگتے ہین آپ سے
پس فرمایا حضرت نے کہ وہ سالن کھا چکے ہین پھر آئے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاہیکا سالن کھایا ہمنے فرمایا
اپنے بھائی کے گوشت کا والذی نفسی بیدہ انی لاری لحمہ بین ثنایاکم یعنی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے
ہاتھ مین ہی بلاشبہ البتہ دیکھتا ہون مین گوشت اوسکا تمھارے دانتون کے درمیان مین پس عرض کیا اونھون نے کہ بخشش مانگیے
ہمارے لیے یا رسول اللہ فرمایا مراہ فلیستغفر لکما یعنی اوسی سے کہو کہ بخشش مانگے تمھارے لیے آیا ہی کہ ایک دو عورتون نے
روزے رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پھر بیٹھی ایک اون دونون کی دوسری کے پاس پھر شروع کیا دونون نے کھانا لوگون کے
گوشت کا یعنی لوگون کی غیبت کرنے لگین آپسمین پس آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہان

دو عورتون نے روزے رکھے تھے اور قریب ہلاکت کے پہونچین مین یعنی مارے پیاس کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لاؤ
میرے پاس اون دونون کو پس آئین وہ دونون پھر منگوایا حضرت نے ایک پیالا اور فرمایا ایک کو اون دونون مین سے کہ قی کر پس قی کی اوسنے
پیپ اور لہو اور کچ لہو یہان تک کہ بھر گیا آدھا پیالا پھر فرمایا دوسری کو کہ قی کر پس قی کی اوسنے پیپ اور لہو اور کچ لہو یہان تک
کہ بھر گیا پیالا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دونون نے روزے رکھے تھے اوس چیز سے کہ حلال کی اللہ تعالی نے اونکے لیے
اور افطار کیے اوس چیز پر کہ حرام کی اللہ نے اونپر بیٹھی ایک اون دونون کی پاس دوسری کے اور شروع کیا کھانا لوگون کے گوشتون کا + فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کل المؤمن من حرام علی المؤمن لحمه علیه حرام ان یاکله بغایته بالغیب وعرضه
علیه حرام ان یخرقه ووجهه علیه حرام ان یلطمه یعنی مؤمن حرام ہے مومن پر گوشت اوسکا اوسپر حرام ہے یہ
کھاوے اوسکو یعنی غیبت کرے اوسکے غائبانہ اور آبرو ریزی اوسکی اوسپر حرام ہے اور مونہہ اوسکا اوسپر حرام ہے کہ طمانچہ مارے + اور
روایت کی بیہقی اور بخاری وغیرہ نے بسند صحیح سے کہ ماعز صحابی جب سنگسار کیا گیا تو سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
کہ کہتا ہے ایک دوسرے سے کہ کیا نہین دیکھا تو نے طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تھی اسکی اللہ نے پھر نہ چھوڑا اسکو اسکے نفس نے
یہان تک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کیے جانے کتے کے پھر چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اوس جگہہ سے اور گدہے ایک گدہے
مردہ پر پس فرمایا کہان ہے فلانا اور فلانا تو تم دونون یعنی سوار ہو اور کھاؤ اس گدہے مردہ سے پس کہا اونھون نے کہ آیا یہ بھی کھایا
جاتا ہے فرمایا آنحضرت نے کہ جس گناہ کو کہ پہونچے تم اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے ابھی اشد ہے اسکے کھانے سے قسم اوس ذات پاک کی
کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے بلا شبہہ ماعز اب البتہ جنت کی نہرون مین غوطے لگا رہا ہے یعنی نہاتا ہے اور خوشیان کر رہا ہے +
بخاری نے کتاب ادب مین اور ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا عمرو بن عاص صحابی سے کہ وہ گذرے مع چند یارون کے ایک خچر مردہ پر
پس کہا قسم خدا کی البتہ کھانا ایک تمہارے کا اسمین سے پیٹ بھر کر بہتر ہے اوسکے لیے کھانے مسلمان بھائی کے گوشت سے + روایت کی
بخاری نے کتاب ادب مین جابر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پہونچے آپ پاس دو قبرون پر کہ عذاب کیے
جاتے تھے مردے اونکے پس فرمایا کہ یہ دونون نہین عذاب کیے جاتے ہین کسی ایسے امر کے سبب سے کہ بچنا اوس سے دشوار ہو بلکہ ایک انمین کا
غیبت کیا کرتا تھا لوگون کی اور دوسرا نہین بچاؤ کرتا تھا پیشاب سے پھر منگائی آپنے ایک ٹہنی تازہ یعنی کھجور کی اور چیرا اوسکو پھر فرمایا
کہ ایک ٹکڑا ایک قبر پر گاڑ دو اور ایک دوسری پر پھر فرمایا کہ اس سے ہلکا ہو جائیگا عذاب ان دونون سے جب تک کہ تازی رہین گی یعنی
دست مبارک کی برکت سے یہ بات حاصل ہوئی + روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جس شخص کے پاس
کوئی مومن غیبت کیا گیا پس مدد کی اسنے اوسکی جزا دے خیر دیگا اوسکو اللہ بسبب اوسکے دنیا اور آخرت مین اور جسکے
پاس کوئی غیبت کیا گیا پس نہ مدد کی اوسنے اوسکی جزا بد دیگا اوسکو اللہ دنیا اور آخرت مین اور نہ کھایا کسینے کوئی لقمہ بدتر
اسکے کہ کھاوے مومن کی غیبت کے سبب سے اگر بیان کیا اوسکا وہ عیب کہ جانتا ہے تو بلاشبہہ غیبت کی اوسکی اور اگر کہا اوسکے حق مین
وہ عیب کہ نہین جانتا ہے تو تحقیق بہتان باندھا اوسپر + روایت کی احمد نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس اوٹھی ایک بدبو مردار سڑے ہوئے کی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیسی
ہے یہ بدبو یہ بدبو اون لوگون کی ہے کہ غیبت کرتے ہین لوگون کی + روایت کی ابن ابی الدنیا نے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ غیبت کیجاوے کسی شخص کی اس حال مین کہ تو اوس جماعت مین ہے پس ہو تو اوس شخص کا مددگار اور قوم
کو ڈانٹنے والا اور اوٹھ کھڑا ہو اونمین سے پھر پڑھی آپنے یہ آیت ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه

روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اِنَّ الرِّبٰوا نَیِّفٌ وَّ سَبْعُوْنَ
بَابًا اَهْوَنُهُنَّ بَابًا مِّثْلُ مَنْ نَّكَحَ اُمَّهٗ فِی الْاِسْلَامِ وَدِرْهَمُ الرِّبٰوا اَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَّ ثَلٰثِیْنَ زَنْیَةً
وَاَشَدُّ الرِّبٰوا وَاَرْبَی الرِّبٰوا وَاَخْبَثُ الرِّبٰوا اِنْتِهَاكُ عِرْضِ الْمُسْلِمِ وَانْتِهَاكُ حُرْمَتِهٖ یعنی بلاشبہ بیاز کھانے کے گناہ کے
کچھ اوپر ستر جزو ہین ادنی اوسکا یہ ہی کہ جیسے اپنی مان سے زنا کیا حالت اسلام مین اور ایک درہم بیاز کی اشد ہی پینتیس ٣٥ زنا سے اور اشد
بیازون کا اور بڑے بیازون کا بیاز اور بدترین بیازون کا آبروریزی مسلمان کی اور حرمت اوتارنی اوسکی ہی ✽ بیہقی وغیرہ نے
روایت کی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ دو شخصون نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے وہ روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تو فرمایا اَعِیْدَا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِیَا فِیْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِیَا یَوْمًا اٰخَرَ یعنی پھیرو وضو اپنا اور نماز
اپنی اور تمام کرو روزے اپنے یعنی توڑ نہ ڈالو اور قضا کرو اوسکو اور دن کہا اون دونون نے کیون یا رسول اللہ فرمایا کہ غیبت کی تمنے فلانے کی
روایت کی بیہقی نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا نہین وضو کرتا ہی ایک تم مین کا بسبب کلمۂ خبیثہ کے کہ کہتا ہی اوسکو واسطے بھائی اپنے کے
اور وضو کرتا ہی یعنی ہاتھ دھوتا ہی بسبب کھانے حلال کے ✽ بیہقی وغیرہ نے روایت کیا ہی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا آئی ایک عورت
ٹھنگنی اس حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہا عایشہ نے کہ پس اشارہ کیا مینے اپنے انگوٹھے سے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لَقَدِ اغْتَبْتِیْهَا یعنی البتہ تحقیق غیبت کی تونے اوسکی ✽ روایت کی بیہقی وغیرہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ ایک
شخص اوٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس معلوم ہوا اوسکے اوٹھنے مین عجز یعنی کاہلی پس کہا بعضے لوگون نے کہ کیا بڑا کاہل ہی
فلانا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قَدْ اَكَلْتُمُ الرَّجُلَ وَاغْتَبْتُمُوْهُ یعنی بلاشبہ کھایا تمنے اس شخص کو کہ غیبت
کی تمنے اسکی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کہا لوگون نے یا رسول اللہ کہا ہمنے وہ عیب کہ اسمین تھا فرمایا لَوْ قُلْتُمْ مَّا لَیْسَ فِیْهِ فَقَدْ
بَهَتُّمُوْهُ یعنی غیبت تو یہی ہی اور اگر کہتے تم وہ عیب کہ نہین ہی اسمین تو تحقیق بہتان لگاتے تم اسکو ✽ ابو داؤد وغیرہ نے روایت کیا
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ حائل ہو شفاعت اوسکی واسطے حد کے حدود خدا
سے یعنی ایک مستحق حد کا تھا اور اسنے سفارش اوسکی کی پس تحقیق ضد کی اللہ سے اوسکے امر مین اور جو شخص کہ مرا اس حال مین کہ اوسپر
دین ہی پس نہین وہان دینار و درہم ولیکن نیکیان اوسکی قرض دینے والے کو دی جاوینگی اور جسنے جھگڑا کیا باطل مین دیدہ و دانستہ
پس ہمیشہ رہتا ہی اللہ کے غضب مین یہان تک کہ باز آوے اور جو شخص کہ کہے مومن کے حق مین وہ عیب کہ نہین ہی اوسمین رکھیگا اوسکو
اللہ ردغة الخبال مین یعنی دوزخیون کے پیپ لہو مین یہان تک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہی اور نکلنے کا ہی نہین یعنی بغیر
بدلا لینے کے ✽ اور روایت کی بیہقی نے اوزاعی سے کہ کہا پونہچا مجکو یہ کہ کہا جاویگا واسطے بندے کے روز قیامت کے قُمْ فَخُذْ
حَقَّكَ مِنْ فُلَانٍ یعنی اوٹھ اور لے حق اپنا فلانے سے پس کہیگا وہ کہ نہین ہی واسطے میرے حق اوسکی طرف پھر کہا جاویگا کہ ہان ہی تیرا
ذکر کیا تھا فلانے نے دن ایسا اور ایسا ✽ روایت کیا بیہقی وغیرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ
الزِّنَا یعنی غیبت سخت تر ہی زنا سے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور کیونکر غیبت سخت تر ہی زنا سے فرمایا کہ بلاشبہ آدمی البتہ زنا کرتا ہی
پھر توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ اوسکو اور تحقیق غیبت کرنے والا نہین بخشش کی جاتی ہی اوسکی یہان تک کہ بخشے غیبت اوسکو وہ کہ جسکی غیبت
کی ہی ✽ روایت کی بیہقی نے عبد اللہ بن مبارک سے کہ کہا جب کہ غیبت کرے کوئی کسیکی پس نہ خبر کرے اوسکو ولیکن بخشش مانگے اللہ سے
اور روایت کی بیہقی نے ساتھ سند ضعیف کے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كَفَّارَةُ الْغِیْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ
لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ یعنی کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش مانگے تو اوسکے لیے کہ جسکی غیبت کی ہی تونے ✽ ف ✽ جسکی غیبت کی ہی اگر غیبت

اوسکو پہونچ گئی ہی تو بعضون نے کہا ہی کہ ضرور ہی اوسکے بخشوانے مین اوسکا بیان کرنا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہی کافی ہی کہ کہے غیبت کرنیوالا
مینے تیری بخش اوسکو اور نہین اعتبار ہی چار قول کے بخشنے کا بعد موت اوسکی کے اور اگر غیبت اوسکو نہین پہونچی ہی تو کفایت کرتی ہی
ندامت اور استغفار اللہ تعالی سے اپنے لیے اور اوسکے لیے امید ہی کہ تخفیف ہو جاوے گناہ مین سہیل روایت کی بیہقی نے سفیان
بن عیینہ سے کہ کہا تین شخص ہین کہ نہین منع ہی اونکی غیبت حاکم ظالم اور فاسق علی الاعلان فسق کرنے والا اور مبتدع کہ بلاوے
لوگون کو اپنی بدعت کی طرف روایت کی بیہقی نے زید بن اسلم سے کہ کہا غیبت اوسکی ہوتی ہی کہ جو علی الاعلان گناہ نکرے ✦
روایت کی حکیم ترمذی نے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک بندے کو روز قیامت کے
پھر رکھی جاوین گی نیکیان اوسکی ایک پلڑے مین یعنی میزان اعمال کے اور برائیان اوسکی ایک پلڑے مین پس غالب آوینگی برائیان
پھر لائی جاویگی ایک چٹھی اور رکھی جاویگی نیکیون کے پلڑے مین پس غالب ہو جائیگا وہ پلڑا اوسکے سبب سے پس کہیگا وہ بندہ ای رب
میرے کیسی ہی یہ چٹھی نہین کوئی عمل کیا مینے اپنے رات و دن مین مگر کہ حاضر کیا مینے اوسکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ھذا ما قیل
فیک وانت منہ بریٔ یعنی یہ وہ چیز ہی کہ کہی تھی کسی نے تیرے حق مین یعنی بطریق عیب کے اور تو اوس سے پاک تھا پس نجات
پاویگا وہ بسبب اوسکے ✦ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا البھتان علی البریٔ اثقل من السموات
یعنی بہتان کرنا بری پر آسمانون سے زیادہ بھاری ہی درمنثور ✦ تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ نزول اس آیت کا در حق
ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہوا بعد اسکے وہی قصہ نقل کیا ہی کہ سلمان نے کھانا نہ پکایا تھا انکے لیے بسبب سو رہنے کے پھر حضرت کے
پاس بھیجا سالن کے لانے کے لیے اور آپنے اسامہ کا حوالہ کیا اور اسامہ نے جواب کو دیا پھر انھون نے سلمان کے حق مین کلام بد
کہا اور اسامہ کے حال کا تجسس کیا معلوم ہوا کہ واقع مین اسامہ پاس کچھ نہ رہا تھا اونہین گمان بد کئے تھے پس جبریل آئے یہ آیت لیکر
یا ایہا الذین الخ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون صاحبون کو بلایا اور فرمایا یہ کیا ہی کہ سرخی گوشت کی تمہارے دانتون مین
دیکھتا ہون انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسامہ نے تو ہمکو کچھ دیا ہی نہین ہم کھاتے کہان سے حضرت نے فرمایا کہ کھانے کا گوشت
نہین کہتا ہون مین ولیکن گوشت آدمی کا کھاتا ہون مین تھوکو تو سہی اونھون نے تھوکا تو دیکھا کہ تھوک متغیر ہی یہ آیت آپنے پڑھی یا ایہا
الذین الخ اس آیت مین تین چیزون کو ذکر ہوئین بدظنی تجسس غیبت پہلے منع فرمایا بدگمانی سے اسلیے کہ وہ مقدمہ تجسس کا ہی کہ
جب بدگمانی دل مین آتی ہی تو آدمی تجسس کرتا ہی اور جب تجسس کرتا ہی تو غیبت مین گرفتار ہوتا ہی اور یہ تجسس انکا اسامہ کے
حق مین تھا اور غیبت سلمان کے حق مین اور پھر ایک مثال بیان فرمائی غیبت کی برائی مین ایحب احدکم الخ فکرھتموہ
ماضی ہی بمعنی مستقبل کے یعنی کراہیت رکھوگے یعنی پس مکروہ رکھو غیبت کو جیسے کہ مکروہ رکھتے ہو اس گوشت کے کھانے کو
اور یہ مثال گوشت کھانے کی بیان فرمائی بحسب عرف وعادت کے کہ جو کوئی غیبت لوگون کی بہت کرتا ہی تو عرب مین کہتے ہین
فلان مضاغ یعنی فلانا شخص گوشت چباتا ہی اور دوسری تشبیہ غیبت کی ساتھ اس مثال کے اس معنی کر ہی کہ غیبت وہ ہوتی ہی
کہ غائبانہ کسیکا عیب بیان کرے اور مردہ جانتا نہین ہی اوس چیز کو کہ کھایا جاوے اوسکے گوشت سے اور نہ قادر ہوتا ہی اوسکے دفع
کرنے پر اسی طرح جسکی غیبت کرتے ہین وہ بھی نہین جانتا اوس کلام کو کہ اوسکے حق مین کہا جاتا ہی اور نہ قادر ہوتا ہی اوسکے
دفع کرنے پر اب اگر کوئی حرام یا شبہہ کی چیز کو پوچھے اور کھاوے اور کہے کہ لاتجسسوا آیا ہی تو وہ اس روایت کے تحت داخل
ہوگا کہ رسول علیہ السلام سے منقول ہی من فسر القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی جو کوئی تفسیر بیان
کرے قرآن کی اپنی عقل سے تو طیار کرے جگہہ اپنی آگ سے اور یہ تبدیل وتغیر قرآن کی ہی اسلیے کہ مراد اس تجسس سے عیب ڈھونڈھنا

ہو سنون کا ہی نہ تجسس کرنا حلال و حرام سے نہیں دیکھتا ہی تو کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا یعنی
کھاؤ حلال سے اور عمل کرو اچھے اور حلال کو نہیں پہونچ سکتا ہی مگر بسبب تجسس کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ
وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَہُمَا اُمُوْرٌ مُّشْتَبِہَاتٌ فَدَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ یعنی حلال ظاہر ہی اور حرام
بھی ظاہر ہی اور درمیان مین انکے امور شبہہ ہین پس چھوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجکو اور اختیار کر اوس چیز کو کہ نہ شبہے مین
ڈالے تجکو اب جاننا چاہیے کہ غیبت کسکو کہتے ہین جو کہ فاسق معلن اور بیباک و متہتک ہو جو کچھ کہ اوسکا عیب بیان کرے وہ غیبت نہین ہی
جیسے کہ روایت کیا گیا ہی انس رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَلْقٰی جِلْبَابَ الْحَیَاءِ عَنْ وَّجْہِہٖ فَلَا غِیْبَۃَ لَہٗ
یعنی جو کوئی ڈالدے چادر حیا کی اپنے مونہہ سے پس اوسکا عیب بیان کرنا غیبت نہین ہی اور منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپنے فرمایا اُذْکُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِیْہِ کَیْ یَحْذَرَہُ النَّاسُ اَمَّا اِذَا کَانَ فَاسِقًا مُّخْتَفِیًا مُّسْتَتِرًا فَاِذَا
تَعْلَنُوْہُ وَیَکُوْنُ غِیْبَۃً عَنْہُ یعنی فاجر مین جو عیب ہی اوسکو بیان کردو تاکہ بچین اوس سے لوگ لیکن جب کہ ہو فاسق چھپا نیوالا
پردہ کرنے والا تو نہ ظاہر کرو اوسکو اور ظاہر کروگے تو ہوگی غیبت اوسکی اور اگر بیان کرے عیب کسیکا بروجہ تعریف یعنی حال
معلوم کروانے کے تو مضایقہ نہین جیسے کہ روایت کیا گیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا واسطے فاطمہ بنت قیس کے
جس وقت کہ کہا اوسنے کہ معاویہ اور ابو جہم نے پیغام نکاح کرنے کا مجھے بھیجا ہی پس فرمایا نبی علیہ السلام نے اَمَّا مُعَاوِیَۃُ
فَرَجُلٌ صُعْلُوْکٌ لَا مَالَ لَہٗ وَاَمَّا اَبُوْ جَہْمٍ فَکَانَ لَا یَرْفَعُ الْعَصَا عَنْ اَہْلِہٖ اِنْکِحِیْ اُسَامَۃَ ابْنَ زَیْدٍ یعنی معاویہ
پس مرد مفلس ہی نہین مال اوسکے پاس اور ابو جہم نہین اوٹھاتا عصا اپنے اہل سے یعنی بدمزاج ہی مار پیٹ کرتا رہتا ہی اپنے
گھر والون پر نکاح کر اسامہ بن زید سے اور ارادہ کیا نبی علیہ السلام نے اس سے معلوم کروادینا اون دونون کے حال کا فاطمہ کو تا واقفیت ہو
اوسکے ظاہر حال پر اور اسی طرح جو کوئی کہے کسیکو کہ فلانا ٹھنگنا ہی یا طویل ہی یا لنگڑا ہی یا بھینگا ہی یا گنجا ہی یا اوسکے کوڑھ ہی اگر کہے
بطریق تعریف کے تو نہین ہوگی غیبت جیسا کہ حدیثون کے راویون سے آیا ہی عَنْ حُمَیْدِ الطَّوِیْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنِ الْاَعْمَشِ
عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الْاَصَمِّ اور اگر کہیگا یہ بطریق عیب کے تو ہوگی غیبت آدمیون کے حق مین اور جانورون کے حق مین نہین ہوگی غیبت
لیکن گنہگار ہوگا بالاتفاق تمام ہوا مضمون تفسیر زاہدی کا * تنبیہ * سوچنا چاہیے ان مضامین مین کہ غیبت کیسی آفت ہی
اور سوا اسکے اور آفتین زبان کی بہت ہین حتی کہ کافر کر ڈالتی ہی چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ زبان کی بیس آفتین ہین
پس کچھ حدیثین سوا حدیثون مذکورہ کے جو محافظت زبان مین آئی ہین مع شرح کے لکھی جاتی ہین اور بعد اسکے اقوال علماء رحمہم اللہ
کے تا لوگ مضمون وَاَمْسِکْ لِسَانَکَ عَنِ الْخَلْقِ وَلَا تَذْکُرْہُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ کا کہ یہ قول ہی ایک نبی علیہ السلام کا
بنی اسرائیل مین سے اختیار کرین * روایت کی بخاری نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ یَّضْمَنْ لِّیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ
وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ یعنی جو شخص کہ ضامن ہو واسطے میرے اور عہد کرے اور لازم پکڑے اپنے پر محافظت
اوس چیز کی کہ درمیان دونون کلون اوسکے کے ہی یعنی زبان و دانت کہ زبان کو بچاوے کلام بیفائدہ اور بیجا سے اور دانتون کو بچاوے کھانے
اور پینے حرام کے سے اور لازم پکڑے محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون پانون اوسکے کے ہی یعنی ستر کو محفوظ رکھے زنا او
اغلام اور چپٹی بازی سے تو ضامن ہون مین اوسکے لیے بہشت کا * ف * یعنی وہ اول ہی داخل ہوگا بہشت کے درجات عالیات مین
اور یہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کی طرف سے ہی جیسے کہ اپنے فضل سے ضامن بندون کے رزق کا ہوا ہی ویسا ہی وعدہ قوی
جزائے اعمال کا بھی کیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نائب اوسکے ہین ع ج * اور فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ

مِن رِضْوَانِ اللّٰہِ الخ یعنی بلاشبہہ بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کی شان
بلند کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے بڑے درجے یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل و کم اعتبار حال آنکہ وہ بات اسکے
نزدیک بڑے رتبے کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات کہ اوسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضایقہ نہین جانتا اوسکے کہنے مین
اور سہل جانتا ہی اوسکو گرتا ہی بسبب اوسکے دوزخ مین یہ روایت بخاری کی ہی اور اور روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ گرتا ہی بندہ
بسبب اوس بات کے آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان مبدأ اور منتہی کے دور تر ہی اوس مسافت سے کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی
ف یعنی زبان کو نگاہ رکھنا چاہیے اور اوسکے فعل کو آسان نجانے ایک بات بندے کی زبان سے نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان
و سہل جانے اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنے کی طبقات دوزخ مین
ہوتی ہی ح اور فرمایا سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ یعنی برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اوسکا کفر ہی
یعنی اگر حلال و مباح جان کر اوسکو مارے اور فرمایا اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِہَا اَحَدُہُمَا یعنی جو شخص
کہ کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرتا ہی ساتھ اس کلمۂ کفر کے ایک اون دونون کا ف یعنی کہنے والا اس
کلمے کا یا وہ کہ جسکے حق مین کہا ہی اسلیے کہ اگر سچ کہا تو خود وہ شخص کافر ہی اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو یہ کہنے والا کافر
ہوتا ہی اسلیے کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اون حدیثون
مین سے ہی کہ گنا ہی اونکو بعضے علما نے مشکلات سے بجہت اسکے کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہی کہ کفر کی نسبت نکیجاوے
مسلمان بسبب گناہون کے مانند قتال و زنا کے اور کہنے اوسکے کے اپنے بھائی مسلمان کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس
حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہ کہ محمول ہی یہ اوپر حلال جاننے والے اسکے کے پس اس صورت مین معنی بَاءَ بِہَا کے یہ ہونگے
کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکے کفر اور دوسری یہ کہ معنی اسکے یہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوسپر معصیت تکفیر اوسکے کی اور تیسری یہ کہ یہ محمول
ہی خوارج پر کہ کافر کہتے ہین مومنون کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کے نزدیک یہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت
کافر نسمجھے جاوین انتہی کہتا ہون مترجم کہ یہ یعنی کافر کہنا اوسکا جو حق غیر روافض و خوارج زمانہ ہمارے کے ہی اسلیے کہ یہ اعتقاد کرتے ہین کفر اکثر صحابہ کبار
رضی اللہ تعالی عنہم کا بڑھکر تمام اہل سنت و جماعت سے پس یہ کافر ہین بلا نزاع ع ح اور روایت کیا بخاری نے کہ فرمایا
لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ
یعنی نہ تہمت کرے کوئی شخص کسیکو فسق کی اور نہ تہمت کرے اوسکو کفر کی مگر کہ پھرتا ہی کلمہ کفر و فسق کا کہنے والے پر اگر نہو یار اوسکا کہ
جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا ف یعنی فاسق و کافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ
کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا ح اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی
الْبَادِیْ مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ یعنی دو شخص برا کہنے والے آپسمین گناہ اوس چیز کا کہین اوسپر ہی کہ پہلے برا کہا یعنی دو
شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ بھی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اسکو برا کہنے پر جب تک نہ تجاوز کرے
مظلوم ف پس اگر تجاوز کیا مظلوم نے حد سے اس طرح کہ زیادہ ہوا برا کہنا اوسکا برا کہنے پہل کرنے والے سے اور
ایذا اوسکی سے تو ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنے والے کے سے اور بعضون نے کہا کہ جب تجاوز کرے پس نہین ہوتا ہی گناہ
فقط پہل کرنے والے پر بلکہ ہوتا ہی دوسرا بھی گنہگار بسبب تعدی کے ع اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا آنحضرت نے اِنَّ
اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُہَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی بلاشبہہ بہت لعنت کرنے والے نہونگے گواہی دینے والے

اور نہ شفاعت کرنے والے دن قیامت کے + ف گواہی دینے والے یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کے لوگ ہین اونپر رسالت پہنچی
گواہی دینگے کہ انکے رسولون نے ابلاغ احکام الٰہی کر دیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا
لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ یعنی اور اسی طرح کیا ہمنے تمکو امت افضل تاکہ ہو تم گواہ لوگون پر پس فرماتے ہین کہ
لعنت کرنے والون کو کہ لعنت عادت اور خو اونکی ہو درجہ شہادت یعنی گواہی دینے کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگون کی شفاعت کرین نصیب
نہین ہونے کا روز قیامت کے پس ایسی خصلت ناپسندیدہ اہل سنت و جماعت کی ترک کرنا لعن و طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق اسکا ہو
ہو اور اپنی زبان کو آلودہ نکرین اور تضیع وقت ساتھ اوسکے نکرین اور ساتھ لعنت کرنے بدون کے اپنی خو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہین صد القائل
کے نزدیک کیا حاجت ہی کہ اور کوئی اوسکو لعنت کرے + شعر + حافظ ار خصم خطا گفت نگیریم بر او + ور بحق گفت جدل با سخن حق نکنیم
مگر جائز ہی لعنت اوس کافر پر کہ مخبر صادق نے خبر دی ہو اوسکے مرنے کی کفر پر + اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور
دور کرنا ہی رحمت الٰہی سے اور نا امید مطلق کرنا ہی اوسکے فضل نامتناہی سے یہ تو مخصوص کافرون ہی کے لیے ہی اور دوسری دوری
اور محرومی مقام قرب و رضا حق سے ہی کہ عام اور راجح ترک اولی اور احوط پر ہی پس جو کچھ کہ واقع ہوا ہی بیچ ترک کرنے بعضے اعمال
و اوراد کے اور بعضے صحابہ وغیرہم سے بھی منقول ہی سب اسی قبیل سے ہی نہ قسم اول سے + ع + ح + اور روایت کیا مسلم نے
کہ فرمایا اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ یعنی جس وقت کہے کوئی ہلاک ہوئے لوگ اور مستحق آگ دوزخ
کے ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہی + ف یعنی جو کوئی کہے یہ بقصد عیب جوئی اور حقارت اور نا امید کرنے کے
لوگون کو رحمت الٰہی سے نہ بطریق تحیر اور غمخواری اور تاسف کے اوپر احوال اونکے تو وہ کہنے والا اوسکا سب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا
ہی کہ اپنے نفس پر عجب کیا اور لوگون کو بچشم حقارت کے دیکھا اور رحمت حق سے نا امید کیا اور یہ معنی اَهْلَكُهُمْ کے ہین کہ پیش ہو
کاف کو بصیغہ تفضیل اور اَهْلَكَهُمْ ساتھ زبر کاف کے بصیغہ ماضی بھی آیا ہی اور اوسکے معنی یہ ہین کہ جو کوئی اس کلمے کو کہے
ہلاک کرتا ہی لوگون کو اور بیچ ورطہ نا امیدی اور ترک طاعت اور منہمک رہنے کے معاصی بین ڈالتا ہی اسلیے کہ سننے اس کلام کے سے
شکستہ دل اور نا امید و بے شوق ہوتے ہین گنہگار کہ گرفتار صفت قہر و جلال کے ہین اونکو نصیحت ساتھ نرمی کے کرنی اور ساتھ رحمت
و مغفرت الٰہی کے امیدوار کرنا خوب و مفید ہی پس یہان اشارہ ہی اسپر کہ لوگون کو بشاشت دینی اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت
کا کرنا چاہیے + ح + اور فرمایا تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاۤءِ بِوَجْهٍ
وَهٰؤُلَاۤءِ بِوَجْهٍ یعنی بدترین لوگون کا دن قیامت کے دو رویہ ہی منافق صفت وہ کہ آتا ہی ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق
کے اور آتا ہی دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنی ہر جماعت مخالفین سے از راہ خوشامد کے ایسی باتین کرتا ہی کہ موافق مرضی اونکے
رعایت حق کی نہین کرتا جیسے کہ حال منافقون کا تھا + ح + اور فرمایا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ یعنی نہین داخل ہوگا بہشت مین
یعنی نجات پانیوالون کے ساتھ چغل خور کہ جو ایک کی بات دوسرے کو پہونچاوے بطریق فساد کے + اور فرمایا عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ الخ یعنی
لازم پکڑو اپنے پر سچ بولنے کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہی طرف نیکوکاری کے یعنی خاصیت سچ بولنے کی یہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی
اوسکو نیکی کی اور بلاشبہہ نیکوکاری راہ بتلاتی ہی یعنی پہونچاتی ہی نیکوکار کو طرف بہشت کے یعنی مراتب عالیہ اوسکے کے اور ہمیشہ
ایک شخص سچ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی سچ بولنے مین یہان تک کہ لکھا جاتا ہی وہ نزدیک اللہ کے صدیق اور دور رکھو تم اپنے
تئین جھوٹ بولنے سے اسلیے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہونچاتا ہی بالخاصیت طرف فسق و فجور کے اور تحقیق فسق کرنا پہونچاتا ہی
طرف آگ دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی جھوٹ بولنے مین یہان تک کہ لکھا جاتا ہی نام اوسکا اللہ تعالی

کے نزدیک بڑا جھوٹا ۞ ف ۞ لکھا جاتا ہی الخ یعنی حکم کیا جاتا ہی اوسپر ساتھہ صدیقیت کے اور ثابت کیا جاتا ہی اوسکے لیے
مقام صدیقیت اور ثواب اوسکا سا یا لکھا جاتا ہی نام اوسکا دیوان اعمال مین ملأ اعلی کے نزدیک یا لوگ اپنی کتابون مین نام اوسکا صدیق
لکھتے ہین اور مقصود یہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہی خلق مین ساتھہ اس صفت و نام کے اور ڈالا جاتا ہی لوگون کے دلون مین اور جاری کیا جاتا ہی
زبانون پر کہ یہ سچا ہی برقیاس قول اللہ تعالی کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝
یعنی بلاشبہہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے ڈالیگا اونکے لیے اللہ تعالی محبت لوگون کے دلون مین اور اسی طرح جھوٹ بولنے والے کے
حکم کیا جاتا ہی کہ یہ جھوٹا ہی اور ثابت کیا جاتا ہی اوسکے لیے عذاب جھوٹون کا سا یا لوگون مین جھوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ اوس سے
بغض رکھتے ہین ۞ ح ۞ اور فرمایا لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا یعنی نہین جھوٹا
وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی لوگون کے درمیان مین اور کہتا ہی باتین نیک کہ باعث اصلاح و رفع نزاع کی ہین اگرچہ جھوٹ بھی ہون اور
پہونچاتا ہی اچھی باتین یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کو ۞ ف ۞ کہتا ہی الخ یعنی کلام کہ متضمن ہی خیر کو نہ شر کو مثلاً زید و عمرو مین بگاڑ ہی
یہ آپسکی اصلاح کے لیے کہتا ہی ایک کی طرف سے دوسرے کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی کہ مین دوست رکھتا
ہون اوسکو اگرچہ اوسنے نکہا ہو ۞ ع ۞ اور فرمایا اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ یعنی
جسوقت کہ دیکھو تم تعریف کرنے والون کو پس ڈالو اونکے مونہون مین مٹی ۞ ف ۞ یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین اور وہ تمہارے
مال کی طمع سے برابر ہی کہ تعریف نثر ہو یا نظم اونکے مونہون مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھہ ندو اونکو یا مراد یہ ہی کہ کچھہ تھوڑا سا
دیدو کہ مشابہ ہی ڈالنے خاک کے قلت و حقارت مین تاکہ ہجو تمہاری نکرین اور بعضے علمانے اسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد سے
کہ راوی اس حدیث کے ہین آیا ہی کہ اونھون نے مٹھی خاک کی لی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے تعریف کرنے والے کے مونہہ مین
ڈالدی اور اسمین زجر ہی تعریف کرنے والے کو اسلیے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی اوسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نے کہ مداحین
وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہی اونھون نے تعریف کرنے کی بغیر تمیز کے درمیان حق و باطل کے اور مستحق و غیر مستحق کے اور کیا ہی تعریف
کو وسیلہ معاش کا کہ اوسکے سبب سے ممدوح سے متوقع ہوتے ہین نفع کے پس جو کہ تعریف کرے کسیکے اچھے فعل پر تاکہ اوسکو رغبت اور
بھلائیون کے کرنے کی ہو اور لوگون کو رغبت ہو اوسکے اقتدا کی تو وہ مداح برا نہین ہی ۞ ع ۞ اور آیا ہی کہ ایک شخص نے تعریف کی
ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا آپنے وَیْلَکَ قَطَعْتَ
عُنُقَ اَخِیْکَ الخ یعنی وائے تجکو کاٹی تونے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سے تعریف کرنے والا خواہ مخواہ
تو چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنی مرد صالح مثلاً حال اینکہ اللہ تعالی ہی جانتا ہی حقیقت حال اوسکے کو اور
حساب کرنے والا اور جزا دینے والا اوسکا وہی ہی اوسکے کردار پر یہ بھی جب کہے کہ گمان رکھتا ہو تعریف کرنے والا کہ بلاشبہہ
وہ ایسا ہی ہی یعنی جیسے کہ تعریف کی اور تعریف نکرے اور حکم نکرے خدا پر ساتھہ جزم و یقین کے کسیکو کہ وہ ایسا ہی ہی یعنی
احتیاط کرے تعریف مین اور کہے کہ گمان رکھتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہے کہ بلاشبہہ وہ ایسا ہی ہی تا حکم علم الٰہی
نہو حاصل یہ کہ بجزم و یقین کر نسکے کہ فلانا شخص خدا کے نزدیک اچھا ہی سوائے اون لوگون کے کہ نام اونکا صریح احادیثون مین آچکا ہی
مانند عشرہ مبشرہ وغیرہم کے ۞ ف ۞ کاٹنا گردن کا بمعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کے ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کے
کہ ممدوح کو اوس سے عجب و غرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دنیا مین ہی اور یہ دین مین اور کبھی تعریف باعث ہلاک کی دنیا مین بھی ہوتی ہی
جیسے کہ تعریف سننے سے مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکے قصاص مین اسکو ہلاک کیا حاکم نے ۞ ف ۞ تعریف کرنی آدمی کی

۵۷ یعنی ایسا جھوٹا نہین ہی کہ جو اللہ کے نزدیک برا ہی ۱۲ منہ مد ظلہ

تین طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے مونہہ پر یہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اوس سے اور دوسری یہ ہی کہ
تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن جانتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہونچیگی پس اس سے بھی نہی کی گئی ہی اور تیسری یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی
غائبانہ اس حال میں کہ نہ پروا ہو اوسکے پہونچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی پس اس تعریف کا
مضایقہ نہین ہی ؏ عالمگیری ✤ اور آیا ہی کہ ایک شخص نے اذن مانگا حضرت کے پاس آنے کا پس فرمایا اِئْذَنُوْا لَہٗ فَبِئْسَ
اَخُوا الْعَشِیْرَۃِ الخ یعنی اذن دو اسکو آنے کا پس بُرا ہی یہ اپنی قوم مین پھر جب بیٹھا وہ تو کشادہ روئی کی حضرت نے اوسکی
ملاقات مین اور میٹھی باتین کہین اوس سے پھر جب کہ وہ شخص گیا تو عرض کیا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یا رسول اللہ آپ نے تو
اوسکے حق مین ایسا اور ایسا کہا تھا پھر آپ نے کشادہ روئی کی اوسکی ملاقات مین اور میٹھی باتین کہین اوس سے پس فرمایا حضرت نے
کہ کب پایا تو نے مجھکو فحش بکنے والا بلا شبہہ بدترین آدمیون کا اللہ تعالی کے نزدیک مرتبے مین دن قیامت کے وہ شخص ہی کہ چھوڑ دین
اوسکو لوگ واسطے بچنے برائی اوسکی سے اور ایک روایت مین ہی واسطے بچنے فحش اوسکے کے ✤ ف ✤ وہ شخص آنے والا عیینہ
بن حصن تھا اور تھا وہ مؤلفۃ القلوب اور سنگدلان عرب سے اور اپنی قوم مین رئیس تھا اور تھا بدخلق اور آثار نقصان دین و ایمان
کے اوس سے حضرت کی حیات مین اور بعد وفات آپکی کے ظہور مین آئے اور آپ کی وفات کے بعد وہ مرتد ہو گیا تھا پھر حضرت ابو بکر کے
ہاتھ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کر کر مسلمان مرا اور جبکہ حضرت کے پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کامل نتھا اور کلام
مذکور آنحضرت کا اوسکے حق مین علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ اوسکی حقیقت حال سے پہلے ہی خبر دی آخر کو آثار بدی کے
یعنی ارتداد وغیرہ اوس سے ظہور مین آئے اور یہ مذمت اوسکی واسطے ظاہر کرنے حقیقت حال اوسکی کے تھی تا لوگ اوسکو پہچانین
اور فریب نکھاوین اور فتنے مین نہ پڑین پس غیبت نتھی اور نووی نے کہا کہ حضرت نے اوس سے نرم کلام کیے واسطے تالیف قلب
اوسکے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق
درمیان مدارات اور مداہنت کے یہ ہی کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطے اصلاح دنیا کے یا دین کے یا دونون کے واسطے اور یہ
مباح ہی بلکہ بعض اوقات مین اچھی ہوتی ہی اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہی واسطے کسی اصلاح کے اور یہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد رکھنے کے
اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہین اس سے اور ان دونون کے فرق سے جاہل ہین مداہنت فی الدین ہو جسمین کہتے ہین بڑا اخلاق والا ہی
جہالت کے سبب سے مدارات اور مداہنت مین فرق نہین جانتے مداہنت کے حق مین مولوی نے فرمایا ہی شعر او اشدا و علی الکفار
باش ✤ خاک بر دلداری اغیار باش ✤ اور مدارات کے حق مین حافظ کہتے ہین بیت آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ✤
با دوستان مروت با دشمنان مدارا ✤ اور حضرت نے جو فرمایا کہ کب پایا تو نے الخ یہ انکار ہی حضرت عایشہ کی اس بات پر کہ آپ نے
مخالفت کی حاضر و غائب مین پس کیون نہ برا کہا آپ نے اوسکو حاضر مین بھی جیسے کہ برا کہا آپ نے غائب مین اور واسطے بچنے فحش
اوسکے کے اس حدیث کے دو معنی لکھے ہین علما نے ایک تو یہ کہ بینے جو اوسکے مونہہ پر فحش اور سخت نکہا بسبب اسکے کہ فحش گو
نہوؤن مین اور اوس جماعت سے نہوؤن کہ لوگ اونکے ترک کرنے کو کہین بسبب فحش اونکے کے دوسرے یہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اسکے
چھوڑ دیا مینے اور اوسکے مونہہ پر اوسکو برا نکہا اور برا شخص ہی وہ کہ چھوڑ دین لوگ اوسکو بسبب پرہیز کرنے کے برائی اوسکی سے
ع ✤ م ✤ اور فرمایا کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًا اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ الخ یعنی ساری امت میری عافیت مین ہی یعنی نہین ماخوذ ہوتی
اور نہین عذاب کیجاتے سخت مگر آشکارا کرنے والے برائی کے اور بلا شبہہ بے پروائی سے ہی یہ کہ کرے آدمی رات کو یعنی مثلا عمل بد
پھر صبح کرے اس حال مین کہ تحقیق ڈھانکا تھا اوسکو اللہ تعالی نے یعنی اوسکے عمل کو لوگون سے یا پردہ پوشی کی تھی اوسکی کہ نہین عذاب کیا اوسکو

رات مین یہانتک کہ چھپا رہا دن تک پھر کہے وہ شخص کسی سے ای فلانے کیا مینے آج کی رات ایسا اور ایسا حال انکہ رات کو پردہ پوشی کی تھی اوسکے لیے اور صبح کرتے ہی کھولدیا پردہ اللہ کا اپنے سے * ف اس سے معلوم ہوا کہ غیبت اوسکی حرام ہی کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیائی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت بری نہین اور لکھا ہی علما نے کہ جائز ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع کی کہ جو لوگون کو بدعت کی طرف بلاتا ہی اور وقت دادخواہی اور اظہار ظلم کے اور جائز ہی غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کے اور راویان اخبار و احادیث کے * اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ الخ یعنی جو شخص چھوڑ دے جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق تو بنا یا جاتا ہی اوسکے لیے محل جنت کے کنارے مین اور جو شخص کہ چھوڑ دے جھگڑا اوس حالت مین کہ ہی حق بنایا جاتا ہی اوسکے لیے مکان بیچون بیچ بہشت کے اور جس شخص نے کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوسکے لیے بیچ جگہہ بلند بہشت کے * ف ہو وہ ناحق یہ قید اسلیے لگائی کہ جھوٹ بعضے مواضع مین جائز ہی جیسے کہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانے مین اور محافظت مال مسلمان کی مین کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دو بیویان رکھتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سے کہے کہ تجھے زیادہ چاہتا ہون اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکے تھا لیکن رفع نزاع کی اوسنے ازراہ تواضع اور کسر نفسی کے اور یہ بیچ غیر امر دینی کے ہی کہ سکوت کرنے سے اوسمین خلل دین مین نہ پڑے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ نکیا مینے ہرگز مگر کہ دوست رکھا مینے کہ حق میرے دشمن کے ہاتھ پر ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ حد مرا یعنی جھگڑنے کی اعتراض کرنا ہی غیر کے کلام پر ساتھ ظاہر کرنے خلل کے اوسمین باعتبار لفظون کے یا معنون کے یا بیچ قصد متکلم کے اور ترک مرا یہ ہی کہ ترک کرے اعتراض و انکار کو پس جو کلام کہ سنے تو اگر حق ہی تو تصدیق کر اوسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتھ امور دین کے تو سکوت کر اوس سے اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچھے اوصاف و کمالات کو اور اکثر اطلاق اوسکا یہان کے عرف مین کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی * اور فرمایا اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ یعنی کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کریگی آدمی کو بہشت مین یعنی سبب جو داخل کرنے لوگون کے بہشت مین ساتھ فائزین کے ہین اونمین سے کونسی چیز کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق ہی کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ دوزخ مین وہ دو چیزین کاواک یعنی خالی ہین موتہہ اور شرمگاہ * ف ادنی تقوے کا یہ ہی کہ بچے شرک سے اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ بچے نظر و ماسوی اللہ سے اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کے کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکی کا ہی اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ احسان کرے اوسپر کہ جو برائی اوسکو پہونچاوے کذا ذکرہ الملا علی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ خوش خلقی بھی داخل تقوی مین ہی لیس ذکر کرنا اوسکا بعد تقوی کے تخصیص بعد تعمیم کے ہی مگر یہ کہ مراد تقوی سے اعمال ظاہر رکھین اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تقوی اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کے ساتھ خالق کے کہ بچے تمام نواہی سے اور بجا لاوے تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کے ساتھ خلق کے اور موتہہ کہ زبان بھی داخل اوسمین ہی لیس پڑنا بیچ کھانے اور پینے حرام کے اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور لاطائل کا ساتھ موتہہ اور زبان کے ہی اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کے کہ اکثر آدمی بسبب اوسکے مخالفت خالق کی کرتا ہی اور مغلوب العقل ہو جاتا ہی * روایت کی شرح السنہ مین اور روایت کی مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اوسکی کے کہ فرمایا اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ الخ یعنی بلاشبہ آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات بھلائی کی نہین جانتا اور

۵ رواہ الترمذی و ابن ماجہ

۶ اور ابو داود ... احمد

اور کہا عقبہ بن عامر نے کہ ملا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مینے کہ کیا ہی سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین فرمایا
اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ یعنی محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے
تجکو گھر تیرا اور رو تو اپنے گناہون پر ف محفوظ رکھ اپنی زبان کو اوس چیز سے کہ نہین اوسمین خیر کہا ایک شارح نے
اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ بند کر اپنی زبان کو اس حال مین کہ محافظت کرنے والا ہو اپنے پر امور اپنے کو کہ اوسنے ضرر دین
ہو اور رعایت کرنے والا ہو احوال اپنے کو اور گنجایش دے تجکو گھر تیرا یہ کہ رہے تو اوسمین اور نہ نکل مگر بضرورت اور نہ تنگ دل ہو بیٹھنے
سے اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب بچاو کا ہی شر و فتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہی هٰذَا زَمَانُ السُّكُوْتِ
وَمُلَازَمَةِ الْبُيُوْتِ وَالْقَنَاعَةِ بِالْقُوْتِ اِلٰى اَنْ تَمُوْتَ یعنی یہ زمانہ سکوت کا ہی اور بیٹھے رہنے کا گھرون مین
اور قناعت کرنے کا ساتھ قوت کے یہان تک کہ مر جاوے تو اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر مین وارد ہی گھر پر اور حقیقت مین مخاطب پر
یعنی بیٹھ گھر مین مشغول ساتھ عبادت مولی کے اور رو یعنی اگر رونا آوے والا صورت ہی رونے کی بنا نادم ہو کر اپنے گناہون پر
ع ۲ اور فرمایا اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ الخ یعنی جس وقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا تو تحقیق سارے اعضا عاجزی کرتے ہین واسطے زبان
کے اور کہتے ہین ڈر اللہ سے ہمارے حق مین اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہین پس اگر سیدھی ہی تو تو سیدھے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھے
ہوینگے ہم ف اگر کوئی کہے کہ اصل اور مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا
فاسد ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ یعنی بلاشبہ بدن مین ایک بوٹی ہی کہ جب وہ سنورتی ہی تو سنورتا ہی سارا بدن اور
جب وہ بگڑتی ہی تو بگڑتا ہی سارا بدن آگاہ ہو وہ دل ہی جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اوسکا ہی پس حکم اوسکا حکم
دل کا ہی گویا جو کچھ کہ دل سوچتا ہی زبان اوسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوسپر عمل کرتے ہین ت ۲ اور فرمایا مِنْ حُسْنِ
اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ یعنی خوبی اسلام آدمی کے سے ہی چھوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اوسکو
ف یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اوسکا ہی اوس چیز کو کہ اہتمام ساتھ اوسکے نرکھے اور شان اوسکی ایسی نہو کہ
اہتمام کرے اوسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنے اوسکے یعنی امر ضروری نہو امر لایعنی کہ کہتے ہین اوسکے یہی معنی ہین اور
امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکھتا ہی وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اوسکی کے معاش مین اور سلامتی و نجات اوسکی کی
معاد مین متعلق معاش کے طعام ہی کہ سیری بخشے اور پانی کہ دفع کرے پیاس کو اور کپڑا کہ ستر ڈھانکے اور بیوی کہ سبب عفت ستر
اوسکے کی ہو اور مانند اونکے سے وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوے لوٹنے اور بہرہ مند ہونے و دولتمند ہو اونسے اور
نہ فضول اقوال و افعال و تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کے ایمان و اسلام و احسان ہین جیسے کہ حدیث جبرئیل مین بیچ
کتاب الایمان کے مذکور ہوا حاصل یہ کہ جو چیزین ضرور ہین اسکی معاش و معاد مین اور سبب رضامندی مولی کی ہین وہ تو لایعنی نہین
اور سوا اسکے لایعنی ہین عام ہی کہ وہ چیزین کرنے کی ہون یا کہنے کی اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ حد مالایعنی کی یہ ہی کہ کلام
کرے تو ساتھ اوس چیز کے کہ اگر سکوت کرتا اوس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا تجکو حال و مآل مین اور مثال اسکی یہ ہی کہ بیٹھے تو
ساتھ ایک قوم کے پس بیان کرے تو اونسے احوال شہرون کے اور اون چیزون کے کہ سفرون مین دیکھے مانند پہاڑون اور نہرون
وغیرہ کے اور وقائع کہ وہان واقع ہوئے اور اچھے کھانے اور کپڑے وغیر ذلک پس یہ ایسے امور ہین کہ اگر سکوت کرتا اونسے
تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ت ۳ اور آیا ہی کہ وفات پائی ایک شخص نے صحابیون مین سے پس کہا ایک اور شخص نے کہ خوشخبری ہو تجکو

ساتھ داخل ہونے کے بہشت مین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَوْ لَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْہِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُہٗ یعنی کیا کہتا ہی تو یہ بات اور نہین جانتا تو حقیقت
حال پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو اوس چیز مین کہ ضرور نہو اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کے کہ ناقص نکرے اوسکو + ف
یعنی جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا یا مراد یہ ہی کہ سلام علیک نکی ہو آپسمین یا فائدہ کلام سے کسیکو نہ پہنچایا
ہو کہ اسسے بھی کچھ نقصان نہین ہوتا بلکہ مفت ثواب سے محروم رہتا ہی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ کیونکر جزم کیا تونے ساتھ داخل ہونے
اسکے بہشت مین شاید کہ کلام لایعنی کیا ہو اسنے اور بخل کیا ہو اور اوسکے سوال و حساب مین گرفتار ہوا ہو اور داخل ہونے
بہشت کے سے منع کیا گیا ہو عیاذاً باللہ منہ غور کرنا چاہیے اسکے مضمون مین اور بیدار ہو خواب غفلت سے اور اپنی اوقات
کو مصروف بیاد حق رکھے اور بچے امور ممنوعہ اور لایعنی سے جیسے ہمارے وقت کے اکثر صاحب گرفتار آفات نفسانی مین ہو رہے ہین
اور نام شریعت کا لیکر وبال آخرت مین گرفتار ہوتے ہین + شعر + کارکن کار بگذر از گفتار + کہ درین راہ کار دارد کار + اور ہم سیکو
کیا کہین خود گرفتار آفات نفسانی مین ہو رہے ہین ایسا ہی حال ہی ہمارا جیسے کہ اپنے گلے مین سانپ اور اورون کی گھیان جھلین
حَسْبُنَا اللّٰہُ وَھَدَانَا اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ + ع + مولانا + مؤلف + اور کہا سفیان بن عبد اللہ
رواہ الترمذی ۱۲
ثقفی نے کہا مینے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت خوفناک ہی اون چیزون مین سے کہ ڈرتے ہین آپ مجہپر کہا سفیان نے فَاَخَذَ
بِلِسَانِ نَفْسِہٖ وَقَالَ ھٰذَا یعنی پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا یہ یعنی اسکی شر سے بہت ڈرتا ہون تمہارے
حق مین کہ اکثر باتین گناہ کی اس سے سرزد ہوتی ہین + اور فرمایا اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلًا مِّنْ
نَتْنِ مَا جَآءَ بِہٖ یعنی جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتے ہین اوس سے فرشتے یعنی محافظت کرنے والے کوس بھر بسبب بو بد
اوس چیز کے سے کہ لایا بندہ اوسکو یعنی جھوٹ بولا + اور فرمایا بہت بری بات ہی از روے خیانت کے یہ کہ بات کہے تو اپنے بھائی مسلمان سے
رواہ ابو داود ۱۲
کہ وہ تجکو ساتھ اوس بات کے سچا جاننے والا ہی اور تو اوس بات مین جھوٹ بولنے والا ہی یعنی جھوٹ بولنا تو ہر حال برا ہی اور اس
حال مین تر ہی + اور فرمایا مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ یعنی جو شخص کہ ہو
دورویہ دنیا مین ہوگی اوسکی دن قیامت کے دو زبانین آگ کی + ف + دورویہ اوسکو کہتے ہین کہ وہ کسیکے سامنے ہو تو ایسی
باتین کرے کہ وہ جانے کہ یہ میرا دوست ہی اور اوسکے پیچھے ایسی باتین کرے کہ باعث اوسکی ایذا کی ہون اور بعضون نے کہا کہ دورو
وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہی اور یہ ہر ایک کے پاس جاکر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کے
پاس جاکر دوسرے کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہ میرا ہی دوست غمخوار اور مددگار ہی + ع + اور فرمایا
لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ یعنی نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنے والا
اور لعن کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا + اور فرمایا لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ وَلَا بِغَضَبِ
اللّٰہِ وَلَا بِجَھَنَّمَ یعنی نہ بد دعا کرو آپسمین ساتھ لعنت خدا کے یعنی آپسمین ایک دوسرے کو نکہے کہ تجہپر لعنت خدا کی اور نہ بد دعا
کرو آپسمین ساتھ غضب خدا کے اور نہ ساتھ داخل ہونے کے دوزخ مین یعنی نکہو کہ غضب خدا کا تجہپر اور دوزخ مین جاوے تو + اور فرمایا
اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَیْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَۃُ الخ یعنی بلاشبہ بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو
تو چڑھتی ہی لعنت آسمان کی طرف پس بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کے پس
بند کیے جاتے ہین دروازے اوسکے نزدیک ظہور لعنت کے پھر مائل ہوتی ہی داہنی اور بائین یعنی پس ادہر سے بھی رد کیجاتی ہی پس جسوقت

نہین پاتی راہ پھرتی ہی طرف اوسکے کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکے تو پہونچتی ہی اوسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اوسکے تو پھر جاتی ہی لعنت طرف کہنے والے اپنے کے ٭ ف یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ آسمان پر ہوتی ہی اور جب نہین ہوتی جگہ کہ باہر نکل جاوئن جب جگہ نکلنے کو نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہین ہوتا تو پھر پاتی ہی لعنت کرنے والے پر جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکرے اوسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے متحقق نہین ہوتا ٭ اور آیا ہی کہ ایک شخص کی چادر اوڑائی ہوا نے پس لعنت کی اوسنے ہوا کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ یعنی نہ لعنت کر تو ہوا کو اسلیے کہ وہ حکم کی گئی ہی اور تحقیق جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہین ہی لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی لعنت اوسپر ٭ ف حکم کی گئی ہی ساتھ چلنے کے اور بھیجا ہی اوسکو واسطے حکمون کے تنگ آنا اوس سے اور مکروہ جاننا اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کے ہی اور اسی طرح ہی ادب بیچ اوترنے حوادث زمانہ کے اور وارد ہونے احکام ارادیہ کے چاہیے کہ باطن و ظاہر مین ساتھ دل اور زبان کے راضی ہو اور اگر دل مین بحکم ضعف بشری کے تغیر راہ پاوے تو چاہیے کہ زبان کو نگاہ رکھے ٭ اور فرمایا لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ یعنی نہ پہونچاوے مجھکو کوئی میرے صحابیون مین کسیکی طرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات اور افعال بد اور خصلتون سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یون کہا اور فلانا ایسا ہی اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون مین یعنی گھر سے طرف تمھارے اس حال مین کہ صاف سینہ ہوؤن اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراض و کینہ ور نہوؤن ٭ ف اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسیکو نچاہیے کہ نزدیک امیرون اور بزرگون کے بلکہ نزدیک کسیکے کسیکی طرف سے برائی کہے تا باعث عداوت و کینہ کی ہو ٭ ح معنی اسکے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلین دنیا سے اس حالمین کہ دل اونکا راضی ہو اپنے صحابہ سے ٭ ع اور کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عرض کیا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا یعنی کفایت ہی تمکو صفیہ سے یعنی اونکے عیبون سے ایسا اور ایسا مراد رکھتین تھین عایشہ رضی اللہ عنہا اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ رضی اللہ عنہا کوتاہ قد تھین عایشہ رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ اونکا عیب حضرت کے سامنے ذکر کرین پس حضرت کو یہ غیبت کرنی اونکی ناخوش آئی پس فرمایا لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ یعنی البتہ تحقیق کہا تونے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اوسکے دریا تو البتہ غالب آوے یہ کلمہ دریا پر اور تغیر کر دے اوسکو ٭ ف یعنی جب دریا کو باوجود اس بڑائی کے تغیر کر دے اور غالب آوے اوسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اسقدر عیب کسی کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بھی غیبت ہی اور لفظ کذا و کذا کنایہ ہی ذکر کرنے بعضے عیوب صفیہ کے سے اور کہا ایک شارح نے کہ قول عایشہ کا کذا اشارہ ہی طرف بالشت اپنے کے کہتا ہون مین ظاہر انکرار کذا سے ارادہ تعدد صفت اوسکی کا ہی پس شاید کہ اونھون نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھنگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنے کے کہ وہ نہایت ٹھنگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کے درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم ٭ ح ٭ اور فرمایا مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ یعنی نہین ہوا فحش کسی چیز مین یعنی کسی امر مین امور مین سے مگر کہ عیبناک کر دیا اوسکو اور نہین ہوئی حیا و نرمی کسی چیز مین مگر کہ زینت دے دیتی ہی اوسکو ٭ ف اسمین مبالغہ ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہو تو اوسکو بھی عیبناک کر دے یا زینت دے دے ٭ طیبی ٭ اور فرمایا مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ یعنی مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ یعنی جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش و ملامت کرے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کے کہ

صادر ہوا ہی اوس سے پہلے نہین مرتا وہ عار دلانے والا یہان تک کہ کرتا ہی وہ اوسکو مراد رکھتے تھے حضرت عار دلانا اوس گناہ سے
کہ توبہ کر چکا ہی اوس سے ✣ ف ✣ توبہ کر چکا ہی یعنی اگر توبہ نہین کی ہی اور اوس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش کر سکتے ہین اور یہ
لیکن بقصد تکبر و تحقیر کے نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکھنے کے اوس سے ہو ✣ ع ✣ اور فرمایا لَا تُظْهِرِ
الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ یعنی نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان بھائی اپنے کے یعنی اگر کوئی مسلمان
پڑا ہی بلاے دینی یا دنیوی مین تو خوش نہو بسبب دشمنی کے کہ رکھتا ہی اوس سے پس اگر خوش ہوویگا تو رحم کریگا خدا تعالی اوسپر
اور مبتلا کریگا تجکو ساتھ اوسکے ✣ ع ✣ اور فرمایا مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا یعنی نہین دوست رکھتا مین
(رواہ الترمذی ۱۲) یہ کہ نقل نکالون مین کسیکی حال آنکہ ہو میرے لیے ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ دیا جاؤن مین کتنا ہی مال دنیا کا بسبب اوس نقل نکالنے کے ✣
ف ✣ حرام ہی نقل نکالنی کسیکی خواہ قولی ہو یا فعلی یعنی مثلا کسیکی سی آواز بنا کر بولے یا لنگڑا کر چلے وغیر ذلک اور داخل ہی
غیبت محرمہ مین ✣ ع ✣ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹھایا اوسنے اپنے اونٹ کو پھر باندھ دیا پانون اوسکا رسی سے پھر داخل
(رواہ ابو داؤد ۱۲) ہوا مسجد مین اور نماز پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پس جب کہ سلام پھیرا اوس اعرابی نے تو آیا اپنے اونٹ کے
پاس اور کھولا اوسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا یعنی
یا اللہ رحم کر مجپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت مین کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے أَتَقُولُونَ هُوَ
أَضَلُّ أَمْ بَعِيرُهُ أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى مَا قَالَ یعنی آیا جانتے ہو تم اور کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل زیادہ ہی یا اونٹ
اسکا کیا نہین سنا تمنے جو کچھ کہ کہا اسنے کہا صحابہ نے کہ ہان سنا ہمنے ✣ ف ✣ یعنی اوسنے جو حق کی رحمت واسعہ کو تنگ کیا
اوسپر حضرت خفا ہوئے پس دعا مین تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہمارے ہی لیے ہو اور کے لیے نہو بلکہ تمام مومن مردون اور عورتون
کو داخل کرنا چاہیے ✣ ح ✣ اور فرمایا إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ یعنی جسوقت
کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلا کہا اوسکو ای سردار وغیر ذلک غصے ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنے والے پر اور
ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اوسکی کے عرش ✣ ف ✣ ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی واقع ہونے امر عظیم سے
اسلیے کہ فاسق کی تعریف کرنے مین راضی ہونا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک
کہ ہو موجب کفر اسلیے کہ قریب ہی یہ کہ پہونچے طرف حلال جاننے حرام کے پس تعریف کرنی اکثر علماے بے عمل اور شاعرون اور
قاریون ریاکار کی داخل ہی اسی مین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلاے
عظیم سے جبھی ہو سکتا ہی کہ پرہیز کرے انکی صحبت سے ✣ ح ✣ ع ✣ اور فرمایا يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا
إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ یعنی پیدا کیا جاتا ہی مسلمان ہر طرح کی خصلت پر سواے خیانت و جھوٹ کے ✣ ف ✣ یعنی مومن
کامل مین یہ خصلتین نہین ہوتین بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق و امانت پر کہ مقتضا تصدیق و ایمان کے ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد
منع کرنا ان دو صفتون سے ہی یعنی نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہون ساتھ ان صفتون کے ✣ ح ✣ کہا عمران نے کہ آیا مین ابوذر کے پاس پس
پایا مینے اونکو مسجد مین گوٹ مارے ہوئے ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا مینے ای ابوذر کیا ہی یہ تنہائی یعنی کیون نہین
صحابہ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے الْوَحْدَةُ
خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ الخ یعنی تنہا بیٹھنا بہتر ہی بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کے بہتر ہی تنہا
بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر کا بہتر ہی چپ رہنے سے اور چپ رہنا بہتر ہی سکھلانے برائی کے سے یعنی اور معین ہے گوشہ نشینی

ع رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۱۲

ع رواہ احمد وابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان ۱۲

و تنہائی ہی + ف تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اس وقت مین یاران خاص سے کہ اعتماد اونکی نیکی و صلاح پر ہو حاضر نہین تنہا
بیٹھا ہون مین اور جب ہوتے ہین تو بیٹھتا ہی ہون + ح + اور فرمایا مقام الرجل بالصمت افضل من عبادۃ
ستین سنۃ یعنی مرتبہ آدمی کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے + ف لفظ مقام ساتھ زبر
میم کے اور پیش میم سے بھی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کے یعنی مداومت سکوت کی شرع سے افضل ہی
اوس عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت کلام کے اور نہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نے مقام کے معنی کئے ہین
مرتبہ اوسکا نزدیک اللہ کے الخ اور افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سی آفتین ہین اونسے سلامت رہتا ہی
بسبب چپ رہنے کے جیسے کہ وارد ہوا ہی من صمت نجا یعنی جو چپ رہا نجات پائی یہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہی اور
شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے یون لکھا ہی کہ کبھی مرتبہ خدائے تعالی کے نزدیک بسبب خاموشی کے افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت
سے اسلیے کہ جس سکوت مین جولانی کرے فکر بیچ معارف و حقائق الٰہیہ اور کونیہ کے یا مستغرق ہو لطیفۂ قلبیہ ذکر خفی کے دریا مین اور
منور ہو ساتھ نور ذات و صفات الٰہی کے اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی اوس طاعت و عبادات جوارح یعنی اعضا سے
کہ بیچ تفرقہ اور بیحضوری کے کرے اور دل ساتھ یاد خدا کے جمع نہو اگرچہ سالہا ہو + اور کہا ابوذر نے کہا مینے ای رسول خدا کے
نصیحت کرو مجکو فرمایا اوصیک بتقوی اللہ الخ یعنی نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت
زینت دینے والا ہی تیرے سب کامون کے لیے یعنی امور دینی اور دنیوی کے کہا مینے زیادہ کرو مجکو یعنی اور نصیحت فرمائیے فرمایا
علیک بتلاوۃ القرآن و ذکر اللہ الخ یعنی لازم ہی تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا
کہ وہ تلاوت قرآن ہی اور ذکر اللہ سبب ہی کہ کرنے کا ہی تجکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرینگے تجکو ساتھ خیر و رحمت کے بلکہ اللہ تعالی بھی
چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فاذکرونی اذکرکم (پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا مین تمکو) اور سبب نور کا ہی تیرے لیے زمین مین یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب
ظہور نور معرفت اور یقین و ہدایت کا ہی کہا مینے زیادہ کرو مجکو نصیحت فرمایا علیک بطول الصمت فانہ مطردۃ
للشیطان و عون لک علی امر دینک یعنی لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک یعنی ہمیشہ مقرون ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتون
الٰہی کے اسلیے کہ خاموشی سبب ہانکنے کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سے در آتا ہی اور چاہ بلا مین ڈالتا ہی اور مدد کرنے والی ہی تیرے لیے
اوپر کار دین کے کہ سلامت رکھتی ہی آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف و نور دل کی ہی سبب ذکر خفی کے کہا مینے زیادہ فرمائیے
مجکو فرمایا ایاک و کثرۃ الضحک الخ یعنی بچ ہمیشہ بہت ہنسنے سے اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب وارد ہونے
ظلمت غفلت اور قساوت کے اور بجھنے نور علم و معرفت کے کہ حیات دل اوسمین ہی اور کھو دیتا ہی مونہہ کے نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونے
علامت عبادت سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود یعنی علامت اونکی اونکے مونہون
مین ہی اثر سجود سے اور یہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو مونہہ بے نور ہو جاتا ہی اسلیے کہ نورانیت اور تازگی بدن کی ساتھ حیات
حسی اور معنوی کے ہی کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا قل الحق و ان کان مرا یعنی کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو
خلق کو یا تیرے نفس کو کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا لا تخف فی اللہ لومۃ لائم یعنی نہ ڈر دین خدا کے ظاہر کرنے مین
اور اوسکی تائید و تقویت مین ملامت کرنے والے کی ملامت سے کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا لیحجزک عن الناس ما تعلم
من نفسک یعنی چاہیے کہ باز رکھے تجکو لوگون کے عیبون سے وہ جو کہ جانتا ہی تو نفس اپنے سے + ف ذکر خدا کا تمام افعال خیر
کہ بہ نیت تقرب الی اللہ کے کرین تو داخل ذکر مین ہین اگر اس معنی پر حمل کرین تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کے واسطے تعمیم بعد از تخصیص کے ہوگا

اور حدیث مین آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہ مراد لیوین گے تو تبتیل ذکر کرنے کا جزو ہی بعد کل کے سبب زیادتی
فضل و شرف کے اور ثمرہ اسمین قطع تعلق کا ہی خلق سے بالکل اور ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنے کے طرف مذمت لوگون کے اور تعریف و تحسین کے
فرمایا اللہ تعالی نے وتبتل الیہ تبتیلا یعنی لوگون سے انقطاع کر کر رجوع کر اللہ کی طرف رجوع کرنا اور نفس اپنے سے
یعنی عیوب نفس اپنے سے مراد یہ ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر لیکن عیب جوئی اور غیبت اونکی نکر اور دل مین اپنے تئین
سب سے خوار و ناقص جان شعر غافلند این خلق از خود بیخبر ۔ لاجرم گویند عیب یکدگر ۔ روایت کیا ہی دیلمی نے انس سے طوبی
لمن شغلہ عیبہ عن عیوب الناس یعنی خوش حالی ہی اوسکے لیے کہ باز رکھے اوسکو عیب اوسکا لوگون کی عیبگیری
سے ۔ اور فرمایا یا اباذر الا ادلک علی خصلتین ہما اخف علی الظہر واثقل فی المیزان
یعنی اے ابوذر کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی پشت مکلف پر اور بدن اوسکے پر یا پشت زبان پر اور
بہت بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نے کہ کہا مینے ہان بتلائیے فرمایا طول الصمت وحسن الخلق والذی
نفسی بیدہ ما عمل الخلائق بمثلہما یعنی بہت چپ رہنا یعنی ساتھ تفکر کے اور خوش خلقی قسم ہی اوس ذات
پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتون کے یعنی کوئی کام بہتر ان دو کامون سے نہین ہی
سبکی و آسانی ان دونون صفتون کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنے مین مشقت و محنت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب
دینے مین مشقت ظاہر و باطن کی ہی اور سبکی خوش خلقی مین بھی اسی قیاس پر ہی کہ اسمین نرمی اور آسانی اور سکون ہی بخلاف سخت خوئی
اور جدال و نزاع کے کہ سراسر محنت و مشقت ہی اسمین ۔ اور آیا ہی کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر پر اس حال مین کہ وہ لعنت کرتے تھے
کسی غلام اپنے کو پس التفات کی حضرت نے طرف انکے اور فرمایا لعانین وصدیقین کلا ورب الکعبۃ یعنی کیا دیکھا ہی
تونے لعنت کرنے والون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان دو صفتون کے ہون مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتین
ہرگز نہین جمع ہوتین یہ دونون صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اوس دن بعضے غلام اپنے کو یعنی
کفارے مین اس تقصیر کے پھر آئے ابوبکر یعنی عذر کرنے کے لیے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ پھر نکرونگا مین ایسا کام یعنی
کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کین بیہقی نے شعب الایمان مین یہ پانچون حدیثین کہ حدیث عمران سے اس حدیث تک ہوتین ہین ۔
اور روایت کی مالک نے کہ حضرت عمر داخل ہوئے ایکدن ابوبکر صدیق کے پاس اس حال مین کہ وہ کھینچ رہے تھے زبان اپنی یعنی گویا
نکالڈالا اوسکا چاہتے تھے مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تھا اوسپر پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے مہ غفر اللہ لک یعنی ایسا
نکرو بخشے اللہ تجھکو پس کہا واسطے انکے ابوبکر نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہی مجھکو ہلاکت کی جگہون مین ۔ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا
ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم یعنی متکفل و ضامن ہو تم میرے لیے چھہ چیزون
کے اپنے نفسون کی منفعت کے لیے ضامن ہونگا مین تمھارے لیے بہشت کا یعنی داخل ہونے کا بہشت مین ساتھ اچھے لوگون کے
سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو وعدہ جب کہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جب کہ امانت رکھے کوئی تمھارے پاس اور
نگہبانی کرو اپنی شرمگاہون کی یعنی حرامکاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہین اپنی یعنی دیکھنے اوس چیز کے سے کہ نہین جائز ہی دیکھنا
اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کے اور بند رکھو ہاتھ اپنے یعنی مارنے سے اور پکڑنے اوس چیز کے سے کہ حرام و مکروہ ہی یا یہ معنی ہین کہ باز رکھو
اپنے نفسون کو ظلم سے ۔ اور فرمایا خیار عباد اللہ الذین اذا رؤوا ذکر اللہ یعنی بہترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکھے جاوین

یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ چلتے ہین مجلسون مین ساتھ چغل خوری کے یعنی بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا
اسکو کہ جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے چاہتے ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاک اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی پاک جماعت
لوگونکو کہ پاک و منزہ ہین گناہ اور فساد و عیب سے متہم کرتے ہین اونکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتے ہین
اونکو نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ❊ ف یاد کیا جاوے اللہ یعنی تعلق اور خصوص مین اللہ تعالی کے
ساتھ ایسے مرتبے کو پونہچے ہین کہ آثار و انوار اوسکے اونکے اطوار و احوال پر ایسے ہویدا ہین کہ جب آنکھ اونکے جمال پر پڑتی ہی تو خدا تعالی
یاد آتا ہی بسبب ظاہر ہونے عبادت کی علامت کے اونکے مونہون پر اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا
کے ہی جیسا کہ کہا ہی علما نے کہ نظر کرنی عالم کے مونہہ پر عبادت ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنے کے صالح کے مونہہ پر نور ایمان
ایسا باطن مین آتا ہی کہ دل کو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ اور آیا ہی کہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ جو گھر سے نکلتے تھے اور لوگون کی نظر اونکے چہرۂ مبارک پر پڑتی تو کہتے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَا اَشْرَفَ ھٰذَا الْفَتٰی
مَا اَکْرَمَ ھٰذَا الْفَتٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَا اَعْلَمَ ھٰذَا الْفَتٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَا اَشْجَعَ ھٰذَا الْفَتٰی یعنی دیکھنا اونکا
باعث ہوتا تھا کہنے کلمۂ توحید کا ❊ ح ❊ اور فرمایا اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت کرنی سخت تر ہی زنا کرنے سے
عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کس واسطے غیبت اشد ہی زنا سے فرمایا اِنَّ الرَّجُلَ یَزْنِیْ فَیَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَۃِ لَا یُغْفَرُ لَہٗ حَتّٰی یَغْفِرَھَا لَہٗ صَاحِبُہٗ یعنی تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی
پس اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اوسکی یعنی اسلیے کہ حق اللہ تعالی کا ہی اور تحقیق غیبت والے کی نہین بخشش کی جاتی یہان تک کہ بخشے
اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنی اسلیے کہ یہ اوسکا حق ہی اور انس کی روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہی
اور غیبت کرنے والا نہین واسطے اوسکے توبہ نقل کین یہ دونون روایتین بیہقی نے شعب الایمان مین ❊ ف نہین واسطے اوسکے
توبہ یعنی غالبًا اسلیے کہ زانی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا سہل جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑے
گناہ کی چیز ہی اسلیے کہ بلا جب علام ہوتی ہی تو اوسکی برائی دل سے نکلجاتی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنے والا غیبت کو حقیر و حلال جانے
اور ورطۂ کفر مین جا پڑے یا یہ معنی ہین کہ نہین اوسکے لیے توبہ مستقل بلکہ موقوف ہی صحت اوسکی اوپر رضامندی اوسکے کہ جسکی
غیبت کی ہی جیسے کہ اوپر کی روایت مین گذرا ❊ ع ❊ ح ❊ اور فرمایا اِنَّ مِنْ کَفَّارَۃِ الْغِیْبَۃِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ
اغْتَبْتَہٗ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یعنی بلاشبہہ کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش چاہے تو اوسکے لیے کہ غیبت
کی ہی تو نے اوسکی کہے تو یا الہی بخشش ہمکو اور اوسکو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ❊ ف بخشش ہمکو یعنی اگر ہون یہ
جماعت تو یون کہین یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بخشش چاہنی اوس صورت مین ہی کہ نہ پونہچی ہو غیبت
اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جب کہ پونہچ جاوے اوسکو تو ضرور ہی بخشوانا اوس سے اس طرح کہ خبر دے اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی
ساتھ اوس چیز کے کہ کہا ہی اوسکو اور بخشواوے اوسکو اوس سے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ رکھے اسکا کہ جب ہو سکیگا بخشوادیگا
اوس سے پس جب کہ بخشوائیگا اوس سے ساقط ہو جاویگا اوس سے جو کچھ کہ اوسکا حق تھا اسپر اور اگر عاجز ہوا اس سے بسبب
اسکے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلا تو بخشش چاہے اللہ تعالی سے اور اوسکے فضل و کرم سے امید ہی کہ راضی کر دے اوسکے
دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ کلام کیا ہی لوگون نے بیچ توبہ غیبت کرنے والے کے کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانے کے اوس سے کہ
جسکی غیبت کی ہی یا نہین کہا بعضے عالمون نے کہ جائز ہی اور یہ ہمارے نزدیک دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ اگر یہ غیبت پونہچی ہو اوسکو کہ

جسکی غیبت کی ہی تو توبہ اوسکی یہ ہی کہ بخشواوے اوس سے اور اگر نہ پوچھی غیبت تو بخشش چاہے اللہ تعالی سے اور دل مین یہ رکھے
کہ پھر ایسی حرکت نہین کرنے کا ہے ع ✦ تمام ہوئین حدیثین مشکوۃ کی اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ زبان مین بیس
آفتین ہین بیان کیا ہی ہمنے اونکو بیچ کتاب آفات اللسان کے اور ذکر اونکا طویل ہی کفایت کرتا ہی تجکو عمل کرنا ایک آیت پر
فرمایا اللہ تعالی نے لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ یعنی کچھ بھی نہین اکثر اونکی مشورت اور مراد یہ ہی کہ نہ کلام کرتو
لایعنی جسمین کچھ فائدہ نہین اور اقتصار کر کلام ضروری پر کہ نجات اسمین ہی کہا انس نے کہ شہید ہوا ایک لڑکا ہم مین روز احد
کے اور اوسکے پیٹ پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا بسبب بھوک کے پس اوسکی مان نے اوسکے مونھہ سے مٹی پونچھی اور کہا ھنیئا
لَكَ الْجَنَّةُ يَا بُنَيَّ یعنی گوارا اور مبارک ہو تجکو بہشت اے بیٹے میرے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا جانے تو
یعنی جنتی ہونا اوسکا شاید کہ کلام کیا ہو اوسنے لایعنی یعنی بیفائدہ اور باز رہا ہو اوس کلام سے کہ نہ ضرر کرے اوسکو یعنی
نیک کلام کہ جو مفید ہو مثل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہما کے اور حد لایعنی کی یہ ہی کہ وہ اگر ترک کیا جاوے تو نہ فوت ہو
بسبب اوسکے ثواب اور نہ حاصل ہو بسبب اوسکے ضرر اور جسنے اقتصار کیا کلام پر تو اوسپر قلیل ہوگا کلام کرنا اوسکا پس چاہیے کہ
محاسبہ کرے بندہ نفس اپنے سے نزدیک ذکر کرنے بات لایعنی کے کہ اگر ذکر اللہ کرتا بدلے اسکے تو ہوتا وہ خزانہ سعادت کے خزانون
مین سے پس کیونکر جرأت کرے عقل خزانے کے ترک کرنے کو اور ڈھیلون کے لینے کو اور یہ جب ہی کہ نہو اوسمین گناہ اور اگر گناہ ہو
اوسمین تو وہ مانند ترک کرنے خزانے کے اور لینے آگ کے شعلے کے ہی اور جملہ کلام لایعنی سے ہی بیان کرنا احوال لوگون اور سفرون
اور احوال شہرون کے کھانون کا اور عادات اونکی کا اور احوال صنعتون اور تجارتون کا اور یہی سب دیکھتا ہی تو پھیلا ہوا لوگون مین
اور اون بیس آفتون مین سے جو اکثر زبانون پر جاری ہین پانچ ہین جھوٹ اور غیبت اور جھگڑنا اور مدح اور مزاح پس اون آفتون
کا بیان تو برمحل اونکے ہوگا اور ضمن حدیثون مین اوپر کچھہ گذر بھی چکا اب مناسب اس مقام کے بیان کرنا غیبت کا ضرور ہی
کہ غیبت ایسی آفت ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
الْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا اور وحی کی اللہ سبحانہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو کہ جو کوئی مرا توبہ کرکر غیبت سے پس وہ آخر اون لوگون کا
ہوگا کہ داخل ہونگے بہشت مین اور جو شخص مرا مصر غیبت پر پس وہ اول اون لوگون کا ہوگا کہ داخل ہونگے دوزخ مین اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذرا مین شب معراج کو ایک قوم پر کہ کھروچتے تھے مونہہ اپنے اپنے ناخنون سے پس کہا گیا مجکو کہ یہ وہ لوگ
ہین کہ غیبت کرتے ہین لوگون کی اور جاننا چاہیے کہ غیبت اوسکو کہتے ہین کہ جو بیان فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
أَن تَذْكُرَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُهُ لَوْ بَلَغَهُ وَإِن كُنتَ صَادِقًا یعنی یہ کہ ذکر کرے تو اپنے بھائی مسلمان کو ساتھہ
اوس چیز کے کہ ناگوار ہو اوسکو اگر پہنچے اوسکو اگرچہ ہو تو سچا برابر ہی کہ ذکر کرے تو نقصان اوسکے نفس مین یا عقل مین یا فعل مین یا قول
مین یا نسب مین یا گھر مین یا سواری مین یا اور کسی چیز کا کہ جو متعلق ہو ساتھہ اوسکے حتی کہ کہنا تیرا کہ وہ واسع الکم ہی یا طویل الذیل ہی
اور ذکر کیا گیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہ کیا سست ہی پس فرمایا حضرت نے کہ غیبت کی تمنے اوسکی اور حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے اشارہ کیا اپنے ہاتھہ سے طرف ایک عورت کے کہ وہ ٹھنگنی ہی پس فرمایا حضرت نے کہ غیبت کی تونے اوسکی پس
اس سے جانا گیا کہ غیبت زبان ہی پر موقوف نہین ہی بلکہ کچھہ فرق نہین ہی اسمین کہ زبان سے ہو یا حاصل ہو سمجھانا ساتھہ ہاتھہ کے یا نظر کے
یا اشارے کے یا حرکت و نقل نکالنے اور تعریض کے جس سے عیب سمجھا جاوے مانند کہنے تیرے کے اَنَّ مِمَّن لَّمْ يُبَيِّنَا اور بعض
الصالحين فَأَصْلَحْنَا كَذَا یعنی جو ہمپر گذرا یا بعضے دوست ہمارے ایسے ہین اور جاننا چاہیے کہ بدترین غیبتون کی وہ غیبت ہی کہ قاری کرتے ہین

کر کہتے ہین شکر اوس خدا کا کہ نہ مبتلا کیا ہمکو ساتھ داخل ہونے کے سلطان کے پاس طلب دنیا کے لیے وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ
قِلَّۃِ الْحَیَاءِ پس غرض اون کہنے سے سمجھاتے ہین مقصود یعنی اوروں کا عیب بیان کرنا مقصود ہی اور اپنی برات اور کہتے ہین ذکر کیا احوال
فلانے کا اگر نہ مبتلا ہوتا وہ اوس چیز مین کہ مبتلا ہین ساتھ اوسکے ہم مثل ہمارے اور وہ کم صبری کا ہی دنیا سے فَنَسْئَلُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَنَا
اور غرض اونکی اس کہنے سے غیبت ہی پس جمع کرتے ہین غیبت اور ریا کو اور ظاہر کرنے مشابہت کو ساتھ اہل صلاح کے بیچ بچنے کے
غیبت سے اور یہ خباثت ہین کہ فریفتہ ہوتے ہین ساتھ انکے اور گمان کرتے ہین کہ ہمنے غیبت چھوڑ دی ہی اور ایسے ہی کبھی غیبت کرتا ہی
ایک آدمی اور غافل ہوتے ہین اوس سے حاضرین پس کہتا ہی سبحان اللہ کیا عجب بات ہی یہان تک کہ ہوشیار ہوتے ہین لوگ سننے کے لیے
پس کرنے لگتا ہی ذکر اللہ کا اپنے خبث کے ثابت کرنے کو اور کہتا ہی میرا دل لگا ہوا ہی فلانے مین قبول کرے اللہ توبہ ہماری اور اوسکی
اور نہین ہی غرض اوسکی دعا بلکہ تعریف یعنی جتانا اوسکے عیب کا ہی اور اگر قصد کرتا وہ دعا کا تو چھپاتا اوسکو اور اگر اٹھتا جی اوسکا اوسکے
لیے تو چھپاتا اوسکے عیب و گناہ کو اور ایسے ہی کبھی ظاہر کرتا ہی تعجب کو غیبت کرنے والے کے کلام سے یہان تک کہ بہت خوش ہوتا ہی
وہ غیبت سے اور سننے والا غیبت کا ایک غیبت کرنے والون مین سے ہی ایسا ہی فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کیونکر نہو
جسوقت کہ حرکت کرے اوسکی خوشی تعجب سے اور ایسے ہی کبھی کہتا ہی کسیکو کہ چھوڑ لوگون کی غیبت اور وہ اپنے دل مین نہین مکروہ جانتا
غیبت کو سوا اسکے نہین کہ غرض اوسکی یہ ہی کہ تعریف کیا جاوے ساتھ پرہیزگاری کے اور یہ کہنا نہین نکالتا اوسکو غیبت کے گناہ سے
جب تلک کہ نہ مکروہ جانے اوسکو اپنے دل سے اور ڈالتا ہی اوسکو ریا کے گناہ مین بلکہ نکالتا ہی گناہ سے یون کہ مکروہ جانے دل مین اور جھٹلاوے
غیبت کرنے والے کو اور تصدیق کرے اوسکی اپنے دل سے اسلیے کہ وہ فاسق ہی لائق جھٹلانے کے اور مسلمان جو ذکر کیا گیا ہی ساتھ
غیبت کے مستحق ہی کہ نیک گمانی ہو ساتھ اوسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مِنَ الْمُسْلِمِ دَمَہٗ وَ
مَالَہٗ وَاَنْ یُّظَنَّ بِہٖ ظَنَّ السُّوْءِ یعنی بلاشبہ اللہ پاک نے حرام کیا مسلمان کے خون و مال کو اور یہ کہ کیجاوے ساتھ اوسکے بدگمانی
پس غیبت دل سے بھی حرام ہی جیسے کہ زبان سے حرام ہی مگر یہ کہ مضطر ہو طرف معرفت اوسکی کے اس طرح پر کہ نہو تجاہل اور سوا اسکے نہین
کہ اجازت ہی غیبت کی چھ جگہ ایک تو مظلوم کہ ذکر کرے ظالم کا ظلم بادشاہ کے سامنے اسلیے کہ دفع کرے اوسکے ظلم کو ولیکن سامنے غیر
بادشاہ کے یا اوسکی کہ جو نہین مدد کر سکتا دفع پر غیبت ہی ذکر کیا گیا حجاج آگے بعضے سلف کے پس کہا بیشک اللہ بدلا لیگا حجاج کے لیے اوس سے
کہ جسنے غیبت کی اوسکی جیسے کہ بدلا لیگا حجاج سے اوسکا کہ جسپر ظلم کیا ہی دوسری وہ شخص کہ مدد چاہتے ہین اوس سے بگاڑنے خلاف شرع کے
درست ہی کہ ذکر کرین اوسکا تیسری فتوی پوچھنے والا جب محتاج ہو طرف ذکر کرنے سوال کے جیسا کہ کہا ہندہ نے کہ ابو سفیان ایک
مرد بخیل ہی نہین دیتا مجکو جو کفایت کرے مجکو اور یہ سب شکایت ہی لیکن یہ جب درست ہی کہ اسمین کچھ فائدہ ہو چوتھی ڈرانا مسلمان کا
کسیکی بدی سے جب کہ جانتا ہو کہ اگر نہ ذکر کرونگا تو البتہ قبول کیجاویگی گواہی اوسکی جیسے ذکر کرتا ہی مزکی یعنی گواہون کا حال بیان
کرنے والا یا کوئی معاملہ کرتا ہو کسی سے یا نکاح کرتا ہو کسی سے اور یہ جانتا ہی کہ اوسکو ضرر پہونچیگا تو ذکر کردے اوسکو فقط اوسکے
لیے کہ اندیشہ ہو ضرر پہونچنے کا اوسکو پانچوین یون کہ مشہور ہو اوس نام سے کہ جسمین کچھ عیب ہو جیسے چندھا اور لنگڑا اور بہیرا
اور نام کی طرف یعنی جو اچھا ہو بہتر ہی چھٹی یہ کہ ہو کھلم کھلا عیب کرنے والا نہ برا مانے اوسکے ذکر سے جیسے مخنث اور شرابی کہا
حسن رح نے تین ہین کہ نہین غیبت اونکے لیے ہوا و ہوس والا اور فاسق فسق کرتا ظاہر مین اور امام ظالم اور یہ سب کھلم کھلا
کرتے ہین نہین برا مانتے ذکر سے اور صحیح یہ ہی کہ ذکر فاسق کا اوس گناہ کہ جسکو چھپاتا ہی اور برا مانتا ہی اوسکے ذکر سے
نہین درست بغیر عذر کے ❊ **فصل** ❊ علاج نفس کے باز رکھنے کا غیبت سے یہ ہی کہ دھیان کرے اوس وعید کو جو اوسکے

حق مین وارد ہوا ہی اور اس قول مین آنحضرت کے اِنَّ الغِیبَۃَ اَسرَعُ فِی حَسَنَاتِ العَبدِ مِنَ النَّارِ فِی الیَبَسِ
یعنی بلا شبہہ غیبت بہت جلد تاثیر کرتی ہی بندے کی نیکیون کے نابود کرنے مین آگ سے خشک چیز کے جلانے مین اور آیا ہی کہ تحقیق
نیکیان غیبت کرنے والے کی نقل کیجاتی ہین طرف دیوان مظلوم کے کہ جو ظلم رسیدہ ہی ساتھ غیبت کے پس دیکھئے نیکیون کی کمی مین
اور غیبت کی بہتایت مین اور اوس سے نوبت پہونچتی ہی اوسکے افلاس کی عنقریب پھر چاہیے کہ دھیان کرے اپنے نفس کے
عیبون مین پس اگر ہوا وسمین کوئی عیب تو مشغول ہو ساتھ عیب نفس اپنے کے غیر اپنے سے یعنی غیر کا عیب نہ دیکھے اپنے عیب مین
مشغول ہو اور اگر کیا ہو کوئی گناہ چھوٹا تو جانے کہ نقصان اوسکا اس اپنے نفس کے چھوٹے ماننے سے بہت ہی اور اوسکے نقصان سے
اور اسکے غیر کے بڑے گناہ سے یعنی یون نہ سمجھے کہ جیسا میرا چھوٹا گناہ میرے حق مین مضر ہی ویسا اور کا بڑا گناہ میرے حق مین نہین
اور اگر نہو اوسمین کوئی عیب تو چاہیے کہ جانے کہ جہل میرا اپنے نفس کے عیبون سے بڑا عیب ہی یعنی اپنے مین عیب نہ سمجھنا یہ خود ایک
بڑا عیب ہی اور کہان خالی ہوتا ہی آدمی عیب سے پھر اگر خالی ہو اوس سے تو شکر کرے اللہ کا بدلے غیبت کے پس تحقیق عیب کرنا لوگون کا اور
کھانا گوشت مردار کا بڑے عیبون مین سے ہی پس چاہیے کہ بچے اوس سے پھر جب نکل جاوے مونہہ سے غیبت تو لائق ہی کہ بخشش
چاہے اللہ سے اور جاوے اوسکے پاس کہ جسکی غیبت کی ہی اور کہے کہ مینے ظلم کیا تجہپر سو معاف کر مجھسے پس بخشواوے اوس سے پھر اگر
نپاوے اوسکو تو بہت تعریف کرے اوسکی اور بہت دعا کرے اوسکے لیے اور بہت کرے نیکیان یہان تک کہ جب نقل کیجاوین بعضی
نیکیان طرف دیوان مظلوم کے تو باقی رہین اوسکے لیے جو کفایت کرین اوسکو پس یہ کفارہ ہی غیبت کا تمام ہوا کلام امام غزالی رحمۃ اللہ
علیہ کا۔ غیبت کھاتی ہی حسنات کو جیسے کہ کھاتی ہی آگ لکڑیون کو کہا بعضون نے کہ مثال اوس شخص کی کہ غیبت کرتا ہی لوگون کی مانند
مثال اوس شخص کے ہی کہ کھڑا کرتا ہی منجنیق پس پھینکتا ہی اوس سے نیکیان اپنی مشرق اور مغرب کی جانب آورد یا جاویگا
ایک شخص کو نامۂ اعمال اوسکا پس دیکھیگا اوسمین نیکیان کہ نہین کی ہونگی اوسنے وہ پس کہا جاویگا اوسکو کہ یہ بدلے اوس چیز کے ہی
کہ غیبت کی تہی تیری لوگون نے حال آنکہ تو نہین جانتا تہا اور آیا ہی کہ ذکر کیا گیا غیبت کا سامنے ابن المبارک کے پس کہا اگر ہوتا مین
غیبت کرنے والا تو البتہ غیبت کرتا مین اپنے مان باپ کی اسلیے کہ وہ بہت مستحق ہین بنسبت اور لوگون کے میری نیکیون کے اور کہا گیا
واسطے حسن بصری کے کہ فلانے شخص نے غیبت کی تیری پس بھیجا اونہون نے طرف اوسکے طباق شیرینی کا اور کہلا بھیجا کہ مجھکو خبر
پہونچی تہی کہ تو نے تحفہ بھیجین طرف میرے نیکیان اپنی پس بدلا اوتارا مینے تیرے احسان کا بقدر امکانکے ثم شرع حرمۃ الاستماع
حرام ہی سننا غیبت کا جو کوئی سنے غیبت مجرم رد کرے اوسکو اور برا جانے غیبت کرنے والے کو پھر
اگر عاجز ہو منع کرنے سے یا نہ مانے کوئی اسکا منع کرنا تو الگ ہو جاوے اوس مجلس سے اگر ممکن ہو اوسکو فرمایا اللہ تعالی نے
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغوَ اَعرَضُوا عَنہُ یعنی اور جب سنتے ہین اچھے بندے لغو کو تو مونہہ موڑتے ہین اوس سے اور فرمایا
اللہ تعالی نے وَالَّذِینَ ہُم عَنِ اللَّغوِ مُعرِضُونَ یعنی اور بندے رحمٰن کے وہ ہین کہ جو لغو سے مونہہ موڑتے ہین
اور فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ السَّمعَ وَالبَصَرَ وَالفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنہُ مَسئُولًا یعنی کان اور آنکھ
اور دل یہ ان سب سے پوچھا جاویگا کہ تمہارے صاحبون نے کیا کیا اور فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذَا رَاَیتَ الَّذِینَ یَخُوضُونَ
فِی اٰیٰتِنَا فَاَعرِض عَنہُم حَتّٰی یَخُوضُوا فِی حَدِیثٍ غَیرِہٖ وَاِمَّا یُنسِیَنَّکَ الشَّیطٰنُ فَلَا تَقعُد بَعدَ
الذِّکرٰی مَعَ القَومِ الظّٰلِمِینَ یعنی اور جب دیکھے تو اون لوگون کو کہ بیٹھتے ہین ہماری آیتون مین یعنی اونکے رد کرنے
اور طعن کرنے مین تو مونہہ موڑ اوس سے یہان تک کہ بیٹھین وہ اور بات کے ذکر کرنے مین اور اگر بھلا دیوے تجکو شیطان تو مت بیٹھ

بعد یاد آنے کے ساتھ قوم ظالمین کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ رَدَّ اللّٰہُ عَنْ وَجْہِہِ
النَّارَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی جو کوئی رد کرے اپنے بھائی مسلمان کی آبرو ریزی سے رد کریگا اللہ اوسکے مونہہ سے آگ دوزخ
کی روز قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے اور آیا ہی کہ کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو پس کہا صحابہ نے
مالک بن دخشم پس کہا ایک شخص نے کہ وہ منافق ہی نہین دوست رکھتا اللہ کو اور اوسکے رسول کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاہُ قَدْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْہَ اللّٰہِ وَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ
حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْہَ اللّٰہِ یعنی مت کہہ تو یہ کیا نہین دیکھتا ہی تو اوسکو
کہ تحقیق کہا اوسنے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چاہتا ہی اس سے رضامندی اللہ تعالیٰ کی اور بلا شبہہ اللہ نے تحقیق حرام کیا ہی آگ پر اوس
شخص کو کہ کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اس حال مین کہ چاہتا ہو بسبب اوسکے رضامندی اللہ کی نقل کی یہ بخاری مسلم نے

باب بیچ بیان اون چیزون کے کہ مباح ہی غیبت اونکے سبب سے

جاننا چاہیے کہ غیبت مباح ہوتی ہی واسطے غرض صحیح شرعی کے کہ نہ ممکن ہو پہونچنا طرف اوس غرض کے مگر بسبب غیبت کے اور وہ چھہ سبب سے ہی
ایک تو اظہار ظلم پس جائز ہی مظلوم کے لیے یہ کہ اظہار ظلم کرے طرف سلطان اور قاضی وغیرہما کے کہ جو حکومت رکھتے ہون
یا قدرت رکھتے ہون اوسکے انصاف پر ظلم کرنے والے اوسکے سے پس کہے ظلم کیا مجھپر فلانے نے ایسا دوسرے مدد چاہنی خلاف
شرع کی تغییر پر اور گنہگار کے پھیرنے پر طرف راہ نیک کے پس کہے اوس سے کہ امید رکھتا ہو کہ وہ قادر ہی اوس خلاف شرع
کے ازالے پر کہ فلانا کرتا ہی ایسا پس باز رکھے اوسکو اوس سے اور جائز ہی یہ بسبب ہونے مقصود اوسکے کے پہونچنا طرف ازالہ منکر
کے پس اگر نہ قصد کرے یہ تو ہوگا یہ ذکر کرنا حرام تیسرے استفتا پس کہے مفتی سے کہ ظلم کیا مجھپر باپ میرے نے یا بھائی میرے نے
یا خاوند میرے نے یا فلانے نے ایسا پس کیا جائز ہی اوسکو یہ اور کیا ہی راہ میری خلاصی کی اوس سے اور حاصل کرنے حق میرے کی
اور دفع ظلم کی اور مانند اسکے کے پس یہ جائز ہی حاجت کے لیے ولیکن بڑی احتیاط کی بات اور افضل یہ ہی کہ کہے کیا کہتا ہی تو
ایسے شخص کے حق مین یا زوج کے حق مین کہ ہو امر اوسکا ایسا اسلیے کہ حاصل ہو جاتی ہی اس سے غرض بغیر تعین کے اور باوجود اسکے
تعین جائز ہی جیسا کہ گذرا حدیث ہند مین چوتھے بچانا مسلمانون کا شر سے اور خیر خواہی اونکی اور یہ کئی طرح پر ہی ایک تو جرح کرنا
مجروحین یعنی ناقصین کا قسم راویون اور گواہون سے اور یہ جائز ہی ساتھ اجماع مسلمانون کے بلکہ واجب ہی حاجت کے لیے
اور دوسرے مشورہ دینا بیچ مصاہرت انسان کے یعنی ناتے نسبت مین یا بیچ مشارکت کے یا امانت رکھنے کے یا معاملہ کرنے کے
کسی سے اور ہمسائگی کے پس واجب ہی مشورہ دینے والے پر یہ کہ نہ چھپاوے حال اوسکا بلکہ بیان کرے برائیان جو اوسمین ہون بہ نیت
خیر خواہی کے اور تیسرے جب کہ دیکھے طالب علم کو کہ آمد و رفت کرتا ہی طرف مبتدع یا فاسق کے علم پڑھنے کے لیے اور ڈرتا ہی
کہ ضرر پاویگا وہ طالب علم بسبب اوسکے تو لازم ہی اسکو خیر خواہی کرنی اوسکی ساتھ بیان کرنے حال اوسکے کے بشرطیکہ
قصد کرے اوسکی خیر خواہی کا اور اسمین بھی غلطی مین پڑجاتے ہین لوگ کہ کبھی باعث ہوتا ہی اسکے کہنے والے کو حسد اور شیطان
اوسکو فریب دیتا ہی اور خیال مین ڈالتا ہی کہ یہ خیر خواہی ہی پس چاہیے ہوشیار رہے اسمین اور چوتھے یہ کہ کوئی حکومت رکھتا ہو اور
سر انجام اوس خدمت کا اوس سے بوجہ احسن نہ ہوتا ہو یا تو اس سبب سے کہ وہ لائق اوسکے نہو یا بسبب اسکے کہ فاسق ہو یا غافل ہو
وغیر ذلک تو واجب ہی ذکر کرنا اوسکا بڑے حاکم کے آگے کہ اوسپر حاکم ہو تا کہ موقوف کردے وہ اوسکو اور حاکم کرے اوسکو کہ لائق ہو
حاکمی کے یا جان رکھے حال اوسکا تا کہ معاملہ کرے اوس سے موافق حال اوسکے کے اور اعتبار نکرے اوسکا اور سعی کرے اوسکی تعلیم

ودرستی ہین تمام ہوئین چار قسمین چوتھی قسم کی اب پانچوین قسم اور چھٹی قسم کے آگے ہے یہ ہی کہ ہو علی الاعلان فسق کرنے والا
یا بدعت کرنے والا جیسے علی الاعلان شراب پیتا ہی یا لوگون سے ڈنڈ لیتا ہی اور محصول و اموال لوگون کے لیتا ہی از راہ ظلم کے اور
متولی ہوتا ہی امور باطلہ کا پس جائز ہی ذکر کرنا اوسکا ساتھ اون چیزون کے کہ علی الاعلان کرتا ہی اونکو اور حرام ہی ذکر کرنا اوسکے
اور عیبون کا مگر یہ کہ ہو واسطے اونکے جواز کے لیے کوئی اور سبب اون سببون مین سے کہ ذکر کیے ہمنے چھٹے تعریف یعنی معلوم کروانا پس جب کہ ہو
آدمی معروف ایک لقب کا مانند چندھے اور لنگڑے اور بہرے اور اندھے اور بھینگے وغیر ہم کے تو جائز ہی معلوم کروانا اونکا
ساتھ اسکے اور حرام ہی کہنا انکا بسبب نقصان بیان کرنے اوسکے کے اور اگر ممکن ہو معلوم کروانا اونکا اور طرح تو اولی ہی
پس یہ چھ سبب ہین کہ ذکر کیا ہی انکو علمانے اور اکثر انکے پر اجماع ہی علما کا اور دلیلین انکی احادیث صحیحہ سے ثابت ہین +
ریاض الصالحین تمام ہوا اعلان غیبت وغیرہ کا اور چونکہ اس آیت مین ذکر تفاوت تقوے کا ہی آگے اسی تقریب سے خوبی بڑی متقی کی بیان فرمائی

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ
اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝

ای لوگون پیدا کیا ہمنے تمکو ایک مرد اور ایک عورت سے اور کیا ہمنے تمکو جماعتین اور قبیلے تو آپسمین شناسا ہو و تم بلا شبہہ بڑا بزرگ
تم مین نزدیک خدا کے بڑا پرہیزگار تمہارا ہی بلا شبہ خدا دانا خبردار ہی + فتح + ای آدمیون ہمنے تمکو بنایا ایک نر اور ایک مادہ
سے اور رکھین تمہاری ذاتین اور گوتین تا آپسکی پہچان ہو مقرر عزت اللہ کے ہان اوسی کو بڑی جسکو ادب بڑا اللہ سب جانتا ہی
خبردار ہے + تفسیر + یعنی برائیان ذات کی اور قوم کی عبث ہین صفت نیک چاہیے نری ذات کس کام کی + صرف ایک مرد
اور ایک عورت سے یعنی آدم اور حوا علیہما السلام سے یا یہ مراد ہی کہ ہر ایک تم مین سے پیدا ہوا ہی باپ اور ماں سے پس
نہین ہی کوئی تم مین سے مگر کہ وہ منسوب ہوتا ہی ساتھ رحم کے مثل اوس چیز کے کہ منسوب ہوتا ہی ساتھ اوسکے دوسرا برابر سر برابر پس
نہین ہی کچھ وجہ تفاخر اور بڑائی کرنے کی نسب مین اور شعوب جمع شعب کی ہی اور شعب کہتے ہین پہلے طبقے کو اون طبقون
مین سے کہ اوپر عرب کے ہین اور وہ یہ ہین شعب اور قبیلہ اور عمارہ اور بطن اور فخذ اور فصیلہ پس شعب جمع کرتا ہی قبائل کو اور قبیلہ جمع
کرتا ہی عمائر کو اور عمارہ جمع کرتا ہی بطون کو اور بطن جمع کرتا ہی افخاذ کو اور فخذ جمع کرتا ہی فصائل کو خزیمہ شعب ہی اور کنانہ قبیلہ اور
قریش عمارہ اور قصی بطن اور ہاشم فخذ اور عباس فصیلہ اور شعب کا نام شعب اسلیے ہوا کہ قبائل منشعب ہوتے ہین اوس سے تو آپسمین
شناسا ہو و تم یعنی نہین مرتب کیا تمکو شعوب و قبائل پر مگر اسلیے کہ پہچانے بعض تمہارا نسب بعض کا پس نسبت کیا جاوے طرف
غیر باپون اپنے کے نہ اسلیے کہ فخر کرو تم ساتھ آباؤ اجداد کے اور دعوی کرو تفاضل کا نسبون مین پھر بیان فرمائی وہ خصلت کہ
اوس سے بزرگ ہوتا ہی انسان غیر اپنے پر اور حاصل کرتا ہی شرف و بزرگی اللہ تعالی کے نزدیک پس فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ
اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّکُوْنَ اَکْرَمَ النَّاسِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ یعنی جسکو خوش لگے یہ کہ ہو
بہت بزرگ لوگون مین تو بس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اور ابن عباس سے منقول ہی کَرَمُ الدُّنْیَا الْغِنٰی وَکَرَمُ الْاٰخِرَةِ التَّقْوٰی
یعنی بزرگی دنیا کی تونگری ہی اور بزرگی آخرت کی تقوی اور روایت کیا گیا ہی کہ طواف کیا آنحضرت علیہ السلام نے روز فتح مکے کے
پھر حمد و ثنا کی اسکی پھر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنْکُمْ عُبِّیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَتَکَبُّرَهَا یَا اَیُّهَا النَّاسُ
اِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ کَرِیْمٌ عَلَی اللّٰہِ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ هَیِّنٌ عَلَی اللّٰہِ یعنی سب تعریفین ثابت ہین اوس
خدا کے لیے کہ دور کی تمسے نخوت و جبر کرنا جاہلیت کا اور تکبر اوسکا ای لوگو نہین ہین لوگ مگر دو طرح کے ایک تو مومن پرہیزگار بزرگ اللہ کے نزدیک

اور دوسرے فاجر بدبخت ذلیل وخوار اللہ کے نزدیک پھر پڑھی آپ نے یہ آیت اِنَّ اَکْرَمَکُمْ الخ اور یزید بن شجرہ سے منقول ہی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے بازار مین پس دیکھا ایک غلام کالے کو کہ کہتا ہی جو کوئی خریدے مجکو اس شرط پر خریدے کہ نہ منع کرے
پانچون نمازون کے پڑھنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پس خریدا اوسکو کسی صحابی نے پھر بیمار ہوا وہ پس اوسکی خبر پوچھنے کو
تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر وہ مرگیا پس حضرت اوسکے دفن کروانے کو گئے پس کہا بعضے لوگون نے اوسکے مقدمے
مین کچھ یعنی حقارت اوسکی بیان کی پس نازل ہوئی یہ آیت اور دانا ہی یعنی جانتا ہی دلون کی بزرگی وتقوی کو اور خبردار ہی یعنی
خبر رکھتا ہی نفسون کے ارادون کی بیچ خواہشون اونکی کے ✤ **فا** آیا ہی کہ فتح مکہ کے دن رسول علیہ السلام نے بلال کو حکم کیا کہ
کعبے کی چھت پر چڑھ کر اذان کہین عتاب بن اسید نے کہا کہ الحمد للہ کہ میرے باپ کو حق تعالی نے اس سے پہلے مار ڈالا تو یہ روز نہ دیکھے
اور حارث نے کہا کہ محمد نے کسیکو سوا اس کالے کوے کے نپایا کہ وہ اذان کہے اور ابو سفیان نے کہا کہ مین کچھ نہین کہہ سکتا ہون تا نہ ہو
کہ خدا آسمان کا اوسکو اسکی خبر دیدے جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے کہ شعب اور قبائل ونسب واسطے پہچاننے آپس کے مقرر ہوئے
ہین نہ واسطے تفاخر کے پس تم ای لوگون فخر ساتھ نسب ومال کے نکرو اصل تم سب کی ایک مرد وایک عورت ہی کہ آدم وحوا ہین فخر کرنا ساتھ
نسب ومال کے کچھ اعتبار نہین رکھتا بلکہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ الخ رسول علیہ السلام نے فرمایا اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی
یعنی حسب مال ہی اور بزرگی تقوی ہی اور یہ بھی فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ
وَاَعْمَالِکُمْ یعنی بلاشبہہ اللہ نہین دیکھتا تمھاری صورتون اور مالون کی طرف ولیکن دیکھتا ہی تمھارے دلون اور اعمال کی طرف
اور کہا قتادہ نے اس آیت کی تفسیر مین اِنَّ اَکْرَمَ الْکَرَمِ التَّقْوٰی وَاَلْاَمَ اللُّؤْمِ الْفُجُوْرُ یعنی بڑی بزرگیون کی بزرگی
تقوی ہی اور بڑی بدبختیون کی بدبختی بدکاری ہی اور پوچھا کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگون مین کونسا شخص بہت بزرگ ہی
فرمایا اَکْرَمُھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاھُمْ یعنی بہت بزرگ اونکا اللہ کے نزدیک وہ ہی کہ جو بہت پرہیزگار ہو اونہین صحابہ نے عرض کیا کہ نہین
سوال کرتے ہم اس سے فرمایا فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْئَلُوْنِیْ یعنی کیا قبائل عرب کا حال پوچھتے ہو مجسے کہا صحابہ نے ہان فرمایا
فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا یعنی پس اچھے تمھارے جاہلیت مین اچھے تمھارے ہین اسلام مین
جب کہ سمجھ بوجھ پیدا کرین دین کی پس حاصل آیت کا یہ ہی کہ نسب وحسب سوائے تقوی کے کام نہین آتا جو کہ مغرور ساتھ نسب کے ہین اونکو
متنبہ ہونا چاہیے اور اس آیت کو پیش نظر اپنے رکھین ✤ **معا** روایت کی ابوداؤد نے اپنے مراسیل مین اور ابن مردویہ
اور بیہقی نے اپنے سنن مین زہری سے کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی بیاضہ کو یہ کہ نکاح کردین ابا ہند سے ایک عورت کا
اپنے مین سے پس کہا اونھون نے یا رسول اللہ کیا نکاح کرین ہم اپنی بیٹیون کا اپنے موالی یعنی غلامون آزاد سے پس نازل کی اللہ تعالی نے
یہ آیت یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی اخیر آیت تک اور تھا ابو ہند حجام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ✤ کہا مجاہد نے
کہ نہین پیدا کیا اللہ تعالی نے فرزند مگر نطفہ مرد اور عورت دونون کے سے اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ
ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی ✤ اور روایت کی احمد اور ابن جریر اور ابن مردویہ اور بیہقی نے عقبہ بن عامر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ حاصل اوسکا یہ ہی کہ ان تمھارے نسبون سے کسیکو فوقیت کسی پر نہین حاصل ہوتی تم سب بیٹے آدم کے ہو برابر سرابر کچھ اعتبار نہ کرو اسکا
نہین ہی کسیکو کسی پر فضیلت مگر بسبب دین اور تقوی خدا کے بلاشبہہ اللہ نہین سوال کریگا تمسے تمھارے حسبون سے اور نہ تمھارے نسبون سے
روز قیامت کے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ✤ اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اسکی اور روایت کی ابن مردویہ اور بیہقی نے
ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَمَرْتُکُمْ فَضَیَّعْتُمْ الخ یعنی بلاشبہہ اللہ تعالی

فرماویگا روز قیامت کے کہ حکم کیا مینے تمکو پس ضائع کیا تمنے اوس چیز کو کہ تاکید کی تھی مینے تمکو اوسکی اور بلند کیا یعنی اچھا جانا
تمنے اپنے نسبون کو پس آج کے روز بلند کرونگا مین نسب اپنا اور پست کرونگا مین تمہارے نسبون کو اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ
اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ یعنی کہان ہین پرہیزگار کہان ہین پرہیزگار اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ۔ اور روایت کی طبرانی اور
ابن مردویہ نے ابی ہریرہ رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماویگا اللہ تعالی روز قیامت کے اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ جَعَلْتُ
نَسَبًا وَّجَعَلْتُمْ نَسَبًا الخ یعنی اے لوگون بلاشبہہ مینے مقرر کیا ایک نسب اور تمنے بھی مقرر کیا نسب پس مقرر کیا مینے یہ کہ بہت بزرگ
تم مین نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تم مین کا ہی پس نمانا تمنے مگر یہی کہا تمنے کہ فلانا بہت بزرگ ہی فلانے سے اور فلانا بہت بزرگ ہی
فلانے سے اور مین آج کے دن بلند کرتا ہون نسب اپنا اور پست کرتا ہون نسب تمہارا اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآئِیَ الْمُتَّقُوْنَ
یعنی آگاہ ہو بلاشبہہ میرے دوست پرہیزگار ہین ۔ اور روایت کی خطیب نے علی بن ابی طالب رض سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب کہ ہوگا دن قیامت کا کھڑے کیے جاوینگے بندے آگے اللہ تعالی کے غُرْلًا بُهْمًا یعنی بن ختنہ کیے ہوئے کالے کلوٹے پھر فرماویگا
اللہ تعالی اے میرے بندو ین امر کیا مینے تمکو پس ضائع کیا تمنے امر میرا اور بلند کیے تمنے نسب اپنے اَنَا الْمَلِکُ الدَّیَّانُ
اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ یعنی مین بادشاہ جزا دینے والا ہون کہان ہین
پرہیزگار کہان ہین پرہیزگار بلاشبہہ بہت بزرگ تمہارے نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تمہارے ہین اور روایت کی ابن مردویہ
نے ابی سعید رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّاسُ کُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ
وَلَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا عَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا اَحْمَرَ عَلٰی اَبْیَضَ وَلَا اَبْیَضَ عَلٰی اَحْمَرَ
اِلَّا بِالتَّقْوٰی یعنی تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا کیے گئے مٹی سے اور نہین فضیلت ہی عربی کو عجمی پر اور نہ
عجمی کو عربی پر اور نہ سرخ کو گورے پر اور نہ گورے کو سرخ پر مگر بسبب تقوی کے ۔ اور روایت کی طبرانی نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَةٌ لَا فَضْلَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوٰی یعنی مسلمان بھائی ہین
آپسمین نہین فضیلت کسیکو کسی پر مگر بسبب تقوی کے ۔ اور روایت کی احمد رح نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یَخْذُلُهٗ اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا الخ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم
کرے اوسپر اور نہ ترک کرے مدد اوسکی تقوی اس جگہہ ہی اور اشارہ کیا حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے اوپر سینے اپنے کے اور
نہ چاہیے کہ دوستی کرین دو شخص اللہ کی راہ مین پھر جدائی ڈالین آپسمین مگر کہ نئی بات نکالے دین مین کوئی اونمین سے یعنی کوئی
صورت مین جدا ہو جاوے دوسرا اوس سے وَالْمُحْدِثُ شَرٌّ وَالْمُحْدِثُ شَرٌّ ۔ اور روایت
کی احمد رح نے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا واسطے ابی ذر کے تامل کر تو کہ نہین ہی تو بہتر احمر اور نہ اسود سے مگر یہ کہ بزرگی حاصل ہوگی تجکو
ساتھ تقوی کے ۔ اور روایت کی بخاری نے ادب مین ابن عباس سے کہ کہا نہین جانتا مین کسیکو کہ عمل کرے اس آیت پر
یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ یہان تک کہ پہونچے ان لفظون تک اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ پس کہتا ہی
ایک شخص دوسرے شخص کو کہ مین بہت بزرگ ہون تجسے پس نہین ہی کوئی بہت بزرگ کسی سے مگر بسبب تقوی خدا کے ۔ اور روایت
کی بخاری نے کتاب ادب مین ابن عباس سے کہ کہا کس چیز کو گنتے ہو تم بزرگی اس حال مین کہ بیان کردی اللہ تعالی نے بزرگی
کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اور کس چیز کو گنتے ہو تم حسب افضل تمہارا از روے حسب کے وہ ہی کہ بہت اچھا
رکھتا ہی تم مین خلق ۔ اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے اور احمد نے اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور خرائطی نے مکارم الاخلاق مین

کہ کھڑا ہوا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگوں میں کون بہتر
فرمایا اَقْرَؤُهُمْ وَاَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاٰمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ
یعنی جو خوب قاری ہو اور بہت ڈرتا ہو اللہ عزوجل سے اور بہت حکم کرتا ہو اچھی باتوں کا اور بہت منع کرتا ہو بری باتوں سے
اور بہت سلوک کرتا ہو ناتے داروں سے + اور روایت کی احمد نے کہ کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہیں خوش کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کسی چیز نے دنیا سے اور نہ خوش کیا انکو کسی شخص نے کبھی مگر تقوی والے نے + اور روایت کی حکیم ترمذی نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ اَهَابَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَمَنْ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ اَهَابَهُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ یعنی جو ڈرتا ہے اللہ سے ڈراتا ہے اللہ اوس سے ہر چیز کو اور جو نہیں ڈرتا ہے اللہ سے ڈراتا ہے اوسکو اللہ ہر چیز سے + منقول ہے
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ گذرے ایک کھیتی پر وہاں کوئی جانور شیر یا بچھڑا اور تھا کہ لوگ جانے سے باز رہے تھے وہ تشریف
لے گئے اور شاید اوسکو دفع کر دیا اور پھر حدیث فرمائی + اور روایت کی حکیم ترمذی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اَلْحَيَاءُ زِيْنَةٌ وَالتُّقٰى كَرَمٌ وَخَيْرُ الْمَرَاكِبِ الصَّبْرُ وَانْتِظَارُ الْفَرَجِ مِنَ اللّٰهِ عِبَادَةٌ یعنی حیا زینت
ہے اور تقوی بزرگی ہے اور بہترین سواری صبر ہے اور انتظار خوشی کا اللہ سے عبادت ہے + اور روایت کی حکیم ترمذی نے اور
دیلمی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ اپنے بندے سے بھلائی کا تو ڈالتا ہے بے پروائی اوسکے
نفس میں اور تقوی اوسکے دل میں اور جب ارادہ کرتا ہے اپنے بندے سے برائی کا پیدا کرتا ہے محتاجگی کو درمیان دونوں آنکھوں
اوسکی کے یعنی سامنے اوسکے قانع نہیں ہوتا اللہ کے دیئے پر بلکہ حریص ہوتا ہے ہر چیز پر + اور روایت کی ابو یعلی اور ابن ضریس
نے فضائل قرآن میں اور خطیب نے ابی سعید خدری رض سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا وصیت
کیجیے مجکو پس فرمایا کہ لازم کر اپنے پر تقوی اللہ کا اسلیے کہ وہ جمع کرنے والا تمام بھلائیوں کا ہے اور لازم کر اپنے پر جہاد کو
اسلیے کہ وہ رہبانیت مسلمانوں کی ہے اور لازم کر اپنے پر ذکر اللہ کو اور تلاوت کتاب اللہ کو اسلیے کہ وہ نور ہے تیرے لیے
زمین میں اور سبب ذکر کا ہے تیرے لیے آسمان میں اور بند کر اپنی زبان کو غیر خیر سے پس تحقیق تو بسبب اسکے غالب آویگا
شیطان پر + اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ابی نضرہ رض سے کہ ایک شخص داخل ہوا بہشت میں پس دیکھا اپنے غلام کو اوپر اپنے
مانند ستارے کے پس کہا قسم ہے خدا کی اے رب میرے بلا شبہہ یہ البتہ غلام تھا دنیا میں پس کس چیز نے پہنچایا اسکو اس مرتبے کو
فرمایا اللہ تعالی نے یہ تھا بہتر تجھسے عمل میں + اور روایت کی بزار نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ
وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ الخ یعنی تم سب اولاد آدم ہو اور آدم پیدا کیے گئے مٹی سے اور البتہ باز رہیں لوگ فخر کرنے سے
ساتھ باپوں اپنے کے والا البتہ ہونگے خوار تر اللہ کے نزدیک نجاست کے کیڑے سے + اور روایت کی ترمذی رض نے اور ابن جریر
اور حاکم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کر رکھو تم اپنے نسبوں سے اوسقدر کہ سلوک کرو تم اوس سے اپنے ناتے داروں
سے اسلیے کہ سلوک کرنا ناتے داروں سے سبب محبت کا ہے اہل میں سبب زیادتی کا ہے مال میں سبب تاخیر کا ہے اجل میں + اور روایت
کی ابن ابی شیبہ اور احمد نے اور مسلم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَرْبَعٌ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُهُنَّ اُمَّتِيْ اَلْفَخْرُ
بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ یعنی چار چیزیں ہیں کفار کی رسموں میں سے
کہ نہیں چھوڑیگی اونکو امت میری فخر کرنا ساتھ حسبوں کے اور طعن کرنا نسبوں میں اور طلب مینہ کی کرنی ساتھ ستاروں کے
کہ فلانے برج میں آویگا فلانا ستارہ تو مینہ برسیگا اور نوحہ کرنا + [illegible] اکثر کہ انسان ہے اور حسن اور غیبت میں کہ آدمی مبتلا ہوتا ہے

ے یعنی بہت پڑھا ہوا قرآن کا [illegible]

امر سبب سے ہوتا ہی کہ اوروں کو چشم حقارت سے دیکھتا ہی اور اپنے تئین بنظر بزرگی سے پس اسلیے تیرے خداوند نے ایسی بات کی
طرف تجکو ہدایت کی کہ باز رکھے تجکو اوروں کے ذلیل و حقیر جاننے سے ساتھ دیکھنے فضیلت اپنی کے اور نیز وہ بات یہ ہی کہ ای لوگون تم
سبکی ایک اصل ہی نر اور مادہ یعنی آدم و حوا پس اپنی اصل کو دیکھو نا اور نیز تفاخر نکرو جانو کہ ہم سب ایک ہی اصل سے ہین وجہ تفاخر
کی کیا ہان فضیلت باعتبار تقوی کے ہی نزول اس آیت کا بیچ حق ثابت بن قیس بن شماس کے ہی کہ ایک روز حضرت کی مجلس مین
دیر کر آئے پاس حضرت کے جگہہ نپائی جو حضرت کے پاس بیٹھا تھا اوسکو طعن کی راہ سے کچھ کلمات ناشایستہ کہے چنانچہ بیان مفصل
اسکا بیچ تفسیر آیت یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا یَسْخَرْ قَومٌ مِّن قَوْمٍ الخ کے گذر چکا ہی پس اوتری آیت یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ
لفظ ناس قرآن مین عام بھی آتا ہی اور خاص بھی یہان مراد عام ہی کہ فرمایا ای آدمیون پیدا کیا ہمنے تم سبکو ایک اصل سے کہ وہ آدم
و حوا ہین تم سب بھائی ہو آپسمین کہ مان اور باپ تمہارے ایک ہی ہین اور برادری رحم و شفقت کو واجب کرتی ہی پس ترک کرنا
قتال کا اور صلح آپسمین رکھنی ہاو تجسس نکرنا اور لقب بد سے نہ پکارنا اور کسی پر گمان بد نہ لیجانا اور تجسس نکرنا اور غیبت نکرنی لازم
ہی اور کیا تمکو شعوب اور قبائل تو کہ پہچانو آپسمین نہ تفاخر کرنے کے لیے اسلیے کہ تعارف نہونے مین خرابی دنیا کی ہی پس شعب
مانند شہر کے ہی اور قبیلہ مانند قریے کے یعنی تمکو قبائل کلان اور خورد کیا ہمنے معرفت کے لیے نہ مفاخرت کے لیے پس اگر نام سے
نہ پہچانے تو قبیلے سے پہچانے مثلا دو زید ہون تو زید تہمتی زید قریشی سے بسبب قبیلے کے جدا ہوگا اور فخر حاصل ہی تو تقوی سے ہی
کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ حاصل یہ کہ نرے نسب سے کوئی بزرگ نہین ہوتا جیسا کہ فرمایا حضرت نے مَنْ بَطَّأَ بِهِ
عَمَلُهُ لَمْ یُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ یعنی جسنے عمل مین تاخیر کی نسب کے سبب سے مقدم نہین ہوگا مطیع بے نسب افضل ہی عاصی باب نسب سے
ہان جسمین تقوی اور نسب دونون جمع ہون تو البتہ اعلی درجے کو پہنچیگا ✦ فائدہ تنبیہ ✦ امام غزالی رحمہ اللہ
منہاج مین لکھتے ہین کہ نفس سرکش ہی اسکو لگام تقوی سے تابعدار کرنا چاہیے کہ تقوی ایک گنج ہی عزیز اگر وہ حاصل ہوا تو
خیر کثیر اور رزق بڑا اور مطلب پایا عظیم اور غنیمت بڑی اور بادشاہت بڑی پائی تونے بھلائی دنیا اور آخرت کی آسمین جمع
کی ہی اور اس خصلت کے تحت رکھی ہی کہ نام اوسکا تقوی ہی اور تامل کر کہ قرآن شریف مین کتنی ہی جا ذکر اوسکا کیا ہی اور کتنی بھلائیان
اور ثواب ساتھ اوسکے متعلق کیے ہین منجملہ اونکے تیراں تو لکھتا ہون ایک تو تعریف و مدح کرنی اللہ تعالی کی کہ متقی کے لیے
فرمایا وَاِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُورِ یعنی اور اگر صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو بلاشبہہ یہ بہت خوب
بات ہی دوسرے محافظت دشمنون سے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُهُمْ شَیْئًا یعنی اگر صبر کروگے تم اور
پرہیزگاری کروگے نہین ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچھ تیسرے مدد کرنی اللہ تعالی کی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِینَ اتَّقَوْا وَّالَّذِینَ هُمْ
مُّحْسِنُونَ ۝ یعنی بلاشبہہ مدد اللہ کی ساتھ اون لوگون کے ہی کہ پرہیزگاری کی اور جو نیکی کار ہین چوتھے نجات سختیون سے
اور ملنا رزق حلال کا کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی اور جو ڈرتا ہی
اللہ سے اور بچتا ہی گناہون سے دیتا ہی اللہ اوسکو خلاصی دین و دنیا کی بلاؤن اور رنجون سے اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سے کہ
گمان نہین رکھتا پانچوین سنوارنا عمل کا کہ فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِیدًا ۝ یُّصْلِحْ لَکُمْ
اَعْمَالَکُمْ یعنی ای ایمان والون ڈرو اللہ سے اور کہو بات درست سنواریگا اللہ تمہارے لیے اعمال تمہارے چھٹے بخشنا گناہ کا
کہ بلفظ اعمالکم کے بعد فرمایا وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ اور بخشیگا گناہ تمہارے آٹھوین قبول ہونا طاعت کا موقوف ہی
تقوی پر کہ فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِینَ یعنی نہین قبول کرتا اللہ طاعت کو مگر پرہیزگارون سے نوین بزرگ ہونا

نزدیک اللہ کے کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی بڑا بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے بڑا پرہیزگار تمہارا ہے دوسرے بشارت
زندگانی اور آخرت میں کہ فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ یعنی
جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہین انکے لیے بشارت ہے دنیا کی زندگانی مین اور آخرت مین گیارہوین نجات آگ دوزخ سے کہ فرمایا
ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا یعنی پھر نجات دینگے ہم اون لوگون کو کہ پرہیزگاری کی تھی بارہوین خلود یعنی ہمیشہ رہنا بہشت مین
کہ فرمایا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ یعنی طیار کی گئی ہے بہشت پرہیزگارون کے لیے کہ ہمیشہ اوسمین رہینگے تیرہوین نصیب ہونا
آسمان و زمین کی برکتون کا کہ فرمایا وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
وَلٰکِنْ کَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ یعنی اور اگر بستی والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ
کھولتے ہم اوپر انکے برکتین آسمان و زمین سے کہ مینہہ برساتے آسمان سے اور زمین مین خوب غلہ وغیرہ پیدا کرتے ولیکن جھٹلایا اونھون نے
رسولون کو پس سزا دی ہمنے اونکو ساتھ عذاب کے بسبب گناہون کے کہ جو کرتے تھے پس یہ ہین تمام خیر و سعادت دونون جہان کی کہ
تقوی کے تحت رکھی ہین پس فراموش نکر نصیب اپنے کو تقوی سے اور جاننا چاہیے کہ اصل عبادت مین تین چیزین ہین ایک توفیق
و تائید اللہ تعالی کی پس وہ بھی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ بلاشبہہ توفیق و تائید اللہ تعالی کی ساتھ
متقیون کے ہے دوسری اصلاح عمل اور پورا کرنا تقصیر کا وہ بھی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ تیسری قبول عمل
وہ بھی متقیون ہی کے لیے ہے کہ فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ اور مدار عبادت کا ان تین چیزون پر اسلیے ہے کہ اول
توفیق چاہیے تا عمل کرے بعد ازان اصلاح تقصیر ہو تا تمام ہو عمل بعد ازان قبول ہو تا مفید ہو والا سب اکارت ہے اور ان تین چیزون
کے لیے سوال و زاری کرتے رہتے ہین سب عابد رَبَّنَا وَفِّقْنَا لِطَاعَتِکَ وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا وَتَقَبَّلْ مِنَّا اور ان
سبکا اللہ تعالی نے تقوی پر وعدہ کیا ہے او متقیون کو یہ سب عنایت فرمایا ہے چاہین یا نہ چاہین پس اگر طالب عبادت کا ہے تو
بلکہ اگر طالب سعادت دنیا اور آخرت کا ہے تو لازم ہے تجکو تامل کرنا اس ایک اصل مین کہ تمام عمر اپنی محنت عبادت مین صرف کی تونے
او مشقت کرتا رہا پس اگر قبول ہی نہوئی تو ساری محنت تمام عمر کی برباد گئی اور تونے معلوم ہی کرلیا کہ خدائے تعالی نے فرمایا
اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ پس اصل اس کار کی تقوی ہی کیطرف پھری اور اسی سبب سے ہے کہ عائشہ رض نے کہا کہ
رسول علیہ السلام کو کوئی چیز دنیا کی خوش آتی تھی مانند متقی کے اور قتادہ رض نے کہا کہ توریت مین ہے ای فرزند آدم تقوی کر اور
جس جگہہ کہ چاہے تو سو اور کہتے ہین کہ عامر بن قیس رات و دن مین ہزار رکعت نماز کی ادا کرتے تھے اور جب بستر پر آتے تو اپنے
نفس سے کہتے کہ ای جائے سب بدیون کے قسم خدا کی ایک لحظہ تجسے راضی نہین ہوا ہون مین چونکہ تقوی نہین کیا تونے اور وقت مرنے
کے روئے لوگون نے کہا کہ کس چیز نے تجکو رلایا کہا اس کلام خدا تعالی کے نے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی اللہ قبول کرنے
عمل کا وعدہ کرتا ہے تقوی پر اور مین متقی ہون نہین اور تامل کر ایک اور نکتے مین کہ وہ اصل سب اصلون کی ہے وہ یہ ہے کہ ایک مرد صالح نے
اپنے شیخ سے کہا کہ مجکو وصیت کیجیے شیخ نے کہا کہ تجکو وہ وصیت کرتا ہون کہ جو وصیت کی پروردگار عالم نے کہ فرمایا وَلَقَدْ
وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَاِیَّاکُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ یعنی اور البتہ تحقیق وصیت کی ہمنے اون لوگون کو
کہ دیے گئے کتاب پہلے تمسے اور تمکو یہ کہ ڈرو اللہ سے اور پرہیزگاری کرو پس معلوم ہوا کہ تقوی ایسی چیز ہے کہ پروردگار تعالی نے
اسکی سب اگلے پچھلون کو وصیت فرمائی اور حکم کیا سو یہ خصلت جامع ہے خیر دنیا اور آخرت کو اور کافی ہے سب مہمات کو اور
پہونچانے والی ہے بندے کو اعلی درجات کو غرضکہ یہ ایسی اصل ہے کہ ماسوا کسی چیز کو فوقیت نہین اور بس ہے اوسکو کہ بنظر دقیق

اونمین دیکھا اور اوسپر عمل کرے واللہ الموفق والمعین تمام ہوا کلام امام غزالی رحمہ اللہ کا ❊ تنبیہ ❊ تقوی کی ایک قسم یہ ہے کہ اللہ تعالی کو حاضر ناظر جانکر ڈرتا ہے اور کفر اور شرک اور گناہون سے بچتا ہے تا آگ جہنم سے بچے اور تقوی ہر عضو کا جدا ہی مثلا آنکھ کا تقوی یہ ہی کہ نامحرم و گناہون کی چیزین آنکھون سے نہ دیکھے زبان سے گناہون کے کلام نکرے اسی طرح اور اعضا کا حال سمجھ لے خلاصہ اسکا اس حدیث مین ہی کہ ایک روز فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے اِسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنے کا کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے ای نبی اللہ کے شکر ہی خدا کا فرمایا لَيْسَ ذٰلِكَ نہین ہی یعنی نہین ہی حق حیا کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ یعنی ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنے کا تو چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہے سر نے یعنی حواس اور فکر اور زبان اور آنکھ اور کان پس سر کو سجدہ غیر خدا سے بچاوے اور اور چیزون کو بچاوے بدی سے اور چاہیے کہ محفوظ رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور کہنگی کو قبر مین اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوئی کرے یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنے کا ❊

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○

کہا اعراب نے ایمان لائے ہم کہو ایمان حقیقت مین نہین لائے تم ولیکن کہو تابعدار ہوئے ہم اور ہنوز داخل نہین ہوا ہی ایمان تمہارے دلون مین اور اگر فرمانبرداری خدا اور رسول اوسکے کی کروگے تم کم ندیگا تمکو جزا اعمال تمہارے سے کچھ بلاشبہ اللہ بخشنے والا مہربان ہی ❊ فتح ❊ کہتے ہین گنوار ہم ایمان لائے تو کہہ تم ایمان نہین لائے پر کہو ہم مسلمان ہوئے اور ابھی نہین پیٹھا ایمان تمہارے دلون مین اور اگر حکم پر چلوگے اللہ کے اور اوسکے رسول کے کاٹ نہ لیگا تمہارے کامون مین سے کچھ اللہ بخشتا ہی مہربان ہی ❊ تفسیر ❊ ایک کہتا ہی کہ مسلمان ہین یعنی دین مسلمانی ہمنے قبول کیا اسکا مضایقہ نہین اور ایک کہنا کہ ہمکو پورا یقین ہی جو یقین پورا ہی تو اوسکے آثار کہان جسکو سچ یقین ہی اوسکو دعوے سے ڈر آتا ہی ❊ موضح ❊ کہا اعراب نے یعنی بعض اعراب نے اسلیے کہ اعراب مین سے بعضے ایسے بھی تھے کہ ایمان رکھتے تھے اللہ پر اور روز آخرت پر اور وہ بعض اعراب کلام مذکور کرنے والے بنی اسد تھے کہ آئے مدینے مین بیچ قحط سالی کے اور اظہار کیا کلمہ شہادت کا اس ارادے سے کہ صدقے ملے اور احسان رکھتے تھے رسول خدا پر اپنے اسلام لانیکا ایمان لائے ہم یعنی ظاہر و باطن مین کہہ اونکو ای محمد صلعم نہین باور کیا تمنے اپنے دلون سے ولیکن کہو اسلام لائے ہم پس ایمان سچ ماننا ہی اور اسلام داخل ہونا بیچ سلم یعنی صلح کے اور نکلنا اس سے کہ ہو مقابل لڑنے والا مومنون سے ساتھ ظاہر کرنے شہادتین کے کیا نہین دیکھتا تو طرف قول اللہ تعالی کے وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ الخ پس جاننا چاہیے کہ جو کچھ کہ ہو اقرار سے ساتھ زبان کے بغیر موافقت دل کے پس وہ اسلام ہی اور جو کچھ کہ موافق ہوا اوسمین دل زبان کے پس وہ ایمان ہی اور یہ باعتبار لغت کے ہی اور جو کچھ کہ شرع مین ہی پس ایمان وہ اسلام ایک ہی چیز جیسا کہ منقول ہی علم کلام مین اور لفظ لَمَّا مین معنی توقع کے ہین وہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعضے اونمین سے ایمان لائے بعد اسکے اور یہ آیت رد کرتی ہی کرامیہ کے مذہب کو کہ اونکا مذہب یہ ہی کہ ایمان نہین ہوتا ہی ساتھ دل کے بلکہ ساتھ زبان ہی کے ہوتا ہی اور اگر فرمانبرداری الخ یعنی باطن مین ساتھ ترک کرنے نفاق کے لَا يَلِتْكُمْ بصریون نے لَا يَأْلِتْكُمْ پڑھا ہی یعنی کم ندیگا تمکو

یا خواہش نفس اور یہ کہ ہو جہاد مبالغہ بیچ جہد کے اور جائز ہی کہ مراد ہو مجاہدہ بالنفس سے غزوہ یعنی جہاد اور یہ کہ شامل ہو تمام عبادات
کو اور مجاہدہ بالمال سے مانند فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے غزوہ عسرت یعنی تبوک مین اور یہ کہ شامل ہو زکاتون کو اور تمام اون
عبادات کو کہ متعلق ہین ساتھ مال کے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ یعنی وہ ایسے ہین کہ سچ بولے اپنے قول اٰمَنَّا مین اور
جھوٹ نہین بولے جیسا کہ جھوٹ بولے اعراب بنی اسد کے یا وہ ایسے ہین کہ ایمان اونکا ایمان صدق و حق ہی اور جب کہ نازل ہوئی
یہ آیت تو آئے وہی اعراب اور قسمین کھائین اونھون نے کہ ہم مخلص ہین پس نازل ہوئی یہ آیت قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ الخ ۵ ف
یعنی مومن وہ ہین کہ سراپا صفت ہون ظاہر و باطن مین گرویدہ ہون ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا پھر دین مین شک نکرتے ہون مانند
منافقون کے وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ اور جہاد کرتے ہین رضائے خدائے تعالی مین ساتھ فدا کرنے تن و مال کے
اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ جو کہ بااین صفت ہون وہ ہین سچے اور بعضے اہل ہوا یعنی اہل بدعت مانند معتزلہ وغیرہ کے
جو کہ ترک طاعت سے بندے کو کافر کہتے ہین وہ اس آیت کو دلیل لاتے ہین کہتے ہین کہ خدائے تعالی نے مومن اوسکو کہا کہ وہ
ساتھ ایمان لانے کے خدا اور رسول پر جہاد مال اور تن سے کرتا ہو جو کہ جہاد مال و تن سے نکرے وہ مومن نہین اور یہ عقیدہ اونکا
جہل سے ہی کہ اللہ تعالی نے جہاد مال و تن کو شرط مومنی کی نہین ٹھہرایا بلکہ شرط صادقی کی ٹھہرایا کہ نفرمایا اُولٰٓئِکَ ھُمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ بلکہ فرمایا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہ شرط کمال صدق کی ہی ۱۲ زاہدی

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِکُمْ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○

کہہ کیا خبردار کرتے ہو خدا کو ساتھ دین اپنے کے اور خدا جانتا ہی جو کچھ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھ کہ زمین مین ہی اور خدا ساتھ
ہر چیز کے دانا ہی ❊ فـ ہ تو کہہ کیا جتلاتے ہو اللہ کو اپنی دینداری اور اللہ کو خبر ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین اور
اللہ ہر چیز جانتا ہی ❊ تفسیر یعنی اگر سچا دین تمکو ہی تو کہنے سے کیا ہو گا جس سے معاملت ہی وہ آپ خبردار ہی ۱۲ موضح ۶ ف کیا
خبردار کرتے ہو الخ یعنی کیا خبر دیتے ہو اللہ کو اپنے دلون کی تصدیق کی ساتھ ہر چیز کے الخ یعنی نفاق اور اخلاص وغیر ذلک سب
وہ جانتا ہی ❊ ۷ ف یہ بھی لاتی ہی اونھین اعراب کو کہہ اے محمد کیا خبر دیتے ہو خدائے تعالی کو اپنے اعتقاد کی حال آنکہ او سب کچھ پوشیدہ نہین وہ
جانتا ہی جو کچھ ساتون آسمانون اور ساتون زمینون مین ہی پس تمہارے دلو کے اعتقاد کی بھی اوسکو خبر ہی خلاف مافی الضمیر کے کہنا کیا فائدہ ۱۲ زاہدی

یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ ۚ بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ ھَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○

احسان کرتے ہین تجپر ساتھ اسکے کہ مسلمان ہوئے ہین کہہ احسان نرکھو مجپر ساتھ اسلام اپنے کے بلکہ خدا احسان رکھتا ہی تمپر ساتھ
اسکے کہ ہدایت کیا تمکو ساتھ ایمان کے اگر راستگو ہو تم ❊ فـ ہ تجپر احسان رکھتے ہین کہ مسلمان ہوئے تو کہہ مجپر احسان نرکھو اپنی
مسلمانی کا بلکہ اللہ تمپر احسان رکھتا ہی کہ تمکو راہ دی ایمان کی اگر سچ کہو ❊ تفسیر جنکی اپنے ہاتھ سے ہوا اپنی تعریف نہین
رب کی تعریف ہی جسنے کروائی ❊ ۸ ف مسلمان ہوئے ہین یعنی بغیر قتال کے بخلاف غیر اونکے اون لوگون مین سے کہ اسلام لائے
بعد قتال کے اونسے راست گو ہو یعنی سچ قول اپنے اٰمَنَّا کے ❊ ج بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ یعنی احسان ہی اللہ کا تمپر اِنْ کُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ یعنی اگر صحیح ہو گمان تمہارا اور سچا ہو دعوی تمہارا اگر کہ تم لوگ گمان و دعوی رکھتے ہو اور ہر چیز کا اللہ جانتا ہی خلاف اوسکے ۱۲ ۹ ف

اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

بلاشبہہ خدا جانتا ہی چھپی چیزین آسمانون و زمین کی اور خدا بینا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ❊ فـ ہ اللہ جانتا ہی چھپے بھید

آسمان و زمین کے اور اللہ دیکھتا ہی جو کرتے ہو ۔ ف تفسیر یہ بیان ہی اونکے ہونے کا غیر صادق اپنے دعوے مین
یعنی اللہ تعالیٰ جانتا ہی ہر پوشیدہ چیز کو عالم مین اور دیکھتا ہی ہر عمل کو کہ کرتے ہو تم اپنے باطن و ظاہر مین نہین چھپا رہ
اوسپر اوسمین سے کچھ پس کیونکر پوشیدہ ہوگا اوسپر جو کچھ کہ تمہارے دلون مین ہی ۔ ف تنبیہ ۔ چونکہ ان آیات کو
مین ذکر ایمان و اسلام کا ہی اسلیے کچھ حدیثین وغیرہ ان مضامین کی لکھی جاتی ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی الاسلام
علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ و اقام الصلوۃ و ایتاء
الزکوۃ والحج وصوم رمضان یعنی بنیاد رکھی گئی ہی اسلام کی پانچ چیزون پر گواہی دینی اسکی کہ نہین کوئی معبود
سوا خدا کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے اور بھیجے ہوئے اوسکے ہین اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوۃ کا
اور کرنا حج کا اور رکھنے روزے رمضان کے ۔ اور فرمایا الایمان بضع و سبعون شعبۃ فافضلہا قول لا الہ
الا اللہ و ادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان یعنی ایمان کی کئی ایک اور ستر
شاخین ہین پس افضل اون مین سے ہی کہنا لا الہ الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور ادنیٰ اون مین سے ہی دور کرنا ایذا کی چیز کا
راہ سے اور شرم کرنی برے کامون کے کرنے مین بڑی شاخ ہی ایمان سے ۔ اور فرمایا المسلم من سلم المسلمون من لسانہ
و یدہ والمہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ یعنی پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے یعنی زبان سے
کسیکو برا نکہے اور نہ غیبت کرے کسیکی اور ہاتھ سے مارے نہین نہ ایذا دے ناحق اور ہجرت کرنے والا وہ ہی جسنے چھوڑ دی وہ
چیز کہ منع کیا ہی اللہ نے اوس سے ۔ اور فرمایا لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس
اجمعین یعنی نہین پورا مومن ہوتا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہوون مین بہت پیارا طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور اولاد
اوسکی سے اور سب لوگون سے ۔ ف محبت دو قسم کی ہی ایک تو محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہی
اوسمین وہ مجبور ہی اور یہان وہ نہین مراد ہی دوسری محبت عقلی ہی وہی یہان مراد ہی کہ ایک بات کو اگرچہ دل نچاہے لیکن
بمقتضائے عقل اپنے کو مائل اوسکی طرف کرتا ہی جیسے کہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کے کہ قصداً اپنے کو اوسکی طرف مائل کرتا ہی اور
کہاتا ہی بمقتضائے عقل کے جانتا ہی کہ صحت میری اسیمین ہی اگرچہ دل نچاہے اسی طرح مثلاً اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
حکم ہو مان باپ اور اولاد کفار کے قتل کا یا حکم ہو کفار سے لڑنے کا حتی کہ شہید ہو جاوے تو اختیار کرے اور دوست رکھے
اوسکو اگرچہ بتکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع پر اولاد وغیرہ باعث ہون اور حضرت نے اوس سے منع کیا ہو تو فرمان برداری حضرت
ہی کی کرے کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول علیہ السلام کی فرمان برداری مین غرضکہ رضامندی حضرت کی سبکی رضامندیون
اور سب غرضون پر مقدم رکھے جب حضرت کی محبت سبکی محبت پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبے کا صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب اونھون نے یہ حدیث سنی
تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین سب سے زیادہ آپکو دوست رکھتا ہون سوا جان اپنی کے پس حضرت نے فرمایا کہ مومن کامل نہین
ہوئے کا تو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی جب تک کہ نہوون مین بہت پیارا طرف تیرے جان تیری سے
پس حضرت کی برکت توجہ سے اوسی وقت اونکے دل مین ایسی تاثیر ہوئی حضرت سے فرمانے لگے کہ قسم ہی اللہ کی کہ آپ اب بہت محبوب ہین
طرف میرے جان میری سے بھی پس فرمایا حضرت نے کہ اب پورا مومن ہوا تو ای عمر یا اللہ ہم سبکو یہی حال نصیب ہو آمین آمین ۔ ع
اور فرمایا ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا یعنی چکھا مزا ایمان کا

اوس شخص نے کہ راضی ہوا ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ حضرت محمدؐ کے رسول ہونے پر ف
یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک و متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اوسکے حکم پر اور بندگی کی اوسکی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا
اور بجا لایا جو کچھ اوسمین ہی اور حضرتؐ کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی کی اونکی ۔ ح ۔ آیا ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اور عرض کیا کہ بتلاؤ مجکو ایسا عمل کہ جب کروں مین اوسکو تو داخل ہوؤنگا مین بہشت مین فرمایا تعبد اللہ ولا تشرک
بہ شیئا الخ یعنی بندگی کر اللہ کی اور نہ شریک کر تو ساتھ اوسکے کسیکو اور پڑھ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوۃ فرض اور روزے
رکھہ تو رمضان کے کہا اوس گنوار نے قسم ہی اوس ذاتکی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہی نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کچھہ اور
نہ کم کرونگا اس سے پس جب کہ پھر کر چلا وہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف ایک شخص کے اہل بہشت مین سے
تو چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے ۔ ف اسمین ذکر شہادتین کا نہ کیا اسلیے کہ مشہور ہین اور فرض تین بیان فرمائے اسلیے کہ
شاید اوسوقت تک یہی تین چیزین فرض ہوئی ہون اور حضرتؐ نے صدق عقیدہ اوسکا دیکھکر بشارت بہشتی ہونے کی دی ۔ ح ۔
کہا سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ فرماؤ واسطے میرے بیچ اسلام کے ایک قول کہ نہ پوچھون مین اوسکو کسی سے
پیچھے تمہارے یعنی ایسی بات فرماؤ کہ اوس سے اسلام کامل ہو اور حق اسلام کا ادا ہو فرمایا حضرتؐ نے قل آمنت باللہ ثم
استقم یعنی کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے پھر اسی پر ٹھہرا رہ ۔ ف یعنی گواہی دے اللہ تعالی کی وحدانیت کی اور
سچ جان جو کچھ اوسنے خبر دی اور قبول کر امر و نہی اوسکے کو پھر اسی پر مستقیم رہ پس آگئین سب باتین کرنے نہ کرنے کی اسمین ۔ ح ۔
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حالت مین کہ گرد اونکے ایک جماعت تھی اصحاب سے بایعونی علی ان لا تشرکوا
باللہ شیئا الخ یعنی بیعت کرو مجھسے یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو
اولاد اپنی کو یعنی جیسے کہ کفار محتاجگی کے ڈر سے مار ڈالتے تھے اور نہ اوٹھاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تمنے اوسکو درمیان اپنے
ہاتھون کے اور پانون کے یعنی دلون سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہ عہد پس مزدوری اوسکی
اللہ پر ہی اور جو پہونچا انمین سے کسی چیز کو یعنی ان گناہون مین سے کچھ کر بیٹھا سوا شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اوسکے
دنیا مین یعنی جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوا انکے پس وہ کفارہ ہی واسطے اوسکے یعنی پاک ہو جاتا ہی گناہ سے بسبب اوسکے
اور جو کہ پہونچا انمین سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اوسکو اللہ نے یعنی ظاہر نہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہی
اگر چاہے بخشے اوس سے اور اگر چاہے سزا پہونچاوے اوسکو پس بیعت کی ہمنے حضرتؐ سے ان چیزون پر ۔ ف مذہب اہل سنت
وجماعت کا یہی ہی کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر یا چاہے بخشدے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہی عذاب ہونا گناہگار پر اور
بخشش نہین ہوتی ۔ ح ۔ اور آیا ہی کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی مین یا عید الفطر مین طرف عیدگاہ کے پس گذرے
عورتون پر پھر فرمایا ای جماعت عورتون کی خیرات کرو اسلیے کہ تحقیق مین دکھلایا گیا ہون تمکو بہت اہل نار مین یعنی عورتین دوزخ مین
بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نے اور ساتھ کس سبب کے ای رسول خدا کے فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو
خاوند کی نہین دیکھا مینے کسیکو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کھووے عقل مرد ہوشیار کی ایک تم مین سے کہا عورتون نے اور کیا ہی
نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہماری کا ای رسول خدا کے فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدھی گواہی مرد کے یعنی گواہی
دو عورتون کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہی حکم شرع مین کہا عورتون نے مقرر یونہی ہی فرمایا پس یہ سبب نقصان عقل اوسکے کا ہی
فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہووے حائض نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے کہا عورتون نے مقرر یونہی ہی فرمایا پس یہ سبب نقصان دین

امور دین کا کہ دین بغیر اوسکے وجود نہ پکڑے جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہیں پکڑتا اور ستون اوسکا دین اوس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسے کہ ستون سے چھت اور بلندی کوہان دین کی کہ دین اوس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہیں یعنی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور ستون اوسکا نماز ہی اور بلندی کوہان اوسکی جہاد ہی پھر فرمایا کیا نہ خبردار کروں میں تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ مالک اور جڑ ہو ان سبکی کہا میں نے ہان بتلایئے ای نبی اللہ کے پس پکڑی آپنے زبان اپنی اور فرمایا کف علیک ہذا یعنی بند کر تو اوپر اپنے اسکو پھر کہا میں نے ای نبی خدا کے اور تحقیق کیا ہم پکڑے جاوینگے بسبب اون باتوں کے کہ ہم بولتے ہیں اونکو فرمایا ثکلتک امک یا معاذ وھل یکب الناس فی النار علٰی وجوھھم او علٰی مناخرھم الا حصائد السنتھم یعنی گم کرے تجکو ماں تیری ای معاذ اور نہیں گراویگی لوگوں کو آگ جہنم میں اونکے موہوں کے بل یا فرمایا اونکی ناکوں کے بل مگر باتیں اونکی زبانوں کی ف گم کرے تجکو ماں تیری معنی اسکے یہ ہیں کہ مرے تو لیکن یہاں یہ معنی مراد نہیں ہیں بلکہ یہ فرمایا از راہ ادب سکھانے اور ہشیار کرنے کے غفلت سے مگر باتیں زبانوں لوگوں کی یعنی جو باتیں کہ موجب کفر و گناہ کی ہوں جیسے کلمات کفر کے اور گالیاں اور غیبت وغیر ذلک ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان یعنی جو کہ محبت رکھے واسطے اللہ کے اور بغض رکھے واسطے اللہ کے اور دیوے واسطے اللہ اور نہ دے واسطے اللہ کے یعنی جو کام کرے اوسکی رضامندی کے لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان اور فرمایا افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ یعنی بہتر ہیں عملوں باطن کا دوستی رکھنی خدا کی راہ میں اور دشمنی رکھنی خدا کی راہ میں ف بہتر ہے اسلیے فرمایا کہ جب آدمی کو یہ بات حاصل ہوگی تو بری باتوں سے بچیگا اور اچھی باتیں کریگا ح اور فرمایا المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمؤمن من امنہ الناس علٰی دمائھم واموالھم یعنی پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے اور پورا مومن وہ ہی کہ امن میں رہیں اوس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں والمجاھد من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللہ والمھاجر من ھجر الخطایا والذنوب یعنی اور کامل جہاد کرنے والا وہ ہی کہ جسنے مشقت میں ڈالا نفس اپنے کو اللہ کی بندگی میں اور اصل ہجرت کرنے والا وہ ہی کہ جسنے چھوڑ دیے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ اور کہا انس نے قلما خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ یعنی کم تھا کہ خطبہ فرمایا ہو آنحضرت نے ہمارے آگے بغیر اس کہنے کے یعنی اکثر خطبے میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ نہیں پورا ایمان واسطے اوسکے کہ نہیں امانت واسطے اوسکے اور نہیں پورا دین واسطے اوسکے کہ نہیں عہد واسطے اوسکے اور فرمایا من شھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار یعنی جو کہ گواہی دے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں حرام کی اللہ نے اوسپر آگ یعنی آگ ہمیشگی کی جہنم میں اور فرمایا من مات وھو یعلم انہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ یعنی جو کوئی مرے اور وہ یہ جانتا ہو اور یقین کہتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ داخل ہوگا بہشت میں ف اگرچہ بسبب کسی گناہ کے کتنے دنوں دوزخ میں رہے لیکن انجام کار کو داخل ہوگا بہشت میں اور جسکو اسکا اعتقاد ہوگا وہ رسول پر بھی ایمان لاویگا اور اونکے سب فرمانے کو حق جانیگا ح اور فرمایا مفاتیح الجنۃ شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ یعنی کنجیاں بہشت کی گواہی دینا اسکا ہی کہ نہیں کوئی معبود سوے خدا کے

اور روایت ہی حضرت عثمان رض سے کہ کہا تحقیق کتنے ایک لوگ یاروں مین سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب کہ وفات ہوئی حضرت کی
غمگین ہوئے اوپر آنحضرت صلعم کے یہان تلک کہ قریب تھا کہ بعضے اونمین سے واقع ہوں وسواس مین یعنی وسواس یہ آتا تھا کہ حضرت کے انتقال
سے دین و شریعت تمام ہوئی کہا عثمان رض نے اور تھا مین اونمین سے اوس وقت کہ مین بیٹھا ہوا تھا گذرے مجپر عمر رض اور سلام کہا پس مین
نہ خبردار ہوا ساتھ اوس سلام کے یعنی بسبب اسی حال کے پس شکایت کی عمر رض نے طرف ابی بکر رض کے پھر آئے دونوں یہان تلک کہ سلام علیک
کی مجپر اکٹھے دونوں نے پس کہا ابوبکر رض نے کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہ نہ جواب دیا تمنے سلام کا بھائی اپنے عمر کو کہا مینے کہ نہین کیا مینے
یعنی نہین جانتا مین کہ ترک کیا ہو جواب مینے پس کہا عمر رض نے ہان قسم ہی اللہ کی البتہ کیا تو نے کہا عثمان رض نے کہ کہا مینے قسم ہی اللہ کی
نہین خبر رکھی مینے یہ کہ گذرے ہو تم مجپر اور نہ سلام کیا ہی تمنے کہا ابوبکر رض نے سچ کہا عثمان رض نے تحقیق باز رکھا تمکو اس سے یعنی آگاہ
ہونے سے ساتھ گذرنے عمر کے اور سلام اونکے سے کسی کام نے پس کہا مینے ہان کہا ابوبکر رض نے کہ کیا ہی وہ کام کہا مینے کہ وفات دی
اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اس سے کہ پوچھین ہم اونسے نجات اس امر کے سے ف۱ کہا ابوبکر رض نے کہ تحقیق پوچھا تھا
مینے اسکو حضرت سے پس کھڑا ہوا مین طرف ابی بکر رض کے اور کہا مینے اونکو قربان ہو باپ میرا تمپر سے اور ہان میری تم لائق تر ہو ساتھ
پوچھنے کے یعنی اسلیے کہ کمال قرب رکھتے تھے حضرت سے اور بڑا شوق رکھتے ہو علم کے حاصل کرنے کا کہا ابوبکر رض نے کہ کہا مینے
ای رسول خدا کے کس طرح سے نجات ہوگی اس کام سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قبول کرے مجسے وہ کلمہ
یعنی کلمہ طیب کہ بیان کیا تھا مینے اپنے چچا پر پھر نہ قبول کیا اوسنے پس وہ کلمہ نجات ہی واسطے اوسکے ع و اور وہب ابن منبہ
سے روایت ہی کہ کہا گیا واسطے اونکے أَلَيْسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ یعنی کیا نہین ہی لا الہ الا اللہ کنجی بہشت کی
کہا وہب رض نے کہ مقرر ہی ولیکن نہین ہوتی کنجی مگر کہ ہوتے ہین اوسکے لیے دندانے پس اگر لاوے تو کنجی کہ اوسکے لیے دندانے ہون کھولا
جاویگا واسطے تیرے یعنی قفل جنت کا اور اگر نہ لایا اسطرح کی کنجی نہ کھولا جاویگا واسطے تیرے ف جب کہ رغبت دلائی
وہب رض نے عمل کرنے پر اور تنبیہ کی اوسکے ترک کرنے پر تو لوگوں نے کلام مذکور کہا مطلب اونکا یہ تھا کہ بس یہ کلمہ کافی ہی بہشت کے
دروازون کے کھلنے کے لیے عمل ہون یا نہون پھر اسکو رد کیا وہب رض نے کلام مذکور سے اور مراد دندانون سے یہان یہ ہی کہ دل مین
کلمے کی تصدیق رکھے اور زبان سے اقرار ہو اسکا اور تابعدار ہو اسلام کے احکام کا بلا جبر یا مراد دندانون سے اعمال نیک ہین
اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ جب تلک اعمال نیک نہ کیے ہونگے پہلی بار نہین داخل ہوگا بہشت مین مقصود مبالغہ ہی عمل کے
ثابت کرنے مین حم ع ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی ایمان یعنی نشان درستی ایمان کا
کیا ہی فرمایا إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ یعنی جس وقت کہ خوش کرے تجکو نیکی
اور ناخوش کرے تجکو برائی تیری پس تو مومن ہی ف یعنی خوش ہووے بسبب شکرانہ توفیق اور مدد حق کے اور امید قرب
درگاہ اوسکی کے اور ناخوش ہووے بسبب خوف عذاب کے اور دور ہونے کے اوسکی درگاہ سے پس تو مومن ہی کیونکہ مومن کامل
تمیز کرتا ہی طاعت وگناہ مین اور اعتقاد کرتا ہی جزا سزا کا ان دونون پر بخلاف کافر کے کہ وہ کچھ فرق نہین کرتا درمیان ان دونو
کے اور کچھ پروا نہین کرتا انکے کرنے نکرنے کی اور فاسق جو گناہ پر ہٹ رکھتا ہی وہ بہت پروا نہین رکھتا ہی نماز پڑھے تو برابر نہ پڑھے
تو برابر فرمایا اللہ سبحانہ نے كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ کہا اوس شخص نے ای رسول خدا کے پس کیا ہی
گناہ فرمایا إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ یعنی جس وقت کہ تردد کرے بیچ دل تیرے کے کچھ چیز پس چھوڑدے اوسکو ف
کیا ہی گناہ یعنی علامت گناہ کی کیا ہی جس صورت مین کہ کچھ حکم صریح اوسکے حق مین نہو اور مشتبہ ہو حکم اوسکا آگے جو جواب فرمایا یہ حال

ف ۱ مراد امر سے یہ ہی کہ آدمیون کو بہت اہتمام خصوصاً اللہ کی عبادت مین اور چیزون مین اونکو واسطے پڑھنا اور ذکر کرنا کلمۂ توحید کا سبب ہی نجات کا

ص یا یہ کہ شرائع اور احکام بہت ہین ایسا کام

اچھے لوگون کے دل کا ہی کہ بری بات اونکے دل مین کھٹکتی رہتی ہی خاطر جمع اوسپر نہین ہوتی ہی ✤ اور کہا عمرو بن عبسہ نے کہ اَتَیۡتُ
رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقُلۡتُ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ مَنۡ مَّعَکَ عَلٰی ھٰذَا الۡاَمۡرِ قَالَ حُرٌّ وَّ عَبۡدٌ
اِلٰی اٰخِرِہٖ یعنی آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے ای رسول خدا کون تھا ساتھ تمہارے اوپر اس دین کے یعنی ابتدا
مین فرمایا ایک آزاد تھا یعنی ابو بکرؓ اور ایک غلام تھا یعنی بلال کہا مینے کیا ہی علامت اسلام کی فرمایا اچھے کلام اور کھلانا کھانے کا
کہا مینے کیا ہین باتین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنی بری باتون سے باز رہے اور مستعد ہو کر طاعات پر کہا عمرو نے
کہ کہا مینے کونسا مسلمان بہتر ہی فرمایا وہ کہ سلامت ہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے کہا عمرو نے پھر کہا مینے
کونسی بات ہی ایمان مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا مینے کونسی چیز نماز مین بہتر ہی فرمایا کھڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا مینے کونسی
ہجرت بہتر ہی فرمایا یہ کہ چھوڑ دے تو اوس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی رب تیرا کہا پھر کہا مینے پس کونسا ہی جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ
مارا جاوے گھوڑا اوسکا اور مارا جاوے وہ خود کہا کہ کہا مینے کونسی ساعت ساعتون سے بہتر ہی فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنی جو تھائی
حصہ یا پانچوان حصہ رات کا ✤ اور معاذ بن جبل نے کہا کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے مَنۡ لَّقِیَ اللّٰہَ لَا
یُشۡرِکُ بِہٖ شَیۡئًا وَّ یُصَلِّی الۡخَمۡسَ وَ یَصُوۡمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَہٗ قُلۡتُ اَفَلَا اُبَشِّرُھُمۡ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ قَالَ
دَعۡھُمۡ یَعۡمَلُوۡا یعنی جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ سے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اوسکے کسیکو اور نمازین پڑھتا ہو
پانچون اور روزے رکھتا ہو رمضان کے بخشش کیجاویگی واسطے اوسکے کہا مینے کیا نہ بشارت دون مین اونکو ای رسول خدا کے
فرمایا کہ چھوڑ دے اونکو کہ عمل کرین ✤ ف بخشش کیجاویگی یعنی صغیرہ گناہ بخشے جاوینگے یا کبیرہ بھی اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا
اور اسمین ذکر حج اور زکوۃ کا اسلیے نفرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیا ہی پر ہین عمل کرین یعنی کوشش کرین زیادتی عبادت مین
اور اسپر بھروسا کر بیٹھین اور برے کام کرنے لگین ✤ اور پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معاذ بن جبلؓ نے بہترین خصلتون
ایمان کی سے فرمایا اَنۡ تُحِبَّ لِلّٰہِ وَ تُبۡغِضَ لِلّٰہِ وَ تُعۡمِلَ لِسَانَکَ فِیۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ قَالَ وَ مَاذَا یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ
قَالَ وَ اَنۡ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفۡسِکَ وَ تَکۡرَہَ لَھُمۡ مَا تَکۡرَہُ لِنَفۡسِکَ یعنی یہ کہ دوستی رکھے تو
واسطے اللہ کے اور دشمنی رکھے تو واسطے اللہ کے اور جاری رکھے تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کے یعنی ساتھ حضور دل کے کہا پھر
کیا ہی ای رسول خدا کے فرمایا اور یہ کہ دوست رکھے تو واسطے لوگون کے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی تو واسطے اپنے اور مکروہ رکھے تو
واسطے اونکے اوس چیز کو کہ مکروہ رکھتا ہی تو واسطے اپنے یعنی خیر خواہ سبکا رہ ✤ مشکوۃ ✤ اور عقائد کی کتابون مین لکھا ہی
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزین ہین اول کلمہ شہادت دوسری نماز تیسری زکوۃ چوتھی حج
پانچوین روزے رمضان کے اب سنو تم پہلے کلمے کے معنی فرض ہی ہر مسلمان پر کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچ جانے کہ پیدا
کرنے والا سارے جہان کا ایک ہی اللہ اوسکا نام پاک ہی کوئی اوسکا شریک نہین سب برائیان اور کمال اوسی کو ہین اور وہ
سب عیبون سے پاک ہی کسی کام مین کسیکا محتاج نہین اور سب اوسکے محتاج سب چیزون کی اوسے خبر ہی ایک ذرہ اوس سے چھپا نہین
اوسے سب چیزون کی قدرت ہی جو چاہے سو کرے کوئی اوسکے حکم کو پھیر نہین سکتا اور جو کچھ بندے کام کرتے ہین بھلا یا برا بلکہ جو دنیا
مین ہوتا ہی سب خدا کی تقدیر سے ہی یعنی خدا نے پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا کہ فلانے سے فلانے وقت ایسا ایسا ہوگا اور ایمان لاوے
کہ فرشتے بندے خدا کے ہین پیدا ہوئے نور سے پاک ہین گناہ نہین کرتے جس جس کام پر خدا نے مقرر کر دیا اوسپر قائم ہین نہ مرد ہین
نہ عورت کھاتے پیتے نہین خدا کا ذکر اونکی زندگی ہی گنتی اونکی خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اونمین چار فرشتے بہت نامور ہین

جبرئیل کہ کتابین خدا کی اور حکم خدا کے پیغمبرون کے پاس لایا کرتے تھے میکائیل کہ روزی خدا کے حکم سے بندون کو پہونچاتے ہین
اور مینھہ کی تیاری بھی کرتے ہین اسرافیل کہ صور مونہہ مین لیے کھڑے ہین قیامت کے دن پھونکینگے عزرائیل کہ مرنے کے وقت
جان نکالتے ہین اور ایمان لاوے کہ خدا نے کتابین پیغمبرون کو بھیجین ہین توریت حضرت موسیٰ پر انجیل حضرت عیسیٰ پر زبور حضرت داؤد پر
فرقان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بعضی کتابین اور پیغمبرون پر جو کچھ خدا کی کتابون مین لکھا ہے سب حق ہے اور سب پر
ایمان لاوے اور ایمان لاوے کہ خدا نے بندون کی ہدایت کے واسطے دنیا مین پیغمبرون کو بھیجا اور حکم کیا کہ جس راہ پیغمبر بتلاوین اوسی
راہ پر چلو تو دین و دنیا تمھارا درست رہے جو کوئی دوسری راہ چلے گا دوزخی ہوگا سب پیغمبر برحق ہین اور گناہون سے پاک اور ساری خدائی سے
افضل ہین اونکے درجے کو کوئی نہین پہونچتا اول پیغمبر حضرت آدمؑ ہین باپ سب آدمیون کے اونکے پیچھے اولاد سے اونکی اور بہت پیغمبر ہوئے
گنتی اونکی خدا کو معلوم ہے آخر سب سے پیچھے دنیا مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی پر نور حضرت کا سب سے
پہلے پیدا ہوا تھا اسی واسطے حضرت سب پیغمبرون کے سردار ہین پیدا ہوئے مکے شریف مین جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف
سے پیغمبری ہوئی اور قرآن شریف اوترنا شروع ہوا پھر تیرہ برس مکہ شریف مین اور رہے وہان معراج ہوئی حضرت جبرئیل براق لیکر
آئے حضرت کو سوار کرکے مسجد اقصیٰ مین لے گئے اور وہان سے ساتون آسمان پر حضرت تشریف لے گئے عرش کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت
اور دوزخ کی بھی سیر کی اور اوس رات مین بڑی بڑی نعمتین خدا کی طرف سے پائین اور پانچون نمازین بھی وہان فرض ہوئین پھر جب حضرت
ترپن برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ شریف سے مدینہ پاک مین آئے دس برس وہان رہے جب ترسٹھہ برس کے ہوئے وفات پائی چنانچہ
مزار شریف حضرت کا وہان بنا چار کرسی حضرت کی یہ ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف اور ایمان لاوے
کہ مرنے کے پیچھے آدمی کے پاس دو فرشتے منکر اور نکیر آکے سوال کرتے ہین رب تیرا کون ہے دین تیرا کیا ہے یہ کون شخص ہے کہ تیرے پاس
آیا تھا مردہ اگر باایمان ہے جواب اونکو دیتا ہے رب میرا اللہ دین میرا اسلام اور یہ شخص رسول خدا کے ہین ہمارے واسطے خدا کے حکم لیکر
آئے تھے پھر اوس مردے پر خدا کی رحمت ہوتی ہے بہشت کی طرف دروازہ اوسکے واسطے کھول دیتے ہین اور جو یہ مردہ بے ایمان تھا
منکر نکیر کا جواب اوسے نہین آتا ہر بار کہتا ہے مین نہین جانتا پھر اوس پر عذاب سخت کرتے ہین اور دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیتے
ہین اور ایمان لاوے کہ قیامت آنی برحق ہے اوس دن حضرت اسرافیل صور پھونکینگے آسمان پھٹ جاوینگے اور تارے ٹوٹ جاوینگے
اور ٹوٹ کر گر پڑینگے اور پہاڑ اوڑتے پھرینگے جیسے روئی کے گالے پھر زمین آسمان اور سارا جہان فنا ہوگا جب دوسری بار
صور پھونکینگے پھر سب کچھ موجود ہوجاویگا مردے گورون سے نکلینگے اور ترازو عمل کی کھڑی ہوگی اور نامے اعمال کے اونکے ہاتون مین
دینگے اور حساب کرینگے ہاتھہ پانون اوسکے گواہی دینگے کہ بھلے کام کیے تھے یا برے اور دوزخ کی پیٹھہ پر پل صراط کھڑا ہوگا بال سے
باریک اور تلوار سے تیز اوس پر سب کو چلنے کا حکم ہوگا نیک ایسے چلے جاوینگے کہ جیسے بجلی یا جیسے باؤ یا جیسے گھوڑا تیز اور بعضے پیادون
کی طرح اور بہت سے دوزخ مین کٹ کر گرینگے اور ایمان لاوے کہ حق تعالیٰ نے حضرت پیغمبر کو حوض کوثر دیا ہے پانی اوسکا شہد سے میٹھا
اور دودھہ سے سفید ہے کوزے اوسکے بہت ہین جیسے آسمان کے تارے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر بیٹھہ کر قیامت کے دن اپنی
امت کو پانی پلاوینگے جو کوئی پیویگا پھر پیاسا نہوگا اور ایمان لاوے کہ حضرت رسول خداؐ اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی
شفاعت گنہگارون کی قیامت کے دن کرینگے اور ایمان لاوے کہ مسلمانون کو بڑی بڑی نعمتین بہشت مین ملینگی کھانے کو میوہ
پینے کو شربت خدمت کو حورین اور غلمان رہنے کو مکان اچھے اچھے سب سے بڑی نعمت بہشت مین دیدار خدا کا ہے کہ اپنے فضل سے
مسلمانون کو نصیب کریگا اور کافرون کو دوزخ مین بڑے بڑے عذاب ہونگے آگ سانپ بچھو گرم پانی طوق زنجیر کلنٹے اور بدبو کے

بکان اور بہت سے عذاب ہین حق تعالی دنیا سے ساتھ ایمان کے اوٹھاوے اور سب مسلمانون کو عذاب سے بچاوے اور ایمان لاوے
کہ جو کچھ قرآن اور حدیث مین بہشت اور دوزخ کا احوال اور اگلی پچھلی باتین لکھی ہین سب حق ہین اور جو بات موافق شرع کے ہے
حق ہی اور جو بات خلاف قرآن اور حدیث کے ہی سب باطل ہی اور بری ہی اور ہر مسلمان پر لازم ہی کہ حضرت رسول خدا کی خوشی کیواسطے
حضرت کے اہل بیت اور ازواج مطہرات سے اور حضرت کے یارون سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت مین اونکو بہتر اور افضل
سمجھے اور ان سبکی تعظیم کرے جب کسیکا نام اونمین سے سنے رضی اللہ عنہ کہے قرآن مین اونکی بڑی تعریف ہی اور حضرت نے بہت سی
خوبیان اونکی بیان کی ہین دوستدار اونکا بہشتی اور دشمن اونکا دوزخی ہی اون سب مین حضرت ابو بکر پھر حضرت عمر پھر حضرت
عثمان پھر حضرت علی کو افضل جانے بہت سا اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم اجمعین ان سب باتون پر اعتقاد کرکے حق جانکر
پکا مسلمان ہو کے مسئلے وضو نماز کے سیکھے اور نماز کو ساری عبادتون مین افضل بہتر فرض خدا کا سمجھکر پانچون وقت کی نماز مین
جماعت سے اچھی طرح ادا کرتا رہے اور سستی سے کبھی ترک نکرے ❊

خاتمۃ الطبع خدا کا بڑا احسان ہی جو خالق زمین و آسمان ہی انسان کو اشرف المخلوقات بنایا عقل اور سمجھ عنایت کی انبیا کو گمراہون کے لیے رہنما فرمایا ہر گروہ
بہترین امم کیا ہمارے لیے افضل الرسل کو بھیجا وہ ایسے ایسے معجزے لائے جس سے منکر اسلام کی سیدھی راہ پر آئے سب مین بڑا معجزہ قرآن ہی جسکی بلاغت مین
عقل فصحا کی حیران ہی اسپر عمل کرنے والا جنت کا سزاوار منکر مخلد فی النار آل و اصحاب ارکان دین تھے اسکی ترویج مین ہمیشہ کوشش کرتے رہے علماء ہر زمانے کے
لوگون کی سمجھ کے موافق وعظ فرمایا کیے مضامین قرآن عبارات عام فہم مین سمجھایا کیے بانفع عام ہو فائدہ تام ہو عربی فارسی جاننے والے تفسیرون عربی فارسی سے
فائدہ اوٹھاتے تھے اردو والے حرف شناس اس سعادت سے محروم رہے جاتے تھے اسواسطے مولانا الفاضل والکامل اولانا جناب مولوی حاجی محمد قطب الدین خان صاحب
دہلوی فی امت برکاتہم نے کہ اپنے استاد یعنی خاتم المحدثین جناب مولانا حاجی محمد اسحق صاحب ابقاہ اللہ فی زمرۃ الشہداء و الصالحین کی طرح عالم دیندار ہین با عمل
پرہیزگار ہین رسائل دینیہ کی تحریر انکا کام ہی غرض ترویج مسائل دین اسلام ہی بحسب اصرار بعض عمائد و بنظر فائدہ عام اہل اسلام تفسیر اردو لکھنا شروع کیا جن
دنون سورۂ احزاب کا درس ہوتا تھا اسی سورۂ احزاب سے آخر سورہ حجرات تک تحریر و مرتب ہو گئی اور اونہی دنون اس مطبع نظامی واقع کانپور کے اواخر ذیحجہ ۱۲۸۶ ہجری مین
چھپکر طیار ہوئی بتصحیح و صفائے چھاپہ و حسن خط مین بڑا اہتمام ہوا حسب عادت اہل لیان مطبع آمین مبالغہ تمام ہوا جب ناظرین مطالعہ کرینگے آپ دریافت کرلینگے کشاف
مشکلات قرآنی ہی عمدہ مواہب علیہ رحمانی مدارک قبولیت مین بے بدیل ہی معلم معالم انوار تنزیل ہی بحر مواج حقائق قرآن ہی تبیان دقائق فرقان ہی موضح اسرار تاویل ہی کشف
استار خزائن نکات جمیل ہی عالم تواس سے نفع ہی اوٹھاوینگے بے پڑھے بھی قرآن کی معانی سے خوب ماہر ہوجاوینگے جناب مصنف مدظلہ نے کشاف کبیر در منثور مدارک
معالم بیضاوی وغیرہ کا ذیل تفسیر آیات بمقام مناسب ترجمہ لکھا اسی سبب سے نام اسکا جامع التفاسیر رکھا اور فوائد مفید جو ذہن عالی مین آئے ہین وہ بھی موقع مناسب
بڑھائے ہین امید ہی شائقین اس سے نفع اوٹھاوینگے تو جناب مصنف اور اس امیدوار دعا محمد عبد الرحمن اور اسکے معاونون کو بدعاے خیر یاد فرماوینگے بالخصوص امید ہی استعانت
معلی القاب حاجی محمد کلب علیخان بہادر والی رام پور دام اقبالہ کی دعاے ترقیات دو جہانی سے ضرور رطب اللسان ہین کہ ملازمان جناب
ممدوح بڑے مددگار اسکے چھپنے کے ہین بعد اسکے جناب مصنف نے سورۂ ق سے آخر تک تفسیر تحریر کی اور میرے پاس بھیجی
ادھر اسکے فوائد کی فہرست مرتب ہوچکی ادھر سورۂ ق سے چھپنا شروع ہوئی شائقین کو چاہیے کہ اس جلد کو جلد خریدین
سستی نکرین اسلیے کہ جب اسکی قیمت آجاویگی تو دوسری جلد کے چھپنے پر بڑی مدد ہوجاویگی ظاہر مین خرید تفسیر ام الکتاب ہی
حقیقت مین ہم خرما و ہم ثواب ہی بعد طیاری دوسری جلد کے تفسیر پارہ سے شروع ہوگی و اسطے سہولت ادائے قیمت کے کئی جلدین کرکے مطبوع ہوگی

فہرست فوائد جامع التفاسیر از سورۂ احزاب تا آخر سورۂ حجرات

سورۃ ص ۳۸ — ۲۰۷

سورۃ الزمر ۳۹ — ۲۴۹

سورۂ محمد ۴۷ — ۵۴۱

سورۃ الحجرات ۴۹ ۶۵۰

تصحیح اغلاط و ترمیم محو و اثبات صناعت چھاپ واقع جامع التفاسیر ✣

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۲۸	چھوڑاورونکو	چھوڑاؤنکو	۸۴	حاشیہ۳ سطر۲	نم	ثم	۱۶۷	حاشیہ۱ سطر۱	استفہام تکرار	استفہام انکار	۲۶۲	۱۰	پرسے	برسے
۱۴	۱۸	کی کئی	کئی کئی	″	۸	للذابن	للذین	۱۶۸	پیشانی	ومالی ۳۳	ومالی ۲۳	۲۶۷	۱	دادی	ولوی اسماء
″	۲۸	بہا	بہا	۸۵	۱۳	سبعوث ہوا	مبعوث ہوئے	″	حاشیہ۲ سطر۵	جنت	جنت سے	″	۱۴	صحاب بہوش	صحابہ بہوش
۱۶	۲۰	قل لن ینفعکم الا قلیلا	قل لن ینفعکم الا قلیلا	″	۲۶	اسیطرح	اسطرح	۱۷۱	۱۵	یہ بھی	یہ سمجھے	۲۷۰	۲۲	زمین گے	زمین کے
۲۷	۱۶	عورتون	عورتون	۸۶	۲۹	توشۂ آخرت کو	توشۂ آخرت لو	۱۷۲	۴	تطمئن	تطمئن	۲۷۷	۹	یخزیہ	یخزیہ
۳۶	۱۵	جیبر	جبیر	۸۷	۲۸	ثل اوسکا	عمل اوسکا	۱۷۳	۲۲	پھرآیا	پھرایا	۲۸۰	۱۱	آخر	اخر
۳۶	حاشیہ۳ سطر۶	ولتقویہ	ولتقویہ	۸۹	۲۵	کاتوا	کانوا	۱۷۸	۲۸	پھرینگے	بھرینگے	۲۸۴	۱۷	دعانا	دعانا
۴۰	۱۱	بن جابر	بنت جابر	۹۶	۷	اوسکے	اسکے	۱۸۳	حاشیہ۲ سطر۴	یفرہم	بفرہم	۲۸۵	۱۶	روگاگیا	روکاگیا
۴۶	۲۵	کی ہی	کی ہے	۹۹	۱۹	قربانا السوء	قرین السوء	۱۸۶	۱	رأی	رأی	۲۸۶	۳و۲	کرکہ	کہ
۵۰	۲۷	کرکہ	کر	۱۰۰	حاشیہ۳ سطر۳	تبیح	قبح	″	۱۵	المسبین	المبین	۲۹۱	۹	للہ	اللہ
۵۲	۲	اللبی	النبی	″	حاشیہ۳ سطر۶	محازۃ	مجازۃ	۱۹۲	۲۹	بدلہ کیا	بدلہ لیا	۲۹۴	۳	مفارۃ	مفازۃ
″	″	الامی	الامی	۱۰۱	حاشیہ۱ سطر۳	امارۃ الزاہج	آثارۃ الریاح	۱۹۶	۱	آللہ	اللہ	۲۹۷	حاشیہ۳ سطر۱	لقبضۃ	بالقبضۃ
″	۳	سلم	سلم	۱۰۴	۴	ہوا ابن یسا	ہوا ابن اس	۲۰۰	حاشیہ۱ سطر۲	ور	اور	۲۹۸	۵	اونکو	انکو
″	۶	الامی	الامی	۱۰۹	حاشیہ۶ سطر۱	ازیادۃ	وزیادۃ	۲۰۴	۱۰	لاغلبن	لاغلبن	۲۹۹	۱۱	کہاگیا	کہاکیا
۵۵	حاشیہ۱ سطر۲	اوخبث رائحۃ	اخبث رائحۃ	۱۲۳	۳	یہ ہی قول	یہین معنی قول	۲۱۱	۱۵	دم لے سکے	دم نہ لے گی	″	۲۱	نفخ	نفخ
″	حاشیہ۱ سطر۴	للازمۃ	للامۃ	۱۲۴	حاشیہ۸ سطر۶	عمرتاکم	عمرناکم	۲۱۶	۷	لیبغی	لیبغی	۳۰۱	۵	ھؤلاء	ھؤلاء
″	حاشیہ۱ سطر۵	والبخرنتن	والبخرنتن	۱۲۷	۲۲	علی نفسہ	علی نفسہ	۲۱۹	۴	شق	شق	۳۰۲	۶	رہاتو	باقی رہاتو
۵۷	حاشیہ۵	اور جسنے اطالی	تکرار حاشیہ ہی	″	حاشیہ۱ سطر۳	بمعنی	معنی	۲۲۵	۳	خوہش	خواہش	″	۱۶	بدلے	بدلی
۶۰	۲۰	وکان	وکان	۱۲۹	۲۱	لئے کر	لے کر	۲۲۷	۱۱	کے سے	کیسی	۳۱۰	۱۳	مین	ہین
۶۴	۲۱	کرینگے	کرینگے	۱۳۴	۸	احصینہ	احصینہ	۲۳۷	۸	ایک	یہ ایک	۳۱۱	۴	والے	والی
″	۲۷	تھی	تھے	″	۱۹	ہوسکے	ہونے	″	۱۱	برھنے	×	۳۱۱	حاشیہ سطر۴	حفوفہم	عفوفہم
۶۸	۲۸	بعث کے بعد فانی ہوتے کے	بعث کی بعد فانی	۱۳۶	۳	چہ جاسے	چہ جائے	۲۳۸	۱۲	ہوتی	ہوئی	″	حاشیہ سطر۵	انی حیث	الی حیث
۶۹	۱۲	تکرار آسمان	تکرار آسمان	۱۳۸	۱۵	علینا	علینا	۲۳۹	۱۰	انداز	انذار	۳۱۴	حاشیہ۶ سطر۱	سحنت	یاسحنت
۷۳	۱۸	ال داؤدکو	ال داؤد	۱۳۹	حاشیہ۲ سطر۴	مایتفال	مایتفاول	۲۴۳	۲۰	حول جنابہ التغلیح	حول جنابہ التغلیظ	۳۱۵	۱۴	آمدوفت	آمدرفت
۷۶	پریشانی	یقنت ۱۲	یقنت ۲۲	۱۴۱	۲۶	کفا	کفار	″	۲۸	جمع الجواہر	جمع الجوامع	″	۲۱	وہ فرقے	اور فرقے
۷۷	۱۶	دوسرے	دوسرے کے	۱۴۵	۲۵	بہترین	بہتیری	۲۴۶	۲۵	سب سے	سبب سے	۳۲۸	۵	کلام	کام
″	۲۲	پھر	ہر	۱۴۵/۱۴۸	پریشانی	سیپارۂ دوم ۲۳	سیپارۂ دوم ۲۳	″	″	اپ	آپ	۳۲۸	۱۶	یہ	بہ نہایت بعیدی
۸۰	حاشیہ۲ سطر۳	ثم	ثم	۱۵۰	حاشیہ۱ سطر۱	الفکاہیۃ	الشکاہیۃ	۲۴۹	۱۸	الذین	الذین	۳۳۰	۱	امۃ و	امۃ و
۸۱	۶	فزع	فزع	″	حاشیہ۲ سطر۵	وذباب	وذیاب	″	۲۳	اوسکی	اسکی	۳۳۱	۲۳	فی اللہ لومۃ	لومۃ
۸۲	حاشیہ۳ سطر۳	رسالۃ	رسالۃ	۱۵۹	حاشیہ۳ سطر۳	صفقۃ	غیر صفقۃ	۲۵۳	۸	بھی	بہی	۳۳۷	۲۵	نہ پکڑا	کہین پکڑا
۸۴	۱	سمجھتا	سمجھا	۱۶۳	حاشیہ۱ سطر۱	ابن عباس کے	ابن عباس کی آیت	۲۶۱	۲۶	اورامر	اوامر	۳۳۸	۱	او	آدمی